تیر بہدف دوائین

بتی سٹ اس بکس میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی بتی روغن کی ہے جسکے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر ناموکی سستت رگون کا بانی خارج ہوجاتا ہے۔ اور ایک شیشی روغن طلاء کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں سطبری پیدا ہوجاتی ہے اور خون کا دورہ ہوکر مرض کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع ہوجاتا ہے اور ایک شیشی خوراکی دوائی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہوکر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوجاتی ہے غرضکہ یہ سٹ نامردی کا مکمل علاج ہے قیمت ۔

گولڈن پلز یہ گولیاں اعلی درجہ کی مقوی و ممسک ہیں جو فولاد۔ چاندی اور سونا وغیرہ جیسے مقوی اور خون افزا اجزاء سے بڑی محنت کے ساتھ تیار کی جاتی ہیں۔ جو صاحب جریان جیسے منحوس مرض میں مبتلا ہو کر یا کسی وجہ سے کمزور ہوگئے ہوں انکو چاہئے کہ ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں قیمت ۔

مومیائی ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ ضعف جگر کی کمزوری۔ وغیرہ کو دفعیہ کیلئے اکسیر اعظم ہے چوٹ لگتے ہی دو چار رتی کھالینے سے درد کافور ہوجاتا ہے اور مباشرت کے بعد ۲ رتی کھالینے سے پہلی طاقت بحال ہوجاتی ہے۔ اعلی درجہ کی ہی وسولہ خون ہے بچے بوڑھے جوان سبکو یکساں مفید ہے قیمت فی چھٹانک ۔ محصول ۔

معجون مقوی دماغ جن لوگوں کو ہر وقت دماغی کام کرنا پڑتا ہو۔ اور دماغ کمزور ہو۔ نزلہ اور دردسر سے تنگ آگئے ہوں ضعف بصر کی شکایت ہو۔ اس معجون کو استعمال کریں انشاءاللہ تمام شکایت رفع ہوجائینگی فی ڈبیہ ۔ محصول

ممسک جریان اس کے استعمال سے جریان بند۔ منی گاڑھی اور امساک بھی ہونی شروع ہوتی ہے قیمت فی شیشی ۔

ہاضمہ کی گولیاں یہ گولیاں قوت ہاضمہ کو بڑہانے میں عجیب الاثر ہیں۔ قیمت فی شیشی ۔ محصول

نوٹ علاوہ ازیں ہر مرض کی دوائی ہم سے مل سکتی ہے۔ دوائی طلب کرتے وقت پوری پوری کیفیت لکھنی چاہئے تاکہ حسب حالت دوائی بھیجی جاسکے +

خداوند کی ماں امہات المومنین کا الزامی جواب ایک نامنل گرجا کی تصنیف ہو مورخین یہود اور مفسرین انجیل کے اقوال سے

المشتہر پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر کٹڑہ قلعہ

مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزان ملسکتا ہے فرمائش آتے ہی فوراً تعمیل کیجاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے +

مختصر فہرست مال

لونگی سادہ ۔ سے ۔ تک فی عدد	کلاہ سادہ ۔ سے ۔ تک فی عدد
زرین لونگی ۔ ۔ ۔	۔ زرین ۔ ۔ ۔ ۔
ازار بند سوتی ۔ ۔ ۔ ۔	رومال ریشمی ۔ ۔ ۔ ۔
ازار بند سوتی ۔ ۔ ۔	کمبل ولیسی ۔ ۔ ۔ ۔
۔ ریشمی ۔ ۔ ۔	۔ فوجی ۔ ۔ ۔ ۔
تہبان گبرون ۔ ۔ ۔	لوئی سفید ۔ ۔ ۔ ۔
جوتا ساخت لدھیانہ ۔ ۔ ۔	رنگین مال اگر عرض ۔ گز ۔ سے ۔
بوتا زرین پشاوری ۔ ۔ ۔	پٹی ولیسی اونی ۔ سے ۔ فی جوڑہ
جراب دستانہ اونی ۔ ۔ ۔	پٹی پشمینہ ۔ روپیہ گز سے ۔ گز تک
۔ ۔ سوتی ۔ سے فی درجن	سرج ۔ گز سے ۔ گز تک
فوجی زرین خاکی رنگ ۔ گز ۔ گز	چادر پشمینہ ۔ ۔ ۔ تک
سائنٹری اودھ ۔ سے ۔ ۔	بنیان و پاجامہ اونی ۔ ۔ ۔ تک
۔ خاکی ۔ ۔ ۔	۔ ۔ سوتی ۔ ۔ ۔
رنگین لوئی طول ۔ گز عرض ۔ گز ۔ سے	چوہتی ۔ ۔ ۔ ۔
وردی ۔ ۔ ۔	وردی فرنگی فرمائش آنے پر تیار ہوسکتی ہے

باقی مال کی مفصل فہرست منگوا کر ملاحظہ فرمائیے

علاوہ ان کے ہر قسم کا مال۔ فوجی لنگیاں۔ کمربند۔ سیل۔ زین۔ بٹن۔ جھالر سوتی و زرین پیچ اونی۔ سنہری روپہلی وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہان سے ارزان ملیگا۔ ایک بار نمونہ کے طور پر تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرماوین پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہوجائیگی۔

نوٹ:۔ سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے تمام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد قیمت آنے پر ارسال کیا جاویگا +

المشتہر
شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹرکٹر لدھیانہ

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

ہز میجسٹی امیر صاحب سرہند میں ۱۰ جنوری بوقت ۸ بجے دن کے امیر صاحب سرہند تشریف لائے چار بجے دن کے بعد روضہ مجدد صاحب بسواری گہوڑا گاڑی تشریف لے گئے اور معہ جوتی روضہ میں گئے اور کہا کہ جب ہم خانہ خدا میں مع نعلین جا کر نماز پڑہتے ہیں تو یہاں کیا ڈر ہے اور اندر داخل ہوکر دروازہ بند کرلیا وہاں سے دیگر روضوں پر بھی فاتحہ خوانی کے لئے گئے (حنفی علماء جو سنت جان کر مع نعلین نماز پڑہنے والوں کو طرح طرح کے الفاظ اور القاب عطا فرمایا کرتے ہیں۔ اس فعل کے باعث امیر صاحب کو بھی کچھ ضرور پیش کریں گے) اور بقول مشتہر یکہزار روپیہ مجاورین قبور کو دیا اور اور کچھ زمین خرید کر روضہ کے متعلق وقف کرنیکا ارادہ ظاہر فرمایا اور بقول بعض ڈہائی ہزار روپیہ مجاورین کو دینے کی بابت لکہینگے اور مبلغ دو صد روپیہ پائے پوجاریان گوردوارہ سکہان دینے کو لکہینگے (ہماری قوم پرست بہائی امیر صاحب کے عطیہ پر فخر نہ کریں تو سکہوں کو بھی فخر ہوگا) غروب آفتاب کے بعد کیمپ میں تشریف فرما ہوئے اور ہندو اہلکاران ریاست سے فرمایا کہ میں بلا تمیز ہندو مسلم اپنی قلمرو میں یکسان مراعات سب پر رکھتا ہوں اور جب دولت خداداد کو ہمارا پاس سے امداد کی ضرورت ہوتی ہے تو ہندو مسلمان سب امداد دیتے ہیں اور فرمایا کہ جیسے گاؤ کی عزت تم کرتے ہو۔ ہم بھی لحاظ وقت سے دیکہتے ہیں اسواسطے عید قربان پر جو ہمکو دہلی میں ہوگا۔ حکم دیدیا گیا ہے کہ کوئی ہمارا آدمی گائے کی قربانی نہ کرے (کیا کفار کی خوشی کیلئے ایسے امور جائز ہیں کیا اُنہوں گورنمنٹ کو ممانعت قربانی وذبیح گاؤ میں ایک حجت نہیں ہاتہ آئی اور مسلمانوں کو حد سے زیادہ ضعف نہیں پہنچیگا) نامہ نگار

امیر صاحب نماز کے ایسے پابند ہیں کہ پشاور میں لائن دیکہتے دیکہتے نماز عصر کا وقت تنگ ہوتا معلوم ہوا۔ تو فوراً باآواز بلند خود پکارا کہ جسنے بادشاہ افغانستان کے ساتھ ملکر نماز پڑہنی ہے وہ آجاوے۔ چنانچہ مسلمان حاضرین نے ملکر نماز پڑہی (کیا ہندوستان کے نوابان اور رئیسوں کے لئے مقام عبرت نہیں؟)

برٹش آرمی کونسل ڈیڑھ لاکھ پونڈ کی مد سے ۵۰ ہزار فوج کی مصنوعی لڑائی کا سامان کر رہی ہے اس سے قبل ایسے بینظیر پیمانہ پر کبہی ایسی جنگ نہ ہوئی تہی۔ بحری فوج بہی اس میں شریک ہوگی۔

۱۶ جنوری کو ہز میجسٹی امیر صاحب کابل کیلئے علیگڈہ کالج میں جو جلسہ تہا مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب بہی اسمیں مدعو ہوکر علیگڈہ تشریف لیگئے ہیں +

انجمن حمایت اسلام لاہور کا سالانہ جلسہ ۲۸۔۲۹۔۳۰ مارچ کو ہونا قرار پایا ہے + ہز میجسٹی امیر صاحب کے لئے پشاور میں جو سرکاری جلسہ کیا گیا تہا اُس میں لیڈیوں کو پس پردہ بٹہایا گیا تہا (کیوں؟)

شراب کا طوفان - چند روز ہوئے گلاسگو میں ایک اسکی شراب کے کارخانہ میں عجیب حادثہ واقعہ ہوا۔ کارخانہ کی چوتہی منزل پر ایک دہات کے ستون کے سہارے پر کئی بڑے بڑے آہنی تالاب شراب کے بہرے ہوئے تہے غالباً بوجہ کی زیادتی سے یہ ستون ٹوٹ گیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ کل شراب کہ جو دو لاکہ گیلن کے قریب تہی۔ معہ تالابوں کے کچہہ مصالح کے کارخانہ سے بہ نکلی کارخانہ میں اس وقت صرف ایک دو آدمی تہے۔ شراب کی زد میں آ گئے بعض گاڑیاں کارخانہ سے اسباب لانے کے لئے باہر کہڑی تہیں وہ بہی سو گھوڑے اور گاڑیبانوں کے اس رو میں بہ گئیں گاڑیبانوں میں سے ایک کے اس قدر پاؤں اکہڑے کہ وہ زور سے مقابل کی ایک دیوار میں جا کر لگا کہ جس سے اُس کے اس قدر چوٹیں آئیں کہ وہ جلدی سے مرگیا۔ آٹہہ آدمی اور بہی اس قدر زخمی ہوئے کہ انہیں ہسپتال میں اٹہاکر لیجانا پڑا۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ اس حادثہ سے لاکہوں روپیہ کا نقصان ہوا ہوگا +

انگلینڈ میں شراب نوشی - مسٹر جے۔ سی۔ نولن سپیشل کمشنر نے اندازہ لگایا ہے کہ بیئر اور شرابوں کو چہوڑ کر صرف جنکا رم کے نام سے انگلینڈ میں جو ایک قسم کی شراب استعمال کی جاتی ہے صرف اسیکی میزان سالانہ قریباً چالیس لاکہ گیلن ہے +

کلکتہ میں پانچ چہہ سو دیسی اور پارسی خواتین نے بہی اپنا ایک علیحدہ جلسہ کیا اس میں کئی رانیاں بہی شامل تہیں۔ مہارانی بڑودہ نے مفصل تقریر کی۔ کل پچاس لیکچر موصول ہوئے تہے۔ جنمیں سے پندرہ پڑہے گئے وہ زیادہ تر اصلاح نسواں اور ضروریات خانہ داری پر لکہے گئے تہے (دہلی کے اثنا میں) لیڈی منٹو نے مہارانی بڑودہ سے ان کے قیام گاہ پر جاکر ملاقات کی +

ہز میجسٹی ملک معظم قیصر ہند نے مفصلہ ذیل امپیریل کیڈٹوں کو جنہوں نے تین سال تک امپیریل کیڈٹ کور میں تعلیم پاکر ہز میجسٹی قیصر ہند کی فوج میں فوری کی کمیشن پانے کا مستحق ثابت کیا تہا۔ لفٹنٹ کا رینک عطا کیا۔ خان محمد اکبر خان ممبر ہوتی ضلع پشاور۔ والا صاحب ڈفلی رئیس جاتبہ۔ ملک محمد خان رئیس شاہپور پنجاب۔ کنور پرتہی سنگہ جاگیردار ریاست کوٹہ راجپوتانہ +

فتاوے

سوال چونکہ کثرت سے آتے ہیں اس لئے بارہا لکھا گیا کہ دیر لگنے سے یہ خیال نہ کیا جائے کہ سوال ردی میں ڈالا گیا۔ نہیں بلکہ نوبت بنوبت درج ہوتے ہیں یہ خیال بھی صحیح نہیں کہ خریداروں ہی کے سوال درج ہوتے ہیں غیر خریداروں کے نہیں۔ بلکہ جواب دینے میں اس بات کی کوئی تمیز نہیں۔ (ابوالوفا)

س نمبر ۹۳ - بنگال میں یہ دستور ہے (ہندوستان وعرب کا علم مجھکو نہیں) کہ لوگ علی العموم بچے کی کمر میں ڈورا (دھاگہ سیاہ یا سرخ) باندھتے ہیں اور جب اسکی دریافت بعضے تو یہ جواب دیتے ہیں کہ بچے کی کمر خالی رکھنا نہیں چاہئے اور بعضے یہ جواب دیتے ہیں کہ ڈورا بچے کی کمر میں باندھنے سے ایک قسم کی زینت ہوتی ہے۔ مگر متشرع لوگ اس فعل کو ناجائز و بدعت کہتے ہیں حتی کہ بچے کی کمر میں دیکھنے سے اگر قدرت ہوتی ہو تو کھلوا دیتے ہیں۔ اور جیسے عاملین میں دو طرح کے لوگ ہیں ویسے مانعین میں بھی دو طرح کے لوگ ہیں۔ بعضے کہتے ہیں کہ ڈورا کمر میں باندھنے سے زینت ہے تو ایک قسم کا زیور ہوا اور زیور مردوں کو پہننا حرام ہے لہذا لڑکے کی کمر میں نہ باندھا ہوا اور لڑکیوں کی کمر میں باندھنے سے کوئی حرج نہیں۔ اور بعضے یہ کہتے ہیں کہ ڈورا باندھنا مطلق جائز نہیں۔ خواہ لڑکا ہو خواہ لڑکی - ہاں زینت کا خیال ہے تو لڑکیوں کی کمر میں ڈورا کے عوض میں اور کوئی قسم کا زیور مثل زنجیر و کمر دانی کے باندھو۔ لہذا کوئی رو تو چاندی کی زنجیر بنا کے باندھتے ہیں۔ کوئی جرمن سلور کی زنجیر باندھتے ہیں غرض ڈورا کے بارے میں اتنا تشدد تو کرتے ہیں مگر دلیل ناجائز و بدعت ہونے کی کوئی پیش نہیں کرتے بہرکیف ڈورا بچے کی کمر میں باندھنے سے زینت تو ہوتی ہے مگر شریعت میں کیا حکم ہے قرون خیر میں اسکا رواج تھا یا نہیں؟

س نمبر ۹۴ - کوئی شخص اگر بوجہ عدم استطاعت یا بوجہ غفلت کے اپنے لڑکے کا عقیقہ ساتویں روز یا چودھویں روز یا اکیسویں روز نہیں کیا۔ تو وہ اگر بعد ایام مذکورہ یا بوقت استطاعت عقیقہ کیا تو وہ عقیقہ میں محسوب ہوگا۔ یا نہ بعضے علماء کہتے ہیں کہ ایام ثلاثہ کے بعد کرنے سے وہ عقیقہ نہ ہوگا اور اسکو عقیقہ کا ثواب نہیں ملیگا۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بعد نبوت عقیقہ کرنے کی حدیث مروی ہے اس حدیث میں کلام ہے وہ قابل استدلال نہیں تو اس بارہ میں ہمارے علماء اہل حدیث کی کیا تحقیق ہے۔ تحریر فرما دیں۔ عنداللہ ماجور ہونگے۔

السائل کمترین ثاقب مرشد آبادی خریدار اہلحدیث عنہ

ج نمبر ۹۳ - ڈورا باندھنے کی رسم کی ابتداء یوں معلوم ہوتی ہے کہ غیر اللہ کی حمایت میں نظر بد سے حمایت ہو۔ اب اگر کوئی ایسا خیال نہ کرے تو امر بات ہے گو اصل بنا اسکی یہی معلوم ہوتی ہے اسلئے ڈورے کی رسم کو بالکل بند کر دینا چاہئے۔ حجۃ الوداع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا الا ان امر الجاھلیۃ کلہ موضوع تحت قدمی یاد رکھو کفر و شرک کی تمام باتیں میں نے دبا دی ہیں پس اس رسم کو کسی طرح زندہ نہیں رکھنا چاہئے۔ زینت کے لئے اور بہت سے ذرائع ہیں

ج نمبر ۹۴ - عقیقہ کے لئے حدیث میں تو ساتواں روز ہی آیا ہے مگر بعض سلف نے وسعت کو ملحوظ رکھکر کہا ہے کہ اگر ساتویں روز کوئی مانع پیش آجاوے۔ تو چودھویں روز یا اکیسویں روز کر دے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ جن حضرات نے ساتویں روز سے اکیسویں تک نوبت پہونچائی ہے انکی مراد کیا ہے کہ اس سے آگے جائز نہیں۔ کچھ شک نہیں کہ انکی مراد آسانی کرنے سے ہے۔ نہ کہ اکیس تک حصر کرنے سے۔ اگر حصر کرنا ہوتا تو ساتویں روز سے آگے قدم کیوں رکھتے۔ پس اگر وہی کوئی شخص نادار اور مجبور ہے کہاں تاریخوں میں نہیں کر سکتا۔ تو جب اس کو وسعت ہو کر لے۔ عام مومنوں کو شریعت جب حکم دیتی ہے کہ مقروضوں کو وسعت تک ڈھیل دو فَنَظِرَۃٌ اِلٰی مَیْسَرَۃٍ تو اپنے مقروضوں کو ڈھیل نہ دیگی؟ بیشک دیگی۔

س نمبر ۹۵ - سماع موتیٰ ثابت ہے یا نہیں۔ اور اسکا قائل کیسا ہے۔

س نمبر ۹۶ - توسل و استمداد بہ انبیاء و اولیاء جائز و مباح ہے یا حرام و شرک و کفر اور اسکو قائل و عامل کا کیا حکم ہے۔ اور یا رسول اللہ کہنا کیسا ہے۔

س نمبر ۹۷ - قرآن مجید تلاوت کرکے اموات کے ارواح کو ایصال ثواب کرنا یا مزار پر جا کر فاتحہ پڑھنا ثابت و درست ہے اور اسکا نفع اموات کو ہوگا یا نہیں۔

س نمبر ۹۸ - بوسہ قبر جائز و مباح ہے یا مکروہ یا حرام یا شرک و کفر۔

س نمبر ۹۹ - زیارت مزارات و زیارت روضہ منورہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سفر کرنا مباح و مندوب ہے یا ناجائز و حرام و شرک؟

س نمبر ۱۰۰ - مجلس مولود شریف جسمیں روایات مشہورہ بیان کئے جائیں اور کوئی ناجائز مجمع نہو اسکا کیا حکم ہے۔

س نمبر ۱۰۱ - علماء صوفیاء کے ہاتھ چومنا کیسا ہے۔

س نمبر ۱۰۲ - سلام میں ہاتھ اٹھانا یا صرف اشارہ سے سلام کرنا جائز ہے یا نہیں۔

س نمبر ۱۰۳ - السلام علیک ایہا النبی جو تشہد میں قعدہ میں پڑھا جاتا ہے

جاتا ہے یہ ندا وخطاب کیا ہے۔

س نمبر ۱۰۴۔ جو مذہبی و دینی امر کہ رسول اللہ (فداہ روحی) صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ و تابعین کے وقت میں ہوا وہ بدعت ہے یا نہیں اور جو امر کہ قرون ثلاثہ کے بعد میں ہوا اگرچہ وہ ادلہ اربعہ سے ہی مستنبط ہو کیا وہ سب بدعت ہے۔

خاکسار محمد عبداللہ از پھلواری شریف ضلع پٹنہ

ج نمبر ۹۵۔ قرآن شریف میں سماع موتیٰ کی صاف نفی ہے انک لا تسمع الموتیٰ علماء حنفیہ نے لکھا ہے اگر کوئی قسم کھائے کہ میں فلاں شخص سے کلام کرونگا۔ مگر مردہ کی حالت میں کلام کرے تو قسم پوری نہ ہوگی کیونکہ مردے سنتے نہیں (فتح القدیر وغیرہ) خاص بدر کے مقتولوں سے ... سماع موتیٰ کا قائل غلطی پر ہے۔

ج نمبر ۹۶۔ توسل کے معنے اگر یہ ہیں کہ بحق فلاں کہکر دعا مانگے اور استمداد سے مراد یہ ہے کہ ان سے مدد چاہی جائے تو یہ ثابت نہیں بلکہ منع ہے۔ فاعل اسکا بدعتی ہے۔ اور اگر توسل کے معنے یہ ہیں کہ ان کے ذریعہ سے ہدایت حاصل کیجائے یعنی جو انہوں نے فرمایا ہے اسپر عمل کیا جائے۔ اور استمداد سے یہ مراد ہے کہ کسی کی زندگی میں ان امور میں جو بشری طاقت میں ہیں امداد مانگی جاوے تو جائز ہے تعاونوا علی البر والتقویٰ۔ یا رسول اللہ کہنا جائز نہیں ہے کیونکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لفظ کو اس طرح کہنے کی تعلیم نہیں فرمائی اور جو التحیات میں ایہا النبی آتا ہے اول تو ابن مسعود کی روایت میں علی النبی ہے۔ دوم اصول میں یہ بات متحقق ہو چکی ہے کہ خلاف قیاس پر قیاس کرنا جائز نہیں۔ ج نمبر ۹۷ تلاوت قرآن کا ایصال ثواب میں اختلاف ہے امید ہے کہ ثواب سے خالی نہیں ہوگا۔ ......

ج نمبر ۹۹ مزارات اور روضہ منورہ کی زیارت کے قصد پر سفر کرنے کی اجازت کسی صحیح حدیث میں پائی نہیں جاتی۔ مسجد نبوی کے ارادہ پر جانا مستحب ہے۔ ایک روایت (جو بیان کیجاتی ہے کہ من زار قبری بعد موتی فکانما زارنی فی حیاتی) اسکا کوئی ثبوت نہیں۔

ج نمبر ۱۰۰۔ ... مولود کے لئے انعقاد مجلس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو نہیں سکھایا۔ نہ زمانہ صحابہ میں اسکا رواج ہوا۔ ... روایات غیر صحیحہ سے خالی ہو تو بھی محض انعقاد مجلس ... بدعت ہے۔ ہاں اثناء وعظ میں کوئی واعظ صحیح واقعات ولادت بیان کر دے تو جائز ہے۔ تعجب ہے جو لوگ مولود کی مجالس پر سرگرمی کرتے ہیں وہ اپنی ان مجالس کے اہتمام سے آنحضرت کی محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ حالانکہ خدا فرماتا ہے۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم الآخر یعنی اللہ کا رسول تمہارے لئے عمدہ نقشہ ہے۔ بس اسی نقشہ کے مطابق کام کرو۔ پس جب اسوۂ حسنہ نے ہمکو اس طرح کی مجالس کا حکم نہیں دیا نہ کرکے دکھایا تو ہم کیوں کریں۔

ج نمبر ۱۰۱۔ علماء اور صلحا کے ہاتھوں کو چومنا جائز نہیں ج نمبر ۱۰۲ سلام ...

ج نمبر ۱۰۳۔ اسکا جواب نمبر ۹۶ میں آیا ہے۔ یہ ندا حکائی ہے خطابی نہیں تاہم علی النبی کہنا افضل ہے۔ (دیکھو صحیح بخاری اخیر پارہ ۲۵)

ج نمبر ۱۰۴۔ بدعت تو بس وہی ہے جسکی بابت حضور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ فہو رد یعنی جو کام ایسا ہو کہ اسپر حضور نبوی کا حکم نہ صراحۃً ہو نہ استنباطاً اور اسکو کار ثواب جانکر کیا جاوے تو وہ بدعت ہے خواہ کسی زمانہ میں ہو خواہ اسکو کرنے والے کوئی لوگ ہوں۔ صحابہ کرام نے جو کام کئے ہیں وہ یا تو صراحۃً زمانہ نبوی میں وجود پذیر ہو چکے تھے۔ مگر پھر کسی وجہ سے معرض التوا میں آگئے جیسے جماعت تراویح جسکا ثبوت خود زمانہ نبوی میں ملتا ہے ایسے ہی اعمال کی بابت ارشاد ہے علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین من بعدی یا استنباطاً ان احکام سے نکل سکتے ہیں جو زمانہ نبوی میں مروج تھے۔ مثلاً جمعہ کی اذان اول کیونکہ حضرت عثمان وغیرہ رضی اللہ عنہم نے سوچا کہ لوگ دور دور سے آتے ہیں اسلئے خطبہ کے متصل اذان دینے سے اذان کی غرض حاصل نہیں ہو سکتی بلکہ اکثر یہ ہوتا ہے کہ خطبہ بھی انکو پورا نہیں ملتا نیز مقیس علیہ ملتا ہے۔ اسلئے اذان اول کا حکم فرما دیا۔ اس قسم کے احکام کو عرف فقہا میں قیاس کہتے ہیں۔ ایسے احکام ہر ایک زمانہ میں مقبول ہیں بدعت نہیں خواہ زمانہ صحابہ میں ہوں یا تابعین میں خواہ اب بھی اس قسم کے استنباط کوئی کرے بدعت نہ ہوگی۔ بدعت وہی کام ہوگا۔ جو ارشادات شریعت سے نہ صراحۃً نہ استنباطاً ثابت ہوں لیکن ساتھ ہی اسکے یہ امر بھی علماء نے صراحۃً لکھا ہے کہ جس امر کی سنیت اور بدعت میں اختلاف ہو یعنی ایک کام ہے کہ بعض علما تو اسکو کسی وجہ سے سنت یا مستحب کہتے ہیں اور بعض اسکو بدعت جانتے ہیں تو ایسے فعل کو چھوڑ ہی دینا چاہئے جیسے فی زماننا رسم میلاد۔

قطع نظر دلائل منع کے صرف اختلاف علما بھی اس کے کرنے سے مانع ہے ردالمحتار میں لکھا ہے۔ اذا تردد الحکم بین سنۃ وبدعۃ کان ترک السنۃ راجحا علی فعل البدعۃ۔ (جلد اول صفحہ ۴۵۰)

ہدایت الزوجین۔ خاوند بیوی کے حقوق کا بیان قیمت ۱ منیجر

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س نمبر ۶۵ ۔ چنانکہ حق تعالیٰ را عالم الغیب گفتہ ہمچنین حضرت رسول اکرم علیہ السلام را عالم الغیب گفتہ شود یا نہ و بر تقدیر ثانی قائل او را چہ حکم دادہ شود بینوا وکدام کس بر سجادہ جناب مرحوم مغفور حضرت مولانا رشید احمد صاحب علیہ الرحمۃ گنگوہی جلوس شود۔ اطلاع بخشید۔ (ابو الفضل مفتی سید عباس شاہ حسینی حیدر آبادی)

ج نمبر ۶۵ ۔ علم غیب خاصہ خداوند تعالیٰ است۔ ہر کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم را عالم غیب داند کفرش لازم آید۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ در شرح فقہ اکبر گفتہ۔ ذکر الحنفیۃ تصریحاً بالتکفیر باعتقاد ان النبی یعلم الغیب یعنی ہر کہ اعتقاد دارد کہ پیغمبر علیہ السلام غیب میداند علمائے حنفیہ بر آں فتویٰ تکفیر کردہ است۔

بسجادہ مولانا رشید احمد صاحب مرحوم مولوی مسعود احمد صاحب خلف ایشاں است۔ لیکن نہ بطریق صوفیا بلکہ محض نیابت ابنیت۔

س نمبر ۶۶ ۔ قرآن شریف میں جیسے ہر سورہ کے پہلے بسم اللہ مرقوم ہے۔ تو نماز میں ہر سورہ کے پہلے بسم اللہ کو بیچ میں سے کوئی رکوع پڑھے تو وہاں بسم اللہ پڑھنا قرآن وحدیث میں سنت یا جائز کے طور پر ثابت ہے یا نہیں؟

س نمبر ۶۷ ۔ حضرت اسمعیل علیہ السلام کی قربانی کے وقت جو دنبہ بہشت سے خدا کی قدرت سے پہونچا تھا۔ اس کو حضرت ابراہیم نے ذبح کر کے اس کا گوشت کھایا۔ یا مسکینوں کو تقسیم کیا۔ قرآن وحدیث میں یا کتب تاریخ میں ثبوت ہو یا نہ ہو۔

س نمبر ۶۸ ۔ امام کے سامنے سے گذرنا منع ہے یا مقتدی کے سامنے سے بھی؟

س نمبر ۶۹ ۔ یہ بات جو سنی جاتی ہے کہ آسمان سے جو پانی زمین پر برستا ہے تو اس کو ہر ایک فرشتے ایک ایک قطرہ لے کر زمین میں رکھے جاتے ہیں اور وہ فرشتہ تا قیامت پانی لے کر زمین نہیں آتے ثبوت اس کا حدیث وقرآن سے ہے یا نہیں۔

س نمبر ۷۰ ۔ جو کپڑا کہ اس سے ہاتھ پاؤں وغیرہ پونچھے جاتے ہیں۔ اس کپڑے سے بحالت موجود رہنے دوسرے کپڑے کے نماز پڑھنا درست ہے۔ یا نہیں جواب اس کا حدیث سے ہونا چاہیئے۔

س نمبر ۷۱ ۔ جب بستی آباد تھی لوگ ایک ہندو کی زمین میں مسجد بنا کر نماز پڑھا کرتے تھے۔ اب اس وقت وہ بستی ویران ہو گئی۔ اب وہ زمین والا مسجد کی جگہ کو کھود کر آباد کر سکتا ہے یا نہیں۔ حدیث میں کچھ ثبوت ہے۔

س نمبر ۷۲ ۔ ایک حدیث کا حکم کہ زکوٰۃ سردار کے حوالہ کرو اور ایک حدیث میں کہ زکوٰۃ اپنے قرابت والے کو دو۔ اب دونو حدیث کی رفع تعارض کی کیا صورت ہے۔ حدیث صحیح سے جواب ہونی چاہیئے اور کیونکر میں فصل زکوٰۃ سے بری ہو سکوں (محمد عبد الرحمن مدرسہ فلاح المسلمین دواری پوسٹ نوہٹہ ضلع راجشاہی)

ج نمبر ۶۶ ۔ بیشک ہر سورہ کے شروع میں بسم اللہ پڑھ لینا سنت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے گاہے بالجہر گاہے بالسر۔ درمیان سے اگر شروع کرے۔

ج نمبر ۶۷ ۔ بہشت سے دنبہ کے آنے کا ثبوت قرآن وحدیث نہیں۔ بعض مفسرین کے بے سند اقوال ہیں۔ جن لوگوں کو قربانی کا گوشت کہلانے کا حکم ہے انہی کو کہلایا ہوگا۔ اطعموا القانع والمعتر۔

ج نمبر ۶۸ ۔ اگر سترہ نہیں ہے تو ہر ایک کے سامنے سے گذرنا منع ہے۔ اور اگر سترہ ہے تو منع نہیں۔

ج نمبر ۶۹ ۔ یہ مضمون میں نے کسی آیت یا حدیث صحیح میں نہیں دیکھا۔

ج نمبر ۷۰ ۔ اگر کپڑا ناپاک نہیں تو اس میں نماز پڑھنا جائز ہے۔ اگر ناپاک ہے تو جائز نہیں۔ ہاتھ منہ پونچھنے سے ناپاک نہیں ہوتا۔

ج نمبر ۷۱ ۔ اگر مسجد کی زمین اصل مالک نے وقف کر دی ہے تو اس کا کھودنا جائز نہیں۔ اور اگر معمولی طور سے نماز کے لئے چبوترہ بنا رکھا ہے جیسا کہ عام طور پر زمیندار باغات وغیرہ میں بنا رکھتے ہیں تو بعد ویرانی کے اس کا کھودنا اور زراعت کرنا جائز ہے۔

ج نمبر ۷۲ ۔ دونو حدیثوں میں تعارض نہیں۔ عزیزوں کو دو مگر سردار کی معرفت اگر سردار نہ ہو تو خود ہی دیدو۔ لیکن دینی کاموں کے لئے سردار کا ہونا ضروری ہے۔

س نمبر ۷۳ ۔ نماز تہجد کی کتنی رکعتیں ہیں اور جو شخص نماز تہجد پڑھے اسکو وتر بعد نماز عشا پڑھ لینا چاہیئے۔ یا بعد نماز تہجد۔ اور نماز تہجد دو دو رکعتیں پڑھے یا چار چار اور نماز تہجد کا وقت کس وقت سے شروع ہوتا ہے اور کس وقت تک رہتا ہے؟

س نمبر ۷۴ ۔ مسجد میں جماعت اول ہو چکی۔ اس کے بعد چند آدمی اور جمع ہو گئے وہ دوسری جماعت کر سکتے ہیں یا نہیں۔ اور دوسری جماعت میں تکبیر کہنا چاہیئے یا نہیں۔

س نمبر ۷۵ ۔ آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا کیسا ہے۔

س نمبر ۷۶ ۔ جمعہ کے دن جب کہ امام خطبہ پڑھنے کو منبر پر بیٹھتا ہے اور دوسری اذان دی جاتی ہے۔ اس اذان کو سنکر دعا اللھم رب ہذہ الخ پڑھنا چاہیئے

ahmadimuslim.de

یا نہیں اور جب کہ امام ایک خطبہ پڑھکر بیٹھتا ہے۔ اُسوقت دونو ہاتھ اُٹھاکر دعا مانگنا کیسا ہے۔

س نمبر ۷۔ خاوند اپنی بیوی کو امام بنکر نماز پڑھا سکتا ہے یا نہیں۔ اگر پڑھا سکتا ہے تو دونو یعنی خاوند بیوی برابر کھڑے ہوں یا آگے پیچھے۔

س نمبر ۸۔ آٹھ تراویح کا پڑھنا سوائے مذہب اہلحدیث کے اور کسی کے مذہب میں بھی (یعنی حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی) جائز ہے یا نہیں۔

س نمبر ۹۔ وتر میں دعا قنوت پڑھنا چاہیئے یا نہیں۔ اگر پڑھنا چاہیئے تو رکوع سے پہلے پڑھے یا بعد رکوع۔

س نمبر ۱۰۔ اگر وتر میں دعا قنوت رکوع سے پہلے پڑھے تو اللہ اکبر کہکر رفع یدین کرکے ہاتھ باندھکر قنوت پڑھے یا بغیر اللہ اکبر کہے اور بغیر رفع یدین کرے قنوت پڑھکر رکوع میں چلا جاوے اور اگر بعد رکوع پڑھے تو ہاتھ اُٹھاکر پڑھے یا ہاتھ چھوڑکر۔

س نمبر ۱۱۔ ۲۔ ۳ روز یا ۸۔ ۱۰ روز کے واسطے کہیں سفر کو جاوے تو نماز قصر پڑھے یا نہیں اور سفر میں سنت پڑھنا چاہیئے یا نہیں۔ (ایک سائل)

ج نمبر ۳۔ نماز تہجد کی رکعتیں سات سے گیارہ تک آئی ہیں۔ انہیں میں وتر بھی ہیں۔ وتروں میں اختیار ہے۔ عشا کے وقت پڑھ لے یا تہجد کے وقت۔ کل اللیل اوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی آنحضرت نے تمام رات میں وتر پڑھے ہیں۔ اول۔ اوسط۔ آخر۔

ج نمبر ۴۔ جماعت ثانیہ کر سکتے ہیں۔ حدیث ترمذی میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جماعت کر چکے تھے۔ ایک شخص آیا۔ آپ نے حاضرین کو ترغیب دی کہ اس کے ساتھ ملکر نماز پڑھو۔ صدیق اکبر نے اُس کے ساتھ نماز پڑھی۔ اور یہ جماعت ثانیہ ہوئی۔ تکبیر کہنا جائز ہے۔

ج نمبر ۵۔ اگر کوئی عارضہ ہے تو جائز ہے بغیر عارضہ کے بند کرے۔

ج نمبر ۶۔ بیشک دعا مذکور پڑھے اور دونو خطبوں کے درمیان بھی ہاتھ اُٹھاکر دعا کرے کیونکہ جمعہ میں جو ایک گھڑی دعا کے قبول ہونے کی ہے وہ اسوقت بھی ہے۔

ج نمبر ۷۔ پڑھا سکتا ہے مگر بیوی ایک صف کے فاصلہ پر پیچھے کھڑی ہو۔ حدیث میں ایسا ہی آیا ہے۔

ج نمبر ۸۔ آٹھ تراویح کی سنیت کے قائل حنفی بھی ہیں۔ دیکھو فتح القدیر شرح ہدایہ۔

ج نمبر ۹ و ۱۰۔ وتروں میں دعا قنوت پڑھنے کے متعلق کوئی منصوص حکم تو کسی صحیح حدیث میں ہمنے نہیں دیکھا۔ البتہ امام حسن فرماتے ہیں کہ مجھکو چند کلمات آنحضرت نے سکھائے تھے۔ میں ان کو وتروں میں پڑھا کرتا ہوں پس پڑھ لینا جائز ہے۔ بہتر رکوع سے بعد ہے کیونکہ سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد قبولیت کا موقعہ ہے۔ ہاتھ اُٹھاکر اور چھوڑکر دونو طرح جائز ہے۔

ج نمبر ۱۱۔ اہلحدیث کا مذہب ہے کہ اگر کسی جگہ پر تین روز کی اقامت کا ارادہ کیا ہے تو قصر جائز ہے۔ اگر چار روز کا ارادہ ہے تو اتمام کرے۔ کیونکہ آنحضرت نے حضرت عباس کو مکہ شریف میں تین روز ٹھیرنے کی اجازت بخشی تھی۔ زیادہ نہیں۔ کیونکہ مہاجر کو بعد از ہجرت اپنے وطن میں اقامت کرنا منع ہے۔ تین روز کی اجازت سے ثابت ہوتا ہے کہ اتنی مدت میں مقیم نہیں ہوتا۔ بہتر تو یہی ہے کہ بہرحال میں اتمام کرے۔ کیونکہ آنحضرت نے بھی اتمام کیا تھا۔ سنتیں سوائے صبح کی سنتوں کے موکد نہیں رہتیں۔

س نمبر ۱۲۔ ایک شخص اچانک بغیر وصیت کے فوت ہوگیا۔ وہ کوئی جائداد کا مالک نہ تھا۔ بلکہ اُس نے پانچہزار روپیہ قرض دینا تھا۔ اُس کے چار لڑکے اور تین لڑکیاں ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کو اپنے باپ کے قرض آتا ہے میں کس قدر حصہ ادا کرنا چاہیئے۔ (ایک اہلحدیث از امرتسر)

ج نمبر ۱۲۔ اولاد اگر وسعت رکھتی ہے تو ان سب کو ملکر قرض ادا کرنا چاہیئے اور اگر خود بھی غریب اور نادار ہیں تو لاچار ہیں۔ اور اگر بعض ان میں سے آسودہ حال ہیں کہ قرض ادا کر سکتے ہیں تو وہی ادا کریں۔ اس میں حصہ رسدی کی بات نہیں جو دے سکتا ہے وہی دے۔ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا۔

س نمبر ۱۳۔ ایک شخص عرصہ دو سال سے اپنی عورت کو گھر نہیں لایا اور اپنی شادی دوسری جگہ کر لی مگر طلاق تحریری نہیں دی اور زبانی کہہ دیا ہے کہ خواہ کوئی شخص اسکو نکاح میں لے لے میں نہیں لایا۔ اب تحریری طلاق دیدی ہے اور بعد طلاق تحریری کے بیوہ کا اندر نکاح لگا کیا گیا ہے آپ تحریر فرماویں کہ تحریری طلاق کی عدت میں یا بعد قرو ہونا چاہئیے تھا۔

س نمبر ۱۴۔ عشر جو غلہ سے نکالا جاتا ہے سیدوں کو دینا جائز ہے یا نہیں۔

س نمبر ۱۵۔ صدقہ فطر بھی سیدوں کو دینا جائز ہے یا نہیں۔ (سید عبد الحمید از مدرسہ رشیدیہ)

ج نمبر ۱۳۔ اگر زبانی طلاق کا ثبوت کامل ہو تو اسی روز سے عدت شمار ہوگی اور اگر ثبوت نہیں تو تحریر سے ہوگی۔

ج نمبر ۱۴۔ عشر بھی زکوۃ ہے اسلئے سیدوں کو جائز نہیں۔ ج نمبر ۱۵۔ صدقہ فطر بھی سیدوں کو جائز نہیں۔ صدقہ اور زکوۃ کی کوئی قسم بھی سادات کو جائز نہیں۔ واللہ اعلم عند اللہ

انتخاب الاخبار

جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مجیٹھ ضلع امرتسر میں آریوں کے مباحثہ کے لئے گئے تھے کہ ۳۰ دسمبر کی پہلی شب کو گیارہ بجے بٹالہ سے تار آیا کہ آریہ سماج کا جلسہ ہے جلدی آؤ۔ مولوی صاحب نے ۳۱ کو آکر دیکھا اور اندازہ لگایا کہ ایام تعطیل ختم ہو رہے ہیں میرے جانے پر جلسہ بھی ختم ہو جائیگا اسلئے نہ گئے۔ فرستندہ تار کا نام صرف عبدالغنی لکھا تھا محلہ وغیرہ کچھ نہ تھا۔ نہ کوئی عہدہ لکھا تھا اسلئے جواب بھی نہ لکھ سکے پس عبدالغنی صاحب فرستندہ تار جواب سے مطلع ہوں۔

قصبہ مجیٹھ ضلع امرتسر میں آریوں نے اپنے جلسہ پر مسلمانوں کو بھی دعوت مباحثہ دی اسلئے وہاں کے مسلمانوں نے مولوی صاحب کو طلب کیا۔ گو مولوی صاحب سفر سے ابھی آئے تھے۔ مگر تاہم جانا پڑا۔ المحدللہ کہ مباحثہ نے مسلمانوں کا ایمان تازہ ہوا۔ اس فتح کا ثبوت ہم ایک اجنبی شہادت دیتے ہیں جو سکھ قوم سے ہے انکی تحریر کے چند فقرات یہ ہیں:-

"۲۹ دسمبر کو بحث ہوئی۔ ہم مولوی صاحب کی عقل سے سمجھتے ہیں کہ آریہ ان کے آگے ہو گئے ٹھڑے مرغی کی طرح سر چھپائے رہے۔ نخروں میں تیل جلایا"

چندا سنگھ حوالدار پنشنر مجیٹھہ

آریہ مناظر صاحب کا یہ حال تھا کہ لگام ہو رہا تھا کہ اپنے پریذیڈنٹ کی بھی تو تو میں میں کرتا اور حکم نہ مانتا کیونکہ پریذیڈنٹ انکو بدزبانی اور بے تعلق بات کرنے سے روکتا تھا۔

(حکیم محمد الدین سکرٹری انجمن نصرت السنۃ امرتسر)

ملک شام میں یہودیوں کی کثرت ہوتی جاتی ہے۔ چنانچہ فلسطین خاص میں اسوقت ½ آبادی یہودیوں کی ہے۔

جاپان کا ارادہ ہے کہ آئندہ سال دس کروڑ سے زیادہ روپیہ بحری فوج اور بیڑہ کے بڑھانے میں صرف کرے۔

خبر ہے کہ گورنمنٹ ہند تجویز سوچ رہی ہے کہ ابتدائی مدرسوں میں فیس بالکل موقوف کر دیجائے۔

جالندھر شہر سٹیشن کی پولیس کی چوکیوں پر ڈاکہ پڑا۔ تمام سپاہی اسوقت اپنے اپنے منصب پر گئے ہوئے تھے۔ صرف ایک ہی سپاہی حاضر تھا جس نے ڈاکہ والوں کا مقابلہ کیا۔ مگر لاٹھیوں کی بوچھاڑ سے بیہوش ہو گیا۔ ڈاکہ زن کپڑوں کی ایک گٹھڑی اور ایک دو تلواریں لیکر چلتے بنے۔ (کہا کہ شہر میں بدوؤں کی لوٹ اس کو زیادہ سے کہ سلطانی انتظام پر اعتراضات ہوتے ہیں۔ حالانکہ وہ ملک بھی مسلم ہی ہے)

امیر صاحب کابل نے بڑی خوشی سے منظور کیا ہے کہ آپ لاہور میں اسلامیہ کالج کی عمارت کا بنیادی پتھر رکھیں گے۔

رنگون میں دریا کے کنارے پر ایک ارتعاش واقع ہوا جس سے کنارہ سو فٹ تک مع سڑک کے دریا برد ہو گیا۔ اسکی اصلاح کیلئے ایک کمیٹی منتخب ہوئی ہے۔

رنگون میں طاعون گرمی کے ساتھ ہیضہ نے زور پکڑا ہے۔ چنانچہ یکم دسمبر سے ہیضہ کی ۱۴ وارداتیں ہو چکی ہیں۔ خدا خیر کرے۔

بو بیہا سے رانچی تک ریلوے آمد و رفت کے لئے یکم اپریل سے کھل جائیگی۔

ہز میجسٹی کی سیاحت کے متعلق فوجی تیاریاں زور و شور سے جاری ہیں پشاور اور آگرہ میں ہز میجسٹی کا گارڈ آف آنر برٹش سے لیا جائیگا۔

ہفتہ مختتمہ ۹ دسمبر کے اندر پنجاب میں طاعون سے حسب ذیل موتیں ہوئیں رہتک ۱۸ کرنال ۳۰۔ انبالہ ۱۰۔ جالندھر ۵۶۔ لدھیانہ ۴۲۱۔ فیروزپور ۱۳۔ منٹگمری ۷۔ لاہور ۹۶ امرتسر ۲۸۔ گورداسپور ۲۱۳۔ سیالکوٹ ۱۴۳۔ گجرانوالہ ۶۳۔ گجرات ۱۵۔ راولپنڈی ۹۱ کانگڑہ ۱۔ ریاست پٹیالہ ۲۲۳۔ کپورتھلہ ۲۳۔ ریاست جیند ۱۶۔

افغانستان کے کرنل شاہ محمد خاں نے قزاقوں کے ایک گروہ کو گرفتار کیا قزاق ٹولی سے مارے گئے۔ انکے سردار محمد دین کا سر کاٹ کر مختلف مواضع میں عبرت کے لئے پھرایا گیا۔

فرانس میں مذہب و ملک کا جھگڑا زوروں پر ہے۔ حال ہی میں ایک سو پانچ گرجے سلطنت نے بزور فوج خالی کرائے ہیں۔

جہلم و سیالکوٹ کے میدان میں مصنوعی جنگ ہوئی۔ جنگ کا نقشہ اور طرز جنگ بالکل واقعی جنگ کے مانند۔

روس میں اگرچہ بہت کچھ امن ہو گیا ہے۔ مگر پھر بھی انقلاب پسند کوئی نہ کوئی شرارت کر ہی دیتے ہیں چنانچہ ۱۷ دسمبر کا ایک پیغام مظہر ہے کہ جب ماسکو کا سابق گورنر جنرل امیر البحر ڈوباسوف سینٹ پیٹرزبرگ کے ایک بازار میں سے گذر رہا تھا۔ اور اس پر ایک بم کا گولہ پھینکا گیا۔ مگر اسکو خفیف سا زخم آیا۔ اور گولہ پھینکنے والے جو دو آدمی تھے گرفتار کر لئے گئے۔

روس اور جاپان میں ماہی گیری کے متعلق جو امور بیام ہو رہے تھے۔ اب بند ہو گئے ہیں۔ روس میں یہ خوف دامنگیر ہو رہا ہے۔ کہ جاپانی جنگ کو از سر نو شروع کرنے کے لئے کوئی بہانہ ڈھونڈھ رہے ہیں۔

لاہور میں آجکل گیا ہے۔ لیکن سردی خوب بڑھ رہی ہے۔ پنجاب میں خوب بارش ہوئی۔

ahmadimuslim.de

تیر بہدف دوائیں

برقی سہٹ اس بکس میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن کی ہے جسکے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردی کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جسکی مالش سے عضو مخصوص میں سختی پیدا ہو جاتی ہے اور خون کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کیلئے قلع قمع ہو جاتا ہے اور ایک شیشی خوراکی دوائی کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے غرضیکہ یہ سٹ نامردی کا مکمل علاج ہے قیمت ...

گولڈن پلز یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی چیزوں سے جو فولاد۔ چاندی اور سونا وغیرہ جیسے مقوی و نطفہ افزا اجزا سے بڑی محنت کے ساتھ تیار کیجاتی ہیں جو صاحب جریان جیسے منحوس مرض میں مبتلا ہو کر یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں یا کوئی بادہ کرشتہ کی ہوں وہ ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں قیمت ...

مومیائی ع ابتدائی سل ودق۔ سینہ کی کمزوری۔ درد کمر وغیرہ کے دفعیہ کیلئے اکسیر اعظم ہے چوٹ لگنے کی وجہ سے جو درد ہو اس کا فور ہو جاتا ہے اور مباشرت کے بعد اسکی کہانے سے اصلی طاقت بحال ہو جاتی ہے اعلیٰ درجہ کی بہی ومولد خون ہے بچے۔ بوڑھے۔ جوان سب کو یکساں مفید ہے قیمت ... فی چھٹانک ... محصول ڈاک وغیرہ

معجون مقوی دماغ جن لوگوں کو ہر وقت دماغی کام کرنا پڑتا ہو اور دماغ کمزور ہو۔ نزلہ۔ دردسر سے تنگ آگئے ہوں ضعف بصر کی شکایت ہو۔ اس معجون کو استعمال کریں انشاء اللہ تمام شکایات رفع ہو جائینگی۔ قیمت فی ڈبیہ ... محصول ڈاک

ممسک جریان اس کے استعمال سے جریان بند۔ منی گاڑھی اور ... شروع ہوتی ہے قیمت فی شیشی ...

ہاضمہ کی گولیاں یہ گولیاں قوت ہاضمہ کو بڑھانے میں بے نظیر ہیں قیمت فی شیشی ... محصول

نوٹ :- علاوہ ازیں ہر قسم کی ادویات ہم سے مل سکتی ہیں۔ دوائی طلب کرتے وقت پوری پوری کیفیت لکھنی چاہئے تاکہ حسب حالت دوائی بھیجی جائے

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر کٹڑہ قلعہ

مفصلہ ذیل مال $\frac{۲۸}{۵۲}$

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں مل سکتا ہے۔ فرمائش آتے ہی فوراً تعمیل کی جاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے۔

مختصر فہرست مال

لنگی سادہ ... ٹک فی عدد	کلاہ سادہ ... ٹک فی عدد
زریں لونگی ...	" زریں ...
اوڑھنی کی ...	رومال ریشمی ...
ازار بند سوتی ...	کمبل دیسی ...
" ریشمی ...	" فوجی ...
تہبان گبرون ...	اونی سفید ...
جتا ساخت لدھیانہ ...	" رنگین طول ... گز عرض ... گز ...
جوتا زریں ہوشیارپوری ...	پٹی دیسی اونی ...
جراب دستانہ اونی ...	پٹی پشمینہ ... گز ... گز تک
" سوتی ... سفید جوڑ	سیج ... گز ... گز تک
فوجی اوور خاکی رنگ پختہ ... گز ...	چادر پشمینہ ... تک
عمامہ کشمیری اوڑھ ... تک	بنیان و پاجامہ اونی ...
" خاکی ...	" سوتی ...
رنگین اونی طول ... گز عرض ... گز ...	جرابیں دو دھی ...
دری بڑے بانگ ...	دری فرشی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے

باقی مال مفصل فہرست منگوا کر ملاحظہ فرمائیے

علاوہ ان کے ہر قسم کا مال۔ فوجی لنگیاں۔ کمربند۔ سیڈل۔ زین۔ بیلٹ۔ جھالر سوتی و زریں۔ پیچ اونی۔ سنہری روپہلی۔ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے بازاری مال سے ارزاں ملیگا۔ ایک بار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرمائیں پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

نوٹ :- سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد قیمت آنے پر ارسال کیا جائیگا۔

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹرز لوہاری

[illegible]

کرنے کا موقع ملیگا ؎

ادہر آ پیارے ہنر آزمائیں + تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

باقی یا باقی

قصیدہ رائیہ بمقابلہ قصیدہ مرزائیہ

ناظرین آگاہ ہونگے کہ مرزا صاحب قادیانی نے ایک رسالہ اعجاز احمدی لکہا تھا جسمیں ایک قصیدہ عربی بھی تھا - اسکا نام مرزا صاحب نے قصیدہ اعجازیہ رکہا تھا - بایں زعم کہ اس کے مقابلہ کا کسی سے بن نہیں سکیگا - خاکسار نے اس قصیدہ کی کسی قدر اغلاط رسالہ الہامات مرزا میں لکہی ہیں جنکا جواب آجتک نہ مرزا صاحب سے ہوا اور نہ انکے کسی حواری سے ہوسکا جن احباب نے رسالہ مذکورہ نہ دیکہا ہو - انکی اطلاع کے لئے قصیدہ مذکورہ کے دو تین شعر لکہے جاتے ہیں مطلع قصیدہ کا یہ ہے :-

ایا ارض مد قد دفاک مدمر + واردٰک ضلیل واغراک موغر

باوجودیکہ مجرور اسکا رفع ہے - تاہم بہت سے اشعار ایسے بھی ہیں جنمیں نہ نحو کا لحاظ ہے نہ عروض کا پاس - چنانچہ ؎

اتنیت ذنبا جاشنا او ابا الوفاء + اذا خیت مثل اوہ یت امر قسی

اس شعر میں امر قیس - دو بیت کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب چاہئے تہا - مگر قادیانی مسیح نے اپنے اعجاز سے اسے مرفوع کر دیا - اور سنئے !

وما اعتدی لا مر تہوی بکانہ + واغری علی صحبی لیاما وکفروا

اس شعر کا ترجمہ ہی اس کی خوبی کا مظہر ہے جو حضرت نے خود ہی کیا ہے - فرماتے ہیں "اور جب ثناء اللہ اپنی فریبوں سے حد سے گذر گیا اور لوگوں کو میرے دوستوں پر برانگیختہ کیا"

اس ترجمہ میں یہ چالاکی ہے کہ : تو دا ؟ کا اظہار ہوتا ہے نہ کفروا کا ترجمہ نکلتا ہے - اس کے علاوہ اس شعر میں بہ ما حرف شرط ہے اسکی جزا دوسرے شعر میں نکلتی ہے جو یہ ہے :-

فقالوا لیوسف ما نری الخیر ھھنا + ولکنہ من قومہ کان یحتذ

لما کی جزا پر ف کا آنا جائز نہیں - قرآن شریف میں ہے لما زاغوا ازاغ اللہ قلوبہم غرض اسی قسم کی سینکڑوں لفظی اور معنوی غلطیوں سے یہ قصیدہ پر تہا اس لئے کسی اہل علم نے اس کے مقابلہ میں قصیدہ لکہنے کی ضرورت نہ سمجہی تاہم اللہ تعالیٰ سے چونکہ مرزا صاحب قادیانی کے بیجا غرور کو توڑنا تہا - اسلئے خدا نے قاضی ضیا ظفر الدین مرحوم پروفیسر اورینٹل کالج لاہور کو توجہ دلائی تو مرحوم نے ایک قصیدہ لکہا لیکن طبع ہونے تک نوبت نہ آئی تہی کہ مرحوم نے پیغام اجل کو لبیک کہا اور قصیدہ کہیں ردی ہی میں پڑا رہا -

آخر کار مرحوم کے اور میرے ایک شاگرد رشید مولوی محمد داؤد مولوی فاضل نے مجہ سے کہا کہ اس قصیدہ کو چہپوا دیا جائے تاکہ مصنف کی محنت ضائع نہو - میں نے خیال کیا کہ رسالہ کیصورت میں چہاپنے سے خرچ ہوگا اور اشاعت بہی کم ہوگی اسلئے اخبار میں ایک ایک کالم میں پورا کر دیا جاویگا چنانچہ آج سے شروع کیا جاتا ہے - ناظرین سے امید ہے کہ قصیدہ کے مصنف اور ساعی کو لئے دعاء خیر فرماوینگے - بہرحال قصیدہ مذکورہ یہ ہے (اڈیٹر)

تقانباک من ذکری علوم تبعثر + فلو با امانت الھوی تذکر

باقی آئندہ

اخبار کی شکایت

آرہ کے جلسہ پر مجہ سے کئی ایک احباب نے اخبار نہ پہونچنے کی شکایت کی جسے میں باور کرتا ہوں - مگر افسوس ہے کہ ہمارے احباب نہ تو ہماری منتے ہیں نہ زمانہ سے سبق حاصل کرتے ہیں - ہم بارہا لکہ چکے ہیں بلکہ ہمیشہ لکہتے ہیں کہ اخبار دفتر سے ہر ایک خریدار کے نام برابر جاتا ہے جس ہفتہ نہ پہونچے - فوراً اپنے ان کے ہیڈ آفس ڈاکخانہ کو ایک شکایتی کارڈ لکہیں اور ایک کارڈ دفتر ہذا میں بہیجیں - ایک آدہ دفعہ ایسا کرنے سے انتظام ہو جائیگا - لیکن جو صاحب ایک آدہ دفعہ خاموش رہتے ہیں - تو یاروں کا کام بنجاتا ہے وہ خفیہ سمجہ جاتے ہیں کہ انکو اخبار کی حاجت نہیں پس وہ بے ڈکار لئے ہی ہضم کر جاتے ہیں - پس یہ ایک ہی گر ہے جو ہمیشہ کے لئے کارآمد ہے - ہمارے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے ہم اپنے خریداروں کو یقین دلائیں کہ اخبار ہر جمعہ کو ۹ - ۱۰ بجے کے درمیان صبح کے وقت سب خریداروں کے لئے ڈاکخانہ میں بہیجا جاتا ہے جو لوگ ہماری تجویز پر عمل کرینگے انکو شکایت کا موقع نہ رہیگا -

عمر کریم کی نام کا اشتہار نمبر ۳ اور مشتہر کو نیک صلاح

از نامہ نگار مبارکپوری

عمر کریم کے نام سے ایک اشتہار نمبر ۳ چہپ چلا - اس مشتہر کے خلل دماغ ہونیکا اب پورا یقین ہو چلا جو اشتہار نکلتا ہے - اسمیں کچہ ایسی پریشان باتیں ہوتی ہیں جو صحیح دماغ والا آدمی کبہی نہیں لکہ سکتا یا

اطلاع :- ناظرین دو کالمیں اس پرچہ کی چہپ گئی تہیں مگر کاپی بنانے کے پتہر پر چڑہنے سے پہلے پریس کی کمانی ٹوٹ گئی جسکے باعث پرچہ لیٹ ہو گیا - (منیجر)

مناظرہ نگینہ :- یہ وہ مشہور و معروف مباحثہ ہے جو مسلمانوں اور آریوں کے درمیان بمقام نگینہ سات یوم تک ہوتا رہا تہا - اسلام کی نمایاں فتح - قیمت ۸/ منیجر اہلحدیث امرتسر

شاید بقول مولوی عبدالہادی افیونی کو لیلی کی محبت میں ایسی محویت ہے کہ ہوش و حواس درست نہیں۔ یہ شخص حاملین علم نبوی اور احادیث رسول اللہ بالخصوص اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح البخاری کے حسد میں اس طرح منہمک ہے کہ نہ دماغ درست ہے نہ عقل برجا۔ جناب عمی مولوی احمد مبارکپوری نے ایک کتاب مسمی بہ فہمائش اسی شخص کے اشتہار کلانی نمبر ۲ کے جواب میں لکھکر بہت کچھ سمجھایا تھا کہ حاملین علم نبوی اور احادیث رسول اللہ کی کسر شان حسین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسر شان ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسر شان کرنیوالوں کا حکم جو شفاء قاضی عیاض وغیرہ میں لکھا ہے مخفی نہیں۔ دیکھو جسطرح کروڑہا ابو حنیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر نہیں ہو سکتے اسی طرح کروڑہا باتیں امام ابو حنیفہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کے برابر وزن میں نہیں ہو سکتیں جناب شیخ الوی احمد مبارکپوری کا یہ لکھنا بہت صحیح ہے کہ اس مشتہر عمر کریم کو نہ احقاق حق منظور ہے نہ اظہار حقانیت بلکہ محض شہرت کیونکہ جو فہرست جواب طلب بھیجی گئی تھی ایک بات کا بھی جواب اس شخص نے نہیں دیا۔ مثلاً لکھا گیا تھا کہ جو جرح صحیح بخاری کے کسی راوی پر کسی نے کی ہے۔ تو اس سے بڑھکر امام ابو حنیفہ اور انکے استاد حماد بن ابی سلیمان اور امام محمد اور ابو یوسف پر کی ہے۔ شرح صحیح زیلعی میزان وغیرہ سے عبارات معہ حوالہ صفحہ وغیرہ لکھا گیا تھا۔ دیکھو فہمائش کوئی راوی صحیح بخاری کا عدالت و ثقاہت میں ان ائمہ سے کم نہیں ہے۔ اور اگر کسی راوی کو کسی نے مرجیہ لکھا ہے تو امام دار قطنی امام ابن عدی حضرت پیران پیر وغیرہ نے امام ابو حنیفہ اور حماد بن ابی سلیمان اور کل ائمہ حنفیہ کو مرجیہ کہا ہے (دیکھو فہمائش صفحہ ۱۱) مشتہر نمبر ۳ عمر کریم اسکا کیا جواب رکھتے ہیں کیونکہ اس سے تو مدت کی بنی ہوئی حنفیت کی نیو منہدم ہو جائیگی اور حنفیت کا صیغہ ہی جمیع غائب ہو جائیگا۔ اہلحدیث کے لیے تو بیسیوں کتابیں حدیث نبوی کی موجود ہیں اور فضل خدا سے جن راویوں کو مجروح لکھا تھا ہر ایک کی توثیق نقل کی گئی تھی جس کو دیانتداری سے جناب عمر کریم صاحب نے چھپا دیا (دیکھو فہمائش صفحہ ۲۲) عمر کریم کے سامنے فقہ حنفیہ کی ایک فہرست پیش کی گئی تھی کہ اگر مذہب حنفی اور تقلید حق ہے تو ان مسائل کو قرآن و حدیث سے ثابت کرو۔ عمر کریم کو اسطرح سانپ سونگھ گیا کہ پوری فہرست سے ایک بات کا بھی جواب نہ دیا۔ جن حدیثوں کا ایسا قصہ کہلاتا تھا۔ ہر ایک کا جواب باصواب دیا گیا تھا۔ مقتدائے حنفیہ علامہ طحطاوی علامہ عینی ملا علی قاری شیخ عبدالحق وغیرہ کا صحیح بخاری کے اصح الکتب ہونے پر اتفاق بتانا مع قید صفحہ و عبارت لکھا گیا تھا۔ اب اس گمنام مشتہر کو یہ سوجھی کہ نہایہ عنایہ جیسی فقہ کی کتابوں سے دیکھئے بارے میں ملا علی قاری حنفی شیخ عبدالحق حنفی وغیرہ لکھتے ہیں "لا عبرة بنقل صاحب النهاية ولا بقية شراح الهداية فانهم ليسوا من المحدثين" یعنی نہایہ کے مصنف کے نقل کا اعتبار نہیں نہ دیگر ہدایہ کے شارحین کے نقل کا اعتبار کیونکہ یہ لوگ محدث نہیں۔ ایسی غیر معتبر کتابوں سے امام الفقہاء والمحدثین امام بخاری کی نسبت ایک لغو اور بے بنیاد قصہ بے سند لکھکر عوام ضعیف القلب مسلمانوں کو بدعقیدہ بنانا چاہتے ہیں مگر یہ ابلہ فریبی اور ملمع سازی کیونکر چل سکتی ہے۔ ابلہ فریبی کا زمانہ گیا۔ اسی مشتہر نمبر ۳ کو یہ **نیک صلاح** دیجاتی ہے کہ اسی قصہ کو محقق طور پر ثابت کرو جبکہ بقول احناف نہایہ کے مصنف و دیگر شارحین ہدایہ قابل اعتبار نہیں اور وہ لوگ باوجود بے اعتبار رہنے کہ اس قصہ کو بے سند لکھتے ہیں اسپر بھی قیل کے لفظ کے ساتھ نہ کسی کا حوالہ ہے نہ سند) آپ مولوی ثناء اللہ صاحب اڈیٹر اخبار اہلحدیث سے ضرور پانسو کا انعام حاصل کریں یا اپنے خلل دماغی کا علاج کریں اور خدائی عذاب کو اپنے اوپر سے ٹالیں خسر الدنیا والاخرة اسی کا نام ہے۔ کیا توہین حدیث نبوی اور حاملین علم نبوی کے درپے ہونا فلاح دے سکتا ہے۔ ہرگز نہیں اس مشتہر عمر کریم نے اشتہار نمبر ۳ میں جہاں امام بخاری کی نسبت اسی قصہ کو لکھا ہے۔ یہ بھی ہے کہ امام بخاری تو بخارا میں پیدا ہوئے امام المحدثین کیونکر ہو سکتے ہیں اور چھ لاکھ حدیثیں کیونکر یاد رکھ سکتے ہیں کیا انکو سچ مچ خلل دماغی ہے۔ یہ تو ایسا ہوا کہ کسی نے کہا حضرت بلال تو حبشی غلام تھے حبش میں پیدا ہوئے صحابی و جلیل القدر صحابی کیونکر ہو سکتے ہیں؟ ؎

آلٹی سمجھ کسی کو بھی ایسی خدا نہ دی • دی آدمی کو موت پہ بد ادا نہ دی

کیا افیونی کی لیلی سے اتنی بھی فرصت نہ ملی جو امام بخاری کے سفر اور طلب علم نبوی کے شوق کو دیکھتے "لو كان الدين عند الثريا لناله رجال" کی بشارت کا خیال نہ رہا۔ جناب امام ابو حنیفہ کی بزرگی میں کس کو کلام ہے۔ مقصود تو یہ ہے کہ علم حدیث کے طلب میں جانفشانی کا سفر امام بخاری نے اختیار کیا یا امام ابو حنیفہ نے اور اس دہن میں دنیا کی خاک امام بخاری نے چھانی یا امام ابو حنیفہ نے امام المحدثین دنیا میں کون کہلایا اور امام اہل الرائے والقیاس کون مشہور ہوا "اتفق جمهور المحدثين ان صحيح البخاري مقدم على سائر الكتب المصنفة" (دیکھو مقدمہ مشکوٰۃ شیخ عبدالحق صفحہ) کس کی کتاب کی ثنا ہے۔ "وليس كتاب يساوي صحيح البخاري" (مقدمہ مشکوٰۃ صفحہ) کس کی شان ہے اصح الکتب

رسالہ یہ کتاب ناظرین اخبار اہلحدیث کو بالخصوص اور شائقین کو بالعموم مفت بھیجی جاتی ہے۔ بیرنگ یا ٹکٹ آدھ آنہ آنے پر اس پتہ سے طلب کیجئے۔

پٹنہ۔ محلہ باغ عبادالرحمن قاضی پور۔ مکان مولوی یعقوب صاحب۔

کرنا سکہا ہے تو پھر کیوں نہ اپنا نشان ظاہر کریں (اڈیٹر) مسئلہ وہ قصہ یہ ہے کہ بقول مولوی عمر کریم حنفی امام بخاری سے کسی نے پوچھا کہ ایک لڑکا اور لڑکی بکری کا دودھ پئیں تو حرمت رضاعت ہو جائیگی یا نہیں امام بخاری نے کہا ہو جائیگی۔ (مؤلف) اڈیٹر

بعد کتاب اللہ (یعنی جلد اول ص۸۱) جس کو اصح الکتب تمام علمائے حنفیہ بالاتفاق بتاتے ہیں وہ کون کتاب ہے جو درمیان حجرہ نبوی اور منبر نبوی کے جو روضة من ریاض الجنة ہے سولہ برس میں اور ہر حدیث کے لکھنے سے پہلے دو رکعت نماز استخارہ کر کے کوئی کتاب لکھی گئی۔ آنکھ بند کر کے علمائے مشرق و مغرب بعد کتاب اللہ جس سے دلیل پکڑتے ہیں وہ کون کتاب ہے۔ خود علمائے حنفیہ بعد کتاب اللہ جسکی خوشہ چینی کرتے ہیں وہ کون کتاب ہے کیا امام ابوحنیفہ کی کوئی ایسی کتاب ہے؟ اور سنو! یہ شخص اشتہار نمبر ۳ میں یہ بھی لکھتا ہے شیخ سدو کا بکرا جو خدا کا نام لیکر ذبح کیا جاوے اسکو یہ لوگ (فقہا و اہلحدیث) حلال کہتے ہیں اسوجہ سے یہ لوگ آیت وما اھل بہ لغیر اللہ کے مخالف ہیں۔ سبحان اللہ جوبات ہے خلل دماغی کی ایسی پریشان باتیں کون بولیگا۔ بھلا اس مشتہر صاحب کے نزدیک باوجود نص قطعی حرمت ما اھل لغیر اللہ بہ کے شیخ سدو کا بکرا خدا کا نام لیکر ذبح کرنے سے حلال ہو گیا تو خنزیر بھی باوجود نص قطعی حرمت کے خدا کا نام لیکر ذبح کرنے سے حلال ہو جائیگی؟ پڑھی پتھر سمجھ ایسی پہ وہ سمجھو تو کیا سمجھو!

تمام اہلحدیث بالخصوص جناب مولانا ثناء اللہ صاحب و مولوی عبدالعظیم صاحب وغیرہ کی خدمات میں بادب عرض ہے کہ اس شخص یعنی جناب عمر کریم صاحب کیطرف ہرگز توجہ نہ فرماویں یہ شخص ہرگز قابل خطاب نہیں فی الحقیقت اس شخص کی باتیں ایسی پریشان ہیں کہ صحیح دماغ والا آدمی کبھی ایسی باتیں نہیں بول سکتا۔ اپنے عزیز اور قیمتی وقت کو ایسے بے علم آدمی کے پیچھے ضائع کرنا بالکل نامناسب ہے۔ اشتہار نمبر ۳ عمر کریم صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ اہلحدیث صوفیائے کرام کو نہیں مانتے۔ ناظرین یہ بھی ابلہ فریبی ہے۔ ہم ناظرین کو دکھانا چاہتے ہیں کہ عمر کریم اور انکے ہمخیال مقلدین صوفیائے کرام کو مانتے ہیں یا ہم اہلحدیث پیروان سنت نبویہ۔ ناظرین خیال فرمائیں کہ مشتہر عمر کریم صاحب اشتہار نمبر ۱ - اور اشتہار نمبر ۳ میں تقلید کو واجب اور مدار ایمان بتاتے ہیں اور انکے ہمخیال کل مقلدین کا یہی بیان ہے۔ اور اجتہاد کو انہیں ائمہ اربعہ و ائمہ حنفیہ میں منحصر یقین کرتے ہیں۔ اب سنئیے صوفیوں کے سردار سب سے بڑے صوفی اور صوفیوں کے سرتاج محی الدین ابن عربی فتوحات مکیہ قلمی جلد ۳ میں فرماتے ہیں۔ الباب السادس والستون وثلث مائة فی معرفة وزراء المھدی الاتی اخر الزمان الذی بشر به رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - واذا خرج ھذا الامام المھدی فلیس له عدو مبین الا الفقھاء خاصة ویرتفع الخلاف من العالم فی الاحکام وجود ھذا الامام ولولا ان السیف بیدہ لافتی الفقھاء بقتله ولکن اللہ یظھرہ بالسیف والکرم فیطمعون ویخافون فیقبلون حکمه من غیر ایمان بل یضمرون خلافه کما یفعل الحنفیون والشافعیون فیما اختلفوا فیه فلقد اخبرنا ان اتباع الامام المھدی بالسیف ما سمعوا له ولا اطاعوا بظواھرھم کما انھم لا یطیعونه بقلوبھم بل یعتقدون فیه اذا حکم بغیر مذھبھم انه علی ضلالة فی ذلک الحکم لانھم یعتقدون ان زمان الاجتھاد قد انقطع وان اللہ لا یوجب بعد ائمتھم احدا له درجة الاجتھاد (یعنی تین سو چھیاسٹھویں باب میں امام مہدی آخر الزمان جنکی بشارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے ان کے وزیروں کا بیان ترجمہ اور جب یہ امام مہدی آخر الزمان ظاہر ہونگے تو انکے کھلے دشمن فقہا ہونگے یعنی سب دشمنوں سے بڑھکر یہ دشمن ہونگے۔ امام مہدی کے موجود ہونے کے سبب سے مذہبی اختلاف اٹھ جائیگا۔ اگر انکے ہاتھ میں تلوار نہ ہوتی تو یہ فقہا انکے قتل کا حکم دیتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ انکو تلوار (یعنی زور و لشکر) اور بخشش و کرم دونوں دیگا۔ اسوجہ سے یہ فقہا (حنفیہ وغیرہ) ڈرینگے اور طمع بھی رکھیں گے۔ تو انکے حکم کو ظاہر میں مانیں گے اور دل میں (کتب فقہ کے خلاف ہونے کیوجہ سے) انہیں مانیں گے جسطرح سے حنفیہ اور شافعیہ آپس میں اختلافی مسائل میں کیا کرتے ہیں تو اس طرح کے فقہا (حنفیہ وغیرہ مقلدین) اگر امام مہدی کا دبائو اور زور تلوار نہ ہوتا تو کبھی نہ سنتے اور ظاہری اطاعت بھی نہ کرتے جسطرح دل سے انکے حکم کو نہ مانتے۔ بلکہ جب وہ امام آخر الزمان کوئی حکم شریعت کا (مطابق قرآن و حدیث) اور خلاف انکے اماموں کے دینگے تو یہ فقہا انکو گمراہ کہیں گے۔ کیونکہ ان کو یقین ہے کہ زمانہ اجتہاد کا ختم ہو گیا اور اب بعد ان کے اماموں کے کوئی درجہ اجتہاد کا نہیں پاویگا۔ ناظرین یہ کتاب قلمی خدا بخش خانصاحب خان بہادر کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ اسمیں قریب چھ سو کے ابواب ہیں) اور شیخ محی الدین ابن عربی صوفیائے کرام کے سرتاج مانے جاتے ہیں۔ اب جناب عمر کریم صاحب یا تو تقلید پر ... جسمیں سے مقلدین پر امام مہدی آخر الزمان کریں گے چلیگی اور جو باعث ذلت اور نفاق مقلدین ہے یا صوفیوں کے سرتاج شیخ محی الدین پر جو ایسی حق بات بولے اور تقلید کو موجب نفاق و ذلت بتایا اور فقہا اور مقلدین کو امام مہدی سے مار کھلوایا امام مہدی آخر الزمان کا کھلا دشمن بتایا انکے لیے کوئی سزا تجویز کریں کسی طرح عمر کریم اور انکے ہمخیال رسمی تقلیدی کو اس پابندی سے مفر نہیں بقول عمر کریم یا ابن الفرحلالا وغیرہ - اب بھی خلاف قرآن و حدیث فتویٰ کا پاس کرنے والے گریبان میں منہ نہ ڈالیں قرآن سے ہٹکر دنیا میں زندہ رہنا... جناب مشتہر صاحب کی حیا کا حال تو معلوم ہے کہ اشتہار نمبر ۱ و ۲ و ۳ ...

ـــــــــ

ﻟﻪ پیرا حفظ لگی باتوں کا جواب کون دے - انکی بھی کوئی صورت ہے؟ (اڈیٹر)

ایسے دندان شکن دیئے گئے اور ایسی ایسی باتیں پیش کیگئیں جس سے موجودہ مذہب حنفی کی حالت واضح ہو جاتی ہے۔ مگر بقول شخصے سے ننگی کیا نہائیگی اور کیا نچوڑیگی جناب عمر کریم صاحب کو کچھ بھی اثر نہوا۔ بھلا کب جاتی جواب ہوگی جب جیسے تب جیسے۔ بھلا جب مہدی آخر الزمان سے کبھو دشمن ہونگے تو ہم اہلحدیث کو کیا پوچھنا ہے؟ بات سے خاصیت امام مہدی سے بھی وہی ہے اور ہم سے بھی وہی یعنی قرآن وحدیث کی متابعت اور ترک تقلید مقابلہ قرآن وحدیث انصاف سے کہو مسوفیوں کو بیدین کہنے کہا ہم بنے یا تم بنے؟

اور سنو: عمر کریم صاحب آیت تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ اور حدیث لا تخیروا بین الانبیاء میں تعارض فرماتے ہیں۔ میں یہاں پر کچھ اپنی تحقیق سے لکھنا نہیں چاہتا۔ علامہ عینی شرح بخاری جلد ششم کے صفحہ ۲۷ میں فرماتے ہیں۔ قال ابن التین ومعنے لا تخیروا بین الانبیاء یعنی من غیر علم والا فقد قال اللہ تعالیٰ تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض۔ اسکا خلاصہ یہ ہے کہ اپنی خود رائی سے بلا بتائے اللہ ورسول کے نبیوں کے درمیان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت مت دو۔ حدیث میں نفس الامری اور واقعی فضیلت کی جو ایک نبی کو دوسرے پر ہے اسکی نفی نہیں کی گئی بلکہ ہم کو منع کیا گیا ہے کہ تم اپنی رائے سے بلا علم فضیلت مت دو۔ علامہ عینی نے اسکا اور جواب بھی لکھا ہے۔ یہ عام فہم جواب عمر کریم کے دماغ کے لائق نقل کیا گیا۔

اور ذیل کی دو حدیثوں میں بھی آپ تعارض فرماتے ہیں عن میمونۃ زوج النبی قالت توضأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضوءہ للصلاۃ غیر رجلیہ وغسل فرجہ وما اصابہ من الاذی ثم افاض علیہ الماء ثم نحی رجلیہ فغسلھما ھذہ غسلہ فی الجنابۃ (دوسری حدیث) عن میمونۃ قالت سترت النبی وھو یغتسل من الجنابۃ فغسل یدیہ ثم صب بیمینہ علی شمالہ فغسل فرجہ وما اصابہ ثم مسح بیدہ علی الحائط والارض ثم توضأ وضوءہ للصلاۃ غیر رجلیہ ثم افاض علی جسدہ الماء ثم تنحی فغسل قدمیہ۔ اسکے بعد عمر کریم صاحب فرماتے ہیں دونوں دیکھئے کہ غسل کی ترکیب دونوں حدیثوں میں بالکل مختلف ہے پہلی حدیث میں ہے کہ پہلے آپنے وضو کیا اور بعد اسکے شرمگاہ کو دھویا اور دوسری حدیث میں ہے کہ پہلے شرمگاہ کو دھویا اور بعد اسکے وضو کیا۔"

ناظرین! جس طالب علم نے ہدایۃ النحو بھی پڑھا ہوگا۔ عمر کریم کے اس اعتراض سے تھوڑا نہیں ہنسیگا۔ عمر کریم کو اس کی بھی خبر نہیں کہ واو مطلق جمع کے لئے آتی ہے اور ثم ترتیب کے لئے۔ اسلئے سابق الذکر حدیث میں وضو کی تقدیم شرمگاہ کے دھونے پر نہیں ہوگی دوسری حدیث میں ثم کا لفظ ہے اسلئے غسل فرج اور اذی کا مقدم ہونا وضو سے ثابت ہے۔ اسکے بعد آپ فرماتے ہیں کہ پہلی حدیث میں دیوار پر مسح کرنیکا مطلق ذکر نہیں۔ مگر دوسری حدیث میں ہے کہ دیوار پر مسح کیا اور لطف یہ کہ دونوں حدیثوں کی راوی میمونہ صاحبہ ہیں انتہی بلفظہ۔

کوئی عمر کریم سے پوچھے کہ سورہ اعراف میں بھی حضرت موسےٰ کا واقع مذکور ہے اور سورہ طٰہٰ میں بھی۔ سورہ طٰہٰ میں یہ مذکور ہے کہ حضرت موسیٰ کی والدہ نے ان کو صندوق میں بند کرکے دریا میں ڈالدیا تھا۔ لیکن سورہ اعراف میں اسکا مطلق ذکر نہیں اسی طرح کی مثالیں آپ کو کلام اللہ میں کثرت سے ملیں گی حضرت نوح حضرت ابراہیم ودیگر انبیا کے واقعات میں، لطف یہ کہ دونوں سورتوں کے لانے والے حضرت جبرئیل ہی ہیں۔

ناظرین! یہ ہیں عمر کریم کے اعتراضات صحیح بخاری پر۔ اب تو آپ کو عمر کریم کے مبلغ علم دیانت وراستی وعقیدہ سب کا پتہ چلا ہوگا۔ اللھم احفظنا

اس کے بعد آپکے وہ فقرات ہیں جو آبِ زر سے لکھنے کے لائق ہیں۔ آپ فرماتے ہیں "پس اب بخاری پرستوں کو چاہئے کہ ان حدیثوں کے تنازع کو اپنے اللہ و رسول[1] کے سامنے پیش کریں اور جو جواب نازل ہو اُس کے مطابق کتاب بخاری کی اصلاح کریں"

ناظرین ان الفاظ آپ خود ہی اندازہ کرلیں۔

الراقم عبد العزیز ابن عبد السلام مبارکپوری

لنگر خانہ قادیان میں مہمان نوازی اور حکیم نور الدین کا نیک خلق

بندہ چند روز ہوئے کہ بیمار ہوگیا تھا۔ امرتسر میں علاج سے چنداں فائدہ محسوس نہوا تو خیال آیا کہ قادیان جاکر حکیم نور الدین سے علاج کراؤں۔ چنانچہ میں قادیان جا پہنچا اور حکیم نور الدین کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنی کیفیت سنائی۔ آپنے میری سادگی لباس اور غریبانہ وضع کو دیکھکر میری طرف توجہ نہ کی اور بے اتفاقی کے لہجہ میں بولے۔ کہ میں ظہر سے بعد تمہاری نبض دیکھونگا مگر میرے ذرا سے اصرار پر یہی کہدیا کہ جاؤ امرتسر چلے جاؤ۔ جس سے میرا دل مایوس ہوگیا اسلئے میں نے امرتسر واپس بے نیل مرام چلے آنے کا ارادہ کرلیا۔

ایسا ہی مرزا جی کے لنگر خانہ کی کیفیت ہے۔ کہ باوجودیکہ میں ایک بیمار آدمی تھا مگر دو وقت ماش کی دال سے روٹی ملتی رہی جب مہتمم لنگر خانہ سے عرض کیا۔ کہ میں بیمار آدمی ہوں

[1] ہمارا گمان تو یہ ہے کہ کتابت کی غلطی سے "ب" رہ گئی ہے ورنہ کوئی ایماندار کیا بے ایمان شریر بھی دانستہ ایسا نہیں کریگا۔ (ایڈیٹر)

فتاوے

س نمبر ۸۶۔ فرقہ اہلحدیث نے جو اپنا نام اہلحدیث مقرر کیا ہوا ہے۔ اسکا کوئی نقلی ثبوت بھی ہے یا حنفی مالکی وغیرہ کی طرح ہے۔ (دریا بخش از امرتسر)

ج نمبر ۸۶۔ اس میں شک نہیں کہ اصل مذہبی نام تو ہمارا مسلمان ہی ہے جو خدا نے رکھا ہے۔ لیکن بعد انتقال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مسلمانوں میں استخراج مسائل میں اختلاف پیدا ہوا بعض لوگ تو فقہا کے اقوال ہی کو کافی جاننے لگے۔ بعض صرف قرآن و حدیث پر عمل کرتے رہے اور سوائے قرآن و حدیث کے اور کسی کی طرف نہ تاکتے تھے۔ بعد تحقیق آنحضرت یا حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کو کسی امام یا مجتہد سے موافقت یا عدم موافقت کا بالکل خیال نہ ہوتا تھا۔ رفتہ رفتہ پہلی قسم کے لوگوں کا نام اصحاب الرائے ہوگیا اور ان لوگوں کا نام اصحاب الحدیث مشہور ہوا چنانچہ استاد الہند حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ العزیز محدث دہلوی نے حجۃ اللہ البالغہ میں ایک باب اس مضمون کا لکھا ہے جسکا نام ہے باب الفرق بین اھل الحدیث واصحاب الراءی بعد میں جوں جوں زمانہ بعید ہوتا گیا یہ تفریق بڑھتی گئی۔ آخر کار تیسری صدی میں حنفی۔ شافعی وغیرہ نام مذہبی لباس میں ظاہر ہوگئے مگر وہ گروہ جو اصحاب الحدیث یا اہلحدیث کے نام سے مشہور تھا بدستور اسی طرح رہا اصحاب الحدیث کے معنی اس زمانے میں بھی یہی سمجھے جاتے تھے۔ اور اب بھی یہی ہیں کہ بلا واسطہ و لحاظ کسی امام یا مجتہد کے قرآن و حدیث پر عمل کرنیوالے۔ اس تقریر ہی سے ظاہر ہے کہ اہل حدیث مثل دیگر فرقوں کے جدید نہیں ہیں بلکہ وہی ہیں جو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اول طبقہ کے مسلمان تھے۔ فرق اتنا ہے۔ کہ طبقہ اول کے مسلمان اصحاب الحدیث یا اہل حدیث کے لقب سے مشہور نہیں تھے۔ (ان کو اس لقب کی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ اس زمانہ میں اس روش کے برخلاف کوئی بھی نہ تھا۔ مگر جب ایسے لوگ پیدا ہوئے جو بقول شاہ صاحب مرحوم اپنے اپنے اماموں کی رایوں کو کافی جاننے لگے۔ تو مقابلۃً ان کا نام اہلحدیث مشہور ہوگیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اہلحدیث کا لقب مذہبی نہیں بلکہ طریق عمل کی وجہ سے ہے اور یہ کہ یہ فرقہ بلحاظ اپنے طریق عمل کے سب سے قدیم ہے بلکہ اصل ٹھیٹھ اسلام یہی ہے۔ حنفی۔ شافعی وغیرہ نام تیسری صدی کے جدید نام ہیں نیز ان میں وہ لطف نہیں۔ جو اہلحدیث میں ہے۔ کیونکہ یہ نام ایسے لوگوں کی طرف نسبت ہیں جو اس نسبت کا حق نہیں رکھتے (مفصل کے لئے رسالہ انصاف مصنفہ شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم ملاحظہ ہو) رہا یہ شبہ جو بعض لوگوں کو ہوتا ہے کہ جسطرح اہل قرآن کے معنے ہیں۔ صرف قرآن پر عمل کرنیوالے۔ اسی طرح اہل الحدیث کے معنی ہونگے صرف حدیث پر عمل کرنیوالے تو کیا قرآن شریف پر یہ لوگ عمل نہیں کرتے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث قرآن شریف کی تفسیر ہے جو احکام قرآن مجید میں مجمل آئے ہیں حدیث شریف نے ان کو مفصل اور شرح بیان کیا ہے۔ پس جسطرح تفسیر کے لینے سے قرآن مجید اس کے اندر آجاتا ہے اسی طرح حدیث پر عمل کرنے والے قرآن مجید پر پہلے عمل کرتے ہیں۔ لیکن صرف قرآن لینے سے تفسیر نہیں آتی۔ پس اہل قرآن حدیث سے منکر ہیں۔ مگر اہلحدیث قرآن سے منکر نہیں ہو سکتے کیونکہ کوئی شخص شرح کو مان کر اصل متن سے انکاری نہیں ہوسکتا والعلم عند اللہ۔

س نمبر ۸۷۔ پنجگانہ نماز میں سنت موکدہ کی کتنی رکعتیں ہیں۔ خواہ وہ اہلحدیث کی رائے ہو یا حنفی مذہب کا ہو۔ نماز ظہر میں اول جو چار رکعت سنت ہے۔ اسکی نسبت دو رکعت کا بھی شروع پڑھنا کہیں سے ثابت ہے یا نہیں۔ اور زیادہ تر افضل دو رکعت ہے یا چار رکعت۔

س نمبر ۸۸۔ غسل احتلام خواہ جنب۔ یا مباشرت اپنی عورت سے ہو یا غیر کی۔ جو وضو غسل کی حالت میں کیا جاویگا اس سے نماز ادا ہو سکتی ہے یا نہیں اگر ہو سکتی ہے تو کچھ مکروہیت یا ثواب کم و بیش نماز کا ہوتا ہے۔ یا نہیں معہ تفصیل کے بتلانا چاہیئے۔

س نمبر ۸۹۔ نماز اگر کسی وجہ سے کسی وقت کی فوت ہو جائے تو اس کو قضا کرکے دوسری وقت کی نماز پڑھنا چاہیئے یا نماز وقت کی ادا کرکے قضا کی ادا کرے مثلاً نماز عشا قصداً نہیں بلکہ کسی خاص وجہ سے قضا ہوگئی۔ نماز فجر کا وقت اخیر ہے اب اگر عشا قضا ادا کی جاتی ہے تو فجر کی نماز قضا ہوتی ہے علی ہذا القیاس دیگر وقتوں میں بھی ایسا ہی ہو جب اول کون سی نماز ادا کرنی چاہیئے۔

(امیر الدین گرداور جنگل ریاست کوٹہ خریدار ۲۴۲۸)

ج نمبر ۸۷۔ سنت موکدہ پنجگانہ نمازوں میں دس رکعتیں ہیں۔ ظہر کی چار رکعتیں بھی آئی ہیں اور دو بھی۔ شاہ عبد الحق صاحب حنفی مرحوم نے مشکوٰۃ کے حاشیہ پر ظہر کی دو رکعتوں کو تسلیم کیا ہے تاہم بحکم مَن تطوع خیراً فھو خیر له چار افضل ہیں۔

ج نمبر ۸۸۔ وضو جب ایک دفعہ کیا جائے جب تک وہ کسی ناقض سے توڑنیوالا

ahmadimuslim.de

ٹوٹے نہیں نماز وغیرہ سب افعال اس کے ساتھ جائز ہیں۔ پس غسل سے پہلے جو وضو کیا جائے اس کے ساتھ بھی نماز جائز ہے۔ وضو کے بعد غسل کرنا وضو کو توڑنا نہیں۔

ج نمبر ۸۹۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ خندق کی جنگ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مع صحابہ کرام کے کئی ایک نمازیں فوت ہوگئیں تو آپ نے ترتیب سے پہلی پہلے پڑھی لیکن اگر وقتی کا وقت بھی فوت ہونے کا اندیشہ ہے تو وقتی پہلے پڑھ لے کیونکہ فوت شدہ کا وقت تو جا چکا ہے اب اسکا بھی کیوں کھوئے۔

س نمبر ۹۰۔ زید نے بعد تولد کے ایک ڈیڑھ برس اور ایام رضاعت کے اندر گاہے بگاہے ہندہ کا دودھ پیا ہے تو اس صورت میں از روئے شریعت کے ہندہ زید کی رضاعی ماں ہوئی یا نہ اور اگر ہندہ زید کی رضاعی ماں ہوئی تو ہندہ کی لڑکی مسماۃ عفیفہ زید سے بطور حقیقی ہمشیرہ کے بیحجابانہ ملاقات بسبب رضاعی ہمشیرہ ہونے کے از روئے شریعت کر سکتی ہے یا نہ اور یہ بھی واضح رہے کہ زید رشتہ میں عفیفہ کا حقیقی پھوپھیرا بھائی بھی ہوتا ہے؟

س نمبر ۹۱۔ سعید رشتہ میں زید کا بہنوئی ہوتا ہے آج عرصہ آٹھ نو ماہ کا ہوتا ہے کہ سعید نے اپنا کچھ روپیہ زید کے پاس ودیعت رکھا تھا۔ پھر بعد چند یوم کے سعید نے کچھ روپیہ زید کو بطور مضاربت کے دیا تھا۔ پھر بعد چند ایام کے سعید نے کچھ روپیہ زید کو قرضاً دیا تھا۔ اتفاق سے سعید اپنے مکان پر نہ تھا بمشیت ایزدی کو زید کی ہمشیرہ سعید کی زوجہ کا انتقال ہوگیا۔ بعد تجہیز تکفین کے زید نے سعید کا کچھ روپیہ اور سعید کی زوجہ کا زیور چاندی اور سونے کا سعید کے صندوقچے سے نکال لیکر اپنے مکان لے گیا۔ اسوقت سعید کا حقیقی بھائی خالد نے مزاحم ہو کر زید کو گرفت کیا کہ میرا بھائی سعید کا روپیہ اور زیور تم نے بغیر اطلاع میرے کیوں لایا۔ اسپر زید نے جواب دیا کہ زیور وغیرہ جو میں نے لایا ہے سب سعید ہی کا ہے۔ اسوقت حفاظت سے اپنے مکان پر رکھا ہوں سعید مکان آئیں سے اس کا حوالہ کر دونگا۔ بہر تقدیر سعید باہر سے اپنا مکان آکر اپنا بھائی خالد کا زبانی واقعہ مذکورہ سے واقف ہوکر زید سے اس زیور و روپیہ کو بھی طلب کیا۔ اور اس کے پہلے جو روپیہ اس کے پاس ودیعت رکھا تھا اور جو روپیہ اس کو مضاربت پر دیا تھا اور جو روپیہ اس کو قرضاً دیا تھا ان سب کو بھی طلب کیا تو کہا کہ روپیہ تو اسوقت نہیں ہے اور زیور تمہارا ہی ہے جب تم دوسرا عقد کروگے تب دونگا۔ مگر جب سعید نے زید سے اپنے روپیہ وغیرہ کا کما حقہٗ مطالبہ کیا تب زید صاف منکر ہوگیا۔ اور کہا کہ میرے پاس تمہاری کوئی چیز نہیں ہے۔ اب سعید کے پاس ان سب روپیہ کی کوئی دستاویز نہیں کہ جس کی قوت سے عدالت میں نالش کرے۔ مجبور صبر کیا۔ اتفاق حسنہ سے زید کا بھی کوئی چیز سعید کے قبضہ میں آگئی۔ جب زید نے اپنی چیز کو سعید سے طلب کیا تب سعید نے زید کو خوب سمجھایا اور از حد تملق سے کہا کہ میرے وہ سب روپیہ وغیرہ دو تو تمہاری چیز تمکو دیتا ہوں۔ مگر جب بھی زید راضی نہیں ہوا تب سعید نے بھی زید کی چیز کا انکار کیا اور کہا یہ چیز میری ہے تمہاری نہیں۔ اب از روئے شریعت کے سعید کا یہ فعل غصب میں شمار ہوگا اور عند اللہ اس کا مواخذہ ہوگا یا نہ۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ غصب ہوگا۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ غصب نہ ہوگا۔ سعید نے اپنے روپیہ و زیور تلف شدہ کا عوض لیا ہے جَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا

(ثاقب مرشدآبادی۔ شیخعلی پوری خریدار [illegible])

ج نمبر ۹۰۔ حدیث میں ہے پانچ دفعے دودھ پینے سے دودھ ماں ہوتی ہے۔ پورا دان پینے سے تو کئی دفعے ہوتے ہیں۔ دفعہ اس کو کہتے ہیں جو بچہ ایک دفعہ دودھ پیتا ہوا چھوڑ دیا کرتا ہے۔ پس ہندہ زید کی رضاعی ماں ہے۔ اور عفیفہ اس کی ہمشیرہ ہے بے حجابانہ اس کے سامنے آنا اس کو جائز ہے۔ لیکن اگر کسی نوع کے فساد کا خطرہ ہے تو نہ آنا چاہیے۔

ج نمبر ۹۱۔ ایک حدیث میں یہ مضمون آیا ہے کہ جس قدر کوئی کسی کی حق تلفی کرے اتنا اس سے کسی طرح لے لینا جائز ہے۔ مگر ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے لا تخن من خانک یعنی جو تمہاری خیانت کرے تم اس کی خیانت نہ کرو۔ ان دونوں حدیثوں کے ملانے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ افضل یہی ہے کہ سعید زید کی چیز واپس کردے۔ لیکن اگر اپنے حق کے عوض میں رکھ لے تو جائز ہے۔ زید [illegible] کرتا ہے۔

س نمبر ۹۲۔ گزٹ دہلی مطبوعہ ۱۰ اپریل نمبر ۲ جلد ۷ کے پرچہ میں اڈیٹر مرزا حیرت نے اسلامی بنک کی تحریک کی ہے جس میں منجملہ اور عبارات کے صفحہ ۱۰ کے تیسرے کالم کے آخر میں یہ عبارت تحریر کی ہے کہ "خود حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی زرہ ایک یہودی کے پاس گرو رکھی تھی جس کو حضرت عثمان نے روپیہ دیکر چھڑایا تھا۔ اسکا مطلب یہ نکلا کہ زرہ اسوقت گروی رکھی گئی جب شریعت نے سود دینے اور لینے والوں کو ابھی حکم نافذ نہیں فرمایا تھا کیونکہ بعد بہر حال زرہ گرو ضرور رکھی گئی اور اسکا سود ضرور دیا گیا"۔ میرزا حیرت کا یہ کہنا صحیح ہے یا غلط۔

(ثاقب شیخعلی پوری مرشدآبادی۔ خریدار [illegible]) (باقی آئندہ)

ج نمبر ۹۲۔ گرو رکھنے کا حکم تو خود قرآن مجید میں ہے فَرِهَانٌ مَّقْبُوضَةٌ یعنی قرض دیتے وقت کوئی چیز گرو دیا کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال پرملال کے وقت حضور کی زرہ گرو تھی*

* بعض جگہ سود نہیں ہوتا تھا بلکہ گرو صرف اعتبار کے لئے ہوتا ہے اسی طرح حضرت علی کا قصہ سمجھ لو۔

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

افسوس صد افسوس اس ہفتہ جماعت اہلحدیث کے سرگرم ممبر اور اخبار اہلحدیث کے قدردان منشی سعد اللہ سعدی لودہانوی ایک ہی روز کے تپ سے انتقال کر گئے۔ مرحوم نومسلم تھے بلکہ نومسلموں کے لئے ایک نیک نمونہ تھے۔ کرشن قادیانی کے اوچھے پن سے تعجب نہیں کہ مرحوم کے متعلق کوئی پیشگوئی نکال ماریں۔ مگر یاد رکھیں سے

مرگ عدو جائے شادمانی نیست ✿ کہ زندگانے ما نیز جاودانی نیست

ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحوم کے لئے جنازہ غائب پڑھکر دعا مغفرت کریں۔ امرتسر میں پڑھا گیا۔

۷ جنوری کو امیر صاحب کابل کی ٹرین امرتسر سے گذری۔ امرتسر سے تین میل جانب لاہور ایک سٹیشن پر ان کے لئے چا وغیرہ کا انتظام تھا۔ مگر انہوں نے اترتے ہی سب سے پہلا یہ کام کیا کہ نماز باجماعت ادا کی۔ دیکھنے سے ایک شان اسلام معلوم ہوتی تھی اور صحابہ کرام کا زمانہ یاد آتا تھا۔ خدا کرے امیر صاحب مزارات کی زیارت بھی صرف سنت طریق سے کریں۔

انجمن ضیاء الاسلام بمبئی کے سکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ انجمن کا سالانہ جلسہ ۸-۹-۱۰ فروری کو ہوگا۔ آنے والے حضرات اپنے اپنے ارادہ سے یکم فروری تک اطلاع دیں۔

شکر ہے کہ ڈہاکہ کانفرنس کا جلسہ بخیر وخوبی تمام ہوا۔

افسوس کلکتہ کانگریس میں بعض ممبران کے اوچھا پن سے باہمی رنجش ہوکر آخر صلح ہوئی۔

امیر صاحب کو دورہ ہند کا ترمیم شدہ پروگرام حسب ذیل ہے:

لنڈی کوتل۔ آمد۔ بدھ ۲ جنوری ۱۹۰۷ء بوقت سہ پہر روانگی صبح ۳ جنوری

پشاور۔ آمد جمعرات ۳ جنوری بوقت صبح۔ قیام ۴-۵-۶ جنوری۔ روانگی پیر ۷ جنوری بوقت صبح۔

سرہند۔ آمد۔ منگل ۸ جنوری بوقت صبح۔ قیام دس گھنٹہ۔ روانگی منگل بوقت شام۔

آگرہ۔ آمد۔ بدھ ۹ جنوری بوقت صبح۔ قیام ۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴ اور ۱۵ جنوری

علیگڈہ۔ آمد۔ بدھ ۱۶ جنوری دوپہر۔ قیام دس گھنٹے۔ روانگی بدھ ۱۶ جنوری بوقت شام۔

کانپور۔ آمد۔ جمعرات ۱۷ جنوری صبح۔ قیام دس گھنٹے۔ روانگی جمعرات ۱۷ جنوری بوقت شام۔

گوالیار۔ آمد جمعہ ۱۸ جنوری صبح۔ قیام ہفتہ ۱۹ جنوری۔ روانگی اتوار ۲۰ جنوری بوقت شام

دہلی۔ آمد پیر ۲۱ جنوری صبح۔ روانگی منگل ۲۲ جنوری شام۔

اجمیر۔ آمد۔ بدھ ۲۳ جنوری صبح۔ قیام دس گھنٹے۔ روانگی بدھ ۲۳ جنوری شام۔

دہلی۔ آمد ۲۴ جنوری صبح جمعرات قیام ۲۵-۲۶-۲۷ جنوری۔ روانگی پیر ۲۸ جنوری بوقت شام۔

کلکتہ۔ آمد بدھ ۳۰ جنوری صبح۔ قیام ۳۱ جنوری۔ یکم۔ دوم فروری۔ روانگی اتوار ۳ فروری بوقت شام۔

سہاگپور۔ آمد منگل ۵ فروری صبح۔ قیام ۶-۷-۸-۹ فروری۔ روانگی اتوار ۱۰ فروری بوقت سہ پہر۔

بمبئی آمد۔ پیر ۱۱ فروری صبح۔ قیام ۱۲-۱۳ فروری۔ روانگی جمعرات ۱۴ فروری سیاحت بحر جمعہ ۱۵ فروری۔

کراچی آمد۔ ہفتہ ۱۶ فروری۔ روانگی ۱۷ فروری شام۔

سکھر۔ آمد۔ پیر ۱۸ فروری صبح معائنہ پل۔ روانگی پیر ۱۸ فروری۔

بہاولپور سٹیٹ۔ آمد پیر ۱۸ فروری سہ پہر قیام ۱۹-۲۰ فروری۔ روانگی ۲۱ فروری۔ جمعرات سہ پہر۔

لاہور۔ آمد جمعہ ۲۲ فروری صبح۔ قیام ۲۳-۲۴-۲۵ فروری بروز پیر۔ معائنہ نہر چناب قریب سانگلا۔ روانگی (سانگلا سے) ۲۵ فروری شام

پشاور۔ آمد۔ منگل ۲۶ فروری صبح۔ قیام بدھ ۲۷ فروری۔ روانگی جمعرات ۲۸ فروری صبح۔

لنڈی کوتل۔ آمد جمعرات ۲۸ فروری سہ پہر۔ روانگی جمعہ یکم مارچ بوقت صبح۔

افسوس کہ اہلحدیث کے نائب ایڈیٹر منشی علم الدین کی دادی کا مرض استسقا سے ۲ جنوری کو انتقال ہوگیا۔ ناظرین اہلحدیث سے درخواست ہے کہ مرحومہ کے حق میں دعائے خیر کریں اور جنازہ غائب پڑھیں۔ امرتسر میں مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کی امامت میں مرحومہ کا حاضر جنازہ پڑھا گیا۔ اللہم اغفرلہا وارحمہا

پیسہ اخبار کا ایک نامہ نگار بمبئی سے لکھتا ہے کہ مہاراجہ صاحب بڑودہ نے بمبئی میں مسلمانوں کے ساتھ مل کر کھانا کھایا جو مسلمانوں کے ہاں تیار کیا گیا تھا (بیشک مہاراجہ صاحب نے زندگی تقلید کو

ترک کر کے اپنی روشن خیالی کا عملی ثبوت دیا جو قابل تحسین ہے)

ahmadimuslim.de

تیر بہدف دوائیں

۴۸۶

برقی سٹ

اس بکس میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی ریز کی ہے جسکے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردی کی سُست رگوں کا پانی خارج ہوجاتا ہے اور ایک شیشی طلاکی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں سطبری پیدا ہوجاتی ہے اور ایک شیشی گولڈن پلنکی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہوکر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ غرضیکہ سٹ ہذا نامردی کا مکمل علاج ہے۔ قیمت سے محصولڈاک ـــــ ہے

گولڈن پلز

یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی و بہی ہیں جو فولاد چاندی اور وغیرہ جیسے مقوی و خون افزا اجزا سے بڑی محنت کے ساتھ تیار کیجاتی ہیں۔ جو صاحب جریان جیسے منحوس مرض میں مبتلا ہوکر یا کسی اور وجہ سے کمزور ہوگئے ہوں یا کسی باہ کے شاکی ہوں وہ ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں۔ قیمت عہ محصولڈاک

مومیائی

ابتدائی سل و دق۔ درد۔ ہر قسم کی دماغی اور بدنی کمزوری۔ درد کمر وغیرہ کے دفعیہ کو اکسیر اعظم ہے۔ چوٹ لگنے پر دو چار رتی کھانیسے درد کافور ہوجاتا ہے اور مباشرت کے بعد ہر۔۔۔ تی کھانیسے پہلی طاقت بحال ہوجاتی ہے۔ اعلیٰ درجہ کی بہی و مولد خون ہے۔ بچہ۔ بوڑھے۔ جوان سب کو یکساں مفید ہے۔ قیمت عہ محصول

معجون مقوی دماغ

جن لوگوں کو ہر وقت دماغی کام کرنا پڑتا ہو اور دماغ کمزور ہو۔ نزلہ اور زکام و درد سر سے تنگ آگئے ہوں۔ ضعف بصر کی شکایت ہو۔ اس معجون کو استعمال کریں۔ خوش مزہ اور خوشرنگ ہے۔ اسکے استعمال سے انشاءاللہ تمام شکایات رفع ہوجائیگی۔ قیمت عہ محصول

مُسک جریان

اس کے استعمال سے انشاءاللہ جریان پہلے ہی روز ہوجائیگی۔ قیمت فی شیشی ۱ــ علاوہ محصول

خوشبودار منجن

اس منجن کے استعمال سے دانت موتیوں کی طرح صاف ہوجاتے ہیں۔ اور ہر قسم کی مرض سے محفوظ رہتے ہیں۔ بدبو وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ اور بہت دیر تک منہ سے خوشبو آتی رہتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۲ ـــ علاوہ محصول

ان کے علاوہ ہر قسم کے مرض کی دوا مفصل کیفیت لکھنے سے ہمارے ہاں سے مناسب قیمت پر مل سکتی ہے۔

المشتہر

پروپرائٹر وی میڈیکل ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر

مفصلہ ذیل مال

۴۸۶ ۴۹/۵۲

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں مل سکتا ہے۔ فرمائش آتے ہی فوراً تعمیل کیجاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے۔

مختصر فہرست مال متفرق

لنگی سادہ عہ سے عہ تک فی عدد
لنگی زرین ــ سے ــ تک " "
" اوڈیہی کی عہ " ــ " "
ازاربند سوتی ــ " ــ " "
" ریشمی ۱۲ " ــ " "
تہمان گبرون ــ " ــ " "
بنا ساخت لدھیانہ عہ " ــ " "
" زرین ہوشیارپوری عہ " ــ " "
جراب و دستانہ اونی ــ سے عہ تک
پٹی سیچ طول عہ گز عرض ۱۲ گرہ ــ سے ــ تک
چادر پشمینہ ــ سے ــ تک
صافہ لُنگری خاکی ــ سے ــ تک
بنیان و پاجامہ سوتی ــ سے ــ تک
دری برائے پلنگ ــ سے ــ تک

کلاہ سادہ ــ سے ــ تک فی عدد
" زرین عہ " عہ " "
رومال ریشمی ــ " ــ " "
کمبل دیسی ــ " ــ " "
" فوجی ــ " ــ " "
لوئی سفید ــ " ــ " "
" پشمینہ طول ۲ گز عرض ۱۲ گرہ ــ سے ــ تک
پٹی دیسی اونی ۱۲ سے ۱۲ تک فی جوڑہ
جراب و دستانہ سوتی ــ سے ــ تک فی جوڑہ
فوجی زرین خاکی رنگ پانچ ۱۲ سے ــ تک
صافہ لُنگری اور دو پٹے ــ سے ــ تک
بنیان و پاجامہ اونی ــ سے ــ تک
چوتہی و دوتہی ــ ــ تک
دری فرشی فرمائش آنے پر تیار ہوسکتی ہے۔

باقی مال مفصل فہرست منگواکر ملاحظہ فرمائیں

علاوہ اسکے ہر قسم کا مال فوجی لنگیاں۔ کمربند۔ سیڈل بین۔ بٹن جھالر۔ سوتی و زریں۔ پیچ اونی۔ سنہری روپہلی وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایک بار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگواکر ملاحظہ فرمائیں۔ پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہوجائیگی۔

نوٹ: سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ خاص خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد قیمت آنے پر ارسال کیا جاتا ہے۔

المشتہر

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹراکٹرز لودہانہ

[illegible]

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ع

والیان ریاست سے ...

رؤسا و وجاہت ... سے للعہ

عام خریداران ...

... سے ... ششماہی ...

ششماہی ...

انڈیا والون سے عہ

اُجرت اشتہارات

بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک

اخبار اہلحدیث امرتسر ہونا چاہئے

REGISTERED L. No. 352

اہلحدیث

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن

پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلّم داشتن

جب اصل دین ہے قول نبی ... یاں وہم و خطا کا دخل نہیں

مت دیکھیے کسی کا قول ... مصطفےٰ کی گفتار

نمبر ۱۳ جلد ۴

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا ،

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا ،

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا ،

قواعد و ضوابط

(ا) قیمت پیشگی آنی ضروری ہے ،

(ب) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے ،

(ج) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے ،

امرتسر یوم جمعہ مورخہ ۷ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۴ ہجری المقدس مطابق یکم فروری سنہ ۱۹۰۷ء

ہز مجسٹی امیر صاحب علیگڈھ کالج مین

وہ آئین گھر مین ہمارے خدا کی قدرت ہے

کبھی ہم ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہین

امیر صاحب کے علیگڈھ تشریف لیجانے کی کیفیت اگرچہ اخبارون مین مشتہر ہو چکی ہے - اور اہلحدیث مین بوجہ اسکے کہ ۲۵ جنوری کا پرچہ (العید عید کر ۱۰ کیساتھ ہی نکلا تہا - اسلئے علیگڈھ کی کیفیت درج نہ ہو سکی - لیکن اہلحدیث جس پہلو سے ایسے مضامین لکہتا ہے وہ پہلو خاص اوسیکا حصہ ہے علاوہ اسکے ایسی مجلس کا معائنہ چونکہ ... خود ... ہو کر شریک جلسہ تہا - اسلئے چشم دید حالات زیادہ تر قابل اقتباس ہین ۲۰ اکتوبر ... بجے ہز مجسٹی وارد کالج ہوئے استقبال کے لئے طلباء کالج اور مہمانان علماء و ... علاوہ سب سوا دس بجے سے پاپیادہ کہڑے تھے - کالج کے اندر مصنوعی سڑک مسقف طور بنائی گئی تھی امیر صاحب نہایت سادگی اور متانت اسلامی سے السلام علیکم و علیکم السلام کرتے ہوئے سیدھے ... تک ... لے گئے ۱۱ بجے سے ۲ بجے تک ... کی ... فرمایا ۲ بجے سے بعد مسجد مین نماز ظہر کے لئے تشریف لائے ... جماعت کرائی

بعد نماز ظہر از خود طلباء کا امتحان لیا - جس مین معمولی مسائل نماز وغیرہ کے ... پوچھے ۳ بجے اس کمرہ مین تشریف لائے جہان ہز مجسٹی کو ایڈریس دیا جانا تہا جہان ... سیکڑون ... چشم براہ تھے - امیر صاحب نے کالج کا ملاحظہ اس طرح فرمایا جیسا کوئی اپنی ... کیا کرتا ہے - اس ملاحظہ مین پروگرام کی کوئی ... نہین کی - ... دیکھا اور پوچھا ایڈریس مین معمولی حالات تھے - سلطنت انگریزی کے امن و امان کی اور حامیان کالج کی امداد کا ذکر - بعد ایڈریس ہز مجسٹی نے جواب مین فرمایا - تقریر فارسی کی ترجمان ... ترجمہ کرتا تھا) کہ مجھکو بہت ... لوگون نے اس کالج کی بابت ... کرتا ... مسلمانون ... اسلامی علوم ... حاصل کرنے کی ... سے ... اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہین کہ اس نے ... - بزرگون کی زبان ہم ... ہین - ہم نہین کہتے کہ انگریزی ... بیشک ... - مگر ... احکام اسلامی کی تکمیل کے بعد ... اسلامی تعلیم سیکھا تو ... سے واقف ہو گئے ہون - تو پہر انکو انگریزی پڑہاؤ - ہم نے بھی افغانستان مین ایسا ہی مدرسہ جاری کیا ہے - یہ کہکر ... فرمایا معتبر راوی کا بیان ہے کہ کالج مین داخل ہوتے امیر صاحب نے ...

SOHDRA 2 FE. 07

پسر نوح با بدان بنشست • خاندان نبوتش گم شد

نتیجہ۔ اس کالج کو یہ کامیابی مبارک ہو۔ مگر سوال یہ ہے کہ یہ کامیابی کیونکر ہوئی اور کس علم کی وجہ سے ہوئی واقعات صاف شہادت دیتے ہیں کہ یہ کامیابی صرف اسی وجہ سے ہوئی کہ چند لڑکوں نے مذہبی مسائل نماز روزہ کے متعلق جوابات اچھے دئے۔ تو کیا اسکا نتیجہ یہ نہیں کہ آج بھی باوجودیکہ مذہبی تعلیم کو حقارت سے دیکھا جاتا ہے اسی حقیر تعلیم ہی سے نیک نتیجہ بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ مجھے یاد ہے عرصہ ہوا نواب محسن الملک بہادر نے ایک ملاقات کے موقع پر بموجودگی ڈاکٹر اشرف خان صاحب علیگڈہی اور مولوی یوسف علی صاحب سفیر انجمن حمایت اسلام لاہور میری بات کے جواب میں فرمایا تھا کہ ہم کیا کریں۔ اگر ہم زیادہ توجہ دینی تعلیم کیطرف کرتے ہیں تو ہمارے ممبر خفا ہو کر کہتے ہیں کیا تم مذہبی تعلیم سے کالج کو برباد کرنا چاہتے ہو۔ غالباً نواب صاحب مرحوم کو ایسے کوتاہ اندیشوں (ممبروں) کے جواب دینے کے لئے امیر صاحب کی تقریر اور تحریر کافی ہوگی۔ اور نواب صاحب ان کو قائل کر سکینگے کہ نہ صرف بہشتی [illegible] کامیابی ہوئی ہے۔ وہ مذہبی تعلیم ہی کے صدقے سے ہوئی ہے نہ بہشتی کے ورد سے غالباً یہ مسئلہ بھی ممبران کالج کی سمجھ میں آگیا ہوگا۔ کہ جماعت علماء اور دینی تعلیم ایسی بے کار چیز نہیں جیسی کہ بقول نواب صاحب ممبران کالج سمجھتے تھے بلکہ اسکے بہت بہتر نتائج اسی دنیا میں بھی نکلا کرتے ہیں ؎

کہتا ہو کون نالۂ بلبل ہے بے اثر • پردہ میں گل کے لاکھ جگر چاک ہو گئے

ہم نے اس جلسہ میں جس بات کا تجربہ کیا ہے۔ وہ بھی ظاہر کئے دیتے ہیں وہ یہ ہے کہ نواب محسن الملک کی قابلیت اور لیاقت [illegible] میں تو کلام نہیں مگر سخت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آپ کے نائب ذہن آپکی قابلیت کو نہیں پہنچ سکتے جیسے آپکا سٹاف اور عملہ آپکے منشاء کو پورا کرنے کی قابلیت نہیں رکھتا۔ مثال اسکی یہ ہے کہ علماء کرام اور مشائخ کو جس غرض سے جلسہ میں مدعو کیا گیا وہ تو نواب صاحب کی ایک نہایت ہی دور اندیشی اور کمال کی بہتری پر مبنی تھی۔ مگر ناظرین جب یہ سنینگے کہ انہی علماء کو بلا کر کسی خاص خاطر تواضع سے بھی [illegible] کیا گیا۔ یہانتک کہ کئی ایک علماء کو ٹکٹ داخلہ بھی نہیں دئے تو انہیں سخت افسوس ہوگا اس طرف بطرہ یہ کہ مولوی عبداللہ صاحب مدرس اول دینیات (جنکے سپرد علماء کرام کا انتظام تھا انہوں) نے کہا کہ میں کیا کر سکتا ہوں۔ رات ۲۔۳ ٹکٹوں کے لئے فہرست بنا کر دفتر اعلی میں بھیجی گئی۔ وہاں سے فلاں صاحب نے بجائے ٹکٹ بھیجنے کے حکم دیدیا کہ جاؤ ان کے کھانے کا انتظام کردو۔ جب ٹکٹوں سے مایوسی ہوئی تو علماء کرام نے اتفاق کیا کہ جاوینگے تو اکٹھے جاوینگے نہ جاوینگے تو سب نہ جاوینگے۔ چنانچہ سب علمائے کرام بیٹھے رہے یہانتک کہ شیخ جان محمد صاحب رئیس ہوشیارپور کا آدمی مجھکو بلانے آیا تو میں نے آپ سے کہا کہ یہاں اتفاق ہو گیا ہے۔ جبتک سب کو داخل نہ کیا جائیگا نہیں جائینگے شیخ صاحب موصوف نے مسٹر آفتاب احمد جائنٹ سکرٹری کالج سے کہا تو انہوں نے کہا جاؤ۔ ان کو لے آؤ۔ لیکن میں نے داخل ہونے سے پہلے پھر بھی انکار کیا جبتک کہ جائنٹ سکرٹری سے پختہ وعدہ نہ لے لیا کہ ہم آدمی بھیجکر سب کو بلاتے ہیں۔

ہم جانتے ہیں کہ ایسے بڑے کاموں میں غلطیاں ہو جایا کرتی ہیں مگر ایسی غلطی کہ ساکنین علماء کی جماعت کو دور دراز ملکوں سے بلایا جائے اور وہ بیچارے اپنی غربت میں بھی محبت قومی میں حسب حیثیت اپنا کرایہ خرچ کر کے کالج کی دعوت کو قبول کریں۔ مگر کالج کے منتظمین کی طرف سے یہ سلوک ہو کہ اب ٹکٹ نہیں ہیں؟ کیا ان کا فرض نہیں تھا۔ کہ پہلے سے سوچ رکھتے اور جن لوگوں کیطرف سے قبولیت پہنچ چکی تھی ان کے لئے ٹکٹ محفوظ رکھے جاتے۔ ہاں رکھے ہونگے مگر ان لوگوں کے لئے جو اپنے مذاق کے ہوں کیا بلا کر مہمانوں کی یہی خاطر ہوتی ہے ؎ آوے

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا • یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

علاوہ اسکے مہمانوں کو رخصت بھی تو ۲۸ جنوری کی دوپہر تک کے لئے گئے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ۲۸ کی دوپہر تک مہمان نوازی کالج کے ذمہ ہو گر افسوس ہے کہ ۲۸ کی دوپہر تو کیا صبح ہی کو کیفیت تھی کہ مہمانوں کو سٹیشن تک پہنچانے کے لئے کوئی سواری ملتی تھی۔ کیونکہ والنٹیر۔ نہ کرایہ پر نہ مفت۔ اپنی اپنی گٹھڑی اٹھا کر اور چلے تھے حالانکہ فرض میزبانی سے تو کیا معمولی اخلاق سے بھی بعید ہے اگر شہر کا موقع ہوتا تو اتنی مشکل نہ ہوتی کیونکہ شہر میں سواری ملسکتی ہے کالج میں کہاں سے ملے؟

اور سنئے جناب امیر صاحب ٹھیک سوا گیارہ بجے تشریف لائے مگر مہمانوں اور طالب علموں کو دس بجے سے کھڑا کیا گیا کامل سوا گھنٹہ بیچارے ٹہرے رہے جنہیں اکثر بوجہ ضعیفی ناتوانی کمزور سمجھ کر بیٹھے۔ کیا اس تکلیف کا دفعیہ اور انتظام یہ نہیں ہو سکتا تھا کہ مکمل کرسیاں دونوں طرف لگائے جاتے جنپر سب لوگ بیٹھ جاتے جب امیر صاحب تشریف لاتے تو ان کے استقبال کو کھڑے ہو جاتے۔ ہمارا اس لکھنے سے غرض صرف نکتہ چینی نہیں بلکہ اپنا ادائے فرض ہے اور شکایت واقعی ہونے کی صورت میں آئندہ کے لئے احتیاط کا سبق ہو ؎

من آنچہ شرط بلاغ است با تو میگویم
تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

قابل توجہ نو تعلیم یافتگان۔ آج نو تعلیم یافتگان عربی خوان علماء کو ناکارہ اور باعث تفرقہ قوم سمجھا کرتے ہیں جسے ہم بھی ایک حد تک صحیح مانتے ہیں اور ہم زیادہ افسوس سے اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ ہماری جماعت کے بہت سے افراد اسی قسم کے

ahmadimuslim.de

ہیں مگر اس میں بھی شک نہیں کہ اس زمانہ میں جو کچھ بھی ترقی پرانی اور نئی تعلیم کو ہوئی ہے وہ اپنی علماء کی جماعت کے ہاتھوں سے ہے کس کو معلوم نہیں کہ سر سید نے علیگڈھ کالج کی بنیاد ڈالی اور سی پرانے طرق کے عربی خوان نے کس گریجوائٹ نے حالت اسلام ظاہر کر بتایا؟ اُس پرانے طرق کے عربی خوان مولوی حمید الدین تھا مرحوم نے - اب آئندہ کو اگر تعلیمیافتگان نے کچھ کیا تو اسپر یہ کہنا بجا ہوگا ؎

ہے اُسی طرز فغان بلبل نالان ہمسے ٭ گل نے سیکھی روش چاک گریبان ہمسے

کرشن قادیانی کی بابت جو نیاز اہلحدیث ۱۱ جنوری میں منشی سعد اللہ مرحوم کے انتقال پر ظاہر کیا گیا تھا کہ کوئی نہ کوئی پیشگوئی لگا لینگے وہ صحیح ثابت ہوا الحکم میں ایک لمبا چوڑا مضمون نکلا جسکا جواب اہلحدیث میں آئندہ ہفتہ نکلیگا - انشاء اللہ ٭

آریہ سماج کی موت

گر بیزد بر سر او بیرہ مجیب نیست
این ماتم سخت است کہ گویند جوان مرد

مہاشہ دھرمپال نے اپنے رسالہ اندر میں موت کی زندگی اور موت پر ایک مستقل آرٹیکل لکھا ہے جس میں اصولاً ہم بھی متفق ہیں موت کی زندگی کے اصل اور سارے بتلائے ہیں - ایک بیرونی دشمن کی مخالفت دوم اندرونی طاقت لینے مطابق موت اُس تنزل کے عمل کرنا - یہ بتلا کر پھر بتلایا ہے کہ آریہ سماج کی مدافعت کا پہلو تو ایسا زبردست ہے کہ تمام مذاہب میں ہلچل ڈال رکھا ہے (جیسے چنے کے ٹانبے سے پہاڑ میں زلزلہ آیا کرتا ہے) مگر اندرونی طاقت بالکل کمزور ہے - اسلئے آریہ سماج کی موت بہت قریب ہے - پھر اُن وجوہات کی تفصیل کی ہے - جن پر نظر کرنے سے ہمیں بھی صدمہ ہوتا ہے - سب تفصیل کے نقل کرنے کی تو گنجائش نہیں - البتہ ایک دو وجوہ جو مہاشہ دھرمپال نے آریہ سماج کی موت کی زبردست لکھی ہیں ہم بھی نقل کرتے ہیں اب لکھتے ہیں ٭

خوفناک خطرہ - آریہ سماج کو موت کے منہ میں لیجانے والا ایک اور خوفناک خطرہ یہ ہے کہ آریہ سماج مورتی پوجا شرادہ تیرتھ - تیرتھ یاترا - گنگا اشنان - برہمن کا مقدس ہونا - جادو ٹونہ کرنے والا - مردم پرستی وغیرہ کا بڑے زور و شور سے کھنڈن کرتا ہے مگر خود آریہ سماج کے اندر آریہ سماج کی آبادی کا اگر نصف حصہ نہیں تو کم از کم ایک تہائی حصہ تو ابھی بدستور مورتی پوجک - جادو ٹونہ کرنے والا - مردم پرستی وغیرہ کی زنجیروں میں جکڑا ہوا اور گنگا اشنان آدمی سو باپون کی نورتی ماننے والا موجود ہے - شراد مان! اسراد مان!! یہ تو بڑا سخت جھوٹ ہے - نہیں نہیں یہ جھوٹ نہیں ہے بلکہ سچ ہے آریہ سماج کی آبادی کے اس حصہ سے ہماری مراد استریوں کی آبادی ہے کون نہیں جانتا کہ آریہ پرشوں کی استریوں کی عموماً کیسی خوفناک حالت ہو - چند ایک گنتی کی شاذونادر مستثنیٰ کر کے باقی سب کی سب اُن ہی پرانک زنجیروں میں جکڑی پڑی ہیں - جنہیں کہ کبھی اُن کے پتی جکڑے ہوئے تھے - پتی آریہ سماج میں آگئے - مگر استریان اُن کا ساتھ دینے کے لئے تیار نہیں ہیں - ہائے! ہائے!! بلکہ افسوس اُن کا ساتھ دینے کے لئے تیار نہیں ہیں ورنہ کمی وجہ یہ ہے کہ وہ آگے سے جوان وید کو آریہ رشی دیانند اسرسوتی جی کی اپدیش سے واقف تھے اسلئے بمبئی سماج کے نیم بناتے وقت چھٹے نیم میں انہوں نے جیسا پرشوں کو سماج کا سبھاسد بننے کی ہدایت کی ویسے ہی اُنکی استریوں کو بھی سبھاسد بنانے کی تاکید کی - بتاؤ کونسا آریہ سماج ہے - جہاں مردوں کیساتھ ممبروں کے رجسٹر میں اُن کی استریوں کا نام بھی موجود پائے جاتے ہوں کونسا سماج پایا جاتا نہیں ہے جہاں مردوں کے ساتھ عورتوں کو بھی سبھاسد بنانا اچھا سمجھا جاتا ہو - جن پرشوں کے پرانک سنسکار دور نہیں ہوئے - وہ کیونکر گوارا کر سکتے ہیں - کہ جن استریوں کو وہ پاؤں کی جوتی سمجھتے چلے آئے ہیں اور جن کو وہ خیال قید میں گھر کی چاردیواری میں مقید رکھتے چلے آئے ہیں - وہ آج ویدک دھرم کو گرہن کر کے اُن کے ساتھ برابر کرسی پر بیٹھ سکیں - یا سماج کے کاموں میں اپنی آزاد رائے کا اظہار کر سکیں - آریہ سماج نے اگر اُن کیلئے کچھ کیا تو یہ کہ جیسے سکھوں نے رنڈیوں کی پنکتی علیحدہ کر دی تھی ویسے ہی آریہ سماج نے استریوں کے لئے استری سماج علیحدہ کر دیا - سماجوں کے سالانہ جلسوں کے نوٹس پڑھے ہو - کیا دیکھتے ہیں؟ فلاں فلاں تاریخ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ہوگا اور فلاں تاریخ کو استری سماج کا جلسہ ہوگا - اس سے صاف ظاہر ہے کہ استریوں کی موجودہ پوزیشن آریہ سماج سے بالکل علیحدہ ہے - اگر کہیں مردوں کے جلسہ میں ان غریبوں کو آنے کی اجازت ملجاتی ہے تو اُن کو اُسی پردوں کے پیچھے چھپا کر بٹھایا جاتا ہے کہ کہیں اُن کو باہر کی ہوا نہ لگ جائے یہ شرم کا مقام ہے کہ ایک ہندو مسلمان عورتوں کے آج عیسائی ہو رہا ہے ٭

سمل کر اس کی صورت پر وہ کیڑا جیلخانہ سے نجات پاکر اُنکے ساتھ تازہ ہوا کھانے کی مستحق بنجاتی ہے۔ مگر یہان سینکڑون کیا ہزارون لاکھون آدمی آریہ سماج مین آ گئے لیکن اُن کی اسپرٹ کو جیلخانہ سے رہائی نہ ملی ہے!

آپدیشک: ۔ دیکھو کس طرح یا سوسائیٹی کی کشتی کو چلانے کا فرض زیادہ تر اس سوسائیٹی کے اوپدیشکون یا واعظون پر ہی ہوتا ہے۔ گو منو مہاراج نے آپدیش یا پرچار کا کام برہمنون اور خاص کر سنیاسیون کا فرض ٹھیرایا ہے کیونکہ سنیاسی تمام علائق سے بری ہونے کے کارن زیادہ جوش سے کا پرچار کر سکا کرتے ہین گرہستی اوپدیشکون کو کئی قسم کے خیالات بعض اوقات ستیہ کے کہنے سے مانع ہوجاتے ہین مگر موجودہ زمانہ مین جبکہ سچے سنیاسیون کا ابھاؤ ہو۔ کیا کیا جاسکتا ہے مجبوراً یہ کام گرہستیون کے سر پر ٹھیر رہا ہے آریہ سماج کے وہ تمام اوپدیشک جو سرگرمی اور تندہی سے پرچار کا کام کر رہے ہین درحقیقت قابل تعریف ہین مگر وہ اوپدیشک جو سرگرمی سے آریہ سماج کا بیڑا غرق کر رہے ہین ایسے خوفناک دشمن ہین کہ جن سے سماج کو آگاہ رہنا چاہئے جیسا کہ وہ آدمی زہریلے سانپ سے ڈرتا ہو۔ سانپ کا رنگ بہت خوشنما اسکی آواز بھی میٹھی مگر اوس کے اندر جو کچلیان ہین وہ سم قاتل جسم مین پہنچانے کے بغیر نہین رہ سکتین لوگ شاید بلا اٹھین کہ تم بلیغ آریہ سماج پر نکتہ چینی کر رہے ہو۔ حتی کہ اوسکے اوپدیشکون کو بھی لتاڑ رہے ہو۔ مگر وہ ڈبل حیران ہو گئے۔ جبکہ اُن کو بتایا جائیگا کہ آریہ سماج مین ایسے اوپدیشک بھی گھس بیٹھے ہین جو آریہ سماج کا دیتے کھا رہے ہین اچھے اچھے مزیدار سرمن بھی دے سکتے ہین آریہ سماج کی تعریف بھی کر دیتے ہین مگر پرائیویٹ طور پر بات چیت کرو تو پتہ لگیگا۔ کہ وہ آریہ سماج کو چوہڑون اور بھنگیون کی منڈلی سمجھکر در پردہ اس سے نفرت کر رہے ہین۔ یہی نہین بلکہ رشی دیانند کو مکار بتا رہے ہین آہ! ایسے خوفناک زہریلے سانپون کو دودھ پلایا جاتا ہے؟

داخلہ: آریہ سماج کیون ترقی نہین کرتا۔ اور کیون دن بدن نیچے کو جا رہا ہے اسکی وجہ ایک یہ بھی ہے کہ لوگون کو اس مین داخل ہوتے وقت عموماً کوئی قواعد نہین کرنی پڑتی آریہ سماج اس بھرتی کی ترنگ مین کچھ اتنا مست ہو گیا ہے کہ وہ لوگون کے دلون کو دیکھنے کی بجائے اُن کے پیٹ یا جیب کو دیکھنے لگ گیا ہے۔ دلون کو بہہ دیکھا ہی نہین جاتا بلکہ پردھانی یا منتری یا دیگر عہدون پر چھوٹا پیٹ یا جیب کو جگہ دی جاتی ہے یہ کون بتلائے ایہ مہاراج ٹریجو سا آیا ہے ہین۔ واہ یہ تو ہماری سماج کے پردھان بننے کے لائق ہین یہ وکیل یا بیرسٹر صاحب اگر منتری بن جائین۔ تو سماج کا رعب وداب بڑا جم جائیگا۔ کچھ مضائقہ نہین۔ اس بنئے کے اندر کتنو سیر الس روز جاتا ہے۔ کچھ مضائقہ نہین وکیل صاحب روز کتنو جھوٹے مقدمات لڑاتے ہین تو ساہوکار کا ٹھاٹھ تو ہے۔ اس بھرتی اور اس انتخاب کا نتیجہ عموماً یہ ہوتا ہے کہ جب کبھی تو یہ یا اس قسم کے بیٹھے الو لوگ ذرا اصرار کرتے ہین تو دوسرے لوگ اُن کی دہشت کہو یا رعب کہو یا آریہ سماج کو ضعف کہو۔ یا کسی دوسری وجہ سے آگے سے اُف تک نہین کرتے ہی نہین بلکہ آریہ سماج کو اس بھرتی سسٹم نے ایک اور سخت نقصان پہنچایا ہے۔ وہ یہ کہ بھرتی کو مد نظر رکھتے ہوئے سیکھون یا دیگر لوبانگلون کو بلاتمیز اسباب کے کہ وہ اپنے پرانے مت کے نشانات تیاگ کر چکے ہین یا نہین اپنے اندر گھسنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ یہ سنگھ صاحب قریبی ہین وہی کیس اور وہی کڑا اور کچھیرہ۔ یہ فلان لوبانگ ہین۔ وہی کنٹھی اور سرود رکشش کی مالا۔ اور وہی آلم ٹرپان کا پاٹھ۔ مگر ہین پکے آریہ سماجی۔ مہاراج ٹریجو ہے اور پکے مہاشہ ہین۔ ان بیہودگیون اور بیوقوفیون کے نہ ہم ہیں فساد پریم کا نتیجہ یہ ہوا کرتا ہے اور یہ ہو چکا ہے کہ جب آریہ سماج مین ذرا دال گلتی نظر نہین آتی تو جھٹ سیکھون یا لوبانگلون مین جا گھسے اور لگو دیانند کو پیٹ بھر کر گالیان اور دیگر اہم کو بد نام کرنے۔ اگر ان لوگون کے ملنے کی دنیا دکانون کی آریہ سماج مین داخل ہونے کے ساتھ ہی صفائی ہوگئی ہوتی۔ تو وہ واپس جانے کی اتنی جرات نہ کر سکتے مگر وہ اندر سے پرانے مت اور باہر سے ویدک دھرم کے نام لیوا رہے آخر ان لوگون نے وہ کیا جو کر کیا۔ آریہ سماج کا کچھ دن باقی لگ رہی ہین مگر وہ پھر بھی کروٹ نہین بدلتا۔ مبادا بھرتی کم ہو جاوے۔ اس قسم کی بھرتی نے ہی عیسائیت کا بیڑا غرق کیا اس قسم کی بھرتی نے ہی اسلام کو دنیا کی گنگا کو وہ افزین ڈبویا ہے*
اگر اس بھرتی کو کہ کا حصہ جذب کرنے یا قابو مین رکھنے کی کوشش نہین کی جایگی۔ تو یہی بھرتی آریہ سماج کا بیڑا ڈبو دیگی بلکہ ڈبو رہی ہے اسکا علاج ہو سکتا ہے بشرطیکہ داخلہ کے لئے پیٹ اور جیب کی بجائے دل کو مقدم سمجھا جاوے۔

(اندر، ماہ جب، اگست ۱۹۰۷ء)

ہم تو آریہ سماج کو دیکھ دیکھ کر خوش ہوتے تھے۔ کیونکہ اسکی طفیل سے ہمیں بار ہا موقع ملا۔ کہ ہزار ہا بندگان خدا کو جو قرآن شریف کا مضمون تو کیا دیکھنا بھی

* تمہارا مومنت ہے (ایڈیٹر)

ahmadmuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو بمقام سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Sohdra

Re

اہلحدیث

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اغراض

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمت کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(ا) قیمت پیشگی آنی ضروری ہے

(ب) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے

(ج) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ

والیان ریاست سے عہ

روسا و جاگیرداروں سے للعہ

عام خریداروں سے ۱۲/

غیر ممالک سے ۵ شلنگ

سششماہی ۳ شلنگ

آدہا والون سے عمر

اجرت اشتہارات

بذریعہ خط و کتابت [illegible]

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو۔

امرتسر - یوم جمعہ مورخہ ۲۴ ذی الحجہ ۱۳۲۴ ہجری المقدس مطابق ۸ فروری ۱۹۰۷ء

اجتہاد اور تقلید

(سلسلہ کیلئے دیکھو ۲۵ جنوری ۱۹۰۷ء)

ابھی ہم نے اس مضمون کو اس حد تک نہیں پہنچایا جس تک ہم اسکو پہنچانا چاہتے ہیں درمیان میں ہمارے دوست پر مندر ہو کر ہمارے کام میں خلل اندازی کئے جاتے ہیں - ہر قسم کے طعن و تشنیع کرکے ہمارے خیالات کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں مگر دکہلا دیکھیں کہ

دست از طلب ندارم تا کام من برآید یا تن رسد بجانان یا جان ز تن برآید

ایڈیٹر اہل فقہ اور اسکی کمپنی نے اپنی بساط سے بڑھکر ہم پر ایک طعنہ کیا ہو جسکا ہمیں ہرگز وہم و گمان بھی نہ تہا۔ کیونکہ ہم جانتے تھے کہ "آفتاب آمد دلیل آفتاب"۔ مگر ایڈیٹر اہل فقہ اسپیڈ کرنے اس اصول کو غلط ثابت کر دیا۔ اہل فقہ کمیٹی نے ۱۰ جنوری کے پرچہ میں بصفحہ ۵ میری نسبت لکھا ہے۔

"سفارش کرنیکے واسطے کچھ دن کسی حنفی مدرسہ میں جاکر فقہ پڑہتا تو ان کو کسی حنفی مدرسہ میں کھانا نکلنا تو نہ ملتا۔ مگر امید نہیں کہ کسی مدرسہ میں جائیں۔ اس لئے ہم سبق پڑھا دیتے ہیں۔ پڑھو میاں مٹھو"۔

کمپنی مذکور کی شائستگی کی تو ہم بھی داد دیتے ہیں اور کوئی رنج ظاہر نہیں کرتے کیونکہ جن لوگوں کی زبان اور قلم سے امام المحدثین امام بخاری کی نسبت جرح پر جرح ہوتی ہو وہ اگر مجھ جیسے ہیچکارہ کو میاں مٹھو کہیں تو کیا تعجب ہے بلکہ ایسا نہ کہنا تعجب ہے ہاں آپ اس خاکسار کو بار بار حنفی مدرسہ میں فقہ پڑھنے کی ترغیب دیتے ہیں البتہ یہ محل تعجب ہے کیونکہ جو کچھ میں نے پڑھا ہے اہل فقہ کمپنی کو خوب معلوم ہے مگر پہر بھی بار بار کہنے سے چونکہ باز نہیں آتی۔ اسلئے آج میں فیصلہ کی یہ صورت سمجھتا ہوں کہ حنفی مدارس کی سندات نقل کردوں اور اسکے مقابلہ پر اہل فقہ کے ظاہری اور باطنی ایڈیٹر معہ کمپنی کے اپنی اپنی سندات نقل کردیں۔ اور انکا حق ہوگا کہ ہماری اصل سندات آکر دیکھ لیں ہمارا حق ہوگا کہ ہم بھی انکی اصل سندات حنفی مدارس کی معائنہ کرسکیں

تا سیاہ روئے شود ہر کہ درو غش باشد

سندات مصنف از علماء حنفیہ علماء

[illegible]

ضروری اطلاع :- جس ہفتہ اخبار نہ ملے اسی ہفتہ خبر کریں بعد میں کرینگے تو پرچہ نہ بھیجا جائیگا بلکہ خرید اور نمبر گمشدہ [illegible]

ahmadimuslim.de

818

Recovered

سند انعام امتحان سالانہ مدرسہ اسلامی عربی دیوبند بابت ۱۳۰۸ ہجری

[illegible]	[illegible]	درجہ امتحان	قسم امتحان	[illegible]	العبد مہتمم ومہر مدرسہ
مولوی ثناء اللہ امرتسری	مختصر تلخیص	اول	تحریری	مشکوٰۃ شریف	محمد عابد
	توضیح تلویح	"	"	شرح ہدایۃ الحکمۃ	
	ہدایہ جلد ثانی	"	"	رشیدیہ	
	شرح عقائد نسفی	"	"	تحفۃ الفکر	
	سراجی	دوم	"		مہر
	شمائل ترمذی	"	"		
	تصریح	"	"		
	میر زاہد رسالہ	"	"		
	ملا حسن	"	"		
	میبذی	"	"		

سند انعام امتحان سالانہ مدرسہ اسلامی عربی دیوبند بابت ۱۳۰۹ ہجری

[illegible]	[illegible]	درجہ امتحان	قسم امتحان	[illegible]	العبد مہتمم ومہر مدرسہ
مولوی ثناء اللہ امرتسری	قاضی مبارک	اول	تحریری	تخریج ہدایہ عسقلانی	محمد عابد
	خیالی	"	"	شمس بازغہ	
	حمد اللہ	"	"	صدرا تلخیص	
	مطول	"	"	الحجر عسقلانی	
	دیوان متنبی	"	"		
	میر زاہد امور عامہ	"	"		
	مسلم الثبوت	دوم	"		
	سبعہ معلقہ	"	"		
	شمس بازغہ	"	"		
	بیضاوی شریف	"	"		
	ملا جلال	"	"		
	صدرا	"	"		
	ہدایہ اخیرین شریف	سوم	"		

سند مدرسہ فیض عام کانپور

سند التکمیل لمن جد فی التحصیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد وصلوٰۃ کے لکھا جاتا ہے کہ ...

تفصیل الکتب المقروۃ علی ہذا

التفسیر المسمی بانوار التنزیل للقاضی البیضاوی + والتفسیر المسمی بالجلالین + والصحیح الجامع للبخاری + والصحیح الجامع للمسلم + والسنن لابی داؤد + والصحیح الجامع للترمذی + والسنن للنسائی + والتوضیح والتلویح + وشرح السلم للقاضی محمد مبارک + والشمس البازغہ + والصدرا + والحواشی الزاہدیہ علی الامور العامۃ + وشرح التہذیب للدوانی مع حاشیہ الزاہدیہ + وشرح الچغمینی +

مہر مدرسہ فیض عام کانپور

یہ تو ہیں مدارس حنفیہ کی سندات ان کے علاوہ اگر سرکاری سند چاہیں تو ۱۹۰۱ء کے سرکاری امتحان **مولوی فاضل** کی انگریزی سند بھی دیکھ لیں یا سرکاری گزٹ بابت امتحان ادبی انٹیل کالج سنہ ۱۹۰۲ء کو ملاحظہ کریں +

اب ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے دوست اہل فقہ کے صوری اور معنوی اڈیٹر اپنی سندات پیش کر کے اپنا مفتی ہونا بصیغہ اسم فاعل ثابت کرتے ہیں یا مفتی بصیغہ مفعول ہی رہتے ہیں ؎

اولٰئک ابائی فجئنی بمثلہم + اذا جمعتنا یا جریر المجامع

ناظرین ہمیں ایسا کرنے میں معذور تصور فرماویں - ہم تو اس قسم کی تحریرات اور مقابلوں کو اچھا نہیں سمجھتے ہیں مگر بقول سعدی مرحوم - ترحم کردم مجبوری دو شان کردم کہ رہا ایسی اوچھا پن کی باتیں کہنے اور لکھنے سے باز نہیں آتے ؎

ہر اک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہو + تمہیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے

(باقی باقی)

مفقود الخبر کی بابت جو سراج الاخبار اور اہل فقہ نے مضمون لکھا ہے اسکا جواب کسی آئندہ پرچہ میں لکھا جائیگا +

ضروری ا...

تحفہ آریہ سماج آریہ ... کی قیمت ... والوں نے ... علیحدہ ٹریکٹ ... ایک ... حسب ذیل ... رسالہ ... جھگڑے ... وغیرہ ... المشتہر عبد العزیز ... جگدیمبا پرشاد ... تعلیم القرآن ...

کرشن[1] قادیانی کی ایک اور پیشگوئی سچی ہو گئی

از اخلاقت سنا او وفت جھد ھا
و من عهدہ کا ان لابد دم لی بہین ھا

کرشن قادیانی کی پیشگوئیون کی ہمیشہ سے ہوتی رہی ہے ہم بھی آپکی تصدیق کر لیتے ہین - مگر اونہی معنے سے جن سے مرزکے شوخ طبیعت شاعر مؤتمنی نے شعر مندرجہ عنوان مین کی ہے شاعر مذکور لکھتاہے "محبوب جب وعدہ خلافی کرے تو سمجھو کہ اس نے وعدہ پورا کیا - کیونکہ اوسکو وعدہ کا ضمیمہ یہ بھی ہے کہ وہ وعدہ پورا نہ کریگی" یہی حال کرشن جی کی پیشگوئیون کا ہے کہ جب کبھی کوئی پیشگوئی کرتے ہین - اسکے ضمیمے مین گویا کہہ دیتے ہین کہ یہ سچی نہ ہوگی - تاہم محض اپنی کوشش سے اونکو نباتے ہین ؀

نشی سعد اللہ لودہانوی مرحوم کی بابت ایک پیشگوئی مہاراج نے کی تھی - جو ہم حبذری کو صاف لفظون مین جھوٹی ہوئی - مگر کرشن جی اور چیلے ایسے کہان تھے کہ حیا داری سے خاموش رہتے - الٹی اکڑتے ہوئے الحکم کا اڈیٹر ایک لمبے چوڑے مضمون مین مہاراج کی حمایت کرتا ہے چونکہ وہ مضمون ساری کا سارا دلچسپ ہے نیز سیاہ باطنون کے اندرونہ حال کا آئینہ ہے اسلئے ہم اسے تمام و کمال نقل کرتے ہین - آپ لکھتے ہین ؀

ایک نشان پورا ہوا

الحکم کے ناظرین لودہانہ کے مشہور زبان دراز مخالف سلسلہ عالیہ احمدیہ منشی سعد اللہ نوسلم متخلص بہ سعدی کے نام سے خوب واقف ہین یہ وہی شخص ہے - جس نے اپنی بدزبانی اور دشنام دہی سے سلسلہ کی مخالفت مین خاص شہرت حاصل کی تھی - اور یہ وہی شخص ہے - جس نے آتھم عیسائی کی پیشگوئی کی میعاد گذرنے پر بہت شور مچایا اور اپنی بدزبانی سے حزب اللہ کو دکھ دیا تھا - اور عیسائیت اور باطل کی حمایت کرتے ہوئے حضرت حکیم الامت سلمہ اللہ تعالی کے ایک بچہ کے فوت ہو جانے پر خوشی کا اظہار کیا - اور اسے عیسائیت کی تائید[2] کی دلیل ٹھیرایا تھا - جس پر حی و قیوم اور غیور خدا نے حضرت امام علیہ الصلوۃ والسلام کو مولوی صاحب کی گھر مین ایک خوشرو اور زندہ رہنیوالے کی بشارت دی - جو رسالہ انوار الاسلام کر صفحہ ۲ کے حاشیہ مین چھپی اور آخر ایک مدت کے ۱۵ - فروری ۱۹۰۸ء کو رات کے دس بجے عبدالحیی سلمہ پیدا ہوا - اور یوں خدا تعالی کی پیشگوئی پوری ہو کر اس ہندو زادہ کی ندامت کا موجب ہوئی - غیور خدا نے جہان ہمارے امام کو یہ رحمت کا نشان دیا - وہان اس مخالف مین اور عدو اللہ کے لئے اسی رنگ مین ایک خاص نشان دیا - اس لئے حضرت حکیم الامت کیلئے گویا ابتر ہونے کی آرزو کی تھی - لیکن خدا تعالی کے صادق بندون پر اعتراض کرنے والے خالی نہین رہا وہ خدا کے عذاب کا مزا چکھ لیا کرتے ہین - اشتہار انعامی تین ہزار مشتہرہ ۵ اکتوبر ۱۸۹۴ء کے صفحہ ۱۲ پر حضرت امام علیہ السلام نے سعد اللہ کو مخاطب کر کے یہ پیشگوئی شائع کی ؀

حق سے لڑتا رہ - آخر ای مردود دیکھے گا کہ تیرا کیا انجام ہو گا - ای عدو اللہ تو مجھ سے نہیں خدا سے لڑ رہا ہے - بخدا مجھے اسیوقت ۲۹ ستمبر ۱۸۹۴ء کو تیری نسبت الہام ہوا ہے اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ اور ہم نے اس طرح پر آتھم کا رجوع بحق ہونا ثبوت نہیں کہا ۔

یہ وہ پیشگوئی ہے - جسکو شائع ہوئے آج ۱۰ جنوری ۱۹۰۸ء تک ۱۳ برس ۳ مہینے اور ۱۲ دن ہو چکے ہین - اسکے بعد متواتر وحی شائع ہوتی رہی - یہ اتنی لمبی مدت ہے کہ اسی مین سعد اللہ جیسا نوجوان اور متمول طبیعت کا آدمی ایک اور شادی کر کے بھی اولاد پیدا کر سکتا تھا - مگر خدا تعالی کی باتیں ٹلا نہین کرتین اور وہ پوری ہو کر رہتی ہین سعد اللہ کا ایک بیٹا موجود ہے لیکن ابتک اسکی کوئی اولاد نہین قطع نظر اس سوال کے کہ اس نے شادی کی یا کیون نہین - یہی سلسلہ نسل کا ختم ہو جانا ابتر ہونے کو پورے طور پر ثابت کرتا ہے - اسکے علاوہ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ سعد اللہ دونون طرح سے ابتر - سلسلہ اولاد کے لحاظ سے بھی اور اس لحاظ سے بھی کہ وہ حضرت اقدس کے مقابلہ مین مخالفت کیلئے اٹھا - مگر ناکام اور نامراد رہا ۔

[1] مرزا صاحب کو کرشن کا خطاب ہم نے نہین دیا - بلکہ خود انہی کا تجویز کردہ ہے کہ انہون نے سیالکوٹ کے لیکچر مین اس لقب کا خود اظہار کیا تھا - مگر افسوس ہے کہ ایکدفعہ اظہار کر کے پھر ایسے شرمائے ہین کہ نہ انہون نے خود نہ انکو کسی حواری نے آپکو اس لقب سے کبھی یاد کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے - کہ شاید وہ اس عہدے سے معزول کئے گئے ہین (اڈیٹر)

[2] غلط کہتے ہو - عیسائیت کی تائید نہین بلکہ تمہاری تکذیب مین لکھا تھا (اڈیٹر)

اور پھر بہی نامرادی کے ساتھ جنوری کے پہلے ہی ہفتہ فوت ہو گیا۔

اور اس طرح یہ پانچوں انجام نامرادی کے ساتھ حضرت اقدس کی سچائی پر مہر کرگیا اس پیشگوئی مین جادو پر دکہلائی۔ یہ بہی لکہا گیا ہے کہ سعد اللہ کا ابتر رہنا اس امر پر بہی ایک دلیل ہوگا۔ کہ آتہم کے رجوع کے متعلق بہی جو کچھ کہا گیا تہا۔ وہ خدا تعالی کے اعلام اور وحی سے تہا۔ سو آتہم کا نشان پہر روشن ہوا۔ پہر اس پیشگوئی مین سعد اللہ کے انجام کی خبر اس پیشگوئی مین موجود ہے۔

افسوس ہے مرد ار دیکہیگا کہ تیرا کیا انجام ہوگا۔ ان الفاظ مین مردار کا لفظ بتاتا ہے کہ وہ حضرت ہی کی زندگی مین فوت ہوگا۔ یہ تیسری پیشگوئی ہے۔ جو اس سلسلہ مین پوری ہوئی۔ پہر انجام آتہم مین جہان حضرت اقدس نے مباہلہ کے لئے مخالفون کو بلایا ہے وہان نمبر ۱۴۷ پر سعد اللہ لودہیانہ نو مسلم مدرس لکہا ہوا ہے اور گویا اس سے مباہلہ ہو گیا ہے۔ کیونکہ اسی جگہ یہ لکہا ہے کہ

"گواہ رہ اے زمین اور اے آسمان کہ خدا کی لعنت اس شخص پر کہ اس رسالہ کے پہنچنے کے بعد نہ مباہلہ مین حاضر ہو اور نہ توہین اور تکفیر کو چہوڑے اور نہ ٹہٹہا کرنے والون کی مجلسون سے الگ ہو۔ اور اے مومنو برائے خدا کہو آمین"

اب بتاؤ کہ اس سے بڑہکر اس دعا کی قبولیت کا کیا اثر ہوگا۔ کہ وہ ایک مضبوط۔ تندرست۔ قوی الجسد اور کم عمر تہا اور حضرت اقدس اسکے مقابلے مین ہمیشہ بیمار رہنے والے اور پیر مرد اور پہر مخالفون کے خیال مین معاذ اللہ مفتری علی اللہ۔ پہر یہ بات کیا ہے کہ جو اسکے مقابلہ مین آتا ہے۔ اسکے سامنے اس جہان سے چلدیتا ہے یہ خدا تعالی کے نشانات ہین جنکی آنکہین دیکہنے کی ہون۔ وہ دیکہیں اور جس کے سننے کے کان ہون سنے"۔ (الحکم ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۵

آہ! اس مضمون مین اڈیٹر الحکم نے کمال جسارت سے کام لیا ہے۔ اور "دروغ گو را حافظہ نباشد" کی مثل کو بالکل صادق کر دکہایا ہے منشی سعد اللہ مرحوم کو جوان لکہا ہے۔ حالانکہ وہ پنشن یاب، ستّر بہتر برس کے قریب سے کیونکر مضبوط اور تندرست جوان اور کم عمر نہین ہو سکتے۔ پہر مرحوم کی عمر کا مقابلہ کرشن جی سے کرکے

گر افسوس کہ مولوی عبد الکریم کرشن جی کے الہام سے نہین کرتا جسکی نسبت حضرت کو کئی ایک الہام ہو ئے تہے۔ کہ بیماری سے صحتیاب ہوگا۔ مگر آخر کار وہ اسی بیماری مین مرا۔ خیر یہ تو اسکی معمولی لاف و گزاف ہے اب سنیئے اصل مضمون کا جواب:۔

ہم بتلاتے ہین کہ کرشن جی کی پیشگوئی بالکل فضول ہوئی کیونکہ کرشن قادیانی جی کا الہام تہا۔ کہ منشی مرحوم ابتر ہوگا۔ اور ابتر کے معنے ہین جسکی اولاد نہو۔ چنانچہ مفردات راغب مین (جسکو حکیم نور الدین قابل اعتماد لغات قرآنی جانکر حوالے دیا کرتے ہین) لکہا ہے:۔ فقیل فلان ابتر اذا لم یکن له عقب یخلفه یعنے ابتر اس شخص کو کہتے ہین جسکی پیچہے اولاد نہو۔ اور سنیئے قاموس مین ہے الذی لا عقب له ولا نسل له یعنے ابتر وہ ہو جسکی اولاد اور نسل نہو اور سنیئے صراح مین ہے "بے فرزند شدن"

چونکہ کرشن قادیانی فقہ حنفیہ کی نسبت لکہا کرتے ہین کہ میرا اسپر عمل ہے سنیئے فقہ کی کتاب رد المحتار جلد ۵ صفحہ ۵۵۴ پر ہے:۔

العقب عبارة عمن وجد من الولد بعد موت الانسان یعنے عقب اوسکو کہتے ہین۔ جو مرنے کے بعد انسان کی اولاد رہتی ہے۔ پس ان سب حوالجات کے ملانے سے ثابت ہوا۔ کہ جس انسان کی اولاد خصوصاً نرینہ اولاد ہو۔ وہ ابتر نہین۔ اسی لئے جب مشرک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتر کہتے تہے۔ کہ آپ کی نرینہ اولاد نہ تہی۔ جنکے جواب مین یہ ان شانئک هو الابتر والی نازل ہوئی تہی۔ منشی سعد اللہ مرحوم کے ہان جوان لڑکا ہے۔ پہر وہ ابتر کیسے ہوئے؟

چونکہ مرزائیون کو معلوم تہا۔ کہ منشی صاحب مرحوم کے ہان لڑکا ہے جسکی عمر خدا کے فضل سے ۱۶-۱۷ برس کی ہے اور وہ دفتر بکالری مین ملازم ہے اور اوس کی نسبت بہی حضرت حاجی عبد الرحیم صاحب ساکن کوم ضلع لودہیانہ کی دختر نیک اختر سے ہو چکی ہے۔ اور عنقریب شادی ہونیوالی تہی کہ منشی صاحب کا انتقال ہو گیا اسپر لنو ٹڑہی چالاکی اور ہوشیاری یا مکاری سے اس بات کو تسلیم کرکے کہ منشی صاحب مرحوم کا لڑکا ہے۔ یہ ٹہ ٹہانکتے ہین کہ گو لڑکا ہے مگر آگے کو اوسکی اولاد نہین۔ اسلئے منشی صاحب ابتر ہین۔ تف ہے ایسی نہمت پر اور لعنت ہو ایسی بیجا حمایت پر۔ مرزائیو! ایمان سے کہنا۔ یہی تمہاری ایمانداری ہے کہ پیشگوئی تو منشی سعد اللہ کے بے اولاد ہونے کی کیجاوے۔ اور ثبوت اوسکے بیٹے کے بے اولاد ہونے سے دیا جاوے "شرم چہ کتی است کہ پیش مردان بیاید" سنو! اگر خدا نہ چاہا تو

ہتا لیے خیال کیونکر جھوٹا ثابت ہوگا۔ عنقریب صاحبزادہ کی شادی ہوگی اور خدا کے فضل سے توقع ہے کہ اولاد بھی ضرور ہوگی۔ لیکن بفرض محال (نعیب اسام) اگر اُس لڑکے کے ہاں اولاد پیدا نہ ہو۔ تو لڑکا ابتر ہوگا۔ نہ کہ منشی صاحب مرحوم کیونکہ ابتر کے معنے تو یہ ہیں کہ اوسکی اولاد نہو (جسکو پنجابی میں **اَوْنْتَرَہ** کہتے ہیں) منشی صاحب کی اولاد تو اسوقت تک موجود ہے۔ پھر وہ ابتر کیسے ہو گئے +

ناظرین! یہ ہیں مرزائی ہتھکنڈے اور یہ ہیں کرشن جی کے بائیں ہاتھ کے کھیل میں سے اپنی پیشگوئیوں کو زبردستی لگا کر سچا کیا کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ محض غلط ہوتی ہیں۔ اسی لئے کسی اہل دل نے کہا ہے

رسول قادیانی کی رسالت + جہالت ہو جہالت ہے جہالت
خدا کی شان جہاں کہیں کوئی مرے۔ یا کوئی بلا عام نازل ہو۔ کہیں زلزلہ آئے کہیں طاعون ہو۔ تو یہ مخصوص پارٹی خوشیاں مناتی ہے کہ ہمارے حضرت اکذب کا نشان ظاہر ہوا۔ یہ بدخواہ خلق ہمیشہ اسی تاک میں رہتے ہیں کہ کہیں سے کسی بلا کی خبر پہنچے سیم ہے

شور بختان بآرزو خواہند + مقبلان را زوال نعمت و جاہ

چونکہ اڈیٹر الحکم نے منشی صاحب مرحوم کی کارگذاری کا ذکر کرتے ہوئے آتھم کی پیشگوئی کا ذکر کیا ہے۔ اسلئے منشی صاحب مرحوم کے چند اشعار ہم لکھتے ہیں جو مرحوم نے اُس زمانہ میں بذریعہ اشتہار شائع کئے تھے سا شتہار کو بہت طویل ہے جس نے دیکھے ہوں۔ الہامات مرزا میں دیکھے چند اشعار یہ ہیں

اری او خود غرض خود کام مرزا + اری منحوس نافرجام مرزا
ڈبویا قادیاں کا نام تونے + کہیں کیا او بد بدنام مرزا
کہاں ہے اب وہ تیری پیشگوئی + جو تھا شیطان کا الہام مرزا

دریں توبہ ہے ما ہو جا مسلماں
یہی سعدی کا ہے پیغام مرزا

اڈیٹر اہل فقہ جواب دیں

اہل فقہ کے ہر ایک نمبر میں لکھا ہوتا ہے **الجرح علی البخاری** یعنی امام بخاری کی عیب شماری۔ جس سے صاف سمجھا جاتا ہے۔ کہ اہل فقہ کا اڈیٹر اور اسکو نامہ نگار امام بخاری کو معتبر اور ثقہ نہیں جانتے۔ تاہم اڈیٹر اہل فقہ ۱۱ جنوری کے ص پر لکھتا ہے کہ "ہم پر یہ بہتان ہے کہ ہم امام بخاری کی توہین کرتے ہیں" اچھا تو اب سوال یہ ہے کہ جس طرح الجرح علی البخاری لکھنے سے آپ توہین بخاری نہیں کرتے کیا کسی غیر حنفی مثل شافعی مالکی وغیرہ کا بھی حق ہے کہ **الجرح علی ابی حنیفہ** کے عنوان سے امام ابو حنیفہ مرحوم کے قبائح اور عیوب شمار کرے۔ تو پھر آپ ایسے شخص کو امام کی توہین کرنیوالا تو نہ جانینگے؟ مہربانی سے ضرور جواب دیں +

ہز میجسٹی امیر صاحب اور آریہ لیڈر

گل است سعدی و در نظر دشمناں خار است

امیر صاحب جب سے ہندوستان میں آئے ہیں چاروں طرف سے آپکی فرزانگی کی داد آتی ہے۔ ہز میجسٹی نے گائے کی قربانی کے متعلق اپنے آدمیوں کو جو منع کیا کہ ہندوؤں کی دل آزاری کا موجب ہے۔ اسپر جہاں تمام ہندوستان کے ہندو خوش ہیں جلسوں پر جلسے کرتے ہیں۔ امیر صاحب کو شکریہ اور دعاؤں کے تار دیتے ہیں وہاں ایک آریہ لیڈر پرچارک جالندھر کا اڈیٹر دور کی سوجھتا ہے۔ لکھتا ہے کہ

"امیر صاحب نے اپنی بے تعصب سپرٹ کا خود اظہار کیا کہ جب ہندو جن کو مشیروں کرم وہ برا نہیں سمجھ سکتے۔ انکی خاطر کے مستحق ہیں تو پھر شیعوں کو اُن کو تعصب کیسے ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی نازک دماغ آدمی ہو۔ اور اوسکو ہندوستان سے کچھ تعلق نہ ہو۔ تو اس کل بیان کو پڑھکر اُس کے دل میں ضرور یہ خیال پیدا ہو۔ کہ جو شخص اس طرح کی رائے کا اظہار کرتا ہے وہ ضرور ملک ہند کے تسخیر کا کسیوقت ارادہ رکھتا ہے۔ میں نے پہلے ہی لکھا تھا کہ جبتک امیر صاحب کا سفر ختم نہ ہو جاوے۔ اور اوسکو بعد بھی کچھ عرصہ نہ گذر جائے۔ تب تک یہ رائے دینا ناممکن ہے کہ امیر کابل کے سفر ہندوستان کا اصلی مدعا کیا تھا۔" (دیکھو پرچارک ۲۰ جنوری ص)

اُس زلف پہ پھبتی شب دیجور کی سوجھی + اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی

بھلا اگر امیر صاحب کے اتنا کہنے سے ہندوستان کی تسخیر کا ارادہ ثابت ہوتا ہو تو کیا حاکم اصل لیڈر کا جو صاف لکھتا ہے کہ

"جب یہ دن آتے ہیں تب ملک کے رہنے والوں کو کسی طرح کی تکلیف ہو گئی پڑتی ہے کوئی کتنا ہی کرے۔ لیکن جو اپنے ملک کا راج ہوتا ہے وہ سب سے افضل ہوتا ہے غیر ملک والوں کا راج پورا آرام دہ نہیں ہوتا"

جانتے ہو۔ یہ لیڈر کون ہے؟ سنو! یہ **سوامی دیانندجی مہاراج** ہیں +

ستیارتھ پرکاش اردو طبع اول کے صفحہ ۲۹۰ پر لکھتے ہیں کیا ایسے خیالات دل و دماغ میں رکھنے والے بلکہ چھاپ کر شائع کر دیا لے اور اوسکا عام زبان اردو میں ترجمہ کر دیا لے اور اوسپر ایمان اور اعتقاد رکھنے والے بھی ہندوستان کے فتح کرنے اور انگریزوں کو نکالدینے کا سودائی خام سمجھتے ہیں ۔ یا نہیں ۔ مہربانی سے اڈیٹر صاحب اس کا صاف جواب دیں ۔

رسالہ گلدستہ فنڈ میں خریدار اہلحدیث نمبر ۸۸۸ (جو نام لکھنے کی اجازت نہیں دیتے) مبلغ عہ مرحمت فرماتے ہیں معہ سابقہ از اڈیٹر کل معہ جزاہ اللہ

اہلحدیث کانفرنس کی بابت سب کچھ لکھا گیا مگر اسپر بعض دوستوں نے پوچھا ہے ۔ کہ خریداران اخبار اہلحدیث سے چندہ کانفرنس لیا جائیگا ۔ اسب سے جواب عرض ہے کہ چندہ ممبری کو قیمت اخبار سے کوئی تعلق نہیں ۔ چندہ ممبری اُن سے لیا جاویگا ۔ جو ممبر ہوگا ۔ خواہ اخبار کا خریدار نہ ہو ۔ قیمت اخبار اُس سے لیجاویگی ۔ جو اخبار خریدیگا ۔ خواہ کانفرنس کا ممبر ہو یا نہ ہو ۔ یہ بھی لکھا گیا ہے کہ جن جن اصحاب کی رائیں اخبار میں بتائید کانفرنس درج ہو چکی ہیں ۔ وہ اور جنہوں نے جلسہ آرہ پر منظوری دی تھی ۔ وہ سب درج رجسٹر ممبری ہو چکے ہیں ۔ رجسٹر رسید کارڈ وغیرہ طیار ہو چکے ہیں قواعد منظور ہو کر زیر طبع ہیں اور حامیان اہلحدیث خوب کوشش کریں کہ ممبران کی تعداد میں اضافہ ہو ۔ چندہ ممبری جناب مولانا ابو الطیب محمد شمس الحق صاحب امین اہلحدیث کانفرنس بمقام ڈیانواں ۔ ڈاکخانہ کرائے پرسرائے ضلع پٹنہ بھیجیں اور درخواست ممبری سکرٹری کے پاس روانہ کریں کسی نمبر میں ممبران کی فہرست درج ہوگی ۔

ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) سکرٹری اہلحدیث کانفرنس

ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے چند دنوں سے ناظرین کو اہلحدیث کی اشاعت کیطرف توجہ نہیں دلائی گئی ۔ جس سے شائد اس نتیجہ پر پہنچے ہوں کہ اب کافی اشاعت ہو گئی ہے نہیں بلکہ اصل وجہ یہ ہو کہ ناظرین کے ملال خاطر کے خوف سے وقفہ دیا گیا ہو آج ایک مہربان کا عنایت نامہ درج کرتے ہیں ۔ جو ہم نے کہنا تھا ۔ انہی کے الفاظ میں معرض ہے ۔ امید ہو کہ ناظرین توجہ سے نہ صرف سنینگے ۔ بلکہ عمل بھی کرینگے گرامی نامہ

یہ ہے :-

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ۔ مجھکو اس پرچہ اہلحدیث کے مطالعہ و اشاعت کا از حد شوق و تمنا رہتا ہے مگر بباعث اشغال درس تدریس کے فرصت سیر و سفر بہت کم ملتی ہے ۔ چنانچہ عرصہ ایک برس سے کچھ زمانہ ہوا کہ کچھ کوشش کیا تو چھ خریدار بناکر آپ سے اُن لوگوں کے نام پرچہ جاری کروایا ۔ اور اسکی ترقی کی خبر سنکر مجھکو بڑی خوشی ہوتی ہے اور سچے دل سے دعا کرتا ہوں کہ اے پروردگار تو اس اسلامی پرچہ کو ایسی ترقی اور اشاعت عطا فرما کہ ہر اسلامی بھائیوں کے ہاتھوں میں نظر آوے اب میں اپنے پیارے ناظرین کی خدمت میں سچے دل سے عرض کرتا ہوں کہ اے قوم کے بہی خواہو ۔ ذرا خواب غفلت سے بیدار ہو کر اس پرچہ کی اشاعت میں کوشش و توجہ فرمائیے اور اسکی اشاعت کی تحریک کو ایک ضروری امر خیال فرماکر اپنے احباب و اپنے حلقہ اثر میں خالص دل سے کام لیجئے اور اپنا فرض منصبی سمجھئے ۔ ہائے افسوس اے پیارے بھائیو ہم جب دوسری قوموں کو دیکھتے ہیں کہ اپنے باطل مذہبوں کی اشاعت میں اپنی جان و مال کا ذرا بھی دریغ نہیں کرتے اور میرے اسلامی بھائی غفلت میں پڑے خراٹے لے رہے ہیں ۔ تو دل پاش پاش ہو جاتا ہے ساری قومیں ہیں کہ آگے بڑھتی جاتی ہیں ۔ ایک ہم ہیں کہ ہمارا قدم پیچھے ہٹتا جاتا ہے ؎

تو دستگیر شو اے خالق کریم کہ من
پیادہ میروم و ہمرہاں سوارانند

اگر مناسب سمجھیں تو یہ مضمون بالا کو اپنے اخبار گوہر بار کے کسی گوشہ میں جگہ دیں

راقم خادم قوم فدا علی اندیدوہ ضلع دربھنگہ

تغسیریہ کی ممانعت کا اشتہار طیار ہو چکا ہے ۔ جن جن صاحبوں نے طلب کیا تھا ۔ وہ رجسٹری شدہ پر ارسال کیا گیا ۔ اور جو اصحاب اس کار خیر میں حصہ لینا چاہتے ہوں ۔ جلد منگوالیویں ۔ ہندوستان کے ہر گوشہ سے علماء اسلام کے دستخط آئے تھے ۔ خدا تعالیٰ اس بدرسم کو مسلمانوں سے دور کرے اور علماء کو نیک جزا دے

تفسیر ثنائی جلد اول ۱۲ جلد دوم ۱۲ جلد سوم ۱۲ جلد چہارم ۱۲
ہر چہار جلد کی قیمت معہ محصول (سے)

تقابل ثلاثہ :- (قرآن ۔ توریت ۔ انجیل) کا مقابلہ ۔ قابل دید کتاب ہے قیمت عہ محصولڈاک (ایک آنہ) منیجر اخبار اہل حدیث امرتسر

سوال از علماء احناف
(از نامہ نگار)

ناظرین اچھی طرح واقف ہیں کہ مذہب حنفی میں آجکل جو کچھ التزام مذہب کا دعوی ہو رہا ہے اور جو کچھ یہ اپنے آپ کو پابند مذہب کا خیال کرتے ہیں ہم آج آپ کے سامنے علماء احناف کو عموماً اور اہل فقہ کے ہونہار ایڈیٹر کو خصوصاً توجہ دلاتے ہیں کہ ہمارے ذیل کے مضمون کا رد باقاعدہ اور اصول سے دیں اگر جواب باقاعدہ نہ ہوگا تو ہم ہرگز جواب الجواب نہیں دینگے ۔ یہ کہ آپ لوگوں کی تقلید کا التزام کا خیال محض خام ہے کبھی کسی شخص نے تقلید کا التزام آجتک تو علماء احناف ہوئے یا آئندہ ہونگے انسے کبھی نہ ہوا ۔ اور نہ ہو سکیگا ۔ یہ ایک ہی امام کی تقلید کا التزام بہت دشوار ہے ہم اپنی تحقیق میں اکثر علماء احناف محققین کو مقلد شخصی نہیں پاتے جیسے اب ہم بطور نمونہ مشت از خروارے چند بزرگ علماء مقلدین کے اقوال پبلک کے سامنے پیش کرتے ہیں ۔ حافظ الفقہ فاضل اخون حبیب اللہ قندھاری حنفی نے منتہم الحصول میں فرمایا ہے :۔ وَہَل یُقَلِّدُ المقلد العامل بمذہب فی حکم غیرَ الحنفی نعم للقطع بان المستفتین من عصر الصحابۃ ومن بعدہم جزماً کانوا یستفتون مرۃ واحداً واخری غیرہ غیر ملتزمین مفتیا واحداً وشاع ذالک وتکرر ولم ینکر فکان اجماعاً علی ان التزام مذہب معین غیر لازم واختلف فی انہ ہل ہو ملزم بمعنی انہ لو التزمہ فہل یلزمہ الاستمرار علیہ علی ثلثۃ اقوال فقیل نعم لان الالتزام مبنی علی ظن حقیۃ فیجب علیہ موجبہ وقیل لا اذ لا واجب الا ما اوجبہ اللہ ولم یوجب علی احد ان یتمذہب بمذہب امام بعینہ فیقلدہ فی کل ما یاتی ویذر غیرہ والالتزام لما لم یجعلہ ملزماً من الشرع کان بمنزلۃ التزام کذا لفلان من غیر ان یکون لہ علیہ فی التقریب وہو الاصح فی الرافعی وغیرہ بل قال ابن حزم اجمعوا علی انہ لا یحل للحاکم ولا مفت تقلید معین فلا یحکم ولا یفتی الا بقولہ انتہی ۔ وقد انطوت القرون الفاضلۃ علی عدم القول بذالک بل لا یصح للعامی مذہب ولو تمذہب بہ لان المذہب انما یکون لمن لہ نوع نظر واستدلال وبصر وبصیرۃ باقوال امامہ واحکامہ ۔ واما من لم یتأہل لذالک وقال انا حنفی او شافعی کان لغواً کقولہ انا فقیہ او نحوی ۔ انتہی مختصر ترجمہ ۔ بالاجماع قرون سابقہ سے التزام مذہب معین (دوسرے لفظوں میں تقلید شخصی) لازم نہیں اگر کوئی اپنی طرف سے التزام کا دعوی کرے تو پھر اوسکے لئے تین قول ہیں ۔ لیکن صحیح اور فی الحقیقت بات تو یہی ہے کہ التزام مذہب معین کا حکم نہیں کیونکہ خداوند کریم نے کچھ بھی واجب نہیں کیا کہ ایک ہی امام کے مقلد ایک ہی مذہب کو پکڑے رہیں ۔ اور عامی کے لئے تو تقلید شخصی درست ہی نہیں ۔ کیونکہ مذہب تو اوسکا ہوتا ہے ۔ جسکو کچھ معرفت دلیل اور احکام میں ہو ۔ اگر عامی ہو ۔ جاہل ہو ۔ زبردستی کہے کہ میں حنفی المذہب ہوں یا شافعی مذہب رکھتا ہوں تو وہ ایسی لغو اور لیچ بات ہے ۔ جیسا کوئی اپنے کو کہے کہ میں نحوی ہوں یا فقیہہ) اور دیکھو مشہور حنفی قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ تعالی تفسیر مظہری میں تحت آیت آیۃ کریمہ قل یا اہل الکتب تعالوا الی آہ ۔ بعد نقل حدیث عدی ابن حاتم کے ارشاد فرماتے ہیں ومن ہنا یظہر انہ اذا صح عند احد حدیث مرفوع عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سالم عن المعارضۃ ولم یظہر لہ ناسخ وکان فتوی ابی حنیفۃ رحمہ اللہ مثلا خلافہ ۔ وقد ذہب علی وفق الحدیث احد من الائمۃ الاربعۃ یجب علیہ اتباع الحدیث الثابت ولا یمنعہ الجمود علی مذہبہ من ذالک لئلا یلزم اتخاذ بعضنا بعضاً ارباباً من دون اللہ (مختصر ترجمہ جب مرفوع صحیح حدیث مل جاوے اور مثلاً ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کا فتوی خلاف اوسکے ہو اور کسی ایک امام کا فتوی موافق حدیث ہو ۔ تو اتباع حدیث ثابت حدیث مرفوع کا سب پر واجب ہے ۔ اگر ایسا نہ کیا جاوے ۔ (بلکہ اپنے ہی امام کے اقوال پر اڑے رہینگے) تو ایسی تقلید بدلیل ۔ قل یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیأ ولا یتخذ بعضنا بعضاً ارباباً من دون اللہ شرک ہو جائیگی ۔ اور ملا علی قاری حنفی نے بھی اعتراف کیا ہے کہ اللہ جلشانہ نے کسی پر یہ بار نہیں ڈالا ہے کہ تم حنفی ہو جاؤ ۔ شافعی ہو جاؤ ۔ حنفی مذہب ہی کا التزام کرو ۔ بلکہ یہ حکم دیا ہے کہ اگر اہل علم ہو ۔ تو قرآن وحدیث پر عمل کرے اگر جاہل ہو تو بلا تخصیص کسی عالم سے کسی مسئلہ کو پوچھ لے ۔ چنانچہ شرح عین العلم میں فرماتے ہیں :۔ ومن المعلوم ان اللہ سبحانہ وتعالی ما کلف احداً ان یکون حنفیاً او مالکیاً او شافعیاً او حنبلیاً بل کلفہم ان یعملوا بالکتاب والسنۃ ان کانوا علماء ویقلدوا العلماء ان کانوا جہلاء افسوس کہ پھر آپنے یہ حنفی مذہب کا یا شافعی مذہب کا اور جبکہ علماء حنفی خود متفق ہیں اور کہتے ہیں کہ حنفی یا شافعی ہی ہونا ضرور نہیں بلکہ اگر عامی ایک ہی مسئلہ سے واقف نہیں تو اپنے شیخ وغیرہ سے پوچھ لے جیسے ابھی ملا علی قاری کی عبارت دیکھ آئے ہیں ویقلدوا العلماء ان کانوا جہلاء یہ کیا معنے کہ زبردستی جاری آگئے کسے پابند ہو جائیں نہ ملا علی قاری حنفی نے جو عام قاعدہ رکھدیا ۔ یعنے ویقلدوا العلماء ۔ علماء کے لفظ میں عام ذی علم داخل ہیں کسی ایک کی تقلید کے التزام کا حکم نہیں اور چلئے ۔ سید بادشاہ نے شرح تحریر میں فرمایا ہے :۔

الہامی کتاب:۔ (قرآن اور وید کا مقابلہ) قابل دید بحث ہے ۔ قیمت ۱۰/ ؛ چودہویں صدی کا مسیح قیمت مع محصول عہ

فان ارادوا یعنی المشائخ القائلین من الحنفیة بان المنتقل من مذہب الی مذہب آثم یوجب التعزیر ان ارادوا ھذا الالتزام فلا دلیل علی اتباع المجتہد المعین بالتزامہ نفسہ ذالک قولا او نیة شرعا انتہی (مختصر ترجمہ) مشائخ حنفیہ نے جو خیال کیا ہے کہ ایک مذہب سے دوسرے مذہب میں انتقال کرنا گناہ ہے۔ اور جو التزام مذہب کا دعوی رکھتے ہیں۔ اسپر کوئی دلیل نہیں اتباع اور تقلید ایک ہی امام کے کرنے پر کوئی سند نہیں) اور سنو! اخرج الخطیب البغدادی ان الدارکی من الشافعیة کان یستفتی وربما یفتی بغیر مذہب الشافعی وابی حنیفة فیقال لہ ھذا یخالف قولھما فیقول ویلکم حدث فلان عن فلان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم (مختصر ترجمہ) دارکی جو شافعی مذہب رکھتے تھے۔ کبھی اپنے مذہب کے خلاف حدیث صحیح پر فتوی دیتے [illegible] نے شافعی یا حنفی مذہب کے خلاف فتوی دیا تو آپ فرماتے [illegible] کہتے جو یہاں ایک مقام دو منبع ہے اس میں جا کر [illegible] حدیث رسول اللہ کے مقابل پیش کرتا ہے یہاں تک ہم صرف علماء مقلدین ہی کے اقوال سے یہ بات ثابت کر سکے کہ تقلید کا التزام غیر ممکن ہے مگر [illegible] کے قطع نظر [illegible] اربعہ رحمہم اللہ کے اقوال پیش کرتے ہیں جن کو دیکھنے سے اور بغور انصاف سے غور کرنے سے آپ خوب سمجھ جاؤ گے کہ بیشک تقلید شخصی اور تقلید شخصی کا التزام خیال خام ہے۔ دیکھو اور بحق انصاف سے دیکھو امام زندویسی نے روضۃ العلماء میں بروایت صاحب ہدایہ امام ابی حنیفہ سے نقل کیا ہے۔ انہ یعنی ابا حنیفة سئل اذا قلت قولا وکتاب اللہ یخالفہ قال اترکوا قولی بکتاب اللہ فقیل اذا کان خبر الرسول یخالفہ قال اترکوا قولی بخبر الرسول ثم قیل اذا کان قول الصحابة یخالفہ قال اترکوا قولی (ترجمہ) کسی نے حضرت امام ابی حنیفہ سے پوچھا جب آپکا قول قرآن یا حدیث کے یا اصحاب کے خلاف ہو تو کیا کیا جاوے آپنے فرمایا میرے قول کو چھوڑ دینا اور امام عبد الوہاب شعرانی فرماتے ہیں وکان الامام مالک یقول ما من احد الا وماخوذ من کلامہ ومردود علیہ الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یواقیت الجواہر) ترجمہ۔ کوئی شخص ایسا نہیں کہ اسکے قول سے اخذ نہ ہو اور وہ کلام اوسکا رد نہ ہو سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (یعنی قول امام بغیر تحقیق [illegible] کر دینا چاہئے) یواقیت میں امام الربیع فرماتے تھا۔ انہ یعنی الشافعی قال اذا بلغکم خبر صحیح یخالف مذہبی فاتبعوہ واعلموا انہ مذہبی انتہی (ترجمہ) حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ نے فرمایا جب حدیث صحیح تم کو پہنچے اور میرا مذہب خلاف حدیث ہو۔ تو میرے مذہب کو چھوڑ دینا اور حدیث رسول اللہ کو لے لینا۔ اور یواقیت الجواہر میں شعرانی فرماتے ہیں۔ وکان الامام احمد یقول لیس لاحد مع اللہ ورسولہ کلام [illegible] ولا تقلدنی [illegible] مالکا ولا النخعی ولا غیرھم وخذوا الاحکام من حیث اخذوا من الکتاب والسنة (ترجمہ) حضرت امام احمد رحمۃ اللہ فرماتے تھے۔ کہ کسی کو کلام اللہ رسول سے معارضہ کرنیکا حق نہیں نہ تقلید میری کیجاوے۔ نہ امام مالک۔ نہ امام نخعی کی بلکہ مطابق قرآن وحدیث کے چلے۔

ناظرین! ہمارے ان سب اقوالات کو پیش کرنیکی وجہ یہ ہے کہ تقلید شخصی جائز نہیں اگر کوئی التزام مذہب کا دعوی کرے۔ وہ باطل ہے۔ اور ہم نے جتنے اقوال پیش کئے ہیں۔ یا تو علماء مقلدین کے ہیں یا حضرات ائمہ اربعہ کے۔ اب علماء احناف سے سوال ہے۔ کہ یا تو ان اقوال کو غلط ٹھیرائے۔ یا ہمارے دعوے کو غلط۔ تعجب نہیں کہ تقلید شخصی کے جوش وخروش میں علماء مذکورہ کے اقوال کو بھی غلط ٹھیرا دیں اور دو چار سنا دیں۔ کیونکہ یہ تو [illegible] کا ادنی کام ہے۔ دوسرا یہ کہ کیا یہ ہے کہ ہم کتب فقہ معتبرہ میں عموما حضرت امام ابی حنیفہ کے اقوال سے چشم پوشی کرتے ہوئے صاحبین وغیرہما کے اقوال پر فتوی دیا جاتا ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہوا ہوتا ہے۔ کہ صاحبین کا قول یہ ہے صاحبین نے امام صاحب پر ترجیح کی ہے۔ اور فتوی صاحبین کے قول پر ہے۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اکثر فتاوی صاحبین کے قول پر ہوتے ہیں۔ [illegible] اور شاگردوں کے قول پر بھی پھر حیرت ہے کہ تقلید کے التزام کے دعوی کرنیوالے صاحبین علیہما الرحمۃ کے قول کو کیوں لیتے ہیں جب التزام کا دعوی ہے تو امام ہی کے اقوال کو کافی سمجھنا چاہئے اسلئے ہم کہتے ہیں اور ہمارا دعوی صحیح ہے کہ التزام مذہب اور تقلید شخصی کا خیال محض باطل ہے جیسے ابھی آپ خود علماء مقلدین کے اقوال سے ہمارے دعوے کی ثبوت پاتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ اس اختلاف سے آپکی تقلید شخصی کہاں قائم رہتی ہے اور اس اختلاف کی وجہ کیا ہے۔ جواب باقاعدہ ہو۔ جبھی ہم آپکے جواب کا جواب دینگے اس ایسے اختلاف کی وجہ ہمارے نزدیک یہ ہے۔ کہ خود صاحبین اور جتنے شاگرد کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے تھے وہ سب تقلید شخصی کو برا سمجھتے تھے۔ جبھی وہ خود اپنے استاد کے خلاف حکم کرتے تھے۔

(التماس) ہماری جماعت [illegible] اہل حدیث کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ ہم انشاء اللہ کبھی اس پر بحث کرینگے۔ کہ حضرت اولیاء اللہ جنکو زمانہ ولی مانتا ہے۔ وہ مقلد شخصی نہیں تھے۔ بلکہ اون کی تقلید عام ہوتی تھی اور یہی ثابت کرینگے کہ تقلید شخصی بری ہے۔ راقم ابو النعیم محمد عبد العظیم حیدرآباد دکن محلہ [illegible]

رشیدیہ ادرسہ باقیات الصالحات مسلمات کرنول

الحمدللہ علی کل حال با میدِ ثواب اللہ تعالیٰ تشخیص کرکے خاکسار نے نصف ماہ رمضان و عیدالفطر سفر میں طے کیا مگر اصلی غرض کہ غربا مدرسین کے لئے تقرری ہو جانا کی ہو جاوے ۔ ۔ اور مسجد باقیات الصالحات بن جاوے پوری نہ ہوئی ۔ کہ بعض حضرات خود پریشان ملے بہ نسبت سال گذشتہ عطیہ کم دیئے ۔ بعض خود سفر میں تھے ۔ بعض کے پاس پہنچ نہ ہوئی ۔ کہ بست نومبر کو خاکسار نوکری پہ پہنچ گیا اور اب تک بوجہ علالت و ملازمت کسی صاحب کو حالت موجودہ سے مطلع نہ کر سکا

اکثر احباب پوچھتے ہیں تو ضرور ہوا کہ بذریعہ اخبار گوہر بار مطلع کروں یقین کہ ناظرین اخبار عام و خیالی تمام بحکم تعاونوا علی البر درج فرما کر ناظرین کو مطلع فرما دیں غربا و مجالس باقیات کو ممنون و مشکور فرما دیں ۔ خلاصہ یہ ہو کہ یہ مدرسہ سنہ ۱۹۰۱ء میں حسب فرمان و خوشخبری مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کن لہ ستر من النار یعنی حسن تربیت و تعلیم لڑکیوں کی جو بچاؤ نار دوزخ ہے ۔ میرے والد ماجد حضرت قاضی محمد عبدالقادر نور اللہ مرقدہ نے افتتاح فرمایا تھا اور بامید اسکے کہ ان کی حسن تعلیم سے انکا تعلیمی نفع اور تعلیمیافتہ لڑکیاں بحکم حدیث شریف اذا مات الانسان انقطع عملہ الخ موجب صدقہ جاریہ و باقیات صالحات ہوں ۔ مکان مدرسہ جیب خاص سے خرید فرما کر وقف للہ فرمایا ۔ اور سعی بلیغ کیا کہ قومی کمائی سے مدد سلمان فرزند کی قوت بسری ہو ۔ مگر افسوس کہ ایک ہی سال میں حضرت رحلت فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

فضل الٰہی ہے کہ اب تک یہ مدرسہ ترقی کے ساتھ جاری ہے ۔ ستر لڑکیاں قرآن کریم اور رسائل انجمن حمایت اسلام لاہور ۔ تاریخ اسلامی ۔ خصائل النبی مطبوعہ اہل حدیث پڑھتی ہیں حساب سیکھتی ہیں ۔ ان سے کچھ بائی فیس ماہوار نہیں لیجاتی ہے ۔ نہ کوئی چندہ مقرر ہے صرف توکل علی اللہ سعی کیجاتی ہے ۔

تعمیر مکان مدرسہ کیساتھ مسجد باقیات کا چبوترہ قبلہ رخ کی کمان تیار ہو کر کام بند ہو گیا ہے ۔ اگرچہ پتھر موجود ہے ۔ پر چندہ اور مزدوری کے لئے زر کے خلاص بند ہو توجہ فرما دیں گو انشاء اللہ مسجد تیار ہو جاتی ہے بالفعل اسی بیانس کا چبوترہ ملا کہ نماز ظہر و عصر لڑکیوں کو پڑھائی جاتی ہے کہ علم کیساتھ عمل کی عادت ہو جاوے ۔

ماشاء اللہ چھوٹی چھوٹی لڑکیاں ۔ انکا وضو ۔ انکی نماز ۔ ان کی دعا ۔ لائق درجہ مستحق نصرت زیادہ ہے ۔

غربا کرنول اسکی سنبھال سے عاجز ہیں ۔ شروع سے ہی اکثر حضرات حیدرآباد و مدراس حیدرآباد ۔ حضرات مدراس وغیرہ اسکے سامان ہو رہے ہیں ۔ اس مبارک رمضان میں جن حضرات نے عطیہ دیا ہے ۔ اسی کیساتھ عرض ہے کہ بطور رسید و اطلاع خاص و عام طبع اخبار ہوا اور آئندہ بھی حسب موقعہ امداد فرما دیں عمر بھر کریاں کار و شعار ثبت +

سیکرٹری باقیات الصالحات جناب خان بہادر حاجی منشی سلطان محمود صاحب پنشنر نوی پیٹ کرنول ضلع کے نام تمام زر چندہ وغیرہ آنا چاہئے +

الملتمس خادم خاکسار محمد عبدالرحیم قاضی کرنول و مدرس گورنمنٹ محمڈن گرلس سکول کرنول

واعظان اسلام توجہ فرماویں

گذارش عرض ضروری اینکہ مجھکو اکثر میلے جیتر

مقصل حاجی پور ہوں پر بحیثیت فریداری اشیاء وغیرہ کے جانا ہوتا ہے دو ایک برس کے میلے میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ آریہ لوگوں کا سلسلہ انجمن کے طور پر آتا ہے اور اسلام اور اہل اسلام پر ایسے ایسے اعتراض بے تہذیبی سے کرتا ہے کہ قابل تحریر نہیں اسوقت اوسکا جواب دینے والا کوئی اہل اسلام کی طرف سے مقابل نہیں ہوتا ۔ عجب نہیں کہ شدہ شدہ مریض مسلمانان ہند مرض میں مبتلا ہو جائیں لہذا ایک انجمن اہلحدیث میلہ چھپر سالانہ شاخ جلسہ مذاکرہ علمیہ ہونا چاہیئے اور جس کے مہتمم اور صدر انجمن مولانا جناب حافظ عبدالعزیز صاحب و حضرت جناب مولانا شاہ عین الحق صاحب ہوں اور معترضین کے اعتراضات کے جواب کیلئے جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) امرتسری شیر پنجاب ہوں ۔ بس امید گذارش و عرض ہے ۔ آنصاحبان کی کوشش سے یہ انجمن قائم ہونا بہت سہل ہے ۔ اور دیگر اطراف کے اہل اسلام کو عموماً اور چھپرہ ۔ چنانچہ حاجی پور مظفرپور کے اہل اسلام کو خصوصاً اسطرف توجہ کرنی چاہیئے ۔ مجملاً اہل اسلام عموماً اور اہلحدیث خصوصاً اس کام میں امداد فرماویں + اظہر حسین خریدار از بازید پور ضلع مظفرپور

(ایڈیٹر) اہلحدیث کانفرنس کی بنیاد ایسی ہی ضرورتوں کے لئے رکھی گئی ہے آپ کانفرنس کی ممبری خود بھی منظور کریں اور دوستوں کو بھی ترغیب دیں ۔ پھر دیکھیں کہ ایسے کام کیسے آسانی سے ہوا کریں گے ۔

تقریظات (ریویوز) امرت کی دوا

یہ دوا جس دوا کی نسبت موجد کا دعوی ہے کہ تمام امراض کو مفید ہو ۔ اتنی بات ہماری سمجھ میں آتی ہے کہ ہاضمہ کے متعلق امراض کیلئے مفید ہو ۔ خصوصاً عیال دار گھر میں اسکا ہونا ضروری ہو قیمت فی شیشی ۸ آنہ (پتہ) پنڈت ٹھاکر دت شرما دفتر اخبار دیش اپکارک لاہور

اطلاع ! یہ مضمون دیرینہ تھے ۔ اس لئے فتوے درج نہیں ہوئے (مینیجر)

ahmadimuslim.de

تذکیر الاخوان

خطبہ میں بزبان غیر عربی وعظ کرنے کا ثبوت معقول دیا ہے (قیمت ۱؎) (پتہ) کلکتہ کولوٹولہ روڈ سرکار لین ۱۲

مولوی ضیاء الدین صاحب

روئداد انجمن ہدایت الاسلام دہلی

یہ انجمن ہنوز ایک شیر خوار بچہ ہے مگر مقاصد اسکے نہایت اعلیٰ ہیں یعنی اسلام کی اشاعت چنانچہ اسی ایک ہی سال کے عرصہ میں انجمن موصوف نے بہت کچھ کر دکھایا۔ ہماری دعا ہے کہ خدا اس انجمن کو دوبالا ترقی دے مگر جب اسباب پر غور کرتے ہیں۔ کہ شہر دہلی میں کیا انجمن اشاعت اسلام بھی ہے تو ہمیں رنج ہوتا ہے کہ مسلمان کیسا کام نہیں کرتے۔ کیا سرگرد گان ... اسپر غور کرینگے اسکے علاوہ رپورٹ میں بھی چند ایک نقص ہیں۔ سکرٹری کا نام یا پتہ غلط لکھا ہوتا سرورق پر ہونا چاہئے جو نہیں۔ اخیر میں جناب مکرم مولانا ابو محمد عبد الحق صاحب مفسر تفسیر حقانی کی ایک تحریر ہے جس سے نہیں معلوم ہوتا کہ مولانا نے یہ تحریر کس حیثیت سے لکھی ہے۔ معاون ہیں۔ رکن ہیں۔ عہدہ دار ہیں۔ پھر صفحہ ۴ پر ممبران کے شمار میں تمبر ... نمبر ۲۰ تک بہ ... کثرت ہوا اور اس عدد عشرہ کی کوئی کیفیت نہیں بتلائی۔ لیکن انکتفیٰ ... الناس کی مصداق۔ (۶۱) قسم کی بعض اور بھی فروگذاشتیں ہیں۔ جنکو اصل مطلب سے تعلق نہیں مگر زمانہ کی تہذیب ایسی بے ترتیبی کو پسند نہیں کرتی اور علماء کا قول ہے حسن لحد لغرف اہل زمانہ فہو جاہل۔ بہرحال انجمن مذکور اس قابل ہے کہ کل مسلمان اسمیں شریک ہوں۔ مزید معلومات کیلئے دفتر انجمن ہدایت الاسلام دہلی سے خط و کتابت کریں۔

تفسیر فرشی

پچھلے پارہ قرآن شریف کی تفسیر ہے مخالفین کے متعلق جو شبہات ہیں بہت کچھ لکھا ہے مصنف اگر بعض مرزائی توجیہات متعلقہ لیلۃ القدر سے اپنی اس تصنیف کو پاک رکھتا تو بہت اچھا ہوتا۔ تاہم مجموعی حیثیت سے قابل قدر ہے۔ قیمت عہ (پتہ) دفتر انوار الاسلام شہر سیالکوٹ

عناصر قدیم وجدید

اس کتاب میں عناصر قدیمہ وجدیدہ کی مفصل تحقیق کیگئی ہے کچھ شک نہیں اردو میں اپنے مذاق کی پہلی کتاب ہے۔ قیمت ۵ کتاب کی ضخامت اور صفائی کے لحاظ سے بہت کم ہے۔ (پتہ) بابو تراب علی اسپکٹنگ پنڈت سکول صدر ریلپور (بنگال)

شہادت حسین

مرزا حیرت دہلوی مکذب شہادت کے مقابلہ میں خانمان پھلواری نے یہ رسالہ ثبوت شہادت میں لکھا ہے اس بحث کے متعلق کافی معلومات کا ذخیرہ ہے۔ قیمت مرقوم نہیں

(پتہ) حسن سہوان۔ پھلواری۔ پٹنہ

شیخ عبد الحق (سابق لیشمنداس) کی رپورٹ

جناب مولانا صاحب۔ السلام علیکم

کے بعد آپکو معلوم ہو۔ بعد عید کے جنگل میں گیا جاتے ہی مرض نے پھر ستایا۔ چار روز کے بعد چلا آیا۔ اور ریحا ... اسلام میں شامل ہو چکی ہیں اُن کو بھی ساتھ لایا۔ اس علاقہ میں داروغہ پولیس بہت ہی سخت آریہ ہے۔ جہلت اور وہ اس خیال میں لگا رہتا ہے۔ آریہ مذہب پر کوئی خرابی نہ آئے۔ جناب آپ بھی دعا کریں وہ اپنی کام کو بیرونق دے۔ اب چپ بیٹھنے کے دن نہیں۔ مولوی اور پیر کہ تک کب کھو لینگے۔

راقم عبد الحق محمد پور ضلع سہارنپور

عمر کریم کے نام کا اشتہار نمبر ۳۲

دائرہ نگار اپنی تحریریں کسی دوسرے اخبار میں (اہلحدیث مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۴ء)

میں ایک مضمون اسی سرخی سے نکلا تھا جس میں بجائے عمر کریم نے ... صاحب کبیرنی نے شرکو ... دی تھی مجھے بھی اسکے ساتھ اتفاق ہے لیکن میں اصل واقعہ کو ذرا بتلانا چاہتا ہوں وہ یہ کہ بعد فراغت حلسہ آریہ مجھے جو خاص ... سے ... یہ بات معلوم ہوئی کہ عمر کریم خود غیاث ... اور مجتہدانہ رسالہ وغیرہ انکے نام سے مشہور ہوتا ہے یا اخبار اہل فقہ میں اوسکے نام سے مضمون چھپتا ہے۔ دراصل حقیقت اسکا مضمون نہیں ہوتا بلکہ اسکے ابو حسن ... صاحب انہی ... کو لیکھا جان ... لب ہیں۔ پس جو کچھ کارروائیاں ہوتی ہیں وہ شیعہ مذکور کی طرف سے ہیں مجھے تعجب ہوتا تھا۔ کہ عمر کریم اپنے کو حنفی کہتا ہوا لانکہ کسی حنفی نے صحیح بخاری کی صحت پر اصح الکتب ہونے میں طعن تشنیع نہیں کیا۔ آخرش معلوم ہو گیا کہ یہ درحقیقت بابو حسن ... کا لکھا ہوا ہے جو کسی زمانہ میں رئیس ... سلطان شیخ شمار کئے جاتے تھے۔ اور اب زمانہ کی گردش سے فضول خرچی میں مفلوک الحال ہوکر بیگانہ ہو کر طعن وتشنیع کا شیوہ اختیار کیا ہے اور عمر کریم ایسے بھولے بھالے حنفی کو اپنے دام میں لاکر آڑ میں کھڑا کرکے شغل کا شغل نکالا ہے پس جو کچھ ہر اون شیر کی تصدیق ہوگئی ہے چرخ کو کب سلیقہ ہے ستمگاری میں + کوئی محبوب ہے اس پردہ زنگاری میں + میں نے عمر کریم کا جواب دیا ہے پھر اور جو شک پیدا ہو اوسکو بذریعہ اشتہار نمبر ۳۰ شائع کیا۔ میں ذرا اسکا بھی جواب بذریعہ رسالہ العرجون القدیم فی افشاء ... ہفوات عمر کریم لکھا ہے جو کہ اشاعت ... طلب ...

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

مولوی محمد صاحب اندوبکا ضلع پیلی بھیت اپنی اہلیہ کی صحت کیلئے ناظرین سے دعا کے ملتجی ہیں۔

مولوی صاحب موصوف پورب کے سفر کو گئے ہیں۔ پوربی احباب سے امید ہے کہ نیک سلوک سے پیش آئینگے۔

ہمارے ایک دوست محمد رمضان ضلع سیالکوٹ کو پچاس سالہ عمر میں لڑکا ہوا ناظرین سے دعا کے خواہشمند ہیں۔ (شکریہ میں غریب فنڈ کیلئے حسب وسعت بھیجی)

افسوس امیر صاحب مجدد مجددوں کے مزاروں پر زیارت کو جاتے ہیں مگر زندہ مجدد کو قادیاں میں دیکھنے کو نہ گئے۔ زیادہ افسوس یہ ہے کہ گورنمنٹ نے بھی امیر صاحب کے ہاں اس امر کی سفارش نہ کی۔ مناسب تو یہ تھا کہ گورنمنٹ قادیانی مجدد کو ہر وقت امیر صاحب کی خدمت میں رہنے کیلئے اتاچی مقرر کر دیتی تا کہ مرزا صاحب کی وہ پیشگوئی کہ تیرے کپڑوں سے بادشاہ تبرک حاصل کرینگے پوری ہو جاتی۔ (شاید آیندہ کو ہو جاوے)

آمیر صاحب نے دہلی میں دربار عید فرمایا۔ درباریوں میں ہندو مسلمان دونو کے معزز شریک تھے۔ مگر درباریوں کی فہرست میں جناب مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب اور مولوی عبدالمجید صاحب کا نہ ہونا موجب افسوس ہے۔

آمیر صاحب نے کلکتہ میں کسی قوم کا اڈریس نہیں لیا۔ بلکہ داخلہ کے وقت استقبال بھی بند کر دیا۔

آمیر صاحب نے کلکتہ پہونچکر سب ضوابط کو بالائے طاق رکھکر سن مالی سیر میں کیس جو جی میں آیا دیکھا کسی پروگرام کی پابندی نہیں کی۔

آمیر صاحب نے جامع مسجد دہلی کے لئے چاندی کا ایک جھاڑ کابل سے بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ مگر اس کی حفاظت مسجد میں کون کریگا۔

طاعون۔ ہفتہ مختتمہ ۲۶ ماہ گذشتہ میں طاعون سے کل ہندوستان میں ۱۵۵۵۹ اموتیں ہوئیں ان میں سے پنجاب میں ۵۳۰۳ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ میں ۴۴۴۲۔ احاطہ بمبئی میں ۲۱۸۴ بنگال میں ۱۳۶۶۔ صوبجات متوسط میں ۱۲۲۰ اموتیں ہوئیں۔

بیدینی کا زور۔ فرانس میں لامذہبی اور بیدینی کا نہایت زور ہے گورنمنٹ فرانس نے مدرسوں اور سکولوں میں مذہبی تعلیم حکماً اور جبراً بند کر دی۔

پادریوں کو سرکاری گرجاؤں میں سے زبردستی نکال دیا۔ عدالتوں میں گواہوں سے حلف نہیں لیا جاتا۔ صرف اظہار بیان لے لیا جاتا ہے۔ فرانس کے لوگ تمام دنیا کے مذہبوں کو توہمات خیال کرتے ہیں۔ ٹرکی میں رومن کیتھولک عیسائیوں کے فوائد کی حفاظت سے بھی فرنچ گورنمنٹ نے دست برداری کر کے یہ خدمت گورنمنٹ اٹلی کو سپرد کر دی۔

اب اس ملحد اور منکر خدا قوم کا یہ خیال ہوا ہے کہ فرانس کے تمام سکول پر جو خدا کا نام منقوش ہوتا ہے وہ بھی دیے اور خدا کا نام سکول پر سے اڑا دیا جائے۔

مسٹر گوکھلے آجکل شمالی ہند کا دورہ کر رہے ہیں۔ وہ الہ آباد لکھنؤ آگرہ۔ اور علیگڈھ میں سودیشی مسلمانوں اور ہندؤوں کے تعلقات اور موجودہ حالت پر کچھ پڑھینگے۔

ایک اور مسلمان جج۔ مدراس کے اخبار مسلم پیٹریٹ کا بیان ہے کہ مدراس ہائیکورٹ میں عنقریب ایک مسلمان ایڈیشنل جج مقرر ہونیوالا ہے۔ (خدا کرے کہ کام کا مسلمان ہو نام کا نہو۔)

بمبئی میں چوہوں کی ہلاکت کی کارروائی بڑے اعلیٰ پیمانہ پر جاری ہے۔ افسران حفظان صحت نے اس بات کو قطعی طور پر تسلیم کر لیا ہے کہ چوہے بھی طاعون کا سبب ہیں۔ (قادیانی مسیح کے اول مکذب یہی ہونگے)

نواب صاحب بہاولپور کو بھی جدہ میں دس روز کوارنٹائن بھگتنا پڑا مطلق رعایت نہیں کی گئی۔

کلکتہ میں ہز مجسٹی امیر کے دیکھنے اور ان کی وضع قطع کے امتحان کرنے کی غرض سے ایک قافلہ اولوالعزم جاپانیوں کا وارد ہوا ہے۔ جس کے ساتھ جاپانی فوج آنیوالے کے سات اشخاص افسران بھی ہیں۔ یہ لپستہ قد جاپانی لوگ جب بازار یا گلی کوچہ سے گذرتے ہیں۔ وہیں چیرز کے سرگرم اور پرجوش نعروں سے ان کا خیر مقدم کیا جاتا ہے۔

سردار عنایت اللہ خان صاحب ولیعہد امیر صاحب کابل نے اعلان کیا ہے کہ پندرہ مارچ کو ہز مجسٹی کی خیر مقدم کے لئے ایک دربار منعقد کیا جائیگا۔ جس میں سرداران قبائل اور علماء شریک ہونگے۔ اس دربار میں غالباً ہز مجسٹی امیر صاحب سیاحت ہند کے دلچسپ تجربات اپنی قوم کے سامنے بیان کریں گے (ترقی کے آثار ہیں)

ahmadimuslim.de

نوٹس

آج کل یہ عام شکایت ہے کہ بالعموم تعلیم یافتہ نوجوان دستکاری اور تجارت کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور کوئی شک نہیں یہ شکایت ایک حد تک درست بھی ہے مگر ہم نے نوجوانوں کے لئے عمدہ مثال قائم کرنے کو خاص شہر لاہور ڈبی بازار میں ایک دکان نہایت اعلیٰ پیمانہ پر جاری کی ہے اس دکان میں ہر قسم کا بساطی مال جیسے ہر قسم کی سیاہی۔ چاقو۔ قلم۔ قینچیاں۔ پنسلیں۔ بتیاں۔ آئینے۔ موم بتیاں۔ سوتی اونی ریشمی جرابیں۔ قفل۔ ٹرنک۔ بید۔ ہر قسم تولئے۔ ٹین لیمپ ہر قسم لنگ۔ چھتریاں۔ فیتے۔ رکابیں۔ شیشے۔ ولایتی کنگھیاں۔ ظروف گرم و سرد۔ ڈوری۔ صابون۔ پوڈر۔ لیونڈر وغیرہ وغیرہ بمقابلہ دیگر دکانوں کے کفایت اور بارعایت ملتے ہیں۔ سارے شہر لاہور میں یہ پہلی دکان ہے جو راستبازی کے اصول پر قائم ہوئی ہے۔ جو صاحب لاہور تشریف لائیں وہ بچشم خود ہماری بات کی تصدیق کر سکتے ہیں وہ صاحب جو کسی طرح لاہور نہیں آ سکتے وہ ہماری دکان سے مال منگوا کر دیکھ لیں کوئی وجہ نہیں کہ کوئی صاحب ہماری دکان سے مال منگوائیں اور پھر ہمیشہ کے لئے مستقل گاہک نہ بن جائیں +

نوٹ: ہمارے اپنے کارخانہ میں جو جرابیں تیار کیجاتی ہیں وہ نفاست اور پائداری میں ولایتی جرابوں کو مات کرتی ہیں سوتی جراب [illegible] سے فی درجن اور ریشمی [illegible] سے [illegible] فی درجن۔ آندی پنڈنٹ قلم قیمت ۱۲/ ۱۳/ ۱۴/ [illegible] تک مل سکتی ہے +

المشتہر
شیخ نظیر حسین سوداگر ڈبی بازار۔ لاہور (پنجاب)

ضرورت ہے

دو تجربہ کار کلرکوں کی ضرورت ہے جو انگریزی اور اردو میں خط وکتابت اچھی طرح کر سکتے ہیں تنخواہ [illegible] روپے۔ جواب کے لئے دو پیسہ کا ٹکٹ لگا کر درخواستیں آنی چاہئیں +

المشتہر
مینیجر شفاخانہ شاہی چوٹے منڈی لاہور

[illegible] دوائیں

برقی بسٹ امریکہ میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن کی جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردی کی شکست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں سطبری پیدا ہو جاتی ہے اور خون کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کیلئے قلع قمع ہو جاتا ہے اور ایک شیشی خوراکی دوائی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے غرضیکہ یہ بسٹ نامردی کا مکمل علاج ہے قیمت [illegible]

گولڈن پلز یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی و ممسک ہیں جو فولاد۔ چاندی اور سونا وغیرہ جیسے مقوی اور خون افزا اجزاء سے بڑی محنت کے ساتھ تیار کی جاتی ہیں جو صاحب جریان جیسے منحوس مرض میں مبتلا ہو کر یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں یا کمی باہ کے شاکی ہوں ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں قیمت [illegible]

مومیائی ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ ہر قسم کی کمزوری درد کمر وغیرہ کے لئے اکسیر اعظم ہے چوٹ لگتے ہی دو چار رتی کھا لینے سے درد کافور ہو جاتا ہے اور مباشرت کے بعد [illegible] رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے اعلیٰ درجہ کی مبہی و مولد خون ہے بچے بوڑھے جوان سب کو یکساں مفید ہے قیمت فی چھٹانک معہ محصول [illegible]

معجون مقوی دماغ جن لوگوں کو ہر وقت دماغی کام کرنا پڑتا ہو۔ اور دماغ کمزور ہو نزلہ اور درد سر سے تنگ آ گئے ہوں ضعف بصر کی شکایت ہو اس معجون کو استعمال کریں انشاء اللہ تمام شکایات رفع ہو جائیں گی فی ڈبیہ [illegible] معہ محصول [illegible]

ممسک جریان اس کے استعمال سے جریان بند منی بڑھتی ہے اور گاڑھی ہونی شروع ہو جاتی ہے قیمت فی شیشی [illegible]

ہاضمہ کی گولیاں یہ گولیاں ہاضمہ [illegible] کرنے میں عجیب الاثر ہیں قیمت فی شیشی [illegible] معہ محصول [illegible]

نوٹ: علاوہ ازیں ہر مرض کی دوائی ہم سے مل سکتی ہے دوائی طلب کرتے وقت پوری کیفیت لکھنی چاہیئے تاکہ حسب حالت دوائی بھیجی جاوے +

المشتہر پروپرائیٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر کٹڑہ قلعہ

حسب الارشاد مولینا (ابوالوفا مولوی ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) اہلحدیث پریس امرتسر میں چھپکر شایع ہوا

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

[illegible]

F 2.

اہلحدیث

نمبر ۵

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت پیشگی آنی ضروری ہے۔

(ب) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔

(ج) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عـه

والیان ریاست سے " ـه

رؤسا و جاگیرداروں سے " ـعه

عام خریداروں سے " ـه

غیر ممالک سے " شلنگ

" " ششماہی شلنگ

انڈیا والوں سے ـه

اجرت اشتہارات

بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام

مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو

امرتسر یوم جمعہ مورخہ یکم محرم الحرام ۱۳۲۵ھ ہجری المقدس مطابق ۱۵ فروری ۱۹۰۷ء

اسلام اور رسوم محرم

مسلمانوں کو جسقدر رسوم تعزیہ نے نقصان پہنچایا ہے اُس قدر شاید کسی رسم نے نہ پہنچایا ہوگا۔ ہزاروں بلکہ لاکھوں روپیہ محض رسم تعزیہ کی بدولت ضائع ہوتا ہے حالانکہ تعزیہ ایک ایسی رسم ہے کہ تمام علماء اسلام اس کو منع کرتے ہیں آج ہم ایک فتوے علماء اسلام کا درج کرتے ہیں جو انجمن نصرت السنۃ امرتسر کی طرف سے ہمیشہ محرم کے موقع پر نکلا کرتا ہے۔ وھو ہذا۔

(جس جگہ یہ اشتہار پہنچے وہاں کے نیکدل مسلمان اسکو چھپا کر بکثرت شائع کر دیں یا مطبع اہلحدیث امرتسر سے ۸ر فیصدی قیمت پر منگوا کر تقسیم کریں)

TAZIAS ARE STRICTLY PROHIBTED BY ISLAM.

تعزیہ منع ہے

مسلمان بھائیو! خدا ہم سب کو نیک ہدایت دے۔ تم جانتے ہو کہ یہ دنیا ہمیشہ کیلئے رہنے کی جگہ نہیں۔ تم جانتے ہو کہ پہلے تو کوئی مرتا تھا۔ تو کئی کئی روز بلکہ مہینوں اور سالوں تک بستر پر بیمار رہتا تھا اتنے عرصہ میں کوئی نیک کام بھی کر لیتا تھا۔ کسی گناہ سے توبہ بھی کر لیتا تھا مگر آجکل جو بیماری چلی ہے وہ تو اتنی فرصت بھی نہیں دیتی کہ کسی ادھورے کام کو بھی پورا کر سکیں تم جانتے ہو اُس بیماری کا نام طاعون ہے جس نے تمام حکیموں اور ڈاکٹروں کو عاجز کر دیا ہے جو میدان جنگ کی طرح گولہ برساتی ہے مگر میدان جنگ کے گولہ کی تو آواز ہوتی ہے اسکی آواز بھی نہیں پس ایسے وقت میں کیا ہم مسلمانوں کا بالخصوص یہی کام ہونا چاہئے کہ ہم معمولی کھیل تماشوں میں لگے رہیں؟ نہیں بھائیو! ہوش کرو تمہیں یاد ہے کہ ہمیشہ تمکو انجمن نصرت السنۃ امرتسر بذریعہ اشتہار اطلاع دیتی ہے کہ تعزیہ کی رسوم کو چھوڑ دو۔ گو اللہ تعالیٰ کے فضل سے انجمن کی آواز خالی نہیں جاتی۔ ہر سال تعزیہ داری میں کمی ہوتی ہے مگر بھائیو! اتنے سالوں سے تم سنتے ہو پھر تعمیل میں دیر کیوں ہے؟ حالانکہ خدا تعالیٰ نے ایمانداروں کی یہی علامت فرمائی ہے کہ [illegible]

ضروری اطلاع :- جس ہفتہ اخبار نہ ملے اسی ہفتہ خبر کریں بعد میں کرینگے تو بیرنگ بھیجا جائیگا۔ نمبر خریداری اور گم شدہ نمبر لکھنا ضروری ہے۔ (منیجر)

15 FE 07

سمعنا و اطعنا یعنی حکم سنتے ہی فوراً تعمیل کرتے ہیں پس مسلمانو ہوشیار ہو جاؤ۔ موت کو یاد کرکے تمام قسم کے کھیل تماشے چھوڑ دو جس سے خدا بھی خوش ہو اور حکام وقت کی مشکلات بھی رفع ہوں کیونکہ ہمیشہ کہیں نہ کہیں اس ناجائز رسم کی وجہ سے دنگہ فساد ہو ہی جاتا ہے خدا سب کو ہدایت کرے۔ آمین۔

تعزیہ کے متعلق علماء کرام کا فتویٰ یہ ہے

تعزیہ کا بنانا اور مہندی کا نکالنا سخت گناہ ہے بلکہ بعض افعال انکے شرک ہیں اور تشبہ بالکفار

(مولوی) ابوالوفا ثناءاللہ امرتسری

تعزیہ بنانا باعث عذاب الٰہی ہے۔

(مولوی) ابوتراب عبدالحق امرتسری

تعزیہ بنانا اور مہندی کا نکالنا اور اسمیں امداد کرنا بیشک جاہلوں کا کام ہے۔ (مولوی) ابوزبیر غلام رسول مرحوم امرتسری

تعزیہ بنانا اور مہندی نکالنا سخت بدعت اور گناہ ہے۔ (مولوی) غلام مصطفےٰ امرتسری

(مولوی) نور احمد امرتسری

(مولوی) محمد یعقوب ساکن امرتسر

(مولوی) عبدالصمد امرتسری

(مفتی) سید عبدالقیوم حنفی جالندہری

(مولوی) محمد حسن رئیس لدھانہ

(مولوی) محمد از دبکا بہیلی بھیت

(مولوی) ابراہیم طراز کرنول (مدراس)

(مولوی) فخرالدین گنگوہی

(مولوی) محمد عبداللہ از کوٹلی لوہاران

تعزیہ مہندی کا بنانا ایسا گناہ ہے کہ جسمیں مخالف موافق سب کو اقرار ہے

(مولوی) ابوعبید احمداللہ امرتسری

جو کچھ مجیب نے لکھا ہی بیشک درست ہے

(مولوی) عبدالجبار غزنوی امرتسری

بیشک تعزیہ اور مہندی کا نکالنا بڑا گناہ ہے۔

(مولوی) خلیفہ عبدالرحمٰن امرتسری

بیشک تعزیہ اور مہندی سخت گناہ ہے۔ ترک واجب ہے۔

(مولوی) احمد بخش مرحوم امرتسری

تعزیہ بنانے اور اسکی ترویج میں اعانت کرنیوالا سخت گناہگار اور مفسد ہے

(مولوی حافظ) عبدالمنان وزیرآبادی

تعزیہ بنانا بلاشک شرک اور سخت معصیت ہے۔ (مولوی) محمد عبدالجبار عمرپوری حال وارد کلکتہ

تعزیہ کا وہی حکم ہے جو اوپر گذرا۔

(مولوی حافظ) محمد عبداللہ آروی

الجواب صحیح

(مولوی) عبدالعزیز رحیم آبادی

(مولوی) محمد ابراہیم سیالکوٹ

تعزیہ بنانا اور اسمیں کسی قسم کی شرکت وامداد اعانت کرنا سخت معصیت اور گناہ کبیرہ ہے۔

(حضرات علماء دیوبند)

(مولوی) شیخ حسین عرب بھوپال

(مولوی) منظر حسین از مچھلی شہر

(مولوی) ابوصالح محمد عبدالوہاب

(مولوی) احمداللہ از مچھلی شہر

(مولوی) محمد اسرارالحق رنجکی

(مولوی) ابوالنعیم محمد عبدالعظیم حیدرآبادی (دکن)

(مولوی) حسن میاں پھلواری

(مولوی) علی حسن گیلانی دلالپور

(مولوی) ابوتراب محمد عبدالوہاب آروی

(مولوی) محمد ابراہیم مدرس کرنول

(مولوی) محمد علی تہر دماسر کرنول

(مولوی) عطاءالحق بنی سنگری

(مولوی) ابوالیاس امام الدین کوٹلوی

(مولوی) عبدالوہاب عطار کرنول

(مولوی) نذیرالدین احمد بنارسی

(مولوی) محمد ابوالقاسم بن مولوی محمد سعید مرحوم بنارسی

(مولوی) محمد محسن شملوی

(مولوی) محمد معین الدین پھلواری

(مولوی) عبدالنور دربھنگوی

(سید) عبدالجبار کرنول

(حاجی) عبدالرحمٰن خان کرنول

(مولوی) غلام مصطفےٰ بدھونہ۔ جھنگ

تعزیہ بنانا بہت بڑا گناہ ہے۔

(مولوی) غلام اللہ قصوری

تعزیہ بنانا بیشک بڑا گناہ ہے

(مولوی) غلام محمد ہوشیارپوری

(مولوی) سید سعادت علی فیض آبادی

(مولوی) عبدالغنی تاجر کتب کرنول

(مولوی) عبدالمجید سوہدرہ گوجرانوالہ

(مولوی) فضل الدین چونگہ ہیپر سیالکوٹ

(مولوی) ابویوسف محمد شریف ملقب چیلی شیخاں ضلع سیالکوٹ

(مولوی) عبدالرزاق مومن از کرنول

(مولوی) عبدالرحمٰن مہتمم مدرسہ دلالپور

(مولوی) عبدالمنان دلالپوری

(مولوی) محمد ظل الرحمٰن عفی عنہ

(قاضی) محمد عبدالرحیم کرنول

(مولوی) محمد عبدالہادی طبسوی

(مولوی) محمد کمن گولی

(مولوی) سلطان محمود بناسی کرنول

(مولوی) محمد صالح بندہ ہولوی

(مولوی) محمد صدیق صرد نوی

(مولوی) عبدالسلام المبارکپوری

(مولوی) محمد ضمیرالحق آروی

(مولوی) محمد مسلم داناپوری

(مولوی) ابوسعید محمد حسین بٹالوی

(مولوی) عبدالحکیم صادقپوری

(حافظ) عبدالقادر کرنول

(مولوی) ابوعبدالجبار محمد جمال امرتسری

(مولوی) تاج الدین از مقام ......

ahmadimuslim.de

مولوی خدا بخش ٹھیکیدار | حافظ محمد یار حویلی بہادر شاہ

جن علماء کرام نے دستخط بھیجے ہیں انجمن ہذا انکی شکر گذار ہے اور التماس کرتی ہے کہ اپنے اپنے علاقہ میں اس بدعت کی تردید کرتے رہیں۔

محرم ۱۳۳۵ھ فروری ۱۹۱۷ء

المشتہر

حکیم ابو اسحاق محمد الدین سکرٹری انجمن نصرۃ السنۃ امرتسر پنجاب

اس اشتہار میں تو علماء اہل سنت کے دستخط ہیں مگر علماء شیعہ بھی غالباً اس رسم کو جائز نہ جانتے ہونگے کیونکہ انکی معتبر کتابوں میں اس قسم کی حرکات سے سخت منع کیا گیا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اپنے علاقی بھائی شیعوں کو اس طرف متوجہ کریں۔ امید ہے ہماری پیش کردہ حوالجات پر غور کر کے اس بدنما دھبّہ کو اپنی پیشانی سے ہٹانے کی کوشش کرینگے جو عوام میں مشہور ہے کہ علماء شیعہ رسم تعزیہ کو جائز جانتے ہیں۔

تعزیہ اور انکے متعلق نوحہ او بین جو کیا جاتا ہے یہ کرنیوالے انکی علت اور اصل وجہ صرف اظہار غم تبلاتے ہیں۔ ہم مانتے ہیں کہ امام شہید کی محبت بیشک اس امر کی مقتضی ہے کہ اس واقع کو یاد کر کے اظہار غم کیا جائے لیکن اس طرح کہ جو امام والا مقام کی مرضی اور تعلیم کے برخلاف نہو۔ انکی مرضی معلوم کرنے کے لئے ہمارے پاس بجز کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اقوال ائمہ اہل بیت کے اور کوئی راستہ نہیں۔ ہم انہی سے معلوم کرتے ہیں کہ ایسے غم والم کے موقع پر کیا کچھ کرنا چاہیے۔

کتاب اللہ قرآن شریف کی صاف تعلیم ہے کہ:-

بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ اُولٰۗىِٕكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ۔ (پ ۲ ع ۳)

مومنین صابرین کو مژدہ سناؤ۔ جو مصیبت کے وقت انا للہ کہتے ہیں یعنی کہتے ہیں کہ ہم سب اللہ ہی کے بندے ہیں اور اُسی کیطرف ہم سب نے جانا ہے جو لوگ یہ کہتے ہیں خدا کی طرف سے انپر شاباش اور رحمت ہے اور یہی لوگ ہدایت یاب ہیں۔"

اس آیت نے ایمانداروں کو مصیبت اور غم والم کے موقع پر تعلیم دی ہے کہ اپنے آپکو اور اپنے تمام متعلقین اور متعلقات کو خدا کی ملک سمجھو اور اُس کے تصرفات کو مالکانہ تصرف جانو اور دل میں اس بات کو جگہ دو کہ

سپردم بتو مایۂ خویش را ❖ تو دانی حساب کم و بیش را

شیعہ کی معتبر حدیث کی کتاب کلینی کی روایات اس بارے میں یہہ ہیں:-

عن جابر عن ابی جعفر علیہ السلام قال قلت لہ ما الجزع قال اشد الجزع الصراخ بالویل والعویل ولطم الوجہ والصدر وجز الشعر من النواصی ومن اقام النواحۃ فقد ترک الصبر واخذ فی غیر طریقہ ومن صبر واسترجع وحمد اللہ عز وجل فقد رضی بما صنع اللہ ووقع اجرہ علی اللہ ومن لم یفعل ذلک جری علیہ القضاء وہو ذمیم واحبط اللہ تعالی اجرہ۔

جابر کہتے ہیں میں نے ابوجعفر سے کہا۔ گھبراہٹ کیا ہے فرمایا سخت گھبراہٹ چیخنا ہے اور واویلا اور سینہ پہ طمانچہ مارنا اور ماتھے سے بال نوچنا جو بین نوحہ کرے اُس نے صبر چھوڑ دیا اور خلاف راستہ اختیار کیا اور جس نے صبر کیا اور انا للہ پڑھا اور اللہ تعالیٰ کا حمد کیا پس وہ اللہ کے کام پر راضی ہوا اور اُس کا اجر اللہ کے پاس ثابت ہوا اور جس نے ایسا نہ کیا اُسپر قضا کا برا حکم جاری ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ اُسکا اجر ضائع کر دیگا۔"

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان الصبر والبلاء یستبقان الی المؤمن فیاتیہ البلاء وہو صبور وان الجزع والبلاء یستبقان الی الکافر فیاتیہ البلاء وہو جزوع

۲ حضرت ابو عبد اللہ نے کہا کہ صبر اور بلا مومن کی طرف دوڑتے ہیں پس بلا اُسکو آتی ہے اس حال میں کہ وہ صبر کرنیوالا ہوتا ہے اور گھبراہٹ اور بلا کافر کیطرف دوڑتے ہیں پس بلا اُسپر آتی ہے ایسی حالت میں کہ وہ گھبرانیوالا ہوتا ہے۔"

عن ابی عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ضرب المسلم یدہ علی فخذہ عند المصیبۃ احباط لاجرہ

۳ ابو عبد اللہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مصیبت کے وقت مسلمان کا اپنی ران پر ہاتھ مارنا اپنے اجر کو ضائع کرنا ہے۔"

عن ابی جعفر علیہ السلام قال من عبد یصاب بمصیبۃ فیسترجع عند ذکرہ المصیبۃ ویصبر حین

۴ حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں جس بندہ کو مصیبت پہونچے اور وہ مصیبت کے ذکر کرنے پر انا للہ پڑھے اور گھبراہٹ کے

ahmadimuslim.de

تقضیاه الا غفر الله له ما تقدم من ذنبه وکلما ذکر مصیبته فاسترجع عند ذکر المصیبة غفر له کل ذنب اکتسب فیما بینهما۔

وقت صبر کرے خدا اُس کے گناہ بخشدیتا ہے اس کے بعد بھی جب کبھی مصیبت اُسے یاد آئے اور وہ انا للہ کہے تو جو گناہ اس نے اس درمیان میں کئے ہونگے سب معاف ہو جائینگے۔"

عن قتیبة الاعشی قال اتیت ابا عبدالله علیه السلام اعود ابناً له فوجدته علی الباب فاذا هو مهتم حزین فقلت جعلت فداك کیف الصبی فقال والله انه لما به ثم دخل فمکث ساعة ثم خرج الینا وقد اسفر وجهه وذهب التغیر والحزن قال فطمعت ان یکون قد صلح الصبی فقلت کیف الصبی جعلت فداك فقال قد مضی لسبیله فقلت جعلت فداك لقد کنت وهو حی مهتما حزینا وقد رأیت حالك الساعة وقد ذهب عنك تلك الحال فکیف هذا فقال انا اهل بیت انما نجزع قبل المصیبة فاذا وقع امر الله رضینا بقضائه وسلمنا لامره ۔ فروع کافی ۔ کتاب الجنائز باب الصبر

قتیبہ اعشی نے کہا میں امام ابو عبداللہ کے پاس انکے بیٹے کی بیمار پرسی کو آیا۔ تو میں نے انکو دروازہ پر کھڑے پایا اور وہ غمگین تھے میں نے عرض کیا بچے کا کیا حال ہے فرمایا: اُسے کچھ افاقہ نہیں پھر اندر گھر میں تشریف لیگئے تو تھوڑی دیر ٹھیر کر باہر نکلے تو آپکا چہرہ خوب چمکتا تھا۔ تغیر اور غم سب دور ہو گیا تھا قتیبہ کہتا ہے میں نے امید کی کہ بچے کو اب بالکل صحت ہو گئی ہوگی اس خیال سے میں نے عرض کیا بچے کا کیا حال ہے فرمایا وہ اپنی راہ پر چلدیا یعنی مرگیا میں نے عرض کیا۔ جب وہ زندہ تھا تو آپ سخت غمگین تھے۔ مگر اس کے مرنے پر آپکا حال ہی دگرگوں ہو گیا یعنی خوش وخرم نظر آتے ہیں یہ کیا بات ہے۔ فرمایا ہم اہل بیت ہیں ہم مصیبت سے پہلے گھبرایا کرتے ہیں (کہ خدا جانے ہم سے صبر ہو یا نہو) مگر جب حکم آلہی آجاتا ہے تو ہم اللہ کی قضا پر راضی ہوتے ہیں اور اس کے امر کو تسلیم کر لیا کرتے ہیں۔"

ان روایات کے علاوہ اور بھی کثرت سے اس مضمون کی احادیث کتاب مذکور میں درج ہیں۔ مگر بوجہ عدم گنجایش کے اتنی ہی کافی خیال کی گئیں اب ہمارے علاقی بھائی شیعہ حکم قرآنی اور ان روایات پر غور کریں اور اپنے پیٹنے اور چلانے کو ان سے مطابق کریں تو بتلادیں کہ ان کے پیٹنے چلانے

سے اکثر اہل بیت خصوصاً امام مظلوم شہید رضی اللہ عنہم راضی ہونگے ہرگز نہیں اسی لئے کسی نیک دل نے کہا ہے ؎

جنت اعلیٰ میں ہیں شاہ حسین ٭ رزق پاتے ہیں وہاں کرتے ہیں چین
پھر بھلا کس واسطے ہو غم کا بین ٭ کرتے ہیں ناپاک ماتم شور وشین

یہ سراسر بے ہودگی کا طومار ہے

پس شیعہ اخبارات سے عموماً اور ایڈیٹر صاحب رسالہ اصلاح سے خصوصاً توقع ہے کہ وہ رسم تعزیہ اور نوحہ کی اصلاح کی طرف توجہ فرمائینگے ؎

من نگویم کہ ایں مکن آں کن ٭ مصلحت بین وکار آساں کن

محرم کے متعلق شرعی حکم صرف یہ ہے کہ ہو سکے تو محرم کی ۹-۱۰ تاریخ کا روزہ رکھے۔ اسکی وجہ بھی یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ طیبہ میں ہجرت کر کے تشریف لیگئے تو یہودیوں کو دیکھا کہ وہ اس ماہ محرم میں روزہ رکھتے تھے دریافت فرمایا تو انہوں نے کہا اس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون سے نجات ہوئی اس شکریہ میں ہم روزہ رکھتے ہیں حضور نے فرمایا نحن احق بموسیٰ ہم تو موسیٰ کے زیادہ نزدیک ہیں پس آپ نے بھی دسویں تاریخ کا روزہ رکھا حدیث شریف میں آیا ہے افضل الصیام بعد رمضان شہر اللہ المحرم یعنی بعد رمضان شریف کے محرم کا روزہ سب سے افضل ہے ایک حدیث میں ہے صحابہ نے عرض کیا حضرت اس دن کی تعظیم یہودی بھی کرتے ہیں اور آپ کو یہودیوں کی مغضوبی کی وجہ سے ان کے ساتھ کسی کام میں بھی موافقت کرنا پسند نہ تھا حضور نے فرمایا لئن بقیت الی قابل لاصومن التاسع یعنی اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو نویں کو بھی رکھونگا۔ مگر اسی سال کے اندر آپکا وصال ہو گیا۔ اس حدیث سے علماء نے لکھا ہے کہ نویں اور دسویں دونوں دنوں کا روزہ رکھنا سنت ہے اگر دو نہ رکھ سکیں تو دسویں کا ہی کافی ہے۔

امید ہے ناظرین اس تحریر سے فائدہ اٹھائیں گے اور بد رسم تعزیہ کے مٹانے میں مقدور بھر کوشش کرینگے۔ اللہم وفقنا لما تحب وترضی۔

ترغیب فنڈ

میں منشی شیخ مہر الدین صاحب امرتسری نے مبلغ عہ اور منشی عزیز الدین صاحب پنشنر فیروزپوری نے عہ اور محمد عبدالسبحان صاحب از مقام نگوری دربانج ۸ر اور منشی شجاع الدین سب انسپکٹر ... رحمت فرمائی جزاہم اللہ کل الجزاء جنمیں سے عہ مولوی رحمت اللہ صاحب ساکن چاندہ پور ضلع شاہجہانپور کے نام لگایا گیا صاحب موصوف نے بوجہ عدم استطاعت عجز از خود دیا اور ایک اخبار رسالہ کے لئے بنام سید محمد شاہ موضع دہ پورا والے ڈاکخانہ فتح گڑھ ضلع گورداسپور جاری کیا گیا۔ باقی ۱۲ر خاکسار علم الدین محاسب ترغیب فنڈ۔

مرزا صاحب قادیان اور مولوی عبداللہ اہل قرآن

خوب گذریگی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو

مولوی عبداللہ اہل قرآن جنکا عقیدہ ہے کہ احادیث سے بالکل منکر ہیں۔ صرف قرآن شریف ہی کو مدار عمل جانتے ہیں۔ مرزا صاحب قادیان کو مباحثہ کی دعوت دی کہ قرآن شریف سے اپنے دعوی کا ثبوت بتلاؤ۔ غالباً اس سوال کو ہر ایک دانا منصف مزاج معقول کہیگا۔ مگر افسوس کہ قادیانی ایڈیٹر کے محاورہ اور اصطلاح مین انصاف کا لفظ مہمل لکھا ہے۔ جسکے معنے کچھ بھی نہین لکھے۔ اسلئے قادیانی اخبار بدر نے ثابت ہی اپنے معنی ہی انصاف سے اس درخواست کا جواب ان الفاظ مین دیا کہ:-

مولوی چکڑالوی کے چیلنج کا جواب

"رسالہ اشاعت القرآن مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۰۸ء مین ابا محمد حیثیتے ایک مضمون بعنوان کھلا نوٹس شائع کیا ہے۔ کہ مرزا صاحب مولوی عبداللہ چکڑالوی کے ساتھ مباحثہ کرلین اور انسے قرآن شریف سے اپنے دعوی مہدویت و مسیحیت کے دلائل پیش کرین۔ یہ بات کسی مولوی سے مخفی نہین۔ اور بابا جیو بھی جانتے ہین کہ حضرت اقدس سلسلہ مباحثات کا بند کرچکے ہین۔ جہانتک فردی امر مناسب تہا۔ حضرت نے بذریعہ مباحثات کے بھی مخالفین پر اتمام حجت کیا لیکن اب مدت سے حضرت اقدس ایسے مباحثات کی نسبت اپنی کتاب انجام آتھم مین شائع کرچکے ہین۔ کہ ہم نہین کرینگے۔ ہان اگر مولوی عبداللہ صاحب بحیثیت مباحثہ بلکہ اپنے شبہات دور کرانے کے لئے مہذب طریق پر درخواست کرین اور اسمین اپنا یہ شبہ پیش کرین۔ کہ یہ دعوے قرآن شریف کے خلاف ہے اور مخالفت کی وجہ بھی لکھین۔ تو اس وقت ان کی ازالہ شبہات کی طرف توجہ ہوسکتی ہے کیونکہ بار ثبوت ان کی گردن پر ہے کہ وہ یہ ثابت کرین۔ کہ یہ دعوی قرآن شریف کے نصوص صریحہ قطعیہ کی مخالف ہے" ۲۴ جنوری

اس جواب مین گو ایڈیٹر بدر نے اپنے مرشد پیر طریقت کرشن قادیان کی تقلید کی ہے کیونکہ یہی جواب کرشن جی نے خاکسار کو دیا تہا جب مین ان کی درخواست کے مطابق ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو قادیان مین پہنچا تہا۔ مگر افسوس کہ بدر کے قابل ایڈیٹر نے اس جواب دہی مین ایمانداری اور دیانتداری سے کام نہین لیا جسکی تفصیل ہم بتلاتے ہین رسالہ انجام آتھم مین جسکا حوالہ دیا ہے۔ صرف اتنی عبارت ہے کہ وقد قضا ان لا یخاطب العلماء بعد ھذہ التوضیحات ولو یسبونا (ص ۲۸۲) یعنی اس سے بعد ہم علماء کو مخاطب نہ کیا کرینگے۔ گو وہ ہمکو گالیان دین۔ یہ کتاب ۱۸۹۶ء مین چھپی ہے اس سے بعد کرشن قادیانی نے کئی ایک رسالون مین علماء کو مخاطب کیا۔ جوابات دیئے حتی کہ نومبر ۱۹۰۲ء کو رسالہ اعجاز احمدی خاص اس خاکسار کے نام پر ڈیڈیکیشن (تذکرہ) تہا اسمین میرے علاوہ تمام کو مخاطب کیا ہے اور قصیدہ عربی کا جواب مانگا ہے بلکہ تمام اخبارون مین بذریعہ اشتہار تمام علماء کو مخاطب کرکے اپنا معجزہ ثابت کرنے کا چیلنج دیا تہا۔ کیا یہ خطاب علماء کو نہ تہا؟

اچھا یہ بھی جانے دیجئے۔

۲۵ مئی ۱۹۰۰ء کا اشتہار معیار الاخیار ملاحظہ دیکھئے کرشن جی لکھتے ہین:-

"بہتر ہے اسلام کے علماء آپ لوگ ایک مجلس مقرر کرین۔ جس مجلس کے سرکردہ آپکیطرف سے چند ایسے مولوی صاحبان ہون جو آپ لوگون کے نزدیک مسلم ہون۔ پھر ان پر واجب ہوگا کہ منصفانہ طور پر **بحث کریں**۔ اور انکا حق ہوگا۔ کہ تین طور سے مجہ سے تسلی کرالین۔ اول قرآن و حدیث کی رو سے وغیرہ"

کیا یہ خطاب علماء کو نہین ہے کیا یہ **بحث** کے لئے مطالبہ نہین ہے۔ کیا ۱۹۰۲ء و ۱۹۰۰ء ۱۸۹۶ء سے بعد نہین ہے۔ پہر یہ کیا ماجرا ہے کہ کرشن جی ۱۸۹۶ء مین تو علماء کو مخاطب نہ کرنے کا وعدہ کرین۔ مگر اس سے بعد ہر تصنیف مین مخاطب کرکے اپنے اقرار کو بھول جاتے ہین آہ! سچ ہے ؎

کیونکر مجہے باور ہو کہ ایفا ہی کریں گے
کیا وعدہ او نہین کرکے مکرنا نہیں آتا

خیر اس وعدہ خلافی پر تو تعجب نہین بقول ناصح وعدہ توڑنے ہی کیلئے ہوتے ہین۔ اور حدیث مین منافقون سے اس فعل کے وقوع کی خبر بتلائی گئی ہے مگر تعجب تو یہ ہے کہ جب کوئی مخالف مرزا جی کو مباحثہ کے لئے للکارتا ہے تو آپ اور آپکے دام افتادہ سخت اندہی تقلید اور جہالت بلکہ کمال بیحیائی سے کرشن جی کے انجام آتھم کا حوالہ دیکر مباحثہ سے طرح دینے کا بہانہ نکال لیتے ہین۔ حالانکہ انجام آتھم سے بعد خود ہی اس قول و قرار کو توڑ بھی چکے ہین۔ آہ! ؎

نہین وہ قول کا سچا ہمیشہ قول دیکر
جو اس نے ہاتہ میرے ہاتہ پر مارا تو کیا مارا

کیا کوئی حقیقی باپ کا بیٹا[ل] ہے جو ہمارے پیش کردہ حوالجات کا جواب دے سکے ؎

اولئک ابائی فجئنی بمثلہم + اذا جمعتنا یا جریر المجامع

ل مجازی بیٹیوں سے کچھ نہ ہوگا۔ جیسے عبداللہ آتھم کو نطفہ کہیا ... [illegible]

ahmadimuslim.de

تفسیر ثنائی کے متعلق ایک اہل علم کی تازہ رائے

جناب مولوی حکیم محمد حسین صاحب از بنارس دال منڈی تحریر فرماتے ہیں :-

مخدومی مکرمی معظمی جناب مولوی فاضل امرتسری دام فیضکم - بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - گذارش یہ ہے کہ اس خاکسار نے تفسیر ثنائی کو از اول تا آخر مع حواشی وغیرہ دیکھا اسکے دیکھنے اور پڑھنے سے نہایت ہی مسرت ہوئی بندہ کا پڑھنا معمولی طریق سے نہیں تہا - بلکہ نہ ہزار تفکر سے کام لیا گیا ہے بفضلہ تعالیٰ ایسی تفسیر زمانہ حال کے موافق زمانہ حال کے اعتراضات کو صرف ترجمہ ہی سے رفع کرنیوالی میری نظر سے نہیں گذری ... یہ ہے کہ مخالفین اسلام کے اعتراضات منجملہ بعض ظاہر ... اسلام کی ... کا برجستہ ترجمہ ہی میں قلع قمع کر دیا گیا اور کہ شان نزول کس میں اسلوب بیان ہوا - اور جسقدر تناقض آیات قرآنی میں ظاہر محسوس ہوتا تہا - کس خوش اسلوبی سے رفع کیا گیا - اور نیز مسئلہ قرأۃ خلف الامام قابل دید ہے بشرطیکہ بعدم تعصب و بشرطیکہ بوجود انصاف و تدبر و تفکر غرض میری زبان قاصر ہے بیان تعریف سے جسقدر کہ کوزہ میں بند کیا گیا ہے خداوند کریم ایسی ذات با برکات کو اپنی عمر طبیعی کو پہنچاوے کہ بندگان خدا فیضیاب ہوں - اور آپکو دنیا اور آخرت میں درجات حاصل ہوں - آمین - محمد حسین

چار جلدیں چھپ کر طیار ہیں جنمیں چودہ پاروں کی تفسیر مع حواشی آگئی ہے قیمت مع محصول (سےہ) پانچویں جلد چھپ رہی ہے - ناظرین دعا کریں کہ ساری تفسیر جلد ختم ہو -

روز قیامت ہر کسے در دست گیرد نامہ

من نیز حاضر مے شوم تفسیر قرآن در بغل

درخواست

اخبار اہلحدیث کا داد شیدا مجھے بہت شوق ہے - کون مبارک وقت آویگا - کہ ہمارے نصیب بھی اخبار اہل حدیث کا مطالعہ ہو گا - کوئی صاحب فی سبیل اللہ میرے نام اخبار اہلحدیث جاری کرائیں تو اجر عظیم پاویں

بندہ چراغ الدین معرفت چوہدری پور محلہ سبکلان ڈاکخانہ جیبرہ ضلع سیالکوٹ

درخواست

میں ایک غریب طالب علم ہوں - اہل حدیث اخبار کا شائق ہوں - کوئی صاحب میری مدد کریں - محمد یعقوب طالب علم معرفت منشی امیر حسین صاحب سرور محلہ شاہ گنج ڈاکخانہ جھنجھرو بانکی پور -

---

ہم بخاری پرست کسی وجہ سے نہیں

معزز احباب آجکل کے متعصبین عداوت

ہٹ سے صرف ہمکو توحید میں مستقل اور تباع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سرگرم دیکھکر کبھی وہابی بناتے ہیں اور کبھی وہابی کہتے ہیں - کبھی لامذہب تو کبھی غیر مقلد - ان سب سے قطع نظر اہل فقہ کے کسی پرچہ میں ہمارا نام بخاری پرست رکہا گیا ہے گو ہمکو ایک وجہ سے رنج نہیں - مگر ہم ہماری جماعت اہل حدیث کی خاطر اور اُن کے خوش کرنے کیلئے اسکے متعلق کچھ لکھتے ہیں - اول وہ وجہ سن لیجئے - جس سے ہمیں رنج نہیں - ایک اس سبب سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فداہ ابی وامی کے متبعین صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو صرف توحید اور اتباع ہی کی وجہ کفار سے صابئین کا خطاب دیکر کہا جاتا - کیا معاذ اللہ اگر آج بھی اسیطرح کے نام منتخب کئے جائیں - دوسری وجہ جیساکہ عیاں ہے اور ناقص خطاب دیا گیا ہے - جو شاید کم ذہن کم فہم کے کبھی سمجھ میں نہ آئے - کیونکہ جو لوگ کتاب بخاری پڑھنے سے بخاری پرست ہو جائیں - تو لازم آتا ہے کہ ہر کتاب کا قاری اون کے مصنفین کو پوجنے والا کہلائے وھذا المحال - یہ تو کوئی نہ کہیگا اور نہ کوئی ایسا کہنے کو گوارا کریگا - خیر جیسی سمجھ جیسا علم ویسی بات ویسا خیال - اب ہم اصل مطلب پر آتے ہیں - کہ ہم بخاری پرست کسیطرح نہیں ہو سکتے - اسلام میں توحید ایک اعلیٰ رکن مانی گئی ہے توحید باری تعالیٰ ہی پر نجات کا دار و مدار کہا گیا ہے - جیسے ارشاد باری ہے - ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذالک لمن یشاء - اسی طرح توحید سے کلام رب العالمین بھرا پڑا ہے - رات دن ہم جو اپنی نمازوں میں ایاک نعبد و ایاک نستعین اور اشھد ان لا الہ الا اللہ پڑھتے ہیں - توحید کو بار بار یاد دلاتے ہیں سمجھتے ہیں کہ خدا کے سوا کسی کو معبود نہ سمجھو - خدا ہی کی عبادت کرو - اور خدا ہی سے مدد چاہو - مدد مانگو جب ایسا ہی اسی توحید کے قیام کی وجہ اہل حدیث وہابی وغیرہ کے ساتھ بدنام ہوئے تو پھر کیسے امام بخاری کی پرستش کرنے لگے - یارو ! تم تو ابھی اسی توحید پر قائم رہنے کی وجہ گلی گلی پکارتے پھرتے تھے - کہ یہ جماعت اہلحدیث اولیاء اللہ کی دشمن ہے اولیاء اللہ سے مدد نہیں چاہتی - کیا تم ان سب باتوں کو بھول گئے - کیا تم نے محض اپنے تعصب سے ایک جھوٹ بات لگا دی - زبردستی بخاری پرست نام رکھ دیا - مگر کیوں تمہارے اسی مضمون مندرجہ اہل فقہ کے ذیل میں جو یہ فقرہ مرقوم ہے - سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ تم نے محض تعصب سے یہ خطاب عنایت فرمایا ہے اور وہ فقرہ یہ ہے "ہم اسوجہ سے بخاری پرست کا خطاب دیتے ہیں - کہ اونہوں نے ہمیں گور پرست کا خطاب دیا ہے" اس فقرہ کے بعد ہم اسکو گور پرست کہنے کی وجہ بھی بتلا دیتے ہیں - یہ لوگ اس پیاری توحید کے قائل نہیں ہیں اشراق

مین عموماً اور اس امت مین خصوصاً تاکید ہے ۔ اور اس قاہر جبار رحیم کو قادر علی کل شئی نہین سمجھتے ۔ بلکہ قبور پر جاتے ہین ۔ اُسی وحدہٗ لاشریک لہٗ کی مخلوق سے ہر مطلب کے خواہان ہوتے ہین ۔ قوم عیسائی تثلیث کی قائل ہے ۔ تو یہ لوگ لاکھون کے قائل لاکھون ہزارون اولیاء اللہ کے قبر پرست اسی وجہ سے محققین کاملین سلف وخلف کیطرف سے انکو یہ خطاب گور پرستی کا دیا گیا ہے ۔ ان کی ان اور ایسی ہی کرتوتون کی وجہ سے یہ خطاب انکے لئے بہت زیبا ہے ۔ مگر افسوس تو یہ اور ہم حیران ہین نہ ہمنے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ کو اجمیر سمجھا ہے ۔ نہ گلبرگہ پھر ہم کیسے بخاری پرست نہ ہی ہم کسی غیر سے حاجت طلب کرنیکو جائز رکھتے ہین ۔ پھر ہم کیسے امام بخاری کے پوجنے والے کہلا ئینگے ۔ اے محمدی بھائیو ! بخاری پرست کا آپکو خطاب دینے سے آپ ہی پر یہ بات صادق نہین آئی ۔ بلکہ اس سے ایک طرح کی تجہیل وتحقیر امام ہمام سید المجتہدین قدوۃ المحدثین حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ کی بھی مقصود ہے ۔ وہ کیا ؟ وہ یہی کہ گویا امام بخاری معبود و مسجود بن گئے جو امام بخاری کی خلاف شان ہے ۔ مین سخت حیران ہون کہ انہون نے امام بخاری کا پیچھا کیون لیا ۔ امام بخاری نے انکا کیا بگاڑا ۔ کیون یہ لوگ امامانِ دین کی توہین کرنا شروع کر دیتے ہیں ۔ کوئی کہتا ہے کہ امام بخاری جاہل تھے ۔ کوئی لکھتا ہے کہ امام بخاری غیر فقیہ بے سمجھ تھے اور ابھی عمر کریم حنفی عظیم آبادی نے تو غلم مار دیا ہے کہ امام بخاری پر سینکڑون نے جرح کی خود امام مسلم نے گو دبے جرح کی ہے یہ سب غلط ہے ہمارے مضمون سید المجتہدین محمد بن اسمعیل البخاری کا مین تم نے معلوم کر لیا ۔ کہ بخاری پر کسی نے جرح نہ کیا بلکہ امام مسلم نے ناخوشی ظاہر کی ہو معلوم نہین وہ کس کی طرف ہے ۔ اگر یوں فرضاً بفرض محال ۔ ہم اسکو تسلیم بھی کر لیتے ہین کہ امام بخاری پر جرح ہوئی ہے تو کیا معنا اُن المجتہد یخطی ویصیب ۔ دیکھو خود امام ابی حنیفہ رحمۃ اللہ پر ہزارون جا بیجا کسی نے جرح کیا ہے خصوصاً امام ابی یوسف ۔ امام محمد زفر ۔ وغیرہم نے لاکھون ان گنت جانے ۔ لوگ یہ خیال نہین کرتے ۔ کہ ہمارے امام پر لاکھون جائی جرح ہوئی ہین ۔ ہم کس منہ سے امام بخاری پر الزام لگائین ۔ مین دعوے سے کہونگا ۔ کہ کسی نے امام بخاری پر جرح نہین کی ۔ اس وجہ سے حضرت قدوۃ المحدثین امام ہمام بخاری رضی اللہ عنہ پر کسی نے جرح نہ کی کہ انہون نے ہر اپنے اجتہاد کو حدیث سے نکالا ۔ جیسے ہم گذشتہ مضمون سید المجتہدین محمد ابن اسمعیل البخاری مطبوعہ مورخہ ۱۸ شوال ۱۳۲۴ھ مین ایک حدیث لا کر اُس سے ماخوذ مسائل جو امام بخاری نے نکالے تھے ۔ بتلایا تھا ۔ اور رہے دوسرے آئمہ جیسے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ وغیرہ نے اکثر جگہ اپنے قیاسات سے کام لیا ۔ اسی وجہ سے اُن کے قیاسات کبھی صحیح اور ٹھکانے لگے ۔ اور اکثر اوقات مخالف حدیث ہوئے ۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ نے اس پیارے ڈھنگ سے کام لیا ہے کہ ہر بات اور ہر مسئلہ بغیر حدیث کے نہین چلے ہین احادیث کے باب باندھے ہین تو قرآنی آیات سے یا حتی الامکان حدیث کی عبارت سے اپنی عبارت کو بھی بہت کم لاتے ہین ۔ اور پھر ایک ہی حدیث پر کئی باب لا کر اسی حدیث سے نئے نئے مسائل نکالتے ہین ۔ حاصل یہ کہ امام بخاری ایک مجتہد مستقل ہین ۔ اور نہ کسی نے جرح کی ۔ ایسے مجتہد عظیم کی شان مین یہ گستاخیان ٹھیک نہین اور ایسے محتاط توحید اور اتباع مین پختہ حضرت سید المجتہدین کیطرف معبود یا مسجود کی نسبت کرنا اچھا نہین اور زبردستی بیچاری جماعت اہل حدیث کو جس نے اپنا مسلک توحید وسنت کو بنایا ہو بخاری پرست کا خطاب دینا نادانی ہے فقط

راقم ابوالنعیم محمد عبدالعظیم تلمیذ الرحیم محمدی السنی حیدرآبادی

علماء احناف سے دو دو باتین متعلق تقلید

نامہ نگار اپنی رائے کے مالک ہین

آئیے اجامی احناف وبائی تقلید اس خاکسار زرہ بیمقدار کی وہ تقریرین جو انصاف سے پُر اور تعصب سے خالی ہین ہمہ تن متوجہ ہو کر سنئیے اور سوچئے انصاف کیجئے !

کچھ سوچئے ذرا تو کچھ انصاف کیجئے ✦ زنگ کبھی سے شیشہ دل صاف کیجئے

حیف صد حیف کہ زمانہ حال مین اکثر سے وہ وہ حرکات نازیبا صادر ہونے لگین ہین کہ بجائے رحمت رحمان کے شیطان کا حلول ہوا بلکہ مجسم شیطان انکو کہا جاوے ۔ تو بجا ہے یا آیت مثل الذین حملوا التوریۃ کا مصداق کہو تو بہت بجا ہے پھر بھلا حق بات کا الیون کے پاس کیا تپاک ہے ۔ اور یہ امر اہل انصاف ودور از اعتساف پر ہویدا ہو ۔ کہ تمام علوم شرعیہ و دلائل سمعیہ کا پیشوا ومقتدا حدیث کلام رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم ہے فروعات فقہیہ اور روایات سمعیہ وہی قابل سند و اعتبار ہین جو اصول حدیث سے مستند و بے انکار ہین عبادات مین بھی یہی حدیث شریف اصل الاصول ہے اور معاملات مین بھی یہی مستند ومعتبر ہے ۔ غرضیکہ حدیث اصل اصول جملہ عقائد واحکام اور سنت سنیہ ہے مرکز دائرہ حلال وحرام ہے ۔ خلاف اسکا مردود ان درگاہ معبود ہے ۔ اور جو عبادت واطاعت کہ بلا سند حدیث ہو محض بے سود ہے ۔ پس ہر مومن باللہ والرسول کو لازم ہے کہ ان قواعد حدیث پر لحاظ کر کے جس مسئلہ فقہ کو مخالف کتاب اللہ وحدیث رسول اللہ پاوے ۔ چھوڑ دے ۔ کتب فقہ کے مسائل خدا صحابہ وارع ماکدہ کا سا معاملہ رکھو ۔ تعصب ونفسانیت نہ برتو ۔ مسائل اجتہادیہ

بوقت ضرورت بلا ترجیح مذہب عمل کرو۔ اور یہ کہ تحقیق مذہبی اور دینی مسائل اور تفتیش علمی و کتب دینی و رسائل بہت عمدہ چیز اور پسندیدہ رسول امین و خداوند عزیز ہے اور بے تحقیقی اور تقلید آبائی ناپسندہ اور تعصب و نفسانیت کا دور بے تمیزی اور حفظ شریعت اور انتظام دینی اور تمام ارکان اسلام ہر مسلمان پر فرض ہے۔ سو جاننا چاہیئے کہ اگرچہ تقلید کا رواج سینکڑوں برس سے ہے اور ہزاروں آدمی مبتلا ہیں۔ اور اس تیرہویں چودھویں صدی میں متعصب لوگ اسکو فرض واجب بھی بتلانے لگے لیکن بنظر انصاف اور تحقیق دیکھا جاوے۔ تو قرآن مجید میں بھی اس کی مذمت ہے اور اس امت مرحومہ کے بہت سے معتبر علماء بلکہ وہ خود مجتہد جنکی تقلید کو واجب ٹھہرایا جاتا ہے۔ برابر تقلید کی مذمت اور سب کو اس سے بچنے کی وصیت کرتے چلے آئے۔ چونکہ محض باطل ہے اور کبیرہ گناہوں میں سے ہے بلکہ اس آیت پومنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض میں تھوڑے غور کے بعد خود ہی کہنا پڑیگا کہ کفر ہے۔

پس جاننا چاہیئے کہ تقلید اصطلاح شرع میں اسکا نام ہے۔ کہ دین کے معاملات میں ایسی باتوں پر عمل کرے جو اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ نے نہیں بتائیں چنانچہ نفشکی معتبر کتاب شرح مسلم الثبوت مطبوعہ نولکشور صفحہ ۲۴۰ میں ہے التقلید العمل بقول الغیر من غیر حجۃ یعنی تقلید اسکو کہتے ہیں کہ کسی کے قول پر بلادلیل عمل کرے۔ یعنی خواہ اس قول پر قرآن و حدیث دلیل ہو۔ یا نہو۔ اور جس عمل کرتا ہو اب وہ آیات نقل کیجاتی ہیں جو تقلید کو باطل کرتے ہیں:۔

ملہ واذا قیل لھم اتبعوا ما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما وجدنا علیہ آباءنا اولو کان الشیطٰن یدعوھم الی عذاب السعیر (سورۃ لقمان رکوع ۳)

ملہ اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ الخ (سورۃ توبہ رکوع ۵)

ملہ واذا قیل لھم اتبعوا ما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما الفینا علیہ آباءنا اولو کان آباؤھم لا یعقلون شیئا ولا یھتدون (سورۃ بقرہ رکوع ۲۱)

ملہ ولا یشرک فی حکمہ احدا (سورۃ کہف رکوع ۴)

ملہ ویوم یعض الظالم علی یدیہ۔۔ یلیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا (سورۃ فرقان رکوع ۳)

ملہ یویلتی لیتنی لم اتخذ فلانا خلیلا (سورۃ فرقان رکوع ۳)

ملہ ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جھنم وساءت مصیرا (سورۃ النساء والمحصنت رکوع ۳)

ملہ ولئن اتیت الذین اوتوا الکتاب بکل آیۃ ما تبعوا قبلتک (سورۃ البقرۃ رکوع ۱۷)

ملہ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ ج وھو فی الاخرۃ من الخٰسرین (سورۃ آل عمران رکوع ۹)

ملہ وکذلک ما ارسلنا من قبلک فی قریۃ من نذیر الا قال مترفوھا انا وجدنا آباءنا علی امۃ وانا علی آثارھم مقتدون (سورۃ زخرف رکوع ۲)

ملہ اس مضمون کی آیت سورہ حج رکوع ۱ میں ہے:۔

ومن الناس من یجادل فی اللہ بغیر علم ویتبع کل شیطٰن مرید

ملہ سورہ قصص رکوع ۵ میں ہے۔ فان لم یستجیبوا لک الخ

ملہ۔ سورہ قصص رکوع ۷ میں ہے:۔ ونزعنا من کل امۃ شھیدا

ملہ۔ ان الذین یجادلون فی آیٰت اللہ الخ (سورہ مومن رکوع ۶)

ملہ۔ فھل ینظرون الخ (سورہ فاطر رکوع ۵)

ملہ۔ الذین یجادلون فی آیٰت اللہ بغیر سلطان الخ (سورہ مومن رکوع ۴)

ملہ۔ وما ارسلنا من قبلک الا رجالا الخ (سورہ نحل رکوع ۶)

ملہ۔ او تقولوا انما الخ (سورہ الاعراف رکوع ۲۲)

ملہ۔ ولقد ذرانا لجھنم کثیرا الخ (سورہ الاعراف رکوع ۲۲)

ملہ۔ واذا فعلوا فاحشۃ قالوا الخ (سورۃ الاعراف رکوع ۳)

ملہ۔ سیقول الذین الخ (سورۃ الانعام رکوع ۱۸)

ملہ۔ وان کثیرا لیضلون الخ (سورۃ الانعام رکوع ۱۴)

ملہ۔ وان تطع اکثر الخ (سورۃ الانعام رکوع ۱۴)

ملہ۔ قل لا اتبع اھواءکم الخ (سورۃ الانعام رکوع ۷)

ملہ۔ واذا قیل لھم تعالوا الی ما انزل اللہ الخ (سورہ المائدہ رکوع ۱۴)

ملہ۔ وان احکم بینھم بما انزل اللہ الخ (سورہ المائدہ رکوع ۷)

ملہ۔ واذا قیل لھم تعالوا الخ (سورۃ النساء رکوع ۹)

ملہ۔ کل الطعام کان حلا الخ (سورۃ آل عمران رکوع ۱۰)

اس میں اسکے علاوہ بھی ہے۔ (باقی آئندہ)

الہامی کتاب | وید و قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث ہے۔ قیمت ۱۲

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن قیمت ۲ + فتوحات اہلحدیث ...

ahmadimuslim.de

قصیدہ رائیہ بجواب قصیدہ مزائیہ

(گذشتہ سے پیوستہ)

سمعنا واقررنا بان ثلاثة ۔۔۔ من الاوجه اللتی تلوح وتزهر
تکون بها اشیا لمن قد اتیها ۔۔۔ فمن لم یسلها ایعاب ویوتر
فمنهن احساس سلیم وبعدها ۔۔۔ یعدون اخبار الصدق مخبر
وثالثها عقل وثم جمیعها ۔۔۔ ولیس سواها وجه یتحیر
فقول الله الخالق ثم نبیه ۔۔۔ لیعمهما الاخبار بالصدق فاشکروا
وکذلک اخبار الا ناس کثیرهم ۔۔۔ اذا اخبرنا بالتواتر فازیروا
لیفضل بمن کان فیه مسدکا ۔۔۔ یقول الایا لیت قومی لیشعر
بانی فصلی ضل عن مسلکی فلا ۔۔۔ مسلک یهدی الطریق ولیکن
لیقید طورا لغوه بزیادة ۔۔۔ واخری بنقص فهو همسیان یصفر
یفور کتنور مرارا وربما ۔۔۔ یفوه بحاشی ربه یتضور
الم یدر ان الاطلاع علی الغیب ۔۔۔ لاینفع المرء الذی لا یعذر
اذا کان مما لیس یعثره علی ۔۔۔ مشارع الشرع الحمید یقصر
وذالک مختص بمختار ذی العلا ۔۔۔ نبیا ان یعطی من یشاء ویقتر
والافذ خ فالسه للبینا ۔۔۔ جهارا فلم ینکره الا المعذر
جهارا بلا شک حریب یبیته ۔۔۔ بحضر اصحاب صغیر ومصغر
ولیس نبیا عندنا بل محقر ۔۔۔ صبی وفی امره لا یوقر
ولیس ولیا فانما بحبه ۔۔۔ لامر الا الحق ذالک المحوکر
بل شک فی اسلامه ووفاته ۔۔۔ سواه وذا یروی ویعو ویوثر
علی ان اخبار الا بریب یریبها ۔۔۔ وحجر الریاب امر مفتعر
ولیس من الحق الحقیق لدی الوری ۔۔۔ ولا مثل یحیی دیو عجی یوثر
ودعواہ المسیح القادیانی فی ۔۔۔ اقول علی علم بها یختفی
فقد ابطلوا دعواه من غیر بینة ۔۔۔ مرارا ولم ینکره الا المنکر
عجبت لقوم کیف زال عقولهم ۔۔۔ یهدمن اما امره لا یشعر
الم ینظروا ان الفراسة حقنا ۔۔۔ اذا حصلت فینا به نتدخر
فنخبر طورا ان هذا نصرنا ۔۔۔ وهذا یفید القوم حقا ینصر
وهذا یرم العلم والدین ۔۔۔ وهذا المشعر الغرور یدنقر

باقی باقی

اخبار اہل فقہ امرتسر کے ایڈیٹر کو دوستانہ نصیحت

جناب ایڈیٹر صاحب! التسلیم ۔ گو میں نے آجتک اہل فقہ کا کوئی نمبر نہیں دیکھا ہے۔ لیکن اکثر دوستوں کی زبانی سے یہ بات محقق ہوئی ہے کہ آپ شرک و بدعت کی اشاعت کے علاوہ اصح الکتب بعد کتاب البارئ صحیح بخاری کی تردید و تخریب میں مصروف ہیں۔ یاد رہے کہ آپ کا یہ فعل اور یہ طریقہ ہرگز ہرگز مذہب حنفی کی حمایت و اشاعت میں نہیں شمار کیا جاسکتا ہے +

شرک و بدعت کی اشاعت اور بخاری شریف کی تردید میں اہل تشیع کی ہمزبانی کا نام مذہب حنفی نہیں ہے سراج الائمہ والدین حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو کیوں بدنام کرتے ہو۔ علماء دیوبند سے (جو در حقیقت حنفی اور نعمانی کہلانے کے مستحق ہیں) سبق حاصل کیجئے۔ اس مکروہ طریقہ سے باز آئیے میں خود حنفی ہوں حنفی مذہب کی حمایت و اشاعت کو پسند کرتا ہوں لیکن حنفی مذہب کی نہ کہ شرک و بدعت کی۔ پس باز آئیے۔ اس طریقہ کو چھوڑ دیجیے۔

مرا و ما نصیحت بود و گفتیم ✦ حوالت با خدا کردیم و رفتیم

شیخ احمد اللہ ازدہلی

میاں مٹھو پڑھنا ہے تو پڑھو نہیں تو پنجرہ خالی کرو

(نامہ نگار خصوصی ازدہلی)

اڈیٹر اہل فقہ کی بے بسی کا کیا بیان کیا جاوے جب بھی اہلحدیث کا مقابلہ کرنے بیٹھے اُدھیڑ بُنی لگی بغلیں جھانکنے۔ حضرت مولوی فاضل بیچارے تو جاہل سمجھ کر ٹال رہے تھے کچھ دنوں تک یہی باعث تھا کہ مولانا نے توجہ نہ کی۔ آپ بغلیں بجاتے رہے اناپ شناپ اُڑاتے رہے خوب ہی سُر الاپ گاتے رہے۔ اب جو فاضل اجل نے قافیہ تنگ کیا تو ساری شیخی کرکری ہوگئی۔ اہلحدیث نے شروع نومبر سے اجتہاد کا مضمون شروع کیا تو کچھ بنائے نہ بنی۔ نومبر سے اب تک مسلسل یہ مضمون جو نہایت اعلیٰ دلائل سے پُر تھا نکلا کیا اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی نکلتا رہیگا۔

آپنے اس عنوان سے بھی کچھ نقل قافیہ اُڑائی مگر ہم سمجھ گئے تھے کہ یہ حضرت چین بول جائینگی اہلحدیث کے آگے کچھ دال نہ گلی گی آپنے تقلید کا شرک کیا بیچ الکیا اہلحدیث کے ایک نمبر کا بھی پورا جواب اب تک نہ دیا۔ ہاں رأس المحدثین سیدنا امام بخاری رضی اللہ عنہ کی شان رفیع میں ہرزہ درائی کرنے لگے۔ دوسری جانب مجدد السنہ مشرقیہ ظلہ العالی سے چھیڑ چھاڑ شروع کردی۔ حدیث احاد ناسخ قرآن ہوتی ہے۔ بار بار آپ یہی پوچھتے اُٹھے۔ کہ کہاں ہے کہاں ہے مجدد السنہ نے اصول معقول سے سمجھایا آپ نے سمجھے جب اس نے ایک ہاتھ جمایا تو نہایت ہوگئی۔ اب کیا سوگئے۔ ارے میاں جاگو مباحثہ سے نہ بھاگو مجدد السنہ نے دیکھو تو سہو تمہاری عربی شعر اور بیشانی کے نوشتہ حدیثوں کی نسبت انتخے کیا سمجھا ہے آنکھیں کھولو۔

فتاوے

س نمبر ۱۱۸ - زید کے پاس دو عورتیں موجود ہیں اور دونوں سے کوئی اولاد نہیں - اب زید بغرض اولاد ایک تیسری عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے - بذریعہ خط و کتابت کے زید کی اور لڑکی کے والد کے درمیان جو معاملات تھے وہ سب طے ہو چکے تھے - اور ہر دو رضامند ہو گئے تھے - لڑکی کے والد نے زید کو نکاح کے واسطے بلا بھیجا - زید چونکہ ملازم سرکار ہے اسلئے بحصول رخصت ایک یوم الہ آباد سے آگرہ گیا - مگر نکاح کے وقت کسی تنازع کے سبب عقد نہ ہو سکا - اور دوسرے روز زید اپنی ملازمت پر واپس الہ آباد آ گیا - اسکے بعد لڑکی کا باپ زید کو والد کے پاس جو اُسکے شہر میں تھے پہنچ گیا اور کہا کہ ہم ہر طرح سے رضامند ہیں - زید کا نکاح کر دو اب چونکہ زید کو دوبارہ رخصت نہیں مل سکتی ہے - اسلئے قاضی شہر آگرہ نے زید سے بذریعہ خط کی قبولیت و اجابت منگا کر نکاح کر دیا - اور اسکو رجسٹر میں درج کر لیا - بعد اس نکاح کے لڑکی زید کے والد کے گھر چند روز رہی - اب اس میں اختلاف پیدا ہوا کوئی کہتا ہے - کہ یہ نکاح جائز ہے کوئی کہتا ہے جائز نہیں ہو مہربانی کر کے بذریعہ اخبار اہلحدیث تحریر فرماویں کہ یہ نکاح مشروعاً جائز ہوا یا نہیں - جزاکم اللہ خیرا -

راقم عبد الحکیم (از الہ آباد)

ج نمبر ۱۱۸ - سوال خواہ مخواہ لمبا کیا گیا - مطلب تو صرف اتنا ہے کہ بذریعہ خط و کتابت کے نکاح ہو سکتا ہے - یا نہیں ؟ جواب یہ ہے کہ ہو سکتا ہے - جو لوگ اسکو ناجائز کہتے ہیں انکا شبہ یہ ہوگا - کہ الخط یشبہ الخط (یعنی ایک خط دوسرے سے ملتا ہے) تو مخط یا ساوہ سکا تیقین نہیں ہو سکتا - کہ اُسی دولہا کا ہے - سو اسکا جواب یہ ہے - کہ خطوط میں اس قسم کی علامات ہوتی ہیں - جن سے خاص مکتوب الیہ کی معرفت ہو سکتی ہے - علاوہ اسکے جب وہ زندہ موجود ہے تو اگر اس کا خط نہیں تو وہ انکار کر دیگا - پس اگر وہ خط ان ہی گواہوں کے سامنے سنایا گیا ہے جنکے روبرو عورت کے والد نے یا اسکی طرف سے قاضی نے ایجاب کیا تھا - اور خط مذکور میں اُسی ایجاب کو جو لڑکی والوں کی طرف سے ہے - قبول کیا گیا ہو تو نکاح مذکور درست ہو جائیگا - انما بعثتم میسرین لا معسرین -

س نمبر ۱۱۹ - گذارش ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت صلعم کا فرمان ہے کہ میری امت میں تہتر فرقے ہونگے معروف ایک فرقہ جو میرے اور صحابہ کے طریق پر ہوگا وہی ناجی ہوگا - باقی بہتر ناری ہونگے ایک شخص حنفی المذہب کہتا ہے کہ اس حدیث میں باقی ۷۲ فرقوں کے ناری ہونے سے قطعی ناری ہونا مراد ہے اور وہ یہود اور نصاریٰ وغیرہ ہیں - اور دلیل یہ بیان کرتا ہے کہ صحیح مسلم میں وارد ہے عن ابی ہریرۃ والذی نفس محمد بیدہ لا یسمع بی احد من ھذہ الامۃ یہودی ولا نصرانی ولا یؤمن بالذی ارسلت بہ الا کان من اصحاب النار ترجمہ اس حدیث کا وہ یہ کرتا ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے قسم ہے اس کی جس کے قابو میں محمد کی جان ہے کہ نہ سنیگا مجھکو کوئی اس امت سے یہودی ہو خواہ نصرانی اور ایمان نہ لاویگا اُس کتاب کو جو واسطے میرے بھیجا گیا یعنی شریعت کا مگر کہ وہ ایمان نہ لانیوالا دوزخیوں سے ہوگا - اور کہتا ہے اس حدیث سے ایک یہ بات بھی ظاہر ہوتی ہے کہ امت دو قسم ہے - ایک امت دعوت دوسری امت اجابت - پس معلوم ہوتا ہے کہ حدیث بالا میں امت سے مراد امت دعوت ہی ہے ورنہ چند احادیث کا مضمون غلط ٹھہرتا ہے - جیسے کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے پڑھی نماز اور متوجہ ہوا قبلہ کی طرف اور کھایا ذبح کیا ہوا ہمارا بس یہ مسلمان ہے وہ کہ اس کے لئے ہے ذمہ اللہ کا الخ اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کہا لا الہ الا اللہ داخل ہوگا جنت میں - اور فرمایا حضرت نے کہ تم جنت میں نصف کے شمار میں ہو گے - دوسری حضرت نے یہ بھی فرمایا ہے کہ میری امت سب امتوں سے زیادہ ہوگی - اسپر وہ حنفی یہ کہتا ہے اگر وہ فرقہ جو کہ جنتی ہے اگر غیر مقلدین ہی کا ہے تو وہ زمانہ حال میں بہت قلیل ہیں اور سابق کا ثبوت نہیں ہے اور اگر ثبوت ہے تو دلائل سے واضح کرنا چاہئے - اور اگر شاید یہ کہا جاوے کہ نہیں حدیث بالا میں باقی بہتر ناری فرقوں سے مراد اہل اسلام کے ہی فرقے ہیں مگر بسبب بعض گناہوں بدعات وغیرہ کے بعد کسی قدر مواخذہ کے دوزخ سے نکل کر یہ بھی جنت میں داخل ہونگے اور ایک ناجی فرقہ سے مراد اہلحدیث ہی ہیں کیونکہ قرآن پاک میں ہے قلیل من عبادی الشکور تو انکی بابت یہ عرض ہے کیا وہ تھوڑے شکر گذار بندے اہلحدیث ہی میں ہوسکتے ہیں اسلام کے اور فرقوں میں نہیں ہو سکتے یہ تخصیص کس آیت اور کونسی حدیث سے نکالی گئی ہے اور اگر ماسوا اہلحدیث کے حنفی وغیرہ بعد سزا اعمال کے داخل جنت ہونگے تو کیا اہلحدیث دوزخ ہی میں رہ جاوینگے یا وہ شروع ہی سے قطعی ناجی اور معصوم ہیں - دوزخ میں داخل ہی نہیں ہونگے کیا اہلحدیث سے کوئی گناہ صادر نہیں ہوتا - علیٰ ہذا القیاس جواب ایسا ہونا چاہئے جس کو مخالف بھی تسلیم کریں - (عصمت اللہ از کوہ نیچی تال یو چھانہ گملاں)

ج نمبر ۱۱۹ - یہ تو غلط ہے کہ بہتر فرقوں سے مراد اور قوموں کو فرقے ہیں کیونکہ اس حدیث میں پہلے آیا ہے کہ یہود و نصاریٰ کی بہتر فرقوں میں منقسم ہوئے تھے میری امت تہتر میں ہوگی - اس مقابلہ ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ امت سے مراد امت دعوت نہیں بلکہ امت اجابت ہے گو یہ حدیث صحیح نہیں مگر جو اعتراض اسپر سوال میں کئے گئے ہیں وہ ٹھیک نہیں ان سب سوالات کی جواب میں وہ حدیث کافی ہے جسمیں آنحضرت نے اپنی امت کو دوزخ سے نکلنے کی کیفیت بیان فرمائی ہے

(چونکہ میری غلطی سے قصیدہ مرثیہ گذشتہ پرچہ میں بھی درج نہ ہو سکا تھا خطرہ ہوا کہ مرزا صاحب کہیں کوئی پیشگوئی نہ نکال لیں اسلئے اس دفعہ فتوے کا صفحہ لیکر درج کیا گیا (کاتب)

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

امرتسر بلکہ تمام پنجاب میں اس ہفتہ بھی بارش کثرت سے ہوئی۔

امرتسر کے وکیلوں نے ایک نیشنل ایسوسی ایشن (قومی مجلس) قایم کی ہے جسمیں بلا ہر مسلمان بھی خال خال ہیں غالباً یہ ایسوسی ایشن نیشنل کانگریس کی ایک شاخ ہوگی۔ امیر صاحب اور شاہ ایران کو تار دینے کی تجویز منظور کیگئی۔

ضلع آرہ کی ایک مسجد کا مقدمہ تھا جسمیں ہمارے حنفی بھائیوں نے اہلحدیثوں کو نکالدیا تھا (جو انکی مہربانیوں کا ادنیٰ کرشمہ ہی) چیف کورٹ کلکتہ میں پہونچکر پھر واپس بغرض تحقیق آیا ہے۔ ناظرین دعا خیر کریں خدا مظلوموں کی مدد کرے۔

سلطان مراکو نے دول متمدنہ یوروپ سے ۷۰ لاکھ روپیہ مشترکہ قرضہ لینے کی درخواست کی ہی (بہت بُرا کیا)

عیسائیوں کے برخلاف چین کے مقام سوچو کے نزدیک دریاکن میں بغاوت پھوٹی۔ تمام عیسائیوں کو چینی قتل کرنا چاہتے تھے چینی افواج نے فساد فرو کرکے امن وامان قایم کردیا۔ دریاکن کو اور چینی فوج روانہ کیگئی۔

کابل سے خبر آئی ہے کہ ایک ہندوستانی باواچیت سنگہ کو گذشتہ دسمبر میں گورنر قندھار نے جاسوسی کے شبہ میں گرفتار کیا۔ چیت سنگہ کا بیان ہے کہ میں فقیر ہوں اور قندھار میں ہندوؤں سے روپیہ جمع کرنے آیا ہوں۔ میرا کسی غیر گورنمنٹ سے تعلق نہیں ہے۔ چیت سنگہ کو زیر حراست قندھار سے کابل روانہ کردیا گیا۔ سردار عنایت اللہ خاں ولیعہد سلطنت اس مقدمہ کی بذات خود تحقیقات اور جاسوسی کے الزام کی تفتیش کرینگے۔

چونکہ حضرت سلطان المعظم دن رات اسی سعی وکوشش میں ہیں کہ جسقدر جلد ممکن ہو حجاز ریلوے مکمل ہو جائے اسلئے آپنے حکم دیا ہی کہ ایک طرف سے تو ریلوے لائن کا کام بعجلت تمام ہو ہی رہا ہے دوسری طرف مکہ سے بھی تعمیر لائن شروع کردیجاوے چنانچہ منیٰ سے کام شروع کئے جانے کیلئے بعد انتخاب عملہ بھیجا جارہا ہے۔

امسال حجاج نے اخضر کے سٹیشن تک حجاز ریلوے پر سفر کیا اور وہاں سے بصورت کاروان اونٹوں پر۔ محترہ ہمایونی بھی جو ہر سال جلالت مآب سلطان المعظم کی طرف سے حرمین شریفین کو جاتا ہے اخضر تک براہ شام حجاز ریلوے پر گیا۔

امیر بخارا آجکل زار روس کے مہمان ہیں اور خاص شاہی محل میں فروکش ہیں۔ زار نے امیر بخارا کو تمغہ دیا ہے اور امیر مذکور نے ولیعہد روس کو اپنے یہاں کا اعلیٰ ترتمغہ عنایت کیا ہے زارینہ کو بھی امیر نے بہت کچھ تحفہ تحائف دئے۔

شاہ آباد ضلع ہردوئی کے رئیس منشی عزیز احمد خانصاحب سکرٹری انجمن اسلام نے اپنی ہمشیرہ کی شادی بالکل شرعی طریق سے کی۔ بدرسوم اور فضول خرچی سے احتراز کیا۔ گویا آپنے وہاں کے رؤسا میں یہ پہلی نظیر قایم کی۔ خدا آپکو جزائے خیر دے۔ (نامہ نگار)

ہز میجسٹی ایرگری کی شکایت کرتے ہیں اس لئے یقیناً یکم مارچ تک اپنی حدود سلطنت کے اندر پہونچ جائینگے۔

اٹاوہ کے ہندوؤں نے جلسہ کرکے ہز میجسٹی امیر کو مبارکباد کا تار دیا۔

مجموعہ تعزیرات ہند کی توسیع عدن تک ہوگئی ہے مگر کوئی وکیل بغیر خاص اجازت رزیڈنٹ کے وہاں نہیں جاسکتا۔

خان بہادر الٰہی بخش صاحب آنریری مجسٹریٹ ووائس پریسیڈنٹ دہلی میونسپلٹی وٹرسٹی علیگڈہ کالج کا انتقال ہوگیا۔ (خدا بخشے)

کلکتہ کی پبلک کو سخت مایوسی اور افسوس ہو رہا ہے کہ امیر صاحب اپنا وقت بعض غیر ضروری مشاغل میں صرف کر رہے ہیں اور انہیں کسی پبلک جلسہ میں ملاقات کا موقع نہیں دیتے۔

ہز مجسٹی محمد علی جدید شاہ ایران نے اپنے محل اور ایک گذرگاہ عام کے مابین ٹیلیفون لگوا دیا ہے تاکہ رعایا براہ راست عرض حال کرسکے۔ (خلفا کا یہی طریقہ تھا)

لاہور کی مسجد گمٹی والے مقدمہ کی نگرانی جو مرزائیوں نے کر رکھی تھی اور جس کی تاریخ پیشی ۱۵ فروری مقرر ہوئی تھی۔ عدالت نے حکم دیا کہ مقدمہ واضح ہے اسپر بحث ہونی چاہئے۔ مرزائی وکیلوں نے بحث سے انکار کیا۔ عدالت نے نگرانی خارج کردی۔

امیر صاحب نے ۵ ماہ حال کو نمائش صنعت وحرفت کلکتہ کا معائنہ فرمایا۔ سر اینڈ ریلوفریزر بھی ان کے ہمراہ تھے۔ آپ جوہریوں کے سٹال دیکھکر بہت محظوظ ہوئے۔ نماز مغرب مسرز ہارٹن وکمپنی کے سٹال میں ادا کی۔

کہتے ہیں کہ ہز مجسٹی امیر صاحب نے ایک عجیب قسم کی ٹوپی ایجاد کی ہے۔ جس کا بالائی حصہ دو ہرا ہے آپ کا ارادہ ہے کہ ہندوستان سے کسی قدر تعداد ان ٹوپیوں کی بنوا کر اپنے ہمراہ لے جائیں۔

مولوی محمد زکریا صاحب امام مسجد شہباز ودیرا اپنی صحت کیلئے ناظرین سے دعا کی التماس کرتے ہیں۔

دریافت مجموعہ فتوی ضمیمہ شرح رسائل مولانا سخاوت علی جونپوری۔ روضۃ الندیہ۔ فتوی عشر مسمی بشرح الاقاویل مختصر رسالہ جناب مولانا عبداللہ صاحب غازیپوری۔ اتحاف النبلا نواب صدیق حسن مجموعہ فتوی مولوی احمد رضا خان۔ مجموعہ فتوی قاری عبدالرحمن صاحب پانی پت کہاں سے ملیگی۔ ابوالفضل سید عباس شاہ اسٹیشن باقرانی روڈ سندہ

ahmadimuslim.de

نوٹس

آج تک یہ عام شکایت ہے کہ خاندانی تعلیم یافتہ نوجوان دوکانداری اور تجارت کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور کوئی شک نہیں یہ شکایت ایک حد تک درست بھی ہے مگر ہم نے نوجوانوں کے لئے زندہ مثال قائم کرنے کو خاص شہر لاہور ڈبی بازار میں ایک دوکان نہایت اعلیٰ پیمانہ پر جاری کی ہے۔ اس دوکان میں ہر قسم کا اسباب مال جیسے ہر قسم کی سیاہی۔ چاقو۔ قلم۔ قینچیں۔ پنسلیں۔ بٹنیاں۔ انیچ۔ موم بتیاں۔ سوتی۔ اونی۔ ریشمی جرابیں۔ قفل۔ مشک۔ بید ہر قسم۔ تولئے۔ ریشن لیمپ۔ ہر قسم کی چھنیاں۔ چھتریاں۔ فیتے۔ ربن۔ شیشہ۔ ولایتی کنگھیاں۔ ٹوپیاں گرم و سرد۔ ڈوری۔ صابون۔ پوڈر۔ لیونڈر وغیرہ وغیرہ بمقابلہ دیگر دوکانوں کے بکفایت اور بارعایت ملتے ہیں۔ ساری لاہور میں یہ پہلی دوکان ہے جو صرف ہماری ہی کے اصول پر قائم ہوئی ہے جو صاحب لاہور تشریف لائیں وہ بچشم خود ہماری تصدیق کر سکتے ہیں وہ صاحب جو کسی وجہ سے لاہور نہیں آسکتے وہ ہماری دوکان سے مال منگوا کر دیکھ لیں کوئی وجہ نہیں کہ کوئی صاحب ہماری دکان سے مال منگوائیں اور پھر ہمیشہ کے لئے مستقل گاہک نہ بن جائیں۔

نوٹ۔ ہمارے اپنے کارخانہ میں جو جرابیں تیار کی جاتی ہیں وہ نفاست اور پائداری میں ولایتی جرابوں کو مات کرتی ہیں۔ سوتی جراب ۳؍ ۴؍ سے ۸؍ فی درجن۔ اونی۔ ریشمی [illegible] فی درجن۔ انڈی پنڈنٹ قلم قیمت ۱۰؍ ۱۲؍ [illegible] مل سکتی ہیں۔

المشتہر

شیخ نظیر حسین سوداگر ڈبی بازار لاہور (پنجاب)

ضرورت ہے

دو خوش خط کارکوں کی ضرورت ہے جو انگریزی اور اردو میں خط و کتابت اچھی طرح کر سکتے ہیں تنخواہ بیس روپے

جواب کے لئے دو پیسہ کا کارڈ ٹکٹ لگا کر درخواستیں آنی چاہئیں

المشتہر

مینیجر شفاخانہ شاہی چونی منڈی لاہور

تیر بہدف دوائیں

برقی سٹ اس بکس میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن کی ہے جس کو استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردی کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں سختی پیدا ہو جاتی ہے اور خون کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع ہو جاتا ہے اور ایک شیشی خوراکی دوائی کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے قیمت [illegible] محصول ڈاک [illegible]

گولڈن پلز یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی و مبہی ہیں جو فولاد۔ چاندی۔ سونا وغیرہ جیسے مقوی اور خون افزا اجزا سے بڑی محنت سے تیار کی جاتی ہیں۔ جو صاحب جریان سے یا منحوس مرض میں مبتلا ہو کر یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں یا کمی باہ کے شاکی ہوں ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں قیمت [illegible]

مومیائی ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ ہر قسم کی کمزوری۔ درد کمر۔ جریان وغیرہ کے دفعیہ اور قوت باہ کے پیدا کرنے کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ جو صاحب جوش جوانی یا بچپن میں جوہر انسانی کو ضائع کر کے پچھتاتے ہوں ان کے لئے بےنظیر دوائی ہے۔ چوٹ لگتے ہی چار رتی کھا لینے سے درد کافور ہو جاتا ہے اور مباشرت کے بعد بقدر ہر رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے اعلیٰ درجہ کی مولد خون ہے۔ بوڑھوں کے لئے عصائے پیری۔ نوجوانوں کی سچی مونس۔ بچوں کی محافظ اور رفیق ہے قیمت فی چھٹانک [illegible] محصول

معجون مقوی دماغ ضعف دماغ۔ نزلہ۔ زکام وغیرہ کو دور کرنے میں عجیب اثر رکھتی ہے۔ اور بلا مبالغہ تجارت ہے قیمت [illegible] محصول

جوہر عشبہ مصفی خون یہ ایک مسلم امر ہے کہ خون کی صفائی پر ہی صحت کا مدار ہے۔ خون کا گندہ ہونا ایسی ایسی مہلک بیماریاں پیدا کرتا ہے کہ جن کے نام سے بدن کانپ جاتا ہے۔ آتشک۔ گنٹھیا۔ پھنسی۔ پھوڑے۔ بھگندر۔ خارش وغیرہ وغیرہ خون کی خرابی کو ظاہر کرتے ہیں اس مہلک خرابی کو دور کرنے کے لئے جوہر عشبہ سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں قیمت [illegible] محصول

نوٹ۔ علاوہ ازیں ہر ایک مرض کی دوا ہم سے مل سکتی ہے۔ آرڈر بھیجتے وقت مفصل کیفیت لکھنی چاہئے تاکہ دوائی مرض کی حالت کے موافق بھیجی جا سکے

المشتہر

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

صداقت ایمان۔ [illegible]

حسب فرمائش ابو الوفا مولوی ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک کے اہلحدیث پریس امرتسر میں چھپ کر شایع ہوا

ahmadimuslim.de

یہ ہفتہ وار پرچہ ہر جمعہ کے دن دفتر اہل حدیث سے چھپکر شائع ہوتا ہے

اغراض مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا +

(۲) مسلمانون کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانون کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئیے

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے

(۳) نامہ نگارون کے مضامین اوز خبرین بشرط پسند درج ہونگی +

اہلحدیث

... مصطفی کی گفتار + مت دیکھ کسی کا قول و اقرار ...

جلد ۴ نمبر ۱۷

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ	للعہ
والیان ریاست سے "	سعہ
رؤسا و جاگیرداران سے	للعہ
عام خریدارون سے	عہ
غیر ممالک سے "	۵ شلنگ
" " ششماہی	۳ شلنگ
انڈیا والون سے "	عہ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہو تمام خط وکتابت وارسال زر بنام مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو

امرتسر ۔ ۲۲ فروری ۱۹۰۷ء مطابق ۸ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ ہجری المقدس یوم جمعہ

امرتسر کی صفائی

قابل توجہ صاحب پریزیڈنٹ وسکرٹری میونسپل کمیٹی

شہر امرتسر پنجاب مین تجارت کی اتنی منڈی ہے کہ اسکی محصول چنگی کی آمدنی پنجاب کی بعض والیی ریاستون کے برابر بلکہ بڑھکر ہے ۔ مگر اسکی صفائی اور سڑکون کی نادرستی اسکے لئے سخت شرمناک دہبہ ہے ۔ اہلحدیث مین بارہا لکھا گیا ۔ دیگر لوکل اخبارون مین بھی شور مچایا گیا ۔ مگر افسوس کہ میونسپل کمیٹی کے ذمہ دار عہدہ دارون نے اس پر کوئی توجہ نہین کی ۔ ممبران شہر کی تو شکایات ہی نہین بلا وجہ انہون نے تو شاید اپنا فرض منصبی یہ سمجھ رکھا ہے کہ سکرٹری نے کوئی تجویز پیش کی تو مناسب بے جا جو خیال مین آئی دیدی ۔ اونکو شہر کی آسودگی یا عدم آسودگی سے کیا سروکار ہے سڑکون کی یہ حالت ہے کہ بارش جسکا نام ابر رحمت ہے ۔ باشندگان امرتسر کے لئے سخت زحمت کا موجب ہوجاتی ہے ایک گھنٹہ کی بارش سے کئی کئی دن چلنا پھرنا دشوار ہوجاتا ہے دیکھی جہت جہانتک کوئی بھلا انس اوہر گرا ہے کوئی اودہر کو پھسل رہا ہے زور لگاکر کھینچنے سے جوتہ کیچڑ کی تبدالی گوارا نہین کرتا ۔ اگر کرتا ہے تو کیچڑ مین سو اٹکر سرنکل جاتا ہے ۔ بڑی بڑی منڈیان جہان سے ہزارہا روپیہ محصول چنگی کی آمدنی ہے اون بازارون کی زیادہ بُری حالت ہے ۔ ہم حیران ہین کہ میونسپل کمیٹی اگر سڑکین مضبوط نہین بنواتی ۔ تو ایام بارش مین عملہ صفائی کو اتنا حکم دیدے ۔ کہ کیچڑ سڑکون سے اٹھا دیا کرین ۔ وہی کیچڑ جو ایک دفعہ تکلیف رسان ثابت ہوچکا ہے ۔ دہوپ مین خشک ہوکر جم جاتا ہے ۔ مگر دوبارہ بارش ہونے سے پہر وہی تازہ ہوکر چلنے پہرنے سے مانع ہوتا ہے ۔ صفائی کا یہ حال ہے کہ جہان جہان دارو غہ صفائی کھلے بازارون مین پہرتے ہین ۔ وہان تو کسیقدر ہوتی ہی ہے ۔ لیکن گلی کوچون مین کون پوچھے جہان شہر کی نصف بلکہ کل آبادی رات کو رہتی ہے ۔ ہم نے کئی دفعہ ایک عمدہ تجویز لکھی ہے ۔ مگر افسوس کہ کمیٹی کے ذمہ دار عہدہ دارون نے اوسپر کوئی توجہ نہ کی ۔ آج ہم پھر بغرض صاحب ڈپٹی کمشنر پریزیڈنٹ لکھتے ہین ۔ کہ ایک افسر صفائی خاص اس کام کے لئے رکہا جاوے ۔ کہ اہل شہر اپنے محلہ کی ناصفائی کی شکایات بذریعہ پوسٹ کارڈ یا زبانی بنام سکے اوس کے پاس پہنچا دیا کرین ۔ چند ایک ہشیار اور مشتعد دفتر مین موجود رہین وہ فوراً موقع پر پہنچکر صفائی کرا دیا کرے ۔ اور ساتھ موقع کے زمہ دار ملازم کی رپورٹ کیا کرے اس سے یہ فائدہ ہوگا ۔ کہ اس انتظام کی صفائی تو دبار ہوجائیگی

نیز دونو وار ملازمین کو خطرہ رہیگا - اسوقت یہ حال ہے کہ بر سر بازار گندگی کی بھری گاڑی بھنگی چھوڑ کر چلے جاتے ہیں - تو اس کے اُٹھوانے کی کوئی صورت نہیں کس سے کہیں بھنگیوں کا پتہ نہیں - منشی اور داروغہ کہاں - سب کے سب غائب غلہ ہیں، جب انکی مرضی آوے تو اٹھا دیں آنے میں اہالی محلہ کا ناک میں دم بند ہے، امید ہے کہ دیگر لوکل اخبار بھی ہماری اس پیشکردہ تجویز کی تائید صاحب پریزیڈنٹ تک پہنچا کر شہر کا حق ادا کرینگے +

روشنی کا یہ حال ہے کہ سوائے ہال بازار اور اُس کے مضافات کے کہیں بھی اتنی روشنی نہیں کہ بازار کی دوکانیں بند ہو نے کے بعد صورت میں آدمی بخیریت چل سکیں۔ خیر اسکی تفصیل ہم آئندہ کبھی کرینگے صاحب پریزیڈنٹ اور سکرٹری کو توجہ دلادیں ٭

حمایت حدیث
(دجالی حملہ سے)

خدا کی شان حدیث نبوی پر مخالفین کے جسقدر حملے ہوتے ہیں شاید قسطنطنیہ پر یورپ کے اتنے حملے ہوتے ہوں مگر چونکہ حدیث نبوی ایک ایسی مضبوط چٹان پر محفوظ ہے جو قسطنطنیہ کی چٹان سے کہیں بڑھکر قوی ہے اسلئے اسپر کوئی صدمہ نہیں آیا - آج جس مضمون کا ہم جواب دیتے ہیں وہ **دجالی حملہ** ہے - یعنے قادیانی اخبار بدر نے حدیث کے ایک مضمون پر کیا ہے - بدر کا ایڈیٹر لکھتا ہے :-

"بعض اہل حدیث یہ کہا کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن عید آجاوے تو پھر ایک ہی خطبہ اور نماز عید کافی ہوتی ہے اور جمعہ نہیں پڑھنا چاہیئے یہ بات بالکل غلط ہے اور قرآن شریف کے مخالف ہے اس جگہ جب کبھی جمعہ کے روز عید کوئی عید آوے تو عید اور جمعہ ہر دو اپنے اپنے وقتوں پر ہوا کرتے ہیں"

(بدر سو رخہ ۱۳ - جنوری ۱۹۱۰ء صفحہ ۳ کالم ۲)

اہل حدیث کی نسبت تم نے محض بہتان لگایا ہے کہ جمعہ نہیں پڑھنا چاہیئے اہلحدیث یہ نہیں کہتے بلکہ یہ کہتے ہیں کہ جمعہ فرض نہیں پڑھے تو جائز ہے - ان دونوں مضمونوں میں اتنا ہی فرق ہے - جتنا حقیقی اور سوتیلے باپ میں ہے مگر جو لوگ خواہ مخواہ کسی کو اپنا باپ بنا لیتے ہیں - انکی سمجھ میں یہ فرق نہیں آسکتا پہلے ہم حدیث کے اصل الفاظ تبلاتے ہیں جنکی بنا پر اہلحدیث نے یہ حکم بتلایا ہے :-

عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ قال صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم العید ثم رخص فی الجمعة فقال من شاء ان یصلی فلیصل (ابوداؤد - ابن ماجہ وغیرہ)

اس حدیث کا ترجمہ یہ ہے کہ زید بن ارقم صحابی کہتے ہیں کہ آنحضرت نے عید کی نماز پڑھی پھر جمعہ کی بابت رخصت دی کہ جو کوئی جمعہ پڑھنا چاہے وہ پڑھ لے +

اس حدیث کی بنا پر اہلحدیث کہتے ہیں کہ عید اور جمعہ اگر ایک روز آجائیں - تو جمعہ کا پڑھنا فرض نہیں البتہ نماز ظہر فرض ہے نہیں معلوم یہ حکم قرآن کی کونسی آیت کے مخالف ہے - کاش کہ اڈیٹر بدر اس آیت کا نشان ہی دیدیتا - تو ہمیں بھی جواب دینے میں آسانی ہوتی - شاید آپ کی نظر میں سورہ جمعہ کی آیت ہے جس میں ارشاد ہے اذا نودی للصلوٰة من یوم الجمعة فاسعوا الی ذکر اللہ وذروا البیع - یعنی جمعہ کے اندر جب اذان ہو تو تم اللہ کے ذکر کی طرف لپکو - اور بیع بپار چھوڑ دو -

ایک آیت اور بھی سن لیجئے - ان الصلوٰة کانت علی المؤمنین کتابا موقوتا یعنی نماز مومنوں پر وقت بوقت فرض ہے - پس جسطرح اس آیت میں نمازوں کو وقت بوقت ادا کرنا فرض ہے - مگر پھر بھی آپ لوگ دو نمازوں کو جمع کر لیتے ہیں اور اس جمع کرنے کو آیت موصوفہ کے برخلاف نہیں جانتے - اسیطرح نماز جمعہ کا حکم ہے جسکو علماء اصول کی اصطلاح میں عام مخصوص البعض کہتے ہیں - اس کے بخلاف اگر کہتے تو حنفیہ کہتے - جو حقیقی جمع صلوتین کے قائل نہیں ہیں - لیکن افسوس ہے - کہ مرزائی پارٹی باوجود جمع صلواتین کے تسلیم کرنے کے اس حدیث پر اعتراض کریں تو نہایت تعجب ہے -

البتہ حنفیوں کا جواب باقی ہے اُنکا جواب دو حرفہ ہے کہ آیت موصوفہ عام مخصوص البعض ہے کیونکہ بہت افراد اسکے بالاجماع مستثنیٰ ہیں مثلاً عورتیں - مسافر - غلام - بیمار وغیرہ انکے انواع اور افراد کی تخصیص ہو کر آیت مخصوص البعض ہو چکی ہے - کیونکہ اقسام مذکورہ پر جمعہ فرض نہیں لہٰذا اب بحکم حدیث اسکو صورت متنازعہ میں تخصیص کر لینے میں کوئی خلاف نہیں -

اہل فقہ کا ایک فاضل نامہ نگار

اہلحدیث نمبر ۱۰ سے ۱۲ تک میں اہل فقہ کے

فاضل نامہ نگار کے دو سوالوں کے جواب دئے گئے ایک تو آیت لو کنت اعلم الغیب پر تھا - دوسرا حدیث نبوی من کانت هجرته پر ہم نے یہ بھی لکھا تھا کہ آئندہ کو جواب الجواب ہم جب دینگے کہ آپ بھی اس آیت اور حدیث کے کوئی معنے کر کے بتادیں - چنانچہ نامہ نگار مذکور نے ہمارے جواب کو کافی نہ جانکر اپنی طرف سے معنی کئے ہیں - جو سبحان اللہ نور علی نور - آپ لکھتے ہیں :-

---

لمہ ایڈیٹر بدر کی طرف اشارہ ہے جو خواہ مخواہ حکیم نور الدین کو باپ کہا کرتا ہے

ahmadimuslim.de

پس اب مین اڈیٹر اہلحدیث

کی استدعا کے مطابق آیۃ کریمہ کی تشریح کرتا ہون۔ لیکن اول وہ معنے جو اڈیٹر مذکور نے کئے ہین ہدیۂ ناظرین کرتا ہون وہ آیتہ لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ کے یہ معنی کرتے ہین۔ اگر مین غیب جانتا تو مین بہت سا مال جمع کرتا اور مین تنگدستی کا صدمہ نہ اٹھاتا تھا۔ مین اوپر لکھکر ثابت کرچکا ہون کہ مال جمع کرنیکی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرورت نہ تھی اور نہ مال خرچ کرکے حضور انور علیہ السلام فاقون کی تکلیف سے اپنے متعلقین رضی اللہ عنہم کے نہ اٹھاتے چونکہ آپ نے مال صرف کرکے تکلیف فاقہ کی برداشت کی اسلئے آپکو مال پسند نہ تہا۔ بلکہ محتاجی اور مسکینی پسند تھی جسکا پتہ احادیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لگسکتا ہے +

تیرے بھی سن لیجئے کہ مال بہی دنیا ہے اور دنیا کی مذمت خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یون فرماتے ہین:- عن جابر بن عبد اللہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بالسوق داخلا من بعض العالیة والناس کنفته فمر بجدی اسک میت فتناوله فاخذ باذنه ثم قال ایکم یحب ان هذا له بدرهم فقالوا ما نحب انه لنا بشیء وما نصنع به قال تحبون انه لکم قالوا واللہ لو کان حیا کان عیبا فیه لانه اسک فکیف وهو میت فقال فواللہ للدنیا اهون علی اللہ من هذا علیکم۔ ترجمہ:- جابر عبد اللہ کے بیٹے سے روایت ہے۔ جابر نے کہا بتحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے کسی اوپر کی جانب سے بازار مین اور لوگ آپکے ساتھ ایکطرف مین (دوسری روایت دونون طرف سے) تھے پس جاتے ہوئے ایک مردہ بکری چھوٹے کانون والی کو دیکھا۔ پس اس مردہ بکری کو کان سے پکڑ کر فرمایا۔ اے لوگو۔ تم مین سے کون اسکو بعوض ایک درہم کے خریدنا چاہتا ہے لوگون نے عرض کی کہ ہم اسکو کسی چیز کے عوض نہین خریدتے ہمارے کس کام کی نہین۔ پھر رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی اسے مفت بھی لینا چاہتا ہے۔ ان صاحبون نے قسم کہا کر عرض کی کہ ہم اسکو زندگی کی حالت مین بھی بسبب معیوب ہونیکے نہ خریدتے حالانکہ اب یہ بکری مردہ ہے۔ پھر علیہ الصلوۃ والسلام نے واللہ کہکر فرمایا کہ جسطرح تم اس مردہ بکری کو حقیر و ذلیل سمجھتے ہو اور اللہ جلشانہ کے نزدیک دنیا اس سے بھی حقیر و ذلیل ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قدر دنیا جیز نصیحت بیان فرمایا تو اب کوئی عقلمند باور نہین کریگا۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مال دنیا کی محبت تھی (واللہ اعلم)

اب ہم بموجب فرمانے اڈیٹر اہلحدیث کے آیتہ کی تشریح کرتے ہین اور یہ دکھلاتا ہے کہ آیات مین جو لفظ الخیر ہے۔ اس سے کیا مراد ہے کیا وہی مال جو مولوی ثناءاللہ نے بیان کیا یا کچھ اور۔ مال تو اوپر کے بیان سے ثابت نہین ہوا۔ اب اسکے کچھ اور معنی ضرور ہونگے اب سوچنا چاہئے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس کام کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ ہمکا جواب صاف ہے کہ ہدایت خلق اللہ کے لئے۔ اور آپکا وجود باجود (صلی اللہ علیہ وسلم) سمتن رحمت تہا۔ جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے۔ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ جب آپکی یہ تعریف کلام الہی سے ثابت ہے۔ تو آپ ضرور منبع رحمت الہی ہوئے۔ کیون نہین حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ اسپر شاہد ہے۔ دیکھئے! اللہ جل وعلا نے فخر موجودات کو اسم صفاتی مین شرکت عطا فرمائی۔ تو اب حضرت علیہ السلام کو رحمۃ الہی کا بانٹنا لازمی ہوگیا اور اسپر آپکو (علیہ السلام) ارشاد باری بہی آگیا کہ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا۔ اور یہ بہی ذات اقدس کو معلوم ہوگیا کہ إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ۔ اور یہ بہی کہ أَفَغَيْرَ دِينِ اللَّهِ يَبْغُونَ اور وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ۔ پس جناب سرور کائنات فخر موجودات علیہ الصلوۃ والتسلیمات کو معلوم ہوگیا۔ کہ اللہ جلشانہ کیطرف سے آپ تمام لوگون کی جانب بلاد ہدایت تشریف لائے ہین۔ اور یہ بہی آپکو معلوم ہوگیا کہ غیر طالب اسلام کے لئے زجر بہی ہے اور اللہ جلشانہ کو اسلام کے سوا کوئی دین منظور ہی نہین۔ تو آپکی رحمت اسطرف منبذل ہوئی۔ کہ سب جہان کے رہنے والے اسلام مین داخل ہوجائین۔ اسلئے کہ اللہ جلشانہ کو دین اسلام ہی پسندیدہ ہے۔ پس جو کام اللہ جلشانہ کو پسندیدہ ہے۔ وہ سب کامون سے بہتر ہے۔ جب وہی کام بہتر ہوا جو اللہ عزوجل کو پسند ہو تو اس سے بڑہکر اور کوئی کام خیر نہین ہوسکتا +

پس اب سنئے! لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ اگر مین کل یہ غیب جانتا جو اللہ جلشانہ کا خاصہ ہے تو لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ البتہ مین اس خیر کثیر کو حاصل کرتا۔ یعنی کل انسان اسلام مین داخل ہوجاتے اور وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ اور مجکو وہ برائی نہ پہنچتی یعنے جو لوگ اسلام نہین لائے وہی سبب تکلیف ہوئی فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَفْسَكَ عَلَى آثَارِهِمْ إِنْ لَمْ يُؤْمِنُوا بِهَذَا الْحَدِيثِ أَسَفًا اسپر شاہد ہے۔ دیکھئے لوگون کے ایمان نہ لانے کے سبب بات فکر

ahmadimuslim.de

علیہ السلام کو اس قدر تکلیف ہوتی تھی کہ ذات باری سے ارشاد ہوا۔ اے محبوب! جو لوگ قرآن پر ایمان نہیں لاتے۔ شاید آپ اسی افسوس میں اپنی جان کو ہلاک کر دینے والے ہیں۔ میری مہربان! دیکھیو سورۃ کے متعلق جو پہ بدرگاہ عالمین نے بیان فرمائے وہ درست ہیں یا جو زید عمرو بکر بیان کریں۔ واللہ اعلم اتم۔ غور کیجئے مہربان تفسیر القرآن بالقرآن اسلام ہے یا جو آپ بلا قرائن معنے گھڑ لیا کرتے ہیں۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ +

(مولوی حکیم - دانا عبدہٗ غلام رسول المعروف ڈاکٹر و حکیم) +

جواب! واہ ڈاکٹر صاحب! انسانوں کے اعضاء دیکھتے دیکھتے علم تشریح میں کچھ کمال پیدا ہوا ہے۔ سبحان اللہ کیا ہی تفسیر کی ہے واللہ ایسی تفسیریں دیکھ کر ہم کچھ یقین ہو جاتا ہے کہ معرکہ الفتح فرقہ بالکل عدم ہیں۔ ہم تیرے دوست آپ نے اس میں کیسی طرح سے غلطی کی ہے۔ ایک تو آپ نے بقول فقہا حنفیہ اس مشرکانہ عقیدہ کی تائید کی ہے۔ جو آج کل کے بدعتی بلکہ مشرک اور اعتقادات والے لوگ کیا کرتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو علم الغیب تھا۔ جب ان کو سنایا جاتا ہے کہ خدا تو فرماتا ہے۔ لو کنت اعلم الغیب یعنی اے نبی قرآن سے کہدو۔ اگر میں غیب جانتا۔ تو سب بھلائی جمع کر لیتا۔ اس سے آنحضرت علم غیب کی نفی ثابت ہوتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ اس آیت میں اس غیب کی نفی ہے۔ جو خاصہ خدائی ہے کہتے ہیں۔ کہ مستقل علم غیب کی نفی ہے۔ حالانکہ اس کی دلیل ہے نہ کوئی قرینہ اعلم صیغہ **فعل** کا ہے اور فعل محض حدث پر دلالت کرتا ہے اور نفی کی صورت میں عدم حدث پر۔ پس معنے یہ ہوئے کہ مجھ میں علم غیب پیدا ہی نہیں ہوا۔ البتہ اگر کوئی فعل ذات باری کی طرف نسبت ہو۔ تو اسکے معنے میں حدوث نہیں ہوتا کیونکہ ذات باری محل حوادث نہیں +

حیرانی ہی نہیں بلکہ افسوس ہے کہ ہمارے بھائیوں کو کیا ہو گیا۔ قرآن و حدیث سے تو یہ لوگ اس خیال سے الگ تھے کہ فقہ کو اپنے لئے کافی دستور العمل جانتے تھے (بہت خوب) مگر اب معلوم ہوا کہ فقہ بھی نہیں بلکہ ان کے پاس کوئی اور دفتر ہوائی ہے۔ جسکو اپنے لئے کافی و وافی سمجھتے ہیں۔ فقہ کی معتبر کتابوں میں لکھا ہے کہ جو کوئی آدمی اپنے کسی معاملہ پر خدا اور رسول کو گواہ کرے وہ کافر ہے اور اسکی وجہ فقہا نے خود لکھی ہے۔ کہ چونکہ اس نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اعتقاد کیا کہ وہ غیب جانتے تھے۔ اسلئے کافر ہو گیا۔ شرح فقہ اکبر اور فتاوی قاضیخان وغیرہ کی عبارات اہلحدیث میں کئی ایک دفعہ نقل ہو چکی ہیں۔ اسپر بھی یہ لوگ کچھ نہ کچھ کہے جاتے ہیں۔ سنو ہم

اہل فقہ کے ایک نامہ نگار کا جواب اسی صفحہ پر ہے جس کو متعلق نقل کرتے ہیں۔ جو ناظرین سنکر انکی حرکت مذبوحی پر حیران ہونگے آپ لکھتے ہیں :-

"قاضیخان کی جو عبارت آپ نے لکھی وہ اس میں ہے اور مفصل اسیطرح رجل تزوج امراۃ بغیر شہود فقال خدا و پیغمبر را گواہ کردیم قالوا یکون کفرا لانہ اعتقد ان النبی یعلم الغیب وھو ماکان یعلم الغیب حین کان فی الاحیاء فکیف بعد الموت +

سنیئے! اس عبارت کے متعلق بعض علماء فرماتے ہیں کہ وجہ لزوم کفر شرکت و مساوات نبی بحق سبحانہ بنظر ظاہر الفاظ روجین ہے جس سے وہم ہوتا ہے۔ کہ جیسے خدا عالم ویسے ہی رسول۔ اور یہ مزید کہ بعض علماء فرماتے ہیں کہ چونکہ ابتدا فتوی لفظ قالوا سے ہے۔ لہٰذا یہ قول صاحب فتاوی قاضیخان کے نزدیک ضعیف ہے کہ فقہا قول ضعیف کو دوسروں پر محمول کر دیتے ہیں اور اسکی نسبت اپنی طرف ناپسند کرتے ہیں اور قالوا لکھتے ہیں یعنی بعض لوگ یوں کہتے ہیں۔ (دوسری حدیث)

جواب! کیا ہی منطق سے کام لیا ہے۔ خود مصنف تو اسکی وجہ صاف لکھتے ہیں۔ کہ لانہ اعتقد ان النبی یعلم الغیب یعنی یہ شخص اس وجہ سے کافر ہوا کہ اس نے اعتقاد کیا پیغمبر خدا غیب جانتے ہیں حالانکہ آپ زندگی میں غیب جانتے تھے تو بعد انتقال کیسے جانتے ہونگے۔ یہ تو وجہ مصنف نے خود بتلائی ہے اسکو لیس پشت ڈالکر نامہ نگار صاحب نے رسالہ منیر الدین پڑھ دوسری وجہ بتائی ہے کہ اس سے وہم ہوتا ہے۔ جیسے خدا عالم ہے ویسے ہی رسول۔ چہ خوش ؎

من چہ سرائم و طنبورۂ من چہ سراید

حقیقی بہائیو الیس فیکم رجل رشید۔ کیا کوئی بھی تم میں اتنی عربی سمجھنے کے قابل نہیں کہ قاضیخان کی ایک سطر سمجھ سکے افسوس۔

دوسری وجہ اس سے بھی عجیب ہے کہ قالوا کا لفظ ضعیف پر لاتے ہیں واہ صاحب! کیوں نہ ہو۔ کہاں لکھا ہے **ایں ط البحرین**۔ پھر کس دیانتداری اور شرم و حیا سے قالوا کا ترجمہ کرتے ہیں کہ بعض لوگ یوں کہتے ہیں میزان منشعب پڑھنے والے بھی جانتے ہیں کہ قالوا جمع کا صیغہ ہے۔ مگر آپ کی اصطلاح میں اسکا ترجمہ بعض کا ہے سبحان اللہ جل جلالہ لیجئے حضرت! اگر قالوا سے خطرہ ہو تو ہم انکو بھی چھوڑ دیتے ہیں۔ سنیئے! ذکر الحنفیۃ تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی علیہ السلام یعلم الغیب +

فقہ کمیٹی کے ممبر! بتاتی ہو یہ کہاں کی عبارت ہے یہ شرح فقہ اکبر کی فقہ ...

مناظرہ حنفیہ - جواب اس اہل اسلام اور آریوں کے مناظرہ ... قیمت ... منیجر ... امرتسر

ahmadimuslim.de

اسکا ترجمہ سنو! کہ سب علماء حنفیہ نے فتاویٰ میں لکھا ہے کہ جو کوئی پیغمبر خدا کی نسبت یہ اعتقاد رکھے کہ آپ غیب جانتے ہین - وہ کافر ہے* - بتلائیو اسمین بعض ہے یا کل؟

اللہ اکبر! اہلحدیث کے مقابلہ پر بیچارے بریلویوں کو کیسی کیسی دقتیں پیش آرہی ہین۔

جس نقش پا کے سجدہ نے یاں تک کیا ذلیل
مین کوچہ رقیب مین بھی سر کے بل چلا

خیر اس ضمنی بحث سے گذر کر ہم اپنے فاضل نامہ نگار کے اصل مضمون کیطرف متوجہ ہوتے ہین۔

آپ نے حوالہ آیت لو کنت اعلم الغیب کی یہ تفسیر کی ہے کہ اگر مین یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی طرح غیب جانتا تو سب لوگ مسلمان ہو جاتے۔" جناب من منطق کی کتابوں مین شرطیہ کے اجزاء مقدم اور تالی مین لزوم کا ہونا ضروری لکھا ہے بتلائیے! آپکی اس نئی منطق کے مطابق بھی لزوم ضروری ہے یا نہیں اگر ہے تو شرطیہ مذکورہ کے دونوں جزون (لو کنت اعلم الغیب اور لاسلم کل انسان) مین کیا لزوم ہے - خود خدا تعالیٰ کو ہر سب چیزون کا علم ہے۔ تو کیا اسکے علم سے سب لوگ مسلمان ہو گئے ہین؟ کیا کسی کے حال سے علم حاصل ہونے سے اوسکو ایمان پر مجبور کیا جا سکتا ہے یا اوسکا ایمان پر آجانا لازم ہے اگر لازم ہے تو کسطرح - اگر لازم نہیں تو شرطیہ لزومیہ نہ رہا - حالانکہ استدلال کا موقع لزومیہ کو مقتضی ہے - کہیئے آپکی منطق کیا کہتی ہے؟

میری دوست! گھر مین بیٹھکر ہمہ مین دیگرے نیست کہنا آسان ہے - سہ

نا ہو گل کو نزاکت پہ چمن مین اے ذوق
اس نے دیکھے ہی نہیں ناز و نزاکت والے

اوڈیٹر اہل فقہ کو مبارک

اہل فقہ کے قابل فخر اور مایۂ ناز نامہ نگار مولوی محمد کریم عظیم آبادی کے مضامین متعلقہ جرح بخاری شیعون مین ایسی پسندیدگی نگاہ سے دیکھے گئے ہین۔ کہ شیعون کے نامی رسالہ اصلاح کھجوہ بابت ذی الحجہ مین منقول ہوئے ہین۔ جسپر اڈیٹر اصلاح نے بہت کچھ اظہار مسرت بھی کیا ہے۔ لہذا یہ قبولیت اڈیٹر اہل فقہ اینڈ کمپنی کو مبارک ہو۔ بئس للظالمین بدلا +

* الغیب مین لام استغراق کا ہے - (ایڈیٹر)

اہلحدیث کانفرنس

کے انعقاد کی خوشخبری کو سب سن چکے رجسٹر وغیرہ سب مرتب ہو گئے ہین۔ مستقل ممبران بھی منتخب ہو گئے - قواعد بھی چھپ چکے ہین - جس صاحب کو قواعد مطلوب ہون طلب فرما دین۔ اگر وہ اخبار اہلحدیث کے خریدار ہین۔ تو اپنا نمبر خریداری بھی لکھدین۔ تاکہ الگ بھیجنے مین محصول ڈاک خرچ نہ ہو۔ بڑا ضروری کام تو یہ ہے - کہ ممبرون کی تعداد کو بڑھا دین ۔

آرین عقائد کی تردید پانڈی قلم سے

سوامی دیانند جی کتاب ستیارتھ پرکاش

صفحہ ۱۸۰ و ۲۸۱ پر لکھتے ہین - کہ خدا اپنے قوانین مقررہ کے برخلاف کچھ نہیں کر سکتا اور نہ کسی کی صفات طبعی کو بدل سکتا ہے - اسی بنا پر سوامی جی نے انبیاء پاک کے معجزات کی نسبت بے باکی سے تردید کی ہے - اور قدامت ارواح و مادہ کو متعلق بھی اسی گورکھ دھندے کو پیش کر دیا کرتے ہین کہ اگر روح و مادہ قدیم نہیں تو بتاؤ کب اور کس طرح پیدا کیا گیا دیکھو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۱۰ - ان کی تقلید پر آپ کے چیلے لیکھرام مقتول اور اوسکو لعبلالہ سالگ رام الہ آبادی مصنف رسالہ اثبات تناسخ وغیرہ نے بھی غیر مذاہب پر قسم قسم کے نا جائز حملے کئے ہین۔

سوامی جی کا اصول ہے - کہ غیر مذاہب کی تردید مین ایسے ایسے اصول وضع کر لیا کرتے ہین - جو کہ بالکل ہی غلط بلکہ اغلط ہوتے ہین - اس جگہ آنجناب نے ویسے ہی اصول مختصرہ سے کام چلایا - مگر افسوس کہ سوامی جی اگر بالکل بہرہ ہو کر ایسے اصول مقرر کرتے - تو شاید آپ کے لئے زیادہ اچھا ہوتا - لیکن اب تو آپ بھی وید کے متبع ہونے کا دم بھرتے ہین - ویدون کو الہامی ثابت کرنے کے واسطے سرگردان ہین - خیر ہمین کیا تعلق ہر ایک آدمی کسی نہ کسی مذہب کا پابند کسی کتاب کا پیرو ہو کر اسکو الہامی خیال کرتا ہے - لیکن لطف ہے تو یہ کہ جن مصنوعی اصول کی رو سے غیر مذاہب کو غلط کر دیا تھا - ویدون کے الہامی ثابت کرنے کے وقت ان اصولون کو بالکل نظر انداز کر دیا۔

آپ کا اصول ہے کہ خدا کسی انسان کی صفات طبعی کو بدل نہیں سکتا - اس لحاظ سے کوئی خاص انسان اپنی طبعی صفات کی قید سے چھٹکارا پا کر مختار نہیں ہو سکتا - ایک مقررہ قاعدہ ہو کہ ہر ایک انسان خواہ امیر ہو یا غریب تاوقتیکہ کچھ حصہ

چودہوین صدی کا مسیح یعنی مرزا قادیانی کی سوانحعمری بطرز ناول نہایت دلچسپ کتاب ہے صفحات ۲۱۴ مجلد قیمت ۱۲ محصولڈاک ۱ر

ahmadimuslim.de

اپنی عمر کا تعلیم میں صرف نہ کرے عالم نہیں کہلا سکتا۔ سوامی دیانند نے بھی زیادہ سے زیادہ پچاس سال اور کم سے کم پچیس سال وید کے پڑھنے میں صرف کرنے تجویز فرمائے۔ کیونکہ آپ کے خیال شریف میں اس سے کم مدت کوئی آدمی وید کو کما حقہ نہیں جان سکتا +

جب ہم نے اس اصول کو ما بعد میں لیکر خود سوامی جی کی سوانحعمری کو ملاحظہ کیا۔ تو معلوم ہوا کہ آنجناب نے کل چار سال ورجانند جی سے سنسکرت پڑھی لیکن اپنے شاگردوں کو پوری عالم سنسکرت ہونے کا یقین دلا گئے لیکن اب سوال یہ ہے کہ جب اور لوگ ۵۰ سال یا ۲۵ سال سے کم میں سنسکرت نہیں پڑھ سکتے۔ تو سوامی جی نے کل چار سال میں کس طرح تمام سنسکرت پڑھ لی +

سوامی دیانند نے تو پھر ۴ سال ہی پڑھا۔ لیکن آریہ مسافر ماہ جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۲۶ و ۲۷ میں لکھا ہے۔ کہ ہم آریہ لوگوں کا یہ عقیدہ ہو۔ اور ہم مانتے ہیں۔ کہ اگنی۔ وایو۔ آدتیہ۔ انگرا۔ یہ لوگ اور سنسکرتی سرشٹی کے موقعہ پر بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے۔ اور ایک منٹ بھی گمراہ نہ ہوئے۔ بلکہ پیدا ہوتے ہی انہوں نے جہان مادی آنکھوں کے لیئے سورج کی روشنی پائی۔ وہاں روحانی آنکھوں کے لیئے الشیوری علم کی تحریک دل میں حاصل کی۔ یعنی وید کے عالم ہوئے اور رگویدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۱ میں سوامی دیانند جی بھی اسیطرح تحریر کرتے ہیں:۔

آب سوال یہ ہے کہ خدا کا وہ قانون جو عیسائی مسلمانوں کے واسطے دماغ ننمی کونسل میں پاس ہوا۔ کہ خدا کسی کی صفات طبعی نہ پلٹے۔ کدھر گیا۔ کوئی گدھا تو نہیں چر گیا؟

سوامی جی اگر آپ کسی جون میں ہمیں درشن دیں۔ تو ضرور ہم آپ سے اس معمہ کو حل کرا دیں کہ کسطرح ان لوگوں یعنی ملہمان وید کی صفات طبعی پلٹ گئی۔ کیوں نہ انہوں نے ۵۰ سال برہمچریہ کر کے وید کو حاصل کیا وہ بغیر اتنی سردردی کے عام لوگوں کے لیئے کیوں جائز رکھی گئی +

آریہ سماجیو! دیکھتے ہو۔ سوامی جی کس مصیبت میں مبتلا ہیں کیا کوئی ہو جو سوامی جی کو اس بلائے ناگہانی سے چھوڑا دے +

ستیارتھ پرکاش سنہ ۱۸۸۴ء طبع دوم شرائط الہام پانچویں شرط یہ ہے کہ الہام قانون قدرت کے مطابق ہونا چاہیئے۔ اور یہ کہ الہام میں کسی قسم کی رعائت نہ ہونی چاہیئے بتاؤ کس قانون سے خدا نے انکو ایک دم تمام کا تمام وید ایک ہی جھٹکے میں الہام کر دیا۔ جس طرح آلو ایک ہی جھٹکے میں سارا چھوڑا اندر اتار جاتا ہے۔ اسی طرح وید بھی ملہمان نے پہلے جھٹکے میں اتار لیئے۔ ورنہ کبھی بتاؤ۔ کہ انکی اتنی رعائت کیوں کی گئی۔ یاد رہے۔ میں وید ان کے الہام ہونے کے متعلق کہ کیوں انہی اشخاص پر الہام ہوا۔ سوال نہیں کرتا۔ بلکہ سوال یہ ہے کہ کیوں اتنی جلدی ایک ثانیہ یا اس سے بھی کم مدت میں وید آترپڑے اور عام کو ۵۰ سال کا زمانہ کی ضرورت ہو۔ سماجیو آپ ہی اسی معمہ کو حل کریں ورنہ یاد رکھیں سوامی جی اس کے لائق ہیں ؎

میں زبان سے تمکو سچا کہو لاکھ بار کہوں
اسے کیا کروں کہ دل کو نہیں اعتبار ہوتا

راقم رحمت مسیح از شاہ کوٹ (انوار الشان)

غریب فنڈ

میں میاں نورالدین صاحب نے ٹیلیا سٹراز مقام ٹانڈہ مہو (بہار) مبلغ پانچ روپیہ مرحمت فرمائے ہیں۔ مولوی عبدالحمید صاحب ساکن سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ ۴ روپیہ سابقہ کل مبلغ سے دو اخبار بنام حافظ اللہ مہر مقام جیبہد ضلع بلندشہر اور بنام عبدالباقی طالب علم مدرسہ اسلامیہ مقام ٹاٹا نیار ضلع حیدر آباد سندھ جاری کئے گئے + باقی ۱۰ + علم الدین محاسب غریب فنڈ +

درخواست | میں اہلحدیث کا مل سے شائق ہوں۔ مگر نادار ہوں۔ اسلیئے خرید نہیں کر سکتا + حافظ محمد الدین از کلانور ضلع گورداسپور

درخواست | میں ایک کم استطاعت طالب علم ہوں۔ اتنی طاقت نہیں کہ اخبار قیمت سے خرید کر سکوں + غلام غوث ولد عطا محمد مرحوم از ڈنگہ ضلع گجرات (پنجاب)

درخواست تفسیر | مجھے تفسیر ثنائی کا عرصہ سے شوق ہے مگر خاکسار استطاعت نہیں رکھتا۔ لہذا درخواست ہے۔ کہ کوئی صاحب ایک یا چند صاحب ملکر میری تمنا پوری کریں۔ خاکسار (مولوی) عبدالکریم امام مسجد حافظ احمد جی مرحوم از مقام شادی وال ضلع گجرات (پنجاب)

درخواست نکاح | میں ایک غریب اور نابینا آدمی ہوں کوئی غریب عورت ہو جو صرف نان نفقہ پر گذارہ کر سکے تو میں نکاح کر سکتا ہوں۔ جو صاحب اس کام میں کوشش کرینگے۔ انکو خدا اجر خیر دیگا۔ حافظ جان محمد

اشتہار تعزیہ ختم ہوگئے ہیں جن اصحاب کی درخواستیں دیر کے بعد موصول ہوئی ہیں وہ معذور سمجھیں۔ مینجر

ضروری اطلاع
تحفہ آریہ سماج یا آریہ کی قیمت ۸ رہ ہے
کم حیثیت والوں نے بہت کم فائدہ اٹھایا۔
ہر مضمون کا علیحدہ علیحدہ بنا دیا گیا ہے ہر ایک اور ہر ایک حسب ذیل ہے۔ رسالہ نیوگ۔ لال بجھکڑی اور تردید وغیرہ قابل دید ہیں۔
المشتہر
عبدالعزیز المعروف و مالک مدرسہ تعلیم لاہور

ahmadimuslim.de

علماء احناف سے چند سوال

بیان سے اتباع حدیث مین نقل کیجاتی ہین جو رسول

کی پیروی فرض کرتی ہین :-

(۱) عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلعم لا یؤمن احدکم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ رواہ فی شرح السنۃ وقال النووی فی اربعینہ ھذا حدیث صحیح یعنی عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے نہین کوئی مومن ہوتا ایک تمہارا جبتک تابع نہ ہو جاوے۔ خواہش اوسکی اُس چیز کے کہ آئے ہم ساتھ اُسکے یعنی قرآن +

(۲) من رغب عن سنتی لم ینل شفاعتی یعنے جس نے ضائع کی سنت میری وہ نہ پہنچیگا شفاعت کو میری +

(۳) فمن رغب عن سنتی فلیس منی یعنی جو بیزار کرے میری سنت سے وہ مجھ سے نہین ہے +

(۴) عن عائشہ قالت قال رسول اللہ صلعم من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد متفق علیہ یعنی روایت ہے عائشہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جس نے نئی بات نکالی۔ بیچ دین ہمارے کے وہ چیز کہ نہین ہے اُس سے پس وہ مردود ہے

(۵) فاذا نھیتکم عن شیء فاجتنبوہ واذا امرتکم بامر فاتوا منہ ما استطعتم یعنے جس چیز سے مین منع کرون اوسکو چھوڑ دو۔ اور جسکا مین حکم دون اوسکی تعمیل کرو۔ جہانتک ممکن ہو۔ یہ حدیث بخاری مطبوعہ مصر جلد ۴ صفحہ ۸۰ مین ہے

اب بیان سے اقوال آئمہ اربعہ نقل کئے جاتے ہین +

(۱) قال ابو حنیفہ اترکوا قولی بخبر الرسول وخبر الصحابۃ وقال انا بشر اخطی واصیب فانظروا فی رائی فما وافق الکتاب والسنۃ فخذوہ وما لم یوافق فاترکوہ۔ یعنی امام ابو حنیفہ صاحب نے فرمایا کہ ہمارے قول کو حدیث کے اور صحابہ کے قول فعل ہوتے چھوڑ دینا اور فرمایا ہم تو آدمی ہین ہمارا قول کو قرآن و حدیث کے مطابق دیکھ لیا کرو۔ اگر موافق پاؤ عمل کرو۔ ورنہ بالائے طاق رکھو۔ جیسا کہ بحر الرائق۔ نہر الفائق۔ رد المحتار۔ طحطاوی۔ نہایۃ النہایہ۔ غایۃ البیان۔ تفہیمات احمدیہ۔ تفسیر مظہری۔ تفسیر عزیزی۔ روضۃ العلماء۔ بستان الاجتہاد۔ شرح سفر السعادۃ۔ مشارق الانوار القدسیہ۔ اصول۔ یاقوت۔ کشف الغم سہم الفوارض۔ مناظرۃ الحق۔ اعلام الموقعین۔ رسالہ عمل بالحدیث۔

حجۃ اللہ البالغہ۔ عقد الجید۔ تحصیل التعرف۔ تزئین العبارت۔ سوالات عشرہ قول مفید۔ فوائد جدیدہ۔ عقد الفرید۔ تحفۃ الادب۔ تحفۃ الامام۔ تحفۃ الاخوان تحفۃ المتقین۔ تنویر العینین مین ان کے سوا صدہا کتابین شاہد ہین۔ یہ مشتے نمونہ از خروارے پیش ہے +

ع۲۔ یقول علیکم باتباع السنۃ فمن خرج عنہ فقد ضل یعنی تمکو حدیث پر چلنا لازم ہے۔ جو شخص حدیث پر نہ چلیگا۔ وہ گمراہ ہوگا۔ یہ قول امام ابو حنیفہ صاحب کا فتوحات مکیہ مین ہے +

ع۳۔ قال ابو حنیفہ حرام علی من لم یعرف دلیلی ان یفتی بکلامی وکان یقول اذا افتی فقال ھذا رای ابی حنیفۃ وھو احسن ما قدرنا علیہ فمن جاء باحسن منہ فھو اولی۔ یعنی امام ابو حنیفہ صاحب نے کہا کہ حرام ہے اوسپر جو نہ پہچانے دلیل میری جو وہ فتوے دیوے ساتھ کلام میری کے اور کہتے جب فتوی دیتے یہ رای ابو حنیفہ کی ہے۔ اور وہ بہتر ہے جو قدرت پائی ہمنے اوسپر اور جولائے بہتر اُس سے پس وہ بہتر ہے۔ یہ عبارت میزان الشعرانی کی ہے

ع۴۔ عن الشافعی رح قال لیس فی قول احد دون رسول اللہ حجۃ یعنی شافعی رح نے کہا کہ کسیکا قول ساتھ حدیث شریف کے دلیل نہین ہوتا خواہ کتنے ہی قول ہون +

یہ عبارت میزان الشعرانی کی ہے -

ع۵۔ میزان الشعرانی مطبوعہ میمنہ مصر صفحہ ۳۳ مین لکھا ہوا ہے کہ کوئی حدیث صحیح یا ضعیف سے نہین ثابت ہے کہ رسول اللہ نے تقلید کی اجازت دی ہو اور نہ کسی امام نے اجازت دی۔ بلکہ اس سے روکتے ہے +

ع۶۔ ومن للعلوم ان اللہ سبحانہ وتعالی ما کلف احدا ان یکون حنفیا او حنبلیا او مالکیا او شافعیا بل کلفھم ان یعملوا بالسنۃ ان کانوا علماء او یقلدوا ان کانوا جھلاء۔ یعنی یہ بات معلوم ہے کہ اللہ تعالی نے کسی کو حنفی یا حنبلی یا مالکی یا شافعی ہونیکا مکلف نہین کیا بلکہ حدیث پر عمل کرنیکا مکلف کیا ہے۔ اگر عالم ہو۔ ورنہ عالمون سے پوچھ کے عمل کرو۔ یہ عبارت شرح عین العلم کی ہے

ع۷۔ قال مالک رح ما من احد الا وھو ماخوذ من کلامہ ومردود علیہ الا صاحب ھذہ الروضۃ یعنی امام مالک رح نے کہا نہین ہے کوئی مگر پکڑا جاتا ہے کلام اپنے سے اور رد کیا جاتا ہے۔ اوسپر مگر قول اس روضہ والے کا یعنی آنحضرت صلعم یہ عبارت میزان الشعرانی ہے +

ahmadmuslim.de

عــہ احمدؒ نے کہا کہ نہ تقلید کرو میری اور نہ مالک کی - اور نہ اوزاعی کی - اور نہ کسی اور کی - یہ قول ظفر المبین و انواع محمدیہ میں ہے ۔

اللھم اھدھم الی صراط مستقیم وجنبھم الی اتباع نبی الکریم - اختتام کلام اور خلاصہ مرام یہ کہ رد تقلید میں بہت اختصار کیا گیا - اگر سارے دلائل قلمبند کرتا - تو کتاب طویل ہو جاتی - لہٰذا تھوڑی باتوں پر اکتفا کیا گیا - اہل تحقیق صاحب انصاف کے واسطے اسیقدر بس ہے - اور اہل جمود و اعتصاب .... سے کیا فائدہ جو انصاف کریں تو یہی بہتر ہے - بقول مسلم ۔

کہاں تک سنیگا مسلم کی اپنے ظلم کا قصہ　٭　شب ہائے انی کو اتنا ہی سنانا کام آویگا
اگر حق بات کو ظالم سنے تو مانیگا　٭　بجھی کو بلکہ وہ اتنا ہی الا مذہب بتاویگا

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ ۔　راقم محمد زکریا حکیم آبادی ۔

آریہ سماج حیدرآباد دکن

کا سالانہ جلسہ جنوری کے اخیر تھا جو غیر معمولی کامیابی کے ساتھ ختم ہوا مفصل کیفیت تو ہماری حیدرآبادی نامہ نگار لکھینگے - مسٹر دہرمپال نے جو حالات اخبار پرچارک جالندھر میں لکھے ہیں سر دست انہیں کو اختصار کے ساتھ درج کرتے ہیں - مسٹر پال لکھتے ہیں :-

"۲۹ کی صبح کو ۱۱ بجے پنڈت سوم ناتھ راؤجی کی طرف سے مجسٹریٹ کے پاس اس بات کی درخواست دیگئی کہ جلسہ کی باقی ماندہ کاروائی کی اجازت دیجاوے مجسٹریٹ نے جواب دیا کہ چونکہ جیسون میں حضرت محمد صاحب کو گالیاں دیگئی ہیں اسلئے اجازت نہیں ملتی"

"جب ان کو لاہیر سوامی نتیانند برہمچاری جی کو کوتوال کے سپرد کر دیا گیا تو اس نے اُن کے ساتھ بہت ہی ناجائز سلوک کرنا شروع کر دیا - برہمچاری جی نے یہ دیکھ کر ایک پارسی جنٹلمین کو جو کہ وہاں موجود تھا کہا کہ آپ مسٹر لالہ باری کو اس بدسلوکی کی خبر بذریعہ تار بھیجدیجئے - پارسی جنٹلمین نے کوتوال کو کہا کہ یہ سوامی کوئی معمولی آدمی نہیں ہے تم انکو ساتھ شریفانہ برتاؤ کرو - پھر کوتوال نے نرمی کا سلوک کرنا شروع کر دیا مگر اس نے کسی سماجی کو سوامی جی کے پاس جانے کی اجازت نہیں دی یہانتک کہ جماعتی سوامی جی کو کپڑے دینے گئے تو انکو بھی اندر نہ جانے دیا ۳۰ کی شام کے ۵ بجے کوتوال سوامی جی کو پولیس کے پہرہ میں اسٹیشن پر لایا - اور انکو بمبئی کی طرف روانہ کر دیا "

اس مضمون میں پال جی نے ریاست حیدرآباد اور اسلام کو جو صلواتیں سنائی ہیں وہ تو قابل افسوس نہیں البتہ قابل افسوس یہ امر ہے کہ آریہ لیڈر اور واعظ اپنی حالت کو درست نہیں کرتے اور یہ چاہتے ہیں کہ تمام دنیا کو ہم زبان سے سنا دیں مگر سامنے سے کوئی نہ بولے - حیدرآباد پر تو اسلامی ریاست ہونیکا الزام ہو گورداسپور میں کسکا راج ہے کہ تمام ضلع میں تمہارے بدزبان سوامی کا بولنا

قصیدۂ رائیہ بجواب قصیدۂ مرزائیہ

(گذشتہ سے پیوستہ)

وھذا لقیم الخلق عن نہجہ العوی　　وھذا یزکیھم وھذا یطھر
وھذا یدیم النظر فی طلب العلی　　فھذاک یغوین وھذا یشذطر
وھذا العلیل الجسم یرنا دموتہ　　فلا تجدعن للموت فھو مقدر
وھذا الزکی الطاھر الاصل قد حکی　　علو ما انہ رضی الخلق وھو مرقد
علو ان احوال الوری لا یعدھا　　خبیر الناس بالحساب مقرر
ولا یعلم الاحوال الا ملیکنا　　خبیر لقطمیر و ما ھو اصغر
علیم باد واء الوری ودوائھم　　فمن شاء فلیؤمن ومن شاء یکفر
فملکۃ اھلھا وسکانھا بھا　　لا دری بما فیھا شفا با و اجدر
الدین جعفر الکرام وقد اتی　　خبیث رشیداً بالمغیبات یخبر
واخبر حیناً ان یوم وفاتہ　　قریب بلا ریب وذا سوف یقبر
فاخبرتھم ھذا وضا قصدرھم　　وقام من اعلی اجر خائف وحذر
علاہ بسیف ثم قال یا فتی　　کما النزیاق وھو خزیان یفظ
فقال العمری مرتی لسدیۃ　　فاحماہ ذاک و الحکتہ ذا الغا لعنفنفر
فقرا میر المومنین بفعلہ　　وزال ھموم قد اتت تتکدر
دری ان مرضا جاؤ کیف عیٰ　　باخبار امردائما عنہ یعذر
فان حیاتنا وموت جمیعنا　　بامر الہ الخلق حقا مقدر
فنحن علیٰ جھل بعقل دخطنا　　من العمر فی دار الفناء نعذ
اصاحر تری نورا یزلاعن العمی　　مفتشیا منیر انسیرا یتنور
عن الاعین اللاتی جواھا تلا لؤ　　نجوم اضاءت لا تغور وتزھر
تقشی طریقا مستقیما مسلکا　　الی ان دعواہ ھنا مختبعر
وما یرتجی من کون حتی ومیتنا　　یتجدید ہ ھذا اختال مقرر
فان الاحمدین السید الھند نحوایم　　بناہ رفیعا قولہ ذاک اشھر
وما مات الامن سنین قلائل　　وعاش طویلا امرو لا یستر
علوانہ لتا تلالاء للورع　　بآیات صدق ان عیساہ یقبر
فما النفع فی اثبات قبر فوعیٰ　　ولتہویرہ الظلی للناس فاتھا
باخبار من یزدری علیہ سلامہ　　احادیث جاءت من خرافۃ توثر

(باقی دارد)

فتاویٰ

س نمبر ۱۲۰:۔ ایک شخص بیمار ہوا۔ اُسنے حالت مرض مین اپنے ایک مکان کی نسبت وصیت کی۔ کہ اس مکان کے کرایہ کی آمدنی کو ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار کی سال کی ہے۔ اپنی دو زوجہ اور ایک دختر کو چار چار روپیہ ماہوار ملتا رہے باقی جو آمدنی بچے مرمت مکان اور ٹکس سرکاری مین خرچ کیا جاوے۔ بعد ازان جو بچے مصرف خیر مین صرف ہو۔ اگر کوئی ان تینون وارثون مین سے مرجاوے یا کوئی زوجہ نکاح کر لیوے۔ اوس کا حصہ بھی مصرف خیر مین صرف ہو۔ بعدہ وہ شخص اُسی مرض مین فوت ہوا۔ آیا یہ وصیت مرض موت سے مکان مذکورہ بالا مال وقف عندالشرع شریف ہو سکتا ہے یا نہین۔ بینوا توجروا + راقم لعنت اللہ از غنی تال

ج نمبر ۱۲۰:۔ گو بظاہر لفظ وصیت کا بولتے ہین۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ مراد اسکی وقف ہے۔ پس اگر وقف ہی مراد ہے۔ تو فقہا کے محاورہ مین اسکو وقف علی الاولاد کہتے ہین۔ جائز ہے۔ اس صورت مین مکان کسی کی ملک نہ ہوگا۔ بلکہ اسکے کرایہ کی آمدنی سے سب کو حسب مراتب اور حسب مرضی واقف کے حصہ پہنچتا رہیگا اور جو شرائط واقف (مالک) نے لگائی ہین ملحوظ رہینگی (رد المحتار جلد سوم کتاب الوقف)۔

س نمبر ۱۲۱:۔ عمرو ایک سودخوار شخص ہے۔ اور ایک مسجد کا متولی ہے۔ کیا شرعاً عمرو متولی مسجد کا ہو سکتا ہے؟ (موتی رام)

ج نمبر ۱۲۱:۔ متولی جبتک تولیت مین خیانت نہ کرے۔ یا مالک (واقف) کے خلاف منشا نکرے تولیت سے معزول نہ ہوگا۔ ہان اگر واقف نے شرط لگائی ہے۔ کہ میرے وقف کا متولی سودخوار نہو۔ تو معزول ہو جائیگا۔ نہین۔ تو نہین +

س نمبر ۱۲۲:۔ زید نے ایک مسجد خاص اپنے روپیہ سے تعمیر کرائی اور زندگانی تک حق تولیت وغیرہ مسجد مذکور کا زید کے ہاتھ تہا۔ اور زید نے اپنی زندگانی مین ایک وقف نامہ بابت جائداد متعلقہ مسجد تحریر کر دیا۔ اور دروازہ مسجد پر چسپان کرا دیا کہ بعد میرے میری اولاد مین سے بیرا لڑکا تولیت کا حقدار ہو۔ زید مرگیا۔ جسکے نام حق تولیت کا تحریر تہا۔ وہ نابالغ تہا اوسکے ماموں نے دیگر ورثا کو ساتھ شامل ہو کر حق تولیت ایک انجمن اسلامیہ کے سپرد کر دی۔ اور انجمن مذکور نے آجتک کوئی عملدرآمد بابت حق تولیت نہین کیا۔ اور مسجد پر قبضہ مفتی مشہر نے کر لیا۔ مفتی بھی گذر گیا اب مفتی کا بیٹا قابض ہے۔ اور زید کا لڑکا بھی بالغ ہو گیا ہے کیا حق تولیت شرعاً اوسکو ملسکتا ہے ☆ (موتی رام از کوٹہ)

ج نمبر ۱۲۲:۔ زید مرحوم چونکہ خود مالک اور واقف تہا۔ اور تولیت دراصل واقف ہی کی نیابت ہے۔ پس جسکو زید نے متولی کیا ہے۔ وہی متولی ہوگا بشرطیکہ اُس مین کوئی ایسا عیب نہو۔ جس سے وقف کو نقصان پہنچے۔ مثلاً وہ مسرف اور فضول خرچ ہو۔ جس سے گمان ہوتا ہو کہ جائداد متعلقہ مسجد یا اسکی آمدنی کو بے موقع صرف کر دیگا۔ اگر ایسا ہے تو اوسکا کوئی حق تولیت نہین ہیگا

س نمبر ۱۲۳:۔ ایک شخص مذہب چکڑالوی ہو کر مجھکو اور سب مسلمان اہل سنت وجماعت کو تنگ کرتا ہے اور دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین بہت خدشہ ڈال رہا ہے۔ اول سوال یہ ہے کہ السلام علیکم کی بابت کہتا ہے۔ سلامٌ علیکم کہنا چاہئے۔ اور دوسرا سوال سنت ولوافل و وتر پڑھنے سے روکتا ہے یہ بھی نہیں چاہئے۔ اور تیسرا سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ اور اَلتَّحِيَّات اور درود و دعاء سے منع کرتا ہے۔ اور چہارم بسم اللہ اللہ اکبر کہکر ذبح کرنی منع کرتا ہے اور پنجم چھ کلمے سے منکر ہے۔ کہ قرآن مین نہین اور ششم حدیث رسول کا منکر ہے اور شفاعت رسول سے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتا ہے کہ مثل چٹھی رسان کے ہے۔ شفاعت اور احکام نبوی سے منکر ہے +

ج نمبر ۱۲۳:۔ سلامٌ علیکم کہنا بھی جائز ہے۔ مگر السلام علیکم مین زیادہ فائدہ ہے۔ کیونکہ اس مین الف لام استغراق کا ہے جسکے معنے ہین تمام قسم کی سلامتی تم پر ہو۔ مسائل مذکورہ سب احادیث سے ثابت ہین۔ مگر وہ حدیث سے منکر ہے۔ اسلئے ساری بحث تو یہ ہے۔ کہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ماننا چاہئے یا نہ۔ سو اسکی مفصل بحث ہمکو رسالہ حدیث نبوی اور رسالہ دلیل الفرقان مین ملیگی (جو معہ محصول ۶؎ + ۲؎ ہر دو نون پہنچ جائینگے +

س نمبر ۱۲۴:۔ خدا فرماتا ہے۔ جیساکہ بہرے سُننے سے قاصر ہین۔ مردے بھی نہین سُن سکتے۔ یعنے قوت سامعہ بہرون اور مردون مین نہیں اور کفار کو انہی بہرون سے تشبیہ دی ہے۔ سورہ نمل انک لا تسمع الموتی ولا تسمع الصم الدعاء اور سورہ فاطر وما انت بمسمع من فی القبور۔ اس سے ثابت ہوا کہ مردے آواز نہین سنتے۔ اور بی بی عائشہؓ نے بھی سمع موتی کے قائل نہین تھے۔ جیساکہ صحیح مسلم مین حدیث وارد ہے۔ اور بی بی عائشہؓ نے لا تسمع الموتی کی آیت کو سمع موتیٰ کی نفی پر استدلال کیا ہے۔ ان تمام تین وجوہ سے ثابت ہوا کہ مردے سُن نہین سکتے۔ اور نہ مردون مین قوت سامعہ ہے +

ahmadimuslim.de

گزشتہ اس امر مین ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بوقت زیارت قبور السلام علیکم یا اہل القبور۔ السلام علیکم یا اہل الدیار فرمایا۔ جس سے سمع موتی ثابت ہوتا ہے اور انہین احادیث سے اکثر لوگ بھی اولیاء اللہ و پیر و شہید کے قبرون پر جا کر بطلب ہائے نذائی وسیلہ گردانتے ہین۔ لہذا آپ اس مسئلہ کے متعلق پوری پوری بحث کر کے جمیع اہل اسلام کو تشفی فرما دین۔ اور دیگر علماء اہلحدیث و احناف بھی حقیقت دل سے اس مسئلہ مین معتقدانہ رائے سے مستفیض فرما دین +

راقم منشی محمد حیات عـ۲، خریدار اہلحدیث

ج نمبر ۱۲۴: عدم سماع موتی کے متعلق اہلحدیث مین کئی ایک دفعہ بحث ہو چکی ہے۔ تفصیل اسکی مردہ کی تفصیل پر موقوف ہے مردہ سے مراد اگر وہ جسم ہے۔ جس سے روح الگ ہو گئی ہے یعنی جو قبر مین رکھا ہے۔ تو کچھ شک نہیں کہ عقل اور نقل کے نزدیک یہ بات بالبداہت ثابت ہے کہ وہ نہین سن سکتا۔ کیونکہ سننے اور دیکھنے کی قوت روح کے ماتحت ہے۔ پس جب روح ہی نہیں تو سننا اور دیکھنا کیسا؟ اسلئے فقہاء حنفیہ نے لکھا ہے کہ جو کوئی قسم کھائے کہ فلان شخص سے مین بات کرونگا۔ اگر وہ اس مردہ کی حالت مین کلام کرے تو قسم پوری نہ ہوگی (دیکھو فتح القدیر وغیرہ) کیونکہ اس مین شنوائی کی طاقت نہین اور اگر مردہ سے مراد وہ روح ہے۔ جو اس خاکی جسم کو چھوڑ کر اپنے روحانی مکان پر جہان کے وہ لائق ہے۔ جا پہونچی ہے۔ تو بیشک اس مین سننے کی قابلیت ہے اسی طرح سے قبرستان مین السلام علیکم کہنا سنت ہے۔ کیونکہ اونکو بذریعہ ملائکہ کے سلام پہنچایا جاتا ہے۔ اور وہ جواب دیتے ہین۔ پس قابل غور یہ ہے کہ مردہ کس چیز کا نام ہے۔ کچھ شک نہین کہ مردہ جسم ہی کو کہتے ہین قرآن مجید اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ مَّیِّتُوْنَ (یعنی اے نبی) تو بھی مردہ ہونیوالا ہے اور یہ لوگ بھی مردہ ہونے والے ہین۔ میت عربی اور مردہ فارسی اردو۔ ایک ہے۔ پس اگر روح مردہ ہوتی تو نہ کفار کو مردہ کہا جاتا نہ کسی اور کو۔ کیونکہ روحین تو بحکم خداوندی حسب مراتب اعمال جزا و سزا پاتی رہتی ہین +

س نمبر ۱۲۵: ایک شخص ہے جسکا ۱۲۰۰ مہر پر عقد ہوا۔ اور وہ اتنی قیمت تو درکنار سو روپیہ بھی ادا کرنے کے لائق نہین ہے۔ وہ شخص کس طرح مہر ادا کر سکتا ہے۔ وہ اپنی منکوحہ سے معاف کرا سکتا ہے یا کسی دیگر طریق سے ادا ہوگا۔ جواب بطور حدیث و قرآن سے ہو +

س نمبر ۱۲۶: روپیہ بنک یا ڈاکخانہ مین کس طرح رکھ سکتا ہے اور سود لینا دینا حرام ہے۔ پھر وہ سود لیگا۔ تو کیا کیا جائیگا۔ خریدار عـ۶۵

ج نمبر ۱۲۵: عورت سے درخواست معافی کی کرے۔ تو اسکو بہت ثواب ہے اور اس کا قرض اتر جائیگا۔ قرآن شریف مین ہے فَاِنْ طِبْنَ لَکُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَکُلُوْهُ هَنِیْٓـًٔا مَّرِیْٓـًٔا۔ یعنی عورتین جو تمکو مہرون سے معاف کرین۔ تو اسکو بخوشی خاطر کھا لو اور قبول کر لو۔ اور اگر وہ معاف نہ کرے تو لاچار قرضدار ہے

ج نمبر ۱۲۶: مسلمانون پر سود لینا دینا حرام ہے۔ لیکن اگر بنک والے دیتے ہین تو میرے خیال مین لیکر کسی غریب کی امداد مین دیدے تو انشاءاللہ اس سے بہتر ہو کہ بنک مین چھوڑ دو۔ والعلم عند اللہ

س نمبر ۱۲۷: چہ فرمایند علماء دین اس مقدمہ مین۔ بعض بعض کتابون سے ثابت ہوتا ہے کہ بغیر ہندہ کا مہر ادا کئے ہوئے ہمبستری نہ کرنا چاہئے۔ زید تو بالکل غریب ہے مہر ادا کرنے کے لائق نہین کہ جلد مہر ادا کر دے۔ تو پھر کیا کرے ہمبستری کرے یا نہ۔ بینوا توجروا +

ج نمبر ۱۲۷: حدیث شریف سے اتنا ثابت ہوتا ہے۔ کہ ہمبستری سے پہلے دلہن کو کچھ دینا چاہئے۔ علماء نے کہا ہے کہ ایسا دینا مستحب ہے یہ نہیں۔ کہ حق مہر تمام ادا کئے بغیر قریب نہ جائے۔ اگر دونون راضی ہین تو بیشک ہمبستری کرے

س نمبر ۱۲۸: دولہا دلہن نابالغ ہین۔ اور نابالغی ہی مین شادی ہوئی ہندہ کا دوسرا نکاح کرنا چاہتا ہے۔ مگر یاد نہین کہ کتنا مہر قرار دیا گیا تہا۔ نہ ماں باپ کو معلوم۔ نہ شریک برات والون کو معلوم ہے۔ تو کس صورت سے ادا کرے

س نمبر ۱۲۹: زید کہتا ہے کہ اگر ہندہ اپنی خوشی مہر معاف کر دے۔ تو معاف ہو جائیگا اور عمرو کہتا ہے کہ اگر کنکر معاف کرا دے۔ جبھی معاف ہو سکتا ہے۔ تو کسکی بات سچی مانی جاوے

س نمبر ۱۳۰: زید نے تمام مسلمانون سے جو دین پر چلتے ہین اور جو نہیں۔ سلام و مصافحہ چھوڑ دیا۔ کسی معتبر حدیثون سے ثابت ہے۔ اہلحدیث والون سے سلام و مصافحہ چھوڑ دو۔ بینوا توجروا +

ج نمبر ۱۲۸: جس قدر عورت کی برادری مین مہر کا دستور ہے۔ اتنا دیدو۔ اگر دستور مختلف ہو تو عورت کی پھوپھی جتنا دیدو۔ اگر پھوپھی کا بھی حال معلوم نہین اور پھوپھی ہی نہیں تو جتنے پر میان بیوی راضی ہون۔ اسیقدر دیدو۔ قرآن شریف مین ہے لا جناح علیکم فیما تراضیتم بہ من بعد الفریضۃ یعنی مہر کرنے کے بعد جتنے پر تم راضی ہو جاؤ۔ تمہیں جائز ہے

ج نمبر ۱۲۹: کسیطرح معاف کرو۔ کنکر سے یا خود کرو۔ مگر خوشی سے ہو نہ جبر سے تو جائز ہے

ج نمبر ۱۳۰: حدیث شریف مین آیا ہے مسلمان کو مسلمان پر چھ حقوق ہین منجملہ یہ کہ

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

آریہ سماج گوجرانوالہ (پنجاب) کا سالانہ جلسہ ۲۷، ۲۸، ۲۹ فروری اور یکم مارچ کو ہے۔ ان دنوں سب سماج نے ایک مذہبی کانفرنس کا اشتہار بھی دیا ہے جس سے ہندو، مسلمان، عیسائی، آریہ عالموں کو بلایا ہے۔ مضمون زیر بحث تین ہیں خدا۔ روح اور مادہ کی ماہیت۔ اعمال کا ثمرہ اور قبولیت توبہ۔ روح فاعل مختار ہے یا نہیں۔ ہر ایک مقرر کو ۲۰-۲۰ منٹ تو تحریر سنانے کو اور ۱۰ منٹ تقریر کرنے۔ غالباً مولوی ثناء اللہ صاحب بھی شریک ہونگے۔

اس ہفتہ بھی اکثر ملک کل پنجاب میں بارش کا سلسلہ برابر رہا۔ ۱۹ کی شب کو سخت ژالہ باری ہوئی۔

مسٹر گوکھلے پنجاب کے دورہ میں لاہور سے فارغ ہوکر ۱۹ کو امرتسر آئے اور بابو گنپا لعل وکیل کے بنا ہوئے ٹاؤن ہال میں لکچر دیا۔

کرشن جی قادیانی کو الہام ہوا ہے۔ آسمان ٹوٹ پڑا سارا فرمایا کچھ معلوم نہیں۔ کیا ہونیوالا ہے (بدر ۲۴ فروری)

مشور قدیم مطلب و ربطی شاعر۔

افسوس امرتسر کے ایک پرانے اہلحدیث طبیب حکیم یا محمد مرحوم ۱۸ فروری کو انتقال کر گئے۔ ناظرین سے جنازہ غائب کی درخواست ہے۔

کلکتہ میں افواہ ہے کہ یورپین تاجر اپنے ایجنٹوں کی معرفت زمینداروں کے جنگی روپیہ سے سب میں تاکہ چاول خرید کر آخر میں گراں قیمت پر فروخت کریں۔

اغلب ہے کہ امیر صاحب یکم مارچ تک سرحد تک واپس چلے جاویں کیونکہ وہ گرمی کی شکایت ابھی سے کرنے لگ پڑے ہیں۔

ضلع بلیا میں طاعون کا بڑا زور شور ہے۔ ۸۰۰ سو فی ہفتہ کل ضلع میں اموات ہوتی ہیں۔

مدراس میں مسٹر انی بسنٹ نے ایک عام جلسہ کے روبرو اتحاد ادیان پر لکچر دیا۔ داخلہ کے ٹکٹ تقسیم دیئے گئے تھے۔ آمدنی کرنیل الکاٹ کے مدارس کو دیگئی۔

امیر صاحب بمبئی میں ۱۲، ۱۰ حال کو ۱۲ ۳ بجے بعد دوپہر پہنچے اگرچہ امیر صاحب کی سپیشل کلیان جنکشن میں جو بمبئی سے ۳۰ میل کے قریب ہے ایک بجے بعد دوپہر کو پہنچ گئی تھی۔ مگر وہ وہاں رکی رہی۔ تاکہ بمبئی میں عین وقت مقررہ پر پہنچے اور استقبال پورے طور سے کیا جائے چنانچہ امیر صاحب کی اسپیشل بمبئی کے اسٹیشن وکٹوریہ ٹرمینس پر ٹھیک وقت پہنچی۔ گورنر بمبئی معہ اپنے اسٹاف اور کل اعلیٰ بحری اور فوجی اور سول حکام کے اسٹیشن پر استقبال کیلئے موجود تھے۔ حسب ضابطہ رسم تعارف ادا ہونیکے بعد جلوس بنایا گیا اور اسٹیشن سے روانگی کی فوراً تیاری ہوئی۔ اسٹیشن کے باہر ہزارہا مخلوق جس میں زیادہ تر مسلمان تھے امیر صاحب کے دیکھنے کے شوق میں صبح سے منتظر کھڑی تھی۔ جب امیر صاحب اپنے قیام گاہ پر پہنچے تو گارڈ آف آنر نے سلامی دی۔ بینڈ باجہ نے افغانی راگ گایا۔ بازار اور سڑکیں جھنڈیوں وغیرہ سے بڑی مزین ہو رہی تھیں راستہ پر پولیس کے سپاہی دو طرفہ موجود تھے۔ گورنر بمبئی امیر صاحب کو انکی فرودگاہ پر پہنچا کر گورنمنٹ ہاؤس میں چلے آئے کچھ عرصہ کے بعد امیر صاحب نے گورنمنٹ ہاؤس میں جاکر لارڈ لیمنگٹن سے حسب ضابطہ ملاقات کی۔ واپس جانے کے لئے ہز میجسٹی امیر صاحب کا جام صحت نوش کریں۔

امیر صاحب کی جوابی تقریر امیر صاحب نے گورنر بمبئی کی تقریر کا جواب فارسی میں دیا۔ ایک ترجمان شاہی تقریر کا ترجمہ انگریزی میں حاضرین کو سناتا جاتا تھا۔ امیر صاحب نے یہ تقریر نہایت صاف اور بلند آواز سے فرمائی۔ وہ تقریر یہ ہے کہ:۔

"میں یہ نہیں کہونگا کہ میں ہندوستان کی سیر کو آیا بلکہ میں یہ کہونگا کہ میں یہاں اپنے دوستوں کے ملک میں آیا ہوں۔ میرے یہاں آنے سے پہلے ہماری اور گورنمنٹ آف انڈیا کی دوستی کا پودہ اب بڑھ کر بہت بڑا درخت ہوگیا ہے۔ اس درخت کے سایہ میں میں اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھ کر اس کے شیریں پھل کھا رہا ہوں۔ ہندوستان میں میں نے نہایت خلیق اور اچھے دوست پائے کہ جن کی شفقت اور توجہ کا شکریہ ادا کرنے کیلئے مجھ کو کافی الفاظ نہیں ملتے۔ ہندوستان کی مختلف قابل دید جگہیں چیزیں اور صنعت و حرفت کو دیکھ کر مجھ پر بڑا اثر ہوا۔ میں نے بڑا تجربہ حاصل کیا۔ مجھکو امید ہے کہ آئندہ اس تجربہ سے میں اپنے ملک کو فائدہ پہنچاؤنگا۔ گورنمنٹ افغانستان گورنمنٹ آف انڈیا کی نہایت مخلص دوست ہے۔ افغان اور انگریز ہمیشہ وفادار دوست رہیں گے۔" اس کے بعد ہز میجسٹی نے گورنر بمبئی کی صحت کا جام نوش کیا۔

طاعون ہفتہ مختتمہ ۹ ماہ حال میں طاعون سے کل ہندوستان میں ۲۰۷۰۶ موتیں ہوئیں جن میں سے پنجاب میں ۸۰۹۷ موتیں ہوئیں۔

لاہور کے انگریزی اخبار پنجابی پر گورنمنٹ نے ڈپٹی کمشنر لاہور کی عدالت میں مقدمہ دائر کر رکھا تھا۔ گذشتہ جمعہ کو یہ مقدمہ فیصل ہوگیا۔ شہادت کی سماعت کے بعد ڈپٹی کمشنر نے مالک اخبار لالہ جسونت رائے کو دو سال قید باشقت اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی اگر جرمانہ ادا نہ ہو تو چھ مہینہ اور قید باشقت۔ نیز اسی اخبار کے ایڈیٹر مسٹر اٹھاولی کو جو قوم سے دکھنی پنڈت یا مرہٹہ ہیں چھ مہینے قید باشقت اور ۲۰۰

فراغ دل۔ بیاہ و شادی کے متعلق اس بیج نظری تشبیب و فراز معلوم ہوسکتے ہیں قیمت ۶ رسمحصول ڈاک علم الدین تاجر و ایڈیٹر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

نوٹس

آج تک یہ عام شکایت ہے کہ خاندانی تعلیم یافتہ نوجوان سوداگری اور تجارت
کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور کوئی شک نہیں یہ شکایت ایک حد تک درست
بھی ہے مگر ہم نے نوجوانوں کے لئے زندہ مثال قائم کرنے کو خاص شہر لاہور
ڈبی بازار میں ایک دوکان نہایت عالی پیمانہ پر جاری کی ہے اس دوکان میں ہر قسم کا ولایتی
مال جیسے ہر قسم کی سیاہی، چاقو، قلم، قینچیاں، پنسلیں، بنیان، آئینے، موم بتیاں، سوتی
اونی ریشمی جرابیں، قفل، [illegible]، ہر قسم [illegible] تولیے۔ بٹن لیمپ ہر قسم کی چھتریاں
چھڑیاں، پنکھے، رومال، [illegible] فیتے۔ ولایتی کنگھے [illegible] سر گرم و سرد۔ [illegible]
پوڈر، لیونڈر وغیرہ وغیرہ مقابلہ دیگر دوکانوں کے بکفایت اور با رعایت ملتے ہیں ہمارے
لاہور میں پہلی دوکان ہے جو راست بازی کے اصول پر قائم ہوئی ہے جو صاحب لاہور تشریف
لاویں بچشم خود ہماری تصدیق کر سکتے ہیں جو صاحب کسی طرح لاہور نہیں آ سکتے وہ
ہماری دوکان سے [illegible] منگوا کر دیکھ لیں کوئی وجہ نہیں کہ کوئی صاحب ہماری دوکان
[illegible] مستقل گاہک نہ بن جائیں۔

نوٹ [illegible] جرابیں تیار کی جاتی ہیں وہ نفاست اور پائداری
میں ولایتی جرابوں کو مات کرتی ہیں سوتی جراب [illegible] سے فی درجن [illegible]
ریشمی [illegible] فی درجن [illegible] قیمت ۱۲ ۱۳ ۱۴ [illegible] تک
مل سکتی ہیں

المشتہر
شیخ نظیر حسین سوداگر ڈبی بازار لاہور (پنجاب)

خوشخطی

[illegible] تحریر کی [illegible] بلا وکتابت [illegible]
سکتے ہیں تنخواہ بیس روپیہ۔
جواب کے لئے دو پیسہ کا ٹکٹ لگا کر درخواستیں آنی چاہئیں

المشتہر
مینیجر شفاخانہ شاہی چونی منڈی لاہور

تیر بہدف دوائیں

برقی سٹ اس بکس میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن
کی ہے جسکے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردی کی
سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلاء کی ہے جسکی مالش
سے عضو مخصوص میں سطبری پیدا ہو جاتی ہے۔ اور خون کا دورہ ہو کر مرض کا
ہمیشہ کے لئے قلع قمع ہو جاتا ہے۔ اور ایک شیشی خوراکیہ دوائی کی ہے جس سے
اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ قیمت معہ
محصولڈاک (للعہ)

گولڈن پلز یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی مجرب ہیں جو فولاد چاندی سونا وغیرہ
جیسے مقوی اور خون افزا اجزاء سے بڑی محنت سے تیار کی
جاتی ہیں، جو صاحب جریان جیسے منحوس مرض میں مبتلا ہو کر یا کسی اور وجہ سے کمزور
ہو گئے ہوں یا کمی باہ کے شاکی ہوں ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں قیمت [illegible]

موسیائی ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ ہر قسم کی کمزوری۔ درد کمر جریان وغیرہ
کے دفعیہ اور قوت باہ کے پیدا کرنے کے لئے اکسیر اعظم ہے
جو صاحب جوش جوانی یا بچپن میں جوہر انسانی کو ضائع کر کے پچھتاتے ہوں ان کیلئے بینظیر
[illegible] جو بٹ لگتی ہی جاری ہے کہا لینے سے درد کا فور ہو جاتا ہے اور مباشرت کے بعد [illegible]
کمزوری [illegible] طاقت بحال ہو جاتی ہے اعلیٰ درجہ کی مولد خون ہے۔ بوڑھوں کیلئے عصاء پیری
نوجوانوں کی [illegible] بچوں کی محافظ اور رفیق ہے۔ قیمت فی چھٹانک [illegible] محصول

معجون مقوی دماغ ضعف دماغ۔ نزلہ۔ زکام وغیرہ کو دور کرتی ہے [illegible]
ہے۔ محافظ بصارت ہے قیمت [illegible] محصول

جوہر عشبہ مصفی خون یہ ایک مسلم امر ہے۔ کہ خون کی صفائی پر ہی صحت
کا مدار ہے۔ خون کا گندہ ہونا ایسی ایسی ہلاک
بیماریاں پیدا کرتا ہے کہ جن کے نام سے بدن کانپ جاتا ہے۔ آتشک۔ کنٹھ مالا۔
پھنسی پھوڑے۔ بھگندر۔ پھیپھڑے وغیرہ وغیرہ خون کی خرابی کو ظاہر کرتے ہیں۔ اس
ہلاک خرابی کو دور کرنے کے لئے جوہر عشبہ سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں قیمت [illegible] محصول

نوٹ:۔ علاوہ ازیں ہر ایک مرض کی دوا ہم سے مل سکتی ہے آرڈر دیتے وقت مفصل
کیفیت لکھنی چاہئے تاکہ دوائی مرض کی حالت کے موافق بھیجی جاوے۔

المشتہر
پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر

حسب فرمائش ابوالوفاء مولوی ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ

والیان ریاست سے " سے

رؤسا و جاگیرداروں سے " للعہ

عام خریداروں سے " عہ

غیر ممالک سے " ۸ شلنگ

" " ششماہی ۴ شلنگ

انڈیا والوں سے عہ

اجرت اشتہارات

بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتی ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک

اخبار اہلحدیث امرتسر ہو۔

Registered L № 352

اہلحدیث

جلد ۳ نمبر ۱۷

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(ا) قیمت پیشگی آنی ضروری ہے۔

(ب) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔

(ج) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

امرتسر یوم جمعہ ۱۵ محرم الحرام سنہ ۱۳۲۵ ہجری المقدس مطابق یکم مارچ سنہ ۱۹۰۷ء

اجتہاد اور تقلید

اہلحدیث مورخہ ۸ فروری میں اس مضمون کو یہاں تک پہنچایا تھا کہ علماء اصول نے قرآن و حدیث سمجھنے کے لئے جو اصول مقرر کئے ہیں وہ کتب اصول میں مذکور ہیں منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ الفاظ کی تقسیم بیان کرتے ہیں۔ عام۔ خاص۔ مشترک اور مؤول ان میں سے عام اور خاص کی بحث مفصل ہو چکی ہے۔ اور ان کے متعلق بھی بتلائے گئے ہیں۔ اس سے بعد اسی ضمن میں اخبار اہل فقہ کی دراندازیوں کے جوابات بھی دئیے گئے۔ اسلئے اب ہم اپنے اصل مضمون پر آتے ہیں۔ عام اور خاص کے بعد تیسرا مرتبہ مشترک اور مؤول کا ہے مشترک لفظ کی تعریف علماء اصول نے یوں کی ہے ما اشترک فیہ معان و ضعم بعین اومعان مختلفۃ الحقائق (اصول شاشی) یعنے مشترک لفظ اسکو کہتے ہیں۔ جو دو یا کئی ایک مختلف معانی کے لئے وضع ہو۔ اسلیے کتاب حسامی میں ہے المشترک وھو ما اشترک فیہ معان او اسام لا علی سبیل الانتظام۔ یہی تعریف تمام کتب اصول میں ہے۔ جس سب کا مطلب ہے کہ مشترک کا لفظ وہ ہے۔ جو متعدد معانی کے لئے وضع ہو۔ لفظ مشترک کا حکم یعنی نتیجہ بھی علماء اصول نے ان لفظوں میں بتلایا ہے حکمہ التوقف فیہ بشرط التأمل لیترجح بعض وجوھہ (حسامی) یعنے مشترک کا حکم یہ ہے۔ کہ اس میں غور اور تامل کرنے کے لئے توقف کیا جاتا ہے۔ تاکہ اوسکی مختلف وجوہ میں سے کوئی وجہ ترجیح پا جاوے۔ مثال اوسکی لفظ جاریہ ہے۔ جسکے معنے کئی ایک ہیں۔ لونڈی۔ چشمہ۔ بیٹری۔ وغیرہ پس اگر ایسا لفظ کسی کلام میں بلا قرینہ آجاوے تو وہاں ہم توقف رہیگا۔ جبتک کہ اسکے لئے کوئی جانب ترجیح کی نہ پائی جاوے۔ باعث ترجیح اسی کلام میں ہو۔ یا خارج ہو۔ مثلاً اگر کلام یون ہے۔ کہ رئیت الجاریۃ تجری میں نے جاریہ کو جاری دیکھا۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ جاریہ سے مراد یہاں چشمہ ہے یا اسی قسم کا کوئی اور قرینہ ہو۔ تو اوسکی وجہ سے وہی معنے ترجیح پا جائینگے۔

مؤول اسی مشترک لفظ کا دوسرا نام ہے۔ جب وہ کسی قرینے سے کسی جانب کے ترجیح پا جاوے۔ چنانچہ نور الانوار میں ہے المؤول ما ترجح من المشترک بعض وجوھہ بغالب الرای یعنی مؤول وہ مشترک لفظ ہے جسکی بعض وجہ کسی قرینے سے ترجیح پا جائیں۔ حقیقتہ مشترک اور مؤول ایک ہی لفظ ہے جو قبل از تعیین کسی جانب کے مشترک ہے۔ اور بعد تعیین کے مؤول ہے

نتیجہ کہ اس بحث کا اسجگہ ایک ضروری مسئلہ قابل ذکر ہے کہ قرآن شریف میں

ahmadimuslim.de

اسماء الٰہی کئی ایک آئے ہیں مثلاً سمیع ۔ بصیر ۔ رؤف ۔ رحیم وغیرہ یہی اسماء خدا تعالیٰ کے لئے بھی آئے ہیں ۔ اور یہی مخلوق کے لئے بھی ۔ علماء نے لکھا ہے کہ جو اسماء الٰہی مخلوق پر آئے ہیں ۔ وہ حقیقت میں مشترک لفظ کی قسم سے ہیں ۔ چنانچہ **مالا بد** کے دیباچہ میں حضرت قاضی ثناء اللہ مرحوم پانی پتی فرماتے ہیں ۔

یگانہ است ہم در ذات وہم در صفات وہم در افعال ہیچکس را در ہیچ امر با وی شرکت نیست نہ در وجود و حیات از جنس وجود و حیات اشیا است ونہ علم او شاہ علم شان ونہ سمع و بصر و ارادہ و قدرت و کلام او با سمع و بصر و ارادہ و قدرت و کلام مخلوقات مجانست و مشارکت غیر از مشارکت اسمی باہم مجانست و مشارکت ندارد و صفات و افعال او تعالیٰ ہم در رنگ ذات او سبحانہ بیچون و بیچگون است ۔

مطلب اس عبارت کا یہ ہے کہ سمیع ۔ بصیر ۔ رؤف ۔ رحیم وغیرہ اسماء جن معنے سے خدا پر بولے جاتے ہیں ۔ وہ اور معنے ہیں ۔ اور جن معنے سے مخلوق پر بولے جاتے ہیں ۔ وہ دوسرے معنے ہیں ۔ کیونکہ خدا کی صفات سمع ۔ بصر وغیرہ سب ذاتی اور اپنی ہیں ۔ مگر مخلوق کی سب صفات خالق کے دینے سے بنی ہیں ۔ اسلئے ان دونوں میں کوئی مجانست یا مشارکت نہیں ہو سکتی ۔ بقول ؎

شیر قالین دیگر است شیر نیستان دیگر است

لیکن جن معنے سے یہ اسماء خدائے ذو الجلال والاکرام پر بولے جاتے ہیں قرآن مجید میں ان کا حصر خدا ہی کے لئے کیا گیا ہے ۔ چنانچہ سورہ حدید میں صفات کاملہ کے بیان کر دینے کے بعد فرمایا ۔ لہ الاسماء الحسنیٰ عربی قاعدے کے مطابق الاسماء الحسنیٰ مبتدا ہے اور لہ خبر مقدم ہے ۔ اور **علم معانی** کا قاعدہ ہے کہ تقدیم ما حقہ التاخیر یفید الحصر یعنے پچھلے لفظ کو پہلے لانے سے حصر کا فائدہ حاصل ہوتا ہے ۔ اس لحاظ سے آیت موصوفہ کا ترجمہ یہ ہوا کہ تمام اسماء حسنیٰ مخصوص بذات باری تعالیٰ شانہ کے لئے ۔ پس جو لوگ رؤف رحیم وغیرہ اسماء کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک پر استعمال ہونے سے یہ نتیجہ نکالا کرتے ہیں کہ آنحضرت بھی چونکہ اسماء الٰہی سے مشرف ہیں اسلئے آپ سے التجا کرنا یا مدد مانگنا جائز ہے یہ خیال اونکا نہ صرف قرآن مجید کے برخلاف ہے ۔ بلکہ اصول فقہ اور تصریحات فقہا کے بھی مخالف ہے ۔ کیونکہ فقہا کے اصول کے مطابق اسماء الٰہی مشترک ہیں اور مشترک جب کسی قرینہ سے ایک معنی میں ترجیح پا جائے ۔ تو دوسرے معنے میں نہیں جا سکتا قرآن شریف سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اسماء حسنیٰ ذات باری تعالیٰ شانہ کے لئے محصور اور مخصوص ہیں ۔ پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ اسماء مذکورہ پیغمبر خدا یا کسی اور مخلوق پر بھی حقیقی

بولے جاتے ہیں جن معنے سے خدائے ذوالجلال پر بولے گئے ہیں ۔ ہرگز نہیں ؎

گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی

مگر جو لوگ اپنے اعمال اور اعتقاد کو قرآن و حدیث کے برخلاف رکھتے ہی رکھنے ہوں انکا کیا علاج ؟ ؎

آنکس کہ بقرآن و خبر زو نرہی ❖ اینست جوابش کہ جوابش ندہی

(باقی باقی)

شیعی سوال

بخدمت جناب مولانا صاحب ! السلام علیکم بعدہٗ عرض خدمت ہے کہ ایک شیعہ مولوی نے رسالہ اللواء لاہل الولاء میں تدفین حضرات شیخین کی بابت یہ عبارت تحریر کی ہے ۔ ہم جواب کے لئے بعینہٖ نقل کرتے ہیں ۔ عبارت یہ ہے :۔

"پس واضح ہو کہ تدفین شیخین + میں جو خانہ مطہرہ پیغمبر علیہ السلام میں بلا اذن ہوئی تو فرق اور تفاوت بیّن ہے ۔ کیونکہ زمین کربلا میں دفن ہونا امام حسین علیہ السلام سے باذن اور شرعاً مجاز ہے ۔ اور دفن ہونا غیر کا خانہ پیغمبر علیہ السلام میں در حضور و غیاب بغیر اذن قطعاً ممنوع اور منہی عنہ ہے ۔ بقولہ تعالیٰ لا تدخلوا بیوت النبی الا ان یؤذن لکم ۔ پس تدفین شیخین حرام اور مغصوب محض ہے اسی لئے کہ شیخین کو کسی قسم کا حق تملیکی یا وراثتی وہاں حاصل نہ تھا اور نہ وارثان حقہ یعنے اہل بیت سے اذن حاصل کیا تھا ۔ اور نہ ہی تقسیم عملی تھی کہ بحصہ زوجتین ان کے اذن سے دفن ہوئے اور اگر بمروی ابوبکر لا نورث ولا نورث جو واسطے انکار کرنے حقوق فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا مثل فدک وغیرہ کے حدیث وضع کی تھی ۔ اس خانہ کو بھی صدقہ قرار دیا تھا ۔ پھر کیوں اس روضہ شریفہ میں دفن ہوئے ۔ نہ اہل بیت طہارت و عصمت سے اذن حاصل کیا نہ تمام مسلمانوں سے ۔ خلاصہ یہ کہ بعد غصب خلافت کے خانہ نبوی کو بھی تصرف کر کے دفن ہوئے ۔ اور ایسا دفن ہونا یا قریب ہونا بجز فائدہ مند ان کے واسطے نہیں ہے ۔ آیا نہیں دیکھتے ہو ۔ کہ کفار و منافقین کو جو اسے عین قرب سکنت و مجاورت و مدفنت قدیم سے حرمین میں رکھتے تھے ۔ ہرگز انکو فائدہ نہیں پہنچا ہے ۔ چنانچہ متفق روایت ہے ۔ من غصب ارضاً طوقہ اللہ غاصباً یوم القیامۃ پس باطل کو شایہ مماثل حق تمثیل دینا عین باطل ہے بتمام زمین اور پانچ دریا اور خمس دنیا حق مہر فاطمہ کا باحادیث متفقہ ثابت ہے ۔ چنانچہ دیلمی نے فردوس الاخبار میں لکھا ہے ۔ عن ابن عباس قال قال علیہ السلام یا علی ان اللہ

+ شیخین حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو کہتے ہیں ۔ ایڈیٹر

... السلام علیکم ...

زوجتك فاطمة وجعل صداقها الارض فمن مشى عليها مبغضا لك مشى حراما

اور دریا دجلہ و فرات و جیحوں و سیحون و خمس دیا حق تعالی نے فاطمہ کو حق مہر میں دیا ہے۔ چنانچہ باحادیث متفقہ ثابت ہے۔ باوجود ان احادیث کے کیونکر زمین عراق جگہ تدفین شہداء کربلا غصب ہو سکتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرات شہداء باذن امام حسینؑ دفن ہیں۔ اور حضرات شیخین بلا اذن تدفین ہوئے۔ پس ثابت ہوا کہ مخالفین علیہ السلام جو بلا اذن علیہ السلام رو. مو زمین میں مدفون ہیں ابد الآباد عذاب میں رہیں گے۔ (اڈیٹر۔ خوربختاں بازند و خواہند مقبلاں از زوال نعمت و جاہ)

سوال دوم۔ شیعہ اپنے رسالہ اللوا میں لکھتا ہے کہ جو حدیث کوثر کے متعلق بخاری کتاب الرقاق میں صحابیوں کے حق مروی ہے اُس سے کون صحابی مراد لو گے جانتے ہو حدیث ماخوذ یہ ہے:۔ قال صلعم ليردن علی يوم القيامة رهط من اصحابي انا اعرفهم وهم يعرفونني فيؤخذون ذات الشمال فيذودني فاقول يارب اصحابي فيقال لك انك لا تدری ما احدثوا بعدك فلم يزالوا مرتدين على اعقابهم منذ فارقتهم فاقول سحقا سحقا لمن غير دينی ای بعدی۔ پس اگر یہ حدیث صحیح بخاری صحیح ہے تو کہو اصحابؓ کفر و ارتداد جو خود بحضور نبوی ہوں وہ کتنے اور کون ہیں۔ اس سے مخصوص فرقہ اہل حدیث ہو۔ حدیث ثانی بخاری کی جو غزوہ حدیبیہ میں ہے۔ وہ یہ ہے:۔

قال البراء بن عازب فقلت طوبى لك صحبت رسول الله وبايعته تحت الشجرة فقال لي يا ابن اخي انك لا تدری ما احدثنا بعده الخ وہ کون کون تھے۔ تفصیل جماعت صحابہ مبتدعین دیکھنی چاہو۔ تو کتاب عمر و جاحظ و ابن ابی الحدید و فصول اولیات مشائخ ثلثہ و تاریخ الخلفاء سیوطی دیکھو اور ابن سعد ملاحظہ کرو یہ سب آئمہ اہلسنت والجماعت کی مرویہ ہیں +

سوال تیسرا۔ شیعہ لکھتا ہے کہ زمین کربلا بعلی امام حسینؑ نے مالکان سے خرید کر جملہ اہل تشیع کے تدفین کے لئے وقف کی ہوئی ہے اور وہ زمین بنجر تھی۔ اور بعد اسلام کے چند لوگوں نے واہی تھی۔ تو وہ حدیث سے ثابت ہے کہ جو بوئے وہ ہی مالک ہے۔ ممکن ہے کہ امام حسین نے اُن سے خرید کر وقف کر دی ہو۔ بلکہ اوسنے ثبوت زور شور سے ثابت کیا ہے بوجہ طول عبارت ہم صرف اتنی عبارت پر اکتفا کر کے آپ کی شفقت سے پرچہ اخبار میں جواب طلب بآیات حدیث فریقین کی کتابوں سے طلب کرتے ہیں۔ ہمارے اس جگہ چند شیعہ کا یہ عقیدہ مرتفع ہو جائیگا۔ اگر آپ جواب کافی عنایت فرما دینگے۔ اگر پرچہ میں تحریر فرما دیں

تو رسالہ بھی آپ کو روانہ کر دیتا ہوں۔ جو تعداد میں ۲۰ صفحہ کا ہو سکتا آپ جواب لکھکر شائع کر دیں۔ مگر امحال ضرور اس مضمون کی تردید آئندہ پرچہ میں درج فرما دیں +

جواب:۔ شیعوں کو اگر ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے عداوت اور بے جا عداوت نہ ہوتی تو انصاف کرتے۔ جس حدیث کو سوال میں صدیق اکبر کی بناوٹ قبلا یا ہے وہ خود شیعوں کی معتبر کتابوں میں خود آئمہ اہل بیت کی روایت سے موجود ہے۔ پہلے ہم اہل سنت کی روایت صحیح بخاری سے نقل کرتے ہیں۔ پھر شیعوں کی مستند کتاب کلینی سے بتا دینگے۔ بخاری کے الفاظ یہ ہیں:۔ کہ حضرت

قال ابوبكر سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم لا نورث ما تركنا صدقة (کتاب الفرائض)	ابوبکر نے کہا میں نے آنحضرت سے سنا ہے کہ ہم (نبی) ایسے

اپنا وارث نہیں کیا کرتے ہیں۔ بلکہ ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے +

اب سنیئے! شیعوں کی معتبر کتاب کلینی کے الفاظ یہ ہیں:۔ ابوعبداللہ کہتے ہیں

عن ابي عبد الله ان العلماء ورثة الانبياء وذلك ان الانبياء لم يورثوا درهما ولا دينارا وانما اورثوا احاديث من احاديثهم فمن اخذ بشیء منها اخذ حظا وافرا	علماء انبیاء کے وارث ہیں کیونکہ انبیاء درہم و دینار کی وراثت نہیں چھوڑا کرتے سوائی اپنی احادیث کو کچھ بھی ورثہ نہیں چھوڑتے پس جو کوئی اُن احادیث کو لیتا ہے ایک حصہ عظیم لیتا ہے +
قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ان العلماء ورثة الانبياء ان الانبياء لم يورثوا دينارا ولا درهما ولكن اورثوا العلم فمن اخذ منه اخذ بحظ وافر (کلینی کتاب العلم)	پیغمبر خدا نے فرمایا ہے۔ علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ کیونکہ انبیاء درہم و دینار ورثہ میں نہیں چھوڑتے۔ بلکہ علم ورثہ چھوڑا کرتے ہیں۔ پس جو کوئی اس علم کو لیتا ہو وہ ایک بہت بڑا حصہ لیتا ہے +

بتلائیو! شیعوں کی روایات میں جو ائمہ اہل بیت کے ذریعہ سے خود ان کی معتبر کتابوں میں منقول ہیں۔ اہل سنت کی حدیث سے جو صدیق اکبر کی روایت سے آئی ہے۔ کیا فرق ہے۔ دونوں روایتوں کے الفاظ گو مختلف ہیں مگر مضمون سب کا ایک ہے۔ کہ حضرات انبیاء علیہم السلام کی وراثت مالی نہیں ہوتی۔ پس اگر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اس حدیث کے بیان کرنے سے کوئی جرم لاحق ہوتا ہے۔ تو ائمہ اہل بیت بلکہ خود رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں یہ حدیث بیان فرمائی۔ پس سارا جواب تو اسی حدیث سے حاصل ہو گیا۔ اگر کوئی ماننے تو یہی کافی ہے۔ اہل بیت سے اجازت تو سب لیتے۔

ahmadimuslim.de

یکم مارچ ۱۹۱۱ء

تمام زمین کو مہر کیا ہے۔ یہ سب خوش اعتقادیاں ہین کوئی روایت بقاعدہ محدثین مخصوصا اہل سنت محدثین کے طریق پر کوئی بھی ثابت نہین حضرت فاطمہ کا مہر اہل سنت کے ہان پانچسو درہم ثابت ہے۔ بہلا تمام زمین اگر حق مہر ہوتی حالانکہ ہے ان الارض للہ اور اگر بفرض محال حضرت علی کیطرف سے مہر مقررہ ادا کردیا تہا۔ تو زمین ساری مع دریاؤں جیحوں وغیرہ حضرت فاطمہ کی ملکیت مین آگئے تھے۔ یاللعجب وضیعتہ الادب۔ افسوس ایسے غلو اعتقاد نے بہت سے لوگون کو گمراہ کردیا +

(۲) حدیث مین جو آیا ہے کہ میرے اصحاب حوض کوثر پر میرے پاس آوینگے تو مین اُن کو دہکا دونگا۔ ان اصحاب سے مراد وہ لوگ نہین جنہوں نے آنحضرت سے شرف صحبت پایا تہا۔ کیونکہ اُن کی بابت تو قرآن شریف مین بشارت آچکی ہے۔ غور سے سنیئے! محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم تراہم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا یعنے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کا رسول ہے۔ اور اُن کے ساتھ والے ایسے ہین کہ کافروں کے مقابل پر تو سخت ہین۔ آپس مین رحم دل ہین اُن کے چہرون پر رکوع سجود کے نشان ہین۔ وہ اللہ کے فضل اور رضا کی تلاش مین ہین۔

اس اُمت سے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاف لفظون مین تعریف ہے۔ اسلیئے حدیث مذکورہ مین وہ لوگ مراد نہین بلکہ وہ لوگ مراد ہین جنہون نے بعد آنحضرت کے مختلف قسم کے خیالات اور اعتقادات دل و دماغ مین رکھے۔ جنہین آپکے یار غار کو معاذاللہ منافق جانا کہین اُن کو سوختہ عشرہ اور واہ دکو کافر کہا۔ ایسے ایسے لوگ اس حدیث کے مصداق ہین۔

(۳) امام حسین رضی اللہ عنہ نے زمین کربلا خرید کر وقف کردی ہے تو بعد ثبوت صحیح ملنے کے ہم کہینگے چشم ما روشن دل ماشاد۔ بہت خوب جائے وہان ہی دفن ہوسکتے ہین کیا اس سے ملال اور کیا نزاع +

اصل یہ ہے کہ ان لوگون کو اہل بیت کی محبت مین غلو کرنے سے ایسی ایسی باتین سوجہتی ہین جیسی کوئی لیجسلیٹیشن (مدبرملک) حسب انتظام مملکت

...کی سنت زیادہ موجب ثواب ہے۔ تو بہت سی اودہراُدہر کی بہکی بہکی باتین بنا کر رستہ تنگ ہوجاتا ہے۔ یہی حال شیعون کا ہے۔ پس تم ان سے کلینی کی حدیث کا جواب مانگو۔ جبتک جواب نہ دین نہ چہوڑو +

رسالہ اصلاح کا ایڈیٹر بہی توجہ کرے جو حدیث صدیقی کو موضوع کہتا ہے +

اہل حدیث پر ناجائز اتہام (شمس)

کیوں تہیرین ہدف ناوک بیداد کہ ہم
خود اُٹھا لاتے ہین جو تیر خطا ہوتا ہو

اخبار اہل فقہ نے چونکہ جماعت اہلحدیث (کثرہم اللہ) کو بدنام کرنے کا ٹھیکہ لے رکہا ہے۔ اسلیئے وہ اور اوسکے اصلی اور فرضی نامہ نگار بہی اسی تلاش مین رہتے ہین کہ جسطرح ہو جماعت اہلحدیث کو بدنام کیا جائے۔ چنانچہ ۱۰ فروری کے پرچہ مین ایک خبر اِن الفاظ درج ہوئی تہی۔

"غیر مقلدوں کی بیجا حرکت"۔ ملک بار مین تنازع فاتحہ خلف الامام مین جناب مولوی عبداللہ کولمی ضلع جالندہر سے ہوا۔ غیر مقلدین مباحثہ سے تنگ آکر مولوی صاحب موصوف کو دہوکا سے باہر لیگئے اور انکا دست راست پورا کاٹ دیا اور دست چپ کو بہی زخمی کیا۔ تندہی زبان بہی کاٹ ڈالی۔ مولانا موصوف شفاخانہ کلان لاہور مین ہین اور بحرانی حالات مین ہین"

اس خبر کو پڑہکر ہمین سخت صدمہ ہوا۔ کہ اہلحدیث کا کون ایسا شقی ازلی ہوگا۔ جسنے خلاف حکم خدا و رسول کے ایسا فعل شنیع کیا مگر چونکہ راقم مضمون اور خود ایڈیٹر اہل فقہ کا اپنا اندرونہ اُن کی تکذیب کرتا تہا۔ اسلیئے اونہوں نے پورا پتہ نہ لکہا تاکہ تحقیق نہ ہوسکے۔ مگر خدا کی شان خدا کے سامنے تو کوئی جادو نہین چل سکتا۔ ہمارے ایک نامہ نگار نے لاہور سے اسکی تفصیل پر رپورٹ ہمین بہیجی۔ جو حسب ذیل ہے:-

"جناب مولوی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ التماس آنکہ مین نے سنا ہے۔ کہ اخبار اہل فقہ نے ایک مضمون اس طرح شائع کیا ہے کہ ایک مولوی عبداللہ ضلع لاہور تحصیل شرقپور مین وہابیوں کے ساتھ کسی مسئلہ مین مباحثہ ہوا اور غالب آیا اور وہابی لوگ مغلوب ہوئے تو وہابیوں کو غصہ آیا۔ اور انہون نے مولوی عبداللہ کو مارا۔ اور اسکے ہاتہ کاٹ دیئے۔ ایک کچہ باقی رہا اور ناک بہی کاٹ دیا اور زبان بہی کاٹ ڈالی۔ اور خوب مارا۔ پہر پولیس کو خبر ہوئی۔ لاہور کے

ahmadimuslim.de

شفاخانہ میں لائے۔ ناک ڈاکٹر صاحب نے سی دیا اور ایک ہاتھ بھی سی دیا اور ایک بالکل کاٹ دیا۔ خیر اسکو کچھ آرام آگیا۔ اب میں اپنے استاد صاحب مولوی غلام احمد صاحب کا بیان اپنے کانوں سے سنا ہوا لکھتا ہوں۔ اس مولوی نے دیوبند میں تحصیل علم کیا ہے۔ وہ اب ایک گاؤں میں رہتے تھے۔ وہاں لڑکوں اور لڑکیوں کو پڑھاتے تھے۔ خود حنفی مذہب تھے۔ قصہ یہ ہوا کہ ایک لڑکی نوجوان کے ساتھ دوستی ڈال لی۔ اور جو کچھ ملا گھر کا آتا۔ اسی کے حوالے کر دیتے تھے۔ پیچھے لڑکی کے والدین اور اس کے خاوند و رشتہ داروں کو پتہ ملا۔ کہ یہ مولوی ہماری لڑکی پر عاشق ہے۔ انکو غیرت آئی۔ انہوں نے کچھ داؤ لگایا مگر نہ چلا۔ منع کیا وہ باز نہ آئے۔ اور ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ میں عاشق ہوں مرجانا منظور ہے لیکن جدائی منظور نہیں۔ خیر وہ غیرت والے تھے انہوں نے ایک روز باہر لیجا کر مولوی صاحب کو گرا لیا اور گردن پر پاؤں رکھکر زبان مبارک کو باہر نکال لیا۔ اور ٹوکے کے ساتھ زبان کاٹ دی (مگر اچھی طرح کاٹی نہ گئی) اور تو ان کے پاس کوئی ہتھیار نہ تھا۔ پھر ناک مبارک کاٹ ڈالا۔ اور بعد اسکے دست مبارک کی باری آئی۔ اسکا بھی کام تمام کر دیا۔ مولوی صاحب بیہوش ہو گئے۔ پھر ہوش آئی، گاؤں کو خود چلا گئے۔ پھر پولیس نے لاہور میں پہنچا دیا۔ ملزم ابھی حوالات میں ہیں تحقیقات ہو رہی ہے۔ فاعل لوگ وہابی تھے نہ غیر مقلد تھے بلکہ حنفی المذہب پکے حنفی مگر غیرت مند۔ دیکھئے ان کو کیا حکم ہوتا ہے ۔

(راقم اسلام لاہور)

(ایڈیٹر) اہل فقہ کو اب معلوم ہوا ہوگا جو واقع کیا ہے۔ اسکے بیچارے مقتدا کا نقشہ یہ ہوا کہ ؎

ہم دم سے گئے ہمدم کیلئے ہمدم کی قسم ہمدم نہ ملا
کیا دل کو یہ داغ نصیب ہوا مرہم بھی گئو مرہم نہ ملا

اہل تقلید پر چند سوال

چند سوال جو ذیل میں ہیں اڈیٹر اہل فقہ ونیز دیگر مقلدین سے ہیں۔ براہ مہربانی انکو اخبار اہلحدیث میں مندرج کراکے شائع کرادیجئے گا۔

(۱) خلفاء راشدین کا کیا مذہب تھا۔ (۲) ائمہ اربعہ کا کیا مذہب تھا (۳) جو مذہب ان بزرگان دین کا تھا وہی مذہب ہر مسلمان کا ہو تو کیا مضائقہ؟

راقم سلامت علی بچراری ازسیوان۔

اخبار نہ پہنچنے کی شکایات

آجکل اخبارات نہ پہنچنے کی عام شکایت ہو رہی ہے۔ اہلحدیث کے بعض قدردان ہمکو اکثر لکھا کرتے تھے کہ اخبار وطن وکیل وغیرہ ہمکو پہنچتے رہتا ہے مگر اہلحدیث ہی نہیں ملتا۔ گو ہم ان کو جواب دیتے تھے۔ کہ ہمارا اس میں قصور نہیں۔ لیکن شاید ان کو یہ ناگوار گذرتا ہوگا۔ اسد فعہ وطن نے بھی چیخ پکار کی ہے۔ کہ دو سو خطوط شکایتی آئے ہیں کہ یکم فروری کا وطن نہیں ملا۔ اہلحدیث کے یکم فروری کے پرچے بھی بہت گم ہوئے ہیں۔ پس ناظرین بجائے اسکے کہ مہتمم اہلحدیث پر بدگمانی کریں اسکا تدارک اور اصلاح کیا کریں۔ جو اہلحدیث میں ہمیشہ لکھا جاتا ہے۔ اہلحدیث اور اخباروں سے بڑھکر اپنی صفائی کا ثبوت دینے کو ہمیشہ لکھا کرتا ہے کہ جس صاحب کو اخبار نہ ملے۔ وہ اسی ہفتہ کے اندر اطلاع کریں۔ تو دوسرا پرچہ ہمراہ آئندہ پرچہ کے بھیجا جائیگا اگر وہ دیر سے کرینگے تو گمشدہ پرچے بیرنگ بھیجے جائینگے چنانچہ ہر ہفتہ اس پر عمل بھی ہوتا ہے۔ تاہم ہمارے بعض قدردان دو تین ماہ کے بعد اتنا لکھ دیتے ہیں۔ کہ اخبار کتنے ہفتوں سے نہیں آتا۔ خدا معلوم اہلحدیث تو حضرات انبیا علیہم السلام کے حق میں بھی علم غیب کے قائل نہیں۔ مگر ان حضرات کو مہتمم اہلحدیث کی نسبت یہ خیال کیسے ہوتا ہے۔ کہ ہم اسکو خبر بھی نہ کریں گے تو بھی وہ جان جائیگا۔ کہ اخبار اتنی مدت سے فلاں شخص کو نہیں ملا۔ اسلئے اس دفعہ وضاحت سے لکھا جاتا ہے۔ کہ دفتر پر کسی قسم کی بدگمانی نہ کیا کریں اخبار ہر ایک صاحب کو برابر جاتا ہے۔ ڈاکخانہ کی کوتاہی سے اگر نہ ملے تو ایک روز انتظار کرکے فوراً اطلاع دیا کریں۔ مگر اپنا نمبر خریداری اور نمبر یا تاریخ پرچہ گمشدہ کا بتلانا بھی ضروری ہے۔ اگر اسی ہفتہ نہ بتلا دینگے۔ تو بیرنگ بھیجا جائیگا۔ محصول ڈاک اس دیر کے بدلے میں جرمانہ ہے۔ نیز ایک شکایتی کارڈ فوراً اپنے صوبہ کے جنرل پوسٹ ماسٹر کو بیرنگ لکھدیا کریں۔ کارڈ کی پیشانی پر (شکایت ڈاکخانہ) ضرور لکھا ہو۔ اندر اسکے لکھدیں۔ کہ ہمارا اخبار اہلحدیث ہمکو فلاں تاریخ کا نہیں ملا۔ مہربانی کرکے اسکا انتظام فرما دیں کہ باقاعدہ ملا کرے ۔

مکرر واضح رہے۔ کہ اہلحدیث اپنی صفائی بتلانے کو ہر وقت مستعد ہیں مگر اطلاع کا پہنچنا شرط ہے ۔

عام قاعدہ کہ بعد دوسرے ہفتہ اطلاع نمبر اخبار دوبارہ مفت تیسرے ہفتہ قیمتہ

ahmadimuslim.de

آریوں کے خلاف عقل عقائد

(از نامہ نگار)

اہل علم پر مخفی نہیں کہ ہر اسم اپنی صفات مخصوصہ سے وابستہ ہوتا ہے۔ اور یہی صفات ہیں اسماء کے ذریعہ تفریق و امتیاز ہوتے ہیں۔ فرق مراتب وصف خاص میز با لطل ہے اس بحث کو ہم بالکل عام فہم کرنے کے لئے ایک مثال کے ساتھ ساتھ بیان کرتے ہیں۔ فرض کرو کہ آریہ وہ شخص ہو۔ جو ویدونکا عالم و عامل ہو۔ یعنی ہر انسان کا آریہ ہونا دو صفات پر موقوف ہو ایک ویدونکا علم دوسری ویدوں پر عمل۔ پس جس شخص میں یہ دونوں وصف نہ ہوں یا ایک ہو۔ دوسرا نہو وہ آریہ نہیں بالکل اسیطرح۔ فرض کرو کہ قدیم وہ ذات ہے جس میں اوصاف ذیل ہوں۔ غیر مخلوق۔ قائم بذات خود۔ صفات اکمل بذاتہ۔ ہمیشہ یکساں حالت پر رہنا انانیت رکھنا وغیرہ۔ اب ہم اوصاف ظاہر ہے کہ جس طرح ہر ایک آریہ میں دونوں اوصاف مخصوصہ متذکرہ بالا موجود ہیں۔ اسیطرح ہر ایک قدیم میں بھی اوصاف مذکورہ بالا جمع ہیں۔ لیکن بخلاف اسکے ہم دیکھتے ہیں کہ آریہ پارٹی کے تعلیمیافتہ لوگ بھی متعدد افراد کو قدیم مانتے ہیں۔ جس طرح یہ کہ ہر ایک قدیم کیواسطے علیحدہ علیحدہ اوصاف مقرر کرکھے ہیں۔ جنکو ہر ایک سمجھ عقل والا کبھی بھی صفات کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ عقیدہ خلاف عقل ہے۔ اب ہم علیحدہ علیحدہ ہر ایک قدیم کے اوصاف جو آریہ پارٹی کے تعلیمیافتہ گروہ نے مقرر کئے ہیں۔ نمبروار ذیل میں درج کرتے ہیں۔ ماخوذ از ستیارتھ پرکاش اڈیشن اول ۱۸۹۹ء

نمبر	نام قدیم	اوصاف	نوٹ قابل غور آریہ مہاشیہ
اول	ایشور یا خدا	ہستی مطلق۔ علم مطلق۔ راحت مطلق۔ بے شکل۔ محیط کل۔ لا انتہا۔ جنم نہ لینے والا۔ قادر مطلق۔ رحیم۔ عادل۔ تمام کائنات کو پیدا کرنیوالا۔ تمام کائنات کو قائم رکھنے والا۔ فنا کرنیوالا۔ تمام روحوں کو انصاف سے سزا و جزا دینے والا۔ منزہ از صدوث ہونا۔ پاکیزگی۔ رحمت۔ دکھ و سکھ یعنی رنج و راحت سے استغنا۔ جسم کی احتیاج نہ رکھنا۔ طاقت غیر متناہی۔ قائم بذات۔ دائم الصفات۔ انانیت۔ صفات اکمل بذاتہ۔ غیر مخلوق۔ غیر منفعل وغیرہ	جوہر غیر منفعل یا غیر مخلوق ہے۔ وہ مجبور نہیں مختار ہے۔ جو فانی نہیں اسکو اوصاف بھی فانی نہیں
دوم	جیو یا روح	ہستی۔ علم۔ عزیز آلودہ ہونا۔ خواہش۔ تنفر۔ رنج و راحت کا محسوس کرنا۔ محدود العلم۔ ذی شعور ہونا۔ پرورش کرنا۔ کام کرنے میں خود مختار۔ نتیجہ بھوگنے میں تابع مرضی ایشور۔ وغیرہ رنگ۔ پاک تبیعت۔ گہری نیند میں آنا۔ اولاد پیدا کرنا۔ اور پرورش کرنا۔ علوم و حرفت وغیرہ اچھے برے کام کرنا۔ محدود وجود۔ طاقت۔ گریہ و زاری۔ ناخوشی۔ امتیاز۔ محدود المقام۔ جنم لینا۔ دم کی ہوا کو باہر نکالنا۔ اندر لینا۔ آنکھ کو بند کرنا کھولنا یا دستیقیں۔ انانیت۔ حرکت۔ بھوک۔ پیاس خوشی۔ غم وغیرہ	وصف قدامت کے ذیل میں ان اوصاف کی کہاں تک گنجائش ہے۔ غیر فانی کے ازخوفی اوصاف۔ قدیم کے عوارض کا الحاق خود لیجئے۔ بند و موکش یعنی قید و رہائی و مجبوری اطاعت
سوم	پرکرتی یا مادہ	بے شعور مطلق۔ بے انانیت	وصف قدامت کے ذیل میں ان اوصاف کی کہاں تک گنجائش ہو

ع ببین تفاوت راہ از کجاست تا بکجا۔ یہ صرف ایک وصف قدامت ہو۔ جسکی تعریف مختلف مقامات پر مختلف بیان کی گئی ہے اور ہر ایک مجموعہ کا نام علیحدہ علیحدہ بغرض تفریق و امتیاز رکھدیا ہے تاکہ کوئی مہاشہ الیشور کو جیو اور جیو کو پرکرتی یعنی مادہ اور مادہ کو ایشور نہ خیال کرسکیں اور ہمنے زیادہ آسانی اس میں یہ کردی ہے کہ نمبر ترتیبی دیدئیے ہیں لہذا اب کوئی مہاشہ بلحاظ اختلاف اوصاف قدیم نمبر اول کو قدیم نمبر دوم اور نمبر دوم کو قدیم نمبر سوم اور سوم کو اول نہیں کہسکتے۔ اور ہم اپنی اصطلاح میں بھی ان تینوں قدیموں کے درمیان نمبر ترتیبی سے فرق کرسکتے ہیں۔

پس یہی اصول ہے جس سے کہ آریہ مہاشوں نے وصف قدامت کے تین کلاس مقرر کئے ہیں۔ ہم وصف آریہ کے بھی تین یا چار کلاس بطور لٹریچر پیش کرتے ہیں۔

(ماخوذ از ستیارتھ پرکاش)

نمبر	نام آریہ	اوصاف
۱	برہمن	پڑھنا۔ پڑھانا۔ یگ کرنا کرانا۔ دان لینا دینا۔ دل سے برے کام کی خواہش نکرنا نہ اسکو ادہرم میں راغب ہونے دینا۔ کان و آنکھ وغیرہ حواس کو بے انصافی سے روکنا۔ ہمیشہ برہمچاری کے مانند نفس پر قادر ہونا۔ پاکیزگی
۲	چھتری	انصاف و عدل سے رعیت کی حفاظت نیکوں کی عزت۔ بدوں کی تنبیہ

		کرنا ہر طرح سے سب کی پرورش کرنا۔ دان یعنی ودیا دہرم مین غیرت اور مستحق لوگون کی خدمت مین دولت وغیرہ صرف کرنا۔ اگنی ہوترہ وغیرہ یگ کرنا۔ وید وغیرہ شاسترون کا پڑہنا۔ عیاشیون مین نہ پہنسنا۔ نفس پر قادر رہنا۔ سینکڑون ہزارون سے بھی جنگ کرنے مین اکیلے کو خوف نہ ہونا۔ ہمیشہ عاجزی سے ستبرا۔ باوستقل مزاج رہنا۔ متحمل ہونا۔ راجا اور رعیت کے متعلق کاروبار مین اور سب شاسترون مین نہایت ہوشیار رہنا۔ جنگ مین بہی مضبوط بیخوف رہکر اس سے کبہی نہ ہٹنا نہ بہاگنا یعنی اس طرح لڑنا جس سے یقیناً فتح ہو۔ آپ نہ بچے۔ اگر بہاگنے سے یا دشمنون کے ساتھ داؤ کہیلنے سے فتح ہوتی ہو۔ تو ایسا ہی کرنا۔ خیرات کرنیکی عادت رکھنا۔ طرفداری کو چہوڑ کر سب کے ساتھ حسب مناسب برتاؤ کرنا۔ سوچکر دینا وعدہ کا ایفا کرنا۔ اور اسکو کبہی نہ ٹوٹنے دینا +
۳	ویش	گائے وغیرہ حیوانوں کی پرورش ترقی کرنا۔ علم و دہرم کی ترقی کے کرانے کے لئے دولت وغیرہ کا خرچ کرنا۔ اگنی ہوترہ وغیرہ یگوں کا کرنا۔ وید وغیرہ شاسترون کا پڑہنا۔ سب قسم کی تجارت کرنا۔ سود مقررہ تعداد سے زیادہ نہ لینا۔ کاشتکاری کرنا +
۴	شودر	شودر کو چاہئے کہ مذمت۔ حسد۔ غرور وغیرہ عیبوں کو چہوڑ کر برہمن۔ چہتری ویشوں کی خدمت حسب مناسب کرے اور اسی سے اپنا وجہ معاش پیدا کرے + اول سے تین کلاس تک انسان کہلاتا ہے اور چوتھی درجہ کا آدمی شودر کہلاتا ہے ۔

اس موقع پر ایک واقعہ یاد آگیا۔ ایک روز کا ذکر ہے۔ کہ کسی مہاشہ سے دریافت کیا گیا کہ اگر برہمن چہتری ویش تینوں اوصاف کا جامع جو شخص ہو۔ تو اسکو کونسا ورن دیا جائیگا۔ بجواب اسکے مہاشہ نے فرمایا کہ تینوں صفات کا جامع آج تک کوئی نہوا ہوگا۔ مین اسجگہ پر جو یہ نظیر لایا ہوں اپنی دلیل کو عام فہم کرنے کی غرض سے اور وہ یہ ہے کہ ہر خاص و عام پر یہ امر واضح ہے کہ برہمن چہتری اور چہتری ویش اور ویش شودر اور شودر برہمن نہیں کہا جاسکتا اور بلحاظ نمبر ترتیبی کے آریہ نمبر اول نمبر دوم اور نمبر دوم نمبر سوم اور نمبر سوم نمبر چہارم نمبر اول نہیں مانا جاسکتا۔ کیونکہ صرف مختلف اوصاف رکھنے کے باعث ہ

اصول موضوعہ

جو چیزین نابرابر چیزون سے علیحدہ علیحدہ برابر ہونگی۔ وہ بہی آپس مین نابرابر ہونگی۔ باہم مختلف اوصاف رکہنے والی چیزون سے علیحدہ علیحدہ جو چیزین موافق ہوتی ہین۔ آپس مین مختلف اوصاف رکہتی ہین۔ اور مختلف متضاد اوصاف کی چیزین باہم اختلاف اوصاف کے باعث کبہی ایک وصف خاص سے موصوف نہین ہوسکتیں۔ پس بآسانی یہ نتیجہ صریح نکلا۔ کہ جس طرح برہمن چہتری۔ ویش۔ شودر چارون ورن متضاد اوصاف رکہنے کے باعث باہم مختلف ہین اور کسی ایک وصف خاص یعنی وصف آریہ سے متصف نہین ہوسکتی۔ اسیطرح ایشور و جیو و مادہ بہی مختلف اوصاف رکہنے کے باعث باہم مختلف ہین اور باہمی اختلاف کے باعث کسی ایک وصف خاص یعنی وصف قدامت سے تینوں منسوب نہین ہوسکتے۔ اور یہی ہم ثابت کرنا چاہتے تھے۔ اب رہا یہ امر کہ ان تینوں سے کوئی ایک قدیم ہے۔ یا نہین یا اگر ہے تو کون ہے یہ دوسری بحث ہے۔ اسلئے ہم اسکو یہان نہین بیان کرینگے +

لطیفہ:۔ ایک دیہاتی زمیندار اپنے آخری وقت میں اپنے لڑکے کو یہ وصیت کرگیا کہ بیٹا جب کبہی تمہارے مکان پر کوئی مہمان آئے تو اول اسکی بڑائی بیان کرکے تعریف کرنا۔ بعدہ اسکی حتی الوسع خاطرداری کرنا۔ سادہ لوح پسر نے اپنے باپ کی وصیت کو لوح دل پر ایسا کندہ کیا کہ ہمیشہ جب کوئی مہمان اوس کے یہان آتا۔ اوسکی بڑائی سب سے پہلے ان الفاظ مین بیان کرتا کہ آپ سب سے بڑے ہین۔ حسن اتفاق سے ایک روز اوس کے یہان دو مہمان جو باہم باپ و بیٹے کی نسبت رکہتے تھے۔ آئے۔ سادہ لوح لڑکے نے اول باپ سے مخاطب ہوکر کہا۔ کہ "آپ سب سے بڑے ہین"۔ بعدہٗ بیٹے سے مخاطب ہوکر کہا کہ "آپ سب سے بڑے ہین"۔ اس پر باپ نے ناراض ہوکر کہا۔ کہ میرا بیٹا بہی مجہ سے بڑا ہے۔ سادہ لوح لڑکے نے جواب دیا کہ میں نہین جانتا۔ مین صرف اپنے والد کی وصیت پر عامل ہون اور دیکہو سوامی جی کی وصیت ماخوذ از ستیارتہ پرکاش سے پرمیشور اور جیو یعنی باپ اور بیٹا وغیرہ کا رشتہ مانتا ہوں صفحہ ۲۴۴ ایشور و جیو اور کائنات کی علت مادی پرکرتی یہ تین چیزین ازلی یعنی قدیم ہین صفحہ ۲۴۰۔ ہماری رائے مین یہ صرف آریہ مہاشون کا خیال ہے کہ سوامی جی صاحب روح و مادہ کو مثل ایشور کے ازلی مانتے تھے۔ حالانکہ سوامی جی صاحب نے بعد غور و فکر اس امر کو بخوبی سمجھ لیا تہا۔ کہ روح و مادہ ازلی و غیر فانی و قائم بذات خود

ahmadimuslim.de

نہیں۔ چونکہ قبل از معلومات ضروریہ وہ اس امر کا اظہار صاف الفاظ میں کر چکے تھے کہ روح و مادہ ازلی ہے اس لئے بعد کو جو رائے اونہوں نے ظاہر کی وہ گو صاف الفاظ میں نہیں ہے۔ تاہم اُس کے معنی پر ذرا سا غور کرنے سے واضح ہے۔ کہ وہ روح و مادہ کا مخلوق و حادث ہونا تسلیم کر گئے ہیں ستیارتھ پرکاش ص۲۰۱ یہ سب عالم پیدائش سے پیشتر تاریکی میں چھپا ہوا بشکل رات ناقابل تمیز اور اکاش کے مثال تہا۔ اور غیر محدود پرمیشور کے مقابلہ میں محدود اور اُس سے محاط تہا۔ بعد ازاں پرمیشور اُسکو اپنی قدرت سے حالت علت سے حالت معلول میں لایا۔

نوٹ قابل غور آریہ مہاشہ ۱۔ کیا ازلی و غیر فانی کی حالت ہمیشہ یکساں نہیں رہتی؟

۲۔ کیا مادہ و روح کا مثل اکاش ہو جانا اپنی اصلی حالت پر قائم نہ رہنا اور فنا ہونا نہیں ہے۔

۳۔ اکاش سے روح و مادہ و تمام کائنات کا ظہور نیستی سے ہستی کا ہونا نہیں ہے؟

۴۔ یہ سب عالم پیدائش سے پیشتر تاریکی میں چھپا ہوا بشکل رات ناقابل تمیز اکاش کے مثال اسی طرح سے تہا جس طرح سے کہ یہ مضمون روشنائی وکاغذ بنانے سے قبل میرے ظاہر کرنے کو مخفی تہا یا کسی اور طرح سے؟

ہمارے ان سب اعتراضات کا جواب آج تک آریہ مہاشوں نے کچھ نہیں دیا البتہ صرف یہ عذر پیش کیا ہے کہ جو بزعم اُن کے جواب ہے کہ اگر ہم فانی انیشور کو قدیم و ازلی مانیں۔ اُس کی رعایا روح و مادہ کو ازلی نہ جانیں۔ تو ایشور کی ہستی بیکار محض ثابت ہوتی ہے۔ اور بیکار محض معدوم کے مثل ہے۔ اور یہ ایشور کو واسطے دوش ہے۔ دوسرے اگر یہ دو چیزیں ایشور کے ہمراہ نہ ہوں۔ تو دنیا کس طرح پیدا ہو۔ کہاں سے دنیا کا مادہ اور کس جگہ سے روحیں لائی جائیں اس کا جواب فی الحال مختصر لفظوں میں ہم یہ دیتے ہیں کہ تمہارے عقیدہ سے اس وقت بھی ایشور کی ہستی بیکار محض ثابت ہوتی ہے۔ اس لئے کہ روح و مادہ و قانون قدرت ان تینوں کو آپ ازلی و غیر فانی مانتے ہیں۔ پس بتلاؤ ان تینوں کی موجودگی میں اب ایشور کی کیا ضرورت باقی رہی۔ اسی وجہ سے ایشور کی ہستی کو آپ محض برائے بیت مانتے ہیں۔ تھوڑا سا غور کرنے کے بعد ضرور آپ ایشور کی ہستی کو مفاضلات میں سے خارج کر دینگے اور سیدھی دہریت کی راہ لینگے۔ پس اس ہستی کو ایشور مانو جو اپنی ہستی کے قیام میں غیر کی محتاج نہیں۔ دنیا کے ہونے یا نہونے سے اُس کی ہستی ہمیشہ ثابت

صفات میں کمی بیشی۔ نقص و لا زوال کو گنجائش نہیں۔ نیستی سے ہستی کرنا خدا کی خاص صفت خالقیت ہے جو دوسرے میں نہیں اگر نیستی سے ہستی نہیں۔ تو صفت خالقیت ندارد ہے۔ سوچو اور غور کرو کہ خالقیت کس کو کہتے ہیں جو خدا کے واسطے مخصوص ہے اسی وجہ سے تم کو اس کی نظیر نہیں ملتی۔ اور نظیر تلاش کرنا ہی تمہارا عبث ہے۔ اس لئے کہ بے نظیر کے صفات بھی بے نظیر ہوتے ہیں اور سنئے آریہ مہاشوں کے تعلیم یافتہ گروہ نے صرف انہیں تین مذکورہ بالا کی قدامت پر اکتفا نہیں کیا بلکہ علاوہ ان کے چار کو اور قدیم مانتے ہیں اور طرفہ تر یہ کہ تین قدیم مسبوق الذکر کو غیر مخلوق اور ذیل کے چار قدیم کو مخلوق مانتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں:۔

نمبر	نام قدیم	کیفیت
۴	دنیا کی پیدائش و فنا کا دور تسلسل	یہ قدیم نہیں ہو سکتا۔ دیکھو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۵۵۔ اقطال کی ابتدا ضرور ہوتی ہے اور نوٹ صفحہ مذکور دور بھی مثل تسلسل باطل ہو۔ چونکہ ہر ایک دنیا کی ابتدا ضرور ہوتی ہے اس لئے کہ وہ اقطال سے بنتی ہے۔ ایسے دنیاؤں کا مجموعہ جس سے دور بنتا ہے ضرور ابتدا رکھتا ہے (اصول) غیر فانی چیزوں کا مجموعہ بھی فانی ہوتا ہے اور ابتدا انتہا رکھنے والی چیزوں کا مجموعہ بھی ابتدا انتہا رکھتا ہے
۵	وید	وید کے اندرونی مضامین وید کو مخلوق ہونا تسلیم کرتے۔ اور وید قدامت سے گرتے ہیں تاہم اس کے قدیم ہونے کا ثبوت دور تسلسل کے قدیم ثابت ہونے پر منحصر ہے۔
۶	آریہ	ویدکی قدامت وید کے ماننے والوں کی قدامت سے خبر دیتی ہے۔ اس لئے وید کی قدامت ثابت ہونے پر آریوں کی قدامت منحصر ہے
۷	شودر	آریوں کی قدامت شودروں کی قدامت پر دال ہے اس لئے آریوں کی قدامت ثابت ہونے پر شودروں کی قدامت منحصر ہو

اسی طرح اور بھی عقل کے خلاف مقامات آریہ پارٹی کے تعلیم یافتہ گروہ نے گھڑ رکھے ہیں جس کی فہرست بطور نمونہ ذیل میں ملاحظہ ہو۔

۱۔ روح بغیر جسم کے کوئی فعل نہیں کر سکتی۔ لیکن روح کو جسم اُس کے اعمال کے نتیجہ میں ملتا ہے۔

ahmadimuslim.de

۲۔ الہام بغیر افعال نہیں اور افعال بغیر الہام نہیں +
۳۔ سبب و نتیجہ اور شرط و جزا دونوں ایک ہیں ۔
۴۔ ایشور بغیر دنیا کے نہیں اور دنیا بغیر ایشور کے نہیں +
۵۔ دُنیا دار جزا ہے دار العمل نہ معلوم کہاں ہے ۔
۶۔ پانی کی سردی اور آگ کی گرمی ایشور دفع نہیں کر سکتا لیکن قادر مطلق ہے +
۷۔ ایشور ہر شئے کے اندر موجود ہے لیکن غیر محدود ہے +
۸۔ عقد بیوگان میں جو بیوہ شوہر کے پاس جا چکی ہو ۔ اوسکو عقد ثانی کا حق حاصل نہیں لیکن جو بیوہ شوہر کے پاس نہ گئی ہو ۔ اوس کو عقد ثانی کا حق حاصل ہے +
۹۔ بیوہ عورت یا خاوند والی عورت بلعبت ضرورت دس غیر مردوں سے اولاد حاصل کر لے +
۱۰۔ قانون قدرت و روح و مادہ تینوں ازلی و غیر فانی ہونے کے باوجود ایشور کی ضرورت تسلیم کرنا +
۱۱۔ دنیا کی ابتدا انتہا نہیں ۔ لیکن وید دنیا کے ابتدا میں الہام ہوتا ہے +
۱۲۔ غیر شخص کے نطفہ سے پیدا شدہ بچہ دوسرے کی نسل و گوترہ و جائداد کا مالک ہو سکتا ہے +

پس ہم اس مہاتما پارٹی کے تعلیم یافتہ گروہ سے عرض کرتے ہیں کہ کیا خوشنما صندوقچوں میں اپنی اسناد کے ہمراہ اپنی اعلیٰ درجہ کی فہم و فراست کو بھی مقفل کر دیا ہے۔ ملک کی علمی ترقی کا باعث ہو ۔ تمہارا علم ملک کے فخر کا ذریعہ ہے عوام الناس تمہارے چہروں کی طرف اس امید پر ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہے ہیں کہ تمہارے منہ سے جو کچھ نکلے اس کے ساتھ صرف ہاں کہدیں ہمارے دونوں جگ میں بھلائی ہے ۔ مگر افسوس ہے کہ آپ تحقیق سے کام نہ لیں اور تقلید کے جال سے باہر قدم نہ نکالیں فقط

(راقم خاکسار زمان احمد یار خاں از ملتان)

(ایڈیٹر) مضمون وزن کر کے بھیجا کریں باوجود ٹکٹ لگنے کے محصول دینا پڑا

تفسیر ثنائی اردو جلد اول ۱۲؎ جلد دوم ۱۲؎ جلد سوم ۱۲؎ جلد چہارم ۱۲؎ چاروں جلد نکلی یکمشت قیمت ۲؎ محصولڈاک (۶؎)

بغیر اس کے کام نہیں چلتا

مارچ کے مہینے میں جن جن احباب کی قیمتیں ختم ہیں

حسب دستور ان کے نمبر مع پتہ کے ذیل ہیں ۔ جو صاحب کسی وجہ سے وی پی لینا نہ چاہتے ہوں یا خدانخواستہ اخبار سے انکار ہو ۔ یا کسی خاص وجہ سے وی پی کا التوا چاہتے ہوں ۔ وہ مہربانی کر کے اطلاع دیں ۔ خاموشی میں ناحق مطبع کا نقصان نہ کریں +

غریب فنڈ میں جن صاحبوں نے کچھ دینا ہو ۔ یا چاہتے ہیں کہ قیمت کے ساتھ ہی اُس چندہ کی بھی اجازت بخشیں + (مینجر)

نمبر خریدار	مقام	نمبر خریدار	مقام
۱۱۶	گورداسپور	۵۱۹	لاہور
۱۶۵	امرتسر	۶۲۳	بانکی پور
۲۲۲	بانسی	۶۲۷	کانپور
۲۲۹	نہر جہلم	۷۲۸	شاہجہانپور
۲۵۹	مدراس	۷۳۷	ہسنگولی
۲۶۰	بیاس ضلع امرتسر	۷۳۹	شولاپور
۲۶۳	جنجہ کلاں (منٹگمری)	۷۴۱	دولی پور
۲۶۹	سوکنی گاؤں (امان)	۷۴۳	احمد نگر
		۷۴۴	گھسینڈ
۲۶۴	بمبئی	۷۴۵	کھرگھیر
۳۱۳	روپڑ	۷۴۶	کراچی
۳۸۸	امرتسر	۷۴۷	پوسٹ گڈاپادر سار
۴۱۳	رانی ساگر (آرہ)	۷۴۸	میانگوہ (سیالکوٹ)
۴۸۰	دہلی	۷۴۹	کوہ کشمیر
-	-	۷۵۰	منڈرو (پٹنہ)
۴۸۲	علیگڈھ	۷۵۱	سینڈ ریجنا (ارالق)
۴۹۰	زرنگور ساراں	۷۵۲	گھرہ (مظفر نگر)
۴۹۸	مادہ پانے (دربھنگہ)	۷۵۳	موضع بیلاوڑ (سارن)
۵۰۱	راولپنڈی	۷۵۴	مچھلی شہر
۵۰۲	اجمیر	۷۵۵	کرتنا (مرزاپور)

۸۸۷	سیکھوانیاں (ضلع گورداسپور ۔ عیسیٰ)	۸۹۰	چک پٹھانان
۸۸۸	جالپور (ملتان لودھیانہ)	۸۹۱	سکھ چک
۸۷۲	ڈلہ کیمپ (احمد آباد گجرات)	۸۹۲	جالندھر
۸۶۷	بنارس	۹۰۷	سشیو پور (بنارس)
۸۸۲	جگ لہپر	۹۰۹	مجیٹھہ
۸۸۳	پانڈی چری	۹۲۰	ہردوئی
۸۸۴	دارنی تعلقہ بیل ہنگل	۹۸۰	کوٹلا ضلع امرتسر
۸۷۶	شب مٹھا رود تعلقہ نوشہرہ فیروز	۸۸۳	بدالیان

واجبی عذر

۱۸۔ جنوری کے پرچہ میں ایک سوال نمبری ۱۰۱ کے جواب میں یوں لکھا گیا ہے کہ

"علما اور صلحا کے ہاتھوں کو چومنا جائز نہیں"

اس جواب میں "نہیں" کا لفظ غلط چھپ گیا ہے بجائے نہیں کے "ہے" سمجھنا چاہئے۔ میں ۲۶ جنوری کو علی گڈھ کالج کے جلسہ میں گیا۔ یہ پرچہ میری غیبت میں چھپا اور پیچھے ہی شائع ہوا۔ اب ایک کرمفرما کے لکھنے پر میں نے دیکھا تو تصحیح مناسب سمجھی۔ مشکوٰۃ کے باب الایمان فصل ثانی میں بھی ایک حدیث ہے کہ یہودیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں اور پیروں کو چوما تھا۔ کیا اچھا ہوتا کہ کرمفرما مذکور بجائے بدگمانی اور بدزبانی کے براہ راست دریافت فرما لیتے۔ تاہم شکریہ کے مستحق ہیں۔

آریہ سماج امرتسر

ہندوستان کی کل آریہ سماجوں اور امرتسر کے خصوصًا اب اس بات کو محسوس کرنے لگ گئے ہیں کہ ہماری (آریہ کی) اصول دار بہ محفوظ نہیں اور اسلامی گولوں کی زد سے آج تک آریوں کی عمارت بوسیدہ ہو چکی ہے۔ وہ اس قابل نہیں کہ اب مرمت ہو سکے اسلئے انہوں نے بہت سوچ بچار کے اب یہ تجویز نکالی ہے کہ بجائے خود اسلام پر ہی اعتراض کرو اور مسلمانوں کو موقع ہی نہ دو۔ کہ آریوں کی پوزیشن پر اعتراض کریں۔ چنانچہ امرتسر کی آریہ سماج نے اس سال کے جلسہ پر (جو ۲۲ سے ۲۴ فروری کو تھا) یہی چال چلی کی۔ کہ مسلمانوں سے دو گھنٹہ مباحثہ کیلئے رکھو۔ مگر مضمون بجائے اسکے کہ مسلمانوں کو

موقع نہ دیتے۔ کہ وہ وید کی تعلیم پر انکو اعتراض کریں۔ خود ہی مضمون "شفاعت" تجویز کر کے مشتہر کر دیا گیا اس کو منشا منشاء یہ نہیں کہ اب آریہ سماجی اپنی کمزوری کو محسوس کرنے لگ گئے ہیں شاید اسی لئے تو اب یہ کی دفعہ دو دو دار اشعار بھی اشتہار پر نہیں لکھا ہوا ہے

نقارہ دھرم کا بجتا ہے آؤ جسکا جی چاہے ٭ صداقت وید اقدس آزمائے جس کا جی چاہے

علاوہ اس مذہبی کمزوری کے اخلاقی بزدلی کا یہ حال ہوا کہ ۲۲۔ فروری کا مباحثہ کا اشتہار ۲۱۔ فروری کو دوپہر کے وقت سے تقسیم کرنا شروع کیا اور اس میں لکھا کہ مباحثہ کرنیوالے دو روز پہلے اطلاع دیں "من چہ میگویم و طنبورہ من چہ گوید" چونکہ آریہ سماج کی نیت میں فتور معلوم ہوتا تھا۔ اس لئے انجمن خادم اسلام میں (جو خاص کر اسی کے متعلق مسلمانوں کے مختلف خیالات کے افراد کا مجمع ہے جنہیں خاکسار اور ایڈیٹر اہل فقہ بھی شریک ہیں) یہ تجویز پاس ہوئی کہ آریوں کے مباحثہ کیلئے وہاں نہ جایا جائے کیونکہ آریہ لوگ اپنی کمزوری کو محسوس کر کے تنگ آمد بجنگ آمد پر عمل کرینگے۔ اس لئے باقاعدہ مناظرہ کرنے کو کوئی نہ گیا۔ ایک صاحب حکیم عبدالحق سرسری طور پر گئے۔ آخر وہی بات ہوئی۔ جو خیال کی گئی۔ حکیم صاحب نے کہا کہ چونکہ سوال تمہاری طرف سے ہوگا۔ اس لئے آخری تقریر جوابی ہماری طرف سے ہوئی۔ مگر آریہ سماجی جو اپنی کمزوری کو پہلے ہی محسوس کر چکے تھے پریذیڈنٹ نے جو باوجود یکہ تعلیم یافتہ ایم اے اور وکیل تھو گو کہ خود تھے تو آریہ۔ اسلئے انصاف سے بہت ہٹ کر انہوں نے یہی کہا کہ نہیں۔ ابتدائی تقریر بھی ہماری ہوگی اور آخری بھی ہماری اس لئے سب مسلمان اٹھکر چلے آئے حکیم صاحب کے چلے آنے کے بعد ایک طالب علم نادر شاہ نے آریوں کی بےانصافی کو بھی منظور کر کے مباحثہ کیا جسکی بابت سامعین کا بیان ہے کہ اچھا کیا ٭

امرتسر کے اہل الرائے حیران ہیں کہ ابھی گذشتہ ہی کا ذکر ہے کہ مسٹر گوکھلے اسی شہر میں بلکہ اسی ہندو ماترم ہال میں ہندو مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق پر لیکچر دے گئے ہیں۔ ان کی حیرانگی اس پر ہے کہ آریوں نے انکی ساری کوشش کے برخلاف ہندوؤں اور مسلمانوں کو مباحثہ کا چیلنج دیدیا اور وہ بھی ترک کی بدتہذیبی اور بدزبانی کی۔ لیکن ہمارے خیال میں یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ آریہ سماج اپنے بانی (دیانند جی) کی چال پر چلتی ہے جس طرح ان کے بانی ہر شخص کی زبان اور قلم سے کوئی قوم اور کسی قوم کے بزرگ نہیں چھوٹے۔ اسی طرح ممکن نہیں۔ کہ آریوں سے چھوٹ سکیں ؎

نیش عقرب نہ از پئے کین است
مقتضائے طبیعتش این است

معذرت:۔ بوجہ تسلسل مضامین کے فتوے درج نہیں ہو سکے (مینیجر)

انتخاب الاخبار

نواب صاحب بہاولپور حج کو تشریف لے گئے تھے واپسی کے وقت عدن میں بمرض نمونیا انتقال کر گئے انا للہ۔ مرحوم جوان صالح پچیس ۲۵ برس کی عمر میں تھے سلطان پنجاب کو طوگا اور ریاست بہاولپور کو خصوصاً آپ کی ذات سے بہت کچھ توقع تھی۔ خدا مرحوم کو بخشے۔ ایک بچہ برس دو برس کا ہے خدا اوسکو باپ کا حقیقی جانشین کرے۔

افسوس اہلحدیث کانفرنس کے معزز رکن اور اہل دہلی کے محترم بزرگ مولوی عبدالمجید صاحب مالک مطبع انصاری ۲۲ محرم کو انتقال کر گئے دہلی میں مذہبی مباحثات میں دلچسپی رکھنے والے ایک مولوی صاحب مرحوم ہی تھے ناظرین اہلحدیث سے استدعا ہے کہ مرحوم کے لئے جنازہ پڑہیں اور دعا کریں۔ اللھم اغفرلہ وابدلہ دارا خیرا من دارہ واھلا خیرا من اھلہ

میاں محمد رمضان صاحب تاجر کتب جالندھر کی والدہ اور ماموں فوت ہو گئے ناظرین اہلحدیث سے جنازہ غائب اور دعائے مغفرت کے لئے التجا کرتے ہیں اللھم اغفرلھما۔

غلی محمد رامدتا تاجران کتب لاہور کو ذواوب کی اشاعت پر گورنمنٹ کی طرف سے مبلغ دوسو روپیہ انعام ملا۔

توسیع قیام بمبئی: پروگرام کے مطابق امیر صاحب بمبئی سے ۲۰ ماہ حال کو روانہ ہوتے مگر امیر صاحب نے اپنا ارادہ بمبئی میں زیادہ قیام کرنے کا ظاہر فرمایا۔ ۲۵ ماہ حال کو پیر کے روز انکا بمبئی سے کراچی کی طرف روانہ ہونے کا ارادہ ہے۔

نماز جمعہ: امیر صاحب نے ۲۲ ماہ حال کو سر لارنس جنکنس چیف جسٹس ہائیکورٹ بمبئی کے ہمراہ کھانا کھایا اور پھر جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لئے ذکریا مسجد میں تشریف لے گئے۔ بعد ازاں موڑ عجائب خانہ میں جا کر قرب دیکھی

امیر صاحب کی تشریف بری کا انتظام: سر سیر لڈ ڈین چیف کمشنر صوبہ سرحدی پشاور میں امیر صاحب کی واپسی پر ان کا استقبال کریں گے ہر مجلس اور ان کے خدم و حشم کے سفر کے لئے درہ خیبر میں انتظام مکمل کیا جا رہا ہے بجز وہ سے لنڈی کوتل تک منزل طے کرنے کی ابھی تک کوئی قطعی تاریخ مقرر نہیں ہوئی۔

امیر صاحب نے گورنمنٹ آف انڈیا سے مسٹر ہیڈن متعلقہ جیالوجیکل ڈیپارٹمنٹ کی خدمات مستعار لے لی ہیں۔ مسٹر ہیڈن امیر صاحب کے ہمراہ کابل جائیں گے۔ اُن سے افغانستان میں قیمتی دہاتوں کی کانوں کے دریافت کرنے کا کام لیا جائیگا۔

امیر صاحب کا اپنے علاقہ کے سرحدی مقام ڈکہ میں اُسی تاریخ واپس پہنچنے کا ارادہ ہے کہ جو تاریخ واپسی ابتدا مقرر ہوئی تھی۔ پشاور سے ڈکہ تک امیر صاحب کسی منزل میں قیام نہیں کریں گے۔ گھوڑے کی سواری پر پشاور سے ڈکہ تک ایک منزل فرمائیں گے۔

جاپانی جنگی جہازوں کا ایک بیڑہ امریکہ کے مقبوضہ جزیرہ ہونولولو میں وارد ہوا۔ جاپانی افسروں نے امریکن افسروں سے حسب ضابطہ ملاقات کی۔ بندرگاہ جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا۔ ۵ ہزار جاپانیوں نے اپنے ہموطنوں کا خیر مقدم کیا

نیویارک میں برقی ریلوے ستر میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتے ہوئے پٹری سے اُتر کر الٹ گئی۔ اس میں زیادہ عورتیں سوار تھیں۔ اس صدمہ سے ۲۶ عورتیں مر گئیں۔ اور ۱۰۷ زخمی ہوئیں

سلطان المعظم نے فہیم پاشا کو جن کی سخت ظالمانہ کارروائی کی شکایت جرمنی سفیر نے کی تھی۔ قسطنطنیہ سے جلاوطن کر کے مدائنہ بھیجدیا۔ فہیم پاشا کے جاسوس اور سازشی بھی منتشر کر دیئے گئے۔

سرحدی صوبہ کی ابتدائی تعلیم کی توسیع کے لئے گورنمنٹ آف انڈیا نے چالیس ہزار روپے سالانہ دینا منظور کیا۔

لفٹننٹ گورنری پنجاب کا چارج سر ڈنزل اِبٹسن ۲۰ ماہ آئندہ کو بعد دوپہر سر چارلس رِلواز سے لینگے۔

پنجاب کی پولیٹیکل ریاستوں کے رئیسوں سے ۲۶ اور ۲۸ مارچ کو سر چارلس رِلواز الوداعی ملاقات و ملاقات باز دید کریں گے۔

جدید لفٹننٹ گورنر پنجاب سر ڈنزل ابٹسن ماہ آئندہ کے شروع میں کلکتہ سے لاہور آتے ہوئے راہ میں علیگڑہ کالج کا ملاحظہ بھی کرینگے۔

یورپ میں طوفان: مغربی یورپ میں ایک ہولناک طوفان نمودار ہو گیا ہے۔ برطانیہ میں ابھی چل رہا ہے۔ تاروں کی آمدورفت میں خلل واقع ہو گیا ہے۔

سردار ایوب خان صاحب ۲۰ فروری کو ٹوکیو (جاپان) میں پہونچ گئے۔

سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ
Sohdra

تیر بہدف دوائیں

برقی مسٹا اس بکس میں چھ شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن کی جس کے استعمال سے حرارت باہ گھٹنوں کے اندر نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلاء کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں سختی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور خون کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع ہو جاتا ہے باقی شیشی ایک دوائی کی ہے جس سے اعصاب کو تقویت ملتی ہے اور بدن میں خون بڑھتا ہے اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے قیمت معہ محصول ۵ روپے

گولڈن پلز یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی دوائیں ہیں جو فولاد چاندی سونا وغیرہ جیسے مقوی دوخون افزا اجزاء سے بڑی محنت سے تیار کی جاتی ہیں جو صاحب جریان جیسے منحوس مرض میں مبتلا ہو کر یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں یا کمی باہ کے شاکی ہوں ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں قیمت ۲ روپیہ

مومیائی ابتدائی اسل ۔ دق ۔ سوزاک ہر قسم کی کمزوری ۔ جریان وغیرہ کے لئے ضیاء و قوت باہ کے پیدا کرنے کیلئے اکسیر اعظم ہے ہر موسم میں کھائی جاسکتی ہے جو مرتبانی کو نشان لگا کے کھاتے ہیں ان کے لئے بے نظیر دوائی ہے چوٹ کیسی ہی بار سی کیا بلغمی سوزش درد کا فور ہو جاتا ہے اور صیاد فصد کے بعد استعمال کرنا مفید ہے سو بلکہ طاقت بحال ہو جاتی ہے اعلیٰ درجہ کی مولد خون ہے بوڑھوں کیلئے قشا پیری اور جوانوں کیلئے مونس بچوں کی محافظ و رفیق ہے قیمت فی تولہ ۸ روپیہ معہ محصول ڈاک ۔ مقرات ۸

معجون مقوی دماغ ضعف دماغ ۔ نزلہ ۔ زکام وغیرہ کو دور کرنے میں عجیب اثر رکھتی ہے محافظ بصارت ہے قیمت ۲ روپیہ معہ محصول

جوہر عشبہ مصفی خون یہ ایک مسلم امر ہے کہ خون کی صفائی پر ہی صحت کا مدار ہے خون کا گندہ ہونا ایسی ایسی مہلک بیماریاں پیدا کرتا ہے کہ جن کے نام سے بدن کانپ جاتا ہے آتشک ۔ کنٹھ مالا ۔ پھنسی پھوڑے ۔ ہلکے ۔ سیلان ۔ دغیرہ وغیرہ خون کی خرابی کو ظاہر کرتے ہیں اس مہلک خرابی کو دور کرنے کے لئے جوہر عشبہ سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں قیمت ۲ روپیہ معہ محصول ۔

نوٹ ۔ ہمارے دواخانہ میں ہر ایک مرض کی دوا مل سکتی ہے آرڈر لکھتے وقت مفصل کیفیت لکھنی چاہئے تاکہ دوائی مرض کی حالت کے موافق بھیجی جاسکے ۔

المشتہر پروپرائٹر دی میڈیکل ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر

آجتک یہ عام شکایت ہے کہ خاندانی تعلیم یافتہ نوجوان دکانداری اور تجارت کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور کوئی شک نہیں یہ شکایت ایک حد تک درست بھی ہے ۔ مگر ہم نے نوجوانوں کیلئے زندہ مثال قائم کرنے کو خاص انار کلی بازار میں ایک دوکان نہایت اعلیٰ پیمانہ پر جاری کی ہے اس دکان میں ہر قسم کا اعلیٰ مال جیسے ہر قسم کی سیاہی ۔ چاقو ۔ قلم ۔ قینچیاں ۔ پنسلیں ۔ بٹن ۔ بازار ۔ آئینے ۔ موم بتیاں ۔ سوتی اونی ۔ ریشمی ۔ جرابیں ۔ قفل ۔ ٹرنک ۔ بیتہ ہر قسم ۔ تولئے ۔ بٹوے ۔ ہر قسم کی چھتریاں ۔ سگرٹ کیس ۔ شیشہ ۔ لالٹین ۔ کنگھیاں ۔ ٹرانسفر کرم ۔ ہر قسم کی عطریات ۔ پاؤڈر ۔ صابن ۔ وغیرہ وغیرہ بمقابلہ دیگر دکانوں کے بکفایت اور بارعایت ملتے ہیں سکے لاہور میں یہ پہلی دکان ہے جو راست بازی کے اصول پر قائم ہوئی ہے جو لاہور کے رہنے والے ہیں وہ بچشم خود ہماری تصدیق کر سکتے ہیں جو صاحب کسی طرح لاہور نہیں آسکتے وہ ہماری دکان سے مال منگوا کر دیکھ لیں کوئی وجہ نہیں کہ کوئی صاحب ہماری دکان سے مال منگوائیں اور پھر ہمیشہ کیلئے مستقل گاہک نہ بن جائیں ۔

نوٹ ۔ ہمارے اپنے کارخانہ میں جو جرابیں تیار کی جاتی ہیں وہ نفاست اور پائیداری میں ولائتی جرابوں کو مات کرتی ہیں سوتی جراب ۸ ۔ ۱۲ ۔ ۱ روپیہ فی درجن ولی ریشمی ۳ روپیہ سے للعہ فی درجن ۔ لاٹری چھاپ فاؤنٹین پین قیمت ۲ ۔ ۲ ۔ ۳ ۔ ۴ ۔ ۵ روپیہ تک مل سکتی ہیں

المشتہر شیخ نظیر حسین سوداگر گمٹی بازار لاہور (پنجاب)

ضرورت ہے

دو تجربہ کار رنگ کوٹوں کی ضرورت ہے جو انگریزی اور اردو میں خط و کتابت اچھی طرح کر سکتے ہیں تنخواہ بیس روپے

جواب کے لئے دو پیسہ کا ٹکٹ لگا کر درخواست ارسال کرنی چاہئے

المشتہر منیجر شفاخانہ شاہی چونی منڈی لاہور

حسب فرمائش ابو الوفا مولوی ثناء اللہ صاحب (مسلمی فاضل) مالک کے اہلحدیث پریس میں چھپکر شائع ہوا!

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

REGISTRED L. No. 352

اہلحدیث

جلد نمبر

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عسہ
والیان ریاست سے ۔ سے
رؤسا و جاگیرداروں سے للعہ
عام خریداروں سے ۔ ۱؎
غیر ممالک سے ۔ ۵ شلنگ
ششماہی ۳ شلنگ
انڈیا والوں سے ۔ عہ

اُجرت اشتہارات

سو فیصد بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک
اخبار اہلحدیث امرتسر ہو ۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا ۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا ۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا ۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے
(۳) نامہ نگاروں کے مضامین اور خبریں بشرط پسند درج ہونگی ۔

یوم جمعہ مبارک - مورخہ ۲۲ محرم الحرام سنہ ۱۳۲۵ ہجری مطابق ۸ مارچ سنہ ۱۹۰۷ع

کرشن جی قادیانی
اور
پنڈت گردہاری لال منجم لاہوری

آج ہم ان دونامور نجومیوں کی خبر رسانی کا مقابلہ ذرہ تفصیل سے کرنا چاہتے ہیں اس مقابلہ میں جہاں ان دونوں کی باہمی نسبت معلوم ہوسکیگی - اس خیال خام کا دفعیہ بھی کافی ہو جائیگا جو بعض لوگ اپنی نادانی سے کرشن قادیانی کو بھی نجومی سمجھکر اون کے الہاموں کو الہام الٰہی تو نہیں مگر منجموں کی سی خبر مظنون الصدق مانکر کہتے ہیں ہمارے خیال میں مرزا صاحب کو منجم کہنا بالکل غلط ہے بلکہ مرزا صاحب کے نجوم کے کوچہ سے بھی واقفی نہیں - ناظرین ذرا تفصیل سے سنیں ۔

ماہ فروری کے متعلق پنڈت گردہاری لال جی لاہوری نے اپنی جنتری میں مندرجہ ذیل احوال لکھے ہیں :-

اس ماہ کی ۱۴ - ۱۶ کو آسمان ابر محیط اور ۱۷ - ۱۸ - ۲۰ کو آسمان ابر محیط بادل کی گرج اور خفیف بارش اور ۲۷ - ۲۸ کو آسمان گرد آلود ہوگا ۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جن دنوں کو پنڈت جی نے شمار میں نہیں لیا ان دنوں میں یہ کیفیت پیدا نہیں ہوگی - یعنی ۱۷ - ۱۸ کو نہ تو بارش ہوگی نہ ابر محیط ہوگا حالانکہ ۱۷ - ۱۸ کو پنجاب میں بڑے زور کی بارش ہوئی واکر بجائے خفیف بارش کے سخت بارش ہوئی اور ایسے سخت اولے پڑے کہ کوئی فرد انسانی ایسا نہ ہوگا - جو خواس باختہ نہوا ہو ۔ ۲۰ - ۲۱ - ۲۷ - ۲۸ کو آسمان بالکل صاف رہا - اور دہوپ خوب چمک کرنگی جس سے زبان قرآنی صاف ثابت ہوگیا - کہ لَا یَعْلَمُ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ یعنی اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا لیکن باوجود اس کے ہم پنڈت جی کی اس امر میں داد دیتے ہیں کہ وہ اپنی پیشگوئیوں کو کھلم کھلا پبلک میں شائع کردیتے ہیں - تاکہ ہر ایک کو انگشت نمائی کا موقع مل سکے - پھر مزید قابل داد یہ بات ہے - کہ اس پیشگوئی کو اپنی حساب دانی کا نتیجہ بتلاتے ہیں - نہ کہ الہام ربانی یا القاء رحمانی - مگر ہمارے کرشن جی کہنے کو تو سب کچھ ہیں - مگر ہوتا کچھ بھی نہیں - ایک تو آپکے الہامات ہی تمام کے تمام سبحان اللہ کیا کہتے ہیں - کسی استاد نے جو اپنے محبوب سے درخواست کی ہے کہ

مجھکو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج
بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

وہ درخواست شاید کرشن جی نے کہیں سن لی ہے۔ اس لئے جو بات ہے گول ہے۔ جو ادا ہے نرالی ہے

بلا سے کوئی ادا اُن کی بدنما ہو جائے
کسی طرح سے ٹوٹ جائے ولولہ دل کا

نمونہ کے طور پر ہم اس جگہ مرزا صاحب کرشن قادیانی کا ایک بڑا زبردست الہام پیش کرتے ہیں جسکو وہ بارہا اپنے لئے سند لایا کرتے ہیں۔

آپ کا ایک الہام ہے:۔ شاتان تذبحان یعنے دو بکریاں ذبح ہونگی۔ ایک زمانہ تہا جب آپ کے ذہنی خسر یعنی آسمانی منکوحہ کے والد جن کے ساتھہ آپکا نکاح آسمان پر ہو چکا ہے مگر آج تک باوجود صدہا کوششوں کے ہنوز بہی نہیں ہوا کہ

جُدا ہوں یار سے ہم اور نہ ہوں رقیب جُدا
ہے اپنا اپنا مقدر جُدا نصیب جُدا

یعنی مرزا احمد بیگ مرحوم جب مر گئے تو اپنے رسالہ ضمیمہ انجام آتھم میں اس الہام کے معنی اور تفسیر اور تشریح خود دیکی کہ:۔

"دو بکریاں ذبح کیجائینگی۔ پہلی بکری سے مراد مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری ہے اور دوسری بکری سے مراد اوسکا داماد ہے۔" (صفحہ ۵۶) (جس سے کرشن جی کی آسمانی منکوحہ بیاہی ہوئی ہے)

باوجود اس تشریح اور تفسیر کے ناظرین حیران ہونگے کہ کرشن جی اپنی دو بکریاں اپنے دو کابلی مریدوں پر بھی لگاتے ہیں جو (بقول اُن کے) کابل میں مروائے گئے تھے چنانچہ کتاب تذکرۃ الشہادتین کے صفحہ ۷۶ پر لکہتے ہیں:۔

"مگر اس پیشگوئی کا جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۱ میں درج ہے مع اس پیشگوئی کے جو براہین کے صفحہ ۵۱۰ میں مندرج ہے۔ یعنے وہ پیشگوئی جو صاحبزادہ مولوی محمد عبداللطیف صاحب مرحوم اور میاں عبدالرحمن مرحوم کی شہادت کی نسبت ہے۔ اور وہ پیشگوئی جو میری محفوظ رہنے کی نسبت ہے واضح ہو کہ براہین احمدیہ کے صفحہ پانچسو دس اور صفحہ پانچسو گیارہ میں یہ پیشگوئیاں ہیں:۔ وان لم یعصمک الناس یعصمک اللّٰہ من عندہ یعصمک اللّٰہ من عندہ وان لم یعصمک الناس شاتان تذبحان"۔

اس پیشگوئی کے متعلق آپنے اسی کتاب کے صفحہ ۷۰ پر یوں لکہا ہے۔ کہ

"یہ پیشگوئی شہید مرحوم مولوی عبداللطیف صاحب اور ان کے شاگرد عبدالرحمن

کے بارے میں ہے۔"

سرچہ ملا درست روز دسے کہ بکف چراغ دارد۔ حیرانی ہے کہ مرزا جی کے الہاموں کو کوئی دوسرا شخص کیا سمجھ سکتا ہے جبکہ خود مابدولت کو بھی اُن کی سمجھ نہیں اگر ہے تو دانستہ اپنے دام افتادہ حمقا کی آنکھوں میں مٹی نہیں کنکر ڈالتے ہیں۔

مرزائیو! ایمان سے کہنا جب ضمیمہ انجام آتھم میں تم نے اُن بکریوں کو ذبیحہ دیکھا تہا۔ تو اُس وقت اُن کے درسوں میں تم مرزا احمد بیگ وغیرہ کو دیکر سبکدوش ہو گئے تھے۔ مگر تمہیں کیا معلوم تہا۔ کہ یہ دو بکریاں تم لوگوں کو ایسی گراں بہا پڑینگی۔ کہ یہ درم تمہارے دئے ہوئے ردی ہو جائینگے اور تم کو اسکی قیمت میں اور دوڈبل دینے ہونگے۔ ابہی کیا معلوم آئندہ کو کہاں تک نوبت پہنچے

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا + آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

لطیفہ:۔ یہ کہ پہلی دو بکریاں یعنی مرزا احمد بیگ اور اوسکا داماد آپ کی مخالف ہیں۔ مگر دوسری دو بکریاں آپکی مرید ہیں اور الہام کی گولائی دونوں کو سما سکتی ہو کیوں نہ ہو

لطف پر لطف ہے املا میں ہیر پہیر کے یار
ہائے حطی سے گرج لکہتا ہے معوزے گار

کرشن پنتہیو! بتلا سکتے ہو۔ کہ یہ الہام دیوانہ کی بڑ سے کچھ زیادہ وقعت رکھتا ہے؟

اگر اب بہی نہ تم مانو تو پہر تم سے خدا سمجھے

مفقود الخبر کے متعلق سراج الاخبار وغیرہ کا جواب اس ہفتہ بھی ملتوی رہا۔ آئندہ انشاءاللہ۔

اہل فقہ کے ایک مفتی صاحب

اہل فقہ چونکہ مقلد ہیں اس لئے جملہ دینی امور میں تقلید کو واجب جانتا ہے۔ رسمی امور میں بھی اہلحدیث کی ہر بات میں تقلید کرتے ہیں۔ چنانچہ آپنے بھی اہلحدیث کی طرف دیکہکر فتووں کا مضمون رکہا ہے۔ ان ہی فتووں میں ایک فتوی خاص قابل ذکر ہے۔ اس خصوصیت کی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ فتوی ایمانیات سے متعلق ہے۔ آپ کے ایک مفتی صاحب لکہتے ہیں:۔

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ان مسائل میں

ahmadimuslim.de

۱۔ زید کہتا ہے کہ دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والالم (مشہور درود تاج کے الفاظ) پڑھنے سے آدمی مشرک وکافر ہو جاتا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ شان نہیں۔ جو ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے آیا زید کا یہ کہنا صحیح ہے یا غلط۔ اور اگر غلط ہے تو مذکورہ بالا الفاظ کا پڑھنا جائز ہے یا ممنوع؟

الجواب وھو الموفق للصواب ا۔ حضور انور سید المرسلین شفیع المذنبین۔ رحمۃ للعالمین سیدنا وشفیعنا ونبینا ومولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دافع البلاء والوباء وغیرہ کہنا (معاذ اللہ) ہرگز کفر وشرک وغیرہ نہیں ہو سکتا۔ زید کا یہ کہنا کہ جو شخص ایسا کہے یا ان الفاظ کو پڑھے وہ مشرک وکافر ہو جاتا ہے۔" سراسر ظلم اور تشدد رہا ہے۔ بھلا اس میں شرک وکفر کی کونسی وجہ ہے؟ حضور پر نور (روحی فداہ) کی وہ شان ہے کہ خود خدائے عزوجل اپنے کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ۔ حضور کی ذات بابرکات تمام عالم کے لئے رحمت ہے۔ پس حضور کا توسل حضور کی یاد بلکہ صرف حضور کا نام نامی باعث دفع بلاء ودفع وباء وقحط اور دفع مرض والم ہے جیسا کہ اہل دانش وبینش اور اصحاب بصیرت پر روشن وظاہر وباہر ہے۔

اصل یہ ہے کہ جو لوگ ایسے الفاظ کے استعمال کرنے کو شرک وکفر کہہ دیتے ہیں۔ ان کا منشا مغالطہ یہ ہے۔ کہ وہ ان الفاظ کو حقیقت پر محمول کرتے ہیں۔ اور مجاز واستعارہ وغیرہ کی طرف مطلقاً دھیان نہیں کرتے یہ خوب سمجھ لینا چاہئے۔ کہ ایسے الفاظ اور ایسے تخاطبات در اصل بطریق مجاز ہوتی ہیں یہ تو کسی مسلمان کا عقیدہ نہیں ہو سکتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالذات اور مستقلاً بلاء ووباء اور مرض والم کے دافع اور دور کرنے والے ہیں۔ نہیں نہیں۔ جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والالم کہتے ہیں وہ یہ نسبت مجازاً ومستعاراً کرتے ہیں انکا یہ عقیدہ ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم ذریعہ ووسیلہ ہیں حضور کی ذات بابرکات رحمۃ للعالمین ہے حضور کے ذریعہ وطفیل اور برکت سے دافع البلاء ووباء وغیرہ ہوگا۔ اور حضور باعث دفع بلاء وقحط والم ہیں ایسے امر میں کس طرح اور کونسا شرک وکفر لازم آیا؟

دیکھو طب کی کتابوں میں تمام حبوب اور خطائی وغیرہ کو دافع وباء لکھا ہے۔

(اور یہ کہ فلاں فلاں امر میں نافع اور فلاں قسم کے فلاں امر میں مضر اور مفید ہے) افسوس ان کو کفر وشرک نہ ہو بلکہ درست اور صحیح ہو اور اس پر اعتراض نہ کیا جائے مگر حضور سرور عالم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دافع البلاء والوباء کہنا شرک وکفر ہو جاوے۔

زید کو اگر ایسا ہی کچھ احتیاط وخیال تھا۔ تو وہ غائت ما فی الباب یہ کہتا کہ "احتیاط اولیٰ ہے" اگر وہ اتنا ہی کہتا تو اس پر دارو گیر نہ کی جاتی مگر اتنی دلیری اور ایسی بیباکی کو راہ دینا اور معاذ اللہ حرام وشرک وکفر کہہ دینا بڑا ظلم اور بڑی بے انصافی اور تشدد ہے۔

آب سائل کا یہ پوچھنا کہ اس کا پڑھنا جائز ہے یا ممنوع۔ پس مذکورہ بالا تقریر سے ثابت ہوا۔ کہ عدم جواز کی کوئی وجہ نہیں اور بزرگان کرام اور مشائخ عظام اکثر اس کا ورد فرماتے ہیں واللہ اعلم بالصواب)

جواب:۔ ناظرین بغور دیکھیں کہ مفتی صاحب نے اپنے کسی دعوی پر کوئی آیت یا حدیث بھی لکھی ہے؟ تعجب ہے کہ یہ لوگ اپنے لئے گو آیات حدیث کی حاجت نہ جانیں۔ مگر اتنا جاننا تو ان کا فرض ہے۔ کہ جن لوگوں کے مقابلہ پر یہ تحریریں کرتے ہیں ان کا مذہب تو یہ ہے ؎

آنچہ نہ قال ست ونہ قال الرسول ✦ فضل بود فضل بخواں الفضول

وہ تو بلند آواز سے یہ کہا کرتے ہیں کہ ؎

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

ان کا تو پکار یہی ہے۔ کہ ؎

ہوتے ہوئے مصطفیٰ کی گفتار ✦ مت دیکھ کسی کا قول وکردار

وہ یہ بھی کہا کرتے ہیں کہ ؎

جب اصل ملے تو نقل کیا ہے ✦ یاں وہم وخطا کا دخل کیا ہے

اس لئے ایسے لوگوں کے سامنے بغیر قرآن وحدیث صحیح کے باتیں کرنا بیفائدہ منہ چڑانا ہے۔

ہاں یاد آیا۔ کہ آپ نے ایک آیت بھی لکھی ہے جو ہمارے بھائی غلطی سے ایک مشرکانہ عقیدہ پر لکھ پڑھ دیا کرتے ہیں۔ یعنے وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ چنانچہ مفتی صاحب بھی لکھتے ہیں کہ

"حضور کی ذات بابرکات تمام عالم کے لئے رحمت ہے"

ahmadimuslim.de

اتنے مضمون میں تو کسی ... دیکھنا یہ ہے کہ آیت موصوفہ
کا مطلب کیا ہے نحوی قاعدہ ... مفعول لہ ہے جسکی بابت علماء نحو کا قول
ہے کہ وہ حقیقتاً فاعل ... ہوتا ہے۔ جیسے ضرب زید عمرا تادیبا
یعنی زید نے عمرو کو ادب سکھانے کے لیئے مارا۔ اس مثال میں جیسے ضرب
زید کا فعل ہے ... اسی لیئے نحو کے ایک امام نے مفعول
لہ کو مفعول مطلق ... شمار کر ...

پس آیت موصوفہ ... ہے کہ خدا فرماتا ہے اے نبی ہم نے
تمکو اسلیئے بھیجا ہے ... یعنی جو لوگ تیری بتلائے ہوئے
احکام کی تعمیل کریں گے ... جائیگا۔ چنانچہ آٹھویں پارہ کے
... میں ... فرمایا ہے
ھذا کتاب انزلناہ مبارک فاتبعوہ واتقوا لعلکم ترحمون۔ یعنی اس بابرکت
کتاب (قرآن) کی پیروی کرنا ... ہوگا۔

پس آیت موصوفہ سے ثابت ہوا کہ حضور نبوی کا ارسال یعنی خدا تعالی
کی طرف سے بھیجا جانا واسطے رحمت کے ہے نہ کہ حضور کی ذات بابرکات تمام عالم
کے لیئے رحمت ہے۔ جہاں دونوں معنے ... کر سکے وہ منطق کے مغز
عجیبہ سے کے لائق نہیں۔

خیر یہ بحث تو آیت کی تفسیر کے متعلق تھی اب سنیئے اپنا اصل جواب غنیمت
ہے۔ کہ آپ خود ہی مانتے ہیں کہ "ایسے تخاطبات بطور مجاز ہوتے ہیں"
جسکے صاف اور صریح معنے یہ ہیں۔ کہ اگر قائل کے خیال میں حضور نبوی حقیقتہً
دافع بلا ہیں تو بیشک شرک ہے۔ مگر حقیقی دافع بلا کے یہ معنے ہیں کہ فعل کا
فاعل اسی کو سمجھا جاوے خواہ قدرت اس میں ذاتی تصور ہو یا وہبی۔ ... سمجھنے
سے اس کی حقیقت میں فرق نہ آئیگا۔ پس اسلیئے اب ہم آپکو ان کے الفاظ سنا کر
جو یہ لوگ (جن کی آپ ... حمایت کرتے ... توحید اور سنت سید پرانے
نہیں دیتے) بوقت ضرورت کہا کرتے ہیں۔ ایک بڑا معتبر شعر ہے جو عام طور
پر کہا جاتا ہے شائد مفتی صاحب بھی کہتے ہونگے ؎

یا حبیب الالہ خذ بیدی + مالعجزی سواک مستند

یعنی اے اللہ کے حبیب میری دستگیری کیجیئے آپ کے سوا اس عاجز کی میں
میرا پشت پناہ کوئی نہیں۔

کہیئے! یہ بھی مجازی ہے؟ فریاد کرتا ہے حاجت مانگتا ہے اپنا اعتقاد
میں تمام کی نفی کرتا ہے۔ اور صرف حضور نبوی کو اپنا پشت پناہ بتلاتا ہے۔ پھر بھی
کہنے کو قرآن پر ایمان رکھتا ہے سچ ہے ؎

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر | جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر | کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جسکی چاہیں
نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں | اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں | شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

اور سنیئے! پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جب سوال آیا کہ حضور ہم آپ پر
درود کس طرح پڑھیں۔ تو آپنے اس کا کچھ جواب دیا تھا یا نہیں۔ یاد نہ ہو تو سنیئے
حضور نے وہی درود سکھایا تھا۔ جو نماز میں پڑھا جاتا ہے تو بحکم لقد کان
لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ (ایمانداروں کے لیئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نیک نمونہ ہیں) درود مذکور ہی پڑھنا چاہیئے کہ اور کوئی اختراعی۔ میں حیران ہوں
کہ جو الفاظ حضور نبوت کے حق میں صحابہ کرام نے استعمال نہیں کیئے۔ ان الفاظ
کے استعمال کرنیکا کس کو حق ہے؟ مجاز ہو یا حقیقت۔ اسکو وہ لوگ بھی بخوبی سمجھتے
تھے۔ پھر کیا وجہ کہ ان سے اس قسم کے الفاظ منقول نہیں ہوئے۔ جو آج
ہمارے زمانہ کے صوفی اور مفتی ہمکو بتلاتے ہیں۔ اس لیئے ہمارا تو بس یہی جواب ہے ؎

مپندار سعدی کہ راہ صفا + تواں رفت جز در پے مصطفی

اصلاح یا فساد

اصلاح شیعوں کا ایک ماہوار رسالہ ضلع سارن صوبہ
بہار سے نکلتا ہے۔ اس نے اخبار اہل فقہ پر ریویو
کرتے ہوئے اہل سنت کے مختلف فرقوں کو لڑائی کے لیئے چمکایا ہے لیکن
وہ یاد رکھے۔ کہ اہل سنت گو آپس میں کئی فرقوں میں منقسم ہو کر ... کر لیں
لیکن جب تمہارے مقابلہ پر ہونگے تو سب ایک دم ٹوٹ پڑینگے۔ چنانچہ آئندہ انشاء اللہ
تمہارے ایک مضمون کا جواب اہلحدیث میں نکلیگا۔

ہاں اہل فقہ کو یہ موقع بہت مبارک ہے کہ ... اعتراض کرنے اور ایمان
دین پر جرح اور طعن اڑانے سے اہل فقہ رافضیوں میں ایسا مقبول ہوا ہے کہ

ahmadimuslim.de

اصلاح جو یا متعصب رافضی بھی اوس کی تعریف کرتا ہے۔ پس اڈیٹر اہل فقہ یاد رکھے ؎

عائب بچیز سے شکند قدر شعر را
تحسین ناشناس وسکوت سخن شناس

آریہ سماج گجرانوالہ کی مذہبی کانفرنس

گوجرانوالہ لاہور کے شمال میں چالیس میل پنجاب

کا ایک ضلع ہے۔ وہاں کی سماج نے اپنے سالانہ جلسہ منعقدہ ۲۷ و ۲۸ فروری و یکم مارچ کو ایک مذہبی کانفرنس بھی بنائی تھی۔ جس میں تین روز مذہبی تقریرات کیلئے تھے۔ ہر روز دو دو گھنٹے نصف نصف گھنٹہ تحریر سنانے کو اور دو دو منٹ تقریر کرنے کو مقرر تھے۔ مضامین زیر بحث یہ تھے (۱) الٰہ خدا۔ روح و مادہ کی ماہیت (۲) ثمرہ اعمال یا معافی گناہ (۳) روح فعل مختار ہے یا تابع تقدیر۔

اہلحدیث ۱۵۔ فروری میں اس کانفرنس کے متعلق ایک مختصر سا نوٹ لکھا گیا تھا۔ جس میں یہ بھی لکھا تھا۔ کہ ابو الوفاء ثناء اللہ بھی غالباً شریک ہونگے۔ مگر بعد میں آریوں کی بدعہدی سے یہ جانا ملتوی رہا جس کی تفصیل یہ ہے:۔

"آریہ اخبار بھکاری امرتسر کے اڈیٹر سے میں اس کی مطلب کو آئے۔ تو ان سے سنا۔ کہ گوجرانوالہ میں ایک مذہبی کانفرنس ہونے والی ہے۔ میں حیران ہوا کہ مجھے تو اسکی کوئی خبر نہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ امرتسر کے فلاں فلاں مولوی کے نام بھی اس میں ہیں۔ میں سمجھ گیا کہ اس میں یہ راز ہے کہ آریہ مجھکو شریک نہیں کرنا چاہتے کیونکہ اس کی وجہ ظاہر ہے کہ میری شرکت غالباً ان کو مضر ہے تاہم میں نے یہ سوچ کر کہ ایسا نہ ہو کہ دین اسلام کو کوئی نقصان پہنچے۔ میں نے منیجر کانفرنس کو خط لکھا کہ مجھے آریہ سماج سے جو تعلق ہے۔ وہ کسی سے مخفی نہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ آپ نے مجھے اس مذہبی کانفرنس کی خبر نہ کی۔ آپکو اگر تحقیق حق سے غرض ہوتی تو ایسا نہ کرتے۔ اس پر ایک پروگرام انگریزی اور ایک اردو آیا۔ جس کے حاشیہ پر یہ عبارت لکھی تھی:۔ "جناب مولوی صاحب تسلیم آپ شوق سے تشریف لائیے اور مباحثہ میں شریک ہوجئے۔ کیا آپ دوسرے یا تیسرے روز کے مضامین میں سے کسی ایک پر تحریری مضمون تیار کرنا پسند کرتے ہیں؟ اگر کرتے ہیں تو کس پر؟"

اس کے جواب میں میں نے لکھا کہ میں تینوں دنوں کے مضامین پر لکھونگا اگر آپ ایک روز دینا چاہیں تو پہلا روز دیجئے ابطال تناسخ دونوں کا مضمون قلمی لیکر ریپوٹ کرنیکا وعدہ کیجئے۔

اس کا جواب آیا کہ:۔

"آپ کل مضامین پر مسودہ لکھیں۔ پھر فیصلہ آپکو اجازت مضمون پڑھنے کی ملیگی یا نہیں اس وقت سنا دیا جاویگا۔ کیونکہ اس وقت بہت سے مسلمانوں کی درخواستیں مضمون پڑھنے کے متعلق آچکی ہیں"۔

اس کا جواب دیا گیا کہ میں ایسا بیکار نہیں کہ آپکے موہومی وعدہ پر تین روز تیار رہوں۔ آپ جس روز کا وقت دینا چاہتے ہیں۔ اس کا وعدہ کریں اور دوسرے دنوں کی تقریر لیکر ریپوٹ کریں۔ میں جانتا ہوں کہ آریہ سماجی ایسے ہی شخص کو وقت دینگے جن کو وہ اپنے لئے مفید سمجھینگے۔

اسکا جواب آیا کہ:۔

"اہل اسلام کی تمام خط وکتابت پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مضمون پڑھنے کے لئے آپ کے لئے گنجائش نہیں نکل سکتی"۔

یہ تو ہیں سچے واقعات۔ اب ان کا نتیجہ صاف ہے کہ آریہ سماجی ابتدا ہی سے ایسے کچھ خوف زدہ تھے کہ کہیں ابو الوفاء ثناء اللہ نہ آجائے۔ اگر خوف نہ ہوتے۔ تو بھلا یہ ممکن تھا کہ منشی محبوب عالم صاحب اڈیٹر پیسہ اخبار لاہور اور سید محمد مصر گجرات کو تو دعوتی خط بھیجتے جن کو نہ کبھی ایسے مناظرات کا اتفاق ہوا ہوگا۔ نہ ان کی خواہش ہوگی۔ لیکن میرا نام کو بھول کر بھی نہ لیتے مگر جب میں نے ان کی چال سمجھکر بلائے بے وہاں کی طرح ان کا تعاقب کیا اور وقت مانگا تو پہلے خط میں وقت دینے کا اقرار کرتے ہیں مگر آخری خط میں صاف ہی انکار ہے کہ وہ ؎

نہیں وہ قول کا پکا ہمیشہ قول دے دیکر
جو اس نے ہاتھ میری ہاتھ پہ مارا تو کیا مارا

اب میں ان کی درخواستوں کا بھی حال سناتا ہوں:

اول روز جب مسلمان لیکچرار صاحب کو دیا گیا۔ اونہوں نے یہ لکھا تھا۔ کہ اگر کسی اور مسلمان کی درخواست نہ آئے۔ تو بھائی کرنے کو میری درخواست سمجھ لی جاوے" اس کا جواب ان کو آیا کہ "پہلے روز آپکو ضرور لیکچر دینا ہوگا۔"

کیا یہ انصاف ہے کہ ایسی خواستوں کو تو وقت ملے مگر نہ ملے تو اسی کو نہ ملے۔ جو وہ رہنے لینا چاہتے۔ پھر کیا جاتا ہو کہ آریہ سماج ایک ویدک (دیندار) پارٹی ہے اور ملک کا سدھار کرنا اسکا پہلا فرض ہے۔ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور۔ کھانے کے اور۔

آئیان کانفرنس کی اس قسم کی کارروائیاں دیکھکر خود آریوں کے معزز اخبار پرچارک جالندھر اور پرکاش لاہور نے بھی اس کانفرنس کو خود غرضی پر مبنی بتلایا تھا۔

ہمیں یہ سُن کر بہت خوشی ہوئی۔ کہ ہمارے نہ بلانے کی تہ میں ہمارے دوست ماسٹر آتمارام جی امرتسری کا ہاتھ تھا۔ جو نگینہ وغیرہ کے مباحثہ میں ہاتھ دیکھ چکے تھے۔ سچ ہے ؎

نہ خنجر اُٹھیگا نہ تلوار اُن سے ✤ وہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

تقلید ائمہ اربعہ فرض و واجب نہیں

از مولوی ابو نعیم محمد عبدالحفیظ صاحب حیدرآباد

ناظرین! آپ تقلید شخصی کی رو سے تمام دلائل وغیرہ کو ایک طرف رکھو۔ آج ہمارے اس مضمون کو بھی ذرا غور سے دیکھو۔ عموماً لوگ کہا کرتے ہیں کہ تقلید ائمہ اربعہ فرض و واجب ہے۔ اس فقرہ پر ہم دو طرح سے بحث کرتے ہیں۔ پہلے یہ کہ ہم کہتے ہیں۔ کہ اس کے وجوب کی دلیل قرآن کلام خدا حدیث رسول اللہ سے ہونی چاہئے اور یہ ضروری ہے کہ قرآن و حدیث سے یہ ثابت کیا جاوے۔ کہ تقلید امام ابو حنیفہ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی قدس اللہ اسرارہم کی ہی واجب ہے۔ اگر وجوب کے بتلانے میں لاچار ہیں۔ تو بحکم اِذَا فَاتَ الشَّرْطُ فَاتَ الْمَشْرُوطُ تقلید کا التزام ہی کسی پر واجب نہ ہوگا دوسرے ہم پہلے یہ ثابت کر دکھلانا چاہتا ہوں کہ زمانہ سابقہ میں اگرچہ ائمہ بکثرت ہوئے علماء بکثرت موجود تھے۔ مگر ان چار ہی مذہب کی اشاعت کی وجہ کیا ہے اس کی وجہ کو آپ ذرا غور سے سُنیئے گا۔ اور دیکھیئےگا۔ تو آپ پر اچھی طرح واضح ہوجائیگا کہ تقلید ایک امر بیجا و خدعہ ہے نہ خدا اور رسول کا فرض شدہ اول تو آپ چند ائمہ کے نام بطور نمونہ مشت خروارے۔ سُن لیجئے۔ جو اس زمانہ میں ہو چکے تھے یہ سُنو! امام حسن بصری محمد ابن سیرین۔ اسحٰق ابن راہویہ۔ ابن ابی لیلی۔ امام اوزاعی سلام نخعی۔ ابو عبید امام زہری ؒ۔ ابن مبارک ؒ۔ ابو ثور ؒ۔ ان جلیل القدر علماء و ائمہ کے علاوہ اور بھی بہت سے گذرے۔ مگر نہ ان لوگوں کا نام مشہور ہوا۔ نہ اُن لوگوں کا کوئی نیا مذہب کھڑا ہوا۔ یہ وہ آئمہ ہیں۔ جن کے اوصاف حمیدہ شاید ہی کسی پر مخفی ہوں۔ بالی سب جانتے ہیں۔ کہ حسن بصریؒ اوزاعیؒ اور نخعیؒ وغیرہم کیسے کچھ ذوات تھے۔ اب بتلائیے کہ کیا وجہ ان لوگوں کے لوگ مقلد نہ ہوئے۔ اور ان ہر ایک کا ایک مذہب نہ بنا۔ اس کی وجہ اب سنیئے! جن لوگوں کو اور جس امام کے شاگردوں کو چند ایسے موقع ہاتھ دئے ہوئے تھے جس سے وہ لوگوں کو اپنے تابع بنا

لاسکتے ہوں۔ اور اُن کو سمجھا سکتی ہوں۔ اور ملکی خدمات اور عہدوں سے ممتاز ہوئے ہوں وہ تو انہوں اُستاد کے نام چمکائے اور اپنے اُستاد کے مذہب کو مشہور کرنے پر مستعد ہوئے۔ بلکہ اس کی کوشش میں اچھی طرح کامیاب اُترے۔ الغرض شہرت مذاہب اربعہ صرف شاگردوں کی کوشش اور ایسے ہی موقعہ جو ابھی ذکر کرائی ہیں۔ ہاتھ دینی کی وجہ سے ہوئی۔ باقی نہ اسکا وجود صحابہ کے زمانہ میں تھا۔ نہ تابعین کے نہ تبع تابعین کے۔ ہمارے اس کہنے پر کہ وہی مذہب مشہور ہوا۔ اور باقی اور بہت سے علماء کے مذاہب مشہور نہ ہوئے صرف اس وجہ سے کہ ان کو مواقع مذکورہ حاصل تھے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا قول حجۃ البالغہ کا دال ہے آپ فرماتے ہیں۔ فای مذھب کان اصحابہ مشھورین ووسد الیھم القضاء والافتاء واشتھر تصانیفھم فی الناس ودرسوا درسا ظاھرا انتشر فی اقطار الارض ولم یزل ینتشر کل حین وای مذھب کان اصحابہ خاملین ولم یولوا القضاء والافتاء ولم یرغب فیھم الناس اندرس بعد حین (مختصر ترجمہ) جس مذہب کے لوگ مشہور ہوئے۔ اور خدمت قضاۃ وغیرہ کی پائے اور اُن کی تصانیف لوگوں میں مشہور ہوئیں۔ تو روز بروز نئے نئے مذاہب پھیلنے لگے۔ اور جس مذہب کے اصحاب غیر مشہور ہوئے۔ اور قاضی اور مفتی نہ بنے۔ تو وہ مذہب یوں ہی رہا اس قول کے مطابق مذہب حنفی کا عروج امام ابی یوسف شاگرد امام ابی حنیفہ سے ہوا۔ امام ابو یوسف رحمہ مفتی ہی ہونیکی وجہ سے زیادہ محبوب مقرب ہارون رشید کے پاس نہ ہوئے۔ بلکہ اس وجہ سے بھی کہ ہارون رشید کو اُن کے حسب منشاء چند مسائل بتلا دیتے تھے۔ (ہارون رشید چاہتے تھے کہ انہیں کو چند مسائل حسب خواہش بتلائیں۔ کوئی عالم نہ بتلایا مگر ابو یوسف نے اُن کے خیال و خواہش کے مطابق بتلا دئے تھے۔ (دیکھو تاریخ الخلفاء وغیرہ) جب اتنا بڑا عہدہ قضاۃ کا ابو یوسف رحم کو دیا گیا۔ تو آپ اپنے اُستاد کا نام روشن کرنے لگے اور اسی مذہب کی کتب کو قانون سلطنت قرار دیا تھا۔ اس کی پوری کیفیت سیرۃ النعمان میں بہ شما اچھی طرح دیکھ و سمجھ سکتا ہے۔ خاص مذہب حنفی کی ترقی اس نئے مذہب کا انتشار صرف امام ابی یوسف ؒ کی کوشش اور انکی اُس عہدہ کی بدولت ہوا۔ چنانچہ قاضی ابن خلکان فرماتے ہیں۔ لولا ابو یوسف ما ذکر ابو حنیفۃ) اگر ابو یوسف نہ ہوتے تو ابو حنیفہ کا مذہب کبھی نہ شیوع کرتا۔ اور یہ قاضی زمانہ مہدی عباسی ۱۶۱ھ میں ہوئے۔ زمانہ ہادی میں بھی رہے۔ پھر ہارون رشید کے زمانہ میں بھی۔ پھر کیا پوچھتے ہو۔ کیا کچھ نہ اُن کی طرف سے اس نئے مذہب کی ترقی ہوئی ہوگی۔ اور

ahmadimuslim.de

شبلی نعمانی اپنی کتاب سیرۃ النعمان میں تحریر فرماتے ہیں کہ امام صاحب کے سینکڑوں شاگردوں نے عہدۂ قضا پایا تھا۔ اس وجہ سے بھی کیا کچھ مذہب حنفی کی ترقی ہوئی ہوگی۔ اسی وجہ سے تو آج ہم دوسرے تین مذہب میں اتنی کثرت نہیں پاتے جتنی کہ حنفی مذہب میں۔ اسی طور سے امام مالک رحمۃ اللہ کا مذہب بھی شائع ہوا۔ تاریخ ابن خلکان وغیرہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ منصور کا نام حکم ابن ہشام تھا سنہ ۱۸۰ھ میں اندلس کا مالک ہوا خلیفہ بنا۔ اس نے یحییٰ ابن یحییٰ کو جو امام مالک کے شاگرد تھے۔ قاضی بنا دیا۔ اندلس کے آس پاس شہروں میں انہوں نے اپنے استاد کا نام روشن کیا اور افریقیہ کے حاکم معزابن بادیس نے افریقہ میں مذہب مالکی کو اچھی طرح ترقی دی۔ اور ایک لطف کی بات ہے۔ (خبیئۃ الاکوان) میں لکھا ہے کہ افریقہ میں عبداللہ ابن فروخ فارسی کے ذریعہ سے مذہب حنفی ترقی پا گیا تھا۔ مگر بعد کو حاکم معزابن بادیس کی وجہ سے اور اس کی حکومت و دبدبہ و حشمت کے باعث سے مذہب حنفی ہوا کھا گیا اور مذہب مالکی کا چرچا ہو گیا۔ ناظرین ذرا یہاں آ کر یاد رکھئے کہ حکومت کے زور ہی سے ہر مذہب مذاہب اربعہ میں سے ترقی کرتا گیا اور پھر کبھی ایک مذہب کا شیوع اور ایک مذہب کا اخفا ہوتا گیا۔ نتیجہ اس تقریر کا ہم آگے نکالتے ہیں بحکم قس علی ہذا البواقی۔ اسی طرح کے اسباب اور مواقع شافعی اور حنبلی مذہب کو لوگوں کو بھی ہاتھ دیئے ہوئے تھے۔

یہاں تک ہماری تقریر کا اصل یہ تھا۔ کہ چار مذاہب کی ترقی صرف حکومت اور اچھے مواقع سے ہوئی۔ اب ہم کہتے ہیں کہ فرض و واجب تقلید ائمہ اربعہ کا کہنا کیا اسی وجہ سے ہو کہ ان کی ترقی ان عمدہ موقعوں سے ہوئی۔ اگر اسی وجہ سے ہے۔ تو کمال جاہلیت ظاہر ہوگی۔ کیونکہ ہم اور مذاہب کو کئی زمانہ میں بتلا سکتے ہیں کہ وہ بھی حکومت کے زور سے ترقی پا گئے تھے۔ جیسے روافض وغیرہ۔ تو کیا یہ لازم آویگا۔ کہ مذہب روافض کا بھی اختیار کرنا سب پر فرض ہے وہذا المحال فحصل المطلوب کہ فرض و واجب وہی ہیں۔ جو خدا اور خدا کے رسول نے کئے ہوں۔

یارو! انصاف سے دیکھو کہ یہ مذاہب اربعہ موجد ہوئے ہیں انکا نہ نام نہ پتہ اصحاب کے زمانہ میں تھا۔ نہ خود آں سیدالرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے بلکہ نہ تابعین کے نہ تبع تابعین کے۔ یہ ان مذاہب کے قدیم نہ ہونے کی دلیل ہے اور نیز ہماری یہ کل تقریر اور جب یہ مذاہب کا پتہ ازمنہ ثلٰثہ مشہود بالخیر میں نہیں لگتا۔ تو یہ بیشک اس حدیث کے مطابق بدعت میں داخل ہیں۔ حدیث یہ ہے من عمل عملاً لیس علیہ امرنا فہو رد (ترجمہ) آنحضرت نے فرمایا۔ جو شخص کہ عمل کیا اور ایسا عمل کیا جو ہمارے طریق سے باہر ہے۔ تو وہ عمل وہ کام وہ چال مردود ہے) اور ہم دیکھتے ہیں کہ مذاہب اربعہ اور یہ تقلید شخصی نہ تو آنحضرت کے زمانہ ہی میں کسی نے کسی کی کی اور نہ بعد آپ کے پس بیشک مذاہب اربعہ حدیث مذکورہ میں داخل ہونگے کیونکہ نیل الاوطار کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک بھی کام خواہ وہ کیسا ہی ہو۔ زمانہ آنحضرت اور زمانہ صحابہ میں نہ پایا جاوے تو وہ اس حدیث میں داخل ہے۔ عربی عبارت نیل الاوطار کی یوں ہے (المراد بالامر ہنا ای فی الحدیث واحد الامور وہو ما کان علیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واصحابہ۔ انتہی) ان سب کے بھی قطع نظر اگلا جب مذاہب اور جس مذاہب کا ایجاد صرف حکومت کی وجہ سے ہو۔ تو ایسے مذہب کو اختیار کر لینا نہ صرف سفاہت ہے۔ بلکہ اصل مذہب محمدی سے انکار کرنا ہے۔ لیکن مذہب محمدی مذہب اہل حدیث آں سیدالرسل صلی اللہ علیہ کے زمانہ میں پاتے ہیں۔ جتنے صحابہ تھے وہ خدا ہی کے کلام اور جناب رسالتمآب کے پاک کلام کے جسکو آج حدیث کہا کرتے ہیں۔ عامل تھے۔ اسی طرح صحابہ کے زمانہ میں۔ پھر اسی طرح تابعین کے اور اسی طرح تبع تابعین کے۔ ہمارے اس دعویٰ کو غلط ٹھہرانے کیلئے یہ ثابت کر دکھاؤ۔ کہ صحابہ اور خود آنحضرت کے زمانہ میں اور انکے بعد کوئی اور کلام سوائے کلام خدا اور کلام رسول کے تھا۔ اور تقلید شخصی بھی تھی۔ ہرگز ثابت نہ کر سکو گے۔ بلکہ وہاں سب کو محمدی پاؤ گے۔ یا معشر المسلمین اب ہمکو ازمنہ ثلٰثہ کی پیروی ضروری ہے۔ یعنی صحابہ اور تابعین تبع تابعین کی اور ان تینوں زمانہ میں تقلید شخصی کا پتہ نہیں لگتا۔ اس کے بعد جو مذہب روافض و خوارج وغیرہ ترقی کئے وہ سب آنحضرت کی پیشین گوئی کے مطابق اور اس قول کے سچ کرنے کے لئے۔ عن معاویۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الا من کان قبلکم من اہل الکتاب افترقوا علی ثنتین وسبعین ملۃ وان ہذہ الامۃ ستفترق علی ثلث وسبعین ثنتان وسبعون فی النار وواحدۃ فی الجنۃ (ترجمہ) امم سابقہ اہل الکتاب میں ۷۲ فرقے ہو گئے تھے اور اس امت میں ۷۳ فرقہ ہوں گے ۷۲ تو دوزخ میں جائیں گے اور ایک فرقہ جنت میں (ترمذی، ابوداؤد) دوسری حدیث میں ترمذی کے ہے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تو صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ وہ فرقہ جنتی کونسا ہے تو آپ نے فرمایا کہ (ما انا علیہ واصحابی) جس پر میں اور میرے اصحاب ہیں۔ اس پر چلے گا۔ وہ فرقہ جنتی ہے۔ انشاء اللہ المستعان فرقہ اہل حدیث ہی فرقہ ناجی ہوگا (ولا فخر فیہ) لیکن بات یہ کہ رسول اللہ اور زمانہ اصحابہ میں ہر ایک کا عمل قرآن

حدیث پر تھا نہ وہاں کوئی ابوبکری تھا نہ فاروقی علی نہ اہل حدیث کا یہی عمل قرآن و حدیث تھا۔ اور یہ مذاہب اربعہ صحابہ کے زمانہ میں کہاں اس کے دو زمانے بعد سے شروع ہوئے۔ سچ ہے سہ

دین احمد چار مذہب ساختند ٭ رخنہ در دین نبی انداختند

اور یاد رکھئے با وجود ان حکومت اور دبدبہ اور مذاہب باطلہ کے شیوع کے مذہب حقہ فرقہ ناجی فرقہ اہل حدیث دوسرے الفاظ میں محمدی مذہب چلا ہی آیا۔ ماشاء اللہ ولکنہم اللہ سچ ہے آنحضرت کی پیشین گوئی اور سچ ہے آپکا فرمان ابن ماجہ میں ہے لا تزال طائفۃ من امتی قوامۃ علی امر اللہ لا یضرہا من خالفہا۔ (ترجمہ) ہمیشہ ہمیشہ ایک جماعت میری امت میں سے قائم امر اللہ پر نہیں ضرر دیگا جو اوسکا مخالف ہو) یہ نہ سمجھو جانا کہ مذاہب اربعہ کی اشاعت موجب خیر تھی بلکہ یاد رکھئے جو پیشین گوئی آنحضرت کی تھی کہ الا من کان قبلکم من اھل الکتاب افترقوا علی ثنتین و سبعین ملۃ الخ ابھی یہ حدیث گذری ہے) اگر کہتے ہو۔ اور پھر کہو گے کہ حکومت وغیرہ سے مذاہب کی ترقی ہوئی بلکہ فرض واجب تھے۔ اس کو ہم نے تسلیم کیا تو یہ غلط ہے پھر کیا وجہ دوسرے ائمہ علماء کی تقلید نہ کیگئی اور ان کو کوئی نیا مذہب بنایا گیا۔ اگر تقلید شخصی واجب ہوتی۔ تو پہلے زمانہ کے لوگ ائمہ ثلثہ کے کسی کسی کے مقلد ہو جاتے۔ حجۃ اللہ میں لکھا ہے۔ کہ علامہ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ کونسی بات ہے جس نے امام ابو حنیفہ امام مالک امام شافعی امام احمد کو خاص کر دیا کہ انہیں کی تقلید کی جاتی ہو۔ ابوبکر عمر عثمان علی سعید ابن المسیب۔ زہری طاؤس حسن بصری کی نہ کی جاوے علامہ ابن حزم کا یہ قول بطور اعتراض ہے اب بتلاؤ کہ کیا چیز مانع ہے۔ کہ دوسرے ائمہ کی تقلید نہ کیجائے یہ تو آپ نہیں کہہ سکتے کہ فرض واجب ہے ہم اتنی لانبی چوڑی بحث اسی وجہ کر آئے ہیں۔ کہ یہ حکومت کی وجہ ہی سے موجود ہوئے ہیں۔ اور کوئی فرض واجب نہیں۔ پھر اب تو کیا کہیں گے۔ یہ بھی کہو سے رہے۔ کہ دوسرے ائمہ لائق نہ تھے یا مجتہد نہ تھے۔ اگر ایسا کہو گے تو عوام میں جاہل گم شدہ دماغ مشہور ہو گے۔ ہاں عجب نہیں اگر شیخ ثنوی یا جاہل شاعر کے مقلد ہوں تو اور بہت سارے ائمہ علماء کو نالائق کہدیں یا غیر فقیہ بتادیں نعوذ باللہ منہم

آپ سوائے اس کے ہرگز کوئی چارہ نہیں اور یہی کہنا ہوگا کہ ما کلف احد ان یکون حنفیا او مالکیا او شافعیا او حنبلیا کذا قال ملا علی قاری حنفی فی شرح عین العلم

اور پھر یہی کہو گے کہ چاہے کسی کی تقلید کرے۔ کوئی جبر نہیں کہ وہ مذاہب اربعہ ہی اختیار کرے۔ جب یہ بات کہہ دو گے۔ تو تخصیص مذاہب اربعہ کی اوٹھ گئی جب تخصیص اوٹھ گئی تو التزام مذہب بھی ہوا کہاں۔ یار و سب چھوڑو۔ ہماری آخری نصیحت سنو! سہ

فدع کل قول دون قول محمد ٭ فما آمن فی دینہ کمخاطر

تمسک بحبل اللہ واتبع الہدی ٭ ولا تک بدعیا لعلک تفلح

ہوتے ہوئے مصطفی کی گفتار ٭ مت دیکھ کسی کا قول و کردار

راقم ابو النعیم محمد عبد العظیم سلمہ الرحیم حنفی السنی حیدرآبادی

درخواست میں ایک غریب شائق اہلحدیث کا ہوں کوئی صاحب میرے نام جاری کراکر ثواب حاصل کریں۔

راقم رحمت اللہ طالب علم از بٹالہ ضلع گورداسپور دروازہ تیلی مسجد جھنڈے والی۔

درخواست اخبار اہل حدیث کا شائق ہوں مگر طالب علم نادار بھی ہوں۔ بس حضرت کریم تقاضا چہ حاجت است۔ عبد اللہ بخارہ از مقام احمد پور شرقیہ ریاست بہاولپور۔

درخواست ۔ اخبار اہلحدیث فی سبیل اللہ جاری کر دیجئے۔ عبدل نمبردار کپور آفس احمد پور۔

درخواست اخبار اہل حدیث سننے کا بڑا شوق ہے براہ مہربانی کوئی صاحب میرے نام سے مفت جاری کرائیں۔ تو اللہ سے اجر عظیم پائیں گے (حافظ عبد الواحد مقام منگرول پیر ضلع آکولہ (برار)

درخواست میں بھی ایک غریب اور بالکل نادار ہوں۔ اخبار اہلحدیث کا شائق۔ اس لئے کوئی صاحب جاری کراکر ثواب حاصل کریں۔ حافظ واحد بخش ساکن احمد پور ریاست بہاولپور۔

تذکرۃ الحکماء جناب حکیم سید محمد شہید صاحب مہتمم تذکرۃ الحکماء سبزی منڈی کی فرمائش کے مطابق اطباء حال ماضی کے حالات مطلوب ہیں۔ خود اطباء یا دیگر صاحبان براہ راست سید صاحب موصوف یا احقر کیطرف لکھکر بھیجیں۔ حالات لکھنے میں ان امور پر توجہ ہو۔ نام طبیب مع ولدیت مسکن۔ سن ولادت۔ تلمذ و تلامذہ مطب گاہ۔ تصانیف علمی و تالیفات سن وفات۔ اخزاں حالات ماقال۔ ونسخہ سابقہ طب علم والی وین ...

قصیدہ رائیہ بجواب قصیدہ مزائیہ

نعم قولہ من بعد ذالک انی ۔۔۔ مسیح جدید بعد ما صار یقبر
نعم قولہ ان النبوۃ للوری ۔۔۔ ابیحت جدید لیس فیہا تحذر
علی ان تصویر بجلیل مقامہ ۔۔۔ یزار ولا یرعاہ الا مطہر
نعم قولہ لا تقتدوا من راسوا ۔۔۔ اناس حواہم فضل المتکبر
جدیدا فلیسوا مقتدین سواہم ۔۔۔ فما بالہم خالوا حبالوا وخیرتوا
فمن یعترت منہم مقیما بارضہ ۔۔۔ یصلی اذا ما الناس ادوا وحضروا
والا فیعروہ ملال فیبتغی ۔۔۔ مذاہب یغشاہا وما ثم فینحر
یعلل طورا بالسوال وتارۃ ۔۔۔ بذات الاعضاء تفضی وتزہر
یقول ترکت الامر وہو محتم ۔۔۔ علی فرنی بالجماعۃ یامر
ولکننی لا عیب فی ترکہا ۔۔۔ بام مسیح القادیان واحذر
یمن الہ الخلق طورا بانہ ۔۔۔ یوالف بیننا وذالک مقدر
وہذا یفرق الجمیع بقولہ ۔۔۔ ویفعل لہ حتی یخاف ویحذر
فکیف یجیز المرء ما یقتدی بہ ۔۔۔ لغیر تقاۃ وہو امر محقر
اہذا ہو الامر الذی یقتدی من ۔۔۔ یقتلہ فیما یقول ویزیر
یصد عن الجمع الکثیر ولفتنہ ۔۔۔ یصد فمن یحمی ومن ہو یغفر
نعم جد منہ انہم یخبرونہ ۔۔۔ باسماء اولاد لہم ثم یامر
لہم بازدواج او فراق فکلہم ۔۔۔ اسیر لدیہ امرہ لا یغیر
سواء علیہم قطع رحم ووصلہا ۔۔۔ اذا ما اتاہم ما یراہ ویوثر
نعم جد منہ انہم یخبرونہ ۔۔۔ بایراد لفظ الاسمری فیاشر
لکیہم مختار صدق ذی العلا ۔۔۔ وما کرعما ذکرت یذکر
نعم جد منہ انہم یرجعونہ ۔۔۔ اذا ما دنا یوم عسیب مشنزر
وما توقع من یاتیہ عز اشتمر ۔۔۔ وستجدا فیما وہاہ محتد
یشبہہم کالرہبان ضل سبیلہ ۔۔۔ الیہ ویہدیہ فیبتی ویخبر
نعم جد منہ انہم یجتبونہ ۔۔۔ فیا توتہ والشئ بالشئ یذکر
فمن لم یرد المال وہو محتم ۔۔۔ علیہ فذا یقلی ولیشنا ویہجر
وان لم اخف ربی تعالی شئونہ ۔۔۔ وا کرم من یہدی الودی ویذکر

فتاوی

س نمبر ۱۳۱:- درمیان تکبیرات عیدین آیا ورسال ہو یا شروع ہو یا رفع یدین اسکا جواب احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوں مع نام ومطبع وصفحہ کتب۔ (راقم دین محمد خریدار نمبر ۲ ۔۔ ضلع امراوتی تعلقہ میل گھاٹ بمقام دھارنی)

ج نمبر ۱۳۱:- تکبیروں کے درمیان ہاتھ چھوڑ دینے چاہئیں۔ حدیث تو اس بارہ میں میری نظر سے نہیں گذری۔ البتہ فقہا حنفیہ نے ایسا ہی لکھا ہے۔ (حاشیہ ہدایہ وغیرہ ملاحظہ ہو)

س نمبر ۱۳۲:- کوئی شخص اپنے بیگانہ زندہ یا مردہ کا حج کیونکر ہے نان ونفقہ دیکر کراسکتا ہے یا نہیں؟ راقم خریدار اہل حدیث ۲۹۲۔

س نمبر ۱۳۳:- سنگ اسود کو چومنے سے کیا حاصل ہو اور چومنے کے وقت نیت کیا کرے۔ (ایضاً)

س نمبر ۱۳۴:- اس طرف کے حاجیوں سے سنا گیا ہے کہ مدینہ منورہ میں جاکر عام مزاروں پر اور خاص آنحضرت صلعم کے مزار شریف پر نماز نفل پڑھا کرتے ہیں۔ یہ جائز ہے (راقم ایضاً)

س نمبر ۱۳۵:- حج بدل جائز ہے یا نہیں؟ جواب بادلیل قرآن شریف اور حدیث صحیح سے فرما دیں۔ (راقم ایضاً)

ج نمبر ۱۳۲:- کراسکتا ہے۔ جس حدیث شبرمہ میں حج عن الغیر کا جواز آیا ہے اس میں کمل قید نہیں آئی کسی اور حدیث سے یہ قید ہو کہ کسی ہو یا غیر آشنا ہے کرنیوالے نے اپنا فریضہ ادا کرلیا ہو۔

ج نمبر ۱۳۳:- سنگ اسود ایک یادگار ابراہیمی ہے اور بس اس کے بوسہ دیتے وقت وہی نیت کرے۔ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انک حجر لا تضر ولا تنفع یعنی ایک پتھر ہے۔ جو نہ نفع دے سکتا ہے نہ ضرر۔

ج نمبر ۱۳۴:- مزارات پر نوافل پڑھنے کی نیت سے سفر کرنا جائز نہیں بلکہ شائبہ شرک ہے قبرستان میں نماز پڑھنے سے اسی لئے حدیثوں میں منع فرمایا ہے۔

ج نمبر ۱۳۵:- اس سوال کا جواب نمبر ۱۳۲ میں آگیا ہے۔ مولوی صاحب پٹنہ تشریف لے گئے ہیں۔

س نمبر ۱۳۶:- ایک شخص کی بیوی ہے اور اس بیوی کی والدہ حقیقی فوت ہو گئی ہے۔ اس کے والد نے نکاح ثانی کر لیا ہو۔ تو بعد فوت ہو جانے اس کی والد کے اسی کا شوہر والدہ ثانی سے نکاح موجودگی میں اسکی کر سکتا ہے یا نہیں؟ امجد حسین از بہار

ج نمبر ۱۳۶:۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے وامہات نسائکم یعنی تمہاری بیویوں کی مائیں تم پر حرام ہیں۔ سوتیلی ماں کو ماں نہیں کہا جاتا۔ پس محرمات معلومہ کے سوا شخص مسئولہ کا نکاح جائز ہے واحل لکم ما وراء ذلکم۔

س نمبر ۱۳۷:۔ شیوع ایام وبائی میں ہیئت مجموعی شہر کے راستوں اور گلی کوچوں میں ساتھ تکبیر کہتے ہوئے اذان دینا اور ایک نشان ہاتھ میں لیکر سلی خمسۃ اطفی بہا حر الوباء الحاطمہ۔ المصطفےٰ والمرتضےٰ وابناہما والفاطمہ۔ یہ کلمات باواز بلند پڑھتے ہوئے گشت کرنا اور یہ اعتقاد کرنا کہ اس کام سے وبا دفع ہو جائیگی شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

س نمبر ۱۳۸:۔ رفع وبا یا طاعون یا دیگر بلائے آسمانی کے دور ہونے کی نیت سے کسی درخت یا دروازہ پر قرآن مجید لٹکانا اور اس کے نیچے سے مرد وعورت اور بچوں کا گذرنا کیسا ہے؟

س نمبر ۱۳۹:۔ اندفاع وبا یا طاعون یا دیگر بلائے ارضی وسماوی یا میت کی روح کو ثواب پہنچانے کی نیت سے ایک جماعت کا ایک جگہ بیٹھ کر قرآن خوانی کرنا یا اپنے متوفی رشتہ دار کی قبر پر قرآن خوانوں کی جماعت مقرر کرنا کہ ملکر قرآن پڑھا کریں یہ درست اور ثواب ہے یا ممنوع؟

س نمبر ۱۴۰:۔ مُلاں لوگ بیان کرتے ہیں، کہ میت کی روح شب پنجشنبہ یا شب جمعہ کو اپنے وارث یا عزیز کے گھر آتی ہے۔ اگر کچھ صدقہ دیا گیا، تو روح خوش اور مسرور ہو کر دعا خیر کرتی ہے ورنہ ناخوش اور ملول ہوتی اور گھر والے کے حق میں بددعا کر کے چلی جاتی ہے۔ یہ قول مُلاں لوگوں کا صحیح اور واجب الیقین ہے یا نہیں؟

س نمبر ۱۴۱:۔ ائمہ اربعہ جناب سید الانبیاء صلعم کی وفات شریف کے کتنے سال کے بعد پیدا ہوئے اور وہ تابعین میں ہیں یا تبع التابعین میں؟ اور حضرت امام بخاری و امام اوزاعی و امام ابن قیم اور امام غزالی ائمہ اربعہ سے پہلے ہو گذرے یا بعد ہوئے؟

س نمبر ۱۴۲:۔ حضرت سید عبد القادر جیلانی کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ ابتدائی حال میں آپکا مذہب حنبلی تھا پھر آپ نے مذہب حنفی کی جانب رجوع کی اور آخر ایام حیات تک اسی مذہب پر قائم رہے۔ یہ قول حنفی صاحبوں کا صحیح ہے یا غلط؟ دراصل آپکا کونسا مذہب تھا؟

س نمبر ۱۴۳:۔ زید قاضی اور مسلمانوں کا دینی حاکم ہے۔ مگر افعال شرکیہ و امور بدعیہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ اور ایسے کاموں کو ثواب اور مستحسن سمجھتا ہے اور اپنے تابعین کو بھی ایسے کاموں کے کرنے کی ترغیب دیتا ہو۔ تو زید کی متابعت و اطاعت از روئے شرع شریف اہل اسلام کو کرنی لازم ہے یا نہیں؟ راقم نظام الدین از دکن

ج نمبر ۱۳۷:۔ ایسے افعال کا ثبوت قرآن وحدیث سے نہیں ہوتا۔

ج نمبر ۱۳۸:۔ بے ثبوت ہے قرآن وحدیث اور افعال صحابہ سے ثابت نہیں۔

ج نمبر ۱۳۹:۔ قرآن خوانی شرعاً نیک کام ہے اس لئے بحسن نیت بمواقع مذکورہ پر قرآن پڑھنا جائز ہے۔ والعلم عند اللہ

ج نمبر ۱۴۰:۔ کسی آیت یا حدیث سے ثابت نہیں جو کہے اُس سے آیت و حدیث طلب کرو۔

ج نمبر ۱۴۱:۔ ائمہ میں امام ابو حنیفہ صاحب کی بابت بعض علماء حنفیہ کا خیال تابعی ہونیکا ہے۔ مگر ثابت نہیں امام موصوف ۸۰ھ میں پیدا ہوئے تھے امام مالک ان سے ۱۵ سال چھوٹے تھے۔ امام شافعی ۱۵۰ھ ہجری میں اور امام حنبل ۱۶۴ھ میں امام بخاری ۱۹۴ھ اور اوزاعی ۸۸ھ میں پیدا ہوئے حافظ ابن قیم آٹھویں صدی ہجری میں تھے امام غزالی پانچویں صدی ہجری میں پیدا ہوئے ۵۰۵ھ میں انتقال ہوا رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین۔

ج نمبر ۱۴۲:۔ حضرت پیر صاحب قدس سرہ العزیز خود فتوح الغیب میں فرماتے ہیں۔ اجعل الکتاب والسنۃ امامک یعنی قرآن وحدیث کو اپنا امام بناؤ۔ اگر حنفی ہوتے تو غنیہ میں یہ کیوں لکھتے اصحاب نعمان بن ثابت مرجئہ یعنی حنفی فرقہ مرجیہ ہے نیز آمین و رفع یدین کے مسائل کو وضاحت سے کیوں لکھتے۔

ج نمبر ۱۴۳:۔ ہندوستان میں دینی حاکم تو کوئی نہیں۔ شائد اس کا مطلب یہ ہو کہ زید مسلمانوں کا عرفی قاضی یعنی نکاح خواں یا مسجد کا امام ہوگا۔ غرض کوئی بھی ہو۔ حدیث شریف میں آیا ہے لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق یعنی جس کام میں خدا ناراض ہو اس میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔ پس زید مذکور ہو یا مفتی امور غیر شرعیہ میں کسی کی اطاعت جائز نہیں۔

س نمبر ۱۴۴:۔ بابو چراغ کی لڑکی بیوہ ہو گئی اور بہت دن تک اپنے شوہر کے گھر بھی خلوت صحیحہ کے بعد شوہر مر گیا۔ بعد ازاں بابو چراغ نے اپنی لڑکی کا نکاح ثانی کر دیا اب شوہر مذکور کے وارثاں زیور وغیرہ طلب کرتے ہیں پا سکتے ہیں یا نہیں بعد ازاں شوہر ثانی کا بھی انتقال ہو گیا اب لڑکی مذکورہ اپنے باپ کے یہاں ہے۔ اور شوہر ثانی کے وارثان بھی زیور وغیرہ مانگتے ہیں۔ پا سکتے ہیں یا نہیں اور دونوں مرحوم شوہر وصیت یا تحریری ہبہ نامہ وغیرہ اور نہ کچھ وصیت کر گئے۔

ج نمبر ۱۴۴:۔ زیور ہر عورت کو نکاح کے وقت ملتا ہو وہ اور جس کی ملکیت ہوتا

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

مولوی ابو رحمت صاحب میرٹھی کو طاعون ہونے کی خبر آئی ہے ناظرین دعا خیر کریں

علیگڈھ کالج کے طلبا نے پرنسپل کے برخلاف ایکا کرلیا ہے منتظمان کالج پرنسپل کی حمایت اور لڑکوں کے برخلاف ہیں ایک مہینے کے لئے کالج بند کر دیا گیا ہے کہ طلبا اپنا نفع نقصان سوچکر جو چاہیں راہ اختیار کرلیں سخت افسوس ہے یہ واقعہ کالج کیلئے خوش آیندہ نہیں ۔ تھوڑے ہی روز ہوئے پنجاب یونیورسٹی کے اس سرکلر سے کالج کو سخت نقصان پہونچا ہے کہ جن طلبا کو پنجاب یونیورسٹی سے وظائف ملیں وہ پنجاب ہی میں پڑہیں اگر کسی اور کالج میں جائینگے تو وظیفہ بند ۔ اس سے پہلے وہ طلبا علیگڈھ کالج میں پڑھ سکتے تھے اس نقصان کی تلافی ہنوز ہونے نہ پائی تھی کہ یہ مکروہ واقعہ پیش آیا ۔ خدا کرے کہ اس قسم کے واقعات مسلمانوں کے حق میں عدو شرے برانگیزد کہ خیر ما دران باشد کے مصداق ہوں ۔

کھگول ضلع پٹنہ کی انجمن اسلامیہ کا سالانہ جلسہ بخیر و خوبی ہوا مولوی ثناء اللہ صاحب بھی شریک تھے مخالفین کو باقاعدہ گفتگو کرنے کی دعوت دی گئی مگر کسی کو جرات نہ ہوئی ۔

ہز میجسٹی امیر صاحب ۲۰ مارچ کو امرتسر میں بھی تشریف لائے سکھوں کا دربار اور کمپنی باغ ملاحظہ کیا سکھوں کے دربار میں ۱۰۱ اشرفیاں عنایت فرمائیں

دو مجرموں کی امیر البحرون حارث پاشا اور سمیع پاشا کے یکے بعد دیگرے اچانک طور سے مرجانے پر قسطنطنیہ میں بہت کچھ چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں

خراسان کے مقامی حکام نے ایرانیوں سے اس قدر اخذ بالجبر اور رشوت لی کہ انہوں نے مجبور ہو کر روسی علاقہ اشک آباد میں جا کر اپنے بچوں کی تعداد کثیر کو ترکستانیوں کے ہاتھ بیچ ڈالا اور زر ثمن ظالم حکام کو اسی کے ظلم سے محفوظ رہنے کے لئے دیدیا

گورنمنٹ ایران نے اس ظالمانہ کارروائی کی خبر پا کر گورنر خراسان کو معزول کر کے طہران طلب کر لیا ۔ اس پر جرم لگایا گیا کہ اس نے رعایا پر ظلم ہونے دیا اور ان کے بچوں کی فروخت پر دانستہ چشم پوشی کی ۔

امیر صاحب لاہور میں ہز میجسٹی امیر صاحب کا اسپیشل جمعہ کے روز ۱۰ بجکر ۲۰ منٹ پہلا ہو پہنچا ۔ ہزارہا ہندو اور مسلمان وقت مقررہ سے پہلے ہی امیر صاحب کے انتظار میں اسٹیشن پر جمع ہو گئے تھے اسٹیشن نہایت عمدگی سے آراستہ کیا گیا تھا ڈاکٹر لاہور اسٹیشن کا کارڈ وان آنرز اسٹیشن پر موجود تھا اسپیشل کے ٹھہرتے ہی قلعہ سے ۳۱ توپوں کی سلامی ہوئی بہت سے مقامی اہلکاران گورنمنٹ جن میں مسٹر گل ویل چیف سکرٹری پنجاب گورنمنٹ ۔ مسٹر تھنی سی آئی ای منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے ۔ مسٹر رانٹ ڈپٹی کمشنر لاہور ۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور بہت سے ہندوستانی روسا و عمائد شامل تھے استقبال کے لئے اسٹیشن پر موجود تھے اسٹیشن سے نکلکر گاڑیوں کا جلوس امیر صاحب کے کیمپ کی طرف جو چیفس کالج کے متصل میدان میں نصب ہے میا نمیر روڈ کی راہ سے روانہ ہوا یہاں پہنچ کر ہز میجسٹی نے طعام چاشت تناول فرمایا ۔

ہمعصر پیسہ اخبار کا نامہ نگار بمبئی سے لکھتا ہے کہ ہز میجسٹی نے دوسرے جمعہ کی نماز بمبئی کی ذکریا مسجد میں خود پڑہائی پیش امام صاحب کو چغہ اور دو شالہ اور مؤذن مسجد کو دو شالہ عنایت فرمایا ۔ نماز پڑھانے کے وقت امیر صاحب بوٹ پہنے ہوئے تھے ۔ ہز میجسٹی کے امامت فرمانے سے لوگ بہت خوش ہوگئے

چین بادشاہ کشش ہیروں نے بلگیریا میں پارلیمنٹ کے ممبروں پر سر بازار تلوار سے حملہ کیا ۔ اس پر تیزی سے مجادلہ شروع ہوگیا ایک ممبر سخت مجروح ہوا مسٹر گوکھلے کی طرح خبر ہے کہ پہلا سے مسٹر ملک بھی پنجاب کے دورہ کے لئے آنا چاہتے ہیں ۔

امسال پنجاب میں ۱۲۵۲۰۰۷ ایکڑ زیر کاشت کپاس ہے اور پیداوار ۳۰۲۳۶۷ گٹھر ہے ۔

پنجاب کی ریاستوں میں ۱۵۴۳۶۲ ایکڑ زیر کاشت کپاس ہے اور پیداوار ۲۹۳۶۲۵ گٹھر ہے ۔

افواہ ہے کہ لارڈ کچنر قلیل رخصت پر ولایت جائیں گے ۔ اسکے بعد آپ کی میعاد عہدہ میں دو سال بڑہا دی جائیگی ۔

دہلی کے آخر بادشاہ (بہادر شاہ) کے مقبرہ بنانے کے لئے جو درخواست کی گئی تھی منظور ہوئی یا نہیں معلوم نہیں ہوا ۔ بے جا حیلے بہانوں کو کیا عذر بناتے ہیں بلکہ خلاف فقہ بھی کرنے سے نہیں رکتے خواہ مخواہ مقبرے بنانے کی کوشش کرتے ہیں ۔

بدخواہ خلائق ۔ قادیانی اخبار بدر میں مولوی عبد المجید دہلوی مرحوم کی موت

نوٹس

آج تک یہ عام شکایت ہے کہ خاندانی تعلیم یافتہ نوجوان دوکانداری اور تجارت کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور کوئی شک نہیں یہ شکایت ایک حد تک درست بھی ہے مگر ہم نے نوجوانوں کے لیے زندہ مثال قایم کرنے کو خاص شہر لاہور ڈبی بازار میں ایک دوکان نہایت اعلیٰ پیمانہ پر جاری کی ہے اس دوکان میں ہر قسم کا بساطی مال جیسے ہر قسم کی سیاہی چاقو ۔ قلم قینچیاں پنسلیں ۔ ھیان ۔ پیچ ۔ موم بتیاں ۔ سوئی ۔ ساوڑی ۔ ریشمی جرابیں ۔ قفل ۔ ٹرنک ۔ ہر قسم تولیے بٹن ۔ ہر قسم کی چھتریاں ۔ بٹن ۔ فیتے ۔ ریلیں ۔ ٹیپ ۔ ولایتی کنگھیاں ۔ گرم و سرد ۔ دوری ۔ صابون ۔ جوتے ۔ لیونڈر وغیرہ وغیرہ علاوہ بریں دیگر دوکانوں کے بکفایت اور بارعایت ملتے ہیں سارے لاہور میں یہ پہلی دوکان ہے جو راست بازی کے اصول پر قایم ہوئی ہے جو صاحب لاہور تشریف لاویں وہ بچشم خود ہماری تصدیق کر سکتے ہیں ۔ وہ صاحب جو کسی طرح لاہور نہیں آ سکتے وہ ہماری دوکان سے مال منگوا کر دیکھ لیں کوئی وجہ نہیں کہ کوئی صاحب ہماری دوکان سے مال منگوالیں اور پھر ہمیشہ کیلئے مستقل گاہک نہ بن جائیں ۔

نوٹ ۔ ہمارے کارخانہ میں جو جرابیں تیار کیجاتی ہیں وہ نفاست اور پائداری میں ولایتی جرابوں کو مات کرتی ہیں سوتی جراب ۸ تا ۱۲ ریشمی ۔ ۔ ۔ فی درجن ۔ قیمت ۱۲ ۔ ۱۲ ۔ ۱۴ ۔ ۔ ۔ تک مل سکتی ہے ۔

المشتہر

شیخ نظیر حسین سوداگر ڈبی بازار لاہور

ضرورت ہے

ایک ایسے شخص کی جو اردو میں خط و کتابت اچھی طرح کر سکتا ہو ۔ ۔ ۔ درخواستیں آنی چاہئیں

مشتہر

... پانی منڈی لاہور

تیر بہدف دوائیں

برقی ست اس بکس میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن طلا کی ہے جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردی کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں سطبری پیدا ہو جاتی ہے اور خون کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کے لیے قلع قمع ہو جاتا ہے اور ایک شیشی اکسیر دوائی کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا ہے اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے قیمت ۔ ۔ ۔ محصول ۔ ۔ ۔

گولڈن پلز یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی ادویات ہیں جو فولاد ۔ چاندی ۔ سونا ۔ وغیرہ جیسے مقوی ، خون افزا اجزا سے بڑی محنت سے تیار کیجاتی ہیں جو صاحب جریان جیسے منحوس مرض میں مبتلا ہو کر یا کسی وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں یا کمی باہ کے شاکی ہوں ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں ۔ قیمت ۔ ۔ ۔

مومیائی ابتدائی سل ۔ دق ۔ دمہ ۔ ہر قسم کی کمزوری ۔ دردِ کمر جریان وغیرہ دفعہ اور قوت باہ کے پیدا کرنے کیلئے اکسیر اعظم ہے جو صاحب عہد جوانی اپنی ہی ہر انسانی کو ضائع کر کے پچھتا رہے ہوں ان کیلئے بے نظیر دوائی ہے چوٹ لگتے ہی چاول بھر کھا لینے سے درد کافور ہو جاتا ہے اور ... کے بعد ... کھا لینے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے اعلیٰ درجہ کی مواد خون ہے ... کیلئے عصا ہے پیری نوجوانوں کی سچی ... کی محافظ و رفیق ہے ۔ قیمت فی ... محصول ڈاک بذمہ غربا ۔ ۔ ۔

معجون مقوی دماغ ضعف دماغ ۔ نزلہ ۔ زکام وغیرہ کو دور کرتی ہیں عجیب اثر رکھتی ہے محافظ ابصارت ہے قیمت ۔ ۔ ۔

جوہر عشبہ مصفی خون یہ ایک مسلم امر ہے ۔ کہ خون کی صفائی پر ہی صحت کا مدار ہے جن کا خون گندہ ہو تو ایسی ایسی مہلک بیماریاں پیدا کرتا ہے کہ جن کے نام سے بدن کانپ جاتا ہے آتشک ۔ سوزاک ۔ کنٹھ مالا ۔ پھنسی پھوڑے ۔ بھگندر ۔ بیرآن وغیرہ وغیرہ خون کی خرابی کا نتیجہ ہوتے ہیں اس مہلک خرابی کو دور کرنے کیلئے جوہر عشبہ ... کو ہی ... نہیں قیمت ... محصول

المشتہر **پروپرائٹر دی میڈیکل ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر**

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

REGISTERED L. No. 358

اہلحدیث

مت دیکھ کسی کی گفتگو ... بادلیل پیش کیا ہے ... یاں وہم و خیال کو دخل کیا ہے

نمبر ۱۹

جلد ۴

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمت کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(ا) قیمت پیشگی آنی ضروری ہے

(ب) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے

(ج) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ...

والیان ریاست سے ...

رؤسا و جاگیرداروں سے ...

عام خریداروں سے ...

غیر ممالک سے ... شلنگ

ششماہی ... شلنگ

انڈیا والوں سے ...

اجرت اشتہارات

بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک اخبار اہلحدیث امرتسر

امرتسر یوم جمعہ ۲۹ محرم الحرام ۱۳۲۵ ہجری المقدس مطابق ۱۵ مارچ ۱۹۰۷ء

امرتسر میں صفائی کی ضرورت

قابل توجہ صاحب پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی امرتسر

امرتسر کی میونسپل کمیٹی کی آمدنی اور شہر کی غلاظت کو مدنظر رکھ کر بارہا لکھا ہے اور صدر حکام کو توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ شہر کی صفائی امرتسر کی عظمت اور شہر کے مقابلہ میں بالکل ہیچ بلکہ سخت کلنک کا ٹیکہ ہے۔ ٹھیک ہے کہ سڑکوں کی مرمت کیلئے تو کمیٹی نے توجہ کی ہے مگر صفائی کے لئے ابتک کوئی مستقل انتظام ہنوز نہیں ہوا ہم ایک تجویز مدت سے لکھ رہے ہیں تعجب ہے کہ کیوں اوس پر غور نہیں کیا جاتا۔ ہم نے کئی ایک دفعہ لکھا ہے کہ ایک داروغہ خاص اسی کام کے لئے رکھا جائے کہ اہالی شہر اوس کے پاس اپنے اپنے محلہ کی صفائی کی نسبت شکایت کریں خواہ زبانی خواہ بذریعہ تحریر دستی یا بذریعہ ڈاک بند جمعدار وغیرہ بھی اوس کے دفتر میں حاضر رہیں وہ شکایت سنتے ہی شکایت کے موقع پر جمعدار بھیجکر صفائی کرائے اور اس موقع کے معائنہ افسر کی رپورٹ اعلیٰ افسر کے پاس کرے۔ پھر اس رپورٹ پر کافی توجہ ہو تو دیکھئے کہ صفائی کے متعلق کبھی شکایت پیدا ہی نہ ہو۔ صورت موجودہ میں بڑی تکلیف یہ ہوتی ہے کہ بعض وقت محلوں میں غلاظت کئی کئی دن پڑی رہتی ہے۔ بھنگی نظر آتا ہو۔ اگر کہیں ہوا تو وہ عذر کر دیتا ہے کہ گدھے والا آئیگا تو اٹھا لیگا۔ گدھے والے تو گدھے کے سینگ کی طرح گم رہتے ہیں۔ نہ کوئی اعلیٰ افسر محلہ والوں کو ملتا ہے کہ اس کو یا شکایت کریں۔ بسا اوقات دیکھا گیا ہے کہ بھنگی عین بازار میں میلے کی گاڑی چھوڑ گئے ہیں اہل محلہ مصیبت میں ہیں کہ کس سے کہیں کس سے اٹھوائیں فرداً فرداً آتے ہیں اور ناک منہ بند کرکے چلے جاتے ہیں اگر کوئی افسر کسی خاص مقام پر دفتر میں حاضر ہو اور اس کے ماتحت جمعدار بھی موجود ہوں۔ تو ایسی شکایتوں کا فوراً تدارک ہو سکتا ہو۔ غرض میونسپل کمیٹی کو اگر شہر کی صفائی کا اچھا رکھنا منظور ہو۔ تو اُن کو اس طرح شکایات کو کیلئے چند ملازم رکھنے اور ایک ایسی افسر خاص شکایات سننے کے لئے بطریق مرقومہ مقرر کرے۔ اور شہر والوں کو بذریعہ اشتہار مطلع کردے کہ وہ بھنگی کی شکایت واجبی افسر کو پہنچا دیں اوس کا تدارک کیا جاویگا۔ اہلحدیث تمام ممبروں سے عموماً اور اپنے قومی ممبر جناب مولوی احمد اللہ صاحب سے خصوصاً توقع رکھتا ہے

رکھتا ہے کہ وہ اس تجویز کو پاس کرانے میں خوب سعی کریں گے ۔

اصلاح نہیں قابل اصلاح ہے

(رسالہ اصلاح شیعہ میں ایک مستند)

رسالہ ہے ۔ جو ماہواری سے لبوچند ، و روزہ ہوا ہو ۔ تو ہم نے بوجہ عدیم الفرصتی کے اسکو کبھی دیکھا ہی نہ تھا ۔ مگر جب ہم نے شیعوں کے متعلق سلسلہ مضمون "خلافت" لکھا تھا ۔ اور اصلاح نے اس کے متعلق جواب لکھنا شروع ہوا تو کبھی کبھی دیکھ لیا کرتے زیادہ تر ہمیں اُس حدیث کے جواب کا انتظار تھا ۔ جو ہم نے دربارہ وراثت انبیاء کے لکھی تھی اور کتابوں سے ثبوت دیا تھا ۔ کہ حضرات انبیاء علیہم السلام اپنے ورثہ میں مال و دولت نہیں چھوڑا کرتے ۔ مگر جب اسکا جواب ہماری نظر سے نہ گذرا ۔ تو ہم مایوس ہو کر بیٹھ گئے اُس سے بعد آپکی سرمایہ ناز کتاب **تنقید البخاری** جلد اول ہم نے منگائی ۔ اُس کے دیکھنے سے تو بالکل عرب کا مقولہ

تسمع بالمعیدی خیر من ان تراہ

کی تصدیق پائی ۔

خیر اس رونے کی جگہ تو اور ہے ۔ سر دست ہم اصلاح کے ایک فساد کا ذکر کرتے ہیں ۔ جو اس نے محرم کے پہلے پرچہ نمبر ا جلد ۱ میں شائع کیا ہے ۔ آپ لکھتے ہیں ۔ کہ

یزید بن معاویہ ۔ اختلافات کا تعلق ہمیشہ کسی ایسے شخص سے ہوتا ہے ۔ جسکی دو جہتیں ہوں ۔ ایک پہلو سے وہ قابل محبت ہوتا ہو ۔ اور قابل التعظیم دوسرا پہلو وہ ہوتا ہے جس سے کوئی شے قابل نفرت ہوتی ہے اور قابل ترک ۔ اسی اصول پر تمامی اختلافات کی بنیاد ہو خواہ وہ ملکی ہو یا اخلاق ۔ مذہبی ہو یا تمدنی شخصی ہو یا جمہوری ۔ مگر یزید کیونکر اس سے مستثنےٰ ہو سکتا ہے ۔

عقلی فیصلہ کی ضرورت ایسے ہی موقع پر ہوتی ہے کہ وہ کس پہلو کو قابل ترجیح سمجھتی ہے اور کس پہلو کو مرجوح جس کے بعد وہ ایک پہلو کو اختیار کر لیتی ہے ۔ اور اسی پر وہ استحکام سے قائم رہتی ہے مثال کے طور پر شراب کو دیکھئے جسکے دو پہلو ہیں ایک نفع کیونکہ وہ مفرح ہے اور مقوی ۔ دوسرا پہلو اس کے ضرر کا زوال عقل ایسا پہلو ہے کہ سب پر غالب ہے ۔ لہٰذا صاحب عقل اس سے متنفر ہوگا اور کارہ

تہبیہ کو طول ہوتا ہے ۔ لہٰذا اختصار مناسب ہے ۔ یزید بھی انہیں اشخاص سے ہے ۔ جسکی نسبت اختلاف کیا گیا ہے ۔ مگر ہمکو اس اختلاف سے بحث نہیں ۔ جو دو فریق شیعہ و سنی کا اختلاف کہلاتا ہے کیونکہ سنی یزید کو اتفاقاً اسکو ویسا ہی سمجھتے ہیں جیسا وہ تھا اور جس نسل سے تھا ۔ وہ بر حیثیت سے تھا ۔ کیونکہ یہاں نہ افراط ہے نہ تفریط ایک صراط مستقیم ہے جس پر سب چلے جاتے ہیں بلکہ ہمارا مقصد اُس اختلاف کو بتانا ہو جو اہل سنت نے اس کے بارہ میں کیا ہے اور جس پر وہ ایک گمنام اخبار نے اس قدر زور دیا ہے ۔ کہ اُس کو صاحبزادہ بلکہ شاہزادہ بنا چھوڑا ہو اور اُس پر تمام عالم کو حیرت ہو رہی ہے ۔ کہ یزید اور اسکو کوئی مسلمان صاحبزادہ کہے یا شاہزادہ مگر درحقیقت یہ ان کی ناواقفی ہے جس سے انکو صرف اسی قدر معلوم ہے کہ آیا وہ قابل لعنت ہو یا نہیں جس کی یہی وجہ ہے کہ وہ برا تھا مگر نہ اس قابل کہ لعنت کی جائے یا کیا ضرور ہو کہ ہم ہر برے شخص پر لعنت کریں ۔ جس پر صرف زبانی یہ بھی دعوی کیا جاتا ہے کہ شیطان سے بدتر کون ہوگا ۔ اُس پر بھی لعنت ضروری نہیں فرعون سے بدتر کون ہوگا ۔ اُس پر بھی لعنت کرنا کسی نے واجب نہیں کیا پھر یزید پر لعنت کی کیا ضرورت ہے ۔

مگر یہ سب صرف باتیں ہیں جو کہی جاتی ہیں اور جاہل نادان پر اثر کرجاتی ہیں ۔ اب میں اصلی راز اس کا بتاتا ہوں کہ یزید کی عزت افزائی اسی قدر نہیں کی گئی ہے بلکہ بہت سے پیشوایان اہل سنت نے اسکو نبی مانا ہو ۔ اور اسکی نبوت پر ایمان لائے ہیں ۔ مگر ہر سال کے اقامہ عاشورا نے اس کی نبوت کو دبا دیا اور ابھرنے نہ دیا ۔ لہٰذا اسی قدر طرفداری پر قناعت کی جاتی ہے کہ کوئی لعنت نہ کہے اور اسی وجہ سے عاشورا کے رنج کی بھی ہر سال فکر ہوتی ہے مگر جسکو خدا نہ مٹائے وہ کیونکر مٹ سکتا ہے ۔

ناظرین کو میں زیادہ منتظر رکھنا نہیں چاہتا اہل سنت کے شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی وصیت کبریٰ مطبوعہ مصر کی یہ عبارت ملاحظہ ہو جس سے سب عقدہ کھل جائے گا ۔

فالرافضۃ لما کانت تسب الصحابۃ صار العلماء یامرون بعقوبۃ من سب الصحابۃ ثم کفرت الصحابۃ وقالت علیہم اشیاء وذکرناہا لہم فی غیر ھذا الموضع ولم یکن احد اذ ذاک یتکلم فی یزید بن معاویۃ ولا

ahmadimuslim.de

كان الكلام فيه من الدين ثم حدثت بعد ذلك اشياء فصار قوم يظهرون
لعنة يزيد بن معاوية وربما كان غرضهم بذلك التطرق الى لعنة غيره
فكره اهل السنة لعنة احد بعينه فسمع بذلك قوم ممن كان يتسنن فاعتقد
ان يزيد كان من كبار الصالحين وائمة الهدى وصار الغلاة فيه على
طرفي نقيض هولاء يقولون انه كافر زنديق وانه قتل ابن بنت رسول
الله وقتل الانصار وابناءهم بالمدينة ليأخذوا بثار اهل بيته الذين
قتلوا كفارا مثل جده لامه عتبة بن ربيعة وخاله الوليد وغيرهما ويذكرون
عنه من الاشتهار بشرب الخمر واظهار الفواحش واشياء - واقوام
يعتقدون انه كان اماما عادلا هاديا مهديا وانه كان من الصحابة
او اكابر الصحابة وانه كان من اولياء الله تعالى وربما اعتقد بعضهم انه
كان من الانبياء وانه كان من اولياء الله ويقولون من وقف في يزيد
وقفه الله على نار جهنم ويروون عن الشيخ حسن بن عدي انه كان كذا
وكذا ولياء وقفوا على النار لقولهم في يزيد وفي بعد زمن الشيخ حسن ازدادوا
اشياء باطلة نظما ونثرا وغلوا في الشيخ عدي وفي يزيد باشياء مخالفة
لما كان عليه الشيخ عدي الكبير قدس الله روحه فان طريقته كانت
سليمة لم يكن فيها هذه البدع وابتلوا بروافض عادوهم وقتلوا الشيخ حسنا
وجرت فيها فتن لا يحبها الله ولا رسوله (صفحہ ۳۰)

خلاصہ یہ کہ روافض جو سب[*] صحابہ کرتے تھے۔ تو علماء نے اس کا حکم جاری کیا کہ جو سب صحابہ کرے۔ اس پر عقوبت کی جائے جب روافض نے کفر صحابہ کا اعلان دیا۔ تو اس کے احکام ہم نے علیحدہ بیان کئے ہیں۔ اس وقت میں کوئی نہ کلام کرتا۔ نہ یزید بن معاویہ کے بارے میں۔ نہ اس پر کلام کرتا۔ دین میں داخل تھا۔ اس کے بعد ایسی باتیں ہوئیں کہ قوم نے لعنت یزید کا اظہار کیا۔ جن کی غرض ایک یہ بھی تھی۔ کہ اس ذریعہ سے دوسروں کی لعنت کی راہ نکالیں۔ پس کراہت کی اہل سنت نے لعنت سے کسی شخص کی بالتخصیص و التعیین۔ اس کو جب عام طور سے اہل سنت نے سنا تو انہوں نے یہ اعتقاد کیا کہ یزید کبار صالحین تھا اور امام ہادی۔ اب ان میں دو طرح کا غلو تھا۔ ایک فریق تو کہتا تھا۔ کہ وہ کافر تھا اور زندیق جس نے فرزند رسول کو قتل کیا اور انصار اسلاف کی اولاد کو بہتاہ حرل اسی سبب قتل کیا کہ انہوں نے ان کے بزرگوں کو بوجہ کفر قتل کیا تھا۔ (جنگ بدر میں) یہی فریق اس کی شراب خواری اور اظہار فواحش کو بیان کرتے تھے۔ دوسرا فریق یہ گمان کرتا تھا کہ وہ امام عادل تھا اور ہادی و مہدی اور وہ صحابی تھا اور اکابر صحابہ سے اور وہ اولیاء اللہ سے تھا۔ بلکہ بعض نے تو یہ اعتقاد کیا کہ وہ بھی ایک پیغمبر تھا منجملہ پیغمبروں کے اور وہ اولیاء اللہ سے تھا۔ ان کا عقیدہ تھا کہ جو شخص توقف کرے یزید کے بارہ میں اس کو خدا جہنم پر کھڑا کریگا۔ شیخ حسن بن عدی سے روایت کرتے ہیں کہ فلانے اولیاء اللہ اسی وجہ سے جہنم پر روکے گئے کہ ان لوگوں نے توقف کیا تھا۔ یزید کے بارہ میں۔ شیخ حسن کے زمانہ میں ان کا غلو اور بھی بڑھ گیا۔ شیخ عدی اور یزید کے بارہ میں انہیں غلو کو بذریعہ نظم و نثر اس قدر زیادہ کیا جس کی حد نہیں حالانکہ شیخ عدی ان باتوں سے بری تھے جس میں یہ سب بدعتیں نہ تھیں یہ لوگ مبتلا ہوئے تھے روافض میں جنہوں نے ان سے عداوت کی اور شیخ حسن کو قتل کیا اور ایسے فتنے جاری ہوئے کہ خدا اور رسول اس کو نہیں دوست رکھتے۔

آپ کو معلوم ہو گیا کہ قدیم زمانہ میں اہل سنت کا یہ عقیدہ تھا کہ یزید انکا نبی اور پیغمبر تھا۔ مثل دیگر پیغمبروں کے تو پھر کیونکر نہ اس کی حمایت کریں اور اس کی طرفداری میں جان لڑائیں کہ آخر ان کا نبی تھا اور اس پر ایک وقت ایمان لائے تھے گو اب اس عقیدہ پر نہ ہوں"۔ (اصلاح)

جواب :- اس طول طویل کلام میں راقم مضمون نے پوری دجل سے کام لیا ہے ہمیں حیرانی ہوتی ہے۔ کہ ایسے لوگ بھی میدان مناظرہ میں آتے ہیں۔ جنکو ایمان اور انصاف سے کبھی کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ ہم پوچھتے ہیں تو ایسے برا القاب دیتے ہیں تو حقیقی خادمان اسلام کو جن کی محنتوں کے صدقے سو آج تمام رونق اسلام ہے؟ کیوں برا کہتے؟

شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی عبارت جو راقم مضمون نے نقل کی ہے افسوس ہے اس سے آگے کی عبارت کو شیر مادر کی طرح بے ڈکار لئے ہی ہضم کر گئے ورنہ ہم بتلا دیں گے اسی عبارت سے ملا دو پیازہ کی حکایت کی تصدیق ہو جائیگی۔ ملا مذکور کی بابت مشہور ہے کہ ایک دفعہ بادشاہ نے مناظرہ شیعہ کیلئے ان کو طلب کیا۔ ملا موصوف اپنی معمولی عادت سے پرانی جوتیوں کا جوڑہ پہنکر مجلس میں گئے۔ اپنی جوتیوں کو جھاڑ صفا کر کے بغل میں دبا۔ اپنے سامنے رکھ لیا۔ حاضرین کو یہ حرکت ملاجی کی سخت ناگوار معلوم ہوئی۔ بادشاہ کو اصل زبدہ حرکت پر توجہ دلائی تو ملاجی نے عذر کیا کہ حضور ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک دفعہ رافضیوں سے مباحثہ مچا تھا تو رافضیوں

[*] سب کے معنی گالی دینا (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

...نے جوتا چرا لیا تھا۔ حاضرین نے ملاجی پر زبانِ تمسخر سے قہقہہ لگایا کہ اون دنوں رافضی کہاں تھے؟ ملاجی نے کہا کہ نہیں ہیں پہلا حضرت ابوبکر صدیق کے زمانہ میں ہوا تھا۔ پھر جواب ملا۔ ان دنوں رافضی بھی کہاں تھے؟ ملاجی نے چپکے سے کہا۔ نہیں حضرت عمر کے وقت کا ذکر ہے۔ شیعوں نے کہا تب بھی نہیں تھے۔ کہا نہیں حضرت عثمان کے زمانہ میں ہوا تھا اونہوں نے کہا تب بھی نہیں تھے۔ ملاجی نے اپنی غلطی کا اقرار کر کے کہا نہیں نہیں حضرت علی کے وقت کا ہوا تھا جواب ملا۔ جب بھی نہیں تھے۔ اب تو ملاجی نے سر اٹھایا۔ کہ بس ہیں جیت گیا میری ڈگری ہوئی جب ان پاکیزہ زمانوں میں نہ تھے تو اب کہاں سے پیدا ہو گئے۔ یہی ان کے کذب کا کافی ثبوت ہے۔

یہ حکایت صحیح ہو یا غلط شیعوں کو جوتا چرانے کی عادت ہو یا نہ ہو۔ ہم نے یہ ثابت کرنا ہے کہ شیعوں کو عبارت چرانے کی قدیمی عادت ہے آج تک حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی حدیث عدم وراثت انبیاء کو جھٹلاتے ہوئے جاتے ہیں چنانچہ اصلاح بابت ذی الحجہ نمبر ۱۲ جلد ۹ کے صفحہ ۲۹ کی آخری سطر سے اسی حدیث مذکور کا کذب ہی ترشح ہوتا ہے۔ حالانکہ خود ان کی معتبر کتاب اصول کافی میں وہی حدیث موجود ہے جن کی اہل حدیث مکرر چھاپ چکا ہیں وہ حدیث پوری دکھائی گئی ہے اب ہم دکھاتے ہیں کہ جس طرح یہ لوگ خدا اور رسول کے کلاموں کو چھپانے کے عادی ہیں اسی طرح آنحضرت کے شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی عبارت سے برتاؤ کیا ہے۔

شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ اس تقریر کے جو رافضی مذکور نے نقل کی ہے۔ اوسی کتاب میں عبارت مذکور کے ساتھ یوں لکھتے ہیں۔ کہ

وھذا الغلو في يزيد من الطرفين خلاف لما أجمع عليه أهل العلم والايمان. فان يزيد بن معاوية ولد في خلافة عثمان بن عفان رضي الله عنه ولم يدرك النبي صلى الله عليه وسلم ولا كان من الصحابة باتفاق العلماء. ولا كان من المشهورين بالدين والصلاح وكان من شبان المسلمين ولا كان كافرا ولا زنديقا وتولى بعد أبيه على كراهة من بعض المسلمين ورضا من بعضهم وكان فيه شجاعة وكرم ولم يكن	طرفین کا یہ غلو اس کے خلاف ہے جس پر تمام اہل علم اور اہل ایمان کا ایمان ہے۔ کیونکہ یزید بن معاویہ حضرت عثمان کی خلافت میں پیدا ہوا۔ اس نے آنحضرت کا زمانہ نہ پایا اور تمام علماء کے اتفاق سے وہ صحابی نہ تھا اور وہ بڑے مشہور دینداروں اور نیکوکاروں سے تھا۔ وہ جوان مسلمانوں سے تھا نہ وہ کافر تھا نہ زندیق۔ اپنے باپ کے بعد بعض مسلمانوں کی ناراضگی اور بعض کی رضا سے وہ بادشاہ ہوا تھا اس میں بہادری اور سخاوت

مظهراً للفواحش كما يحكي عنه خصومه وجرت في امارته أمور عظيمة أحدها مقتل الحسين رضي الله عنه وهو لم يأمر بقتل الحسين ولا أظهر الفرح بقتله ولا نكت بالقضيب على ثناياه رضي الله عنه ولا حمل رأس الحسين رضي الله عنه الى الشام لكن أمر بمنع الحسين رضي الله عنه وبدفعه عن الامر ولو كان بقتاله فزاد النواب على أمره وحض الشمر ذي الجوشن على قتله لعبيد الله بن زياد فاعتدى عليه عبيد الله بن زياد فطلب منهم الحسين رضي الله عنه أن يجيئ الى يزيد أو يذهب الى الثغر مرابطا أو يعود الى مكة فمنعوه رضي الله عنه الا أن يستأسر لهم وأمر عمر بن سعد بقتاله فقتلوه مظلوما وطائفة من أهل بيته رضي الله عنهم

بھی تھی اور جیسا اسکو دشمن اسکو دکھاتے ہیں علی الاعلان بڑے کام کرتا تھا۔ اسکی حکومت کے زمانہ میں کئی ایک بڑے بڑے امور ظہور پذیر ہوئے تھے ان میں سے ایک امام حسین کا قتل ہے مگر اس (یزید) نے امام کے قتل کرنے کا حکم نہ دیا۔ نہ اون کے قتل پر کسی طرح اظہار خوشی کیا نہ ان کے دانتوں کو چھڑی سے ٹھکورا۔ نہ امام کا سر مبارک اس کے پاس ملک شام میں بھیجا گیا۔ لیکن امام حسین کو مزاحمت سے روکنے کے لئے یزید نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا تھا۔ اگرچہ لڑائی تک نوبت پہنچے۔ پس اس کے نائب نے اس کے حکم پر زیادتی کی اور شمر نے عبید اللہ ابن زیاد کو امام کے قتل کرنے کی ترغیب دی۔ پس ابن زیاد نے امام ممدوح پر زیادتی کی۔ امام حسین نے کہا کہ مجھے یزید کے پاس یا سرحد پر یا مکہ شریف کی طرف جانے دو۔ لیکن اونہوں نے ان میں سے کوئی صورت نہ مانی سوا اسکو کہ امام خود قیدی ہو کر ان کے قبضے میں آویں۔ ابن زیاد نے عمر بن سعد کو امام سے لڑنے کا حکم دیا۔ پس انہوں نے امام کو اور امام کے اہل بیت میں سے چند آدمیوں کو مظلومی کی حالت میں قتل کر دیا۔ رضی اللہ عنہم

ناظرین! انصاف کریں کہ جس کلام کو رافضی راقم نے تمام اہل سنت کا مذہب بتایا ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے کلام سے۔ ابتر کیا ہے اسی کلام کا رد خود شیخ الاسلام کر چکے ہیں۔ پھر نہیں معلوم راقم مذکور نے کس دیانتداری اور ایمانداری سے اسی مردود کلام کو تمام اہل سنت کا مذہب قرار دیا ہے۔ افسوس خریداران اصلاح یا ایمانداری یہ ہے کہ شیخ الاسلام کی عبارت کے ترجمہ میں تصرف بیجا کر کے احمقوں کی آنکھوں میں خوب مٹی ڈالی ہے عربی عبارت یہ ہے:۔

فسمع بذالك قوم ممن كان يستحق ۔ اس کا ترجمہ یہ ہے:۔ کہ ایک ایسی قوم نے جن کی پیروی کیجاتی تھی۔ مگر رافضی راقم نے اس کا ترجمہ یوں کیا کہ

اسکو جب عام طور پر اہل سنت نے سنا" - کیا خوب +

پس اصلاح طلب کے فاضل اڈیٹر جن کے نام کے ساتھ بہت سارے القاب لگائے جاتے ہیں - امام حسین رضی اللہ عنہ کے لحاظ سے انصاف کریں کہ جو کچھہ انہوں نے اہل سنت کی نسبت شائع کیا ہے کہ اہل سنت یزید کو نیکبخت بلکہ نبی کہتے ہیں - یہ ٹھیک ہے ؎

میرے دل کو دیکھکر میری وفا کو دیکھکر

بندہ پرور! منصفی کرنا خدا کو دیکھکر (باقی دارد)

عیسائیوں سے مباحثہ

۲۱ دسمبر ۱۹۰۶ء کے پرچہ میں اس بحث کو چھوڑا تھا - آج پھر ہمارے کرم پادری جوالا سنگھ صاحب بریلوی کا مضمون آیا ہے - پرچہ مذکورہ میں بحث اس حد تک پہنچی تھی کہ پادری صاحب نے حضرت مسیح کی بابت یہ تسلیم کیا تھا - کہ وہ اپنی ذات میں ممکن ہے مگر واجب بالذات کا معلول اول ہے اس پر میں نے کئی ایک دفعہ پادری صاحب کی خدمت میں گذارش کیا تھا کہ مسیح جب اپنی ذات میں ممکن ہے گو وہ آپ کے نزدیک معلول اول ہے تاہم وہ فی حد ذاتہ واجب بالذات نہوا - اسپر وہ تین خداؤں کی کمیٹی میں کیونکر کرسی نشین ہو سکتا ہے - اس کے جواب میں پادری صاحب نے مجھہ سے چند ایک سوال کئے تھے - جو ۲۱ دسمبر کے پرچہ ہی میں چھپے تھے جن کا جواب میں نے دانستہ نہیں دیا تھا کہ میرے خیال میں وہ سوال خارج از بحث تھے پادری صاحب صرف بہانہ تلاش کرتے تھے - بہرحال آج پادری صاحب کا جواب نئے سرے سے درج ہے جس میں پادری صاحب نے اس بحث کا خاتمہ کر دیا ہے واقعی بھی یہ ہے کہ پادری صاحب کے جواب ہی سے مذہب عیسوی کا ابطال کافی ہوتا ہے - اس لئے اب آئندہ کو بحث کی حاجت نہیں - بہرحال پادری صاحب کا مضمون یہ ہے - آپ فرماتے ہیں :-

واضح ہو - کہ میں نے گذشتہ تحریر میں مولوی صاحب کو چیلنج دیا تھا - کہ آپ امور چیلنج کی تردید کریں ورنہ فیصلہ ہو گیا کہ دین محمدی بمقابلہ دین عیسوی کے باطل ہے - چنانچہ بفضلہ تعالیٰ مولوی صاحب سے امور چیلنج کی تردید نہو سکی - مگر چند عذر آپ نے تحریر فرمائے ہیں - جو قابل التفات نہیں ہیں غور فرمائیو +

اولاً مولوی صاحب نے اپنی عادت کے مطابق اول اعتبارات پر لحاظ نہ کر کر جنپر مبحث موقوف تھا یہ تحریر کیا ہو قولہ کہ ممکن خاص اور واجب بالذات دو مفہوم متضاد ہیں - اور انکا اتحاد و صدق ایک ذات پر نہیں ہو سکتا" اقول اس کا مفصل جواب میری تحریر میں اپنے موقعہ پر مندرج ہو اُس کا لب لباب یہ ہے کہ باعتبار مسئلہ تثلیث کے واجب بالذات یعنی باپ علیہ اور سا اُس کی معلولین یعنی ابن اللہ و روح القدس جو واجب بالغیر ہیں اور ایک معنی سے ممکن خاص ذاتی ہیں - تینوں کا واجب بالذات ہونا مراد نہیں اور نہ ایک ذات پر انکا اتحاد و صدق اس طور سے مراد ہے - کہ تینوں کا واجب بالذات ہونا لازم ہے - مگر تینوں میں فقط باپ علیہ کا واجب بالذات ہونا ضرور مراد ہو اور باعتبار اصول فلسفہ کہ واحد سے صادر نہیں ہوتا مگر واحد اور کہ تخلف المعلول علت تامہ سے ناجائز ہے - اور عدم معلول کو عدم علت لازم ہے اور کہ ربط حادث بالقدیم ضروری ہے - تینوں کا باوجود مغائر الوجود ہونے کے ضروری الوجود یعنی قدیم زمانی ہونا ثابت ہے - لہٰذا تینوں کی ذات پر عدم ممتنع ہے اسلئے تینوں باصول فلسفہ تقدم ذاتی و بالعلیت کے خارج میں واجب الوجود ہیں اور اس لئے کہ واجب الوجود کے معنے وجوب وجود واحد میں مشترک ہیں - پس ظاہر ہے کہ مولوی فاضل صاحب کا مقولہ مذکورہ مبحث کا مبطل نہیں بلکہ موافق ہے - تا وقتیکہ حسب اصول حکماء واجب بالذات اور اسکی معلولین ممکن خاص ذاتی کا قدیم زمانی اور واجب الوجود ہونا ثابت ہے - اور اس واسطے کہ عبارت فلسفہ میں واجب الوجود سے مراد خدا ہے - مسیح کا تینوں کو خدا ماننا خلاف عقل و حکم نہیں ہے - لا مناقشہ فی الاصطلاح

ثانیاً مولوی صاحب فرماتے ہیں قولہ کہ منطق کا عام اصول ہے - الشئی مالم یجب لم یوجد یعنی جبتک کوئی چیز اپنی علت کے اثر سے واجب الوجود ہو نہ لے موجود نہیں ہو سکتی - مسیح کی کیا خصوصیت ہے - میرا اور آپکا وجود بھی علت کے ہوتے ہوئے واجب الوجود ہو +

اقول :- یہ سخت افسوس کی بات ہے - کہ مولوی فاضل صاحب معلول اول واجب بالذات کی خصوصیت میں جس سے مراد مسیح ابن اللہ ہو اور جس کے وجود پر عدم ممتنع ہے - اور عام معلولات کی خصوصیت میں جو حادث زمانی ہیں اور جن کی ذات پر عدم ممتنع نہیں ہے - کچھ امتیاز نہیں کرتے بلکہ آپ معلول قدیم زمانی مجرد روحانی اور حادث زمانی مرکب جسمانی کے وجود کو مساوی یعنی دونوں کو واجب الوجود فرماتے ہیں اور منطقی اصول کو جہل پر مبنی بتلاتے

بتلاتے ہیں اس سے ظاہر ہوگا کہ آپ منطق فہم کو خوب کام میں لاتے ہیں اور فضیلت کی پگڑی کی حفاظت کرتے ہیں (خوب تہذیب ہے۔ ایڈیٹر)

ناظرین آخر میں مولوی صاحب لکھتے ہیں قولہ۔ کہ میں آپکے چیلنج کو خارج از بحث جان کر جواب دونگا۔ **اقول**۔ کیا خوب انشاء اللہ ناظرین اہل علم عقل پر منکشف ہو جائیگا۔ کہ جب واحد بالذات واحد حقیقی سے مرتبہ واحد میں ایک ہی معلول صادر ہو سکتا ہو۔ اور علت و معلول کا متغائر الوجود ہونا ضروری ہے اور عدم تخلف معلول علت تامہ سے ضروری ہے تو دونوں کا لازمی علت اور معلول کا واجب الوجود ہونا امر حق ہے۔ اس سے واضح ہے۔ کہ مسیح ابن اللہ و روح القدس جو واجب بالذات کے معلول ہیں باعتبار معلولیت کے ممکن خاص ذاتی اور باعتبار عدم علت و معلول کے ایسا واجب الوجود ہونا جنکی ذات پر عدم ممتنع ہے۔ نتیجہ یہ ہے پس مسیح ابن اللہ کا مختلف اعتبارات پر ممکن الوجود اور واجب الوجود ہونا موقوف ہے۔ لہٰذا مقام تعجب ہے۔ کہ مولوی صاحب موقوف اور موقوف علیہ کا امتیاز نہیں کرتے اور مبادی مبحث کو خارج از بحث جانتے ہیں غرضکہ دین عیسوی جو ماسوا واجب بالذات کے مسیح ابن اللہ کو واجب الوجود مانتا ہے بمقابلہ دین محمدی کے جو ماسوائے واجب بالذات کو حادث زمانی مانتا ہے حق ہے اور چونکہ مولوی فاضل ثناء اللہ صاحب نے مسیح ابن اللہ کے وجود کو مثل وجود واجب بالذات کے واجب الوجود تسلیم کر کے خدا مانتے ہیں اور نہ اس چیلنج کے جن پر مسیح ابن اللہ کا واجب الوجود ہونا موقوف ہے تردید فرماتے ہیں اور نہ کوئی معقول عذر جو قابل لحاظ ہو پیش کرتے ہیں لہٰذا ایسے انکار محض کو لاعلاج سمجھکر مباحثہ کو ختم کرتا ہوں۔ دعا یہ ہو۔ کہ خدا تعالیٰ میرا اور مولوی صاحب کا خاتمہ اپنے دین حق پر کرے۔ آمین۔ زیادہ سلام*

راقم خادم پادری جوالا سنگھ بریلوی

جواب:۔ بغرض آسانی ناظرین کے میں نے فقروں پر نمبر لگا دئیے ہیں اب میں بتلاتا ہوں کہ کس طرح پادری صاحب نے مذہب عیسوی کا ابطال کیا ہے۔ نمبر ۱ اور نمبر ۲ میں پادری صاحب کا صاف اقرار ہے کہ **واجب بالذات** صرف ایک ذات باری تعالیٰ شانہ ہے اور کوئی نہیں۔ پھر نمبر ۲ سادر ۳ میں پادری صاحب نے کھلے لفظوں میں مسیح اور روح القدس سے وجوب ذاتی کی نفی زبانی ہے جس کا نتیجہ صاف یہ ہو کہ مسیح اور روح القدس چونکہ واجب بالذات نہیں۔ اس لئے وہ خدا بھی نہیں۔ چنانچہ قرآن شریف نے بھی یہی فرمایا ہے

مگر پادری صاحب باوجود تسلیم کرنے ان دو مقدمات جن کا صریح نتیجہ مسیح سے الوہیت کا سلب ہے۔ الٹے تسلیم رائی کرتے ہوئے نقرہ نمبر ۵ میں نیا ہی راگ الاپتے ہیں کہ تینوں کو خدا جاننا خلاف عقل و علم نہیں۔ چہ خوش ؎

من چہ میگویم و طنبورہ من چہ میگوید

آپکے مقدمات کیا کہتے ہیں اور آپ کیا فرماتے ہیں اب میں ناظرین کی مزید آسانی کے لئے پادری صاحب کے مسلمہ مقدمات یہاں لکھتا ہوں:۔

(۱) واجب بالذات صرف ایک ہے*

(۲) مسیح اور روح القدس واجب بالذات نہیں*

(نتیجہ کیا ہوا؟) یہ کہ مسیح اور روح القدس خدا نہیں کیونکہ خدا ہوتے۔ تو واجب بالذات ہوتے جب وہ واجب بالذات نہیں تو خدا بھی نہیں۔ نہ معلوم پادری صاحب نے منطقی الفاظ ہی پڑھے ہیں یا ان کے معانی اور مطالب بھی ان کو غرض ہے "اس برتے پر تتا پانی" آپ مجھے مخول کرتے ہیں کہ مولوی صاحب فضیلت کی پگڑی کی حفاظت کرتے ہیں۔ ہاں جناب میں نے تو پگڑی کی حفاظت کرلی ہے۔ اب آپ سے گذارش ہو کہ میدان مناظرہ میں ذرا سنبھل کر آئیگا

قدم رکھنا سنبھل کر میکدہ میں پادری صاحب

یہاں پگڑی اچھلتی ہے اسے میخانہ کہتے ہیں

پھر لطف یہ ہو کہ آپ یا تو خود مغالطہ کھاتے ہیں یا مغالطہ دیتے ہیں کہ علت اور معلول اول پر واجب الوجود کا لفظ بولتے جاتے ہیں مگر یہ تشریح نہیں کرتے کہ کس قسم کا وجوب ہے۔ حالانکہ ان ایک کا وجوب بالذات ہو۔ دوسرے کا وجوب بالغیر۔ چنانچہ آپ خود ہی فقرہ نمبر اول اور دوم میں اسی بات کو تسلیم کرتے ہیں جب دو نوع کا وجوب دو نوع سے ہے۔ تو پھر لفظ مشترک کا استعمال کرنا خود مغالطہ خوردن یا مغالطہ دہی نہیں تو کیا ہے*

رہا آپ کا مجھ پر افسوس کرنا کہ میں نے معلول اول اور عام معلولات حادثات زمانیہ میں فرق نہیں کیا۔ یہ آپ کی مہربانی کا تقاضا ہے ورنہ آپ اگر میرے مدعا پر غور کرتے تو آپ یہ افسوس کبھی منہ پر نہ لاتے۔ جناب من میرا مدعا صرف یہ تھا کہ آپکو منطقی قاعدہ سے سمجھا دوں کہ آپ جو معلول کو بار بار واجب۔ واجب بول رہے ہیں۔ یہ آپکی غلطی ہے جب یہ عام اصول ہے۔ الشئی مالم یجب لم یوجد۔ یعنی کوئی شئے تو واجب بالغیر ہوئے بغیر وجود پذیر نہیں ہو سکتی۔ یہ تو حکم سب معلولات کا ہے۔ اس میں کسی خاص معلول کی تمیز کیا ہے*

*پادری صاحب کے خط میں اسی طرح ہے

ahmadimuslim.de

بہرحال مجھے خوشی ہے کہ میری تحریر اور تقریر سے ایک بڑا منطقی یا منطق کا مدعی ایسا حواس باختہ ہوا ہو کہ بجائے تائید کرنے کے اپنے مذہب کی صاف صاف لفظوں میں تردید کرتا ہے یا خدا اُس سے کراتا ہے فللہ الحمد ؎

شکر لله که میان من و تو صلح فتاد
حوریان رقص کنان ساغر شکرانہ زدند

پس میں آپکو اور ناظرین کو اس فیصلہ کی مبارکباد کہتا ہوں ؎

کون کہتا تھا کہ ہم تم میں جدائی ہوگی
یہ اوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

آپکا باوفا ابوالوفا ۔ امرتسر

کیا اڈیٹر اخبار اہل فقہ رافضی ہے؟

جب اڈیٹر اہل فقہ نے بخاری شریف کی تردید شروع کی تھی ۔ تو ہمیں سخت تعجب گذرا تھا کہ یہ کیسا سنی ہو۔ جو (بقول حسن میاں پھلواروی) تمام اہلسنت سلف وخلف کا مخالف ہے اس تعجب کر ساتھ ہی ساتھ ہمارا خیال اس پہلو پر گیا کہ یا تو اڈیٹر صاحب شیعہ ہیں اور یہ اخبار اہل فقہ تقیہ کا جال ہے ۔ اور یا نیچری ہیں اور یا ایسی نیچریت کی چال ہے مگر نیچری ہونیکا خیال صرف ان کی روش سے پیدا ہوا ۔ ورنہ اڈیٹر صاحب موصوف متقی (تقیہ باز) شیعی ہیں +

کیونکہ مولانا حسن خلف مولوی سلیمان صاحب حنفی پھلواروی صاف صاف تحریر فرما چکے کہ بخاری شریف کی عدم صحت کا قائل کوئی افراد اہل سنت میں سے نہیں ہے

اب ہم مولانا حسن صاحب سے پوچھتے ہیں کہ اب آپ ایمان سے فرمائیں ۔ کیا اڈیٹر اہل فقہ جو صحت بخاری کا قائل نہیں اہل سنت میں ہے یا نہیں ہے؟

اور یہ بھی تحریر فرما دیں کہ آپ کی وہ تحریر جو بعنوان اصح الکتب بعد کتاب الباری صحیح البخاری اخبار اہل حدیث میں شائع ہوئی تھی صحیح سمجھی جاوے یا غلط؟ اور یہ بھی ارشاد ہو کہ اڈیٹر اہل فقہ کی طرح میرزا حیرت صاحب دہلوی انکار شہادت امام حسین رضہ کرتے ہوئے التحبیر علی البخاری کا ہیڈنگ قائم کریں تو جواب ہوگا یا نہ ہوگا؟

ان تین سوالوں کا جواب مولانا حسن صاحب پھلواروی کے ذمہ ہے ہم امید کرتے ہیں اور قوی امید ہو کہ مولانا حسن صاحب ان سوالوں سے اعراض اور چشم پوشی نہ فرماوینگے بلکہ معقول جواب دینگے (خواہ بذریعہ اہلحدیث یا بذریعہ اہل فقہ)

اب ہم اصل مطلب پر آتے ہیں اور نیچے اس عنوان کا کہ "کیا اڈیٹر اہل فقہ رافضی ہے" ۔ اور مزید ثبوت دیتے ہیں :-

پیارے ناظرین! اخبار اہل فقہ نے علماء حنفیہ سخت متنفر ہیں اور سوائے گورنمنٹ پنجاب کے اور کسی ہند بجز حنفی نے اُسے پسند نہیں کیا بلکہ عام طور پر حنفی دنیا میں اس خیال کو ترقی اور شہرت ہوتی جاتی ہے ۔ کہ اہل فقہ کا اڈیٹر شیعی ہے +

جناب مولوی محمد عبد الشکور صاحب مدیر النجم لکھنؤ نے ذی الحجہ کے پرچہ میں بعنوان انجمن الارشاد دیوبند مولوی احمد اللہ صاحب بہردولی کی ایک تحریر درج کی ہو جس میں یہ چھپتے ہوئے فقرہ اڈیٹر اہل فقہ کو شیعی ہونیکا سرٹیفکیٹ دیتے ہیں +

"شرک وبدعت اس قدر ترقی پر ہے ۔ کہ اخبار اہل فقہ امرتسر جو بادی النظر میں حمایت فقہ و اہل رضا میں جاری ہوا تھا ۔ شرک وبدعت کی اشاعت میں کوشاں اور تردید صحیح بخاری میں تنقید بخاری مندرجہ اصلاح کا ہمزبان ہے ۔ النجم ذی الحجہ لیجئے صاحب انصاف فیصلہ ہو گیا کہ اصلاح جملہ شیعوں کا ارگن ہے آپ اس کے ہمزبان ہمخیال ہم عقیدہ ہم مذہب ۔ پھر سچ کہیگا کہ آپ شیعہ ہوئے یا نہیں علمائے لکھنؤ و پھلواری و بہردولی و دیوبند آپ کو کیا سرٹیفکیٹ دے رہے ہیں ۔ اور ہمارے عنوان کہ "اڈیٹر اہل فقہ رافضی ہے" کی کس حسن وخوبی سے تصدیق ہو رہی ہے ۔ راقم محمد عباس ضلع فیض آباد +

کھلی چٹھی

جناب اڈیٹر صاحب اخبار اہل حدیث دام اقبالکم ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ جناب کی خدمت میں پہلے عاجز کی درخواست کی جاتی ہے بعد ازاں یہ عرض ہے کہ جناب کا معزز اخبار اہلحدیث علاوہ ہمارے اہل حدیث کے زیادہ تر اعلی تعلیم یافتہ جماعت کی نظروں سے گذرتا ہو اور اس لحاظ سے کہ اس میں چکڑالوی ۔ قادیانی ۔ آریہ اور گاہے گاہے شیعہ کا رد ہوتا ہو اکثر ان برادران احناف کی نظر سے گذرتا ہے ۔ جو بے تعصب اور سمجھدار ہیں جنہیں تہذیب عقل اور متانت کا مادہ اللہ تعالیٰ نے دیا ہو ایسے لوگ اکو اجتہاد و تقلید کی بحث سے محظوظ ہوتے ہیں ۔ آپ کا اس بحث میں سطحی کی ناگوار طبع بات نہیں ہوتی ۔ سو بعد ادب گذارش ہے ۔ کہ جناب اپنے قابل قدر قیمتی صفحوں کو ایسی تحریروں سے جنہیں کام کی بات نہیں ہوتی اور جنکا ماحصل بجز تو تو میں میں کچھ نہیں ۔ (جیسے میاں محمود صاحب تو ٹر ہو وغیرہ) بہتر ہے ایسی تحریروں سے

+ یہ مضمون دوسرے صفحہ پر ہے (اڈیٹر)

معاف فرماویں اور برادران احناف کے مقابلہ میں جو کچھ تحریر فرماویں آپ اپنے قلم گوہر بار سے ارقام فرماویں۔ اور اخبار اہل فقہ کو ترکی بہ ترکی جواب کیطرف توجہ نہ فرماویں۔ اخبار اہل فقہ کا مقصود نہ اظہار حق ہو نہ اسلامی دنیا کے سامنے کام کی بات پیش کرنا۔ بلکہ و الغوا فیہ لعلکم تغلبون ہے جب عمر کریم الجنہ جیسے ذی علم لوگ "جنکو جمع کے معنی تک کا پتہ نہیں" اسکی اعلی نامہ نگار ہیں تو اخبار اہل فقہ کا بہلا پوچھنا۔ ہاں ان کے خدشات کے جواب سادہ اور پر مغز الفاظ میں دیکر واعرض عن الجاہلین پر عمل فرماویں اور انکے اوباشانہ فالی جملوں کے جواب سے خاموشی اختیار فرمالیجئے جیسا کہ خاص جناب کی تحریر کی روش برابر چلی جا رہی ہے۔ اور یہی مطابق سیرت رسول اللہ صلعم ہے وما انتقم رسول اللہ صلعم لنفسہ الا ان تنتہک حرمۃ اللہ فینتقم للہ بہا۔ بعض بعض نامہ نگار جنکی نگاہ بہ پہلو پر نہیں اخبار اہل فقہ دیکھکر بھڑک اٹھتے ہیں۔ ان کی تحریروں کو درج اخبار ہونے سے اخبار کی متانت وا عزاز پر حرف آتا ہے۔ اور اہل اسلام خواہ برادران اہلحدیث ہوں یا احناف کسی کو اس سے نفع نہیں کیا آنجناب اخبار اہل فقہ کی روش پسند فرماتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ پھر آپ کیوں اس کی جہالت کی طرف توجہ فرماتے ہیں۔ کیا جو الفاظ جناب کیلئے وہ لکھینگے آپ ان الفاظ کو ان کے لئے بھی لکھیں گے ہرگز نہیں کیا گر نیدن سگ کا جواب گزیدن ہے۔ نہیں نہیں سگ بلقمہ دوختہ بہ سا اہل فقہ اخبار کے ترکی بہ ترکی جواب کے لئے جناب کو لکھنؤ کی سرائے والیوں میں رہ کر اس گروہ سے تعلیم حاصل کرنا پڑیگا۔ جو دنیا میں ضرب المثل ہے آخر شیعی پرچے اسی وجہ سے بے وقعت اور بدنام ہیں یا دوسری وجہ سوء ذوق بھی سمجھ لیجئے جو اصلاح شیعی نے اخبار اہل فقہ کی مدحت سرائی کی ہے اور ریویو لکھتے ہوئے بہت کچھ توصیف کی ہے اسی سے برادر سگ شغالی کا ثبوت ہوتا ہے۔

الراقم عبد السلام مبارکپوری عبد الہادی دہلوی

ایڈیٹر:- میں آپکے مشورہ پر عمل کرونگا۔ مگر آپ نے خود بھی تو کوسنے میں کمی نہیں کی

ندوۃ العلماء کا جلسہ

ندوہ کے طلباء کی دستاربندی کا جلسہ یکم۔ دوم مارچ کو تھا۔ یکم کو جب میں محمد علی دانا پور کے جلسہ پر جا رہا تھا۔ تو لکھنؤ کے اسٹیشن پر ندوہ کی والنٹیروں نے مجھے مجبور کیا۔ کہ آج ندوہ کے جلسہ میں شریک ہو جئے۔ میں نے یہ سمجھکر کہ جمعہ کی نماز بھی ملجائیگی۔ اتر پڑا۔ یکم کو ۱۲ بجے سے ۲ بجے تک جلسہ تھا۔ جناب مولانا مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری صدر جلسہ بنائے گئے تقریر ایک میری اور ایک جناب مولوی شبلی صاحب کی ہوئی۔ نواب صاحب بہاولپور کے انتقال پر افسوس ظاہر کر کے ان کے لئے دعاء مغفرت کی گئی۔ میری تقریر کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ اسلام میں علماء کا وجود ایسا ہی ضروری ہے جیسا سلطنت کے لئے فوج کا۔ مولوی شبلی صاحب کی تقریر دار العلوم ندوہ کی ضرورت پر تھی دوسرے روز چونکہ میں شریک نہ تھا۔ اس لئے معلوم نہیں کیا ہوا۔

خیر یہ تو ایک معمولی بات ہے۔ خاص قابل ذکر بات یہ ہے کہ ندوہ میں جس بات کی کمی ابتدا سے محسوس ہوئی تھی۔ نہایت افسوس سے دیکھا گیا کہ بدستور آجتک بھی وہی کمی ہے یعنی اشتمالی روح ندوہ میں نہیں۔ دار العلوم کی زمین بیشک بہت بڑی وسیع ہے۔ مگر اس کی کثرت عمارت ایسی غیر موزوں کی گئی ہے۔ کہ نہ تو تعلیمی قواعد کا لحاظ ہے نہ حفظان صحت کا۔ درسگاہوں میں قریب قریب ہی مدرس تعلیم دیتے ہیں۔ جن کی آوازیں آپس میں خوب ٹکراکر دماغوں میں پریشانی کا موجب ہوتی ہونگی۔ حالانکہ جگہ کافی سے زیادہ ہو۔ شمال مغرب کیطرف ایک دالان اگر بنا لیا جاتا تو یہ تکلیف بالکل رفع ہو جاتی۔ بورڈنگ ہاؤس میں جسکا نام کالجی ہاؤس رکھنا بہت ہی موزوں ہوگا۔ دو دو تین تین طلباء ایک ایک حجرہ (کمرہ) میں رہتے ہیں مگر ان کی بناوٹ ایسی ہو کہ صرف سامنے سے ایک دروازہ ہو اور بس اگر وہ دروازہ بند کیا جائے تو کہیں سے روشنی آسکتی ہو نہ ہوا۔ کیا اچھا عمدہ تعلیم اور کیا اچھا عمدہ حفظان صحت ہوا کا درآمد برآمد ہونا یہ جیسا ضروری ہے کسی سے مخفی نہیں سننے دریافت کیا کہ یہ عمارت جدید ہے یا قدیم تو جواب ملا کہ ندوہ ہی نے بنوائی ہے۔ پھر دریافت کیا کہ ان حجروں کے پس پشت کس کے مکان ہیں جواب ملا کہ زراعت ہو تو یہ دو طرفہ جواب سنکر مجھکو سخت رنج ہوا کہ ابھی ہمارے علماء کی جماعت میں یہ بد انتظامی اور نا تجربہ کاری کا سیاہ دھبہ کب دور ہوگا۔

ایک ادنی عقل کا آدمی بھی ان حجرات (بورڈنگ ہوس) کو دیکھکر کہیگا کہ واقعی جس صاحب نے اس عمارت کا نقشہ بنایا ہو۔ وہ اصول انجنیری میں اول نمبر پاس شدہ ہوگا۔ حالانکہ معمولی بات تھی کہ دروازہ کے دائیں بائیں دو کھڑکیاں لگائی جاتیں ان دونوں کھڑکیوں کے سامنے کی دیوار میں بھی جسکو پیچھے محض عمارت ہی چھوٹی چھوٹی دو کھڑکیاں ہوتی۔ جنمیں بجنس لوہے کا پنجرہ لگا دیا جاتا جس سے ہوا کی درآمد برآمد بھی رہتی اور روشنی بھی۔ گرمیوں میں طلباء دروازہ بند کر کے لیٹ رہتے تو نہ کسی چیز کے کھوئے جانے کا خطرہ رہتا نہ ہوا کی کمی سے دم حبس

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س نمبر ۱۴۴: ایک عورت خواندہ اہلحدیث ہے اپنے شوہر سے بوجہ کم منظری وجہالت پنے وغیرہ سے ہمیشہ بیزار رہا کرتی ہے اور خلع چاہتی ہے لیکن شوہر کسی طرح طلاق دینے پر نہیں راضی ہوتا ہے۔ اب عورت مذکورہ کے بارے میں شرع شریف کیا حکم دیتی ہے بادلیل جواب ارشاد ہو۔

ج نمبر ۱۴۴: حدیث شریف میں ایسا ہی ایک قصہ آیا ہے کہ ایک عورت نے اپنے خاوند سے ناپسندیدگی ظاہر کی تو حسب الحکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کا خلع کرایا گیا۔ لیکن خاوند کو چاہئے کہ اس بیچاری پر رحم کرکے خلع منظور کرلے جب تک خاوند منظور نہ کرے۔ میری ناقص علم میں کوئی صورت نہیں۔

س نمبر ۱۴۵: ایک شخص کاشتکار کے پاس دس مزدور خاص ہیں یعنی پیشگی روپیہ لئے ہوئے ہے۔ اور مزدوران بوجہ تکالیف خرچ ہونے کے وابستگان اپنے آقا سے قرض روپیہ خواہ غلہ طلب کرتے ہیں۔ اور شخص مذکور کے پاس قدر استطاعت نہیں کہ اپنے پاس سے قرض دیوے۔ اب شخص مذکور دوسرے شخص قوم ہندو وغیرہ سے قرض سودی اپنے مزدوران کو دلا دینا جائز ہے یا نہیں اور سوائے قرض سودی کے دوسرا کوئی سبیل مد نظر نہیں۔ امید کہ مدلل جواب قرآن وحدیث سے مرحمت ہو۔ (خاکسار شیخ عبد الصمد خریدار)

ج نمبر ۱۴۵: سود کا لینا اور دینا کسی طرح جائز نہیں۔

س نمبر ۱۴۶: کعبۃ اللہ میں جو اب چار مصلی قائم ہیں یہ کب سے جاری ہوئے۔

س نمبر ۱۴۷: سینہ پر ہاتھ باندھنا اور زیر ناف ہاتھ باندھنا کس حدیث سے ثابت ہے۔

س نمبر ۱۴۸: بم پولیس کا ٹھیکہ لینا کیسا ہے جائز یا ناجائز؟

س نمبر ۱۴۹: مٹی کا برتن یا چینی کا برتن اس میں ہر ایک قوم کھاتا ہو اس برتن کو دھو کر مسلمان اس میں کھا سکتا ہے یا نہیں؟

س نمبر ۱۵۰: اگر کسی بکری یا مرغی کا سر وقت ذبح کے بسبب کارد تیزی کے جدا ہو جائے تو اب اس کا کھانا کیسا ہے۔

س نمبر ۱۵۱: اور خرگوش کا کھانا حلال ہے یا حرام یا مکروہ؟

ج نمبر ۱۴۶: اُستاد الہند حضرت شاہ ولی اللہ مرحوم دہلوی نے لکھا ہے۔ کہ چوتھی صدی میں مذاہب کی پابندی ہوئی تھی پس جب ہی سے چار مصلے بنے ہیں۔ کوئی شرعی امر نہیں

ج نمبر ۱۴۷: سینہ پر ہاتھ باندھنے کی حدیث صحیح ابن خزیمہ میں ہے اور زیر ناف باندھنے والی حدیث صحیح نہیں (دیکھو زیلعی)

ج نمبر ۱۴۸: بم پولیس کا ٹھیکہ اگر اجرت کا ہے یعنی اس بات کا ہے کہ یہاں سے وہاں تک اٹھانے کی یہ اجرت ہوگی تو یہ جائز ہے اور اگر اسکی فروخت کا ٹھیکہ ہے تو منع ہے۔ کیونکہ پاخانہ حرام ہے۔ اور حرام چیز کی فروخت منع ہے۔

ج نمبر ۱۴۹: ہر ایک قسم کا برتن دھو کر کھا سکتا ہے۔ کیونکہ ہر ایک ناپاک برتن دھونے سے پاک ہو جاتا ہے۔

ج نمبر ۱۵۰: سر جدا ہو جانے سے جانور حرام نہیں ہوتا۔

ج نمبر ۱۵۱: خرگوش حلال ہے حرام کہنے کی کوئی وجہ شرعی نہیں۔

س نمبر ۱۵۲: ایک شخص کی تین بیبیاں ہیں سو مر گیا ایک بی بی کی ایک لڑکی ہے۔ اور ایک بی بی کے دو لڑکے۔ اور ایک بی بی کے تین لڑکی ہیں۔

ج نمبر ۱۵۲: ترکہ جمیع تہ اس طرح تقسیم ہوگا۔ مثلاً حصہ ۱۹۲

۳ بیبیاں — ۴ لڑکیاں — ۲ لڑکے

۲۴ (۸-۸-۸) — ۸۴ (۲۱-۲۱-۲۱-۲۱) — ۸۴ (۴۲-۴۲)

یعنی ایکسو بانوے حصوں میں سے ۲۴ حصے تینوں بیویوں کو یعنی آٹھ آٹھ ہر بیوی کا اور اکیس اکیس لڑکیوں کے اور بیالیس بیالیس لڑکوں کو۔

س نمبر ۱۵۳: تیمم کی کیا نیت ہے؟

س نمبر ۱۵۴: بیماری میں ۳-۴ وقتوں کی نمازوں کو جمع کرکے پڑھنا درست ہے یا نہیں اور فوت شدہ نمازوں کو مع سنتوں وتروں کے پڑھے یا صرف فرض ہی پڑھ لے مثلاً ظہر، عصر، مغرب، عشاء، فوت ہوگئیں اور صبح کی نماز کے ہمراہ ان فوت شدہ نمازوں کو پڑھے تو صرف فرض ہی پڑھا ہو یا سنت وغیرہ بھی پڑھے۔

س نمبر ۱۵۵: تیمم کے واسطے مٹی پر ایک دفعہ ہاتھ مارنا چاہئے یا دو دفعہ یعنی ایک دفعہ ہاتھ مار کر منہ اور ہاتھوں پر پھیرے یا علیحدہ علیحدہ؟

س نمبر ۱۵۶: تیمم میں ہاتھ کا پہنچوں تک مسح کرے یا کہنیوں تک اور ایک دفعہ یا تین دفعہ اسی طرح منہ کا ایک دفعہ یا تین دفعہ اسی طرح منہ کا ایک دفعہ یا تین دفعہ۔

س نمبر ۱۵۷: جمعہ کو فرضوں سے پہلے کتنی سنتیں پڑھے اور دو

دو رکعت نماز پڑھے یا چار - چاہے اور واجب فرضوں سے کتنی؟

س نمبر ۱۵۸ :- جماعت کھڑی ہو گئی امام الحمد شریف پڑھ چکا اور قرأت پڑھنے لگا - مقتدی قرأت میں آ کر جماعت کے ساتھ شامل ہوا - تو اس وقت اللہ اکبر کہکر صرف الحمد شریف پڑھے - یا دعا (اللہم باعد بینی الخ) (یا سبحانک اللہم الخ) بھی پڑھے؟

س نمبر ۱۵۹ :- امام رکوع میں چلا گیا - اسوقت کوئی شخص آ کر جماعت میں شامل ہو - تو اسکو بھی رکوع میں شامل ہو جانا چاہئے یا نہیں - مگر رکوع میں ملنے سے الحمد شریف رہ جاویگی تو اس کی یہ رکعت ہو جاویگی یا نہیں؟

س نمبر ۱۶۰ :- دو رکعت یا چار رکعت سنت کی نیت باندھی اور نصف یا ایک یا دو رکعت پڑھ چکا اسی اثنا میں جماعت کھڑی ہو گئی - تو ان رکعتوں کو پورا کرے یا نیت توڑ کر جماعت میں شامل ہو جاوے اور اگر دو رکعت پڑھ چکا - اور اس میں جماعت نہ کھڑی ہوئی تو سلام پھیر دے - یا اور ڈھائی یعنی چار کرے - تو کچھ ہرج تو نہیں؟ +

س نمبر ۱۶۱ :- عشاء کے وقت فرضوں سے پہلے سوا دو رکعت تحیۃ الوضو کے اور سنت بھی ہیں اور کتنی ہیں؟

ج نمبر ۱۵۳ :- تیمم کی نیت بس یہی کہ دل میں سمجھے کہ میں نماز یا قرآن وغیرہ کے لئے بحکم شرع شریف تیمم کرتا ہوں اور زبانی کسی لفظ کو کہنے کی حاجت نہیں -

ج نمبر ۱۵۴ :- اگر وقت پر پڑھنے کی قوت نہیں رکھتا تو جمع کر کے پڑھ سکتا ہے - جمع میں صرف فرض کافی ہیں سنتیں پڑھے تو نفل کا ثواب ہے -

ج نمبر ۱۵۵ :- اس میں علماء کا اختلاف ہے - بموجب صحیح حدیث ایک دفعہ ہاتھ ملنا کافی ہے -

ج نمبر ۱۵۶ :- اس میں بھی علماء کا اختلاف ہے - مگر صحیح حدیث کے مطابق پہنچوں تک کافی ہے - ایک ہی دفعہ -

ج نمبر ۱۵۷ :- جمعہ کے فرضوں سے پہلے سنتیں نہیں ہیں لہذا نوافل جو چاہے پڑھے -

ج نمبر ۱۵۸ :- سورہ فاتحہ کا پڑھنا تو حدیثوں میں آیا ہے اس لئے وہی پڑھو - اور دعا کا اس موقعہ پر نہیں آیا +

ج نمبر ۱۵۹ :- حدیث شریف میں آیا ہے - امام جہاں ہو اس کے ساتھ مل جاؤ - خواہ رکعت پوری ملے یا نہ ملے - اس لئے رکوع میں ہو یا سجود میں سب جگہ مل جاؤ لیکن الحمد کے بغیر رکعت محسوب نہ کرو +

ج نمبر ۱۶۰ :- حدیث شریف میں آیا ہے جب فرضوں کی تکبیر ہو جاوے تو کوئی نماز جائز نہیں ہوتی - لیکن یہ حکم اس شخص کے حق میں ہے جس نے فرض پڑھنے ہوں - پس سنتیں نوافل خود ہی ٹوٹ جائینگے اس لئے جماعت میں شریک ہو جاوو - دو رکعت کی نیت کی ہو تو ان میں سلام پھیر کر اور شروع کرو - اور اگر اہی پر اور دو کی بنا کرے تو بھی جائز ہے +

ج نمبر ۱۶۱ :- عشاء کی نماز میں فرضوں سے پہلے سنت موکدہ نہیں ہیں نوافل ہیں +

غریب فنڈ

میں میاں عنایت اللہ صاحب آہنگر از مقام جیور ضلع بلندشہر ۱۶ روانہ کی ہمراہ رحمت فرمائے ہیں +

سابق - عمر میزان ۵۱ (کل ۵۷

درخواست

میاں عنایت اللہ صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ مولوی عبدالحکیم ساکن جیور محلہ رنگریزاں ضلع بلندشہر غریب آدمی ہیں ان کے نام پر اخبار جاری کرایا جاوے - پس ناظرین توجہ فرماویں تو کچھ مشکل نہیں

درخواست

میں ایک غریب طالب علم ہوں - اخبار اہلحدیث کا شائق ہوں - پس زیادہ کیا عرض کروں - عبدالقیوم از مراد آباد محلہ طویلہ مطب حکیم ہدایت علی صاحب +

درخواست

مجھ کو تفسیر ثنائی کا بہت شوق ہے - مگر غریب ہوں کوئی صاحب فی سبیل اللہ توجہ فرماویں - عبداللہ امیرالدین از مقام عدالت گڑھ ضلع سیالکوٹ +

اظہار الشہادتین

اشاعۃ الشہید الضرورۃ ام الایجاد یعنی ضرورت ہی سے ایجادیں ہوتی ہیں - مرزا حیرت اڈیٹر کرزن گزٹ دہلی نے امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت سے انکار کیا - تو دو رجنوں کتابیں ثبوت شہادت میں تصنیف ہو گئیں - اس کتاب میں بھی اس بحث کو بہت تفصیل سے مصنف نے لکھا ہے - حضرات حسنین کی مجمل سوانح عمری وغیرہ - غرض ہر پہلو پر بسیط بحث ہے - ایک فصل اس کتاب میں یہ بھی ہے کہ یزید نے امام حسین کے قتل کا حکم دیا تھا - اور آپکے قتل سے خوش ہوا تھا - افسوس ہے کہ مصنف علام نے ایسے ضروری عنوان میں تحقیق اور تفصیل سے کام نہیں لیا

اہل حدیث کا مذہب - مومنین کے مسائل بفرگی زلق کی مل آندی کو بکتے گو ہیں قیمت (دیتہ) مینجر اہل حدیث امرتسر

انتخاب الاخبار

جناب بیگم صاحبہ لوہارو افسوس بروز سہ شنبہ فوت ہو گئیں عمر صرف ۳۱ برس تھی۔

مدراس کی انجمن اسلامیہ کو ایک گمنام مددگار نے ۱۰ ہزار روپیہ کا پرامیسری نوٹ بطور امداد کے ارسال کیا۔

لاہور میں ایک واردات عجیب وقوع میں آئی۔ کمبو گلی میں لالہ بوٹا رام کو طاعون ہو گیا جب وہ قریب المرگ ہوا تو اس کی نوجوان اہلیہ نے پوچھا کہ مجھ کو کس کے سپرد کرو گے۔ لالہ بوٹا رام نے جواب دیا کہ کس کے سپرد کروں۔ اگر خواہش ہے تو تم بھی میرے ساتھ چلو یہ جواب سنکر نوجوان عورت چپ چاپ وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ بغیر کسی پر کچھ راز ظاہر کرنے کے وہ مکان کے اندر ایک کوٹھری میں گھس گئی۔ اور وہاں لٹک کر جان دیدی معلوم ہونے پر دیکھا کہ وہ بھی مر رہی ہے۔ دونوں کی ارتھی اکٹھے لے گئے اور مرگھٹ پر دونوں کو اکٹھے داہ دیا۔ لوگ حیران تھے کہ واقعی ستی کا حق ادا کیا۔

جالندھر اور ہوشیارپور کے درمیان پارسیوں کی ایک اولوالعزم کمپنی مسافروں کی آمد و رفت کے لئے موٹر گاڑی کا سلسلہ جاری کرنیوالی ہے۔

بیگم صاحبہ نواب غلام محبوب سبحانی صاحب مرحوم رئیس اعظم لاہور نے وکٹوریہ گرلز سکول کے قیام کے لئے ایک سو روپیہ چندہ عطا فرمایا۔

ضلع دربھنگہ میں (دستگیری) قحط زدگاں پر ۱۰ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔

کلکتہ میں دو گورے سپاہی آپس میں لڑ پڑے اور ایک مارا گیا۔ (اب گورے اور آپس میں لڑیں؟)

یکم اپریل سنہ ۱۹۰۶ء سے ۹ فروری سنہ ۱۹۰۷ء تک ہندوستان کی ریلوں کو ایک کروڑ ساٹھ لاکھ روپیہ کی آمدنی ہوئی۔ خاص خاص کمپنیوں کی آمدنی یہ ہے۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے سے ۳۶½ لاکھ روپے۔ ایسٹ انڈین ریلوے ۲۹½ لاکھ۔ ایسٹرن بنگال ریلوے سے ۲۶½ لاکھ۔ گریٹ انڈین پینسولا ریلوے کو ۲۶ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔

فقیر سید افتخار الدین اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنجاب حال ممبر کونسل ریاست ٹونک کو حضور والا شہرت سے ملک خدا بخش خاں ٹوانہ مستعفی

کی جگہ کابل میں برٹش ایجنٹ مقرر کیا۔ یہ امیر صاحب کی سیاحت ہند کے دوران میں سر میکموہن کے اسٹاف میں امیر صاحب کے اتاشی تھے۔

طاعونی اموات کل ہندوستان میں اس ہفتہ کے اندر کہ جو ۲۳ فروری گذشتہ کو ختم ہوا۔ ۲۴۲۴۲ ہوئیں۔ ان میں سے پنجاب میں ۱۰۲۸۹ اموات ہوئیں۔

کراچی سے لاہور آتے ہوئے راہ میں ۲۸ ماہ گذشتہ کو امیر صاحب نے ریاست بہاولپور کے علاقہ احمدپور سٹیشن پر پہنچکر نواب صاحب مرحوم بہاولپور کی تعزیت ممبران کونسل ریاست بہاولپور سے کی اور فاتحہ پڑھکر نواب مرحوم کی روح کو ثواب پہنچایا۔ اور نواب صاحب کے خاندان کو تعزیت کا پیغام بھجوایا۔ بہاولپور کے اسٹیشن پر امیر صاحب نے دو گھنٹہ قیام کر کے ریاست کی طرف سے طعام دعوت تناول کیا۔

لاہور سے گذشتہ پیر کی شب کو روانہ ہو کر امیر صاحب راولپنڈی صبح ۸ بجے پہونچے۔ اور وہاں موٹر کار میں بیٹھکر اسلحہ خانہ کا ملاحظہ فرمایا۔ پھر وہاں سے روانہ ہو کر منگل کے روز رات کے نو بجے پشاور میں وارد ہوئے۔ پشاور میں ایک روز قیام کر کے دوسرے روز ۲۸ ماہ حال کو جمعرات کے روز ۸ بجے صبح کے پشاور سے روانہ ہوئے۔ ۳۵ منٹ کے اندر انکا اسپیشل جمرود پہونچ گیا۔ امیر صاحب اور ان کے ہمراہی درہ خیبر سے گذرتے ہوئے ½۱۱ بجے دن کے لنڈی کوتل پہنچے۔ لنڈی کوتل میں امیر صاحب نے قلعہ کا ملاحظہ کیا۔ اور بے تار کی برقی خبر رسانی کے آلات بغور ملاحظہ کئے اور ایک ملازم سے جس کو خاص اسی غرض کے لئے پشاور میں چھوڑ آئے تھے ان آلات کے ذریعہ سے گفتگو کی۔ بعد ازاں انہی آلات کے ذریعہ سے اپنے تمام دوستوں کو ہندوستان میں الوداع کے پیغامات ارسال کئے۔ درہ خیبر میں ہر پچاس گز پر ایک ایک سپاہی موجود تھا۔ ۱۹ رسالہ کے سوار زیر کمانڈ ایک کپتان امیر صاحب کی اردلی میں تھے۔ جمعہ کی نماز ان کی بلی علی مسجد میں ہوئی۔ علی مسجد سے ½۱ بجے بعد دوپہر ایک انفرنٹی ٹٹو پر سوار ہو کر امیر صاحب معہ تمام برٹش اسٹاف اور فوج کی اسکارٹ کو لنڈی خانہ روانہ ہوئے۔ لنڈی خانہ میں پہنچکر امیر صاحب اپنے علاقہ میں داخل ہو گئے۔ انگلش اسٹاف اور انگریزی فوج اور اتاشی وغیرہ سب لنڈی خانہ تک امیر صاحب کو پہنچا کر لنڈی کوتل اسی روز واپس آ گئے۔ (سلامت روی و باز آئی)

مولوی ابو رحمت صاحب کی طاعون سے صحت یابی کی خبر آئی۔ الحمد للہ

ہمارا ارادہ ہے کہ اس مضمون پر ہم کوئی کتاب لکھیں [illegible]

ایک عمل کی تصدیق ہوئی [illegible]

نئی بات! طبی مشہور کتب پہلا موقع!

جو آج تک کبھی نصف قیمت پر نہیں دی گئیں عام کی بہتری کرتے ہوئے صرف ماہ جنوری و فروری ۱۹۰ء کے واسطے نصف قیمت پر فروخت ہونگی یہ پہلا موقع دیا گیا ہے اس کے بعد بدستور اصلی قیمت پر ملینگی۔

نام کتاب	مختصر بیان	اصل قیمت	رعایتی قیمت
کیا ہم لڑکا یا لڑکی اپنی مرضی پر پیدا کر سکتے ہیں؟	اس چھوٹے سے رسالہ میں اس قدر مضمون لکھا ہے کہ کبھی اور رسالہ میں نہیں [illegible] یونانی و ڈاکٹری تحقیقات کو نہایت خوش اسلوبی سے بیان کیا گیا ہے۔ جو اہل خانہ ہیں وہ ضرور اسکو دیکھیں +	۴ر	۲ر
رسالہ حفظ ما تقدم طاعون	یہ رسالہ ہر انسان کو اپنے پاس رکھنا چاہیے اس میں تمام امراض کا حفظ ما تقدم بیان کیا گیا ہے تندرستی قائم رکھنے کے طریقے بتائے گئے ہیں طاعون کو رخصت کرنے کے طریقے لکھے ہیں آج تک کی تمام تحقیقات در بارہ حفظ ما تقدم [illegible] وغیرہ وغیرہ طاعون [illegible] کے واسطے تیر بہدف نسخہ جات بھی لکھے گئے ہیں +	۷ر	۳ر
رسالہ سوزاک	یونانی و ڈاکٹری کی تمام تحقیقات مفصل بیان کی ہے۔ دو سو کے قریب مجرب نسخہ جات لکھے گئے ہیں سوزاک کی مکمل تشریح۔ اسباب علاج جیسا کہ اس کتاب میں لکھا ہے ویسا اور کسی جگہ نہیں ملتا [illegible] +	۸ر	۴ر
رسالہ آتشک	اس میں اس مرض کی مکمل تشریح کی ہے [illegible] یونانی و ڈاکٹری بحث کی گئی ہے [illegible] اقسام اور علامات۔ اسباب تشخیص [illegible] تدبیر علاج وغیرہ کا ذکر ہے۔ دو سو کے قریب مجرب نسخہ جات [illegible] اس سے پہلے ایسی کتاب کا ملنا مشکل تھا۔	۱۲ر	۶ر
رسالہ عشر......	اس مرض کی مکمل تشریح [illegible] کے علاج [illegible] کیا گیا ہے [illegible] روپیہ برباد کر کے بھی [illegible] وہ اس کے [illegible] صحت حاصل کریں۔ اس نامراد مرض سے ۹۹ فیصدی لوگ بیمار ہوتے ہیں [illegible]	[illegible]	۲ر
رسالہ گھر کا حکیم	عام طور پر جو امراض گھروں میں ہوتی ہیں ان سب کے [illegible] آسان آسان مجرب نسخے لکھے گئے ہیں ہر شخص ڈاکٹروں کی فیس سے بچے۔ یہ چھوٹا سا رسالہ ہر گھر میں رہنا چاہیے وقت پر بہت کام دے گا +	۲ر	۱ر
رسالہ کیا ہمیں صحت و درازی عمر کا راز	یہ رسالہ ہر انسان کو دیکھنا چاہیے ہندوستان میں ایسا مفید رسالہ [illegible] نوجوان اور پیر مرد و عورت کو دیکھنا چاہیے تندرستی کی قدر کرتے [illegible] پڑھیں +	[illegible]	[illegible]
رسالہ مجربات حکماء ہند	[illegible] ہندوستان کے لائق حکماء کے مجربات +	[illegible]	۱۰ر
رسالہ ہیضہ	یہ ہیضہ کی مکمل تشریح ہے جو تمام امراض [illegible] اقسام [illegible] چند مجرب نسخے جات	۱ر	[illegible]
دلچسپ طبی مضامین	چھوٹے چھوٹے طبی مفید عام اور نصیحت آمیز مضامین کسی خاص [illegible] متفرق طبی [illegible]	۲ر	۱ر

نوٹ۔ ہر کتاب ہی پہلی منگوانے [illegible] محصول ڈاک [illegible] ہر کتاب [illegible] وی پی [illegible] محصول ڈاک خانہ [illegible] حساب نہیں ہے +

ٹھاکر دت شرما وید مالک دفتر امرت دھارا [illegible] مالک و ایڈیٹر [illegible] اخبار [illegible] لاہور

حسب الارشاد ابو الوفاء مولوی ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل)، مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہی

REGISTRED L. N° 352

اہلحدیث

امرتسر

جلد ۴ نمبر ۲۲

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔
(۳) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عـہ
والیان ریاست سے ؍ ـہ
رؤساء و جاگیرداروں سے ؍ للعہ
عام خریداروں سے ؍ ۱۲
غیر ممالک سے ؍ ۵ شلنگ
؍ ؍ ششماہی ۳ شلنگ
اندر نابالغوں سے ؍ ـہ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہی۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو۔

یوم جمعہ مورخہ ۲۱ صفر المظفر ۱۳۲۵ ہجری المقدس مطابق ۵ اپریل ۱۹۰۷ء

اجتہاد و تقلید

(گذشتہ سے پیوستہ)

۲۲ مارچ کے پرچہ میں ہمنے اس مضمون کو یہانتک پہونچایا تھا کہ علماء اصول نے قرآن و حدیث کے سمجھنے کے لئے الفاظ کی جو تقسیمات کی ہیں اُن میں سے تین کو ختم کیا تھا اور چوتھی تقسیم کے بیان کرنے کا وعدہ کیا تھا جسکا آج ایفا کرتے ہیں۔

شروع مضمون میں ہم نے دعوے کیا تھا کہ علم فقہ یا فقہی مسائل تین قسم پر ہیں ایک تو قرآن و حدیث بطریق دلالات مستنبط۔ دوئم بطریق قیاسات سوئم محض اقوال الرجال۔ جماعت اہلحدیث ان قسموں کے ساتھ جو برتاؤ کرتے ہیں ہمارا دعوے ہی کہ وہی برتاؤ سلف سے خلف تک سب علماء کرتے چلے آئے ہیں۔ جیسا یہ محض بہتان ہی کہ اہلحدیث علم فقہ سے منکر ہیں ایسا ہی یہ بھی صحیح نہیں کہ اہلحدیث کے سوا اور علما دیگر علماء نہ کہ جہلا، سب فقہ کو مانتے ہیں۔ نہیں بلکہ اس میں تفصیل ہے نہ اہلحدیث فقہ کے تمام اقسام سے منکر ہیں نہ دیگر علماء تمام اقسام فقہ کو تسلیم کرتے ہیں غالباً ہماری اس بحث کا موضوع اب اچھا واضح ہوگیا ہوگا۔ اسلئے توقع ہے کہ ہمارا آئندہ مضمون ناظرین کے بخوبی ذہن نشین ہوگا۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ مضمون میں جہاں یہ امر واضح ہو کہ اہلحدیث کل مسائل فقہیہ سے منکر نہیں بلکہ اسی قدر حصے سے منکر ہیں جو قرآن و حدیث سے مستخرج نہو اور محض اقوال الرجال ہو اسی طرح یہ بھی ثابت ہو جائے کہ ہمارے مقلدین بھائیوں کا یہ دعوے کہ تمام فقہ قرآن و حدیث سے نکلی ہے قابل تسلیم نہیں۔ پس ناظرین بغور سنیں۔

فقہ قسم اول یعنی وہ احکام جو قرآن و حدیث سے بطریق دلالات نکالے گئے ان کیلئے علماء اصول نے مندرجہ ذیل تقسیم اور تقریر کی ہے۔ نور الانوار میں ہے۔

والرابع فی معرفۃ وجوہ الوقوف علی المراد الخ التقسیم الرابع فی معرفۃ طرق وقوف المجتہد علی مراد النظم وھو وان کان فی النظم من صفات المجتہد یمکنہ ان یصل الی حال المعنے بواسطتہ الی اللفظ ولذا قیل ان ھذا التقسیم

چوتھی تقسیم مراد متکلم کے سمجھنے سے متعلق ہے اور یہ تقسیم مجتہد کی صفات سے ہے یعنی اُس کے استعمال کرنے کا نام

للمعنی دون اللفظ وھی اربعۃ ایضاً الاستدلال بعبارۃ النص وباشارتہ وبدلالتہ وباقتضائہ لان المستدل ان استدل بالنظم فان کان مسوقاً فھو عبارۃ النص والا فاشارۃ النص وان لم یستدل بالنظم بل بالمعنی فان کان مفھوماً منہ بحسب اللغۃ فھو دلالۃ النص والا فان توقف علیہ صحۃ النظم شرعاً او عقلاً فھو اقتضاء النص

نور الانوار صفحہ ۱۳

اجتہاد بھی اسی طرح چار قسمیں ہیں اول استدلال عبارت النص سے۔ دوئم استدلال اشارت النص سے۔ سوئم استدلال دلالت النص سے۔ چہارم استدلال اقتضاء النص سے

عبارت ہذا کا مطلب سمجھانے کے لئے ہم ایک تمہید بتلاتے ہیں ہر کلام میں ایک مضمون تو اصلی ہوتا ہے جو متکلم کا اصل مطلب ہوا کرتا ہے اور ایک اس کے الفاظ سے ثابت ہوتا ہے مگر متکلم کی اصل غرض اور مقصود وہ نہیں ہوتا لیکن اس سے انکار بھی نہیں ہوتا۔ مثلاً کوئی شخص کسی سے کلام کرتا ہوا یہ کہے کہ میں تمہارے پاس آیا جب تم کھانا کھا رہے تھے" تو اس کلام میں آنے کا ذکر تو مقصود اصل ہے لیکن اس کے کھانے کا ذکر غیر مقصود ہے مگر ثابت اسی کلام سے ہے ایسا کہ اگر کوئی شخص اسی کلام سے استدلال کرکے اس کے کھانے کا ثبوت دے تو متکلم کو انکار نہ ہوگا پس اس کلام سے دو مطالب کا ثبوت ہو سکتا ہے ایک تو متکلم کے آنے کا۔ دوئم مخاطب کے کھانا کھانے کا۔ پہلے کو عبارت النص کہتے ہیں دوسرے کو اشارت النص۔ چنانچہ نور الانوار میں ہے۔ کہ

اما الاستدلال بعبارۃ النص فھو العمل بظاھر ما سیق الکلام لہ وانما الاستدلال باشارۃ النص فھو العمل بما ثبت بنظمہ لغۃ لکنہ غیر مقصود

جس غرض کے لئے کلام کی روانگی ہو۔ یعنی جو مقصود اصل ہو اس سے استدلال کرنا عبارت النص کا استدلال ہے اور جو الفاظ کلام کے ترجمہ سے ثابت ہو مگر مقصود اصلی کلام سے وہ نہ ہو۔ وہ اشارت النص ہے۔

حسامی میں ہے۔ کہ

الاستدلال بعبارۃ النص ما سیق الکلام لہ واریدبہ قصداً والاشارۃ ما ثبت بالنظم مثل الاول الا انہ ما سیق الکلام لہ

ترجمہ اسکا بھی مثل اول کے ہے اسی طرح تمام کتب اصول میں ہے اب ہم اس کی ایک اور مثال دیتے ہیں جو صاحب نور الانوار نے خود دی ہے کما اذا

انسان انساناً بقصد ان ینظر الیہ وبعد ذلک یرے من کان عن یمینہ وشمالہ بموق عینہ من غیر التفات وقصد فالاول بمنزلۃ العبارت والثانی بمنزلۃ الاشارۃ۔ یعنی کوئی انسان جب کسی دوسرے انسان کو دیکھتا ہے تو آنکھ کے گوشہ سے دائیں بائیں بھی اسکو کچھ نہ کچھ نظر آتا ہے مگر اسکا دیکھنا مقصود اصل نہیں ہوتا پس پہلی چیز تو بمنزلہ عبارت کے ہے دوسری بمنزلہ اشارت کے۔

اب تو غالباً ناواقف ناظرین بھی اس مطلب کو بخوبی سمجھ گئے ہونگے کہ ہر ایک کلام میں اس قسم کے مراتب ہوتے ہیں اب سنئے! اس کی شرعی ایک مثال جو صاحب نور الانوار نے دی ہے۔ کقولہ تعالیٰ عَلَی الْمَوْلُوْدِ لَہٗ رِزْقُھُنَّ وَکِسْوَتُھُنَّ۔ اس آیت میں حکم ہے کہ بچوں کی ماؤں کا نان نفقہ باپ کے ذمہ ہے۔ یہ حکم تو عبارت النص سے ثابت ہے مگر اولاد کا باپ کی نسل سے ہونا بھی اشارت النص سے ثابت ہوتا ہے کیونکہ باپ کو مولود لہ کے لفظ سے بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ نور الانوار میں ہے سیق لاثبات النفقۃ وفیہ اشارۃ الی ان النسب الی الآباء یعنی آیت کا سیاق (روانگی) تو نفقہ کے وجوب ثابت کرنے کے لئے ہے اور اس میں اشارہ ہے اس طرف کہ نسب باپ کی ہے۔

صاحب حسامی نے اس کی مثال یہ دی ہے۔

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ وَاَمْوَالِھِمْ الآیۃ سیق الکلام لبیان ایجاب سھمھم من الغنیمۃ وفیہ اشارۃ الی زوال املاکھم الی الکفار یعنی اس آیت میں اصل حکم تو فقراء مہاجرین کو غنیمت کے مال سے حصہ دینے کا ہے مگر اس میں اشارہ ہے کہ ان مہاجرین کے مال جو ان کے اصلی وطنوں میں تھے جنکو چھوڑ کر وہ مدینہ طیبہ میں آئے تھے انکی ملکیت سے نکل کر کفار کی ملک میں چلے گئے۔ اسی لئے تو انکو فقیر کہا گیا۔

اثبات احکام کے لئے عبارت اور اشارت دونوں کا درجہ برابر ہے۔ مگر اصل میں اول اور دوئم کی نسبت ہے۔ اس فرق کا نتیجہ اس صورت میں ظاہر ہوتا ہے جب ان دونوں میں تعارض ہو مثلاً ایک حکم ایسا ہے کہ کسی کلام کی عبارت النص سے ثابت ہوتا ہے مگر کسی دوسرے کلام کی اشارت اس کے خلاف معلوم ہوتی ہے تو ایسی اشارت النص کو عبارت النص کے مقابلہ پر مغلوب اور مرجوح سمجھا جائیگا چنانچہ نور الانوار میں ہے وھما سواء فی ایجاب الحکم الا ان الاول احق عند التعارض

تیسری قسم دلالۃ النص ہے جسکی تعریف نور الانوار کے الفاظ میں یہ ہے کہ

اما الثابت بدلالۃ النص فما ثبت بمعنی النص لغۃً یعنی دلالت النص سے بھی جو حکم ثابت ہوتا ہے وہ نص کے معنے سے لغۃً ثابت ہوتا ہے ۔ مثال اس کی صاحب نورالانوار وغیرہ نے یہ دی کالنھی عن التافیف یوقف بہ علی حرمۃ الضرب یعنی قرآن شریف میں جو والدین کی خدمت کرتے کرتے اُن کے سامنے اُف (ہائے) کہنے سے منع آیا ہے یہ ممانعت تو عبارت النص ہوئی مگر اس سے والدین کو مارنے کی ممانعت بھی جو سمجھی جاتی ہے وہ دلالت النص سے ہے۔ کیونکہ عرف عام میں جب کسی کو ایسا حکم دیا جاتا ہے تو اُس کے یہی معنے ہوتے ہیں کہ اس سے بالاتر بے ادبی بطریق اولیٰ منع ہے مثلاً کوئی طبیب کسی بیمار کو پرہیز بتلا دے کہ تمہارا معدہ کمزور ہے روٹی مت کھانا تو اس کلام سے روٹی کی ممانعت تو عبارت النص ہے لیکن اسی سے جو یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ چنے اور مکئی بھی نہ چبائیو یہ دلالت النص ہے اور عرف عام میں ایسے مواقع پر جیسے عبارت النص پر عمل ہوتا ہے دلالت النص پر بھی برابر ہوتا ہے اسلئے احکام شرعیہ میں بھی اسکا لحاظ ہے مگر دیدہ بجوبھی نہ ٹھہرے پرس دتیسر نمبر) ہے۔

چوتھی قسم :- اس تقسیم کی اقتضاء النص ہے یعنی وہ حکم جو الفاظ میں تو نہیں ہوتا مگر جو حکم الفاظ میں ہے اُسپر عمل کرنا اسپر موقوف ہے چنانچہ نورالانوار میں ہے اما الثابت باقتضاء النص فما لا یعمل النص الا بشرط تقدمہ یعنی اقتضاء النص سے ثابت وہ امر ہے جو نص پر عمل کرنا اُسپر موقوف ہو یعنی جو حکم صریح الفاظ میں آیا ہو اُسپر عمل کرنا اسپر موقوف ہے ۔ اس کی مثال تو صاحب نورالانوار کے الفاظ میں یہ ہے مثالہ الامر بالتکفیر مقتض للملک یعنی اللہ نے جو کفارات میں فرمایا ہے غلام آزاد کرو یہ تو ہے عبارت النص لیکن اس پر عمل کرنا موقوف ہے اسبات پر کہ وہ غلام ہمارے ملک میں ہوں کیونکہ دوسرے کے غلام کو کیسے آزاد کر سکیں۔ پس اس آیت کے معنے یہ ہوئے کہ غلام کو اپنے ملک میں لاؤ پھر آزاد کرو۔ یہ حکم ملک میں لانے کا اقتضاء النص ہے۔ وضاحت کے لئے ایک مثال ہم ہی دیتے ہیں۔ کوئی شخص اپنے ماتحت کو حکم دے۔ کہ ہماری طرف سے دس مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ یا حکم دے کہ رمضان کی افطاری دودھ سے کرا دو۔ تو اس حکم کے یہ معنے ہیں کہ کھانا اور دودھ خریدو اور مسکینوں کو کھلاؤ اور روزہ داروں کے روزے افطار کراؤ۔

یہ حکم جو ثابت ہوا کہ کھانا اور دودھ خریدو۔ یہ الفاظ تو نہیں ہیں مگر عرف عام میں ہر ایک سننے والا اس کلام کے معنے سمجھتا ہے۔

یہی طریق قرآن و حدیث میں برتا جاتا ہے کہ کبھی تو احکام عبارت النص سے بتلائے جاتے ہیں کبھی اشارت سے۔ کبھی دلالت سے۔ کبھی اقتضاء کے اسی برتاؤ کے سمجھانے کو فقہا اور علماء اصول نے قواعد مرتب کئے ہیں جنکا نام ہے **اصول فقہ** ایسے احکام کا نام ہم نے اپنی اصطلاح میں فقہ قسم اوّل رکھا ہے۔

نتیجہ } اس تمام بحث اور تفصیل کا یہ ہے کہ اہلحدیث کی جماعت اس قسم کی فقہ سے نہ تو انکاری ہے نہ انکو اس انکار کی ضرورت ہے۔ ایسے احکام فقہیہ سے انکار کرنا مجنونوں کا کام ہے اور اہلحدیث کو ان سے منکر ٹھیرانا مخبوط الحواس یا بے سمجھوں کا۔ ہاں افسوس یہ ہے کہ ہمارے بھائی ایسی کتابیں پڑھنے میں وقت تو بہت لگاتے ہیں اسی سبب سے جماعت اہلحدیث کو بے علم اور جاہل اور قُلْ اَعُوذُ یئے کہتے ہیں مگر افسوس صد افسوس ہے کہ انکو ان کتابوں کے الفاظ ہی سے کچھ دلبستگی ہے معنے سے تعلق نہیں۔ نہ ان قواعد کو وہ استعمال کرتے ہیں نہ ان کو استعمال کرنا جائز جانتے ہیں اسی بناء پر کہتے ہیں کہ اجتہاد کا دروازہ بند ہو چکا ہے بھی آجکل کون مجتہد ہو سکتا ہے ۔ وہ زمانہ گیا۔ جبکہ فلاں۔ فلاں امام بھی مجتہد مطلق نہ ہوئے تو پھر کسی کی کیا مجال ہے؟ کیسی طفلانہ باتیں ہیں نہیں معلوم درجہ اجتہاد ان حضرات کے نزدیک کوئی پیغمبری مرتبہ ہے جو محض وہبی ہے جسکی بابت ارشاد ہے اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ (خدا رسالت کے لائق کو خوب جانتا ہے) بھلا اگر ایسا ہوتا تو اسکی قواعد ضوابط کیوں کتابوں میں لکھے ہوتے کیا پیغمبری اور رسالت کے قواعد بھی کسی کتاب میں لکھے ہیں کہ یہ یہ کام کرنے سے آدمی پیغمبر ہو سکتا ہے سخت افسوس ہے کہ ہمارے بھائی اپنے علم سے کام نہیں لیتے۔ ہم اس کے متعلق آئندہ ذرہ تفصیل سے لکھیں گے انشاء اللہ۔ (باقی یا باقی)

آریوں کے پنچ تت

آریوں کے لیڈر پنڈت لیکھرام نے اپنی کتاب تکذیب براہین میں مسلمانوں کے فرقوں کا شمار نہایت حقارت اور تمسخر سے کیا ہے۔ آج

ahmadimuslim.de

وہ زندہ ہوتا تو ہم انکو آریوں کے پنچ تت ملاحظہ کراتے پنچ تت کیسے ان پنچ تتوں کی کیفیت ہم اپنے الفاظ میں نہیں بلکہ آریوں ہی کے الفاظ میں سُناتے ہیں۔ مگر اتنا بتلا دیتے ہیں کہ پنچ تت سے مراد ہماری پنچ فرقے ہیں۔ آج تک تو یہ مشہور تھا کہ آریوں کے دو فرقے ہیں یعنی گھاس پارٹی اور ماس پارٹی۔ مگر آج ہمارے ناظرین کو معلوم ہو جائیگا کہ یہ تقسیم بہت پُرانی ہو اس ترقی کے زمانہ میں ممکن نہ تھا کہ آریہ سماج جیسی جوشیلی پارٹی ابھی پُرانی حد پر رہتی جسپر آج سے کئی سال پہلے تھی۔

اُن پنچ فرقوں کے نام یہ ہیں:۔

(۱) ہنسراج پارٹی۔ (۲) منشی رام پارٹی۔ (۳) رلا رام پارٹی۔ (۴) رام بھجدت پارٹی۔ (۵) دھرمپال پارٹی۔

اس تمہید کے بعد آریہ گزٹ کا بیان سُنئے! اڈیٹر آریہ گزٹ منشی رام جی جالندھری کو کوستا ہوا لکھتا ہے:۔

”مہاتما منشی رام جی نے دیکھتے دیکھتے سماج کے چار حصے کر دئے۔ ایک تو کالج پارٹی ہے جس کو انہوں نے زبردستی جان بوجھکر مانس پارٹی کا خطاب دے رکھا ہے۔ تاکہ وہ عوام میں بدنام ہو اور جس مبارک کام کو اس نے ہاتھ میں لے رکھا ہے اس کے کام کو نقصان پہونچے۔ دوسری پارٹی لالہ رلا رام صاحب کی ہے جسکا ہیڈ کوارٹر گوجرانوالہ میں ہے۔ تیسری پنڈت رام بھجدت چودھری کی ہے جن کے گلے کے نیچے نفاق زہر اُتارنے کی کوشش کی گئی تھی۔ مگر وہ سخت جان نکلے۔ اور ہندو سبھا تک سبھا بنانے کی دُھن میں لگ گئے۔ ابھی تک لالہ منشی رام صاحب کی خلاف بخش تحسال ہے ان صاحبان کی پارٹیوں کے لئے غالباً کوئی غلط فہمی پھیلانے والے لفظ نہیں گھڑے گئے۔ چوتھی خود انکی اپنی جماعت ہے جو مہاتما کہلاتی ہے جنکو پنجاب کے آریہ سماج کی تواریخ معلوم ہے وہ جانتے ہونگے۔ مہاتما منشی رام صاحب کس حد تک اس نفاق کے پیدا کرنے اور اس کے سر سبز رکھنے میں مختلف تدابیر سے کام لیتے رہے ہیں۔ اگر ایک متحد مگر کمزور جماعت کے چار حصے کر دئے جائیں۔ تو اس میں شک نہیں انکی حالت سخت قابل رحم ہو جاتی ہے۔ مگر افسوس یہ ہے۔ مہاتما جی کو ذرا بھی آریہ سماج پر رحم نہیں“

(آریہ گزٹ لاہور ۷ مارچ صفحہ ۷ کالم اوّل)

یہ تو ہوا چار تتوں کا ثبوت۔ اب لیجئے پانچویں تت کا بھی ثبوت۔ ایڈیٹر صاحب آریہ گزٹ ۲۱ مارچ کے پرچہ میں لکھتے ہیں:۔

مہاشے دھرمپال جی کا الٹی میٹم

”مجبور ہوکر۔ دکھی ہوکر۔ مایوس ہوکر۔ پریشان ہوکر اب مہاشے دھرم پال جی نے اندر میں اپنا الٹی میٹم شائع کر دیا ہے۔ ہمارے ناظرین کو غالباً یاد ہوگا کہ مسٹر دھرمپال کو ہمیشہ سے شدھی کا خیال رہا اندر کے علاوہ وہ عرصہ تک آریہ گزٹ کے کالموں میں ان کے آرٹیکل اس خاص مضمون کی بابت چھپتے رہے ہیں۔ وہ چاہتے تھے آریہ سماج اس ضروری کام کی طرف رجوع ہو مگر یا تو سماج اس قدر کام کر رہا ہے کہ اس سے اس کو دم مارنے کی فرصت نہیں۔ یا شدھی کے مسئلہ کو اہم نہیں سمجھا جاتا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ انکی تحریر کا عملی اثر محسوس صورت نہ اختیار کر سکا۔ انہوں نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے اس معاملہ میں خط و کتابت کی اور اس دفعہ اپنی آخری تحریر کے ذریعہ صاف لفظوں میں اعلان دیدیا کہ اگر ماہ مئی ۱۹۱۸ء تک ان کو کوئی جواب نہ ملا تو ان کو حق ہوگا کہ اپنے ہمخیال اصحاب کو لیکر آزادانہ اس کام کو شروع کر دیں۔“ (۲۱ مارچ صفحہ ۸)

اڈیٹر آریہ گزٹ نے جو پہلے چار تتوں کی بابت افسوس کیا ہے۔ ہم بھی اُن کے اس افسوس میں شریک ہیں کہ پھوٹ سے بہت نقصان ہوتا ہے اس لئے مسلمان بھائیوں کو شرم دلاتے ہیں کہ تم بھی آریوں کا مقابلہ کر سکتے ہو جو باوجود چھوٹی سی جماعت اور پانچ فرقوں پر منقسم ہونے کے سب کام برابر کئے جاتے ہیں لیکن تم ہو کہ تمہارا کوئی کام بھی ٹھیک نہیں مانا کہ مذہب اسلام کسی مخالف سے نہیں دب سکتا۔ لیکن اس کے برتنے والے تو ہم ہی ہیں پس ہوش کرو اور اسلامی اخوت کا لحاظ رکھو اور رشتہ الٰہی کو نہ توڑو ورنہ تم خود ٹوٹ جاؤ گے۔

صُوفیوں کی پاک دلی اور پیروں کے مزار

بڑے پاک طینت بڑے صاف باطن
ریاض آپ کو کچھ ہمیں جانتے ہیں

تمنے اکثر مزارات دیکھے ہیں قوالوں کے راگ، رنگ ڈھولک مرزنگ کو

پیارے نبی کے پیارے حالات۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات مبارکہ۔ قیمت حصہ اول ۸ قیمت حصہ دوم ۱۲ منیجر اہلحدیث امرتسر

سارے کرشمے ہمیں یاد ہیں۔ اہل تصوف کے حال قال کا نقشہ خوب دیکھا ہے۔ عرس میں قبروں کو نوعروس بنانے کا تماشہ ہماری آنکھوں میں بس رہا ہے۔ قوالوں کی سُریلی صداؤں اور ڈھولکی کے تانوں سے ہمارے کان خوب ہی آشنا ہو چکے ہیں۔ کبھی ہم ان جلسوں میں بڑے ذوق شوق سے شریک ہوتے تھے۔ ان میں شریک ہونا داخل عبادت سمجھتے تھے۔ ان کے مخالفین کو منکر ولایت جانتے تھے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ ہم ان کی قباحتوں سے واقف بھی نہ تھے۔ مگر اے قادر کریم تیرا شکر ہے کہ تو نے اپنے فضل و کرم سے ہم کو وہ سیدھی راہ دکھائی جس کا نام **صراط المستقیم** ہے اور اس راہ کا پتہ دیدیا جو تیرے سچے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رستہ ہے۔ میں اس گمراہی کے اتھاہ دلدل میں غوطہ کھا رہا تھا۔ کہ ایک خضر نے ہاتھ پکڑ لیا۔ میں اس کجروی کے بھنور میں پھنسا تھا۔ کہ چھوٹنے کی امید بھی نہ تھی۔ اسی خضر صورت نے میرا ہاتھ پکڑ کر کنارہ پر لگا دیا۔ اس شفیق معلم نے قرآن پاک کی آیات۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم کے آثار۔ ائمہ محدثین۔ فقہاء مجتہدین کے اقوال دکھائے اور عقلی دلائل سے ثابت کر دیا۔ کہ یہ مذہب باطل ہے اور سیدھی راہ وہی ہے جس پر اہلحدیث کا عمل ہے اس نے صرف یہی نہ کیا کہ عقلی و نقلی دلائل سے اہل بدعت کا بطلان کیا ہو بلکہ اس نے یہ بھی کیا کہ مجھ کو عینی مشاہدے اور ذاتی تجربے کرا دئے۔ گو وہ خود ان تمام فضولیات سے ایسا بیزار تھا۔ کہ اُسے ان لغویات کا دیکھنا بھی ناگوار تھا۔ مگر مجھ کو دکھانے کیلئے وہ اپنے ہمراہ لے گیا۔ گو میں پہلے بھی ایسے تماشے دیکھ چکا تھا۔ مگر اب اس شفیق معلم کی ہمراہی میں میں نے سمجھ لیا کہ واقعی یہ کام اسلام کے بالکل خلاف ہیں اور مجھ کو اس طرح اس نے دکھایا کہ لو کشف الغطاء لما ازددت یقینا۔ بزرگوں کے مزاروں پر عرسوں میں جو دھوم دھام ہوتی ہے اُسے کون نہیں جانتا۔ زیادہ تر قابل لطف وہ نظارہ ہے جبکہ گوئیوں کی آوازوں اور ڈھولکی کے تالوں اور جھانجھوں اور تالیوں کی صداؤں سے میاں ولایت کو حال آتا ہے۔ بس کیا کہنا ہے راگ میں رنگ۔ اور رنگ میں بھنگ کچھ نہ پوچھو۔ وہ ادن مشائخ اور پیرزادوں کا وجد میں آ کر ناچنا۔ اُن لمبی لمبی داڑھیوں کی جنبش۔ حق ہو کے نعرے۔ اِل اِل کے شور۔ کیا کہنا ہے۔ اگر کوئی معترض ہو کہ راگ باجہ تو شریعت اسلام میں حرام ہے تو اس کا جواب صاف لفظوں میں دیدیا جاتا ہے کہ شریعت اسلام اور چیز ہے حقیقت اور شئے۔ شریعت تو ارباب ظاہر کی راہ ہے۔ یہ طریقت صاحبان باطن کا طریقہ ہے۔ شریعت اسلام غیر مقلدین سے مختص ہے اُس کے عامل وہابی ہیں اور یہ راہ عرفان حنفی۔ قادری چشتی وغیرہ پاک دلوں کی راہ ہے۔ بس یہ ذیل قافیہ سن لیجئے اور کچھ نہیں۔ ابھی کیا آپ نے نہیں سنا کہ ایک عارف ناچ گانے کے عاشق تھے ہی راگ رنگ میں وصال ہو گیا ؎

آہی میکشوں کو نشہ ہی میں موت آئی ٭ کیا گھڑے تو جب آپ بگڑ جاتا رہا۔

کہئے صاحب یہ رنگ رلیاں ان پاک دلوں کی پاک دلی میں تو کچھ خلل نہیں کرتیں؟ ہرگز نہیں کچھ رنڈیوں کا ناچ تھوڑا ہی ہے۔ یہ تو قوالوں کی قوالی اور پیرزادوں کا ناچ ہے لیکن خیریت ہے یہ صوفی ایسے پاک دل ہیں کہ ان کے سامنے اگر رنڈیاں بھی ناچیں اور یہ اُنکا ناچ بھی دیکھیں تو بھی انکی پاک دلی میں کچھ کمی نہ ہو بلکہ اور بھی بڑھ جائے۔ دور نہ جائیے لکھنؤ میں حضرت شاہ مینا شاہ کا مزار دیکھ لیجئے۔ ہر نوچندی کو وہ دھوم دھام اور اس قدر اژدھام کہ خدا کی پناہ۔ ہم بھی پہونچے۔ مجاور مزے اُوٹ رہے تھے۔ چڑھاوے چڑھ رہے تھے۔ خوش عقیدہ حنفی ناک رگڑ رہے تھے۔ منتیں مان رہے تھے۔ وسیلہ چاہ رہے تھے۔ استعانت درکار تھی۔ چند صوفی با دب ہو حق میں مشغول تھے۔ ایک طرف مزار کے سامنے مخنث ناچ رہے تھے۔ لوگوں کا ہجوم تھا۔ دوسری جانب مزار کے متصل کسبیاں جمع ہو رہی تھیں۔ اُن سب کے گانے بجانے سے جو اس مزار کی عزت افزائی ہو رہی تھی اُسکا لطف تو دیکھنے ہی سے تعلق رکھتا ہے مگر اس ہمارے عنوان یہ صوفیوں کی پاک دلی کا قطعاً ثبوت ملجاتا ہے اور دیکھنے والے کو یہ کہنا پڑتا ہے کہ یہ صوفی بڑے پاک دل ہوتے ہیں مگر ہم تو اس شعر کو پڑھ کر خاموش ہو جاتے ہیں کہ ؎

بڑی پاک طینت بڑی پاک باطن ٭ ریاض آپ کو کچھ ہمیں جانتے ہیں۔

(خاکسار محمد عمر کانپوری)

تغلیب الاسلام جواب تہذیب الاسلام چہار جلد قیمت عسہ

[illegible]

چین کے مُسلمان

عربی اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ پیکن (دار الخلافہ چین) کا ایک نامور مسلمان عالم جو مفتی عبد الرحمان کے نام سے موسوم ہے قسطنطنیہ میں اس غرض سے وارد ہوا ہے کہ چند بیش بہا تحفے مسلمانان چین کی طرف سے سلطان المعظم کی خدمت میں پیش کرے۔ ایک اخبار کے نامہ نگار نے مفتی موصوف سے ملاقات کر کے چین کے مسلمانوں کے دلچسپ حالات معلوم کئے ہیں۔ ہندوستان کے مولویوں کی طرح یہ عالم بھی عربی زبان میں بامحاورہ گفتگو نہیں کر سکتا۔ اُس نے بیان کیا کہ میں سب سے پہلا مسلمان ہوں کہ حج کے ارادے سے اپنے وطن سے نکلا ہوں نامہ نگار کے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ چین میں مسلمانوں کا تعلق دیگر اہل مذہب کے ساتھ عمدہ ہے۔ کچھ روز ہوئے کہ پروٹسٹنٹ پادریوں سے مسلمانوں کو کچھ رنجش ہو گئی تھی۔ مگر اب دونوں گروہوں میں کوئی ناچاقی نہیں ہے۔ نامہ نگار کے دیگر سوالات کے جواب میں کہا کہ چینی مسلمان طلبا جن علوم کی تعلیم عام طور پر پاتے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ عربی صرف ونحو۔ تفسیر القرآن۔ تصوف۔ فقہ حنفی۔ علم ادب۔ عموماً ان طالب علموں کو مسجدوں میں تعلیم دی جاتی ہے اور ہر مسجد میں تقریباً (۵۰) طلبا ہوتے ہیں۔ مسجدوں کے منتظموں کی طرف سے ان طلبا کو ہر قسم کے اخراجات دیئے جاتے ہیں۔ جو مسلمان نوجوان چینی گورنمنٹ کے محکموں میں ملازمت کرنی چاہتے ہیں وہ سرکاری مدارس میں داخل ہوتے ہیں اور دنیوی تعلیم کی تعلیم پاتے ہیں۔ حال میں مسلمانوں نے ارادہ کیا ہے کہ اس سال کچھ طلبا جاپان کو تعلیم کیلئے بھیجے جائیں۔

چینی گورنمنٹ اپنی مسلمان رعایا پر بہت مہربان ہے۔ اُن کے حقوق کا اچھی طرح لحاظ کیا جاتا ہے۔ چینی حکام کا برتاؤ بھی مسلمانوں کے ساتھ نہایت عمدہ ہے۔ تقریباً ہر محکمہ میں مسلمان ملازم ہیں۔ بہت سے فوجی افسر اور وزیر مسلمان ہیں۔ دار الخلافہ پیکن میں بڑے بڑے معزز مسلمان ہیں جو شہنشاہ چین کے دربار میں خاص عہدوں پر ممتاز ہیں۔ نیز دس سال سے درباری طبیبوں کا افسر ایک نامور مسلمان طبیب ہے چار مسلمان طبیب ہیں جو دار الخلافہ چین کے سب سے اعلیٰ درجہ کے طبیب شمار کئے جاتے ہیں۔

چین کے مسلمانوں کا اندازہ مردم شماری کے لحاظ سے اس طرح ہو سکتا ہے کہ بارہ باشندوں میں ایک باشندہ مسلمان ہے۔ مجموعی تعداد مسلمانوں کی ۳۴ ملین یعنی ۳ کروڑ چالیس لاکھ ہے۔ مسلمانان چین عام طور سے زکوٰۃ دیتے ہیں اور اس کا مصرف یہ ہے کہ تمام اسلامی مدارس اور مساجد کا انتظام اس روپیہ کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔ نیز علما اور مشایخ کو بھی اس روپیہ سے ماہوار وظیفے دئے جاتے ہیں۔

خدا کا شکر ہے کہ مسلمانان چین افیون کا استعمال نہیں کرتے۔ حالانکہ چین کے عام باشندے کثرت سے افیون کا استعمال کرتے ہیں۔ اسکے علاوہ مسلمان نہ حقہ پیتے ہیں۔ نہ مسکرات کے عادی ہیں۔ مسلمان والدین نو برس کی عمر سے اپنے بچوں کو نماز کا خوگر کرتے ہیں۔ رمضان میں تمام مسلمان روزے رکھتے ہیں اور ایسا کوئی مسلمان نظر نہیں آتا جو روزہ دار نہ ہو۔

مسجد میں ہر جمعہ کو خطبہ عربی زبان میں پڑھا جاتا ہے خطبہ کے آخر میں سلطان البرین وخاقان البحرین کے نام سے دعا کی جاتی ہے۔ مگر سلطان کا نام نہیں لیا جاتا۔ بعض مسلمان چینی عورتوں سے نکاح کر لیتے ہیں۔ مگر نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ چند ہی روز میں وہ عورتیں مسلمان ہو جاتی ہیں مجھے کوئی مثال ایسی معلوم نہیں ہے کہ کسی مسلمان عورت کی شادی کسی چینی مرد کے ساتھ ہوئی ہو۔ چینی مسلمانوں میں تعدد ازدواج کی مثالیں بھی شاذ و نادر دکھائی دیتی ہیں۔ عام طور پر نکاح کے وقت مہر ادا کر دیا جاتا ہے۔ جسکی مقدار ایک پونڈ سے تین پونڈ تک ہوتی ہے یعنی جیسی حیثیت کسی مسلمان مرد کی ہوتی ہے ویسا ہی مہر مقرر کیا جاتا ہے۔ مہر کے علاوہ دولہا کی طرف سے تانبے یا چاندی یا سونے کے دو کنگن بھی دلہن کو دیئے جاتے ہیں۔

چینی مسلمانوں کی پوشاک تقریباً وہی ہوتی ہے جو عام چینیوں کی ہے۔ مگر اُن کی صفائی اور خوش سلیقگی مشہور ہے۔ تجارت میں خاصکر مسلمانوں کی شہرت ہے۔ بعض عمدہ پیشے صرف مسلمانوں کے ساتھ مخصوص ہیں اور انکے سوا کوئی چینی اُن میں ہاتھ نہیں ڈالتا۔ وہ دلیری اور شجاعت میں بھی خاص شہرت رکھتے ہیں اور تمام چین کے باشندے اُن کو نہایت عزت اور وقعت سے دیکھتے ہیں۔ کئی بار ایسا اتفاق ہوا کہ چینی رہزنوں نے مسلمانوں کے قافلے لوٹ لئے۔ مگر جب اُن کو قافلہ والوں کا مسلمان ہونا معلوم

ہوا تو انہوں نے سارا مال واپس کر دیا اور نہایت ندامت اور شرمندگی کے ساتھ عذر کیا۔

مفتی چین نے یہ حالات مسلمانان چین کے جو بیان کیے ہیں انکو معلوم کر کے ہندوستان کے مسلمانوں کو خوشی بھی ہوگی اور رنج بھی۔ خوشی تو اسلئے کہ مسلمانان چین کے اخلاق نہایت عمدہ ہیں۔ وہ عام چینیوں کی طرح سے مسکرات کے عادی نہیں ہیں۔ مذہب کے پابند ہیں۔ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ روزے رکھتے ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں۔ صنعت تجارت اور ملازمت کے صیغوں میں نامور ہیں اور رنج اس بات سے ہوگا کہ تعلیم کے لحاظ سے اُن کی حالت تنزل کی ہے۔ وہی قدیم تعلیم جو ہندوستان کے عربی مدارس میں دیجاتی ہے۔ وہاں بھی اسی کا سلسلہ جاری ہے۔ علوم جدیدہ کیطرف انہوں نے اب تک قدم نہیں بڑھایا اور زمانہ حال کی روشنی اُن کے دماغوں میں اب تک نہیں پہونچی۔ کاش اُن مسلمانوں میں بھی کوئی سرسید جیسا اولوالعزم مصلح پیدا ہو اور انکی حالت میں عمدہ انقلاب پیدا کر دے۔

(انسٹیٹیوٹ گزٹ)

ایڈیٹر اہل فقہ کی متعلق میری مختصر سی رائے

ذہن میں کسی قسم کا شک نہیں کہ ایڈیٹر اہل فقہ نصرت مذہب کے جوش غصہ میں محدثین کو بُرا بھلا کہہ جاتا ہے لیکن میرے فہم ناقص میں یہ کام کی بات نہیں۔ آدمی کو چاہئے کہ بات کا جواب دے نہ کہ بہانڈوں اور لچوں کی طرح کام کی بات چھوڑ کر بے ضرورت گفتگو شروع کر دے۔

ابوتراب محمد عبدالرحمان گیلانی ضلع منگیر

چالیس سوالوں کے چالیس جواب

گئے مفت دیے جاتے ہیں

خشک سالی میں دعا استسقا مخصوص ہے

جس میں باراں طلبی کے لفظ وارد ہیں۔ کسی خاص قوم کے لئے دعا یا اسپر بددعا کرنا مناسب موقعہ الفاظ میں آیا ہے لیکن وبا کے لئے نہ حضرت سے دعائے قنوت فرمانے کا ثبوت ہے نہ کوئی الفاظ ماثور ہوئے ہیں۔ حالانکہ جب مدینہ

گئے وہاں اس قدر وبا تھی کہ ایسی کہیں دنیا میں نہ تھی، قنوت وتر جو امام حسن رضی اللہ عنہ نے تعلیم نبوی سے بیان کی اور نیز روایتوں میں ماسوا وتر کے بھی آئی ہے وہ اللہم اہدنی فیمن ہدیت الخ ہے۔

(۹) سہو امام کے وقت مقتدی صرف سبحان اللہ کہیں پھر اگر امام انکی طرف متوجہ ہو جائے (جو کہ اسکو جائز ہے) تو ایسے حسب مقصد ہاتھ سے بھی اشارہ کر سکتے ہیں خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ابوبکر رضی اللہ کو اس طرح کا اشارہ کرنا ثابت ہے۔ عورتوں کو صرف تالی مارنے کی اجازت ہے۔

(۱۰) اقامت کہنے والے کے لئے کسی جانب کی تخصیص نہیں ہاں امام سے اسکا قریب ہونا بعض روایتوں سے نکلتا ہے۔

(۱۱) تخمینہ سے نماز پڑھ لیں بعد میں اگر قبلہ اور طرف معلوم ہو تو کوئی مضائقہ نہیں آیت اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ کا شان نزول ترمذی وغیرہ کی حدیث سے ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔

(۱۲) اپنے دائیں بائیں سے مقتدیوں کو ہاتھ سے پیچھے کر دے حضرت نے ایسی صورت میں ایسے ہی کیا ہے۔ اگر اس سے معذوری ہو تو خود امام بقدر ضرورت آگے سرک جائے۔ ضرورت کے وقت امام کا پس و پیش ہو جانا حدیث شریف سے ثابت ہے۔

(۱۳) صحیح بخاری میں ارشاد نبوی ہے کہ جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ویسی ہی تم بھی نماز پڑھا کرو۔ بنا بریں امام کی پیروی ویسی ہی ہونا چاہئے کہ طریق نبوی کی مخالفت نہ لازم آئے۔ رفع یدین دعاؤں کے لئے عموماً اور (ضعیف روایتوں میں) قنوت کے لئے خصوصاً بھی آیا ہے لہذا اسے بدعت نہیں کہہ سکتے۔ قنوت کے لئے تکبیر کہنا مجھے کہیں سے یاد نہیں۔ تیسری رکعت کو اٹھتے ہوئے رفع یدین اور تکبیر دونوں مسنون ہیں۔

(۱۴) جنازہ کی چار تکبیریں زیادہ ثابت و راجح ہیں۔ ۵-۶-۷-۸ بھی آئی ہیں سب روا ہیں۔

(۱۵) ہمارے معظم استاد جناب مولانا مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی اور نمازوں کے قیاس پر جنازہ میں بھی دعائے استفتاح کے پڑھنے کا فتوے دیتے ہیں لیکن جہانتک مجھے معلوم ہے پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ کا پڑھنا ہی آیا ہے کوئی دعا ثابت نہیں۔ فاتحہ کے ساتھ کوئی سورت ملانے کا سنت ہونا سنن نسائی میں عبداللہ بن عباس سے مروی ہے۔

(۱۶) جنازہ کی سلام والی تکبیر کے بعد سلام سے پہلے دعا کے پڑھنے کا اختیار ہے - مگر کسی دعا کی خصوصیت نہیں ہے جو چاہے خواہ پہلی پڑھی ہوئی پھر پڑھ لے (جیسے ایک ہی سورت دو رکعتوں میں مکرر پڑھنی روا ہے) بچے کے لئے یہ دعا پڑھے اللھم اجعلہا لنا سلفا و فرطا و اجرا

(۱۷) تکبیرات جنازہ میں رفع یدین کی موقوف حدیثیں ہیں ایک دو روایتیں طبرانی و دار قطنی کی مرفوع بھی ہیں مگر ضعیف ہیں اسپر محدثین کا عمل ہے - امام شافعی نے اپنے شہر (مکہ) کے اہل علم کا بھی اسی پر عمل بتلایا ہے تکبیرات عید میں رفع یدین عبداللہ بن عمر سے ماثور ہے جو سنت کے از حد جویاں تھے اور امام بخاری نے اپنے رسالہ رفع یدین میں اسپر ایک جماعت محدثین کا تعامل بھی لکھا ہے - میرے فہم ناقص میں عید و جنازہ دونوں کی تکبیرات میں رفع یدین ممنوع و متروک العمل نہیں ہے واللہ اعلم

(۱۸) سنن ترمذی میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے کہا یا رسول اللہ جب کوئی مسلمان اپنے بھائی یا دوست سے ملے تو اس کے لئے جھک جائے؟ فرمایا نہیں! کہا اُسے اپنے ساتھ چمٹالے؟ فرمایا نہیں! کہا اُسے بوسہ دے؟ فرمایا نہیں! کہا اُسکا ہاتھ پکڑ کر اس سے مصافحہ کرے؟ فرمایا ہاں! ایک اور حدیث میں ہے کہ السلام علیکم اور ورحمۃ اللہ اور وبرکاتہ ہر ہر پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں - بس سبحان اللہ سنت نبوی ہے جھک کر سلام کرنا اگلے وقتوں میں رائج تھا اب روا نہیں ہے فتاوی حمادیہ میں لکھا ہے کہ بہتیرے جاہل جو بزرگوں کے سامنے سجود (جھکنا) کرتے ہیں یہ قطعی حرام ہے خواہ رو بقبلہ ہوں یا نہ اور خواہ اللہ کو سجود منظور ہو یا اس سے غافل ہوں - اور مشکوۃ شریف کی حدیث میں ہے کہ پہلے لوگ اَنْعِمْ صَبَاحًا (خوش روز رہو) وغیرہ لفظوں سے سلام کہتے تھے - شریعت نے اس سے منع کر دیا پس بندگی یا گوڈ مارننگ وغیرہ تمام نامسنون تسلیمات کو اسی پر قیاس فرمالیں - ہاتھ کے اشارہ سے سلام کرنا بھی یہود و نصاریٰ کا طریق ہے اور ہمیں انکے طریق سے برعکس چلنے کی سخت تاکیدیں حدیث میں آئی ہیں بلکہ اس تشبہ کے سلام سے صریحاً بھی بعض روایتوں میں منع آیا ہے - ہاں نماز میں ہوں یا مسافت دور ہو تو ہاتھ کے اشارہ سے بھی رد سلام کر سکتے ہیں اور آداب مندرجہ استفسار کی شریعت میں کچھ اصلیت نہیں ہے بلکہ یہ سب بدعات ہیں جو صرف مخلوق کی رضا جوئی کے لئے کبھی روا

نہیں ہو سکتیں - اگر کوئی غیر مشروع سلام کہے تو اس کے جواب میں اور نیز مرزائیوں کے سلام کے جواب میں بھی وعلیکم کہنا چاہئے اور ان اہل ہویٰ کو ابتدائی سلام نہ کہنا چاہئے کیونکہ سلام اتحاد و محبت بڑھانے کا بڑا ذریعہ ہے اور جو ہم سے یکدل نہیں ہیں ان سے ہمیں بھی یکدل ہونے کی اجازت نہیں ہے - مرزائی لوگوں کا کفر و تفریق بین المؤمنین کچھ محتاج بیان نہیں ہے - اس لئے بانیان مسجد ضرار کی طرح انکی جماعت بندی میں شریک ہونا ہمیں جائز نہیں ہے بعض ناواقف بھائی مرزائیوں کے اہل قبلہ ہونیکا دھوکہ کھایا کرتے ہیں حالانکہ اہل قبلہ (جیسا کہ ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر میں تصریح کی ہے) وہی لوگ ہیں جو ضروریات دین پر متفق ہوں چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ کوئی ساری عمر طاعات و عبادات پر پابند رہے مگر مثلاً حدوث عالم کا معتقد نہ ہو یا حشر کا انکاری ہو تو وہ اہل قبلہ سے نہیں ہے اور اہل سنت و جماعت کے نزدیک کسی اہل قبلہ کو کافر نہ کہنے سے یہی مراد ہے کہ جبتک اس میں کوئی کفر کی نشانی نہ پائی جائے تب تک اسکی تکفیر نہ کرنی چاہئے - اور بالفرض مرزائیوں کو ہم اہل قبلہ ہی تصور کریں تو بھی خدا و رسول کو ایذا پہونچانے والوں کی امامت کب درست ہے ایک صحابی نے صرف رو بقبلہ تھوک دیا تھا رسول اللہ نے اُسے امامت سے معزول کر دیا -

(۱۹) کسی کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا عجمیوں کی رسم ہے اور حدیث میں اس سے صریحاً منع آیا ہے - اسپر قیامت میں مواخذہ ہونے کا خوف ہے - ہاں کسی دینی معزز کی پیشوائی وغیرہ سے عزت افزائی کرنی درست ہے چنانچہ جب بنی قریظہ کے لوگ ایک عرصہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عاق رہنے کے بعد سعد بن معاذ کے حکم میں آتے تو رسول اللہ کے بلا بھیجنے پر سعد گدہے پر سوار ہو کر حاضر خدمت ہوئے جب مسجد کے قریب آئے - تو حضرت نے انصار سے فرمایا کہ اپنے سردار کے استقبال کو اٹھو - اور مشکوۃ میں ایک بیہقی کی اس طرح بھی روایت ہے کہ جب حضرت مسجد سے اٹھتے تو صحابہ آپ کے گھر پہونچنے تک کھڑے رہتے نیز اُسی کی روایت ہے کہ حضرت وہیں تشریف رکھتے تھے ایک شخص آیا آپ اپنی جگہ سے ذرا کھسک گئے اُس نے کہا یا رسول اللہ جگہ تو بہتیری ہے فرمایا ہاں مسلمان کا حق ہے کہ اگلا بھائی کچھ اس کے لئے کھسک جائے - ہاں ظلم و جبر کے ڈر سے کھڑے ہونا - سو اسپر معافی کی امید ہے سنن ابن ماجہ میں روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

چودھویں صدی کا مسیح - قادیانی نبی کی سوانح عمری بطرز ناول - قابل دید - قیمت مع محصول ۸/
مینجر اہل حدیث امرتسر

اس امت کی مجبوری امور سے درگذر فرمائی ہے۔

(۲۰) کھڑے پینے سے ممانعت آئی ہے جسے علماء نے کراہت تنزیہی پر حمل کیا ہے کیونکہ خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بعض موقعوں میں کھڑے پینا ثابت ہے نیز سنن ترمذی وغیرہ میں صحابہ سے مروی ہے کہ ہم عہد نبوی میں چلتے پھرتے کھا لیتے اور کھڑے پی لیتے تھے اسی سے جوتہ وغیرہ پہنے ہوئے کھانا پینا بھی ثابت ہوا۔ کھانا کھاتے وقت جوتہ اتارنے کی بھی دارمی پر روایت ہے لیکن اس سے غرض صرف یہ خود شارع نے بیان فرمائی کہ اس میں تمہارے قدموں کی راحت ہے۔ (باقی باقی)

مسئلہ وحدۃ الوجود

از صوفی سید محمد صاحب از پٹیالہ دروازہ سرہندی

جناب ایڈیٹر صاحب اسلام علیک میں دیر سے آپ کے اخبار میں مسئلہ وحدۃ الوجود کا تذکرہ دیکھتا ہوں اور مدت سے مجھکو خیال تھا کہ اس مسئلہ کی تحقیق ہونی چاہئے۔ سابق میں بطریق مناظرہ میں نے چند سوال اپنے رسالہ دین حق نامی میں تحریر کر کے شائع کئے تھے انکا جواب آجتک کسی صاحب نے نہیں دیا۔ بالخصوص مرزا صاحب قادیانی کے ایک خلیفہ نے بڑی کر و فر کے ساتھ ہم سے ان سوالات کو لیکر مرزا صاحب کے پاس بھیجا اور یہ وعدہ کیا کہ ایک ماہ تک جواب منگا دونگا۔ ایک ماہ کے عرصہ میں جواب نہ آنے پر وہ بیچارہ معرض طعن ہوا اور اس طرف سے اس کی اس حماقت کے اظہار کے لئے اشتہار دئے گئے جنمیں سے بعض سوال کم۔ زیادہ کر کے آنجناب کی خدمت میں ارسال ہیں ان کو اپنے پرچہ میں جگہ دیں۔

(۱) موافق حدیث کان اللہ ولم یکن معہ شیئا ترجمہ تنہا اللہ تعالے اور نہیں تھی اس کے ساتھ کوئی شے۔ ہر فرقہ اہل اسلام اس امر کا قائل ہے کہ تعدد قدما محال ہے۔ یعنی حق تعالے کے سوا قدم میں دوسرا وجود نہیں پایا جاتا اور عقلی دلائل بھی اس امر کے شاہد ہیں۔ تہافۃ الفلاسفہ امام غزالی رح ملاحظہ فرمائیں۔ یہاں سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالے لامحدود ہے پس اول سوال ہمارا یہی ہے کہ جب تم مخلوقات کا وجود اللہ تعالے کے وجود سے غیر سمجھتے ہو تو خدا و نعالم تمہارے عقیدہ کے موافق لامحدود کیونکر ہوگا یہی مخلوق کا وجود اس کے لئے حد ہو جائیگا کیونکہ جہاں تک مخلوق ہوگی خدا تعالے بحالت علیحدگی اس سے خارج ہوگا پس جہاں سے مخلوق کا وجود شروع ہوگا وہیں سے خدا کی حد ہوگی اور ظاہر ہے کہ محدود خدا نہیں ہو سکتا پس معلوم ہوا کہ جو آپ صاحبان نے خدا سمجھا ہے در حقیقت خدا نہیں بلکہ خدا وہی ہے جو بے حد ہے اور مخلوق اس کے روبرو کوئی چیز نہیں یہی وحدۃ الوجود ہے۔

(۲) جس وسعت میں اسوقت مخلوق موجود ہے قبل از پیدائش مخلوق یہاں خدا ہی تہا یا کوئی اور چیز۔ اگر کوئی اور چیز تھی تو اس کو ثابت کریں اور اگر خدا ہی تہا تو تین حال سے خالی نہیں۔ یا مخلوقات کی موجودگی کے وقت فنا ہوگیا ہوگا۔ یا انتقال کر گیا ہوگا۔ یا بدل کر مخلوق ہو گیا ہوگا۔ یہ تینوں شقیں باطل ہیں۔ پس موجود باطل ہو کر بمقابل اللہ تعالے کے موجودیت مخلوق باطل ہوئی اور صرف واحد وجود حقیقی اللہ تعالے ثابت ہوا۔

(۳) وجود اور عدم باہم ضدین ہیں۔ اور اجتماع ضدین محال ہے پس اگر عدم کا وجود ہونا ممکن ہو تو وجود کا عدم ہونا بھی ممکن ہوگا۔ اور ظاہر ہے کہ قبل از پیدائش مخلوق معدوم تھی۔ پس جب عدمیت مخلوق وجودیت سے بدل گئی چاہئے کہ وجودیت اللہ تعالے عدمیت سے بدل جاوے اور یہ امر باطل ہے پس واحد وجود ازل ابد میں ایک ثابت ہوا۔

(۴) حکماء نے وجود کی تین طرح پر تقسیم کی ہے واجب الوجود۔ ممکن الوجود ممتنع الوجود۔ ممتنع الوجود وجود ہی نہیں رکھتا۔ ممکن الوجود کا عدم اور وجود برابر ہے۔ اور موافق ضابطہ اذا تعارضا تساقطا ممکن کا وجود ساقط ہوا پس صرف واحد وجود واجب الوجود ثابت ہوا۔

(۵) موجودات میں جو تعدد محسوس ہو رہا ہے یہ تعدد حقیقی نہیں۔ اسلئے کہ دو چیزوں میں جب تک امر ثالث نہ ملے تغائر نہیں ہوتا اور ظاہر ہے کہ کوئی چیز اپنی ذات اور نفس سے ملاوٹ نہیں کہاتی پس امر ثالث یا تو وجود ہوگا یا عدم۔ محض اور وجود وجود سے منضم نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح عدم محض بھی وجود سے نہیں چسپاں ہو سکتی ورنہ اجتماع نقیضین لازم آئیگا۔ پس دو وجودوں میں ما بہ الامتیاز انتزاعی و اختراعی امر کے سوا اور کچھ نہ ہوگا۔ اور اس کا وجود خارج میں موجود نہ ہوگا بلکہ صرف وہم اور اعتبار نے اس کو گھڑا ہوگا۔ جیسے پانچ عدد کی زوجیت اور تغائر وہمی و اعتباری اصلی وحدت کو نہیں توڑ سکتا۔ پس وحدۃ الوجود ثابت ہوا۔

(۶) وجود موجود سے متجاوز نہیں ہو سکتا۔ نہیں تو معدوم کی طرف متجاوز کریگا۔ جس سے اجتماع نقیضین لازم آئیگا۔ اسی طرح موجود وجود پر زیادہ

ahmadimuslim.de

ہوگا نہیں تو عدم میں جائیگا اور یہ بھی اجتماع نقیضین ہے۔ پس موجود اور وجود میں کسی قسم کا تفارق نہ ہوا۔ یہاں سے کل موجودات کی وحدت ثابت ہوئی۔

(۷) اگر فرضاً دو وجود مانے بھی جائیں یا وہ دونو باہم چسپاں ہونگے یا علیحدہ اور مباین۔ بہر حال ایک دوسرے کے لئے حال ہوگا یا محل اور اللہ تعالٰے نہ حال ہوسکتا ہے نہ محل پس بمقابل اللہ تعالٰے دوسرا وجود باطل ہوا۔ پس دو وجود باطل ہوکر ایک وجود ثابت ہوا۔ حدیث الا کل شئ ما خلا اللہ باطل ترجمہ خبردار ہر شے اللہ تعالٰے کے سوا ہے باطل ہے۔

(۸) العالم متغیر و کل متغیر حادث فالعالم حادث۔ ترجمہ عالم متغیر ہے اور ہر متغیر حادث ہے پس عالم حادث ہے۔ عالم کے حدوث کی دلیل حکماء اور متکلمین کے نزدیک یہی ہے اور ظاہر کہ عالم کے کل اجزا متغیر ہیں۔ ورنہ یہ کلیہ غلط ٹھہریگا۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ عالم ایک اعتباری امر ہے اور خارجی وجود نہیں رکھتا۔ پس وجود خارجی محض اللہ تعالٰے کا وجود ہوا۔ یہی معنے وحدۃ الوجود کے ہیں۔

(۹) اللہ تعالٰے بے ضد اور بے مثل ہے اس لئے کہ یہ امر بدیہی ہے کہ ضد یا متساوی وجودوں سے پیدا ہوتا ہے اور جو شخص مخلوقات کا وجود حقیقی خیال کرتا ہے بحالت موجودگی مخلوقات یا اللہ تعالٰے کے وجود کا اس کو مخالف قرار دینا ہوگا (جیسے بعض حکماء اور متکلمین نے کلی مشکک کو اختراع کیا ہے) یا موافق یا بعض امر میں مخالف اور بعض میں موافق بہر حال ہر دو امر میں سے ایک ضرور ماننا پڑیگا۔ اگر مخالفت کا قائل ہوا تو اس نے خداوند عالم کے لئے ضد پیدا کی اور اگر موافق مانا تو مثل اور یہ ہر دو امر باطل ہیں۔ پس جو شخص دو وجودوں کا قائل ہوا اس کا مذہب باطل ہوا۔

(۱۰) جب مخلوقات اللہ تعالٰے سے علیحدہ قائم بالذات قرار دیجاوے تو اللہ تعالٰے کی طرح مخلوق بھی اپنے وجود میں مستقل ہوگی۔ اور جب مستقل ہوئی خدا کی اس کو ضرورت نہ ہوگی اور جب بے ضرورت ہوئی تو اللہ تعالٰے کے قبضہ قدرت سے باہر ہوگی اور یہ امر باطل ہے۔ پس مخلوقات کا اللہ تعالٰے سے علیحدہ ہونا باطل ہوا۔

(۱۱) مخلوق متغیر ہے جو اللہ تعالٰے کا علم اس کے ساتھ متعلق ہوگا وہ بھی متغیر ہوگا۔ اور علم صفت قدیم ہے اور قدیم شے تغیرات سے پاک ہوتی ہے یہاں سے ثابت ہوا کہ وہ علم جو متغیر ہوتا ہے۔ خداوند عالم کی صفت نہ تھی اور خداوند عالم کی جہالت ثابت ہو نعوذ باللہ منہا یہ اعتراض بھی غیریت اور مخلوق کے قائم بالذات ہونے کی صورت پر مبنی ہے اسلئے کہ غیریت کی حالت کا علم حصولی ہوگا اور بحالت عینیت حضوری۔

(۱۲) جب مخلوق خدا سے علیحدہ ہوگی تو خدا اس کا پیدا کرنے والا نہ مانا جاویگا اسلئے کہ ہر فرد مخلوق کے ساتھ اللہ تعالٰے کا تعلق خاص ہونا ضروری امر ہے وہو معکم اینما کنتم۔ اگر یہ کہا جاوے کہ اللہ تعالٰے قادر ہے دور سے بھی پیدا کرسکتا ہے یہ غلط۔ کیونکہ قدرت طاقت کا نام ہے۔ جہاں قادر ہوگا وہیں قدرت ہوگی اس لئے کہ قدرت قادر کی صفت ہے اور صفت موصوف سے جدا نہیں ہوسکتی۔ ورنہ پیدا کرنے سے عاری ہوگا۔

(۱۳) اگر مخلوق خدا سے علیحدہ ہو لازم آتا ہے کہ نہ تو مخلوق خدا کی کلام سمجھ سکے اور نہ خدا مخلوق کی کیونکہ غیر جنس کی کلام سمجھ میں نہیں آسکتی۔ یہاں سے تمام آسمانی کتب کا بطلان ثابت ہوا اور یہ غیریت مخلوق اور خالق سے پیدا ہو۔ اس قسم کے اور بھی بہت سے اعتراض ہیں ان کے جواب آنے پر ارسال خدمت ہوں گے اور میں دعوی سے کہتا ہوں کہ قرآن شریف میں جو آیت اللہ تعالٰے کی توحید کے ثبوت میں ہے میں اسی آیت سے وحدۃ الوجود ثابت کردونگا۔ اور آج تک اللہ تعالٰے کے جاننے والوں میں ایسا کوئی بھی نہیں سنا گیا جس نے مخلوقات سے اللہ تعالٰے کو علیحدہ کرکے دکھایا ہو۔ (باقی)

تقابل ثلاثہ۔ توریت انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ کرکے قرآن کی فضیلت ثابت کی گئی ہے قیمت ۵ر محصولڈاک

الہامی کتاب۔ وید اور قرآن شریف کے الہامی ہونے پر آریوں اور مسلمانوں کی بحث۔ اسلام کی فتح قیمت ۱۰ر

مباحثہ نگینہ۔ یہ وہ مشہور و معروف مباحثہ ہے جو بمقام نگینہ ضلع بجنور آریوں اور اہل اسلام کے درمیان سات روز تک ہوتا رہا تھا اس میں اسلام کی ایسی نمایاں فتح ہوئی کہ خود آریوں کے مشہور لیڈر و شاستری نے اس شکست کو مان لیا۔ قیمت ۸ر

مینیجر اہلحدیث امرتسر

اسلام اور برٹش لا۔ قوانین انگریزی اور اسلامی کا مقابلہ۔ اسلامی قانون کی فضیلت قیمت ۳ر

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

ایک جاپانی پروفیسر مسٹر لیس کاشیما باجازت سفیر جاپان بمقام بمبئی نعمت اسلام سے بہرہ ور ہوا۔ عبد الحمید نام رکھا گیا۔ پروفیسر مذکور کی عمر ۴۴ سال کی ہے۔ وہ عرصہ تک چین میں مدرس رہ چکے ہیں۔ اور اب مذہبی تعلیم کے حصول کی خاطر مکہ معظمہ اور اسلامی دنیا کی سیاحت کا ارادہ رکھتے ہیں۔

علاقہ گیا کے ایک پنڈت رام چندر نامی مقام پورنیہ میں مشرف باسلام ہوئے۔ اسلامی نام ہدایت اللہ رکھا گیا۔ آپ فارسی اور انگریزی خواندہ اور صاحب جائیداد بھی ہیں۔ عمر ۳۵ سال ہے۔

روس سے ایک مقتدر اور متمول تاجر احمد بے حفیاف نامی کی وفات کی خبر آئی ہے۔ مرحوم نے مسلمانوں کو علوم جدیدہ سے بہرہ ور کرنے کی نہایت کوشش کی اپنی عمر میں اپنے صرف سے سو کے قریب ابتدائی مدارس قائم کیے اور دس ہزار روبل سالانہ کی جائیداد سے اورن برگ میں ایک کالج بھی قائم کیا۔

محمد عبد الہادی صاحب جسوی اپنے لئے ناظرین اہلحدیث سے دعائے صحت کی التجا کرتے ہیں۔

اپریل ۱۸۹۸ء سے لیکر جبکہ طاعون پہلی دفعہ کلکتہ میں نمودار ہوا تھا۔ آجتک وہاں قریباً پچاس ہزار اشخاص اس مرض کا شکار ہو چکے ہیں۔

مقام پورنیہ میں بقر عید کے روز جو بعض ہندوؤں نے مسلمانوں کی مسجد پر حملہ کیا تھا۔ اور مسلمان لڑکوں کو مارا پیٹا تھا ان میں سے بارہ مجرموں کو ڈیڑھ سے دو ماہ تک قید کی سزا ہوئی۔

کلکتہ میں آجکل ایک عجیب و غریب فوٹو کا چرچا ہو رہا ہے۔ ایک اخبار لکھتا ہے کہ بابو بنجیت چندر ایم۔ اے۔ بی۔ ایل پلیڈر پٹنہ نے اپنی اور اپنے بھائی کی بیوی کا فوٹو اتروایا۔ لیکن جب فوٹو گرافر نے جس فولیا پلیٹ دھو رہا تھا۔ تو اس نے اس میں ایک تیسرا فوٹو بھی اترا ہوا دیکھا۔ بابو صاحب سے شناخت کرانے پر معلوم ہوا کہ یہ انکی سابقہ بیوی کی شکل ہے۔ جسے فوت ہوئے دو سال ہو چکے تھے۔ اسکا لباس بھی بالکل وہی تھا جو وہ زندگی کی حالت میں پہنا کرتی تھی۔ اور تعجب تر یہ تھا کہ باقی دو تصویروں کے خلاف اس تصویر کے عقب کی اشیاء کا عکس بھی پلیٹ پر دکھائی دیتا تھا۔ گویا کہ وہ شکل بالکل شفاف تھی یہ فوٹو کلکتہ کے بہت سے فوٹو گرافروں اور سائنس دان عالموں کو دکھایا گیا۔ اور سب نے اس سے نہایت دلچسپی اور تعجب کا اظہار کیا۔

ولایت کے ایک سائنس دان پروفیسر نے ایک آلہ ایجاد کیا ہے جسکی بدولت وہ ناگہانی اسباب سے مرے ہوئے اشخاص کو زندہ کر دینے کا دعویٰ کرتا ہے۔

کالے پانی (جس میں دوام بعبور دریائے شور) کی سزا آئندہ صرف عمر قیدیوں کو دیجائیگی۔ وہاں میعادی قیدیوں کے رکھنے کے بارکوں میں بالکل گنجائش نہیں رہی۔ عمر قیدی بھی وہی کالے پانی (جزیرہ انڈیمان) بھیجا جائیگا جس کی عمر ۲۵ سال نہیں بلکہ ۴۰ سال سے زیادہ ہوگی۔

آگرہ میں امیر صاحب کو فوجی ریویو دکھلانے کیلئے **فوج** کے جمع کرنے پر ۴½ لاکھ روپیہ خرچ ہوئے۔

سردار محمد ایوب خان جاپان کی سیر کر کے ہندوستان واپس آ رہے ہیں۔ وہ ہفتہ عشرہ بمبئی میں داخل ہو جاوینگے۔

فلپائن میں پارلیمنٹ۔ جزائر فلپائن کی عیسائی رعایا میں اب بالکل امن و امان ہے۔ اسلئے پریزیڈنٹ روسیولٹ نے فلپائن کی پہلی پارلیمنٹ کے ممبروں کے انتخاب کرنے کا حکم دیدیا۔ ۳۰ جولائی کو ممبروں کا انتخاب ہوگا۔

علیگڈھ کالج کے تنازعہ کا فیصلہ مسٹر آرچبولڈ پرنسپل علیگڈھ کالج نے بجز خروج طلباء کو مکرر داخل کالج کر لیا۔ بلکہ مہربانی فرما کر غلام حسین طالب علم بی۔ اے کلاس کا قصور بھی معاف کر دیا اور اس کی فیس بی۔ اے کے امتحان میں شریک ہونیکی بھیجدی۔

امریکہ کی فوج سلطنت متحدہ کے سررشتہ جنگ نے آئندہ سے حبشی رکروٹوں کو فوج میں بھرتی کرنیکی ممانعت اسلئے کر دی ہے کہ فوج میں حبشی رکروٹوں کی معین تعداد پوری ہو گئی۔

افسوس مولانا محمد حسن صاحب سرائے منظفر ضلع سارن کے عارضہ طاعون سے انتقال کر گئے۔ ناظرین اہلحدیث سے استدعا ہے کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں۔

مولانا صاحب جلسہ (بنگال) میں تشریف لے گئے ہوئے ہیں اسلئے فتوے شائع نہیں ہوئے۔

خداوند کی ماں:- امہات المومنین کا الزامی جواب عیسائی مذہب کا ابطال مفسران اناجیل کے اقوال سے ایک لائق گریجوایٹ کے زور قلم کا نتیجہ ہے قیمت مع محصول ۱؍

نئی بات! نسخہ مفت بالکل مفت

بال اڑانیکا پوڈر ۔ عرق تیل و صابون وغیرہ ۔ کافور کا گلاس ۔ پارے کی گولی و گلاس ۔

گندھک کا گلاس ۔ پالا کافور ۔ بٹن ۔ منجن ۔ اجن ۔ ادویہ مقوی وغیرہ وغیرہ

مجرب اور اپنے آزمودہ نسخے رسالہ عجیب مجربات شرما میں دیئے گئے ہیں جو رسالہ کہ امرت کی شیشی خریدنے والے کو مفت نذر کیا جاتا ہے امرت کی دھارا جن ہاتھوں میں پہنچ چکی ہے وہ تو ہمیشہ اس کے خریدار ہیں جو تمام اشتہاری ادویات سے بدظن ہوا کرتے ہیں انکے واسطے یہ تجویز کی گئی ہے کہ وہ بھی ایک بار اس آب حیات کے فواید سے آگاہ ہو کر دیگر ادویات پر عش عش کریں۔

امرت کی دھارا

جس قدر نام پایا ہے اس کی مکمل تشریح و توصیف کیواسطے تو ایک علیحدہ کتاب چاہیئے مختصراً یہ کہ عام طور پر جو امراض بوڑھوں بچوں جوانوں و عورتوں کو ہوتی ہیں ان سب کے دفعیہ کے لئے اکسیر اعظم ہے طرفہ تو یہ ہے کہ اس کا اثر فوراً ظاہر ہوتا ہے۔

سر درد و ہر قسم ۔ زکام ۔ کھانسی ۔ نزلہ ۔ ذمہ ۔ نمونیا ۔ ذات الریہ ۔ ذات الجنب ۔ پیٹ درد و پیٹ کا پھولنا ۔ بدہضمی ۔ ہیضہ ۔ درد قولنج ۔ تواز معدہ ۔ اپھارہ ۔ حرقت المعدہ ۔ ریح المعدہ ۔ پھوڑہ معدہ ۔ اسہال ۔ پیچش ۔ قے ۔ ہرگی ۔ درد دانت ۔ داڑھ ۔ [illegible] ۔ مسوڑھوں کا پھولنا ۔ دانتوں سے خون جانا ۔ دانتوں کو پانی لگنا ۔ جی متلانا ۔ خون کی قے ۔ درد معدہ ۔ درد کان ۔ کانوں میں کھجلی ۔ ورم گوش ۔ کرم کان ۔ بوا سیر ۔ ناک و ناک میں پھنسیاں ۔ نکسیر ۔ چھینکیں آنا ۔ درد آنکھ ۔ پھوڑا ۔ پھنسی ۔ زخم ۔ کان بہنا ۔ ران کا لاسنا ۔ پت ۔ حلق بیٹھ جانا ۔ منہ میں چھالے ۔ منہ سوجنا ۔ [illegible] ۔ آتشک ۔ سوزاک ۔ [illegible] ۔ گلٹیاں ۔ ورم ۔ تمام درد اندرونی ۔ تمام درد بیرونی ۔ گنٹھیا ۔ عرق النسا ۔ نقرس ۔ بائی گولہ ۔ طاعون ۔ چوٹ ۔ بادی ۔ بواسیر ۔ تپ دق ۔ سل ۔ سستی زناں ۔ یرقان ۔ کنٹھ مالا ۔ امراض بچگان ۔ بچہ کا دودھ نہ پینا ۔ قرحہ اطفال ۔ سرسام ۔ بیہوشی ۔ حس و حرکت جاتے رہنا ۔ لقوہ ۔ فالج ۔ خارش ۔ داد ۔ چنبل ۔ بادشمہ ۔ ورم زبان ۔ سوج لب ۔ پھنسی لب ۔ کرم خوردہ دانت ۔ گلے پڑنا ۔ ورم پستان ۔ جلودھر ۔ درد جگر ۔ ورم جگر ۔ سوء القنیہ ۔ طحال ۔ ورم گردہ و مثانہ ۔ ورم خصیہ ۔ فتق ۔ درد و ورم رحم ۔ درد پشت ۔ پنڈلیوں کا پھولنا ۔ ناسور ۔ آگ سے جلنا ۔ کثرت پسینہ ۔ ہچکی ۔ قبض ۔ وبائی بخار ۔ امراض دل ۔ نامردی وغیرہ وغیرہ امراض کے لئے اکسیر ثابت ہوا ہے۔

امرت کی دھارا جس گھر میں موجود ہے ایک حکیم حاذق موجود ہے امرت کی دھارا جس جیب میں ہے وہ امراض سے محفوظ ہے امرت کی دھارا جس حکیم کے پاس رہتی ہے وہ اور ادویات کی کیا ضرورت سے امرت کی دھارا کے سامنے ادویات کے بوجھ دار بکس سب ہیچ ہیں امرت کی دھارا نے اس قدر نام پایا ہے کہ اس کی پانچ چھ سو شیشیاں ماہوار بکتی ہیں جس نے ایک بار منگوایا ہمیشہ کے لئے اپنا یار بنایا ۔ [illegible] امرت کی دھارا کا بہت نام دیکھ کر بہت لوگوں نے جھوٹے اشتہار دیئے ہیں اور ہماری فہرست نقل کر دی ہے اس واسطے احتیاط [illegible] دق طاعون سل آتشک سوزاک وغیرہ جیسی سخت امراض کے واسطے [illegible] طلب کریں مفصل حال معلوم ہوگا قیمت فی شیشی [illegible]

صاحبو! [illegible]

[illegible] آمین!

تھاکر دت شرما ویدیا مالک دوا خانہ امرت دھارا و ایڈیٹر اخبار ... و مصنف رسالہ جات طبی لاہور

ahmadimuslim.de

حسب الارشاد ابو الوفا مولوی ثناء اللہ (مولوی فاضل) اہلحدیث پریس میں چھپکر شائع ہوا۔

اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

REGISTRED L No. 352

اہلحدیث

امرتسر

جلد ۴ — نمبر ۲۶

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔

(۳) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عـہ

والیان ریاست سے ۔ ۔ ۔ ۔

رؤسا و جاگیرداروں سے ۔ للعہ

عام خریداروں سے ۔ ۲ روپیہ

غیر ممالک سے ۔ ۵ شلنگ

ششماہی ۳ شلنگ

انڈیا والوں سے ۔ عـہ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو۔

یوم جمعہ - مورخہ ۲۸ صفر المظفر سنہ ۱۳۲۵ ہجری المقدس مطابق ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء

اقانیم ثلاثہ پر محققانہ نظر

(ماخوذ از عصر جدید)

اقانیم جمع اقنوم کی ہے یہ لفظ سریانی زبان کا ہے۔ اقنوم کے معنے اصل کے ہیں اور یہ مسئلہ مترادف مسئلہ التثلیث فی التوحید ہے سنہ ۳۲۳ مسیحی میں اعلام نصاریٰ نے یہ مسئلہ ایجاد کیا ہے۔ چنانچہ بحکم شاہ قسطنطین شہر نائس میں کمیٹی علماء نصاریٰ کی سنہ ۳۲۵ء میں محض اس غرض سے قائم ہوئی تھی۔ کہ مسئلہ تثلیث اور الوہیت مسیح کو طے کریں۔ چنانچہ طے ہوا۔ اور مذہب مسیحی کا یہ مسئلہ اصل اصول دین قرار پایا ہے۔

(۲) نالباً الوہیت مسیح کا مسئلہ نصاریٰ نے یہود سے اخذ کیا ہے کیونکہ وہ جناب عزیز کو ابن اللہ کہتے ہیں اور نصاریٰ ہم سواد یہود کے ہیں۔ اسی طرح اقانیم ثلاثہ کا مسئلہ جو ملک یونان و ہندوستان میں رائج تھا۔ نصاریٰ نے یہود سے یا یونان یا ہندوستان کے باشندوں سے اخذ کیا ہوگا۔

اسکی تحقیق کہ یونان و یہود سے یہ مسئلہ لیا گیا ہے یا ہندوستان سے لیا ہے بہت امر دشوار ہے جبکہ کتب سیر و تواریخ خاموش ہیں اور تمادی ایام مانع تحقیق ہے۔

حکماء موحدین یونان کی کوشش سے اقنوم ثلاثہ کی بنیاد ملک یونان میں متزلزل ہوئی ہے کیونکہ انہوں نے موجودات عالم کے وجود کی تقسیم بدین تفصیل کی ہے جسکا وجود واجب الذات ہے وہ واجب الوجود ہے جیسی مراد لگی ہے کہ جب تک وہ خالق عالم جسکا وجود واجب ہے (یعنی لازم ہے) نہ ہوتا تو عالم موجود نہ ہوتا۔ اور اگر موجود ہونا اُس کا ممتنع ہو۔ وہ ممتنع الوجود ہے۔ ورنہ ممکن الوجود ہے فلاسفہ قدیم کی اصطلاح میں ممکن وہ ہے۔ جو مسبوق بالعدم ہو۔ جس سے مراد اُن کی یہ ہے کہ ممکن قبل موجود ہونے کے معدوم تھا۔ مانند اس عالم کے کہ پیشتر معدوم تھا۔ پھر موجود ہوا ہے۔ اس لئے اس کو عالم حادث کہتے ہیں۔ پس لفظ ممکن و حادث مترادف المعنی ہیں ہنود کے مذہب میں اعلام براہمہ اقنوم ثلاثہ سے مراد۔ برہما۔ بشن۔ مہیش کو لیتے ہیں۔

ahmadimuslim.de

وہ ہر ایک کی خدمات جداگانہ رکھتے ہیں کوئی پیدا کرتا ہے کوئی مارتا ہے کوئی پرورش کرتا ہے +

علمائے نصاریٰ نے اقنوم ثلاثہ کی توضیح و تشریح بدیں طور کی ہے ۱۔ اگر ذات کا اتصاف ساتھ وجود کے ہو۔ وہ اقنوم پدری ہے ۲۔ اگر اتصاف ساتھ حیات کے ہو۔ وہ اقنوم روح القدس ہے ۳۔ اگر اتصاف ساتھ علم کے ہو وہ اقنوم پسری ہے المختصر اقنوم پدری سے مراد ذات واجب الوجود ہے۔ اور اقنوم پسری سے مراد مسیح ہیں اقنوم روح القدس سے مراد جبرائیل ہیں واجب الوجود قدیم بالذات ہے۔ اور مسیح اور روح القدس دونوں حادث بالذات ہیں مسیح انیس سو برس سے زیادہ زمانہ ہوا ہے کہ وہ حادث ہوئے ہیں۔ اور روح القدس مسیح سے زیادہ متقدم ہیں بہرکیف یہ دونوں حادث ہیں حادث و قدیم کا اتحاد عقلاً و نقلاً ممتنع ہے جبکہ دونوں جنسیت میں مغائر اور متناقض ہیں +

اس تمہید کے بعد مجھکو یہ ظاہر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ میں ناظرین کو آگاہ کروں کہ اس مسئلہ میں دو مطلب قابل توجہ ہیں۔

مطلب اول :۔ اقانیم سہ گانہ کی ماہیت و حقیقت کیا ہے؟ اس میں شک نہیں کہ جسکو نصاریٰ ساتھ اقنوم پدری کے تعبیر کرتے ہیں۔ وہ اس درجہ مجہول الکنہ والماہیت ہے کہ جسکی نسبت قرآن ہدایت کرتا ہے۔ اور فرماتا ہے الی ربک المنتہی (یعنی تم اپنے رب تک پہونچے کلام اور قیل و قال کو کوتاہ کرو)

مسلمانوں کا خدا وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے جسم و جسمانیت سے پاک و پاکیزہ ہے۔ نہ مکان رکھتا ہے نہ محل و مقام رکھتا ہے ہر جگہ موجود ہے اینما تولوا فثم وجہ اللہ بیمثال و بیمثل ہے کوئی شے اسکی مثل نہیں ہے۔ لیس کمثلہ شیء قادر و توانا اور قوی ہے ان اللہ علی کل شیء قدیر۔ نہ زن و فرزند رکھتا ہے لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا۔ قدیم بالذات اور ازلی و ابدی اور حی و مدرک اور علیم و حکیم اور خالق و رازق ہے مگر نصاریٰ کا اقنوم پدری بے رحم اور دیرپا اور عاجز و مجبور ہے اور صاحب زن و فرزند اور محل حوادث ہے مسیح کا یہ ارشاد ایلی ایلی لما سبقتنی (ترجمہ۔ اے میرے خدا اے میرے

خدا تو نے مجھے اکیلا چھوڑ دیا ہے۔ ان سب امور کی سے یہی کرتا ہم قادر ہوتا تو اکلوتے پسر کے استغاثہ کو سنکر مدد دیتا اور صلیب پر نہ دیتا اور تیس برس تک معمولی آدمیوں کی پیشہ نجاری نہ کرتا اور نہ کسی قسم کے کرامت و معجزے مسیح سے ظاہر ہونے دیتا۔ یہ ماہیت و حقیقت اقنوم پدری کی ہے +

مسیح اور روح القدس کی ماہیت و حقیقت حدوث و امکان ہے ان دونوں کے حالات خود دلائل حدوث ہیں +

مطلب دوم :۔ آیا اقانیم ثلاثہ کی عظمت و جلالت نصاریٰ کس درجہ کرتے ہیں۔ اقنوم پدری کی عظمت و جلالت مانند احاد الناس اور فرومن الافراد کے برابر تسلیم نہیں کرتے ہیں نصاریٰ جسقدر صفات منافی قدم ہیں وہ اقنوم پدری کی ثابت کرتے ہیں۔ اسکو محل حوادث قرار دیتے ہیں اور مجبور و عاجز اور صاحب عیال اسکو بتلاتے ہیں اضافت اقنوم کی طرف لفظ پدری کی منافی عظمت و جلالت خداوندی ہے۔

اقنوم پسری تیس برس تک نصاریٰ کا مسیح جسکو ساتھ اقنوم ابنیہ کی تعبیر کرتے ہیں خانہ نشین رہا۔ نہ اُس نے انجیل کی منادی سنائی اور نہ کرامت و معجزہ کو دکھایا نہ کوئی فرشتہ اس پر نازل ہوا ہے اور اپنے پسر سے نجاری کا پیشہ کرتا رہا۔ باب اول لوقا کا درس ۲۷ اور ۲۸ دیکھو۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُس نے یعنی خداوند مسیح نے نہ منادی منائی نہ کوئی کرامت دکھائی بلکہ اقنوم پدری نے بھی کو صلیب تک بلکہ بعد صلیب بھی بے خبری کی حالت میں ہر چند ایلی ایلی پکارا کیا کسی نے دادرسی نہیں کی۔ مدتوں صلیب پر لٹکا رہا۔ (قریباً یہی اعتراض اولیاء اللہ کی شہادت پر ہو سکتا ہے ایڈیٹر)

اقنوم روح القدس۔ یہ روح پاک رفیق و جلیس مدتوں شمعون کاہن کے یروشلم میں ساتھ ہے باب اول لوقا درس ۲۷ اور درس ۳۰ کو پڑھنا چاہئے جس میں صاف صاف لکھا ہے کہ روح القدس نے شمعون کاہن کو خبر دی تھی کہ جب تک تو خداوند مسیح کو نہ دیکھیگا نہ مریگا۔ اور باب دہم مرقس درس ۲۸ لغایت ۳۰ ملاحظہ ہو جسمیں لکھا ہے کہ روح ناپاک ہے۔ جو شمعون کاہن کے پاس تھی الحاصل اعلام نصاریٰ نے غور نہیں کیا کہ خالق عالم عزوجل

ahmadimuslim.de

نے کس درجہ جناب روح اللہ عیسی بن مریم علیہ السلام کے قبل عروج آسمانی اور بعد عروج کے اعانت انکی کے **واقعات قبل عروج** گہوارہ میں قدرت گویائی عطا کی ہے سورۂ مریم میں خدا فرماتا ہے قال انی عبد اللہ اتانی الکتاب وجعلنی نبیا (میں خدا کا بندہ ہوں مجھکو کتاب انجیل دی ہے اور مجھکو نبی گردانا ہے)

اس گویائی گہوارہ نے یہ فائدہ دکھایا کہ یہود کا اتہام ناز یبا رفع ہوگیا اور اس نمایاں کرامت کیوجہ سے سیدہ نساء عالم مادر جناب مسیح مقدس قرار پائیں اور صدہا مجذوم ومبروص وکور مادر زاد کو صحت ملی ہے +

بعد عروج کے واقعات سے عظمت وجلالت حضرت مسیح علیہ السلام کی یہ ظاہر ہوئی کہ فرقہ یہود کا پسپا ہوا۔ اور دین مسیحی ملک ملک کے سکان جیسے رعایا ویسے برایا جو سلطان دین حق پر ایمان لائے اور نجات ابدی پائی +

اکثر فرق مسیحی قائل عبودیت مسیح اور عروج مسیح اور نبیت مسیح کے ہیں جنکی توضیح بعد کو انشاء اللہ کرونگا۔ اسلام تنہا مدعی نہیں ہے گو اسلامی آسمانی کتاب جسکا نام قرآن پاک ہو وہ وحدانیت خدا اور عبودیت مسیح کو ثابت کرتا ہے لیکن مخالفین قرآن مجید اسکو تسلیم نہیں کریں گے۔ لہذا میں اس مقام پر بعض کتب عہد عتیق کی عبارت پر اکتفا کرتا ہوں جنمیں کچھ گنجائش قیل وقال نہیں ہے۔

کتاب لیسعیاہ نبی (۶) رب الافواج فرماتا ہے کہ میں اول ہوں اور میں آخر ہوں۔ کتاب مذکور ... تم جانو اور مجھپر ایمان لاؤ اور سمجھو کہ میں وہی ہوں۔ مجھسے آگے خدا نہ تھا اور میرے بعد کوئی نہ ہوگا۔

باقی کتاب استثنا اور کتاب یوشع اور شمویل وسلاطین شہادت دیتی ہیں کہ خدا واحد یگانہ ہے۔ باوجودیکہ یہ کتب سماوی وحدانیت کی شہادت دیتے ہیں اور ان کتب کو بیبل میں داخل جانتے ہیں تاہم مشرک کہلاتے سکتے ہیں۔ والسلام علی من اتبع الہدی ۔ سید محمد رضا ترمذی بلگرامی

اڈیٹر صاحب اہل فقہ جواب دیں

۔۔ فروری کے پرچہ میں ہم نے اس عنوان سے ایک سوال کیا تھا جسکا جواب آجتک اہل فقہ نے نہ دیا۔ اس لئے ہم بغرض یاد دہانی اس سوال کو لکھتے ہیں شائد اڈیٹر صاحب توجہ فرماکر جواب عنایت کریں۔ وہ سوال یہ ہے :۔

"اہل فقہ کے ہر ایک نمبر میں لکھا ہوتا ہے۔ الجرح علی البخاری یعنی امام بخاری کی عیب شماری جس سے نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ اہل حدیث کا اڈیٹر اس کے نامہ نگار امام بخاری کو معتبر اور ثقہ نہیں جانتا تو ہم اڈیٹر اہل فقہ انکی سے صفحہ پر لکھتا ہے کرتے ہم پر یہ بہتان ہے کہ ہم امام بخاری کی توہین کرتے ہیں" اچھا تو اب سوال یہ ہے کہ جس طرح الجرح علی البخاری لکھنے سے آپ توہین بخاری نہیں کرتے۔ کیا کسی غیر حنفی مثل شافعی حنبلی وغیرہ کا بھی حق ہے کہ الجرح علی ابی حنیفہ کے عنوان سے امام ابوحنیفہ مرحوم کے قبائح اور عیوب شمار کرے تو پھر آپ ایسے شخص کو امام کی توہین کرنیوالا تو نہ جانینگے؟ مہربانی سے دو حرفہ جواب دیں؟ (اڈیٹر)

امام بخاری کی توہین کرنیوالا کون ہے؟

بعد سلام اینکہ عرصہ ہوا کہ ایک خط جسکی نقل ذیل میں ہے ہمنے اڈیٹر اہل فقہ کو لکھا تھا مگر اس نے کچھ خیال نہیں کیا۔ اس لئے حضور کو تکلیف دیتا ہوں کہ براہ مہربانی اپنے اخبار اہل حدیث میں اس کو شائع کرادیجئے ۱۵۔ مارچ ۱۹۱۴ء سے معلوم ہوا کہ کسی شخص نے حضور کو لکھا ہے کہ اڈیٹر اہل فقہ کا جواب لکھنے کیجئے[1] اور آپنے بھی اس مشورہ کو منظور کیا جناب من ہمارا خیال تو یہ ہے کہ اہل فقہ کا جواب ہمیشہ دیا جاوے اگر نہ دیا جاویگا۔ تو اور شیر ہو جائیگا۔ آپ ضرور اس کا جواب دیا کیجئے امید ہے کہ اور لوگ بھی رائے دینگے + راقم کریم الدین از سیلان

امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنے پر ایک عمدہ بحث

(از مولوی عبد العظیم صاحب حیدرآبادی)

ایک پرچہ اہل فقہ مورخہ ۵ محرم کا میری نظر سے گذرا۔ اس میں ایک فاضل نامہ نگار کا مضمون بایں عنوان دیکھنے میں آیا (امام کے پیچھے قرأت نکرنے پر ایک عمدہ بحث) مگر ناظرین کو دیکھتے ہوئے بار بار ہنسی بھی آتی تھی اور ایک وجہ سے رونا بھی۔ ہنسی تو اس وجہ سے کہ ان اہل الرائے کو اہل حدیث کے مقابلہ میں آکر

[1] جواب دینے سے نہیں روکا بلکہ اہل فقہ کی طرح لکھنے سے روکا ہے (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

ہوسکے کتنی دقتیں پیش آتی ہیں کہ انشاء اللہ جب اہل حدیث اہل فقہ سے مقابلہ کرنے لگا تو میاں جی چوکڑی بھول گئے۔ کچھ بھی سند ہاتھ نہیں لگتی۔ تقریریں جتنی بے ربط ہوتی ہیں۔ وہ سب پریشان اور رونا اس وجہ سے کہ ان لوگوں کو فقہ ہی مبارک ہو۔ یہ اپنی بے مذاق علم حدیث میں بحث کرنے آتے ہیں افسوس کہ بوجہ بے سمجھی کہیں تو حدیث کا مطلب غلط تحریر کر دیتے ہیں۔ کہیں صاف حدیث ہی سے انکار کر دیتے ہیں اور کہیں حدیث کے ایک آدھ لفظ کو چھپا دیتے ہیں جیسے ہم ابھی اس مضمون میں اہل فقہ کو فاضل نامہ نگار کا شکوہ کرکے کہنا نا ثابت کریں گے +

اہل فقہ کے کہنی والو۔ جب تم نے دعوی کر لیا کہ فقہ ہی حدیث ہے تو پھر تم حدیث کو اپنے دلائل میں کیوں پیش کرتے ہو۔ تمہاری عمر تو فقہ ہی میں گذری پھر حدیث پاک کو تم نے کیا سمجھا جو بحث کر کے اس سے استدلال کیا۔ ابھی ذرا احادیث کو تو کسی محدث سے نکالو۔ پھر آنکر ایسے سوالات کرو اگر احادیث تمہارے نکلے ہوتے تو کبھی اتنی لغزشیں تم کو نصیب نہ ہوتیں۔ دیکھئے اول تو فاضل نامہ نگار نے سورہ فاتحہ خلف الامام نہ پڑھنے پر اس آیت کو پیش کیا ہے جس کا جواب بارہا دیا گیا۔ وہ یہ تھا۔ اذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلکم ترحمون۔ یہاں تو اس کا جواب صرف اتنا دیکر چلتا ہوں کہ اس آیت سے سورہ فاتحہ مستثنیٰ ہی رہیگا (مطمئن رہئے ابھی آئندہ اس آیت کا پورا تسلی بخش جواب دونگا)۔

اس آیت کے پیش کرنے کے بعد فاضل نامہ نگار نے نسائی کی یہ حدیث پیش کی ہے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذا کبر فکبروا واذا قرأ فانصتوا واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللھم ربنا لک الحمد۔ اس حدیث کے اس ٹکڑے واذا قرأ فانصتوا سے اپنا مطلب نکالنا چاہا ہے۔ سنئے اس حدیث میں تعلیم اس بات کی ہے کہ رکوع تکبیر وغیرہ سب موافق امام کے کریں۔ رہا وہ لفظ واذا قرأ فانصتوا یہ بھی صحیح ہے یعنی جب امام قرات شروع کرے تو تم خاموش رہو الحمد للہ کہ اہل حدیث اس کے سچے عامل ہیں کیونکہ سورہ فاتحہ نفس ہی میں پڑھا کر لیتے ہیں نہ پکار کر اور جو انہیں اور ان کے مقابلہ پر یہ آیت پیش کی جاتی ہے سخت غلطی ہے اس لئے کہ سکوت اور انصات اسی شخص کو ہے جو آواز کرے۔ اور نفس میں سورہ فاتحہ پڑھنے کی نہ اس حدیث نے نفی کی

ہے۔ نہ ہی آیت بالا میں بلکہ دیکھو حدیث مسلم سے سورہ فاتحہ کا نفس میں پڑھنا معلوم ہوتا ہے اور یہ حدیث مسلم کی اس حدیث نسائی کو واضح کر دیتی ہے عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی صلوۃ لم یقرأ فیھا بام القرآن فھی خداج ثلاثا غیر تمام فقیل لابی ھریرۃ انا نکون وراء الامام فقال اقرأ بھا فی نفسک۔ یہ دو نفس حدیثیں یعنی نسائی کی وہ حدیث اور مسلم کی یہ حدیث دونوں ابوہریرہ کی روایت سے ہیں۔ حدیث نسائی مجمل ہے مسلم کی یہ حدیث اس کی مفسر ہے۔ اگر حدیث نسائی کو مجمل نہ جانیں اور اسکو مفسر تو ابوہریرہ کا کلام دو طرح سے کہنا لازم آئیگا اور یہ منصب اہلحدیث کا نہیں۔ اس لئے دو حدیثوں میں تطبیق دیا کرتے ہیں۔ نیز اس حدیث مسلم کا ترجمہ یہ ہے کہ حضرت نے تین بار فرمایا۔ جو شخص نماز پڑھے اور سورہ فاتحہ کو نہ پڑھے۔ تو نماز اس شخص کی بیکار ہے اور نماز غیر تمام ہوگی جب یہ حدیث سنی گئی تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ اے ابوہریرہ کیا ہم امام کے پیچھے ہوں۔ تب بھی سورہ فاتحہ پڑھیں۔ ابوہریرہ نے کہا۔ ہاں نفس میں پڑھ لیا کرو۔ یہ حکم ابوہریرہ کا اسی لئے تھا کہ نفس میں پڑھنے سے نہ وہ آیت صادق آتی ہے نہ راوی کی دوسری روایت تناقض ہوتی ہے۔ اگر ہمارے اس استدلال سے انکار ہے۔ تو ہمیں سمجھائیے کہ ایک روایت ابوہریرہ کی نسائی میں ایک طرح سے کیسے وارد ہے اور مسلم میں ایک طرح سے کیسے۔ ہمارے نزدیک تو دونوں حدیثیں در اصل ایک ہی ہیں اگر کوئی عالم سمجھدار ہو تو سمجھے کہ ہم کیا سمجھیں گے اور پھر دوسری حدیث جو ابن حمید بیہقی کی ابی العالیہ سے نقل کیا کہ صحابہ سب سکوت کرتے تھے۔ وہ میرے پاس بھی جواب ہے کہ بیشک صحابہ سکوت فرماتے ہونگے۔ اسی طرح اہلحدیث بھی سکوت ہی کرتے ہیں کب وہ آواز کے ساتھ پیچھے امام کے قراۃ فاتحہ کرتے ہیں۔ خدا سمجھ کر تقریر کرو۔ تقریر میں اتنے پریشان نہ ہو جاؤ اور حدیث عبادۃ ابن [illegible] بحث کی پیش کی ہے۔ لا یقرءن احد منکم شیئا اذا جہرت بالقرآن یہ حدیث دارقطنی کی روایت سے ہے خود نامہ نگار نے لکھا ہے قال الدارقطنی رجالہ کلھم ثقات۔

ہم نے جہاں کہ اتنی عبارت ہے اسی جگہ دیکھا تو حدیث عبادۃ ابن صامت کی اس طرح نہیں پائی جس طرح کہ نامہ نگار نے لکھا تھا۔ بلکہ وہاں کی عبارت پوری ہم نقل کرتے ہیں عن عبادۃ ابن الصامت قال لا یقرءن احد منکم شیئا من القرآن اذا جہرت بالقراءۃ الا بام القرآن قال الدارقطنی رجالہ کلھم ثقات

نوٹ
آج کل کے یہ عام تعلیمیافتہ نوجوان تجارت کو حقارت [illegible] ہیں اور کوئی شخص ایک حد تک نوجوانوں کے لئے [illegible] کرنے کو نا مناسب [illegible] ہے ایک دکان [illegible] باری کی [illegible] بساطی مال جیسے چاقو قینچیاں شیشہ موم بتیاں [illegible] بٹن ربن [illegible] [illegible] پوڈر [illegible] وغیرہ دکانوں کے [illegible] ہیں [illegible] لاہور [illegible] خود ہماری [illegible] ہیں [illegible] دکان سی [illegible] نوٹ ہماری [illegible] کیجاتی ہیں [illegible] ولایتی جرابیں [illegible]
المشتہر
[illegible] بازار

ترجمہ۔ کوئی تم میں جب امام قرءۃ شروع کرے تو کچھ بھی نہ پڑھے مگر ام القرآن یعنی سورۂ فاتحہ۔ نامہ نگار نے صرف اپنی چالاکی سے اپنا مطلب نکالنے کے لئے الا بام القرآن کو چھپا دیا (تلفّ) اور سنو جیسے اس حدیث کے لفظ شیئاً سے سورہ فاتحہ مستثنیٰ ہے اسی طرح حدیث مسلم لا قرءۃ مع الامام فی شئی سے بھی سورہ فاتحہ مستثنیٰ ہی ہے آپ اس کو حدیث بالا پر قیاس کیجیئے کیونکہ اس میں بھی لفظ شئی ہے اس میں بھی لفظ شئی مگر وہ حدیث واضح ہے جس میں ایک دو الفاظ حدیث مسلم سے بڑھے ہوئے ہی ہیں اور اس میں سورۂ فاتحہ کا استثناء بھی ظاہر ہے اور جو حدیث نقل کیا ہے کہ آنحضرت نے نماز پڑھنے کے بعد پوچھا کس نے میرے پیچھے قرأۃ کی پھر آپ نے کہا کہ کیا تو مجھ سے جھگڑتا ہے۔ اے سنو بھائی ہوا انصاف سے سنو۔ وہ صحابی آواز سے پیچھے حضرت کے پڑھتے تھے جبھی آنحضرت نے آواز کو سنکر ممانعت فرمایا کہ آواز سے کوئی خلف امام نہ پڑھے نہ آپ نے یہ ممانعت کیا کہ نفس میں بھی نہ پڑھے۔ اور جو عمران بن حصین سے حدیث نقل کیا ہے کہ نماز ظہر۔ عصر میں پیچھے آنحضرت کسی نے سبح اسم ربک الاعلی پڑھا تو آپ نے سنکر منع کیا۔ میں نہیں سمجھتا کہ نامہ نگار کیوں یہ حدیث کو اپنے دلیل میں لایا ہے حالانکہ ان کا کوئی مطلب اس سے نہیں نکلتا۔ سچ ہے اہلحدیث کے مقابلہ میں آتے ہوئے پریشان رہجاتے ہیں۔ اس حدیث میں سبح اسم ربک الاعلی سے ممانعت ہو نہ سورہ فاتحہ سے۔

ہم تبتک تو انہیں کے پیش کردہ دلائل کا رد کرتے آئے مگر اب یہاں سے قرأۃ فاتحہ خلف امام کو ثابت کرتے ہیں اپنے اس ثبوت کے وقت ان کی اس پیش کی ہوئی آیت اذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا لعلکم ترحمون :- ہی سے قرأۃ فاتحہ خلف امام کو ثابت کرتے ہیں ذرا یہاں آپ ناظرین غور اور انصاف سے ملاحظہ کریں۔ پہلے تو ہم کہتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ اس کا محل نزول اور ہے مگر مجبوری تسلیم کرتے ہیں کہ یہ آیت نماز ہی کے لئے مخصوص ہے۔ یاد رکھو اس آیت کو پوری نقل کر دینے سے ہمارا مدعا بر آجاتا ہے اور ہماری دعوی اچھی طرح ثابت ہوجاتا ہے اور احادیث صحیحہ واردہ اس آیت کے بالکل مطابق بن جاتی ہیں آیت پوری نویں سپارہ میں یوں ہے وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ذرا آپ لوگ غور سے سمجھیں۔ تو ثبوت قرأۃ فاتحہ خلف امام پر یہ آیت کافی دلیل بن جاتی ہے ارشاد ہے جب قرآن پڑھا جاوے تو سنتے رہو اور خاموش ہوجاؤ۔ شاید تم کو رحم ہو۔ اب یہاں سے ارشاد ہوتا ہے کہ کہیں اس آیت کے دیکھتے ہی سورۂ فاتحہ خلف امام کو بھی چھوڑ دو گے نہیں نہیں بلکہ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً تیرے پروردگار کا ذکر نفس میں کر۔ اب اس جگہ حدیث ابی ہریرہ کو جو مسلم سے میں نے نقل کرایا ہے نکالئے تو بالکل اس آیت کے مطابق ہوجائیگا اور فرمان ابوہریرہ کا اقرأ بہا فی نفسک بالکل اس آیت کے موافق۔ اور تشریح کی جاتی ہے کہ ہمارے ارشاد فاستمعوا لہ وانصتوا سے مراد کیا ہے دون الجہر من القول پکار کر کچھ نہ پڑھیں۔ آہستہ نفس میں پڑھنے کی ممانعت نہیں۔

اور تشریح ہوتی ہے بالغدو والاٰصال صبح کے وقت، اور مغرب اور عشا میں۔ اس کا مطلب یہ کہ یہ نمازیں ہیں انہیں میں امام کہ جہر سے پڑھتا ہے تو تم فاستمعوا الخ سے سورہ فاتحہ چھوڑ دو گے بلکہ تم جہری نمازوں غدو و آصال میں بھی برابر نفس میں ذکر خدا کرو۔ یعنی دوسرے الفاظ میں سورہ فاتحہ پڑھو۔ (تفسیر کبیر ملاحظہ ہو۔ ایڈیٹر)

اور زیادہ تشریح ہے ولا تکن من الغافلین کہیں لا تقربوا الصلوٰۃ کے مثل صرف اذا قرئ القرآن الی۔ ترحمون کو دیکھ لیکر سورہ فاتحہ سے غافل ہوجا ولا تکن من الغافلین (اس پر نظر بار بار ڈالئے اس کو اچھی طرح ذہن نشین کیجئے) چلو ہمارا مطلب اس آیت سے الحمد للہ بہت اچھی طرح نکل آیا کہ سورہ فاتحہ کو جہری میں پڑھنا مقتدی پر لازم ہے۔ اب امید ہے کہ اہل فقہ کمپنی پھر کبھی اس آیت کو اپنی دلیل میں پیش نہ کریگی۔ (ان شاء اللہ تعالیٰ) اب احادیث اس کے ثبوت میں پیش کئے جاتے ہیں۔ بخاری۔ ابن ماجہ وغیرہ میں ہے لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب جو شخص سورہ فاتحہ کو نہ پڑھیگا اس کی نماز نہ ہوگی لفظ مَن میں مقتدی امام سب داخل ہیں۔ دوسرا ابن ماجہ میں ہے کل صلوٰۃ لا یقرأ فیہا بام الکتاب فہی خداج ہر نماز جسمیں سورہ فاتحہ نہ پڑھی جاوے بیکار ناقص ہے کل صلوٰۃ میں فرض۔ سنت سب داخل ہے۔ تیسرا عبادہ ابن صامت سے مروی ہے۔ قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبح فثقلت علیہ القرأۃ فلما انصرف قال انی اراکم تقرءون وراء امامکم قال قلنا یا رسول اللہ قال لا تفعلوا

بحث تناسخ قیمت ۳ر نماز اربعہ یعنی ہندوؤں۔ آریوں۔ عیسائیوں۔ اور مسلمانوں کی نمازوں کا مقابلہ قیمت ۲ر منیجر

ahmadimuslim.de

کلا جام القرآن - ترجمہ حضرت صبح کی نماز پڑھا رہے تھے اور پیچھے کچھ صحابہ پڑھ رہے تھے جس سے آپ کو بار ہو رہا تھا - جب حضرت نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ کچھ پڑھتے ہو ہرگز ایسا نہ کرنا - مگر سورہ فاتحہ پڑھ لینا - اس حدیث میں بیٹھے آنحضرت کا حکم رہا ہے کہ کچھ نہ پڑھیں مگر سورہ فاتحہ کو - اس حدیث میں صحابہ کا پڑھنا آواز سے تھا جبھی تو ثقلت علیہ القرءۃ - قراۃ لوگوں کی آپ پر بھاری ہوئی - ناظرین اس حدیث سے بڑھکر اور کونسی واضح حدیث دکھاؤں - کتنا کھلا حکم آنحضرت کا ہے - ماشاء اللہ اور مزید اطمینان کے لئے سنئے جزء القراۃ میں حضرت امام ہمام بخاری رضی اللہ تعالے عنہ نے کالاتے عن رجل من اصحاب النبی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلکم تقرءون والامام یقرء قالوا انا لنفعل قال لا الا ان یقرء احدکم بفاتحۃ الکتاب - صححہ ابن حبان والحاکم والبیہقی وقال الحافظ ابن حجر اسنادہ حسن ترجمہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ تم لوگ شاید میرے پیچھے کچھ پڑھتے ہو - صحابہ نے عرض کیا کہ ہم پڑھا کرتے ہیں آپ نے فرمایا دیکھو صرف سورہ فاتحہ پڑھ لیا کرو اور کچھ نہ پڑھنا - یہ بھی حدیث کیسی صاف ہے - حضرت احمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی طرح نقل کیا ہے -

اور لیجئے کلا تجزی صلوٰۃ لا یقرء فیہا بفاتحۃ الکتاب - یعنی نماز جب تک پوری نہیں ہوتی جب تک کہ سورہ فاتحہ نہ پڑھیں اس حدیث کو نووی نے نقل کرکے لکھا ہے ہذا مذہب مالک والشافعی وجمہور العلماء من الصحابۃ والتابعین فمن بعدہم یعنی امام مالک امام شافعی تمام صحابہ تابعین تبع تابعین کا یہی مذہب تھا کہ سورہ فاتحہ خلف امام کو واجب سمجھتے تھے - اب ہم کہاں تک نقل کرتے جائیں - جتنے نقل کئے جائیں اتنے تھوڑے ہی ہیں -

میرے پیارے احباب ہماری اس مختصر تقریر سے بھی آپ اچھی طرح کافی طور پر اپنے مطلب کو یعنی سورہ فاتحہ خلف امام کو پا سکتے ہیں - اے میرے بھائیو آخری التماس تمہاری خدمت میں یہ ہے کہ بار بار ہماری تقریر کو غور سے دیکھو اور سورۃ فاتحہ خلف امام کو نہ چھوڑو ورنہ تمہاری نماز بیکار رہیگی - ہمہ شما کا دھوکا کھا کر نماز برباد نہ کر لو -

ہر آنچہ شرط وفا بود با تو میگویم
تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

حدیث نبوی اور تقلید شخصی قابل دید کتاب ہے قیمت ۲ر میں منحصر

روح و مادہ

اہل علم پر مخفی نہیں کہ موت اور حیات دونوں مخلوق ہیں اس لئے کہ موت قسیم یعنی ہمرتبہ اور جوڑ ہے حیات کا اور حیات کو سقراط نے محدود اور موجد بقا و فنا کہا ہے ملل و نحل جلد ثانی صفحہ ۴ اور یہ اوصاف بقول حکیم فلوطرخیس اس چیز کے ہیں جو ازلی نہیں - ملل و نحل جلد ثانی صفحہ ۱۰۱ - اور جو چیز ازلی نہیں مخلوق ہے - علاوہ بریں ہماری حیات اللہ تعالے کی حیات سے مغایر ہے چنانچہ سقراط نے کہا ہے کہ باری تعالے کی حیات اس کی ذاتی ہے اور ہماری حیات ہماری ذاتی نہیں ملل و نحل جلد ثانی صفحہ ۲۰ - اس لئے کہ اس پر فنا آتی ہے اللہ تعالے کی حیات پر فنا نہیں آتی اور ظاہر ہے کہ فنا اسی کو ہے جو مخلوق ہے - ارسطو نے کہا کہ بدن کے پیدا ہونے کے وقت روح پیدا ہوتی ہے اور بدن کے وجود سے پہلے ہونا ممکن نہیں - ملل و نحل جلد ثانی صفحہ ۱۳۳ - اور جب روح مخلوق ہوئی تو حیات کے مخلوق ہونے میں کیا کلام رہا اور جب حیات کا مخلوق ہونا ثابت ہوا تو موت جو اس کا قسیم یعنی ہم پلہ اور جوڑ ہے یا یوں کہو کہ حیات کی ضد ہے اور جس چیز کے واسطے ضد ہو وہ حادث ہے کیونکہ ضد و ند کا نہ ہونا صرف باری تعالے کے لئے خاص ہے - تو اب یہ آریہ پارٹی کا کہنا کہ مادہ اور روح قدیم ہے اس کی ترکیب سے جہان نمایاں ہو جاتا ہے اور تفرق سے عالم تباہ اور فنا ہو جاتا ہے خدا تعالے کی قدرت یا حکم کو اس میں دخل نہیں ہے اور قیامت کے منکر ہیں اور ویدوں کی درافشانی یوں ہوئی کہ پرمیشور کے اعضا اور اجزا ہی جہان بن گئے ہیں - اس کا منہ برہمن بن گیا - ہاتھ راجپوت بن گئے - سر آسمان بن گیا - آنکھیں تارے بن گئے - رانیں کاشتکار بن گئے - پیر چمار بن گئے جیسا کہ وید کے پرش سکت میں ہے اللہ تعالے نے فرمایا کہ کہاں بہکتے پھرتے ہو سیدھی بات کیوں نہیں کہتے کہ اللہ تعالے سب کا خالق مالک ہے جس عقل پر تم مغرور ہو اس سے کچھ بھی کام نہیں چل سکتا چنانچہ ظاہر ہے کہ سب کے سب عقلمندی کرتے ہو پھر سب کی ایک بات کیوں نہیں اور جب اختلاف ہے تو سچا کون ہے اور سب سچے ہیں تو یہ محال عقلی ہے اور اگر تعدد حق کا ممکن ہے تو پھر یہ بھی ممکن ہے کہ تمہارے مخالف بھی حق پر ہوں پھر دوسروں کا ابطال کیوں کرتے ہو - پس اس گرداب میں فلاسفروں کے نزدیک آسمان کوئی چیز نہیں اور خود پنڈت دیانند نے ستیارتھ پرکاش میں آسمان کے وجود کا انکار کیا ہے اور ویدوں نے بتلایا کہ پرمیشور کا سر

ahmadimuslim.de

آسمان بن گیا اگر وید کو سچا کیا تو یہ مصیبت ہے کہ قرآن کی تصدیق لازم آئی اور پنڈت جی بے علم ٹھہرے اور اگر فلسفہ اور پنڈت سچے ہیں تو وید خلاف عقل اور غلط ٹھہرا اور خلاف عقل اور غلط چیز پر ایمان لانا درست نہیں پس ہندو دھرم سے ناتہ توڑنا پڑے اور اگر تم نے اپنے آپ کو بنایا تو معدوم کو موجود قرار دیا اور یہ عند العقل محال ہے اور اگر پرمیشور و روح و مادہ تینوں چیزیں قدیم ہیں پرمیشور نے روح اور مادہ پر قبضہ پا کر ان کی ترکیب سے جہان بنانا شروع کر دیا ہے تو یہ بھی پوچ قول ہے کیونکہ برابر کی تین چیزوں میں سے ایک کا دو پر غالب آ جانا خلاف عقل ہے کیونکہ ترجیح بلا مرجح لازم آتا ہے اور یہ سب باطل۔ نیز بدوں کسی حق کے کسی شے پر قبضہ و تصرف کر لینا ظلم ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی ذات کی طرف ظلم کی نسبت نہیں ہو سکتی۔ علاوہ بریں عند العقل اس امر پر کونسی دلیل قائم ہے کہ پرمیشور نے روح و مادہ پر قبضہ و تصرف کر رکھا ہے ممکن ہے کہ روح نے مادہ اور پرمیشور پر قبضہ کر کے ان دونوں کی ترکیب سے جہان کو بنا رکھا ہو اور ممکن ہے کہ مادہ نے روح اور پرمیشور پر قبضہ پا کر ان دونوں کے جوڑ توڑ سے جہان بنا رکھا ہو۔ اگر کہیں کہ مادہ میں تو جان و شعور نہیں جیسا کہ ذرات کے ..... مشاہدہ سے معلوم ہوتا ہے۔ اور روح بدن میں آتی جاتی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تصرف کرنے والا پرمیشور ہے تو جواب دینے والا کہہ سکتا ہے کہ تم کہتے ہو کہ ذرات مع اپنی صفات کے قدیم ہیں چنانچہ ستیارتھ پرکاش میں زور و شور کے ساتھ اس کی بحث موجود ہے پس جسطرح ذرات میں ترکیب سے مجرد ہونے کے وقت ان کی صفات موجود غیر محسوس ہیں اسی طرح ممکن ہے کہ ان میں شعور وغیرہ بھی موجود ہو نا محسوس ہو اور بدن میں آنے جانے والے کو روح مشہور کر رکھا ہے اس پر کونسی دلیل ہے ممکن ہے کہ یہ شہرت غلط ہو اور وہ حقیقت میں پرمیشر ہو جیسے آسمان مشہور ہے اور تمہارے استاد فلاسفر کہتے ہیں کہ یہ شہرت غلط ہے اور آسمان کوئی چیز نہیں اور تم نے ان کے قول کی خاطر اس شہرت کو جھوٹ قرار دیدیا اسی طرح بدن میں آنے جانیوالی یا موجب حیات کے روح ہونے کی شہرت کو ہم نے جھوٹ قرار دیدیا۔ اور یوں کہتے ہیں کہ بدن میں آنے جانیوالے کا نام پرمیشور ہے اور اجسام کی ترکیب پرمیشر اور مادہ سے ہوتی ہے اور ترکیب دینے والے کا نام روح ہے۔ یا یوں کہہ سکتے ہیں کہ انہیں لوگوں کا قول بہت ٹھیک ہے جو روح اور مادہ کو مخلوق بتاتے ہیں کیونکہ جب پرمیشر کو ان پر قبضہ کر لینا جائز ہے تو پیدا کرنا کیوں جائز نہیں۔ غیر مخلوق چیز پر بدوں استحقاق قبضہ کرنے میں تو ظلم کا شبہ ہے۔ اور اللہ تعالےٰ اس سے پاک ہے اور خالق کہنے میں کوئی خدشہ نہیں کیونکہ اس کو خالق مالک سب ہی کہتے ہیں کوئی خوشی سے کہتا ہے کوئی لاچاری اور رسم سے کہتا ہے۔ دیکھو اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ کھیتی اور پھل پھول کی پیداوار اور بارش کا ہونا اور اس کی کمی بیشی وغیرہ جو ہمیشہ ہوتی رہتی ہے ان میں سے کسی چیز کو اپنی خیالی عقل کے قاعدے اور ضابطے میں محدود کر کے دکھلاؤ تو یہی بات ہے کہ یہ چیزیں کسی قاعدے میں محدود نہیں ہو سکتیں یعنی کوئی شخص ایسا کوئی قانون نہیں بیان کر سکتا کہ یہ کارخانے اسی کے موافق ظہور میں آتے رہیں کبھی اس کا خلاف نہ ہو۔ چنانچہ ظاہر ہے کہ اگر یہ بات ممکن ہوتی تو قحط سالی اور فراخ سالی اور بارشیں وغیرہ کے بارے میں جوتش والوں کی صدہا پیشگوئیاں غلط نہ نکلتیں کھیتی اور میوہ جات پھل پھول وغیرہ کی پیداوار میں بڑی بڑی تدبیریں اور محنتیں صدہا ہزارہا دفعہ رائگاں نہ جاتیں اور چیزیں تو بھلا غیر ہیں خود انسان کی پیدائش کو دیکھو کوئی تو ہمیشہ تدبیریں اور طرح طرح کے معالجے کرتا ہے لیکن ایک بچہ بھی پیدا نہیں ہوتا۔ کسی کے اس کثرت سے اولاد ہوتی ہے کہ گھبرا جاتا ہے اور چاہتا ہے کہ اولاد نہ ہو لیکن ہوتی ہی رہتی ہے۔ کسی کے برابر پیدا ہوتی رہتی ہے اور زندہ نہیں رہتی کسی کے لڑکیاں ہوتی ہیں لڑکا ایک بھی نہیں ہوتا کسی کے صرف لڑکے ہوتے ہیں لڑکی ایک بھی نہیں ہوتی پھر ان کے خوبصورت۔ بدصورت اور ذہین و غبی وغیرہ ہونے میں نہ ماں باپ کا اختیار نہ کسی حکیم و ڈاکٹر کا۔ اس سے بھی بڑھکر یہ بات ہے کہ ہزاروں مرتبہ دیکھا سنا جاتا ہے کہ انسان خود اپنے کھانے پینے۔ سونے۔ جاگنے وغیرہ بہت سی باتوں میں حیرانی پریشانی اٹھاتا ہے اور بڑے بڑے طبیب و ڈاکٹر طرح طرح کی تدبیریں کر کے تھک جاتے ہیں مگر اس کی اصلاح نہیں ہوتی اور طبیب و ڈاکٹر بے ساختہ کہہ اٹھتے ہیں کہ خدا جانے کیا بات ہے اگر نہیں بھی کہیں تاہم بات یوں ہی ہے کیونکہ جو کسی کا معالج ہے اس سے نہیں ہو سکتا کہ نقصان کو اور اس کی اصلاح کو جانے اور عمل میں نہ لاوے شاذ و نادر کہیں بدبختی کا بھی موقع ہو لیکن ہزاروں جگہ تو ایسی ہی ہوتی ہیں جہاں بدنیتی ممکن نہیں پس لامحالہ ماننا پڑیگا کہ طبیب و ڈاکٹر نے اس نقصان کو اور اس کی اصلاح کو نہیں سمجھا اور خود دیکھ لو کہ شیخ بو علی سینا ایسا شخص

ahmadimuslim.de

کہ بڑے بڑے حکماء کا معتمد اور مستند بلکہ پیشوا سمجھا گیا ہے۔ ملل ونحل جلد ثانی صفحہ ۵۔ علاوہ بریں ان کا یہ شعر مشہور ہے ؎

ہرگز دل من ز علم محروم نشد + کم بود ز اسرار کہ مفہوم نشد
ہفتاد و دو سال فکر کردم شب و روز + معلوم شد کہ ہیچ معلوم نشد

یعنی میں نے بہت علوم حاصل کئے اور بہت باریکیاں اور اسرار معلوم کئے لیکن بہتر سال کی جانکاہی اور محنت کے بعد یوں سمجھ میں آیا کہ معلومات الٰہی میں سے ابھی تک کوئی حصہ بھی معلوم نہیں ہو چکا۔ اب غور کا مقام ہے جو عقل و علم اپنے جیسی حالات جاننے سے عاجز و قاصر ہے کیا اس کو یہ حق ہے کہ زمین و آسمان اور موت و حیات اور حشر و نشر اور دوزخ و جنت وغیرہ کے بیانات قرآنی کا اس بنا پر انکار کر دے کہ عقلی دلائل کے خلاف ہے لہٰذا تسلیم کے قابل نہیں۔ استغفر اللہ کیا ہماری عقل اور کیا اس کے دلائل۔ اور اس بحث میں یہ بات بھی نقل آئی کہ تناسخ جسکو ہندی میں آواگون کہتے ہیں مقتدایان فلسفہ کے قول سے وہ بھی رد ہوا کیونکہ بقول ارسطو جسم کی روح اسی وقت پیدا ہوتی ہے جسوقت وہ جسم پیدا ہوتا ہے۔ ملل ونحل جلد ثانی صفحہ ۲۱۲۔ اور ارسطو اس کے استاد افلاطون دونوں کا قول ہے کہ جسم سے جدا ہونے کے بعد بھی اس خاصیت کے ساتھ باقی اور قائم رہتی ہے جو اسکو جسم کے ملنے سے حاصل ہوئی ہے۔ ملل ونحل جلد ثانی صفحہ ۲۲۳ جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ جو روح ایکمرتبہ کسی جسم میں داخل ہو چکی اس کا دوسرے اجسام میں جانا محال ہے کیونکہ ایک جسم میں بہت سی روحوں کا جمع ہونا اور ایک جسم میں آدمی کا ایک وقت میں موجود ہونا اور صدہا ناموں سے اسکو نامزد کرنا صحیح ٹھیریگا اور یہ ممکن نہیں پس ثابت ہوا کہ جو روح ایکدفعہ کسی جسم میں رہ چکی ہے۔ وہ دوسرے جسم میں اپنی خصوصیت رکھتی ہے کہ دوسری کے ساتھ مشابہ نہیں ہو سکتی ملل و نحل جلد ثانی صفحہ ۲۲۴۔ اور فی الحقیقت مشاہدہ بھی ایسا ہی ہے کہ بیشمار انسان اور حیوان ہر وقت میں موجود رہتے ہیں مگر بہن بھائی بہن اور باپ بیٹوں کی بھی شکل و صورت اور عادت و مزاج میں بہت فرق ہوتا ہے اور یہ اختلاف اس امر پر دال ہے کہ ہر ایک روح اور جسم کی خاصیت میں کوئی ایسا تفاوت ہے جسکی وجہ سے صورت و عادت وغیرہ میں اختلاف ہے اسی واسطے زرد رنگ دبلے پتلے آدمی کو کہدیتے ہیں کہ صفراوی مزاج ہے سفید رنگ موٹا تازہ کو دیکھکر کہدیتے ہیں کہ بلغمی مزاج ہے اور جب ہر ایک کی خاصیت موجب اختلاف ہے اور ہر ایک کی خاصیت اس کی ذات سے کبھی جدا نہیں ہو سکتی۔ تو ایک روح کا ایک جسم میں رہ چکنے کے بعد دوسرے جسم میں جانا اگر تسلیم کیا جاوے تو دو خاصیتوں کا جمع ہونا لازم آیا اور پھر کسی اور جسم میں جاویگی۔ اسیطرح سینکڑوں ہزاروں خاصیتوں کا ایک جسم میں جمع ہونا اور اسیطرح بہت سی صورتوں اور عادتوں کا ایک جسم میں پایا جانا لازم آیا اور یہ خلاف مشاہدہ ہے پس آواگون کا مسئلہ عند العقل باطل ہوا۔ آریوں کی فلسفیت رخصت ہوئی اور افلاطون نے یہ بھی کہا ہے کہ نیک آدمی کی روح بدن سے جدا ہونے کے بعد روحانیوں میں جا ملتی ہے اور ابدی عیش حاصل ہو جاتا ہے اور بد آدمی کی روح خبیث روحانیوں میں جا ملتی ہے اور ابدی عذاب میں مبتلا ہوتی ہے۔ ملل ونحل جلد ثانی صفحہ ۲۲۳-۲۲۴۔ اس قول سے آواگون باطل ہوا اور شریعت اسلام کے موافق علیین اور سجین اور جنت و دوزخ کا ثبوت ہوا۔ اور روح و مادہ حادث ٹھہرا اور آریہ لوگوں کا وہ کلیہ ٹوٹ گیا کہ جو ازلی نہیں ہے وہ ابدی نہیں ہو سکتا کیونکہ افلاطون نے اس کے عذاب و ثواب کو ابدی کہا اور ارسطو نے روح کا حادث ہونا کہا اور جب حکما کا متفق علیہ قول ہے کہ ازلی اور قدیم صرف باریتعالیٰ کی ذات ہے باقی کسی چیز کا وجود اس کے ساتھ نہیں۔ ملل ونحل جلد اول صفحہ ۲۳۶ و جلد ثانی صفحہ ۱۰۔ تو خواہ روح ہو خواہ مادہ ہو خواہ کوئی اور چیز ہو باتفاق حکما کے سب حادث ٹھہری اور جو حادث ہے وہ ازلی نہیں تو اس اصول کے رو سے باتفاق حکما روح ازلی نہیں پس آریوں کا یہ دعویٰ کہ روح اور مادہ ازلی ہیں باتفاق حکما باطل ہوا۔ ہم کو کچھ ضرورت نہیں کہ اپنے کسی دعویٰ کی تائید میں کسی حکیم یعنی فلسفی کا کوئی قول پیش کریں۔ کیونکہ انکی سب باتیں قیاسی ہیں اور قیاس ہمارے نزدیک کوئی حجت نہیں مگر آریہ لوگوں نے جو شور مچا رکھا ہے کہ ہم بڑے فلسفی ہیں اور قرآن کی باتیں خلاف حکمت ہیں اسلئے یہ تقریر لکھی گئی تاکہ عام طور پر ظاہر و ثابت ہو جاوے کہ آریہ جسطرح صداقت مذہب کے دعویٰ میں خالی ہاتھ ہیں اسی طرح حکمت و فلسفہ کو شش و فخا میں بھی نرے ڈھول کی پول ہیں اور قرآن پاک جسطرح اپنی فصاحت و بلاغت اور حسن ہدایت اور استحکام قواعد اور تاثیرات میں یکتا اور بے مثل ہے اسی طرح حکمت میں بھی لاثانی ہے بلکہ جس نے غور کیا ہے جان لیا ہے اور جو کوئی جب کبھی تعصب سے خالی ہو کر غور کریگا انشاء اللہ تعالیٰ جان لیگا کہ حکمت کی بات وہی ہے جو قرآن کے موافق ہے اور جو بات قرآن کے موافق نہیں وہ حکمت نہیں اگرچہ حکیم ہی کی زبان یا قلم سے نکلی ہو کیونکہ قیاس مشاہدہ کو مرتبہ کو نہیں پہونچ سکتا۔ حکیموں کی باتیں قیاسی ہیں اور قرآن کی باتیں مشاہدہ ہیں اور بعض حضرات یہ کہدیا کرتے ہیں کہ مخالفین کو جواب دینے کیلئے منطق و فلسفہ و ریاضی کی ضرورت ہے کیونکہ وہ قرآن کو تسلیم نہیں کرتے ہیں تو عقلی دلائل سے قابو میں آئینگے گویا ان کے نزدیک قرآن مجید مخالفین اسلام کو عاجز و ساکت کرنے یا ہدایت پر لانیکا کام نہیں دیسکتا ہمیں عقلی دلائل نہیں ہیں سو بہت عاجزی سے انکی خدمت میں التماس ہے کہ اگر سچے ہیں تو ان آیتوں میں جو سورہ ابراہیم رکوع ۲ و سورہ رعد رکوع ۲ و سورہ مومن رکوع ۷ و سورہ نحل رکوع ۵ و سورہ لقمان رکوع ۳ و سورہ فاطر رکوع ۱ و سورہ روم رکوع ۳ و سورہ حم سجدہ رکوع ۵ و سورہ مومنون رکوع ۵ و سورہ شوریٰ رکوع ۲ وغیرہ میں بھی اس مضمون کی آیتیں ہیں یعنی جنمیں اللہ تعالیٰ کی قدرت و انعامات اور دلائل ذات و صفات الٰہیہ کا بیان ہے عقلی دلائل کا نہ ہونا بہلا ثابت تو کر دکہائیں۔ اللہ اکبر جس کی نسبت اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وجاہدہم بہ جہادا کبیرا ۴

یعنی اے رسول تو اس قرآن کے ذریعہ سے تمام جہان سے مقابلہ اور مناظرہ کر۔ وہ کافی ہو اور فلسفیوں کے ڈھکوسلے کافی ہوں۔ فقط منظر حسن از مقام رہم دیوالی (اسے کافی تو ہے مگر ان کو سمجھانے کیلئے تو نہیں کہ اور ت
کو استعمال کرنا ضروری ہے جیسے ہندیوں کو سمجھانے کے لئے اردو اور انگریزوں کو سمجھانے کیلئے انگریزی کی ضرورت ہے (ایڈیٹر)

فتاوے

یہ بات کئی ایک دفعہ ظاہر کی گئی ہے کہ سوالات اس قدر ہیں کہ چھ چھ ماہ کے بعد نوبت آتی ہے اسلئے سائلین بدگمانی نہ کریں۔

آئندہ کے لئے یہ انتظام بھی کیا گیا ہے کہ ہر سوال کے ساتھ ایک پیسہ آیا کرے اگر قلمی جواب مطلوب ہو تو فی سوال دو پیسہ۔ یہ کل پیسے غریب فنڈ میں دئے جائیں گے جس سے دینے والوں کو دگنا ثواب ہوگا۔

امید ہے کہ سائلین اس معمولی فیس کو بڑی خوشی سے برداشت کرینگے

ابوالوفاء

س نمبر ۱۷۰- جنگلی شکار کے ذبح کرنے کی نسبت شریعت کا کیا حکم ہے چونکہ حضرت محمد مصطفےٰ و احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں شکار تیر سے ہوتا تھا لیکن فی زمانہ جنگلی شکار بندوق سے کیا جاتا ہے اس لئے صحیح بوجہا حدیث و قرآن سے ہو کہ کس حالت میں جنگلی شکار حلال ہے اور کب مردار ہے

س نمبر ۱۷۱- جنگلی جانوروں کا سر بنا کر دیوار میں لگانا کیسا ہے۔

س نمبر ۱۷۲- اسوقت نرخ غلہ نقدی فی روپیہ ۱۳ اسیر ہے کسی کاشتکار کو واسطے تخم ریزی کے ادھار فی روپیہ ۱۲ اسیر یا اس سے کچھ کم دیا۔ اور اقرار یہ کیا کہ فصل میں بالعوض ان روپیوں کے جو نرخ غلہ کا ہو یہی قسم غلہ ہو یا دوسری ہو بموجب نرخ کے دیدینا کیا اس قسم کی بیع شرعیًا جائز ہے؟

س نمبر ۱۷۳- اسوقت نرخ گیہوں مبلغ عہ فی مانی (۱۲ من) ہے کسی کاشتکار کو واسطے تخم ریزی کے ادھار فی مانی مبلغ عہ یا عہ ہی کا دیا۔ اقرار یہ کیا کہ فصل پر بالعوض ان روپیوں کے گیہوں مبلغ عہ فی مانی لیں گے کیا یہ جائز ہے یا نہ۔

س نمبر ۱۷۴- بعد ہو جانے احتلام نماز کے لئے کیا حکم ہے یہ ضرور ہے کہ احتلام سے منی کپڑے اور جسم کو لگے کیا ایسی حالت میں غسل کرنا چاہئے یا کہ کپڑا اور جسم دھو ڈالنے سے پاکی حاصل ہو سکتی ہے اور اگر بحالت احتلام کپڑے اور جسم کو نہ دھوئے اور نماز پڑھ لے تو کیا یہ نماز دہرائی جاوے یا نہ (خریدار نمبر ۸۲۰ از سوہاگ پور)

ج نمبر ۱۷۰- بندوق کے شکار کے جواز میں علماء کا اختلاف ہے مگر راجح مذہب یہی معلوم ہوتا ہے کہ جائز ہے جیسا تیر ہے ویسی ہی

ج نمبر ۱۷۱- اگر کسی وظیفی مطلب کے لئے ہے یا زینت مکان کیلئے تو کوئی حرج نہیں اور اگر کسی مشرکی رسم کیلئے ہے تو ناجائز ہے۔

ج نمبر ۱۷۲- جائز ہے جو حدیث میں آیا ہے کہ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن البیعتین فی بیعۃ (الحدیث) یعنی آنحضرت نے منع فرمایا کہ ایک بیع میں دو بیعتیں ہوں اسکی کئی ایک تشریحیں ہیں صحیح تشریح کے مطابق یہ صورت اس میں نہیں۔

ج نمبر ۱۷۳- غلہ کو روپیوں کے عوض جس طرح چاہے بیچ لے اور ان روپیوں کے عوض جو چاہے لے لے۔ جائز ہے مگر غلہ کو غلہ کے ساتھ ادھار بیچنا جائز نہیں۔

ج نمبر ۱۷۴- احتلام میں اگر تری معلوم ہوتی ہے تو غسل واجب ہے اگر تری نہیں۔ تو نہیں۔ اگر بے غسل کئے اور کپڑا دھوئے نماز پڑھ لے۔ تو مکرر نماز پڑھے۔

س نمبر ۱۷۵- جو شخص تمام عمر میں نماز تہجد باوجود جاننے فضائل کے بلا عذر قصداً نہیں ادا کرے آیا وہ شخص از روئے شرع شریف مرتکب گناہ ہو سکتا ہے یا نہیں۔

س نمبر ۱۷۶- ایک شخص روزگار پیشہ جو نہایت کشادہ دست ہے بخوف کشادہ دستی اپنی مواجب اپنا ماہ بماہ اخراجات نکالنے کے سیونگ پوسٹ اوفس میں جمع کرتا ہے۔ قانون اوفس اظہر من الشمس ہے آیا جمع کنندہ سود اوفس سے لے سکتا ہے کہ نہیں؟ ہر چند خواہش سود لینے کی اوسکی طبیعت ہے؟

س نمبر ۱۷۷- کسی شخص کو کسی شخص سے یہ پوچھنا کہ آج تم زوجہ منکوحہ سے صحبت شب کی ہے یا نہیں ایسا پوچھنا جائز ہے یا نہیں؟

راقم شیر علی جان مدرس بدروازہ منشی نواب الدین احمد صاحب

ج نمبر ۱۷۵- نماز تہجد کی بہت بڑی فضیلت آئی ہے مگر نہ پڑھنے والا کسی کبیرہ گناہ کا مرتکب نہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے نہ پڑھنے کا ثبوت ملتا ہے۔

ج نمبر ۱۷۶- پہلے بھی ایک دفعہ یہ مسئلہ لکھا گیا تھا۔ کہ ڈاکخانہ سے سود لیکر کسی خیراتی کام میں خرچ کرنا غالباً گناہ نہیں۔ کیونکہ نہ لینے میں کسی مسلمان کا فائدہ نہیں بلکہ کسی کا بھی نہیں صرف سرکار کا ہے جس کا وجود محض ایک خیالی ہے کہ کسی

کا کام نہیں ہے اور ایک خیراتی کاموں میں دینے سے بہت سے لوگوں کا فائدہ ہے۔ (یہ میرا ناقص خیال ہے ممکن ہے غلط ہو)

ج نمبر ۱۷۷:- یہ سوال بہت معیوب ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ سب خیانتوں سے بڑی خیانت یہ ہے کہ رات کو مرد اپنی عورت سے ملے اور صبح کو اوسکا پردہ فاش کرے۔ پس جس سوال کے جواب کو قبیح سمجھا گیا ہے۔ اس سوال کا حکم بھی وہی ہے +

س نمبر ۱۷۸:- زیور کی زکوۃ جائز ہے یا نہیں ؟

س نمبر ۱۷۹:- اور جو مولیشی نفع کے واسطے خرید ہو جاتے ہیں یعنی اس نیت سے کہ ان کو فروخت کر کے نفع حاصل کرینگے۔ ان کی زکوۃ کا کیا حکم ہے ؟ (راقم۔ منشی کریم بخش خریدار اخبار ھذا)

ج نمبر ۱۷۸:- زیور کی زکوۃ دینی جائز ہے۔ مگر فرض ہونے میں اختلاف ہے خاکسار کے نزدیک راجح مذہب یہی ہے کہ فرض نہیں بلکہ مثل کپڑوں کے ہے

ج نمبر ۱۷۹:- جو مال فروخت کیلئے ہو اوس پر زکوۃ واجب ہے، حدیث شریف میں آیا ہے

س نمبر ۱۸۰:- نماز سنت یا فرض ہیں۔ بعد الحمد شریف کی سورت کو پہلی رکعت میں پچھلی سورت اور دوسری میں پہلی سورت غلطی سے پڑھی جاوے۔ یعنی الم یا الف پہلے اور الم ترکیف بعد میں۔ تو نماز درست ہے یا کیا حکم ؟

س نمبر ۱۸۱:- امام جو سہ رکعت نماز ادا کر چکا ہے مقتدی چوتھی رکعت میں شامل ہوا۔ اب مقتدی کس کس رکعت میں سورت بعد الحمد شریف پڑھیگا

ج نمبر ۱۸۰:- نماز درست ہے قرآن مجید میں ہے۔ فاقرؤا ماتیسر من القرآن یعنے جہاں سے آسان ہو۔ قرآن پڑھ لو۔ حدیثوں میں بھی ایسا ہی آتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ سورہ کہف پہلی رکعت میں پڑھی اور سورہ یوسف دوسری میں۔ ہاں بعض علماء اسکو مکروہ تنزیہی کہتے ہیں۔ مگر نماز ان کے نزدیک بھی جائز ہے۔

ج نمبر ۱۸۱:- اس مسئلہ میں بھی علماء سلف کا اختلاف ہے بعض تو کہتے ہیں کہ مقتدی مسبوق ترتیب سے پڑھے یعنے جو رکعت اس نے امام کیساتھ پڑھی ہے اوسکو اپنی پہلی سمجھے۔ اس سے بعد والی کو دوسری تیسری۔ تو اس مذہب پر صرف دوسری رکعت میں مقتدی الحمد اور سورہ شریف پڑھیگا۔ تیسری اور چوتھی میں فقط الحمد۔ بعض علماء سلف کا

مذہب ہے کہ مسبوق جب اکیلا ہو کر نماز پڑھنے لگیگا۔ تو اس وقت سے اوسکی ابتدا ہوگی اور جو امام کے ساتھ پڑھی ہے وہ اوسکی آخری ہوگی پس اس مذہب کے مطابق مسبوق اپنی جداگانہ نماز کی اول اور دوم رکعت میں فاتحہ اور سورت پڑھے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ اقضوا ما سبقکم یعنے جو گذر گیا وہ پورا کرلو۔ اس حدیث کے معنے دونوں طرح کے ہو سکتے ہیں مقتدی مذکور کو اختیار ہے۔ جس طرح چاہے کرلے اس میں کوئی سختی نہیں۔

س نمبر ۱۸۲:- ایک شخص کے پاس کچھ روپیہ ہیں اور وہ ان روپیوں کی زکوۃ دے چکا ہے ایک سال تک روپیہ یونہی رکھے رہے کچھ روزگار نہیں کیا گیا۔ ایسی رقم کی زکوۃ پھر دوسرے سال بھی دینا چاہئے۔

س نمبر ۱۸۳:- جس شخص نے ایک رکعت وتر پڑھی اسکو صبح کی نماز میں دعا قنوت پڑھنا ضرور ہے یا نہیں کیونکہ ایک صاحب فرماتے ہیں کہ جس نے ایک رکعت وتر پڑھے ہیں اس کو صبح ضرور دعاء قنوت پڑھنا چاہئے ورنہ اس کا وتر نہ سمجھا جائیگا۔ خریدار اہل حدیث نمبر۔

ج نمبر ۱۸۲:- زکوۃ بیشک ادا کرے اگر روپیہ کو بیکار رکھا ہو تو یہ اس کا قصور ہے۔ شریعت اتفاق نہیں چھوڑیگی +

ج نمبر ۱۸۳:- صبح کی نماز میں قنوت پڑھنا ضروری نہیں خواہ وتر ایک پڑھے یا تین۔ پانچ پڑھے یا سات۔ وتروں کا اثر صبح کی نماز پر کوئی نہیں +

س نمبر ۱۸۴:- ایک شخص قرآن و حدیث کا پابند ہو اگر وہ شخص واقعی راہ راست پر لانے کے لئے یا مصلحت سمجھکر کوئی ایک سنت کو ترک کرے تو ایسا ترک کرنا جائز ہوگا۔ یا نہیں +

س نمبر ۱۸۵:- اکثر فقیر و منلنج مانگنے کے لئے مشرکانہ سوال کرتے ہیں۔ کہ تیرے پیران پیر مددگار ہیں یا امام حسین تیری مراد وغیر پوری کریں۔ اور ایسے سوالات کے ساتھ ضمنی نام خدا کا بھی لیا جاتا ہے۔ تو ایسے فقیر کو خیرات دینا ثواب ہے یا عذاب ؟ (راقم غلام دستگیر از سیپتا پاہ دکن)

ج نمبر ۱۸۴:- بات ما کو لحاظ سے کسی مسنون امر کا چھوڑ دینا جائز ہے مگر اس کی نسبت کا اظہار کر دینا چاہئے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت فرماتے ہیں اگر لوگ نئے نئے مسلمان نہ ہوتے تو میں کعبہ شریف کو ۔۔۔ از سر نو کر دیتا۔ تو مصلحت عامہ کے لحاظ سے نہیں کیا۔ ان شاء مبارک ظاہر کر دیا۔

ج نمبر ۱۸۵:- قرآن مجید میں سائلوں کو جھڑکنے سے منع آیا ہے اس میں

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

افسوس جناب مولانا ابو الطیب محمد شمس الحق صاحب امین اہلحدیث کا نفرنس کی والدہ مکرمہ طاعون سے انتقال کر گئیں +

میاں مولا بخش رنگریز سیٹرہ پال ضلع سیالکوٹ کی بیوی انتقال کر گئی ہیں۔

شیخ محمد حسین شاہ پوری ضلع سارن بھی طاعون سے انتقال کر گئے۔ انا للہ۔ ان تینوں مرحوموں کے لئے جنازہ غائب کی استدعا ہے امرتسر میں پڑھا گیا۔ اللّٰھم اغفرلھم۔

الحمد للہ مولانا عبد الجبار صاحب عمر پوری رکن انتظامیہ اہلحدیث کانفرنس کی آنکھ میں اب قدرے آرام ہے ناظرین صحت کاملہ کیلئے دعا کریں۔

دالپور ضلع دوسکا (بنگال) کا جلسہ بڑی شان و شوکت اور خیر و خوبی سے تمام ہوا۔ ہزار آدمیوں کا مجمع تھا۔ منتظمان جلسہ کا انتظام معقول تھا مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب نے حسب عادت ہزاروں آدمیوں سے حقوق مذکورہ کا پختہ وعدہ لیا۔ خدا انکو ثابت قدم رکھے +

افسوس انجمن حمایت اسلام لاہور کا جلسہ (بقول اخبار وطن) اب کی دفعہ بے رونق رہا۔ بڑے بڑے لیکچرار جو خلوق کو کشش کرنیوالے تھے کسی وجہ سے نہ آسکے۔ چندہ قریباً بیس ہزار روپیہ ہوا (اللّٰھم زد فزد)

آریوں کے گروکل ہردوار کا جلسہ بڑی شان و شوکت سے ہوا۔ حاضرین کی تعداد ہزاروں تھی۔ چندہ بھی قریباً ساٹھ ستر ہزار روپیہ ہوا کیا مسلمان ایسے ہی پست ہمت ہیں کہ تمام ملک بھی آریوں کی مٹھی بھر جماعت صرف گھاس پارٹی کا بھی مقابلہ نہ کرسکیں۔ ان دونوں جلسوں سے تو ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ اللّٰھم انصرنا ولا تنقصنا

امسال تمام اطراف ہندوستان میں طاعون کی شدت ہے۔ پنجاب کے صدر مقام لاہور میں بہ نسبت دوسرے مقامات کے شدت ہے امرتسر میں بھی ہے۔ مگر بحمد اللہ شدت نہیں +

گورنمنٹ رومانیہ کی تسلی بخش اطلاعات کے باوجود یہ سنا جاتا ہے کہ کسانوں اور مہاجنوں کے بیچ میں خونخوار جنگ ہو رہی ہے خبریں آ رہی ہیں اور سپاہ بھیجی گئی ہے دیہات پر گولہ باری کر رہی ہے اور کسان بھی بالکل نڈر ہو کر مقابلہ کر رہے

ہیں۔ سوا لاکھ کے قریب فوج مختلف مقامات پر متعین ہے بعض مقامات میں فوج کے چلے جانے کے بعد از سر نو بغاوت شروع ہو گئی ہے۔

بقول ایک انگریزی فاضل کے سلطنت عثمانیہ کی حدود میں یورپ میں ۲۴ ہزار مدرسے اور کالج ہیں۔ جن میں ۱۵ لاکھ کے قریب لڑکے پڑھتے ہیں +

مفتی چین کے قول کے مطابق اس وقت چین میں قریباً ۸ کروڑ مسلمان آباد ہیں۔ اور امید ہے کہ تعداد نمایاں ترقی حاصل کریگی کیونکہ چینی روز بروز اسلام اختیار کر رہے ہیں +

بقول اخبار المؤید حجاز ریلوے لائن پہ مٹی ڈالنے اور پٹڑیاں بچھانے کا کام بہت سرعت سے ہو رہا ہے۔ لائن ایک ہزار کیلو میٹر تک بن چکی ہے اور مدینہ منورہ تک بہت تھوڑا فاصلہ باقی ہے +

علاقہ گیا کے ایک پنڈت رائچند جی مقام پورنیہ میں مشرف باسلام ہوئے اسلامی نام ہدایت اللہ رکھا گیا۔ آپ فارسی اور انگریزی خواندہ اور صاحب جائداد بھی ہیں۔ عمر ۴۰ سال ہے +

مقام پورنیہ میں بقر عید کے روز جو بعض ہندوؤں نے مسلمانوں کی مسجد پر حملہ کیا تھا۔ اور مسلمان لڑکوں کو مارا پیٹا تھا۔ اُن میں سے بارہ مجرموں کو ڈیڑھ سے دو ماہ تک قید کی سزا ہوئی۔

رنگون میں تجویز ہے کہ طاعونی معائنہ کے قاعدہ بالکل اڑا دئیے جائیں +

ملک پرتگال میں عورتیں بھی مونچھیں لگاتی ہیں اور نوجوان عورتیں تو اس کی نہایت شائق ہیں۔

چنار ضلع مرزاپور میں امام الدین نامی بہشتی کو جسنے سنر کمشنر پر قاتلانہ حملہ کیا تھا ۷ سال قید سخت کی سزا ہوئی +

ژالہ باری سہارنپور میں ژالہ باری تین گھنٹے کے اندر تین مرتبہ ہوئی۔ تمباکو بالکل مارا گیا۔ سردی بڑھ جانیکی وجہ سے نمونیا اور طاعون کی وارداتوں میں بھی اضافہ ہو گیا +

بیت المقدس اور کے متعلق میں تھوڑا ہی اور بعض کا بہت زور ہے اور جدہ میں طاعونی کیس بکثرت ہو رہے ہیں اس سے مکان جدہ میں پریشانی پھیلی ہوئی ہے۔ خدا کی پناہ۔

تازہ ترین رپورٹ سے ظاہر ہے کہ عثمانیہ قلمرو کی ریلوے لین سے اسوقت [illegible]

مفت نسخہ جات
خود بنالو

بال اڑانے کا پوڈر و عرق ... صابون

کافور ... گولی ... گلاس

امرت کی دھارے

محبوب جوش کن

اکسیر الجرب

مومیائی اصل

پتہ ٹھاکر دت مالک دیش اپکار آیورویدک ... چوک متی لاہور

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

REGISTERED L. No 352

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا ؛

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا ؛

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے

(۳) نامہ نگاروں کے مضامین [illegible]

پسند بمفت درج ہونگے ؛

اخبار اہلحدیث امرتسر

[illegible] مصطفےٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار
[illegible]
جلد ۴

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عــہ

والیان ریاست سے " سـہ

امرا و جاگیرداروں سے " للعہ

عام خریداروں سے " ۱۲ ؍

غیر ممالک سے " ۵ شلنگ

" ششماہی ۳ شلنگ

انڈیا والوں سے " عہ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت وارسال زر بنام مولوی اخبار اہلحدیث امرتسر ہو ؛

یوم جمعہ - امرتسر شہر ۱۳ اپریل ۱۹۰۶ء مطابق ۱۲ ربیع الاول ۱۳۲۴ ہجری نبوی

امرتسر کی صفائی

قابل توجہ جناب پریذیڈنٹ صاحب میونسپل کمیٹی

اگرچہ ہم بارہا لکھ چکے ہیں۔ اور ایک معقول تجویز بتا چکے ہیں۔ مگر باوجود معقول ہونے کے بھی میونسپل کمیٹی نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ تاہم ہم اپنی تجویز کی معقولیت پر بھروسہ کر کے بار بار کمیٹی کو توجہ دلاتے ہیں اور صاحب پریذیڈنٹ کو خاص کر توجہ دلاتے ہیں کہ امرتسر کی صفائی جیسی کہ چاہیے نہیں ہے ہمیشہ ایسی اطلاعات کمیٹی کو توجہ دلاتے رہتے ہیں۔ مگر اہلحدیث جو تجویز پیش کرتا ہے وہ جناب اگر منظور فرمائیں تو صفائی خاطر خواہ ہو گی۔ وہ تجویز یہ ہے کہ ایک دیسی افسر خاص اس مطلب کیلئے مقرر کیا جائے کہ اس کے پاس اہل شہر اپنے اپنے علاقوں کی صفائی کی شکایت قلمی یا زبانی پہنچاویں۔ اس افسر کے ماتحت چند ایک مہتر اور بہشتی موجود رہیں شکایت پہنچنے پر افسر مذکور اپنے ماتحتوں کو بھیجکر صفائی کرا دے اور اس محلہ کے متعلقہ جمعدار کی رپورٹ کرے اس افسر کا فرض ہو گا کہ شکایت پہنچتے ہی تعمیل کرے۔ اس کا دفتر شہر کے وسط یا کمیٹی کے دفتر کے قریب ہو جہاں صبح سے شام تک وہ یا اس کا کوئی قائم مقام حاضر رہے بصورت موجودہ جو یہ قاعدہ ہے کہ اگر کسی محلہ میں غلاظت ہوتی ہے تو اہل محلہ اس کا کوئی فوری علاج نہیں کر سکتے جو صفائی کہیں نظر نہیں آتا۔ سکرٹری کو خط لکھیں۔ تو کئی کئی روز لگ جاتے ہیں پھر بھی کوئی نتیجہ نہیں۔ بعض دفعہ ہم خود دیکھتے ہیں کہ خاکروب غلاظت کی گاڑی چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔ لوگ آتے جاتے ہیں ناک دبا کر چلے جاتے ہیں اگر ایسا انتظام ہو کہ ایک افسر خاص اس قسم کی شکایات سننے کا انتظام کرنے کے لئے ہو خواہ زبانی شکایات ہوں۔ یا تحریریں ڈاک کے ذریعہ [illegible] یہ تکلیف ہو۔ غضب تو یہ ہے کہ کوئی سنتا نہیں۔ ڈاکٹر صاحب متفق ہیں کہ حفظان صحت کے لئے صفائی کی ضرورت ہے مگر امرتسر کی کمیٹی ہے کہ سب ڈاکٹروں کے خلاف اپنی پالیسی رکھتی ہے۔ لیکن اہلحدیث بحکم قرآنی رحمت خداوندی سے کبھی ناامید نہیں ہو سکتا۔ اس کہنے سے کبھی نہیں رکیگا۔ اسی لئے سب کمیٹی صفائی کے ممبران کے پاس بنام یہ پرچہ بھیجا گیا ہے ؎

در بستہ آں مباش کہ نشنید یا شنید

اطلاع ضروری۔ چونکہ جناب مولوی محمد عبدالحمید صاحب دہلوی انتقال کر گئے ہیں اس وجہ سے ان کا حساب کتاب متعلقہ چھپائی تحفہ آریہ سماج کا بعد [illegible] ضروری ہے لیکن کیا

ahmadimuslim.de

مفقود الخبر

۲۸ دسمبر ۱۹۰۹ء کے اہلحدیث میں یہ ذکر آچکا ہے کہ پنجاب کے سراج الاخبار نے لکھا تھا کہ مفقود الخبر شخص کی بیوی سے جو چار سال بعد نکاح کرتا ہے وہ بدکاری کرتا ہے۔ اس کا جواب اسی پرچہ (۲۸ دسمبر) میں دیا گیا تھا کہ مفقود الخبر کی بیوی کا چار سال کے بعد نکاح کرا دینا بڑے بڑے صحابہ اور علماء محدثین و فقہاء سے ثابت ہے جن کے حوالے بھی اسی پرچہ میں دیئے گئے۔ اس کے بعد ۱۵ جنوری کے سراج الاخبار میں ہمارے اس مضمون کا جواب نکلا۔ جواب کیا تھا گویا اپنے دعویٰ کی تردید اور ہماری تائید تھی۔ مگر ہم سے اس کا جواب جلدی نہ ہو سکا۔ جس کے کئی ایک باعث تھے ایک تو جواب میں کتاب المحیط کا حوالہ تھا۔ جو ایک ایسی ناشہور اور غیر متداول کتاب ہے کہ حافظ زیلعی اور حافظ ابن حجر جیسے علامہ حدیث بھی اس سے آشنا نہیں۔ اس لئے ان دونوں حضرات نے ہدایہ کی تخریجوں میں کتاب المحیط کی روایت مذکورہ کی بابت اپنا عدم علم ظاہر کیا۔ خیر چونکہ سراج الاخبار میں اس کا حوالہ تھا اس لئے اس کی تلاش کی تو کہیں سے نہ ملی۔ آخر مدرسہ احمدیہ آرہ سے ملی۔ تو اس کو دیکھا گیا۔ دوسرا باعث اس تاخیر کا یہ ہوا۔ کہ بعض مضامین ضروری در بعض موسمی آتے رہے کہ ہر ہفتہ اس جواب کے ارادہ پر ان کا غلبہ رہا۔ بہرحال آج ہم اس کا جواب دیتے ہیں اور بتلاتے ہیں کہ سراج الاخبار کے کسی مجہول[*] مضمون نگار نے جو ہمارا جواب لکھا ہے وہ حقیقتاً اپنے مذہب کے مخالف اور ہمارے مذہب کے موافق لکھا ہے۔ مگر فاضل مضمون نگار کو دائیں بائیں کی خبر نہیں کہ کہاں کو جاتے ہیں۔ ہمیں افسوس نہیں کہ مضمون نگار نے اپنے مذہب کا خلاف کیا۔ جسے وہ نہیں سمجھے بلکہ یہ بھی افسوس ہے کہ انہوں نے دروغگوئی اور حق پوشی سے کام لیا ہے۔ اسے کاش یہ دروغگوئی کسی مفید کام میں ہوتی مفید نہیں بلکہ محض شخصی معاملہ میں چنانچہ آپ نے شروع مضمون میں لکھا ہے:۔

"اہلحدیث امرتسر جو اخبار دنیا میں صوت پادر سالہ بچہ ہے ابتداء میں وہ چار و قہر آریوں اور مرزائیوں کے ساتھ ہاتھوں پائی کرتے ہے اپنے خام خیال میں مرد میدان بنکر چلنے لگا تھا۔ اپنے پیر بھائیوں سو دست و گریبان ہونے لگا تھا۔ مگر جب انہوں نے اسکی تحریرات سے علمی اور اعتقادی غلطیاں اور زندیقانہ خیالات ثابت کر کے گذشتہ سے تائب اور آئندہ کو محتاط رہنے کی ہدایت کی۔ تو وہ اپنی خیالی دوستی

* مجہول وہ شخص ہے جو معلوم نہ ہو چونکہ ہمیں معلوم نہیں کہ آجکل سراج الاخبار کا ایڈیٹر کون ہے اس لئے مجہول لکھا ہے اگر یہ لفظ اُن کی ثقیل ہو تو فاضل مضمون نگار کو چاہئے کہ اپنا نام بتلائیں۔ اپنا تعارف کرائیں (ایڈیٹر)

اتنا کرنا تھا اپنے ناصحان مشفق ہی پر ہاتھ اٹھانے لگا جس پر انہوں نے مجبوراً ایک فتویٰ شائع کر کے اسے اپنی جماعت سے خارج کر دیا۔"

اس بیان میں فاضل مضمون نگار نے محض بازاریوں کی گپ کی پیروی کی اور صرف حق پوشی سے کام لیا ورنہ اگر وہ حق گوئی کرتا تو یہ بھی لکھتا۔ کہ بعض علماء اہلحدیث نے ایڈیٹر اہلحدیث کی مخالفت کا فتویٰ شائع کیا لیکن جب جواب نکلا تو اکثر علماء و مشاہیر نے اس پہلے فتویٰ کو غلط جانا۔ آخر اس نزاع کو بکلی انفصال دینے کیلئے قومی طور پر آرہ میں تین برگزیدہ علماء منصف ہوئے جنہوں نے متفقہ فیصلہ سے مخالفین کے فتوے کو غلط قرار دیا۔ یہ تو ہے اصل واقعہ مگر اس کو سراج الاخبار کے فاضل مضمون نگار نے کیوں سارا بیان نہ کیا؟ اس کا جواب ہم نہیں دے سکتے۔ اسکی وجہ وہی بتائیگا۔

اس کے علاوہ فاضل موصوف نے حق پوشی کا یہ طریقہ اختیار کیا کہ ہمارے سارے کلام کو نقل نہیں کیا۔ بلکہ اپنی ہی کہتے گئے۔ ہم نے تجربہ سے دیکھا ہے کہ حق پوشوں کی ایجاد قدیم سے ہے کہ فریق مخالف کے مضمون کو اسی کے الفاظ میں پورا پورا نقل نہیں کرتے جسکو اسمیں شک ہو وہ مرزا صاحب قادیانی اور ایڈیٹر اہل فقہ کا طریقہ دیکھ لے کفیٰ لہم عبرۃ۔

خیر اس شخصی بحث سے آگے چلکر آپ اپنے اصل مضمون پر آتے ہیں:۔

"مفقود الزوج عورت کے نکاح ثانی کے جائز نہ ہونے کے بارے میں حنفی مذہب کے دلائل اور براہین لکھے جاتے ہیں۔ اور قرآن و حدیث اور اقوال صحابہ وغیرہم اور قیاس شرعیہ کی سیر کرا کر معترض کی تحقیقی معلومات بڑھائے جاتے ہیں۔ پھر اس کے اُن دلائل کی قلعی کھولی جائیگی جس سے وہ بیچارہ اپنی نادانی کے باعث دھوکا کھایا ہوا ہے پس واضح رہے کہ حنفی مذہب میں مفقود سے وہ شخص مراد ہے جس کا کوئی پتہ نشان اور جینے مرنے کی خبر معلوم نہ ہو سوایسا شخص اس حنفی مذہب میں اپنی ذات کیلئے تو زندہ ہے۔ اس کی بی بی نکاح ثانی نہیں کر سکتی اور نہ اس کا مال وارثوں میں تقسیم ہو سکتا ہے بلکہ قاضی کو لازم ہے کہ کوئی شخص مقرر کرے جو اس کے مال کی حفاظت کرے اور اس کے دیون وصول کرے جس مال کے خراب ہونیکا اندیشہ ہو۔ اس کو بیچ ڈالے اور اسکی اولاد و بی بی اور والدین پر خرچ کرے۔ لیکن غیر کے حق میں وہ مردہ ہے۔ غیر کے ترکہ کا وارث نہ ہوگا بلکہ اس کا حصہ ۹۰ برس تک موقوف رکھا جائیگا۔ اور ۹۰ برس کے بعد قاضی اسکی موت کا حکم

ف: اسمیں حنفی مذہب کی کیا خصوصیت ہے۔ سب ہی یہی کہتے ہیں [illegible] (ایڈیٹر) ہے یہ دو رخی کہاں سے آئی۔ (ایڈیٹر)

ف: اس دعویٰ کو یاد رکھیئے گا پھر بتلائیگا کہ آپکے دعوی اور دلیل میں تقریب تام ہے (ایڈیٹر)

نوٹس

آج تک یہ عام شکا
تعلیمیافتہ نوجوان
کو حقارت کی نگاہ سے
تک نہیں یہ شکایت
درست بھی ہے مگر ہم
زندہ مثال قائم کرنے
ڈبی بازار میں ایک دو
پیمانہ پر جاری کی ہے
کا بساطی کا مال جیسے
چاقو۔ قینچیاں۔ پنسلیں
موم بتیاں۔ سوتی اور
قفل۔ ٹرنک۔ بید
لیمپ۔ ہر قسم کی پنیا
ربلیں۔ بشیشے۔ ولایتی
گرم و سرد۔ ڈوری
لیونڈر وغیرہ و غیرہ
کے بکفایت در عایت
لاہور تشریف لائیں
دوکان سے ایک دفعہ
پھر ہمیشہ کیلئے خریدار
نوٹ۔ اسی دوکان
جرابیں تیار کی
اور پائیداری میں
کرتی ہیں۔ سوتی جرا
قیمت ہیں۔ المشتہر
شیخ نیاز حسین
لاہور ڈبی

ahmadimuslim.de

کریگا۔ اور ظاہر روایت یہ ہے کہ جب اسکے ہم عمر ساتھی مرجائیں۔ تو اس کی موت کا حکم دیا جاتا ہے اور یہ مذہب دلائل ذیل پر مبنی ہے۔

اول۔ قولہ تعالیٰ پارہ ۵۔ رکوع اول والمحصنٰت من النساء الا ما ملکت ایمانکم جس کا ترجمہ یہ ہے کہ تم پر حرام ہیں خاوند والی عورتیں مگر وہ جن کے مالک ہوگئے تمہارے ہاتھ۔ یعنی جو عورتیں دار الحرب سے پکڑ لائے ہو۔ وہ اگر خاوند والی بھی ہوں۔ تو تم پر حرام نہیں ہیں۔ اس استثناء سے صاف روشن ہے۔ کہ دار الحرب سے پکڑی آئی عورتوں کے سوا کوئی خاوند والی عورت دوسرے کیلئے ہرگز جائز نہیں رکھی گئی اگر مفقود کی عورت سے نکاح جائز ہوتا تو وہ ماملکت ایمانکم کے بعد اس کو ضرور بڑھایا جاتا یا اور کہیں اشارۃً وکنایۃً ہی سہی اس کا ذکر کیا جاتا؟

اس عبارت میں مضمون نگار نے دعویٰ اور اس کی ایک دلیل دی ہے۔ دعوے کا خلاصہ تو یہ ہے۔ کہ مفقود الخبر کے گم ہونے سے نوے برس یا ہم عمروں کے مرنے کے بعد اس کی بیوی نکاح ثانی کر سکتی ہے مگر افسوس کہ دلیل سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی بلکہ اگر آپ کی تقریر کو صحیح سمجھا جائے تو آپ کی پیش کردہ دلیل سے آپ کا مذہب مرتفع ہو جاتا ہے [illegible] ہوتا۔ تو ما ملکت ایمانکم کے بعد اس کو ضرور بڑھایا جاتا یعنی یوں ہوتا۔ الا بعد کون ازواجھن مفقودۃ تسعین سنۃ۔ یا دوسرا قول [illegible] ہم عمروں کے انتقال کی کوئی حد نہیں بلکہ ہمیشہ تک وہ عروس نوجوان دلہا [illegible] رہتی ہے اور روتی چلاتی اپنی عزیز جوانی کو برباد کرے۔ اگر اس سے [illegible] اس کا جواب ہم دیکھیں تو ہمارے دست [illegible] ہونگے۔ اسلئے بہتر ہے کہ وہی دیں۔

خیریت ہے فاضل مضمون نگار کی پہلی دلیل کا جب یہ حال ہے کہ بجائے اثبات مدعا کے ابطال مدعا کرتی ہے تو باقی دلائل کا ناظرین خود ہی اندازہ لگا لیں ع

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

اب ہم بتلاتے ہیں۔ کہ آپ کا یہ طرز استدلال خود حنفی علماء اصول کے مقررہ قواعد کے (جن کے مذہب کی حمایت میں آپ اس مسکین پر ظلم کر رہے ہیں) حرف بحرف برخلاف ہے بلکہ مردود ہے۔

حنفیہ علماء اصول نے کلام سے استدلال کے چار طریقے بتلائے ہیں۔ عبارت، اشارت، دلالت، اقتضاء النص (ان کا مفصل ذکر مضمون اجتہاد اور تقلید میں آچکا ہے) ان کے علاوہ جس قدر طرق استدلال لاتے ہیں۔ وہ علماء حنفیہ کے نزدیک غلط بلکہ فاسد ہیں۔ چنانچہ اصول کی معتبر اور درسی کتاب حسامی میں ہے کہ ومن الناس من عمل فی النصوص بوجوہ اخر فاسدۃ عندنا۔

پس آپ بتلائیے کہ آپ کا یہ استدلال طرق اربعہ میں سے کس طریق کا ہے عبارۃ النص ہے یا اشارۃ النص۔ دلالۃ النص ہے یا اقتضاء النص (ہر ایک کی تعریفات مع مثالوں کے ہمارے مضمون اجتہاد اور تقلید میں گذر چکی ہیں) اگر انہیں سے کوئی ہے تو مع تعریف تعیین کیجئے۔ اگر نہیں تو پھر اس کے فاسد اور کاسد ہونے میں کیا شک ہے۔ ہمیں حیرانی ہے۔ کہ اہلحدیث کے مقابلہ پر ہمارے بھائیوں کو کیسی کیسی دقتیں پیش آتی ہیں۔ کہ کیسے کیسے اپنے مسلم اصول کے جن پر فخر کیا کرتے ہیں بھی خلاف کہہ جاتے ہیں۔ سچ ہے ؎

اس نقش پا کے سجدے نے کیا کیا کیا ذلیل ۔ میں کوچۂ رقیب میں بھی سر کے بل گیا

ہاں یاد آیا کہ آپ تو مقلد ہیں۔ اور مقلد کی شان تو صرف یہ ہے کہ اپنے امام کی بتلائی ہوئی دلیل کو نقل کرے۔ استدلال کرنا اس کا کام نہیں۔ پس کیا آپ بتلا سکتے ہیں۔ کہ آپ کے امام نے اس دعویٰ پر آیت موصوفہ کو دلیل قرار دیا ہے۔ اگر نہیں بتایا بلکہ آپ کا اپنا استدلال ہے۔ تو آپ کے غیر مقلد ہونے میں کیا شک۔ ورود ما قدم بر چشم ما دیدہ ما روشن دل ما شاد۔

(باقی دارد)

قادیانی کرشن جی جان چھڑاتے ہیں

الا یا ایھا الساقی ادر کاسا وناولہا ۔ کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا

کرشن جی نے خاک [illegible] بنایا۔ [illegible] اب اہل حدیث ۱۹ اپریل میں مضمون دیا گیا جس کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ ہم حسب قرار خود تمہارے کذب [illegible] اٹھانے کو تیار ہیں۔ [illegible] تم پہلے یہ بتلا دو کہ اس حلف کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اسکے جواب میں کرشن جی نے ایک [illegible] دیا ہے۔ جو بقول شخصے سوال از آسمان جواب از ریسمان۔ پھر اس پہ طرہ یہ کہ اصل [illegible] ہم درج کرتے ہیں۔

ہم نے درخواست کی ہے [illegible] ہماری [illegible] عادت ہے کہ ہم خائنوں اور غداروں کی طرح مخالف کے کلام میں تصرف نہیں کیا کرتے بلکہ اس کو اسی کے الفاظ میں تمام و کمال نقل کیا کرتے ہیں۔ یہ تو کرشن جی وغیرہ کی عادت ہے کہ اپنے مخالف کے کلام کو پورا نقل نہیں کرتے۔ بلکہ اس میں تحریف [illegible] در لفظی لگا کر ایسا بگاڑتے ہیں۔ کہ یہودیوں کے بھی کان کتر جاتے ہیں [illegible] اعتبار نہ ہو

ahmadimuslim.de

تو مولوی غلام دستگیر اور مولوی اسمٰعیل صاحب علیگڈھی مرحومین کا قصہ یاد کیجئے۔ بہرحال کرشن قادیانی کا اشتہار یہ ہے:۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ | بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب

السلام علی من اتبع الہدیٰ۔ مدت سے آپ کے پرچہ اہلحدیث میں میری تکذیب و تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے اس پرچہ میں مردود کذاب دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں۔ کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے۔ اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ میں حق کے پھیلانے کے لئے مامور ہوں۔ اور آپ بہت سے افترا میرے پر کرکے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے ان گالیوں اور ان تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں کہ جن سے بڑھ کر کوئی لفظ سخت نہیں ہو سکتا اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں۔ تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں۔ کہ مفسد اور کذاب کی[1] بہت عمر نہیں ہوتی۔ اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے۔ اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے۔ تا خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے۔ اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں۔ اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں۔ اور مسیح موعود ہوں۔ تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں۔ کہ سنت اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون و ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں۔ تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہیں۔ بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے۔ اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں۔ کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے۔ اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک! میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر۔ اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے آمین۔ مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں۔ کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے۔ بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یا رب العالمین۔ میں ان کے ہاتھ سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا۔ مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گذر گئی۔ وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں۔ جن کا وجود دنیا کے لئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے اور انہوں نے ان تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لا تقف ما لیس لک بہ علم پر بھی عمل نہیں کیا۔ اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا ہے۔ کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دوکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بد آدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بد اثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے اے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں۔ کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما۔ اور وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی

---

[1] آپ اس دعویٰ میں قرآن شریف کے صریح خلاف کہہ رہے ہیں۔ قرآن تو کہتا ہے کہ بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے سنو! مَنْ كَانَ فِي الضَّلَالَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا (پ ۱۶ ع ۸) اور اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا (پ ۴ ع ۹) وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ (پ ۱ ع ۲) وغیرہ آیات تمہارے اس جل کی تکذیب کرتی ہیں۔ اور سنو! بَلْ مَتَّعْنَا هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ (پ ۱۷ ع ۴) جن کے صاف یہی معنے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ جھوٹے دغاباز، مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔ تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کریں پھر تم کیسے من گھڑت اصول بتاتے ہو۔ کہ ایسے لوگوں کی بہت عمر نہیں ہوتی۔ کیوں نہ ہو دعویٰ تو مسیح کرشن و مرزا احمد بلکہ خدائی کا ہو اور قرآن میں یہ لیاقت؟ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ (نائب ایڈیٹر)

زندگی میں ہی دنیا سے اٹھالے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین ۔ ربنا

افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔ آمین :۔

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں۔ اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھدیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے :۔

الراقم

عبد اللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ وایدہ۔ مرقومہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء مطابق یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ ہجری :۔

جواب :۔ اس ساری لمبی چوڑی تحریر کا جو شیطان کی آنت سے بھی زیادہ طویل ہے۔ خلاصہ یہ ہے۔ کہ کرشن جی دعا کرتے ہیں کہ جھوٹا سچے سے پہلے طاعون ہیضہ وغیرہ سے مرجائے۔ اس جواب میں آپ نے کئی طرح سے دجل اور فریب سے کام لیا ہے۔

(اول) یہ کہ اس دُعا کی منظوری مجھ سے نہیں لی۔ اور بغیر میری منظوری کے اس کو شائع کردیا۔

(دوم) یہ کہ اس مضمون کو بطور الہام کے شائع نہیں کیا بلکہ یہ کہا ہے کہ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر ہے اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اگر تم مرگئے۔ تو تمہارے دام افتادہ "خس کم جہاں پاک" کہہ کر یہ عذر کردیں گے۔ کہ حضرت صاحب کا یہ الہام نہیں تھا۔ بلکہ محض دعا تھی یہ بھی کہہ دیں گے۔ کہ دعائیں تو بہت سے نبیوں کی بھی قبول نہیں ہوتی۔ دیکھو حضرت نوح کی دعا قبول نہ ہوئی بلکہ وہ آپ ہی کی دعاؤں پر بہت سی مثالیں دیدینگے کہ قبول نہیں ہوئیں۔ آپ نے تین سال کے اندر حنیف لد ہوجانے کی دعا کی تھی۔ جو قبول نہ ہوئی۔ حالانکہ آپ نے لکھا تھا کہ اگر یہ قبول نہ ہوئی تو میں لینے آپ کو کاذب مردود۔ بلکہ آپ اور دجال سمجھوں کا جس کی تفصیل گذشتہ نمبر میں ہو چکی ہے۔

(سوم) یہ کہ میرا مقابلہ تو آپ سے ہے۔ اگر میں مرگیا۔ تو میرے مرنے سے اور لوگوں پر کیا حجت ہوسکتی ہے۔ جبکہ دبقول آپ کے) مولوی غلام دستگیر قصوری مرحوم مولوی اسمٰعیل علیگڈھی مرحوم اور ڈاکٹر ڈوئی امریکن اسی طرح سے مرگئے ہیں۔ تو کیا لوگوں نے آپ کو سچا مان لیا ہے ؟ ٹھیک اسی طرح اگر یہ واقعہ بھی ہوگیا۔ تو کیا نتیجہ ؟

(چہارم) آپ نے بڑی چالاکی یہ کی۔ کہ یہ دیکھا کہ ان دنوں طاعون کی شدت ہے خصوصاً پنجاب میں سب صوبوں سے زیادہ ہے بالخصوص پنجاب کے دارالسلطنت لاہور میں جو امرتسر سے بہت قریب ہے یہ کیفیت ہے۔ کہ مردوں کا اُٹھانا مشکل ہو رہا ہے۔ ایسی صورت میں ہر ایک شخص طاعون سے خائف ہے۔ اور کوئی آج اگر ہے تو کل کا اعتبار نہیں اور دیکھنے میں بھی ایسا ہی آیا ہے۔ کہ وہ ہے تو یہ نہیں۔ یہ ہے تو وہ نہیں۔ ایسے وقت میں طاعون ہیضہ وغیرہ کی موت کی دعا محض حسن بن صباح کی دعا کی طرح ہے۔ جب اس نے دیکھا۔ کہ جہاز ڈوبنے لگا ہے تو بلند آواز سے کہدیا۔ کہ مجھے الہام ہوا ہے۔ جہاز نہیں ڈوبے گا۔ جس سے اس کی یہ غرض تھی۔ کہ اگر ڈوب گیا تو سب مرجائیں گے۔ کون میرے کذب پر مجھے الزام دیگا اور اگر بچ رہا تو سارے معتقد ہوجائیں گے۔ یہی چال تمہاری ہے۔ کہ اگر بلعض مرگیا تو تمہاری چاندی ہے۔ اور اگر خود بدولت خس کم جہاں پاک ہو گئے تو کونسی قبر پر لات مارنے آئے گا ؟

(پنجم) تمہاری یہ دعا کسی صورت میں فیصلہ کن نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ مسلمان تو طاعونی موت کو بموجب حدیث شریف کے ایک قسم کی شہادت جانتے ہیں پھر وہ کیوں تمہاری دعا پر بھروسہ کرکے طاعون زدہ کو کاذب جانینگے :۔

(ششم) آپ نے ایک چالاکی یہ کی۔ کہ پہلے تو صرف طاعون یا ہیضہ سے موت کی دعا کی مگر اخیر میں اگر یہ بھی کہدیا کہ یہ یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اس تعمیم کرنے سے آپ کی غرض وہی ہے جو آتھم کے معاملہ میں آپ نے ظاہر کی تھی۔ کہ موت کی پیشگوئی جب جھوٹی نکلی۔ تو بات بنالی۔ کہ چونکہ وہ امرتسر سے فیروزپور تک چلا گیا اور پھر کر دیا پس یہی موت کے برابر ہے۔ چہ خوش ہے

من خوب مے شناسم پیران پارسا را

(ہفتم) آپ نے پہلے اپنے گذشتہ مضمون مندرجہ اہلحدیث ۱۹ اپریل کے فقرہ نمبر ۲ میں لکھا تھا۔ کہ خدا کے رسول چونکہ رحیم و کریم ہوتے ہیں اور انکی ہر وقت یہی خواہش ہوتی ہے۔ کہ کوئی شخص ہلاکت اور مصیبت میں نہ پڑے مگر اب کیوں آپ میری ہلاکت کی دعا کرتے ہیں ۔

مرزائیو! بتلا سکتے ہو۔ یہ تہافت اور تخالف کیوں ہے ایک ہی صفحہ میں اتنا اختلاف کیوں ہوا ؟ سچ ہے لو جدوا فیہ اختلافا کثیرا :۔

ان تینوں کے متعلق آئندہ کو ...

ahmadimuslim.de

مختصر یہ کہ میں تمہاری درخواست کے مطابق حلف اٹھانے کو تیار ہوں اگر تم اس حلف کے نتیجے سے مجھے اطلاع دو۔ اور یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں اور نہ کوئی دانا اس کو منظور کر سکتا ہے ؛

مرزائیو! تمہارا گرو اور تم کیا کرتے ہو۔ کہ مرزا صاحب منہاج نبوت پر آئے ہیں۔ کسی نبی نے بھی اس طرح اپنے مخالفوں کو اس طریق سے فیصلہ کرنے کی طرف بلایا ہے؟ نباذ تو انام لو۔ ورنہ منہاج نبوت کا نام لیتے ہوئے شرم کرو شرم بشرم بشیم ؛

میں امید کرتا ہوں کہ مرزا صاحب اپنے ماتحتوں کو حکم دینگے کہ اپنے اخباروں میں میرا جواب بھی تمام نقل کر دیں ؛

معذرت ہم نے ناظرین سے وعدہ کیا تھا۔ کہ کرشن جی کے الہامات اور پنڈت گردہاری لال لاہوری نجومی کی پیشگوئیوں کا باہم مقابلہ کیا کریں گے۔ مگر کرشن جی کے دیگر مضامین کی وجہ سے وہ مقابلہ لکھا ہوا ملتوی رہا۔ آئندہ انشاءاللہ نکلے گا ؛

تصحیح ۱۹ اپریل کے پرچہ میں بصفحہ اول کالم سطر ۲۹ میں جو یہ عبارت ہے کہ ہم اپنے وطن کے ذمہ وار ہیں۔ اس میں "وطن" کی بجائے "نفس" پڑھنا چاہیئے۔ وطن غلط ہے ؛

ہندوستان میں بیچینی اور گورنمنٹ کی خاموشی

(خموشی معنے دارد کہ در گفتن نمے آید)

آج کل ہندوستان کی ہندو سوسائٹی میں جو بے چینی اور خودداری کے خیالات ترقی پر ہیں۔ اُن کو دیکھ کر ایک مدبر یہ رائے قائم کر سکتا ہے کہ ابتدا عشق ہے روتا ہے کیا ؛ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا ہندوؤں کے اخبار گورنمنٹ ہند کے حق میں تو رنج اور غصہ ظاہر کرتے ہی تھے مگر ناظرین یہ سنکر حیران ہونگے کہ اب اس غصہ کا تیر بایں ترقی کر کے شاہ معظم تک بھی پہنچ گیا ہے۔ چنانچہ ایک اخبار کے چند ایک فقرے ہم نقل کرتے ہیں۔

پنجابی شیو شنبھو کا کھلی چٹھات جو ملک معظم ایڈورڈ عادل بادشاہ کے نام ؛ | شاہا مجھے افسوس ہے کہ مجھے تمہیں غافل کے نام سے خطاب کیا بہتر ہوگا کہ تجھ کو بادشاہ

لاپرواہ۔ گنہگار اور ظالم غرضیکہ جو کچھ بھی لکھا کم تھا۔ مگر مجھے ڈر ہے کہ کہیں تیرے گورے اور کالے وزیر نہیں دشمن حکومت کہنا کسی طرح بھی بجا نہیں مجھ پر ناراض ہو کر میرا ڈنڈا گونڈی نہ چھین لیں ورنہ تمہیں موجودہ وقت میں منحک ثانی لکھنا کچھ غیر مناسب نہیں۔ غافل شاہا! معلوم نہیں تو کس غفلت میں سو رہا ہے اور تجھے کس شراب بیہودی نے مدہوشی دکھائی ہے۔ تیری ہندی رعایا سخت تکلیف میں ہے۔ تیرے مٹھی بھر گوروں نے اپنی سعید کو تاہ اندیشی سے انہیں اسقدر تنگ کر رکھا ہے کہ وہ تنگ آمد بجنگ آمد کے مسئلے کو سیکھنے کی کوشش میں ہیں۔ ان کو سمجھایا یہ سبق دیا جاتا ہے۔ کہ "اینٹ کا جواب پتھر" کیوں کہ "لاتوں کے بھوت باتوں سے سیدھے نہیں ہوتے"۔ اور یہ نشانہ واقعی خطا نہیں ہوا۔ بلکہ یہ گوروں کو سیدھا کرنے کیلئے بالکل درست ثابت ہوا۔ اور یہ سچ پوچھو۔ تو اُس جیسا جنتر اور ہے بھی نہیں تھا۔ اسنواور خود بے سنو! اہر طرف سے

ظلم! ظلم!! ظلم!!!

کی صدائیں آ رہی ہیں۔ مگر معلوم نہیں کہ تو کس بھروسہ پر لمبی نیند سو رہا ہے۔ کیا تو چاہتا ہے۔ کہ تیرا ناسچا خیر خواہ شیو شنبھو تجھے کوئی بُری خبر سنانے پر مجبور ہو۔ غافل شاہا! میں نے جن الفاظ سے تجھے یاد کیا ہے شاید گستاخی ہو۔ اور انہیں سخت خیال کیا جاوے۔ مگر کیا تو غافل نہیں کہ تجھے اپنی بڑی سلطنت کی کچھ خبر نہیں کیا تجھے لاپرواہ کہنا غلطی ہے۔ کیا تو اپنی مہذب وفادار اور جان نثار رعایا کو ناراض و ناخوش کر رہا ہے۔ تو ظالم ہے۔ جب تیری رعایا پر ظلم ہوتا ہے۔ چاہیے وہ لانڈ ڈلہوزی یا مسٹر لوائس کے۔ یا ان کے شاگرد رشید نالائق مسٹر مانٹ صاحب بہادر کی طبع آزمائی کا نتیجہ اور تو منتشر ہو گنہگار ہے۔ کہ تیری وفادار بیکس و ناچار رعایا دکھی ہے۔ میں حیران ہوں تجھے کس طرح نرم گدیلوں پر آرام سے نیند پڑ جاتی ہے۔ جب تیری گوری کالی نظر کا غضب رعایا سر دہی کا مشغلہ کر فاقہ کشی سے جان توڑ رہی ہے۔ تو کیا تیرا کانا ہوا ہے کہ ان دلدوز آہوں سے جو دکھی رعایا کے سینوں پر چیرتی ہوئی نکل رہی ہیں۔ غافل شاہا! یاد رکھو اگر تو نے ان آہوں سے بچنے کی کوشش نہ کی تو یہ رنگ لائے بغیر نہ رہیں گی ؛

اسی طرح کے بلکہ ان سے بھی تیز تیز فقرے ہیں جن کا نقل کرنا بھی ہم پسند نہیں

سیرایع الاثر

جن کے مجرب زبردست شفا برقی سٹ ؛ شیشیاں ہیں ایک کی ہے جسکے اثر کے اندر نامرد کو ہوتا ہے دوسری ہے جسکی مالش رگیں مضبوط ہو جو خوراک یہ وہ دوائی ہو کر بدن مضبوط شکایات رفع محصول ڈاک وغیرہ

مومیائی ہر قسم کی کمزوری جریان وغیرہ کے پیدا کرنے چوٹ لگتے ہی ہو جاتا ہے اور بقدر رتی کھا بحال ہو جاتی مولد خون۔ نوجوان کو یک قیمت فی چھٹانک

ملنے کا پتہ

پیرو اسٹرو

کرشہ تلعہ

کرتے۔ اس کے علاوہ ملک کے مختلف مقامات میں جلسے ہو رہے ہیں جن میں کہا جاتا ہے کہ گورنمنٹ خالصہ کی نوکریاں چھوڑ دو۔ پھر یہ خود بخود ملک سے نکل جائیں گے وغیرہ چنانچہ ۱۲ اپریل کو امرتسر میں ہندوؤں اور سکھوں نے ملکر جلسہ کیا جس میں اس قسم کے الفاظ نڈر ہو کر کہے گئے۔

اس قسم کے واقعات آئے دن سننے میں آتے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ ایسے واقعات شورش کے سنتی ہے اور بالکل خاموش کیوں ہے اس کا جواب شاید یہ ہو۔ کہ گورنمنٹ جانتی ہے۔ کہ

جواب جاہلاں باشد خموشی

خیر اس سوال کا جواب تو گورنمنٹ جانے یا اس کے مدبر۔ لیکن ایک سوال اور ہے جو خاص ان لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوتا ہے جو ہر ایک امر حادث کو کسی نہ کسی روحانی سبب سے مسبب جانتے ہیں وہ سوال یہ ہے کیا وجہ ہے کہ جن ہی ہندو کا ذکر ہے کہ گورنمنٹ کی تعریفوں کے گیت گائے جاتے تھے۔ اور یہی ہندو کمیونٹی ان گیت گانوں پر فتنہ ہو رہی تھی۔ اس کا جواب غالباً یہی ایک ہو سکتا ہے جو حضرت سعدی مرحوم نے کئی صدیوں سے پیشتر دے رکھا ہے۔ کہ ؎

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از در حق بہر استقبال مے آید

جو کوئی اس اجمال کی تفصیل چاہے تو ذرہ میرا ہدمین وغیرہ کے واقعات کو معلوم کرے کہ انگریزوں نے ان مقامات پر مسلمانوں کے حق میں کیا کیا کانٹے بوئے ہیں۔ اور آئندہ کو بونے کی کوشش ہو رہی ہے۔ اس کارروائی سے مسلمانوں کے دلوں کو جو صدمہ پہنچا رہا اس کا اندازہ وہی جانتے ہیں جن پر وہ صدمات آئے ہیں یا آتے ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ

شیشہ شوے کی طرح اے ساقی وہ چھڑ بوست کر رہے بیٹھے ہیں

گو مسلمان ان صدمات کو آج تک گورنمنٹ کے پاس ادب سے دبائے بیٹھے ہیں و غالباً آئندہ کو بھی دبائے بیٹھینگے۔ مگر اس دربار میں تو کوئی دانہ ضائع نہیں جاتا۔ جو ہر ایک نفس کے اعمال کے بدلے دینے پر قادر ہے۔ اگرچہ گورنمنٹ اپنے فوائد کے لئے فارن آفس میں کبھی مسلمانوں کی قومیت کا خیال نہیں کرتی۔ لیکن قادر مطلق کی غیرت نے تو ایک نہ ایک دن ان کانٹوں کا پھل پیدا کرنا تھا پس اُسی قادر مطلق کی غیرت نے یہ شکل پیدا کر دی ہے کہ انگریزوں کو بھی ذرا گھر

کی بلا میں مبتلا کیا جائے۔ تاکہ ان کو بھی قدر عافیت معلوم ہو۔ آہ ہمیں آج اس شعر کا صدق معلوم ہوتا ہے جو آج سے کئی صدیاں پیشتر کہا گیا ہے ؎

ہما زور مندی مکن بر کہاں
کہ بر یک نمط مے نماند جہاں

خیر جو کچھ ہوا سو ہوا۔ اب ہم خاموشی سے اس شورش کے نتیجہ کے منتظر ہیں جو بنگال سے اٹھکر تمام اطراف ہند میں پھیل گئی ہو۔ اور گورنمنٹ کی فارن پالیسی کے مدبروں کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ اپنی وفادار رعایا (مسلمانوں) کی فیلنگ کا خیال رکھا کریں۔ اور یہ بات دل سے نکالدیں۔ کہ ان کی گہری چالوں سے جو مسلمانوں کو کمزور کرنے کے متعلق کر رہے ہیں۔ مسلمان غافل ہیں۔ اس لئے ہم بادب عرض کرتے ہیں۔ کہ ؎

ہم تو اک نشینوں کو ستانا نہیں اچھا
ملجائیں گے افلاک جو فریاد کریں گے۔

اہلحدیث کانفرنس

کی بابت ایک صاحب (جو اپنا نام ظاہر کرنے کی اجازت نہیں دیتے ہیں) لکھتے ہیں کہ کانفرنس کو چاہئے۔ کہ اہلحدیث کے مذہب کی ایک جامع مانع کتاب مدلل مثل ہدایہ کے لکھا کر قوم کے ہاتھ میں دے۔ جواباً گزارش ہے۔ کہ یہ اور اس جیسے اور بھی کئی کام کانفرنس کرے گی انشاء اللہ۔ مگر جب اس کو قوم کی طرف سے تقویت پہنچے گی۔ بصورت تو اس کی وہی مثال ہے جو مسلمانوں کی انجیل میں تھی کمثل زرع اخرج شطاہ یعنی اس کو قوت حاصل ہو کر فازرہ فاستغلظ فاستویٰ علی سوقہ کا رتبہ حاصل ہوگا۔ تب کہیں جاکر تدریج تعجب الزراع بھی حاصل ہو جاوے گا۔ انشاء اللہ۔

شحنہ ہند کا جواب

اہل فقہ نے اپنے معمولی طریق سے کئی ایک دفعہ لکھا تھا کہ اہلحدیث میں جو ایڈیٹوریل مضامین چھپتے ہیں۔ یہ شحنہ ہند میرٹھ کے ایڈیٹر کے لکھے ہوتے ہیں۔ گو اس میں کوئی عیب نہیں۔ کہ ایک بھائی دوسرے کے کام میں مدد کرے۔ مگر چونکہ یہ دعوٰی محض جھوٹ اور صرف کذب تھا۔ اس لئے اہلحدیث مورخہ ۲۲ مارچ میں معزز ایڈیٹر شحنہ ہند سے اسکی بابت سوال کیا گیا۔ کہ اہل فقہ کے

اس دعویٰ کی بابت روشنی ڈالئے۔ ہر چند اہل فقہ کے حیا لاک ایڈیٹر نے پیش بندی کی۔ کہ شحنہ ہند جواب نہ دے۔ بلکہ اس پیش بندی سے حسب معمول غلط گوئی سے شحنہ ہند کو بھڑکانا بھی چاہا۔ مگر شحنہ ہند کا تجربہ کار اڈیٹر جسے اہل فقہ جیسوں کو انگلیوں پر کھلایا ہو کب اس کے بھڑے میں آن کر حق بات کو چھپاتا۔ اسلئے شحنہ ہند نے ۸ اپریل کے پرچہ میں اس کا جواب دیا آپ لکھتے ہیں کہ۔ "ایڈیٹر اہل فقہ نے اب ایک فضول بحث چھیڑ دی۔ کہ اڈیٹر شحنہ ہند اڈیٹر اہل حدیث کو مضامین کی مدد دیتا ہے۔ اہلحدیث نے بھی شحنہ ہند سے استفسار کیا ہے۔ جواب یہ ہے۔ کہ مولانا ثناء اللہ صاحب کو کسی سے مضامین لینے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ وہ ماشاء اللہ عالم ہیں۔ فاضل ہیں۔ محقق ہیں۔ محدث ہیں۔ مفسر ہیں۔ وہ اگر چاہیں۔ تو صرف ایڈیٹوریل سے اخبار معمور رکھ سکتے ہیں۔ نہ انہوں نے آج تک ہم سے کوئی مضمون لیا نہ ہم نے کوئی مضمون دیا۔ بالفرض لیا بھی جاتا تو کیا نامہ نگاروں کے مضامین سے کسی اڈیٹر کا کسر شان ہو سکتا ہے یا اس کی لیاقت میں فرق آسکتا ہے۔ اب تک تو ہم نے اہلحدیث کو مضامین نہیں دیئے۔ لیکن اگر تقلید کی لنکا کا مسمار ہونا محمد آورد کے دھواں دھار مضامین کے گولوں پر منحصر ہے تو اب ضرور دیئے جائینگے انشاء اللہ۔"

کیا اڈیٹر اہل فقہ اس جواب کو نقل کریگا۔ حیا درکار ہے؟

اڈیٹر الحکم اور بدر جلدی جواب دیں

کیا آپ بتلا سکتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب کا کوئی الہام اس مضمون کا ہو کر اپنے تین اشخاص (مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی اور منشی الٰہی بخش صاحب لاہوری اور ایک کوئی شخص) کو مکاشفہ میں دیکھا تھا کہ آپ مرزا صاحب کے پیرو ہیں؟ جواب ایمانداری اور حافظہ سے دینا؟

قادیانی کے متعلق ناظرین سے مشورہ

چونکہ قادیانی گرشن کا فتنہ بہت بڑھتا جاتا ہے اور اخبار میں اتنی گنجائش نہیں کہ اس کے تمام متعلقات کو درج کیا جائے۔ نہ اخبار کے کل خریداروں کو اس بحث سے دلچسپی ہے اسلئے مدت سے خیال تھا کہ اس معاملہ کو کسی احسن صورت میں فیصلہ کیا جاوے پس ناظرین اپنی اپنی رائے سے اطلاع بخشیں۔ کہ ایسے مضامین کو ضمیمہ اخبار میں کیا جاوے یا ماہواری رسالہ کی صورت میں اخبار سے بالکل الگ۔ خاکسار اڈیٹر کی رائے میں رسالہ ماہواری بہت اچھا ہے جو محفوظ بھی رہیگا اور باقاعدہ پہنچا کریگا۔ سردست رسالہ ۱۶ صفحوں پر ہوگا۔ جس کی سالانہ قیمت مع محصول صرف عہ ہوگی۔ اخبار کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہ ہوگا۔ اخبار کے خریداروں سے بھی وہی قیمت ہوگی۔ جو غیروں سے ہوگی۔ ناظرین اپنی اپنی راؤں سے اطلاع بخشیں اور رسالہ کا نام بھی تجویز کریں۔

مہاراجہ صاحب بنارس کی فیاضی

مہاراجہ صاحب بنارس کی فیاضی گذشتہ زمانوں کی فیاضی یاد دلاتی ہے قصبہ کونڑہ میں مسلمانوں کو مسجد کی بڑی ضرورت تھی۔ انھوں نے جناب مدن گوپال صاحب افسر اعلیٰ کی معرفت درخواست گذاری۔ تو مہاراجہ صاحب بہادر نے مفت اراضی مسجد کے لئے عطا فرمائی۔ جس کے لئے مسلمانان قصبہ خصوصاً اور تمام مسلمانان ہند عموماً مہاراجہ صاحب کے مشکور ہیں۔ (نامہ نگار)

وحدۃ الوجود

کے متعلق ۵ اپریل کے پرچہ میں چند سوال میری غیبوبت میں چھپے تھے۔ اس لئے اُن پر کچھ نہ لکھ سکا۔ ہمارے مکرم جناب مولوی علی نعمت صاحب پھلواروی ضلع پٹنہ کو اس مسئلہ میں خوب تجربہ ہے۔ اسلئے امید ہے کہ مولوی صاحب ممدوح اسطرف توجہ فرماوینگے (اڈیٹر)

چالیس سوالوں کے چالیس جواب

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۴۲) شوہر دینده کا نکاح کر سکتا ہے۔ کیونکہ رضاعت کی حرمت رضیع (مثلاً زید) کے بھائیوں کی طرف سرایت نہیں کرتی۔ حتیٰ کہ عمر کو خود زید کی مرضعہ روا ہے۔

(۴۳) دودھ میں نمک ملانے کی ممانعت کہیں دیکھی تو نہیں ہے۔

(۴۴) اخلاص و معوذتین کے ماسوا آیات و نیک کلمات سے بھی دم کیا

تفسیر ... الاسلام ... بجواب ... قیمت ... منیجر اہلحدیث امرتسر

جاتا ہے۔ چنانچہ فاتحہ سے مار گزیدہ کا دم اور بسم اللہ تبارک وغیرہ کا رقیہ حدیث میں ماثور ہیں۔ اور دم کرنے کے کئی طریق ہیں۔ پڑھکر بدن پر پھونکنا یا ہاتھوں میں پھونک کر ہاتھوں کا بدن کو ملنا یا پانی کا دم کرکے پلانا یا بدن کو لگانا جیب حضرت مرض الموت میں تھے۔ تو عائشہ صدیقہ آپ کو دم کرتی اور دم کی جگہ پر زیادتی برکت کو آپ کا مبارک ہاتھ پھرا دیتی تھیں۔ اکثر دم کر نہیں نفث کا لفظ آیا ہے جو خفیف سے لعاب ہمراہ پھونکنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ نفث میں نفخ۔ نفث۔ تفل۔ بزق درجہ بدرجہ زیادتی لعاب پر دال لکھے ہیں

(۳۵) بعضوں نے کچھ اس کی اور بھی تاویل کی ہے۔ لیکن ظاہر یہی ہے کہ نیک خواب نبوت کا ایک چھیالیسواں حصہ ہے بخاری کی مرفوع روایت میں ہے کہ اب نبوت میں سے صرف مبشرات رہ گئے۔ لوگوں نے کہا مبشرات کیا؟ فرمایا نیک خواب۔ ایک اور روایت میں ہے۔ کہ ما کان من النبوۃ فلا یکذب (جو نبوت سے ہو وہ جھوٹ نہیں ہوتا) اسی پر امام المعبرین ابن سیرینؒ فرماتے ہیں۔ کہ خواب ہی شیطانی اور بشارت رحمانی تین قسم کی [illegible] [illegible] اس سے کچھ اس معنی کی تائید نکلتی ہے اور تو معلوم نہیں ۔

(۳۷) لقطہ کے سال بھر شہرت دینے ہی کا حکم آیا ہے۔ کہ مالیت [illegible] پہلے بھی صرف کر سکتے ہیں چنانچہ علیؓ نے ایک دینار پایا وہ رسول اللہ [illegible] و فاطمہؓ سب نے کھایا۔ بعد میں ایک عورت اسکی جویاں ہوئی تو حضرتؐ نے فرمایا کہ علی! دینار دیدے ۔

(۳۸) مکان احاطہ مسجد کی اُجرت صرف مسجد ہو سکتی ہے۔ کیا مانع ہے؟

(۳۹) غیر اللہ پیران پیر مدنی یا علیؓ یا بو علیؒ یا بخاریؒ یا اور کوئی امام کسی کی منت ماننا یا کسی سے امداد چاہنا صاف مشرک بنا دیتا ہے کیونکہ نذر ایک عبادت ہے اور عبادت و استعانت دونوں اللہ ہی سے مخصوص ہیں۔ چنانچہ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ کا یہی مفہوم ہے علامہ محمد معینؒ اپنے سالہ ما اہل بہ لغیر اللہ میں لکھتے ہیں۔ کہ :۔

"نذر برائے غیر خدا حرام است وعلیہ تعقد الاجماع بلکہ کفر است کما عدہ جمیع الفقہاء و من افعال الکفر و در فی الحدیث لا نذر لغیر اللہ و ہر سالہ لا بذ

کہ تصنیف قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی است مذکور است کہ سجدہ بر قبور انبیاء و اولیاء و طواف نمودن و دعا از انہا خواستن و نذر برائے ایشاں کردن حرام است بلکہ چیزہا ازاں بکفر میرساند و نیز قضائے حاجت از غیر خدا خواستن و اوراما لک نفع و ضرر خود اعتقاد کردن شرک جلی است العیاذ باللہ"

اور بعض لوگ گو نیت یہی ظاہر کرتے ہیں۔ کہ ہمیں تقرب محض اللہ ہی کا منظور ہے۔ صرف اس نذر کا ثواب ہم ان بزرگوں کے نام لگاتے ہیں۔ ایسا کرنا بظاہر شرک تو نہیں۔ لیکن ان کا اس مشرکانہ روش پر چلنا دال میں کچھ کالا کالا ضرور محسوس کراتا ہے۔ ورنہ خاص خاص تاریخوں کا تعہد اور فلاں بزرگ کے لئے فلاں چیز کا تعین (مثلاً پیر صاحب کی گیارہویں ہی ہو۔ بو علی کی برنجی وغیرہ وغیرہ۔ یہ کیا ضرور ہے چونکہ اس صورت میں بھی وہی شرک کا پلہ برابر لہرا رہتا ہے۔ اس لئے یہ بھی حسب حکم من تشبہ بقوم فھو منھم اشتباہ سے خالی نہیں۔ اس سے بھی مسلمانوں کو پرہیز لازم ہے اور بہر صورت یہ جملہ طرق مروجہ بدعات میں داخل ہیں خیر القرون و آئمہ دین سے ان کا کوئی ثبوت نہیں ہے [illegible] [illegible] ہیں اور عوام کو اسی ٹیڑھی لکیر پہ چلنے کی عام جرأت دلاتے ہیں حالانکہ اگر حق الامر کو تفتیش سے کام لیں۔ تو کبھی ایسا نہ کریں علامہ سکھنوی اپنی تقریر متعلقہ ما اھل بہ لغیر اللہ میں فرماتے ہیں۔ "چوں تقرب امریست پوشیدہ و کسے را از اں این کار را جانا میخواہند کہ قصد ایشاں ہویدا نشود لاجرم تفتیش آثارات و علامات باید کرد" اور لکھتے ہیں۔ کہ :۔

"بدانستن این امر حاسران این کار را از یادہ تر میسر است حالص ہمانیت بلکہ حال عملا و حال ایشاں کہ معائنہ میکنند بہماں شکل ہے مانند سے شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔ وایں علامات و آثارات و چیزیکہ بآں تقرب میجویند مختلف و تبدل باعتبار زماں و مکان میشود عاقل را باید کہ تامل و غور کردہ تفتیش نماید اگر محافظت ایماں منظور است تفتیش کردہ پرہیز نماید۔"

نیز تفصیل ان علامات میں یہ تمثیلاً لکھتے ہیں :۔

"شیخ صدو و میراں و زین خاں کدام حق برین ناداں دارند کہ برائے ایشاں جا نہا تلف کردہ خوشدل میشوند گاہے ایں قسم عمل برائے پدر و پیر و استاد خود نمے نمائند با وجود یکہ سزاوار تر رسانیدن ثواب ایشانند نہ سدو و میراں و زین خاں

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س نمبر ۱۸۵۔ اگر کوئی اہل اسلام کسی کتاب خاکروب وغیرہ کا عقد بطور شرع کر دیوے۔ تو اس کا کیا حکم ہے؟

س نمبر ۱۸۶۔ جو قرآن شریف فارسی، اردو، انگریزی میں لکھا جاوے۔ کلام الٰہی ہے یا نہیں۔ اس پر احکام آیات مترتب ہوتے ہیں یا نہیں؟

س نمبر ۱۸۷۔ کیا کعبہ آسمان دنیا میں ہے یا تمام آسمانوں میں؟ تینوں سوالوں کے جواب سے بذریعہ اخبار سرفراز فرماویں۔

ج نمبر ۱۸۵۔ [illegible] الاسلام یعلو ولا یعلی اسلامی رسوم کا دوسری قوموں میں جاری کرنا گناہ نہیں۔ دوسری قوموں کی رسوم خلاف شرع کا اسلام میں جاری کرنا گناہ ہے۔

ج نمبر ۱۸۶۔ قرآن شریف کا فارسی انگریزی میں لکھنا دو طرح سے ہے ایک تو یہ کہ صرف نقوش فارسی اور انگریزی میں ہوں۔ الفاظ عربی ہی رہیں۔ مثلاً الحمد للہ کو فارسی میں اسی طرح الحمد اور انگریزی میں بھی اسی طرح (Alhamdu) لکھا ہے۔ اس صورت میں تو وہ قرآن ہی ہے کیونکہ نقوش کا اعتبار نہیں بلکہ الفاظ کا ہے نقوش عربی بھی نہیں رہے۔ کیونکہ زمانہ نزول قرآن کا رسم الخط اس زمانہ سے مغایر تھا۔ جو اب بالکل متروک ہے۔ اور اگر فارسی انگریزی سے مراد ترجمہ ہے تو وہ قرآن شریف نہیں بلکہ ترجمہ ہے کیونکہ قرآن شریف کو خدا نے عربی فرمایا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ احبوا العرب لثلاث انا عربی والقرآن عربی ولسان اہل الجنۃ عربی۔ پس اس ترجمہ کو قرآن مجید نہیں کہیں گے۔ بلکہ ترجمہ قرآن مجید کہیں گے۔

س نمبر ۱۸۷۔ جو بکری یا بکرا ذبیحہ حلال کیا جاوے۔ اور اس کی گٹھلی [illegible] رہ جاوے۔ تو وہ جائز ہے یا کہ ناجائز؟

س نمبر ۱۸۸۔ قربانی دینا ہر ایک مسلمان کو سنت ہے یا حکم ہے۔ یا کہ صرف دولتمند کو چاہیے۔ اور نیز قربانی سنت ہے یا حکم ہے؟

ج نمبر ۱۸۷۔ کوئی حرج نہیں۔ اگر رگ جان کٹ جاوے۔

ج نمبر ۱۸۸۔ قربانی کے متعلق اختلاف ہے۔ سنت تو سب کے نزدیک ہے حنفیہ کے نزدیک مالداری شرط ہے۔ مالی احکام شرعیہ پر غور کرنے سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ مالی احکام مالداروں ہی پر ہوتے ہیں۔ والعلم عند اللہ۔

س نمبر ۱۸۹۔ انگریزی نوٹ میں زکوٰۃ ہے یا نہیں معترض کہتے ہیں کہ سونا چاندی نہیں ہے۔ لہٰذا زکوٰۃ نہیں ہے۔ اور دوسرے کتنے روپیہ ہونے سے زکوٰۃ دینا ہوگا۔ اور کتنا روپیہ دینا ہوگا۔

ج نمبر ۱۸۹۔ نوٹ درحقیقت دین قرض کی رسید ہے گویا سرکار قرضدار ہے اور نوٹ اسی قرض کی رسید ہوتا ہے۔ مگر ایسی رسید کہ ہر ایک جگہ دکھا کر روپیہ وصول کر سکتا ہے کسی طرح کی دیر نہیں۔ اور یہ مسئلہ ہے۔ کہ جو قرض کسی ایسے شخص پر ہو جو اقراری ہو۔ جب مانگا جاوے ہر وقت دینے پر طیار ہو۔ اس قرض پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔

س نمبر ۱۹۰۔ ایام [illegible] سودہ رضی اللہ عنہا کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے سے پہلے [illegible] کی طرف بھیجنا کس کتاب میں مذکور ہے؟

س نمبر ۱۹۱۔ [illegible] سودہ کو [illegible] بلا محرم اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ان کے بھائی عبدالرحمٰن محرم کے ساتھ تنعیم بھیجنے میں اشارہ ہے یا نہ [illegible] کہ اگر مسافت سفر نہیں رکھتا ہے اور [illegible] تنعیم مسافت سفر رکھتا ہے تو سودہ کا بلا محرم اور عائشہ کا محرم کے ساتھ [illegible] کوئی [illegible] نہیں اور اگر منیٰ اور مکہ کے درمیان مسافت سفر ہے تو سودہ کے ساتھ کیا محرم آپ نے کیوں نہ [illegible] اور اگر منیٰ و مکہ کے درمیان مسافت سفر نہیں [illegible] صورت [illegible] تو [illegible] محرم کا ہونا شرط ہے کیونکر صحیح ہوگا؟

ج نمبر ۱۹۰۔ [illegible] ہے۔

ج نمبر ۱۹۱۔ [illegible] مسافت سفر [illegible] بعض علماء کے نزدیک تین [illegible] چار کوس کی مسافت [illegible] تو دونوں مقام [illegible] ہیں۔ اور حنفیہ کے نزدیک [illegible] ان کے نزدیک نہیں۔ مگر حضرت سودہ کو اس مسئلہ [illegible] ایک [illegible] کے لوگ [illegible] نہیں ہم جانی اور تنہائی کی صورت [illegible] ہے کیونکہ فتنہ کا احتمال بہت دور ہے ممکن ہے کہ سودہ کا کوئی محرم بھی ساتھ ہو۔ مگر اس کا ذکر نہیں کیا [illegible] واقعات کی بنا [illegible] میں خلل نہیں آتا۔

تصحیح ۱۲ اپریل کے پرچہ میں فتویٰ [illegible] میں غلطی ہوئی ہے یوں چاہیے کہ بیوہ عورت پر [illegible]

انتخاب الاخبار

افسوس کہ آج کل ہر طرف سے طاعون شدت کی خبریں آرہی ہیں مولوی عبدالرحمن دینانگری جوان صالح اور مولوی فیروز الدین صاحب سیالکوٹی جو کئی ایک کتب کے مصنف تھے انتقال کر گئے۔ ملک چراغ الدین ساہو والہ ضلع سیالکوٹ بھی طاعون سے فوت ہوئے۔ ناظرین سے ان کے جنازہ غائب کی درخواست ہے۔ اللہم اغفرلہم ؎

مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ تھا۔ کہ جہاں پر ایک شخص بھی خدا کا نیک بندہ ہوگا۔ وہاں بھی طاعون کی بلا نہ پہونچیگی۔ مگر ناظرین یہ سنکر حیران ہونگے کہ گذشتہ سال کی تباہی کے علاوہ امسال بھی فروری اور مارچ میں قادیان جیسے چھوٹے سے مقام پر جہاں کی آبادی کل دو اڑھائی ہزار ہے ۳۵ آدمی ہلاک ہوئے ؎

امرتسر کے ڈسٹرکٹ جج نے اپنے ہندو اردلی کو غصے میں کہیں گالی دی۔ اس پر اس نے نوکری چھوڑدی اور شہر کے ہندوؤں اور وکیلوں نے بڑے زور کا جلسہ کیا۔ جس میں مقدمہ کے لئے چندہ ہوا چنانچہ صاحب بہادر پر نالش کی جاویگی (نتیجہ کیا ہوگا؟ وہی جو چوہوں کی کانفرنس کا بلی کے مقابلہ پر ہوا تھا)۔

لاہور میں پنجابی اخبار کے ایڈیٹر کے آخری فیصلہ پر ہندو نوجوانوں نے بڑا شور کیا۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور کئی ایک اور یورپینوں پر حملے کئے۔ تین لڑکے ماخوذ ہیں۔

اخبار مسافر آگرہ کے مقدمہ کی پیشی ۲۰ اپریل کو تھی نتیجہ نامعلوم

شیخ محمد حسین صاحب لاہوری کی بیوی اور لڑکا طاعون سے انتقال کر گئے تھے۔ جن احباب نے ان کی تعزیت اور ہمدردی کے خطوط بھیجے تھے شیخ صاحب نے ان کا شکریہ ادا کرنے کا خط لکھا تھا جو ہنوز درج ہونے نہ پایا تھا کہ خود ان کے انتقال کی خبر بھی آگئی۔ اس لئے ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں۔ مرحوم پرانے تو مسلم موحد تھے کئی سال سے پنشن یاب تھے۔ اللہم اغفرلہ۔

طاعونی اموات کا حساب

سنہ	اموات
سنہ ۱۸۹۶ء میں	۱۲۰۴
سنہ ۱۸۹۷ء میں	۵۶۰۵۵
سنہ ۱۸۹۸ء میں	۱۰۱۸۵۳
سنہ ۱۸۹۹ء	۱۳۴۷۸۹
سنہ ۱۹۰۰ء	۹۳۱۵۰
سنہ ۱۹۰۱ء	۲۷۳۶۷۹
سنہ ۱۹۰۲ء	۵۷۷۴۲۷
سنہ ۱۹۰۳ء	۸۵۱۲۶۳
سنہ ۱۹۰۴ء	۱۰۲۲۲۹۹
سنہ ۱۹۰۵ء	۹۵۰۸۶۳
سنہ ۱۹۰۶ء صرف جنوری سے اپریل تک	۱۷۰۰۰۰

پنجاب میں ہفتہ مختتمہ ۶ - اپریل کو طاعون سے جو اموات واقع ہوئی ہیں۔ ان کی تفصیل ضلع وار حسب ذیل ہے۔ حصار ۱۰۰ - رہتک ۱۹۷۹ - گوڑگاؤں ۱۳۷ - دہلی ۵۷۷ - کرنال ۲۳۷ - انبالہ ۱۷۷۸ - ہوشیارپور ۸۱۵ - جالندھر ۲۴۱۵ لودیانہ ۲۴۱۱ - فیروزپور ۱۷۹ - منٹگمری ۲۶۹ - لاہور ۲۱۷ - امرتسر ۱۱۳۲ - گورداسپور ۲۷۷۵ - سیالکوٹ ۱۸۷۳ - گوجرانوالہ ۵۲۵۴ - گجرات ۲۶۵۹ - شاہپور ۱۱۸۴ - جہلم ۵۲۷ - راولپنڈی ۴۳۶ - اٹک ۲۳۱ - ملتان ۱ - ریاست پٹیالہ ۱۲۳۶ - کپورتھلہ ۴۷۶ - مالیر کوٹلہ ۱۰۶ - جنید ۲۰۰ - کلسیہ ۱۹ - فرید کوٹ ۱۱۷ - نابھہ ۱۷۷ - کل ۳۶۴۴۳ - اس سے گذشتہ ہفتہ ۲۹۱۵۴ - پچھلے سال کے اسی ہفتہ ۲۷۵۴ (کرشن قادیانی کا ضلع گورداسپور خاص قابل غور ہے)

حضور وائسرائے بہادر ڈیرہ دون کیطرف آجکل سیر و شکار میں مشغول ہیں؎

لاہور میں طاعون کی کثرت سے لوکل سکول بند ہو رہے ہیں۔ (خدا کی پناہ)

راجکوٹ میں ایک مسلمان چپراسی نے دیوانہ ہوکر ۶ آدمیوں کو تلوار سے قتل کر ڈالا ٹیلیگراف ماسٹر نے بڑی پھرتی سے اس کو پکڑ کر حوالہ پولیس کیا؎

ترکی گورنمنٹ نے اپنے کانسل جنرل بمبئی کی معرفت مولوی محمد انشاء اللہ ایڈیٹر اخبار وطن لاہور کے کئی تمغے چاندی کے ان لوگوں کو تقسیم کر دینے کیلئے بھیجے ہیں کہ جنہوں نے حجاز ریلوے کے فنڈ میں فیاضانہ طور سے چندہ دیا۔ ان تمغہ پانے والوں میں دو یورپین جنٹلمین اور ایک ہندو جنٹلمین ہے ان تینوں کو سلطان المعظم نے بالخصوص تمغہ عزت نشان عطا فرمایا؎

بمبئی کے چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے ان تمام پولیس ملزموں کو بری کر دیا کہ جن پر ہندو ا[illegible] حکمی کا الزام لگا کر مسٹر [illegible] پولیس نے مقدمہ فوجداری قائم کیا تھا عدالت نے قرار دیا کہ پولیس پلٹنوں نے جو کچھ کی وہ ڈیوٹی کے وقت نہیں تھی بلکہ فرصت کے وقت منعقد کی گئی تھی۔ اس لئے تمام پولیس مین بے قصور ہیں۔ ان پر فوجداری مقدمہ نہیں چل سکتا۔ سب پولیس مین بری کر دیئے گئے؎

نئی بات! نسخہ مفت بالکل مفت

بال اڑانیکا پوڈر عرق و تیل و صابون وغیرہ - کافور کا گلاس - پارے کی گولی و گلاس

گندھک کا گلاس - مالا کافور - اسپٹن - منجن - انجن ادویہ مقوی وغیرہ وغیرہ

مجرب اور اپنے آزمودہ نسخے رسالہ چند تجربات شرما میں دیئے گئے ہیں جو رسالہ کہ امرت کی شیشی خریدنیوالے کو مفت نذر کیا جاتا ہے امرت کی دھارا جن ہاتھوں میں پہنچ چکی ہے وہ تو ہمیشہ اسکے خریدار ہیں۔ جو تمام اشتہاری دویات سے بدظن رہا کرتے ہیں۔ انکے واسطے یہ تجویز کی گئی ہے تاکہ وہ بھی ایک بار اس آب حیات کے فوائد سے آگاہ ہو کر ویدک ادویات پر عش عش کریں۔

امرت کی دھارنے

جس قدر نام پایا ہے۔ اسکی مکمل تشریح و تعریف کیواسطے تو ایک علیحدہ کتاب چاہیئے۔ مختصراً یہ کہ عام طور پر جو امراض بوڑھے بچوں جوانوں کو ہوتی ہیں ان سب کے لیے اکسیر اعظم ہے۔ طرفہ تو یہ ہے۔ کہ اس کا اثر فوراً ظاہر ہوتا ہے۔

سر درد ہر قسم - زکام - کھانسی - نزلہ - وجع المفاصل - ذات الریہ - ذات الجنب - پیٹ درد - پیٹ کا پھولنا - بدہضمی - ہیضہ - درد قولنج - قراقر معدہ - اروڑی - رقت معدہ - ریح الامعاء - معدہ - اسہال - پیچش - سنگ - ہرگ - درد دانت - داڑھ درد - مسوڑھوں کا پھولنا - مسوڑھوں کا درد - دانتوں سے خون جانا - دانتوں کو پانی لگنا - بی ضلالت - منہ کی قے - ورم معدہ - درد کان - کانوں میں کھجلی - ورم گوش - کرم کان - بواسیر ناک و تالو میں پھنسیاں - بدبو - چھینکیں آنا - درد آنکھ - پھوڑا پھنسی - زخم - کان بہنا - ران کا لاسہ - پیت داد - حلق کا بیٹھ جانا - منہ میں چھالے - منہ سوجنا - زہر وا ڈنگ - سوزاک - آتشک - بدھ - گلٹیاں - ورم - تمام درد اندرونی - تمام درد بیرونی - گنٹھیا - عرق النساء - ریحی باد - چوٹ - لو لگنا - پانی گولہ - بھیرا - سر درد - درد کان - بواسیر - تپ دق - سل - پرسوت - زنانہ - یرقان - کالرا - امراض بچگان - بچہ کا دودھ نہ پینا - ڈبہ - اطفال - سرسام - سر گھومنا - حس و حرکت جاتے رہنا - لقوہ - فالج - خارش - دماغ - فساد خون - سوزش - زبان سوج آنا - ہچکی - لب - گرنا - دانت - نکلے پڑنا - ورم پستان - جلودھر - درد جگر - نفخ جگر - سوء القنیہ - طحال - بھگندر - ورم گردہ - پاخانہ - ورم خصیہ - قبض - درد و ورم رحم - درد پشت - پنڈلیوں کا پھولنا - ناسور - آگ سے جلنا - کثرت پلسیہ - چھپاکی - قبض دائمی - بخار - امراض دل - نامردی وغیرہ وغیرہ امراض کے لیے اکسیر ثابت ہوا ہے۔

امرت کی دھارا جس گھر میں موجود ہے۔ ایک حکیم حاذق موجود ہے۔ امرت کی دھارا جس جیب میں موجود ہو امراض کے خطرے سے بے فکر ہو بیٹھے۔ امرت کی دھارا جس کے پاس رہتی ہے اسے ادویات کی کیا ضرورت ہے۔ امرت کی دھارا کے مقابلے ادویات کے بوجھ و ریکس سپٹ ہیں۔ امرت کی دھارا نے اس قدر نام پایا ہے۔ کہ اس کی پانچ چھ سو شیشیاں ماہوار بکتی ہیں۔ جس نے ایک دفعہ استعمال کیا ہمیشہ کے لئے اس کا خریدار بن جاتا۔ احتیاط رہے کہ امرت کی دھارا کا بہت نام دیکھ کر بہت لوگوں نے جھوٹے اشتہار دے دیئے ہیں اور ہماری فہرست نقل کر دی ہے اس واسطے احتیاط سے کام لیں۔ امرت کی دھارا سے مرض کو تسکین ہوتی ہے اور قبض دور کر دیں۔ تپ دق - طاعون - سل - آتشک - سوزاک وغیرہ جیسی امراض کے واسطے تیر بہدف ثابت ہوئی ہے چھوٹی امراض کا تو ذکر ہی کیا ہر وہ تو دیکھتے ہی دم بھاگتی ہیں۔ فہرست طلب کریں۔ مفصل حال معلوم ہوگا۔ قیمت فی شیشی عہ نمونہ … مگر یاد رہے کہ نمونے کی شیشی کے ساتھ چند تجربات شرما مفت نہیں مل سکتا۔

صاحبو! میرے اس لکھنے کو اشتہاری مبالغہ مت خیال کرو۔ خدا کو حاضر ناظر جان کر جو کچھ لکھ رہا ہوں سچ سچ امرت کی دھارا کی تعریف کرنی قسم کی ہمت سے باہر ہے اس میں پرماتما نے ایسے اوصاف بھر دیئے ہیں کہ جس کا اندازہ میں خود نہیں کر سکتا۔ جس مرض پر دیا جاتی ہے اسی کو … ہوتے ہیں کھانے اور لگانے کے کام آتی ہے۔ شراب اور افیون چھڑا دیتی ہے۔ ایک شیشی تمام بیماریوں سے محفوظ رکھ سکتی ہے۔ آمین!

ٹھاکر دت شرما وید مالک دیش اپکارک اوشدھالیہ ایڈیٹر اخبار دیش اپکارک و فیملی ڈاکٹر و مصنف رسالہ جات تجربات شرما لاہور

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شایع ہوتا ہے

R. L. No 352.

اہلحدیث

امرتسر (پنجاب)

بیٹھ کر ہم صحابہ کی... گفتار مصطفےٰ کی ... مت دیکھ کسیکا قول و کردار ... بس ایسے ہی نقل کیا ہے ... بیان وہم

نمبر ۲۴ جلد ۳

یوم جمعہ مورخہ ۵ ربیع الاوّل سنہ ۱۳۲۵ ہجری المقدس مطابق ۱۹ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ للعہ

والیان ریاست سے " للعہ

رؤسا و جاگیرداروں سے " للعہ

عام خریداروں سے " عا

غیر ممالک سے " ۵ شلنگ

" " ششماہی ۳ شلنگ

انڈیا والوں سے عہ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام

مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے

(۳) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

کرشن قادیانی اور ہم

اِدھر آپیارے ہنر آزمائیں + تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

۱۷- مارچ کے قادیانی اخبار الحکم میں ایک مضمون نکلا تھا کہ ثناء اللہ امرتسری قسم کھائے کہ مرزا صاحب قادیانی کا کوئی الہام ثابت نہیں۔ اسکا جواب ۲۹- مارچ کے اہلحدیث میں دیا گیا تہا کہ ہم قسم کھانے کو طیار ہیں۔ امرتسر یا بٹالہ میں جس جگہ چاہو ہم سے قسم دلوالو۔ مگر پہلے یہ بتلاؤ کہ اس قسم کا نتیجہ کیا ہوگا؟ اسکا جواب کرشن جی نے اپنے اخباروں (بدر مورخہ ۴ اپریل اور الحکم مورخہ ۳۱ مارچ) میں چہاپا ہے۔ ہم اس مضمون کو تمام وکمال ہمارا نقل کرتے ہیں تاکہ ناظرین کو صحیح رائے قائم کرنیکا موقع ملے۔ مزید آسانی کے لئے ہم نے مضمون منقولہ کے فقروں پر نمبر لگا دیے ہیں پس ناظرین ان نمبروں کو دیکھکر ہماری جوابات کو نمبروار پڑھتے جائیں اور لطف اٹھائیں قادیانی اڈیٹروں سے بھی توقع ہے کہ وہ ایمانداری سے کام لیکر ہماری طرح ہمارا تمام مضمون نقل کرینگے۔ بہر حال وہ مضمون یہ ہے:-

مباہلہ کیواسطے مولوی ثناء اللہ امرتسری کا چیلنج منظور کیا گیا

(حضرت مسیح موعود کے حکم سے لکھا گیا)

مولوی فاضل ابوالوفا ثناء اللہ

صاحب اپنے اخبار اہلحدیث نمبر ۲ مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء میں حضرت اقدس مسیح موعود کی تازہ تصنیف "قادیاں کے آریہ اور ہم" کا ذکر کرتے ہوئے اور آریوں کی قسم کھانے کے متعلق اپنی پرانی عادت کے مطابق بے جا نکتہ چینی کرتے ہوئے اخیر میں لکھتے ہیں۔

"اوّل البتہ ہم اپنے وطن کے ذمہ دار ہیں سو ہم تمہارے کرشن کی کذب بیانی پر قسم کھانے کو طیار ہیں آؤ جس جگہ چاہو ہم سے قسم دلوالو۔ مگر پہلے یہ شائع کرادو کہ اس قسم کا نتیجہ کیا ہوگا۔ ہم حلفیہ کہدینگے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو ہم خدا کیطرف سے مامور نہیں جانتے بلکہ اعلیٰ درجہ کا جھوٹا مکار اور مفتری ہے اور اس کی کوئی پیشگوئی خدائی الہام سے نہیں ہے۔ مرزائیو! سچے ہو تو آؤ اور اپنے گرو

معذرت:- میں سفر سے آیا تو ۱۲- اپریل کا اخبار مرتب تہا اور مرزا صاحب کو مباہلہ کا جواب جلد دینا تہا اسلئے ۱۹ کا بھی آئندہ ہفتہ تیار کیا گیا امید ہے اس تقدیم کو تقدیم ناکردہ پر قیاس فرمائینگے۔ ایڈیٹر

ahmadimuslim.de

کو ساتھ لاؤ۔ وہی میدان عید گاہ امرتسر طیار ہے جہاں تم ایک تا
میں صوفی عبدالحق غزنوی سے مباہلہ کر کے آسمانی ذلت اٹھا چکے ہو
امرتسر میں نہیں تو بٹالہ میں آؤ سب کے سامنے کارروائی ہوگی
مگر اس کے نتیجہ کی تفصیل اور تشریح کرشن جی سے پہلے کرا دو اور انہیں
ہمارے سامنے لاؤ جس نے ہمیں رسالہ انجام آتھم میں مباہلہ کے لئے
دعوت دی ہوئی ہے کیونکہ جب تک پیغمبر جی سے فیصلہ نہو سب
امت کے لئے کافی نہیں ہو سکتا"

اس مضمون میں سے بے جا طعن وتشنیع چھوڑ کر جس کے جواب کی
ضرورت نہیں۔ اصل مطلب کی بات صرف یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ
حضرت مسیح موعود مرزا صاحب کی تکذیب پر ایسا یقین اور ایمان
رکھتے ہیں کہ وہ اس پر خدا تعالیٰ کی قسم کھانے کو طیار ہیں اور اس
مباہلہ کے واسطے حضرت مرزا صاحب کو بلاتے ہیں اور حضرت مرزا
صاحب سے پوچھتے ہیں کہ اس مباہلہ کا نتیجہ کیا ہوگا اور اس
مباہلہ کیواسطے امرتسر یا بٹالہ میں طرفین کا جمع ہونا تجویز کرتے ہیں۔
اس مضمون کے جواب میں ہم مولوی ثناء اللہ صاحب کو بشارت دیتا
ہوں کہ حضرت مرزا صاحب نے ان کے اس چیلنج کو منظور کر لیا ہے
وہ بیشک قسم کھا کر بیان کریں کہ یہ شخص اپنے دعوے میں جھوٹا ہے
اور بیشک یہ بات کہیں کہ اگر میں اس بات میں جھوٹا ہوں تو لعنت
اللہ علی الکاذبین اور اس کے علاوہ ان کو اختیار ہے کہ اپنے جھوٹا
ہونے کی صورت میں ہلاکت وغیرہ کے جو عذاب اپنے لئے چاہیں خدا
سے مانگیں لیکن خدا کے رسول چونکہ رحیم وکریم ہوتے ہیں اور انکی ہر وقت
یہی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی شخص ہلاکت اور مصیبت میں نہ پڑے
اس واسطے باوجود اس قدر شوخیوں اور دل آزاریوں کے جو ثناء اللہ
سے ہمیشہ ظہور میں آتی ہیں حضرت اقدس نے پھر بھی اس پر رحم کر کے
فرمایا ہے کہ یہ مباہلہ چند روز کے بعد ہو جبکہ ہماری کتاب حقیقۃ الوحی
چھپکر شائع ہو جائے اور امید ہے کہ بیس پچیس روز تک انشاء اللہ
وہ کتاب شائع ہو جاویگی اس کتاب میں ہر قسم کے دلائل سلسلہ حقہ
کے ثبوت میں خلاصۃً بیان کئے گئے ہیں اور دوسرے سوا اس
میں نشانات بھی لکھے گئے ہیں یہ کتاب مولوی ثناء اللہ کو بھیجدی جاویگی

اور وہ اس کو اول سے آخر تک بغور پڑھ لے اس کتاب کے ساتھ
ایک اشتہار بھی ہماری طرف سے شائع ہوگا جس میں ہم یہ ظاہر کر دینگے
کہ ہمنے مولوی ثناء اللہ کے چیلنج مباہلہ کو منظور کر لیا ہے اور ہم اول
قسم کھاتے ہیں کہ وہ تمام الہامات جو اس کتاب میں ہم نے درج کئے
ہیں وہ خدا کی طرف سے ہیں اور اگر یہ ہمارا افترا ہے تو لعنت اللہ علی
الکاذبین ایسا ہی مولوی ثناء اللہ بھی اس اشتہار اور کتاب کے
پڑھنے کے بعد بذریعہ ایک چھپے ہوئے اشتہار کے قسم کے ساتھ یہ لکھدیں
کہ میں نے اس کتاب کو اول سے آخر تک بغور پڑھ لیا ہے اس میں
جو الہامات ہیں وہ خدا کی طرف سے نہیں اور مرزا غلام احمد کا اپنا
افترا ہے اور اگر میں ایسا کہنے میں جھوٹا ہوں تو لعنت اللہ علی
الکاذبین اور اسکی ساتھ اپنے واسطے اور جو کچھ عذاب وہ خدا سے
مانگنا چاہیں مانگ لیں ان اشتہارات کے شائع ہو جانے کے بعد
اللہ تعالیٰ خود ہی فیصلہ کر دیگا اور صادق اور کاذب میں فرق کر کے
دکھلا دیگا ہاں اتنی بات ہم اس پر اور بڑھا دیتے ہیں کہ ہم خدا سے
دعا کریں گے کہ یہ عذاب جو جھوٹے پر پڑے وہ اس طرز کا ہو کہ اس
میں کسی انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو۔ باقی رہا یہ امر کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا
مولوی ثناء اللہ کو واقف قرآن ہو کر اس امر کے دریافت کرنے کی
ضرورت نہ تھی۔ مباہلہ کی بنیاد جس آیت قرآنی پر ہے اس میں تو
صرف لعنت اللہ علی الکاذبین ہے اور اس جگہ خدا تعالیٰ نے
لعنت کو قائم مقام ان تمام عذابوں اور وبالوں کا رکھا ہے جو ایک
صادق کی تکذیب میں مکذبین کے لاحق حال ہوتے ہیں اور ہم ایمان
رکھتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ کے متعلق بھی نہ صرف بروقت امتحان ان
میں سے کسی کو خود دیکھ لیگا۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ مباہلہ کی تاثیر
کاذب کے لئے ایک ایسے رنگ میں ظاہر ہو کہ جس کو دیکھ کر ایک
زمانہ بول اٹھے کہ یہ ایک صادق کی تکذیب کی سزا ہے معمولی تکلیفات
یا مکروہات کا لاحق ہو جانا فی الواقع تاثیر مباہلہ نہیں ہو سکتا مولوی
ثناء اللہ جو چاہے اپنے لئے اپنی کذب کی سزا میں عذاب تجویز کرے
لیکن خدا تعالیٰ کسی کا محکوم نہیں وہ اپنے منشاء کے مطابق آپ سمجھتا ہے۔
انسانی گورنمنٹ کسی مجرم کو سزا دینے میں مجرم کے منشاء کا لحاظ نہیں

نوٹس
آجکل عام شکایت ہو رہی
نوجوان دوکانداری کے تجارت
سود دیکھتے ہیں اور کوئی
ایک موکٹ دست ہی ہے جو
لئے زندہ مثال قائم کرے
بازار میں ایک دوکان
کی ہر قسم کی عمدہ
قسم کی سیاہی۔ قلم۔ چاقو
پٹیاں۔ اسپنج موم بتیاں
جرابیں قفل۔ ٹرنک۔
ہر قسم کی چھتریاں
ولایتی کنگھیاں
پوڈر لیونڈر وغیرہ
بکفایت رعایت ملتی ہیں
لائیں وہ بچشم خود
ہے ایک دفعہ مال منگوا
ہمیشہ کیلئے خریدار
نوٹ: ہماری
جرابیں تیار
اور بالڈی میں
کرتی ہیں سوتی
فیصد جن۔
المشتہر
شیخ نظیر حسین
ڈبی بازار ا

ترک اسلام ... منیجر اہلحدیث امرتسر

کرتی تو وہ احکم الحاکمین خدا کیوں کسی مجرم کے من کے جاؤ پورے کرے فی الواقعہ یہ ایک قسم کی شوخی اور گستاخی ہے۔ کہ ہم قرآن کریم کی آیت مباہلہ کے مقابل تشریحات کے طالب ہوں البتہ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اگر مولوی ثناء اللہ نے کوئی حیلہ جوئی کرکے اس مباہلہ کو اپنے سر سے نہ ٹال دیا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ بالضرور مولوی مذکور کے متعلق کوئی ایسا ہی نشان ظاہر کریگا جو صدق وکذب کی پوری تمیز کریگا۔ آخر درخواست کنندگان عرب نے تو اپنے لئے یہ عذاب چاہا تھا کہ ان پر پتھر آسمان سے برسائے جاویں۔ خدا تعالیٰ نے ان پر عذاب تو نازل کرکے انہیں ہلاک کردیا لیکن پتھر برسانے کی ضرورت نہ سمجھی دیکھو سورہ انفال رکوع ۴ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ۔ اور دراصل مولوی ثناء اللہ جس صورت میں ہمارے کذب پر علی وجہ البصیرت ایمان رکھتا ہے تو اُسے تو مناسب ہے کہ جو شرط ہم کریں وہ قبول کرے اور ہم کو کسی گریز کا بزعم خود ہمکا موقع نہ دے اور وہ منظور کرکے ہم کو اطلاع دے کہ ہم بروقت طیاری کتاب حقیقۃ الوحی کا ایک نسخہ اسکو بغرض مباہلہ بھیجدیں اور ساتھ ہی لکھدے کہ کتاب کے پہونچنے پر وہ اس کو اول سے آخر تک بغور پڑھیگا اور پھر وہ اشتہار مباہلہ کیا اعلان کردے کہ میں قسم کھاتا ہوں کہ میں نے کتاب حقیقۃ الوحی کو شروع سے آخر تک پڑھ لیا اور میں اس کتاب کو پڑھنے کے بعد بھی مرزا غلام احمد کو مفتری اور فریبی سمجھتا ہوں اور اس کے تمام الہامات اور پیشگوئیوں کو افترا سمجھتا ہوں اور اگر میں ایسا کہنے میں جھوٹا ہوں۔ تو لعنت اللہ علی الکاذبین کی آیت کے ماتحت اللہ تعالیٰ مجھے ہلاک کرے۔ امید ہے اب مولوی ثناء اللہ کو اس خود تجویز کردہ مباہلہ سے گریز کرنے کی راہیں تلاش کرنے کی ضرورت نہ محسوس ہوگی۔ امرتسر یا بٹالہ میں مجمع کرنے کی جو تجویز انہوں نے براہ حصول شہرت پیش کی ہے اس سے بڑھ کر اس طرح ان کی شہرت ہو جاویگی کیونکہ اشتہار کے اندر جو مباہلہ ہوگا وہ تمام دنیا میں شایع ہو جائیگا اور ہمارے انگریزی رسالہ ریویو کے ذریعہ سے یورپ امریکہ اور جاپان تک بھی مولوی ثناء اللہ صاحب کا نام پہونچ جاویگا۔ اس زمانہ میں بسبب مطبع اور ڈاک کے ایسے امور میں تشہیر کے لئے میدانوں میں جمع ہونے کی ضرورت بھی نہیں رہی اور اس مباہلہ کی تازہ مثال اسوقت قائم بھی ہو چکی ہے اور وہ یہ ہے کہ ڈوئی کے ساتھ (جو امریکہ کے ملک میں تھا اور مدعی نبوت تھا) حضرت اقدس کا مباہلہ ہوا تھا جس کے بعد اول تو وہ ولد الزنا ثابت ہوا جس کا اقرار اس نے خود بھی کیا اور پھر اس کے مریدوں نے اسکو تمام جائیداد سے بے دخل کردیا اور بالآخر فالج میں مبتلا ہوکر خستہ وخراب حالت میں مرگیا ٭ وہ امریکہ میں تھا اور حضرت اقدس قادیان میں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ سب زمین خدا کی ہے اور سب لوگ اُس کے دست تصرف کے نیچے ہیں خواہ کوئی امریکہ میں ہو یا ایشیا میں امرتسر میں ہو یا قادیان میں۔

امید ہے کہ اب اس کے بعد مولوی ثناء اللہ کوئی نیا عذر نہ گھڑیں گے اور حقیقۃ الوحی کے ملنے اور اس کے تمام وکمال پڑھنے کے بعد فوراً مباہلہ کا اشتہار شایع کردیں گے۔ (ہم چیلنج دیتے ہو یا میرا چیلنج منظور کرتے ہو؟) مولویصاحب کو یہ بھی یاد رہے کہ ہم کو قرآن کریم نے فتنہ سے بچنے کی تاکید کی ہے۔ امرتسر یا بٹالہ میں مباہلہ کے لئے جمع ہونا ایک قسم کے فتنہ کو برپا کرنا ہے۔ کیا ۱۹۰۵ء میں حضرت اقدس کا ایام رمضان میں امرتسر آنا مولوی ثناء اللہ کو یاد نہیں رہا اور جو درندگی اسوقت مولوی ثناء اللہ کے اہل وطن سے ظاہر ہوئی تھی اس کو بھول گئے ہیں کیا مولوی ثناء اللہ حفظ امن کا امرتسر یا بٹالہ میں ذمہ دار ہو سکتا ہے۔ مولوی مذکور کی جو ذاتی وجاہت ہے اس سے ہم خوب واقف ہیں لیکن ایسے مباہلہ میں تو انکی وجاہت بھی خواہ کیسی ہی ہو جہلا کا مقابلہ نہ کرسکیگی۔ مولوی ثناء اللہ خوب جانتا ہے۔ کہ حضرت اقدس کا سفر میں روزہ کو چھوڑنا اصل میں تعلیم قرآن کی ترویج تھی لیکن مولوی ثناء اللہ کو یاد ہوگا کہ مولوی مذکور نے اس پتھر برسانے کے فعل کو عمدہ ظاہر کرکے اپنی فطرت کا اظہار دیا۔ کیا آپ شہر میں اب مباہلہ تجویز ہونا مناسب ہے مولوی صاحب اگر آپ نے امرتسر یا بٹالہ کو تجویز کرنے میں گریز کی بنیاد پہلے ہی نہیں رکھی تو

٭ دہلی میں مرزا صاحب کی چاہتی بیوی کے ہم وطنوں سے کیا ظاہر ہوا تھا؟ کانٹے تو ہر جگہ کانٹے ہی کا پھل دینگے۔ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

کیا حرج ہے کہ تحریر کے ذریعہ مباہلہ ہو جائے۔ لیکن اگر آپ اس پر ہی راضی ہیں کہ بالمقابل کھڑے ہو کر زبانی مباہلہ ہو تو پھر آپ قادیان آسکتے ہیں اور اپنے ہمراہ دس تک آدمی لاسکتے ہیں اور ہم آپ کے زادِ راہ آپ کے یہاں آنے اور مباہلہ کرنے کے بعد پچاس روپیہ تک دے سکتے ہیں لیکن یہ امر ہر حالت میں ضروری ہوگا کہ مباہلہ ہونے سے پہلے فریقین میں شرائط تحریر ہو جاویں گے اور الفاظ مباہلہ تحریر ہو کر اس تحریر پر فریقین اور ان کے ساتھ گواہوں کے دستخط ہو جاویں گے اور قادیان آنے کی صورت میں ہم شرط حقیقۃ الوحی کو بھی ضروری نہیں سمجھتے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ مباہلہ کرنے سے پہلے ہمارا حق ہوگا کہ ہم دو گھنٹہ تک اپنے دعاوی اور ثبوت کی تبلیغ کریں اور مولوی ثناء اللہ خاموشی سے سنتا رہے اور بیچ میں نہ بولے اور بعد میں وہ قسم کھا کر ظاہر کرے کہ میں اس تبلیغ کے سننے کے بعد مرزا غلام احمد کے دعاوی کو صحیح نہیں سمجھتا۔ اگر آخر الذکر مباہلہ کو مولوی ثناء اللہ پسند کرے تو جب چاہے وہ آسکتا ہے البتہ آنے سے پہلے ایک ہفتہ ہم کو اطلاع دے اور اس کے قادیان آنے کی صورت میں اس کی جان اور آبرو کے ہم ذمہ دار ہیں کیونکہ ہماری جماعت مثل بھیڑوں کے ہے اور ہمارے تابع ہے اور ان لوگوں کی طرح درندہ طبع نہیں جن کا نمونہ امرتسر میں دیکھا گیا تھا۔" (بدر ۴-۱۱ اپریل)

جواب — نمبر اول۔ دوم۔ سوم اور چہارم میں آپنے بالکل سفید جھوٹ سے کام لیا ہے۔ کیونکہ میں نے آپ کو مباہلہ کے لئے نہیں بلایا بلکہ آپ نے یا آپ کے حکم سے (بقول آپکے دیکھو ۲۹) آپ کے تابعدار مرید ایڈیٹر الحکم نے مجھکو قسم کھانے کے لئے کہا جسکو میں نے منظور کیا ہے۔ افسوس ہے میں نے تو قسم کھانے پر آمادگی کی ہے مگر آپ اسکو مباہلہ سمجھتے ہیں حالانکہ مباہلہ اسکو کہتے ہیں جو فریقین مقابلہ پر قسمیں کھائیں۔ حلف اور قسم تو ہمیشہ ہر روز عدالتوں میں ہوتی ہے لیکن مباہلہ اس کو کوئی نہیں کہتا۔ پس ہوش سے سنئے اور مخلوق کو دھوکہ نہ دیجئے میں نے جو کہا ہے وہی کہئے۔ اپنی معمولی کذب سے کام نہ لیجئے۔ یہ نہیں کہ میں آپ سے مباہلہ کرنے سے ڈرتا ہوں معاذ اللہ جب میں آپکو محض خدا کیواسطے ایک

مفسد اور دجال جانتا ہوں نہ اب بلکہ سالہا سال سے تو میں آپ کے مباہلہ کیونکر ڈر سکتا ہوں۔ یہ تو نہیں بلکہ آپ کو راست گوئی کا سبق دیتا ہوں۔ کہ آپ عموماً ہر معاملہ میں اور خصوصاً میرے مقابلہ پر کذب بیانی نہ کیا کریں گو مجھے میں آپ کے مکائد سمجھنے میں بفضلہ تعالیٰ مجتہد کا درجہ رکھتا ہوں ؎

بہر رنگیکہ خواہی جامہ می پوش ❊ من انداز قدت را می شناسم

پس میں نے جو کہا وہی میری طرف نسبت کیجئے۔ دروغ گوئی سے کام لیجئے میں نے حلف اٹھانا کہا ہے مباہلہ نہیں کہا نہ میں نے آپ کو دعوت دی ہے بلکہ آپ کی دعوت کو منظور کیا ہے۔ نہ میں نے لعنت اللہ علی الکاذبین کہا لکھا تھا۔ قسم اور ہے مباہلہ اور ہے۔ قسم کو مباہلہ کہنا آپ جیسے راست گوؤں ہی کا کام ہے اور کسی کا نہیں۔

نمبر ۵ میں بھی آپنے معمولی کذب سے کام لیا ہے۔ بھلا اگر آپ ایسے ہی رحم دل تھے تو پادری عبد اللہ آتھم کی بابت کیوں کہا تھا کہ پندرہ ماہ کے اندر اندر مرجائیگا؟ کیوں آپنے مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری اور اس کے بچگان داماد کی موت کی پیشگوئی شائع کی تھی؟ ہاں البتہ تمہاری اس مہربانی کا عذر بھی جانتے ہیں کہ گورنمنٹ سے چونکہ تحریری اقرار ہے کہ میں دوبارہ کسی کے حق میں موت یا عذاب کی پیشگوئی نہ کرونگا۔ اسلئے اب رحمت اور مہربانی کی سوجھی ہے ؎

عصمت بی بی ست از بے چادری۔

نمبر ۶ کے مطابق بھی ہم لیا ہے مگر نمبر ۷ میں جو آپ دلائل سنانے کا وعدہ دیتے ہیں۔ کیا اس قسم کے وعدے آپ نے پہلے نہیں کئے تھے کیا آپ کو یاد نہیں کہ شروع شروع میں آپ نے اپنی کتاب **ازالہ اوہام** کے انتظار کرنے کے لئے کیسے اشتہارات شائع کئے تھے مگر جب وہ نخل آیا تو کیا نکلا۔ وہی بقول شخصے ؎ جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نہ نکلا۔

نمبر ۸ میں بھی آپنے اپنے دجال ہونے کا ثبوت دیا۔ خواہ مخواہ اپنی قسم کا ذکر کر دیا۔ اجی جناب ہمنے آپ کو کب قسم کھانے کے لئے کہا۔ ہم تو آپ کو قسم کھلاتے ہیں نہ آپکی قسم کا اعتبار کرتے ہیں۔ خواہ آپ کتنے ہی قسمیں کھائیں۔۔۔۔۔ رکھدیں ہمیں تو قرآن میں آپکی قسم پر اعتبار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ پھر ہم آپ کو کیوں قسم دیں اور کیوں اعتبار کریں۔ ہاں آپنے ہمکو قسم کھانے کے لئے کہا اسلئے ہم تمہارے کہنے سے قسم کھانے کو تیار ہیں۔

نمبر ۹ بھی فضول ہے ہم تو اسی وعدے پر قائم ہیں جو ہم نے ۲۹ مارچ کو

٭ میر قاسم علی قادیان ہو آئے ہیں جو آپنے حسب وعدہ ایک کو پندرہ ہزار روپیہ بھیجدیا تھا یہی کافی ہے ان پچاس کی بھلا کیا حقیقت ہے۔ تف (اہلحدیث)

[illegible] اخبار اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

اہلحدیث میں شائع کیا ہے جسکو آپنے بھی منظور کیا۔ زاید باتوں کو ہم آپکی فضول گوئی جانتے ہیں۔ جب کتاب آپکی نکلیگی تو اُسکا جواب بھی دیا جائیگا سردست توجہاں سے بات چلی ہے وہ یہ ہے کہ آپکے کہنے کے مطابق (دیکھو الحکم ۱۰ مارچ) ہم قسم کھانے کو تیار ہیں قسم کے الفاظ بھی ہم نے لکھ دئے ہیں اور آپ نے منظور کرلئے ہیں باقی فضول۔ نمبر۱ میں تو آپ مجھکو عذاب کی تعیین کا اختیار دیتے ہیں مگر نمبر۲ میں اس اختیار کو چھینتے ہیں کیونکہ آپ لکھتے ہیں خدا کیوں کسی مجرم کے کہنے کے چاؤ پورے کرے۔ پس اس اختلاف کو جو بموجب تعلیم قرآن جھوٹ کی علامت ہے آپ اٹھا دینگے تو میں بھی حسب (نمبر۱) آپکو عذاب کی تعیین سے اطلاع دونگا۔ (نمبر۱۱) میں آپ فیصلے کے منتظر ہیں۔ کیا ابھی آپکا اور آپکے مخالفوں کا فیصلہ نہیں ہوا۔ اگر نہیں ہوا تو پھر آپ کے دجال کذاب مردود وغیرہ ہونے میں کیا شک ہے کیونکہ آپ نے ۵ نومبر ۱۸۹۹ء کو خود ہی اشتہار دیا تھا جسمیں یہ دعا لکھی تھی:۔

"اے میرے مولا قادر خدا! اب مجھکو راہ بتلا اگر میں تیری جناب میں مستجاب الدعوات ہوں تو ایسا کر کہ جنوری ۱۹۰۰ء سے اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک میرے لئے کوئی اور نشان دکھلا اور اپنے بندہ کیلئے گواہی دے جسکو زبانوں سے کچلا گیا ہے دیکھ میں تیری جناب میں عاجزانہ ہاتھ اٹھاتا ہوں کہ تو ایسا ہی کر اگر میں تیرے حضور میں سچا ہوں اور جیسا کہ خیال کیا گیا ہے کافر کاذب نہیں ہوں۔ تو ان تین سال میں جو اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک ختم ہو جائینگے۔ کوئی ایسا نشان دکھلا کہ جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو۔" (اشتہار ۵ نومبر ۱۸۹۹ء)

یہ دعا باواز بلند کہہ رہی ہے کہ مرزا صاحب کوئی ایسا نشان مانگتے ہیں جس سے انکا اور انکے مخالفوں کا کلی فیصلہ ہو جائے۔ حالانکہ بقول آپ کے ابھی تک فیصلہ نہیں ہوا بلکہ اشتہارات شایع ہونے پر آئندہ کو ہوگا۔ پھر ساتھ ہی اس کے اس دعا کے پورا نہونے کی صورت میں آپ نے اپنے لئے یہ فرمایا تھا کہ:۔

"اگر تو اے خدا، تین برس کے اندر جو جنوری سنہ ۱۹۰۰ء سے شروع ہوکر دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء تک پوری ہو جائیں گے میری تائید میں اور میری تصدیق میں کوئی نشان نہ دکھلاوے اور اپنے بندے کو ان لوگوں کیطرح رد کردے جو تیری نظر میں شریر اور پلید اور بیدین اور کذاب اور دجال اور خائن اور فاسد ہیں۔ تو میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ میں اپنے تئیں صادق نہیں سمجھونگا۔ اور ان تمام تہمتوں اور الزاموں کا مصداق سمجھونگا جو میرے پر لگائے جاتے ہیں۔ میں نے اپنے لئے یہ قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر میری یہ دعا قبول نہو تو میں ایسا ہی مردود اور ملعون اور کافر اور بیدین اور خائن ہوں۔ جیسا کہ مجھے سمجھا گیا ہے۔" (اشتہار مذکور)

کیا مرزا جی! واقعی آپ ایسے ہی ہیں؟ یہ ترقی آپ کو مبارک ہو (نمبر۱۲) میں آپ انسانی ہاتھ کی بے دخلی مانتے ہیں مگر پنڈت لیکھرام کو جب کسی انسان نے قتل کیا تو آپ نے اُس کو کیوں اپنا نشان لکھا تھا اور اب بھی لکھ رہے ہیں۔ (نمبر۱۳) اگر مباہلہ ہوتا۔ تو شاید ضرورت نہ ہوتی مگر مباہلہ تو ہے نہیں بلکہ آپ نے حسب درخواست میری طرف سے قسم کھانے پر آمادگی ہے اسلئے اس عذاب کی تعیین کرالینا آیت مباہلہ کے خلاف نہیں۔ علاوہ اس کے میں حضرت کا مزاج شناس ہوں، آپ ہی تو ہیں جو آتہم کی بابت لکھ چکے تھے کہ پندرہ ماہ میں مرجائیگا۔ مگر جب نہ مرا۔ تو کہہ دیا کہ دل میں ڈر گیا ہے۔ پنڈت لیکھرام کی بابت لکھا تھا کہ خرق عادت عذاب اسپر آئیگا مگر جب وہ معمولی طور پر چھری سے مارا گیا تو آپکے اپنی سچائی کا اظہار کیا۔ مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی کی بابت لکھا تھا کہ تیرہ ماہ میں ذلیل وخوار ہوگا۔ جب مدت گذر گئی تو لکھ مارا کہ چونکہ اُس (مولوی صاحب) نے عجیبت کا صلہ لام غلط کہا ہے اسلئے وہ ذلیل ہوگیا۔ سرکار سے اس کو چار مربعے زمین ملی اسلئے وہ ذلیل ہوگیا۔ حالانکہ پہلی بات کی مولوی صاحب تکذیب کرتے ہیں اور دوسری بات تو جیسی ذلت کی ہے خدا ہمکو بھی نصیب کرے۔ پھر میری بابت لکھا کہ تو قادیان میں نہ آئیگا لیکن جب میں بلائے بے درمان کی طرح جا پہنچا تو بات بنائی کہ نیک نیتی سے نہیں آیا۔ اپنی آسمانی منکوحہ کے نکاح کا الہام شایع کیا جب مدت گذر گئی تو کہا چونکہ اُسکے متعلقین دل میں ڈر گئے اسلئے تاخیر واقع ہوگئی۔ غرض اسی قسم کے بہت سے واقعات ہیں جو روزمرہ دیکھنے اور سننے میں آتے ہیں پھر کیا یہ سوال بیجا ہے کہ آپ سے پوچھا جائے کہ وہ عذاب کیا ہوگا۔ کیا یہ مثل غلط ہے من جرب المجرب حلت به الندامة اسی لئے میں پوچھتا ہوں کہ خلاف اُمور پر میرے لئے عذاب کی تعیین کر دیجئے۔ پس آپ دعا کیجئے خدا سے اس عذاب کا علم حاصل کریں کیونکہ آپ تو (بقول خود) بڑے مستجاب الدعوات ہیں خصوصاً دشمنوں کے حق میں آپکی دعا رد نہیں ہوتی (دیکھو اپنا اشتہار الہام ... [illegible]

منقول از اہلحدیث ۱۹ اپریل ۱۹۰۲ء [illegible]

(۱۸) آپ کو خدا نے کہا جدہر تیرا منہ ادہر ہی میرا منہ ہے آپ یہ بھی لکھتے ہیں کہ مجھ بارہا مخاطب کرکے خدا فرما چکا ہے کہ جب تو دعا کرے تو میں تیری سنونگا (دیکھو اشتہار ۵ نومبر ۱۸۹۹ء ملحق تریاق القلوب) یہ بھی آپکا الہام ہے الفوق معك والتحت مع اعدائك یعنی تو ہمیشہ بلند رہیگا اور تیرے مخالف ہمیشہ نیچے رہیں گے (دافع البلاء) پس آپ کو یہ کیا مشکل ہے کہ آپ اس حلف کے نتیجہ سے مجھے ابھی اطلاع نہیں اور مخلوق خدا کو اپنی نبوت سے فیضیاب ہونے کا موقع دیں لیکن میں پیشگوئی کرتا ہوں کہ آپ کبھی ایسا نہ کرینگے کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ اہلحدیث کا مقابلہ آسان نہیں ہے

بیخودی بے سبب نہیں غالب + کچھ تو ہے جسکی پردہ داری ہے

(نمبر۱۴) میں جو آپ نے فرمایا اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ آپ بھی کاذب اور دجال ہیں کیونکہ صوفی عبدالحق غزنوی سے جو آپنے مباہلہ کیا تھا اس کے بعد جو جو ذلتیں آپ پر وارد ہوئی تھیں ایک زمانہ جانتا ہے

مدعی مباہل کو یہ آسمانی + ہوئی جس سے ہو ذلت قادیانی

آتہم کے زندہ رہنے پر جو لعنتیں تم پر پڑی تھیں وہ مباہلہ ہی کا اثر تھا ورنہ تم ہی بتلاؤ کہ عبدالحق پر کونسی ایسی ذلت آئی جس کی نسبت ایک زمانہ بول اٹھا کہ یہ مباہلہ کا اثر ہے۔ (نمبر۱۵) کا رد آپ نے نمبر۱۸ میں خود ہی کر دیا کہ مرزائیو! یہی تمہارا مہدی ہے اور یہی تمہارا کرشن گوپال اور یہی تمہارا سلطان القلم ہے جو ایک ہی سطر میں تو مجھے اختیار دیتا ہے کہ جو عذاب چاہوں مانگوں جسکا مطلب صاف ہی ہے کہ جو عذاب مانگونگا وہی آئیگا تب ہی تو فیصلہ ہوگا پھر ساتھ ہی لکھتا ہے کہ خدا کسی کا منشا پورا نہیں کیا کرتا۔ یہ اس لئے کہا کہ اگر وہ عذاب نہ آیا تو کہہ دونگا کہ میں نے پہلے ہی لکھدیا تھا کہ خدا کسی کا منشا پورا نہیں کیا کرتا کیا سچ ہے

جھکو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج + بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

(نمبر۱۶) بھی نمبر۱۵ کے برخلاف ہے کیونکہ اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ منہ مانگا عذاب نہیں ملتا پس میں کیوں اپنے منہ سے عذاب کی تعیین کروں اسی لئے تو میں کہتا ہوں کہ آپ ہی اس عذاب کی تعیین کر دیں کیونکہ آپ خود مانتے ہیں اور قرآن سے ثبوت دیتے ہیں کہ خدا کسی مجرم کو منہ مانگا عذاب نہیں دیتا پھر کیوں کہتے ہو کہ عذاب کی تعیین میں کروں۔ مرزائیو! تم ہی اس خبطی کو نہیں پوچھتے کہ کیا کہتا ہے۔ (نمبر۱۹) میں بھی آپ نے اپنی معمولی کذب سے کام لیا ہے اور اپنے دام افتادوں کی آنکھوں میں مٹی ڈالی ہے۔ بات تو صرف اتنی ہے کہ آپ کے اخبار میں مجھکو قسم کھانے کی بابت کہا گیا میں نے منظور کیا مگر اس شرط پر کہ اس حلف کے نتیجہ سے اطلاع دیجائے اس کے بعد آپ نے میری اس تحریک کی منظوری دی بتلائیے شرط ہماری طرف سے تھی یا آپ کی طرف سے ہماری تجویز کو منظور کرنا گویا ہماری شرط کو بھی منظور کرنا ہے باقی یہ کہ آپ کو ہلاک نہ دیں تا ہم سے کیونکر ہو سکتا ہے۔ شیروں کو تو قابو کیا جا سکتا ہے مگر گیدڑوں کو کون قابو کر سکے جنکے لئے سب راہیں کھلی ہیں ورنہ دانا سمجھ سکتے ہیں کہ بات صرف دو حرف ہے کہ آپنے ہم کو قسم کھانے کے لئے کہا ہم نے آپکی دعوت قبول کی مگر حلف کے نتیجہ سے اطلاع چاہی بس آپ خفا ہو گئے

ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا + بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا

(نمبر۲۰) بیشک بھیجو مگر یقین نہیں کہ آپ اس وعدے کو بھی سچا کریں۔ کیونکہ رسالہ انجام آتہم میں بھی آپنے لکھا تھا کہ جن لوگوں کو اس میں مباہلہ کی دعوت ہے انکو یہ کتاب بھیجی گئی ہے جسکو نہ پہونچے وہ اطلاع دے۔ تو دوبارہ رجسٹری کراکر بھیجی جاویگی۔ مگر میرے نہ پہونچنے کی اطلاع کی تاہم کتاب نہ پہونچی۔ یہ تو ہیں آپکے وعدے۔ سچ ہے

نہیں وہ قول کا پورا ہمیشہ قول دیکر + جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

(نمبر۲۱) یہ ایک نئی تجویز ہے جب کتاب چھپکر ہمارے پاس آئیگی تو اسوقت اسکا جواب دیا جائیگا۔ سردست تو آپکی دعوت کے مطابق ہم قسم کھانے کو تیار ہیں پس آئیے اور تشریف لائیے (نمبر۲۲) بیشک میں نے جس طرح آپ کی تجویز کو منظور کیا ہے اس سے مجھکو کسی طرح انکار نہیں۔ یاد رکھو کہ میں کون ہوں

انا ابن جلا الوادی اذا ما زحمت + واذا نطقت فانني الجوزاء

(نمبر۲۳) میں بھی آپ نے غلط بیانی سے کام لیا۔ بھلا میرے جیسے آدمی کو جو محض خدا کے فضل و کرم سے ہندوستان کے اس سرے سے اس سرے تک جلسوں اور مناظروں میں بلایا جاتا ہے اس کو امرتسر یا بٹالہ میں شہرت کی خواہش ہو سکتی ہے؟ ہاں میں آپ کو بتاؤں کہ میں نے ان دو مقاموں کو کیوں منتخب کیا۔ امرتسر کو تو اس لئے کہ ایک دفعہ

ahmadimuslim.de

پہلے آپکا مباہلہ اسی شہر میں ہو چکا ہے نیز مجھے اس میں آرام بھی ہے۔ کیونکہ میرا شہر ہے نہ کہیں جانا نہ آنا۔ بٹالہ کو اسلئے منتخب کیا کہ میرے اور آپکے درمیان میں ہے اور آپ خود ۲۵ مئی ۱۹۱۰ء کے اشتہار میں بغرض مباحثہ بٹالہ کو منتخب کر چکے ہیں پس یہی وجہ ہے کہ میں نے بھی بٹالہ کو منتخب کیا اگر اس انتخاب میں کوئی شہرت پسندی ہے تو اُس کی ابتدا بھی آپ ہی سے ہے۔ اگر اب فساد کا خطرہ ہے تو ۲۵ مئی ۱۹۱۰ء میں جبکہ آپ نے خود ہی بٹالہ کو منتخب کیا تھا۔ فساد کا خطرہ نہ تھا کیا یہی خبط ہے (نمبر ۲۴) میں آپ نے محض جھوٹ اور سراسر کذب سے کام لیا ہے سچے ہو تو اُس مباہلہ کے الفاظ نقل کرو اور بتاؤ کہ مسٹر ڈوئی نے تمہارے مقابلہ پر کیا کہا تھا۔ تمہیں خوب معلوم ہے کہ اہلحدیث تمہارے اس قسم کے کذب کئی ایک دفعہ ظاہر کر چکا ہے مولوی غلام دستگیر مرحوم اور مولوی محمد اسمٰعیل مرحوم کی بابت جو تقاضا اُن کے مباہلہ کا تم پر مدت سے کیا جاتا ہے آپ پر مسٹر ڈوئی والا مباہلہ کا تقاضا مزید ہے۔ پس سچے ہو تو اُس مباہلہ کو اصلی الفاظ میں شائع کرو ورنہ لعنت اللہ علی الکاذبین کہو (نمبر ۲۵) اسکا جواب پہلے آچکا ہے کہ بٹالہ کا انتخاب آپ ہی نے کیا ہوا ہے (نمبر ۲۶) کیا آپکی طرح قادیان میں آنے پر مجھے خطرہ نہیں۔ تاہم بٹالہ میں نہ آنے کی کوئی معقول وجہ بتلا دیں گے۔ تو میں قادیان میں بھی آجاؤنگا۔ کیا آپکو میرا پہلے ایک دفعہ قادیان پر حملہ آور ہونا یاد نہیں۔ اگر تمہیں ذرہ بھی شرم و حیا ہوتی تو تم مجھکو قادیان میں کبھی نہ بلاتے۔ ہندوستان کے ہندو سلطان محمود غزنوی مرحوم کے حملات بھول جائیں تو تعجب نہیں۔ مگر آپکو میرا قادیان پہونچنا نہ بھولنا چاہئے۔ (نمبر ۲۷) بیشک الفاظ مباہلہ مقرر ہو چکے ہیں جنپر ہم نے تمہارے ہی منقولہ مضمون میں خط دیدیا ہے جسکو تم نے بھی منظور کر لیا ہے۔ (نمبر ۲۸) بیشک اپنی سچائی کے دلائل سنائیے لیکن یہ تو بتلائیے کہ وہ دلائل ایسے ہی ہونگے جو آجتک اپنے تمام ملک شائع کئے ہیں جنکا خلاصہ صرف یہ ہے ؎

قلم تیرا ہوا جب آشنا گوہر فشانی سے ✢ عبارت کو سکندر شی ہوئی باد سماعی

یا کوئی ایسے دلائل ہیں جو ابھی تک خاص میرے ہی لئے ریزرو (محفوظ) کر رکھے ہیں اگر کوئی خاص دلائل ہیں تو میں بخوشی سنونگا اور اعتراض بھی کرونگا۔ کیونکہ ازالہ اوہام میں آپنے مباہلہ سے پہلے مباحثہ ہونا ضروری کہا ہے۔ پس حسب تجویز آپ کے میں آپ سے مباحثہ بھی کرونگا۔ مگر خطرہ ہے کہ آپکو اُس وقت کوئی الہام نہ ہو جاوے کہ مجھے خدا نے مباحثہ کرنے سے منع کر دیا ہے جیسا کہ میرے قادیان پہونچنے پر آپ نے کہدیا تھا۔ (نمبر ۲۹) آپ ناحق جھوٹے ہو۔ تمہاری جماعت کے اکثر لوگ بلیٹیا نہیں بھیڑئے ہیں بدخلق ہیں۔ خود غرض ہیں۔ سفلہ ہیں۔ دل آزار ہیں۔ بدتہذیب ہیں۔ کجمل ہیں۔ متکبر ہیں۔ کینہ توز ہیں۔ ہم نہیں کہتے تم خود کہتے ہو۔ غور سے سنو تمہارا ہی کلام سناتا ہوں اور تمہیں کو شہادت میں پیش کرتا ہوں۔ آپ شہادۃ القرآن جلسہ ۱۸۹۳ء میں لکھتے ہیں کہ:۔

"مولوی نورالدین صاحب بارہا مجھ سے تذکرہ کر چکے ہیں کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے ابتک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیزگاری اور للّٰہی محبت باہم پیدا نہیں کی سو میں دیکھتا ہوں کہ مولوی صاحب موصوف کا یہ مقولہ بالکل صحیح معلوم ہوتا ہے بعض حضرات ایسے کجدل ہیں کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں۔ مارے تکبر کے سیدھے منہ سے السلام علیکم نہیں کر سکتے۔ چہ جائیکہ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آئیں اور انہیں سفلہ اور خود غرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنیٰ ادنیٰ خود غرضی کی بنا پر لڑتے ہیں اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں اور ناکارہ باتوں کیوجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہونچتی ہے اور دلوں میں کینے پیدا کر لیتے ہیں اور کھانے اور پینے کے قسموں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں" (ملخصاً)

مرزائیو! تمہارے پیر یا پیغمبر صاحب نے تمکو یہ اچھا سرٹیفکیٹ دیا ہے تمکو مبارک ہو۔

مختصر یہ ہے کہ جہاں سے بات چلی ہے اُس کو یاد کیجئے اُس کے مطابق ہم قسم کھانے کو طیار ہیں مگر پہلے یہ بتادو کہ اس قسم کا نتیجہ کیا ہوگا کیونکہ تمہارا تجربہ ہو چکا ہے کہ تم معمولی معمولی واقعات کو اپنی پیشگوئی کی صداقت بتلایا کرتے ہو اس لئے خطرہ ہے کہ کہیں مجوزہ کام ہو یا نکسیر پھوٹے تو آپ اسی کو اپنی صداقت کا انسانی ہاتھوں سے بالاتر آسمانی نشان بنالیں میں آپ کی ان چالبازیوں سے خوب واقف ہوں ؎

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤگے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغِ رخِ زیبا لیکر

ahmadimuslim.de

اہلحدیث کانفرنس

کے مقاصد اور کارروائی کی بابت جناب حاجی ممتاز احمد صاحب

از بنارس تحریر فرماتے ہیں:-

(الف) توحید و سنت کی عام اشاعت کرنا۔

(ب) رسومات قبیحہ کے انسداد میں کوشش کرنا۔

(ج) اہل اسلام کو عموماً اور اہل حدیث کو خصوصاً گورنمنٹ کے حقوق بتانا۔

ہر سہ مقاصد کا صرف تین چار روز کے سالانہ جلسہ میں پورا ہونا ناممکن ہے کیا ان مقاصد کا پورا کرنا بذریعہ اشتہارات و اخبارات و اوراق و کتب و رسائل کے ہوگا یا جس طرح انجمن حمایت الاسلام و دہلی نے علماء و واعظین کو دیہات و قصبات و شہروں میں بھیجکر ان کے وعظ و نصائح سے خیال کیا ہے۔ اور کسی قدر وہ انجمن اس میں کامیاب بھی ہوئی ہے یا کوئی اور طریقہ اختیار کیا گیا ہے یا آئندہ کیا جاویگا؟ راقم آثم کی خاص رائے۔ اہل حدیث کانفرنس جبکہ ... مجالس اہل حدیث اگر ہر شہر میں ایک خاص انجمن اہل حدیث ... قائم ہو اور یہ انجمن عام یا اہل حدیث کانفرنس ان تمام انجمنوں کی سردار و سرپرست قرار پاوے تو اس صورت میں اہل حدیث کانفرنس کو اپنے مقاصد کے پورا کرنے کا موقع بآسانی دستیاب ہوگا اور امداد ... کو امداد دوائی اور انجاح مرام کی پوری امید ہوگی اور مبتلا نزاعات کو ازالہ کی کامل توقع۔ کیونکہ بہ نسبت شخصی استدعا کے اجتماعی ہیئت سے اگر ہو۔ زیادہ قابل توجہ و سماعت کے ہوتی ہے۔ لہذا التماس انجمن ہائے خاص کے بارہ میں ہر شہر و قصبات کے اہل حدیث کو جناب سکرٹری صاحب و دیگر اعیان اہل حدیث کانفرنس رغبت دلادیں۔ دوسرے شہر دہلی میں بوجہ تعدد و کثرت علماء و تحقیق مسائل کے قدرے قدرے اختلاف کے سبب جدا جدا ٹکڑیاں اہل حدیث کی قرار پائی ہوئی ہیں انکی اصلاح و اتفاق میں اعیان و ارکین اہل حدیث کانفرنس اول در زیادہ کوشش فرماویں۔ خدا اپنے فضل سے اصلاح باہمی مسلمانوں میں عطا کرے۔ آمین۔

جواب

ان مقاصد کو پورا کرنے کیلئے ہر ممکن ذریعہ سے کام لیا جاویگا۔ مگر بحکم لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا جس قدر وسعت ہوگی اسی قدر پاؤں پھیلائے جائیں گے مختلف شہروں میں جلسے کرنے سے غرض بھی یہی ہوگی کہ کانفرنس کے ہمدرد پیدا ہوں جن سے اس کے مقاصد کا حصول آسان ہو۔ آپ نے جو طریقہ بیان کیا ہے وہ بھی کانفرنس کے ملحوظ خاطر ہے اور اس کے علاوہ کئی ایک اور ذرائع بھی ہیں جو ہنوز دلی دور است کے مصداق ہیں۔ بس آپ مطمئن رہیں۔ شہر دہلی بیشک قابل توجہ ہے مگر آہ دہلی! اثیر سے ہیں ایک ہمدرد قوم تھا جس کی ذات پر بہت کچھ توقع تھی وہ زیر زمین دفن ہو گیا دیکھیں اس کے جانشین اپنے وعدے کو کہاں تک پورا کرتے ہیں۔ دہلی میں جو جمعیت متفرقہ زور پر ہے اہلحدیث کانفرنس بھی جب اتنے زور پر پہنچیگی تو اصلاح ہوگی کیونکہ جس قدر مادہ ثقیل ہو اسی قدر مسہل تیز ہو تو صفائی ہوتی ہے ورنہ نہیں۔ پس آپ اہل حدیث کانفرنس کی ترقی کے لئے دعا کریں۔ خدا قبول کرے اور ہم کو اخلاص بخشے آمین

مشکل یہ ہے کہ ہمارے علماء باہمی لڑنے کی غرض تو یہ ظاہر کرتے ہیں کہ فریق مخالف کو ہدایت پر لاویں۔ مگر غور سے دیکھیں تو جس طریق سے یہ حضرات مخالف کی اصلاح اور ہدایت چاہتے ہیں اس طریق سے بجائے ہدایت کے ضلالت پھیلتی ہے۔ مخالف کی اصلاح جیسے ... مناسب ... وہ دور رہنے اور رکھنے سے نہیں ہوتی۔ باہمی ملنے سے تبادلہ خیالات ہوتا ہے ملاقات میں محبت بڑھتی ہے مگر ہم اس کو سمجھائیں کہاں تو ہمارے حضرات نے ایک حدیث یاد کر رکھی ہے جس کا مضمون ... جو کوئی اللہ کے واسطے محبت رکھے اور اللہ ہی کے واسطے بغض رکھے وہ مؤمن ہے۔ یہ فرمان نبوی بالکل صحیح ہے مگر قابل غور بات تو یہ ہے کہ ہمارے مخالف رائے کے کل افعال کیا ایسے ہی ہیں کہ بغض و عداوت کے مستلزم ہیں یا کوئی کام ان میں ایسا بھی ہے کہ اسکی وجہ سے وہ محبت کا مستحق ہے؟ غالباً مسلمان تو ایسا کوئی نہ ہوگا جس کے سب کام برے ہوں۔ اور نہیں تو توحید و رسالت کا اقرار تو کرتا ہوگا۔ پھر کیا اگر وہ برے کاموں کی وجہ سے بغض کا مستحق ہے تو بھلے کاموں کی وجہ سے محبت کا مستحق نہیں ہے؟ پھر ایسی علیحدگی کیوں اس سے کیجاوے کہ جس سے ثابت ہو کہ نصف حدیث پر تو عمل ہو مگر نصف پر نہیں۔ پس بغور دیکھیں تو حدیث باہمی ملکر

... قیمت ۲ر ... قیمت ۲ر ... اہل حدیث امرتسر

سے بچنے اور محبت سے تبادلہ خیالات کرنے کی تاکید کرتی ہے نہ کہ علیحدگی کرنے کی مگر حضرات علماء کو کون سمجھائے وہی جس نے اُن سے فتوے لکھوایا ہو۔ قرآن مجید میں یہودیوں کی مذمت کی گئی ہے کہ کچھ حصہ کتاب کا مانتے ہیں اور کچھ نہیں مانتے۔ افسوس ہے کہ آج ہم اہلحدیثوں میں بالخصوص عیب پایا جاتا ہے کہ جو بھی کسی میں کوئی بات اپنی تحقیق کے خلاف پا دینگے جھٹ سے اُس کے تمام حسنات سے نظر اٹھا کر مجموعہ عیوب اُس کو بنا دینگے اور یہ حدیث اور اس کے ہم معنی کی اور حدیثیں اُس کے حق میں پڑھ دینگے الی اللہ المشتکی۔

غرض اہلحدیث کانفرنس کو سب باتیں ملحوظ ہیں اور ہر ایک ممکن طریق سے وہ عمل کریگی۔ انشاء اللہ

غریب فنڈ

میں منشی مہرالدین صاحب از امرتسر کوچہ شیخاں نے ۱ روپے دئیے ہیں اور میاں دین محمد صاحب از مقام دہارنی ضلع امراوتی ۳ مجموعہ سابقہ عہ/۱۴

آئندہ کے لئے

یہ انتظام کیا گیا ہے کہ جو صاحب کوئی مسئلہ بذریعہ اخبار دریافت کریں وہ فی سوال ایک پیسہ کا ٹکٹ ساتھ بھیجیں اور جو قلمی جواب چاہیں وہ فی سوال دو پیسے کا ٹکٹ ساتھ بھیجیں۔ یہ سب آمدنی غریب فنڈ میں دی جائیگی۔

درخواست نمبر ۳۱ - میں ایک غریب آدمی ہوں مگر اخبار اہلحدیث کا شائق۔ حافظ محمد حسین امام مسجد امرتسر کٹڑہ سفید کوچہ موچیاں۔

درخواست نمبر ۳۲ - مہربانی کرکے اخبار اہلحدیث ایک سال کے لئے مفت ارسال فرما دیں۔ محمد سعید امام جامع مسجد از مقام سونڈیکی باجوان براستہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ۔

درخواست نمبر ۳۳ - میں ایک غریب آدمی ہوں اخبار مفت جاری کرا دیں۔ دعا خیر سے یاد کرونگا۔ میاں محمد الدین چنڈی ابدال ڈاکخانہ مناور ضلع امیرپور (علاقہ جموں)

درخواست نمبر ۳۴ - مجھ کو تفسیر ثنائی کا ازبس شوق ہے کوئی صاحب خرید دیں تو خدا سے اجر عظیم پاویں گے۔ محمد اسماعیل معرفت شیخ شاہ محمد از مقام محمد پور ڈاکخانہ کوٹ بادل خاں ضلع جالندھر

درخواست نمبر ۳۵ - مجھ کو اخبار اہلحدیث کا شوق ہے۔ مگر غریب ہوں۔ محمد اسمٰعیل طالبعلم

قابل توجہ مرزا صاحب اور مرزائیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میں نے کل ۸-۱۰ اپریل سنہ ۱۹ء کو وقت ۱۰-۱۱ بجے دن کے سنا کہ منشی الٰہی بخش صاحب لاہوری مصنف عصائے موسیٰ ملہم ربانی آج رات کو اس جہان فانی سے انتقال فرما گئے دل کو سخت صدمہ ہوا اُسی وقت سے رنج اور غم میں مبتلا ہوگیا۔ رات کو بعد نماز عشاء اُسی غم میں سو گیا۔ بعد ۱۲ بجے رات کے آنکھ کھلنے کے بعد غنودگی میں رضائی میں پڑا ہوا تھا معلوم ہوا کہ مولوی برہان دین جہلمی و مولوی عبدالکریم سیالکوٹی اور اڈیٹر اخبار البدر مرزائیوں کو بسبب تقلید مرزا قادیانی کے فرشتے سخت عذاب کر رہے ہیں اور وہ لوگ مرزائی ہونے سے انکار کر رہے ہیں اسواسطے مرزائیوں کی نسبت شہادت لینے کے واسطے منشی الٰہی بخش صاحب برگزیدہ بارگاہ صمدانی کو نہایت عزت کے ساتھ طلب کیا گیا ہے جو کچھ منشی الٰہی بخش صاحب ملہم ربانی مرزائیوں کی نسبت شہادت پیش کرینگے اُسی طرح عمل درآمد کیا جاویگا۔ اس بات کو سنکر دل کو اطمینان ہوگیا۔ اسواسطے بھائی مرزائیوں کو اور بخصوص مرزا صاحب کو آگاہ کرتا ہوں کہ قیامت قریب آگئی ہے مگر ابھی تک دروازہ رحمت کا واسطے قبول ہونے توبہ کے کھلا ہے۔ مرزائیوں کو لازم ہے کہ جلدی توبہ کریں اور تقلید مرزا سے علیحدہ ہو جاویں۔ ورنہ تمہارا بھی یہی حال ہوگا میں صرف بطور خیر خواہی کے آپ لوگوں کو اطلاع دیتا ہوں۔ پہلے بھی بذریعہ قطع الوتین اور کھلے خط کے اطلاع دی گئی ہے۔ اب پھر تبلیغ کرتا ہوں آئندہ اختیار ہے۔ (دستخط) محمد یوسف پنشنر بقلم خود از امرتسر ۹ اپریل سنہ ۱۹ء

اڈیٹر ۔ اگرچہ شریعت میں ایسے الہامات اور مکاشفات امت کا کچھ بھی درجہ ہو لیکن مرزا صاحب قادیانی کا چونکہ یہ اصول ہے کہ :-

"ہر ایک متدین عالم کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ الہام اور کشف کا نام سنکر چپ ہو جائے اور لمبی چون و چرا سے باز آجائے" (ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۱۲)

اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا صاحب اور مرزائی اس کشف یوسفی کے سامنے اپنی دینداری کا ثبوت دیتے ہیں یا کچھ اور۔

ahmadimuslim.de

چالیس سوالوں کے چالیس جواب

(سلسلہ کے لئے دیکھو ملاحظہ ہو اہلحدیث ۵ اپریل)

(۲۱) صحیح مسلم کی حدیث میں اس طرح وارد ہے کہ جوتے کثرت سے پہنے رکھو کہ جبتک آدمی جوتہ پہنے رہے وہ سوار رہتا ہے۔ اس میں کسی موقعہ کا استثنا نہیں ہے۔ البتہ سنن ابوداؤد میں ابن عباس سے مروی ہے کہ جب آدمی بیٹھے تو جوتے کا اتار کر رکھدینا سنت ہے۔ کھڑے جوتہ پہننا ترمذی وابوداؤد وغیرہ میں منع آیا ہے (شاید کہ وہ جوتے تسمہ دار ہوتے تھے انکے کھڑے پہننے میں دقت ہوگی)

(۲۲) چمچہ میں کھانے پینے سے اگر کسی غیر قوم کا تشبہ مقصود نہو تو کیسا حرج ہے؟

(۲۳) صحیحین میں انس رض کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جب حضرت نے وفات پائی کل آپکے سر و ریش مبارک میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔ نیز بخاری میں مروی ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس کچھ آپ کے رنگین (بخضاب) بال موجود تھے۔ اور بخاری میں آپکے مبارک قدمیں کے وصف میں ضخم یعنی پر و عظیم کا لفظ آیا ہے اور شثن القدمین بھی آیا ہے یعنی تن آور وزور اور ظرفوں والے قدم اور چلنے میں آپکا قدم آگے کو جھکتا تھا۔ پس جو لوگ اس حلیہ کے بال اور نشان قدم حضرت سے منسوب کریں تو ان سے سند صحیح طلب کرنی چاہئے تب تصدیق ہو سکتی ہے ورنہ محض دکانداری کا گمان ہے۔

(۲۴) مخدرات پیچھے صف باندھ کر اقتدا کر سکتی ہیں عورتوں کو پیچھے ہی صف باندھنے کا حکم حدیث میں آیا ہے تارک تراویح آثم نہیں ورنہ حضرت اس بارہ میں تاکید فرما گئے ہوتے۔ نیز عمرؓ مروج تراویح خود تراویح میں شامل نہیں ہوتے تھے بلکہ جب ایک رات مسجد میں جماعت تراویح کا ملاحظہ کر نے آئے تو آپ کے ساتھ اور شخص بھی تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ تراویح پر ہمیشہ نہیں شامل ہوتے تھے۔ مگر اکیلے زیادہ اور عمدہ عبادت نہ کر لیتی ہو۔ تو حتی الامکان جماعت تراویح سے الگ رہنا بھی بڑی محرومی ہے۔

(۲۵) محذرات کی بہبلانی میں کسی طرح کی مدد دینا تعاون علی الاثم ہے اور ممنوع ہے ایسے ہی افیون جو کہ مخدر ہے لیکن تمباکو میری سمجھ میں مخدر نہیں ہے اسی لئے حرام بھی نہیں ہے ہاں حقہ نوشی بوجہ بدبوئی کے بری ہے اور اس میں اعانت بھی بری بلکہ عرفاً ذلت کا باعث جسکا بیچا اٹھانا روا نہیں ہے۔

(۲۶) جناب استاذنا حاذق الملک حکیم عبدالمجید خانصاحب مرحوم دہلوی یوں تقریر فرمایا کرتے تھے کہ ولایت والوں کے غذائی مسلاک بوجہ ملکی سردی کے ٹھوس واقع ہوئی ہے اس لئے انہیں متناولات میں کسی نفوذ دہ بدرقہ کے ملانے کی اشد ضرورت ہوتی ہے اسی لئے اشیائے ساخت ولایت میں شراب ضرور ملائی جاتی ہے۔ اگر یہ صحیح ہو تو انگریزی بسکٹ وغیرہ قطعی حرام ہیں ورنہ ناپاک چربی وغیرہ کی ملاوٹ کے زیادہ گمان پر بھی مشتبہ ہیں اور اگر کوئی متعین شبہ نہو تو حسب منطوق وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَّكُمْ حلت سمجھنی چاہئے۔

(۲۷) ضعیف حدیث کئی قسم کی ہوتی ہے مثلاً ایک تدلیس کا ضعف ہے جو اور روایتوں کی متابعت سے زائل ہو سکتا ہے اور بعض ضعف ایسے ہیں۔ جو امت کی تلقی بالقبول سے رفع ہو گئے ہیں پس مطلقاً ہر ضعیف پر عمل کرنا گناہ میں داخل نہیں ہو سکتا بلکہ اگر نہایت شدت سے ضعیف نہو تو مستحبات میں احتیاطاً اسپر عمل کرنا ہی بہتر ہوتا ہے بشرطیکہ کسی شرعی قانون پر منطبق ہو۔

(۲۸) انگوٹھی کی عام استعمال سے ممانعت نہیں آئی۔ لیکن مشکوٰۃ میں حدیث ہے کہ چاندی کی ہو اور مثقال (ساڑھے چار ماشہ وزن) سے کم ہو۔

(۲۹) سورہ ملک وسورہ جن میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ستاروں کو رجم شیاطین بنایا ہے جسکی کیفیت تفسیر وغیرہ میں علیؓ وابن عباسؓ سے یوں نقل کی ہے کہ ستارہ خود نہیں ٹوٹتا بلکہ جس طرح چراغ سے چنگاری گرتی ہے اسی طرح ستارے سے ایک آگ کا شعلہ گرتا ہے۔ واللہ اعلم

(۳۰) ریشمی ازار[*] مردوں کو بالاتفاق ناجائز اور السی وغیرہ کا کپڑا جائز ہے

(۳۱) برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے خفیف جرم کے بدلہ جان سے کیوں ماریں۔ ہاں ماری ہوئی چیز کے برابر نمک وغیرہ کے تصدق کا حکم ہی کہیں نہیں ہے صحیحین میں روایت ہے کہ کسی پیغمبر کو ایک چیونٹی نے کاٹا تھا۔ انہوں نے اُن چیونٹیوں کا بل کا بل ہی جلا ڈالا اللہ تعالیٰ نے سب کے سب جلا دینے پر باز پرس فرمائی ورنہ صرف موذی کے مار ڈالنے پر کوئی مواخذہ نہ تھا

(باقی دارد)

+ بوجہ عدم گنجائش نقل نہیں کئے گئے یہ مضمون بھی تو فتویٰ میں اصلی نہی کو قائم مقام نہیں۔ ایڈیٹر + حضرت ہو سکتا ہو جو پہنے والے کو پینڈو پکڑا جاتا ہو ** ریشمی ازار تو کوئی نہیں ہوتا صرف ازار بند ہوتا ہے

چودھویں صدی کا مسیح — [illegible]

انتخاب الاخبار

افسوس منشی الٰہی بخش صاحب لاہوری مصنف عصاء موسیٰ بھی طاعون سے شہید ہو گئے (دیکھیں قادیانی کرشن جی کیا کہتا ہے گا نگے۔ مگر یاد رکھیں۔ اہلحدیث انکی کہنا سننے کو ہر وقت طیار ہیں) ناظرین مرحوم کیلئے جنازہ غائب پڑھیں۔

ایک آنہ والے نکل کے جدید سکہ کے مضروب ہونے سے سنہ رواں میں گورنمنٹ کو دو لاکھ روپے کا فائدہ ہوگا۔

فرید کوٹ نابالغ راجہ صاحب اور انکے برادر خورد کے اتالیق و ادیب مسٹر جی۔ ایچ۔ ولسن مقرر کئے گئے۔ (کیا ہندوستانی ادیب کوئی نہ تھا۔ کیا جناب مولوی ولی اللہ صاحب جو پہلے راجہ صاحب کے اتالیق تھے اس کام کو بخوبی انجام نہ دے سکتے)

قحط کا خرچ سنہ رواں میں بنگال میں ۳۰ لاکھ تھا۔ اگر ممالک متحدہ آگرہ و اودھ میں ۱۹ لاکھ بمبئی میں ۷۰ لاکھ اجمیر و راجپوتانہ میں ۵ لاکھ کے قریب خرچ ہو گیا ہے۔

انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ میں ۱۸ ہزار روپے نقد وصول ہوگئے۔ اسی قدر روپے چندہ دینے کا اقرار ہوا۔ حاجی ڈاکٹر غلام نبی نے دو ہزار روپیہ سے اسلامیہ کالج کا کمرہ بنوا دینے کا اقرار کیا۔ خلیفہ عماد الدین نے سررشتہ تعلیم پنجاب کے مسلمان ملازموں کیطرف سے چار ہزار روپے میں کالج کا بڑا کمرہ بنانے کا اعلان کیا۔ اور منجملہ چار ہزار کے دو ہزار روپے ادا کر دیئے۔ ایک اور بڑے کمرہ کے لئے امرتسر کے شیخ عبد الواحد نے دو ہزار اور شیخ اصغر علی صاحب نے دو ہزار دینے کا وعدہ کیا۔ ڈاکٹر محمد صادق کی اہل خانہ نے از راہ کمال فیاضی اپنا زیور بیچکر چودہ ہزار روپے یتیم لڑکیوں کی تعلیم و پرورش کے لئے مرحمت کئے۔ انجمن مذکور اس سال تعلیم پر نو سے ہزار روپیہ خرچ کریگی۔

امرتسر کی چیف خالصہ دیوان نے بھائی کرم سنگھ کو افغانستان بھیجنے کا بندوبست کر دیا ہے۔ بھائی کرم سنگھ افغانستان میں دورہ کر کے سکھوں کے تمام مندروں کا حال معلوم کرینگے۔ (کیوں نہو امیر حبیب اللہ کی صلح کل پالیسی کے نتائج ہیں)

بیت اللحم کے قریب کوہ زیتون میں جرمنی باشندوں نے ایک عمارت کی بنیاد دی پتھر ترکی گورنر بیت اللحم کے سامنے رکھا گیا۔ قیصر جرمنی نے بذریعہ تار اپنی عمدہ خواہشات کا اظہار کیا۔

ہیگ کانفرنس۔ برٹش گورنمنٹ ہیگ کے بین الاقوامی جلسہ پنچایت کے پروگرام میں اس تجویز کے داخل کرنے پر برابر زور دے رہی ہے کہ تمام سلطنتیں آپس کے خوف اور رقابت سے اپنے فوجی اور بحری خرچ کو ہر سال زیادہ کر کے قرضہ کے بوجھ میں دبی جاتی ہیں کانفرنس میں ایسی کوئی تجویز قائم کر کے اس پر عملدرآمد کیا جائے کہ جس کے مطابق تمام سلطنتیں اپنی اپنی فوجی قوت کو گھٹا کر ایک مقررہ تناسب کی تعداد قائم کر دیں۔ برٹش گورنمنٹ نے یہ بھی اپنی خواہش ظاہر کر دی ہے کہ ہیگ کانفرنس کی ایک کمیٹی اس تجویز پر غور و خوض کرنے کے لئے مقرر کیجائے۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ اس کمیٹی میں کوئی بری یا بحری فوجکا افسر ممبر مقرر نہ کیا جائے (سب دکھلانے کے دانت ہیں۔ کھانے کے اور ہیں)

امیر صاحب کا دربار جلال آباد میں ملاؤنے سے مباحثہ جلال آباد میں ۱۲ مارچ کو نوروز کے دن امیر صاحب نے ایک عظیم دربار کیا اس دربار میں امیر صاحب نے اپنے آئندہ ارادوں کی نسبت کوئی بات ظاہر نہیں فرمائی۔ اور نہ کچھ یہ ذکر کیا۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا سے ہمارے تعلقات میں کچھ تبدیلی ہو گئی ہے یا نہیں تمام اقوام کے سردار اور بڑے بڑے ملا اس دربار میں موجود تھے۔ دربار کے بعد حسب معمول امیر صاحب نے تحائف اور انعامات عطا فرمائے۔

امیر صاحب پھر جلد بیاحت فرمائینگے۔ مسٹر ہنری میکمہن نے کوئٹہ پہنچکر بلوچستان کی چیف کمشنری کا چارج لیلیا اسموقعہ پر خیر مقدم کے ایڈرس کے جواب میں مسٹر ہنری میکمہن نے فرمایا کہ ہز میجسٹی امیر صاحب کو اس مرتبہ دوران سیاحت ہندوستان میں کوئٹہ نہ آنے سے افسوس رہا مگر امید ہے کہ امیر صاحب عنقریب کوئٹہ میں تشریف لا کر اپنے دیدار سے اہالیان کوئٹہ کو فرد مشرف فرمائینگے اس بیان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ امیر صاحب سیاحت ہندوستان یا سیاحت انگلستان و یورپ عنقریب پھر فرمائینگے۔

ahmadimuslim.de

بال اکھاڑ پوڈر ... صابون

کافور ... گولی ... کلاس ...

نسخہ جات خود بناؤ

امرت کی دھارئیں

[illegible]

دوائی بیان

دھا کر ... مالک ... چوک متی لاہور

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

REGISTED. L. No. 352

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

جلد ۴

یوم جمعہ امرتسر مورخہ ۳ مئی ۱۹۰۷ء مطابق ۱۹ ربیع الاول ۱۳۲۵ھ ہجری القدس

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا

قواعد و ضوابط

(ا) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئے

(ب) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے

(ج) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ... للعہ

والیان ریاست سے ... للعہ

رؤسا و جاگیرداروں سے ... للعہ

عام خریداروں سے ... عہ

غیر ممالک سے ... شلنگ

ششماہی ... شلنگ

انڈیا والوں سے ... عہ

اجرت اشتہارات

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتی ہے خط و کتابت و ارسال زر بنام مینیجر اخبار اہلحدیث امرتسر ہو

مفقود الخبر کا بقیہ مضمون اور اجتہاد و تقلید آئندہ درج ہونگے ۔

مرقع قادیانی

پچھلے ہفتہ کے پرچہ میں لکھا گیا تھا کہ مرزا قادیانی کا فتنہ روز بروز ترقی پر ہے اسکا تعاقب کرنا بہت ضروری ہے۔ مگر اہلحدیث میں اسکو پوری تعاقب کیلئے جگہ نہیں ہوتی نیز اہلحدیث کے بہت سے خریدار اس بحث سے دلچسپی نہیں رکھتے کیونکہ ان کے علاقوں میں یہ وبا نہیں ہے اس لئے ضرورت محسوس ہوئی کہ ایک مستقل رسالہ خاص اسی موضوع کیلئے الگ جاری کیا جاوے چنانچہ وہ ارادہ خیال سے عزم بالجزم تک پہنچ چکا ہے اسی لئے اسکا نام بھی مرقع قادیانی تجویز ہوا ہے قیمت سالانہ عام خریداروں سے مع محصول ڈاک صرف ۱۲ عہ خاص رؤسا سے ۱۸ عہ معاونین سے حسب توفیق

پس قادیانی مباحث کے شائقین بہت جلد درخواستیں بھیجیں کیونکہ جون کے شروع سے جاری کرنے کا ارادہ ہے انشاء اللہ ۔

خاکسار

ابو الوفاء

شیعوں کے قبلہ و کعبہ

اذا کان الغراب دلیل قوم
سیہدیہم طریق الہالکین

شیعوں کے رسالہ اصلاح کا ذکر اہلحدیث کے کالموں میں کئی ایک دفعہ ہوچکا ہے۔ اس رسالہ کا نام تو اصلاح ہے مگر درحقیقت اعلیٰ درجہ کا مفسد ہے سالقہ ہی اسکے فاضل اڈیٹر کے دماغ کو خوبیت نے ایسا تر کر رکھا ہے کہ اس میں علم و عقل کی گنجائش ہی نہیں۔ ہمارے ناظرین یہ الفاظ قبول نہیں ہم ان کا ثبوت اڈیٹر اصلاح ہی کے الفاظ میں بتا دینگے مگر اس مطبوعہ عبارت کے بتلانے سے پہلے ہم ایک قلمی خط سے چند ایک فقرے نقل کرتے ہیں۔ جو دفتر اصلاح سے ہمارے پاس آیا تھا۔ اس میں لکھا تھا کہ

"اڈیٹر صاحب اصلاح ایسے علامہ دہر اور محقق زمانہ پر قلم اٹھانا ذرہ کار ہے وارد۔ شاہ عبدالعزیز صاحب بھی جنکو قدرے ہوش دل میں عمر بھر رکھتے ۔"

یہ ہے ان قبلہ و کعبہ کی فرعونیت ۔ آپ نے صرف اسی پر بس نہیں کی اہلحدیث مورخہ ... مارچ میں بعنوان اصلاح نہیں قابل اصلاح ہے ۔ حضرت کی ایمانداری

تبدیل مکان ۔ اس ہفتہ سے دفتر اہلحدیث کٹرہ ... میں آگیا ہے ۔ مینیجر

اور وہابیوں کی مذہبی کل کھول دی تھی [illegible] میں اصلاح کے اس فساد کا ذکر تھا جو اس مضمون کی صورت کے متعلق [illegible] تمام اہل سنت کی دل آزاری کی گئی تھی۔ باوجودیکہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام سے ان کے اس [illegible] خیال کا رد کیا گیا تھا۔ اور ثابت کیا گیا تھا کہ تمام اہل سنت کے مشائخ [illegible] کے قائل ہیں اور یہ ہو سکتے ہیں کہ [illegible] نبی [illegible] باتیں بعد [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی شخص کو [illegible] قرآن کی آیت سے انکار ہے۔ [illegible] بحث سے علماء [illegible] کے کان پر جوں بھی نہ رینگی بلکہ الٹے [illegible] کے [illegible] شرم سے الگ ہو کر پھر بھی وہی راگ الاپا ہے اور بزعم خود یہ [illegible] لیتے ہیں کہ مشائخ اہلسنت پر یہ کوئی بات [illegible] معاذ اللہ استغفر اللہ اس جھوٹ کا [illegible] ہے۔ ان کی غرض یہ ہے کہ ہماری طرح اہل سنت بھی [illegible] مگر ان کو واضح رہے کہ اہل سنت ایسے [illegible] ان کے [illegible] درجہ کا اخلاقی حکم ہے کہ لا تسبوا الاموات [illegible] فضلوا الی ما قدموا [illegible] کرو۔ [illegible] چالاکی کی [illegible] اہل سنت [illegible] ہے۔ اہل سنت میں کسی [illegible] گالیاں [illegible] ان [illegible]

خیر اس [illegible] کے بعد علماء [illegible] کر لیتے ہیں جو انہوں نے بعض [illegible] السنۃ اور [illegible] کے اشتہار متعلق [illegible] لکھ دیا ہے [illegible] اپنا لکھا [illegible] ایک ایک [illegible] سے تحقیق اور تنقیح کی لپٹ [illegible] ہے۔

شیعوں کے [illegible] جو اخبار [illegible] اڈیٹر [illegible] جدید [illegible] اور ناظر الہند وغیرہ اس قدر [illegible] تحریر کو [illegible] پڑھ جائیں [illegible] دیں آپ لکھتے ہیں کہ

ہاں تو وہابیوں کے امام و مقتدا دفن رسول میں شریک ہوئے بعد الرسول [illegible] جنازہ [illegible] کہ یہ لوگ ہمارے جنازے پر حاضر ہوں جبکہ تو آپ وصیت کر گئی تھیں [illegible] جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب کے دفن و کفن میں شریک ہوئے نہ دفن جناب امام حسین علیہ السلام میں کیونکہ یہ لوگ تو اس طرف تھے جدھر سے حضرت کے جنازہ پر تیر چلتا تھا [illegible] جناب امام حسین علیہ السلام کو کیونکر دفن کرتے کہ انہیں نے قتل کیا تھا [illegible]

کشتوں کو دفن کرنے چلے ہوئے اور جناب امام حسین کو اور ان کے ہمراہیوں کو یوں ہی ریگ گرم پر [illegible] چھوڑ گئے کیونکہ یہ [illegible] دین [illegible] تھے جناب امام حسین [illegible] تھے۔

مگر ہم کو ان واقعات [illegible] تعجب نہیں بلکہ یہ دکھانا ہے کہ روضہ رسول اللہ کیا متبرک مقام ہے کہ صحابہ تابعین سے آج تک تمام مسلمان اس کا کیسا کچھ ادب اور احترام کرتے ہیں مگر جس یزید پلید نے امام حسین کو شہید کرایا [illegible] دوسرے ہی سال مدینہ رسول پر چڑھائی کی جس میں [illegible] صحابہ [illegible] اور ہزاروں بیٹیاں صحابہ کی یزیدی فوج نے [illegible] تین سو [illegible] ہزار [illegible] اور ان کے امام [illegible] روضہ رسول میں [illegible] گھوڑوں کو [illegible] کا مرکز بنا [illegible] ہر قسم کی بے ادبی کرتے۔

اس کے بعد [illegible] لوگ [illegible] حضرت کا جسم اطہر قبر سے نکالنا چاہا [illegible] مسلمانوں نے [illegible] کی دیوار بنوائی [illegible] حضرت کی قبر مطہر مسلمانوں کی آنکھ سے چھپ گئی جب سے یہ روضہ [illegible] سے محفوظ تھا اور اس قسم کا کوئی صدمہ روضہ انور کو نہ پہنچا مگر [illegible] سے وہابیوں کا سردار [illegible] عبد الوہاب نجدی اس پر آمادہ ہوا کہ روضہ [illegible] بظاہر مدعی اسلام تھا۔ مگر مشرک کے بیٹوں نے اسکو [illegible] روضہ انور کو اس نے کہا [illegible] خانہ ہے۔ جس [illegible] نے حضور انور کے روضہ کو کھود ڈالنا چاہا [illegible] انواع و اقسام کے فسق و فجور کا مرتکب ہوا۔ اسی زمانہ میں اس کے کربلا و نجف اشرف پر بھی قبضہ [illegible] کیا اور ہزاروں قسم کا ظلم و ستم کیا۔

ان واقعات سے [illegible] اور معلوم ہوا کہ [illegible] سب [illegible] نہیں ہیں۔ [illegible] کیا جا چکا [illegible] جب [illegible] سلیم نے [illegible] کے بعد [illegible] کی ایسی [illegible] ہو گئی [illegible] حکم [illegible] اراضی مقدسہ سے نکال دیا گیا اور قطعی حکم ہو گیا کہ کوئی [illegible] حج بیت اللہ اور زیارت مدینہ منورہ کو نہ جانے پائے۔

[illegible] کیا کہتے ہو ہوش [illegible] مسلمان تو وہ ہیں جو تمہاری طرح اول طبقہ کے مسلمانوں پر لعنت بھیجیں (اہل حدیث)

ahmadimuslim.de

1B

ابھی جو حال ہیں بماہ رمضان المبارک ۱۳۲۳ھ کربلا معلی میں تازہ واقعہ ہوا کہ بہت سے ایرانی شیعہ مارے گئے اس کے بھی اصلی باعث یہی وہابی تھے کیونکہ سلطان روم نے انہیں کی سرکوبی کے لئے جو سعین کی تھی انکا ٹیکس غریب علمائے ایران وہند سے لیا جاتا۔ اسی ٹیکس کے دینے کے انکار پر یہ قتل وغارت وقوع میں آیا۔ جسپر والی بغداد اور حاکم کربلا معزول ہوا اور اب سفیران سفیر دولت انگلشیہ ان معزولین کی سزا اور مقتولین کے خون بہا کا مطالبہ کر رہے ہیں +

اسی واقعہ نے پھر وہابیوں کی ہمت بڑھائی جس سے وہ منصوبہ گانٹھ رہے ہیں کہ پھر روضہ رسول کے ساتھ بے ادبی کریں اور کھود ڈالیں چنانچہ حال ہیں اخبار اہلحدیث نے تو ایک نرتو وہابی کانفرنس کی بنیاد ڈالی جسکو ابھی شائع ہوئے دو مہینہ بھی نہ ہوئے ہونگے کہ اس قسم کا استفتا شائع کیا کہ تعزیہ داری حرام ہے۔ یہ تعزیہ پرستی ہے یہ بت پرستی ہے یہ شرک ہے اور نہ معلوم کیا کیا خرافات شائع کیا کہ جسپر اپنے عالموں کی نہ معلوم سچی یا جعلی دستخط بھی شائع کی۔ مگر نہ معلوم یہ کیسے اہل حدیث ہیں اور کیسے موحد اور کیسے مسلمان جو آنحضرت کی صریح تکذیب کر رہے ہیں اور آنحضرت کو معاذ اللہ کاذب کہتے ہیں اور پھر بھی اسلام ہیں اور سچے موحد بنے کے مدعی ہیں۔

آنحضرت تو صاف صاف فرماتے ہیں کہ مسلمانوں سے مجھکو شرک کا خوف نہیں ہے کہ وہ کبھی شرک کریں شیطان اس سے مایوس ہو گیا کہ کبھی مسلمانوں سے بتوں کو سجدہ کرائے بلکہ مجھکو جو کچھ خوف ہے وہ اس کا ہے کہ وہ دنیا دار بن جائیں +

مگر یہ وہابی ایسے مسلمان ہیں کہ وہ برخلاف فرمان رسول اللہ صلعم انہی کو مشرک اور بت پرست بنا رہے ہیں اور جو لوگ دنیا دار مکار غدار ہیں۔ ان کو اچھا سمجھ رہے ہیں اور انہیں کو خلیفہ رسول مان رہے ہیں یہ کیسا اسلام ہے ؟

ابھی آپنے اسی اخبار میں پڑھا ہوگا انہیں وہابیوں کے امام ابن تیمیہ نے لکھا ہے کہ مشاہیر اہل سنت (جو انہیں وہابیوں کے شیخ ہونگے) معتقد نبوت یزید تھے جسکی اس سے بڑھکر کیا تصدیق ہو سکتی ہے کہ انہیں وہابیوں نے روضہ رسول کھودا اور اب یہ فتوی شائع کرتے ہیں کہ تعزیہ داری حرام ہے +

ہم اپنی گورنمنٹ کو اور نیز گورنمنٹ ترکی کو آگاہ کرتے ہیں کہ یہ اہلحدیث کانفرنس اور یہ فتوی جو تمام ہندوستان میں شائع ہو رہا ہے بغاوت کا پیش خیمہ ہے کیونکہ تعزیہ داری آزادی چیز نہیں ہے جسکو کوئی مسلمان ترک کر سکے یہ ایک حکمت عملی کی ترکیب ہے۔ جسکی غرض صرف اس قدر ہے کہ اس ذریعہ سے اپنی قوت ایجادیہ کو بڑھائیں اور مذہبی رنگ قائم کریں +

ورنہ تمام عالم کو معلوم ہو کہ حنفی اور وہابی میں ایسی خانہ جنگیاں ہوتی رہتی ہیں کہ کبھی آجتک کسی مسئلہ میں اتفاق نہ ہوا پھر اس تعزیہ داری میں کیوں ایسا اتفاق ہو گیا کہ آج فریقین اپنی متفقہ قوت سے اسکے مٹانے پر آمادہ ہیں حالانکہ آج سے نہیں بلکہ صدہا سال سے تعزیہ داری شیعہ و سنی سب میں رائج تھی +

ابھی سال گذشتہ کا واقعہ ہے کہ جب شیعوں نے لکھنؤ کے تالکٹورہ میں جا کہ ہماری رسوم مذہبی ان لوگوں کے ارتکاب محرمات سے خراب نہ ہونے پائیں تو لکھنؤ کے سنیوں اور ہندوؤں نے مصری کی بغیا کی کربلا آباد کیا اور اپنے تعزیے نہایت اہتمام اور جوش و خروش سے وہاں لیجا کر دفن کیا اس ایک ہی سال میں کونسا نیا پیدا ہو گیا کونسے خلیفہ نے جنم لے لیا جواب وہی تعزیہ داری حرام قرار پائی اور ایسا حرام کہ حنفی اور وہابی دونوں اس میں متفق ہیں +

اسکو ہم بجز اسکے کیا کہہ سکتے ہیں کہ اسلام میں ایسا کوئی نیا حکم آ نہیں سکتا نئی مشروعیت قائم ہو نہیں سکتی تھی۔ سال گذشتہ تک تعزیہ داری حلال اور جائز بلکہ ایسی واجب کہ دوسری کربلا انکو بنانا پڑی اور اسی سال ہی بھر میں وہ ایسی حرام کیونکر ہو گئی کہ حنفی اور وہابی ملکر اسکو حرام بتانے لگے +

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان وہابیوں نے کوئی نیا منصوبہ گانٹھا ہے اور چاہتے ہیں کہ پھر روضہ رسول کھود دیں کیونکہ ان کے بانی اول عبد الوہاب نجدی کا حال تو سب کو معلوم ہے کہ اسنے روضہ رسول اور کربلا و نجف کو کھود ڈالا تھا +

اب یہ لوگ تعزیہ داری کے مٹانے کے پیچھے پڑے ہیں کہ اس ذریعہ سے باخود ہا میں اتفاق قائم کریں اور دوبارہ روضہ رسول کو مٹائیں +

ahmadimuslim.de

آپ اگر تمام کتب متقدمین کو دیکھ ڈالینگے تو اس فرقہ رافضیہ کے وجود سے قبل کسی عالم کا قول نہ ملیگا۔ جس نے تعزیہ داری کو حرام کیا ہو بلکہ رافضہ تعزیہ دار ہوئے اور تعزیہ کا اہتمام کرتے تھے پھر اس فعل اور بدعت کو بدعت شرعیہ کہنا کتنا بیجا ہے؟

(۵) زیادہ تر افسوس اس کا ہے کہ مدعی ہیں عمل بر حدیث کے اور شرکی اثبات اگر ہیں تو نہ صرف حدیث بلکہ چند مولویوں کا فتوی شائع کرتے ہیں جو خود ان کے اصول کے مطابق قابل قبول نہیں کیونکہ اقوال علماء سے جسکو احکام شرع میں دخل نہیں (اہلحدیث اصلاح ۱۰ صفحہ)

ناظرین کی دلچسپی کیلئے ہم نے مذکورہ مضمون بجنسہ نقل کر دیا ہے تاکہ واضح ہو جائے کہ اہلحدیث وہابی نہیں جو وہابی کی ایک قسم کر لوگ کہا جاتا ہے روہیلکھنڈ اور اس کے قرب و جوار میں جو کہ ان حنفیوں کو کہتے ہیں جو حضرت مولانا رشید احمد صاحب مرحوم گنگوہی اور علماء دیوبند کے خیال ہیں۔ تاہم چونکہ راقم مضمون کے خیال میں وہابی سے اہلحدیث ہی مراد ہیں اس لئے جواب لکھنا پڑا۔

• شیعوں کے قبلہ و کعبہ کی علمیت دیکھئے کہ نمبر اول میں تو لکھتے ہیں کہ وہابیوں کے امام اور مقتدا نے دفن رسول میں شریک ہونے۔ قبلہ و کعبہ کی مراد ان اماموں سے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر و عثمان رضی اللہ عنہم ہیں۔ ہمیں منظور ہے ع چشم ما روشن دل ما شاد۔

مگر اخیر میں ۱۲ دسمبر کو بڑی شد و مد سے لکھا ہے کہ تمام کتب متقدمین کو دیکھ ڈالینگے تو اس فرقہ رافضیہ کے وجود کے قبل کسی عالم کا قول نہ ملیگا جس نے تعزیہ داری کو حرام کیا ہو۔

چشم بد دور ارے جناب قبلہ و کعبہ! جب حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ہمارے امام ہیں تو ان کے زمانہ میں ہمارا وجود تو ضرور ہی ہوگا پھر ان کو چھوڑ کر آپ کسی عالم کا قول مانگتے ہیں۔ ابو جہل کا یا ابو لہب کا۔ واہ سبحان اللہ کیا علامہ صاحب ہیں بلکہ بے پڑھے اور بے پر کی اڑاتے ہیں کچھ دھری (۲) میں آپ نے کسی نہایت صورت سے سن لیا ہوگا کہ اہلحدیث کے فرقہ کا سرغنہ عبد الوہاب نجدی ہے تعجب ہے ایسے جھوٹ پر۔ ہم کئی ایک دفعہ ثابت کر چکے ہیں کہ اہلحدیث کو عبد الوہاب نجدی سے کوئی تعلق نہیں۔ بجز اس کے کہ وہ حنبلی مقلد تھے۔ اور اہلحدیث غیر مقلد ہیں +

(۳) یہ خوش کن گورنمنٹ ایران سے درخواست کیجئے کہ کمیشن تحقیقات میں آپکو بھی ممبر منتخب کرے اور تحقیق آپ پر ایسی ہی لکھوا دیں کہ ہندوستان کو اہلحدیث کو امام حسین کی طرح مروا دینا چاہئے آہ ۔

شعر

شر بختاں تازہ و خواہند + مقبلاں را زوال نعمت و جاہ

(۴) واہ قبلہ صاحب کیا ہی منطق ہے ۔

اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی

افسوس اس قابل پرست کعبہ کو اتنی بھی خبر نہیں کہ تعزیوں کی ممانعت کا فتوی کئی سالوں سے امرتسر میں نکلتا رہتا ہے اخبار اہلحدیث کے فائل اٹھا کر دیکھیں ہر فائل میں ان کو یہ اشتہار ملیگا۔ اگر آپکا فرمانا سچ ہے کہ آنحضرت کی تکذیب کرنیوالا مسلمان نہیں تو مطلع صاف ہے آنحضرت تو کیا خود خدا فرماتا ہے کہ ہم تم (صحابہ) کو خلیفہ بناوینگے اور تمہارا خوف بےخوفی سے بدل دینگے اور تمہارا دین مضبوط کر دینگے مگر آپ ہیں کہ اسکی تکذیب کرتے ہیں سمجھے ہو یا نہیں؟

(۵) یہ فرمان نبوی قبلہ و کعبہ کی اسی کتاب میں ہوگا جسمیں عبد الوہاب نجدی کو اہلحدیثوں کا مرشد لکھا ہے بلکہ فرمان نبوی تو یہ ہے لا تقوم الساعۃ حتی تلحق قبائل من امتی بالمشرکین وحتی تعبد قبائل من امتی الاوثان یعنی میری امت میں سے کئی ایک قومیں بت پرستوں کے ساتھ ملجائینگی چنانچہ ہم دیکھنے میں بھی آگیا کہ نام کے مسلمان تعزیوں اور علموں کو اسی طرح پوجتے ہیں۔ جس طرح بت پرست تو بھی اپنے مصنوعی معبودوں کو پوجتی ہیں (۶) یہ تمہاری ہمیشہ کی عادت ہے کہ تم خلفاء کی شان والا شان میں گستاخیاں کرکے نامۂ اعمال سیاہ کرتے ہو اسکا دندان شکن جواب کسی خارجی سے تمکو خوب ملجائیگا۔ ہم اہل سنت کا یہ اصول نہیں ہے ۔

بد نہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سنے + ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنو

(۷) تشنیع چہ کشتی است کہ پیش مرداں بیاید (۸) بہتر ہے کہ اس مطالبہ کو رنگین چھپوا کر بذریعہ کسی معتبر آدمی کے علماء مکہ شریف کے دستخط کرا کر سلطان المعظم کے حضور میں پیش کرو۔ اور اگر مکہ معظمہ میں جاتے ہوئے عرب کا خطرہ سمجھتے ہو۔ تو ہمارا اسلام ہے کسی خط لکھ کر جانو۔ قبلہ و کعبہ! اتنا سمجھا کر کہ قبلہ و کعبہ بھی کوئی اصطلاح کا ذکر ہی کہ ہر قسم کی کذب بیانی اسکو ہو جاوے تو خوش!

(۹) ہم نے کسی منبر پر کہا تھا کہ اہلحدیث کے فریقے گو باہمی مختلف ہیں مگر تمہارے مقابلہ پر سب ایک ہیں۔ کیونکہ تم اہل البیت کے دشمنان ہو کر …

سریع التاثیر دوائیں

جنکے مجرب ہونیکی ہمارے پاس بہت سے
شہادتیں موجود ہیں ۔
برقی سٹ ۔ اس بکس میں
شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی
کی ہے جسکا استعمال سے صرف
کے اندر خارجی سست رگوں
خارج ہوتا ہے دوسری شیشی
کی ہے جسکی مالش سے عضو
رگیں مضبوط ہو جاتی ہیں
خوراک یہ دوائی ہے جس سے
ہو کر بدن مضبوط ہوتا ہے
شکایات رفع ہو جاتی ہیں
مع محصولڈاک وغیرہ
موصیائی ۔ ابتدائی
زمانہ ہر قسم کی کمزوری
جریان وغیرہ کو دفع
پیدا کرنے کیلئے اکسیر اعظم
لگنے ہی ۲ روز کے
ہو جاتا ہے مباشرت کے
کھا لینے سے پہلی
ہے۔ اعلیٰ درجہ کی
بھی۔ مقوی۔ بچے
کو یکساں مفید ہے ۔
مع محصولڈاک
المشتہر
پروپرائٹر دی
کٹرہ قلعہ امرتسر

ahmadimuslim.de

سرداران اسلام کے حق میں گستاخ ہو۔ جسکی پوری سزا اُس احکم الحاکمین
کے دربار سے ملیگی۔ جو سب چھپی اور ظاہر چیزوں سے واقف ہو (۱)
کہیں جھگڑوں نے کوئی کام کیا یا بازاری شہدوں نے۔ تو وہ اہلسنت
کا ہو جائیگا؟ قربان اس فہم پر۔ بیشک حنفی اور غیر حنفی سب اہل سنت بلکہ محققین
شیعہ بھی اس پر بہارو ساختہ متفق ہیں کہ ؎

زور ملا ہیں تربت خانہ امجاد ✦ مسجد پر منصوبہ کر شل پہاڑ
تعزیہ تندیل کرا تقل سے بہاڑ ✦ دین احمد میں یہ بیشک خار ہو

(۱) دس سال گذشتہ عالم شہر انا شمارہ ہو گا۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث
دہلوی مرحوم کا فتوی بھی تعزیہ کی ممانعت کا موجود ہو۔ سمجھ کیا بازاری
شہدوں کی باتیں لیکر ہمکو قائل کرتے ہیں (۲) گو عبدالوہاب
نجدی سے ہمارا کوئی تعلق نہیں مگر تمہارا اور تمہارے جیسے دیگر مصنفین
کا کذب ثابت کرنے کو ہم بآواز بلند کہتے ہیں کہ اگر تم سب ملکر بھی
یہ ثابت کر دو کہ عبدالوہاب نجدی نے آنحضرت کا روضہ مبارک کھود ڈالا
تو مبلغ **یکصد** نقد انعام لو۔ (۳) تعزیوں کی حرمت میں تو
تمام قرآن و حدیث بھرے پڑے ہیں۔ جن کی کسیقدر تفصیل ہم اہلحدیث
مورخہ ۱۰- فروری میں بتلا چکے ہیں ؎

در خانہ اگر کس است یک حرف بس است

مسافر آگرہ کا لٹریچر قابل توجہ آریہ پبلک

آریہ لوگوں میں ہمیشہ سے یہی دستور چلا آیا ہو کہ وہ وقت پر کسی اصول
کے پابند نہیں رہتے اور ادہر اُدہر کی بیہودہ گفتگو سے وقت کو ٹالدیا کرتے
ہیں یہ تو عام طور پر ان کا شیوہ تھا ہی۔ مگر جب سے آگرہ کے بازاری اخبار
مسافر نے جنم لیا ہے۔ اس پر یہ مثل صادق آتی ہو ؎

یکے بد مخمس دگر سنگ گزیدہ

ایک تو آریہ ہونا ہی کیا کم تھا اُس پر بد زبانی کی قلمی علم (؟) چڑھ گئی آپ کریلا دوسرا
نیم چڑھا۔ جب وہ اہلحدیث کے معقول اور دندان شکن جوابات
کی تاب نہیں لاسکتا تو ؎

چو حجت نماند جفا جوے را ✦ بہ پیکار گردن کشد روئے را

گندی گالیوں پر اتر آتا ہے۔ گو اینٹ کا جواب "پتھر" ہی ہوتا ہے۔ مگر
اہلحدیث خدا کے فضل سے ایسے اوچھے پن کو اپنے لئے زیبا نہیں سمجھتا اور نہ
چاہتا کہ ایسے فرومایہ بدچلوں کے مقابلے میں اپنا شیریں شیوہ بدل ہو ؎

دشنام اگر دہد نمیسے ✦ چارہ نبود بجز شنیدن
گر بانو کسے سگے گزیدہ ✦ باسگ نتواں عوض گزیدن

مسافر ہرگز ہرگز ایسی لغو اور لایعنی تحریرات سے اہلحدیث پر فتح حاصل
نہیں کر سکتا اور نہ ہمیں اُسکی حرکات مذمومہ پر کچھ بجز صفا ہی کا سنا ہو ؎

گرم ہز مند زادہ باش جفا تو بینند ✦ تا دل خویش نیازاردد و در ہم نشود
سنگ بدگوہر اگر کاسہ زریں شکند ✦ قیمت سنگ نیفزاید و زر کم نشود

مسافر کا قدیم سے یہ وطیرہ ہے کہ وہ ہر بات کا جواب ایسا دیا کرتا ہے جو معنی
اور مطلب سے کوسوں دور ہو۔ چنانچہ اہلحدیث مورخہ ۲۹- مارچ میں مسافر کو
مقدمہ کے متعلق ایک مضمون میں لکھا گیا تھا کہ

"اڈیٹر مسافر نے پچھلی جون میں کسی مظلوم پر ناحق کا کوئی مقدمہ بنایا
ہو گا اسی جرم میں یہ تکلیف اُسکو پہنچی ہے جیسے پچھلے دنوں مسافر کا
رجسٹر چوری جانے سے مسافر کے مالک کا پچھلی جون میں چور ہونا
ثابت ہوا تھا۔ جسکا کوئی جواب اُس نے نہ دیا تھا"

اس کا جواب وہ اپنی معمولی کج روی سے ۸- اپریل کے مسافر میں یوں دیتا
ہے کہ

"جی نہیں ابھی تو مئی ہی اس جون کے فعل کا نتیجہ ہے جسکو آپ جانتے
ہیں مگر آنکھوں کی معذوری کے باعث دیکھ نہیں سکتے"

پھر کہتا ہے کہ

"جی ہاں اخیر المباکرین کا رجسٹر چرالیا تھا نہیں گھونسہ مار زبردستی
چھین لایا تھا"

یہ ہیں آریوں کے لیڈر اور نوخیز پلیڈر جنکو دعوی ہو کہ اگر ہم جاپان
پہنچ جائیں۔ تو وہ سب جاپانی آریہ بن جائیں کیوں نہ اہلحدیث کی
گرفت کا جواب صحیح تو دے نہیں سکے جاپان کے متعلق تمہاری شیخ چلی
جیسے خیالات کا کیا اثر ہو سکتا ہے؟ آریو! انصاف سے کہنا کہ تمہارے اس
جوشیلے لیڈر نے اہلحدیث کے اصل سوال کا جواب کیا دیا؟ پھکڑ بازی کرنا
کا ڈھنگ شہدوں کی طرح سیکھ رکھا ہے۔ مجرمی ہی اور خیر المباکرین کو

ahmadimuslim.de

لنڈا کا وظیفہ جب پڑھتے ہیں اور شیت سے قدم رکھا ہوا ہیں ریلش وفش
میدان مناظرہ میں۔ اس لئے پنڈت جی یاد رکھو۔

مسلمیں کر پاؤں رکھنا سیکھا ہیں کچھ جدّت صبا
یہاں پگڑی اوچھلتی ہے اسے میخانہ کہتے ہیں

پس ہم اہلحدیث کے سوال کو پھر دوہراتے ہیں اور منتظر ہیں کہ اس کا
آریہ پبلک صحیح جواب دینے کیلئے مسافر کو تیار کرتے ورنہ دانا جان لینگے
کہ آریوں کا مذہب اپنے آپ میں خام ہے اور اہلحدیث کے سوالات کا تحمل
نہیں ہو سکتا۔

پس سنو آریوں کا مذہب ہے کہ جو تکلیف یا مصیبت کسی شخص کو پہنچتی
ہے۔ اس کا باعث یہ ہوا کرتا کہ اس شخص نے بھی ایسی تکلیف کسی دوسرے شخص کو
اپنی پہلی جون میں پہنچائی ہوگی۔ پس ہمارا سوال بھی انہیں کے مذہب کے بموجب
ہے۔ کہ مسافر کا جو پیٹ چیرا گیا۔ تو ضرور ہے کہ پچھلی جون میں اس نے بھی
کسی کی چیری کی ہوگی۔ اور اس جون میں مسافر جو مقتول ہوا ہے تو اس کا جواب
کا شاید یہ ہے کہ پچھلی جون میں مسافر نے بھی کسی غریب پر ستم کیا ہوگا
پس اگر آریوں کا مذہب یہی ہے تو مسافر چور اور ظالم ہے اور اگر مسافر چور
اور ظالم نہیں تو آریہ مذہب جھوٹا ہے یہ دونوں ضدیں ہیں۔ اور اجتماع الضدین
کبھی ہو نہیں سکتا۔ پس مسافر جی آپ چور ہو۔

(علم الدین اسسٹنٹ ایڈیٹر)

مرزائی پارٹی کا تکیہ کلام

کرشن قادیانی اور ان کی پاک جماعت کا مدت سے

یہی وطیرہ ہے کہ جب کوئی مخالف فوت ہو جاتا ہے تو جھٹ بول اٹھتے ہیں۔
کہ دیکھو اس شخص کو مرزا صاحب کی مخالفت کی وجہ سے موت آئی ہے اور یہ شخص
اپنی موت سے مرزا صاحب کی صداقت کا ثبوت دے گیا۔ مگر سمجھ میں نہیں آتا کہ
یہ کہیں نشان کیا ہے؟ اور اس سے صداقت مرزا کا ثبوت کیونکر؟ یہ نشان کسی
نبی اور رسول نے اپنی صداقت کا کبھی قرار نہیں دیا۔ کیا اگر مرزا جی کے مخالف
مر کر مرزا جی کی صداقت کا ثبوت دیتے ہیں۔ تو مرزا جی ہمیشہ زندہ رہینگے اور کیا
وہ موت کا کبھی منہ نہ دیکھیں گے؟ یا کیا مرزا جی اپنے سب مخالفین کے مر
جانے کے بعد مرینگے؟ اور کیا اسوقت جبکہ ان کے مخالف اپنی موت سے مرزا جی کی

تصدیق کر رہے ہیں تو خود مرزا جی کے اولاد و حواری طاعون کے شکار ہو کر (اور
بقول مرزا جی کے کتوں کی موت مر کر) مرزائی نبوت کی ٹانگ نہیں توڑ گئے؟
غالباً مرزائی لوگ اپنی سمجھ اور ادراک سے بہت کم کام لیتے ہیں اور صرف جو
کچھ مرزا جی کے قلم و زبان گوہرفشاں سے ٹپکتا ہے۔ اس کی خوشہ چینی ہی
پر اکتفا کرتے ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ بیہودہ دعویٰ (مرزا جی نے تو اپنا الو سیدھا
کرنے کے واسطے شائع کر دیا ہوا تھا مگر) یہ لوگ کبھی فوراً بے چون و چرا اسے
تسلیم نہ کرتے۔ جیسا کہ انہوں نے کر دکھایا۔ کیونکہ قرآن کریم میں جو مسلمانوں
(خواہ مرزائی ہوں یا غیر مرزائی) کے نزدیک مقدم قابل قبول کتاب ہے۔ صاف ارشاد
ہے:-

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّن قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۖ أَفَإِن مِّتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ ۝ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ۔ یعنی اے رسول ہم نے تجھ سے پہلے کسی آدمی کو ہمیشہ نہیں رکھا
پھر بھلا اگر تو مر گیا تو یہ لوگ ہمیشہ رہینگے؟ (نہیں) ہر شخص موت کا مزہ چکھیگا
اس آیت سے ہمارے پہلے سوال کا جواب تو آگیا کہ ہر ایک نفس کو موت ہے
اور مرزا جی بھی ضرور مرینگے باقی رہا یہ کہ سب مخالفین کو مار کر مرینگے تو پہلے اس
اس سوال کا جواب بھی مرزا جی اپنا رسالہ الوصیت لکھکر نفی میں دے چکے
ہیں۔ یعنی کہہ چکے ہیں۔ کہ میری موت عنقریب اسی سال کی عمر کے کچھ نیچے
اوپر ہے۔ جس کے سب زینے آپ غالباً طے کر چکے ہیں اور جہاں سے بقول انکے
ارشاد کے رخصت ہوا چاہتے ہیں۔ اور مخالفین ابھی حیات طیبہ کے مزے
لیکر مسرور ہو رہے ہیں۔ تیسرے سوال کا جواب اظہر من الشمس ہے کہ مرزا جی
کے حواری مولوی عبدالکریم صاحب ایک عرصے کی مرض الموت کے بعد اس
جہان سے رخصت ہو کر مرزا جی اور ان کی جماعت کو سخت صدمہ دے گئے
جنکی مرض الموت میں مرزا صاحب کو ان کی زندگی کے نت نئے الہام ہوتے تھے
جن سے الحکم کے ورق ہر ہفتہ سیاہ نظر آتے تھے مگر:-
إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ نے اپنا پورا جلوہ
دکھلایا اور ملک الموت نے ان کا کام تمام کر کے اپنی کارگذاری میں ایک
نمبر کا اضافہ کر ہی لیا اور مرزا جی کی کچھ بھی پیش نہ گئی۔ وہ سب کے
سب الہام الحکم کے فائل ہی میں ڈھکے کے ڈھکے رہ گئے۔
اسی طرح البدر کا ایڈیٹر محمد افضل جو مرزا کا ڈائری نویس اور صدیق دل

ف یعنی جب لوگوں کی موت کا وقت آتا ہو تو وہ اسے گھڑی بھر آگے پیچھے نہیں کر سکتے

ahmadimuslim.de

سے حسنقد اور جانفشاں تہا۔ طاعون کا شکار ہو گیا۔ پہر بھی مرزا جی کا کوئی بہانہ بنائے نہ بن سکا۔ مگر جو ہونا تہا وہ ہو کر ہی رہا۔ ان کے علاوہ مرزا جی کا مخلص مرید مولوی برہان الدین جہلمی بھی طاعونی موت سے مر کر مرزا جی کو ازحد صدمہ پہنچا گیا۔ غرض وہ ان کی حکایت کسی کتاب میں یوں مسطور ہے

کہ کسے مژدہ پیش نوشیروان عادل برد و گفت شنیدم کہ فلاں دشمن ترا خدا تعالیٰ برداشت۔ گفت ہیچ شنیدی کہ مرا بگذاشت ؎

اگر بمرد عدو جائے شادمانی نیست ✦ کہ زندگانی ما نیز جاودانی نیست

مگر مرزائیوں اور کرشن بہگتیوں کو کیا خبر کہ سعدی جیسے عالی دماغ نے کیا کہا اور قرآن مجید میں کیا ارشاد ہے وہ تو اتنا ہی جانتے ہیں ؎

غرض شاعر از گوہر افگندہ دوست ✦ مے برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

مرزا صاحب ہی ان کے دوست ہیں۔ اُن کے رسول سمجھے یا خدا۔ سب کچھ یہی ذات والا ہیں اور انہی پر ان کا دینی سلسلہ ختم ہے اور آنحضرت صلعم و وہ صرف انہی کے کلام کو کہنا جانتے ہیں۔ انکو قرآن کی خبر ہے نہ حدیث کا پتہ نہیں۔ کیوں نہ ہو۔ اسی بہانہ سے وہ کہہ سکتے ہیں کہ ؎

تو و طوبی و ما و قامت یار ✦ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

[illegible]

میرا ایک سوال

ائمہ اربعہ کے قبل جمیع مخلوقات اہل اسلام درجہ اجتہاد کا رکھتی تھی۔ یا ان میں سے کوئی بعلم بھی تہا۔ جو صاحب اُسی زمانہ میں درجہ اجتہاد کا نہ رکھتے تھے وہ کس کی تقلید کرتے تھے۔ بہر حال اس زمانہ میں بڑے بڑے صحابہ جلیل القدر موجود تھے۔ پس جو لوگ ناواقف ہونگے۔ وہ ضرور ان صحابہ میں سے کسی کی تقلید کرتے ہونگے۔ میرا یہ سوال خصوصاً اخبار اہل فقہ کے مقلدوں سے نسبت رکھتا ہے برائے مہربانی ضرور جواب دینگے۔

المرسلہ حاجی محمد سردار خاں محمد خاں سوداگر شملہ سی پی کمشنر جبلپور ملک متوسط

واللہ میں حنفی تھا

میں اہل فقہ اخبار اور اہل حدیث اخبار دونوں کو دیکھتا رہا۔ مگر واللہ العظیم مذہب کو حق پایا۔ میں سچ کہتا ہوں۔ اور مجھے بہت سارے لوگ جانتے ہیں کہ میں حنفی المذہب رکھتا تہا۔ مگر اہل فقہ کے اڈیٹر نے ہمیں تعلیم دیا۔ کہ حنفی مذہب چھوڑ دیویں۔ وہ کیسے اور کس طرح؟ کہ اکثر مسائل اس اہل فقہ میں حنفی المذہب کے خلاف بلکہ عقل کے بھی خلاف درج ہوا کرتے ہیں وہ کونسا حنفی المذہب کا بچہ یا شخص ہوگا جو کہیگا اور گوارا کریگا کہ امام بخاری کی کوئی تذلیل کیجاوے۔ کوئی پرچہ خالی نہیں۔ جسمیں الصحیح علی البخاری نہیں ہوتا ہو اور حال یہ ہے کہ امام صاحب سے کسی نے پوچھا تہا کہ کیا یزید کو لعنت کرنا جائز ہے۔ تو آپ نے منع فرما کر کہا کہ اس سے بہتر ہے کہ وہ وقت جس میں تم لعنت ملامت کرتے ہو۔ درود پڑہا کرو۔ کہاں ہیں حنفی مذہب کے لوگ انکے عامل۔ زبردستی ایک مجتہد صاحب کو جنکی تعریف جن کے کمالات کو سلف کے ہزاروں علماء نے لکہا تہا۔ بالقصد دھوکہ دیکے پیچھے پڑے ہیں سچ ہے تم ہی لوگ بزرگان دین کی توہین کرتے ہو۔ اور اولٹے فرقہ حقہ اہلحدیث کو بدنام کرتے ہو (میں پہلے [illegible] سے اور سمجھتا تہا یہ معاملہ ہی برعکس ہے) اور کئی وقت میں نے اہل فقہ میں دیکہا ہے **یا رسول اللہ** کہنا جائز بتلایا گیا ہے۔ **سماع موتیٰ** ثابت کیا گیا ہے۔ علم غیب رسول اللہ کو تہا کہا جاتا ہے۔ اور جہاں عرس ہوتا ہے تو جاتے ہیں وہاں کی کیفیت خوشی خوشی [illegible] میں لکہا ہے۔ اگر حقیقت میں لکہا ہے تو ایسے مذہب کو ہم پانچ سلام کرتے ہیں۔ حدیثیں تو اس کے مخالف مگر یہاں جواز۔ اور ان مسائل کا رد اہل حدیث اخبار میں جسکو میں پہلے بری نظر سے دیکھتا تھا۔ نعوذ باللہ بحوالہ کتب فقہ نکلا۔ لیکن یار لوگوں نے نہ مانا۔ ہر تقریر میں یار لوگوں کی بدحالی ہوتی ہے۔ اور یہ تہذیب الفاظ سے بہری ہوئی اور جیسے مولوی ثناء اللہ صاحب کو نالائق بے علم وغیرہ کہتے تھے۔ جب مجبور ہوا انکو سندات پیش کرنا تھا۔ اور میرا اہل فقہ کے اڈیٹر کا حق تہا کہ آپ بھی اپنے سندات پیش کیا ہوتا سند دیتے تو کچھ نہیں۔ معمولی الفاظ میں یونہی اڑا دیا۔ اور دیکھو کہ ہفتہ گو اڈیٹر صاحب نے ۲۲ نومبر کے پرچہ میں ایک مضمون مستقل میں یہ بھی لکہا تہا۔ (تو بتائیے کہ امام صاحب کس کے مقلد تھے۔ بس اسی پر خاتمہ ہو جائیگا) یہ سوال کے پرچہ میں اڈیٹر اہل فقہ نے اس مضمون کے رد کا ہمت کیا مگر اس فقرہ کا ایک بھی جواب نہ دیا۔ چاہئے تہا کہ امام صاحب کا مقلد ہونا ثابت کرتا یا تسلیم کر لیتا کہ بیشک امام صاحب مقلد تھے تو کچھ نہ کیا جس سے

[illegible]

ہمیں اچھی طرح معلوم ہے کہ جتنک تقلید شخصی وغیرہ خالی ہوس ہی ہوس ہے ناظرین! ماشاء اللہ ہمیشہ کبھی کبھی اس اخبار اہل فقہ کی شائستگی تہذیب وغیرہ اور اور اوصاف سے پبلک کے واسطے فائدہ ہو اوسکو ظاہر کرتے رہینگے اور اب میں خداوند باری کے سامنے مجھ سے جو سرزد ہوا ہے محمدی مذہب اختیار کیا ہوں۔ جو خود آنحضرت اور ان کے تابعین تبع تابعین صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا تھا۔ اللہم احشرنا معہم واحشرنا معہم۔ (اڈیٹر) آپ کی ضرورت اصل مضمون دیکھنا۔

راقم۔ سید عبدالوحید شاہ قادری المتخلص ہ عاجز حیدرآبادی

بغیر ٹکٹ کام نہ چلیگا

جن اسباب کی قیمت ماہ مئی میں ختم ہے

حسب دستور ان کے نمبر تفصیل ذیل ہیں۔ اگر کسی صاحب کو انکار ہو۔ یا چند روز ملتوی کرنا منظور ہو۔ تو مہربانی کرکے اطلاع بخشیں۔

غریب فنڈ میں اگر کسی صاحب نے بھی رحمت فرمانا ہو۔ تو اطلاع دیں کہ وہ رقم بھی ویلیو میں شامل کر دی جاوے۔ خاکسار منیجر

نمبر ۲	-	امرتسر
نمبر ۲۶	-	سرہند
نمبر ۵۶	-	انبوہ ڈاکخانہ سنگام
نمبر ۶۶	-	الہ آباد
نمبر ۷	-	رحیم آباد ڈاکخانہ جیپرہ
نمبر ۸	-	ناگپور
نمبر ۹۰	-	بکرپور ڈاکخانہ آدی والی
نمبر ۹۰	-	ناگپور
نمبر ۱۰۵	-	لکھوکے
نمبر ۱۰۹	-	مدراس
نمبر ۱۱۵	-	دیورنیا
نمبر ۱۲۳	-	قادیاں
نمبر ۱۳۳	-	حیدرآباد دکن
نمبر ۱۵۰	-	کوٹلی لوہاراں
نمبر ۱۵۲	-	کیتھل
نمبر ۱۹۱	-	سلطان پور
نمبر ۱۹۰	-	قصبہ سلطان
نمبر ۲۷۲	-	رام پور
نمبر ۲۷۹	-	پوسلہ
نمبر ۳۰۶	-	امرتسر
نمبر ۳۱۵	-	اسٹیشن سوار گپور
نمبر ۳۲۰	-	سحقانہ ڈیری
نمبر ۳۳۲	-	موضع بازار دارو عالم
نمبر ۳۵۲	-	امروہہ
نمبر ۴۱۰	-	سلدگرہ
نمبر ۴۱۷	-	چھپرہ
نمبر ۵۳۵	-	عدالت گڑھ
نمبر ۵۰۶	-	سیالکوٹ چھاونی
نمبر ۵۴۳	-	متھرا ملی گوٹہ راجپوتانہ
نمبر ۵۲۵	-	سیہیڑہ (جہلم)
نمبر ۵۴۸	-	سہارن پور
نمبر ۵۵۱	-	پٹیالہ
نمبر ۵۵۲	-	پٹیالہ
نمبر ۵۶۰	-	جمال پور
نمبر ۵۶۱	-	آرہ
نمبر ۶۶۳	-	کھولاپور
نمبر ۶۶۳	-	موضع سوہیاں خرد
نمبر ۷۰۶	-	ورباڑ موضع سورت
نمبر ۷۸۲	-	قلعہ میاں سنگھ
نمبر ۷۸۳	-	سمبڑیال
نمبر ۷۹۲	-	بدہوانہ
نمبر ۷۹۳	-	گھمانہ ڈاکخانہ
نمبر ۷۹۴	-	جالندھر
نمبر ۷۹۷	-	گوجرانوالہ
نمبر ۷۹۹	-	بہاگ
نمبر ۸۰۱	-	سیالکوٹ
نمبر ۸۱۳	-	حیدرآباد دکن
نمبر ۸۰۳	-	مظفر نگر
نمبر ۸۰۴	-	دہلی
نمبر ۸۰۵	-	موضع دواری
نمبر ۸۰۶	-	ایوب محل
نمبر ۸۰۸	-	بوجاگاؤں
نمبر ۸۲۶	-	موضع مراد آباد ڈاکخانہ پھلوارہ
نمبر ۹۲۸	-	نوابی (پرگنہ شش آباد)
نمبر ۹۵۱	-	امرتسر
نمبر ۹۵۲	-	کانپور
نمبر ۹۶۲	-	کوٹلی لوہاراں مغربی
نمبر ۹۷۹	-	مبارک پور
نمبر ۹۸۱	-	موضع چوہدری ڈاکخانہ امرتسر
نمبر ۱۰۱۳	-	نواں کوٹ
نمبر ۱۰۲۵	-	امرتسر

حسن میاں کی سنو!

قادیان سے اہلحدیث میں ایک سوال تھا جسکا جواب حسن میاں پھلواری سے مانگا گیا تھا۔ کہ اڈیٹر اہل فقہ امام بخاری کی توہین کرتا ہو یہ رافضی ہے یا سنی؟ اس کا جواب حسن میاں نے ہمارے پاس بھیجا ہو اور سخت تاکید ہے۔ کہ اسکو لفظ بلفظ چھاپ دیں۔ پس ناظرین بغور پڑھیں اور حسن میاں کی صاف گوئی کی داد دیں (اڈیٹر)

عمدۃ المتکلمین امام المناظرین جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب دام مجدکم السلام علیکم! ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکے تازہ پرچہ اہلحدیث میں مجھسے جو سوال کیا گیا ہے۔ لہٰذا اس کا جواب نہایت آزادی و دلیری سے آپکی خدمت میں عرض کرتا ہوں امید ہو کہ آپ اس کو منصفانہ غور فرمائیں گے۔ سنیئے!

میں مسلمان ہوں اور میرا دین اسلام ہے جسکے سوا کوئی دین حق نہیں إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ۔ اور ہمارا اسلام کوئی اپاہج یا اندھا۔ کانا۔ بہرا

بقیہ اس مضمون کی وجہ سے فتوے درج نہیں ہو سکے۔ منیجر

ahmadimuslim.de

ہیں۔ امام صاحب مستعمل پانی کو نجاست غلیظہ کہتے ہیں اور صاحبین کو اس میں کلام ہے۔ اس جرح کا تو خیال ہی نہیں گزرا ہے ہیں دوسروں کی عیب چینی کرنے۔ ان سے بڑھکر بھی کوئی ...... ہوگا۔ اہل فقہ کا اڈیٹر بڑے ناز سے لکھا کرتا ہے کہ ہم الجرح علی البخاری وغیرہ لکھا کرتے ہیں تو ہین ہے۔ تو کیا جناب یہ امام بخاری کی تعریف ہے اور لیجئے پھر اچھی طرح سنئے! آج ہم اس کے مثنوی نامہ نگار کے ایک دو قول کو پیش کرتے ہیں اور اس کے ادراک و فہم کا حال پبلک کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ آپ صاحبان اندازہ کر سکتے ہیں اور دکھلاتے ہیں کہ اس نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی توہین میں کس مستعدی کے ساتھ ایک دلی بات بنایا ہے۔ ناظرین! ایسے تو جناب کے مضامین اہل فقہ اخبار میں بہت درج ہوا کرتے ہیں مگر ہم اس کے مضامین کا جواب دینا ہی مناسب نہیں سمجھتے کیونکہ جواب اس کو دیں جو سمجھے اور قائل ہو اور جس میں عقل و دانش کا مادہ ہو۔ اور جن غریبوں کو خدائے باری نے صاحب عقل و تمیز نہیں کیا۔ انکی طرف [illegible]

[illegible]

کیا ہے بخاری سے نقل کی ہے اور پھر لکھا ہے کہ امام بخاری کا اسپر خلاف عمل تھا وہ یہ کہ ہمیشہ آپ روزہ رکھتے تھے گویا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو متبع خلاف سنت بتلانے کی کوشش کی ہے اور بڑے شوق سے طبقات الکبریٰ کی عبارت کو اپنی دلیل میں لایا ہے کہ محمد ابن اسمٰعیل البخاری کان صائم الدھر وجاع حتی انتھیٰ اکلہ کل یوم الیٰ تمرۃ او لوزۃ ترجمہ اس طرح کیا ہے کہ محمد ابن اسمٰعیل البخاری صائم الدہر تھے اور اتنی فاقہ کشی کی کہ پہونچگئی ان کی روزانہ غذا ایک ستنا ایک بادام تک (اتنی) اس عبارت کے سمجھنے میں کتنی بڑی غلطی کی ہے کہ خدا کی پناہ۔ لفظ صائم الدہر سے ہمیشہ روزہ رکھنا نکالا مگر اپنے ترجمہ میں لفظ وجاع کا معنے کچھ نہ کیا۔ ہم تمہیں اس عبارت کا سبق دیتے ہیں۔ ذرا غور سے سننا۔ اگر صائم الدہر سے یہ مطلب ہے کہ امام بخاری ہمیشہ روزہ رکھتے تھے تو جناب لفظ وجاع کے لانے کی ضرورت کیا تھی اور دوسرا جب لفظ صائم الدہر سے انکا ہمیشہ روزہ رکھنا مراد لیتے ہو تو پھر حتی انتھیٰ اکلہ کل یوم الیٰ تمرۃ او لوزۃ کی ضرورت کیا تھی۔ اس عبارت میں امام بخاری رحمۃ

اللہ علیہ کا ہر دن میں کھجور اور بادام کا کھانا ثابت ہے تو صائم الدہر کہاں ہوئے سچ کہنا انصاف سے کہنا۔ یہ کیا مطلب کہ آدمی روزہ دار بھی ہے اور پھر ہر روز صرف کھجور اور بادام کھاتا ہے شاید مہربان اسی طرح روزہ رکھتے ہونگے عجب نہیں، جبھی دوسروں کو بھی اپنی مانند ہی سمجھتے ہیں۔ سچ کہنا جب صائم الدہر کا لفظ آگیا تھا۔ تو اکلہ کل یوم الیٰ تمرۃ او لوزۃ کا لفظ کیوں آتا۔ اس کا اصل مطلب اب ہم سے سمجھو اس عبارت کا مطلب یہ ہوگا کہ حضرت قدوۃ المحدثین سید المجتہدین حضرت امام ہمام بخاری رضی اللہ عنہ ایسے کم غذا کھانے والے تھے بلکہ انکا شکم مبارک ذکر خدا اور درود شریف اور کلام خدا اور کلام رسول پاک سے بھر گیا تھا دوسرا حدیث لکھنے اور جمع کرنے کے شوق نے ان کو مجبور کر رکھا تھا جو بمقدار غذا بہت کم تھی حالت ایسی تھی گویا صائم الدہر ہیں یعنی صائم کے مانند حالت تھی تو اسی مطلب پر شعرانی نے لکھا ہے۔ کان صائم الدھر وجاع تو پھر کیا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہاتے ہی کچھ نہ تھے یا صائم الدہر سے وہ دائمی صائم مراد ہے نہیں نہیں یہ صائم الدہر کا [illegible]

[illegible]

پر تکمیل انصاف آگین ذرا انصاف سے ہمارے مطلب کو اور مثنوی صاحب کے اجتہاد کو ملاحظہ فرمائیں۔ جناب ہر وقت ہر مسئلہ میں جھوٹا الزام لگاتے رہتے ہیں کہ ایک ایسی ہی بات خلاف عقل و دانش اٹھاتے ہیں کہ بے ساختہ یہ کہنا پڑتا ہے کہ ... برین عقل و دانش بباید گریست۔ آپ لوگ سمجھ رکھیں اور عوام کے فائدے کی غرض سے کہتا ہوں کہ اس پہتی کے مانند ہمیشہ زٹل لگاتے ہیں انکے زٹل کا کوئی خیال نہ رکھو۔ اسی مضمون میں ایک اور حدیث بخاری سے نقل کی ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص موت کی آرزو نکرے یہ بتلایا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ نے بوجہ تکلیف سمرقند میں دعا مانگی تھی کہ خداوندا مجھ کو اپنی طرف لے لے۔ اس کیفیت کو اشعۃ اللمعات مصنفہ مولوی عبدالحق صاحب کا حوالہ دیا ہے۔ مگر یہ بات معلوم نہوئی کہ عبدالحق صاحب نے کس سے روایت کیا ہے اور کونسی کتاب سے نقل کیا ہے وہ بھی آپکے مانند حنفی المذہب تھے۔ ہم کیوں مانتے چلے۔ مہربانی کر کے کسی سلف کے کتاب کا حوالہ دیجئے پھر ہم جواب دینگے۔ اور جواب دینا ہمارا حق ہوگا۔ خیر یہ سب امام کہانی

[illegible]

کے بعد۔ جناب ٹپنوی صاحب نے آخری عبارت یہ لکھی ہے۔ پس یہ دعائے مرگ جو امام بخاری رحمہ نے مانگی وہ کتاب بخاری کی حدیث نبوی مذکورہ بالا اور دیگر احادیث کے بالکل خلاف کیا۔ ناظرین! تعجب اور سخت تعجب ہے کہ خود امام بخاری کا تو یہ حال کہ وہ اپنی حدیثوں کو ناقابل العمل سمجھکر خلاف اس کے کارروائی کریں مگر بخاری پرستوں کی رو سے تو اہل فقہ کینی کی لیاقت اور تہذیب سے باہر نہیں) یہ کیفیت کہ بخاری کی ہر حدیث کو مثل آیت قرآنی کے مانیں۔ اور اس عبارت میں کتنی لغزش کھائی ہے وہ یہ ہے کہ امام بخاری نے کتاب بخاری کو ناقابل العمل سمجھکر بخاری کے احادیث پر عمل نہ کیا تو اس کا مطلب یہ کہ پھر اہل حدیث کثرہم اللہ کیوں قابل عمل سمجھتے ہیں۔ جب ہمکو جناب کی تعلیم ہے کہ بخاری کو ناقابل العمل سمجھیں تو جناب تو بدرجہ اولی ناقابل العمل سمجھتے ہونگے۔ پھر کیوں اپنی عبارت میں لکھا اور تسلیم بھی کیا۔ کہ وہ کتاب بخاری کی حدیث نبوی مذکورہ بالا۔ واہ جناب عجب آپ کی عبارت میں تفاوت ہے۔ کتاب بخاری کے احادیث کو احادیث نبوی جانتے ہیں تسلیم بھی کرتے ہیں پھر ناقابل العمل بھی کہتے ہیں۔ صاف کیوں نہیں کہدیتے کہ احادیث نبوی بھی ناقابل العمل ہیں اگر قابل العمل ہیں تو کتب فقہ مروجہ۔

ناظرین! دیکھیو یہ لوگ اپنی تقریر میں کتنی لغزشیں کھاتے ہیں انکی وجہ یہی ہے کہ ائمہ اور بزرگان دین کی توہین کرنے آتے ہیں مگر مصداق کہ کہیں آفتاب پر تھو کنے سے آفتاب تک تھوک پہونچ سکتا ہے ائمہ بزرگان دین کی توہین تو کچھ بھی نہیں ہوسکتی لیکن اپنی تقریر میں ٹھوکریں کھانا نصیب ہوتا ہے۔ اب ہم اپنی تقریر کو مختصر کر کے صاحب سے چند سوال کرتے ہوئے ختم کرتے ہیں۔ اس کا جواب دینا محمد کریم کا حق ہے۔ وہ یہ کہ آپ جو جو حالات امام ابو حنیفہ کے لکھتے ہیں یہ سب درحقیقت غلط ہیں۔ اگر غلط نہیں تو کیا جناب امام ابو حنیفہ صاحب کے یہ افعال جو اوپر ذکر کئے ہیں صحیح ہیں اگر اس کا جواب آپ کی طرف سے عدم صحت پر ہوگا۔ فہو المراد۔ کہ امام بخاری کے بھی جو جو حالات غلط لکھے گئے ہیں وہ محض متعصبین کیجانب سے ہیں اور ان کی کوئی اصل نہیں۔ سنئو! امام ابی حنیفہ دو ہزار رکعت پڑھتے تھے اور تمام رات جاگتے تھے۔ (دیکھو تنویر الحق) اور یہ عمل امام صاحب کا صحیح حدیث کے خلاف ہوگا۔ صحیحین میں ہے کہ بنی زینب کا ارادہ ہوا کہ شب بیداری کروں اور عبادت خدا کی کروں اور نیند نہ آنے کے لئے یہ انتظام کی تھی ایک رسی کو لٹکا دیا تھا اور سر کو باندہ لینے کا ارادہ کی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہوئے اور رسی کو کہولوا دیا اور شب بیداری سے منع فرمایا۔

(۲) طحطاوی میں نقل ہے کہ جس مقام پر امام نے وفات پائی ہے وہاں پر ستر ہزار* ختم کئے تھے۔ حال یہ ہے کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ولا اعلم ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرء القرآن کلہ فی لیلۃ ولا قام لیلۃ کاملۃ حتی الصباح ولا صام شہرا کاملا غیر رمضان۔ ترجمہ میں باور نہیں کرسکتی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کو ایک رات میں ختم کئے ہوں اور نہ آپ رات تمام کبھی جاگے ہیں اور نہ متواتر ایک ماہ کو روزے رکھے ہیں مگر رمضان کے۔ حیرت ہے کہ قرآن مجید کیسے اور اتنی جلدی جلدی پڑہا گیا جسمیں اعراب اور الفاظ کی غلطی کا خوف رہتا ہے۔ امام صاحب کا رات تمام عبادت کرنا اور ستر ہزار ختم کرنا خلاف احادیث ہے یا نہ۔

(۳) تاریخ بغداد میں خطیب نے لکھا ہے کہ تیس یا چالیس برس امام صاحب نے ایک وضو سے نماز عشا اور صبح کی پڑہی تھی یہ خلاف عقل ہے یا نہیں۔ اور امام صاحب نے اتنی کیوں دقت اٹھائی۔ حالانکہ الدین یسر دین محمدی آسان تھا۔ (ولجسدك عليك حق۔ اڈیٹر)

بخدا ہمارا مطلب اسوقت اعتراض سے نہیں ہے مگر ہمارا جواب ان سوالات کے جواب دینے سے نکلتا ہے۔ باقی جو کچھ ہم امام ابو حنیفہ صاحب کے ان حالات کو سمجھتے ہیں سو سمجھتے ہیں۔ والسلام علیکم فقط

راقم ابو النعیم محمد عبد العظیم سلمہ الرحیم محمدی السنی حیدر آبادی

وحدۃ الوجود کی متعلق سوالات کے جوابات

اخبار اہلحدیث ۵ اپریل میں چند سوالات وحدۃ وجود کے متعلق نظر سے گذرے ہر چند سائل صاحب نے سوالات کے مدلل کرنے میں حسب خیال خود کوتاہی نہیں کی۔ لیکن فی الحقیقت انکو سخت مغالطہ واقع ہوا ہے جس طرح حکمائے یونان اور دہریوں نے دہوکہ کھایا اسی طرح سائل مذکور نے کھایا حکمائے یہ خیال کیا کہ الواحد لا یصدر منہ الا الواحد یعنی ذات واحد سے ایک ہی چیز صادر ہوتی ہے دو نہیں ہوتیں مطلب انکا یہ ہے کہ جو ذات کے

* اگر یہ بھی مان لیا جائے کہ ختم دو ہزار رکعات کے ہوں ۱۹۲ سال ہوتے ہیں حالانکہ امام صاحب کی عمر ۷۰ برس یا کچھ کم تھی جسمیں نابالغی کے سال بھی محسوب ہیں۔ گپ ہو تو ایسی وزنی تو ہو (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

لحاظ سے واحد حقیقی ہے فعل اور تاثیر کے لحاظ سے بھی ایسا ہی ہونا چاہئیے ورنہ واحد حقیقی ہونے میں خلل لازم آویگا۔

اور دہریوں کا یہ خیال ہے کہ اشیاء خود بخود عدم سے وجود میں آتی ہیں کسی کے فعل وتاثیر سے پیدا نہیں ہوتیں کیونکہ تاثیر دو حال سے خالی نہیں وجود کی حالت میں ہوگی یا عدم کی۔ پہلی صورت میں تحصیل حاصل اور دوسری صورت میں اجتماع نقیضین لازم آئیگا۔ لیکن انکو یہ خبر نہیں۔ کہ یہی اعتراض اُن کے قول پر بھی وارد ہوتا ہے یعنی اشیاء کا خود بخود وجود میں آنا دو حال سے خالی نہیں یا تو وجود کی حالت میں ہوگا یا عدم کی۔ پہلی صورت میں تحصیل حاصل اور دوسری صورت میں اجتماع نقیضین اس سے لازم آئیگا کہ کوئی شئے عدم سے وجود میں نہ آوے وہ لوگ یہ نہیں سمجھتے کہ تاثیر بشرط الوجود شئے دیگر اور تاثیر فی زمان الوجود شئے دیگر۔

افسوس کہ سائل صاحب کو یہ خیال نہ ہوا کہ اس زمانہ میں الحاد اور گمراہی کا زور اور فتنہ وفساد کا شور ہے۔ اس قسم کے سوالات کا اخبار میں شایع کرنا کس قدر بڑا اور مہلک اثر پیدا کریگا۔ لیکن سوالات چونکہ اخبار میں شایع ہوگئے اس لئے جواب دینا بھی ضرور ہوا لہذا مختصر جوابات ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں۔

(۱) بیشک باری تعالیٰ قدیم وازلی وتمام موجودات کے لئے علت تامہ اور موثر بالذات ہے۔ علت اور معلول میں جو فرق وتغائر ہوتا ہے وہ زمین وآسمان کے تغائر سے کسی طرح کم نہیں۔ معلول کے موجود ہونے سے علت کا محدود ہونا کسی طرح لازم نہیں آتا اور نہ کوئی وجہ محدود ہونے کی پائی جاتی ہے۔ باری تعالیٰ کی تاثیر ہر جگہ ہر وقت جلوہ گر ہے کسی وقت اور جگہ کے ساتھ محدود ومخصوص نہیں اور اُس کی ذات جسمیت وعوارض جسمیت وزمان ومکان سے مبرا ومنزہ ہے اور تمام موجودات جسمیت وعوارض جسمیت سے آلودہ ہیں اور موجودات میں سے ملائکہ اگرچہ وہ جسم نہیں رکھتے جو اربعہ عناصر سے مرکب ہو لیکن دوسری قسم کی جسمیت اُن میں بھی پائی جاتی ہے مثلاً پر اور بازوؤں کا اُن میں پایا جانا اور چیخنا چلانا وغیرہ جب موجودات میں بھی عوارض پائے گئے مثلاً کھانا پینا سونا جاگنا بول وبراز تندرستی وبیماری وغیرہ تو باری تعالیٰ کے ساتھ متحد اتحاد کیونکر ہوسکتا ہے۔ اور باری تعالیٰ کا عرش پر مستوی ہونا جیسا کہ قرآن سے ثابت اور سلف صالحین کا مذہب ہے بیشک صحیح وقابل تسلیم اور اس سے انکار کرنا مسلمان کا کام نہیں لیکن اس کا یہ مطلب قرار دینا کہ حق تعالیٰ مخلوق کی طرح مجسم اور محدود ہے یہ بھی مسلمان کا کام نہیں۔ اور بالکل غلط اور باطل ہے بلکہ جس طرح اللہ کی ذات پاک بے نظیر وبے مثال ہے اور عقل وقیاس سے برتر ہے اسی طرح اُسکا مستوی ہونا بھی عقل وقیاس سے باہر ہے اور عرش وکرسی کی کیفیت بھی کامل طور پر معلوم نہیں اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اس سے گمان غالب یہی ہوتا ہے کہ عرش وکرسی محدود ومتناہی نہیں بلکہ غیر محدود وغیر متناہی ہے پس استواء علی العرش سے اللہ پاک کا محدود ومتناہی ہونا لازم نہیں آتا۔

(۲) بیشک ممکنات کے وجود سے پہلے سوا خدا کے اور کوئی موجود نہ تھا کیونکہ اُس کے سوا کوئی قدیم [illegible] نہیں جو لوگ روح ومادہ کو قدیم کہتے ہیں وہ سب غلطی پر ہیں اور جس طرح قبل وجود مخلوقات کے خدا موجود تھا اسی طرح بعد وجود بھی موجود ہے اُس کے وجود میں کسی قسم کا تغیر وتبدل واقع نہیں ہوا۔ اور یہ خیال کرنا کہ جس وسعت میں مخلوقات موجود ہے۔ اُس وسعت میں خدا کس طرح موجود ہوسکتا ہے محض جہالت وسفسطہ ہے اسواسطے کہ باری تعالیٰ کا وجود مخلوقات کے وجود سے بالکل مغائر ہے جس طرح مخلوق کسی چیز میں سماتا ہے اس طرح باری تعالیٰ نہیں سماتا بطور تمثیل کے اس طرح سمجھنا چاہئیے کہ جس طرح روح اور جسم میں زمین وآسمان کا فرق پایا جاتا ہے اسی طرح وجود باری تعالیٰ اور وجود مخلوق میں پایا جاتا ہے۔ روح ایک لطیف اور نورانی شئے ہے اگر کسی جگہ اور مکان میں جلوہ گر ہووے تو وہ جگہ اُس سے پُر نہیں ہوجاتی اور جسم کثیف اور گران شئے ہے اُس سے مکان پُر ہوجاتا ہے جب خدا کی مخلوق روح میں یہ کیفیت پائی جاتی ہے تو خود باری تعالیٰ میں تسلیم کیجاوے تو کیا قباحت ہے؟ -

(۳) مخلوق کی عدمیت کا وجود حقیقی سے بدل جانا اس امر کو مستلزم نہیں کہ وجود حقیقی باری تعالیٰ عدمیت سے بدل جاوے اس لئے کہ وجود باری تعالیٰ قیاس سے برتر اور مخلوق کے وجود سے بالکل جدا ہے سے

اے برتر از خیال وقیاس وگمان ووہم ✣ وز ہرچہ گفتہ ایم وشنیدیم وخواندہ ایم

بلا یہ مسئلہ بہت کچھ اختلافی ہے۔ کتاب الاسماء والصفات ملاحظہ ہو۔ (ایڈیٹر) ✱ اس آیت کا ترجمہ شاہ صاحب کے فارسی ترجمہ میں دیکھو (ایڈیشن)

ahmadimuslim.de

جیسا کہ سوال دوئم کے جواب میں کہا گیا۔

(۴) بیشک ممکن اُس شئے کا نام ہے جسکا وجود و عدم دونوں برابر ہوں لیکن دونوں میں تعارض جب ہوگا جبکہ ایک زمانہ ایک وقت میں دونوں پائے جائیں اور جب دونوں کے لئے جدا جدا اوقات ہیں تو تعارض کا وہم و گمان بھی نہیں جیسے سونا جاگنا اور بھولنا یاد کرنا اور خوش ہونا رنجیدہ ہونا وغیرہ سب باہم اضداد ہیں لیکن جدا جدا اوقات میں پائے جاتے ہیں ایک وقت میں مجتمع نہیں ہوتے اور یہ امر مسلم ہے کہ موجود بوجود حقیقی سوا ذات باری کے اور کوئی نہیں لیکن وجود حقیقی کے یہ معنے ہیں کہ اُس میں تغیر و تبدل راہ نہ پائے اور زوال و عدم سے بالکل مبرا و منزہ ہو اور وجود غیر حقیقی وہ شئی ہے جسکو تغیر و تبدل کا دخل ہو اور ہمیشہ قائم نہ رہنے پائے لیکن اس سے یہ مطلب نہیں کہ وہ ہر حال میں لغو و بے اعتبار ہو اور کوئی اثر اُسپر مرتب نہ ہونے پائے یہ کیونکر ہوسکتا ہے جبکہ دیکھا جاتا ہے کہ وجود غیر حقیقی کے ذریعہ سے جابجا تجارت و زراعت و حرفت و صناعت کا بازار گرم اور جگہ جگہ سلطنت و وزارت رونق افروز ہے پس جب خارج میں آثار پائے گئے تو معلوم ہوا کہ وجود غیر حقیقی خارج میں پایا جاتا ہے محض انتزاعی اور فرضی نہیں اور یہ خیال کرنا کہ جب وجود غیر حقیقی کے سوا دوسرا موجود ہے تو اس سے باری تعالیٰ کی صفات علم وغیرہ میں تغیر و تبدل لازم آئیگا مثلاً آج باری تعالیٰ کا علم کسی کے پیدا ہونے کے متعلق ہوا اور کل اُس کے مرجانے کے متعلق ہوا تو اس سے علم بھی متغیر ہوجائیگا بالکل غلط اور لغو ہے اس لئے کہ علم باری میں کسی طرح تغیر و تبدل نہیں آسکتا بلکہ اُن تعلقات میں ہوتا ہے جو علم کے ساتھ مخلوقات میں پائے جاتے ہیں جیسے آفتاب کی شعاع کسی جگہ کم واقع ہوتی ہے کسی جگہ زیادہ لیکن یہ کمی زیادتی مقامات اور مکانات کی مختلف حالتوں کی وجہ سے ہے۔ آفتاب کی شعاع اپنی حالت میں یکساں ہے۔

باقی آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ

راقم خاکسار عبد الستار خلف مولانا عبد الجبار صاحب عمرپوری

مرزا صاحب قادیانی کے استفسار کا جواب

مرزا صاحب نے اخبار بدر مورخہ ۲ مئی میں ایک مضمون لکھا ہے جو ہمارے خیال میں ہم میں اور اُن میں فیصلہ کن ہے امید ہے کہ مرزا صاحب اس دعوے پر قائم رہ کر ہمیشہ کی بحث اور مسلمانوں میں آئے دن کے فسادات کو بند کر دینگے۔ ناظرین کو پہلے مرزا صاحب کا استفسار سناتے ہیں۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں:۔

دو مخالفوں سے ایک استفسار | دنیا کے ملوک اور سلاطین میں یہ رسم ہے کہ جب اُنکا کوئی غضب کسی شہر پر نازل ہوتا ہے اور اُس شہر کے باشندوں کے قتل کے لئے عام حکم دیا جاتا ہے تو ایسی صورت میں اگر کسی شخص کو اُس سلطنت سے خاص تعلق ہوتے ہیں تو اُس شخص اور اُس کے عیال اطفال کی نسبت فرمان شاہی صادر ہوجاتا ہے کہ اس شخص کے مال اور عزت اور جان پر کوئی شاہی سپاہی حملہ نہ کرے ایسا ہی حضرت عزت جلشانہ کی عادت میں داخل ہے کہ جس شخص کو اس جناب میں کوئی تعلق عبودیت ہے تو اس زمانہ میں جب قہر اور غضب الٰہی زمین پر نازل ہوتا ہے اور ایک عام قتل کا حکم نافذ ہوتا ہے تب ملائک کو جناب حضرت عزت جلشانہ سے فہمائش کیجاتی ہے کہ اس گھر کے محافظ رہیں بس یہی بھید ہے کہ جب عام طاعون دنیا پر نازل کی گئی تو اسی ابتدائی زمانہ میں جب اس ملک میں طاعون شروع ہوئی خدا تعالیٰ کیطرف سے مجھ الہام ہوا کہ انی احافظ کل من فی الدار یعنی ہر ایک شخص جو اس گھر کی چار دیواری کے اندر ہے میں اُس کو طاعون سے بچاؤنگا۔ چنانچہ قریباً گیارہ برس ہوئے جب یہ الہام ہوا تھا اور اس مدت میں لاکھوں انسان اس دنیا سے بشکار طاعون ہوکر گذر گئے لیکن ہمارے اس گھر میں اگر ایک کتا بھی داخل ہوا تو وہ بھی طاعون سے محفوظ رہا۔ یہ کس قدر عظیم الشان معجزہ ہے۔ لیکن اُن کے لئے جو آنکھ بند نہیں کرتے۔ اب بھی اگر کسی کو یہ گمان ہے کہ یہ انسان کا افترا ہے یا یہ خدا کا کلام نہیں تو اُسے چاہئے کہ ایسا ہی افترا وہ بھی شائع کرے یا قسم کھاکر یہ شائع کرے کہ یہ خدا کا کلام نہیں بلکہ میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا نے بے قدر ضرور اس کو اس بیباکی کا جواب دیگا۔ اگر تم مشرق سے مغرب تک اور شمال سے جنوب تک سیر کرو۔ تو تمام دنیا میں تمہیں کوئی ایسا ملہم نہیں ملیگا کہ خدا نے اس کو طاعون کی نسبت یہ تسلی دی ہو کہ وہ اس کے گھر میں نہیں آئیگی۔ چاہئے کہ ہمارے مخالف مسلمان اور آریہ

اور عیسائی ضرور اس بات کا جواب دیں۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

میرزا غلام احمد مسیح موعود"

اس مضمون میں صرف ایک فقرہ تشریح طلب ہے یعنی گھر کی چار دیواری والا سو اسکی تشریح کرنے کو ہم مرزا صاحب ہی کا کلام پیش کرتے ہیں جو اسی الہام کی تشریح میں ہے۔ آپ اپنے مستند رسالہ کشتی نوح کے صفحہ ۱۰ پر لکھتے ہیں۔

"ہر ایک جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ اس میرے گھر میں داخل ہو جاتا ہے جسکی نسبت خدا تعالیٰ کی کلام میں یہ وعدہ ہے انی احافظ کل من فی الدار یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہے میں اس کو بچاؤنگا۔ اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک و خشت کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں"

اس تشریح سے اس الہام کا مطلب صاف نکل گیا کہ مرزا صاحب کا کوئی پیرو طاعون سے نہیں مریگا۔ تو کیا یہ سچ ہے کہ کوئی نہیں مرا؟ قادیان میں البدر کا اڈیٹر محمد افضل جو فنا فی المرزا تھا طاعون کی نذر نہیں ہوا؟ جہلم میں مولوی برہان الدین طاعون سے نہیں مرا؟ قادیان میں قاضی امیر حسین کا جوان لڑکا طاعون کا شکار نہیں ہوا؟ جسکے جنازہ کو کسی مرزائی نے ہاتھ نہ لگایا تو اس نے مرزا کے سامنے آکر کہا کہ آپ کے مرید تو کافروں سے بدتر ہیں جسپر مرزا جی نے بڑی لمبی چوڑی تقریر کی جو بدر مورخہ ۲ مئی سنہ۱۹۰۷ء میں چھپی تھی جسکا شروع یوں ہے کہ:۔

"اس وقت تمام جماعت کو یہ نصیحت کیجاتی ہے کہ اپنی جماعت کے اندر طاعون کے بیماروں اور شہیدوں کے ساتھ پوری پوری ہمدردی اور اخوت اسلامی کا سلوک کرنا چاہئے"

پھر آپنے ۱۰ اپریل سنہ۱۹۰۷ء کے الحکم میں مرزائی طاعونی مردوں کے ساتھ برتاؤ کرنے کی ہدایات کیوں کیں کہ جنازہ گاڑی پر ڈالکر لیجاؤ سو گز کے فاصلہ پر دور رہو یہ کرو وہ کرو تبلاؤ یہ کیوں کیا؟

امرتسر کے مرزائیو! تم بھی بھول گئے ہو کہ تمہارے درمیان ایک مرزائی بڑا بولنے اور لڑنے جھگڑنے والا ساکن کٹڑہ جیل سنگھ کوچہ منشواں کیوں طاعون سے مرا تھا؟ پچھلے ہفتہ تک جن مرزائی طاعون زدوں کا ذکر اہلحدیث میں لکھا گیا ہے انکے علاوہ تازہ خبر لاہور کی سنو! کہ حکیم فضل الٰہی جو بڑا سخت مرزائی تھا یکم مئی کو طاعون سے چل بسا۔ مولوی نور احمد ساکن لودی ننگل ضلع گورداسپور کی بیوی بھی طاعون سے مرگئی

اب ہم مرزا جی کے اس فقرہ کے معنے اُن سے پوچھتے ہیں جو آپ نے لکھا ہے کہ "اس گھر میں اگر ایک کتا بھی داخل ہوا تو وہ بھی طاعون سے محفوظ رہا" اس قاعدہ کے مطابق یہ مرزائی مردے کون ٹھیرے؟ آدمی یا کتے۔ یا کتوں سے بدتر؟ ہم کچھ نہیں کہتے۔ آپ ہی فیصلہ کریں۔

اہل فقہ کی تجویز منظور

ہمیں مدت سے اہل فقہ پر شکایت تھی کہ وہ ہمارے مضمون کو ہمارے لفظوں میں نقل نہیں کرتا اس لئے خدا کا شکر ہے کہ اہل فقہ کے قابل اڈیٹر نے ازخود اس فیصلہ کے لئے سلسلہ جنبانی کی ہے چنانچہ ۲ مئی کے پرچہ میں لکھتا ہے کہ:۔

"اب ہم اہلحدیث کی ایمانداری دکھاتے ہیں اگر وہ ثابت کردیگا کہ اُس نے آجتک اہل فقہ کے کسی مضمون کو تمام و کمال نقل کرکے جواب دیا تو ہم ایک مجلس کرکے حاضرین کے سامنے اقرار کرینگے کہ ہم نے ناحق تہمت لگائی تھی داسپر ایک نوٹ بھی لکھا ہے کہ ایک مضمون کو تمام و کمال درج کرنے کے لئے میں نے اُجرت دینی بھی منظور کی تھی مگر اہلحدیث نے پھر بھی اپنے اخبار میں درج نہیں کیا"

اس نوٹ کا جواب تو یہ ہے کہ مجھے یاد نہیں کب آپنے اُجرت دینی منظور کی تھی ہاں یہ یاد ہے کہ میں نے مرزا قادیانی کے متعلق مضمون بھیجا تھا جو اور سب اخباروں نے درج کردیا لیکن آپنے نہ کیا حالانکہ مرزا کے مضمون کو آپنے درج کردیا تھا مگر میرا جواب نہ درج کیا۔ پھر رسالہ مرقع قادیانی کی بابت اشتہار بھیجا تھا جسکی اُجرت بھی پیش کی تھی لیکن آپنے کمال ہمدردی سے اُسکو بھی درج نہ کیا۔ اسپر بھی آپ لکھتے ہیں کہ ہم مرزا کی تردید میں ایک ہیں۔ شائد

خیر ہمیں آپ کی تجویز منظور ہے۔ آپ مجلس منعقد کریں جسمیں چند ایک چیدہ چیدہ فریقین کے آدمی شریک ہوں اُس میں ہم آپکے حسب منشاء مطبوعہ تحریر اسکا ثبوت دیکو لیا ہیں۔ اس مجلس کے لئے سب سے زیادہ موزوں جگہ میر حبیب اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ کی کوٹھی ہوگی جو اہل فقہ کے مربی ہیں اور اہلحدیث کے بھی مہربان۔ پس آپ بہت جلد میر صاحب کا رقعہ متضمن تاریخ و وقت بنام

ahmadimuslim.de

سے تعداد ظہر کا جلسہ بھجوا دیں تو ہم اثبات مدعا کے لئے بسرو چشم حاضر ہو جائیںگے لیکن مجلس باضابطہ ہوگی۔ میر مجلس منتخب ہوگا۔ گفتگو کے لئے وقت مقرر ہوگا۔ کیا اچھا ہو کہ آپ اور آپ کے مربی ہماری اس تجویز کو بھی منظور کریں۔ کہ آجتک جسقدر اہل فقہ اور اہلحدیث کے مابین مقابلہ کے مضامین لکھے گئے ہیں انکو مجلس میں دہرا جائے تاکہ معلوم ہو جائے کہ کس نے کیا جواب دیا اور کس نے بیہودہ فائدہ ذات چڑا کر اپنا اور اپنے ناظرین کا وقت ضائع کیا۔ یا کیا۔

مہربان! میں امید کرتا ہوں کہ آپ چونکہ اس تجویز کے خود ہی محرک ہیں اس لئے اس کی تکمیل کئے بغیر آپ نہ چھوڑیںگے ؎

تا سیاہ روئے شود ہر کہ در وغش باشد

حسن میاں کی سنو!

بقیہ سابقہ

میں مکرر عرض کرتا ہوں کہ جارحین صحیح بخاری اور وہ لوگ جو الجرح علی البخاری کے آوازے کستے ہیں اگر آپ تبدیع و تفسیق کا حکم نہیں لگا سکتے ورنہ ابن تیمیہ وغیرہ آئینگے اور پھر ابن حزم وغیرہ پر بھی یہی فتوے لگانا پڑیگا۔ لیکن با وجود اسکے کہ ابن حزم نے بخاری کی حدیثوں پر جرح کی اور اُن کے اسناد کو منقطع وغیرہ بتلایا ہے اور اس کی صحت کو تسلیم نہیں کیا ہو مگر نووی وغیرہ محدثین نے بجز اسکے کہ لفظ اسماء ابن حزم کہا اور کسی کی نتوٰی آپ پر نہ لگایا بس آپ کو بھی اسی حد پر رہنا چاہئے اور اس سے آگے قدم نہ بڑھانا چاہئے۔ اخیر بہرحال اڈیٹر اہل فقہ کی بابت جو مجھ سے سوال کیا گیا ہے تو واضح ہو کہ میں نے ابتک خاص اپنے محب مکرم اڈیٹر اہل فقہ کا کوئی مضمون جہانتک مجھے خیال ہے اس بارے میں نہیں دیکھا۔ البتہ مولوی عمر کریم صاحب کے مضامین اہل فقہ میں شائع ہوتے رہتے ہیں[سے] لیکن میں عرض کر چکا ہوں کہ اس کی وجہ سے کوئی شرعی حکم کسی کی نہیں لگایا جا سکتا جبتک اگر ایسا شخص اہل سنت سے خارج ہو سکتا ہے تو پہلے اسپر آپ ہی عمل فرما دیں اور میرزا حیرت صاحب نیز مولوی عبدالمنان اہلحدیث گیلانی کو کہ جنہوں نے شہادت سیدنا حسین علیہ السلام کی مخالفت اور حیرت صاحب کی بیجا حمایت میں بعض شیوخ بخاری و رواۃ بخاری پر جرح کر کے بخاری کی صحت کو درہم برہم کر ڈالا اور بھی بعض ایسی باتیں بیان کیں جس سے بخاری مجموعہ ضعاف ہوئی جاتی ہے۔ چنانچہ انکا ذکر اور ان کے متعلق بعض مضامین اہلحدیث میں بھی میرے شائع ہوئے ہیں۔) اہل سنت و الجماعت سے خارج کردیں اور اس بات کا اعلان فرما دیں[حصہ] پھر ہماری طرف سے بھی جناب مولوی عمر کریم صاحب کے بارہ میں کوئی تدبیر سوچی جائیگی (پھر بھی اور ہاری رہا۔ شاباش حق گوئی کی بھی انتہا ہے۔ اڈیٹر)

یا سب کو جانے دیجیو۔ اگر آپ صلح پر راضی ہیں، تو آئیے میں آپ لوگوں کی صلح بھی جناب مولوی عمر کریم صاحب سے صلح کرا دوں[سے]۔ جس کی ایک بہت ہی آسان تدبیر ا۔ بہتر صورت یہ ہے کہ میں صحیح بخاری کی صحت کے اتفاق کو جناب مولوی صاحب ممدوح سے تسلیم کرا دوں اور آپ لوگ اُس اجماع کو جو علمائے اہلسنت نے انحصار مذہب ائمہ اربعہ پر کیا ہے اُس کو مان لیں اور قبول کر لیں (دیکھو طحطاوی شرح درمختار کتاب الذبائح میں فرماتے ہیں وهذه الطائفة الناجية قد اجتمعت اليوم في مذاهب الاربعة هم الحنفيون و الشافعيون والمالكيون والحنبليون ومن كان خارجا من هذه المذاهب الاربعة فهو من اهل البدعة والنار) بس اسی پر فیصلہ ہے کہ آپ اس اجماع کو تسلیم کر لیں اور جناب موصوف اُس اجماع کو مان لیں۔

لہذا آپ بواپسی ڈاک خاکسار کو مطلع فرما دیں۔ تاکہ میں اپنے مکرم معظم جناب مولوی عمر کریم صاحب قبلہ کے پاس جاؤں اور اُن سے اس بات کو عرض کروں (کیا ہے اور کوئی کرنے یا نہ مانے۔ میں تو مان لونگا اور تمہیں کیا چاہئے بس دعوی تقلید پر اجماع کا ثبوت لاؤ۔ مگر امام احمد کا قول یاد رہے من ادعى الاجماع فهو كاذب پہلے اجماع کی تعریف کرو۔ پھر اُسکا ثبوت دو لیکن ولن تفعلوا کی پکار بھی سن رکھو۔ اڈیٹر)

خاکسار حسن عفی عنہ المصدق جناب مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب از پھلواری عفی عنہ

سے رضا بالکفر کفر کا مسئلہ آپ بھول گئے جب اڈیٹر اہل فقہ اُن مضامین میں نبوی حضرت سے متفق ہیں بلکہ خود بھی اُنکی حمایت کرتے ہیں تو پھر کیوں یہ مضمون اُنکو نہ ہو۔ (اڈیٹر)

حصہ بر خوردار! کیسا غلط جواب دیتے ہو۔ میرزا حیرت کون اور عبدالمنان کون نہ سائل ہے کہ وہ پیشوا نہ رشتہ دار نہ امام۔ تم ایک عام اصول سے کام لو پھر اُس پر حیرت چھوڑ حیرت کے باوا بھی آ دیں۔ تمہیں اس سے کیا۔ یہی تو تمہاری لاگ کی باتیں ہیں جو حق گوئی سے کوسوں دور ہیں (اڈیٹر)

سے ما صالحنا هم منذ حاربناهم یہ حدیث ہمکو یاد ہے (اڈیٹر)

لعہ بقول تمہاری تقلید پر تو اجماع ہو چکے ماننے سے کوئی خلاف واقع بات لازم نہ آئی مگر ہمکو متابعہ میں بخاری کی گم گشتہ جوابات آپ سنو گے وہ کہاں سے آ جائیگا۔ عزیزمن! (اڈیٹر)

فتاویٰ

س نمبر۱۹۲ - زید نے قحط سالی میں ایک لڑکی صغیرہ مسماۃ ہندہ کو جو کہ یتیم تھی جبکہ اُس کے ماں باپ بوجہ ضرورت شدیدہ و بلائے قحط تنگی و مفلسی و پریشانی اپنی کے فروخت کرنے و ہبہ کر دینے پر مجبور ہو گئے تھے خرید کیا تھا اور اُس کی پرورش کرتا رہا جب وہ لڑکی بالغ ہوئی تو اُس سے بلا نکاح وطی کرنے لگا حالانکہ یہ امر ظاہر ہے کہ محلل وطی دو ہی چیزیں ہیں ایک نکاح دوسری تملیک چنانچہ نکاح کا تحقق تو سرے ہی سے نہیں۔ رہی تملیک وہ بھی پائی نہیں جاتی اس لئے کہ بیع حرہ کی فاسد ہے اور منعقد نہیں ہوتی پس جب بیع کا انعقاد ہی نہیں ہوا تو تملیک کیسی۔ لیکن زید اس میں تاویل غیر مشروع کر کے وطی کو حلال کہتا ہے۔ اور اُسکا مرتکب ہو پس زید کی نسبت شرعاً کیا حکم لگا سکتے ہیں آیا زید عند الشرع زانی و فاسق و فاجر ہے یا نہیں بینوا توجروا۔ مرسلہ الطاف حسین از دائرے بریلی تحیہ شاہ علیم اللہ قدس سرہ

ج نمبر۱۹۲ - زید کا دعوے غلط ہے وہ لڑکی اُس کی لونڈی نہیں ہو لیکن اگر وہ نیک نیتی سے غلط فہمی کرتا ہے تو زانی نہیں ہوگا۔ اگرچہ گنہگار ہے اور اگر نفسانیت سے دانستہ ایسا کرتا ہے تو زانی ہے۔ تناول الحدود بالشبہات

س نمبر۱۹۳ - ایک مسلمان والی ریاست نے اپنی رعیت زید کے نام جاگیر و یومیہ اس شرط سے جاری کیا کہ ہر وقت وہ والئ مذکور کے حق میں دعائے ترقی عمر و درجات دے۔ زید بلحاظ اس کے کہ والی ریاست میں صفات عدل پوری پائے نہیں جاتے۔ ترقی عمر و درجات کی دعا دینے میں تامل کرتا ہو اور یومیہ و جاگیر کے لینے میں دریغ نہیں کرتا۔ پس شرعاً ایسے شخص کے حق میں کیا حکم دیا جاسکتا ہے اور آیا زید کو بلحاظ تقویٰ و تقدس ایسے معاش کا پانا جائز ہے بینوا توجروا۔ والسلام

خریدار ۲۳۷

ج نمبر۱۹۳ - زید مذکور کو چاہیئے کہ ترقی عمر مع صلاحیت اعمال کی دعا کرے تو سبکدوش ہو جائیگا۔

س نمبر۱۹۴ - نکاح ثانی کا عادی منکر کافر ہے یا فاسق یا کیا۔ عادی کا مطلب یہ ہے کہ وہ اعتقاد سنیت و مشروعیت کے ساتھ موانع دنیاوی پر لحاظ کر کے نکاح ثانی نہیں کرتا ہے۔ موانع دنیاوی سے غرض یہ ہے کہ اس شخص کے نکاح ثانی اپنی اولاد یا قرابت مند کے کر دینے سے دوسرا شخص اس کے یہاں شادی بیاہ کرنا نہیں چاہتا ہے اس سے برادری شادی بیاہ کی موقوف کر دیتا ہے۔

س نمبر۱۹۵ - نکاح ثانی آیا فرض ہے اور فرضیت اُس کی قرآن پاک سے ثابت ہو یا سنت ہو اور سنت قولی ہے یا فعلی۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ نکاح ثانی کو اللہ تعالیٰ نے فرض کیا یا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نکاح ثانی کرنے کو امر و حکم فرمایا یا صرف آپ نے اپنی صاحبزادیوں کا نکاح ثانی کر دیا۔

س نمبر۱۹۶ - خلفائے راشدین نے نکاح ثانی پر عمل کیا یعنی خود بیوہ سے نکاح کیا اور اپنے اعزہ کا نکاح ثانی کر دیا یا نہ؟

س نمبر۱۹۷ - حضرت نے جو کسی صحابی کو فرمایا کہ تو اُس سے کھیلتا وہ تجھ سے کھیلتی، وہ حدیث کا کیا مطلب ہے یعنی بیوہ سے نکاح کرنے پر حضرت نے کیوں تعریض کی اور کیوں ایسا فرمایا۔ مولانا سمجھا کر سلجھا کر صاف کر کے جواب درج اہلحدیث ہو اور آخر میں سعدی علیہ الرحمہ کے اس مصرع کا مطلب بھی ارشاد ہو۔ ع زن بیوہ مکن گرچہ حور است۔

س نمبر۱۹۸ - جو کوئی مرد چار نکاح کرنے سے انکار کرے چار نکاح کرنے کو دنیاوی خیالات سے اچھا نہیں سمجھے وہ کافر ہے یا کیا۔ یعنی یہ سمجھ کر کہ چار نکاح میں لڑائی جھگڑا ہوگا سب کو کھلانا جبر ہوگا۔ انکار چار نکاح سے بیہودہ کیا ہے۔ بینوا توجروا راقم محمد از ضلع پٹنہ

ج نمبر۱۹۴ - گو کافر نہیں مگر سخت گنہگار قریب بکفر کے ہے کیونکہ ایمان کی علامات میں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کامل اور خوف سب سے زیادہ ہو وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللهَ پھر جس کے دل میں برادری کا اتنا خوف ہو اسکے دل میں یا تو خدا کی محبت کامل نہیں۔ یا خوف کامل نہیں۔

ج نمبر۱۹۵ - قرآن مجید میں حکم ہے وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ بیوگان کا نکاح کر دیا کرو۔ آنحضرت کی قولی اور فعلی دونوں ہیں۔

ج نمبر۱۹۶ - ہمیشہ کرتے اور کراتے رہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی حضرت حفصہ بیوہ ہوئیں تو آپ نے خود ابوبکر صدیق کو انکے نکاح کا پیغام دیا۔ آخر کار پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا۔

چند نادر کتابیں جو صرف نظامی پریس بدایوں سے ملتی ہیں۔ انسانی اوہام جنتر منتر گنڈے تعویذ رمل نجوم جفر وغیرہ کی اصلیت اور مسلمانوں ... کے

ج نمبر ۱۹۷ - ایک امر طبعی ہے ایک شرعی۔ یہ حکم حضور کا کہ تو باکرہ سے نکاح کرتا تو وہ تجھ سے کھیلتی اور تو اس سے کھیلتا) امر طبعی کی قسم سے تھا کوئی شرعی حکم نہ تھا۔ یعنی انسانی طبیعت کا اظہار ہے کہ وہ باکرہ کو بیوہ پر ترجیح دیتا ہے یہی مذہب شیخ سعدی مرحوم کا ہے ورنہ احکام شرعیہ میں دونوں برابر ہیں خود حضور نے سوائے ایک بیوی کے سب بیوگان ہی سے نکاح کیا تھا۔ یہی نظیر گوہ کا کھانا ہے کہ طبعی طور پر آپ نے نہ کھائی لیکن آپکے سامنے کھائی گئی

ج نمبر ۱۹۸ - ایک وقت میں متعدد بیویوں سے شادی کرنا کوئی فرض واجب نہیں پس اگر کوئی شخص کسی بدمزگی کی وجہ سے نہیں کرتا یا پسند ہی نہیں کرتا مگر اپنے سوا باقی اشخاص کے لئے بوقت ضرورت جانتا ہے تو اسپر کوئی جرم نہیں۔

س نمبر ۱۹۹ - ایک شخص مذہب حنفی رکھتا ہے اور خدا و رسول کو پہچانتا ہے اور نماز روزہ رکھتا ہے حلال حرام جانتا ہے کیا ایسا شخص اپنے گھر کے قریب مسجد ہوتے ہوئے اس مسجد سے اپنا مکان بلند بنا سکتا ہے یا نہیں اور ترک آداب مسجد یا گنہگار ہوتا ہے یا نہیں۔ محمد عزیز الدین قاضی از سپل گوڑ

ج نمبر ۱۹۹ - اگر اسکو مکان کی ضرورت ہو تو محض اپنی آسائش کی نیت سے بنا سکتا ہے اس میں حنفی شافعی وغیرہ کی کوئی خصوصیت نہیں۔ اور اگر مسجد کی توہین منظور ہے تو پھر کچھ بھی جائز نہیں۔ ایسے امور کے لئے ایک عام قاعدہ ہے انما الاعمال بالنیات اعمال کی بنا نیتوں پر ہے۔

س نمبر ۲۰۰ - زید کی لڑکی رحمت بی بی نام جو ہندہ کے پیٹ سے ہے بکر کو بیاہی گئی اور کچھ مدت بعد زید نے ہندہ کی موجودگی میں ایک اور عورت سے نکاح کیا چند سال بعد زید فوت ہو گیا۔ بکر نے اپنی بی بی رحمت بی بی کی سوتیلی ماں کو رحمت بی بی کی موجودگی میں نکاح کر لیا۔ آیا یہ نکاح حلال ہے

س نمبر ۲۰۱ - قرآن شریف کے پھٹے ورق جہاں دریا برد کرنیکا موقعہ نہ ہو وہاں اگر جلا دیئے جاویں تو ڈر تو نہیں۔ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت اصحاب و تابعین کے وقت کیا کرتے۔ ہم لوگ نہری علاقہ میں رہتے ہیں نہر پر دریا کا لفظ صادق نہیں آتا کیونکہ دریا سے نہر میں اور نہر سے راجباہوں اور کھالوں میں اور وہاں سے کھیت میں جاتا ہے۔ اکثر مشاہدہ میں آتا ہے کہ نہر میں ڈالے ہوئے کا خشکی بے ادبی ہوتی ہے پس اگر جلانا جائز ہے تو کہاں سے ثابت ہے۔

س نمبر ۲۰۲ - نہری زمین جسکا معاملہ نہایت گران ہے اسکا عشر جائز ہے کہ نہیں اگر جائز ہے تو کتنا۔ اگر نہیں جائز تو کیوں نہیں۔

راقم محمد حسن از دوسہہ رکھو برانچ

ج نمبر ۲۰۰ - یہ مسئلہ پہلے بھی اہلحدیث میں آچکا ہے کہ بیوی کی سوتیلی ماں حرام نہیں ہے اُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ فرمایا ہے یعنی بیویوں کی حقیقی مائیں تمپر حرام ہیں۔ محرمات کے علاوہ حکم فرمایا اُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ

ج نمبر ۲۰۱ - نیک نیتی سے قرآن مجید کے پھٹے پرانے بوسیدہ اوراق جلا دے تو جائز ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا تھا۔

ج نمبر ۲۰۲ - نہری زمین پر عشر نہیں بلکہ بیسواں حصہ دینا چاہیے۔ کیونکہ نہر کا آبیانہ بھی دینا پڑتا ہے۔

تصحیح

۲۶ اپریل کے پرچہ میں سوال نمبر ۱۸۰ کا جواب چھوڑ رہ گیا تھا۔ اُسکا جواب یہ ہے کہ شریعت میں اسکا کوئی ذکر نہیں کہ کواکب کس آسمان پر ہیں۔ البتہ علماء ہیئت کی تحقیق ہے کہ چھوٹے چھوٹے ستارے سب سے اوپر کے آسمان پر ہیں اور موٹے موٹے سیارے مختلف مقامات پر ہیں۔

دوسری غلطی اس پرچہ میں یہ ہوئی کہ نمبر ۱۸۷ دو دفعہ آ گیا۔ اس جواب کو پہلے نمبر کے ساتھ ملائیں۔

اہلحدیث کانفرنس کے حامیوں کو خوشخبری

چونکہ اہلحدیث کانفرنس کی غرض یہ ہے کہ جماعت اہلحدیث اس سرے سے اُس سرے تک ایک لڑی میں منسلک ہو جاوے ایک کو دوسرے سے ہمدردی ہو۔ ایک کی تکالیف کی دوسرے کو اطلاع ہو۔ ساتھ ہی اشاعت توحید و سنت بھی ہو اسلئے ارکان انتظامیہ نے بجائے ۲ کا سالانہ چندہ ممبری کے صرف ۱ر کر دیا ہے۔ جن جن حضرات کا چندہ ۲ پہونچا ہے اگر وہ اس رقم کو دو سال کے لئے کرنا چاہیں گے تو دو سال کے لئے ہو جاویگی اور اگر ایک سال کے لئے کہیں گے تو ایک سال کے لئے رہیگی لیکن یہ ایک روپیہ کم از کم ہے۔ یہ نہیں کہ اس سے زیادہ نہیں۔ زیادہ کی کوئی حد نہیں چنانچہ ایک صاحب نے پہلے ہی جلسہ میں مبلغ ساٹھ روپیہ سالانہ چندہ لکھایا تھا۔ جزاہ اللہ۔

تب سے بڑی ضرورت اس بات کی ہے کہ اعیان اہلحدیث اپنی کانفرنس کی

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

افسوس – لاہور کے مدرسہ نعمانیہ کے فاضل مدرس اول مولوی غلام احمد صاحب بھی طاعون سے انتقال کر گئے۔ مرحوم حضرت میاں صاحب مرحوم دہلوی کے اعلےٰ شاگردوں میں سے تھے۔ بالکل بے شر حنفی تھا میں بینظیر۔ خدا مرحوم کو بخشے اور انکے پسماندگان کو صبر عطا کرے۔

آجکل پنجاب – بنگال کا بڑا بھائی بن رہا ہے۔ آئے دن ہندوں کے ہنگامے سنے جاتے ہیں

راولپنڈی میں تین بڑے نامور ہندو بیرسٹروں کو بلا ضمانت گرفتار کیا گیا۔ چیف کورٹ نے بھی ضمانت نہیں منظور کی

راولپنڈی میں ہندوں نے سخت ہنگامہ کیا۔ آٹھ آدمی ماخوذ ہوئے۔ کمشنان پولیس نے گورہ پلٹن سے کام لیا۔

امرتسر کے جتنی رسالوں نے ترقی تنخواہ کے لئے کہ میعادی ہم روز سے ہڑتال کر رکھی تھی ... اُس وقت ہندو طلبا نے حملہ کرکے ڈاکخانہ پر دھاوا کیا۔ شیشے اور سرکیاں توڑ ڈالیں۔ سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ گاڑی پر آیا۔ تو شیم شیم شرم۔ کے نعروں سے اُسکو حیران کردیا۔ اسپیشل ... آتا۔ اس سے یہی پتا نہ ہوتا۔ آخر کار پولیس نے مجمع منتشر کردیا۔ امرتسر کے جتنی رسالوں کی تنخواہوں میں ترقی دیگئی۔ بلکہ تمام ملازمین کو ترقی ملیگی

امرتسر میں آریہ جوانوں نے ایک جتھا بنایا ہے جسکا نام شانتی ... ہے۔ انکا کام ہے کہ شب کو نماز عشا کے وقت شہر میں دورہ کرتے ہیں۔ اور جگہ جگہ بازاروں میں کھڑے ہوکر لیکچر دیتے ہیں۔ ان لیکچروں کا خلاصہ مطلب یہی ہوتا ہے کہ گورنمنٹ انگریزی کی تابعداری نہ کرو۔ انگریزوں کو نکالدو۔ انکال تو دینگے۔ مگر بلی کی مباؤں کو کون کہہ دیگا)

امرتسر میں ایک عورت ہے جو بنگالن بیان کی جاتی ہے دیدار صاحبہ امرتسر میں عورتوں کے درمیان لیکچر دیتی ہیں

لاہور میں ہندوں کا پولیس سے مقابلہ ہوا۔ آخر کار پولیس غالب آگئی۔ ان آئے دن کے ہنگاموں کو دیکھکر ایک ذہبی آدمی اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ انگریزی گورنمنٹ جو اسلامی ملکوں میں مسلمانوں کے لئے کھودتی ہے تیار ہوگئی ہے۔ یہ فسادات اُسی کا نتیجہ ہیں۔ ہم تو گورنمنٹ کے ادب سے خاموش ہیں بلکہ آسمانی حکومت میں تو ہر ایک عمل کی جزا و سزا مقرر ہے)

طاعون کی شدت کی خبریں چاروں طرف سے آتی ہیں۔ خدا اپنے بندوں پر رحم فرمائے

منشی فرخ سیر ساکن سورج گڈھ ضلع مونگیر کی والدہ مکرمہ حج سے واپس آتے فوت ہوگئیں ناظرین سے جنازہ غائب کے لیے درخواست کرتے ہیں۔

عجیب موت – امرتسر میں اسی ہفتہ دفتر اہلحدیث کے قریب ہی ایک ہندو دکاندار کام کرتا کرتا پاخانہ کو اوپر گیا۔ آکر بیٹھتے ہی دم برابر۔ (سبحان اللہ)

لکھنؤ کے سنی اور شیعہ فرقوں میں ابھی تک کوئی صلح نہیں ہوئی۔ اور دونوں ایکدوسرے کے خلاف جوش میں ہیں

لالہ دالی گنڈا سنگھ صاحب اور انکے مالک کارخانہ پنجاب سپورٹس ورکس شہر سیالکوٹ نے طاعون زدہ آدمیوں کو علاوہ دوائی اور کھانا دینے کے تجہیز و تکفین کا سامان بھی بہم کیا ہے۔ اور شہر والوں کو شہر سے باہر رہنے کے لئے جگہ اور جھونپڑیاں بھی دی ہیں۔

خانبہادر خدا بخش خاں سی۔ آئی۔ ای رئیس پٹنہ کے اور مسٹر ابوالحسن خان کلکتہ کی عدالت خفیفہ کے چیف جج مقرر ہوگئے۔

کلکتہ میں ایک گورا بائیسکل چرانے کے جرم میں ماخوذ ہے (بہن گورا – اور چور – خوب!)

گورنمنٹ مراکو نے تمام یوروپین سلطنتوں کو مطلع کردیا کہ مراکو میں تمام تاربرقی جس میں حصہ تار کی برقی خبر رسانی بھی شامل ہے۔ گورنمنٹ مراکش کی ملکیت ہے کسی طاقت کو مراکو میں تار برقی قائم کرنیکا حق نہیں ہے (مردانہ وار ہو شاباش)

ahmadimuslim.de

قابل دید کتابیں

الہامی کتاب — وید اور قرآن کے الہام پر آریہ اور مسلمانوں کی بحث بحث کیا ہے تمام مباحث کا فیصلہ ہے۔ قرآن مجید کے الہامی ہونے کا کامل ثبوت۔ قیمت ۱۰ ؍

حق پرکاش — آریوں کے گرو دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر چودھویں سمولاس میں جو اعتراض کئے ہیں ان کا مفصل جواب جس سے ان کی تسلی ہو سکتی ہو۔ قیمت ۱۲ ؍

آیات متشابہات — اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق (۳ ؍)

تہذیب — ... کے اعتراضات کا بوضاحت بیان کیا گیا ہے۔ (۱ ؍)

ترک اسلام — رسالہ عبد الغفور دھرم پال آریہ کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب جس میں ختم نبوت محمدیہ کا ثبوت اور خصوصیات قرآن مجید کے خصوصیات کا مدلل بیان۔ قیمت ۸ ؍

ادب العرب — صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھا گیا ہے کہ اردو خواں بلامدد استاد بھی مطلب سمجھ لے۔ اور کامیاب ہو سکے۔ تمام کو ... علماء نے پسند فرمایا۔ قیمت ۸ ؍

اسلامی تاریخ — آنحضرت علیہ السلام کی زندگی کے حالات طیبہ بطرز حکایات بچوں کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت ۱ ؍

خصائل النبی — شمائل ترمذی کا بامحاورہ اردو ترجمہ ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزانہ عادات مبارکہ معلوم ہوں۔ قیمت ۱ ؍

تقلیب الاسلام بجواب تہذیب الاسلام (عبد الغفور نو آریہ دھرم پال)

جلد اول	قیمت ۵ ؍	"	"	"	"
جلد دوم	"	"	"	"	"
جلد سوم	"	"	"	"	"
جلد چہارم	(زیر تجویز)	"	"	"	"

ہدایت الزوجین — نکاح طلاق کے مسائل اور میاں بیوی کے حقوق و تعلقات کا بیان۔ قیمت

شادی بیوگان اور نیوگ — آریوں کا ... مختصر سا رسالہ ... قیمت ۱ ؍

تفسیر ثنائی اردو — پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ایک الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں۔ ایسے کہ بایدو شاید تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں ایک زبردست دلائل عقلیہ و نقلیہ سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا گیا ہے۔ ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** کہنے کے چارہ نہ ہو۔ تفسیر سات جلدوں میں ہے۔ جنمیں سے چار جلدیں تیار ہیں۔

جلد اول :- سورہ فاتحہ و بقر	قیمت ۲ ؍	چاروں جلدوں کے ایک ساتھ خریدار کو معہ محصول ڈاک قیمت (۶ ؍)
" دوم :- آل عمران و نساء	" ۲ ؍	
" سوم :- مائدہ انعام اعراف	" ۲ ؍	
" چہارم :- تا سورہ نحل ۱۴ پارہ	" ۲ ؍	

تقابل ثلاثہ — (توریت۔ انجیل۔ قرآن) سہ کتابہ الہامیہ تینوں کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت ثابت کی گئی ہے۔ عیسائیوں کی بحث کا قطعی فیصلہ ہے۔ معہ محصول ڈاک (۱۲ ؍)

چودھویں صدی کا مسیح — مرزا صاحب قادیانی کی مسیحیت پر آسمانی تحریری بطرز ناول نہایت دلچسپ صفحات ۱۳۵ معہ محصول ڈاک (۱۲ ؍)

الہامات مرزا — مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں کی تردید بڑی شرح و بسط سے کی گئی ہے۔ یہ رسالہ قادیانی نبوت کی تردید کو کافی ہے۔ قیمت ۵ ؍

اسلام اور برٹش لا — یعنی سیاست محمدیہ و قوانین انگریزیہ کا مقابلہ صیغہ فوجداری۔ دیوانی۔ مالگذاری۔ وغیرہ میں انگریزی اور اسلامی قوانین کا مقابلہ دکھا کر ... ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی قانون ہی ... قیمت ۱۲ ؍

ملنے کا پتہ
منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے

REGISTERED L. No. 352

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

مت دیکھ کسی کا قول و کردار
[illegible] مصطفیٰ کی گفتار
[illegible] اصل سے جو نقل کیا ہے
باب وہم خطا کا دخل کیا ہے

جلد ۴ نمبر ۲۸

شرح قیمت
گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ
والیان ریاست سے ۱۰ عہ
روسا و جاگیرداروں سے ۔ للعہ
عام خریداروں سے ۔ ۱۲ ؁
غیر ممالک سے ۔ ۵ شلنگ
۔ ۔ ششماہی ۳ شلنگ
انڈیا والوں سے ۔ عہ

اجرت اشتہارات
کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک
اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی

اغراض و مقاصد
(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط
(ا) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئیے
(ب) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگی
(ج) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند بصحت درج ہونگے۔

یوم جمعہ مورخہ ۱۷ مئی سنہ ۱۹۰۷ء مطابق ۴ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۵ ہجری المقدس

مرزا صاحب قادیانی خود جواب دیں۔

جنابنے میری بابت دعا شایع کی ہے کہ تو میری زندگی ہی میں طاعون یا ہیضہ وغیرہ سے مرجائیگا۔ اسکے جوابات تو کئی ایک بذریعہ اخبارات بیننے دیئے ہیں مگر ایک بات خاص آپسے دریافت طلب ہے جو ان جوابات میں نہ آسکی اسلئے عرض خدمت ہے۔ وہ یہ ہے کہ آپ کا دعوی ہے کہ جتنے لوگوں نے آپسے مباہلہ کیا ہے سب ہلاک ہوگئے ہیں۔ چنانچہ آپکے اصل الفاظ مندرجہ اخبار بدر مورخہ ۲۷ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء یہ ہیں۔ " جتنے لوگ مباہلہ کرنیوالے ہمارے سامنے آئے خدا تعالی نے سب کو ہلاک کردیا " حالانکہ جہانتک مجھے یاد ہے اور پبلک کو معلوم ہے صرف مولوی عبدالحق صاحب غزنوی سے امرتسر میں آپکا مباہلہ ہوا تھا جو آجتک اچھی طرح زندہ ہیں تندرست ہیں بلکہ جہانتک میں جانتا ہوں وہ اس بات کے دل سے متمنی ہیں کہ کبھی موقعہ بنے تو آپسے کشتی لڑا کر ادہر یا ادہر معاملہ یکسو کردیں خیر اسکی بابت تو آپ یا آپکے ہم خیال کہہ سکتے ہیں کہ میرا ذاتی خیال ہے لیکن اس میں تو شک نہیں کہ مولوی عبدالحق صاحب

آج تک زندہ ہیں پھر آپکے اس کلام کا کیا مطلب ہے کہ مباہلہ کرنیوالے سب مرگئے۔ مجھے اس سوال کرنیکی ضرورت اسلئے ہوئی ہے کہ اسی قسم کی پیشگوئی یا دعا آپنے میری نسبت بھی شایع کردی ہے تو مہربانی کرکے اس سے اطلاع دیں کہ میری ہلاکت کی پیشگوئی یا دعا بھی اسی قسم کی ہے جو مولوی عبدالحق غزنوی پر آئی ہے یا اور کچھ مراد ہے۔

مرزائیو! جی چاہتا ہے کہ ایک سوال تم سے بھی کروں کیا تمہارا ایمان اور کانشنس اس مرزائی کلام کو صحیح جانتا ہے جو مرزا جی نے دعوی کیا ہے کہ مباہلہ کرنیوالے سب مرگئے۔ اول تو سوائے مولوی عبدالحق غزنوی کے کسی نے مباہلہ ہی نہیں کیا اور اگر کیا بھی ہے تو مولوی عبدالحق غزنوی کی زندگی تک کل کا لفظ کیسے صحیح ہوسکتا ہے۔

اگر تمہیں علم نہو تو اپنے کسی عالم فاضل حکیم طبیب سے پوچھو کہ موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ جزئیہ ہے یا کچھ اور۔ اور سالبہ کلیہ کی نقیض موجبہ جزئیہ یا نہیں۔ مرزائیو! اگر تم میں ذرہ بھر بھی خدا کا خوف اور ماشہ کا ہزاروان حصہ شرم و حیا ہو تو کرشن قادیانی کے اتنے ہی دعوے سے اسکا کذب

معذرت: ۔ اخبار کے کاتب کا بیمار مبتلا وطن ہونے کیوجہ سے کاتب مذکور کے شاگرد نے لکھا۔ اسلئے اچھا نہیں لکھا گیا۔ منیجر۔

ahmadimuslim.de

تم پر واضح ہو سکتا ہے۔ مگر افسوس کہ تم لوگوں نے اپنی باگ ایسے شخص کے ہاتھ میں دے رکھی ہے جو تمکو بہت بری طرح نچاتا ہے۔ مگر یاد رکھو اہلحدیث تمہارا دلی خیرخواہ ہے اسلئے تمہاری اور تمہارے گروہ کی ناراضگی کی پرواہ نکرکے بھی تمکو سمجھاتا رہتا ہے کہ ؎

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ

اہل فقہ جواب دے

یہ تیسری دفعہ سوال ہے کہ تم لوگ جو امام بخاری کی نسبت الجرح علی البخاری لکھتے ہو پھر ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہو کہ ہم امام بخاری کی توہین نہیں کرتے کیا کسی شافعی، مالکی وغیرہ کا بھی حق ہے کہ وہ الجرح علی ابی حنیفہ لکھے پھر تم لوگ اوسکو امام ابو حنیفہ کی توہین تو نہ کہو گے۔

یہ بھی معلوم نہیں کہ اہل فقہ کا لائق اڈیٹر اور اوسکے قابل نامہ نگار جنکی زبان حجاج کی سیف سے بھی زیادہ تیز ہے ہمارے اس سوال کو کیوں التوا میں ڈال رہے ہیں جس سے داناؤں کو یہ سمجھنے کا موقع ملتا ہے ؎

بیخودی بے سبب نہیں غالب کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

مرقع قادیانی

کی بابت لکھا گیا ہے کہ یکم جون کو پہلا پرچہ نکلیگا اب درخواستیں آرہی ہیں ہمارے ناظرین یہ نہ سمجھیں کہ خود بخود مرقع اونکی خدمت میں پہونچیگا اسلئے درخواست بھیجنے سے خاموشی اختیار کریں کیونکہ ہمیں معلوم نہیں کہ کس کس صاحب کو قادیانی مباحث سے دلچسپی ہے اور کس کو نہیں۔ گو ہم یہ جانتے ہیں کہ آجکل اسلامی مباحثات میں بڑا مباحثہ قادیانی ہی کا ہے۔ اسلئے ہمارے معزز ناظرین اپنی اپنی درخواستوں سے بہت جلد ہمیں اطلاع دیں تاکہ اونکے نام باقاعدہ جاری ہوں کیونکہ مرقع قادیانی کا حساب کتاب سب الگ ہوگا عام قیمت عہ سالانہ ہے۔

غریب فنڈ

کے متعلق کچھ دنوں سے سستی ہے حالانکہ سائلین کی درخواستیں بکثرت آتی ہیں۔

درخواست نمبر ۱۳۱ ۔ کمترین کو تفسیر ثنائی اور اخبار اہلحدیث کا بہت شوق مگر غریب ہوں۔ محمد عثمان از نصیر آباد ضلع اجمیر محلہ دودھیہ عقب کوٹھی سیٹھ فراجی۔

درخواست نمبر ۱۳۷ ۔ میں اخبار اہلحدیث کا عاشق ہوں مگر کیا کروں نادار ہوں محمد عبدالغفور موضع بیوجیا گاؤں ڈاکخانہ اسلام پور ضلع پورنیہ

ایضاً نمبر ۱۳۸ ۔ میں تفسیر ثنائی اور اخبار اہلحدیث کا بہت ہی شائق ہوں لیکن عدم استطاعت مانع ہے ۔ محمد عبدالواحد قاضی پرگنہ تالیکوٹہ ضلع بیجاپور۔

ایضاً نمبر ۱۳۹ ۔ میں غریب آدمی ہوں اخبار کا بہت شائق پہلے کچھ قرض دام کرکے لیتا تھا اب اتنی طاقت بھی نہیں۔

انوار الحسن موضع کھڑیانواں ڈاکخانہ مدنپورہ ضلع گیا۔

ایضاً نمبر ۱۴۰ ۔ میں بھی مفلس مگر شائق اخبار اہلحدیث ہوں۔

اللہ دتا از مقام ٹھٹھہ موسٰی ضلع گجرات۔

ایضاً نمبر ۱۴۱ ۔ براہ کرم میرے نام اخبار اہلحدیث مفت فی سبیل اللہ جاری کرائیں۔ عبداللہ طالب علم از احمد پور شرقیہ ریاست بہاولپور۔

ایضاً نمبر ۱۴۲ ۔ میں ایک طالب علم ہوں کوئی صاحب ہمت اخبار جاری کرائیں تو اجر پائیں۔ سخاوت حسین از نگلینہ محلہ گندہ نالہ۔

۳؎ سید عباس شاہ صاحب از باقرانی روڑ سندھ سے وصول ہوئے مع سابقہ ۲؎ ہوئے ایک اخبار بنام غلام غوث ولد عطا ساکن ٹانگہ ضلع گجرات سال بھر کے لئے جاری کیا گیا ۵؎ رفنڈ پر قرض رہے۔

نواب صاحب اور بیگم صاحبہ بھوپال

کی سوانح عمری لکھنے کا ارادہ منشی محمد فرخ سیر کرتے ہیں ناظرین میں سے جن جن صاحبوں کے پاس کچھ مواد اسکے متعلق ہو وہ منشی صاحب کو اطلاع دیں۔ پتہ سورجیا گڈہ محلہ چاک مسکن ضلع مونگیر۔

اہلحدیث کانفرنس

کی بابت بارہا لکھا گیا ہے کہ امداد نقدی وغیرہ جو کچھ بھیجنا چاہیں جناب مولانا ابو الطیب محمد شمس الحق صاحب رئیس ڈیانواں ڈاکخانہ کرائے پرسرائے ضلع پٹنہ میں کانفرنس کی خدمت میں بھیجا کریں۔ پھر بھی بعض مہربان میرے پاس بھیجدیتے ہیں اس دفعہ مبلغ پانچ روپیہ جمال پور سے اور مبلغ دو روپیہ

ahmadimuslim.de

بریلی سے میرے پاس پہونچے ہیں جنکی اطلاع امین صاحبکو کیگئی ہے رسید باضابطہ وہان سے پہونچیگی۔

امین صاحب چندیوں سے بوجہ شدت طاعون اپنے متعلقین و لواحقین کی وجہ سے پریشان تھے اسلئے کانفرنس کے دفتر کا کام نہیں کرسکتے تھے اب وعدہ فرماتے ہیں کہ برابر دفتر کا کام کیا کرینگے رسیدین وغیرہ باضابطہ پہونچایا کرینگے۔

اہل فقہ میں منصفانہ جواب

شکر للہ کہ میان من و اوصلح فتاد حوریان رقص کنان ساغر شکرانہ زدند

اہلحدیث مورخہ یکم مارچ میں ایک سوال چھپا تہا کہ خلفاء راشدین اور ائمہ اربعہ کا کیا مذہب تہا جسکا جواب اہل فقہ کے نامہ نگار نے اہل فقہ میں دیا ہے بظاہر چاہئے تو یہ تہا کہ نامہ نگار صاحب اہلحدیث میں دیتے مگر بغور دیکھا جائے تو اہل فقہ ہی میں چھپنا مناسب تہا۔ ہم اوس جواب کو بخوشی نقل کرتے ہیں اور اپنے پرانے بچہڑے ہوئے بہائیونکو ملاتے ہیں جو بقول استاد الہند حضرت شاہ ولی اللہ ہزار سال سے اپنے اصلی مرکز کو چھوڑکر ادہر ادہر بہٹکتے پھرتے ہیں بہرحال جواب مذکور یہ ہے

”خلفاء راشدین کا وہ مذہب تہا جو خدا تعالی کی طرف سے رسول اللہ صلعم کے ذریعہ اُن تک پہونچا پھر ائمہ اربعہ کا بھی وہی مذہب رہا جو خلفاء راشدین کا تہا بیشک ہر مسلمان کو وہی مذہب اختیار کرنا چاہئے جو خلفائے راشدین و ائمہ اربعہ کا تہا اگر کوئی شخص خلفائے راشدین اور ائمہ اربعہ کے مذہب پر نہ چلیگا اور ان بزرگان دین کے مذہبی اقوال کو نظرانداز کرکے خودروی اختیار کریگا بیشک وہ غیر مقلد اور لامذہب کہلائیگا۔ اور اسکا نام گمراہی ہے ناظرین دعا کریں کہ اللہ تعالے ہم جملہ اہل اسلام کو اپنے بزرگان دین کے مذہب پر زندہ رکھے اور پہر اسی مذہب پر ہمیں موت ہو آمین ثم آمین“ اہل فقہ ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۰۸ء حکیم دوست محمد خاں از امیر کوٹلہ

اس جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ ائمہ دین و خلفاء راشدین کا مذہب قرآن و حدیث تہا جو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے انکو ملا تہا اسی کو چھوڑنے کا نام لامذہبی اور گمراہی ہے اسلئے ہم ہمیشہ سے کہتے ہیں ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن پس حدیث مصطفے بر جان مسلم داشتن

پس ہم بہی دعا کرتے ہیں اور ناظرین سے عموماً اور اہل فقہ کے حامیون سے خصوصاً توقع رکہتے ہیں کہ وہ آمین کہینگے کہ خدائے تعالے ہر ایک شخص کو اسی مذہب (قرآن وحدیث) پر ثابت قدم رکہے جو لوگ اس مذہب کو چھوڑکر خاک شاہ کی کتیا کی طرح اہل اللہ کو چھوڑکر دوسروں کے غلام بنے بیٹھے ہیں اونکو بہی اسی صراط مستقیم کی ہدایت کرے آمین ؎

این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

اہل فقہ کے ممبرو!

دیکہا نہ اہلحدیث کی دل سوزی کا تم پہ یہ اثر ہوا کہ الفاظ بدلکر آخر وہی بولے جو

اہلحدیث بولتے ہیں ؎

کہتا ہے کون نالۂ بلبل ہے بے اثر پردہ میں گل کے لاکہ جگر پاش ہو گئے

ماتمی گریہ و بکا در رسالہ مشکل کشا

اور

اس پر شیعوں کی واہ واہ

عرصہ ہوا پھلواری سے ایک رسالہ غم حسین ماتمی محرمی نکلا تہا جسکے مضامین مذہب حنفی کے خلاف اور شیعون کے موید تھے ضعیف اور موضوع روایتوں سے مالا مال اور اکثر وہ روایتیں جو شیعی کتابون سے ماخوذ اور صوفیون کے اکثر بے پر کے قصے شرکیہ مضامین سے لبریز آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ کے خلاف بدعات کے ترویج پر زور دیا گیا تہا صوم عاشورا کا کتاب بہر میں کہیں ذکر تک نہیں۔

مین نے بذریعہ کرزن گزٹ مولف کو آگاہ کیا تہا کہ یہ شیعی چال ٹھیک نہیں دس روز محرم میں ماتم کرنیکو ثواب جاننا الحمد سے مرلا تکے سوا دوسرا کام نکرنا حضرت علی مشکلکشا کہنا یہ سب چال شیعون کی ہے اہل بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل کیطرف ایسے بیہودہ باتون کی نسبت کرنی مدتون سوگ کرنا نوحہ کرنا گریبان نوچنا بین کرنا یہ سب احادیث صحیحہ و آیات قرآنیہ و طریق نبویہ و مذہب حنفی کے خلاف ہے اتنی جلد کی

ahmadimuslim.de

اہل مدینہ و اہل بیت رسول تعلیم نبوی و آیات قرآنیہ نہیں بھول سکتے بعض متصوفین کی خودکشی غم حسین ہیں اگر صحیح ان لیجائے تو بھی حجت کے لائق نہیں۔ مولف نے میری بات : ماننے کی بجائے جواب لکھکر دہلی کے شیعہ اثنا عشری اخبار و رسالہ شیعی اصلاح میں چھپوایا ہے اور اپنے خیال میں حضرت علی کی مشکلکشائی کا ثبوت دیا ہے اور محرم کے ماتم و گریہ و بکا کا اثبات کیا ہے گویا آپ شرک و بدعت دونوں کے ترویج کیلئے کمر بستہ ہیں جل جلالہ۔

الحمد للہ ہم تو ان دونوں (شرک و بدعت) کے مٹانے کے لئے ہمہ تن آمادہ ہیں پکار و اپنے علی مشکل کشا کو لیکن پہلے اپنا مذہب بتاؤ کیونکہ حضرت علی مشکلکشا ماننے و محرمی ماتم کے درپے اثبات ہو نے اور پرچہ شیعی اصلاح و اثنا عشری میں چھپوانے و دیگر شیعی کتابوں سے روایات لینے و صحابہؓ کو بد عہد کہا یا وغیرہ لکھنے اور برادران امام حسین عمر عثمان وغیرہ شہدائے کربلا کو جو آپکے ہمراہ تھے شیعوں کی طرح نہ ذکر کرنے سے ہمکو شبہ نہیں بلکہ ظن غالب ہے کہ آپ ضرور شیعہ رافضی ہیں یہ تقیہ کی چال ظاہر کچھ باطن کچھ عین خیانت ہے اپنے کو پابند مذہب حنفی کہنا اور رسالہ لکھنا اثبات شہادت حسین میں اور اس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر زبان درازی کرنی اور ام المومنین حضرت حمیرہ جو آپ کی اور ہم سب مومنین کی ماں ہیں اُن پر زبان کھولنی اثبات شہادت حسین کیلئے ان روایتوں کا لکھدینا کافی ہے جن سے ثبوت شہادت ہو سکتا ہے پس جلوہ کافی ہوا نہ کہ مشاجرات صحابہؓ و واقعات جمل و صفین وغیرہ کا ذکر چھیڑنا اور اوسکے او پر رائے زنی کرنی (کہ آدمی و گے پیر شدی) کہ فلاں صحابی رسول اللہ کے باغی تھے اور فلاں گہنا تیا تھے اور فلاں بدعہد تھے بدعہدی کیا ہمکو بسا تعجب ہے مولانا ثناء اللہ صاحب (مسلوی فاضل) سے کہ آپنے اخبار اہلحدیث میں رسالہ شہادت حسین کا تذکرہ لکھا اور اس سے لوگوں کو نہ مطلع کیا کہ اس رسالہ میں صحابہ رضی اللہ عنہم و حضرت حمیرہ ام المومنین پر زبان کھولی گئی ہے اگر ایسی ہی غفلت ہماری ہے تو خدا حافظ،،

مولف جبتک اپنا مذہب صاف صاف نہ بتائینگے ہم آپ کو قایل کیونکر کر سکتے ہیں یا میرے اصول مسلمہ قرآن و حدیث سے مجھے قایل کرو یا اپنے اصول سے اثبات مدعا کر کے سبکدوشی حاصل کرو یا تقلید مذہب حنفی کا قلادہ اتار دو ان کے گھر اُن کے گھر پر تاکبھی امام غزالی کے دامن کے نیچے چھپنا کبھی امام بصیری کے یہاں پناہ پکڑنا اور پھر موقع پاکر نکل بھاگنا اور ائمہ حنفیہ کو اپنے پس پشت ڈالدینا ہرگز حنفیت کی شان نہیں۔

آپ میری تحریر کے تین حصے کئے ہیں (اول حصہ) تابس مولود کے اوپر دلائل طلب کئے گئے تھے جو بس مولود کا اثبات آپنے اسطرح کیا کہ بہت جواب ہو چکے سبحان اللہ اہل توحید و سنت کی طرف سے جو جواب الجواب و رسائل مولود کی تردید میں شایع ہوئے اوسکو نہیں ملاحظہ کیا کوئی حکم یا فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یا خلفائے راشدین کا خواہ امام ابوحنیفہ یا اونکے شاگردوں کا یا اپنے مشکل کشا علی ہی کا دکھا سکتے ہو نہیں تو توبہ کرو سرنگوں ہو (دوسرا حصہ) محرمی گریہ و بکا و محرمی ماتم کا ثبوت طلب گیا اسکا بھی جواب خیرباد ہے احمق سے احمق بھی ہوگا تو بھی ایسی بات نہ بولیگا کہ دس روز محرم میں سوائے رونے رلانیکے دوسرا کام نہیں عاشورہ کا روزہ غائب اور ثواب ہو رونے رلانے میں ماتم و گریہ میں اور اہل بیت رسول اللہ کی طرف شیعی چانڈو خانہ کی گپ نسبت کرکے تذلیل اہل بیت کرنے میں حضرت فاطمہ کے غم اور حضرت یعقوب کے غم کو اس محرمی خرافات سے کیا نسبت ہے سر پیر کے روایات بیان کرکے اہل اسلام میں تیا غضر پھیلانے سے حضرت زہرا اور حضرت اسرائیل کو کیا تعلق والعیاذ باللہ جب اپنا مذہب صاف صاف آپ بتا دینگے اوسوقت آپکی روایات غم حسین کا شیعی چانڈو خانہ کی گپ ہونا معلوم ہو جائیگا مگر یاد رہے کہ صحیح بخاری و صحیح مسلم کے سوا مجرد کسی روایات کا کسی کتاب میں ہونا سند نہ ہوگا جبتک وہ حدیث بقاعدہ اصول حدیث صحیح نہو۔

(تیسرا حصہ) حضرت علی کے مشکلکشا ماننے کو شرک بتایا گیا تھا آپنے حضرت علی کی مشکلکشائی کا ثبوت اسطرح کیا ہے کہ حضرت علی اسی حیوۃ میں بڑے بڑے کام کئے لڑائیوں میں بہادری دکھلائی،، باوجودیکہ اس حضرت علی کی کیا خصوصیت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بہتیرے سپاہی ایسے تھے غزوہ موتہ کو حضرت خالد نے فتح کیا جسکی

خبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی دیگئی یہ بھی مشکلکشا ہوئے غزوہ عسرت کا سامان حضرت عثمان نے مہیا کر دیا حضرت علی وغیرہ سب کے ہاتھ پاؤں ڈھیلے ہو گئے تھے پھر حضرت عثمان مشکلکشا ہوئے اس حیات میں کون نہیں مشکلکشا ہے ہر آدمی کسی نہ کسی کام آتا ہو جاپان کا جنگ مارنیوالا جنرل بڑا مشکلکشا ہے کیونکہ بیڑہ بالکل روس کا تباہ کر دیا سبحان اللہ۔

(دوسرا ثبوت) آپنے حضرت علی کے مشکلکشا ہونیکا یہ دیا ہے کہ قیامت میں مشکلکشا ہونگے شفاعت کرینگے۔ سنو برادر شفاعت اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے کا حق نہیں قل للہ الشفاعۃ جمیعا من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ۔ بڑی بیچ بڑی خوشامد بہت ثنا وصفت کرینگے بہت دیر تک سجدہ میں گرے رہینگے بعد سید الرسل فخر الانبیا کو حکم ہوگا ارفع راسک اشفع تشفع سل تعط بعد آپکے اور انبیا اصلحا شہدا شفاعت کرینگے مجاز ہونگے اسمیں حضرت علی کی کیا خصوصیت ہے بلکہ قرینہ غالب ہے کہ حضرت ابوبکر رض مقدم ہونگے کیونکہ جنت کے آٹھوں دروازہ سے جانیکے مجاز ہونگے کما ورد فی البخاری

(تیسرا ثبوت) آپنے حضرت علی کے مشکلکشائی کا یہ دیا ہے کہ آپ اب بھی صوفیوں کی مشکل حل فرماتے ہیں۔ برادرم یہ تو ایسا راز سربستہ ہے کہ کچھ نہیں آپ فرما سکتے کہ اس مشکل کا حل کرنیوالا کون ہے حضرت علی یا وہ جس نے جنگ بدر میں انی اری ما لا ترون کہا تہا۔ رواجی صوفیوں کے وسوسوں سے آجتک بجز شرک بدعت وقبرپرستی وعرس وبرسی وتیجہ وقبروں کا طواف کرنا چہاپا بجاؤ بنانا تصور شیخ کی تعلیم خدائی کا دعوی کرنیکے سوا اور کچھ ثابت ورائج نہوا۔ صاحب زادے! ہوش سنبہالو شرک وبدعت کو چہوڑو شیعی پرچہ اصلاح۔ اثنا عشری الشمس وغیرہ کی مدحت سرائی اور ملمع سازی پاتو نہیں نہ آؤ۔ ہمارا شیوہ یہ ہے کہ آیہ کریمہ تلک امۃ قد خلت لہا ما کسبت ولکم ما کسبتم ولا تسئلون عما کانوا یعملون کو پیش نظر رکھیں اور یہ دعا کریں ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا شیعوں کی طرح ائمہ کی معصومیت کا اعتقاد یا گل خانہ کی گپ ہے اور یہ بھی سنو جسطرح ہمارے لئے محبت اہل بیت کی تاکید ہے اسیطرح یہ بھی حکم ہوا کہ اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوہم غرضا من بعدی من احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم فببغضی ابغضہم یعنی میرے اصحاب کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور انکو طعن کا نشانہ نہ بناؤ جس نے ان سے محبت رکھی مجھسے محبت رکھی اور جسنے انہیں ناخوش کیا مجھ ناخوش کیا۔ رہا یہ کہ آپنے اپنے کو شریف لکھا برادرم شریف کے معنے تو ہیں ایک وہ جو کلام اللہ میں وارد ہوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم اسکے لئے شرک وبدعت سے الگ چاہیئے اور آپ شرک وبدعت کے مؤید ہیں پس آپ اس معنے کرکے شریف کیونکر ہو سکتے ہیں یا دوسرے معنی شریف کے وہ ہیں جو شمر اپنے کو شریف کہتا تھا اللہم انا الشریف دیکھو اصلاح شیعی عـ جلد ۱ اسی معنی کرکے سب شیعہ شریف ہیں اور آپ بھی شریف ہیں مبارکباد۔ یار باقی صحبت باقی

الراقم عبد العزیز بن عبد السلام مبارکپوری عفا اللہ عنہما

ہندوستان کا پولٹیکل مطلع

نہ چھیڑ اے نکہت باد بہاری راہ لگ اپنی
تمہیں اٹکھیلیاں سوجھی ہیں ہم بیزار بیٹھے ہیں

آج تمام ہندوستان میں اس سرے سے اوس سرے تک جو ایک قسم کی شورش ہے اوا قف آدمی تو اسکو ایک غیر معمولی اور غیر متوقع جانتے ہونگے مگر واقف آدمی جسنے آریوں کے گرو رشی دیانند جی کی ستیارتھ پرکاش دیکھی ہوگی اوسکی نظر میں ایجیٹیشن (شورش) کوئی غیر متوقع نہیں بلکہ اوسکو حیرانی ہوگی کہ اتنے دنوں بعد کیوں ہوئی۔

خیر اسکی تفصیل تو ہم بعد میں کرینگے پہلے ہم اس شورش کا ایک نمونہ اپنے ناظرین کو دکھاتے ہیں۔

راولپنڈی میں جو سرحد سے قریب اچھا آباد شہر ہے جہاں چھاؤنی بھی بہت بہاری ہے ہندوں نے ایک جلسہ کیا جس میں پنجاب کے مشہور محب ملک سردار اجیت سنگھ صاحب کا لکچر تہا سردار صاحب ایک نوجوان آزاد (لبرل) آدمی ہیں اونکے لکچر سننے کا امرتسر میں ہمیں بھی اتفاق ہوا عموماً اونکے لکچروں کا خلاصہ یہی ہوتا ہے کہ سب غیر ولیتی چیزوں اور آدمیوں سے بائیکاٹ (علیحدگی) کرو بہر کار

ahmadimuslim.de

کی نوکریاں چھوڑ دو۔ پھر یہ انگریز خود بخود بغیر کسی لڑائی جھگڑا کے نکل جائیں گے۔

اس میں شک نہیں کہ سردار صاحب جیسے نڈر آدمیوں کا ملک کو فخر کرنا چاہیئے مگر دانا ؤں کے خیال میں یہ نڈرپن سردار صاحب کا سوڈانیوں سے مشابہ ہے جو ایسے نڈر تھے کہ ہزار ہا نکلتے انگریزوں کی توپوں کے مقابلہ پر سینہ سپر کئے ہوئے مرتے مراتے توپخانہ تک پہونچتے ہوئے چند ایک رہ جاتے نتیجہ کیا ہوتا یہ کہ سب ہلاک ہو جاتے۔ مگر ہاں سردار صاحب کی جرأت کی ہم تعریف کرتے ہیں۔ گو ہم اوسکو بے موقع جانتے ہیں۔ خیر اس قسم کا لیکچر راولپنڈی میں بھی ہوا جس پر سرکار کو شاید بوجہ سرحد کے زیادہ خیال ہوا چنانچہ صاحب ضلع نے راولپنڈی کے تین ہندو لیڈروں کو جو وکالت کا کام کرتے تھے بلایا کہ جواب دو کہ تمہاری وکالتیں کیوں نہ فلاں دفعہ کے مطابق ضبط کئے جائیں۔ تینوں ملزموں نے اپنی طرف سے ایک بیرسٹر کو عدالت میں بھیجدیا اور خود نہ گئے۔ مگر تماشہ بین ہندوؤں کی بکثرت کہ بقول اخبارات بیس پچیس ہزار آدمیوں کا مجمع تہا اس انبوہ کثیر کو جس نے تمام کچہری کو گہیر رکہا تہا صاحب ضلع نے دیکھکر حکم دیا کہ آج مقدمہ نہ ہوگا اسپر مشکل وہ مجمع ذرا سرکا مگر جاتے ہوئے بہت سی انگریزوں کی کوٹھیوں اور گرجوں کو نقصان پہونچایا آگ لگادی کواڑ اور گملے توڑ دیئے بعض کارخانوں کو بہی انگریزوں کے سمجھکر نقصان پہونچایا۔ انگریز اور لیڈی جو مل گیا اوسکو بے عزت کیا اتنے میں حکام کو خبر پہونچی تو مسلح سپاہیوں کو تعاقب کیلئے بہیجا گیا۔ بس پھر کیا تہا جونہی اس بے قاعدہ فوج نے پولیس کا آنا سنا تو سب ادہر اودہر بہاگ گئے یہاں تک کہ پولیس کے پہونچنے پر کل آٹھ آدمی وہ بہی ایک جگہ کہڑے پکڑے گئے جنکو ماخوذ کیا گیا۔ اوسی روز ہندوؤں کا ارادہ جلسہ کرنے کا تہا صاحب ضلع کے حکم سے جلسہ بند کیا گیا۔ اور اون تینوں سرگروں کو بذریعہ وارنٹ گرفتار اور ضمانت نامنظور کرکے جیل میں بہیجدیا عام شہر میں ایک سنسنی سی ہو رہی تہی سپاہیوں کو حکم دیا گیا کہ جہاں پانچ آدمی ملکر باتیں کریں انکو منتشر کردو نہ ہٹیں تو فیر کردو۔ یہ ہے مختصر کیفیت راولپنڈی کے ہنگامہ کی جو مئی کی پہلی تاریخوں میں ہوا ہے

اب ہم یہ بتلاتے ہیں کہ اس قسم کے ہنگامے کیوں آئے دن ہونے شروع ہو گئے ہیں ہمارے خیال میں انسان بالطبع آزاد پیدا ہوا ہے جبتک اسکی آزادی کو کسی سخت قانون کے ماتحت نہ کیا جائے بہت سی شرارتوں کا اس سے خطرہ ہے۔ بڑا سخت قانون جو اسکی شرارتوں کو دبا سکتا ہے وہ مذہب ہے لیکن جب مذہب کی تعلیم بھی اسکے طبعی خواہش کے موافق ہو تو پھر تو اسکا خدا حافظ۔

اس جنرل رول (عام قاعدہ) سے مشکل یہ ہم خصوصیت سے دکہلانا چاہتے ہیں کہ کیوں ہندوؤں نے انگریزوں سے اس قسم کے بائیکاٹ شروع کر دیئے ہیں۔

اس سوال کا جواب واقعی بہت بڑے منصف مزاج کی ضرورت بتلاتا ہے جو اپنے خیالات کو بالکل دخل نہ دے بلکہ صرف واقعات پیش کرے اسلئے ہم صرف واقعات پیش کرتے ہیں۔

آریوں کے گرو سری سوامی دیانند جو مشہور مصلحان ملک میں سے گذرے ہیں اپنی مشہور اور مستند کتاب ستیارتھ پرکاش میں فرماتے ہیں۔ ”جب بیرون آتے ہیں تب ملک کے رہنے والوں کو کئی طرح کی تکلیف ہوتی پڑتی ہے کوئی کتنا ہی کرے لیکن جو اپنے ملک کا راج ہوتا ہے وہ سب سے افضل ہوتا ہے“ (اردو طبع اول صفحہ ۲۹۰)

سوامی کی زندگی میں گو ہندوؤں نے اونکی سخت مخالفت کی یہانتک کہ اونکو مرواہی دیا مگر اوس محب قوم پولیٹشن کے قلم سے جو یہ ایک فقرہ نکلا تہا آج تمام ہندوؤں نے اسے اپنا اصول موضوعہ قرار دیکر تمام ہندوستان میں بالتمیز نکالیا اور گوروں سے بائیکاٹ (علیحدگی) شروع کر دیا۔ آہ آج سوامی جی زندہ ہوتے تو اپنے پودے کو بڑا بار آور درخت لہلہاتا دیکہکر پہولے نہ سماتے۔ اس فقرہ نے ہندوؤں خصوصاً آریوں میں یہ جادو کا کام دیا ہے کہ پکار پکار کر کہا جاتا ہے کہ ملک کیلئے شہید ہو جائیں گے ہمیں مارڈالو جیل خانہ میں بہیجدو ہماری دلی خواہش ہے کہ ہم ملک کی فلاح اور بہبودی کیلئے شہید ہو جائیں۔ مگر کسقدر افسوس ناک سین تہا جس وقت بیس پچیس ہزار آدمیوں نے راولپنڈی میں سنا کہ پولیس آ رہی ہے تو ایک نے دوسرے کو نہ دیکہا اور سب کے سب چوہوں کے بلوں میں گہس گئے۔ اسیلئے اہلحدیث میں کئی ایک دفعہ اس شورش کا نام ....

بالکلام

ہندوستان

جناب ڈاکٹر راما

لکچرار حفظ

کی تحقیقات

ہو کر رسالہ

کی تعداد

ڈاک بہی کا

سے حساب

کو جس قدر

ہو بیس ہزار

میں روز

ہو

کا شوق

اطلاع دیں

جنرل منیجر کا

رائل سیڈ

ڈاکٹر رامانند

جگادہری ضلع

چوہوں کی کانفرنس رکھا گیا ہے جو بلی کے مقابلہ پر کمیٹی کر رہے تھے پھر اس برتے پر تتا پانی مسلمانوں کو ساتھ ملانے کی ہوس رکھتے ہیں مسلمان ایسی بے مطلب شورش میں کیونکر تمہارے ساتھ مل سکتے ہیں جبکہ قرآن مجید ان کو بتلاتا ہے لَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ (اپنی جانوں کو ہلاکت میں مت ڈالو) گو مسلمانوں کو یورپ خصوصاً انگریزی پالیسی سے اسلامی ممالک میں سخت نقصان پہونچ رہا ہے مصر، مراکو، ہمین بلکہ خاص حجاز میں ریشہ دوانیاں کسی واقف کار سے پوشیدہ نہیں اور مزید افسوس یہ ہے کہ گورنمنٹ انگریزی بھی جانتی ہے کہ مسلمانوں کو ہماری اس پالیسی سے رنج ہے مگر وہ اسکو بدلتی نہیں نہ بدلنے کا وعدہ کرتی ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ ان ممالک میں اوسکا فائدہ اسی پالیسی سے ہی مگر مسلمان ایسے حواس باختہ نہیں ہیں کہ کچھ نقصان تو وہاں اوٹھائیں باقی بچا کھچا ہندوستان میں بھی کھو بیٹھیں۔ بلکہ دل سے اپنی بہتری اور ترقی کی دعا کرتے ہیں کہ ع خدا شرے برانگیزد کہ خیر ما دراں باشد (قرآن غیرہ باشد) ہم نے اسلئے گورنمنٹ کو مخاطب کرکے ایک دفعہ کہا۔ یہ شعر لکھا تھا

ہم خاک نشینوں کا ستانا نہیں اچھا ٭ ملجائینگے افلاک جو فریاد کرینگے

خیر یہ تو مختصر سی تقریر اس شورش کے سبب سے تعلق رکھتی ہے ابسوال یہ ہے کہ گورنمنٹ کی اس سخت گیری سے یہ شورش مٹ جائیگی؟ جہانتک ہمارا تجربہ ہے دب جائے تو ممکن ہے مگر معدوم نہوگی کیونکہ فقرہ مذکورہ ایک ایسے مذہبی لیڈر کے قلم سے نکلا ہوا ہے جسکو علاوہ پولیٹیکل (مدبر) ہونے کے خدا رسیدہ بھی مانا جاتا ہے پھر کیونکر ممکن ہے کہ ایسے شخص کی تعلیم کو ہمارے دوست ہندو خصوصاً آریہ تو

جیوں بھول جائیں کبھی نہیں بھولینگے

ہمارے سماجی مترو۔ جی چاہتا ہے کہ لگتے ہاتھ ایک سوال تم سے بھی پوچھ لیں۔ وہ یہ ہے بتلانا اپنے چوتھے اصول کو یاد کرکے بتلانا جو ہاتھی کے دانت کی طرح بہت کچھ باہر کو نکلا رہتا ہے۔ بتلاؤ سوامی جی کی اس ہدایت کے مطابق کہ اپنے ملک کا راج سب سے افضل ہوتا ہے کوئی وقت مناسب تم لوگوں کو ملجائے جس میں جنگ تک نوبت پہونچنے سے تمہیں کامیابی کی توقع ہو تو جنگ کروگے یا نہیں ذرہ ستیارتھ پرکاش ادھیائے ۶ شلوک ۸۹ دیکھکر جواب دینا جسکا مضمون ہے کہ لڑائی میں مرنے والے بہشت میں جاتے ہیں اسلئے توقع ہے کہ تم لوگ دہرم کے پابند ہوگے تو ضرور لڑوگے بتلاؤ یہ لڑائی تمہاری جہاد ہوگا یا کچھ اور۔ پھر تم کس منہ سے مسلمانوں کو جہاد کی تہمت لگایا کرتے ہو رکھو جی کون دہرم ہے (آگرہ کے بازاری اخبار سے تو توقع نہیں کہ اس نازک سوال کا جواب دے سکے وہ بیچارہ کیا جانے کہ جواب کسے کہتیں وہ تو بسنگر طوطوں کی طرح گالیاں دینا ہی سیکھا ہے جہاد سے مبارک ہو البتہ لاہور کے اندر پرکاش وغیرہ کی توجہ مطلوب ہے۔

سماجی مترو! بتلاؤ اسلامی جہاد کا نام لینے سے اب بھی رکوگے یا نہیں واللہ اگر تم لوگ غور کرو تو اسلامی جہاد کے مقابلہ پر اپنی ان بچاشہ شدہ کا نام فساد تجویز کرو دل میں غور کرو تو ایشور نے تمہیں اسلامی جہاد کو بدنام کرنے کی یہ سزا دی ہے کہ تم لوگ اس فساد کے بانی بنے ہو آہ یہ کہتا ہے کون نالہ بلبل ہے بے اثر ٭ پردہ میں گل کے لاکھ جگر پاش ہوگئے

آخر گورنمنٹ چونکی

عموماً گورنمنٹوں کا قانون خدائی قانون سے ملتا جلتا ہوتا ہے خدائی قوانین میں ایک قانون یہ بھی ہے اِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا (یعنی مخالفوں کو ہم (خدا) اسلئے مہلت دیتے ہیں کہ گناہ میں اور بڑھ لیں) چند ہی روز کا ذکر ہے کہ ہندو لکچراروں کی بے عنوانیاں دیکھکر عوام لوگ سمجھتے تھے کہ سرکار کی طرف سے جو کوئی مواخذہ نہیں ہوتا تو اس قسم کی تقریرات و تحریرات یا تو سرکار کے خلاف نہیں یا سرکار اب دب گئی ہے۔ کوئی کہتا ہے کس کس کو پکڑے یہاں تو سب ہی بگڑے بیٹھے ہیں بھڑوں کے چھتے کو کیسے چھیڑے مگر دانا جانتے تھے کہ ع رنگ لائیگا یہ کسدن آپکا رنگ اجتناد آخر کار جب مادہ خوب ترقی پر پہونچ چکا تو اک دم فصد کردی گئی۔ راولپنڈی میں تو بڑے بڑے بیرسٹروں کو بلا ضمانت پکڑا ہی تھا پنجاب کے مشہور آریہ لیڈر لالہ لاجپت رائے وکیل جو ایک اعلی درجہ کے قابل شخص ہیں ۹ مئی کو لاہور میں گرفتار ہوکر بذریعہ خاص ٹرین کے برما کو جلا وطن کئے گئے سلامتی میں فوجی رسالے گورون (سکھوں پٹھانوں کی) شہر میں گردش کر رہے ہیں اشتہار بھی دیا گیا کہ ۱۴ روز تک جو جلسہ ہوگا بلا پرسش سب کو گرفتار کیا جائیگا آجکل شہر لاہور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی نیا مفتوحہ ہے تمام ہندوستان میں عموماً اور آریوں میں خصوصاً ایک سنسنی سی پیدا ہے خانہ

کا عالم ہے۔ ایک دوسرے کیطرف دیکھتا ہے مگر کہنے سننے کی سکت نہیں حواس باختہ ہو رہے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ لالہ لاجپت رائے ایک قابل شخص تھا اور اسکی قابلیت کے لحاظ سے ہمیں بھی سخت افسوس ہے مزید افسوس یہ ہے کہ ایسا لائق شخص جو اپنی قوم کا ناخدا تھا۔ قوم کی کشتی کو ایسی منجدھار سے نکالنے کی بجائے خود ہی بھنور میں گھر گیا خیر یہ کوئی ایسی آفت نہیں جو آج سے پہلے کسی قومی لیڈر پر نہ آئی ہو بلکہ بقول ؎

کہتی تھی ہاتھ بے ہر یان کہ دیدن فضا۔ ید داغ دیتے ہیں اسے جسکو درم دیتے ہیں

ہمیشہ سے ایسا ہی چلا آیا ہے۔ گو لالہ منشی رام جی جالندھری لالہ لاجپت رائے کو ایک معمولی آدمی جانتے ہیں مگر ہمارے دل میں جو لالہ موصوف کی عزت ہے اور اسی وجہ سے ہم اپنے ہندو بھائیوں کے عموماً اور آریہ مہاشوں کے خصوصاً اس غم میں شریک ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ لالہ لاجپت رائے جیسے قابل شخص کی رہائی کی کوئی صورت ہو اور وہ آئندہ کو اپنی خداداد لیاقت سے کوئی عمدہ کام لیں۔

سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین متین اس شبہ میں جو کہ مقلدین حنفیہ مسئلہ فاتحہ خلف الامام میں ڈالتے ہیں۔ شبہ اول حدیث عبادہ بن صامت والی کہ لا صلوٰۃ لمن لم یقرء بفاتحۃ الکتاب متفق علیہ۔ قابل احتجاج نہیں کہ اول معارض قرآن پاک ہے یعنی آیۃ اذا قرء القرآن الآیۃ اور یہ آیۃ مقتدیان کے حق میں نازل ہوئی ہے کیونکہ تفسیر مدارک دامام ابو حنیفی اور تفسیر بغوی اور معالم میں شافعی اور مدارک اور جمیع صحابہ اور تابعین سے مروی ہے کہ یہ آیہ کریمہ مقتدیوں کے حق آئی ہے اور سورت فاتحہ بشہادت ونقل قرانی داخل قرآن ہے کیونکہ سبع مثانی وام القرآن وقرآن عظیم وسورۃ سب سورتوں سے بڑی شان والی ہے قرآن وحدیث سے ثابت ہے اور یہ شبہ جو غیر مقلد پیش کرتے ہیں کہ خطبہ میں نازل ہوئی ہے غلط ہے کیونکہ یہ آیۃ مکے میں نازل فرمائی ہے اور جمعہ مدینہ میں فرض ہوا پس یہ آیۃ مقتدیوں کے حق میں ثابت ہے اور اگر اس طرح بھی ہو کہ خطبے میں وارد ہوئی ہے تو مثل آیہ لمان دسرقہ حکمہ میں عام ہوگی عام لحاظ عبارت ہو بیگانہ شان نزول نہیں نہیں تو حکم قرآن واجب عمل نہ رہینگے۔

دوسرا یہ کہ جب خطبے میں قرآن سننا فرمایا اور چپ رہنا رحمت کا باعث فرمایا تو نماز کی حالت میں جو سراسر قرآن پڑھا جاتا ہے اور بات نہیں ہوتی اولی چپ کرنا لازم ہوگا۔

تیسرا حدیث مذکور کی بابت کتاب ظل الغمام فی مسئلۃ القرأت خلف الامام مطبوعہ مطبع نظامی میں یہ حدیث غیر معتبر اور ناقابل احتجاج لکھی ہے۔

چوتھا یہ حدیث ضعیف ہے عبادہ بن صامت والی کیونکہ اسکے راوی متہم ہیں۔ کیونکہ محمد بن اسحاق بن یسار کی نسبت حضرت یحییٰ قطان اور سلیمان بن یحییٰ فرماتے ہیں کہ کذاب ہے امام مالک دجال فرماتے ہیں از میزان الاعتدال تقریب نافع بن محمود مستور الحال ہے ہشیم بن حمید قدریہ غالی ہے۔ اسلئے یہ حدیث اعتبار سے ساقط ہے۔

پانچواں یہ کہ مثلاً خلف امام مقتدی الحمد پڑھتا ہوا درمیان سے کوئی آیۃ چھوڑ گیا اور آئندہ آیات پڑھ گیا۔ تو متروک آیۃ کب ادا کریگا خصوصاً جبکہ امام فاتحہ ختم کرکے دوسری سورہ پڑھنے لگا یا ایک مسبوق بعد میں شامل جماعت ہوا جبکہ امام الحمد ختم کر چکا اور دوسری سورۃ پڑھ رہا ہے اندریں صورت مسبوق الحمد پڑھیگا۔ یا نہ اگر پڑھیگا تو منازعت فی القرآن کا مصدر ہوگا اگر فاتحہ ترک کریگا تو اہل حدیث کے نزدیک اس کی نماز نہ ہوگی اگر بعد سلام امام اٹھکر فاتحہ پڑھیگا تو بھی جائز نہیں اگر ایسا کریگا تو چونکہ نصف الحمد تو امام کے ساتھ پڑھ چکا تھا اب وہ اٹھکر بقیہ نصف پڑھیگا یا سالم لیکن ہر دو صورۃ ناجائز ہیں بہرحال ان مسائل مستفسرہ کو احادیث صحیحہ صریحہ سے ثابت کرنا اہل حدیث پر واجب ہے۔ مہربانی فرما کر عامہ مسلمین کو ان شبہات کے خدشات سے بچا دیں اور عند اللہ اجر پاویں۔

راقم خادم العلماء غلام مصطفےٰ خریدار ع ۷۹۹

استفسار۔ کتاب اختیار الحق وبحر الذخار جو استبصار الحق کی جواب میں ہیں کہاں اور کس مطبع اور کس قیمت سے مل سکتی ہیں راقم خریدار ع ۷۹۲

جواب مسئلہ فاتحہ خلف الامام کے جواب میں ابھی دونوں ایک رسالہ نکلا ہے وہ منگا لیجئے یعنی تحقیق الکلام فی وجوب القرأۃ خلف الامام بپتہ کتاب اختیار الحق وغیرہ کا پتہ ہمیں کوئی نہیں۔ بتلا دینگے تو لکھا جاوے گا۔

بپتہ جناب مولوی عبد الرحمن صاحب مبارکپور ضلع اعظم گڈھ

ahmadimuslim.de

فتاوی

غریب فنڈ

کے متعلق لکھا گیا تھا کہ جو صاحب اخبار میں درج کرنیکے لئے سوال بھیجیں وہ فی سوال ایک پیسہ ساتھ بھیجیں اور جو قلمی جواب لینا چاہیں وہ فی سوال دو پیسے کا ٹکٹ بھیجینگے تو جواب دیا جائیگا ایک خط میں متعدد سوال ہوں تو ان سب کے حساب سے پیسے بھیجنے ہونگے یہ سب پیسے غریب فنڈ میں دیئے جائینگے جب سے یہ تجویز ہوئی ہے چند ایک احباب نے عمل کیا ہے مگر بہت سے اصحاب خیال نہیں کرتے اسلئے انکو واضح رہے کہ آئندہ جو جنکی طرف سے فیس مقررہ ساتھ آویگی انکے سوالات درج ہونگے اور جنکی طرف سے نہ آویگی وہ اخیر پر ڈالے جائینگے جو موجودہ ذخیرہ کے لحاظ سے چھ ماہ تک ملتوی رہینگے کیونکہ سوالات اس کثرت سے موجود ہیں کہ آجتک رمضان کے آئے ہوئے ختم ہوئے ہیں۔

ایک شبہ اور اسکا جواب

عرض یہ ہے کہ آپ سے ایک ڈبل کارڈ روانہ کرنے سے فتوی پوچھا تھا سوتیلی ماں کی حقیقی بہن سے نکاح جائز ہے یا نہیں کے جواب میں آپ جائز ہے کرکے فتوی دیا علاوہ اسکے آپ اگست کے ماہ کے کوئی پرچہ میں بھی ایسا ہی فتوی لی آپ جواز کا دیئے ہیں یہ ہر دو حوالات یہاں کے لوگوں میں پیش کیا مگر وہ لوگ حسب ذیل اعتراض پیش کرتے ہیں میں خود بھی دیکھا ہوں وہ یوں ہے۔

(۱) شاہ عبدالحق محدث دہلوی مشکوۃ کے باب المحرمات کے ابتدا میں قاعدہ تحریر کرتے ہوئے سگی سوتیلی اخیافی خالائیں محرمات میں داخل ہیں۔

(۲) نواب صدیق حسن خان صاحب اپنی تفسیر کے زیر آیت محرمات تحریر فرماتے ہیں سگی سوتیلی اخیافی خالائیں حرمت میں شامل ہیں۔

(۳) مولانا حمید اللہ صاحب حاشیہ قرآن میں جو انکی خاص تصنیف ہے سوتیلی اخیافی خالائیں شامل ہیں کرکے تحریر کرتے ہیں اسلئے میں بصد عاجزی آپ سے جواب طلب کرتا ہوں تاکہ تشفی ہو آپ خط کے ذریعہ یا اخبار کے ذریعہ مذکورہ بالا مضمون کی غلطی کو ثابت کریں خیر خواہی کے طور پر نہ کہ مباحثہ میں خود بے علم ہوں اسلئے حقیقت امر سے آگاہ کریں۔ فقط

محمد منور خریدار ۱۰۵۹

جواب ان تینوں بزرگوں نے صحیح فرمایا ہے۔ مگر انکا مطلب یہ ہے کہ حقیقی ماں کی سوتیلی یا اخیافی۔ اعیانی ہمشیرین حرام ہیں۔ پس یہ اوس صورت کے برخلاف نہیں جو اخبار میں لکھا گیا تھا کہ سوتیلی ماں کی ہمشیرین حلال نہیں مختصر یہ ہے کہ سوتیلی ماں کی ہمشیروں کا حکم اور ہے اور حقیقی ماں کی سوتیلی ہمشیروں کا حکم اور۔ غالباً تم سمجھ گئے ہو گے۔

س نمبر ۲۲۳۔ نماز جمعہ پڑھنے کا زیادہ تر کس مسجد میں ثواب ملتا ہے

س نمبر ۲۲۴ اگر کوئی شخص صبح کے وقت ذرا دیری کرکے نماز پڑھے تو اسے کچھ ثواب حاصل ہوتا ہے یا نہیں۔

س نمبر ۲۲۵۔ بکرے یا مینڈھے کے کپورے یا اوجھڑی کھانی مکروہ تو نہیں

س نمبر ۲۲۶ کسی شخص کو ایسا مرض ہے کہ پیشاب کرکے کچھ دیر کے بعد ایک یا دو قطرہ پیشاب کے پھر آتے ہیں اس شخص کو اگر نماز میں اسی طرح قطرے آجائیں تو کیا اسکی نماز جائز ہوئی یا نہیں۔ وہ شخص شرم سے علاج نہیں کرا سکتا اسکو کیا کرنا چاہئے۔ اگر کوئی شخص اخبار میں اس مرض کا سریع التاثیر نسخہ عطا فرماوے تو ثواب دارین کا مستحق ہوگا۔

ج نمبر ۲۲۳۔ نماز جمعہ کا زیادہ ثواب جامع مسجد میں ہے بشرطیکہ خطبے میں امام صاحب وعظ فرماتے ہوں اور اگر خطبے میں وعظ نہیں کرتے تو پھر جہاں خطبے میں وعظ ہو وہاں زیادہ ثواب ہے کیونکہ خطبے میں وعظ کرنا ایسا ضروری ہے جیسا کہ اہلحدیث کے نزدیک نماز میں فاتحہ کا پڑھنا ضروری ہے۔

ج نمبر ۲۲۴۔ حدیث شریف میں آیا ہے لا تفریط فی النوم۔ بے اختیاری نیند میں کوئی قصور نہیں پس جو شخص بغیر عمداً تعمد دیر سے اٹھتا ہے تو اوسکو اوسی وقت نماز پڑھ لینی چاہئے مگر صبح اوٹھنے کی کوشش کرے۔

ج نمبر ۲۲۵۔ کراہت کی کوئی وجہ نہیں۔

ج نمبر ۲۲۶ ایسے شخص کے حق میں بوجہ عذر کے یہ حکم ہے کہ وضو کرکے نیچے کپڑے پر پانی کا چھینٹا مارے اور ایک وضو سے ایک نماز تمام کرے۔

س نمبر ۲۲۷۔ زید ایک عورت نو مسلمہ ہے شوہر والی کو پوشیدہ خرچ

وغیرہ دیتا تھا اور اکثر دو نو کا بنگاہ مکان میں یا رہ میں علیحدہ تھا میں گیا کرتے اور عمرو دیکھا کرتا عمر کو یہ حرکت بری معلوم ہوتی عمر نے زید سے کہا کہ اگر تمکو اس عورت کی خواہش ہے تو تم نکاح کرلو تب زید نے اپنے دوست یار و نکو رات کے وقت بلاکر نکاح کر لیا صبح کے وقت یہ خبر مشہور ہوئی تو زید کے چچا دلو احقیں خطیب صاحب کو و عمر کو سخت فحش گالی دینے لگے ان دونوں نے صبر کیا یہانتک کہ پانچ روز گذر گیا چھٹے روز چند آدمی معہ زید و چچا وغیرہ جمع ہوئی اور زید کو بہت سمجہایا کہ اگر تمکو نکاح کرنا تھا تو اپنی برادری میں کرتے کیوں غیر قوم سے نکاح کیا اور عمر کو اہل مجلس نے سخت ملامت کیا اور زید نے بہی کہا کہ میں نکاح نہیں کرتا تہا عمر نے زبردستی میرے گلے باندھ دیا تب عمر نے کہا کہ اگر میں نے زبردستی کرا دیا ہے تو تم طلاق دیدو پس زید نے سب کے روبرو عورت کو بلاکر تین طلاق تین جلسہ میں دیا اور لوگوں نے عورت سے کہا کہ تم زید کو باپ کہو تو عورت نے زید کو باپ کہا اور زید نے عورت کو بیٹی کہا۔

اور زید نے جو عورت کو پوشیدہ خرچہ دیا تہا سو سب حساب کرکے عورت کے ذمہ قرضہ مقرر کیا اور زید کہتا ہے عورت سے کہ دین مہر معاف کردو کیونکہ میں نے دل سے طلاق نہیں دیا اور عورت کہتی ہے کہ آپکے انصاف میں جیسا آوے ویسا کریں یعنی چاہے دیں یا نہ دیں اور جو میرے اوپر قرضہ مقرر کیا ہے میں ادا کردونگی۔ اور اب دونوں الگ الگ ہیں۔ اور زید کہتا ہے کہ میں دل سے طلاق نہیں دیا اگر کسی سے نکاح کریگی تو اوسکا گناہ اور دین مہر ادا نہیں کرینگے اوسکا گناہ عمر کے اوپر ہوگا۔ اب عمر گناہ گار ہوگا یا نہیں۔ اور اوسکا طلاق صحیح ہوگا یا نہیں + محمد اسحق حسین از تیلی پاڑہ ضلع ہوگلی۔

ج نمبر ۲۲۵۔ عمر گناہ گار نہیں۔ طلاق صحیح ہے۔ زید کا یہ عذر کہ میں نے دل سے طلاق نہیں دی مقبول نہیں ہوگا۔ چونکہ ایک ہی دفعہ تین طلاقیں دی ہیں اسلئے بموجب حدیث شریف تین تو نہیں۔ ایک ہی واقع ہوگی۔ پس اگر خاوند مذکور عدت کے اندر صلح کرنا چاہے تو کرسکتا ہے اور اگر عدت گذر گئی ہے یعنی طلاق کے روز سے عورت مذکورہ تین دفعہ حیض سے پاک ہوچکی ہے تو اوسکا اختیار ہے کہ زید سے نکاح کرے یا نہ کرے۔ بہرحال عمر نے کار خیر کیا۔ لہٰذا اوسپر کوئی گناہ نہیں۔

س نمبر ۲۲۸۔ نماز تہجد کی رمضان و غیر رمضان میں کتنی رکعتیں پڑہنا چاہیے

س نمبر ۲۲۹۔ رمضان میں اول وقت شب کو تراویح پڑہ چکا ہے تو اخیر میں تہجد مع وتر پڑہ سکتا ہے کہ نہیں۔ اور کے رکعت۔

س نمبر ۲۳۰۔ ایک شخص شراب فروشی کرتا ہے بلکہ یہی پیشہ ہے تو اب زید اوسکے یہاں مسلم نوکری کر سکتا ہے کہ نہیں اور اکل و شرب کرسکتا ہے کہ نہیں جواب قرآن و حدیث سے عنایت ہو۔ خریدار اہلحدیث ۱۴۳

ج نمبر ۲۲۸ حدیث شریف میں آنحضرت کی تہجد کی نماز زیادہ سے زیادہ معہ وتر گیارہ رکعتیں آئی ہیں حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں آنحضرت گیارہ سے زیادہ نہ پڑہتے تھے نہ رمضان میں نہ غیر رمضان میں۔

ج نمبر ۲۲۹۔ پڑہ سکتا ہے وتر اگر پڑہ چکا ہے تو دوبارہ نہ پڑہے حدیث میں منع آیا ہے۔

ج نمبر ۲۳۰ شراب فروش کی کمائی بموجب حدیث شریف کے حرام ہے اسلئے اوسکی نوکری کرنا یا اوسکے گہر کا کہانا۔ کہانا یا اوس سے کچھ لینا حرام ہے۔

س نمبر ۲۳۱۔ مرغی کا وقت ذبح کے بسبب کارد تیزی کے سر جدا ہوگیا آیا حلال ہے یا حرام۔

س نمبر ۲۳۲ جب نکاح پڑہنے والا نہ ملے تو اپنا نکاح خود پڑہ سکتا ہے یا نہ

س نمبر ۲۳۳ نیت باندہنا سینہ پر چاہیے یا زیر ناف یا کہ دونو طرح جایز ہے

ج نمبر ۲۳۱۔ مرغی مذکور حلال ہے۔

ج نمبر ۲۳۲۔ گواہوں کے سامنے خود ہی نکاح کرلے تو جایز ہے۔

ج نمبر ۲۳۳ سینہ پر ہاتھ باندہنا اولیٰ ہے حدیث میں آیا ہے زیر ناف بہی جایز ہے حضرت علی کا قول ہے

س نمبر ۲۳۴۔ آمین بالجہر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہے یا شروع میں کیا تہے یا اخیر میں کیا ہے کسطرح سے کیا ہے

ج نمبر ۲۳۴۔ آمین بالجہر آنحضرت سے ثابت ہے حدیث میں ہے یرتج بہا المسجد یعنی آمین کی آواز سے مسجد گونج جاتی تہی اخیر عمر تک کیا تہا۔

بزرگوں کے مفصل حالات نہایت دلچسپ و متبرک کتاب ہے قیمت عصہ علاوہ محصولڈاک

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

جناب مولوی نظام الدین صاحب ساکن جھجھر ضلع رہتک کا جوان لڑکا انتقال کر گیا۔ مولوی صاحب موصوف ناظرین سے دعا خیر کی درخواست کرتے ہیں۔

پنجاب باوجودیکہ پولٹیکل جنگ میں بنگال کا شاگرد ہے مگر جوش و خروش میں اُستاد سے بڑھ رہا ہے بڑے بڑے پولٹیکل لیڈر گرفتار ہو رہے ہیں ع خدا شرے انگیزد کہ دران خیر ما باشد۔

گورنمنٹ ہند کیطرف سے پنجاب اور مشرقی بنگال کیلئے قانون آنے والا ہے کہ کوئی پولٹیکل جلسہ ایک ہفتہ پہلے اجازت حاصل کرنے کے بغیر نہ ہو سکیگا (افسوس)

راولپنڈی میں عام جلسے کرنے اور رات کو پانچ سے زیادہ آدمیوں کے ایک جگہ جمع ہونے کی ممانعت کر دیگئی۔

فرانس اور جاپان میں ایک معاہدہ کے ذریعہ سے یہ طے پایا ہے کر [redacted]

جاپان فرنچ انڈوچائنا علاقہ فتح نہ کر لے۔

ایسا ہی ایک معاہدہ روس اور جاپان میں بھی ہو گیا خدا کی قدرت! جاپان کی کیسی دھاک یورپین سلطنتوں کے دل میں بیٹھ گئی ہے کہ اس کا ان کے مقبوضہ ممالک پر صرف قبضہ تسلیم کر لینے ہی کو یہ گورنمنٹیں اپنے قیام قبضہ کی سند سمجھکر جامہ میں پھولی نہیں سماتیں۔ سچ ہے جسکی لاٹھی اوسکی بھینس۔ جو قوم خود زندہ رہنا چاہے اوسے دوسری قومیں بھی زندہ سمجھ لیتی ہیں۔ خداوندا مسلمانوں کو بھی زندہ کر!

لارڈ کرومر مصر سے لندن روانہ ہو گئے مصر سے روانہ ہوتے وقت انہوں نے ایک تقریر کر کے مصر کی ترقی کا بیان کیا اور خدیو کو صلاح دی کہ مصریوں کی اخلاقی حالت بڑھانے میں کوشش کریں مصر میں برٹش قبضہ اور موجودہ انتظام غیر محدود عرصہ تک بدستور قائم رہیگا پارلیمنٹری حکومت میں ہرگز قائم نہیں ہونے دیجائیگی (کیونکہ اسلئے کہ مسلمان ہیں اُف)

کلکتہ میں غلام حسین و اعجاز حسین کو ۳-۳ ماہ قید ہوئی سررشتہ اشتہار کے فرضی افسر بنکر لوگوں کو لوٹ رہے تھے۔

روس کے گرد نواح سے قتل عام اور لوٹ مار کی خبریں برابر آنی شروع ہو گئی ہیں۔

بمبئی گزٹ کہتا ہے کہ اس یقین کی معقول وجہ ہے کہ ہز مجسٹی دی امیر آف کابل آئندہ سرما میں سیر ہندوستان کا پھر عزم کر رہے ہیں اور پھر ۱۹۱۰ء میں انگلستان جاوینگے اس کے کیا معنے ہیں؟ (ترقی ملک کی خواہش یا سیر کا لطف)

بنگال میں بدامنی پھیلی ہوئی ہے۔ وہاں دریا میں ایک ہندو جاتری کی لاش بہتی ہوئی پائی گئی۔ اس کے متعلق کئی پلیڈر اور مختار گرفتار کئے گئے ہیں۔ نواب صاحب ڈھاکہ مع چودھری نواب علی صاحب اس شہر میں آنے والے ہیں۔

رپوٹوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ فصلیں ہر جگہ عمدہ حالت میں ہیں۔ شمالی ہند کی فصلوں کو ژالہ باری سے نقصان پہونچا ہے امداد حاصل کرنے والے محمدن تکاوں کی تعداد بہت گھٹ گئی ہے مگر بنگال میں ۳ ہزار [illegible]

سلطان المعظم نے مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ مقدونیہ والی فوج میں کافی اضافہ کر کے اصلاحیں کی جائیں۔ تاکہ مفسدین بلغاریہ کو سر اُٹھانے کا موقع نہ ملے۔

جامع الازہر واقع قاہرہ کے شیخ نے خدیو معظم سے جامع ازہر کی اصلاح و درستی اور ترقی مراتب علماء کے لئے بعد او قاف مبالغ وافرہ کی امداد مانگی ہے اور خدیو موصوف نے بہت جلد کافی مدد دینے کا وعدہ واثق فرمایا ہے۔

دہلی میں کوشش کی جا رہی ہے کہ ایک بستی شہر سے باہر آباد کی جاوے تاکہ طاعون پھیلتے وقت لوگ وہاں جا کر مقیم ہوں (لن ینفعکم الفرار)

آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا آئندہ اجلاس حیدرآباد دکن یا کراچی میں منعقد ہوگا۔

اسلامی یونیورسٹی مصر کے لئے اسوقت تک ۲۶۰۴۶ پونڈ ۳۹۰۶۹۰ روپے جمع ہو چکے ہیں اور چندہ کی تحصیل جاری ہے۔

قابل دید کتابیں

تفسیر ثنائی

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں ایک ... اللغۃ کی ... دوسرے کالم میں ... لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کیگئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں ایسے کہ بایدوشاید تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا گیا ہے۔ ایسا کہ مخالف کو بھی دلبشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو۔ تفسیر سات جلدوں میں ہے جن میں سے چار جلدیں تیار ہیں۔

جلد اول: سورۃ فاتحہ و بقر قیمت ۱۲		چاروں جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے معہ محصول ڈاک قیمت (للعہ)
؍ دوم: آل عمران و نساء ؍	۱۲	
؍ سوم: مائدہ و انعام و اعراف ؍	۱۲	
؍ چہارم: تا سورہ نحل و پارہ ؍	۱۲	

تقابل ثلاثہ — توریت۔ انجیل۔ قرآن ہمقابلہ صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت ثابت کیگئی ہے۔ عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ ہے۔ قیمت معہ محصولڈاک (عہ)

چودھویں صدی کا مسیح — مرزا صاحب قادیانی کی سوانح عمری بطرز ناول نہایت دلچسپ صفحات ۱۴۴ معہ محصولڈاک (عہ)

الہامات مرزا: مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں کی تردید بڑی شرح و بسط سے کیگئی ہے۔ یہ رسالہ قادیانی نبوت توڑنے کو کافی ہے قیمت (۵؍)

اسلام اور برٹش لاء — یعنی سیاست محمدیہ و قانون انگریزیہ کا مقابلہ صیغہ ... دیوانی۔ مالگذاری وغیرہ میں انگریزی اور اسلامی قوانین ... کیا گیا ہے۔ کہ اسلامی قانون ہی موجب آسائش و فلاح رعایا ہے (۱۲؍)

الہامی کتاب: وید اور قرآن کے الہام پر آریہ اور مسلمان عالموں کی بحث۔ بحث کیا ہے تمام مباحث کا فیصلہ ہے قرآن مجید کے الہامی ہونے کا کامل ثبوت۔ قیمت ۱۰؍

حق پرکاش: آریوں کے گرو دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے اخیر تک اعتراضات کئے ہیں جس کا یہ مفصل و مکمل جواب دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ قیمت ۱۲؍ (انسٹھ)

آیات متشابہات: اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق ۳؍

تہذیب: اس میں مہذبوں کے فرائض وضاحت سے بیان کئے گئے ہیں ۱؍

ترک اسلام: بابو عبدالغفور (آریہ دھرم پال) کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب شروع میں نبوت محمدیہ کا ثبوت اور اخیر میں قرآن مجید کے خصوصیات کا مدلل بیان۔ قیمت (۱۲؍)

ادب العرب: صرف و نحو عربی کا ایسی آسان طرز سے لکھا ہے کہ اردو خوان بلا مدد استاد بھی مطلب سمجھ لے اور کامیاب ہو سکے نامی گرامی علماء نے پسند فرمایا۔ قیمت (۸؍)

اسلامی تاریخ: آنحضرت علیہ السلام کی زندگی کے حالات بطرز حکایات بچوں کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت ۱؍

خصائل النبی: شمائل ترمذی کا بامحاورہ اردو ترجمہ ہے جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روزانہ عادات مبارکہ معلوم ہوں ۱؍

تغلیب الاسلام بجواب تہذیب الاسلام عبدالغفور (آریہ دھرم پال)

جلد اوّل قیمت	۵؍
جلد دوم ؍	۶؍
جلد سوم ؍	۵؍
جلد چہارم	(زیر تجویز)

ہدایت الزوجین: نکاح و طلاق کے مسائل اور میاں بیوی کے حقوق و تعلقات کا بیان۔ قیمت ۲؍

شادی بیوگان اور نیوگ: آریوں کی تردید میں یہ مختصر ... ۱؍

... امرتسر (پنجاب)

حسب الارشاد مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ ...

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

REGISTRED L N° 352

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ للعہ
والیان ریاست سے ...
رؤسا و جاگیرداروں سے للعہ
عام خریداروں سے ...
غیر ممالک سے ... شلنگ
ششماہی ... شلنگ
انڈیا والوں سے ...

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام
مالک اخبار اہل حدیث امرتسر

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

مت دیکھ کہ کہتا ہے کون تو یہ دیکھ کہ کیا کہتا ہے
نبی مصطفیٰ کی حدیث ...

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(ا) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(ب) بیرنگ خطوط و غیرہ واپس ہونگے۔
(ج) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

جلد ۳ نمبر ...

یوم جمعہ - امرتسر مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۷ء مطابق ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۲۵ ہجری المقدس

احادیث صحیحہ پر بے ہی سے اعتراض

امرتسر کے بعض اخبار کا ایک نامہ نگار اپنا نمبر علم بخاری مسلم پر نکالتا ہے ایسے اعتراضات سے اہلحدیث کو خوش ہونا چاہئے کہ ہمارے بھائی اسی بہانہ سے کتب احادیث کو تو دیکھیں گے۔ دیکھتے دیکھتے عجب نہیں کہ کوئی سعادت مند ہدایت بھی پا جاوے۔ بہرحال نامہ نگار مذکور کی تقریر حسب ذیل ہے:-

بخاری شریف اور مسلم شریف کی حدیثوں کا مقابلہ	حضرات ائمہ دین مجتہدین رضوان اللہ علیہم اجمعین سب ہمارے راہنما ہیں۔ ہمارے عقیدہ میں ان کی

نسبت کسی قسم کی سوء ظنی الحاد کے قریب قریب حکم رکھتی ہے حاشا وکلا ہمارا یہ مقصود نہیں کہ اکابر سلف کی عیب شماری سے جیسا کہ وہابیہ کا زعم فاسد ہے اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کریں بلکہ بزرگان دین کی عیب شماری وہابیہ ہاہم اشد الی الصراط المستقیم کا ہی حصہ اور جوہری ورثہ ہے جیسا کہ رسالہ ستارہ محمدیہ و ظفر المبین مصنفہ محی الدین نو مسلم لاہوری غیر مقلد کے دیکھنے سے ہمارے معا کا ثبوت کامل ملتا ہے ارباب بصیرت پر بخوبی روشن ہے کہ جس طرح مخالفین اسلام اعنی آریہ - عیسائی وغیرہ اسلام مقدس کی صداقت مٹانے میں سرگرم ہیں۔ اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ بحکم وعدہ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ دین کے اس سلسلہ کو ترقیات روز افزوں سے معزز اور فائز المرام فرماتا ہے۔ ایسا ہی فرقہ غیر مقلدین ائمہ اربعہ علیہم الرحمۃ کی تقلید کو جو اجماع امت سے واجب ہو چکی ہے مشرک و بدعت قرار دیکر شیخ نجد علیہ ما یستحقہ کے مذہب کی اشاعت میں مصروف ہیں اور عوام کالانعام کو دھوکہ دینے کیلئے حنفی مذہب کو جو روز روشن کی طرح آئینہ حقیقت و صداقت کا ثبوت رکھتا ہے قرآن و حدیث کے برخلاف ظاہر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلاں مسئلہ جو فقہ حنفیہ کی کتب مستندہ متداولہ میں مسطور ہے - بخاری شریف کی فلاں حدیث کے مخالف ہے جس کی وجہ سے

له بعض اخبار یہ سمجھتے اس لئے لکھا ہے کہ حضرت سید شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز نے غنیہ میں بدعتیوں کی جو علامات لکھی ہیں وہ اسمیں پائی جاتی ہیں بڑی نشانی یہ ہے الوقیعۃ فی اہل الاثر یعنی اہلحدیث کو برا کہنا جیسی کی دلالت سے معلوم ہو کیا اخبار مذکور سے قلم المحدثین کبھی نہیں چھوٹا - ناقد نو کی طرح بعد زور کے الیوم علی النجدی کی آواز ہو کرتا ہے پھر اسکو بعض دفعہ نہیں سمجھا کہ بات سوء ادب کی ہے یا صحیح ہے کہ توجہ فرو دیکھ کر کیسی شان ہے نہیں نہ معلوم ہو جو سودہ تو بہ صاحب ... میں نزاع کرتا تو اپسیر کو کلام ہوا (ہ)

جو اس وعدے کا ثبوت دینا ہوگا (اہلحدیث)

دیوبند پر ہونے کے قابل ہے۔ اس لئے خاکسار محمد غوث حضرات احناف کثرہم اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ملتمس ہے کہ غیر مقلدین کے دام تزویر میں شکار ہونے سے بکلی اجتناب رکھیں۔ اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے۔ کہ ہمارے علمائے کرام نے جو بخاری شریف کو اصح الکتب فرمایا ہے تغلیباً ہے جیسا کہ باقی کتب حدیث کی نسبت بخاری و مسلم و ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ و نسائی کو صحاح ستہ قرار دیا گیا ہے۔ نہ یہ کہ بخاری شریف کی تمام ہی حدیثیں واجب العمل ہیں چنانچہ اہل فقہ کے گذشتہ نمبروں میں الجرح علی البخاری کی تشریح سے اس مطلب کو وضاحت سے بیان کیا ہے اور اب بخاری شریف اور مسلم شریف کی ایک حدیث کا باہمی تعارض و تخالف تحریر کرتا ہوں اسکو ناظرین انصاف آئین بخاری شریف کی ہر حدیث کو واجب العمل ہونے کا خود ہی فیصلہ کر لیں گے +

بخاری کی جلد ثالث باب العزل میں ہے:۔ حدثنا علی ابن عبداللہ حدثنا سفیان قال عمرو اخبرنی عطاء سمع جابرا رضی اللہ عنہ قال کنا نعزل والقرآن ینزل یعنی صحابہؓ فرماتے ہیں ہم عزل (حد وسطی شرمگاہ سے باہر انزال) کیا کرتے تھے اور قرآن کریم نازل ہوتا تھا۔ مطلب یہ کہ قرآن شریف نے ہمیں اسکی ممانعت کا حکم نہیں دیا اور دوسری حدیث یہ ہے۔ حدثنا عبداللہ عن مالک ابن انس عن الزہری عن ابن محیریز عن ابی سعید الخدری قال اصبنا سبیا فکنا نعزل فسألنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال او انکم لتفعلون قالہا ثلاثا ما من نسمۃ کائنۃ الی یوم القیامۃ الا ہی کائنۃ

خلاصہ کلام وحاصل مرام یہ کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عزل کرنے کی نسبت حضور پر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے استفسار کیا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی وامی) نے ارشاد فرمایا کہ عزل کرنے میں کوئی حرج اور نقصان نہیں اور جو جان قیامت تک ہونیوالی ہے وہ تو ہو کر ہی رہیگی +

اس حدیث کے برخلاف اور معارض یہ وہ روایت جو مسلم شریف میں بین الفاظ موجود ہے:۔ عن جدامۃ بنت وہب قالت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اناس وہو یقول لقد ہممت ان انہی عن الغیلۃ فنظرت فی الروم وفارس فاذا ہم یغیلون اولادہم ولا یضر اولادہم ذالک شیئا ثم سألوہ عن العزل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذالک الوأد الخفی وہو اذا الموءودۃ سئلت۔ یعنی جدامہ بنت وہب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ایک مجمع میں جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک میں حاضر ہوئی۔ اس وقت حضور رحمۃ للعالمین یہ ارشاد فرما رہے تھے میں نے غیلہ یعنی دودھ پلانیوالی عورت سے مجامعت منع کرنیکا ارادہ کیا تھا۔ پھر دیکھا کہ رومی اور فارسی غیلہ کرتے ہیں اور انکی اولاد کو اس سے کچھ ضرر نہیں پہنچتا۔ اسکے بعد خدمت عالیہ میں عزل کی نسبت استفسار پیش ہوا۔ تو حضرت سید الاولین والآخرین رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ عزل کرنا تو بچے کا پوشیدہ زندہ گاڑ دینا ہے جس کے بارہ میں اللہ جلشانہ سورۃ تکویر میں ارشاد فرماتا ہے کہ اذا الموءودۃ سئلت یعنے جب جیتی گاڑی گئی۔ پوچھی جائیگی۔ کہ تو کس جرم کرنے سے ماری گئی +

پس اس تقریر سے ہر شخص جو عقل سلیم اور فہم مستقیم سے اپنے اندر حصہ رکھتا ہو۔ بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ ان دونوں حدیثوں میں سے جو باہمی تعارض و تخالف رکھتی ہیں۔ ایک تو ضرور ہی پایہ اعتبار سے ساقط و خارج ہے۔ بر تقدیر صحت حدیث بخاری کے مسلم شریف کی حدیث غلط اور ساقط الاعتبار ہوگی۔ وکذا بالعکس۔ کیونکہ بخاری شریف کی دونوں حدیثوں سے تو عزل کا صاف اور مبین طور سے فتویٰ ملتا ہے مگر مسلم شریف کی حدیث موخر الذکر میں عزل کی نسبت سخت درجہ کا وعید سنا کر ڈرایا گیا ہے۔ جس سے جواز کی کسی وجہ سے نہیں نکلتی اور ان دونوں حدیثوں میں سے ایک کو ناسخ دوسری کو منسوخ سمجھنا بھی پرلے درجہ کی حماقت اور سفاہت کا ثبوت دینا ہے۔ کیونکہ نسخ کا احتمال زید و عمر کے اقوال سے جو کسی طرح قابل احتجاج و لائق التفات ہی نہیں۔ کیسے ہو سکتا ہے تا وقتیکہ جناب شارع کیطرف سے اس دعوے پر کوئی دلیل قاطع اور حجت ساطع مذکور نہ ہو۔* اور جو حضرات اس نہی کو کراہت تنزیہی پر محمول کرتے ہیں۔ انکی سخت غلطی ہے۔ اس لئے کہ اس صورت میں زندہ لڑکی کو گاڑ دینا بھی مکروہ تنزیہی سمجھا جائیگا۔ وہذا باطل (اہل فقہ ۱۰ مئی)

جواب:۔ شاباش راست گوئی اسی کا نام ہے ایمان دین اور محدثین کی توہین کرنیوالوں کے حق میں آپنے خوب فیصلہ کیا اور حنفی اخبار کے فخر العلماء مولوی عمر کریم صاحب پٹنوی کیا کہتے ہیں اور آپ جیسے اُن کے خوشہ چین کیا رنگ لاتے ہیں بقول ؎ من چہ سیگویم و طنبورہ من چہ گوید +

* رفع یدین کو منسوخ کہتے ہوئے ان الفاظ کو یاد رکھنا۔ (اہلحدیث)

عجیب منطق ہے [illegible]

ahmadimuslim.de

غور سے سُنئے! آپکے مولانا فرماتے ہیں:۔

"امام بخاری کا درجہ بھی فن حدیث میں جماعت محدثین میں کچھ ایسا اعلیٰ نہیں تسلیم کیا گیا حتی کہ صحاح والوں میں سے تو سوائے ترمذی کے اور کسی نے امام بخاری کو اس قابل کبھی نہیں سمجھا کہ ان سے کوئی حدیث روایت کریں۔ بس فن حدیث میں اس سے بڑھ کر اور کیا مرتبہ پست ہو سکتا ہے کہ صحاح والوں میں سے حتی کہ خود امام بخاری کے شاگرد امام مسلم نے تو ان امام بخاری سے کوئی حدیث روایت کرتے نہیں اور نہ انکی شرائط کے پابند ہوئے ہیں (اہل فقہ ۱۹- اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء)

کبھی آپ لوگوں کا محدثین خصوصاً امام المحدثین کی نسبت حسن ظن ہے جو واقعی بقول آپکے الحاد کے درجہ تک پہنچانیوالا ہے کہئے! یہ عبارت امام بخاری کی مدح ہے یا مذمت۔ اگر مدح ہے تو لیجئے ہم ہی آپکی خاطر امام ابوحنیفہ پر بھی دلیل جاری کرتے ہیں کہ ان کا پایۂ فن حدیث میں ایسا تھا کہ صحاح والوں میں سے کسی محدث نے ان سے روایت نہیں لی۔ بلکہ علامہ ابن خلدون کے قول کو دیکھو۔ تو اوبھی انکی نسبت حسن ظن بڑھ جائیگا مگر سر دست ہم اوسکا ذکر نہیں کرتے صرف راس المتعبدین مولوی عبد الحکیم صاحب ہی کی دلیل بطور معارضہ بالقلب پیش کرتے ہیں۔ پھر افسوس ہے کہ آپ ایسے سخت حملے محدثین اور بزرگان دین کی نسبت سنتے ہیں اور خاموشی سے دم بخود ہیں +

شذرہ

اڈیٹر سراج الاخبار پر ہمیں بڑا افسوس ہے کہ وہ ۱۵ اپریل کے پرچہ میں امام بخاری کو محدثین کے سرتاج لکھتا ہے مگر امرتسر کے بدبخت اخبار کی باوجود اس شرارت اور توہین کے تعریف کرتا ہے اور اہلحدیث کو چڑاتا ہے۔ بھائیو! ولا یجرمنکم شنان قوم علی الا تعدلوا اعدلوا ہو اقرب للتقوی۔ شیخ محی الدین مرحوم نے کونسی امام کی توہین نہیں کی بلکہ صرف یہ لکھا ہے کہ فلاں فلاں مسئلہ اونکا حدیث کے خلاف ہے۔ یہ ایک معمولی بات ہے۔ جیسے تم بھی کہا کرتے ہو۔ کہ امام شافعی کا فلاں مسئلہ حدیث کے خلاف ہے۔ امام مالک کا فلاں مسئلہ حدیث کے خلاف ہے مگر یہ کیا غضب ہے۔ کہ پرسنل اٹیک (ذاتی حملہ) کیا جاتا ہے کہ امام بخاری ایسا تھا ویسا تھا۔ سچ تو یہ ہے کہ اگر تم لوگ ایسا نہ کرتے تو حضرت پیران پیر تم لوگوں پر بدبختی اور نیکا فتوی کیوں لگاتے؟

غیر یہ تو تمہاری اس منصفانہ تمہید کے متعلق ہمارا دیباچہ تہا۔ اب سُنئے! اصل مضمون کا جواب۔ مہربان من! برا نہ منائیگا۔ آپ لوگ جو احادیث پر اعتراض کرتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ لوگوں کو یا تو اصول روایت اور اصول روایت سے خبر نہیں یا دانستہ اُن سے اغماض کرتے ہیں کیا اچھا ہو۔ جیسا میں نے آپکو ایک قلمی خط میں لکھا تہا آپ چند روز تک میرے پاس آکر ٹھیریں۔ تو ان سب اعتراضات کو پیش کرکے زبانی جواب سمجھ جائیں۔ آپ لوگ اردو ترجموں سے کام لیتے ہیں مگر یہ نہیں جانتے ؎

نہ ہر کہ آئینہ سازد سکندری داند + نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند

سُنئے! زبان کی بیچ تو اور بات ہے مگر انصاف یہ ہے۔ اور علماء اصول کے ہاں محقق ہے کہ راوی کی روایت حجت ہے۔ درایت یعنے فہم حجت نہیں۔ پھر اس اصول کے مطابق پہلی حدیث جو در اصل جابر کا قول ہے جسے آپ غلطی یا مطلب براری کے لئے حدیث کہتے ہیں۔ اوسکی درایت یعنی فہم الراوی ہے کوئی مرفوع حدیث نہیں۔ اس کی نظیریں آپکے ہاں کثرت سے ہیں جو مدت پر ہدایہ سے کرلیا کرتے ہیں۔ پس وہ حجت شرعی نہیں محض قیاس ہے قیاس بھی فقہی قیاس نہیں کہ اوسکا کوئی مقیس علیہ موجود ہو بلکہ صرف خیال ہی خیال ہے جو بحکم اصول روایت و اصول درایت حجت شرعی نہیں ہے پس اسکا تذکرہ کیجئے دوسری حدیث۔ جس والی کہ آپ جواز عزل کی دلیل بیان کر گئے ہیں حالانکہ وہ منع کی ہے کیا آپ کو اپنی زبان کا محاورہ بھی یاد نہیں ایک شخص اپنے لڑکوں کو تعلیم پاتا ہے تو دوسرا کسے سمجھاتا ہوا کہتا ہے۔ میاں کیوں مارتے ہو جسکی قسمت میں علم ہے خود ہی پڑھ جائیگا۔ تو یہ کلام اس کا مارنے سے منع پر دلالت کرتا ہے یا مارنے کے حکم پر۔ واللہ مجھے خطرہ ہے اگر دوسری شق ہوگی تو تم سے یہ سوال نہ کریں کہ عقل بڑی ہے یا بھینس پس یہ حدیث اور تیسری بھی حدیث جو دونوں عزل کے منع پر دلالت کرتی ہیں ہاں یہ بات بیشک ہے کہ تیسری حدیث میں ممانعت کا شدید لفظوں میں بیان ہے۔ دوسری میں نرم الفاظ سے منع کیا گیا ہے۔ سو اسکی نظیر قرآن مجید میں خود موجود ہے شراب سے ممانعت پہلے نرم لفظوں میں آئی تھی۔ آخر اسکو فعل شیطانی کہکر سب سے زیادہ شدید کردیا۔ سو یہ تعارض نہیں ہوتا بلکہ طریق بیان ہے جو علم معانی کے عالموں سے مخفی نہیں +

ہاں تقلید پر جو اجماع ہوچکا ہے۔ آپ بھی پہلواری کے حسن میاں کیساتھ

ahmadimuslim.de

ملکوہ پیش کیجئے گا ہم بھی چاہتے ہیں۔ کہ اُس اجماع کو دیکھیں کہ کس گاؤں میں ہُوا ہے۔ مگر کہیں وہ اجماع نہ ہو جسکی بابت کسی اہل دل نے کہا ہے ؎

اجماع نہیں یہ بلوۂ اہل عناد ہے ✦ گر ہے تو حق بجانب ابن زیاد ہو

ہم یہ افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ تم ہی آخر اُسی کان کے نمک نکلے جو محلہ کی کسی بڑہیا عورت سے شکر کہا کرتے ہیں کہ اہلحدیث شیخ نجدی کے پیرو (بقول ...) حالانکہ ہم کئی ایک دفعہ بلکہ کرات خود علماء حنفیہ کے اقوال سے ثابت کرچکے ہیں۔ کہ شیخ نجدی خود حنبلی مقلد تہا۔ اس لئے وہ تمہارا بھیرا بھائی تہا۔ ہمارا اُس سے کوئی تعلق نہیں۔ مگر پھر بھی جنکو بے دلیل کہنے کی عادت ہو وہ یہی راگ الاپے جاتے ہیں۔ اور ذرا نہیں شرماتے۔ پھر بڑ ہانکتی ہیں کہ ہمارے جواب نہیں ملتے۔ یہ نہیں جانتے کہ ایسے سوالوں کے جواب دینے سے حضرت سعدی مرحوم منع فرماچکے ہیں ؎

آنکس کہ بقرآن و خبر زو نہ رہی ✦ آنست جوابش کہ جوابش ندہی

آخیر میں ہم پبلک پر یہ امر واضح کرتے ہیں کہ حدیث کو ماننے نہ ماننے میں یہی فرق ہے کہ جو ہمارا اور بدعتی اخبار اور اُن کے نامہ نگاروں کا ہے کہ حدیثوں میں بوجہ تعارض پیدا کرکے سوتیلی ماں کی طرح بیدردی سے بغیر تطبیق دئے درمیان میں چھوڑ جاتے ہیں یہ نہیں کہ اگر اُن کو تعارض معلوم ہُوا تو ہمدردی سے تطبیق دیں یا منسوخ کی کوشش کریں۔ بس یہی فرق ہے۔ جو اہلحدیث کے حدیث ماننے اور بدعتیوں کے نہ ماننے میں ہے غالباً یہ ایسا فرق ہے کہ ہر ایک آدمی اسکو بخوبی سمجھہ سکتا ہے ؛

خدا کی شان فقہ کے کسی مسئلہ میں انکو تعارض معلوم نہیں ہوتا کیوں نہو ؎
لیکن عین السخط تبدی المساویا

مرزا صاحب قادیانی کے متعلق ایک رائے

مکرمی جناب مولوی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ +

مرزا قادیانی کے مقابلہ پر جو کچھ آپ کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسکی جزائے خیر آپکو عطا فرماوے۔ حال ہی میں جو اُس نے بذریعہ مصنوعی دعا کے آپکو ڈرا کر اپنی آئندہ مخالفت سے روکنا چاہا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اسکی ہرگز پرواہ نہ

نہیں کریں گے کیونکہ اُس شخص کا مسلک شریعت محمدیہ کے بالکل برخلاف ہے اور اُس کے دعاوی اور دلائل سب باطل ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس لیچڑ اسکو ضرور شکست ہوگی۔ گو اس کے الفاظ اسکی چالبازی کا پورا پورا ثبوت ملتا ہے۔ مگر پھر بھی عامۂ جہال میں جو اس کے دام میں قابو آچکے ہیں ان کی بڑی وقعت ہو۔ آجتک تو اللہ تعالیٰ نے اس کو کسی میدان میں سرخرو نہیں ہونے دیا۔ اور آئیندہ بھی ایسا یقین ہے۔ کیونکہ کاذب کبھی عزت نہیں پاتا۔ گر آپ ثابت قدم رہیں۔ اور اس کا مقابلہ بڑے زور سے کرتے ہیں۔ مجھے معلوم ہے۔ کہ آپکی تردید کا بڑا بھاری اثر ہوتا ہے اور مرزائیوں کو سخت شاق گذرتا ہے۔ آپ علیحدہ ضمیمہ کی تجویز کو ضرور نافذ کریں اور اسی کا ایک نام اشتہار تمام اخبارات میں شائع کرائیں۔ بہت سی خریداری ہوگی یہ چند کلمات محض آپ کی حوصلہ افزائی کیلئے تحریر ہیں گو مجھے معلوم ہے کہ ان کی کچھہ ضرورت نہ تھی مگر صرف اس خیال سے کہ آپکو عام لوگوں کے خیالات کا اندازہ ہو جاوے کہنا مناسب سمجھا۔ بہر صورت آپ بڑے زور سے اس کا مقابلہ کریں۔ علمائے زمانہ میں اب بجز آپکے کوئی اور اس کیطرف متوجہ نہیں۔ اگر ہو سکے۔ تو ایک انجمن تردید قادیانی قائم کریں۔ اور اس میں مختلف علماء کرام کو مدعو فرماویں۔ یہ امر مرزائیوں کے لئے ایک بھاری مصیبت ہوگا۔ امید کہ بذریعہ اپنے اخبار کے میرے اس خط کا جواب عطا فرماویں گے +

راقم آپکا اخبار پڑہنے والا اور آپکا مؤید +

(ایڈیٹر) کئی وجوہ سے ضمیمہ کی نسبت رسالہ خوب ہے اس لئے اُس کا ارادہ کیا گیا ہے۔ خدا راست لاوے۔ بس آپ ذات خاص کے علاوہ اور احباب کو بھی ترغیب دیں۔ رہا انجمن کا کام اسکی بابت ابھی تک غور نہیں کیا آئندہ انشاء اللہ احباب سے مشورہ کیا جائیگا + مرزا احمد بیگ والی خطوکتابت کلمہ فضل رحمانی اور الہامات مرزا میں ملیگی +

مرزا صاحب ان سوالات کا جواب دیں

سوال (۱) کتاب ازالہ کے صفحہ ۳۰۳ میں لکھا ہے اور اُس آنیوالا کا نام جو احمد رکھا گیا ہو وہ بھی اُس مثیل ہونیکی طرف اشارہ ہو کیونکہ محمد جلالی نام ہے۔ اور احمد جمالی۔ اور احمد اور عیسےٰ اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف یہ اشارہ ہے +

ahmadimuslim.de

ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنی جامع جلال وجمال ہیں۔ لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیشگوئی مجرد احمد جو اپنی اندر حقیقت عیسویہ رکھتا ہو بھی آگیا۔ یعنی یہ پیشگوئی ومبشراً الخ جناب (مرزا صاحب) کے حق میں ہے اور جناب کو ہونے سے پوری ہوئی۔ ترجمہ آیت یہ ہے۔ یعنی حضرت عیسے اپنے حواریوں سے فرماتے ہیں کہ خوشخبری سناتا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئیگا اوسکا نام احمد ہے۔ مگر اس آیت وانجیل سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح اپنے لوگوں کو فرماتے ہیں کہ میرے بعد ایک رسول باحمد نام آئیگا جو کہ تمکو دین کی باتیں سکھلائیگا۔ چنانچہ حضرت محمد احمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم اپنے زمانہ میں پیدا ہوئے اور یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ جیسے جملہ اہل اسلام کو اتفاق ہے مگر جناب اس پیشگوئی کا اپنے وجود مبارک سے تعلق فرماتے ہیں حالانکہ آیت میں لفظاً صاف احمد رسول کا لکھا ہے مگر جناب رسول نہیں ہیں۔ چنانچہ جناب فرماتے ہیں کہ ؎ من نیستم رسول ونیاوردہ ام کتاب۔ اور ایک دوسری جگہ اسی ازالہ کے صفحہ ۳ میں فرماتے ہو کہ قرآن کریم بعد خاتم النبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا۔ پس جبکہ خود جناب اس بات کو قائل ہیں کہ ہم رسول نہیں تو پھر اس پیشگوئی کو کسطرح اپنے متعلق فرماتے ہیں +

دوئم یہ جو جناب نے لکھا ہے کہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی گویا جناب کا مطلب ہے کہ ہمارے پیغمبر کے دو نام محمد واحمد تھے۔ محمد جلالی جسکی صفتیں اُن کے زمانہ میں پوری ہوگئی ہیں اور احمد جمالی اوسکی صفتیں پورا کرنے کیلئے خداوند نے ہمکو پیدا کیا ہے۔ فقط یہ تاویل وسمجھ جناب کی درست نہیں۔ اگرچہ جناب نے بروئے قاعدہ ابجد وجفر محمد نام کو جلالی قرار دیا ہے۔ مگر ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حلم۔ خلق۔ سخاوت۔ مروت۔ غریبی فروتنی عادات پوشاک خوراک وغیرہ کا حال جناب کو خود بھی معلوم ہوگا۔ اور احادیث بتلا رہی ہیں۔ کہ اونہیں کوئی جلال نہیں تھا۔ اگر آپ یہ کہیں کہ اونہوں نے جہاد کئے تو عالیجاہ وہ پہلے کفار کی طرف سے اونپر ظلم وتعدی شروع ہوا پھر اُن کو بموجب حکم ایزدی اپنی جان کا بچانا اور دین کا پھیلانا ضروری تھا ورنہ انہوں نے اپنا کوئی جلال کسی پر ظاہر نہیں کیا۔ وہ ایک سیدھے سادھے اُمّی نبی تھے +

سوئم جناب کا یہ مطلب ہے کہ احمد جمالی نام ہے یعنی جسکی صفتیں ہماری معرفت پوری ہوں۔ سو یہ بھی غلط ہے احمد نام میں چار حرف الف۔ ح۔ م۔ د ہیں۔ جن کے آ۔ م آتشی ہیں اور ح۔ د آبی۔ یعنی احمد نام میں عنصر آتش وآب برابر ہے۔ تو ہم اس نام کو کبھی جمالی قرار نہیں دے سکتے بالفرض جمالی ہی سہی تو ہمارے نبی تو خود جمالی صفتوں کا مجموعہ تھے۔ اونہوں نے کوئی بات باقی نہیں چھوڑی تھی۔ جو کہ اب جناب کے ہونے سے پوری ہوئی ہو +

علاوہ انہیں یہ مسئلہ مشہور ہے کہ ایک کافر عورت آنحضرت پر ہر روز صبح کو کھاد کوڑا پھینکا کرتی تھی اور آنحضرت بالکل اُس بوڑھی کی اس کمینہ حرکت سے کوئی غصہ ظاہر نہیں کیا کرتے تھے۔ اور خاموشی سے مسجد میں جاکر غسل وتبدیلی لباس نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ المختصر وہ عورت اس کریمانہ خلق کا عاشق ہو کر مع عیال واطفال مسلمان ہوگئی۔ اگر خدانخواستہ کوئی ہندو عورت اسیطرح قصداً جناب پر ایک روز کھاد کوڑا پھینکتے تو امید کہ جناب تمام جائداد کی قیمت لگا کر فوراً ہتک عزت کی نالش کر دیتے +

ایک جگہ خداوند کریم قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ کہ آج کے دن میں نے تیرے دین کو کمل کر دیا۔ یعنی اب کوئی تکمیل وغیرہ تیرے دین کی باقی نہیں رہی دین تکمیل کو پہنچ گیا ہے۔ پھر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ باوجود اس آیت کے نازل ہونے کونسی تکمیل حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی باقی تھی جو اب جناب کے ذریعہ پوری ہوئی ہو۔

سوال (۲) میں نے جناب کے مریدوں سے سنا ہے کہ جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز ہیں۔ اور اخبار الحکم میں دیکھا ہے کہ جناب بروز ہیں۔ چنانچہ الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۶ء میں ایک مرید جناب کا لکھتا ہے کہ اس زمانہ میں حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم نے خدمت اقدس مرزا صاحب میں بروز کیا ہے۔ لفظ بروز کے معنے ہیں ظاہر ہونا باہر نکلنا۔ پس مطلب یہ ہوا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اب جناب کے جسم میں ظاہر ہوئے ہیں یعنی اونہوں نے نیا جنم لیا ہے۔ روح وہی ہے اور جسم ملکر مرزا غلام احمد صاحب بنے مگر یہ بالکل تناسخ بن گیا۔ لیکن جناب تناسخ کے قائل نہیں بلکہ مسلمان اور مسلمانوں کے امام کہلاتے ہیں اور نہ ہی حضرت آدم سے لیکر آج تک کبھی یہ بروزی مسئلہ سنا گیا ہے کہ فلاں ولی یا نبی نے فلاں شخص کے جسم میں بروز کیا ہے +

(نوٹ) جناب مرزا صاحب براہ مہربانی ان سوالات کو جواب الہدیث میں درج فرما کر جلدی مشکور کریں۔

راقم یکے از خاکپایان اہلحدیث

پیارے نبی کے پیارے حالات: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات متبرکہ۔ قیمت حصہ اول ۸؎ حصہ دوم ۸؎۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

مفقود الخبر

کی بیوی کے متعلق سراج الاخبار جہلم کا جواب ۲۶ اپریل کے اہلحدیث میں نکلنا شروع ہوا تھا۔ مگر بوجہ دیگر ضروری مضامین کے معرض التوا میں آ گیا چونکہ اہلحدیث بحکم یک انار و صد بیمار کئی ایک دہندوں کو لئے ہوئے ہے اس لئے بہت سے مضامین ملتوی رہجاتے ہیں۔ اسی لئے مدت سے یہ تجویز در پیش ہے کہ اخبار کو اپنی ضرورتوں کے مطابق کامل بنایا جاوے۔ مگر ہمارے احباب ہمکو اسی امر کی اجازت نہیں دیتے۔ کیونکہ وہ اپنے پیارے اہلحدیث کی ترقی کے لئے دل سے کوشاں نہیں ہوتے۔ کہنے سننے سے کوئی صاحب متوجہ ہوا۔ تو جو نہی ایک آدھ خریدار بنایا۔ بس کوشش کی حد ہو گئی حالانکہ ایسے قومی کاموں کی حد کبھی ہوتی ہی نہیں بلکہ بحکم حدیث شریف احب الاعمال الی اللہ ادومہا (جو کام ہمیشہ کیا جائے وہی خدا کو بہت پیارا ہے) دوام کوشش چاہئے۔

سچ تو یہ ہے کہ اہلحدیث اپنے مخالفوں کے جوابات دینے سے کسی طرح عاجز نہیں ہاں عاجز ہے تو ایک بات میں کہ بلا وجہ جھوٹ سے کام لیتے ہیں۔ ۲۶ اپریل کے پرچہ میں ہمنے ایک جھوٹ سراج الاخبار کا لکھا تھا کہ اس نے لکھا ہے کہ جماعت اہلحدیث نے اڈیٹر اہلحدیث کو اپنی جماعت سے خارج کر دیا جسکے جواب میں لکھا گیا تھا۔ کہ اصل واقع یوں ہے کہ بعض علماء نے مخالفت کی تھی۔ جب جوابات ہوتے ہوتے آرہ میں منصف مقرر ہوئے۔ جنہوں نے مخالف علماء کے فتویٰ کو غلط قرار دیا۔ اس پر اڈیٹر سراج الاخبار بجائے نادم ہونے کے ایک اور جھوٹ بولنے کا مرتکب ہوا لکھتا ہے کہ جب آپ محض اونکی خاطر آریوں کے مقابلہ کیلئے صدہا کوس کے سفر کی تکلیف اٹھا کر آرہ جاتے ہیں تو کیا وہ ایسے ناحق شناس تھے کہ ایسے مصیبت کے وقت میں آپکی مدد نہ کرتے (۱۲ مئی) حالانکہ آرہ میں آریوں سے کبھی مباحثہ یا مقابلہ نہیں ہوا۔ اور نہ کبھی علما آرہ نے مجھے کسی اور مقام پر آریوں کے مقابلہ کے لئے بلایا ہے اور نہ انکو ضرورت ہے۔ کیونکہ علماء آرہ میں ایک ایسا شیر ببر ہے۔ جس نے مرشد آباد کے مناظرہ میں مسئلہ تقلید میں نمایاں فتح حاصل کی تھی۔ بتلائیے ہم ایسی دروغگوئی کا کیونکر مقابلہ کر سکتے ہیں ہر حال ہمنے مسئلہ کا جواب دینا ہے۔ نمبر ۲۶۔ اپریل کے پرچہ میں جو سراج الاخبار کا دعویٰ اور دلیل اول مع جواب لکھا تھا۔ ناظرین کے استحضار مضمون کے لئے دعویٰ اونکا مکرر لکھا جاتا ہے۔

اخبار مذکور میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ جس عورت کا خاوند گم ہو جاوے وہ نوّے سال تک یا اپنے خاوند کے ہم عمروں کی موت تک انتظار کرکے اس کے بعد اسکو نکاح ثانی کرنے کی اجازت ہے اس دعوےٰ پر جو پہلی دلیل لائے تھے اُس کا جواب تو ۲۶۔ اپریل کے پرچہ میں دیا گیا۔ آج دوسری دلیل مع جواب درج ذیل ہے

"دارقطنی نے اپنی سنن کے باب امراۃ المفقود میں حضرت مغیرہ بن شعبہ سے اس طرح روایت کی ہے۔ اخبرنا احمد بن محمد بن زیاد اخبرنا محمد بن الفضل بن جابر اخبرنا صالح بن مالک اخبرنا سوار بن مصعب اخبرنا محمد بن شرحبیل الہمدانی عن مغیرۃ بن شعبۃ قال قال رسول اللہ امراۃ المفقود امراتہ حتی یاتیہا الخبر

یعنی مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ مفقود کی عورت اسی کی عورت ہے۔ یہاں تک کہ اُس مدت کو اسکی خبر پہنچے"

جواب:۔ اس حدیث پر محدثانہ طریق سے جو کلام ہے وہ تو آگے آتا ہے مگر مہربان من یہ تو فرمائیے کہ یہ حدیث آپ کے مذہب کی تائید کرتی ہے یا تردید۔ آپکا مذہب اسی لئے ہم نے مکرر لکھدیا ہے۔ کہ نوّے سال یا خاوند کے ہم عمروں کے انتقال کے بعد نکاح ثانی کر لے۔ مگر اس حدیث میں کوئی حد نہیں کہ کتنی مدت گذر جائے۔ جبتک اُسکو مرنے کی خبر اُس کو نہ پہنچے کیونکہ حتی غایت ہے پہلے ربط کی جو جملہ سابقہ میں ہے اور ظاہر ہے کہ غایت مغیا سے خارج ہے۔ پس معنے حدیث کے صاف ہیں۔ کہ جب تک خاوند کے مرنے کی خبر نہ آوے بیٹھی رہے جب مرنے کی خبر آئے تو نکاح ثانی کرے نہ تو نوّے سال کی حد ہے نہ سو سال کی پس یہ حدیث بیان آپکے مذہب کی تردید کرتی ہے نہ کہ تائید اڈیٹر صاحب! اس برتے پہ تتا پانی؟ آپ لوگ ہمیشہ علماء اہلحدیث کو عموماً اور خاکسار کو خصوصاً بے علم۔ جاہل۔ بے خبر۔ ترجمہ خواں وغیرہ وغیرہ القاب سے یاد کیا کرتے ہیں۔ اور اپنا یہ حال ہے کہ دعویٰ اور دلیل میں تقریب تام کی خبر نہیں اھ۔

ابھی دلربائی کے انداز سیکھو ٭ کہ آساں نہیں دل لبھانا کسیکا

اس حدیث پر محدثانہ کلام جو ہے وہ اڈیٹر سراج الاخبار خود ہی نقل کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

"اگرچہ بعض محدثین نے اس حدیث کے راویوں پر جرح کرکے اس کو ضعیف کہا ہے۔ چنانچہ دارقطنی کے حاشیہ تعلیق المغنی کے صفحہ ۴۸۴

جواب

خریدار نمبر ۹۲ کی خدمہ
سلام عرض ہے کہ ...
مطبع فاروقی دہلی ...
مطبع مطلع العلوم ...
طبع ہوئی ہیں د...
کریں اور جب ...
نہوں تو مجھے لکھ ...
ان کے حوالہ کرد ...
اپنے سے زیادہ ...
جب وہ مجھے خط ...
ڈاکٹر جلال الد...

اہل حدیث کا مذہب ... اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۴ مئی ۱۹۰۷ء

ahmadimuslim.de

میں اڈیٹر اہل حدیث کے پیر بھائی مولوی ابوالطیب محمد شمس الحق صاحب عظیم آبادی نے لکھا ہے ۔ "قال ابن ابی حاتم فی کتاب العلل سئلت ابی عن هذا الحدیث قال هذا الحدیث منکر و محمد بن شرحبیل متروک الحدیث یروی عن المغیرة بن شعبة مناکر و اباطیل ۔ انتهی و اعله ایضا عبدالحق بمحمد بن شرحبیل و قال انه متروک و قال ابن القطان فی کتابه وسوار بن مصعب اشهر فی المتروکین منه و دونه صالح بن مالک ولا یعرف و دونه محمد بن الفضل ولا یعرف حاله انتهی"۔

جواب :۔ یہ اعتراض جسکو آپنے علامہ عظیم آبادی کی طرف منسوب کیا ہے دراصل حافظ زیلعی کا ہے ۔ جو آپ لوگوں کے خیال میں حنفی ہونیکی وجہ سے نہائت ہی اعلیٰ پایہ کے محدث اور حافظ حدیث ہیں ۔ محدث عظیم آبادی کا نام لینے سے شائد آپکی غرض یہ ہوگی ۔ کہ اس اعتراض کا وزن کم ہو جاوے ۔ شائد آپکو معلوم نہیں کہ زیلعی طبع ہو کر ملک میں شائع ہو چکی ہے مختصر اس اعتراض کا مطلب یہ ہے کہ حدیث مذکور کے راوی غلط گو ہیں غلط احادیث نقل کرنے کی وجہ سے روایت کے سلسلہ سے متروک ہو چکے ہیں ۔ اڈیٹر صاحب اس سوال کا جواب دیتے ہیں :۔

"سو یہ جرح اس حدیث کے راویوں پر وجوہ ذیل سے بالکل مخدوش ہے ۔ (۱) اگر اس حدیث کے راوی ایسے ہی مجروح اور غیر مشہور ہوتے جیسے کہ ابی حاتم اور عبدالحق اور ابن قطان نے بیان کیا ہے ۔ تو دارقطنی جو اس حدیث کا ان سے مخرج ہے اپنی عادت کے موافق ان کی نسبت کچھ نہ کچھ علت تو ضرور ہی بیان کر دیتا خصوصاً جبکہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث سے اپنا مذہب اخذ کیا تھا کیونکہ دارقطنی امام صاحب کے حق میں سخت متعصب شخص تھا جیسا کہ محققین نے اسکی تصریح کر دی ہے ۔ پس جب دارقطنی جو اس حدیث کا مخرج ہے اُس کے راویوں سے بالکل ساکت ہے ۔ تو بحکم اہل البیت ادری بما فیه یہ حدیث اوسکے نزدیک عیب سے مبرا ہے"۔

جواب :۔ آپ کے اس جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ دارقطنی نے چونکہ اسپر اعتراض نہیں کیا ۔ اسلئے دیگر محدثین کا اعتراض کرنا فضول ہے یہ خوب یہ بھی کوئی اصول ہے ہم حیران ہیں کہ ہمارے بھائی اہلحدیث کے مقابلہ پر کیسی کیسی حرکات مذبوحی کیا کرتے ہیں ۔ امام بخاری جیسا محدث ملتزم الصحت جسکا التزام ہی یہ ہو کہ حدیث صحیح ۔ صحیح بھی اعلیٰ درجہ کی صحیح کے سوا کوئی حدیث نہ لاؤنگا ۔ اوسکی احادیث پر تو یہ لوگ الجرح علی البخاری کے نعرے بلند کرتے ہیں ۔ اور آئے دن امام بخاری کی احادیث کی تنقید (چھوٹا منہہ بڑی بات) کرتے کراتے امام ممدوح کی ذات خاص تک جرح سے باز نہیں آتے ۔ مگر اپنے مطلب کی جب کہتے ہیں ۔ تو دارقطنی جیسے غیر ملتزم الصحت کے سکوت کو بھی اوسکی تصحیح بلکہ دوسرے محدثین کی جرح سے بھی اعلیٰ ماننے کو طیار ہو جاتے ہیں یا للعجب و ضیعت الادب پھر لطف یہ کہ ائمہ دین کو بھی اپنے پر قیاس کرتے ہیں ۔ کہ دارقطنی کو امام ابو حنیفہ سے چونکہ عداوت تھی تو کیوں اُس نے اس حدیث پر جرح نہ کی ۔ واہ سبحان اللہ کیا ہی نئی منطق ہے اور کس کس جگہ امام دارقطنی نے جرح کی ہے ۔ دارقطنی کو کس نے ملتزم الصحت کہا ہے ۔ بھائی صاحب آپ جو چاہیں لکھیں ۔ مگر براہ مہربانی باقاعدہ لکھا کریں ۔ اور یہ سوچ کر لکھا کریں ۔ کہ اڈیٹر اہلحدیث کسی حکاک کا ہی کھاتہ لکھتا ایڈیٹر نہیں ۔ بلکہ عمر کا ایک اچھا حصہ تحصیل علم اور درس تدریس میں صرف کر چکا ہے" سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں ۔ کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

دوسرا جواب آپ یوں دیتے ہیں :۔ کہ

"کسی حدیث کو منکر یا راوی کو متروک الحدیث کہدینا مجمل اور مبہم جرح ہے ۔ جو فقہاء اور محدثین کے نزدیک بالاتفاق غیر مقبول ہے چنانچہ مولوی عبدالحی صاحب اپنے رسالہ الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل کے صفحہ ۱۰ میں لکھتے ہیں :۔

وفی کشف الاسرار شرح اصول البزدوی اما الطعن من ائمة الحدیث فلا یقبل مجملا ای مبهما بان یقول هذا الحدیث غیر ثابت او منکر او فلان متروک الحدیث او ذاهب الحدیث او مجروح او لیس بعدل من غیر ان یذکر سبب الطعن وهو مذهب عامة الفقهاء والمحدثین انتهی + ابو حاتم متوفی ۲۷۷ھ ہجری اور عبدالحق متوفی ۵۸۱ھ اور ابن قطان متوفی ۶۲۸ھ ہجری ان جارحین متشددین و متعنتین میں سے ہیں جنکی توثیق تو معتبر ہے اور جرح غیر معتبر مانی گئی ہے مگر جبکہ کوئی منصف مزاج شخص بھی اُن کے موافق ہو ۔ چنانچہ رسالہ مذکورہ بالا کے صفحہ ۱۰ میں مسطور ہے ومنها ان یکون الجارح من المتعنتین المشددین فان هناک جمعا من ائمة الجرح والتعدیل لهم تشدد فی

تفتیش نمبر ۳ اردو حصہ چہارم جلد [illegible]

ھذا الباب فیجرحون الراوی بادنی جرح ویطلقون علیہ مالا ینبغی اطلاقہ عند اولی الالباب فمثل ھذا الجارح توثیقہ معتبر وجرحہ لایعتبر الا اذا وافقہ غیرہ ممن ینصف ویعتبر فمنہم ابو حاتم والنسائی وابن معین وابن القطان ویحیی القطان و ابن حبان وغیرھم فانھم معروفون بالاسراف فی الجرح والتعنت فیہ فلیتثبت العاقل فی الرواۃ الذین تفردوا بجرحہ ولیتفکر فیہ انتہی اور امام ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ جلد چہارم کے صفحہ ۱۹۹ میں ابن قطان کے ترجمہ میں عبد الحق کی نسبت یوں لکھا ہے۔ طالعت کتابہ المسمی بالوہم والایہام الذی وضعہ علی الاحکام الکبری لعبد الحق یدل علی حفظہ وقوۃ فہمہ لکنہ تعنت فی احوال الرجال انتہی ؎

جواب:۔ اس سارے مضمون کا جواب یہ ہے۔ کہ یہ اصول اُس صورت میں ہے جب ایسے جارحین کے مقابلہ پر کوئی معدل ہو۔ تو غور کیا جاویگا کہ ان جارحین کی جرح تعصب سے تو نہیں۔ یہ نہیں کہ ان کا اعتبار ہی نہیں سمجھا جائیگا۔ اگر یہ امام جارحین ایسے ہی ہوتے تو حافظ زیلعی جیسے حنفی محدث کیوں ان جرحوں پر اعتبار کرکے حدیث مذکور کو غلط قرار دیتے۔ بس اقبال اکو جبر بہلا صاحب اسکی کیا وجہ کہ ان اماموں کی جرح کو تو آپنے متعصب اور متشدد کہکر ٹلانا چاہا۔ مگر دار قطنی بھی تو متشددین میں سے ہے پھر کیا وجہ کہ اوسکی تنقید احادیث کو لیکر آپ اور آپکے بھائی بند الجرح علی البخاری کے آوازے کستے ہیں۔ سچ ہے ؎

صم اذا سمعوا خیراً ذکرت بہ ✤ وان ذکرت بشر عندھم اذنوا

تیسرا جواب آپ اس اعتراض کا یہ دیتے ہیں ا۔
"چونکہ محمد بن فضل اور صالح بن مالک بلکہ سوار بن مصعب متوفی ۱۹۰ھ سے پہلے ہی اس حدیث سے امام ابو حنیفہؒ اپنا مذہب اخذ کر چکے ہیں اور امام شافعی اور اُن کے ہم مذہب اور دیگر علماء کا بھی اس حدیث پر عمل ہوا ہے۔ اسلئے یہ امر اس حدیث کی صحت کی ایسی کامل دلیل ہے جو ان متاخر راویوں کے مجروح ہونے سے اس حدیث کو ضعیف نہیں ہونے دیتا۔ رہی محمد بن شرحبیل کی جرح سو وہ مجمل جرح اسکو کچھ ضرر نہیں پہونچا سکتی چنانچہ حافظ جلال الدین سیوطی

نے اپنے رسالہ تعقبات کے صفحہ ۱۴ میں لکھا ہے۔ وقد صرح غیر واحد بان من دلیل صحۃ الحدیث قول اہل العلم بہ وان لم یکن لہ اسناد یعتمد علی مثلہ۔ انتہی اور شامی کے جلد ۳ صفحہ ۴ میں ہے:۔ المجتہد اذا استدل بحدیث کان تصحیحا لہ ؎

جواب:۔ بہائی صاحب جس سند سے آپ نے یہ حدیث نقل کی ہے۔ اس سند کا حال تو آپکو معلوم ہو چکا۔ اُس میں امام ابو حنیفہ کا نام بھی نہیں اس کے سوا اگر کوئی اور سند آپ کے پاس ہے تو وہ پیش کیجئے اوس کی تنقید بھی کیجائیگی حافظ زیلعی نے جسکو آپ لوگ فخریہ حنفی کہا کرتے ہیں اس حدیث کو بجمیع طرقہ ضعیف ناقابل العمل قرار دیا ہے۔ آپ امام ابو حنیفہ صاحب کا *نام خواہ مخواہ بیچ میں لاتے ہیں حالانکہ نہ اونکا اس سند میں نام ہے۔ نہ نشان۔ نہ یہ ثبوت ہے کہ امام ابو حنیفہ نے اس حدیث سے استدلال کیا۔ نہ اونکی کوئی کتاب ہے۔ نہ ذکر ہے تعجب ہے کہ آپ لوگ ٹٹی کی آڑ میں شکار کھیلتے ہیں۔ کیا ثبوت ہے۔ کہ امام صاحب نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔ جبکہ بقول علامہ شبلی وغیرہ اونکی کوئی کتاب ہی دنیا میں نہیں۔ تو پھر کس طرح سے تم لوگوں کو زیبا ہے کہ اونکی طرف وہ باتیں نسبت کریں جو متاخرین کی ایجاد ہیں۔

ہاں شامی کا اصول بھی خوب ہے۔ کیوں صاحب شامی کون تھے۔ کس فن کے امام تھے؟ حدیث خصوصاً اصول حدیث میں انکا کلام کہا تک سند ہے۔ افسوس۔ پھر تعجب ہے کہ آپکو اتنی بھی خبر نہیں یا تجاہل کرتے ہیں کہ حدیث عبادہ سے امام شافعی جیسا مجتہد فاتحہ خلف الامام کے وجوب پر استدلال کرے مگر حنفی آجتک اس حدیث کو ضعیف کہتے جائیں یا للعجب وضیعۃ الادب (باقی باقی)

*امام صاحب [illegible]

میری علالت

اس ہفتہ میں درد بازو کی وجہ سے میں کام نہیں کر سکا۔ گو معمولی ریح کا درد تھا مگر نہایت سخت بیتاب کر دینے والا کہ کسی کروٹ آرام نہ تھا۔ اس لئے جن احباب کے خطوط یا کسی استفسار کے جوابات نہ پہنچے ہوں۔ معذور تصور فرماویں العذر عند کرام الناس مقبول۔ اسی سبب سے اس دفعہ فتوی بھی نہیں لکھے گئے ✤

(ابو الوفاء)

اورنگ زیب ۔ کرزن اور لارڈ منٹو

ناظرین ان تینوں نام آوروں کو ایک جا دیکھکر حیران ہونگے کہ یہ کیسا بے جوڑ تعلق ہے۔ لیکن بعد غور معلوم ہوگا۔ کہ شاعروں کے کلام میں زلف اور خط و خال کے ملاپ سے زیادہ ان تین نام آوروں کا ملاپ ہے۔ ہمارے ہندو بھائی عموماً اور آریہ مستر خصوصاً اورنگ زیب کو خوب جانتے ہیں۔ نہ صرف جانتے ہیں بلکہ بدنام کیا کرتے ہیں کہ وہ بڑا متعصب اور بڑا ظالم تھا اوسکی تمام عمر کے واقعات میں لے دیکر مرہٹوں اور سکھوں کی لڑائیاں ملتی ہیں۔ جنکی تفصیل سُنکر ہر ایک دانا (خواہ مُسلمان ہو یا ہندو) اورنگ زیب کو حق بجانب سمجھیگا۔ مرہٹوں سے تو جو کچھہ کیا گیا اوسکی وجہ یہ تھی۔ کہ مرہٹوں ہی کی وجہ سے اورنگ زیب کبھی آرام کی نیند نہیں سویا تھا۔ سیواجی کتنی ایک دفعہ اُسکے قابو میں آیا۔ مگر اُس رحمدل بادشاہ نے معمولی وظیفہ دیکر زندہ چھوڑ دیا۔ لیکن سیواجی اپنی کارروائی سے باز نہ آیا۔ ہمیشہ بغاوت کے مقابلے اور بڑی بڑی جنگیں ہوتی تھیں۔ سکھوں نے بھی بغاوت کا جھنڈا بلند کیا۔ آخر کار اورنگ زیب کو فوجی کارروائی کرنی پڑی یہ توجیہہ یا جواب مسلمانوں کا ہمارے ہندو بھائیوں کو پسند نہ آتا تھا اور ہمیشہ اورنگ زیب کو کوستے تھے۔ مگر لارڈ کرزن کی حکومت نے اورنگ زیب کو ہندوؤں سے کسیقدر بھلا دیا تھا۔ اور لارڈ کرزن کو انکی زبانوں کا ورد بنا یا تھا۔ گو ہمارے خیال میں جیسا اورنگ زیب ان کی زبانوں پر مظلوم تھا۔ لارڈ کرزن بھی کسیقدر ایسا ہی تھا۔ مگر خدا کی شان جونہی لارڈ کرزن گیا اور لارڈ منٹو والسرائے ہو کر آیا۔ تو ہندوؤں نے اُن دونوں پہلے حکمرانوں کو چھوڑ کر اسی کا ورد وظیفہ شروع کر دیا۔ کیونکہ لارڈ منٹو ہی کے زمانہ میں ہندوؤں کے پولیٹیکل لیڈر جلاوطن ہوئے۔ سزائیں ملیں۔ آخر کار یہ سرکلر جاری ہوا کہ کوئی پبلک جلسہ بغیر منظوری افسر پولیس کے نہ ہونے پائے۔ اب ہم اپنے ہندو بھائیوں سے عموماً اور آریہ بھائیوں سے خصوصاً پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ تمہارے اتنے سے ایجیٹیشن (شورش) پر جو لارڈ منٹو نے یہ سرکلر دیدیا۔ اور تمہارے بڑے بڑے لیڈر پکڑ کر جیلخانہ میں بھیجدئے اور بعض کو جلاوطن کر دیا۔ اگر یہ شورش اُس حد تک پہنچی ہوتی جو اورنگ زیب کے زمانہ میں مرہٹوں اور سکھوں نے پہنچائی تھی۔ تو سچ کہنا اور دہرم سے کہنا لارڈ منٹو تمہارے ساتھہ کیا برتاؤ کرتا اور اگر اتنی سی شورش اورنگ زیب کے زمانہ میں ہوتی ہوتی اور تم بے ہتھیار محض سادہ جسم ہوتے تو اورنگ زیب تمہاری طرف کبھی خیال بھی کرتا؟

اس مقابلہ سے ہماری غرض یہ نہیں کہ لارڈ منٹو نے جو کچھہ کیا ہے مناسب یا نامناسب کیا ہے۔ اور اگر ہم نامناسب کہیں بھی تو کیا فائدہ ؎

رموز مملکت خویش خسرواں دانند

اس لئے ہماری یہ غرض نہیں کو بلکہ غرض یہ ہے کہ اورنگ زیب نے جو کچھہ کیا تھا۔ وہ ضرورت کے لحاظ سے بہت کم کیا تھا اور نرم کیا تھا کیا عجب کہ خدا نے مرحوم اورنگ زیب کی روح سے ان بدگوئیوں کو ہٹانے کے لئے یہ سب کچھہ کرایا ہو۔

سماجی مترو! یاد رکھنا ؎

الاماں ہوگا فرشتوں کی زباں پر جاری ۔ گر اسیطرح رہا ماتم شیون اپنا

ضرورت

اخبار وکیل کے جو ہائی ویکلی ہے اور جسے آئندہ نئی صورت میں وسیع پیمانے پر چلانے کا ارادہ ہے مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے:۔

۱۔ **چیف ایڈیٹر**:۔ جسے زمانہ حال کے انگریزی اور ہندوستانی پالٹکس سے کامل واقفیت ہو۔ اردو اخبار نویسی کا اعلیٰ تجربہ رکھتا ہو۔ اور جس نے بلحاظ زمانہ حال و مستقبل ہندوستان کے مسلمانوں کی حالت کا ان کی قومی بہتری اور پولیٹیکل بہبودی کی نظر سے نہایت غور و تعمق سے مطالعہ کیا ہو۔ گریجوایٹ کو ترجیح دی جائیگی تنخواہ سو روپے سے دو سو روپے ماہوار تک

۲۔ **سب ایڈیٹر**:۔ جسے عمدہ اخباری تجربہ ہو۔ انگریزی اور عربی کی قابلیت ہو۔ ترجمہ میں اچھی مہارت ہو۔ تنخواہ پچاس روپے ماہوار سے حسب تجربہ سو روپے تک

۳۔ **مینیجر** جسے پریس اور دفتر کے کام اور انگریزی حساب کتاب سے بخوبی واقفیت ہو۔ تنخواہ چالیس سے ساٹھہ روپے ماہوار۔

درخواستیں سیکرٹری مینجنگ کمیٹی وکیل اخبار امرتسر کے نام آنی چاہئیں

مرقع قادیانی

ماہ جون کے شروع میں نکلیگا انشاء اللہ اہلحدیث کو ناظرین جو قادیانی مباحث سے دلچسپی رکھتے ہیں اپنی اپنی درخواستیں بہت جلد بھیجکر مشکور فرماویں مرقع کے دیکھنے سے ناظرین

ahmadimuslim.de

دیکھ لینگے۔ کہ واقعی مرجع ہے اور قادیانی پول کو کھول لینے میں بفضلہ تعالیٰ کہاں تک آپکے دسترس ہے۔ یہ بھی ثابت ہو جائیگا۔ کہ قادیانی کرشن کا اپنی اشتہار میں چیخنا اور آہ و بکا کرنا بے وجہ نہ تہا۔ بلکہ اسکی بنا یہ تھی ؎

نازک خیالیاں میری توڑیں عدو کا دل ✦ میں وہ بلا ہوں شیشہ سے پتھر کو توڑ دوں

ذرا میری بھی سنئو

نالہ بلبل شیدا تو سنا ہنس ہنس کر
اب جگر تھام کے بیٹھو میری باری آئی

۲۳ مئی کے پرچہ اہلحدیث میں مولانا شاہ حسن صاحب کی تحریر الفاظ میری نظر سے گذری ماشاء اللہ کیا تحریر تھی۔ معلوم ہوتا ہے شاہ صاحب نے اپنے آپکے گذر کرجی کھولکر خوب اچھی طرح خامہ فرسائی کی ہے۔

آپ لکھتے ہیں کہ میں عشق محمدی میں سرشار اور بکاو دیوانہ مشہور ہوں اگر آپ حقیقت میں حسب تحریر دیوانہ ہیں تو الیموں کی شنوائی نہیں رفع القلم عن ثلاث الخ۔ اور اگر آپ کی عقل ٹھکانے ہے تو آپکا اپنی کو محب کہنا بیجا ہے کیونکہ ایسے برگزیدہ محبوبہ کی اولاد کا ذکر ہر کس و ناکس کے مکان میں ڈھائی روپیہ یا سوا روپیہ کی اجرت پر کبھی بیان محبت کا اقتضا نہیں بلکہ جہنم لینے شکم پروری کا ڈھنگ ہے۔

میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ اس فعل کے مرتکب آپ جن صحابہ کرام کے خادم اور فقہا کے مشکور ہیں۔ ہوئے تھے یا نہیں۔ اگر یہ حضرات بھی مرتکب تھے۔ تو اسکی کوئی دلیل عنایت کیجئے۔ اور اگر مرتکب نہ تھے تو آپ اس مولود کو کس کے گھر سے نکلا لائے۔ آپ کی تابعی قدر و منزلت کتاب ہدایہ میں بھی تو کہیں نہیں لکھا ہے۔ اس کے حواشی بھی اس سے خالی ہیں۔ ہاں کوئی حدیث اسکی تو آپ کو یہاں لگیگی۔ اصحاب کے سامنے مذہب ہی نہیں۔

اور اصحاب کو چھوڑئیے۔ خلفائے کرام سے تو آپ ضرور واقف ہیں اور انکو بھی اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ آپ سے کہیں زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اور پاک محبت ان کے دلوں میں تھی یہ حضرات آپ سے کہیں زیادہ تابع زبان اور قدم بقدم چلنے والے تھے۔ وقت پر جان کو جان اور مال کو مال نہیں سمجھتے تھے۔ اشارہ پاتے ہی کیسا ہی امر مہم کیوں نہ ہو۔ اس کے بجا لانے میں ہمت و مضبوطی ہو جاتے تھے۔ نیکی کرنے پر تو ایسے حریص تھے۔ کہ ادنیٰ سے ادنیٰ کام جسمیں ایک سا نیکی کے ثواب کی امید ہوتی تھی۔ فوراً کرلیتے اور کراتے تھے۔ پھر ان لوگوں نے (رضوان اللہ علیہم اجمعین) مولود شریف کرنا کیوں نہیں آپ ثواب عظیم بلکہ اسکو ذریعہ نجات سمجھتے ہیں۔ کیوں نہیں کیا۔

انکو چھوڑئیے شاید یہ حضرات نعوذ باللہ غلطی پر ہوں۔ تو آپ مولانا رشید احمد صاحب حنفی گنگوہی کے فتاوی میلاد و عرس کو بغور ملاحظہ فرمائیے۔ مولانا تحریر فرماتے ہیں۔ کہ یہ ہر روز اعادہ ولادت تو مثل ہنود کے ہے کہ سانگ کنہیا کے جنم کا ہر سال کرتے ہیں۔ یا مثل روافض کے ہے کہ نقل شہادت اہلبیت ہر سال بنا کر آپ کلکتہ میں جا کر دیکھ لیں۔ اسکے پڑھنے والے ایسے لچے شہدے بدمعاش ہیں کہ جنکا دن قمار بازی رنڈی بازی شراب خوری میں گذرتا ہے اور شب مولود خوانی میں الا ماشاء اللہ۔

جناب شاہ صاحب گستاخی معاف۔ آپ ہمارے سردار اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اسطرح بیباکانہ رنڈیوں ڈاڑھیوں سے منڈانے والے بے ایمانوں کے مکان میں لیجاکر غیرہ کو ساتھ بری طرح سے اہانت کرتے ہیں اگر کوئی اسیطرح کسی معزز مولود خواں یا کسی مشہور شخص کی اولاد کے جنم کا سانگ کرے تو آپ حضرات اسکو روا رکھیں گے۔ انصاف سے کہئے گا۔

واضح رہے کہ آپ جیسے سخت متعصب حنفی ہیں میں بھی سخت اہلحدیث ہوں کہ جسکو آپ تعصب کی آگ میں جل بھن کر وہابی کہتے ہیں۔ آپکی تحریر و تقریر تو صرف دل پسند کش ہوتی ہے مگر میری تحریر و تقریر کفر توڑ اور بدعت اکھاڑ ہوتی ہے آپ کے نزدیک ہدایہ جو قابل قدر و عظمت ہے میرے نزدیک قرآن و حدیث کے سامنے اسکی وقعت ذرہ بھر بھی نہیں ہے بلکہ بے وقعت ہے کیونکہ ہمارے سردار اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت صرف قرآن و حدیث پر عمل کرنے کی ہے نہ ہدایہ پر بھی۔

واضح رہے کہ یوں تو عموماً ہر مسلمان کا دعوی ہے کہ میرے دل میں رسول اللہ کی محبت زیادہ ہے جیسا کہ آپکا بھی اسکو دعویٰ ہے لیکن یہ دعوی ایسا ہی ہے جیسا نابالغ بچہ کا خواب لیکن اگر آپ ایمان کی روشن آنکھوں سے بغور ملاحظہ فرمائینگے تو آپ پر اچھی طرح ثابت ہو جائیگا کہ مسلمانوں میں اہلحدیث ہی (زادہم اللہ) کا دعویٰ سچا اور مدلل ہے۔

قاعدہ کی بات ہے کہ جب کسیکو کسی سے محبت ہوتی ہے تو محبوب کی ساری حرکات و سکنات عاشق کی نظروں میں اچھی بھی نہ ہوں وہ اچھی نظر آتی ہیں جب یہ بات ہے کہ رسول اللہ کی محبت جسکے دل میں ہوگی وہ بلا شک بے شبہ اپ لینہ یہ تمام اقوال و افعال اچھے سمجھیگا اور دوسروں کے عقلی اور خیالی قول و فعل کو لیس انداز کریگا اور بے وقعت سمجھیگا یہی طریقہ عمل اہلحدیث کا ہے کیوں نہیں ؎

مطیع یار ہونا راز الفت کی نشانی ہے ✦ بدل تابع جو ہو دعوی یار کا دعویٰ زبانی ہے
خلاف قول و فعل یار میں ہوتی ہے کب الفت ✦ خزاں میں بلبل کو باغ سے ہوتی ہے کب رغبت

ahmadmuslim.de

انتخاب الاخبار

کرشن قادیانی کو یہ بھی الہام ہوا ہے کہ کئی ہماری دشمنوں کے گھر ویران ہوجائیں گے وہ دنیا کو چھوڑ جائیں گے (کب؟ یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہا تو ہے)

وائسرائے بہادر نے حکم دیدیا ہے کہ پنجاب و مشرقی بنگال میں کوئی جلسہ پبلک یا پولیٹیکل معاملات پر بحث کرنے کا بغیر منظوری کے نہوگا۔

اخبار انڈیا گوجرانوالہ کا اڈیٹر امرتسر میں پکڑا گیا۔ گرم خبر ہے (افسوس ہے ہندوستان کی بدقسمتی کے سبب ہندوستان کے چیدہ چیدہ آدمی کام کرنیوالے یکے بعد دیگرے گرفتار ہو کر بیکار ہو رہے ہیں۔ جب بیڑا ڈوبنے لگتا ہے تو ناخداؤں کی بھی عقل ماری جاتی ہے)

مرزا صاحب کو الہام ہوا ہے کہ تحفے بہت سے آئینگے۔ (۳۶ چہروں کا خواب)

راولپنڈی کے متعلق ایک سو آدمی گرفتار کئے جا چکے ہیں [illegible] روپے کا انعام مشتہر کیا گیا ہے۔

کلکتہ میں بدرو کو صاف کرنے کے لئے ایک سوراخ دو قلیوں نے کھولا اور اس میں اُترے۔ زہریلی ہوا کے اثر سے دونو فوراً بیہوش ہو کر مر گئے ایک جنگلی ہاتھی نے ساؤتھ انڈین ریلوے پر بدورا کے نزدیک ایک مکسڈ ٹرین پر حملہ کر کے چار خالی اور بھری ہوئی مالگاڑیوں کو پٹری سے نیچے اُتار دیا۔ بعض گاڑیاں اُلٹ گئیں۔ اور بعض بالکل ٹوٹ گئیں۔ خوش قسمتی سے کسی مسافر گاڑی کو نقصان نہیں پہونچا۔ (کیا طاقت ہے)

روسی قیدیان جنگ کو زیر حراست رکھنے پر جاپان کے ۴ کروڑ ۲۰ لاکھ سکہ روبل صرف ہوئے تھے۔ روسی وزیر مال نے یہ رقم قرض لیکر جاپان کو ادا کرنے کی اجازت ڈوما سے طلب کی۔

گورنمنٹ نے اجیت سنگھ کے گرفتار کرا دینے والے کو ۵۰۰ روپے انعام دینے کا اشتہار دیا۔ (یہ وہی صاحب ہیں جو لکچروں میں کہا کرتے تھے ہم کو پکڑ لو۔ مار ڈالو۔ ہم مرنے پر تیار ہیں۔ مگر اب روپوش ہیں جو ایسے آزاد منش سے بہت ہی بعید ہے)

طاعون۔ ہفتہ مختتمہ ۱۱ ماہ حال میں طاعون سے کل ہندوستان میں ۸۲۴۰۰ موتیں ہوئیں۔ اس سے پہلے ہفتہ میں ۷۷۲۱۶ موتیں ہوئی تھیں۔ سابقہ ہفتہ کی ۵۱۳۰۵ موتوں کے مقابلہ میں اس ہفتہ پنجاب میں ۴۸۶،۶۰ موتیں ہوئیں۔ غرضکہ سوائے پنجاب کے اس ہفتہ ہندوستان کے تمام صوبجات میں طاعونی اموات کم ہوئیں۔ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ میں ہفتہ سابقہ کی ۱۹۸۲ موتوں کے مقابلہ میں اس ہفتہ ۱۴۰۵۶ موتیں ہوئیں۔

حاجیوں کی زبانی اور دیگر معتبر ذرائع سے سنکر افسوس ہوا کہ جدہ میں اسوقت تین ہزار کے قریب مفلس ہندوستانی حاجی بے سرو سامانی کی حالت میں مارے مارے پھرتے ہیں (ان عقلمندوں کو کون کہتا ہے کہ تم حج کو جاؤ)

پنجاب کی انجمن ہائے اسلامیہ راولپنڈی اور لاہور وغیرہ کی پولٹیکل شورش سے اپنی بے تعلقی ظاہر کرنے کے لئے جلسے کر رہی ہیں۔ (اچھا ضروری کام کیا۔ بھلا اگر نہ کرتے تو کون کہہ سکتا تھا کہ مسلمان بھی شریک ہیں)

[illegible] المعظم تک بھری پہنچ چکی ہے اور اسٹیشن کی عمارات بھی قریب الختم ہیں۔ صرف ابھی ریلیں بچھانے کا کام باقی ہے۔ المعظم سے اگلے اسٹیشن دار بحمرہ تک پیمائش کا کام مکمل ہو چکا ہے اور سڑک کی تعمیر شروع ہونیوالی ہے۔ اسوقت کل لائن کے تقریباً چھ سو میلوں پر ٹرینوں کی آمد و رفت جاری ہے اس میں شاخ حیفا کے قریباً سو میل بھی شامل ہیں۔

قسطنطنیہ سے جو کمیشن یمن کو گیا ہے اُس کے متعلق اخبار الاہرام کو معلوم ہوا ہے کہ ممبران کمیشن نے یہ مناسب سمجھا ہے کہ باغی سرداروں کو سلطانی کارخانہ کے بنے ہوئے بیش قیمت تحائف اور بہت سا زر نقد پیش کریں۔ ٹرکی افواج مدت سے ان باغیوں کو سیدھا کر لیتیں۔ مگر یورپین سلطنتیں جو ان کو لاکھوں بندوقیں عنایت کر دیتی ہیں اس کی بابت اس مقصد میں کامیابی نہیں ہوسکتی۔ امید ہے کہ یہ تحفے تحائف یمنی باغیوں کے تالیف قلوب میں موثر ثابت ہونگے۔

خلیج ایران کے جزیرہ بحرین میں مرض طاعون پھیل رہا ہے۔ بحرین کے باشندے بوشہر میں چلے آئے۔ چار آدمیوں کو بوشہر میں طاعون ہو گئی۔

شیخ محمد اسحٰق لاہوری کا فوت ہو گئے۔ خدا بخشے

ahmadimuslim.de

۲۴ مئی ۱۹۰۷ء

اہلحدیث امرتسر

قابل دید کتابیں

تفسیر ثنائی پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی ہیں ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں [illegible] تفسیر ہے [illegible] تشریح کی گئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات [illegible] جوابات [illegible] دئیے گئے ہیں [illegible] تقریر [illegible] مقدمہ [illegible] دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا گیا ہے۔ [illegible] لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ [illegible] جلدوں میں ہے جن میں سے چار جلدیں تیار ہیں

جلد اول: سورۃ فاتحہ و [illegible] جلدوں کے ایک [illegible] خریدار

" دوم " آل عمران و نساء " [illegible]

" سوم " مائدہ و انعام و اعراف [illegible] محصول ڈاک

" چہارم " تا سورۃ نحل " [illegible] قیمت [illegible]

تقابل ثلاثہ توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ۔ تینوں کتابوں کی عبارتیں نقل کر کے قرآن شریف کی فضیلت ثابت کی گئی ہے قیمت مع محصول [illegible]

اسلام اور برٹش لا یعنی سیاست محمدیہ اور قانون انگریزیہ کا مقابلہ قیمت [illegible]

تاریخ مرزا یعنی مسیح قادیانی مرزا صاحب قادیانی کی سوانح عمری بہت دلچسپ نہایت عجیب صفحات [illegible] محصول [illegible]

الہامات مرزا مرزا صاحب قادیانی کی پیشگوئیوں کی تردید [illegible] کی گئی ہے۔ یہ رسالہ قادیانی [illegible]

تعلیمات اسلام [illegible] تہذیب الاسلام [illegible]

جلد اول [illegible] جلد دوم [illegible] جلد سوم [illegible] جلد چہارم [illegible]

[illegible] اسلام [illegible] تمام

[illegible] کتابیں [illegible] قرآن [illegible]

تیر بہدف دوائیں

برقی بٹا اس بکس میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن طلا کی ہے جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامرد کی سستی رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں سختی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور خون کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع ہو جاتا ہے۔ اور ایک شیشی خوراک دوائی کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا ہے۔ اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ قیمت مع محصول (۳ روپیہ)

مومیائی اکسیر ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ ہر قسم کی کمزوری درد کمر۔ جریان وغیرہ دفعہ اور قوت باہ کے پیدا کرنے کیلئے اکسیر اعظم ہے۔ جو صاحب جوش جوانی یا بچپن میں خوں انسانی کو ضائع کر کے تکلیفات میں مبتلا ہیں ان کے لئے بے نظیر دوائی ہے چوٹ لگنے ہی چار رتی کھا لینے سے درد کافور ہو جاتا ہے۔ اور [illegible] پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے [illegible] عصاب کو [illegible] [illegible] قیمت [illegible]

[illegible] غرباء کے [illegible]

[illegible] ضعف دماغ۔ نزلہ۔ زکام وغیرہ کو دور کر کے [illegible] رکھتی ہے [illegible] قیمت [illegible]

[illegible]

[illegible] بیماریاں پیدا کرتی ہیں [illegible] کا نام [illegible] جاتا ہے [illegible] خون [illegible] اور [illegible] پیدا

اشتہار دہندہ [illegible] میڈیکل [illegible] کٹڑہ [illegible] امرتسر

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered L. No. 352.

اہلحدیث
امرتسر

ہے دین نبی مصطفیٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار
ہاں وہم و خطا کا احتمال ہے سب میں
بے جرم و خطا فقط نقل کیا ہے؟

جلد ۴ — نمبر ۱۴

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عــہ
والیان ریاست سے " سے
رؤسا و جاگیرداران سے " للعہ
عام خریداروں سے " ۲؎
غیر ممالک سے " ۵ شلنگ
" " ششماہی ۳ شلنگ
انڈیا والوں سے ۱؎

اُجرتِ اشتہارات

بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے +
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام
مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا +
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت پیشگی آنی ضروری ہے +
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +
(۳) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے +

امرتسر + یوم جمعہ + مورخہ ۳۱ مئی سنہ ۱۹۰۷ء مطابق ۱۱ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۵ ہجری المقدس

کیا یہ اصلاح ہے یا فساد؟

متوبہ بہار کے شیعوں کا رسالہ اصلاح جسکا ذکر کئی ایک دفعہ اہلحدیث میں آیا ہے۔ آج کل اہلحدیث کے مواخذات سے ایسا کچھ کھسیا ہوا ہے کہ بات بات میں الجھتا ہے اور اوٹ پٹانگ ایسی سُناتا ہے کہ پڑھتے پڑھتے مارے ہنسی کے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ کسی گذشتہ نمبر میں ناظرین پڑھ چکے ہونگے کہ اسی اصلاح نے لکھا تھا کہ "وہابیوں نے چونکہ تعزیہ کو منع لکھا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ لوگ آنحضرت کا روضہ مبارک پھر گرا دینے کا ارادہ رکھتے ہیں" خیر یہ بھی ابھی کل کلاں ہے کہ تعزیوں کی ممانعت کا اشتہار دینا یہ پیش خیمہ ہو گورنمنٹ انگریزی سے بغاوت کرنے کا" واہ سبحان اللہ۔ خیر آج بھی اسی مہربان کا ایک مضمون ہم نقل کرتے ہیں تاکہ ناظرین اندازہ کر سکیں کہ اس اصلاح میں کہاں تک فساد ہے۔

اہلحدیث کے کسی پرچہ میں ذکر تھا کہ آیت کریمہ مَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ کے کیا معنے ہیں۔ ہم نے بقاعدہ علم نحو لکھا تھا کہ اس آیت میں نحوی قاعدہ سے رحمۃً کا لفظ مفعول لہ ہے اور مفعول لہ فاعل کی صفت ہوتا ہے پس اس قاعدہ کے مطابق آیت کا ترجمہ اور مطلب یہ ہوا کہ خدا نے آنحضرت کو مخلوق پر رحم کرنے کیلئے بھیجا ہے۔ خیر یہ ایک معمولی بات تھی اگر کسی کو یہ تقریر ناپسند ہوتی تو وہ اس نحوی قاعدہ کی تکذیب یا تردید کرتا یا ان معنوں کو کسی دلیل سے غلط ٹھیراتا۔ مگر رفضی اور درست روی؟ ایں چہ بوالعجبی ست۔ اسلئے رسالہ اصلاح کا اڈیٹر فساد کرتا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"یہ بھی عجب انقلاب ہے کہ فرقہ اہلحدیث مدعی تو ہے اتباع کتاب و سنت کا کہ ہم قرآن و حدیث کے عامل ہیں مگر جو بات ہے وہ حدیث کے خلاف جو عقیدہ ہے قرآن کے مخالف۔ پھر ہم نہیں کہہ سکتے یہ عامل بالحدیث کیونکر ہوئے۔

ہم نہ یہاں خلافت کے متعلق کچھ لکھنا چاہتے ہیں نہ حدیث فدک و قرطاس کے متعلق بلکہ حضرت جناب رسالت مآب کے رحمۃ للعالمین ہونے کے متعلق گفتگو ہے کہ انکا کیا عقیدہ ہے کیونکہ جب یہ عامل بالحدیث ہیں تو ضرور تھا حضرت کی نسبت انکا خیال اچھا ہوتا جملہ معائب و نقائص سے معرا سمجھتے۔ مگر ہم کو معلوم ہے بہ نسبت حنفی مالکی وغیرہ کے انکا عقیدہ آنحضرت

کی نسبت سب سے خراب ہو حضرت کو مجتہد بھی مانتے ہیں جس کی نسبت المجتہد
یخطی ویصیب تمام عالم میں مشہور ہے۔ حضرت کی عظمت سے ان کو
انکار۔ شفاعت سے انکو انکار (جھوٹے پر ہزار ..... اہلحدیث)

رہ گیا تھا صرف درجہ رحمۃ للعالمین کا کہ آنحضرت رحمۃ للعالمین ہیں
جیسا کہ قرآن مجید میں ہے وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین جو نص
صریح ہے اس بارہ میں کہ آنحضرت رحمۃ للعالمین ہیں مگر اس ۱۳۳۲ھ
میں اس سے بھی انکار کر دیا گیا اور انکار بھی کیسا صریح کہ پھر تاویل کی
گنجائش بھی نہ رہے۔ یہ سب کیوں؟ اس لئے کہ فراء نامی ایک نحوی نے
لکھا ہے کہ مفعول لہ اصل میں مفعول مطلق ہوتا ہے لہذا آپ رحمۃ
للعالمین نہیں ہیں* زمین گول ہے کیونکہ چاول سفید ہیں† اگر اس عقیدہ
کی تفصیل چاہتے ہو تو اخبار اہلحدیث امرتسر دیکھو (دیکھا ہے)

ان یاد آیا کہ آپ نے ایک آیت بھی لکھی ہے جو عموماً ہر ایک مسلمان غلطی
سے ہر ایک مشرکانہ عقیدہ پر لکھ پڑھ دیا کرتے ہیں یعنی وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا
رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ چنانچہ مفتی صاحب لکھتے ہیں

حضور کی ذات بابرکات تمام عالم کے لئے رحمت ہے۔ اسکے مضمون
سے گو کسی ایماندار کو انکار نہ ہو مگر دیکھنا یہ ہے کہ آیت موصوفہ کا مطلب
کیا ہے۔ نحوی قاعدہ سے لفظ رحمۃ مفعول لہ ہے جس کی بابت علمائے نحو کا
قول ہے کہ حقیقۃً فاعل کی صفت ہوتا ہے جیسے ضربت زیداً عمراً
تادیباً یعنی زید نے عمر کو ادب سکھانے کے لئے مارا۔ اس مثال میں جیسے
ضرب زید کا فعل ہے تادیب بھی زید ہی کا فعل ہے اسی لئے نحو کے
امام فراء مفعول لہ کو مفعول مطلق میں شمار کرتے ہیں پس آیت موصوفہ
کے معنے یہ ہوئے کہ خدا فرماتا ہے اے نبی ہم نے تمکو اس لئے بھیجا ہے
کہ لوگوں پر رحم کریں یعنی جو لوگ تیرے بتلائے ہوئے احکام کی تعمیل
کرینگے انپر رحم کیا جائیگا۔ چنانچہ آٹھویں پارہ کے ساتویں رکوع میں
فرماتا ہے هٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ
یعنی اس بابرکت کتاب (قرآن) کی پیروی کرو تاکہ تم پر رحم ہو۔
پس آیت موصوفہ سے یہ ثابت ہوا کہ حضور نبوی کا ارسال یعنی خدائے
تعالیٰ کی طرف سے بھیجا جانا واسطے رحمت کے ہے نہ یہ کہ حضور کی

* یہی تمہاری نحو دانی ہے (تف) اہلحدیث۔ † یہ بھی اہلحدیث سے سیکھا ہے (اہلحدیث)

✝ پھر تم کس منہ سے حدیث کو انکاری کہتے ہو۔ (اہلحدیث)

ذات بابرکات تمام عالم کے لئے رحمت ہے جو ان دونوں میں تمیز نہ
کر سکے وہ مفتی کے معزز عہدہ کے لائق نہیں۔ (اہلحدیث ۲۲ محرم)

کیا اس تحریر کے دیکھنے کے بعد کوئی شخص سمجھ سکتا ہے کہ یہ شخص مسلمان ہے
یا ذرہ برابر بھی اس کے دل میں ایمان ہے کیونکہ یہ تو صریح تکذیب ہے
خداوند عالم کی جو بنص صریح کلمہ حصر فرماتا ہے کہ ہم نے تجھ کو نہیں بھیجا مگر
واسطے رحمت کے تمام عالم کے لئے اور یہ کہتے ہیں کہ آپ صرف ان لوگوں
کے لئے رحمت ہیں جو آپ کا اتباع کریں اور اتباع ایک ایسا امر ہے کہ حقیقۃً
متبع تو وہی ہو سکتا ہے جو مثل رسول معصوم ہو جس کا مطلب یہ ہوئے کہ
آپ صرف ایک یا دو تین کے لئے رحمت تھے

شاید ان کی ڈکشنری میں عالمین کے معنے صرف وہابیوں کے ہیں کیونکہ
اتباع رسول تو انکے نزدیک منحصر ہے صرف وہابیوں میں اور تمام مسلمان
مشرک ہیں۔ بدعتی ہیں کافر ہیں اس سے بڑھکر کیا تکذیب خدا ہوگی۔
پھر چاہیے کہ الحمد للہ رب العالمین میں بھی خداوند عالم کی ربوبیت
مومنین کے لئے مخصوص کر دیجائے اور کفار و مشرکین کا دوسرا خدا مانا
جائے اس سے بڑھکر کیا شرک ہوگا۔

کاش اڈیٹر صاحب اسپر غور کرتے کہ پھر آنحضرت میں اور دیگر انبیا میں
کیا فرق رہتا ہے تو ابھی کچھ انکا دل منور ہوتا کیونکہ اس معنے سے تو سارے
انبیاء رحمت ہیں جو انکا اتباع کریگا اسپر رحم ہوگا۔ اور جو مخالفت کریگا
معذب ہوگا۔ پھر حضرت میں اور ان میں فرق ہی کیا رہا جو آپ کے لئے یہ الفاظ
مبارک کہے گئے وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین۔

اڈیٹر صاحب اہلحدیث تو مجتہد ہیں اور اس کے ساتھ مفسر بھی ہیں اور مفسر
بھی کیسے کہ تفسیر قرآن بالقرآن کرنے والے مگر اس عقیدہ مشرکانہ کا قاطع
وہ آیہ نہ یاد پڑا کہ خدا فرماتا ہے مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ
کیونکہ اس تفسیر پر جب حضرت صرف اپنی پیروؤں کے لئے رحمت ہونگے
تو چاہیے کہ باعث رفع عذاب بھی صرف وہابیوں کے لئے ہوں۔
جسکے معنے یہ ہوئے کہ خدا اس وجہ سے وہابیوں پر نہیں عذاب کرتا

مو مجتہد صاحب ذرا ہوش کیجئے میدان مناظرہ کوئی امام باڑہ نہیں کہ اونچا
بیٹھ کے بک جاؤ گے علم کے ساتھ بات کرو۔ (اہلحدیث) ❊ یہ بھی تمہارا زعم
باطل ہے ہم تو نبی کے سوا کسی کو بھی معصوم نہیں جانتے (اہلحدیث)

❊ قرآن تو سب انبیاء کو اس بارہ میں یکساں کہتا ہے بغور سے پڑھو فما اکنتنا الی

ahmadimuslim.de

کہ نبی اُن کے درمیان نہیں ہیں اور چونکہ وہابی حیات بعد الممات کے قائل نہیں ہیں تو اب انکے لئے کوئی ذریعہ رفع عذاب کا نہیں رہا۔

اس ملحدانہ بلکہ مشرکانہ عقیدہ سے بدتر کونسا عقیدہ ہوگا کہ خداوند عالم تو آپ کی ذات بابرکات کو تمام عالم کے لئے رحمت بتائے اور وجہ عدم نزول عذاب ان کے وجود ذی جود کو قرار دے اور وہابی اس سے انکار کریں اور کہیں کہ حضور کی ذات بابرکات تمام عالم کے لئے رحمت نہیں ہے بلکہ جو آپکی پیروی کریگا اُسپر رحم کیا جائیگا۔ ہم نہیں سمجھتے اس سے بڑھکر کون شرک اور کیا کفر کہ خدا کے صریح کلام کو رد کرے اور آں حضرت کو رحمۃ للعالمین نہ مانے۔ (اصلاح یکم ربیع الاول)

جواب:- اس سارے مضمون کا جو شیطان کی آنت سے بھی لمبا ہے خلاصہ دو لفظوں میں ہے کہ اصلاح کے خیال میں آنحضرت کا وجود باجود سب لوگوں کے لئے (مومن ہوں یا کافر) رحمت ہے۔ مگر افسوس ہے کہ اڈیٹر مذکور نے تعصب اور عناد سے ہمارا مطلب نہیں سمجھا۔ ہم نے بھی آں حضرت کے وجود باجود کی رحمت سے انکار نہ کیا تھا۔ چنانچہ مخالف نے بھی جو ہماری عبارت نقل کی ہے اس میں جس سطر پر ہم نے خط کھینچ دیا ہے۔ ناظرین اُسے ملاحظہ کر سکتے ہیں پھر نہیں معلوم مفتی صاحب ہم کو کیوں منکر قرار دیتے ہیں اگر اپنی اصطلاح میں قائل کو بھی منکر کہتے ہوں تو خیر ہمیں بھی شکایت نہیں۔ لیکن ان سے مطلب عالمانہ گفتگو تو یہ تھی کہ آیت زیر بحث کی ترکیب کیا ہے ہم نے جو نحوی قاعدہ سے ترکیب کی تھی آپ اُسکا جواب دیتے ہیں اور کس خوبی سے لکھتے ہیں۔ ناظرین خصوصاً اہل علم ناظرین بغور ملاحظہ فرما دیں۔ فرماتے ہیں:-

"اب سنئے دلیل کیسی معقول دیتے ہیں۔ نحوی قاعدہ سے آیت میں لفظ رحمۃ مفعول لہ ہے جس کی بابت علماء نحو کا قول ہے کہ وہ حقیقۃً فاعل کی صفت ہوتا ہے جیسے ضرب زید عمرا تادیبا یعنی زید نے عمر کو ادب سکھانے کے لئے مارا اس مثال میں جیسے ضرب زید کا فعل ہے تادیب بھی زید ہی کا ہے۔ اسی لئے نحو کے ایک امام فراء مفعول لہ کو مفعول مطلق ہی میں شمار کرتے ہیں پس آیت موصوفہ کے معنے یہ ہوئے کہ خدا فرماتا ہے اے نبی ہم نے تمکو اس لئے بھیجا ہے کہ لوگوں پر رحم کرے یعنی جو لوگ تیرے بتلائے ہوئے احکام کی تعمیل کرینگے اُنپر رحم کیا جائیگا!!

افسوس کہ خود وہ اسی مضمون میں لکھ چکے ہیں۔ مفتی صاحب نے اپنے کسی دعوے پر کوئی آیت یا حدیث نہیں لکھی ہے۔ مگر بمفاد آیت کریمہ أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنسَوْنَ أَنفُسَكُمْ خود را فضیحت دیگرے را نصیحت کے مقول بنگئے کہ نحویوں کے کلام سے استدلال کرنے لگے صاحب اہلحدیث پر کہ آپ قرآن وحدیث کو چھوڑ کر نحویوں کا قول کیوں لائے کیا یہی انصاف ہے۔ پھر فراء کا نام کہاں سے لے دیا یہ قول تو زجاج نحوی کا ہے کیا کافیہ بھی نہیں یاد ہے خلافا للزجاج لانہ عندہ مصدر پھر ان سب باتوں سے آپ کو نفع کیا ہوا کیا حضرت کا رحمۃ للعالمین ہونا* غلط ہوا یا آپکا رحمۃ للعالمین ہونا اسی میں منحصر ہو گیا کہ آپ صرف مومنین کے لئے رحمت ہیں"

جواب:- ماشاء اللہ چشم بد دور۔ ترکیب نحوی پر آیت یا حدیث مانگنے کی ایک ہی کہی۔ جناب والا آپ نے جو لکھا ہے کہ "بنص صریح کلمہ حصر فرماتا ہے" نص اور کلمہ حصر یہ الفاظ کس آیت یا حدیث میں آئے ہیں۔ علمی اصطلاحات پر آیت یا حدیث مانگنا انہی لوگوں کا کام ہے جو علوم سے خالی ہوں یا علوم کی بنا پر اپنی مغلوبیت سمجھتے ہوں۔

آئی جناب! آپ جانتے نہیں کہ علوم آلیہ ہی سے تو قرآن وحدیث کی سمجھ آتی ہے نہیں تو کس آیت یا حدیث میں ہے کہ فاعل مرفوع ہوتا ہے اور مفعول منصوب۔ آپ کے حاشیہ نشین تو آپ کو یہاں تک بلندی پر پہونچاتے تھے کہ حضرت قبلہ اہلحدیث کے اڈیٹر کو اپنا صحیح مخاطب نہیں جانتے اہلحدیث کیا شاہ عبدالعزیز بھی زندہ ہوتے تو شاید ہم دل میں لیجاتے مگر آخر یہ نکلا کہ

ہم شیخ کی بنتے تھے مریدان بزرگی + جا کر کے جو دیکھا تو عمامہ کے سوا کچھ

معلوم ہوا کہ آپکے نزدیک نحوی قواعد بھی وہی صحیح ہیں جنکی صحت پر کوئی آیت یا حدیث شہادت دے (چہ خوش)

لیجئے جناب ہم آپ کو قرآن مجید ہی سے شہادت دیتے ہیں غور سے سنئے۔ خدا فرماتا ہے فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ وَتُنذِرَ بِهِ قَوْمًا لُّدًّا۔ یعنی ہم نے قرآن کو عربی زبان میں آسان کیا ہے تاکہ تم متقیوں کو خوشخبری سناؤ اور جھگڑالو قوم کو ڈراؤ۔

اس آیت نے صاف یہ بات بتلائی ہے کہ قرآن کے سمجھنے کے لئے عربی محاورا

* غلط کہتے ہو اگر یہ ہوتا تو آیت یوں ہوتی ما جعلناك الا رحمۃ للعالمین (اہلحدیث)

* جھوٹے پر ہی... ہزار (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

کی پابندی ضروری ہے پس علم صرف نحو۔ معانی۔ بیان وغیرہ سب ملحوظ رہینگے اور انہی کے قواعد سے جو ترجمہ ہوگا وہ صحیح ہوگا اور جو ان کے خلاف ہوگا وہ غلط کہئے: عقل بڑی یا بھینس؟

دوسرے دعوے کو آپنے یوں ثابت کیا ہے کہ بعض تفسیروں کے حوالے دیئے ہیں کہ آنحضرت تمام دنیا کے لئے رحمت ہیں نہ کہ خاص ایمانداروں کے لئے۔ مگر آپ جناب معاف فرمائینگا ؎

سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست

آپ خود اپنے خلاف حوالے لکھتے ہیں اور سمجھتے نہیں چنانچہ آپنے پہلا ہی حوالہ معالم سے لکھا ہے قال ابن زید یعنی للمؤمنین خاصة کہئے اس کے کیا معنے ہیں یہی ہیں نہ کہ آنحضرت خاص ایمانداروں کے لئے رحمت ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ مفسرین میں اس آیت کے متعلق اختلاف ہے۔ اب بات آسان ہے جس تفسیر کی شہادت قرآن مجید دیگا وہ صحیح ہوگی۔

آپنے جو آیت پیش کی ہے کہ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ یعنی تیری موجودگی میں کفار کو عذاب نہوگا۔ اس کی وجہ قرآن مجید خود بتلاتا ہے غور سے سنئے اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْا اِثْمًا یعنی ہم (خدا) انکو صرف اس لئے مہلت دیتے ہیں کہ گناہ جمع کر لیں اور بڑھ لیں۔ کہئے! یہ تاخیر عذاب رحمت ہے یا زحمت! پس اب سنئے! عام طور پر قرآن مجید کیا فیصلہ کرتا ہے مَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا (جو کوئی ہدایت ظاہر ہونے کے بعد رسول کی مخالفت کرے اور ایمانداروں کے خلاف راہ چلے جدھر وہ پھرے ہم بھی انکو ادھر ہی پھیر دینگے اور آخرکار جہنم میں ڈالیں گے جو بہت بری جگہ ہے) ایک مقام پر ارشاد ہے وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا یعنی قرآن کے نزول سے کافروں کو خسارہ ہی خسارہ بڑھتا ہے۔ یہ اور اس قسم کی سینکڑوں آیات صاف کہہ رہی ہیں کہ رحمة للعالمین خاص ایمانداروں ہی کے لئے ہے۔ اس آیت میں جو العالمین کا لفظ ہے یہ اسی طرح ہے جیسے سورہ کہف کے شروع میں ہے لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا حالانکہ رسول پاک غیر ذوی العقول کے لئے نذیر نہ تھے کیونکہ وہ مکلف ہی نہیں۔ فافہم۔

امرتسر کے بعض اخبار کے ایک نامہ نگار نے بھی بعض حدیثیں ہمارے خلاف لکھی ہیں مگر اس نے ان احادیث کو سمجھا نہیں موقع ملا تو سمجھایا جاویگا۔ افسوس

ہندو مسلمانوں کا اتفاق

دولت ہمہ ز اتفاق خیزد ✢ بے دولتی از نفاق خیزد

دنیا بھر کے فلاسفر۔ حکیم۔ مذہبی واعظ اور پولیٹکل لیکچرار سب کے سب ملکر جو اتفاق کے فوائد تبلا چکے ہیں یا تبلا دیں گے وہ شیخ سعدی مرحوم نے شعر مندرج عنوان میں بھر دئیے ہیں۔ جسکا مطلب یہ ہے کہ دنیا بھر کی عزت۔ دولت۔ ثروت اور خوشحالی اتفاق سے پیدا ہوتی ہے اور دنیا بھر کی ذلتیں بے اتفاقی سے حاصل ہوتی ہیں اگر غور کریں تو سعدی مرحوم نے یہ کلام ہدایت نظام قرآن شریف کی ایک آیت سے استخراج کیا ہے جس میں ذکر ہے الصلح خیر یعنی صلح ہر حال میں بہتر اور خیر لانے والی ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب اتفاق ایسی عمدہ چیز ہے تو مسلمان ہندوؤں سے کیوں اتفاق نہیں کرتے۔ بس اسی سوال کے جواب دینے کو یہ مضمون تجویز ہوا ہے۔ ہندو مسلمانوں کے اتفاق کا مضمون گو ایسا کچھ پامال ہو رہا ہے جیسے ایشیائی شاعروں میں خط و خال کا۔ تاہم اہلحدیث جس رنگ میں ادا کریگا غالباً وہ نرالا ہوگا۔ دیکھنا یہ ہے کہ نا اتفاقی کس کی طرف سے ہے۔ ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ ایسے اہم ملکی مضمون میں اپنی رائے کو دخل نہ دیں بلکہ واقعات پیش کریں۔ یہ بات سب جانتے ہیں کہ مسلمانوں کے مذہب میں بت پرستی سب سے بڑا گناہ ہے مگر اسلام اور شاہان اسلام نے بت پرست قوموں کو اپنی حفاظت میں لیا۔ انکو بتوں کی حفاظت کی۔ ان سے دشمنوں کی مدافعت کی۔ انکو ہر طرح سے آسائش دی کیوں دی؟ اس لئے کہ اگر وہ کوئی ایسا کام کرتے ہیں جو ہمارے مذہب میں ناجائز ہے تو کیا ہوا وہ اپنے مذہب کے مطابق کرتے ہیں اور ہمیں انکو مذہب میں مداخلت کرنیکا حق حاصل نہیں۔ اس فعل کی برائی یا بھلائی دوسری زندگی میں خود ہی دیکھ لیں گے۔ یہ تو تھا مسلمانوں کا رویہ اپنے ملکی بھائی ہندوؤں سے۔ اور پھر ہندوؤں کا کیا حال ہے کہ مسلمانوں کے مذہب میں گائے کی قربانی جائز ہے اور ہندوؤں کے ہاں رسمی طور پر گائے کی بہت بڑی تعظیم ہے گو مذہبی کتابوں میں اتنی نہیں، اب اس اختلاف کا نتیجہ یہ ہوا کہ گائے کی قربانی ہندوؤں کے ہاں بہت بڑا گناہ ہے مگر مسلمانوں میں جائز ہے لیکن انصاف یہ ہے کہ اتنا گناہ نہیں جتنا اسلام میں بت پرستی ہے تو کیا ہندوؤں نے اس بات کا خیال کیا کہ ہم بھی مسلمانوں کے اس کام کو اسی طرح دیکھیں جس طرح مسلمان ہنود

بت پرستی کو دیکھتے ہیں۔ نہیں بلکہ ناحق کے شور و شغب کیو یہانتک کہ مسلمانوں ہی کو نرم ہونا پڑا اگر چہ مہنبتی امیر صاحب بطور مشورہ مسلمانوں کو کہہ گئے کہ ہندؤں کی دل آزاری کے لئے گائے کی قربانی نہ کرو۔

دوسرا مسئلہ چھوت کا قابل ذکر ہے جو حقیقۃً غور کیا جائے تو انسانیت کے درجہ سے نہایت ہی گرا ہوا ہے۔ کتا یا سور ساتھ لگ جائے تو لگ جائے گر مسلمان ساتھ نہ لگے۔ لیکن شاباش ہے مسلمانوں کو کہ انہوں نے ہندؤں کی اس وحشیانہ حرکت کو ایک متوہمانہ فعل جانکر کبھی ان سے علیحدگی نہ کی۔ پھر لطف یہ کہ چھوت کا ثبوت ہندؤں کی مذہبی پستکوں میں ملتا ہی نہیں۔ گذشتہ سالانہ جلسہ آریہ سماج لاہور میں جب ہم نے یہ سوال اٹھایا تو آریہ مناظر نے بھرے جلسہ میں بلند آواز کے ساتھ کہا کہ ہم میں چھوت نہیں۔ لیکن میدان مناظرہ میں تنگ آکر انکار کر دینا اور بات ہے اور عملی ثبوت دینا اور۔ کیا ہمارے ہندو بھائی دل میں یہ نہیں سوچتے کہ اگر اُن کے ساتھ یہی برتاؤ کیا جائے جو وہ مسلمانوں کے ساتھ کرتے ہیں تو اُن کے دلوں پر کیا کچھ صدمہ نہ ہوگا۔ آہ سے

ہر اک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے ✽ تمہیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے

مزید افسوس تو یہ ہے کہ سوامی دیانند جی ہندؤں کی اصلاح کو اٹھے تو وہ بھی اسی وہم پرستی میں پڑے کہ گوشت خوروں کے ہاتھوں سے نہیں کھانا چاہئے۔ پھر لطف یہ کہ عملی طور پر یہ حکم بھی خاص مسلمانوں ہی کے حق میں ہے۔ سکھوں بنگالی مچھلی خوروں یا ہندو گوشت خوروں بلکہ آریہ ماس پارٹی کے حق میں اسکا کوئی اثر نہیں۔ اُن کے ساتھ ملکر کھائیں بلکہ رشتے ناطے بھی کرلیں۔

سوامی جی کے بعد کانگریس کا زمانہ آیا۔ دور اندیش منتظر تھے کہ کانگریس پارٹی جو قومی قائم مقام ہونے کی مدعی ہے۔ اس فساد میں کیا اصلاح کرتی ہے اور اس دہشت کو کیونکر ہٹاتی ہے۔ مگر افسوس کہ اُس نے بھی عملی ثبوت کوئی بھی اس بارہ میں نہ دیا جس کی بابت یہ کہنا بے جا نہوگا کہ سے

ہم نے چاہا تھا کہ حاکم سے کرینگے فریاد ✽ وہ بھی کمبخت ترا چاہنے والا نکلا

لیکن مسلمانوں کی شرافت کو دیکھو کہ وہ ہندؤں کی اس حرکت کو صرف بنظر حقارت وہم پرستی سمجھتے ہیں مگر یہ نہیں کہ اُن کی طرح علیحدگی کرنے لگیں۔ گیج دفتروں میں جو کچھ ہندو اہلکار مسلمانوں کے ساتھ برتاؤ کرتے ہیں اُسکا تو ہم نے ذکر نہیں کیا کیونکہ اُس برتاؤ سے انکار بھی ہو سکتا ہے نیز وہ اسی

وحشت مذہبی پر مبنی نہیں ہے اسلئے ہم ایسی وحشت کا ذکر کرتے ہیں جس سے انکار نہ ہو سکے۔

تیسری وجہ بعض مسلمانوں کے خیال میں مذہبی بدگوئی ہے جو بالخصوص سبزی خور آریوں نے ہر ایک مذہب پر کی ہے۔ مگر یہ وجہ تفریق کا موجب چاہے ہو لیکن اُن مسلمانوں سے اس رائے میں میں متفق نہیں ہوں کہ اسلام کو یا مسلمانوں کو اس سے کچھ نقصان پہونچا ہے بلکہ میں بحیثیت ایک ایڈیٹر ملٹری آفیسر (مناظر) ہونے کے یہ رائے پختہ رکھتا ہوں کہ ایسے مناظرات میں ہمیشہ اسلام اور اہل اسلام کا فائدہ ہے۔ بشرطیکہ اسلامی مناظر لائق اور تجربہ کار ہو۔ چنانچہ ہندوستان کے بڑے بڑے باقاعدہ مباحثوں میں بہت فائدہ ہوا۔ اعتبار کے لئے ضلع گورکھپور اور نگینہ کے اطراف میں پھر کر دریافت کر لیجئے۔

خیر یہ تو ہیں واقعات جن سے کوئی فرد بشر ہی انکار نہیں کر سکتا۔ اب پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر مسلمان ایسے ہی صلح جو ہیں تو کیوں ہندؤں کی موجودہ شورش میں اُن کے ساتھ شریک نہیں ہوتے اور نہ ہوتے ہیں نہ ہونے کا قصد رکھتے ہیں۔

اسکا جواب یہ ہے کہ مسلمان صلح جو ہیں۔ مگر ساتھ ہی قرآن مجید کی تعلیم کے پابند بھی ہیں جس نے ہمکو تبلایا ہے لَا تُلْقُوا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ (اپنی جانوں کو ہلاکت میں مت ڈالو) یہ ہلاکت نہیں تو کیا ہے کہ ہندؤں کے لائق اور قابل لیڈر جن سے انکو بہت کچھ امیدیں تھیں اچانک پکڑ کر الگ کر دیئے گئے جن کی جدائی کا ہر ایک دردمند کو رنج ہے۔ کیوں کئے گئے؟ اس لئے کہ ایسی راہ پر چلے جس کی بابت یہ کہنا بے جا نہ تھا کہ سے

کایں راہ کہ تو میروی بترکستان است

انکو چاہئے تھا کہ آج سے کم از کم پچیس سال تک تعلیم کے علاوہ اپنے بچوں کا ذہن صرف سودیشی پر رکھتے یعنی یہی کہتے کہ ہندوستان کی صنعت حرفت کو ترقی دو۔ اس سے بعد جب وہ زمانہ آتا کہ لوگوں میں ملک پرستی کی عادت ہوتی جسکو موجودہ حالت کے لحاظ سے شاید سو سال بھی کم ہیں تو پولیٹیکل حقوق کی تمہید رکھتے۔ لیکن افسوس انہوں نے ایسا نہ کیا بلکہ ایکدم سودا واٹر کے اُبال کی طرح جامہ سے باہر ہوگئے۔

ہمارے ملکی ہندو بھائیو! کس قدر افسوس کا مقام ہے کام تو تم نے کئے بغیر ہمارے مشورہ کے محض اپنی خود رائی سے۔ مگر جب نتیجہ بُرا پیدا ہوا۔ تو

مسلمانوں کو الزام لگاتے ہو کہ تم لوگوں نے ہمیں پچاس سال پیچھے پھینک دیا۔ خدا الہند کے لئے یہ تو بتلاؤ کہ پچاس سال بعد بھی تم مسلمانوں سے ویسے ہی برتاؤ کرو گے اور ایسے ہی غلط راستے پر چلو گے یا کچھ آگے سوچوگے ؎

آخر ہر کہیں ہیں کچھ شغل چاہیئے • کیا کیجئے گا اس ستم ناروا کے بعد

اہلحدیث ان خوش آمدی یا ناواقف مسلمانوں کی رائے سے متفق نہیں جو کہتے ہیں کہ انگریز ہمارے حق میں اولی الامر منکم ہیں۔ ایسے لوگ یا تو خدا احمق ہیں یا گورنمنٹ کو احمق جانتے ہیں کہاں تک؟ ایسا کہنے سے گورنمنٹ بھی اپنے آپ کو مسلمانوں کی اولوالامر سمجھیگی۔ حاشا وکلا گورنمنٹ ایسی پاگل نہیں ہے کہ جو آیات و احادیث خاص مسلمان امیر المؤمنین کے لئے ہوں ان کی مقدار خود بخود سمجھ لے ہرگز نہیں۔ اس لئے اہلحدیث بلند آواز سے کہتا ہے۔ کہ جو لوگ گورنمنٹ کو اولی الامر منکم والی آیت کا مصداق بناتے ہیں۔ وہ حقیقت میں گورنمنٹ کو ایک ناقابل معافی مغالطہ دیتے ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ اگر گورنمنٹ اولی الامر منکم والی آیت کی مصداق نہیں ہے تو پھر اس کی اطاعت کیسی ہے تو اسکا جواب یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ کی اطاعت ہم پر امور جائزہ میں بحکم اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ کے واجب ہے چونکہ ہم ہندوستان میں رہکر گورنمنٹ سے وعدہ کر چکے ہیں کہ ہم تیرے قوانین کے پابند رہیں گے یہی وجہ ہے کہ ہم ایک دوسرے بعد اپنی حق رسی کرنے کو گورنمنٹ سے مدد چاہتے ہیں جو ہماری ماتحتی کی علامت ہے اس لئے بحکم قرآنی اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ (وعدے پورے کرو) ہم گورنمنٹ کے برخلاف کسی شورش میں حصہ نہیں لے سکتے۔ اور گورنمنٹ کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ ؎

جسے آپ کہتے تھے آشنا جسے آپ کہتے تھے باوفا
میں وہی ہوں مومن مبتلا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

قصور عقل

(از نامہ نگار)

خاکسار کا ایک مضمون اہلحدیث مورخہ یکم مارچ ۱۹۰۷ء میں بعنوان "آریوں کے خلاف عقل عقائد" شائع ہوا تھا جسکا نصف جواب اخبار آگرہ مسافر مطبوعہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء بعنوان "قصور عقل" شائع ہوا تھا۔ چونکہ جواب میں علاوہ علمی مذاق کے اس غرض سے بھی جو کہ یاد گار مقتول مسافر سے کام لیا گیا ہے اس لئے ہمارے مخاطب مہاشہ تو اس حصہ جواب کی بابت جو نفس مضمون سے متعلق ہے خاکسار کو اور بقیہ دیگر حصہ کے ذریعہ جو مقتول مسافر کی تہذیب کا نمونہ ہے حسب عادت معہودہ آریہ مذاق کا نقشہ دکھلا کر جملہ آریوں کو ممنون منت فرمایا۔ ناظرین جو شخص غیر کے قلعہ پر گولہ باری کرنے میں اس قدر مدہوش ہو کہ اسکو اپنی ٹوپی کی بھی خبر نہ رہے ایسے شخص کی حرکات وسکنات قابل معافی ہیں اس لئے کہ درگذر کہ نیا فت" قبل اس کے کہ خاکسار کے نفس مضمون کیطرف توجہ فرمادیں مخاطب مہاشہ نے جسکو عقیدت قدامت روح و مادہ پر جرح کرنے کیواسطے ایک عمدہ طریقہ تبلایا ہے۔ اور وہ ان الفاظ میں ہے "جسوقت آپ روح و مادہ کی پیدائش بلا علت ظاہر فرما کر عقیدہ قدامت پر جرح فرمائینگے اسوقت تمام محققین جان جائینگے کہ عقل کے برخلاف آریوں کا عقیدہ ہے یا محمدیوں کا" اچھا مہربان میں شکریہ کے ساتھ آپکے ہی مجوزہ طریقہ سے عقیدت قدامت روح و مادہ کی پڑتال کرتا ہوں۔ یہ صحیح ہے کہ روح و مادہ کی پیدائش بلا علت نہیں ہو سکتی لیکن روح و مادہ کو علت العلل خیال کر لینا بھی کوتاہ نظری و کم فہمی پر مبنی ہے اس لئے کہ سلسلہ علت و معلول درمیان میں منقطع نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ ایک ایسے قائم بالذات وجود تک نہ پہنچ جاوے کہ جسکو تغیر ممتنع ہو لفظ بجال ہم روح و مادہ کے اندر تغیر کی قابلیت مانتے ہونگے انکو علت العلل نہیں کہہ سکتے اس لئے کہ نہیں معلوم کس قدر تغیرات ان کے اندر واقع ہو جانے کے بعد انکو اب ہم اس حیثیت پر دیکھتے ہیں کہ جس حیثیت سے ہم انکو روح و مادہ کہتے ہیں اگر یقین نہ ہو سوامی جی کی نظری تحقیقات کے نتیجہ پر غور کرو اور دیکھو کہ دنیا کی علت جو ہے اس کی شکل و حالت کی نظیر لائق پنڈت دیانند بانی آریہ سماج کو بھی بجز اکاش کے دوسری نہ ملی۔ قولہ (یہ سب عالم پیدائش سے پیشتر تاریکی میں چھپا ہوا بشکل رات ناقابل تمیز اور اکاش کے مثال تھا اور غیر محدود پرمیشور کے مقابلہ میں محدود اور اس سے محاط تھا بعد ازآں پرمیشور اس کو اپنی قدرت سے حالت علت سے حالت معلول میں لایا) (ستیارتھ پرکاش ص ۲۷۲) یہ بالکل صحیح ہے۔ کہ انسان کی نظر تحقیق اثر کی رسائی سلسلہ علت و معلول کے جس درجہ تک پہنچتی ہے وہ یہی ہے جسکی شکل و حالت کو سوامی جی نے اکاش سے مشابہ بیان

ahmadimuslim.de

لیکن جبکہ سوامی جی خود ہی اس درجہ کو بھی تغیر و تاثیر و تصرف بالغیر سے پاک نہیں تسلیم کرتے تو کون کہہ سکتا ہے کہ سلسلہ علت و معلول اسی درجہ پر منقطع ہو گیا۔ البتہ یہ کہنا غلط ہوگا کہ یہ درجہ حد تحقیق و انتہای نظر انسانی ہے۔ لیکن محض حد تحقیق و انتہای نظر پر سلسلہ علت و معلول کو ختم سمجھ لینا خلاف عقل ہے اس لئے کہ علت العلل یا واجب الوجود یا قدیم وہ ہے جس کو تغیر متبع ہو اور جو تاثیر یا تصرف بالغیر سے مبرا ہو اور جس میں یہ صفات نہیں اس کو علت العلل کہنا علت و معلول کے درمیان فرق و امتیاز نہ کرنا ہے۔ لہٰذا اگر یہ کہنا صحیح ہے کہ آریہ لوگ معلول بلا علت نہیں مانتے تو یہ کہنا بھی غلط نہیں کہ آریہ مہاشہ علت و معلول میں فرق نہیں کرتے۔ اس لئے کہ آریہ لوگ روح و مادہ کو بمقابلہ ایشور مجبور و مطیع مانتے ہیں پس جسوقت معلوم کرینگے کہ مجبور و مطیع و معلول الفاظ مترادف ہیں اُسوقت خود ہی سمجھ لیں گے کہ آریہ لوگ معلول بلا علت مانتے ہیں یا کہ محدی اور یہ تو آریوں کی اعلیٰ درجہ کی خوش فہمی ہے کہ وہ روح کے اندر جبر و اختیار کا مجمع مانتے ہیں حالانکہ اجتماع ضدین خلاف عقل ہے چونکہ اس مسئلہ پر بحث کرنے کیواسطے ہمکو ایک علیحدہ ہیڈنگ کا قیام مسئلہ کی ضرورت ہوگی اس لئے فی الحال ہم اسی قدر پر اکتفا کرتے ہیں العاقل تکفیہ الاشارۃ۔

اب میں اپنے اصل مضمون کیطرف ناظرین کی توجہ مبذول کرنا چاہتا ہوں۔ میرا مضمون بلحاظ اندرونی مضامین چند حصص پر منقسم ہے۔ چونکہ ہم کو قانون فطرت سے یہی سبق ملا ہے کہ صفت سے موصوف کو شناخت کیا اس لئے بجز اس کے کہ ہم بذریعہ اوصاف قدیم و حادث میں امتیاز کریں اور کوئی معقول ذریعہ ہمارے پاس نہیں ہے۔ اگر ہمارے مخاطب مہاشہ اور کوئی ذریعہ تبلاوینگے تو ہم شکریہ کیساتھ اُسپر غور کرنے کو تیار ہیں۔ پہلے حصہ میں میں نے ہر سہ آرین قدما کے اوصاف علیحدہ علیحدہ نمبروار انہیں کی مسلمہ کتب ستیارتھ پرکاش سے پیش کر کے اشارۃً اس امر کو ظاہر کیا تھا کہ روح و مادہ کے اوصاف خود ہی اُن کے حدوث کی دلیل ہیں بجواب اس کے ہماری مخاطب مہاشہ نے جو کچھ ارقام فرمایا اُسکا خلاصہ یہ ہے۔ صفات دو قسم کے ہوتی ہیں ایک عارضی دوسرے ذاتی۔ وہ کل صفات جنسے کہ روح و مادہ کا حادث ہونا آپ نے خیال کیا ہے عارضی ہیں ذاتی نہیں اور عارضی صفات روح و مادہ کے باہم اتصال سے پیدا ہوتے ہیں اور چونکہ روح و مادہ دونوں قدیم ہیں اس لئے ان دونوں کے اتصال سے جو صفات عارضی ان دونوں میں پیدا ہوتے ہیں وہ بھی قدیم اور قدیم سے ہیں مگر کوسامی جی نے کہیں لکھا ہے کہ اتصال کی ابتدا ضرور ہوتی ہے اس طرح عارضی اوصاف بھی قدیم ثابت ہیں۔ روح کی صفات قدما میں بند و سرکش یا قیدگی و رہائی سے کس طرح فرق آسکتا ہے۔ یہ امر محتاج تشریح ہے۔ کیا آپ کے خیال میں الاعت خداوندی روح کے لئے غیر ضروری ہے جو روح سے بند صفات رکھتا ہے مجبوری کے بے شعوری مادہ کی ذاتی صفت ہو تو اس کی قدامت میں کیونکر ارج ہے۔

جواب۔ چونکہ روح و مادہ میں عوارض کا الحاق آپ بھی تسلیم کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ہم روح و مادہ کو حادث کہتے ہیں اس لئے کہ عوارض و حوادث الفاظ مترادف ہیں اور حادث کا الحاق قدما میں باطل ہے ورنہ حدوث و قدم کا اجتماع فرد واحد میں لازم آویگا۔ جو خلاف عقل ہے اسی واسطے ہم روح و مادہ کے جملہ اوصاف حتی کہ حیات ابدی بھی عارضی مانتے ہیں یہ آریوں کی خوش فہمی ہے کہ وہ فرد واحد کے اندر کچھ اوصاف قدیم اور کچھ حادث مانتے ہیں۔ قدیم وہی ہے جو قائم بالذات تاثیر و تصرف بالغیر و تغیر سے مبرا ہو جسکے اندر نقص و زوال کو گنجائش نہ ہو کمی بیشی کسی صفت یا صفات کی محال ہو۔ پس اگر وصف قدامت انہیں اوصاف پر منحصر ہے تو ضرور روح و مادہ کی صفات مذکورہ وصف قدامت میں مانع ہیں اور اگر وصف قدامت بند و سرکش اطاعت۔ مجبوری۔ بے شعوری کے وابستہ ہے تو ایشور وصف قدامت سے خارج اور بجائے اس کے روح و مادہ وصف قدامت میں داخل ہوتا ہے اور اگر قدیم کو ہر دو اقسام متضاد کا مجمع مانا جاوے تو یہ سوائے آریوں کے اور کسی کی عقل میں جائز نہیں ہو سکتا۔ اب میرا حق ہے کہ میں اپنے مخاطب مہاشہ سے دریافت کروں کہ کیا آپ کے نزدیک یہ ضروری ہو کہ قدیم مطیع و فرمانبردار تاثیر و تصرف بالغیر سے پاک نہ ہو خواہ بے شعور ہو یا باشعور اگر ضروری ہے تو ضرورت ثابت کیجئے کیوں ان صفات کا موصوف ایشور کو بھی نہیں مانتے اور اگر آپ ایسا مانتے ہیں کہ مابین ہر سہ قدما کے صفات مختلف تدریج کی و بیشی کے ساتھ ہونا چاہیے تو پھر تفریق مراتب و تعین اقسام سے آپ کیوں انکار کرتے ہیں اچھا یہی بتا دیجئے کہ آریہ لوگ بلحاظ اختلاف وصف قدامت میں تدریج کے قائل ہیں تاکہ ایک عقدہ حل ہو۔ (باقی دارد)

مرقع قادیانی

کے بابت لکھا گیا تھا کہ یکم جون کو پہلا پرچہ جاری ہوگا۔ چنانچہ وہ چھپ کر تیار ہے اگر ڈاکخانہ سے اجازت آگئی تو تاریخ مقررہ پر شائع ہو جائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

اہلحدیث کے خریداروں میں سے جنکی بابت ہمیں علم ہے کہ قادیانی مباحثات سے دلچسپی رکھتے ہیں ان کے نام پر بلا اجازت جاری کیا گیا ہے پس ایسے حضرات جو مرقع کے شائق ہوں اور ہم نے بوجہ بے خبری کے اُن کو انتخاب نہ کیا ہو یا جن حضرات کو اسکا شوق نہ ہو مگر ہم نے غلطی سے انکو خریداروں میں انتخاب کر لیا ہو یہ دونوں حضرات بذریعہ کارڈ اطلاع بخشیں ورنہ آئندہ نمبر ویلیو پہنچنے پر شکایت غلط ہوگی اور اگر ویلیو واپس کیا تو ہماری شکایت آنپر بجا ہوگی۔

حسابِ دوستان در دل

ماہ جون میں جن احباب کی قیمت ختم ہے حسب دستور اُن کے نمبر مع پتہ کے مرقوم ہیں ملاحظہ فرما کر براہ مہربانی اپنے منشاء سے اطلاع بخشیں۔

غریب فنڈ میں اگر کچھ دینا منظور ہو تو اُس کی بھی اطلاع دیں تاکہ اخبار کے ساتھ ہی اُس امداد کو بھی وصول کیا جائے۔ **مینیجر**

۲۱۷	باسم	۵۷۲	لائل پور
۳۲۲	بستی غزان	۵۸۱	ہزارہ
۳۲۹	لودہانہ	۵۸۲	اکوٹ
۳۳۰	چکر دہر پور	۵۸۴	دودہا
۳۳۳	داور باڑی	۵۸۷	ٹھٹھی
۳۳۴	سوجیاگڑھ	۷۹۱	ہنگولی
۳۳۸	دہرور	۸۰۰	علیگڈھ
۴۲۶	دیودہا	۸۰۷	سوگونہ
۴۲۹	جاکے	۸۱۰	سیوان
۵۶۷	بارلا کھڑی	۸۱۱	لکھنور
۵۷۲	ڈولہ بخشتہ	۸۱۲	سوہاگپور
۸۱۳	امرتسر	۸۲۳	بٹھنڈہ
۸۱۵	احمدپور شرقیہ	۸۲۴	بٹھنڈہ
۸۱۶	بانکی پور	۸۲۶	تھاروشا

مذہبی مباحثہ

بجناب مولانا صاحب السلام علیکم۔

میں یہ چند باتیں آپکو لکھتا ہوں مہربانی فرما کر پرچہ اہلحدیث میں شائع کریں گے مضمون حسب ذیل ہے:۔

ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ایک مباحثہ موضع جے پور ضلع چوبیس ۲۴ پرگنہ میں درمیان حنفی و محمدی ۱۴ ربیع الاول کو ہوا تھا۔ جس میں حنفیوں کی طرف سے یہ دعوےٰ تھا کہ تقلید مذہب اربعہ قرآن و حدیث و اجماع امت سے ثابت کرینگے۔ اگر نہ کر سکیں تو پانچ سو روپیہ بطور ہرجانہ مصارف محفل جماعت اہلحدیث کو دینگے اور اہلحدیث کیطرف سے یہ اقرار تھا کہ اگر احناف تقلید کو ثابت کریں تو پانچ سو روپیہ ہرجانہ دینگے وقت مباحثہ ہر فریق کو جواب دینے کے لئے ۱۵ منٹ تک دئیے گئے اور دونوں طرف سے اقرار نامہ رجسٹری ہوئے تھے۔ جب مباحثہ شروع ہوا اہلحدیث کی طرف سے کہدیا گیا کہ قرآن اور حدیث سے تقلید ثابت کرو۔ حنفیوں کی طرف سے شام تک جواب اس کا نہ بن سکا۔ جماعت اہل حق محمدیوں کو خدا تعالیٰ نے فتح نمایاں خصم پر دیا والحمد للہ

اگر کسی صاحب کو اس میں شک ہو مولوی عبد اللہ صاحب موضع جے پور ضلع چوبیس ۲۴ پرگنہ ڈاکخانہ جے پور سے خط و کتابت کریں (عبد الرحمٰن از بردوان)

اڈیٹر۔ کیا مرشد آباد کے مباحثہ کے بعد بھی بنگالہ میں اس قسم کے مباحثات کی ضرورت تھی؟ خیر جو کرو نیک نیتی اور اخلاص سے کرو۔

المرقات فی احکام الصلوٰۃ۔ اگرچہ علماء اہلحدیث نے متعدد کتابیں نماز کے بیان میں لکھی ہیں مگر ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است۔ المرقات میں ایک خاص خوبی ہے۔ احادیث کی تحقیق کے ساتھ یہ رسالہ جناب مولوی محمد جمال صاحب امرتسری نے لکھا ہے۔ قیمت ۴؍ دفتر اہلحدیث امرتسر سے مل سکتا ہے

فتاویٰ

یہ بات کئی بار لکھی گئی ہے اور اب پھر یاد دلائی جاتی ہے کہ جو صاحب ایک پیسہ فی سوال کے حساب سے غریب فنڈ کے لئے ساتھ بھیجیں گے ان کے سوالات کے جوابات پہلے شائع کئے جائیں گے پس سائلین آئندہ کو اس کا خیال رکھیں۔ ابوالوفاء

ج نمبر ۲۳۵۔ شئی اصل میں مصدر ہے بمعنے مفعول۔ معنے اس کے ہیں (شاء یشاء) یعنی ارادہ کردہ شدہ اور ارادہ کردہ شدہ یا جاری ہوئی چیز وہی ہوتی ہے۔ جو ممکن الوجود ہو۔ خدا کی مثل تو محال ہے کیونکہ جسکو خدا پیدا کریگا وہ حادث ہوگا اور خدا قدیم ہے پس خدائے تعالیٰ ہر ایک شئی پر قادر ہے لیکن محال شئی نہیں جو شئی ہوگا اسپر اس کو قدرت تام ہے۔

ج نمبر ۲۳۶۔ لفظ میں ایک صورت مفرد کی ہوتی ہے ایک جمع کی۔ مفرد کی صورت میں اور طرح استعمال ہوتا ہے جمع کی صورت میں اور طرح۔ نفقط گدھے کی آواز کا ذکر کرنا ہو تو اسکو نہیق کہتے ہیں لیکن جب جمع کی صورت میں لانا ہو تو اصوات بولیں گے خصوصاً جب اس کی طرف کوئی اسم تفضیل کا صیغہ مضاف کرنا ہو۔ تو لا محالہ یہی آئیگا۔ اس کی نظیر ایک اور آیت ہے۔ وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِينَ مریم صدیقہ کے حق میں کہا کہ وہ قانتین میں سے تھی اور قانتین جمع مذکر کا صیغہ ہے جس کی رو سے یہ معنے ہونے چاہئے کہ مریم صدیقہ اُن مردوں میں سے تھی جو خدا کے آگے عاجزی کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ صحیح نہیں مگر چونکہ مردوں اور عورتوں کی ایک جماعت فرض کر کے صیغہ جمع کا لانا تھا۔ اس لئے مردوں کو تغلیب کر کے صیغہ مذکر کا لایا گیا معنے یہ ہوئے کہ مریم اس جماعت میں سے تھی جو خدا کے آگے گڑگڑاتے ہیں اسی طرح انکر کے لفظ کو مجموعہ آواز کیطرف مضاف کرنے کی ضرورت سے ایسا ہوا۔

ج نمبر ۲۳۷۔ مویشیوں کو خصی کرنے سے بیشک منع آیا ہے اور بزار

نوٹ: سوالات نمبر ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷ کا کاغذ گم ہو گیا ہے۔ سائل انکو دیکھ کر سمجھ لے پہلا سوال کا خلاصہ یہ تھا کہ اللہ علیٰ کل شئی قدیر ہے تو اپنے جیسا پیدا کر سکتا ہے؟ دوسرا سوال انکر الاصوات کے لفظ پر تھا کہ گدھے کی آواز کو نہیق کہتے ہیں تو یہاں آواز کیوں کہا گیا؟ تیسرا سوال مویشیوں کے خصی کرنے کے متعلق تھا۔

(اڈیٹر)

کی حدیث نیل الاوطار میں یہی ہے (کذا فی النیل)

س نمبر ۲۳۸۔ بیت اللہ میں اب جو چار مصلے قائم ہیں یہ جو وقت سے کعبہ بنایا گیا ہے تب سے ہے یا کہ ابراہیم علیہ السلام کے وقت سے یا سرورکائنات کے وقت سے یا کہ بعد پیغمبر کے اگر بعد پیغمبر کے جاری ہوا تو کیسا ہے بدعت ہے یا نہیں؟

س نمبر ۲۳۹۔ فجر کی نماز میں کھڑا ہو کر دعا مانگنا کیسا ہے؟

س نمبر ۲۴۰۔ مسافرت میں کتنی منزل تک میں نماز قصر کرے۔

س نمبر ۲۴۱۔ اپنے آپ کو مسلمان کہلاتا ہے تاڑی شراب پیتا ہے۔ اس کے ساتھ برتاؤ کیسا ہے اور بے نمازی بھی ہے۔

س نمبر ۲۴۲۔ داڑھی کہاں تک بڑھی ہو۔ (شیخ عبدالرزاق از گیناپور بہار)

ج نمبر ۲۳۸۔ بیت اللہ شریف میں چار مصلے پانچویں صدی ہجری میں بنے ہیں ان چار مصلوں سے اسلام میں سخت تفریق پیدا ہو گئی خدا اس شخص کو بخشے جس نے یہ بنائے اور اس پر رحم کرے جو اس تفریق کو مٹائے۔ ہمیشہ علماء ہمیشہ اس تفریق کو ناپسند کرتے رہے۔ فقہ کی معتبر کتاب رد المحتار میں لکھا ہے کہ ۵۵۱ھ میں بعض مشائخ۔ جو حج کو آئے تو انہوں نے کعبہ شریف میں متعدد مصلوں پر متعدد جماعتیں ہوتی دیکھکر اسکو نہایت ناپسند کیا۔ ابن الہمام کے شاگرد کا قول لکھا ہے کہ ما یفعل اھل الحرمین من الصلوٰۃ بائمۃ متعددۃ وجماعات مترتبۃ مکروہ اتفاقاً جلد اول صفحہ ۳۸۵ ہر مسلمان کو چاہئے کہ ان سب تفریقات کو حقارت کی نظر سے دیکھے اور خود کسی تفریق میں آکے جو کام خدا اور رسول نے نہ فرمایا ہو انکو دین میں داخل نہ کرے۔

ج نمبر ۲۳۹۔ فجر کی نماز میں دعا مانگنی جسکو دعا قنوت کہتے ہیں جائز ہے خصوصاً نزول وبا یا قحط وغیرہ کے وقت تو ضرور چاہئے۔

ج نمبر ۲۴۰۔ اس میں علماء کا اختلاف ہے کوئی مرفوع حدیث صحیح اس بارے میں فیصلہ کن ملتی نہیں اس لئے عرف عام پر رہیگا کہ جتنی مسافت کو عرف عام میں سفر کہتے ہیں اس میں قصر جائز ہے واجب نہیں۔

ج نمبر ۲۴۱۔ ایسا شخص بہت برا کرتا ہے پس اسکو بھائی بندوں کی طرح نرمی سے سمجھانا چاہئے نہ مانے تو بھی نہ چھوڑنا چاہئے۔

ج نمبر ۲۴۲۔ لمبی جتنی ہو اولی ہے بقدر چار انگشت کے لمبی رکھکر باقی کو کٹا دینا جائز ہے۔

س نمبر ۲۴۳ - کیا ہے حکم شرع شریف کا اس مسئلہ میں کہ خطبہ جمعہ میں اردو زبان میں پڑھنا جایز ہے یا ناجائز ہے اور خطبہ کیوقت خطیب کو ہاتھ میں لاٹھی لینا بہتر ہے یا بغیر لاٹھی کے خطبہ پڑھنا بہتر ہے۔ اور منبر چڑھتے وقت جمعہ کے روز قبل نماز جمعہ جب خطیب خطبہ کو چڑھتا ہے السلام علیکم کرنا سنت ہے یا نہ کرنا سنت ہے۔ بینوا توجروا

(محمد اویس از راجکوٹ صدر بازار)

ج نمبر ۲۴۳ - عربی پڑھکر دیسی زبان میں یا جیسے عام طور پر حاضرین سمجھ سکیں ترجمہ کرنا سنت بلکہ رکن خطبہ ہے حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ میں قرآن مجید پڑھتے اور وعظ فرماتے تھے (مسلم) بدائع میں ہے یبدء قبل الخطبۃ الاولی بالتعوذ سرا ثم بحمد اللہ تعالیٰ و الثناء علیہ والشہادتین والصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم والعظۃ والتذکیر والقرءۃ (ذکر الجمعۃ) یعنی خطبہ میں بعد کلمہ شہادت اور درود کے وعظ نصیحت کرے اور قرآن مجید پڑھے۔ پس اس طریق سے دیسی زبان میں وعظ کرے تو جائز ہے اور اگر صرف اردو ہی اردو پڑھے جس میں عربی الفاظ کا نام نہو تو جائز نہیں کیونکہ اس صورت میں قرآن مجید کا پڑھنا ترک ہوتا ہے۔ تعجب ہے بعض لوگ جو اپنی یا اپنی آبائی ایجادات کو سنت نبوی سے اچھا جانتے ہیں وہ خطبہ سے پہلے منبر پر بیٹھکر وعظ کہتے ہیں یہ وعظ دیسی زبان میں ہوتا ہے۔ اس سے بعد کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے ہیں جو محض عربی زبان میں ہوتا ہے مگر تمام خطبہ قرآن مجید نہیں ہوتا بلکہ مصنوعی عبارات خلط ملط ہوتی ہیں مگر دیسی زبان نہیں ہوتی۔ افسوس ہے شریعت نے جو خطبہ وعظ و تذکیر کے لئے مقرر کیا تھا اسکو تو عضو معطل بنا یا گیا اور اس کی جگہ اپنی ایجاد کو پسند کیا گیا ہے۔ خطبہ پر کھڑے ہوتے ہو

س نمبر ۲۴۴ - قرآن مجید میں خداوند کریم نے زیادہ قسمیں کس لئے کی ہیں حالانکہ مطلب تو ایک ہی قسم سے طے ہو سکتا ہے۔ نعوذ باللہ عوام الناس تو زیادہ قسمیں کرنے والے کو کذب کیطرف منسوب کرتے ہیں اور ہمارا ایمان ہے کہ اللہ صاحب اس بات سے پاک ہے۔ اس کی وجہ بیان فرما دیں۔

س نمبر ۲۴۵ - زیور کی زکوٰۃ دینی فرض ہے یا نہیں اور جو مویشی سوداگری کیلئے خرید کئے جائیں یعنی برائے نفع نکالنے کے نہ کسی استعمال دنیاوی کے انکی زکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟

س نمبر ۲۴۶ - بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ دعا اور عبادت اور صدقہ کرنے سے عمر بڑھتی ہے اور قرآن شریف میں ہے کہ جب کسی بشر کی عمر اپنی اجل پر پہنچ جاتی ہے تو آگے پیچھے نہیں کی جاتی۔ کریم بخش خریدار ۱۸۹

ج نمبر ۲۴۴ - قرآن مجید عربی زبان میں ہے اس لئے عرب کے محاورہ میں اسکا ہونا ضروری ہے عرب کے لوگوں میں اس قسم کی قسموں کا عام دستور بلکہ فصیح کلاموں میں موزوں تھا۔ قیس مجنون کا شعر ہے ؎

الا زعمت لیلیٰ انی لا احبھا
بلیٰ ولیال العشر والشفع والوتر

مندرجہ بالا شعر میں اس نے تین قسمیں کھائی ہیں پس قرآن مجید کی زیادہ قسموں سے مراد اگر یہ ہے کہ ایک ہی موقع پر زیادہ کیوں ہیں تو یہ جواب ہے کہ عرب کے علم ادب کے مطابق ہے اور اگر کثرت سے مراد یہ ہے کہ سارے قرآن میں بہت سی جگہ کیوں قسمیں آئی ہیں تو اسکا جواب یہ ہے کہ تئیس سال کی مدت کے مقابلہ پر بہت نہیں۔ بلکہ کچھ بھی نہیں۔ قرآن مجید میں ہی حلاف (زیادہ قسمیں کھانے والے کو برا کہا ہے لا تطع کل حلاف مھین مگر تئیس سال کی مدت میں چند ایک موقع پر حسب دستور عرب کے قسم کھانے سے کثرت لازم نہیں آتی۔

ج نمبر ۲۴۵ - زیور کے زکوٰۃ کے متعلق علماء کا اختلاف ہے خاکسار راقم کے نزدیک فرض نہیں۔ ہاں مال تجارت پر زکوٰۃ ضروری ہے خواہ مویشی ہوں یا کچھ اور۔

ج نمبر ۲۴۶ - اجل کے معنے وقت مقررہ کے ہیں جو وقت کسی کام کا ہے اگر خداوند تعالیٰ نے اس کو اپنے حکم سے پیچھے کر دیا تو پہلا وقت ہی اجل ہو جائیگا جیسی مقدمہ کی پیشی کہ جو اس کی تاریخ مقرر ہو اس سے مؤخر کر دی جائے تو یہ مؤخر شدہ ہی اجل ہے مطلب آیت کا یہ ہے کہ مقررہ اجل کو کوئی مخلوق پیچھے نہیں کر سکتی لیکن خدا یمحوا اللہ ما یشاء ویثبت۔

رسائل ہذا کا ایک سوال باقی ہے؟

ھُوَسَمّٰکُمُ المُسلِمِینَ

مسلمانوں میں فرقہ بندی مٹانے کے لئے مولوی حشمت علی صاحب مقیم دہلی نے یہ رسالہ لکھا ہے جو اپنے موضوع میں ایک خاص خوبی رکھتا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۳/

دفتر اہلحدیث امرتسر سے مل سکتا ہے

انتخاب الاخبار

کتوں کی موت: ۔ مرزا قادیانی کے مرید مرزا افضل بیگ اور اُسکا بیٹا عبد العزیز بیگ اور اسکا پوتا محمد فاضل ساکن بٹی ضلع لاہور تینوں طاعون سے مر گئے۔ تمام گھر ویران ہوگیا۔ مرزا کو لکھا گیا کہ دعا کریں۔ جواب آیا کہ میں کس کس کے لئے دعا کروں (نامہ نگار. سُنا مرزا صاحب اسکا جواب کیا تاویل کرینگے)

افسوس ہے اخبار انڈیا گوجرانوالہ کے معاملہ میں لاہور کے ایک معزز اسلامی اخبار کے اڈیٹر بھی ملزم گردانے گئے۔ خدا انجام بخیر کرے۔

میرٹھ میں بھی ایک شخص عبا دالله مرزائی طاعون سے مرا (نامہ نگار)

راہوں ضلع جالندھر میں ہندو مسلمانوں کا فساد ہوگیا۔ تحقیق ہو رہی ہے۔ (کیا یہ ملک کبھی ترقی کریگا)

قانون جدید جس سے پولیٹیکل جلسوں کی بندش ہوگئی ہے سردست پنجاب کے پانچ ضلعوں میں جاری ہوا ہے۔ لاہور سیالکوٹ لائل پور۔ راولپنڈی اور اٹک

امرتسر کی انجمن اسلامیہ۔ ہندو سبھا اور سکھوں کے دیوان نے متفقہ سرکاری خیرخواہی میں اشتہار دیئے تھے۔ اُن کے جواب میں ایک اشتہار نکلا ہے جس میں تینوں کو دبایا ہے۔ خدا کی شان کوئی کسی کی نہیں سنتا۔

ڈھاکہ کے قریب تھانہ نواب گنج سے ۳ میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں پر پولیس نے اچانک چھاپہ مارا قلب سازوں کا ایک گروہ موجود تھا جسے مع بہت سے جعلی روپوں اور آلات قلب سازی کے گرفتار کیا

جہلم میں سودیشی تحریک کا جوش مٹ گیا۔ شہر جہلم کے باشندے انگریزی ساخت کے کپڑے اور شکر وغیرہ کا استعمال کرنے لگے۔ (سوڈا واٹر کا جوش تھا)

افواہ ہے کہ امیر صاحب کلکتہ میں ایک بنک جاری کرنا چاہتے ہیں تاکہ افغانوں کو تجارت میں آسانی ہو جاوے۔

نواب صاحب ڈھاکہ کو گورنمنٹ نے ۳½ فیصدی سود سالانہ پر ۱۴ لاکھ روپے قرض دیکر انکو عارضی پریشانیوں سے نجات دی (مسلمان نوابوں کی انتظامی قابلیت کا نتیجہ ہے کہ آخرکار گورنمنٹ سے سودی قرض لئے بغیر گزارہ نہ چل سکا۔ افسوس)

ہز میجسٹی امیر صاحب کابل اپنے مجوزہ طویل دورہ پر روانہ ہوکر ۱۲ ماہ حال کو قندھار میں رونق افروز ہو گئے۔ قندھار میں امیر صاحب کا ارادہ سترہ روز یا ۳ ہفتہ تک قیام کرنیکا ہے۔

طاعون شکر ہے کہ ہفتہ مختتمہ ۱۰ ماہ حال میں کل ہندوستان کی طاعونی اموات میں ہفتہ سابقہ کی نسبت ۱۴۰۱۹ موتوں کی کمی رہی۔ ہفتہ مذکور میں ۱۶۷۰۱ موتیں ہوئیں۔ کل صوبجات میں طاعون کی اموات میں نمایاں کمی ہوگئی۔ منجملہ ۱۶۷۰۱ کے پنجاب میں ۸۰۷۴ ۵۳ موتیں ہوئیں۔ اس سے پہلے ہفتہ میں ۲۰۴۸۶ موتیں ہوئی تھیں۔ گویا پنجاب میں سات ہزار سے زیادہ اموات کی کمی رہی۔ ممالک متحدہ آگرہ واودھ میں ۱۰۴۸۱ موتیں طاعون سے ہوئیں۔ (کیا کرشن قادیانی کو لوگوں نے ایمان لیا ہے۔ کہ طاعون کم ہوگیا۔ تف)

ایران کی حالت۔ تبریز۔ رشت۔ کرمان اور شیراز میں سخت فساد ہو رہے ہیں لوگ شاہ سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ آئین کو مستحکم کر دیا جائے۔

صاحب ڈپٹی کمشنر لاہور نے اجیت سنگھ کے باپ کو بلا کر کہا ہے کہ اگر ایک ہفتہ کے اندر اسے تلاش نہ کروگے۔ تو تمہاری مربعے جو سرکار نے تمہیں عطا کئے ہیں۔ چھین لئے جاوینگے۔

راولپنڈی کے مقدمات فساد کی تحقیقات کیلئے مسٹر اے۔ ای۔ مارٹینو صاحب سشن جج دہلی بطور خاص مجسٹریٹ مقرر ہوگئے ہیں۔ یہ بڑے تجربہ کار اور منصف مزاج ہیں۔

راولپنڈی میں کئی ملزم گم ہیں۔ جن کے نام وارنٹ ہیں۔ گرفتاری پر ۳۰۔۴۰ روپیہ کا انعام شایع کیا گیا

جالندھر کی تمام دلوالی غالباً بوجہ طاعون حسب الحکم ڈپٹی کمشنر دو ہفتہ کے لئے بند کی گئیں۔ ابو سرور

حافظ محمد ابراہیم صاحب بنی نگری ہیڈ ماسٹر ... انتقال کرگئے ہیں۔ مرحوم کے ورثا ناظرین سے جنازہ غائب کی استدعا کرتے ہیں۔ ادارہ میں پڑھا گیا۔

ahmadimuslim.de

قابل دید کتابیں

تفسیر ثنائی پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں۔ دوسری کالم میں ترجمہ کرکے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ ونقلیہ دئے گئے ہیں ایسے کہ بایدوشاید۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست دلائل عقلی ونقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا گیا ہے۔ ایسا کہ مخالف کو بھی بالضرور انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کہنے کے چارہ نہیں۔ تفسیر سات جلدوں میں ہے جن میں سے چار جلدیں تیار ہیں۔

جلد اول ۔ سورہ فاتحہ و بقر قیمت عہ
" **دوم** ۔ سورہ آل عمران ونساء ۔ عہ
" **سوم** ۔ سورہ مائدہ ۔ انعام و اعراف عہ
" **چہارم** تا سورہ نحل عہ

چاروں جلدوں کے ایکساتھ خریدار سے مع محصولڈاک صرف ﷲ سے

تقابل ثلاثہ ۔ توریت انجیل اور قرآن کا مقابلہ تینوں کی اصلی عبارتیں نقل کرکے قرآن شریف کی افضلیت ثابت کیگئی ہے قیمت مع محصول عہ

اسلام و برٹش لاء ۔ یعنی سیاست محمدیہ اور قانون انگریزیہ کا مقابلہ ۸ر

چودہویں صدی کا مسیح ۔ مرزا صاحب قادیانی کے سوانح عمری۔ بطرز ناول نہایت دلچسپ صفحات ۱۴۰ قیمت مع محصول عہ

الہامات مرزا ۔ مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں کی تردید بڑی شرح و بسط سے کیگئی ہے یہ رسالہ قادیانی نبوت توڑنے کو کافی ہے قیمت ۵ر

تغلیب الاسلام بجواب تہذیب الاسلام مصنفہ دہرمپال آریہ (جلد اول ۵ر جلد دوئم ۶ر جلد سوئم ۵ر جلد چہارم ۶ر ہر چہار جلد ۱ر)

ترک اسلام بجواب ترک اسلام مصنفہ دہرمپال

الہامی کتاب وید اور قرآن کے الہامی ہونے پر مفصل [illegible]

بحث تناسخ ۔ تناسخ کے رد میں آریوں سے مباحثہ [illegible] کا ایک لیکچر مع [illegible] ہندو [illegible] آریوں عیسائیوں اور مسلمانوں [illegible] کا تذکرہ [illegible] ہے ۵ر

تیر بہدف دوائیں

برقی سٹ اس بکس میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن کی ہے جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہوجاتا ہے ایک شیشی روغن طلا کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں سطبری پیدا ہوجاتی ہے اور خون کا دورہ ہوکر مرض کا ہمیشہ کے لئے قلع وقمع ہوجاتا ہے اور ایک شیشی خوراکیہ دوائی کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہوکر بدن میں خون بڑھتا ہے اور طاقت پیدا ہوجاتی ہے قیمت مع محصولڈاک ۸ر

مومیائی جریان بسرعت ۔ درد کمر ۔ دمہ ۔ ابتدائی سل ۔ دق اور ہر قسم کی کمزوری کے دفعیہ اور قوت باہ کے پیدا کرنے میں اکسیر ثابت ہوئی ہے ۔ وہ لوگ جنکی ہاں بوجہ کمزوری کے اولاد نہ ہوتی ہو وہ اس کو ایک سال باپرہیز استعمال کرکے قدرت حق کا مشاہدہ کریں جو صاحب جوش جوانی یا بچپن میں غلط کاریوں سے جوہر انسانی ضائع کرکے پچھتا رہے ہوں وہ اسکو استعمال کرکے طاقت پیدا کرسکتے ہیں چوٹ لگتی ہی چار رتی کہا لینے سے درد کافور ہوجاتا ہے ۔ مباشرت کے بعد رتی کہا لینے سے پہلی طاقت بحال ہوجاتی ہے ۔ اعلیٰ درجہ کی مولد خون ہے ۔ بوڑہے اور کمزوروں کی سچی رفیق ہے ۔ بچے جو کمزور ہوں وہ اُن کو ایک رتی روزانہ کہلا کر دیکہیں کسقدر مضبوط بنا دیتی ہے ۔ قیمت باوجود صفات صرف عہ فی چہٹانک مع محصول

جوہر عشبہ مصفی خون یہ امر مسلم ہے کہ خون کی صفائی پر ہی صحت کا مدار ہے ۔ خون کا گندہ ہونا ایسی ایسی مہلک بیماریاں پیدا کرتا ہے جن کے نام سے بدن کانپ اُٹھتا ہے ۔ سل ۔ دق ۔ آتشک ۔ سوزاک وغیرہ خون کی خرابیوں کا ہی نتیجہ ہیں ۔ خدانخواستہ اگر آپ کبھی کسی خونی مرض مثلاً آتشک وغیرہ میں مبتلا ہوکر اپنی صحت کا ستیاناس کر بیٹھے ہیں تو ضرور ہی کم از کم ایک شیشی استعمال کرکے دیکہیں قیمت مع محصول عہ

سرمہ مقوی البصر اس کا ہر روز استعمال کرنا آنکھوں کو تراوت بخشتا ہے ۔ بینائی کو تیز کرتا ہے ۔ دہند غبار کو رفع کرتا ہے فی تولہ مع محصولڈاک ۱۲ر

المشتہر پرعمپرائٹر دی میڈلیس ایجنسی کٹڑہ قلعام امرتسر

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہل حدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered L. No 352.

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

ہے اہل بے نقل کیا ہے تو نقل کیا ہے؟ یاں وہم و خطا کا دخل کیا ہے

بڑھنے ہوئے مصطفے کی گفتار مت دیکھ کسی کا قول و کردار

جلد ۴ — نمبر ۳۱

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عـہ

والیان ریاست سے ″ ″ ۱۰ ے

روسا و جاگیرداراں سے ″ للعہ

عام خریداروں سے ″ ۶

غیر ممالک سے ″ ۵ شلنگ

″ ″ ششماہی ۳ شلنگ

انڈیا والوں سے ″ عہ

اجرت اشتہارات

بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے +

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت پیشگی آنی ضروری ہے +

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +

(۳) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے +

امرتسر + یوم الجمعہ + مؤرخہ ۷ جون سنہ ۱۹۰۷ء مطابق ۲۵ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۵ ہجری

اہل فقہ جیت گیا

امرتسر کا ہفتہ وار اخبار فخر کرتا ہے کہ ہم اس کا جواب نہیں دیتے ہمارے خیال میں بھی اس کا یہ زعم ایک حد تک صحیح ہے۔ کیونکہ اہل حدیث میں اس کی بعض باتوں کا جواب قصداً نہیں دیا جاتا مگر وہ کیسی ہوتی ہیں جو ذیل میں ہم بتلاتے ہیں۔

ایک تو وہ عیب شماری اور گالی گلوچ ہے جو خاص خاکسار کی ذات مخصوصہ صفات سے تعلق رکھتی ہیں مثلاً اڈیٹر اہلحدیث کی ترکی تمام (۲۹ مارچ - ۵ اپریل وغیرہ) جاہل مجتہد - بے علم - مرض لا یعقل - مفسد - فتنہ پرواز وغیرہ - ان اور ان جیسی باتوں کا جواب تو ہم نہ دیتے نہ دے سکتے نہ جائز جانتے ہیں۔

دوسری قسم کی وہ گالیاں ہیں جو خیریت سے کل قوم اہلحدیث کو اہل فقہ کے قلم سے نکلتی ہیں مثلاً نجدیوں کی مفسدانہ حرکت (۱۲ اپریل) منافق - گروہ منافقین وغیرہ (۵ اور ۱۵ مارچ - ۱۲ اپریل - ۱۰ مئی وغیرہ) چونکہ ایسی قومی حملوں کے جوابات دینے ہی کو اہلحدیث جاری ہوا ہے اس لئے آپکی دُر افشانی کے جوابات دیئے گئے - آپنے اہلحدیثوں کو منافق کہنے کی عام وجہ یہ لکھی تھی کہ یہ لوگ جب حنفیوں کی مسجدوں میں جاتے ہیں تو آمین بالجہر وغیرہ چھوڑ دیتے ہیں اس لئے منافق ہیں (ملاحظہ ہو اہل فقہ ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ کالم اول) اس کا جواب ۲۹ مارچ کے اہلحدیث میں دیا گیا کہ کسی خاص موقع پر قومی اتفاق کے رکھنے کو کسی مستحب امر کا ترک کر دینا جائز ہے اس پر ایک حدیث اور استاد الہند حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ کا قول نقل کیا تھا اور مفصل بتلایا تھا کہ اس قسم کے اعمال سے ایسا شخص بجائے مورد عتاب ہونے کے مورد عنایت ہے مگر بدبختی اور حق پسندی؟ آپنے ۱۲ اپریل کے پرچہ میں پھر ایک مضمون لکھا جس کا عنوان تھا "تصدیق ہو گیا کہ وہابی منافق ہیں" ہم نے سمجھا کہ شاید ہماری پیش کردہ حدیث کا کوئی معقول جواب دیکر اپنا مدعا ثابت کیا ہوگا مگر جونہی ہم نے وہ مضمون پڑھا تو مولوی روم مرحوم کا شعر یاد آیا ؎

گر مقلد صد دلیل و صد بیاں + در میاں آرد نہ دارد ہیچ جاں

حرام ہے کہ ہماری پیش کردہ حدیث یا قول کا بھولے سے بھی نام لیا ہو بلکہ محض معزز اڈیٹر شحنہ ہند کو کوس کوس کر چپ ہو گئے - اس سے بعد ہم نے سمجھا کہ جیا میں آکر شاید آئندہ کو یہ خطاب منسوخ کر دیں مگر جونہی ۱۰ مئی کا پرچہ پہونچا تو اس کے صفحہ ۲ پر کیا دیکھتے ہیں کہ آپنے مضمون لکھا ہے جس کا عنوان ہے "ایک نئی منافقانہ چال" خیریت سے یہ عنوان دیکر آپ لکھتے ہیں :-

کہ گروہ منافقین نے اپنی جماعت کو خوش کرنے کے لئے ایک اور منافقانہ چال اختیار کی ہے دیوبند کی ایک مہ گروہ منافقین کہکر لکھا ہے کہ کیا اڈیٹر اہلحدیث بتا سکتا ہے کہ کسی مسلمان کا منافق بنجانا یا کسی وہابی کا مسلمان ہوجانا مذہب کے صدق وکذب پر اثر ڈال سکتا ہے۔

دیکھئے! کس استقلال سے اہلحدیثوں کو گروہ منافقین لکھتا ہے گویا کہ بدعتوں کی گھر کی یونیورسٹی نے اہلحدیثوں کے لئے یہ ڈپلومہ منظور کرلیا ہے۔ بلا سے کہئے مگر جس بنا پر اُس نے یہ خطاب تجویز کیا تھا جب اُس کا جواب دیا گیا تو جبتک اُس کا جواب معقول نہ دیتا کیا شرم وحیا اُس کو اجازت دیتی تھی کہ دوبارہ منہ پر وہی لاتا جس کا جواب دیا گیا۔ اسی لئے ہمارے کرم دوست جناب مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی نے اڈیٹر اہل فقہ کو سمجھایا چنانچہ شاہ صاحب کے خط کا ذکر اُس نے ۲۹ مارچ کے پرچہ میں خود ہی کیا ہے لکھا ہے۔

"حضرت مولانا (سلیمان) خاکسار کو بذریعہ ایک عنایت نامہ کے نصیحت فرماتے ہیں کہ اخبار کو ذاتیات سے پاک وصاف رکھنا ضروری ہے جناب ممدوح فرماتے ہیں کہ تم پر ذاتی حملے ہوں اُن کا جواب بھی نہ دو اور صبر سے کام لو اسکا نتیجہ اچھا ہوگا اور اخبار کو حد سے زیادہ تہذیب کو دے خط درج کرکے آپ وعدہ کرتے ہیں کہ، اب غیر مقلد جسقدر چاہیں گالیاں دیا کریں انشاء اللہ اپنے مخدوم ناصح کی مشفقانہ نصیحت پر کاربند رہونگا"

مگر افسوس کہ اس وعدہ کا ایفا آپ سے ایک اشاعت تک بھی نہ ہوا جن لوگوں کے پاس اہل فقہ کا فائل ہے وہ ۲۹ مارچ کے بعد کے پرچے اٹھا کر دیکھیں کہ کیسی کیسی مغلظ گالیاں شخصی اور قومی چن چن کر دی ہیں۔ ۱۰ مئی کے پرچے سے ابھی ہم نے حوالہ نقل کیا ہے کہ اہلحدیثوں کا نام ہی گروہ منافقین رکھا ہے۔

اہل فقہ کے حامیو! بتلا سکتے ہو کہ تمہارا ہادی اور راہ نما، وہ فخر قوم اور افتخار مذہب یعنی اڈیٹر اہل فقہ کیا کچھ کررہا ہے اور کہاں تک تمہاری جیب کترنے کے علاوہ تمہاری عقل اور دیانت بھی تم سے چھینتا ہے اور قیمت اور امداد لیکر تمہیں دیتا کیا ہے؟ یہ کہ اہلحدیث کے پیش کردہ دلائل کا جواب دینے سے جی چرا کر محض گالیاں سناتا ہے اور پھر اُلٹی شکایت کرتا ہے۔ آہ کیا سچ ہے

اُلٹے ہی شکوے کرتے ہیں اور کس ادا کے ساتھ
ناطاقتی کے طعنے ہیں عذر جفا کے ساتھ

کیا مذہب حنفی کی ماہیت یہی ہے واللہ اگر یہی ہے تو سچ جانو۔ اگر ماند شبے ماند شبے دیگر نمی ماند۔

اہل فقہ کمپنی کے امرتسری ممبرو! ایمان سے ہمیں بتلاؤ کہ تمہارے وکیل نے تمہارے مذہب کی کہاں تک عزت رکھی ہے اور ہمارے پیش کردہ دلائل کا کیا جواب دیا ہے؟ کیا ہماری پیش کردہ حدیث اور قول کو چھوا بھی؟ واللہ تمہارے حال پر ہمیں رحم آتا ہے کہ تم لوگ بے خبری میں مارے جارہے ہو۔ اب بھی بہتر ہے کہ اڈیٹر کو بدستور کانوں کی کرسی پر رکھواؤ اور اخبار کسی لائق حنفی مولوی کے سپرد کرو تاکہ لطف بھی ہو اور ہم بھی جانیں کہ ہم کس کے مقابلہ پر لکھ رہے ہیں۔

بدعتی کمپنی کے ممبرو! ہم جانتے ہیں کہ تم ہماری نصیحت کو مخلصانہ سمجھو گے گو تم جناب شاہ سلیمان صاحب کی تحریر کو تو غور سے پڑھو۔ خیر ہم نے تمہیں ایک معقول تجویز بتلائی ہے اب عمل کرنا نہ کرنا تمہارا اختیار۔

آئیے! اب ہم تم کو منافق کی تحقیق بتلائیں۔ منافق دو قسم پر ہیں۔ ایک تو وہ ہیں جو دل میں تو کفر رکھتے ہوں مگر زبان پر اسلام جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض لوگ تھے جنکی بابت قرآن مجید میں ارشاد ہے وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ یعنی بعض لوگ ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں مگر ایماندار نہیں ہیں ایسے لوگوں کو منافق فی العقیدہ کہتے ہیں اس قسم کے لوگوں کی نسبت اب فیصلہ ہے کہ آج کل نہیں ہیں کیونکہ اس آزادی کے زمانہ میں کسی کو کیا ضرورت کہ دل میں کفر رکھکر بظاہر کلمہ اسلام پڑھے جبکہ کفر کی اشاعت اسلام سے زیادہ ہے۔

دوسری قسم کے منافق وہ ہیں جن کی بابت حدیث شریف میں آیا ہے کہ چار خصلتیں جس میں ہوں وہ منافق ہے اذا اؤتمن خان واذا حدث کذب واذا عاھد غدر واذا خاصم فجر یعنے امانت میں خیانت کرے۔ جھوٹ بولے۔ وعدہ خلافی کرے۔ لڑائی میں گالیاں دے۔ غرض اس حدیث میں ان چاروں کو ذکر کرنے سے یا تو مخصوص ان چاروں پر حکم ہے یا یہ تمثیلی ہیں اور مراد سب کبیرے گناہ ہیں مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جو کبیرہ گناہ کرے وہ منافق ہے مگر اس کو منافق فی العمل کہتے ہیں۔

اب ہم دیکھتے ہیں کبائر کا ارتکاب کس قوم میں زیادہ ہے۔ یعنی مقلدوں میں یا غیر مقلدوں میں۔ کچھ شک نہیں کہ بھنگ خانوں۔ شراب خانوں میں بیٹھنے والے سب حنفی کہلاتے ہیں۔ بلکہ بازاروں کی رنڈیاں اور بھڑوے سب حنفی کہلاتی ہیں قبروں کے مجاور سب حنفی بنتے ہیں۔ قبروں کے گدی نشین تو حسب [illegible] حنفی ہیں

ahmadimuslim.de

ڈوم۔ ڈھالی۔ میراسی اور جتنے جرائم پیشہ ہیں سب کا مذہب حنفی ہے اعتبار نہ ہو تو مردم شماری کی رپورٹ دیکھ لو جس پر اہل فقہ کو بھی ناز ہے کہ ہماری تعداد زیادہ ہے جیلخانوں میں عموماً حنفی ہیں۔ چند بڑے پیشوں کو دیکھو جنہیں جھوٹ کا کچھ شمار نہیں یعنی بیرسٹر۔ وکیل۔ مختار۔ عرائض نویس وغیرہ سب حنفی ہیں۔ قبروں پر عرس کرنے والے۔ ڈاڑھی منڈا کر مولود خوانی کرنے والے سب حنفی کہلاتے ہیں وغیرہ وغیرہ

لطیفہ:۔ مدت کا ذکر ہے امرتسر میں ایک رنڈی پر کسی نے عدالت میں دعوے کیا۔ گواہوں میں ایک اہلحدیث ہو چکی بھی تھا۔۔ سماعت کیوقت کہیں اس نے بھی کچھ دخل دیا۔ رنڈی نے جھنجلا کر کہا! ۔ تم وہابی کو کیا مطلب ہم حنفی آپس میں جو چاہیں کریں۔ واہ ری تیری ۔۔۔۔۔ پس اب بتلاؤ کہ مرتکب کبائر کون لوگ زیادہ ہیں پھر بموجب حدیث شریف جو اگر کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہیں وہ منافق ہیں یا کوئی اور۔ مگر شمار کرتے وقت اتنا سمجھ ہو کہ اڈیٹر اہل فقہ سے نمبر شروع ہو کیونکہ اس نے جناب شاہ سلیمان صاحب سے تحریری وعدہ کیا تھا جس کو تحریر ہی میں توڑا اس لئے ہم کہنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ ؎

نہیں وہ قول کا پورا ہمیشہ قول دے دیکر
جو اس نے ہاتھ شاہ کے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

ہمارے امرتسری بدعتی دوستو! ہماری تحریر سے اگر رنجیدہ ہو تو تم ہی انصاف سے کہو کہ تمکو اگر منافق کہا جائے اور بات بات پر تمہارا نام منافق رکھا جائے تو تمہیں کہاں تک رنج ہوگا پھر یہ رنجیدہ القاب اہلحدیث کے لئے تم کس خوشی سے سنتے ہو۔ غور تو کرو ؎

ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے ٭ تمہیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے

مولوی چکڑالوی اہل قرآن جواب دیں

لاہور میں ایک فرقہ اہل قرآن ہے جسکا رہبر یا لیڈر مولوی عبداللہ چکڑالوی ہے انکا دعوے ہے کہ قرآن مجید کے سوا کسی کتاب کی ضرورت نہیں نہ حدیث کی نہ فقہ کی اور احکام مذہبی سب کے سب قرآن مجید میں مذکور ہیں انہوں نے نماز بھی اپنی الگ بنائی ہے اور ایک رسالہ بھی نماز کے متعلق لکھا ہے جسکا جواب ہم نے دلیل الفرقان میں مفصل دیا ہے خیر اسکا تو یہاں ذکر نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ آپ کا یہ فتوے ہے کہ جو کوئی ہماری بنائی ہوئی نماز جو بتقول ان کے قرآنی نماز ہے نہ پڑھے اس کے پیچھے نماز جائز نہیں اس لئے ہم پوچھتے ہیں کہ اس مسئلہ کے متعلق کوئی آیت قرآن مجید میں ہے کہ فلاں شخص کے پیچھے نماز پڑھو اور فلاں شخص کے پیچھے نہ پڑھو کیونکہ یہ ایک مذہبی اور دینی حکم ہے حکم بھی ایسا ضروری کہ سب سے مقدم۔ پس اگر کوئی آیت اس مسئلہ کے متعلق ہے تو مہربانی کر کے جواب تحریر فرماویں اور اگر نہیں ہے تو اقرار کریں مگر یاد رہے کہ ہم آپکا قیاس نہ سنیں گے بلکہ صاف آیت لیں گے جس میں یہ ذکر ہو کہ ایسے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھو اور ایسوں کے ساتھ نہ پڑھو کیونکہ آپکا اصل ہے کہ قرآن مجید میں سب احکام مفصل اور مبین ہیں پس مہربانی سے اسکا جواب جلدی مرحمت ہو۔

چند ایک شیعی سوال

اگرچہ شیعوں کے سوالات ماشاءاللہ سب لوگ جانتے ہیں خصوصاً اُن کے قبلہ و کعبہ اڈیٹر اصلاح کے کیا کہنے ہیں ہم نے کسی شیعی سوال کو نقل کرنا بے فائدہ ہے مگر چونکہ ایک دوست مدت سے متقاضی ہیں اس لئے اُن کے سوالات مندرجہ ذیل کے جوابات ہم دیتے ہیں۔

ناظرین بغور سنیں۔ اڈیٹر

سوال نمبر (۱) جبکہ حضرت علی علیہ السلام ہر فضیلت و لیاقت ذاتی و صفاتی میں خلفائے ثلاثہ یعنی حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت عثمان سے بہتر و بہتر تھے تو کیا وجہ ہے کہ حضرت علی کو خلیفہ بلافصل نہ مانا جائے اور نمبر چہارم میں کیوں اُنکو پیچھے کیا گیا؟

جواب نمبر (۱) اس کا ثبوت نہیں کہ حضرت علی من کل الوجوہ افضل تھے کوئی آیت یا حدیث ہو تو پیش کرو۔

سوال نمبر ۲۔ جبکہ اصحاب ثلاثہ یعنی حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت عثمان اہل سنت کی کتب صحیح مسلم و صحیح بخاری و ترمذی و مشکوٰۃ وغیرہ سے فاحش و فاجر و غاصب و خائن ثبوت ہیں تو ایسے لوگ جنمیں یہ صفات ہوں خلافت کے قابل کیوں ہیں اور درود میں جو حضرت محمد مصطفےٰ کے لئے مخصوص ہے شامل کیوں کئے جاتے ہیں؟

جواب نمبر ۲۔ بالکل غلط ہے۔ محض جھوٹ ہے۔ کذب ہے۔ افترا ہے۔ درود میں آل کا ذکر ہے مخصوص انکا ذکر کہاں ہے۔

سوال نمبر ۳ - زمین فدک کے جھگڑے کے بعد جناب حضرت فاطمہؓ بنت کے بارے میں جناب رسول خدا کی یہ حدیث ہے کہ جس نے فاطمہ کو رنجیدہ کیا اُس نے مجھے رنجیدہ کیا - اور جس نے مجھے رنجیدہ کیا اُس نے خدا کو رنجیدہ کیا اور وہ کافر ہے حضرت ابوبکر سے چھ ماہ تک ایسی ناراض رہیں کہ صورت بھی نہ دیکھی - اور وقت انتقال وصیت فرما گئیں کہ ابوبکر میرے جنازہ پر نہ آوے چنانچہ ایسا ہی ہوا حالانکہ مسلمان کو مسلمان سے تین دن سے زیادہ کینہ رکھنا داخل کفر ہو تو اس صورت میں دونوں میں سے کون مسلمان جانا جاوے ؟

جواب نمبر ۳ - حضرت فاطمہ کو حضرت ابوبکرؓ نے نہ رنجیدہ کیا نہ وہ رنجیدہ ہوئیں نہ اُنہوں نے کسی کے پاس اپنا رنج ظاہر کیا - بلکہ راوی نے محض اپنے فہم سے سمجھ لیا کہ فاطمہ خفا ہیں پھر اس پر یاروں نے حاشیہ لگائے ورنہ در اصل بات بالکل خفیف سی تھی جو عموماً بڑے بڑے قریبی رشتوں میں بھی ہو جایا کرتی ہیں جیسی دونوں حضرات مسلمان تھے بلکہ مسلمانوں کے نورِ عین - ہاں یہ مسئلہ بھی صحیح نہیں کہ تین دن سے زیادہ کینہ رکھنا داخل کفر ہے - گناہ بیشک ہے حضرت فاطمہ کی وصیت کا ثبوت نہیں -

سوال نمبر ۴ - خلافت اصحاب ثلاثہ حق تھی یا ناحق یعنی منجانب اللہ تھی یا پنچایتی ؟

جواب نمبر ۴ - جو کام شریعت کے منشا کے مطابق ہو اُس کو منجانب اللہ کہا جاتا ہے پس خلافت حضرات ثلاثہ ان معنے سے منجانب اللہ تھی کیونکہ قرآن مجید میں حکم ہے اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ یعنی مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنے کام مشورہ سے کیا کریں چونکہ حضرات ثلاثہ کی خلافت مشورہ سے ہوئی تھی اس لئے منجانب اللہ کہنا چاہئے اور پنچایتی بھی تھی -

سوال نمبر ۵ - وقت انتقال نزع وصیت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کون ہوا - اور حَسْبُنَا كِتَابُ اللّٰهِ کس نے کہا - اور لفظ لَيَهْجُرُ یعنے اس مرد اعرابی کو ہذیان ہے رسول خدا کی نسبت جسکو خدا نے برتر نبی آدم کے لقب سے یاد فرمایا ہے کس نے کہا اور ایسے کہنے والے کو ہم کیا کہنے کو قابل ہیں ؟

جواب نمبر ۵ - لفظ لیہجر عربی میں ایک معمولی لفظ ہے جو ہر ایک بیمار کے ہذیان پر بولا جاتا ہے جب وہ شدت تکلیف سے کچھ بڑبڑاتا ہے خواہ وہ معمولی روزمرہ کی باتیں ہوں یا غیر معمولی - اعرابی کا لفظ یاروں کی ایجاد ہے حضرت عمرؓ نے یہ کہا پس ایسا شخص کسی طرح سے مجرم نہیں - اگر مجرم ہوتا تو حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیوں اُس پر خفا نہ ہوتے جبکہ وہ آنحضرت خفا نہوئے اور اس شخص کو اُسکی

نیت کے لحاظ سے معذور فرمایا تو ہم تم کون ہیں دخل دینے والے -

سوال نمبر ۶ - جیش زید بن اُسامہ سے تخلف کرنے والوں پر جناب رسول خدا نے لعن کی ہے وہ تخلف کرنیوالے کون تھے ؟

جواب نمبر ۶ - آنحضرت نے جس وقت جیش اسامہ تیار کی تھی اُس وقت حضرت ابوبکر - عمر محکوم تھے لیکن جونہی آنحضرت نے انتقال فرمایا اور گورنمنٹ بدل گئی تو یہ دونوں حضرات بجائے محکوم ہونے کے ایک تو خلیفہ بنگئے دوسرے مشیر اعلیٰ - اس لئے تخلف ممنوع ان کے حق میں بدل گیا کیونکہ خلیفہ اور اُس کے مشیر اعلیٰ کا صدر مقام میں رہنا اس سے زیادہ ضروری تھا جتنا اُسامہ کی لڑائی میں سلطان روم اور اُن کے وزراء کا قسطنطنیہ میں ٹھیرنا ضروری تھا - تاہم حضرت ابوبکر نے حکم نبوی کی پوری تعمیل کی کہ سب سے پہلا کام جو صدیق اکبر نے کیا وہ جیش اسامہ تھا باوجودیکہ مدینہ میں فوج کی ضرورت دیکھکر مشیروں نے اس بات پر زور دیا - کہ جیش اسامہ کو ملتوی کیا جائے مگر صدیق بضد ہوئے کہ جس کام کو حضور نے کرنے کا ارادہ فرمایا تھا ممکن نہیں کہ میں اُسکو نہ کروں اس لئے پہلا کام جو کیا وہ جیش اسامہ تھا - یہی دینداری کا تقاضا ہے اس کی مثال بعینہ یہی ہے کہ نماز میں امام کی پیروی مقتدی پر فرض ہے مگر امام کا وضو ٹوٹ جائے اور مقتدیوں میں سے کوئی شخص امام کے قائم مقام ہو کر نماز پڑھائے تو اب یہ مقتدی جو حالت موجودہ میں امام ہے اُن احکام کا پابند نہوگا جو بحالت مقتدی ہونے کے اُس پر عائد تھے - کیونکہ اب یہ خود امام ہے لیکن شیعوں کی ہٹ دھرمی چاہتی ہو کہ اس وقت بھی وہ مقتدی کے حکم میں ہے -

سوال نمبر ۷ - واقعہ جنگ جمل جس میں کہ حضرت عائشہ حضرت علی سے لڑیں ہیں اور حالانکہ یہ جانتی تھیں کہ جناب رسول خدا نے یہ فرمایا تھا کہ یا علی جو لڑا تجھ سے وہ لڑا مجھ سے اور جو لڑا مجھ سے وہ لڑا خدا سے بس وہ کافر ہو - اب اس صورت میں ہم کس کو کافر جانیں - معاذ اللہ حضرت عائشہ کو یا معاذ اللہ حضرت علی کو ؟

جواب نمبر ۷ - یہ سب خوش اعتقادیاں ہیں نہ اس مضمون کی کوئی آیت ہے نہ حدیث - سچ پوچھو تو انہی خوش اعتقادیوں نے مسلمانوں کو کھویا ہے خدا فرماتا ہے يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِىْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ اے کتاب والو دین میں کوئی بات ناحق زیادتی کی مت کہا کرو -

سوال نمبر ۸ - حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک روز جناب رسول خدا سے دریافت کیا کہ آپ مردوں میں کس کو عزیز رکھتے ہیں - فرمایا علی کو -

مباحثہ نگینہ بمشہور و معروف مناظرہ جو ماہ جون ۱۹۲۳ء میں بمقام نگینہ آریوں سے ہوا چھپ گیا نہایت عمدہ قابل دید ہے ۳ر منیجر مطبع اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

ahmadimuslim.de

پھر پوچھا کہ عورتوں میں کس کو عزیز رکھتے ہیں فرمایا فاطمہ کو۔ پھر کہا کہ اصحاب میں آپ کس کو عزیز رکھتے ہیں فرمایا کہ اصحاب میرے چار ہیں (۱) سلمان (۲) مقداد (۳) ابوذر (۴) عمار یاسر۔ اور ان اصحاب ثلاثہ میں سے کسی کا نام نہیں لیا۔ اب اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یا تو واقعی اصحاب نہ تھے یا حضرت عائشہ جھوٹ فرماتی ہیں یا قول جناب رسول خدا کا غلط ہوگا۔

جواب نمبر ۸- حدیث شریف میں یوں آیا ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ آنحضرت کو کون زیادہ محبوب تھا۔ کہا ابوبکر۔ پوچھا گیا پھر کون۔ کہا عمر۔ پوچھا گیا پھر کون۔ کہا ابوعبیدہ۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا پھر کون پھر خاموش ہوگئیں (ترمذی)

سوال نمبر ۹- آیات قرآنی و احادیث نبوی کے شیعہ منکر ہیں یا سُنّی اور حق پر کون ہے؟

جواب نمبر ۹- احادیث کے تو فریقین منکر ہیں یعنی شیعوں کی روایات کو سنّی صحیح نہیں جانتے اور سنیوں کی روایات شیعہ صحیح نہیں مانتے مگر قرآن مجید کو دونوں فریق مانتے ہیں گو معنے اور تفسیر کرنے میں دونوں کا اختلاف ہے سو یہ اور بات ہے اس کی صحت و غلطی معلوم ہو سکتی ہے۔ حق پر وہی فریق ہے جو بدگو نہیں۔

سوال نمبر ۱۰- انسان سے جو گناہ اور افعال صادر ہوتے ہیں وہ خدا کیطرف سے ہیں یا انسان اپنے اختیار سے کرتا ہے اور خدا عادل ہے یا ظالم؟

جواب نمبر ۱۰- انسان سے جو اعمال سرزد ہوتے ہیں اُس کے ارادے سے (جو عطیہ الٰہی ہے) سرزد ہوتے ہیں اس لئے خدا عادل ہے اور نہ ظالم۔

سوال نمبر ۱۱- مذہب سُنّی و شیعہ کب سے جاری ہوا اور کون بانی ہے اور باوصف کلمہ گوئی باہم دشمن کیوں ہیں؟

جواب نمبر ۱۱- مذہب سُنّی تو وہی ہے جو آنحضرت نے مسلمانوں کو سکھایا مگر اُس میں اتنا ہی حصہ جو سُنّت سے تعلق رکھتا ہے لیکن جو اُس میں حاشئے لگائے گئے ہیں سو بعد کے ہیں مثلاً حنفی شافعی وغیرہ سو کون نہیں جانتا کہ ان اماموں سے بعد کی یہ نسبتیں ہیں۔ سُنّی مذہب انکا ذمہ وار نہیں۔ شیعہ مذہب ابتدا میں پولیٹکل اختلاف کے رنگ میں تھا۔ بعد میں مذہبی رنگت میں آکر فریق مذہب بن گیا۔ باہمی دشمنی بوجہ تفوق کا (مذہبی) منکر ہے۔

سوال نمبر ۱۲- حرامی کا حلالی سے اچھا ہونا کیوں اہل سنت سے ثبوت ہے؟

جواب نمبر ۱۲- حرامی کو محض حرامی ہونے کی حیثیت سے کوئی اچھا نہیں کہتا بلکہ مسئلہ یہ ہے کہ حرامی اگر بالغ ہو کر کام اچھے کرے نیک اعمال ہو اور صلاحیت اختیار کرے اور حلالی بداعمال ہو تو اُس حلالی سے وہ حرامی اچھا ہے کیونکہ قرآن مجید کا عام اصول ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنی خدا کے ہاں وہی معزز ہے جو خود متقی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے ؎

ان الفتیٰ من قال ها انا ذا　+　لیس الفتیٰ من قال کان ابی

جس کو شیخ سعدی مرحوم نے یوں ادا کیا ہے ؎

ہنر بنما اگر داری نہ جوہر　+　گل از خارست ابراہیم از آزر

سوال نمبر ۱۳- حضرت عمر کا اپنی بیان اور حضرت رسول خدا کی رسالت پر شک بعد اسلام قبول کرنے کے کیوں ہوا؟

جواب نمبر ۱۳- کبھی نہیں ہوا۔ ثبوت لاؤ محض یاروں کی بدگمانی ہے۔

سوال نمبر ۱۴- ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کی موجودگی میں بمقام غدیر رسالتمآب نے کیا اعلان کیا اور جناب علی کو ولیعہدی پر امہات المؤمنین و حضرت عمر کا مبارکباد دینا کتبہائے اہل سنت سے ثبوت ہے پھر آنکو خلیفہ بلافصل کیوں نہ مانا جائے؟ (سید سعید علی واسطی ساکن قصبہ پنڈراول ضلع بلند شہر)

جواب نمبر ۱۴- محض بے لطف جھوٹ ہے اصل یہ ہے کہ شیعہ ایک لفظ کے معنے اپنے پاس سے گھڑ لیتے ہیں تو پھر اُس لفظ کو وہ معنے پہنا کر ایسا مشہور کرتے ہیں کہ گویا خود رسالتمآب نے وہ لفظ بس اُنہی معنے میں استعمال فرمایا ہے حالانکہ غلط ہے حضور نے حضرت علی کی نسبت اتنا فرمایا تھا من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔ مولا کے معنے محبوب کے بھی اور والی امور یعنی سلطان کے بھی ہیں اب بنظر انصاف دیکھنا یہ ہے کہ اس جگہ مولا کے لفظ سے کیا مراد ہے۔ سلطان یا محبوب۔ دُور جانے کی بھی حاجت نہیں خود اسی حدیث میں یہ لفظ ہیں اللّٰھم وال من والاہ و عاد من عاداہ یعنے آنحضرت نے بعد فرمانے کلام سابق کے یہ دعا کی کہ اے اللہ جو علی کو دوست رکھے تو اُس کو دوست رکھ اور جو علی سے بغض رکھے تو اُس سے بغض رکھ۔ یہ آخری الفاظ صاف کہہ رہے ہیں کہ مولا کی مراد محبوب ہے۔ سو اہل سنت علی کو محبوب جانتے ہیں کہئے کون حدیث کا منکر ہے۔ یہ تو دراصل سب اپنے خیالات کا انعکاس ہے ؎

دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار　+　جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

مصر میں مولود کی مخالفت

مصر کے نامور اخبار المؤید کا ایک نامہ نگار القاہرہ کی

ایک مجلس مولود پر ریمارک کرتا ہے اور لکھتا ہے کہ مولود کی مجلسیں تمام ممالک اسلامیہ

ahmadimuslim.de

میں منعقد کیجاتی ہیں مگر ان مجالس کا منعقد کرنا کوئی مذہبی فعل نہیں ہے بلکہ اسکا اصلی مقصد یہ ہے کہ آں حضرت کی مقدس زندگی کے حالات لوگوں کو سنائے جائیں اور اس طرح آں حضرت کی محبت اُن کے دلوں میں پیدا کی جائے اور اُن کو معلوم کرایا جائے کہ آں حضرت کی بعثت سے اُن پر خدا نے اپنی کیسی رحمتیں اور برکتیں نازل کی ہیں۔ میری رائے میں اگر اس غرض کے لئے یوم ولادت نبوی کی بجائے جنگ بدر کا دن بطور یادگار کے قائم کیا جائے تو زیادہ مناسب ہے کیونکہ یہ وہ دن ہے جس میں اسلام کو بت پرستی اور شرک پر غلبہ حاصل ہؤا اور مسلمانوں کے قدم جم گئے مجھکو افسوس ہے کہ جو اصلی غرض مولود کی مجلسوں سے تھی وہ فوت ہو گئی ہے۔ وہ غرض نہ تو اس طرح حاصل ہو سکتی ہے کہ مجلس کو جھاڑ فانوس اور روشنی کے سامانوں سے آراستہ کیا جائے نہ اس طرح کہ لوگوں کو پھولوں کے ہار پہنائے جائیں اور ان کی پوشاکوں میں عطر ملا جائے نہ اس طرح کہ پرتکلف کھانے لوگوں کو کھلائے جائیں یا انکو لذیذ مٹھیاں اور خوش ذائقہ میوے تقسیم کئے جائیں۔ نہ اس طرح کہ غزلیں اور نعتیں اور مناجاتیں گا گا کر سنائی جائیں اور اُن پر بار بار درود کی آوازیں بلند کی جائیں اور آں حضرت کی ولادت کے متعلق عجیب و غریب افسانے لوگوں کو سنائے جائیں بلکہ جو اصلی مقصد اور خاص غرض ان مجلسوں سے ہے اُس کا حاصل ہونا صرف اس طرح ممکن ہے کہ نبوت کے شاندار کارنامے مؤثر الفاظ میں سنائے جائیں اور آن تکلیفوں اور محنتوں کی تفصیل کی جائے جو اسلام کے پھیلانے میں آں حضرت کو اور آپ کے دوستوں کو جھیلنی پڑیں اور مشرح طور پر بیان کیا جائے کہ آں حضرت نے مسلمانوں کو کیا تعلیم دی اور اس تعلیم نے اُن میں کیا تبدیلیاں پیدا کیں اور آپ کی بعثت سے پہلے اہل عرب کے اخلاق اور معاشرت کی کیا حالت تھی اگر ہر مجلس مولود کے لئے کوئی ایسا شخص نہ مل سکے جو آں حضرت کی پاکیزہ زندگی کے حالات و واقعات اور آپ کی تعلیم و تلقین پر مؤثر پیرایہ اور فصیح و بلیغ طرز بیان میں تقریر نہ دے سکے تو ایسی خاص کتابیں تیار کردی جائیں جنہیں نہایت عمدگی اور خوبی سے یہ تمام باتیں درج ہوں اور جنکی عبارت سلیس اور دلگداز ہو تاکہ وہ ایسے موقعوں پر کام آسکیں۔ اگر ایسا کیا جائیگا تو اسلام کی اصلی روحانیت مسلمانوں میں پیدا ہو جائیگی اور مذہبی اور قومی جوش ان کے دلوں میں موجزن ہو گا۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ ایک ترکی فوجی افسر ایک مجلس مولود میں شریک ہوا اور اُس نے دیکھا کہ خوش آواز لڑکے غزل نعتیں گا رہے ہیں اور آنحضرت کا اسم مبارک لیکر بدل بدل کر زبان پر لاتے ہیں اُس نے حیران ہو کر پوچھا۔ اس حرکت سے کیا مطلب ہے؟ لوگوں نے کہا۔ یہ رسول خدا کی تعریف ہے۔ اُس نے کہا: میرا نام زیوار ہے۔ اگر کوئی شخص میری تعریف گائے اور میرا نام آواز بدل بدل کر زیوار۔ زیوا ا۔ زیورا وغیرہ شکلوں میں ادا کرے۔ تو مجھے یقیناً اُس کی یہ حرکت مکروہ معلوم ہوگی اور میں اُسکو گھر سے باہر دھکے دیکر نکال دونگا۔ پھر اُس بوڑھے ترک افسر نے کہا۔ اگر کوئی شاعر میری شان میں کوئی غزل لکھکر لائے اور اُس میں مجھکو معشوق بناکر خطاب کرے اور میرے خط و خال اور زلف و کمر کی تعریف کرے اور میرے وصال کا اشتیاق ظاہر کرے تو اُس کا یہ بیان پہلے سے بھی زیادہ مکروہ معلوم ہوگا اور یقین ہے کہ میں اُس کو سخت سزا دونگا اور ہرگز ان لغویات کا تحمل نہ کر سکونگا۔ (السٹیٹیوٹ گزٹ)

وحدۃ الوجود کے متعلق جوابات

ہماری جماعت اہلحدیث کے قابل فخر مولانا علی نعمت صاحب پھلواری نے وحدۃ الوجود کے متعلق جوابات بھیجے ہیں جو درج ذیل ہیں چونکہ اس مسئلہ کے بیان میں منطقی اصطلاحات کا ذکر خواہ مخواہ آتا ہے اس لئے خطرہ ہے کہ عام اُردو خواں اسے بخوبی نہ سمجھ سکیں گے۔ اڈیٹر

جوابات سیزدہ سوالات متعلقہ وحدۃ الوجود مندرجہ اہلحدیث ۵ اپریل

جب تک اسلام کا بول بالا رہا سارے اسرار باطنیہ باطن ہی میں مخفی رہے نہ کسی کو تکلم میں اُن کے افشاء کا موقعہ ملا اور نہ شعر میں اعلان کی مجال ہوئی۔ اگر اظہار انکا معتقدین پر کیا بھی جاتا تھا تو درخانہ کو قفل بند کرکے کلید قفل کو زیر زانو دبا کر۔

چو ہاتھ آتی شب وصل ذرا لگا ہی رہا ✣ کہیں رقیبوں کو اس راز کی خبر نہ ملے

بہر حال بسبب غلبہ و دبدبہ سلطنت زمانہ دراز تک تلقین رازہائے خفیہ سینہ بسینہ ہی ہوتی رہی پھر جیسے جیسے بسبب مداہنت علماء و حکام دین میں ضعف آتا گیا۔ کشف اسرار صدیہ پر جرأت بڑھتی چلی۔ یہاں تک کہ جو غالب تھا مغلوب ہو گیا اور جو مغلوب تھا غالب۔ اور جو ظاہر تھا باطن بنا اور جو باطن تھا ظاہر۔ اس کے بعد کیا کہنا ہے۔ قاف تا قاف صدائے انا الحق دم زدہ جسکا نتیجہ یہ پیش نظر ہے کہ توحید معبود مفقود۔ اور طریقہ تقرب و مدار سلوک یہی توحید وجودی ہے یا توحید شہودی۔ ہر سینہ میں اُنہیں کا خروش ہے ہر دل میں اُنہیں کا جوش ہے۔ عالم و ذی اُنہیں کا سرگرم حمایت ہے اُنہیں کا اثبات۔ اُنہیں کی اشاعت عین سعادت ہے سب تو مشتبین کی صدائے ہمہ اوست نہ مبارزت ہی بلند ہو تے تھی چنانچہ اخبار اہلحدیث

ahmadimuslim.de

کے پرچہ ۵ اپریل میں تیرہ سوالات بطلب جوابات کسی صاحبدل کیطرف سے چھپکر شائع ہوئے۔ اڈیٹر صاحب اہلحدیث نے مفت مجھ تکلیف حل دنقض کی دی ورنہ میں تو اس مسئلہ میں کانوں سے سبھوں کی تقریر سنتا تھا اور آنکھوں سے مختلف تحریر دیکھتا تھا پر خود دم بخود ساکت رہتا تھا۔ اپنی حالت تھی تو یہی تھی اور ہے تو یہی ہے ؎

ماتیم و تحیرہ و خموشی ✦ آفاق ہمہ بگفتگو یش

مگر تعمیلاً للارشاد ان کے قلم فرسائی کرنی ہی پڑی لیکن تحریر جوابات سے پہلے بعض امور کی حضرت سائل علامہ کی خدمت میں التماس ضروری ہے جسکا ماننا انپر مہتم ہے اوّل یہ کہ اجوبہ خواہ اسولہ جدیدہ جو آپ آئندہ لکھیں اگر تمسک بعقل کریں تو علوم عقلیہ مدونہ کے ضوابط منضبطہ کی اتباع تھوڑی ضرور کرلیں اور اگر تشث نذیل نقل کریں تو اصول استنباط متداولہ کے پوری پابند ہو لیں۔ اور اگر وجدانیات ہی سے کام لیں تو برائے خدا اپنا وجدان نہو بلکہ ہو تو وجدان مذاق صوفیہ وجودیہ کا ہو جیسے محی الدین اکبر رحمۃ اللہ علیہ وابن فارض وعفیف تلمسانی وصدر قونوی ودوانی وغیرہ وغیرہ۔ دوم یہ کہ تقریر پراگندہ نہو۔ جدل وصناعۃ میزان کے قواعد کی مراعات تامتر ملحوظ رہے لوجہ حضرات وجودیہ اس مسئلہ وحدت کو وراء طور عقل فرمایا کرتے ہیں اور سوالات مطبوعہ بھی کچھ وراء طور عقل ہی ہیں تو آئے دن اگر یہی انداز تحریر سائل علامہ کا رہا تو سمجھنے میں نفس قدسی کی ضرورت ہوگی والی لنا تلک من معاشر اھل الظاہر والفئۃ القشریۃ سوم یہ کہ ان تیرہ سوالات کے تین تیرہ کرنے کے پیچھے ہماری بھی چند سوالات اسی مسئلہ کو متعلق جو دل سوختہ کے آہ ہائے شرر بار سے کم نہونگی تحفہ مرسلہ ہونگی ؎

حذر کن ای رقیب از من کہ آتش در دہن دارم ۔ اور انکا حل آپ کے ذمہ ہوگا۔ اور اب میں جوابات سوالات کی طرف متوجہ ہوتا ہوں وباللہ ربنا التوفیق وعلیہ التوکل بیدہ ازمۃ التحقیق۔ جاننا چاہئے کہ وجود کا کبھی اطلاق بمعنے مصدری ہوتا ہے جسکا ترجمہ فارسی میں شدن و بزبان اردو ہونے کو ساتھ کیا جاتا ہے اور کبھی اسکا نفس مصداق پر اطلاق ہوتا ہے جو منشاء انتزاع معنے مصدری کا ہوتا ہے اور جیسا کہ معنے اول کو اعتباری وامر انتزاعی ہونے پر اتفاق ہے فکذا من المعقولات الثانیۃ ویسا ہی معنے ثانی کے امر عینی وواقعی ہونے پر اتفاق ہے لیکن وجودیۃ الاطلاقیہ تو اس معنے کو ذات میں نزاع ہے وہ لائق محل نزاع ہونے کو ہے۔ اگر تنازع بین العقلاء ہے تو اسی معنے کرکے اور اسی کی تعیین حقیقت میں اختلاف ہوا اور اسمیں اقوال شتّٰی ہیں جو بحسب ازتتبع آٹھ قول ملے ہیں۔ پہلا قول امام ابوالحسن اشعری کا اور دوسرا قول حکما و مشائین کا۔ اور تیسرا قول علماء متکلمین کا۔ اور چوتھا قول زین الدین کا۔ اور پانچواں قول حکماء اشراقیین کا۔ اور چھٹا قول حکماء متالہین کا۔ اور ساتواں قول شیعون کا۔ اور آٹھواں قول وجودیہ کا۔ قول ابوالحسن اشعری کو مذہب قرار دینا میرے فہم میں محض بیجا ہے۔ فی الحقیقت بناء اس مقدس قول کی احتیاط پر ہے جبر کی مذہب بے انما ھو محمول علی العجز من الادراک ؎

در حیرت اند مانی و بہزاد چون کشند ✦ نقش جمال یار کہ ادراک عجہ اند

اور یہی احتیاط ہلوگ اہل حق کا شعار ہے ولا تقف ما لیس لک بہ علم اپنا دما ہو کوئی ہشیار سمجھی خواہ غافل نادان جانے یا عاقل ؎ باخرابات آشنا کر از خرد بیگانہ ایم۔ اور مذہب مشائیہ ومتکلمین پر بظاہر تکفیر شرعی عارد نہیں ہوتی اور مذہب اشراقیہ ومذہب وجودیہ کا مرجع واحد ہے اور باولی توجیہ ملت حنیفیہ کی مخالفت سے محفوظ رہ سکتے ہیں باقی رہے دو مذہب مذہب متالہین ومذہب وجودیہ انکو توحید اسلام سے جہانتک دور سمجھئے دور نہوگا۔ آسمان و زمین ہی کا فرق نہیں۔ سمجھتے ہوں تو سمجھ جائے اسلام کا انتہا ہے ہمہ از وست تو ان دو مذہبوں کی ہدایت ہے ہمہ اوست دین حق کی تبلیغ نہی عن الشرک فی عبادۃ المعبود ہے تو توحید وجودی کی طرف سے ابلاغ نفی اشتراک فی الوجود ہے دعوئے ملت یہ ہے کہ معاذ ولا الہ الا اللہ قصر صفت علی الموصوف ہے اور ادعا وحدۃ یہ ہے کہ مدلول کلمہ طیبہ قصر موصوف علی الصفت ہے خلاصہ یہ ہے کہ موضوع مذہب متالہین و وجودیہ وحدت وجود حقیقی ہے اور وجود مخلوق کو عین وجود خالق جانتے ہیں وہ وجود حقیقی کو واجب بالذات وحقیقۃ الحقائق مانتے ہیں فالوجود الحقیقی علی المذہبین لیس الا ذاتا واحدا بسیطا ھی لیست بکلیۃ بمعنی القابل للتکثر حقیقۃ ولا جزئیۃ بمعنی انہا لا تقبل التکثر اصلا بل تلک الذات یتصور بتصورات اعتباریۃ انتزاعیۃ واقعیۃ ھی بذاتہا منشاء لانتزاع التعینات الغیر المتناھیۃ وتترتب الآثار والاحکام المختلفۃ علی تلک التعینات الواقعیۃ المنتزعۃ عن الذات الواحدۃ فالمتعین بکل تعین ھو الممکن والمعری عنہ ھو الواجب پس سمجھ لیجئے ؎

مذہب پیر مغان مسلک رندان ہے یہی۔ اسی کے حضرت سائل علامہ دسیہ اثبات ہیں اور میں اسی کے جوابات کے ضمن میں تکذیب کیا چاہتا ہوں فاستمعوا واستمعوا لعلکم ترحمون وتقدس وتعالی ربنا عما یصفون۔

جواب سوال نمبر ا۔ وجود حقیقی خواہ مشترک ہو بین الحقائق یا عینہا لفظی و عبارت نفس حقائق ہے جو خواہ مشترک ہو بین الحقائق الممکنۃ بمعنے وجود واجب تعالی نفس ذات حقہ ہو یا حقیقۃ واحدہ ہو نائید ہو بماہیت واجبہ وماہیات ممکنۃ جمیعا مختلف ہو بقیود واضافات یا بکمال ونقصان متقول بالتشکیک ہو علی الاختلاف بین ابی الحسن

× اسلئے تو آپکو بلوایا گر غنچہ کھلی ہے (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

الاشعری والشائیۃ والمتکلمین والاشرط فیہ باتفاق اصحاب مذاہب اربعہ وجود حق وجود خلق سے علیحدہ و ممتاز ہے یقیناً کیونکہ مناط وجودیۃ ذات حق وجوب بالذات ہے ومناط موجودیۃ خلق وجوب بالغیر ہے لاستنادہ الی الجاعل اور وجوب ذاتی جیسا مستلزم قدم کو ہے مستلزم دوام واستمرار وجود کو ہے اور وجوب بالغیر مستدعی بقاء مابہ الوجوب کو ہے زمان بقا میں واجب بالغیر کے لان الواجب بالغیر ہو الممکن کما ہو محتاج الی جاعلہ فی حدوثہ فہو محتاج الیہ فی بقائہ فان محوجہ الی العلۃ ہو الامکان والامکان لازم للممکن یستحیل انفکاکہ عنہ پس وجود خلق نہ بنظر وجوب ذاتی وجود حق کے وزن بنظر وجوب بالغیر اپنے ہوا نکو من تلقاء وجود حق حاصل ہے کسی طرح وجود حق کے لئے حد و منتہی نہیں ہو سکتا فبطلت الملازمۃ بجمیع اشباہ تہا لقد شمر السائل للعلامۃ ذیلہ وعسیٰ ان لا تیسر لہ ان یبلغ دون مرامہ الذی رام نیلہ۔

جواب سوال نمبر ۲۔ یہاں احداث شق ثالث کا ہو سکتا ہے یعنی قبل از وجود خلق اس وسعت میں کوئی چیز نہ تھی اور اس وسعت میں کسی چیز کے نہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ خدا اس وسعت میں ہو تو اس وسعت میں قبل وجود خلق نہ غیر خدا کوئی چیز تھی اور نہ خدا اور یہی شق ثالث ہوئی۔ دلیل نفی ملازمت پر یہ ہے کہ یہ وسعت بعبارت بعد موہوم ہے یا بعد مجرد ہے جو ہوائس کو مکان ماننا پڑیگا علے اختلاف المذہبین المشہورین المتکلمین والحکماء الاشراقیین اور خدا ظرف و مکان سے منزہ ہے کما حقق فی موضعہ فافہم۔

جواب سوال نمبر ۳۔ اگر عدم کے وجود ہونے سے انقلاب استحالہ عدم کا طرف وجود کے مراد ہے تو صرف چیز منع میں لا کر لا نسلم ہی کہنے پر اکتفا نہیں کیا جائیگا بلکہ یہ کہا جائیگا کہ یہ باطل محض ہے اور اگر عدم کے بعد لحوق وجود کا مقصود ہے تو صحیح ہے مگر عکس کلی غیر لازم ہے ممکن مخلوق حادث بالزمان میں یہ قاعدہ ضرور متمشی ہے لان مالم یمتنع من ذاتہ بل جاز من ذاتہ عدمہ سابقاً جاز عدمہ لاحقاً۔ لیکن واجب الوجود لذاتہ اس سے منزہ ہے لاقتضائہ الوجود من ذاتہ فیمتنع عدمہ۔ فسر الحل انا لا نسلم انہ العدم مفہوم واحد بل ہو متعدد متمایز بحسب اضافتہ الی الوجود فالعدم الجائز الرفع انما یقابل الوجود الذی یجوز رفعہ وہو وجود الممکن لا الوجود الذی یمتنع رفعہ وہو وجود الواجب فہذا ہو الاصل الذی یخوط بہ الجواب الذی صرحت بہ ما محصلہ ان الدعوی موجبۃ جزئیۃ والموجبۃ کلیۃ کانت او جزئیۃ لا تنعکس الا جزئیۃ واذن تحقق ان السوال ماکان الا مغالطۃ قویۃ وسفسطۃ محضۃ ان الظن لا یغنی من الحق شیئاً۔

جواب سوال نمبر ۴۔ ممکن کے عدم و وجود کے برابر ہونے کے یہ معنے نہیں ہیں کہ ممکن با ستحقاق متحقق عدم و وجود دونوں ہی ہے بلکہ یہ معنے ہیں کہ بحسب الذات نہ مستحق عدم ہے و نہ مستحق وجود اور لزوم تعارض بر تقدیر اول ہو سکتا ہے نہ بر تقدیر ثانی ہاں اور اگر میں علاوہ سائل کے محض خاطر شکستہ نہ کرنے کے خیال سے اس مقدس فہم کی تقلید ہی کر لوں یعنی ممکن کے عدم و وجود میں تعارض مان لوں تو برعایت ضابطہ اذا تعارضا تساقطا دونوں ہی کا ساقط ہو کر پھر دونوں کا عود کرنا لازم آئیگا استلزاماً لارتفاع النقیضین اجتماعہما نہ کہ صرف وجود ہی ساقط ہوگا تاکہ وجود واحد واجب الوجود تنہا ثابت ہو۔ وتحقیق المقام مع التقسیم الی جزء الاقسام ان کل مفہوم ان امتنع عدمہ لذاتہ فواجب وان امتنع وجودہ لذاتہ فممتنع وان لم یمتنع عدمہ ولا وجودہ لذاتہ فہو الممکن۔ والحاصل ان الوجوب استحقاقیۃ الوجود بالذات والواجب لہ ہذہ الصفۃ والامتناع لاستحقاقیۃ العدم بحسب الذات والممتنع لذاتہ لہ ہذہ الصفۃ والامکان استحقاقیۃ الشئ لذاتہ لا استحقاقیۃ الوجود والعدم والممکن لہ ہذہ الصفۃ فالواجب لا یعارض وجودہ العدم لترجحہ من ذاتہ والممتنع لا یعارض عدمہ الوجود لترجحہ من ذاتہ واما الممکن فلا یعارض وجودہ عدمہ ولا عدمہ وجودہ لعدم ترجحہما من ذاتہ وہذا ہو تساوی وجودہ وعدمہ فتدبر۔

جواب سوال نمبر ۵۔ بر تقدیر تعدد حقیقی احتیاج امر ثالث کیطرف جو مابہ الاشتراک و موجب تغایر ہو نہیں ہو سکتی ہے کہ درمیان امور متعددہ کے کوئی مابہ الاشتراک معنے تسلیم کیا جاوے اور یہ ضرور نہیں کیونکہ جائز ہے کہ تمایز اُن میں بذواتہا ہو جیسا کہ مذہب ابی الحسن الاشعری ہے فان الوجودات عندہ حقائق مختلفۃ متشارکۃ بذواتہا و وجود کل حقیقۃ عینہا اور اگر تسلیم بھی کیا جاوے تو باختیار شقین دلیل کے حل سہل ہے اس لئے کہ تردید بین الشقین مبنی ہے احتیاج پر طرف مابہ التغایر کے اور یہ احتیاج مبنی ہے وجود کے مشترک معنوی ماننے پر وہذا ہو مسلک الحکماء المشائین وکثیر من المتکلمین۔ اور مشائین کے نزدیک وجود واجب متمیز بذاتہ ہے لکون وجودہ وتعینہ عین ذاتہ۔ رہے وجودات ممکنات تو انکا تمایز بتابع تمایز معروضات ان کے ہے لکونہا زائدۃ علی الماہیات الممکنۃ وعارضۃ لہا وکل عارض فتمیزہ تبع لتمیز معروضہ اور تمایز ماہیات بتعینات مخصوصہ ہے اور انکا تعین کے وجودی ہونے کے قائل ہیں تو انضمام وجود کا ساتھ وجود کے بطرز محال لازم آیا اور جو لازم آیا وہ محال نہیں اور متکلمین وجود کو واجب اور جمیع ماہیات ممکنہ پر زاید کہتے ہیں اور تمایز نہیں پر تعینات لاحقہ ہے اور متکلمین تعین کے عدمی ہونے کی جانب مائل ہیں اور یہ تعینات اعدام متعینہ ہیں من قبیل قیود سلبیہ تو اجتماع نقیضین غیر لازم ہے اور جواب تیسری شق پیدا کر کے بھی ہو سکتا ہے وہ یہ کہ مابہ التغایر نہ وجود ہو، نہ عدم وہذا وان لم

ahmadimuslim.de

بنات لا علی مذہب مثبتی الاحوال نکتہ یکفی لابطال الاستدلال باصات الاحتمال فلا جرم علی السائل ابطالہ حتی یتم استدلالہ۔

جواب سوال نمبر ۶ - تجاوز وجود کا وجود سے عین انعدام اُسکا ہے نہ کہ انتقال اُسکا ہے موجود سے پھر انضمام اُسکا ساتھ معدوم کے اور ایسا ہی تجاوز موجود کا وجود سے ترک کرنا وجود کا ہے جو مستلزم انخلاع کو ہے اُس کے وصف موجودیۃ سے نہ کہ باترک وجود بقا رہ اُسکا ہے وصف موجودیۃ پر اور اتصاف اُسکا ساتھ عدم کے پس نہ وجود بحالت تجاوز عن الوجود معدوم سے پیوستہ ہوگا و نہ موجود بصورت تجاوز عن الوجود ساتھ عدم کے کہ وابستہ فالحاصل لم یلزم اجتماع النقیضین علی التقدیرین لان اجتماعھما صدقھما معًا لا صدق احدھما فقط (باقی باقی)

اڈیٹر - ایک مضمون وجود کی تائید میں بھی آیا ہوا ہے مولانا کو اُس کے جواب کے لئے بھی تیار رہنا چاہئے۔

کیا علماء مجھے اِس استفسار کا

شافی جواب دے سکتے ہیں کہ جناب سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ازواج مطہرات میں سے سب سے پہلے کس کی وفات ہوئی اور سب سے پیچھے کس کی معتبر تواریخ سے سنہ وفات لکھا جاوے آنحضرت کی اولاد (بیٹے بیٹیاں۔ نواسے۔ نواسیاں) کتنے تھے اور انکا کس کس سنہ میں انتقال ہوا۔ بلا اختلاف یا اختلاف دور کر کے صحت کے ساتھ معتبر تواریخ سے جواب دینا چاہئے خلاصہ یہ کہ حضرت ام سلمہ اور حضرت امام حسین ایک سنہ میں وفات پا گئے ہیں یا آگے پیچھے اگر آگے پیچھے فوت ہوئے ہیں تو پہلے کون اور بعد کون؟ حوالہ کتب میں زیادہ تر بلا اسناد روایتوں کا ہوگا اور بلا سند روایتیں لا یعبأ بہا سمجھی جاویگی حوالہ کی کتابیں فقط اسماء الرجال کی کتابوں پر منحصر نہ سمجھی جاویں۔ ہاں وہ بھی مزید اطمینان کی نظر سے دیکھی جاویگی۔ المستفسر ابو تراب عبد الرحمٰن خریدار نمبر ۱۳۱

غریب فنڈ

میں جناب حکیم عبد اللہ صاحب از مقام جگادھری ضلع انبالہ مبلغ ۱ روپیہ اور ڈاکٹر نبی محمد صاحب از مقام ہردوئی ۹ ر اور حافظ وزیر محمد صاحب امرتسری نے ۵ ر مرحمت فرمائے اور ۳ ر فتوے نویسی کے وصول ہوئے۔ سابقہ ۱۱ ر کل چار روپے بارہ آنہ للعہ

وہ اخبار بنام چراغ الدین موضع چوہنگ پور۔ ڈاکخانہ چھپراڑ ضلع سیالکوٹ اور محمد یعقوب طالب علم معرفت منشی احمد حسین صاحب سرویر محلہ شاہ گنج ڈاکخانہ مہند رو۔ باٹکی پور۔

قادیانی کھسیانی بلی

قادیانی کرشن اور اُس کی پارٹی کو جو اہلحدیث سے صدمہ پہنچا ہے

اُسکا اندازہ کرشن جی کے اشتہار متضمن پیشگوئی مندرجہ اہلحدیث ۲۶ - اپریل سے ظاہر ہو سکتا ہے اس لئے اب وہ اہلحدیث کے مواخذات شدیدہ سے تنگ آکر اُسی کے اہلحدیث کے ایک مضمون کی نسبت گورنمنٹ اور مسلمانوں کو اکساتے ہیں چنانچہ الحکم کے اڈیٹر نے اپنی معمولی عادت کے موافق ۳۱ مئی کے پرچہ میں بہت سا زہر اگلا ہے پھر لطف یہ ہے کہ گورنمنٹ انگریزی جیسی ذی علم گورنمنٹ کے پاس اپنی عادت کے مطابق اہلحدیث کے مضامین کی تحریف کر کے چغلی کرتا ہے لیکن اُس کو معلوم نہیں کہ گورنمنٹ خوب جانتی ہے کہ تمہاری ہمیشہ سے عادت ہے کہ تم مخالف کے کلام کو الٹا لباس پہنا کر دکھایا کرتے ہو مولوی غلام دستگیر۔ مولوی محمد اسماعیل ڈاکٹر ڈوئی وغیرہ کے واقعات پبلک بھولی نہیں چنانچہ اس مضمون میں بھی اس غدار نے ایسا ہی کیا ہے۔ اہلحدیث میں ہم نے ہندوؤں کی شورش کو بلی کے مقابلہ پر چوہوں کی کمیٹی سے تشبیہ دی تھی جسکا مطلب صاف ہے کہ جس طرح بلی کے مقابلہ پر چوہے کمزور ہیں اسی طرح گورنمنٹ کے مقابلہ پر رعایا بالکل بے دست و پا ہے جیسے چوہوں کا اجتماع بلی کے مقابلہ پر کچھ نہیں اسیطرح ہندو پارٹی کا ایجیٹیشن گورنمنٹ کی قوت کے مقابلہ پر کچھ نہیں مگر اس صاف و سیدھے کلام کا مطلب دجالی آرگن لکھتا ہے کہ اہلحدیث نے گورنمنٹ کو ایک بلی بنایا ہے جو معاذ اللہ مکر و فریب سے داؤ گھات لگا کر ہندوستانیوں کو ہڑپ کر رہی ہے واہ رے تیری لیاقت۔ خیر اہلحدیث نے تو جو لکھا ہے وہ صاف ہے کہ زور دار اور کمزور کی تمثیل ہے مگر تم تو بتلاؤ کہ تمہارے گرو نے جو گورنمنٹ کو دجال اور یاجوج ماجوج لکھا ہے (دیکھو ازالہ طبع اول صفحہ ۶۸۵) اور آپ خیریت سے مسیح بنتے ہیں حالانکہ حدیثوں میں آیا ہے کہ مسیح دجال کو قتل کر کے اُس پر غالب آئیگا اور اسی حدیث کی سند پر وہ مسیح بنتا ہے تو کیا اس کے یہ معنی نہیں کہ تمہارا ارادہ خطرناک ہے صاف کہنا اگرچہ صاف اور مسیح کہنے کی تم لوگوں کو عادت نہیں۔ ایسا ہی لالہ لاجپت رائے سے ہمدردی کرنیکا الزام بھی تمہارا ایک فضول اور بیہودہ بکواس ہے ہم لالہ لاجپت رائے سے اُنکی لیاقت کے لحاظ سے ہمدردی کرینگے نہ کہ اُنکو اُس کام میں جسمیں وہ ماخوذ ہیں اسیطرح تمہاری اور ہذیان بھی فضول ہیں جبکہ اہلحدیث موجود ہے تو گورنمنٹ اُس کے مضامین کو خود دیکھ سکتی ہے۔ او ناداں! اہلحدیث نے اگر گورنمنٹ کو ممالک اسلامیہ کے نقصانات پر توجہ دلائی تو کونسا جرم کیا جبکہ گذشتہ ایام میں جلسہ کر کے گورنمنٹ کو تاروں پر تار دیئے جاتے تھے

ahmadimuslim.de

فتاوے

س نمبر ۲۴۷ - مشکوٰۃ شریف میں دجال کے ذکر میں نواس بن سمعان نے روایت کیا ہے کہ دجال ۴۰ یوم زمین پر ٹھیریگا - اور دن کا اندازہ یہ بیان کیا ہے کہ یوم اول ایک سال اور دوم ایک ماہ اور سوم ایک ہفتہ کا اور یوم دیگر مثل یوم سابقہ کی طرح گذرینگے - اور اسی باب میں اسماء بنت یزید سے روایت ہے کہ دجال ۴۰ سال زمین پر ٹھیریگا - اور اندازہ سال وغیرہ کا یہ بیان کیا ہے کہ سال ایک ماہ اور ایک ماہ مثل ہفتہ کے اور ایک ہفتہ مثل ایک یوم کے اور ایک یوم مثل اضطرام السعفۃ ان دونو حدیثوں کی تطبیق بیان فرماویں تاکہ مطلب صحیح ہو جائے - (کریم بخش خریدار ۸۹۱)

ج نمبر ۲۴۷ - ان دونوں حدیثوں میں دو بیان مختلف ہیں اسلئے تعارض نہیں - اسماء کی حدیث میں دجال کی کل زندگی کا ذکر ہے اور اسکے زمانہ کی عام حالت کا کہ ایسے عیش و عشرت میں منہمک ہونگے کہ اوقات بہت کم تقسیم معلوم ہونگے اور نواس والی حدیث میں خاص اس کے فتنے کے زمانہ کا ذکر ہے کہ پہلا روز اس کا ایکسال کا ہوگا دوسرا ایک ماہ کا تیسرا ایک ہفتہ کا - یہ کہکر فرمایا سائر ایامہ کا یا مکم (باقی ایام معمولی ایام ہونگے) پس دونوں حدیثوں میں جب بیان ہی الگ الگ ہے تو تعارض کیسا؟

س نمبر ۲۴۸ - اس شخص کے حق میں جس کے اقوال و عظ قرآن مجید وغیرہ میں مفصلہ ذیل ہوں کیا حکم ہے (اول) آیت شریف ھو الذی خلقکم فمنکم کافر و منکم مؤمن کہ جسکا یہ ترجمہ وہ کرتے ہیں "انسان اپنے کسب اختیار کے سبب نہ مومن بنتا ہے اور نہ کافر بلکہ خدا ہی اسکو جبراً کافر و مومن بناتا ہے" (دوسرے) خدا کے سوا اول مرتبہ سمجھا ہے دوسرا مرتبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تیسرا مرتبہ قرآن مجید کا - (تیسرے) خداوند تعالیٰ انصاف کو پسند نہیں کرتا ہے بلکہ جو انصاف کرتا ہے وہ مغضوب خدا ہوتا ہے یہی سبب ہے جو حضرت ابراہیم ادہم رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے عہدہ ریاست کو چھوڑا ہے - (چوتھی) خداوند تعالیٰ اپنے دشمنوں اور اسلام کے دشمنوں کو دنیا اور آخرت میں عزت دیتا ہے اور دوستوں کو ذلت - (پانچویں) شیطان خداوند کریم کی نافرمانی کے سبب مورد عذاب نہیں ہوا ہے بلکہ خداوند کریم نے جبراً کیا ہے کیونکہ اس کی زبان سے آدم علیہ السلام کے سجدہ کے انکار پر کلمہ توحید جبراً چھپنے گئے ہیں - (چھٹی) علم باطن علم ظاہر کے خلاف ہے اور منکر اس کا کافر ہے اور ثبوت آیت قصہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام سے ثابت ہے یہی وجہ ہے جو صاحبان اہل باطن کو حلال و حرام شرعی کی حاجت پابندی نہیں رہی ہے (ساتویں) فرعون ڈوبنے دریا وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے ناجی ہوگیا ہے اور پہلے بھی مقر توحید ہونے کے سبب مشرف باسلام تھا گو ظاہر میں دعویٰ خدائی کرتا تھا - (آٹھویں) نزع میں جان پہونچنے تک ایمان کے قبول ہونے کا وقت ہے (نویں) اپنے متعلقہ مؤنثات کو ترک نماز پر کچھ نہیں کہتے - بلکہ بیان کیا جاتا ہے کہ عورت قوم کو اسی طرح وہ خوش رکھنا چاہئے - کیونکہ عورت آدم کی پسلی سے پیدا ہوئی ہے پسلی سیدھی کرنے سے ٹوٹ جاتی ہے - سو یہ عورت ناخوش رکھنے سے نہیں رہتی ہے - (دسویں) وظیفہ ایسے شعروں کا پڑھتا ہے اے برادر گر بجو خواہی بہشت - یاد کن مشہورۂ پیران چشت - (گیارھویں) وہ یہ بھی کہتا ہے کہ شیطان خدائے تعالیٰ کا سجھی ہے کہ بلا رضامندی خدا تعالیٰ گمراہ کرتا ہے اگر اس کے حکم سے کرتا ہے تو پھر کوئی جہنمی نہیں ہو سکتا - (مرسلہ عبد اللہ محرر از پٹیالہ)

ج نمبر ۲۴۸ - شخص مذکور بخود احواس ہے مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنے مجلس کو نہ بیٹھایا کریں نہ اسکا کلام سنیں اور اگر کچھ کرنا چاہے تو کسی حکیم عالم کے پاس بھیجا کر اسکو سمجھاویں نہ مانے تو پاگل خانہ میں پہونچانے کی کوشش کریں - آخر الحیل السیف

س نمبر ۲۴۹ - عشر کا نصاب کتنا ہے اور نہری اور چاہی میں کیا فرق ہے اور کس کو دینا چاہئے اور کون کون جنس کو عشر پڑتا ہے مثلاً گندم نخود - کماد - کپاس جو وغیرہ

س نمبر ۲۵۰ - واو اور ضاد کے پڑھنے میں غلطی لازم آتی ہے یا کہ نہیں اور غلط قرءت پڑھنے والے کو کیا حکم ہے؟

س نمبر ۲۵۱ - جو کہ سنتیں نماز میں ادا کی جاتی ہیں انہیں مؤکدہ کون کون سی ہیں جن کے چھوڑ دینے سے نماز میں نقصان ہو جاتا ہے؟ (محمد عطا اللہ خریدار ۱۰۵۸)

ج نمبر ۲۴۹ - حدیث شریف میں ہے کہ پانچ اوقیوں پر زکوٰۃ واجب ہے پانچ اوقیوں کا اندازہ قریب ۲۰ من پختہ کے ہے - چاہی پیداوار کا بیسواں حصہ ہے مگر نہری پر چونکہ معاملہ آبیانہ وغیرہ بھی دینا ہوتا ہے اس لئے اسکا چالیسواں حصہ ان شاء اللہ کافی ہوگا -

ج نمبر ۲۵۰ - ضاد ظاء کے مشابہ پڑھنا صحیح ہے کتب معرفہ فقہ عالمگیری و تفسیر کبیر وغیرہ میں ایسا ہی لکھا ہے اور مشابہ بہ دال کے پڑھنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی - غلط قرءت کوئی جانکر پڑھے تو سخت گناہگار ہے اور اگر اس کی تحقیق ہی نہ ہو تو

انتخاب الاخبار

مولوی اللہ دتا جوان صالح ساکن تھہل ضلع گوجرانوالہ انتقال کر گیا ناظرین سے جنازہ غائب کی استدعا ہے اللھم اغفر لہ۔ قادیانی الہامی تھیلے سے مرحوم کے متعلق ایک الہام نکلا ہے اُسکا جواب آئندہ۔

مرقع قادیانی بحمد اللہ اس ہفتہ جاری ہو گیا جسمیں مرزا قادیانی کی گپ متعلقہ امریکن ڈوئی کی پوری کلی کھولی گئی ہے۔

راولپنڈی میں پولیٹکل ملزموں کا مقدمہ بڑی زور و شور سے ہو رہا ہے۔ مشہور پولیٹکل ملزم اجیت سنگھ اس ہفتہ امرتسر میں شب کے گیارہ بجے پکڑا گیا۔ اسی شب کو سپیشل گاڑی پر لاہور بھیجا گیا۔

شکر ہے ایران میں فساد اُٹھکر دب گیا۔ ایران میں آثار بیداری کے پائے جانے لگے ہیں۔

بلوہ راولپنڈی کے متعلق منشا رام وکیل اور صوفی رام کلرک ابھی تک مفرور ہیں وہ خفیہ طور پر جاپان جانا چاہتے ہیں۔ دونوں کو گرفتار کرنے کیلئے کلکتہ پولیس تلاش میں مصروف ہے۔

مشرقی بنگالہ میں فساد اور لوٹ مار کے مقدمات سرگرمی سے چل رہے ہیں سینکڑوں ملزم گرفتار کئے گئے۔ تمام منڈیوں اور ہاٹوں پر گورکھا فوج اور ملٹری پولیس کے پہرے تعینات ہیں۔ اب مزید اندیشہ کا خوف نہیں رہا۔ روز بروز امن ہوتا جاتا ہے۔ قومی والنٹیروں کا قدم توڑ دیا گیا۔

جینی گھڑیوں کے بنانے کا ایک کارخانہ کلکتہ میں دیسی سرمایہ سے جاری کرنے کی تجویز ہے۔

بریڈلا ہال لاہور کے میدان میں ۲ ماہ حال کو انڈین ایسوسی ایشن لاہور نے لالہ لاجپت رائے کی جلا وطنی کی نسبت اظہار ہمدردی و افسوس کرنے کے لئے جلسہ کرنے کی اجازت چاہی مگر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے اس سبب سے کہ اس جلسہ سے بغاوت وبدخواہی کی تحریک ہوگی جلسہ کرنے کی ممانعت کر دی۔

جاپان نے امریکن گورنمنٹ سے شکایت کی کہ جاپانی خوراک فروشوں سے سان فرانسسکو میں امریکن لوگ بدسلوکی سے پیش آتے ہیں۔ گورنمنٹ امریکہ نے فوراً تحقیقات کرنیکا حکم دیا۔

شملہ سے خبر آئی ہے کہ امیر صاحب کا ارادہ ۱۹۰۸ء میں یورپ کی سیر کرنیکا ہو رہا ہے۔

پنجاب گورنمنٹ نے جلسوں کا قانون دہلی میں بھی نافذ کر دیا اب بلا اجازت سپرنٹنڈنٹ آف پولیس دہلی میں بھی کوئی عام جلسہ نہو سکیگا۔ اب تک پنجاب کے چند اضلاع میں یہ قانون جاری ہو چکا ہے۔

ہندوؤں نے بوجہ قلت ٹکرمٹی کے راولپنڈی میں اپنے مردوں کو دفن کرنیکو

نواب محسن الملک کی طبیعت پھر بگڑ گئی تبھی اسوقت ڈاکٹروں کے اصرار پر وہ آخر ایک ہفتہ کے لئے کوہ ہمالہ کی شور تشریف لے گئے۔

علی گڈھ ۔ بریلی۔ بدایوں وغیرہ میں اہل اسلام نے جلسے کرکے پنجاب و صوبہ مشرقی بنگال کی شورشوں پر اظہار تاسف و نفرت کیا اور گورنمنٹ کی کارروائی کو حق بجانب قرار دیکر اُسکی وفاداری کی تائید و تاکید کی۔

صوبہ مشرقی بنگال کے اکثر مقامات اور کلکتہ سے ہندو اخبارات کی نامہ نگار بدستور مسلمانوں کی لوٹ مار کی خبریں بھیج رہے ہیں۔

قانون نو آبادی ہائے پنجاب جس کے اجرا نے زمینداران پنجاب خصوصاً نو آبادگاران نہر چناب کی کمریں بالکل توڑ دی تھیں اور وہ بیچارے جیتے جی مر لئے تھے۔ ویسرائے ہند لارڈ منٹو نے اسکو منسوخ کر دیا۔

پنجاب کا گرمائی مقام قطعی طور پر شملہ قرار دیا گیا ہے۔ ڈلہوزی میں انتقال بالکل نہوگا۔

امسال پنجاب میں ۱۲ لاکھ ۱۷ ہزار ایکڑ رقبہ سے روغنی تخموں کی پیداوار ایک لاکھ ۸۳ ہزار ٹن ہوئی ہے۔

لاہور میں یہ تجویز ہوئی کہ ڈی اے وی کالج کے احاطہ میں ایک بت بیادگار لالہ لاجپت رائے چندہ سے نصب کریں (آخر بت پرست ٹھہرے)

منچوریا میں ریلوے بنانے کے لئے جاپان نے ایک کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر کا سامان امریکہ سے منگوایا۔ جلد سامان بہم پہنچا دینے کی شرط پر جاپان نے زیادہ قیمت اشیاء مطلوبہ کی ادا کی ہے۔

ساحل برہما کے قریب خلیج بنگالہ میں کچھ عرصہ ہوا ایک نیا جزیرہ دریافت ہوا اب معلوم ہوا ہے کہ وہ پھر غائب ہو گیا ہے۔

پنجاب کی پیداوار گندم کا تخمینہ ۲۲۹۸۰۳ ٹن ہے جو بمقابلہ اوسط سے ۶ فیصدی کم ہے۔

مدارس یونیورسٹی نے ۳۱ دسمبر ۱۹۰۷ء کو خریدنے کا اعلان کر دیا۔

SODRA
8 JU.
07

قابل دید کتابیں

تفسیر ثنائی پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کرکے لفظوں کو تفسیر میں ایک تشریح کی گئی ہے جو پوچھی ہیں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں ایسی کہ باید و شاید۔ تفسیر کے ہمراہ ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست عقلی و نقلی دلائل سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا گیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو۔ تفسیر سات جلدوں میں ختم ہے جن میں سے چار جلدیں تیار ہیں۔

جلد اول سورہ فاتحہ و بقر قیمت عہ ۔ | چاروں جلدیں یکمشت خریدنے والوں کو معہ محصول صرف ... سکہ
جلد دوئم سورہ آل عمران و نساء عہ
جلد سوئم سورہ مائدہ انعام و اعراف عہ
جلد چہارم تا سورہ نحل عہ

تقابل ثلاثہ توریت انجیل اور قرآن کا مقابلہ تینوں کی اصل عبارتیں نقل کرکے قرآن کی فضیلت ثابت کی گئی ہے قیمت معہ محصول ۔

اسلام اور برٹش لادینی سیاست محمدیہ اور قانون انگریزیہ کا مقابلہ ۔

چودہویں صدی کا مسیح مرزا صاحب قادیانی کے سوانح عمری بطرز ناول نہایت دلچسپ صفحات ۱۴۸ قیمت معہ محصول ۔

الہامات مرزا۔ مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں کی تردید بڑی شرح و بسط سے کی گئی ہے یہ رسالہ قادیانی نبوت توڑنے کو کافی ہے قیمت ۔

تغلیب الاسلام بجواب تہذیب الاسلام (مصنفہ مہر میاں آریہ) جلد اول ۔ جلد دوئم ۔ جلد سوئم ۔ جلد چہارم ۔ ہر چہار جلد ۔

ترک اسلام ...

پال ۔

مفصل بحث ۔

بحث تناسخ ... جناب مولوی ... | مباحثہ ۔

نماز اربعہ ہنود، آریوں، عیسائیوں اور مسلمانوں کی نماز کا مقابلہ ۔

تیر بہدف دوائیں

برقی سٹ اس بکس میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن کی ہے جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے ایک شیشی روغن طلاء کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں سطبری پیدا ہو جاتی ہے اور رگوں کا درد دور ہو کر مرض کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع ہو جاتا ہے اور ایک شیشی نور اکسیر دوائی کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا ہے اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے قیمت معہ محصول ڈاک (... روپے)

مومیائی جریان، سرعت، درد کمر، دمہ، ابتدائی سل و دق اور قسم کی کمزوری کے دفعیہ اور قوت باہ کے پیدا کرنے میں اکسیر ثابت ہوئی ہے۔ وہ لوگ جنکے ہاں بوجہ کمزوری کے اولاد نہ ہوتی ہو اس کو ایک سال یا چند ماہ استعمال کرکے قدرت حق کا مشاہدہ کریں جو صاحب جوش جوانی یا بچپن میں غلط کاریوں سے جوہر انسانی ضائع کرکے پچھتا رہے ہوں وہ اسکو استعمال کرکے طاقت پیدا کر سکتے ہیں چوٹ لگتے ہی چار رتی کھا لینے سے درد کافور ہو جاتا ہے۔ مباشرت کے بعد ... رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے اعلےٰ درجہ کی مولد خون ہے۔ بوڑھے اور کمزوروں کی سچی رفیق ہے جنکے بچے کمزور ہوں وہ انکو ایک رتی روزانہ کھلا کر دیکھیں کس قدر مضبوط بناتی ہے قیمت ... صرف ... فی چھٹانک معہ محصول۔

جوہر عشبہ مصفی خون یہ امر مسلم ہے کہ خون کی صفائی پر ہی صحت کا مدار ہے۔ خون کا گندہ ہونا ایسی ایسی مہلک بیماریاں پیدا کرتا ہے جن کے نام سے بدن کانپ اٹھتا ہے۔ سل و دق، آتشک، سوزاک وغیرہ خون کی خرابی ہونے کا ہی نتیجہ ہیں۔ خدانخواستہ اگر آپ کبھی کسی بھی نفسانی مرض مثلاً آتشک وغیرہ میں مبتلا ہو کر اپنی صحت کا ستیاناس کر بیٹھے ہیں تو ضرور ہی کم از کم ایک شیشی استعمال کرکے دیکھیں قیمت معہ محصول ...

سرمہ مقوی البصر اس کا ہر روزہ استعمال کرنا آنکھوں کو طراوت بخشتا ہے۔ بینائی کو تیز کرتا ہے۔ ... قیمت فی تولہ معہ محصول ڈاک ۔

ملنے کا پتہ: منیجر ... میڈیکل ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

خداوندی کی مال ایک فاضل گریجوایٹ نے نہایت قابلیت سے عیسائیوں کے مذہب میں ہے گواہیات المومنین کا الزامی جواب ہے قیمت ۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شایع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام و سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانون کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ و مسلمانون کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت پیشگی آنی ضروری ہے +

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +

(۳) نامہ نگارون کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے +

اہلحدیث

بڑے ہو کر مصطفےٰ کی گفتار مت دیکھ کسی کا قول و کردار

بر اہل حدیث نقل کیا ہے ابن وہب و خیثمہ کا ذکر کیا ہے

جلد ۴ نمبر ۳۷

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ

والیان ریاست سے " ۱۰ للعہ

روسا و جاگیرداروں سے " للعہ

عام خریدارون سے " ۳ للعہ

غیر ممالک سے " ۵ شلنگ

" " پشمشاہی ۳ شلنگ

انڈیا والون سے " ۲ للعہ

اُجرت اشتہارات

بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو

امرتسر یوم جمعہ مورخہ ۱۴ جون ۱۹۰۷ء مطابق ۲ جمادی الاول ۱۳۲۵ھ ہجری

کیا امام بخاری کا بدلہ ہے؟

کہتا ہے کون نالہ بلبل ہے بے اثر + پردے میں گل کے لاکھ جگر پاش ہوگئے

امرتسر مطبع ریاض ہند میں ایک رسالہ منظوم چھپا ہے جسکا نام ہے بستان عشق۔ مصنف اوس کا شیعہ ہے مضمون اوس کیا ہے بس کچھ نہ پوچھئے۔ کسی اہل سنت کے سننے کے قابل نہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت مولانا الشیخ سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز کو پانی پی پی کر کوسا گیا ہو۔ ہم حیران ہیں کہ اس قسم کی تحریرات سے مسلمانون کو کیا فائدہ۔ مسلمانون کی شکستہ حالت کیا اس امر کی مقتضی ہے کہ گڑے مردون کو اکہاڑا جاے۔ مانا کہ شیعون کے نزدیک ان بزرگون کی قدر و عظمت نہو۔ مگر وہ یہ تو جانتے ہیں کہ اہل سنت ان بزرگون کی عزت کرتے ہیں پھر کیا ان کو معلوم نہیں ہے کہ قرآن شریف کی تعلیم ہے کہ مشرکون کے معبودون کو بھی برا نہ کہو۔ اسیلئے حدیث شریف میں آیا ہے کہ لا تسبوا الاموات فتوذوا الاحیاء کسی مردے کو برا نہ کہو جس سے زندون کو ایذا پہونچے۔

مانا کہ شیعون کو اہلبیت کی محبت کا دعویٰ ہی نہیں بلکہ غلو بھی ہو لیکن یہ کیا شرافت اور انسانیت ہے کہ جمہور مسلمانون کے دلون کو صدمہ پہونچایا جاے۔ ہم اسکے متعلق زیادہ لیکچر لکھینگے پہلے ہم بادل ناخواستہ چند ایک اشعار کتاب مذکور سے نقل کرتے ہیں (نقل کفر کفر نباشد)

سنیون میں غوث کی کیا یاد ہے
گیارہوین سے سبہی کی سرفراز
بارہی باری چاہیے تہی سب کی یاد
عبد قادر عبد قادر کب ہوا
حنفا نعمانی سے اس کو کام تہا
مقبرہ پر فوج نادر نے ہلا
گر ولی ہوتا وہ پیر پر چھبا
پیر پیران میر میدان وہ نہ تہا
تہا کمینہ ذات کا سید نہ تہا
یہ بھی بعضون نے لکہا ہے تہا یہود

فخر تقریر ہند کا بغداد ہے
پر نہیں سنیون کی قدر و میانہ
عبد قادر کہا گیا حق المعبا د
نفس پرور اور عبد البطن تہا
عارف حق وہ ہا شقہ نام تہا
ورکے اسے عبد قادر نے ہلا
تو نہ دیتا شاہ نادر کو سزا
تہی یہ القاب بے جا رو مرنے
تہا عدو سادات کا سید نہ تہا
تہا ہنود و شور و شرو وہ بے نمود

معذرت: اخبار کا اصل کاتب اپنے رشتہ دارون کی علالت میں مصروف تہا۔ سلئے اخبار نہ لکہ سکا۔ مینیجر۔

لا تقف ما لیس لک به علم ضرور دیتا۔ استغفام انکاری ہے۔ (مصنف نان ونگی)

ahmadimuslim.de

غوث اعظم بود شیطان الرجیم — گفت بردم مصطفیٰ را تا کریم
نیز در تحفہ نوشت آن کینہ کش — قتل شد شبیر از سیف خودش
جو کہے یون وہ گدھے کا بول ہے — شکل اسکی قابل لا حول ہے ۱۲ صفحہ

یہ تو حضرت پیر صاحب کی شان میں ہے۔ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی شان میں یون ہرزہ درائی کی ہے۔

تھا جولاہ ذات کا کم ذات تھا — خادم سادات وہ دن رات تھا
حضرت صادق سے پڑھتا تھا سبق — پر لگے ملنے جو جلوے کے طبق
چاٹ حلوے کی بُری ہوتی ہے یار — عقل بھی ماری گئی آخر کی بار
پھر گیا سادات سے وہ بے وفا — ہو نہیں سکتی کمینوں سے وفا
دل میں اپنے وہ لگا کرنے گمان — سب جہان ہے آج میرا قدردان
آج سب علموں میں ہم تو طاق ہون — طاق ہون شب شہرۂ آفاق ہون
الغرض گمراہ نعمان ہوگیا — اور تکبر میں وہ شیطان ہوگیا ۱۲

کس طرح شرافت اور انسانیت کے جامہ سے باہر ہوکر یہ مضمون لکھا گیا ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حق میں ایک بڑی لمبی حکایت لکھی ہے جس میں علاوہ بہتان اور دل آزار افتراء کے اسقدر گالیان دی ہیں کہ کسی شریف آدمی کی طاقت نہیں کہ اونکو سن سکے۔ مگر افسوس کہ شیعون کو بزرگان دین کی بدگوئی نے اس درجہ پر پہنچا دیا ہے کہ معمولی انسانیت سے بھی گر گئے ہیں۔ سچ ہے ؎

دشنام مہذب بہ کہ عبادت باشد — مذہب معلوم و اہل مذہب معلوم

خیر اس قصے کو تو ہم یہان ہی خدا کے سپرد کرکے اس فتنہ کا سبب تلاش کرتے ہیں کہ کیا ہے۔

ہم اپنا خیال ظاہر کرتے ہیں ممکن ہے غلط ہو کہ اس طوفان کا باعث اخبار اہل فقہ کے وہ مضامین ہیں جو امام بخاری کی توہین کے متعلق چھپتے رہے ہیں گو شیعون کو امام بخاری کا عوض اتارنا مقصود نہو۔ مگر غیرت خداوندی تو کچھ اور ہی چیز ہے جس کے اسرار تک پہونچنا ہر ایک کا کام نہیں۔ اسلئے خدائی غیرت نے کرشمہ دکھانے اور بدعتیون کو محدثین خصوصًا امام المحدثین کی توہین کا مزہ چکھانے کے لیے ایک دشمن کو اس طرف آمادہ کیا۔ سچ ہے ؎

الامان عدو کا فرشتون کی زبان پر جاری — گر اسیطرح رہا تم سے شب و روز بپا

اب سنئے ان بزرگان دین کی کرامت جنکی شیعون نے ہتک کی ہے کہ کتاب بعد چھپنے کے سلائی اور کٹائی کے لیے دفتری کے پاس گئی تو دفتری نے قصدًا یا سہوًا اوسکو ایسا کاٹا کہ سطر دو سطر تحریر کی بھی ساتھ ہی اڑ گئیں۔ مالک کتاب مطبع والون کو نالش کی دہمکی دیتا ہے مالک مطبع نے دفتری کو نوٹس دیا ہے سنا ہے دفتری بمشورہ قانون دانون کے خاموش کتابون کا اقرار ہی نہیں کرتا یہانتک کہ جس آدمی نے کتابیں دفتری کے پہونچائی تہیں اوسکی بانہہ ٹوٹ گئی وہ ہسپتال میں پڑا ہے۔ غرض ایسی کچھ الجھن میں معاملہ پڑا کہ کئی دنون تک نہ سلجھا آخرکار تنگ ہوکر فریقین نے کچھ کچھ حرجانہ اٹھایا اور کتابیں لے گئے

مالک مطبع چونکہ مرزائی ہے اسلئے ہم مرزائیون سے عمومًا اور مالک مطبع مذکور سے خصوصًا پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ کیا مرزا صاحب قادیانی کی بھی کوئی کرامت یا معجزہ ایسا ظاہر ہوا کہ اونکی ہتک کرنیوالے ایسی الجھن میں پڑے ہون۔ جیسے تم لوگ پڑے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ امرتسر کی حنفی پبلک اس کتاب کا کیا انتظام کرتی ہے ہمارے خیال میں بہتر ہو کہ ہر مہینے میں جو گیارہوین کیجاتی ہے اسی خرچ کو چندہ کرکے اس کام پر لگایا جائے۔ ایسی صورت میں گیارہوین سے کیا فائدہ جب گیارہوین والے کی ہتک ہو رہی ہو۔ ہم نے بطور ہمدردی ایک آسان تجویز بتلا دی ہے۔ اب عمل کرنا نہ کرنا اونکا اختیار ہے اگر ان گیارہوین بازون نے حرکت نہ کی تو شاید اور کوئی اللہ کا بندہ کھڑا ہو جائے ؎ مردے از غیب برون آید و کارے بکند۔

عجب وہم پرستی ہے

یون تو ہندون کی قوم بت پرستی کیوجہ سے وہم پرست مشہور ہے مگر آج جس وہم کا ذکر ہم کرینگے وہ شاید ناظرین نے کبھی نہ سنا ہوگا۔ لاہور کے ہندو اخبار سناتن دہرم گزٹ کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے۔

یہ چھپے دیوتا ہیں ؟ عوام لوگ اس سے واقف ہیں کہ جب کہیں طاعون پھیلتا ہے تو ان کے چوہے مرنیکے علاوہ بہاگ بھی جاتے ہیں اسی طریقے سے حال میں جب سے کہ علیگڈہ میں طاعون پہیلا ہے میرے مکان میں جتنے کثرت چوہے تھے نہ معلوم کہ کہان غائب ہو گئے یعنے بھاگ

ahmadimuslim.de

گئے تھے یا بلوں کے اندر ہی رہتے تھے۔ اغلب گمان تو یہ ہے کہ بھاگ گئے ہونگے مگر ایک دن کا ذکر ہے کہ جب ہم چند ایک ہمسائے اپنے مکان سے باہر دوسرے کے مکان پر بیٹھے ہوئے باہم گفتگو کر رہے تھے تو طاعون کے ایام میں چوہوں کے بھاگ جانے کی نسبت ذکر چھڑ کر ہونے لگا۔ اس وقت اتفاق سے میں نے بھی خود جو مشاہدہ کیا تھا اور دراصل صحیح امر تھا بیان کر دیا کہ پیشتر تو میرے یہاں موٹے موٹے چوہے بکثرت تھے مگر اب جب سے طاعون اس جانب پھیل رہا ہے وہ موٹے موٹے چوہے بالکل نہیں ہیں۔ حالانکہ اُن میں سے کوئی مرا بھی نہیں لیکن اب صرف چند چھوٹی چھوٹی چوہیاں رہ گئی ہیں اور نہ معلوم کہ وہ موٹے چوہے سب کہاں بھاگ گئے ہیں بس یہ کہنا ہی تھا کہ رات کو تو میں نے یہ کہا اور صبح ہی موٹے موٹے چوہے گھر میں بکثرت مثل سابق کے نظر آئے گویا کہ وہ رات کو ہی مکان میں آکر موجود ہو گئے تھے پس اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ چوہے دیوتا ہیں نہیں تو وہ میری بات اور خصوصاً ایسی جو مکان میں بھی نہیں کہی گئی۔ کسطرح سُن لیتے اور اُسی رات کو مکان میں بھی سب کیونکر نمودار ہو جاتے۔ پس یہ امر صاف اور صحیح طور سے بخوبی ثابت ہے کہ چوہے ضرور دیوتا ہیں! اور اسی مضمون میں یہ نصیحت بھی اخذ ہوتی ہے کہ دیوتاؤں کے راز ظاہر کرنا چاہئے ورنہ ضرور ہی بگھن ہوتا ہے جیسا کہ منتر وغیرہ کے عاملوں کا قول وعمل ہے وہ نہایت ہی درست ہے +

ہندو مسلمان٭ انگریز سبھی انکو دیوتا کہتے ہیں تفصیل اس کی اس طرح پر ہے کہ ہندوؤں کے دیوتا گنیش جی کی سواری چوہا ہے پس وہ چوہا جو گنیش جی کی سواری میں ہے دیوتا ہوا اور اسی وجہ سے اس کے تمام خاندان بھی دیوتا شمار کئے جاتے ہیں۔ مسلمانوں میں چوہوں کو پیر پیغمبر اور بابا کہا جاتا ہے۔ شاید یہ نسبت حضرت موسےٰ علیہ السلام سے ہو کیونکہ چوہوں کو بھی تو موسٰی کہتے ہیں اور اس تناسب کی کوئی اور بھی وجہ ضرور ہو گی کہ جن معنوں سے چوہوں پر لفظ پیغمبر کا صادق آتا ہے۔ اور دوسرا لفظ پیر٭ جو بولتے ہیں اُس کی غالباً یہ وجہ ہے کہ چونکہ چوہا گنیش جی کی سواری میں ہے اور گنیش جی شیو جی کے پتر ہو کر ایک گنٹر کے مالک ہیں پس گنیش جی اور اونکی سواری وغیرہ سب گنٹر شیو جی کے ستیا ہوئے جیسا کہ بانا شری دیت سے شری کرشن بھگوان کا جب یدھ ہو رہا تھا اور بانا شرویت شیو جی کا پرم بھگت تھا اُس نے کرشن بھگوان سے ہار کر شیو جی کو یاد کیا تب شیو جی مہاراج اپنے بھگت کے سہائتا کیواسطے اپنی کل فوج لیکر آئے تھے اُس میں گنیش جی وغیرہ شیو جی کے سبھی پتر معہ اپنے گنٹروں کی ستیا کے موجود تھے (شری مدبھاگوت پوران دشم اسکنڈ ۶۳۔ ادھیائی) اس سے صاف ظاہر ہے کہ گنیش جی اور اونکا واہن یعنی سواری سب شیو روپ ہیں اور چونکہ شیو جی تمام دیوتاؤں سے بڑے ہیں اسلئے ہندو ان کو بوڑھا بابو اور مسلمان پیر کہتے ہیں چنانچہ سوموار جو شیو جی کا دن ہے اُسکو مسلمان پیر وار بولتے ہیں اور اسی وجہ سے چوہا جو شیو روپ ہے اُسکو بھی پیر کہتے ہیں پس مسلمان جو چوہوں کو جو پیر پیغمبر بولتے ہیں اُسکی وجہ کافی طور پر سمجھائی گئی ہے اب بولنے کے علاوہ وہ دوسرا نظری ثبوت بھی تحریر کرتا ہوں کہ جس گھر میں چوہے زیادہ ور نقصان کرتے ہوں اُن پر پیغمبر کے نام پر ریوڑی بولدینے اور بانٹ دینے سے نقصان نہیں کرتے اہل اسلام کے طرف سے یہ ایک تا وجہ دیوتا ہونے کی ہے +

انگریز لوگ چوہوں کو پلیگ کا دیوتا سمجھتے ہیں جیسا کہ ڈاکٹر آلسپ کے پرسس صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ :۔

چوہے پلیگ کی سواری ہیں۔ پلیگ چوہوں پر سوار ہو کر آتا ہے؟؟ دراصل وجہ اسکی یہ ہے کہ پلیگ کو ہندی میں مہاماری کہتے ہیں یہ ایک قسم کی چھوٹی پرلے یعنی قیامت ہے اور موت کے دیوتا شیو جی ہیں۔ انہیں کو اہل اسلام اسرافیل کہتے ہیں چنانچہ ہندو پرلے کا ہونا شیو جی سے اور مسلمان قیامت کا ہونا اسرافیل

٭ مہربانی کر کر اپنی کہنے مسلمانوں بھائیوں کی خیالات میں غلط رسومات دیکھئے (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

شعر مندرجہ عنوان کے صدق میں جسکو کلام ہو وہ لالہ لاجپت رائے سے آریہ سماج کا برتاؤ دیکھ لے۔

لالہ لاجپت رائے کی بابت ہم آج سے پہلے کسی نمبر میں لکھ چکے ہیں کہ پنجاب کے قابل آدمیوں میں سے ایک قابل وکیل اور سیاسی امور میں بہت کچھ حصہ لینے والے تھے۔ اونکی قابلیت کے لحاظ سے ہمیں انکو مواخذہ پر سخت ملال ہونا چاہئے اسلئے ہم نے دعا کی تھی کہ خدا وندکریم اونکو راہ علی دلا کر کسی مفید کام کی توفیق بخشے۔ مگر افسوس ہے کہ جس قوم اور سوسائٹی کے وہ معزز ممبر تھے وہی اون سے علیحدگی کئے جاتے ہیں ہندوان اور سکھوں نے تو علی الاعلان کہہ دیا کہ مہاراج ہم نہیں ہیں خیر انہوں نے تو کہنا ہی تھا تعجب تر یہ ہے کہ آریوں بالخصوص گوشت خور آریوں نے جنکی سوسائٹی کے لالہ لاجپت رائے فخر تھے اونکا آرگن آریہ گزٹ بھی بظاہر ناراضگی کے لہجہ میں لکھتا ہے کہ لالہ لاجپت رائے جب سے پولٹیکل امور میں حصہ لینے لگے ہیں سماج کا بہت نقصان ہوا یہانتک کہ اسی سماج کا ایک ڈیپوٹیشن لاٹ صاحب پنجاب سے ملا تو کھلے لفظوں میں عرض کیا کہ آریہ سماج کو بحیثیت سماج کے پولٹیکل امور سے کوئی تعلق نہیں بلکہ وہ ایک مذہبی سماج ہے جسکے جواب میں لاٹ صاحب نے فرمایا کہ ہمیں تو ہر ضلع کے ڈپٹی کمشنروں نے یہی رپورٹ کی ہے کہ جہاں جہاں آریہ سماج ہے وہاں ہی شورش ہے اسکے جواب میں ممبران آریہ سماج نے کہا کہ آریہ سماج چونکہ ہر ایک مذہب پر بڑی سختی سے نکتہ چینی کرتی ہے اسلئے ہر ایک قوم اسکی بدخواہ ہے اور اسکو بدنام کرنا چاہتی ہے۔

ہمیں اس موقع پر اس گفتگو کے صدق و کذب پر بحث کرنی منظور نہیں بلکہ یہ دکھانا ہے کہ جو خیال مسلمانوں دوراندیشوں کا تھا۔ آخرکار وہ سچا ثابت ہوا ہندوان کی اس شورش پر مسلمان لیڈروں نے کہا تھا کہ مسلمانو! ہوشیار رہنا یہ لوگ تمکو ساتھ ملا کر تکلیف کے موقع پر سب یہی کہنے لگ جاوینگے کہ ہم ساتھ نہ تھے کیونکہ اسکا اشارہ قرآن مجید میں ملتا ہے۔ پس وہی ہوا جو بھی لالہ لاجپت رائے اور اجیت سنگھ ماخوذ ہوئے چاروں طرف سے صدائیں آرہی ہیں کہ یہ دونوں ہم میں سے نہ تھے۔ کیسا خوفناک سین ہے کہ بقول آریہ گزٹ جس قوم کے لئے شہید ہوئے وہی قدر نہیں کرتی آہ یہ دونوں پولٹیکل ملزم قوم کو مخاطب کرکے بزبان حال گویا یہ کہہ رہے ہیں سہ

کبھی تو شہید ونکی قبروں پہ آؤ ۔ یہ سب گھر تمہارے بسائے ہوئے ہیں

غریب فنڈ میں منشی محمد حسین صاحب کلرک از مقام سہاگپور ضلع ہوشنگ آباد نے مبلغ پانچ روپیہ اور میر غلام جیلانی صاحب ... علیم اور عبداللہ حسن طالب علم امرتسر ... غریبی فنڈ سے آئے ... مولوی عبداللطیف وسید ... جملہ مبلغ ... دیا اخبار بنام رحمت اللہ طالب علم مسجد چینیاں والی اور عبداللہ احمد پور شرقیہ ریاست بہاولپور جنکی درخواستیں چھپ چکی تھیں سال کے لئے جاری کئے گئے ہیں سابقہ قرضہ ... داخل خزانہ رہے اصحاب کرم توجہ فرمائیں۔

درخواست ۲۳ - میں غریب آدمی ہوں فی سبیل اللہ اخبار بھیجو محمد اسمٰعیل طالب علم مدرسہ احمدیہ ... ٹھٹی۔

ایضاً ۲۴ - میں بھی ایک مسکین شائق ہوں۔ برکہ ہمان ... سید محمد افضل ... اخلاص پور ضلع ہوشیار پور۔

ایضاً ۲۵ - جناب من ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔ محمد الدین خان طالب علم حیدرآباد دکن محلہ افضل گنج۔

ایضاً ۲۶ - میں حنفی ہوں مگر اخبار اہلحدیث کا شائق۔ محمد زین العابدین کو بھی حنفی بمقام ... ضلع بہمبر ریاست جموں۔

عقل

قصور یقین دوسرے حصہ میں جیسے یہ دکھلایا تھا کہ تعدد یا اختلاف اوصاف وصف قدامت کو خود ہی مانع ہے بجواب اسکے جو کچھ مخاطب مہاشہ نے فرمایا اوسکا خلاصہ یہ ہے جسطرح وصف انسانیت کے اندر متعدد و مختلف اوصاف کے افراد کا داخلہ جائز ہے اسیطرح وصف قدامت کے اندر بھی متعدد و مختلف اوصاف کے افراد کا داخلہ جائز و ممکن ہے علاوہ اسکے اختلاف اوصاف ہمعمری کو کیونکر مانع ہو سکتا ہے جبکہ ایک ہی وقت کے پیدا شدہ لاکھوں انسان مختلف اوصاف سے ظاہر ہیں۔

جواب ۔ جو تعدد اختلاف اوصاف پر مبنی ہے اور اختلاف اوصاف کے واسطے فرق مراتب و تعدد اقسام لازمی ہے جو کسی وصف خاص خصوصاً وصف قدامت کے اندر باطل ہے اسلئے ... متعدد ... باطل ہے۔

نیشنل کمرشل ایجنسی
سب سے سستا اور بڑھیا ... ہر قسم کے انجن اور مشینیں ... مشین جو کہ کل مبلغ ... روپیہ خرچ کرنے پر ... جو کہ ... روزانہ آٹا ... ایک سو روپیہ اگر آپ اور ... تو ہمارا انجن چلا کر بجلی ... دیگر ہر قسم کی مشینیں ... کاٹنے کی چاول صاف ... سے پانی نکالنے کی ... قیمت پر دستیاب ہو سکتی ... اور ہاتھ سے چلنے والی ... سکتی ہیں ہاتھ سے ... مشینیں بھی مل سکتی ہیں ... میں برف تیار کر دیتی ہیں ... اور بسکٹ وغیرہ ... کسی ریلوے سٹیشن پر ... سے زیادہ دور بھی ... جو مشینیں کام دینگی ... اس سے زیادہ اور کیا ... ہے
مینیجر
کمرشل ایجنسی ...
بازار ...

غور بات یہ ہے کہ اصل سوال کا جواب کیا دیا ہے ناظرین کی آسانی کے لئے ہم نے جواب پر خط کھینچ دیا ہے۔ دیکھ سکتے ہیں کہ حواشے کیا فرا رہے ہیں۔ سوال تو یہ ہے کہ آپ کو جو یہ تکلیف ہوئی ہے تو کیوں ہوئی ہے کیا اثیو ظالم ہے کہ اوس نے بے وجہ آپکو یہ تکلیف پہونچائی سوال کیا تھا۔ ہے مگر جواب دیتے ہیں کہ جس نے ہمارا رجسٹر پھاڑ دیا اوسے پرماتما ضرور سزا دینگے۔ کیا خوب ؎ من چہ میگویم تنبورہ من چہ گوید

یہ ہیں آریوں کے قابل فخر مناظر جنکی بابت آریہ گزٹ وغیرہ۔ لکہا کرتے ہیں کہ مسافر کا اڈیٹر مسلمانوں کو دندان شکن جواب دیتا ہے۔ سچ ہے۔ اندہوں میں کانا راجہ۔ اجی جناب سوال تو آپ کی ذات شریف سے تہا کہ آپکو تکلیف کیوں پہونچی آپ جواب دیتے ہیں۔ اوس ظالم کو ضرور سزا ملیگی جسنے ہمارا رجسٹر پہاڑا۔ مہاشہ جی جس قاعدہ سے اوسکو سزا ملیگی کیا اوسی قاعدہ سے آپکو ملی یا یونہی اثیو نے بیتقصیر ظلم کیا۔ بات ٹہکانے کی ہو حواس باختہ کیوں ہو۔ مگر کیا آپ اہلحدیث کا معقول جواب دینگے ہرگز نہیں ؎

نہ خنجر اٹہیگا نہ تلوار ان سے — وہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

کرشن قادیانی کی تنگ ظرفی

ناظرین کو یاد ہوگا کہ کرشن جی نے ایک بڑا لمبا چوڑا اشتہار دیا تہا جس میں خاکسار کو بددعا دی تہی کہ تم طاعون ہیضہ وغیرہ سے میری زندگی میں مرجاؤ گے۔ گو آپکی یہ دعائیں اور پیشگوئیاں تو بقول استاد کے ع زندوں کے مارنے کو مسیح الزمان ہوئے اس قابل ہیں کہ اونکی طرف خیال ہی نہ کیا جائے۔ بلکہ گزشتہ سے کم ہیں تاہم ہم نے آپکی استدعا کے مطابق آپکا اشتہار سارا اہلحدیث مورخہ ۲۴ اپریل میں درج کر دیا۔ لیکن ہم نے اسکے جواب کی بابت لکہا تہا کہ آپ بہی اس جواب کو اپنے اخباروں اور رسالوں میں درج کرائیں۔ مگر افسوس کہ آپ ایسے عالی ظرف کہاں تہے کہ اوس جواب کو بہی نقل کرتے چنانچہ آجتک انہوں نے نہ کیا اور نہ کرینگے۔ یہ ہیں ہمارے مسیح اور یہ ہیں ہمارے مہدی اور کرشن گوپال۔ بلکہ بقول خود خدا کے بیٹے ؎

لب سمندر دیکہ لی ہم نے تیری دریا دلی
تشنہ لب رکہا صدف کو بوند پانی کی نہ دی

قادیانی الہام کی گولائی

قادیانی الہاموں کی گولائی کا کئی بار ایک دفعہ اہلحدیث میں ذکر آیا ہے مگر آج جس الہام کا ذکر ہم کرنے کو ہیں وہ اُن سب گذشتہ الہاموں سے فسٹ نمبر ہے۔ وہ یہ ہے۔

"دو امی الہا خانہ دشمن کہ تو ویران کردی"

اس الہام کو اس ہفتے کے الحکم میں مولوی اللہ دتا مرحوم ساکن شمل ضلع گورداسپور کی نسبت لگایا ہے جسکے انتقال کا ذکر گذشتہ اہلحدیث میں کیا گیا ہے مرحوم گو عالم نہ تہا بلکہ معمولی نوشت خواند جانتا تہا اور رفوگری کا کام کرتا تہا مگر قادیانی مشن کا مخالف تہا اسلئے اسکی موت پر خوشیان منا کر آخیر میں لکہا ہے کہ

"اخیر میں مولوی ثناء اللہ صاحب سے بہی ہمدردی ہے کہ انکا ایک وکیل اس سلسلہ کی مخالفت میں ہلاک ہو گیا اور اس کا بازو ٹوٹ گیا"

مگر کسقدر افسوس اور کمینہ پن ہے کہ ایک معمولی مخالف کی موت پر تو الہام لگائے جاتے ہیں لیکن جب اپنے بڑے بڑے خزانے مرجاتے ہیں تو کان پر جوں نہیں رینگتی او ظالم تمہارا مولوی عبدالکریم امام مرزا کہاں ہے تمہاری پارٹی کا رکن رکین مولوی برہان الدین جہلمی کہاں ہے تمہارے گرو کی دائیں مونچھ کا بال۔ افضل اڈیٹر بدر کا۔ کہاں ہے بتلاؤ ان بڑے بڑے رکنوں کے مرنے سے بہی تمہارا کوئی الہام چسپاں ہوا یا نہیں۔ حالانکہ عبدالکریم کی بابت تمہارے گرو نے کئی دفعہ الہام سے بتلایا تہا کہ اچہا ہو جائیگا۔ مگر آخر وہ فی ... ہوا۔

ناظرین! الہام مذکور کی گولائی دیکہئے کس بلا کی ہے۔ کوئی ہندو مرے تب سچا کوئی مسلمان مرے تو سچا۔ کوئی آریہ مرے تو سچا۔ کوئی عیسائی مرے تب بہی سچا بلکہ کوئی چوہڑا مرے تو بہی سچا۔ واہ چہ خوش ؎

این کرامت ولی ما چہ عجب — گربہ شاشید گفت باران شد

لالہ لاجپت رائے اور آریہ سماج

صراحی چون شود خالی جدا پیمانہ میگردد
بروز تنگ دستی آشنا بیگانہ میگردد

سے خیال کرتے ہیں یعنی اُسی سے منسوب کرتے ہیں پس اس چھوڑ قیامت کے کرنے والے بھی شیوجی ہیں اور اوپر صاف بیان کر دیا گیا ہے کہ چوہا شیو روپ ہے اس لیئے اگر چوہا شیوجی کے حکم کو اپنے اوپر سوار کرا کر لاتا ہے تو اس پر تعجب ہی کیا ہے۔ پس چوہا ایک دیوتا ہے جو ہماری قیامت کے آنے کی پہلے سے خبر دیتا ہے بالطبع مطلب یہ ہے کہ تینوں قوموں کے اصول کے موجب چوہے دیوتا ثابت ہوتے ہیں اور چونکہ اونکا دیوتا پن میری آنکھ میں بھی آچکا ہے کہ جو اوپر لکھا تھا۔ پس اس میں ہرگز ہرگز شک نہیں ہے کہ چوہے ضرور بالضرور دیوتا ہیں ''

(پنڈت تاج بہاری لال۔ اتہرہ علیگڈھ)

مسافر بیچارہ! ڈھب پھنسا

آگرہ کا بازاری اخبار مسافر آریوں کا اپنا نا گالیاں دینے کا واحد ٹھیکہ دار۔ اگر کبھی کوئی بات ٹھکانے کی بھی کہتا ہے تو تناسخ کے مضمون میں تو ایسا بے ڈھب پھنسا ہے کہ نہایت ہی قابل رحم حالت میں ہے !

اہلحدیث میں ایک مضمون چھپا تھا کہ مسافر کا رجسٹر چرایا گیا جسسے اوس کو بہت تکلیف ہوئی اور اوس پر مقدمہ چلایا گیا* جو سخت موجب تکلیف ہے تو کیوں اوسکو تکلیف ہوئی (بقاعدہ مسئلہ تناسخ ضرور اوسنے کسی پہلی جون میں کسی کی چوری کی ہوگی یا اور کسی مظلوم پر مقدمہ کیا ہوگا۔ اس مختصر مگر معقول سوال کا جواب مسافر نے کئی ایک دفعہ دینے کی کوشش کی لیکن ایسی ناکام کہ آریہ سماج کے اس قابل فخر کی جس پر آریہ گزٹ وغیرہ آریہ اخبار ناز کیا کرتے ہیں حالت قابل رحم معلوم ہوتی ہے۔ پہلے جوابوں کو تو ناظرین دیکھ چکے ہیں آج ایک نیا جواب لالہ جی کا نقل کرتے ہیں جو ۲۴ مئی کے مسافر میں نکلا ہے۔ لالہ جی بہت سی بے نقط گالیاں دینے کے بعد لکھتے ہیں۔

"اب ہم آپکے سوال کا جواب دیتے ہیں سنیئے آپ اپنے ۳ مئی کے پرچہ میں حسب عادت ہمیں دل کھولکر صلواتیں سنانے کے بعد اپنے خیال میں بڑے زور سے یہ بڑا بھاری سوال کرتے ہیں کہ آریوں کا مذہب ہے کہ جو تکلیف یا مصیبت کسی شخص کو پہنچی ہے اس کا باعث یہ ہوتا ہے کہ اس شخص نے بھی ایسی ہی تکلیف کسی دوسرے شخص کو اپنی پہلی جون میں پہنچائی ہوگی پس ہمارا سوال بھی انہی کے مذہب کے بموجب ہے کہ مسافر کا رجسٹر چوری ہوگیا تو ضرور ہے کہ پہلی جون میں اسنے بھی کسی کی چوری کی ہوگی اور اس جون میں مسافر پر مقدمہ دائر ہوا جو اس بات کا شاہد ہے کہ پچھلی جون میں مسافر نے بھی کسی غریب پر مقدمہ چلایا ہوگا پس اگر آریوں کا مذہب یہی ہے تو مسافر چور اور ظالم ہے اور اگر مسافر چور اور ظالم نہیں تو آریہ مذہب جھوٹا ہے یہ دونوں ضدین ہیں۔ اور اجتماع الضدین کبھی ہو نہیں سکتا ''

اس سادگی پہ کون نہ مرجائے اے خدا * لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

میاں تمہیں کسی تم ہی جیسے جٹ ملان نے بہکا دیا ہوگا۔ آریوں کا یہ مذہب ہرگز نہیں ہے اب میں تم سے پوچھتا ہوں کہ اگر تم آریہ سماج کے عقائد سے ایسے ہی بے بہرہ تھے تو سوال ہی کرنے کس برتے پر گھر سے نکلے تھے۔ کیا سوال کئے بغیر جان نکلی جاتی تھی یا ملانگیری میں فرق آجانے کا اندیشہ تھا اور اگر ایسا تھا تو کسی آریہ سے پہلے دریافت تو کر لینا تھا کہ بھائی تمہارا کیا یہی مذہب ہے۔ سنو میاں! یہ مذہب خیر الماکرین کا ہوگا اور وہی تمہیں یاد رہا اور تم ہو لکھ بیٹھے ورنہ ہمارا سوال اور کبھی ہمارا دھرم۔ اب سنو اور کان کھولکر سنو ہمارا تو عقیدہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کو تکلیف پہنچاتا ہے یا کوئی اور گناہ کرتا ہے تو اس کا اجر اسے پرماتما دیتا ہے پس جس ہمارا رجسٹر چرایا یا جس کمبخت نے چروایا اسے پرماتما ضرور سزا دیگے۔ ہمارے ہاں خیر الماکرین کا راجیہ نہیں ہے کہ اللہ میاں جبر سے چاہیں چوری کرائیں جس سے چاہیں ڈاکہ ڈلوائیں جس سے چاہیں ہتک کرائیں اور پھر بیچاروں کو بے ایمانی سے دوزخ کی...... صورت رستہ دکھائیں۔ شرابیں پلائیں۔ بڑی بڑی آنکھوں والی لونڈے دکھلائیں کچھ کچھ سمجھے! تو اب ہمارا عقیدہ سمجھکر بے شرمی کو بالائے طاق دھر کر پھر سوال کرو ورنہ چلو بھر پانی میں ڈوب مرو "

ناظرین بغور دیکھئے کہ آریوں کے مایہ ناز نے کسقدر گالیاں دی ہیں مگر قابل

* مقدمہ چلانیوالے کو کیوں چھوڑ دیا کیا ڈر گئے۔ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

دیکھو صفحہ ۱۹۹ میں ہو ہذا سنہ ۲۸۹ ہجری کئی روز تک سخت زلزلے آیا کئے اور بصرہ میں سخت اندہی آئی ہزارون درخت گر گئے ۔

دیکھو صفحہ ۲۰۱ میں ہو ہذا سنہ ۲۹۱ ہجری میں ایک پہاڑ زمین میں دہس گیا اور اوسکے نیچے سے پانی نکلنے لگا جس سے بہت سے قریہ ڈوب گئے اسی سال ایک مادہ خچر نے بچہ دیا خدا قادر ہے جو کچھ چاہے کرے ۔

دیکھو صفحہ ۲۰۱ میں ہو ہذا سنہ ۳۰۱ ہجری میں بغداد میں گرانی کی یہ حالت ہوئی کہ گیہون کی ایک بوری تین سو دینار میں بکی لوگون نے مردار چیزیں کہائیں

دیکھو صفحہ ۲۱۳ میں ہو ہذا سنہ ۳۴۴ ہجری میں مصر میں تین ساعت برابر سخت زلزلہ رہا جس سے ہزارون مکانات گر گئے لوگون نے بڑے خشوع خضوع سے جناب احدیت میں دعائیں مانگیں ۔

پھر سنہ ۳۴۶ ہجری میں سمندر [illegible] اتر گیا یہان تک کہ پہاڑ نظر آنے لگے اور ایسی چیزیں نظر پڑیں جو کبھی نہ دیکھی تہیں بہت سے چھوٹے چھوٹے جزیرے نکل آئے رئی اور نواح رئی میں زلزلہ عظیم آیا شہر طالقان خسف ہو گیا کل تیس آدمی کے قریب بچ سکے باقی سب ہلاک ہو گئے۔ رئی اور مضافات میں بھی کوئی ڈیڑھ سو گاؤن خسف ہو گئے شہر حلوان کا اکثر حصہ زمین میں دہس گیا زمین سے مردون کی ہڈیان باہر نکل پڑیں رئی میں ایک پہاڑ ٹوٹ پڑا ایک گاؤن ہوا میں معلق لٹک گیا اور پھر گر گیا۔ زمین سے پانی نکل آیا بعض جگہ زمین میں بڑے بڑے شگاف ہو گئے اور ان میں سے سخت بدبو نکلی اور بعض جگہ سے دہوان ۔

پھر سنہ ۳۴۷ ہجری ہو ہذا قم اور حلوان میں پھر زلزلہ آیا اور بہت سے خلق اللہ تلف ہو گئی اور ٹیڑیان آئیں اور تمام غلہ اور درختون کو صاف کر گئیں ۔

دیکھو صفحہ ۲۱۴ میں ہو ہذا سنہ ۳۵۰ ہجری میں عراق میں ایک تارہ ٹوٹا جسکی روشنی آفتاب جیسی تہی اور بعد میں بادل کی گرجنے کی آواز سنائی دے ۔

دیکھو صفحہ ۲۲۳ میں ہو ہذا سنہ ۳۷۶ ہجری میں درو انستہ اوج کیطرف ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کے دو سر اور دو چہرے اور دو گردنیں تہیں

پھر اسی سال سنہ [illegible] ہجری میں ایک ستارہ چاند کے برابر نمودار ہوا اور دس راتون کے بعد غائب ہو گیا لوگ اس ستارہ کو دیکھکر ڈرتے تہے ۔

پھر سنہ ۴۲۵ ہجری میں رملہ میں ایسا زلزلہ آیا کہ اسکو بالکل تباہ کر دیا زمین سے پانی نکل آیا پچیس ہزار آدمی ہلاک ہو گئے سمندر بقدر ایک روزراہ ہٹ گیا لوگ وہان مچھلیان پکڑ رہے تہے یکایک پانی چڑھ آیا لوگ وہیں رہ گئے ۔

دیکھو صفحہ ۲۲۴ میں ہو ہذا سنہ ۴۴۲ ہجری میں جانورون میں سخت وبا پڑی جس میں ریوڑ غارت ہو گئے ۔

دیکھو صفحہ ۲۲۲ میں ہو ہذا سنہ ۴۳۵ ہجری میں ۳۰ رمضان کو بھی چاند نہ دکہائی دیا دوسرے روز لوگون نے روزہ رکہا شام کے وقت بھی چاند نہ دکہائی دیا حالانکہ مطلع صاف تہا یہ ایک ایسی بات ہے کہ ایسا کبھی نہیں ہوا تہا

دیکھو صفحہ ۲۳۳ میں ہو ہذا سنہ ۴۳۴ ہجری میں بغداد میں نو دس دفعہ زلزلہ آیا اور حلوان کا ایک پہاڑ ٹوٹ کر گر گیا ۔

دیکھو صفحہ ۲۳۳ میں سنہ ۴۴۸ ہجری یمن میں خون کا مینہ برسا کئی روز تک زمین سرخ رہی اور لوگون کے کپڑون پر نشان باقی رہے ۔

دیکھو صفحہ ۲۳۴ میں ہو ہذا سنہ ۴۵۹ ہجری میں ایک بڑا تارا ٹوٹا اور اسکے بعد سخت آواز آئی جس سے مکان اور دیوارین ہل گئیں لوگون نے بڑی دعائیں مانگیں اور خیال کیا کہ قیامت آگئی ۔

دیکھو صفحہ ۲۳۱ میں ہو ہذا سنہ ۴۶۰ ہجری میں مصر میں اور شام میں اور جزیرہ میں سخت زلزلہ آیا جس سے بہت سے مکانات گر گئے اور قلعے گر پڑے اور بصرہ کے پاس بہت سے گاؤن خسف ہو گئے ۔

دیکھو صفحہ ۲۳۳ میں ہو ہذا سنہ ۴۶۲ ہجری میں عدن میں ایک آگ ظاہر ہوئی جس شرارے رات کو سمندر کیطرف چلتے معلوم ہوتے تہے۔ اور دن کو دریا سے دہوان اٹہتا دکہائی دیتا تہا ۔

پھر سنہ ۶۵۴ ہجری میں مدینہ منورہ میں آگ ظاہر ہوئی ابو شامہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس مدینہ منورہ سے خطوط پہونچے کہ شب چہار شنبہ ۳ جمادی الآخر کو مدینہ منورہ میں گرج کی آواز ہوئی اور پھر سخت زلزلہ آیا اور تہوڑی دیر تک برابر زلزلہ آتا رہا یہ حالت ۵ جمادی الآخر تک رہی پہر جمعہ کو قریظہ کے قریب سخت آگ معلوم ہوئی شہر مدینہ منورہ میں ہم گہرون میں بیٹہے ہوئے تہے تو یہ معلوم ہوتا تہا کہ ہمارے پاس ہی آگ لگی ہوئی ہے اور اسکے اثر سے وادی شظا میں پانی نکل آیا اور اوس میں بڑے قصر کے برابر شرارے نکلتے معلوم ہوتے تہے یہانتک کہ مکہ کے رہنے والون کی آنکھیں اور ان شرارون سے چوندہیا جاتی تہیں لوگ قبر شریف حضور صلعم پر حاضر ہوکر توبہ اور استغفار کرنے لگے یہ حالت کئی مہینہ تک باقی رہی ۔ دیکھو صفحہ ۲۶۷ میں ہو ہذا سنہ ۶۷۹ھ میں ایسا سخت طاعون پڑا کہ اوسکی مثل کبھی نہ سنا گیا تہا ۔ دیکھو صفحہ ۲۷۱ میں ہو ہذا سنہ ۶۵۴ھ [illegible]

[illegible] ۵۰۵ھ طرابلس میں ایک لڑکی لطیفہ نامی تہی تین مردون سے اوسکا نکاح ہوا مگر کوئی اسپر قادر نہ ہو سکا عیب اوسکا یہ تہا کہ پچیس برس کی ہوئی تو اوسکے پستان غائب ہو گئے پہر اوسکے [illegible] گوشت [illegible]

میں بھی کشمیر جیسے وہم پرست ملک میں کوئی بڑا دینی مدرسہ ہونا چاہئے مگر مدرسہ ایسا ہو جہان ہر ایک کلمہ گو قطع نظر اختلافات مذہبی کے فیض پا سکے اسلئے مہتمم صاحب اطلاع دیں کہ کیا مدرسہ مذکور میں اس بات کا کافی انتظام ہے یا یہی ہے کہ چندہ تو سب دین مگر فیض یاب صرف ایک ہی فرقہ ہو۔

مرزا قادیانی کے دہوکہ کا اظہار

نامہ نگار

اے لوگو خبردار ہو جاؤ قادیانی دہوکہ میں مت آؤ۔ اے انپڑھ لوگو تم پر افسوس۔ اے لکھے پڑھے لوگو تم پر بڑا افسوس اسواسطے کہ جب کبھی خدا کی قدرت کا کوئی نشان آسمان سے یا زمین سے ظاہر ہوتا ہے تو قادیانی صاحب اپنے دعوی نبوت کے ثبوت میں اخبارون اور اشتہارون کے ذریعہ سے پیش کرتے ہیں۔ انکے مرید جو کتب تاریخ سے واقف نہیں جھٹ کہدیتے ہیں کہ یہ نشان مرزا صاحب کے دعوی کے ثبوت میں ظاہر ہوا ہے۔ اور جو مرید اپنے آپ کو مولوی بلکہ بڑے مولوی کے نام سے مشہور کر رہے ہیں وہ بھی دیدہ دانستہ ہان ہان کرتے جاتے ہیں اگرچہ اُن پر کتب تاریخ سے یہ بات بخوبی واضح ہو کہ خداوند تعالی کی قدرت کے عجائب نشان ہمیشہ سے دنیا میں ظاہر ہوتے رہے ہیں اور آئندہ بھی ہوتے رہینگے لیکن میں اپنے اس دعوی کے ثبوت میں اور مریدان مرزا کو خواب غفلت سے بیدار کرنیکے لئے تاریخ الخلفاء مترجم اردو سے اصل عبارت معہ پتہ صفحہ ذیل میں نقل کرونگا جس میں خداوند تعالی کی قدرت کے عجائب نشانات کا ذکر ہوگا۔ اور تاریخ الخلفاء کا مصنف مرزا صاحب کے نزدیک معتبر ہے جس کے غیر معتبر کہنے کی مریدان مرزا کو گنجائش نہیں ہوگی۔

دیکھو تاریخ الخلفاء مترجم اردو کے صفحہ ۱۵۷ میں ہو بہو۔

۳۴۴ھ ہجری میں سخت زلزلہ آیا جس سے اسکندریہ کے منارے گر گئے

دیکھو صفحہ ۱۵۰ میں ہو بہو۔ سنہ ۲۳۳ھ میں عراق میں ایسی بادسموم چلی کہ کوفہ کی تمام کھیتیان جل گئیں اور بغداد میں اور بصرہ میں مسافر مر گئے پچاس روز یہی قیامت کا نقشہ رہا حتی کہ ہمدان میں زراعت جل گئی اور مویشی مر گئے اور راستون میں مسافر ہلاک ہو گئے۔ اسکے بعد دمشق میں ایسا سخت زلزلہ آیا کہ ہزارون مکان گر گئے اور خلقت انکے نیچے دب گئی انطاکیہ اور جزیرہ کا بھی یہی حال ہوا اس واقعہ میں پچاس ہزار آدمیون سے کم کا نقصان نہ ہوا

پھر ۲۴۳ھ ہجری میں تارے بہت سے ٹوٹے اور بڑی رات گئی تک آسمان میں ستارے ٹیڑیون کی طرح اڑتے ہوئے معلوم ہوتے رہے۔

پھر ۲۴۲ھ ہجری میں۔ تونس اور قرب وجوار نیز رے خراسان نیشاپور طبرستان اور اصفہان میں سخت زلزلہ آیا پہاڑون کے ٹکڑے اڑ گئے اکثر جگہ سے اتنی جگہ پھٹ گئی کہ جس میں آدمی سما جائے۔

مصر کے ایک گاؤن میں آسمان سے پتھر گرے جنکا وزن دس رطل کے قریب تہا

یمن میں پہاڑ ایسی حرکت کی کہ کہیت ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو گئے۔ حلب میں ماہ رمضان میں لوگون نے یہ کہتے سنا۔ اے لوگو اللہ سے ڈرو اللہ اللہ چالیس مرتبہ کہکر اڑ گیا دوسرے روز بھی ایسا ہی ہوا وہان کے لوگون نے اس واقعہ کی رپورٹ صدر میں کی اور قریبا پانچسو آدمیون نے اسکی شہادت دی۔

دیکھو صفحہ ۱۶۷ میں ہو بہو ۲۴۵ھ ہجری میں تمام دنیا میں سخت زلزلے آئے شہر اور قلعے اور پل گر پڑے اور انطاکیہ میں ایک پہاڑ سمندر میں گر گیا آسمان سے سخت ہولناک آوازین سنائی دیں اور بلبیس میں بہت آدمی ہلاک ہو گئے اور مکہ شریف کے چشمون کے پانی غائب ہو گئے متوکل نے عرفات سے پانی لانے کیلئے ایک لاکھ دینار دیئے۔

دیکھو صفحہ ۱۹۴ میں ہو بہو عراق میں وبا پھیلی جو بربادی جنگ سے کم نہ تہی اس میں بے تعداد آدمی مرے۔ وبا کے بعد بہت سے زلزلے آئے جنمیں ہزارون جانیں تلف ہوئیں۔

دیکھو صفحہ ۱۹۰ میں ہو بہو ۲۸۰ھ ہجری میں دبیل سے اطلاع آئی کہ ماہ شوال میں چاند گہن ہوا اور عصر کے وقت سخت اندہیرا ہو گیا اسکے بعد کالی آندہی آئی جس نے تین روز متواتر اندہیرا رکہا اسکے بعد پھر ایسا زلزلہ آیا کہ ہزارون گہر گر گئے یہانتک کہ قریب ڈیڑہ لاکھ آدمیوں کے مکانات کے نیچے سے نکالے گئے۔

دیکھو صفحہ ۱۹۰ میں ہو بہو ۲۸۵ھ ہجری میں بصرہ میں ایک آندہی آئی جسکا رنگ پہلے زرد تہا پھر سبز ہو گیا اور پھر کالی ہو گئی اور کئی روز تک اسیطرح رنگ بدلتی رہی آخر میں ایک چادر گری جسکا وزن ستر درہم تہا اسکے بعد یہ

ahmadimuslim.de

وصف انسانیت کی تمثیل اس جگہ بے موقعہ ہے اسلئے کہ وصف انسانیت
میں فرق مراتب و تعیین اقسام جائز ہے بدیں وجہ مختلف اوصاف کے افراد
تفریق مراتب و تعیین اقسام انہیں داخل ہیں. چنانچہ حکماء ہند نے وصف
انسانیت کو بلحاظ اختلاف اوصاف انسانی چار درجوں میں تقسیم کیا ہے
برہمن چھتری. ویش. شودر. کیا آپ وصف قدامت کو بلحاظ اختلاف اوصاف
تین درجوں میں تقسیم کر سکتے ہیں اگر نہیں کر سکتے تو یہ بالکل بے انصافی
ہے کہ مختلف اوصاف کے افراد بلا تفریق مراتب و تعیین اقسام کسی وصف
خاص کے اندر ایک ہی نمبر میں داخل کر دیجاویں اور یہ صریح خلاف عقل
ہے. اختلاف اوصاف ہمعمری کو ضرور مانع ہے. دنیا میں ہر حالت و کیفیت
کی شناخت کیواسطے کچھ نہ کچھ علامات و نشانات جنکو منطقی لغۃ اوصاف
سے تعبیر کیا ہے ضرور پائے جاتے ہیں چنانچہ شناخت عمر کیواسطے بھی
کچھ نشانات و علامات یا اوصاف ایسے ضرور مقرر ہیں جن سے ہمکو متعدد
افراد کے مابین نسبت عمری کا اندازہ کرنے میں کافی مدد ملتی ہے ورنہ کیا
اسباب و ذرائع ہیں جنکے ذریعہ سوامی دیانند جی بانی آریہ سماج نے
ایشور و جیو کے درمیان باپ و بیٹی کی نسبت جو صریح اختلاف عمر پر مبنی ہے
دریافت کر لی. کیا کوئی سماجی درست ثابت کر سکتے ہیں کہ ایشور و جیو نے
باہمی نسبت کا اظہار خود ہی سوامی جی سے کر دیا ہے. ہرگز نہیں. پس
خواہ مخواہ یہی ماننا پڑیگا کہ سب سے پہلے سوامی جی نے اختلاف اوصاف کے
ذریعہ اختلاف عمر کا عقدہ حل کیا بعدہ بمصداق مثل معروف (باپ پر پوت
پتا پر گھوڑا بہت نہیں تو تھوڑا ہی تھوڑا) ایشور و جیو کے درمیان باپ و
بیٹی کی نسبت کا راز طشت از بام کیا. اچھا اگر ہم فرض کر لیں کہ اختلاف
اوصاف ہمعمری کو مانع نہیں ہے تو اس لاینحل معمہ کو کون جوشیلے نوجوان
مہاشہ حل کر سکتے ہیں کہ ان ہرسہ آریہ قدماء میں وہ کون اسباب و آثار
پائے گئے ہیں جنکے ذریعہ مابین ہرسہ قدماء ہمعمری لازم و ثابت ہے یا وہ
کون سے یورپین نو ایجاد کسوٹی آریہ مہاشوں کے ہاتھ لگ گئی ہے جسکی بنا پر
باپ و بیٹی کی نسبت بحال رکھتے ہوئے مابین ہرسہ قدماء ہمعمری کا فتوی
دیا گیا ہے. تیسرے حصہ میں میں نے یہ ظاہر کیا تھا کہ میرے ان سب
اعتراضات کے جواب کے بجائے آریہ مہاشوں نے یہ عذر پیش کیا جو
بخیال انکے جواب ہے کہ ہم اگر روح و مادہ کو قدیم نہ مانیں تو دنیا کی علت

مادی کہاں سے لائیگا؟ وہ دنیا پیدا نہ ہوا اور بغیر دنیا کے ایشور کی ہستی
محض بیکار ہوگی. غنیمت سمجھو کہ ایشور کے ہمراہ روح و مادہ بھی ازلی و قدیم
ہے ورنہ آج ایشور کو نراکار کہنے کی بجائے محض بیکار کہنا پڑتا جو اوس کی
ذات کیواسطے نقص ہے. اسلئے ہمنے بخیال دفعیہ نقص ذات باری تعالی
تعدد قدماء کے مسئلہ کو بحال رکھکر ایشور کو اپنا ممنون منت بنایا. بجواب اسکے
میں نے عرض کیا تھا کہ تمہارے عقیدہ کے بموجب اب بھی ایشور کی ہستی محض
بیکار ثابت ہوتی ہے اسلئے کہ تم روح و مادہ و قانون قدرت کو ازلی و قدیم
و ناقابل شکست مانتے ہو. پس باوجود ایسے عقیدہ کے ایشور کی ضرورت ثابت
کرو. بجواب اسکے مخاطب مہاشہ نے جو کچھ زیب قلم فرمایا اوسکا خلاصہ یہ ہے
کہ برادر! ہمارا عقیدہ ہے پرماتما ہر لمحہ روحوں کے عدل اور انصاف و رحم و سزا
و جزا میں مصروف رہتا ہے اسلئے ایشور کی ہستی کی ضرورت ہے اگر ایشور
نہ ہو تو یہ کام کون کرے؟ کا جواب. پرماتما اوسی قدیم و ناقابل شکست قانون
کے بموجب اپنے فرائض منصبی کو ادا کرنے میں ہر لمحہ مصروف و مشغول رہتا ہے
جو پرماتما کی ہستی سے متاثر ہونیکے بجائے خود اپنا اثر پرماتما کی ذات پر غالب
و قائم رکھتا ہے یا کسی دوسرے قانون کے بموجب. اگر کوئی دوسرا قانون
نہیں ہے تو ایشور کا دخل در معقولات چلتی گاڑی میں روڑا دینا خون لگا کر
شہیدوں میں داخل ہونا نہیں تو اور کیا ہے. غور کرو. ایشور ہو یا روح ہو
یا مادہ ہو چرند ہو یا پرند ہو. یا انسان ہو آریہ خواہ آگ سے ہو کر کرتا ہو یا نکرتا ہو
جو آگ میں گریگا آگ اپنی گرمی سے اوسکو متاثر ضرور کریگی. پس آگ میں
گرنا فعل اور اوسکے اثر سے متاثر ہونا ایک لازمی و لابدی نتیجہ ہے. اب فرمایئے
اس نتیجہ کا بدلنے والا کون ہے اس میں ایشور کو اپنا عدل و انصاف و رحم صرف
کرنیکا کس جگہ موقعہ ملا. واقعی امر یہ ہے کہ ایسا مستقل بالذات ناقابل شکست
قانون جسکے ساتھ لفظ قدرت کا بھی لگا ہوا ہو جو بمقابلہ یورپین صنعت و حرفت
ایشور کی سرب شکتیمانی کو معطل کر دے ایک معقول پسند انسان کو دہریت
کی طرف راہ نما ہے. فقط. خاکسار زمان احمد یار خان از ملتان ۲ اسٹیشن

مدرسہ نصرت الاسلام سری نگر کشمیر کے مہتمم صاحب

مدرسہ مذکور کے حامیوں خصوصا حاجی نصر شاہ صاحب رئیس الداغ کی امداد
کا ذکر کر کے مسلمانوں سے مدرسہ کے لئے استمداد کرتے ہیں. ہمارے خیال

فتویٰ

س نمبر ۲۵۲ ۔ اس حدیث کے اصل الفاظ کیا ہیں جس کا ترجمہ ہے تم میں سے وہی اچھا ہے جو اپنے گھر والوں کے حق میں اچھا ہے ۔

س نمبر ۲۵۳ ۔ عزل جائز ہے یا نہیں کان نعزل والقرآن ینزل اور ذالک الواد الخفی والی احادیث کی تطبیق کیا ہے ۔

س نمبر ۲۵۴ ۔ مردوں کی طرح عورتوں کو بھی اپنی شرمگاہ کے بال اُسترہ قینچی وغیرہ سے کرلینے جائز ہیں یا کس طرح ۔ جابر ابن عبد اللہ والی حدیث سے لفظ تستحد المغیبۃ وغیرہ سے استعمال حدید کا حکم یا کم از کم اجازت ثابت ہے یا نہیں ۔

س نمبر ۲۵۵ ۔ قبض ہو تو پاخانہ پھرتے وقت زور لگانے سے پیشاب گاہ سے منی کا قطرہ نکل آتا ہے تو غسل کا کیا حکم ہے ۔

س نمبر ۲۵۶ ۔ مدت رضاعت میں جب کہ والدین کے جماع سے دودھ پینے والی اولاد کو ضرر ہوتا ہے رو وہ تھم نہیں ہو سکتا جماع کا کیا حکم ہے جبکہ والدین عالم شباب میں ہوں ۔ سیکھے از ناظرین اہلحدیث

ج نمبر ۲۵۲ ۔ اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں خیارکم خیارکم لنساءھم

ج نمبر ۲۵۳ ۔ عزل جائز نہیں ان حدیثوں کی تطبیق اہلحدیث مورخہ ۲۴ مئی میں دیکھی ہے دیکھ لیجئے ۔

ج نمبر ۲۵۴ ۔ عورت کو بھی مردوں کی طرح اُسترہ وغیرہ کا استعمال جائز ہے غرض صفائی سے ہے آلہ کوئی ہو ۔

ج نمبر ۲۵۵ ۔ محض منی کے نکلنے سے غسل واجب نہیں جبتک کہ لذت کے ساتھ نہ نکلے پس صورت مذکورہ میں غسل واجب نہیں ۔

ج نمبر ۲۵۶ ۔ ایک حدیث میں آنحضرت نے فرمایا مجھے خیال تھا کہ میں ایسی حالت میں جماع کرنے سے منع کردوں مگر دیکھا کہ فارس اور روم والے ایسا کرتے ہیں تو ان کو ضرر نہیں ہوتا اسلئے منع نہیں فرمایا ۔ لیکن بغور دیکھا جائے تو یہ اوس ضرر کی نفی ہے جو ہلاکت کے درجہ تک پہونچا دے ورنہ فی الجملہ ضرر تو تجربہ میں آچکا ہے اسلئے جو کوئی اس معمولی ضرر سے بھی اپنے بچے کو محفوظ رکھنا چاہے اور شہوت کا غلبہ بھی نہو تو وہ نہ کرے ۔ اگر شہوت کا غلبہ ہو تو جائز ہے

س نمبر ۲۵۷ ۔ کتے کا گھر میں رکھنے کی نسبت یہ حکم ہے کہ جس گھر میں کتا ہو گا اوس گھر میں فرشتے رحمت کے نہیں آتے اور شکاری کتے رکھنے کا حکم ہے اور اونکا شکار بھی درست ہے یہ کیا سبب ہے جواب عنایت ہو

س نمبر ۲۵۸ ۔ اسوقت میں بوجہ ملازمت وغیرہ کے رخصت نہیں ملتی اور آدمی مجبور ہے ۔ بیاہتا عورت کو پردیس میں موقع نہیں رکھنے کا ۔ اب وہ مجرد شخص بیچارہ کیا کرے وطن میں کوئی صورت روزگار کی نہیں کہ جو مقیم گھر ہو اور خلیفہ لونڈی کا حکم نہیں دیگر صورت میں شرع کی دیوار قائم ہے فمن ابتغی وراء ذالک فاولٰئک ہم العٰدون ۔ اسکا علاج مجردوں کے لئے بتلایا جاوے ۔

س نمبر ۲۵۹ ۔ افتادہ مال میں شرع کی نسبت کام میں لانے کا کس طرح حکم ہے کہ کام میں لاوے یا نہیں جو مال کوئی شخص پڑا ہوا پاوے اوسکے برتنے کی شرعاً اجازت ہے یا نہیں اور ہے تو کسقدر وہ مال انتظار میں رکھا جاوے ۔

ج نمبر ۲۵۷ ۔ بعض احکام بوجہ ضرورت بشری کے مستثنیٰ ہوتے ہیں شکاری کا حکم بھی اسی ضرورت پر مبنی ہے ۔

ج نمبر ۲۵۸ ۔ حدیث شریف میں اس سوال کا جواب یہ ملتا ہے کہ ایسا شخص روزے رکھے نہ ایسے کہ خوب خور اکہ کہا نے بلکہ ایسے کہ جن سے کمزوری غالب آئے جبتک کہ بیوی کو اپنے پاس نہ بلا سکے ۔

ج نمبر ۲۵۹ ۔ افتادہ مال اگر بہت ہے تو ایک سال تک اوسکی شہرت کرے یعنی مال کا اندازہ اور تھیلی یا گٹھڑی کے کپڑے کا نشان یاد رکھکر عام مجمعوں میں سوال کرے کہ کسی کی کوئی چیز گم ہوئی ہو تو بتلاؤ اگر کوئی مخبر نشانات پورے بتلا دیوے تو اوسکو دیوے نہ بتلا سکے تو سال کے بعد اپنے استعمال میں لا سکتا ہے مگر جب کبھی اصل مالک آوے اوسکو ادا کرنا ہوگا ۔ اور اگر کوئی ایسی معمولی چیز ہے جسکی عام طور پر تلاش نہیں کیجاتی جیسے دھیلا ۔ پیسہ یا حسب عرف عام کوئی اور کم قیمت کی چیز تو اوسکو معمولی تلاش کے بعد استعمال میں لا سکتا ہے مگر اصل مالک کے پہونچنے پر ادا کرنا ہوگا ۔ یہ حدیثوں کا مضمون ہے ۔

س نمبر ۲۶۰ ۔ بوقت جماع اپنی عورت کا دودھ پی لینا اور شرمگاہ کو چومنا چاٹنا جائز ہے یا منع ۔ س نمبر ۲۶۱ ۔ اپنی عورت کو بی بی کہکر اوس سے باتیں کرنی جائز ہیں یا ناجائز ۔ س نمبر ۲۶۲ ۔ لفظ الشعثۃ و تستحد المغیبۃ ۔ کے صحیح لفظی معنے کیا ہیں ۔ سائل کیے از ناظرین اخبار ۔ ج نمبر ۲۶۰ ۔ ایک فضول اور قابل ترک حرکت ہے ج نمبر ۲۶۱ ۔ اگر اوس ملک کے محاورہ میں بی بی کا لفظ کسی محرم رشتہ (ماں بہن وغیرہ) سے مخصوص نہیں تو عورت کو بی بی کہہ لینا جائز ہے ج نمبر ۲۶۲ ۔ ان لفظوں کے معنے ہیں کہ ۔ پریشان بالوں والی عورت کنگھی وغیرہ کرلے اور غائب خاوند والی زن وغیرہ ۔۔۔ سے صفائی کرلے ۔ آنحضرت ایک سفر سے واپس تشریف لائے تو بعض صحابہ جلدی اپنے گھروں کو جانے لگے حضور نے منع فرمایا کہ ٹھہرو شہر میں قافلہ پہونچنے کی خبر ہو لینے دو ۔ جو عورتیں بوجہ غیبوبت خاوندوں کے نا صاف اور ناستہری ہو رہی ہوں وہ ۔۔۔

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

REGISTERED L No 350

اخبار اہلحدیث امرتسر

جلد ۴ نمبر ۳۴

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(ا) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے

(ب) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے

(ج) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عـہ

والیان ریاست سے ...

رؤسا و جاگیرداروں سے ...

عام خریداروں سے ... ۴/۔

غیر ممالک سے ... ۵ شلنگ

" " ششماہی ۳ شلنگ

انڈیا والوں سے ...

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہوں

یوم جمعہ مورخہ ۲۱ جون ۱۹۰۷ء مطابق ۹ - جمادی الاول ۱۳۲۵ ہجری المقدس

میلاد شریف

اٹھو مومنو بہر تعظیم سب
تولد ہوا آج شاہ عرب

یہ شعر تمام مجلس مولود کا خلاصہ ہے تقریر کرتے کرتے غلط ملط روایات بیان کر کے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت تک پہنچتے ہیں تو شعر مندرجہ عنوان پڑھ کر لوگوں کو اٹھا دیتے ہیں بلکہ یہ شعر بھی پڑھتے ہیں ؎

ندا از عالمانِ عرش آمد ٭ کہ برخیزید از پئے تعظیم احمد

امرتسر کے ایک اخبار نے چند ہفتوں کی اشاعتوں میں میلاد مروجہ کے جواز بلکہ استحباب کے متعلق مولوی عبداللہ صاحب ٹونکی لاہوری کا فتویٰ شائع کیا ہوا ہے ہم بھی ایک فتویٰ فخر الحنفیہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب حنفی گنگوہی مرحوم مغفور کا نقل کرتے ہیں۔ ہمیں اس کے متعلق زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ ناظرین اس فتویٰ کو ملاحظہ کر کے میلاد مروجہ کی حقیقت سے خود ہی آگاہ ہو جائیں گے۔ مولانا مرحوم فرماتے ہیں۔

وقت ذکر میلاد کے کھڑا ہونا قرون ثلٰثہ میں کہیں ثابت نہیں ہوتا جناب فخر عالم علیہ السلام کی سِیَر اور حالات کا ذکر ان قرنوں میں بطریق وعظ و تدریس و مذاکرہ و تحدیث ہزار ہا بار ہوتا تھا۔ مگر کسی روایت میں ثابت نہیں ہوا کہ بوقت ذکر ولادت کوئی کبھی کھڑا ہوا ہو یا کہیں فخر عالم علیہ السلام نے اسکے استحباب یا ادب کچھ ارشاد فرمایا۔ پس اولاً تو یہی حجت اوسکی بدعت و غیر اصل ہونے کو کافی ہے اور جبکہ اسپر اسقدر غلو ہے کہ عوام جہال اوسکو واجب جاننے لگیں اور تارک پر ملامت کریں خواہ مخواہ منکر اور بدعتی کہیں تو اب یہ امر سیئہ ہو جائیگا تو ایک امر محدث ہے اگر کسی امر ثابت جاننے کو عوام واجب سمجھنے لگیں وہ بھی ناجائز منکر ہو جاتا ہے

پس اولاً تو یہی ثابت ہو چکا کہ اس قیام کا ثبوت ہی کہیں۔ احادیث و آثار سے قولاً و فعلاً تقریراً ہرگز کہیں نہیں ہو سکتا۔ تو یہ امر خود بدعت ہے ثانیاً اگر فرضاً کچھ ہو بھی جائے تو واجب سنت مستحب کسیطرح نہیں ہو سکتا۔ نہایت الامر اگر کوئی عرق ریزی کرے تو مباح تک نوبت آویگی مگر مباح کو سنت واجب جاننے سے پھر بدعت و منکر ہو جائیگا جیسا کہ قول ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اور روایت عالمگیریہ سے واضح ہے۔ یہ وجہ کہ روح پاک علیہ السلام کی جو عالم ارواح عالم شہادت میں تشریف لائی اوسکی تعظیم کو قیام ہے تو یہ بھی محض حماقت ہے

مرقع قادیانی۔ جولائی کا بھی نکلنے والا ہے سالانہ قیمت عـہ

ahmadimuslim.de

کیونکہ اس سے یہ ہو کہ قیام کرنا وقت وقوع ولادت شریف کے ہونا چاہیئے ۔ اب ہر روز کونسی ولادت مقرر ہوتی ہے ۔ پس یہ ہر روزہ اعادہ ولادت تو مثل ہنود کے ہے کہ **سانگ کنھیا کی ولادت** کا ہر سال کرتے ہیں ۔ یا مثل روافض کے نقل شہادت اہل بیت ہر سال بناتے ہیں معاذ اللہ سانگ آپکی ولادت کا ٹھیرا اور یہ خود حرکت قبیحہ قابل لوم و حرام و فسق ہے بلکہ ان مبتدعین کے زعم فاسد میں روح پر فتوح علیہ الصلوٰۃ کی اس مجلس پر شر کی محل عاصی اور مجمع فساق میں تشریف لاتی ہو معاذ اللہ اگر یہ عقیدہ ہو کہ آپ عالم الغیب ہیں تو یہ عقیدہ خود شرک ہے قرآن میں ہے وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ ۔ پس بایں عقیدہ قیام کرنا خود شرک ہو گیا ۔ اور جو عالم الغیب نہیں کہے مگر دوسری دلیل و حجت تشریف آوری کی ہے تو خوب سمجھو کہ باب عقائد میں نص قطعی درکار ہے احاد و ظنیات سے عقیدہ کا ثبوت ہرگز نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ ضعاف و موضوعات سے تو بابت تشریف آوری میں کوئی روایت قطعی ہے جس پر عقیدہ کیا جاوے ۔ پس یہ عقیدہ محض **اتباع ہوی و تلبیس شیطان** ہے ۔ ایسی صورت میں یہ قیام باین زعم گناہ کبیرہ ہو جاتا ہے الحاصل یہ قیام صورت اولیٰ میں بدعت و منکر اور دوسری صورت میں حرام و فسق ہے ۔ تیسری صورت میں کفر و شرک ہے ۔ چوتھی صورت اتباع ہوائی و کبیرہ ہوتا ہے ۔ پس کسی وجہ سے شرع جائز نہیں پھر اسکو واجب سمجھنا ہیچ مخالفت شارع کی کر کے کافر و فاسق ہونا ہے نجانا اللہ تعالیٰ اور نفس تقریر سے اہل فہم کو یہ بھی واضح ہو گیا کہ خود یہ **مجلس میلاد ہمارے زمانہ کی بدعت و منکر ہے** ۔ اور شرعاً کوئی صورت جواز اس کی نہیں واللہ الہادی ۔ ابو مسعود رشید احمد ۔

یہ فتوی کسی شیعہ کا نہیں کسی غیر مقلد کا نہیں بلکہ ایک حنفی عالم کا ہے جنکو ہمارے اخبار بھی کسی پرچہ میں حنفی مانتا ہے مولانا عبد الحی مرحوم لکھنوی کا فتوی بھی منع کا ہے ۔ پس ایک طرف مولوی عبد اللہ صاحب ٹونکی کا فتوی رکھو اور ایک طرف مولانا گنگوہی اور مولانا لکھنوی کا یہ فتوی اور سامنے اپنے فقہ کی معتبر اور مستند کتاب رد المحتار کو دیکھو ۔ جہاں پر یہ اصول مقرر کیا ہے کہ

اذا تردد الحکم بین سنۃ وبدعۃ کان ترک السنۃ راجحا علی فعل البدعۃ

(جلد اول صفحہ [illegible])

یعنے جب کسی حکم کو بدعت اور سنت ہونے میں شک ہو تو بدعت کے خوف سے سنت کو بھی چھوڑ دینا چاہیئے ۔

اس فقہی اصول اور فتوی فقہا کے اب جب بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ پہلی دونوں کا چھوڑ دینا ہی افضل ہے ۔

کیا ہمارے بدعتی دوست **فقہ** کے حامی اس روایت فقہیہ کو مانینگے ۔ ہرگز نہیں کیونکہ اس میں حلوا نہیں ہے

صبح تو جام سے گذرتی ہے ۔ شب دل آرام سے گذرتی ہے
عاقبت کی خبر خدا جانے ۔ اب تو آرام سے گذرتی ہے

آریوں سے ایک سوال

ہماری سماجی بہتر مدتوں کے سے بچھڑی ہوئی ہیں کہ ہم چاہتے ہیں کہ ان سے معانقہ کریں اب تو وہ بھی پولیٹیکس (سیاسی معاملات) سے فارغ ہو گئے ۔ مگر چونکہ ملاقات سودیشی مشرقی طریق سے ہے ۔ جس میں کوئی نہ کوئی تحفہ ضرور ہوتا ہے اس لئے ہم بھی اپنے متروں کے لئے ایک تحفہ لیجاتے ہیں ۔ اور امید کرتے ہیں کہ وہ اسکو قبول کرینگے ۔ جو یہ ہے ۔

آدھ جون کے پہلے ہفتہ میں امرتسر وغیرہ بلاد پنجاب میں ٹڈی دل اسقدر آیا کہ خدا کی پناہ پھر ایک ہی روز نہیں بلکہ دو روز تک آتا رہا ۔ اگر ہمارا اندازہ غلط نہ ہو تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ ایک ہی روز میں اسقدر ہو گا کہ تمام دنیا کی مردم شماری سے جو دو ارب کے قریب کہی جاتی ہے ۔ کئی درجے زائد تھا ۔ دوسرے روز اس سے علاوہ ۔ اب سوال یہ ہے کہ ویدک مذہب کے اصول کے مطابق یہ اتنی مخلوق ایکدم نہیں کہاں سے آگئی ۔ کیونکہ ویدک دھرم بتلاتا ہے کہ روحوں کا انتقال ہوتا رہتا ہے آدم جون میں آ کر گناہ کئے بجائے ان کی سزا بھگتنے کو کسی حیوانی جون میں چلی گئیں ۔ وہاں پر اپنے گناہوں کی سزا بھگت کر پھر آدم جون میں آگئیں (دیکھو رسالہ ثبوت تناسخ مصنفہ پنڈت لیکھرام صفحہ ۱۱) اس قاعدہ کے مطابق اتنا ٹڈی دل تو شاید تمام دنیا کے انسانوں کے مرنے سے بھی نہیں بن سکتا ۔ پھر یہ کہاں سے آیا اور مر کر کہاں گیا کس حصہ دنیا میں انہوں نے انتقال کیا ۔ امید ہے ہمارے متر اسکا جواب معقول دیکر ممنون فرماویں گے یہ ان کا اختیار ہے کہ کسی بازاری اخبار کو آگے کر کے ہمیں دو ہزار گالیاں دلوائیں ۔ مگر ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ گالیوں کے سوا اصل سوال کا جواب کیا ملتا ہے ۔ ہمیں خطرہ ہے کہ ہمارے دوستوں کو اس سوال کا جواب دینے کیلئے

ahmadimuslim.de

اس دُنیا سے گذر کر کسی اور دُنیا کی خبر لانی پڑیگی ۔ سو خیر وہ یاد رکھیں ؎
قاصد کو آتے آتے یہ خط اور لکھ رکھوں ✦ میں جانتا ہوں جو وہ لکھینگے جواب میں

آریہ سماج اور پبلک

آجکل چاروں طرف سے آریہ سماج پر اعتراض ہو رہی ہے کہ اونہوں نے بڑی سرد مہری کا برتاؤ کیا لاٹ صاحب کی خدمت میں اونکا ڈیپوٹیشن گیا ۔ تو لاجپت رائے سے کوئی ہمدردی نہیں کی دہلی کے اخبار آفتاب نے تو یہاں تک پہبتیاں اڑائی ہیں کہ لکھا ہے ۔ آریہ ڈیپوٹیشن ایسا تھا کہ گویا آریہ کالج کے ارد گرد توپیں لگی ہوئی تھیں ۔ مگر بغور دیکھا جائے تو یہ اعتراضات سب فضول ہیں ذرہ آریہ سماج کی جگہ پر بیٹھکر ان کی حالت کا اندازہ کرنا چاہئے آریہ سماج اس وقت سخت نرغہ میں ہے جبکو لاٹ صاحب خود کہیں کہ تمام اضلاع کے ڈپٹی کمشنر یہی رپورٹ کرتے ہیں کہ جہاں جہاں آریہ سماج ہے وہاں ہی فساد ہو تو ایسے نازک وقت میں کیا آریہ ڈیپوٹیشن کا یہ فرض ہونا چاہئے تہا کہ ایک ایسے شخص سے ہمدردی کرتا جو سرکاری طور پر نہ صرف ملزم بلکہ سخت مجرم قرار پا چکا تہا یا یہ فرض ہونا چاہئے تہا کہ گئی چیز پر صبر کر کے باقی ماندہ کے بچانے کی فکر کرتا کچہ شک نہیں کہ دانا آدمی یہی رائے دیگا کہ جو نقصان ہُوا سو ہُوا ۔ آئندہ کو باقی کو بچانے کا خیال مقدم ہونا چاہئے ۔ کیا آریہ سماج کو یہ خطرہ نہ ہوگا کہ ممکن ہے گورنمنٹ حکم دیدے کہ آریہ کالج کے امتحانات یونیورسٹی نہ لیگی ۔ تو اس صورت میں ان کی انسٹیٹیوشن کو کہانتک نقصان ہوتا کیا یہ توپوں سے کم تہا ۔ آفتاب اپنی نادانی سے سمجھتا ہو ہے کہ توپوں کے گولے ضرور لوہے ہی کے ہوتے ہیں ۔ کیا کالج کے لئے یہ خطرہ توپوں سے کم ہے ؟ ہاں آریہ ڈیپوٹیشن جس کام کیلئے گیا تہا وہ صرف یہی تہا کہ لاٹ صاحب کے دل و دماغ میں جو بدگمانی پیدا ہو رہی ہو اوسکو معدوم یا کم از کم کم کیا جائے ۔ چنانچہ آریہ ڈیپوٹیشن نے یہ کام نہایت خوبی کیساتھ انجام دیا ایسے خطرناک مواقع کے لئے حضرت سعدی مرحوم نے ایک سنہرا اصول لکہا ہے کہ

اگر بابد بہدی رضا پیش گیر ✦ وگر یک سواری رہ خویش گیر

قوم کے لیڈروں کو قوم کی بہتری اور نقصانات کو ملحوظ رکھکر قدم اٹھانا چاہئے غیروں کے اعتراضات کی پرواہ نہ کرنا چاہئے ۔ یہ دوسری بات ہو کہ آخر وہی ہُوا ۔ جو مسلمان لیڈر کہتے تھے کہ ان تلوں میں تیل نہیں ۔ وقت پر پیٹھ دکھا ئینگے ؎
حسینوں سے نہ لا ؤ دل بہ آخر دیکھ پچھتاؤ گے ✦ نہیں ڈرتے رکھو گے ستمگر ناگ کالا ڈس

لیجئے ایک نیا رسالہ

بہتیں کہاں ان گور پرستوں نے بکھیڑا ٹو ؎
ایسی خدا پرستوں کی تقدیر پھر گئی

پٹنہ کمیٹی مخالف ائمہ حدیث کی طرف سے ایک رسالہ چھپ نکلا ۔ مگر نام وہی عمر کریم لکہا ہُوا ہے نام رسالہ کا شفاء القلوب بالتوسل حل المحبوب ہے اس رسالہ میں ناخنوں تک کا زور لگایا گیا ہے اور یہ ثابت کرنیکی سعی کی گئی ہے کہ مردوں سے مدد مانگنی ان کے قبروں پر جا کر اپنی حاجتیں پیش کرنی ان سے استمداد کرنا جائز نہیں بلکہ مستحب ہے اور مردے مثل زندوں کے چلتے پہرتے بہاگتے کہاتے پیتے کفن مانگتے کفن چراتے خیانت کرتے سنتے جواب دیتے سواری کرتے قبروں سے نکل نکل بہاگتے دار کرتے پکارتے چلاتے فرشتوں کے ہاتھوں سے نکل بہاگتے ہیں وغیرہ وغیرہ مسکو دلیل میں بجائے قرآن و حدیث الف لیلہ کے قصوں سے کام لیا گیا ہے کیوں نہ ہو ۔ جو صحاح ستہ سے منہ موڑیگا اوسکو بجز الف لیلہ اور کیا ہاتہ لگیگا ۔ کلام اللہ کی آیتوں اور صحیح حدیثوں سے تو ان مزخرفات کا ثبوت نہیں شاذ و نادر کلام اللہ کی آیت یا حدیث کبھی پیش بھی کیا ہے تو کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا بہان متی نے کنبہ جوڑا ۔ کمیٹی مذکور کو جو شائع اخبار سے دہوکا ہو گیا کہ یہ احادیث ہیں کمیٹی والوں کو یہ بھی نہیں معلوم کہ ایک زمانہ وہ تہا کہ فرضی قصے بھی حدثنا و اخبرنا سے لکہے جاتے تھے الف لیلہ و مقامات حریری جیسی کتابیں ایسی لکہی گئی ہیں ۔ محدثین جیسے امام بخاری یحیی بن معین سعید بن قطان عبد اللہ بن مبارک احمد بن حنبل امام مالک ثوری ایسی ہی جگہ ضرورت ہوتی ہو ۔ خوش قسمتی سے اس کتاب کی تقریظ لکہنے والے ایک مولوی عبد الحی صاحب ہیں جو کالجیٹ اسکول کے ہیڈ مولوی بھی ہیں ۔ ہمارے خیال میں روشن خیال اور سمجہدار آدمی ہونگے لیکن قرآن و حدیث سے کوتہ نظری یا مذہبی عصبیت ایک تقریظ کی باعث ہوئی ع

وزیرے چنین شہر یارے چنان

ناظرین بطور نمونہ چند مثالیں پیش ہیں

دلیل ایضاً اخرج ابن ابی الدنیا الخ ترجمہ روایت کیا ابن ابی الدنیا نے اپنے سند سے یہ کہ کہا عمرو بن سلیمان نے کہ ایک یہودی مرگیا اور اس کے پاس ایک مسلمان کی امانت تھی اور اس یہودی کا ایک بیٹا تہا جو مسلمان تہا اور اسکو نہیں معلوم تہا کہ وہ امانت کس جگہ ہے ۔ پس یہ حال اس نے شعیب جبائی سے بیان کیا کہا اونہوں نے کہ تم برہوت میں جاؤ کہ جو یمن میں ایک موضع ہے اور اس موضع میں فلاں جگہ ایک کنواں ہے پس پکارو تم اپنے باپ کو اس میں تحقیق کر وہ جواب دیگا تمکو جو پوچھا چاہو ۔ ان سے سوال کرو پس اس شخص نے ایسا ہی کیا اور وہاں جاکر دو یا تین مرتبہ اپنے باپ کو پکارا پس جواب دیا اونہوں نے

ahmadimuslim.de

پھر پوچھا اُس نے کہ فلاں شخص کی امانت کہاں ہے؟ جواب دیا اُس نے کہ دروازہ کی چوکھٹ کے نیچے ہے اور کہا کہ وہ دیدو اُسکو ف اس روایت سے بھی مردوں سے مثل زندوں کے بات چیت کرنا ثابت ہوتا ہے گو قصہ حاتم طائی کے قصہ سے کم نہیں۔

دلیل ایضاً قال ابو عمرو النیشاپوری الخ ترجمہ روایت کیا ابو عمرو نیشاپوری نے کتاب الحکایات میں اپنی سند سے کہ کہا یحییٰ بن سلیم نے کہ مکہ میں ایک شخص تھا جو خراسان کا رہنے والا تھا لوگ اوسکو پاس امانت رکھا کرتے تھے اور وہ پھر اونکو دیدیا کرتا تھا پس ایک شخص نے اوسکے پاس دس ہزار دینار امانت رکھے تھے اور جب وہ نکلا وہ خراسانی پس اُس نے نہیں اعتماد کیا اپنے کسی لڑکے پر اور دفن کر دیا اسکو کسی گھر میں اور مرگیا وہ پھر آیا وہ شخص جسکی امانت تھی اور اوسکو لڑکوں سے پوچھا پس کہا اُن لوگوں نے کہ ہم کچھ نہیں جانتے ہیں۔ پس پوچھا اُس نے علمائے مکہ سے جو اُس زمانہ میں تھے کہا اُن لوگوں نے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ وہ جنتی ہے اور تحقیق معلوم ہوا ہے ہمکو یہ کہ ارواح اہل جنت کی زمزم میں رہتی ہے پس جسوقت کہ تہائی رات یا آدھی رات گذرے تو تم زمزم پر جاؤ اور اُس کے کنارہ پر کھڑے ہو اور پکارو اوسکو پس تحقیق کہ ہمکو امید ہے کہ وہ جواب دیگا تمکو پس اگر وہ جواب دے تو تمکو تو پوچھو اُس سے جو چاہو۔ پس مطابق کہنے اُن لوگوں کے وہ گیا اور پکارا پہلی رات اور دوسری اور تیسری اور کچھ جواب نہیں دیا اُس نے پس پھر آیا اُن لوگوں کے پاس اور کہا کہ میں نے تین روز تک پکارا۔ مگر اُس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ پس کہا اُن لوگوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون اب ہم سمجھتے ہیں کہ وہ جہنمی ہے۔ پس جاؤ تم یمن میں اور وہاں ایک جنگل ہے کہ جسکو برہوت کہتے ہیں اور اُس میں ایک کنواں ہے جسکو بلہوت کہتے ہیں اُس میں جہنمیوں کی ارواح رہتی ہیں پس کھڑے ہو تم اسکے کنارہ پر اور پکارو اُسی وقت جسوقت پکارا تھا تمنے زمزم میں پس گیا وہ مطابق کہنے اُن کے رات کو اور پکارا کہ اے فلاں پس اُس نے جواب دیا پہلے ہی پکارنے میں اور بتادیا اونکو وہ جگہ جہاں امانت تھی ف اس روایت سے ندائے موتی اور اُن سے مثل زندوں کے حال دریافت کرنا ثابت ہوتا ہے اور اگر یہ جائز نہ ہوتا تو علمائے مکہ کہ سلف صالحین سے تھے ہرگز ایسی اجازت نہ دیتے اور اگر بفرض محال اُنہوں نے اجازت دی بھی تھی تو ہر وقت پکارنے کے مردہ جواب دیتا اور مدجواب اوسکا سر سے نفس الامر کے ہوتا۔ کیا الف لیلہ کے قصہ سے بیش وزن اسکا ہے۔

دلیل ایضاً اخرج ابن ابی الدنیا الخ ترجمہ روایت کی ابن الدنیا نے

ہشام بن عروہ سے کہ کہا اون کے باپ نے کہ ایک مرتبہ ہم سوار چلے جاتے تھے درمیان مکہ اور مدینہ کے اور گذرے ہم ایک مقبرہ پر پس دیکھا کہ ناگاہ ایک شخص نکلا قبر سے اپنی کہ جسکو آگ لگی ہوئی تھی اور بندھا ہُوا تھا وہ لوہے میں پس کہا اُس نے کہ اے عبد اللہ پانی چھڑکو پانی چھڑکو نیچے اوسکے ایک شخص دوسرا نکلا اور کہا کہ اے عبد اللہ پانی مت چھڑکو اے عبد اللہ پانی مت چھڑکو۔ پس وہ سوار بیہوش ہوگیا۔ پس صبح ہوئی اور حال یہ تھا کہ سب بال اوسکے سفید ہوگئے تھے پس یہ خبر حضرت عثمانؓ کو دی گئی اور انہوں نے کہا کہ اکیلے سفر نہیں کرنا چاہئے یہ واقعہ بھی مثل واقعہ ماقبل کے ہے یہ بھی الف لیلہ کے قصہ سے کم نہیں

دلیل ایضاً:۔ اخرج ابن ابی الدنیا الخ ترجمہ روایت کیا ابن ابی الدنیا نے کتاب المنامات میں یہ کہ بیان کیا مجھسے قاسم بن ہشام نے اور کہا اونہوں نے کہ بیان کیا ہمسے یحییٰ بن صالح وحاظی نے کہا اونہوں نے کہ بیان کیا مجھسے محمد بن سلیمان بن ابو جبرہ واعظ نے کہا اونہوں نے کہ بیان کیا مجھسے راشد بن سعد نے کہا اونہوں نے کہ ایک شخص کی بی بی مرگئی تھی۔ پس دیکھا اُس نے عورتوں کو خواب میں اور نہیں دیکھا اپنی زوجہ کو اُن کے ساتھ۔ پس پوچھا اُس نے اُن سے حال اپنی زوجہ کا پس کہا اونہوں نے کہ چونکہ تمنے اوسکو کفن چھوٹا دیا تھا اسواسطے وہ شرم کرتی ہے ہمارے ساتھ نکلنے سے پس آیا وہ شخص رسول اللہ کے پاس اور اس حال کو بیان کیا۔ پس فرمایا رسول اللہؐ نے اگر معتمد مرنیوالا ہو تو اوسکی معرفت بھیجدو پس آیا وہ شخص ایک مرد انصار کے پاس کہ جو قریب مرنے کے تھے اور یہ حال اُن سے بیان کیا۔ پس کہا انصاری نے کہ اگر کوئی مردہ کے پاس پہنچا سکتا ہے تو ہم بھی پہنچا دینگے اور وہ پھر مرگئے پس لایا وہ دو کپڑے زعفران کے رنگے ہوئے اور اوسکو انصاری کے کفن میں دیدیا۔ پھر جب رات ہوئی تو دیکھا اُس نے عورتوں کو اور اُن کے ساتھ اپنی زوجہ کو اور اوسپر وہ دونوں رنگین کپڑے تھے یہ حدیث مرسل ہے اور اسکے اسناد میں کچھ خوف نہیں ہے کیونکہ ابن ابی جبرہ مقبول شخص ہیں اور راشد بن سعد ثقہ ہیں اور بہت مرسل حدیثوں کے راوی ہیں ف اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حسب حکم رسول اللہ کے ایک شخص نے ایک صحابی انصاری کو بعد انتقال اُن کے دو کپڑے اسواسطے حوالے کئے کہ وہ اونکی زوجہ کو دیدیں کہ جو مرگئی تھی۔ چنانچہ اُن صحابی نے وہ کپڑا اُس عورت کو دیدیا اور وہ عورت اُسکو پہکر پھرنے لگی اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مردہ کو چھوٹا کفن نہیں دینا چاہئے۔ ورنہ اُس مردہ کو اپنے ساتھیوں میں شرمندگی حاصل ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ

لہ یہ قید اسواسطے ہے اگر وہ خیانت نہ کر بیٹھے اور کفن چرا نہ لے (نامہ نگار)

ahmadimuslim.de

کہ جسطرح سے دنیا میں اگر کوئی آدمی کسی جگہ رہتا ہے اور اوسکو کسی چیز کی ضرورت ہوتی ہے تو اُسکے گھر والے وہاں کے جانے والے کی معرفت وہ چیز اُسکے پاس بھیجدیتے ہیں۔ اسی طرح بعینہ یہ معاملہ حسب حکم رسول اللہ کے مردہ کیساتھ کیا گیا یعنی ایک مردہ کی معرفت دوسرے مردہ کو کفن بھیجا گیا اور اُس کے پاس پہنچ بھی گیا اب کدہر ہیں سماع موتی کے انکار کرنیوالے اس حدیث کو آنکھ کھولکر پڑہیں۔ اور عبرت پکڑیں کہ رسول اللہ تو عام طور سے مردوں کو اُس قسم کے معاملات کرتے تھے کہ جو بعینہ زندوں کے ساتھ کیا جاتا ہے اور یہاں سماع موتی سے بھی انکار ہے اور دعویٰ یہ ہے کہ ہم ٹھیک رسول اللہ کے پیرو ہیں سبحان اللہ ع

برعکس نہند نام زنگی کافور

یہ قصہ الف لیلہ کی ناک کاٹتا ہے

دلیل ایضاً اخرج ابن جوزی فی کتاب عیون الحکایات بسندہٖ عن محمد بن یوسف الفریابی الخ ترجمہ ابن جوزی نے کتاب عیون الحکایات میں روایت کی ہے کہ کہا محمد بن یوسف فریابی نے کہ فریاب میں ایک عورت تھی پس مر گئی وہ اور اوسکی بیٹی نے اوسکو خواب میں دیکھا۔ پس کہا اُس نے کہ اے بیٹی تو نے مجھکو چھوٹا کفن دیا تھا اسواسطے مجھکو اپنے ساتھیوں میں شرم معلوم ہوتی ہے اور فلاں عورت فلاں روز میرے یہاں آویگی اور فلاں جگہ میں ہمارے چار دینار رکھے ہوئے ہیں۔ پس اوسکا کفن خرید کر کے اُس عورت کی معرفت میرے پاس بھیجدو وہ لڑکی کہتی ہے کہ مجھکو یہ نہیں معلوم تھا کہ جس جگہ اُس نے بتایا ہو دینار ہیں۔ پس دیکھا جو جیتے تو وہاں دینار تھے جیسا کہ اُس نے بیان کیا تھا اور جس عورت کی معرفت اُس نے کفن مانگا تھا وہ اسوقت تک بیمار تھی مگر بعد اُس کے بیمار ہوئی۔ فریابی کہتے ہیں کہ لوگ میرے پاس آئے اور پوچھا کہ اے عبداللہ تم کیا کہتے ہو اور قصہ کو بیان کیا اور وہ حدیث پڑھی جو رسول اللہ نے فرمایا ہے انہم یتزاورون فی اکفانہم یعنی مردے اپنے کفن میں پھرتے ہیں۔ پس کہا میں نے کہ اوسکو واسطے کفن خریدو۔ اور وہ لڑکی اُس عورت کے پاس گئی اور کہا اُس نے کہ اگر تم مرو تو ہماری ماں کے پاس ایک چیز بھیجنے والی ہیں تم اوسکو پہنچا دیجیو۔ پس وہ عورت اُسی روز مرگئی۔ کہ جس روز اُس نے کہا تھا اور کفن میں رکھدیا گیا۔ پھر دیکھا اُس لڑکی نے اپنی ماں کو خواب میں۔ پس اسکی ماں نے کہا کہ بیٹی ہمارے پاس فلاں آئی اور ہمکو کفن ملگیا۔ خدا تجھکو جزائے خیر دیوے۔ ف یہ واقعہ بھی مانند واقعہ ما قبل کے ہے اور اس سے علاوہ اسکے ایک بات یہ بھی ثابت ہوتی ہے کہ مردوں کو بعض حالات آئندہ بھی معلوم ہوتے رہتے ہیں کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ عورت مردہ جس نے کفن مانگا تھا اُس عورت کے مرنے کی جسکی معرفت کفن مانگا تھا خبر نہ دیتی اور نہ خبر دینا اوسکا ٹھیک ہوتا۔ انتہیٰ

(نامہ نگار) کمیٹی مذکور اپنے اقران کے لئے کفن بھیجدیں پہلے کفن کہنہ ہوگئے ہونگے اور اب نئے نئے انگریزی کپڑے نکلے ہیں جو پہلے نصیب نہ تھے اور دو چار شیروانی وغیرہ بنا کر بھیجدیں۔ لیکن معتبر آدمی کے ہاتھ ورنہ پہنچنا مشکل ہے اور طاعونی مردہ بھی نہ ہو۔ ورنہ وہاں طاعون پھیلا دیگا۔ ناظرین یہ ہیں الف لیلہ کے قصے اور ان سے ہے استدلال۔ بھلا یہ کتابیں حدیث کی ہیں یا قصوں کی کتب حدیثیہ میں انکا کب شمار ہوا اور یہ بھی خواب وہ بھی اعتقادی مسئلہ واہ رے کمیٹی سبحان اللہ

الراقم عبدالعزیز بن عبدالسلام مبارکپوری

اہل حدیث کانفرنس کی فریاد اہلحدیثوں سے

ایک زمانہ تھا جب کہ کانفرنس کی تجویز پیش ہوئی۔ تو تمام طرف سے واہ واہ جزاک اللہ کے آوازے اور تحسین کے نعرے آتے تھے اور اسکو دیکھنے کے لیے منتیں مانی جاتی تہیں۔ پھر ایک زمانہ ہوا کہ اسکا وجود امکان کے درجہ میں آیا پھر اطلاق میں پہنچا اور سب نے دیکھا کہ باقاعدہ انجمن بن چکی ہے گروہ علماء سے ہمیشہ اختلاف کا خطرہ ہوتا ہے مگر الحمد للہ اس کام میں علماء ہی نے سبقت کی علماء بھی وہ جو قوم میں باشارہ باوقعت سمجھے جاتے ہیں۔ رجسٹر مرتب ہو چکے ہیں ارکان انتظامیہ کا انتخاب ہو چکا۔ کارروائی شروع ہو گئی جسکی رپورٹ ممبران کی خدمت میں الگ پہنچیگی۔ یہ سب کچھ بحمد اللہ ہوا۔ مگر افسوس کہ حامیان اور بہی خواہاں کیطرف سے جیسی کچھ توقع تھی وقوع میں نہ آئی۔ ممبران کی تعداد تا حال دو سو تک بھی نہیں پہنچی۔ حالانکہ اگر اخبار اہلحدیث کے ناظرین ہی کی تعداد اس میں شریک ہوتی۔ تو ہزاروں ہو سکتے۔ غیر ناظرین علاوہ۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اتنی دیر اور سستی واقع ہو رہی ہے اسکی وجہ کچھ تو اہلحدیث کی باہمی خانہ جنگی تو نہیں بلکہ شکر رنجی ہے خیر اس کا بھی افسوس نہیں۔ کیونکہ اس قسم کی شکر رنجیاں نہ ہوتیں تو کانفرنس مذکور کے مقاصد میں اصلاح تنازعات کیوں درج ہوتا۔ بلکہ باعث اس سستی کا یہ ہے کہ جماعت اہلحدیث کو اس قسم کی باتوں سے مذاق

ف معارج سوتی نے مسئلہ لیے ہو سخت فقہا حنفیہ ہیں۔ اول اُن سے طے کر لو منہ

ہی نہیں وہ جانتے نہیں کہ دنیا میں رہکر عزت سے زندگی کس طرح گذار سکتی ہیں۔ عام طور پر اُن کے نزدیک اتباع سنت یہی ہے کہ رفع یدین اور آمین بالجہر حالانکہ اتفاق اور راستی داور یک دلی کے جو نتائج ہیں وہ نہایت اعلیٰ درجہ ارفع ہیں کیا جماعت اہلحدیث نے یہ حدیث نہیں دیکھی کہ المسلمون کید واحدۃ مسلمانوں کو چاہئے کہ ایک ہاتھ کی طرح ہوں یعنی ایک ہاتھ کی طرح جہاں گریں جہاں سے اٹھیں ایک ہی دفعہ اُٹھیں۔ یہ وصف آجکل بغیر کسی ایسی عام انجمن کے کیسے حاصل ہو سکتا ہے۔ جس کے ممبر تمام ملک کے چیدہ چیدہ صالح اور باخبر ہوں۔ جو تمام قوم کی یکساں خبر رکھیں جماعت اہلحدیث تعداد میں کم نہیں گو سرکاری مردم شماری کی رپورٹ میں انکی تعداد کسیقدر کم ہو۔ لیکن سفر وسیاحت کرنے سے مجھے اندازہ ہوا ہے۔ کہ حنفیوں کی تعداد کو یہ بہ نسبت شیعوں سے کسیطرح کم نہیں اور یوماً فیوماً بفضلہ تعالیٰ ترقی پر ہے مگر بات کیا ہو صرف یہی کہ ان کے خیالات میں اتباع سنت صرف وہی امر ہیں اور بس ۔

زسنت نہ بینی دریشاں اثر ۰ مگر خواب پیشین و نان سحر ۰

حالانکہ جن باتوں کی طرف اہلحدیث کانفرنس بلاتی ہے یا بلائیگی اوسکی شان اس حدیث سے معلوم ہو سکتی ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بافضل من درجۃ الصیام والصدقۃ والصلوۃ قال قلنا بلیٰ قال اصلاح ذات البین وفساد ذات البین ھی الحالقۃ ۔ یعنے حضور نے فرمایا ہے۔ میں تمکو ایسا کام نہ بتاؤں جو نماز روزہ اور زکوۃ خیرات سے بھی افضل ہے صحابہ نے عرض کیا۔ ہاں حضور فرمائیے فرمایا وہ باہمی اصلاح اور میل صفائی کرنا ہے اور فرمایا یاد رکہو آپس کا فساد نیکیوں اور اعمال صالحہ کو حق میں مونڈہنے والا استرہ ہے ؟

ہمارے بہائیو! کیا یہ حدیث قابل عمل نہیں ہے۔ کیا یہ حدیث منسوخ ہے یا کسی آیت قرآنی کے برخلاف ہو۔ پس اسی حدیث پر عمل کرنے اور کرانے کیلئے اہلحدیث کانفرنس قائم ہوئی ہو جسکا بار آور رکنا اور ترقی دینا قوم کی توجہ پر موقوف ہے ،

جو لوگ پیرو متبع حدیث اور توحید وسنت کی اشاعت کے دلدادہ ہیں اور اہلحدیث کانفرنس سے کیوں ہرتے مین اونکو تردد ہے میری ذاتی رائے ہے۔ کہ اونکا موری اشاعت توحید وسنت غلط ہے کیا وجہ ہے کہ اگر وہ اشاعت توحید وسنت چاہتے ہیں تو کانفرنس میں شریک ہو کر کانفرنس اسکی ترقی نہیں کرتے۔ کیوں متفرق قوت کو ایکجا جمع نہیں کرتے مانا کہ کبھی ممبروں کے کسی مسئلہ میں اونکا اختلاف ہوجاتا ہو لیکن جو مسئلہ کانفرنس میں پیش ہو کر طے ہونا ہو۔ وہ تو کسی خاص شخص کا ذاتی خیال یا مذہب نہیں ہوگا۔ بلکہ وہ سب کا متفق علیہ اصول ہوگا۔ کیا وہ ممبر اگر کسی مسجد میں نماز پڑھنے آجاویں اور یہ حضرت بھی وہاں ہوں تو اس خیال سے کہ انکے ساتھ مجھے کسی مسئلہ میں اختلاف ہے اُس مسجد میں یا اُس جماعت میں نماز نہ پڑھینگے ہرگز نہیں تو پھر کیا وجہ ہو کہ کسی ممبر سے کسی مسئلہ کا اختلاف ہمارا موجب ہو کہ کانفرنس اہلحدیث میں شریک ہی نہ ہوں حالانکہ حدیث میں فساد کو حالقہ کہا گیا ہے۔ نیک نیت کیلئے غالباً اتنا ہی کافی ہوگا۔ (باقی حسب ضرورت آئندہ)

اَنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْن

(از نامہ نگار)

یہ ایک میرا الہام تہا جو میں نے الذکر الحکیم کے صفحہ ۲۲ اور المسیح الدجال کے صفحہ پر ۲۲ پر شائع کیا اور ساتھ ہی یہ بھی لکھدیا تہا کہ اس سے مجھے اطمینان ہو گیا کہ اللہ کریم مجھے محفوظ رکھیگا۔ نبی یا رسول ہونیکا کہیں دعوی نہیں کیا۔ بلکہ حدیث متفق علیہ کی روسے دعوی نبوت ورسالت کو دجالیت مرزا کے ثبوت میں پیش کیا اور بار بار لکھا کہ احادیث میں دجال کی بڑی علامات یہی ہیں کہ وہ خبطی ہوگا اور نبوت کا دعوی کریگا یا رسول ہونیکا دعوی کریگا ایک وقت تو وہ تہا کہ مرزا جی نہ رو شور سے لکہا کرتا تہا۔ کہ مسلمان قرآن مجید کے ارشاد خاتم النبیین کے خلاف کرتے ہیں۔ جبکہ وہ یہ کہتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام ابھی زندہ ہیں ایسا ماننے سے تو حقیقی طور پر نبوت کا خاتمہ نہیں ہوتا اور اب آپ خود ہی بات بات میں نبی اور رسول بنتا ہے بلکہ اپنے آپ کو مسیح علیہ السلام سے بڑہکر کہتا ہے ازالہ میں یہ بھی سوال کیا تہا۔ کہ کیا مسیح علیہ السلام جب آئیں گے تب نبوت سے معطل ہو کر محض ایک امام کی حیثیت میں ظاہر ہونگے کیونکہ نبی یا رسول تو خاتم النبیین کے بعد کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔ پہر آپ خود ہی کبہی ظلی نبی بنے کبہی اُمتی بنے کبہی مستقل نبی اور اب کامل نبی اور انبیائے اولوالعزم سے بڑہکر نبی ہے کا نے دجالیو پہر تمہارا کیا حق ہے جو میرے الہام اَنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْن پر اعتراض کرو۔ جبکہ میں خود اوس کی تاویل کر چکا اور اُسکے خلاف صاف صاف طور پر لکھہ چکا۔ یہ تو ایک ایسا ہی اعتراض ہے جیسا کہ کوئی تم جیسا اعتراض کرے کہ یوسف علیہ السلام نے خدا

پیارے نبی کے پیارے حالات۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات قیمت حصہ اول ... حصہ دوم ... منیجر اہل حدیث امرتسر

ہونیکا دعویٰ کیا تہا کیونکہ انہوں نے خواب میں دیکہا تہا کہ چاند سورج اور گیارہ ستاروں نے اسے سجدہ کیا اور سجدہ سوائے خدا کو اور کسی کے واسطے جائز نہیں اور نبی کا خواب بہی الہام ہی ہوتا ہے - پہر قرآن مجید میں رسل کا لفظ غیر رسولوں اور نبیوں کے واسطے بہی آیا ہے چنانچہ سورہ یسین میں ہے اذ جاءها المرسلون - اذ ارسلنا الیہم اثنین فکذبوهما فعززنا بثالث فقالوا انا الیکم مرسلون - مرسل یزدانی اور مامور من اللہ کے الفاظ خود مرزا ابتداء سے جبکہ وہ نبی یا رسول نہیں بنا تہا - اپنی نسبت رکہتا رہا ہے اور اس کو بطور دلیل پیش کرتا ہے - اے کانے دجالیو اگر میرے الہام انک لمن المرسلین سے میرا مدعی رسالت ہونا ثابت ہوتا ہے تو کیا مرزا کو الہامات ذیل سے مرزا کا خدا - خدا کا بیٹا - خدا کا باپ - خدا کا مثیل ہونا ثابت نہیں ہوتا؟ بیٹے کی نسبت ہے کان اللہ نزل من السماء - انت منی بمنزلۃ اولادی - انت منی وانا منک - کل لک ولامرک - ظہورک ظہوری - سرک سری - اردیا ما توبلدون - اے کانے دجالیو! جن الفاظ سے عیسائیوں نے مسیح علیہ السلام کو خدا اور خدا کا فرزند سمجہا کیا وہ ان سے بڑہکر ہیں؟ اگر کوئی شخص ان الفاظ کی بنا پر یہ مانے کہ مرزا خدا ہے کیونکہ صاف طور پر یہی ظاہر ہوتا ہے اور مرزائی تاویلات کو رد کرے کیونکہ وہ ظاہر الفاظ کے خلاف کچہہ وقعت نہیں رکہتیں مثلاً زلزلہ والی پیشگوئی میں مرزا نے لکہدیا تہا کہ زلزلہ سے مراد معلوم نہیں کہ زلزلہ ہو یا کوئی اور مصیبت بہار سے مراد موسم بہار ہے یا کچہہ اور شاتان تذبحان سے مراد پہلے احمد بیگ اور سلطان محمد لئے گئے ہیں - بعد میں عبدالرحمن اور عبداللطیف عفت الدیار محلہا ومقامہا - پہلے مراد طاعون لی گئی پہر زلزلہ - موت والی پیشگوئی میں ماہ حال کی نسبت کہا کہ نہ معلوم ماہ حال سے مراد یہی شعبان ہے یا کچہہ اور وغیرہ وغیرہ پہ مسلمہ مسئلہ بہی ہے کہ وحی کے الفاظ جہوٹے نہیں ہو سکتے - ان ملہم کا قیاس اور تاویل غلط ثابت ہو سکتی ہیں - پس ان الفاظ کی رو سے مرزا واقعی خدا - خدا کا باپ اور خدا کا بیٹا ہے - یہ ہے ایک مقدس تثلیث جو بہن ہے انجیلی تثلیث کی - پہر اے مرزائیو کس منہ سے انجیلی تثلیث کا خلاف کرتے ہو اور کسر صلیب کے مدعی ہو - سچ تو بولو کہ تم تثلیث کے مصدق - مؤید اور حامی ہو یا مخالف - اس کارستانی پر تمہارے قادیانی تپنگوں میں ظفر محمد کے یہ الفاظ اڑ گئے تہے کہ عبدالحکیم خاں چہپا عیسائی ہے علام الغیوب اور علیم بذات الصدور تو خدا ہی ہے میں اپنی بہلائی یا برائی پر بحث نہیں کرتا - مگر ظاہر الفاظ کے لحاظ سے

کوئی منصف جج یا عادل قاضی مرزا پر عیسویت کا فتویٰ لگا سکتا ہے یا مجہپر - میرا تو ہر وقت یہی وعظ ہے یہی لیکچر ہے کہ مسلمانوں کے تمام دینی اور دنیاوی ترقی قرآن مجید پر منحصر ہے - دینی تعلیم کے واسطے قرآن مجید کافی ہے رسالت کیلئے محمدؐ اور پرستش کیلئے خداوند عالم - جسکا شب و روز یہ مقولہ ہے :-

من یعتصم باللہ فقد هدی الی صراط مستقیم - ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا فلا خوف علیهم ولا هم یحزنون - من یؤمن باللہ یهد قلبہ - ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذالک لمن یشاء - ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحا وقال اننی من المسلمین -

(ڈاکٹر عبدالحکیم خان از پٹیالہ)

وحدۃ الوجود کا ثبوت

(نامہ نگار)

بجواب مضمون مندرجہ اہلحدیث ۲۵ جنوری ۱۹۱۰ء

جس وجود سے یہاں بحث ہے اس سے معنی مصدری یعنے بودن مراد نہیں - کیونکہ وہ امر انتزاعی ہے بلکہ یہاں مراد وجود سے مابہ الموجودیت ہے یعنے مصداق وجود مصدری اور منشاء انتزاع وجود مصدری - اس معنی وجود میں مختلف مذاہب ہیں - حکماء اشراقیہ - حکماء مشائیہ - ابو الحسن اشعری - صوفیہ - متکلمین - شیخ الاشراق وغیرہ نے باہم اختلاف کیا ہے - اور ہر ایک کی اس کے متعلق جداگانہ رائے ہے +

ہم اسوقت صرف دو مذہبوں سے بحث کرنا چاہتے ہیں متکلمین کے مذہب سے اس لئے کہ غالباً وہ حضرت معترض کا مذہب ہوگا اور صوفیہ وجودیہ کے مذہب سے اس لئے کہ وہ اس عاجز ہیچمدان کا مشرب ہے +

حضرات متکلمین رحم فرماتے ہیں کہ وجود بہ معنی مذکور حقائق متعددہ ہیں وجود واجب تعالیٰ علیحدہ ہے اور وجود ممکن علیحدہ - وجود واجب تعالیٰ واجب ذات واجب کیساتھ منضم ہے اور وجود ممکن ذات ممکن کے ساتھ منضم ہے +

حضرات وجودیہ یہ فرماتے ہیں کہ وجود حقیقت واحدہ ہے - وجود واجب تعالیٰ کا عین ذات ہے اور ممکن کا غیر ذات +

حضرات متکلمین کے مذہب پر جو اعتراضات وارد ہوتے ہیں اُس میں بعض حسب ذیل ہیں - وجود کا امر منضم ہونا مطلقاً باطل ہے بوجوہ ذیل :-

(اولاً) اس لئے کہ انضمام الشئی الی الشئی فرع ہے وجود منضم الیہ کی - کیونکہ انضمام الشئی الی المعدوم متصور نہیں - پس تقدم منضم الیہ کا انضمام پر وجود ... *

* متکلمین کہتے ہیں کہ یہ احوال غیر وجود ہیں ہے (اگرچہ ...)

ahmadimuslim.de

پس امر منضم (وجود) اور اسکا انضمام نرا بحث لغو ہوگا ۔ علیٰ ہذا جس وجود سے منضم الیہ موجود ہوگا اگر وہ عین امر منضم مبحوث عنہ ہے تو تقدم الشیٔ علی نفسہ یعنے دور لازم آئیگا اور اگر غیر ہوگا ۔ تو وہ وجود بھی لامحالہ علی ہذا التقدیر منضم ہوگا ۔ اس وجود منضم میں وہی بحث ہوگی ۔ جو پہلے امر منضم کے متعلق ہو چکی ہے ۔ پس یا دور لازم آئیگا یا تسلسل مستحیل ۔

ثانیاً ۔ امر منضم مبحوث عنہ کو ہم پوچھینگے کہ موجود ہے یا معدوم ۔ معدوم ہوگا تو اس تقدیر پر قطع لغواس سے کہ وہ مصداق وجود نہ ہو سکیگا ۔ اس کا انضمام کس طرح متصور ہوگا ۔ کیونکہ انضمام معدوم بےمعنی دارد تو لامحالہ وہ موجود ہوگا جب موجود ہوگا ۔ تو ہم پوچھینگے کہ وہ واجب ہے یا ممکن اگر واجب کہوگے تو تعدد وجبا لازم آئیگا ۔ وہو کما تریٰ ۔ اور اگر ممکن کہو گے تو اسکا وجود بھی علی ہذا التقدیر منضم ہوگا اور اس کے متعلق وہی ابحاث ہونگی ۔ جو اوپر مذکور ہوئے پس یا دور لازم آئیگا یا تسلسل مستحیل لہٰذا وجود مبحوث عنہ کا منضم ہونا مطلقاً محال ہے واجب تعالیٰ کے وجود کا انضمام ۔

(ثالثاً) اسوجہ سے بھی محال ہے کہ ہرگاہ وجود واجب ذات واجب کے ساتھ منضم ہوگا ۔ تو لامحالہ غیر ذات ہوگا لتغایر المنضم والمنضم الیہ ۔ تب یہ امر منضم گو مقتضائے ذات ہی کیوں نہ ہو ۔ لیکن اس تقدیر پر نفس ذات کا محتاج الیہ ہوگا ۔ اور ذات اپنی موجودیت میں اُس امر منضم کی محتاج ہوگی تو لامحالہ ممکن ٹھیریگی ۔ اقتضائے ذات کا اثر اس سے زیادہ نہیں ہو سکتا کہ امر منضم اُس سے منفک نہ ہو یا منفک نہ ہو سکے ۔ لیکن اس کا نتیجہ یا اثر یہ نہیں ہو سکتا ۔ کہ نفس ذات فی نفسہا موجود بھی ہو ۔ کیونکہ اگر نفس ذات فی نفسہا موجود ہوگی تو امر منضم اور اسکا انضمام لغو اور بیکار ٹھیریگا ۔ الحاصل جب وجود غیر ذات حق ہوگا تو لامحالہ لزوم امکان سے چارہ نہیں ولیس فلیس ۔

حضرات وجودیہ فرماتے ہیں کہ وجود حق تعالیٰ عین ذات ہے یعنی نفس ذات حق خود ہی مبداء آثار اور مصداق وجود ہے اور ذوات ممکنات موجود بوجود الحق یعنی ذات حق تعالیٰ ہی ممکنات کے لئے مابہ الموجودیت اور مصداق وجود ہے ۔ اسی لئے حق تعالیٰ کو قیوم کہتے ہیں ۔ جسطرح نور بنفسہ منور ہے کیونکہ وہ مظلم تو نہیں ہے لیکن در و دیوار کا منور ہے ۔ در و دیوار فی نفسہ ظلمانی ہیں ۔ لیکن منور بالنور ہیں پس منور دو ہیں (خود نور احد ہو در و دیوار) اور نور واحد ہے ۔ خود نور بنفسہ منور ہے (یہاں حمل بعینیہ مبداء ہے) اور در و دیوار بھی منور ہیں ۔ مگر بنفسہ منور نہیں ہیں بلکہ بالنور منور ہیں (یہاں حمل بہ قیام مبداء ہے) اسیطرح ذات حق تعالیٰ بنفسہ موجود ہے ۔ یعنی مبداء آثار اور مصداق وجود ہے اور ذوات ممکنات موجود بوجود الحق ہیں ۔ پس وجود واحد ہے اور موجود دو ہیں ۔ ایک بنفسہ موجود ہے وہ تو ذات حق تعالیٰ ہے اور دوسرا بالغیر موجود ہے وہ ذات ممکن ہے یہی مفہوم ہے وحدۃ الوجود کا ۔ لیکن حضرات وجودیہ حق کو کا وجود مطلق کہتے ہیں لیکن نہ اس طرح جس طرح حضرت معترض نے خیال فرمایا ہے ۔ کیونکہ یہاں تین مراتب ہیں ۔ ایک لابشرط شئی ۔ یعنی جس میں نہ کوئی قید ملحوظ ہو نہ نفی قید ۔ دوسری بشرط لا ۔ جس میں نفی قید ملحوظ ہو ۔ تیسری بشرط شئی جس میں قید ملحوظ ہو ۔ مرتبہ بشرط لا صرف ذہن میں موجود ہوتا ہے ۔ اور مرتبہ بشرط شئی خارج میں بھی موجود ہوتا ہے ۔ لابشرط اعم المراتب ہے ۔ ذہن اور خارج دونوں میں موجود ہوتا ہے ۔

حضرات وجودیہ وجود تو واجب کو بطور لابشرط شئی[1] مطلق فرماتے ہیں حتی کہ قید اطلاق سے بھی یعنے بطور بشرط لا نہیں ہے ۔ جب ایسا ہوا تو لامحالہ فی الواقع موجود ہوگا ۔ اس حیثیت سے کہ وہ جانا گیا ہے موجود فی الذہن کہا جائیگا اور قطع نظر اس سے موجود فی الخارج ۔ خارج اور ذہن یہ دو موطن عالم بکسر لام کے اعتبار سے قائم ہوئے ہیں ۔ اور مطلق کے یہ معنی ہونگے ۔ کہ وہ کسی خاص تعین یا مظہر کا پابند نہیں اور کسی شان میں محدود نہیں کل یوم ہو فی شان " " الا انہ بکل شیٔ محیط " " ہو الظاہر والباطن " " وہو الذی فی السماء الٰہ و فی الارض الٰہ " " اینما تولوا فثم وجہ اللہ " ۔ اب رہا یہ کہ احکام تعین یا مظہر کے اس مطلق یا ظاہر تک پہنچینگے یا نہیں ۔ یہ ایک بدیہی بات ہے کہ مقید یا مظہر کے احکام و خصائص مطلق یا ظاہر تک نہیں پہنچتے دیکھو ۔ انسان عین افراد خود ہے ۔ اور اپنے افراد پر بالمواطاۃ محمول ہے ۔ لہٰذا صادق آتا ہے زید انسان اور عمرو انسان لیکن من کل الوجوہ انسان زید یا عمرو کا عین نہیں بلکہ ایک پہلو سے غیر بھی ہے ۔ ورنہ لازم آئیگا ۔ کہ قضایا ذیل صادق ہوں ۔ الزید عمرو العمرو زید ۔ کیونکہ جب انسان من کل الوجوہ زید اور عمرو کا عین ہوگا تو پھر زید عمرو کا عین بعین ہوتا ہے ۔ لامحالہ زید عین عمرو ہوگا ۔ اور عمرو عین زید ولیس فلیس ۔ پس ثابت ہوگیا کہ مطلق اور مقید میں یا ظاہر اور مظہر میں عینیت کے ہر پہلو کے ساتھ غیریت کا بھی پہلو ہوتا ہے ھکذا صرح شاہ ولی اللہ الدہلوی فی مکتوبات المدنی چونکہ عینیت اور غیریت دونوں کے پہلو ہوتے ہیں لہٰذا

[1] ایک ذہنی درجہ ہے جسپر کوئی امر مستندیہ مرتب نہیں ہوتا واجب تعالیٰ کا وجود تو مبداء آثار ہے ۔ ہر وہ لابشرط شئی کیونکر ہو ۔ [illegible] علی ہذا شان آنمیں معکوس کے حالات مختصر [illegible]

ممکن ہے کہ زید جو وقت محزون ہو۔ عمرو اسی وقت فرحان و خندان ہو۔ اگر حکم مقید کا مطلق تک یا ظاہر کا مظہر تک پہنچ جاتا۔ تو ایسا ممکن نہ ہوتا بلکہ مثلاً جب زید اندھا ہو جاتا ہو۔ تو تمام دنیا کے افراد انسانی اندھے ہو جاتے ولیس فلیس۔ جیسا کہ میں اپنی اوّل تحریر میں لکھ چکا ہوں۔ اس کا انکار مکابرہ اور انکار بداہت ہوتا ہے پس ہے کہ حضرات وجودیہ واجب اور ممکن میں ظاہر اور مظہر کی نسبت خیال فرماتے ہیں اور مطلق

قال بحر العلوم فی التنزلات الستہ۔ اسوائے او کہ معبرات بہ عالم شیونات وتعینات ومظاہر اوست واو سبحانہ ظاہر است درین شیونات انتہی۔ کذا صرح بہ شاہ ولی اللہ الدہلوی فی مکتوباتہ المدنی +

امام الصوفیۃ الوجودیہ حضرت شیخ اکبر فرماتے ہیں ”ہو عین الاشیاء فی الظہور لا فی ذواتہا بل ہو ہو والاشیاء اشیاء“ جزو اول کا منشاء ہے کہ حضرت سبحانہ تعالیٰ اشیاء کا مقام ظہور میں عین ہے اور اشیاء میں ظاہر ہے۔ اور اشیاء اوسکو مظاہر ہیں۔ جس طرح ایک آئینہ خانہ میں جس میں مختلف رنگ وحالت کے بہت سے آئینہ ہوں ایک میں منہ بڑا معلوم ہوتا ہو اور دوسرے میں چھوٹا ایک میں لمبا معلوم ہوتا ہو۔ اور دوسرے میں چوڑا کسی میں جیسا کا تیسا معلوم ہوتا ہو۔ مثلاً جب زید اس آئینہ خانہ میں داخل ہوگا تو بہ اختلاف حالات آئینہ ہائے مختلف اس کے عکوس مختلف الحالات ہونگے۔ پس یہاں شخص ظاہر تو واحد ہے مگر وہ بہ اختلاف مظاہر مختلف طور پر ظاہر ہوا ہے۔ لیکن شخص اور اس کے عکوس میں عینیت ہے دونوں کے خال وخط واحد حرکات وسکنات واحد ہیں جب وہ ہنستا ہے تو اس کے عکوس مختلفہ بھی ہنستے ہیں اور روتا ہے۔ تو وہ بھی روتے ہیں یہ کھڑا ہوتا ہے یا بیٹھتا ہے یا لیٹتا ہے یا منہ چڑاتا ہے۔ تو وہ بھی کھڑے ہوتے ہیں یا بیٹھتے ہیں یا لیٹتے ہیں یا منہ چڑاتے ہیں اور جب یہ غائب ہو جاتا ہے تو وہ بھی اسکے ساتھ ہی چلدیتے ہیں۔ حتی کہ جب شخص معکوس کی طرف انگلی سے اشارہ کرتا ہے تو عکوس بھی اسکی طرف انگلی سے اشارہ کرتے ہیں کہ ہم تم ہی تو ہیں یا ہم تو کچھ نہیں جو ہو سو ہو تم ہی تو ہو۔ کما قال قائل ؎

ہم سبھی مہمان تھے آں تو ہی صاحب خانہ تھا

یہ نتیجہ اور ثمرہ عینیت کا ہے۔ اس عبارت کے جزو ثانی ”لا فی ذواتہا بل ہو ہو والاشیاء اشیاء“ کے معنی یہ ہیں کہ ذات حق اور ذات اشیاء میں عینیت نہیں ہے بلکہ غیریت ہے حق حق ہے عبد عبد ہے۔ قال مولانا بحر العلوم فی التنزلات الستہ درین مرتبہ دو حقیقت متمیز شدند یکے ذات موصوفہ

باصفات کما لیہ الہیہ دیگر حقیقۃ متصف باصفات کونیہ حقیقۃ اول واجب است وحقیقۃ دومی ممکن وعابد انتہی۔ مثال مذکور میں عینیت کے ساتھ غیریت بھی ہے کیونکہ شخص واحد ہے اور عکوس متعدد شخص از قسم جوہر موجود ہے اور عکوس فی الواقع غیر موجود یعنے نمود بے بود پس ثابت ہو گیا کہ حضرات وجودیہ کے نزدیک خالق وخلق میں ظاہر ومظہر کی نسبت ہے بہ اعتبار ظہور عینیت ہے اور بہ اعتبار ذوات غیریت اور تباین ہر شئے اس عالم کی حضرت حق سبحانہ تعالیٰ کی ذات وصفات کی مظہر ہے۔ ازان جملہ انسان مظہر تام ہے۔ جیسا کہ مثال مذکور میں وہ آئینہ جس میں صورت جیسی کی تیسی یعنے حسب حالت اصلی معلوم ہوتی ہے اسی لئے ارشاد ہوا کہ اللہ سبحانہ نے آدم کو اپنی صورت پر بنایا ہے۔ کیونکہ آدم صفات حق کا سچا آئینہ ہے اور اس کے صفات کا کماہی مظہر ہے ؎

آدمی چیست مظہر جامع + صورت خلق وحق درو لامع

دیکھو مثال مذکور میں ظاہر ومظہر کی نسبت ہے نہ حلول لازم آتا ہے نہ اتحاد سبحانہ ما اعظم شانہ ؎

بیرون ودرون گرفتہ ہم تنگ + ہجران ووصال کردہ ہمرنگ

فجاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا

سید محمد علی جائنٹ مجسٹریٹ ضلع پربھنی +

غریب فنڈ

میں از ڈاکٹر برکت اللہ صاحب عظیم آبادی مقیم لکھنؤ ۲ر خریدار ۲۹۵ ۲ر عبدالواحد صاحب سنبل پور ۲ر فتوی نشدہ سے ۷ر۔ سابقہ ۱۲ کل ہے + ایک اخبار سال بھر کے لئے بنام عبدل نمبر کیمبرج ادفس مدہور پور (بنگال) جاری کیا گیا۔ باقی ۲ر داخل خزانہ

درخواست نمبر ۴۷ :- اخبار فی سبیل اللہ دلوائے۔ عبد اللہ امیر الدین عدالت گڈھ۔ ضلع سیالکوٹ +

درخواست نمبر ۴۸ :- کوئی فی سبیل اللہ اخبار دلوائے۔ جمال الدین طالب علم از گرین کوٹ ڈاکخانہ للیانی تحصیل قصور ضلع لاہور +

ایضاً نمبر ۴۹ :- اللہ دتا نائب مدرس آیم بی سکول دینا نگر ضلع گورداسپور

ایضاً نمبر ۵۰ :- عبد الجبار دیندار نو مسلم معرفت چیٹی بیان نمبر ۲ ملتان

ایضاً نمبر ۵۱ :- بندہ کو پیارے نبی کے پیارے حالات جلد اوّل و دوم کوئی صاحب خرید دیں۔ شیر محمد موضع پور تحصیل نکودر ڈاکخانہ نور محل ضلع جالندھر

درخواستیں بہت جمع ہو گئی ہیں اصحاب کرم توجہ فرماویں +

اہل حدیث کا مذہب :-

فتوے

س نمبر ۲۶۳؎ :- ایک وقت مین ضرورت ہی بکر کو زید کا مال کی جگہ زید مانگنو پر مال بکر کو نہیں دیتا اور بکر اوسکی قیمت بھی دیتا ہے اس حالت مین بکر کو زید کا مال بلا اجازت کام مین لانیکا حکم ہے یا نہیں ؟ اور بکر کی نیت ہو کہ زید کے مال کی قیمت ضرور بالضرور اوسکو کسیطرح دیدونگا اگر مال کی قیمت کہکر دونگا تو زید نہیں لیگا ایسی کارروائی کی نسبت شرعاً حکم ہے یا نہین ؟ اور یہ فعل بکر کا دغا تو نہیں ہے ؟ فقط

س نمبر ۲۶۴؎ :- اہلحدیث کے نزدیک ہندوستان دار الحرب ہے یا دار السلام ؟

س نمبر ۲۶۵ :- بکر نے زید کیساتہ ظلم کیا - اس ظلم کا بدلہ لینے مین زید کو خداوندی سزا تو نہ ہوگی - زید اس قابل نہین کہ وہ اس آیت کا عامل ہو - وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ

س نمبر ۲۶۶ :- ہمسایہ مین فاحشہ عورت مسلمان رہتی ہے اور وہ بیمار ہے بیماری کی حالت مین پرہیزگار شخص کو فاحشہ عورت کی خدمت کرنا درست ہے یا نہیں

س نمبر ۲۶۷ :- رنڈیوں کو قرآن شریف پڑہانا اور اونکے گہر کا مال کہانا درست ہے یا نہیں اور سورہ عبس کا مضمون تو غالب نہ ہوگا -

س نمبر ۲۶۸ :- پرہیزگار شخص کو ایک فاحشہ عورت نے بدنام کرنا چاہا - اس سبب سے کہ مجھسے وہ برا فعل کرو اگر نہ کرو تو یہ کہکر رسوا کرتی ہو - کہ یہ شخص چور ہے - افسوس پرہیزگار شخص مجبور اور دو خوف روزگار جانیکا - اور بدنام ہونیکا - اسکا علاج بتلایا جاوے کہ کیا کیا جاوے -

ج نمبر ۲۶۳ :- اجازت لیکر استعمال کرو اگر اجازت نہیں لیسکتا تو استعمال کرلو مگر بوقت تقاضا اوسکی قیمت ادا کردو - بلا اجازت کسی کا مال صرف مین لانا جائز نہیں خدا فرماتا ہے لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل

ج نمبر ۲۶۴ :- دار الحرب وہ ہوتا ہے - جہان پر مسلمان کو نقصان پہنچے تو فریاد نہ کرسکے اور اگر کرے تو قانونی دادرسی نہ ہو - ان معنے سے سمجہ لو کہ ہندوستان کیا ہے ؟

ج نمبر ۲۶۵ :- یہ سوال سمجہا نہیں مہربانی کرکے سائلین عبارت صاف لکہا کرین - بعض اوقات جواب دینے مین اُتنا وقت نہیں لگتا - جتنا پڑہنے اور سمجہنے مین لگتا ہے ؟

ج نمبر ۲۶۶ :- درست ہے - اس طرح سے کہ فاحشہ کو سمجہاتا رہے اور دل مین نیت رکہے کہ بعد صحت کے شاید یہ توبہ کرکے صالح بن جاوے حدیث شریف مین ہے : في كل كبد رطبة اجر یعنی ہر ایک زندہ کو فائدہ پہنچانے مین ثواب ہے -

ج نمبر ۲۶۷ :- رنڈیوں کو قرآن مجید پڑہانا تو جائز ہے مگر اُن کے مال کا کہانا یا کچہ عوض دینا لینا حرام ہے حدیث شریف مین ہے مهر البغي حرام یعنی زنا کی کمائی ہر طرح حرام ہے -

ج نمبر ۲۶۸ :- ایسے پرہیزگار کیلئے حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگی کا نمونہ موجود ہے - پس اُسی کے مطابق عمل کرے - یعنی تکلیف اُٹہاوے مگر آلودہ نہ ہو

س نمبر ۲۶۹ :- اس دیار کی بالکلیہ عادت ہے کہ کسی بزرگ کی قبر پر شکر یا کوئی شے از قسم طعام لیجا کر فاتحہ خوانی کے بعد تقسیم کرتے ہین اور حضرت پیر کی گیارہوین سالانہ ماہ ربیع الثانی مین کرنے کے علاوہ ہر ماہ کی ۱۱ تاریخ کو کہانا وغیرہ پکاکر فاتحہ کہا کر کہاتے ہین اور کہلاتے ہین علی ہذا ۱۲ ربیع الاول کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۱۷ ذیقعدہ کو حضرت سید محمد گیسو دراز کے فاتحہ کیلئے حلوہ وملیدہ یا کوئی اور طعام پکاکر فاتحہ دلاتے ہین - علی ہذا شب برات وبروز عرفہ ودہم وچہلم وتیجہ وغیرہ بعد از مرگ ایسے موقعوں پر اپنے مردوں کے نام کی فاتحہ کہانے پر دیتے ہین ایسے کہانوں کا کہانا اور ایسی دعوتوں مین جانا جائز ہے یا نہیں اور یہ کہانے وما اهل به لغير الله مین شریک ہین کہ نہین ایسے کہانوں کے کہانے سے آدمی گنہگار ہوتا ہے یا کیا ؟

ج نمبر ۲۶۹ :- جو کہانا محض خدا کے لئے ہو - یعنی فاعل کی نیت یہ ہو کہ اس طعام کو خدا ہی قبول کرنیوالا ہے اوسیکی نذر ہو تو ایسا کہانا کہانا تو جائز ہے مگر اکثر دیکہنے مین اور سننے مین آیا ہے کہ اس قسم کی مجالس کرنیوالون کی نیت یہ ہوتی ہے کہ ان بزرگوں کے نام کی نذر کرتے ہین اور ان بزرگوں سے حاجات طلب کرتے ہین - اس لئے ان کا کہانا حرام ہے اگر اوزکم مشتبہ اور یہ مجالس تو ہر حال مین بدعت ہین کیونکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ایسی مجالس کین نہ کرنیکی اجازت فرمائی ؟

مفت میرے لڑکے نے ایک کتاب الکلام المبین فی بیان التجہیز والتکفین لکہی تہی قضاء الٰہی سے فوت ہو گیا - مین اُس کتاب کو فی سبیل اللہ تقسیم کرنا چاہتا ہون جو صاحب لینا چاہین ۲ پائی کا ٹکٹ محصول ڈاک کیلئے بہیجکر منگا لین (پتہ) سید رحمت علی شاہ

انتخاب الاخبار

شیخ غلام محمد صاحب اختر اڈیٹر وکیپ امرتسر نے ایک خلاصہ بعنوان آبادکار نو آبادی لئے پنجاب لکھا ہے - جو ایسی شورش کے زمانہ مین مفید ہوگا +

شیعون کے جس رسالہ نان و نمک سے گذشتہ نمبر اہلحدیث مین کچھ اقتباس کیا گیا تھا اوسکا خاتمہ بحمد اللہ یون ہوا کہ شیخ غلام صادق صاحب حکیم آنریری مجسٹریٹ نے ان شیعون کو سمجھا بجھا کر شائع ہونے سے پہلے ہی سب رسالے لیکر ضبط کر لئے شیخ صاحب کا یہ کام بہت ہی دور اندیشی کا ہے - جزاہ اللہ

اِس ہفتہ امرتسر اور جالندھر کے درمیان گاڑی کے نیچے ایک شخص نے دانستہ خودکشی کی +

امرتسر مین بھی پولیٹیکل جلسون کی ممانعت کی گئی +

شاہ ایران کے برادر خورد سالار الدولہ نے سلطنت کے خلاف کھلم کھلا علم بغاوت بلند کر دیا ہے اور عملی طور پر دونون طرف سے معاندانہ کارروائی شروع ہوگئی ہے صورت معاملات نازک معلوم ہوتی ہے کیونکہ کام لور جو ایران مین ایک نہایت جنگجو قوم ہے سالار الدولہ گورنر لورستان کی حمایت اور پشت پناہی پر کمربستہ ہین اگر خدانخواستہ باغیون کو کامیابی حاصل ہوگئی - تو موجودہ حالت کا بالکل نقشہ بدل جائیگا +

علی گڈھ کالج کے ٹرسٹیون نے بالاتفاق یہ رزولیوشن پاس کیا ہے کہ آئندہ اگر طلباء کالج کے قواعد کی خلاف ورزی کرین تو اونہین سخت سزا دی جائیگی

(ذرا یہ مشورہ نصیحت میرزئی)

کلکتہ کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ ہز مجسٹی امیر افغانستان نے اپنا میسر اپٹیا اعلیٰ ٹیکنیکل تعلیم حاصل کرنے کیلئے جاپان روانہ کیا ہے ۱۔ (شائد)

پایہ تخت ناتال (جنوبی افریقہ) سے ایک تار اس مضمون کا موصول ہوا ہے کہ وہان کی پارلیمنٹ مین عنقریب ایک بل پیش ہوگا جسکی رو سے ۳۱ دسمبر ۱۹۱۰ء کے بعد وہان کوئی ایشیائی نسل کا باشندہ نہ جانے پائیگا - موجودہ قلی معاہدہ کی میعاد کے اختتام پر ہندوستان کو واپس بھیجدئے جائینگے +

مسٹر ملی کی بجٹ سپیچ سے پایا جاتا ہے کہ عنقریب ہندوستان مین سرحد اور دو صوبون کی ایک صلاحکار کونسل قائم ہوگی اور ولایت کی انڈیا کونسل مین ہندوستانی ممبرون کا اضافہ ہوگا - جو غالباً مسٹر آر سی دت اور سید امیر علی ہونگے - مگر حضور وائسرای کی ایگزیکیٹو کونسل مین ہندوستانی ممبر کے تقرر کی بابت ابھی کچھ پختہ معلوم نہین ہوا +

بنارس مین برقی ٹرامویز کے اجرا کی منظوری ہوگئی ہے دیگر میونسپل مطالب کے لئے بھی برقی طاقت استعمال کی جایا کرے گی - ٹرامویز قریباً تین سال کے اندر تعمیر ہو کر اجراء کے قابل ہو جائینگی +

موسم کی نہایت غیر قابل اطمینان حالت کی وجہ سے ہندوستان اور لنکا مین تار کا سلسلہ عارضی طور پر بند رہا +

کشمیر مین ہفتہ مختتمہ ۴ - جون کے اندر ہیضہ کے ۲۴۳ کیس اور ۱۸۰ اموات ہوئین - خاص سری نگر اور اس کے نواح مین بھی مرض ترقی کر رہا ہے (کیا یہ بھی کرشن قادیانی کا اثر ہے)

پنجاب کی تعلیمیافتہ ہندو جماعت کے ام تا مقتدا اشخاص نے ہمعصر ٹربیون مین اپنی طرف سے ایک چٹھی چھپوا کر اس امر کا اظہار کیا ہے کہ پنجاب کی موجودہ شورش سے ہمین کسی قسم کا تعلق نہین (ذرا ایبل مجھے ارنا)

آگرہ کے اخبار مسافر کی ضمانت پیشی ۱۰ - جون کو قرار پائی ہے +

پنجابی اخبار کے مالک اور اڈیٹر کو قید کرنیکا حکم ۱۲ - اپریل گذشتہ کو چیف کورٹ کے سنانے پر جن لوگون نے لاہور مین فساد اور ہنگامہ بپا کیا تھا ان کی تحقیقات کے لئے مسٹر بائیڈ جھنگ سے لاہور تبدیل ہو کر اسپیشل مجسٹریٹ مقرر ہوئے +

کراچی مین نہایت سخت طوفان باد و باران آیا - سینکڑون کشتیان ڈوب گئین - ہزارہا درخت جڑھ سے اکھڑ گئے - مال کا بہت نقصان ہوا +

ڈھاکہ مین ملٹری پولیس کی ایک جدید نصف پلٹن یورپین حکام کی ماتحتی مین عنقریب بھرتی کیجانیوالی ہے +

لاہور مین زمیندار ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ منعقد ہوا - اس جلسہ مین زمیندارون نے حضور وائسرائے کا شکریہ ادا کیا کہ انہون نے قانون نوآبادیات پنجاب کو منسلخ کیا اور منسوخ کر دیا +

بھوپال کا ایک جوہری قمرسی قادر علی ایک ایسی پوشاک پہنے ہوئے کہ جو بظاہر کسی راجہ کی معلوم ہوتی تھی اور جس پر زمرد اور ہیرے اور موتی ٹکے ہوئے تھے - چوری کے شبہ مین پکڑا گرفتار کیا گیا - یہ پوشاک ۶۰۰۰۰ روپے کی اندازہ کی گئی - یہ پوشاک اندور کے راجہ عالمجی رال شاہ کی ثابت ہوئی - ملزم پر مقدمہ دائر ہے +

کانپور مین کپتان لارنس نے غبارہ مین بیٹھکر ۳۰۰۰ فٹ سے زیادہ بلندی تک پرواز کر کے تماشائیون کو دکھلائی - پھر سلامتی کیساتھ چھتری کے ذریعہ سے زمین پر اتر آئے

نسخہ جاتِ مفت۔ خود بناؤ۔ نسخہ جات مفت

بال اوڑانیکا ڈر۔ روغن و عرق و تیل و صابون۔ کافور۔ گلاس۔ گولی۔ گلاس پارہ۔ گلاس گندھک۔ بالا کافور

اسٹین منجن۔ طلاء۔ ادویہ شربت ۔۔۔۔۔۔۔۔ و مقوی باہ وغیرہ وغیرہ کے کو

مجربات اور اپنے آزمودہ نسخہ جات۔ رسالہ ۱۰ چند مجربات شہرہ آفاق میں بیان کئے گئے ہیں جو خریداران امرت کی دہار کو مفت نذر کیا جاتا ہے کو

امرت کی دہار

نے جس قدر امراض پیدا ہوتے ہیں جنکے کل بیان کے واسطے تو ایک دفتر چاہیئے۔ مختصراً رسالہ آب حیات میں ملسکتا ہے ایک پیسہ کا ٹکٹ بھیج کر مفت طلب کریں۔ امرت کی دہار ۔۔۔ درد سر۔ پیشاب۔ تمام درد دانت۔ بیرونی و اندرونی۔ بخار۔ کہانسی۔ نزلہ۔ ہیضہ۔ طاعون۔ ہر طرح کی مرگی۔ داڑہ کا درد۔ دانتوں کی امراض۔ درد ۔۔۔ معدہ۔ امراض جگر۔ امراض بچگان۔ دعورات۔ بہڑ۔ بچہو۔ سانپ وغیرہ کا کاٹنا۔ خارش وغیرہ وغیرہ کا جو عام طور پر گہر گہر ہوتی ہیں۔ بچوں جوانوں اور عورتوں کو معمولی بیماری میں حکمی علاج ہے۔ ادویات کے سینکڑوں بوجہ دار بکس سے چھوٹی شیشی کے سامنے ہیچ ہیں۔ امرت کی دہار جس گہر میں موجود ہے ایک حکیم حاذق موجود ہے۔ امرت کی دہار جس کی جیب میں ہے امراض کے خطرات سے محفوظ ہے۔ امرت کی دہار جس حکیم کے پاس رہتی ہے اسکو اور ادویات کی کم ضرورت ہے ۔۔۔ سوسے زیادہ شیشی ماہوار اس کی فروخت ہوتی ہے بعض بعض اصحاب سینکڑوں شیشیاں منگواتے ہیں۔ بڑے بڑے ادویات کے بوجہ دار بکس اس ایک شیشی کے سامنے ہیچ ہیں۔ سفر میں جانیوالے اب اس کو رکھتے ہیں امرت کی دہار کو ہر گہر میں پہنچانیکی خواہش کو پورا کرنے کیواسطے ہم نے اسکے خریدار کیواسطے یہ تحفہ بڑا ہے۔ ہزار ہا تمام آدمی لیتے ہیں سینکڑوں روپیہ کے خرچ سے بچا دیگا قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ عہ۔ نمونہ آٹھ آنہ۔ مگر نمونہ کے ساتھ مجربات شہرہ آفاق مفت نہ ملیگی +

ابھی تک لوگ کہتے ہیں

کہ یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے کہ کسی ایک دوائی سے کل امراض کا علاج ہوسکے۔ درانحالیکہ اسوقت دنیا کے بڑے بڑے محقق یہ رائے ہورہے ہیں

کہ مرض دراصل ایک ہے اور اسکا علاج بھی ایک ہی ہوسکتا ہے

امرت کی دہار سے درحقیقت کل امراض کا حکمی علاج ہے ہزاروں ادویات کے بوجہدار بکس اس ایک شیشی کے سامنے ہیچ ہیں۔ کوئی مرض نہیں جس کا یہ علاج نہیں۔ ہر شخص بلا مدد معالج گھر میں بہ آسانی صرف اس ایک شیشی سے کنبہ کا علاج کرسکتا ہے۔ اپنے دل میں یہ

یکطرفہ ڈگری نہ کر لیجئے

کہ یہ ممکن نہیں ہے۔ دوسری طرف سننا بھی آپکا فرض ہے ۔۔۔ مفت منگوا کر ملاحظہ فرماویں جو کہ اسی غرض کیواسطے ہزاروں کی تعداد میں ۔۔۔

امرت کی دہار لاہور

الجھن ۔۔۔ دلچسپ اخبار

اگر آپ نے وشیش اپکارک

نہیں دیکھا ہے تو رسالہ مسٹری کے ساتھ نمونہ

آپ جلد ہی وشیش اپکارک

ارکی طلب

بھی فرمائیں

ٹھاکر دت شرما وید مالک وشیش اپکارک وشدہالیہ و مالک و اڈیٹر اخبار وشیش اپکارک و مصنف رسالہ جات طبی لاہور

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered. L. No. 352.

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

مت دیکھ کسی کا قول و کردار ... مصطفیٰ کی گفتار
برا اصل ... نقل کیا ہے ... ایں ...

جلد سوم
نمبر (۲۵)

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ
والیان ریاست سے " ے
رؤسا و جاگیرداروں سے " للعہ
عام خریداروں سے " ۶/
" ششماہی ۱۲/
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
" ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام
مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا +
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے -
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے -
(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے +

امرتسر یوم جمعہ مورخہ ۵ جولائی ۱۹۰۷ء مطابق ۲۳ جمادی الاول ۱۳۲۵ھ ہجری المقدس

اہل فقہ کے ایک فاضل مفتی صاحب کا فتویٰ

گذشتہ سے پیوستہ

امرتسر کے بدعتی اخبار کے اڈیٹر کا تو ہم مقابلہ نہیں کر سکتے کیونکہ انہوں نے اردو علم ادب میں چند ایک الفاظ ایسے حفظ کر رکھے ہیں کہ کسی دوسرے کی مجال نہیں مثلاً منافق - نجدی - ذریت شیاطین - ذریۃ شیخ نجدی - گروہ منافقین خبیث - گندے - بے ایمان وغیرہ - یہ ہے کل سرمایہ ہمارے بدعتی دوست کا جو وہ وقتاً فوقتاً ہمارے اور کل جماعت اہلحدیث کے حق میں استعمال کیا کرتا ہے خیر ہم خوش تھے کہ کرے بحکم کل اناء یترشح بما فیہ دہر برتن میں جو ہوتا ہے وہی گرتا ہے) جو کچھ اُن کے پاس ہے وہی ہم کو دینگے مگر غضب یہ ہے کہ وہ اسد جو بدگمانی میں ترقی کر گئے ہیں کہ خواہ کوئی بھی اُن کے ساتھ بگاڑے وہ ہماری طرف ہی لگا دیتے ہیں مثلاً شیعوں نے رسالہ نان و نمک لکھا جسکا اقتباس اہلحدیث مورخہ ۱۴ جون میں دیا گیا ہے وہ رسالہ بھی اہلحدیث کے نام لگا دیا ہے کہ انہوں نے لکھوایا ہے - خیر سے ہرچہ از دوست رسد نیکوست - اس لئے ہم اڈیٹر مذکور سے

تو مایوس ہیں کہ وہ کسی بات کو سمجھیں یا معقول جواب دیں - پس ہم مفتی فاضل صاحب کے فتوے کا بقیہ جواب دیتے ہیں - مفتی صاحب نے جو فتویٰ دیا ہے کہ غیر مقلدوں کے پیچھے نماز درست نہیں - اون کی پہلی دلیل کا جواب گذشتہ نمبر میں آچکا ہے - آج باقی دلائل کا جواب معروض ہے - خیریت سے آپ دوسری دلیل یہ دیتے ہیں :-

وجہ دوم و جب یہ گروہ فاسقوں سے بدتر ہوا - تو اون کی نماز خود مقبول جناب الٰہی نہ ہوگی - لقولہ تعالیٰ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ جب ایسے امام فاجر کی نماز قبول نہ ہوئی تو اسکے مقتدی کی نماز کب قبول ہوگی حالانکہ مقتدی کی نماز امام کی نماز کے ضمن میں ہوتی ہے لقولہ علیہ السلام المؤذن مؤتمن، امام ضامن والائمۃ ضمناء موذن وقت کے امانتدار ہیں اور امام مقتدی کی نماز کو ضامن ہیں - جب نماز متضمن قبول نہ ہوئی تو نماز متضمن کیونکر قابل قبولیت کے ہے والا لزم الغضب وہو خلاف الحدیث +

افسوس ہے مولانا اس گڑھے میں ایسے گرے ہیں . . . . . . کہ لاتُ بات پر ٹھوکر کھاتے ہیں - مولوی صاحب امیر المؤمنین فاسق ہو - تو حکومت اور اعلیٰ امامت سے

ahmadimuslim.de

معزول نہیں ہوتا۔ خوب یاد رکھو شرح عقائد لا ینعزل الامام بالفسق۔ تو کیا
ایسا فاسق امیر المومنین جب نماز پڑھائیگا تو آپ اسکے پیچھے پڑھینگے۔ آئیو مین آپکو
اسکی سند بتاؤن علامہ ملا علی قاری حنفی فرماتے ہین۔ فمن ترک الجمعۃ والجماعۃ
خلف الامام الفاجر فھو مبتدع عند اکثر العلماء۔ شرح فقہ اکبر صـ۹۲ ۔
یعنی جو کوئی فاسق امام کے پیچھے جمعہ اور جماعت کو چھوڑدے وہ بدعتی ہے۔ مولانا
کہئے کیسے مزاج ہین۔ علاوہ اسکے رد المحتار کی عبارت کو کیا کرینگے۔ جو گذشتہ نمبر الحدیث
مین نقل ہو چکی ہے۔ کہ معتزلہ وغیرہ فاسق ہین مگر نماز ان کے پیچھے جائز ہے۔
یہ جواب بھی اولی و بالتسلیم ہے ورنہ اہلحدیثون کے فاسق ہونیکا ثبوت آپنے
کچھ نہین دیا۔ بجز اس کے کہ معتزلی آتش پرست ہین۔ لہذا اہلحدیث فاسق
ہین۔ واہ سبحان اللہ کیا اچھی منطق ہے۔ وہی بات ہوئی۔ کہ چونکہ چاول سفید چیز
پس زمین گول ہے۔ آیت کا مطلب بھی آپنے نہین سمجھا۔ مگر ہمین بھی ضرورت
نہین کہ آپکو سمجھا دین +

تیسری دلیل غربت سے آپ لکھتے ہین۔ کہ

وجہ سوم ایسے فاسق کی امامت پر کوئی دیندار راضی نہوگا تو بایں وجہ بھی
اسکی امامت حرام ہوئی لقولہ علیہ السلام ثلثۃ لا تقبل منھم صلوتھم من
تقدم قوما وھم لہ کارھون الحدیث رواہ ابو داؤد ابن ماجہ۔ تین
شخص ہین کہ قبول نہین کیجاتی۔ ان سے نماز ان کی۔ جو شخص کسی قوم
کا امام تھا اور وہ اسکی امامت پر ناراض ہے۔ جب امام کی نماز قبول نہ ہوئی
تو مقتدی کی کیونکر قبول ہوگی +

جواب:۔ اس مین آپکو مغالطہ ہوا یا آپ مغالطہ دے رہے ہین۔ درحقیقت یہ
دلیل بھی پہلی دلیل کی طرح خام اور ناقص ہے۔ کیونکہ اہلحدیثون کے مذہب مین
فسق ہونیکا ثبوت آپنے نہین دیا۔ علاوہ اسکے یہ کراہت یا ممانعت عارضی ہے
یون تو کوئی اندھے اور کانے کے پیچھے بھی نماز پڑھنا ناپسند کرے تو کیا وہ بھی
منع ہو جائیگی۔ نہین ہرگز نہین۔ جبتک کہ اوسکی ناپسندیدگی کی کوئی وجہ شرعی
نہو۔ پس آپکی اس دلیل سے اگر کچھ ثابت ہوا تو یہ ہوا کہ جس امام مین کوئی وجہ شرعی
ناپسندیدگی کی ہو۔ اوسکو امام ہونے سے گناہ ہے خواہ وہ امام حنفی ہو یا شافعی
ہو۔ مقلد ہو یا موحد ہو کوئی ہو۔ مگر اس سے یہ کہان ثابت ہوا کہ اہلحدیثون کے
پیچھے نماز جائز نہین۔ مولانا یہ حرکت مذبوحی آپ کی کب تک چلیگی +

چوتھی دلیل غربت سے آپ لکھتے ہین:۔

وجہ چہارم:۔ فاسق کی تعظیم کرنی حرام ہے تو امام بنانا بڑا مرتبہ اعزاز و اکرام
کا شرعا ہے جیسے آیت ابراہیم سے واضح ہوا۔ پس جس شخص نے غیر مقلد کو
پیچھے نماز پڑھی اس نے اعانت فاسق و فاجر کی تعظیم کی۔ پس مقتدی مرتکب
فعل حرام کا ہوا۔ اور مرتکب حرام کا آگ مین جلایا جائیگا بلکہ مرتکب کراہت
تحریمہ کا بھی امام محمد رحمہ کے نزدیک دوزخ مین ڈالا جائیگا۔ کذا فی الدر المختار

جواب:۔ امیر المومنین فاسق ہو تو اوسکو معزول کرنیکا حکم نہ دینا کیا اوسکی
تعظیم ہے یا نہین؟ اور پھر اسکے پیچھے نماز پڑھنا کیون جائز ہے۔ علاوہ اس کے
حدیث شریف مین آیا ہے صلوا خلف کل بر وفاجر یعنی ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز
پڑھ لیا کرو۔ اسی حدیث کی بنا پر صاحب ہدایہ نے فاسق فاجر کے پیچھے نماز پڑھنے
کو جائز لکھا ہے۔ مولانا! صاحب ہدایہ بھی غیر مقلد تو نہ تھا۔ افسوس ہے تم لوگ
اہلحدیثون کی ضد مین اپنی کتابون کی بھی پرواہ نہین کرتے۔

ہان مین آپکو یہ بتادون کہ فاسق کون ہین؟ سنئے! قرآن مجید خود بتاتا ہے
وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَ
يَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ
یعنے فاسق وہ لوگ ہین جو اللہ کے ساتھ وعدہ کرکے توڑ دیتے ہین اور جس چیز کو
اللہ نے ملانے کا حکم دیا ہے اوسکو قطع کرتے ہین اور زمین پر فساد کرتے ہین +
اللہ کے وعدے سے مراد ہے توحید اور ملانے کی چیزون سے مراد ہے اخوت
اسلامی انما المومنون اخوۃ۔ پس جو لوگ مشرک ہین خدا کے بندون سے حاجات
مانگتے ہین اور مسلمانون مین تفرقہ ڈالتے ہین کہ ایک جگہ نماز بھی نہ پڑھین جس سے
ملک مین فساد پھیلے۔ یہی لوگ فاسق ہین۔ پس آپکی دلیل اگر صحیح ہو۔ تو انہی
لوگون کے حق مین ہے۔ نہ کہ اہلحدیثون کے حق مین جو سوائے خدا کے کسی سے
حاجات نہین چاہتے اور حتی المقدور ہر ایک کے ساتھ ملکر نماز پڑھتے ہین۔ مولانا!
خدا سے خوف کرکے بتاؤ کہ تم لوگ بھی کہہ سکتے ہو کہ قرآن و حدیث اور فقہ کو
ہم مانتے ہین۔ واللہ حلوا خوردن را روئے باید +

پانچوین دلیل مولانا فرماتے ہین:۔

وجہ پنجم:۔ اگر غیر مقلدون کے کنوئین مین خنزیر بچہ پیدا کرے یا پاخانہ پڑے
یا اور کوئی نجاست گرے تو اس سے پانی کنوئین کا ان کے نزدیک پلید
نہین ہوتا ہے اور یہ لوگ ایسے ہی پانی سے وضو غسل کرتے ہین اور
کپڑے بھی دھوتے ہین۔ پس نہ اونکا بدن پاک ہوا نہ کپڑا۔ حالانکہ بدن کا

ahnafmuslim.de

کپڑا پاک ہونا صحت نماز کیواسطے شرط ثابت بالقرآن ہے قال اللہ تعالیٰ۔
یَاأَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ الآیۃ وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا الآیۃ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ۔
پس جب غیر مقلد امام کی نماز بباعث عدم شرائط مذکورہ کے جائز نہ ہوئی۔
تو جو حنفی معتقد وجوب شروط مذکورہ کا ہے ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھیگا۔
کیونکر اوسکی نماز جائز ہوگی۔ ہرگز جائز نہ ہوگی۔

جواب:- یہ دلیل بھی ناقص ہے اول تو نقصان اس دلیل مین یہ ہے کہ اہلحدیثون کے کل افراد پر ہر حالت مین یہ حکم نہیں لگ سکتا۔ خاص ایک صورت پر ہے جب وہ بقول آپکے ناپاک پانی سے وضو کرین اور جب وہ ایسا نہ کرین۔ بلکہ وہ تمہارے ہی کنوئین سے یا کسی نہر جاری سے یا کسی ایسے پانی سے وضو کرین۔ جو فریقین کے نزدیک پاک ہو۔ تو اس دلیل کے مطابق اُن کے پیچھے نماز جائز ہونی چاہئے حالانکہ مفتی صاحب کو یہ منظور نہ ہوگا۔ تو پھر دلیل کے ناقص ہونے مین کیا شبہ۔ دوم یہ دلیل شافعیون کے حق مین بھی جاری ہونی چاہئے۔ کیونکہ پانی کے مسئلہ مین اُن کا اور اہلحدیثون کا مذہب ایک ہی ہے بلکہ مالکیون کا مذہب اس سے بھی آگے ہے کیونکہ پانی کی پاکی کے لئے وہ قلتین (دہ در دہ) کی قید بھی وہ نہیں لگاتے۔ بلکہ انکے نزدیک ایک چھٹانک پانی کا بھی وہی حکم ہے۔ جو ایک بڑے دریا کا ہے کہ جبتک پانی مین تغیر نہ آئے پاک ہے تغیر یہ ہے کہ نجاست کی وجہ سے اوسکی بو متغیر ہو جاوے یا مزہ بدل جاوے۔ یا رنگ تغیر پذیر ہو جاوے۔ کہئیے ان بیچارے بہائیون کے پیچھے بھی پڑھوگے یا نہیں۔ ذرا ردالمحتار مصری جلد اول صفحہ ۹۶-۳۹۵ ملاحظہ فرما کر بتائیگا۔ اعتبار نہ ہو۔ تو حاجیون سے پوچھئے کہ حرم بیت اللہ مین آپ جیسے متعصب حنفی بھی کس طرح شافعیون کے پیچھے اقتدا کرتے ہین حالانکہ آپکی دلیل سے ثابت ہوتا ہے کہ نہ چاہئے۔

مولانا چھٹی دلیل فرماتے ہین:۔
"وجہ ششم۔ غیر مقلدین میلاد مبارک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وشرف و کرم کو کانہیا کے میلاد کے ساتھ جو سر غنہ کا فرون کا تھا تشبیہ دیتی اگرچہ کتنی ہی تاویلین اس مین کرین۔ لیکن کفر واہانت سے خالی نہیں بنا بر علیہ بھی کب کوئی محب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے نماز پڑھیگا اور جائز رکھیگا۔" (عبدالصمد ابو یوسف حنفی امرتسری)

جواب:- ہمارے فاضل مفتی صاحب کی وہی مثال ہے جو ایک سکول کے ماسٹر سے پیش آئی تھی۔ کہ ماسٹر صاحب کہین بازار مین چلے جا رہے تھے کہ ایک بچی بہکی ہوئی سر بہین لیٹی ہی پر نظر پڑ گئی۔ وہ تو اپنی گاڑی مین بیٹھکر اڑ گئی۔ ماسٹر صاحب کے دل و دماغ پر ایسا اثر ہوا۔ کہ جو کوئی طالب علم سوال کرے یا کچھ سبق پوچھے بس یہی کہدین کہ یہ بھی اُسی ملعونہ کا بہکایا ہوا ہے۔ یہی حال مولانا صاحب کا ہے دُنیا مین کوئی قوم یا شخص کوئی جائز یا ناجائز حرکت کرے۔ وہ ان بیچارے غیر مقلدون کے سر تھوپ دیتے ہین۔ ناظرین اہلحدیث اہل حدیث مورخہ ۱۴ جون مین وہ فتوی دیکھ چکے ہین۔ کہ کس بزرگ کا لکھا ہوا تھا یعنے مولانا رشید احمد صاحب حنفی گنگوہی مرحوم کا اُسی فتوے مین رسمی مولود کو کنہیا کے جنم سے تشبیہ دی گئی ہے۔ مگر مفتی صاحب اپنے حنفی بہائیون کا گناہ بھی ہمارے ذمے لگاتے ہین یہ نہیں جانتے کہ یہ فتوی تو بزرگان حنفیہ کا ہے نہ کہ غیر مقلدون کا۔ پھر اس سے اگر کچھ ثابت ہوا۔ تو یہ ہوا کہ حنفیون کے پیچھے نماز درست نہیں نہ یہ کہ غیر مقلدون کے پیچھے نادرست ہے۔

ناظرین! یہ ہین ہمارے علماء کرام اور یہ ہین مسلمانون کی کشتی کے ناخدا جنکی نسبت یہ کہنا ناموزون نہ ہوگا کہ

آپ کا ہونا بھی اپنی شامت اعمال ہے

یہ دلائل تو آپ کے دیکھ ہو گئے باقی دلائل جو آپنے ابھی محفوظ رکھے ہین۔ جب پیش کرین گے تو دیکھ لینگے۔ مگر غالبا وہ اس سے زیادہ نہ ہونگے

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

آخر مین ہم مولانا سے ایک سوال پوچھنے کا حق رکھتے ہین غالبا اُس سوال کا جواب دینا مولوی صاحب کا فرض ہوگا۔ وہ سوال یہ ہے کہ:۔
آپ تو مقلد ہین اور مقلد کی شان صرف یہ ہو کہ اپنے امام کی دلیل بیان کرے نہ کہ استدلال کرے۔ استدلال کرنا مجتہد کی شان ہے۔ پس آپنے جو یہ چھ دلیلین لکھی ہین۔ کیا آپکی اپنی ایجاد ہین۔ یا آپ کے متبوع امام کی۔ اگر آپکا اپنا استدلال ہے تو یہ آپکا کام نہیں کیونکہ آپ مقلد ہین اور مقلد کی شان نہیں کہ استدلال کرے مسلم الثبوت وغیرہ کتب اصول (ملاحظہ ہون) پس اگر آپنے خود استدلال کیا ہے۔ تو آپ بھی غیر مقلد ہو گئے۔ لہذا یہ فتوی آپ پر بھی عائد ہوگا اور اگر آپکے امام نے یہ دلائل لکھے ہین اور آپنے اُن سے نقل کئے ہین تو براہ مہربانی حوالہ دیجئے۔ کہ کس کتاب مین امام ابوحنیفہ صاحب کے یہ دلائل اس دعوی پر مذکور ہین۔ غالبا آپ اس سوال کو ہمیشہ کے لئے یاد رکھینگے۔

ahmadimuslim.de

بدعتی پارٹی کے ممبرو! ہم جانتے ہیں کہ تم لوگ اس کے متعلق کمیٹی کرکے کسی ہشیار ہوکا بیان دینے پر مامور کروگے مگر یاد رکھنا کہ بیان دینے سے تمہارے مذہب کی سچائی ثابت نہ ہوگی۔ البتہ یہ ثابت ہوگا کہ تم کلانیاں بڑی بڑی رنگین دے سکتے ہو۔ پس اگر مذہب کی سچائی ثابت کرنا چاہتے ہو۔ تو ہمارے پیش کردہ حوالجات کا جواب دو۔ اور ایمانداری سے ہماری طرح ہر ایک کا کلام کو ہمارے لفظوں میں نقل کرنا ورنہ سمجھا جائیگا کہ ؎

بیخودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

فیصلہ۔ آجکل ہم میں اور ہمارے بھائیوں میں بڑا نزاع اس بات میں ہے کہ اہل سنت کون ہے اور اہل بدعت کون؟ گو حضرت پیران پیر رضی اللہ عنہ نے غنیہ میں اہل بدعت کی کئی علامات لکھی ہیں۔ منجملہ ان کے بڑی علامت یہ ہے کہ محدثین اور اہلحدیث کو برا کہنے والے بدعتی ہیں لیکن آج ہم چاہتے ہیں کہ اس نزاع کا فیصلہ کلی کر دیا جاوے۔ فیصلہ بھی ایسے بزرگ سے کرایا جاوے جس پر فریق ثانی کو کامل اعتماد ہو۔ ہماری مراد اس قابل بزرگ سے حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپنے اہل سنت کی جو تعریف فرمائی ہے وہ ہم نقل کرکے ناظرین کو رائے زنی کا موقع دیتے ہیں۔ ہمارے احباب شرح فقہ اکبر مطبوعہ مجتبائی دہلی کھول کر اپنے سامنے رکھیں۔ جہاں لکھا ہے:۔

سئل ابو حنیفہ رح من مذهب اهل السنة والجماعة فقال ان تفضل الشيخين اى ابابكر و عمر و تحب الختنين اى عثمان و عليا وان ترى المسح على الخفين وتصلى خلف كل بر و فاجر (ص ۹۲)

یعنے امام ابو حنیفہ صاحب سے اہل سنت کے مذہب کی بابت سوال کیا گیا تو آپنے اوسکی چند علامتیں فرمائیں کہ حضرت ابوبکر اور عمر کو افضل جاننا اور حضرت عثمان اور علی سے محبت کرنا اور موزوں پر مسح کرنا اور ہر نیک و بد کے پیچھے **نماز پڑھ لینا**۔

مولانا! اپنی دلیل نمبر ۲ و ۳ و ۴ کو دیکھو اور اپنے امام کے اس فیصلے کو ملاحظہ۔

یہ تو ہے اہل سنت کی تعریف اور بدعتی کی تعریف بھی شرح فقہ اکبر سے ہم بتا آئے ہیں کہ من ترك الجماعة خلف الامام الفاجر فهو مبتدع۔ یعنی جو کوئی فاسق فاجر امام کے پیچھے نماز نہ پڑھے وہ بدعتی ہے۔ پس ان دونوں تعریفوں کو

جانچکر بتا دیں کہ اہل سنت کون ہیں اور اہل بدعت کون؟ ؎

میرے دل کو میری وفا کو دیکھکر
بندہ پرور! منصفی کرنا خدا کو دیکھکر

خیر آپ سے تو فیصلہ ہوگیا۔ اب میں ان تنگ ظرف علماء کی طرف متوجہ ہوتا ہوں جو بات بات پر فتوے دیا کرتے ہیں کہ فلاں کے پیچھے نماز درست نہیں فلاں کے پیچھے نہیں وہ ان تو بتا دیں کہ ان کے پاس کوئی صحیح نص بھی ہے جس میں یہ مسئلہ پایا جاتا ہو کہ اس قسم کے لوگوں کے پیچھے جائز ہے اور اس قسم کے پیچھے جائز نہیں۔ نہایت شرم کی بات ہے کہ مسلمانوں کے ہادی اور مسلمانوں کی کشتی کے ناخدا ہوکر کیسے منجدھار میں ان کو ڈبوتے ہیں خدا اور رسول کے ارشاد کے سوا محض اپنی نفسانیت سے حکم اختراع کرتے ہیں۔ یہ بات بالکل واضح ہے۔ کہ انسان تین قسم پر ہیں۔ مومن متقی یا فاسق یا فاجر۔ یا مشرک کافر تیسری قسم کو چھوڑ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی دونوں قسموں کی بابت ارشاد فرمایا کہ صلوا خلف کل بر و فاجر۔ ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھا کرو۔ امام بخاری نے ایک باب باندھا ہے۔ امامة المفتون والمبتدع۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ سید الطائفہ حضرت حسن بصری سے بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنے کی بابت پوچھا گیا تو حضرت ممدوح نے فرمایا کہ صل وعليه بدعته یعنے بدعتی کے پیچھے نماز پڑھ لو۔ اوسکی بدعت اوسکی گردن پر ہے تمہیں تو نہیں لگجائیگی۔ بعض تنگ ظرف لوگ قیاس اور اجتہاد کیا کرتے ہیں کہ فاسق و فاجر اور بدعتی تو خود برے ہیں۔ وہ ہماری وکالت کے لائق کیونکر ہونگے۔ اسلئے ہم ان کے پیچھے کیونکر پڑھیں۔ سو ایسے مجتہدوں کے لئے حضرت امیر المومنین عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کا وہ زرین قول سناتا ہوں جو حضرت ممدوح نے حالت محاصرہ میں فرمایا تھا۔ جس کو امام بخاری باب مذکور میں لائے ہیں۔ پس غور سے سنیے اور للہ انصاف کیجئے۔ کہ مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے والے کون ہیں؟

دخل على عثمان وهو محصور فقال انك امام عامة ونزل بك ما نرى ويصلى لنا امام فتنة ونتحرج فقال الصلوة احسن ما يعمل الناس فاذا احسن الناس فاحسن معهم واذا اساؤا فاجتنب اساءتهم

یعنے ایک شخص عبید اللہ بن عدی حضرت عثمان کے پاس اس وقت پہنچے جس وقت باغیوں نے اونکو گھیر رکھا تھا (جس میں وہ آخرکار شہید ہوگئے) تو عرض کیا کہ آپ تو سب لوگوں کے امام ہیں اور اس ناقابل برداشت تکلیف میں ہیں۔

۵ ہونے کے ثبوت درج ہیں بیان کرتا ہو کہ مرزا غلام احمد قادیانی امت محمدیہ کا اکیسواں جھوٹا نبی ہے اور اسمیں مرزا غلام احمد کے نبی نہ ہونے کا اظہار ۃ ثبوت الہامی منجانب

عیسائیوں اہ
کے ممبرو!
ڈیفنس اسلام کو
جموں سیالکوٹ
گجرات جہلم
لاہور امرتسر جا
انبالہ میرٹھ او
اور مرزائیوں کو
ڈیفنس اسلام
سے اسلام کی صد
شہادتیں مندرجہ
ہے کہ حضرت عیسٰے
جانے کے متعلق جو
درج ہے وہ اصل
کے صلیب دئے جا
قدیمی یہی یعنی
یعنی مرزائی بالکل
کر رہے ہیں قیمت
موجود ہے انجیل
تردید تثلیث
عـ شجرہ نسب
انجیل مقدس کے
پورا کرنا غلطی
اور حضرت اسماعیل
حضرت عیسٰے
انجیل مقدس
ذکر درج نہ ہونے
کا بچی کے فتنہ کے
کے غلط بیان کا عدم
موجود ہم مرزا
انجیل مقدس

اور جسکو باغی لوگ نماز پڑہاتا ہے اور ہم اس مین ہرج جانتے ہین (غرض اوسکی یہ تھی کہ آپ فتوی دین کہ ہم ان باغیون کے ساتھ نماز پڑہین یا نہ) حضرت عثمان نے فرمایا کہ لوگ جسقدر کام کرتے ہین - اُن مین سے نماز سب سے اچھا کام ہے - پس جب لوگ اچھا کام کرین تو اُن کے ساتھ ہوکر اچھا کام کر لیا کر - اور جب برا کام کرین (یعنی نماز کے سوا کوئی اور برا کام کرین) تو اونکی برائی سے الگ ہوجایا کر"

اللہ اکبر یہ تھی راست گوئی اور یہ تھی کمال دیانت داری کہ اونہی باغیون کی بابت سوال ہے - جنہون نے حضرت امیر المومنین کو بلا وجہ گہیر رکھا ہے اور آخر کار اسی گہیرے مین شہید بھی کر دیا - اونہی کے حق مین یہ فتوی ہے - کہ نماز اُن کے ساتہ پڑھ لیا کر - کیون نہ ہو - بڑون کی بڑی شان ہے +

کیا کوئی بتا سکتا ہے ؟ کہ باغی کس درجہ کے گنہگار ہین فاسق بلکہ ظالم مقتول کے سرتاج واجب القتل ہوتے ہین اُن کے پیچھے تو نماز کے جواز کا فتوی امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ دیوین - مگر آج ایک مولوی صاحب کے مخالف رائے ہونا اُن باغیون سے بھی بدتر سمجھا جاوے - پس نہ نماز قبول - نہ روزہ - نہ حج نہ زکوۃ - کیون نہ ہو؟

شکوہ چشم بد دور ہیں آپ پیر کے * نمونہ ہین خلق رسول امین کے

مسلمانون پر خدا کا فضل تہا - کہ گو ان مین بہت سا اختلاف ہوا - مگر ان میں ارکان اسلام ایسے تھے کہ سب کے سب اونپر جمع ہو سکتے تھے - کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مین شرکت تھی - کلمہ کے بعد ارکان عبادت مین نماز تھی - اس مین شرکت تھی - زکوۃ مین شرکت تھی - حج مین شرکت تھی - روزون مین شرکت تھی - مگر ہائے بر حال ما کہ ہماری شومئی قسمت سے ایسے ایسے تنگ ظرف علماء پیدا ہو گئے جو مسلمانون کو کسی دینی کام مین جمع ہوا نہین دیکھنا چاہتے - پس وہ یاد رکھین -

جتکہ اصحاب کو احباب سے جدا کردو
ہم نے اُس کے تئین ابلیس کا نانا جانا

میری علالت مین چہ میگوئیان

میری دائین بانہہ مین درد دو تین ماہ سے درد تہا - پہلے تو معمولی بہت خفیف - پہر دفعۃً ایک روز درد شدید ہو گیا - یہان تک اسسٹنٹ سول سرجن کے مشورہ سے پچکاری کے ذریعہ مارفیا (دوا) پہنچایا گیا اس سے بعد درد کا انتقال پہلو کی طرف ہو گیا - اُس جگہ بھی بمشورہ صاحب اسسٹنٹ سول سرجن پچکاری سے مارفیا پہنچایا گیا بحمد اللہ اب آرام ہے - خیر یہ تو ایک معمولی بات ہے - خاص قابل ذکر بات یہ ہے کہ بقول مکرم

شور بختان بآرزو خواہند
مقبلان را زوال نعمت وجاہ

شہر مین مختلف قسم کی افواہین اڑ رہی تھین ایک روز شب کو ۱۰ - ۱۱ بجے کو درمیان پانچ چہہ کس احباب میرے گہر پر آئے تو بعد مزاج پرسی کے کہنے لگے کہ ہم نے تحقیقات سنا تہا کہ آپ آخری دمون پر ہین - مین نے کہا زندگی کا تو کسی کو اجارہ نہین مگر جب ہے سو تم دیکھ لو - اسی روز صبح کو ایک دوست کی زبانی معلوم ہوا کہ ایک موقع پر چند ایک مرزائی باتین کر رہے تھے - کہ ثناء اللہ کا تو آخری دم ہے - اور بیٹا اوسکا قید ہو گیا ہے دوست مذکور نے کہا - مین نے اُن سے کہا اونکا تو بیٹا ہونا نابالغ ۱۲ سال کا ہے - ایک اور صاحب عبد الرزاق خان کی حیرانی مین میرے دوست حکیم محمد الدین صاحب کے پاس پہنچے کہ مجھکو منشی غلام احمد صاحب اڈیٹر اہل فقہ نے نہایت افسوس کے لہجہ مین کہا ہے کہ ثناء اللہ کی گردن سخت زنبیل ہے - جس سے وہ سخت تکلیف مین ہے - اب کیا ہوگا ؟ ان سب چہ میگوئیون سے بڑہکر یہ ہے کہ چند روز ہوئے ابہی درد بہی نہ تہا - کہ ایک شخص موضع بہ غلام متصل قادیان کا آیا کہ مین آپکی زیارت کو آیا ہون - ہمارے علاقہ کے مرزائیون نے مشہور کر رکھا ہے کہ ثناء اللہ مر گیا - ایک بٹالوی بزرگ کا بیان ہے کہ قادیان مین مشہور ہے کہ ثناء اللہ کو فالج ہو گیا - حالانکہ مین ہر روز مکان سے نکلکر دفتر کو آتا جاتا بلکہ قریب مغرب سیر کو بہی جاتا تہا - ہمارے محلہ مین مرزائی اور مرزائیون کے مخبر بھی مجھکو دیکھتے ہین +

خیر یہ تو تہا ایک طرفہ بیان اب دوسری طرف کی سنئے - میرے معالج ڈاکٹر صاحب ایک روز صبح ہی تشریف لائے - فرمایا آج مجھکو ایک بزرگ خواب مین آکر فرما گئے ہین کہ مولوی صاحب کو یہ دوا جو دیتے ہو نہ دو - بلکہ فلان قسم کی گولیان دو - جو اس مرض کیلئے مفید ہین - بعض دوست ایسے گہبرائے ہوئے تھے کہ حضرت آدم کی طرح اپنی عمر کا حصہ بخشنے کو طیار تھے - آخر کار خدا کے فضل و کرم سے انجام بخیر ہوا - درد معمولی ریحی تہا اور کچھ نہین - اسی کے متعلق ایک خط کا ذکر کرنا بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا - ایک دوست ضلع میانوالی سے لکھتے ہین :-

بیس ثبوت اور مختلف قسم کے بائیس عقیدہ کے باطل ہونے کے ثبوت ہین قیمت ۸ر چقچو ندری ۲ حضرت مسیح کے دوبارہ آنے اور مرزا غلام احمد کے مہدی مسیح موعود نہ ہونے کے ثبوت قیمت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - یہاں ایک ہیڈ ماسٹر سکول انگریزی سکونتی میانوالی رہتا ہے - اور وہ مرزائی ہے اور اکثر اوقات اسکو ساتھ مباحثہ رہتا ہے اور اُس نے فی الحال کہا ہے کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کو مرزا صاحب نے مباہلہ کیا ہے کہ میری زندگی میں مر جائیگا اور یقیناً وہ مر جائیگا - ایک آدمی تدریسی خواندہ ہے اوس نے وعدہ قطعی مرزائی اُن سے کر لیا ہے اگر مولوی ثناء اللہ موت اختیاری سے مرا تو معتقد مرزا صاحب ہونگا اور اگر مرزا صاحب پہلے مرے تو تم مرزائی مذہب سے انکار کرو - اور جماعت ہماری کے ساتھ پھر شریک ہو جاؤ - اُس نے مرزا صاحب سے اس امر کا ذکر کیا ہو - اُس نے جواب لکھا کہ بیشک مولوی ثناء اللہ عنقریب مریگا یعنی بہار شائد استدراج ہو جاوے اور سُنا جاتا ہے کہ اُس نے جاسوس رکھے ہوئے ہیں - زہر دے دیتے ہیں چونکہ آنجناب اسلام کے حامی ہیں اور اکثر اوقات اوسکے ساتھ مباحثہ کرتے رہے ہیں اور سُنت والجماعت کو ترقی دیتے رہے ہیں - میں آپکا خادم ہوں اور آپکو خبر کرتا ہوں - کہ شاید کسی آدمی کے ذریعہ یا دیگر ذریعہ سے آپ کو تکلیف نہ پہنچ جاوے - خدا آپکا محافظ ہو اور آپکو زندہ سلامت باکرامت رکھے -

راقم .... از میانوالی

راقم خط کو واضح ہو کہ مرنا جینا تو انسان کے اختیار سے باہر ہے یہ تو کوئی بڑی بات نہیں - بڑی بات یہ ہے کہ مرزا صاحب کے دام اوفتادہ ایسے مضبوط جال میں جکڑے گئے ہیں کہ کوئی صورت ان کے نکلنے کی نہیں کوئی اُن سے یہ تو پوچھے کہ ہم دونوں کے مرنے سے پہلے ہی اگر تم مر گئے اور تحقیق نہ کیا - تو تمہارا کیا حال ہوگا - یاد رکھو کہ کسی جاسوس کے زہر دینے یا کسی مرید کو چھری چلانے وغیرہ سے اگر میں مرا تو مرزا کی دعا غلط ہو جائیگی کیونکہ اُس نے لکھا ہے کہ طاعون یا ہیضہ سے مریگا - کسی انسان کی شرارت سے نہیں - پس میرے دوستو یاد رکھو - **لکل اجل کتاب** -

بقیہ جوابات متعلق وحدۃ الوجود

مرقومہ مولانا علی نعمت صاحب پھلواروی
جواب سوال ...

یہ کہکر کہ دونوں باہم چسپاں ہونگے یا علیحدہ و مباین یہ کہنا کہ بہرحال ایک دوسرے کیلئے حال ہوگا یا محل ظاہر منظور ہے - اس تقریر کا مآل اسی پر ہے کہ بحالت چسپیدگی و اتصال و بحالت علیحدگی و انفصال ہر دو تقدیر پر ایک دوسرے کے حال و محل ہونے سے خالی نہ ہوگا - حالانکہ یہ باطل ہے کیونکہ علیحدگی و انفصال منافی حلول ہے ہاں بحالت چسپیدگی حلول ہو سکتا ہے فان الانضمام یستلزم القیام المستلزم للحلول احدھما فی الاخر اما بالسریان او بالطریان - پس خصم اختیار انفصال و مباینت جواب لیکتا ہے یعنے وجود خالق جل وعلا وجود خلق سے وجود خلق وجود خالق سے علیحدہ ہے ولا ضیر فلم یثبت دعواہ اور استشہاد بقول لبید توجیہ القول بما لا یرضی بہ قائلہ ہے - لبید گو کافر تھا مگر پاسدار وجود کا نہ تھا - اس مصرع میں درحقیقت اوسکو شرک سے قرار ہے نہ کہ وحدۃ وجود کا اقرار وحجتنا علیہ فہم من ارسل الینا التبلیغ لا الہ الا اللہ الناطق بتوحید المعبود الذی اورثہ دینہ من ابیہ خلیلہ المبعوث بالملۃ الحنفیۃ الحنیفۃ البیضاء لا توحید الوجود الذی ورثہ اہلہ من الفئۃ الہالکۃ الطاغیۃ المتالہۃ والاشراقیۃ الغاویۃ المتقشفۃ فی الظلماء - اللہم احینی ایای وکل من یحبنی او احبہ وثبتنا انی توفیتنا علی ارسلۃ واتباع کل ثابت علیہ انزلتہ

جواب سوال نمبر ۶ - عالم یا عالم کے کل اجزاء کو متغیر ہونے سے عالم کا امر عارضی ہوتا - اور وجود خارجی یعنے واقعی نہ رکھنا لازم نہیں آتا اسلئے کہ کوئی شے دو حال سے خالی نہیں یا محض اعتباری ہے ثبوت اوسکا اگر ہے تو باعتبار معتبر و انتزاع منتزع ہے و فرض فارض و اختراع مخترع ہے - یا حقیقی ہے - تحقق اوسکا واقع میں ہی و نفس الامر میں - اعتبار و انتزاع و فرض و اختراع پر موقوف نہیں ہے - سواء کان ثابتا او متغیرا - اور عالم باجزائہ اسی قبیل سے ہے موجود حقیقی ہے واقع میں موجود ہے - نفس الامر میں متحقق ہے وجود خارجی مستقل رکھتا ہے نہ کہ عبارت صرف اعراض مجتمعہ سے ہے در عین واحد کما ہو مزعوم الوجودیۃ - ہاں ذو تغیر ضرور ہے - لیکن ذو تغیر ہونا عالم کا منافی اوسکی موجود فی الواقع اور ثابت فی نفسہ اور مستلزم اعتباری و امر عارضی ہونیکو نہیں ہے - وشتان بینہما - کیف وان المستدلین بھذا الدلیل علی حدوث العالم ہم القائلون بثبوت العالم ثبوتا واقعیا لا اعتباریا وتحققہ فی الخارج وکینونتہ فی نفسہ ولم یشعر واحد منہم من طرق التغیر بتلک الملازمۃ المتوہمۃ المتخیلۃ کانیاب الغول التی لا اعیان لہا فی ذی الفضول وحاش للہ ان تستشعر بہا فیہ - وانما یستشعر بہا لھم استشعروا بہ مما استدلوا بہ علی ما ہم استدلوا علیہ وھذا ھو الاستشعار الصحیح الذی ینالہ ایدی الافکار الثاقبۃ وتمسہ انامل الانظار الصائبۃ

جواب سوال نمبر ۱ - جواب باختیار شق مخالفت من کل الوجوہ - و شق موافقت

ahmadimuslim.de

بجعض الوجوہ دون بعضہا دونو کے ممکن ہے اور نہ شق مخالفت من کل الوجوہ پر وجود خالق کا ضد وجود خالق ہونا لازم آتا و نہ شق موافقت ببعض الوجود دون بعضہا پر شامل ہونا تو جیہ عدم تضاد کی یہ ہے کہ تخالف یا عبارت ہے مجرد عدم اشتراک سے فی الصفات النفسیہ یعنی قید عدم امتناع اجتماع بھی فی محل واحد من جہتہ واحدۃ اسمین ملحوظ نہیں ہے یا ہے بر رسم اول التزام تخالف پر عدم لزوم تضاد ظاہر ہے و بر رسم ثانی اگرچہ تخالف عام مطلق ٹھیریگا۔ مگر التزام عام مستلزم لزوم کا نہیں ہوسکتا کسی خاص کے بعینہ لجواز تحققہ فی ضمن خاص آخر من الخواص المتنازجتہ تحتہ اور توجیہہ عدم تماثل کی یہ ہے کہ تماثل عبارت ہے اشتراک سے فی جمیع صفات النفس اور اس اشتراک کو مشارکت فیما یجب ویمکن ویمتنع لازم ہے پس وجود خلق کو اگرچہ موافقت ساتھ وجود خالق کے ہے ببعض الوجوہ مثلاً اشتراک بحسب الاسم کما ھو عند ابی الحسن الاشعری یا اشتراک در مطلق مفہوم وجود کما ھو علی زعم المشائین لیکن تماثلت مفقود لتخالفہما فی صفات النفس جمیعاً و فقدان المشارکۃ بینہما فی الاحکام الواجبۃ والممکنۃ والممتنعۃ لعدم تساویہما فی تمام الماھیتہ

جواب سوال نمبر (۸) :- حضرات وجودیہ کے نزدیک وجود حقیقی عین ذات حق ہے و موجود حقیقی ایک سے زیادہ نہیں ہے وہی حقیقت الحقائق ہے - و دیگر حقائق عبارت تعینات عارضہ سے ہے اُس وجود کو یا فرد وجود سے جو متعین ہے بتعینات عارضہ پس وجودات مخلوقات غیر قائم بالذات ہیں - ان ھی الا اعراض مجتمعۃ فی عین واحد - تو اس میں شک نہیں جب مخلوقات کا وجود علیحدہ وجود حق سے منفصل اُس سے مغایر اسکو جانا جائیگا - اوسکو قائم بالذات اس معنے کرکے ماننا ہوگا۔ لیکن اس میں ہرگز کوئی محذور نہیں اور جس محذور کو سائل علامہ نے لازم ٹھیرایا ہے ابد فریبی سے دُور نہیں - بدیہی البطلان ہے بدیہی البطلان ہے - بدیہی البطلان ہے لانہ غایتہ ما یلزم ھی المشارکتہ فی خصتہ سلبیہ عدم القیام بالغیر لا فی صفتہ اثبات فضلا عن المشارکۃ فی جمیع صفات النفس او اخصتہا فلا یتحقق تماثل وجود الخلق بوجود الحق علی مذھب من مذاھب العقلاء علی اختلافہم فی الشروط المشروطۃ فی المماثلۃ فانی یغوث عن وجود الخلق امکانہ الذی ھو المحوج الی الخالق فی حدوثہ و بقائہ وکیف یستغنی عنہ بل لم یزل ولا یزال محتاجا بسلطانہ +

جواب سوال نمبر (۱۱) :- بیشک علم اللہ تعالی کا بذاتہ ہو یا بغیرہ صفت قدیم ہے اور بلاریب مخلوق متغیر ہے لیکن تغیر مخلوق ہرگز مستلزم تغیر علم باری جل علا نہیں تا بخوف لزوم جہل - حق یعنے غیریت کو باطل اور باطل یعنی عینیت کو حق مانکر علم حق کو حضوری بحالت عینیت تسلیم کیا جاوے - اسلئے کہ میں یہ کہتا ہوں کہ علم حق نہ مجعول وارتسامی ہے - ونہ بحضور علی نحو من الاتحاد التسمۃ عند اھل المذاھب المعروفۃ لا سیما الاتحادیۃ والعینیۃ الساریۃ فی ادمغتہ الوجودیۃ بلکہ علم حق صفت حقیقتہ واحدۃ بسیط ہے قائم ہے بذات حق ذات تعلقات کثیرہ ہے - باشیاء کثیرۃ کما ھو مسلک المحققین من المتکلمین اور یہ صفت بحقیقہ تو قدیم ہے - و تعلقات حادث ہے کیونکہ تعلقات عبارت ہیں اضافات حادثہ سے بوقت حدوث حوادث - فانما یلزم من تغیر الحوادث المخلوقۃ تغیر ھذہ التعلقات دون تغیر تلک الصفۃ الحقیقۃ القدیمۃ

(جواب سوال نمبر (۱۲) ہر فرد مخلوق کے ساتھ اللہ تعالی کا تعلق خاص ہونا بلاریب ضروری امر ہے - لیکن اس تعلق خاص کی تعلق قدرت پر محمول کرنیکو مستبعد جاننا بعید از عقل ہے کیونکہ مناط استبعاد بزعم سائل علامہ اگر ہے تو لزوم انفکاک صفت قدرت سے از قادر موصوف بصفت قدرت عند التاثیر بر تقدیر انفصال وجودات خلق از وجود حق - و جزم باین لزوم غیر معقول ہے وانما نشاء منہ ھذا الغلط لما التبس علیہ بعض الکیفیات النفسانیۃ ببعض الکیفیات المحسوسۃ الفاعلۃ مثل الحرارۃ والبرودۃ وغیرھما من الکیفیات المشروطۃ تاثیرھا بالمماسۃ والعجب من الصوفی السائل کل العجب انہ ان عقل عن عجائب الخوارق الصادرۃ من اھل السیمیاء والھیمیاء والریمیاء وغرائب تاثیرات انظار اصحاب مسمریزم وآثارھم المشہودۃ فکیف لم یعثر علی اعاجیب العلم الذی یدعی انہ من اھلیتہ کالاغاثۃ والافاضۃ وما خلاھما من الخوارق التی لا تضرھا بعد المسافۃ و بالجملۃ ھذا قیاس مع الفارق واذ لم یجز قیاس الکیفیۃ النفسانیۃ علی الکیفیۃ المحسوسۃ فانی تقاس علیہا قدرۃ اللہ تعالی علی تخلیق خلقہ و ابداعہ - وانہ تعالی جل ربنا لہ الاسماء الحسنی وانہ لہ المثل الاعلی +

جواب سوال نمبر (۱۳) :- غیر جنس کا کلام سمجھ میں نہیں آتا یہ قول - اگر بطریق حکم کلی ہے تو غیر مسلم ہے اور اگر بطریق حکم جزئی ہے یا بطریق اہمال بطریق متاخرین جو مستلزم حکم جزئی کو ہی تو مسلم ہے - لیکن مفید مدعی نہیں - لان احد المتخاطبین فی المجنس یفھم کلام الآخر المتکلم بلغتہ بالفعل و کثیرا

ahmadimuslim.de

وان کل کتاب سماوی لما ہو منزل بلسان کل قوم نزل علیہ فافہم وتامل فیہ

قال السائل اس قسم کے اور بھی بہت سے اعتراض ہیں ان کے جواب آنے پر ارسال خدمت ہونگے۔

یقول المجیب - اللہ اکبر تب تو بڑی اوقات صرف کرنا ہوگا - مجھے شکوہ ایڈیٹر صاحب سے ہے یا آپ اپنے سے - انا للہ وانا الیہ راجعون ؎

کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا

ہان ہان اب خیال آیا - خدمت دینی بھی تو ہے - تو خیر حسبنا اللہ و نعم الوکیل علی اللہ توکلنا۔

قال السائل:- اور میں دعوی سے کہتا ہوں کہ جو آیات اللہ تعالی کی توحید کے ثبوت میں ہے اُسی آیت سے وحدت وجود ثابت کرونگا۔

یقول المجیب۔ حضرات شیعہ رحمۃ اللہ علیہم کے پاس بھی ایک قاعدہ ہے جو زیر بینات سے تعبیر کیا جاتا ہے کیا ہی قاعدہ ہے - جس آیت سے چاہتے ہیں - جناب مرتضوی کی مدح اور جس آیہ سے ہجو دیگر خلفاء پر قدح - اور جس نص قرآنی سے قصد کرتے ہیں استحقاق وراثت فاطمہ اور جو ظاہر نظم کتاب اللہ ہو - اُسی سے وصیت مرتضویہ - بذریعہ اسکے ثابت ہی کر لیتے ہیں - سچ ہے ایسا ہی کے ہاتھوں میں عنان قرآن ہے۔

قال السائل:- اور آج تک اللہ تعالی کے جاننے والوں میں ایسا کوئی بھی نہیں سُنا گیا جسنے مخلوقات سے اللہ تعالی کو علیحدہ کر کے دیکھ لیا ہو۔

یقول المجیب۔ الا من اجتباہ اللہ تعالی وھداہ الی الصراط المستقیم من الانبیاء والمرسلین من لدن آدم الی خاتم النبیین والذین اقتدوھم واتبعوھم باحسان من الذین سبقونا بالایمان والذین شارکونا فی الاذعان والایقان حق الاتباع اولئک ھم المبرءون من ھذہ الفریۃ ونحن اللاحقون بھم بلحوق - الایڈیٹر۔ اگر مضمون صاف اردو ہوتا تو آئندہ درج ہوگا کیونکہ ناظرین شاکی ہیں۔

غریب فنڈ

اس دفعہ مستری غلام نبی صاحب خریدار ۱۳۰۸ نے ۱۲ مرحمت فرمائے ہیں - بقایا ۱۴ - کل ۱۲

ایک اخبار بنام حافظ عبد الواحد مقام سنگر ول پیر ضلع اکولہ دو سال کیلئے جاری ہوا - ۶ قرض ہے۔

درخواست نمبر ۵۲ - میان غلام مصطفے از مقام بوسیانوالہ ضلع گوجرانوالہ

درخواست نمبر ۵۳ - حافظ حاکم الدین از سکھو چک ضلع گورداسپور۔

حسابِ دوستان دردل

اصحاب ذیل کی قیمت ماہ جولائی ۱۹۱۹ء میں ختم ہے - جن اصحاب کو وی پی لینے میں کچھ عذر ہو - بواپسی ڈاک مطلع فرماویں ورنہ حسب دستور پرچہ وی پی بھیجا جائیگا - جس صاحب نے غریب فنڈ میں کچھ دینا ہو - وہ بھی اطلاع بخشیں - تاکہ رقم غریب فنڈ بھی اضافہ کر کے وی پی بھیجا جاوے - (منیجر)

۲۰۳	پٹھوالہ	۸۲۸	گوالیر گرنٹ
۲۰۸	بیرہا	۸۲۹	بنگلور
۲۱۰	شہر احمد خان جوڑ	۸۳۰	مالیر کوٹلہ
۲۱۱	باندہ	۸۳۱	سیالکوٹ
۲۱۳	انبالہ	۸۳۲	کلکتہ
۲۱۶	اترولہ	۸۳۳	پٹیالہ
۲۲۰	بریلی	۸۳۴	پٹیالہ
۲۲۵	نگوی	۸۳۵	شہر کرنٹھنہ
۲۲۸	زیلی (عدد یہ وصول ہوگئی منیجر)	۸۳۶	چکل گرنڈل بارہ
۴۰۶	سیوان	۸۳۷	عبد اللہ پور
۱۰۹	شیخ علی پور	۸۴۰	پٹیالہ
۸۱۴	سوار	۸۴۳	ٹوبہ ٹیک سنگھ
۸۱۹	ڈیرہ دون	۸۴۴	مدہوپور
۸۲۰	سوہاگ پور	۸۴۶	حیدرآباد دکن
۸۲۱	بدایون	۸۴۷	حیدرآباد دکن
۸۲۲	ایبٹ آباد	۹۰۵	فریدپور
۸۲۵	کاگ ناٹ	۱۱۲۵	دلکشا و لکھنؤ

استفسار

سرکار نے اپنے ملازمان کیواسطے ایک قاعدہ جاری کر رکھا ہے کہ اگر سرکاری ملازم اپنی تنخواہ سے ماہوار بموجب شرح مقررہ کے سرکار میں کٹواتا رہے تو بعد پنشن یا اتفاقیہ مرگ یا جو وقت مقرر اُس نے اپنے معاہدہ میں کیا ہو - اُسوقت سرکار مقرر کردہ روپیہ اُسکو

[illegible] جواب [illegible]

عہد عتیق و جدید سے ختنہ کا ثبوت

(۱) دیکھو پیدائش باب ۱۷ آئت ۹ تا ۱۴- پہر خدا نے ابرہام سے کہا کہ تو اور تیرے بعد تیری نسل پشت در پشت میرے عہد کو نگاہ رکہیں اور میرا عہد جو میرے اور تمہارے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان ہے جسے تم یاد رکھو گے سو یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک فرزند نرینہ کا ختنہ کیا جائے اور تم اپنے بدن کی کہلڑی کا ختنہ کرو اور یہ اُس عہد کا نشان ہوگا جو میرے اور تمہارے درمیان ہے تمہاری پشت در پشت ہر لڑکے کا جب وہ آٹھہ روز کا ہو- ختنہ کیا جائیگا- کیا گھر کا پیدا ہُوا کیا پردیسی سے خریدا ہُوا جو تیری نسل کا نہیں لازم ہے کہ تیرے خانہ زاد اور تیرے زرخرید کا ختنہ کیا جائے اور میرا عہد تمہارے جسموں میں عہد ابدی ہوگا- اور وہ فرزند نرینہ جسکا ختنہ نہیں ہُوا- وہی شخص اپنے لوگوں میں سے کٹ جائے کہ اُس نے میرا عہد توڑا-

ف :- کہاں ہیں وہ عیسائی اور پادری جو زبان سے کہتے ہیں کہ ہم تورات کو مانتے ہیں- عہد شکنی کون کر رہا ہے اور عہد کو پورا کون کر رہا ہے ؟

(۲) پیدائش باب ۱۷ آئت ۲۴ تا ۲۷- جسوقت ابرہام کا ختنہ ہُوا وہ نناوے برس کا تہا +

(۳) دیکھو احبار باب ۱۲ آئت ۱ و ۳ خدا نے موسی سے ہمکلام ہو کر فرمایا کہ بنی اسرائیل کو کہہ جو عورت کہ حاملہ ہو- اور وہ لڑکا جنے تو وہ سات دن جیسے حیض کے دنوں میں رہتی ہے ناپاک رہیگی اور آٹھویں دن لڑکے کا ختنہ کیا جاوے +

(۴) دیکھو انجیل لوقا باب ۱ و ۵۹ تا ۶۱ - اور یوں ہُوا کہ وہ آٹھویں دن لڑکے کا ختنہ کرنے آئے اور اوسکا نام ذکریاہ جو اوسکے باپ کا تہا رکھنے لگے پر اوسکی ماں نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ اُسکا نام یوحنا رکہا جاوے +

(۵) دیکھو لوقا باب ۲ آئت ۲۱ - اور جب آٹھہ دن پورے ہوئے کہ لڑکے کا ختنہ ہوا- اسکا نام یسوع رکہا گیا جو اُس کے پیٹ کے پڑنے کے آگے فرشتے نے رکہا تہا +

ف :- عیسائیو! یہ یسوع ابن مریم ہے جسکا ختنہ آٹھویں دن ہُوا اسکے بعد تم اپنے نبی کا خلاف کرں کر رہے ہو ؟

(۶) دیکھو انجیل یوحنا باب ۷ آئت ۲۲ - یسوع نے جواب میں انہیں کہا میں نے ایک کام کیا اور تم سب اوسکے باعث تعجب کرتے ہو+ موسی نے تمہیں ختنہ کا حکم دیا حالانکہ وہ موسیٰ سے نہیں بلکہ باپ دادوں سے ہے +

(۷) دیکھو اعمال باب ۷ آئت ۸- اور اُس نے اُس سے ختنہ کا عہد کیا- سو اُس سے اسحاق پیدا ہوا اور آٹھویں دن اُسکا ختنہ کیا

(۸) اعمال باب ۱۶ آئت ۳- پولس نے چاہا کہ اُسے اپنے ساتھہ لیچلے- تب اسکو لیا کے ان یہودیوں کے سبب جو اُن اطراف میں تھے اُس کا ختنہ کیا- کیونکہ وے جانتے تھے کہ اُس کا باپ یونانی تہا- ف :- افسوس ہے ان عیسائیوں پر جو عہد عتیق اور جدید کو تو زبان سے کتاب مقدس کہتے ہیں- لیکن اُسکے ایک ایسے حکم پر عمل نہیں کرتے- جو خدا کی طرف سے حضرت ابرہام کی معرفت مقرر ہو چکا ہے جسکا عمل درآمد بہی حضرت ابرہام نے خود کیا اور اُنکے بیٹے اسمعیل اور اسحاق میں بہی کیا اُن کے بعد یوحنا نبی اور حضرت یسوع مسیح کا بہی آٹھویں دن ختنہ کیا جانا ثابت ہوتا ہے خدا کے ایسے حکم سے جو عہد ابدی ہو- دیدہ و دانستہ لاپرواہی کرنا عیسائیوں کا کام ہے ڈبل افسوس ہے ایسے لاپرواہ فرقہ پر کہ کتاب کو تو کتاب مقدس اور الہامی مشہور کریں- اُسکے ایک ایسے حکم کی تعمیل نہ کریں- جو اُس کتاب میں خدا کیطرف عہد ابدی مقرر ہو چکا ہو- (خریدار نمبر ۲ ط)

بیجا تہمت اور سفید جہوٹ

جناب اڈیٹر صاحب! اہل فقہ کے اخبار میں ہماری مسجد کا قصہ لکھا گیا ہے- کہ کسی غیر مقلد نے ولاالضالین ہونے سے پہلے ہی آمین کہدی پہر جب امام نے ولاالضالین پڑھی- تو پہر کہی اسپر لوگوں نے اُس سے پوچھا کہ آپ کہاں جائز لکہا ہے- تو غیر مقلد مذکور نے کہا- جائز ناجائز سے ہمیں مطلب نہیں- ہماری غرض تو فساد کرنے سے ہے یہ محض جہوٹ ہے- اصل یہ ہے کہ مسجد مذکور میں دونوں گروہ نماز پڑھتے ہیں ایک روز ایک اجنبی آدمی آگیا- اُس نے غلطی سے ایسا کیا- مگر وہ خود ہی اسپر پشیمان ہُوا کہ سلام پہیرتے ہی مسجد سے نکل گیا نہ کسی نے اُس سے پوچھا اور نہ اُس نے فساد کا جواب دیا- مگر ہمارے بہائیوں کو خواہ مخواہ جہوٹ بولنے کی جو عادت ہے اسلیے آنہوں نے جہوٹ گہڑ لیا +

بقلم خود اللہ بخش لوہار- کٹڑہ رام گڑہیا

ادب العرب زبان عربی کا مسلم اور مستند اُستاد- عدیم الفرصت اصحاب کیلئے بہت مفید ہے- قیمت ۲ر

ahmadiyyamuslim.de

فتاوی

س نمبر ۲۷۰ - اہل ملک میں اکثر ہندی ہندی گنگا سہرو باجوں گاجے کے ساتھ شادیاں ہوتی ہیں اور تناول طعام کی دعوتیں ایسے موقعوں پر بنام نہادہلی کا کھانا - لون چاولی - بسنتی کی نیاز وغیرہ - گو اس میں کسی کے نام کی فاتحہ نہیں ہوتی دیجاتی ہیں ایسی دعوتوں کا قبول کرنا اور جانا باوجودیکہ ہم یہ دیکھتے اور جانتے ہیں کہ وہاں بدعات مذکورہ بلا روک ٹوک دھڑلے سے ہوتی ہیں جائز ہے یا نہیں اور ان کھانوں کا کھانا کیا حکم رکھتا ہے اس وقت جبکہ باجا وغیرہ وہاں سے بج رہا ہو کھانے کے لئے جانا یا دوسرے مکان میں وہاں سے کھانا منگا کر کھانا کیسا ہے -

س نمبر ۲۷۱ - ولیمہ عقد خوانی ہی کے روز بعد از عقد اگر کیا جائے تو ہو سکتا ہے یا نہیں یا ایک شب گذرنے کے بعد (شب زفاف کے بعد) ہی کرنا لازمی ہے بلوغ المرام کی اس حدیث کی تصریح فرمائی جائے " ولیمہ پہلے روز کا سنت - دوسرے روز کا مستحب اور تیسرے روز کا شہرت " یہاں پہلے روز سے کونسا روز مراد ہے اور عقد خوانی کے بعد دولہن کا ولی دولہا اور دیگر براتیوں کو جو کھانا کھلاتا ہے ولیمہ ہو سکتا ہے یا کیا -

س نمبر ۲۷۲ - بچہ کا عقیقہ ساتویں روز یعنے جمعہ کو پیدا ہوا ہے تو پنجشنبہ کو کرنا اور اسی روز اس کا نام رکھنا ضروری و مستحب ہے - یا اگر جب استطاعت اور مقدرت حاصل ہو بلا لحاظ روز پنجشنبہ جب اور جس روز چاہے کر سکتے ہیں اور بچہ کا نام روز پیدائش ہی رکھ سکتے ہیں؟ اور بوقت ذبیحہ بر عقیقہ ایک عربی دعا جسکا یہ مضمون ہے کہ یہ بکرا فلاں بن فلاں کے عقیقہ میں ذبح کرتا ہوں الٰہی تو اس کا خون اس کے خون کے بدلے اور اس کے بال اس کے بال کے بدلے اور اس کی جان اس کی جان کے بدلے وغیرہ وغیرہ قبول کر بسم اللہ واللہ اکبر کہہ کر ذبح کرتے ہیں ثابت ہے یا نہیں اور اس دعا کے پڑھنے میں کوئی قباحت تو نہیں ہے؟

س نمبر ۲۷۳ - زید مال کے ایک تھان کی قیمت ادھار ۱۲ روپیہ اور نقد للعہ روپیہ بتاتا ہے ایسی بیع و شرا جائز ہے یا نہیں - اور اس میں کوئی شائبہ ربوٰ کا تو نہیں ہے -

س نمبر ۲۷۴ - اقل مدت و مسافت سفر کیا ہے جسمیں نماز قصر واجب ہے ایک مرشد ضلع گلبرگہ کا رہنے والا ہے اس سلئے برائے استفاضہ فیوض باطنی یا بغرض استحصال آمدنی سالانہ دورہ کرتا ہے اس کے مریدوں کے مکانات شہر گلبرگہ کے اطراف و اکناف دو دو چار چار کوس کے فاصلہ سے بہت دور تک پھیلے ہوئے ہیں اس نے اول روز بلا ارادہ قیام زیادہ از دو روز اپنے ایک مرید کے مکان جو گلبرگہ سے صرف تین کوس پر ہے اتر پڑا - اور دوسرے روز دوسرے مرید کے گاؤں میں بھوں نیت جو پہلے مرید کے گاؤں سے صرف دو کوس ہے جا ٹھیرا اسی طرح وہ کل ضلع کا دورہ کرتا ہے اُسپر تا واپسی مکان قصر واجبی ہے یا نہ؟

س نمبر ۲۷۵ - ایک شخص نا دانستگی سے ایک ناپاک کپڑے سے نماز پڑھا بعد ازاں اسکو معلوم ہوا کہ کپڑا ناپاک تھا اسکو اس واقفیت کے بعد (۱) اگر وقت نماز باقی ہے تو دہرانا (ب) اگر نماز کا وقت گذر گیا ہے تو قضا کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

س نمبر ۲۷۶ - ننگے نہانا جائز ہے یا نہیں اگر جائز ہے تو برہنگی کی حالت میں جو وضو کیا گیا ہے وہ نماز کیلئے کافی ہے یا نہیں - اگر نماز کیلئے کافی ہے تو ایک چوتھائی سے زیادہ بدن (ستر کا) کھلنا ناقض وضو ہے یا نہ -

ج نمبر ۲۷۰ - کھانا اگر نذر لغیر اللہ نہیں ہے تو حلال ہے مجالس کی بدعات اور رسوم قبیحہ سے بچنے کے لئے اگر نہ جائے تو بہتر ہے وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ اس کو بھی شامل ہے -

ج نمبر ۲۷۱ - نکاح سے دوسرے روز کو یوم اول سمجھنا چاہئے اور تیسرے روز کو یوم ثانی - ولیمہ کرنا دولہا کا حق ہے دلہن کے ولی کا کھانا کھلانا ولیمہ کے قائم مقام نہیں ہو سکتا -

ج نمبر ۲۷۲ - مجھے یاد نہیں کہ یہ دعا کسی حدیث میں آئی ہے -

ج نمبر ۲۷۳ - ادھار پر نقد سے زیادہ قیمت لینا جائز ہے اس مسئلہ کے دلائل اہلحدیث میں کئی ایک دفعہ ذکر ہو چکے ہیں -

ج نمبر ۲۷۴ - اقل مدت سفر میں سخت اختلاف ہے تین میل کے بھی بعض علما قائل ہیں دلیل انکی ایک حدیث ہے جو مسلم کی روایت سے آئی ہے جسمیں ذوالحلیفہ تک (جو مدینہ منورہ سے قریباً تین میل تھا) قصر کرنیکا ثبوت ہے مگر خاکسار کی ناقص تحقیق میں قصر واجب نہیں، بلکہ فائت سے غائت جائز ہے اور اقل مدت قصر میں اختلاف ہے اس لئے اتمام افضل ہے - مسافر جب اپنے گھر سے نکلتا ہے تو اسکو قصر کا حکم حاصل ہو جاتا ہے (واجب یا جائز جو جسکا مسلک ہو) پس شخص مذکور قصر کر سکتا ہے

ج نمبر ۲۷۵ - بموجب حکم قرآن و حدیث کے کپڑا پاک ہونا چاہئے اسلئے اگلی سابقہ نماز تو صحیح نہوئی پس وہ قضا ضرور کرے -

ج نمبر ۲۷۶ - پردہ میں یا کسی علیحدہ جگہ میں ننگے نہانا جائز ہے ایسی حالت کا وضو

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

امرتسر کے معزز مسلمان رئیس شیخ غلام صادق صاحب کو خان بہادر کا خطاب ملا مبارک ہو (نتیجہ ؟)

امرتسر کے وکیل بابو گوپال داس بھنڈاری کو رائے بہادر ملا۔

کلکتہ میں بائیسکل کی چوری بڑھتی جارہی ہے چنانچہ جوزف رابرٹس سطرجی بلینڈ کی بائیسکل چرانے کی علت میں ۴ مہینے کے لئے قید سخت کا سزایاب ہوا۔

کتّے کا گوشت کھانا جرمنوں نے اہل سیکزونی سے سیکھا سیکزونی جرمنی کا ایک صوبہ ہے۔ اب تو تمام اہل جرمنی اس کے عادی ہوگئے ۱۸۹۰ء میں ۳۱۲ کتّے صرف شہر سیکسنی میں ذبح کئے گئے اور ۱۰۳ شہر لیزگ میں ۱۸۹۶ء میں ۴۶۸ کتّے تمام سیکزونی میں ذبح ہوئے ۱۹۰۱ء میں یہ تعداد ۱۲۶۰ تک بڑھ گئی تھی جو ۱۹۰۱ء میں ۲۵۰۲ تک پہونچ گئی یہانتک کہ ۱۹۰۶ء میں یہ تعداد ۲۸۶۹ تک پہنچ گئی تھی

مولانا شبلی نعمانی رو بہ صحت ہیں۔ لیکن ابھی زخم کو پوری طرح سے آرام نہیں ہوا ہے۔ خدا موصوف کو جلد تر صحت کلی عطا فرمائے۔

اخبار "بندے ماترم" کے اڈیٹر، مینیجر اور چھاپنے والے کو نوٹس دی گئی ہے کہ دفعہ ۱۲۴ الف اور تحریک بغاوت کے اور دفعات کے وہ لوگ مجرم کیوں نہیں قرار دیئے جائینگے ؟ اہلکاران "بندے ماترم" سے ایک نائب انگلشمین کو یہ خبر ملی ہے کہ "اخبار سنجیاٹا" کے ساتھ بھی یہی کارروائی ہوئی ہے۔ ہمعصر انگلشمین کہتا ہے کہ مذکورہ بالا اخباروں کے خلاف پولیس نے ابتک کوئی کارروائی نہیں کی ہے لیکن مسٹر گیسٹ چیف سکرٹری کے دستخط کے ساتھ مذکور الصدر مضمون کی نوٹس بنام اخبارات بندے ماترم بابا مہر و سدھاکر (یہ چار دھرم کی خرابی ہے۔ چار دھرم سنجیاٹا وغیرہ بان اور ہم آہنگ ہے) اور جگانتر (یہ تینوں دیسی زبان میں ہوتے ہیں) جاری ہو چکے ہیں۔ نوٹس کا مضمون یہ ہے کہ اخبارات علانیہ سخت حملے استعمال کرتے ہیں اور قانون کے خلاف لکھتے ہیں۔ اگر یہ اخبارات علیحدہ علیحدہ کیفیت نہ دیتے جائیں گے تو انہیں مقدمے چلائے جائینگے۔

کلکتہ میں اب تک پولیٹیکل جلسوں کی رپورٹیں خفیہ طور پر لیجاتی تھیں۔ اب ہر جلسہ میں پولیس کی طرف سے ایک رپورٹر علانیہ طور پر شریک ہوا کریگا۔ اگر اہل جلسہ کو اس باب میں کچھ اعتراض ہوگا تو جلسہ منتشر کردیا جائیگا۔

برٹش پارلیمنٹ میں لالہ لاجپت رائے اور اجیت سنگھ کی نسبت بہت سے سوالات کئے گئے۔ مسٹر مارلے نے ان کے جواب میں کہا کہ لالہ لاجپت رائے اور اجیت سنگھ ایک دوسرے سے علیحدہ نہ تھے۔ بلکہ دونوں متفق اور شریک تھے۔ سر ڈنزل اٹبلیسن نے اس بات میں میرا اطمینان کردیا ہے۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے دونوں کے جلاوطن کرنے میں جو کارروائی کی وہ بہت واجب اور ضروری اور میرے اتفاق رائے سے کی گئی تھی جس قانون کی رو سے وہ جلاوطن کئے گئے ہیں وہ مردہ اور فرسودہ نہیں ہے۔ بلکہ زندہ اور قابل عملدرآمد ہے دونوں قیدیوں کی ذاتی آسائش اور گزارہ کا ان کی حیثیت کے مطابق انتظام کیا گیا ہے۔ نیز کہا کہ ان کے باب میں علانیہ سوالات کرنا اور ان کا جواب دیا جانا مصلحت کے خلاف ہے۔

ڈھاکہ میں ہندو مسلمانوں کے اتحاد پر غور کرنے کیلئے جو کانفرنس ہونے والی تھی۔ وہ ایک نامعلوم تاریخ کے لئے ملتوی ہوگئی ہے۔

دہلی میں بھنگیوں نے ہڑتال کرکے کام چھوڑ دیا۔ مسٹر ہالینڈ اسسٹنٹ سررشتہ صفائی کی لات مارنے سے ایک بھنگی مرگیا۔ اسپر ناراضی ہوئی۔ صاحب بہادر ضمانت پر رہا ہیں بھنگیوں نے کام شروع کردیا۔ (شاباش دو دل یک شود بشکند کوہ را)

مرادآباد میں دو برہمن عورتیں جمعہ گذشتہ کو مسلمان ہوئیں۔

ہنگامہ راہوں ضلع جالندھر کے سزایافتگان نے سشن میں اپیل دائر کردیا ہے لیکن مجرموں کی ضمانتیں منظور نہیں ہوئیں۔ ہندو مسلمانوں کی سزایابی پر راہوں میں دونوں فرقوں کے تعلقات میں مزید کشیدگی واقعہ ہوگئی ہے۔

کرمان (ایران) امیدواران پارلیمنٹ کے انتخاب کے موقعہ پر حال میں سخت شورش برپا ہوئی اور بہت ساکشت وخون وقوع میں آیا۔ (جوش بہادر)

ahmadimuslim.de

SOHDRA ضلع گوجرانوالہ

اہلحدیث امرتسر

۵ جولائی

نسخہ جات مفت خود بناؤ نسخہ جات مفت

بال اڑانے کا پاؤڈر و عرق و تیل و صابون - کافور کا گلاس - گولی و گلاس ۱/۲ پہ - گلاس گندھک - مالا کا فور -

اسٹین - منجن - طلاء - ادویہ مسرعت و مقوی باہ وغیرہ وغیرہ کے

مجرب اور آزمودہ نسخہ جات رسالہ چند مجربات شرما میں دئیے گئے ہیں جو خریداران امرت کی دہار کو مفت نذر کیا جاتا ہے

امرت کی دہارا

جسقدر نام پایا ہے اس کے مکمل بیان کے واسطے تو ایک دفتر چاہئے مختصراً رسالہ آب حیات میں لکھتا ہے ایک پیسہ کا کارڈ لکھکر مفت طلب کریں -
امرت کی دہار تقریباً کل امراض مثل سر درد - پیٹ درد - تمام درد ہائے بیرونی و اندرونی - بخار - کھانسی - نزلہ - ہیضہ - طاعون - بدہضمی - مرگی - درد داڑھ کا درد و دانتوں کی امراض - درد گردہ - امراض معدہ - امراض جگر - امراض بچگان و عورات - بھڑ بچھو - سانپ وغیرہ کا کاٹنا - خارش وغیرہ وغیرہ کا
جو عام طور پر گھروں میں بوڑھوں - بچوں - جوانوں اور عورتوں کو ہوتی رہتی ہیں حکمی علاج ہے - ادویات کے سینکڑوں بوجھ دار بکس اس چھوٹی سی شیشی کے سامنے ہیچ ہیں امرت کی دہار جس گھر میں موجود ہے وہاں ایک حکیم حاذق حاضر ہے امرت کی دہار جسکی جیب میں ہے امراض کے خطرے سے محفوظ ہے امرت کی دہار جس حکیم کے پاس رہتی ہے اسکو اور ادویات کی کم ضرورت ہے ... ۵ سو سے زیادہ شیشی ماہوار اس کی فروخت ہوتی ہے بعض بعض اصحاب سینکڑوں شیشیاں سالانہ منگواتے ہیں - بڑی بڑی ادویات کے بوجھ دار بکس اس ایک شیشی کے سامنے ہیچ ہیں سفر میں جانیوالے اب اسکو ہمراہ رکھتے ہیں امرت کی دہار کو ہر گھر میں پہنچانے کی خواہش کو پورا کرنے کیواسطے ہم نے اس کے خریدار کے واسطے تحفہ تجویز کیا ہے اس میں تمام اہل نسخے ہیں سینکڑوں روپیہ کے خرچ سے بچا دیگا - مجربات شرما مفت ملیگی -

قیمت فی شیشی دو روپیہ آٹھ آنہ ۲/۸ نمونہ - آٹھ آنہ مگر نمونہ کے ساتھ مجربات شرما مفت نہ ملیگی -

ابھی تک لوگ کہتے ہیں

وہ کیسے ممکن ہے کہ کسی ایک دوائی سے کل امراض کا علاج ہو سکے درانحالیکہ اسوقت دنیا کے بڑے بڑے محقق یہی مانے ہوئے ہیں کہ

مرض در اصل ایک ہے اور اسکا علاج بھی ایک ہی ہو سکتا ہے

امرت کی دہار

درحقیقت کل امراض کا حکمی علاج ہے ہزاروں ادویات کی بوجھدار بکس اس ایک شیشی کے سامنے ہیچ ہیں کوئی مرض نہیں جسکا یہ علاج نہیں ہر شخص با مدد معالج گھر بیٹھے آسانی صرف ایک شیشی ہو کنبہ کا علاج کر سکتا ہے - اپنے ملک میں یکطرفہ ڈگری لے کر بیٹھی ہے یہ ممکن نہیں ہے دوسری طرف سنتا ہی آپکا فرض ہے بس ایک پیسہ کا کارڈ لکھکر رسالہ آبحیات مفت منگوا کر ملاحظہ فرماویں جو اسی غرض کیواسطے ہزاروں کی تعداد میں چھپوایا ہے - نوٹ خط و کتابت کیواسطے اتنا پتہ کافی ہے "امرت کی دہار - لاہور"

ٹھاکر دت شرما وید مالک دیش اپکارک اوشدھالیہ مالک و اڈیٹر اخبار دیش مصنف رسالہ جات طبی لاہور

ahmadmuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered L. No. 352

اخبار اہلحدیث امرتسر

جلد ۴ نمبر ۳۴

امرتسر یوم جمعہ مورخہ ۲۸ جون ۱۹۰۶ء مطابق ۱۶ جمادی الاول ۱۳۲۵ ہجری قدسی

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت پیشگی آنی ضروری ہے۔

(ب) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔

(ج) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ

والیان ریاست سے ۔ ۔ ہے

روسا و جاگیرداران سے للعہ

عام خریداروں سے ۔ عہ

غیر ممالک سے ۔ ۔ ۵ شلنگ

ششماہی ۳ شلنگ

انڈیا والوں سے ۔ عمر

اجرت استفادات

بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے

تمام خط و کتابت و ترسیل زر بنام

مالک اخبار اہلحدیث امرتسر

اہل فقہ کے ایک فاضل مفتی صاحب کا فتویٰ

۶ ۔ ایں خانہ تمام آفتاب است

امرتسر کے ۔۔۔ حنفی اخبار کی بابت ہمکو ہمیشہ سے شکایت ہے کہ وہ جو کچھ کہتا ہے محض بدزبانی سے کہتا ہے نہ دلیل دیتا ہے نہ دلیل جانتا ہے اسلئے ہمکو بار ہا ہوئے حنفی علماء بھی اسکو خطاب کرنے سے منع کرتے ہیں ۔ چنانچہ جالندھر میں چند ایک حنفی علماء نے ہمکو جواب دینے سے منع فرمایا ۔ ایک صاحب نے تو یہ بھی فرمایا کہ ہم تو اس اخبار کو دیکھتا بھی نہیں ۔ تم نے خواہ مخواہ اُس کو مخاطب کر رکھا ہے کوئی عالم ہو تو اسکے جواب میں لکھو ۔ ایسے ۔۔۔ کے جواب میں لکھنا تو خواہ مخواہ کی تضییع اوقات ہے ۔ میں نے اسپر عذر کیا کہ گو وہ عالم نہیں مگر اندھوں میں کانا راجہ تو ہے اُسکی جہالت کی مثالیں ہم کئی ایک دفعہ بتا چکے ہیں ۔ علاوہ جہالت کے اعلیٰ درجہ کی ۔۔۔ ہے کہ ہمارے کلام کو ہمارے لفظوں میں نقل نہیں کرتا ۔ کیونکہ وہ جانتا ہے جس کلام کو اصل لفظوں میں نقل کرونگا وہ تو اپنی اصلی شکل میں بناوٹ صاف شستہ با دلیل ہو گا ۔ پھر میں جو جواب بے دلیل لکھونگا ۔ تو میرے ناظرین ہی مجھے

سخت ملامت کرینگے اسکی مثالیں بار ہا ہم بتا چکے ہیں ۔ آج بھی ایک دو مثالیں بتا کر ہم اپنے اصل مضمون پر آوینگے۔

ناظرین اہلحدیث کو معلوم ہوگا کہ اہلحدیثوں کا نام اُس نے **منافق** رکھا ہوا ہے جسکی عام وجہ اُس نے یہ بتلائی تھی کہ جب یہ لوگ حنفیوں کی مسجدوں میں جاتے ہیں تو آمین بالجہر نہیں کرتے ۔ اس کا جواب کئی ایک دفعہ دیا گیا اور حضرت سے بتایا گیا تھا کہ قومی فساد کے خطرہ سے کسی مستحب امر کا کسی خاص موقع میں چھوڑ دینا جائز ہے ۔ اسپر شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی قدس سرہ کا قول بھی نقل کیا تھا ۔ جسکا مفصل ذکر ۷ جون کے پرچہ میں ناظرین ملاحظہ کر چکے ہونگے ۔ مگر باوجود کافی جواب ملنے کے بھی وہ منافق کہنے سے باز نہ آیا ۔ تو اس سے حدیث مذکور کا جواب مانگا گیا ۔ اس پر وہ ننگ آکر اپنے ناظرین کی آنکھوں کے آنسو پونچھنے کو ۱۴ جون کے پرچہ میں حدیث مذکور کا جواب دیتا ہے مگر سبحان اللہ کیسا صاف اور عالمانہ جواب ہے ۔ جو ہمارے پلیدی کے اڈیٹر کی شان ہے ۔ ۱۴ جون کے پرچہ میں بصفحہ ۳ لکھتا ہے ۔

غیرت ہے آپ یہ بھی فرماتے ہیں کہ تمام مقلدین کبائر کے مرتکب ہوتے ہیں

ahmadimuslim.de

اور تمہارا مرحوم پیشوا مقلدین میں وہابی کوئی ایسا نہیں سبحان اللہ چشم بد دور خوب دور کی سوجھی۔

حالانکہ ہم نے یہ نہیں لکھا کہ تمام مقلدین کبائر کے مرتکب ہیں بلکہ یہ آپکی خیانت مجرمانہ ہو جو آپکی طبیعت ثانیہ ہو گئی ہو۔ غضب کہ کوئی حقانی عالم یا جاہل اسم قابل اڈیٹر سے نہیں پوچھتا کہ تم ہمارے کلام کو ہمارے الفاظ میں کیوں نقل نہیں کرتے۔ تمہارا کیا حق ہے کہ تم خواہ اُس میں تصرف کر کے لغو و لایعنی لگاتے ہو۔ پھر طرفہ یہ ہے کہ اُلٹے شکایت کرتے ہیں کہ ہمارے علمی مضامین کا جواب اہلحدیث نہیں دیتا۔ معلوم نہیں آپکے کونسے علمی مسائل ایسے لاینحل چھوڑ گئی ہیں یاد رکھو ہم ہمیشہ تمکو تقاضا کرینگے کہ ہمارے کلام کو ہمارے لفظوں میں نقل کرو۔ خیانت مجرمانہ کرنیکا تمہارا حق نہیں مندرجہ ذیل مثال کو ملاحظہ کیجیو کہ کیسی سخت مجرمانہ خیانت تم نے کی ہو جہاں ہمارے کلام کو یوں نقل کرتے ہو۔

لکھتے ہیں کہ ہم نے حدیث سے ثابت کیا تہا کہ زنا جائز ہے مگر جناب من! آپکی حدیث دانی معلوم ہو چکی نہ آپ حدیث سمجھ سکیں نہ اسکا مطلب بیان کر سکیں ہاں آپ کا حدیث سے استدلال ایسا ہی ہے جیسا کہ ایک وہابی زانی اور چور سے کسی نے کہا تہا کہ ان بری افعال سے باز آؤ تو اس نے جواب دیا کہ چوری اور زنا جنت میں داخل ہونے سے مانع نہیں کیونکہ حدیث میں ہے۔ من قال لا اله الا الله دخل الجنة وان زنى وان سرق یعنی جو شخص لا اله الا الله کہے وہ جنت میں داخل ہوگا اگرچہ زنا اور چوری ہی کرے ٭ کیوں نہیں۔ آخر اہل حدیث کہلاتے ہیں اور انکا معمول ہے کہ اپنا مطلب کسی طرح سے نکال لیں خواہ خلاف قرآن و حدیث ہی ہو جاوے ٭

ناظرین! ملاحظہ فرمائیے کہ ہمارے دونوں دعوے کیسے ثابت ہیں ایک تو یہ کہ ہتی مذکور تو وہابی سنت کے مطابق ہمارے کلام کو ہمارے لفظوں میں نقل نہیں کرتا بلکہ بگاڑ کر لکہتا ہے کیونکہ اوسکا ضمیر خائف ہے کیا ہمارا کلام یہی ہے جو اس نے ہماری طرف نسبت کیا ہے کہ ہم نے کہیں یہ فقرہ نہیں لکھا کہ ہم نے حدیث سے ثابت کیا تہا کہ زنا جائز ہے۔ تف ہے ایسی خیانت مجرمانہ پر اور حیف ایسی ایمانداری پر۔ شاید آیت ہاتوا برہانکم ان کنتم صادقین ۔ ہو مگر اخبار کی جا ہیئے اور ... تم ہی اس ... کو نہیں سمجھا سکتے ہو سفید جھوٹ تمکو کس نے سکہایا ہے کیا تقدس کی علامت یہی ہے کہ جھوٹ بولکر مخالف کو بدنام کیا جاوے۔ پہر ہم مخالف کو جو کافی جواب دینے پر قدرت رکہتا ہے اور تمہاری ناک میں دم بند کرنے پر خوب قادر ہو

اسی لئے ہم نے تجویز کیا تہا کہ معززین کی ایک مجلس مقرر کرو جس میں مباحثہ ہو مگر تم ہمارے کلام کو نقل نہیں کرتے اور جواب بھی یونہی اوٹ پٹانگ دیکر اپنے ناظرین کا وقت کہوتے ہو۔ مگر تمہارا اندرونہ کا چور دھمکیا تمکو کب اسکی اجازت دے سکتا تہا۔ اسلئے تم نے اُس تجویز کو نہ مانا۔ اچھا ہم مانے لیتے ہیں کہ ہم نے یہی کہا جو تم نے نقل کیا۔ مگر خیریت سے آپ نے اسکا جواب کیا دیا؟ سبحان اللہ اس سے بہی بہت اچھا جو کسی گاؤں میں دو پنڈتوں کا مباحثہ ہوا تہا ایک پنڈت نے کہا مہاراج اُجڑو (فرمائے) دوسرے پنڈت صاحب نے کہا آچرو، مچرو، ڈہچرو۔ بس اُس فریق نے پنڈت جی کو کندہوں پر اٹھا لیا۔ اور ڈہول بجاتے ہوئے جلوس نکالا کہ مہاراج نے

ایک کے تین دئے

ٹھیک یہی حال اس ہتی یا ... کا ہے۔ ایسی زٹلوں کو سن کر لونڈیں بجاتی ہیں اور بازاروں میں کہتے پہرتے ہیں کہ مہاراج نے ایک کے تین دئے لیکن وہ اتنا نہیں سوچتے کہ ایسے جواب دینے سے بجائے فتح پانے کے خود مذہب کی بدنامی ہے اور داناؤں کے نزدیک تمہاری دیانت اور لیاقت کا اندازہ ہوتا ہے۔ ایسے جواب کسی وہابی زانی سے نہیں کہا ہوگا بلکہ کسی حنفی مستند عالم نے کہا ہوگا ذرا آپکا اختیار ہے کہ اوسکو چور کہو یا زانی (سنو ہم آپکو اس عالم کا نام بھی بتائے دیتے ہیں اسکا نام ہے علامہ عمر نسفی جنہے عقائد نسفی میں لکھا ہے کہ اهل الكبائر من المؤمنين لا يخلدون في النار وان ماتوا من غير توبة (کبیرہ گناہ کرنیوالے آخرکار بخشے جاوینگے) اور اس دعوے پر شارح علامہ تفتازانی یہی حدیث لائے ہیں۔ پہر اس پر تنا ہی۔ آپ فخر کرتے ہیں کہ اہل فقہ مکہ شریف میں جاتا ہے جسکی اصل غرض اتنی ہے کہ امرتسر کا ایک تاجر جو گیا اُس نے وہاں جا کر ہندی بدعتیوں کو ترغیب دی تو شاید ایک آدھ نے منگا یا ہو مگر وہ یہ نہیں جانتا کہ اس سے اخبار کی خوبی کیا بڑھ گئی کیا یہ سمجھ نہیں کہ

خر عیسیٰ اگر بمکہ رود ٭ چوں بیاید ہنوز خر باشد

اور سنو! اس بیچارے حنفی عالم (ملا عمر نسفی اور علامہ تفتازانی) کو بہی کہیں غیر مقلد نہ کہہ دینا انہوں نے اپنے پاس سے نہیں کہا بلکہ اس نے بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے لیا ہے خطرہ ہے کہ تم ابوذر کو بہی وہابی کہہ دو کیونکہ تمہارا تو اصول ہے کہ

جو سچ کہتا اُسے کہتے وہابی ٭ ملانے لوگ کرتے ہیں خرابی

اس لئے تمہیں بتا دوں کہ ابوذر نے بہی سید الکونین علیہ الصلوۃ والسلام سے لیا ہو

...کے سرے مصنوعی دانت ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ المشتہر شیخ خلیل الرحمن ڈاکٹر ڈنٹسٹ امرتسر (پنجاب)

ahmadimuslim.de

جنگی یہ حدیث ہے۔ کہو کیا کہتے ہو۔

مگر یہ تو بتاؤ کہ ہماری پیش کردہ حدیث کا جواب کیا ہوا اس تقریر میں تو تم نے اپنی معمولی ناواقفی سے اس حدیث (لا الہ الا اللہ والی) کی تکذیب کر دی ہے۔ مگر ہماری پیش کردہ حدیث کا جواب دیا۔ اہل فقہ کے نامہ نگار! تمہیں کچھ اس پیارے کی حمایت کرو۔ وہ تمہارا منہ تاک رہا ہے۔

اسی طرح تم نے مدرسہ تائید الاسلام کے واقعات بھی غلط اور محض کذب لکھے ہیں مگر چونکہ وہ ہماری ذات خاص پر حملہ ہے اسلئے ہم باتباع سنت اسکا جواب نہیں دیتے۔ ہاں اتنا کہتے ہیں کہ نہ ہم نے مدرسہ کو مسجد سے باہر نکالا نہ ہم نے مدرسہ کو بگاڑا نہ ہم مدرسہ کا مہتمم تھا۔ اسکا ثبوت۔ اینا ہو تو حاجی دین محمد صاحب پنشنر سابق مہتمم مدرسہ تائید الاسلام اور خواجہ حبیب اللہ صاحب سوداگر شال اعلیٰ ممبر مدرسہ مذکور سے پوچھ لو۔ تم نے اہلحدیث کے علماء پر ذاتی حملے کئے ہیں مگر ہم ذاتی حملوں کے جواب میں تمکو صلح کرتے ہیں کہ تم دونوں اور ذاتی چوٹوں سے مذہب ثابت نہیں ہوگا۔ نیز تم جانتے ہو کہ تمہارے حالات اور معاملات کی صفائی کا ہمکو اسی قدر علم ہے جتنا کہ دائیہ کو پیٹ کا ہوتا ہے گو ہم اسکو ایک چھوٹے درجہ کی باتیں جانتے ہیں۔

اہل فقہ کے حامیو! سنتے ہو۔ اب بھی کہو گے کہ اہلحدیث ہم کو برا کہتا ہے

آوے

نہیں تقصیر اس میں کچھ جو ہوئی ہم سے خطا لگتی ۔ مثل تو ذرا انصاف سے کہیو خدا لگتی

پھر اس تمہید کے بعد ہم آپ کے ایک مفتی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں جنکا فتویٰ ۱۲۔ جون کے مبتی اخبار میں شائع ہوا ہے وہ یہ ہے:۔

استفتاء:۔ حنفیوں کی نماز غیر مقلدوں کے پیچھے ہو جاتی ہے یا نہیں اگر نہیں ہوتی تو کیوں؟ مع آیات شریف و احادیث منیف تحریر فرماویں۔

(محمد خلیل مستری کیمپ کیل۔ جہلم)

بینوا توجروا۔

الجواب بتوفیق ملہم الصدق والصواب (از مولانا مولوی ابو یوسف عبد الصمد صاحب امرتسری دام الطافہم) کسی غیر مقلد کے پیچھے سنی کی نماز ہرگز ہرگز جائز نہیں ہوتی ہے۔ اگر کوئی حنفی غلطی سے کسی غیر مقلد کے پیچھے نماز پڑھ لے تو اوسپر اعادہ یعنے دوبارہ پڑھنا نماز کا فرض ہے کیونکہ ان کے کسی فرقہ کے پیچھے بروئے قرآن و حدیث نماز جائز نہیں بچند وجوہ۔

وجہ اول:۔ صحت امامت کیواسطے اسلام و ایمان بحکم قرآن اور باتفاق فقہاء اسلام شرط ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حق میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا تحقیق میں بنانیوالا ہوں تجھکو واسطے لوگوں کے امام۔ ابراہیم علیہ السلام نے سوال کیا۔ کیا میری اولاد سے بھی پیشوا بنایا جائیگا۔ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ نہیں پہونچیگا۔ عہد میرا کافروں کو۔ یعنی کافروں کو امامت و پیشوائی کا مرتبہ نہیں ملیگا لفظ امام دونوں اماموں کو شامل ہے کبریٰ ہو یعنی خلافت۔ کافر خلیفہ نہیں ہوسکتا ہے یا صغریٰ یعنے امامت نماز کی۔ کافر امام جماعا نہیں ہوسکتا ہے علامہ شامی نے رد المحتار میں لکھا ہے کہ صحت امامت کی چھ شرطیں ہیں مسلمان ہونا۔ بالغ ہونا۔ عاقل ہونا الخ اگرچہ شرط امامت مسلمان ہونا محتاج تحریر کے نہیں۔ لیکن واسطے تسکین و تبریہ خاطر سائل کے لکھنا پڑا جب تقریر مذکور معلوم ہوگئی تو اب سننا چاہئے کہ جو فرقہ غیر مقلدوں کا مثل چکڑالوی اور مرزائی قادیانی و منہم باتفاق علماء محققین زمان مرتد کافر قرار دیا گیا ان کے پیچھے ہرگز کسی کی نماز جائز نہیں بسبب موجود نہ ہونے شرط صحت امامت کا جو اسلام و ایمان ہے باقی فرقہ دوسرا جو ظاہر میں کافر نہیں گو معتزلی ہونے سے کوئی ایک اس فرقہ سے خارج نہیں۔ چنانچہ اس کے رسائل دیکھو سے جو ایک نے دوسرے پر تردید کی تحریر کی ہیں معلوم ہوتا ہے لہذا یہ گروہ فرق ناریہ جہنمی میں داخل ہوا۔ ان کے حق میں جناب رسالتمآب ارشاد فرماتے ہیں القدریۃ مجوس ہذہ الامۃ ان مرضوا فلا تعودوھم وان ماتوا فلا تشہدوھم۔ رواہ احمد۔ قدری یعنی معتزلی آنحضرت ہیں۔ اس امت کے اگر بیمار ہو جائیں۔ تو ان کی عیادت مت کرو۔ اور اگر مر جائیں تو ان کے جنازے پر حاضر مت ہو۔ جب ان کے ساتھ ایسا برتاؤ کرنا آپ نے ارشاد فرمایا۔ تو ان کے پیچھے کب نماز جائز ہوگی۔ کیونکہ فاسقوں سے یہ لوگ بدتر ہوگئے ہیں فاسق فاجر کی نماز آپ نے حاضر ہونا واجب کر دیا بقولہ علیہ السلام صلوا علی کل بر و فاجر اور ان کے جنازے پر حاضر ہونا حرام کر دیا بقولہ علیہ السلام وان ماتوا فلا تشہدوھم اور نیز امکان کذب باری کا مسئلہ ان کا اشہر من الشمس ہے۔"

جواب:۔ مولانا کے علم و فضل کا چرچا تو بہت سنتے تھے مگر فتویٰ دیکھ کر معلوم ہوا کہ

ہم شیخ کی سنتے تھے مریدوں سے بزرگی ۔ جا کے جو دیکھا تو عمامہ کے سوا ہیچ

ahmadimuslim.de

آپنے اس دلیل مین اتنی غلطیان کی ہین کہ مین اُن سب کو بیان نہین کر سکتا تاہم جسقدر گنجایش ہے عرض کرتا ہون ۔

تنبیہ ! نمبر ۱ امر کے متعلق ہے ۲ ظالم کے متعلق ہے ۳ آریا فی جگہ اداری کے متعلق ہے ۴ اہلحدیث کے متعلق ہے ۵ معتزلہ کے متعلق ہے ۶ امکان کذب کے متعلق ہے پھر اصل مسئلہ کے متعلق ۔

ذرا کان لگا کر سنئیے ! تو آپکو معلوم ہوگا کہ کس قدر کو اور کس شخص کو آپنے چھیڑا ہے اور کیسے ۔

انا الصخرۃ الوثیق اذا ما ازدحمت ✣ واذا انطقت فانی الجوزاء

امام کا لفظ تین معنے مین آتا ہے ۔ نبی ۔ امیر المؤمنین ۔ امام الصلوۃ ۔ نبی کی امامت مطلقہ ہے کہ اُس کا منکر کافر ہے ۔ امیر المؤمنین کی امامت کو یہ درجہ نہین بلکہ اہلسنت کے اول امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی امامت کو دیکھئیے کہ انکار تو بجائے خود ان بزرگون کو گالیان دینے والے کو بھی آپ کی کتابون مین کافر نہین کہا گیا (ملاحظہ ہو شرح فقہ اکبر مطبوعہ مجتبائی دہلی صفحہ) امام الصلوۃ تو بالکل ہی کم درجہ ہے ۔ جس کے لئے یہ بھی شرط نہین کہ قریشی ہو یا سید ہو ۔ سلطنت کا مالک ہو یا نہ ہو ۔ فوج بھی رکھتا ہو یا نہ ہو ۔ بخلاف اسکے امام امیر المؤمنین کے لئے یہ سب امور شرط ہین چنانچہ شرح عقائد نسفی مین ہے ۔

ویکون من قریش ولا یجوز من غیرھم ویشترط ان یکون من اھل الولایۃ المطلقۃ الکاملۃ سائسا قادرا علی تنفیذ الاحکام وحفظ حدود الاسلام و انصاف المظلوم من الظالم

یعنی امام امیر المؤمنین کے لئے یہ شرط ہے کہ قریش سے ہو ۔ غیر سے نہو اور کامل اختیار رکھتا ہو ۔ احکام جاری کرنے اور اسلام کی حدود کی حفاظت اور مظلوم کا ظالم سے انصاف کرنے پر قادر ہو ۔

یہ سب شرطین امیر المؤمنین کی ہین ۔ ان مین کوئی شرط بھی امام اول لیتنے نبی کے لئے ضروری نہین مثلاً قریشی ہونا یا حاکم ہونا ۔ ظالم سے بدلا لینے پر قادر ہونا کیونکہ انبیاء عموماً غیر قریش مین ہوئے ہین اور بہت سے ایسے ہوئے ہین کہ اُن کو کفار نے قتل کر دیا ۔ غرض اتحاد کیا جائے تو امام کا اطلاق ان تینون معنون مین یا تو حقیقت مجاز ہے یا مشترک ہے گو یہ عام قانون ہے کہ الحقیقۃ والمجاز اولی من الاشتراک (مسلم) لیکن ان معانی ثلاثہ کی ماہیت کا تغایر اور تباین ایسا اظہر ہے کہ ذہن کا تبادر اسیطرف ہوتا ہے کہ یہ لفظ (امام) ان معانی ثلاثہ مین مشترک ہے ۔ مگر ہم آپکی خاطر سے حقیقت مجاز ہی مانے لیتے ہین اور یہ تو علماء اصول کا متفقہ مسئلہ ہے کہ الجمع بین الحقیقۃ والمجاز لا یجوز (دیکھو نور الانوار وغیرہ کتب اصول حنفیہ) پس قرآن مجید مین جو حضرت ابراہیم کے حق مین امامت کا لفظ آیا ہے اور اس امامت کی ظالمون سے نفی کی گئی ہے ۔ ظاہر ہے کہ امام کا استعمال اسجگہ حقیقت ہے کیونکہ امامت نبوت اعلی اور ارفع ہے ۔ امامت صلوۃ تو ہے ۔ پس آپنے جو اس لفظ کے دوسرے معنی مجازی بھی مراد لئے تو حقیقت مجاز کا جمع فی الارادہ ہوا ۔ جو آپکو لازم آیا یا نہین جو آپکی کتب اصول مقررہ کے خلاف ہے ۔ مولانا صاحب بڑا افسوس ہے کہ آپکی عمر کا آخری حصہ اب اس عزت کا مستحق ہونے کو ہے ۔ کیسے ۔

بڑا شور سنتے تھے پہلو مین دل کا ✣ جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا

مختصر یہ کہ آپکے دعوے اور دلیل مین مطابقت نہین آپکا دعوی ہے کہ امامت صلوۃ غیر مقلدون کی جائز نہین اور دلیل سے ثابت ہوتا ہے کہ نبوت ان کی درست نہیں ۔

انی ھذا من الطف اسی کو کہتے ہین ۔

من چہ سرایم و طنبورہ من چہ گوید

۲ ظالم کی تحقیق بھی آپنے نہین کی ۔ ظالم مشرک کو بھی کہتے ہین ان الشرک لظلم عظیم ۔ ظالم اصحاب کبائر کو بھی کہتے ہین ۔ دیکھو اپنے بابا کی دعا ربنا ظلمنا انفسنا ۔ عرف مین اُس کو بھی کہتے ہین ۔ جو کسی دوسرے کی حق تلفی کرے ۔ ان تینون معانی کی تحقیق بھی امام کے لفظ کی طرح ہے ۔ قرآن مجید کی آیت پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہان ظالم سے مراد مشرک ہے کیونکہ جس طرح امامت نبوت اعلی درجہ کی ہے اسی طرح شرک بھی اعلی درجہ کا ظلم ہے غور سے پڑھو ۔ ان الشرک لظلم عظیم نیز اگر اصحاب کبائر مراد ہون تو لازم آتا ہے کہ جو کبیرہ گناہ کرے اسکے پیچھے نماز جائز نہو حالانکہ تمام فقہا بلکہ آپ خود بھی اس مضمون مین فاسق فاجر کے پیچھے نماز کو جائز کہتے ہین تو بتلائیے آپکے دعوی اور دلیل مین تقریب کیا ہے آپکا دعوی ہے کہ غیر مقلدین کی امامت صلوۃ جائز نہین دلیل سے ثابت ہوا کہ مشرکون کو نبوت نہین ملیگی (چہ خوش)

۳ مین تو آپ نے اپنے مخاطبین کا کافی ثبوت دیا ۔ مولانا آپکو کس نے الہامی تعلیم دی تھی کہ اس قسم کا فتوی لکھئیے جبکہ آپکو یہ بھی خبر نہین کہ تاویانی ۔ چکڑالوی بالکل الگ ہین ۔ ان کو اہلحدیثوں (غیر مقلدوں) مین سے سمجھنا ایسا ہی ہے جیسا کوئی پادری عماد الدین اور اسکے پہلے حنفی سمجھے تو ۔ اب اگر سوال ہو کہ حنفی کیسے ہین

ادب العرب یعنی صرف نحو کا اردو معلم جو ابھی تیار ہوگیا ہے ۔ عربی دانوں اور عربی سیکھنے والوں کے لئے اس سے بہتر مفید اور کارآمد شاید کوئی رسالہ نہیں ہوگا عوام کے علاوہ علمائے اکابرین نے اسپر تقریظ پسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے اس کے مطالعہ سے ایک اردو خوان طالب علم استاد عربی مین پورا ملکہ حاصل کر سکتا ہے قیمت پانچ آنہ ۶؍

تو یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے کہ بعض حنفی تو مرتد ہیں جیسے پادری عمادالدین وغیرہ
واللہ اگر یہ جواب صحیح ہوگا۔ تو وہ آپکو آنکھ کھولکر اوپر کی سیر بھی ہم کرائینگے
کہ کوئی شخص مالک کا حال پوچھیگا تو یہ جواب دینا پڑیگا کہ مسلمان دو قسم کے ہیں
ایک وہ ہیں جو مرتد ہیں جیسے پادری عمادالدین وغیرہ ایک وہ ہیں جو ایسے نہیں
واہ سبحان اللہ مولانا کو تقسیم اور اقسام کی نسبت کا علم ہی خوب ہے۔ اجی
جناب کسی مذہب کو چھوڑ کر الگ ہو جانیوالا اس مذہب میں شمار نہیں ہو سکتا
ورنہ بہت سی خرابیاں لازم آئینگی۔ ہاں آپ ان دونوں کو جو چاہیں کہیں مگر آپکا
مذہب شاید آپکو اجازت نہ دیگا کہ انکو کافر کہو کیونکہ شرح فقہ اکبر میں۔ ہے ۔۔
لانکفر اھل القبلۃ (ہم کسی اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتے)

لطیفہ :- اسی پرچہ پارٹی کے ایک واعظ جو خیریت سے ہے اور جنکے ... والی
مسجد کے امام ہیں چونکہ وہ ... میں وعظ فرما رہے تھے تو آپنے ... کی کہ غیر مقلد
رسول اللہ کو نہیں مانتے کسی نے پوچھا کیوں نہیں مانتا تو آپنے فرمایا دیکھو لاہور کا
چکڑالوی نہیں مانتا واہ مولانا آپکے کیا کہنے ہیں

آپکا ہونا بھی اپنی شامت اعمال ہے

... میں آپنے اہلحدیث کی بہت سی ... میں غلطی کھائی ہے ۔ اے جناب اہلحدیث
کس اعتقاد میں ہیں جناب کی ... سمجھے ہیں نہ وہ معتزلہ ہیں نہ خارجی
ہیں نہ بدعتی ہیں نہ مشرک ہیں نہ قبر پرست ہیں نہ مولود خواں ہیں نہ کسی قبر کے
مجاور ہیں۔ غرض وہ ... ہیں

آنچہ قال ... ست وہ قال الرسول * فضل ہو فضل محمد ... فضول

افسوس آپنے معتزلہ کو دیکھا نہیں اسی رسالہ میں آپ لکھتے ہیں کہ معتزلہ
آتش پرست ہیں ۔ حالانکہ آپکی پیش کردہ حدیث میں صاف لفظ قدریہ کا ہے جو
اور قدریہ وہ فرقہ ہے جو خدا کی تقدیر سے منکر ہیں نہ معتزلہ اس سے منکر ہیں نہ
اہلحدیث اس سے انکاری ہیں ۔ پھر آپ مسجد کی چار دیواری میں کیا لکھ رہے ہیں
کیا آپنے سمجھا کہ دنیا ساری آپکی مسجد میں ہے۔ تقدیر کی تفسیر دو طرح سے ہے معتزلہ
تقدیر کے معنے علم باری کے تعلق بالاشیاء کو کہتے ہیں۔ یہ بھی تسلیم تقدیر ہے نہ کہ
انکار۔ اگر کسی اہلحدیث نے دوسرے کو معتزلہ کہا ہے اور اس نے اوسکو اس سے
تو بیشک یہ ثابت ہوتا ہے کہ اہلحدیث معتزلہ نہیں۔ اسی لئے تو وہ اپنے مخالف کو معتزلہ کہتے
ہیں۔ علاوہ ... اس سے یہ کیونکر ثابت ہوا کہ تمام اہلحدیثوں کا مذہب معتزلہ ہے
کیا ایک اودھ کہا ... سب ہو جاتے ہیں اے جناب ... لایکون کاسبا

ولا ... ثابت ہوا ہے تو حنفی بھی سب معتزلی اور
بدعتی ہوئے کیونکہ علما ... آپ جیسے حنفیوں کو ...
اور بدعتی کہتے ہیں اور آپ انکو معتزلی حالانکہ وہ خود حنفی ہیں کہئے کیا منشا ہے
ہے *

... میں آپنے مسجد کا خطبہ پڑھایا۔ اجی جناب آپکو معلوم نہیں کہ آجکل
اس مسجد کے امام تو حنفی ہیں ... حنفی بھی کوئی معمولی حنفی نہیں بلکہ وہ حنفی ہیں جنکا
نام نامی آپکے اور آپکی ساری پارٹی کے ... مولوی ... صاحب مرحوم مغفور
نے ... رمضان ... ۱۳۲۱ ... لکھا تھا ۔

عماد علم وعمل مرشد الطالبین خاتم المحدثین رأس الفقہاء ...
المفضل المجد جناب مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی

کہئے اب بھی سمجھے یا نہیں ؟ کہ امکان کذب باری کے کون قائل ہیں اگر نہ سمجھو
تو اپنے ... سے پوچھ لو ... اگر کہ ... ہوں *

... آپنے اصل مسئلہ میں تو بالکل ہی غلط گوئی سے کام لیا ایسا کہ نہ معلوم آپکو
کا لحاظ کیا نہ علم ... قرآن کا نہ حدیث کا نہ فقہ کا۔ بلکہ یوں کہئے کہ نہ ایمان
کا نہ اسلام کا ۔ ... اس ضمن میں آپکی قرآن دانی کا
اظہار ... حدیث دانی کا یہ حال ہے کہ قدریوں کی حدیث معتزلہ
پر لگاتے ہیں اور معتزلوں کو آتش پرست بناتے ہیں حالانکہ خود گور پرست
ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ کوئی معتزلہ آپکی یہ تقریر سن پائے تو آپکو یہ شعر لکھ بھیجیگا
کہ ہے

انہوں نے خود فرمن شکلیں کہیں دیکھی نہیں شاید
وہ جب آئینہ ... دیکھینگے تو ہم ان کو بتا دینگے

غیر قرآن وحدیث ہی کا خلاف کرتے تو سمجھا جاتا کہ آپکو قرآن وحدیث سے
چونکہ الفت نہیں نہ مزاولت ہے اسلئے غلطی ممکن ہے غضب یہ کیا کہ فقہ کو بھی
ٹھاپ گئے ہائے تو کہ کوئی نہیں پوچھتا ایسا غضب کیا کہ فقہ کا بھی خلاف کیا۔
لیجئے اب غور سے سنئے اگلا کلیجہ تھام کر سنئیگا جن معتزلوں کو آپنے آتش پرست
بنایا ہے اور غریب کم زبان موحدین اہلحدیث کو ... کوشش ان کے ساتھ
ملایا ہے میں مولوی فاضل کی ڈگری سرکار کو واپس کر دوں اگر آپ کو فقہ کے
حوالے سے انہی معتزلوں کے پیچھے نماز نہ پڑھوا دوں لیجئے غور سے سنئے ! اور فقہ
کی معتبر اور مستند کتاب رد المحتار مصری جلد پنجم ... لکھا ہے کہ :-

ahmadimuslim.de

الہم فساق عصاۃ ضلال یعنی خلفہم وعلیہم

یعنی معتزلہ اور دیگر اہل ہوا کافر نہیں بلکہ گنہگار ہیں اور گمراہ ہیں **ان کے پیچھے نماز جائز ہے**۔ اور انکا جنازہ پڑھنا بھی جائز ہے

بدعتیو! اکہو جی کون وہرم ہے؟

مولانا کیجئے یہ روایت کسی غیر مقلد نے کتاب رد المحتار میں بیرونی ہو یا عبداللہ آپ بھی کے کسی مقلد نے پڑھی ہے افسوس ہے ان لوگوں کے حال پر کہ ان کو اپنی حالت کا علم نہیں کہ آپ کیا کرتے ہیں۔ قبر پرستی کرنا۔ غیر اللہ سے مدد مانگنا شیئاً للہ پڑھنا۔ غیر مقلدین کو مشرک بنانا۔ قبروں کی مجاوری کرنا۔ قبروں کا طواف وغیرہ رسول کو عالم الغیب جاننا۔ غرض دنیا بہر کے شرک و کفر کرنا۔ مگر اہلسنت کہلانا کیا سچ ہے

تعجب کریں آرزو خدائی کی ٭ شان ہے تیری کبریائی کی

خلاصہ یہ کہ آپکے فتوی کی دلیلیں (جن میں موٹی موٹی سات غلطیاں سرزد ہوئیں) میں نے لکھی ہیں امامت بحث پر آپنے امامت صلوۃ کو قیاس کیا۔ نہیں کی معتزلہ کو قدریوں سے ملایا اور الجہ شیعوں و معتزلہ سے پھران سب ازنوں پر طرہ یہ کہ آپکا یہ فتوی قرآن و حدیث اور فقہ کے بھی خلاف ہے کیا کرتی ہے کہ ہمارے مضمون کو ہمارے لفظوں میں نقل کرکے باقاعدہ جواب دے باقی آپکی دلائل ستہ کا جواب آئندہ۔

میں حنفی تھا

جناب مولوی صاحب السلام علیکم!

قسم ہے اللہ کی بندہ حنفی تھا اہل فقہ کے دیکھنے سے اسلام کے برخلاف مسئلے دیکھکر اور سن کر حنفی مذہب کو چھوڑا۔ اب بندہ اہل حدیث ہو گیا اور بندہ امام مسجد ہے محلہ سیتلا میں۔ اب بندہ کو مسجد سے جواب دیکر یہ کہا گیا ہے کہ مسجد میں نہ آنا یہ مذہب حنفی کی ہے اور میری بابت کسی مولوی حنفی ملنے بہی فتوی دیدیا ہے کہ مسجد سے نکال دو۔ بہت ہی بندہ کو تکلیف ہوئی۔ یہ میری کیفیت اخبار میں درج کردینا۔ راقم حافظ امام الدین جالندہر

آٹا پیسنے کی مشین آہنی اور کھاد

پیٹرنے کے بیلنے آہنی۔ مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور سے ملسکتے ہیں ٭ (٥٢)

مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی

[illegible]

موسومہ تفسیر القرآن بکلام الرحمن پر بعض علماء کرام نے مخالفت و ناراضگی کی تو اس مخالفت کے بہیرو (سرگروہ) تین بزرگ تھے ایک میرے واجب التعظیم استاد جناب ابو عبیدہ مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری دامت برکاتہم دوئم جناب مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی (مقیم امرتسر) سوئم ہماری جماعت اہلحدیث کے نامور اور لیڈر جناب مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی۔ ان تینوں بزرگوں نے جب میری نسبت فتوی مرتب کیا جسکا نام تہا الاربعین مختصر مضمون اسکا یہ تہا کہ مصنف تفسیر (خاکسار) اہل سنت سے خارج اور اہل بدعت معتزلہ وغیرہ میں داخل ہے تو جب یہ فتوی شائع ہوا تو میں نے اسکا جواب لکہا جسکا نام تہا الکلام المبین فی جواب الاربعین مگر جواب دینے سے پہلے اور پیچھے بہی میں یہی درخواست کرتا رہا کہ آپ حضرات کسی ایک عالم یا چند ایک علماء کو منصف تسلیم فرما دیں جو آپکے اعتراضات اور میرے جوابات دیکھکر فیصلہ کردیں وہ دونوں فریق منظور کرلیں۔ لیکن ان حضرات نے میری یہ درخواست منظور نہ فرمائی۔ اتفاق حسنہ سے آرہ صوبہ بہار میں جلسہ تہا۔ جہاں علماء اہلحدیث کی ایک اچھی کافی تعداد موجود تھی۔ خدا بہلا کرے حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری کا کہ انہوں نے میری جماعت کرانے پر کچھ اعتراض کیا اور خود اعتراض وہی فتوی پیش کیا۔ اسپر ایک شب تو میری عدم موجودگی میں علماء کرام میں بحث ہوتی رہی۔ دوسرے روز مجھے بہی طلب کیا گیا۔ اثناء گفتگو میں میں نے کہا کیا قوم میں کوئی ایک بہی اس قابل نہیں کہ اس نزاع کیلئے اوس کو منصف مانا جائے جو فیصلہ کردے کہ مصنف تفسیر اہل سنت سے خارج ہے یا داخل بعد کسی قدر گفتگو کے قرار پایا کہ قومی طور پر اس فیصلہ کے لئے تین منصف بنائے جائیں۔ جناب مولانا حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری۔ جناب مولانا شمس الحق صاحب محدث عظیم آبادی۔ جناب مولانا شاہ عین الحق صاحب مقیم پہلواری یہ حضرات ثلاثہ اگر فیصلہ کردیں کہ مصنف اہل سنت سے خارج ہے تو مصنف رجوع کریگا۔ اور اگر داخل رکھیں تو ہم اہلحدیث کی جماعت مصنف کو اپنے میں سے سمجھینگے۔ یہ بہی قرار پایا کہ یہ فیصلہ قومی طور پر عام فیصلہ ہوگا۔ تاہم اس نزاع کے بانیوں کو بہی اس معاہدہ میں شریک ہونے کیلئے تحریک کیجائے چنانچہ تینوں حضرات (جناب مولوی احمد اللہ صاحب۔ مولوی عبدالجبار صاحب اور مولوی محمد حسین صاحب) کو منصفوں کیطرف سے خط لکہے گئے۔ منکران

ahmadimuslim.de

تینون حضرات مین سے صرف جناب مکرم مولوی احمد اللہ صاحب نے معاہدہ پر دستخط فرمائے۔ باقی دو حضرات نے تسلیم منصفی سے انکار کیا۔ آخر منصفوں نے فیصلہ کیا کہ گو مصنف سے چند غلطیاں ہوئی ہین۔ لیکن اہلسنت بالخصوص اہلحدیث سے خارج نہین۔ چنانچہ حضرت مولانا مولوی احمد اللہ صاحب نے کمال دیانتداری اور بے نفسی سے بہ نمونہ سلف مجھکو جمعہ کے روز منبر پر کھڑا کرکے خطبہ پڑھوایا۔ بعد نماز زبان خود اعلان کیا کہ ہم تو مولوی ثناء اللہ کو اہلحدیث سے خارج جانتے تھے لیکن منصفوں نے جو ہم سے علم و تقوی وغیرہ مین بہت بڑھے ہوئے ہین اس کو داخل اہلحدیث رکھا ہے اسلئے ہم بھی اسکو داخل سمجھتے ہین۔ پھر حضرت ممدوح نے اسی مضمون سے ملتا جلتا ایک اشتہار بھی شائع کیا۔ لیکن چونکہ مین اس نزاع کو ابتدا سے خانگی نزاع جانتا تھا۔ اسلئے رسالہ بازی پر ناخوش ہوکر خانگی فیصلہ چاہتا رہا اور یہی کہتا رہا کہ آپ حضرات نے جو فتوی لکھا ہے اوسکو میرے جواب کے ساتھ منصفون کے پیش کرکے فیصلہ کرالو جس سے میری غرض یہ تھی کہ قوم مین ایک نظیر قائم کردون تاکہ آئندہ کو اس قسم کے فتوون کی ضرورت ہی نہ پڑے۔ چنانچہ بالاخر کل جماعت اہلحدیث کے امام جناب مولوی حافظ حکیم محمد داؤد صاحب کی معرفت جناب مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی سے سلسلہ جنبانی کی اور خواجہ حبیب اللہ صاحب امرتسری کی وساطت سے جناب مولوی محمد حسین صاحب سے خط و کتابت ہوتی رہی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ جناب ممدوح کا اور میرا اقرارنامہ لکھا گیا جو درج ذیل ہے:-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفسیر القرآن بکلام الرحمن پر جو اعتراضات وارد ہوں۔ اُن کے جوابات مصنف تفسیر مذکور بپابندی اصول تفسیر مندرجہ اتقان دیگا اُن جوابوں کو معترض دیکھکر اگر کافی نہ سمجھے تو مجلس شوری علماء (جو بتراضی فریقین قائم ہوگی) مین پیش ہونگے اگر مجلس شوری اون جوابات کو دیکھکر فیصلہ کرے کہ مصنف مجیب اُن اغلاط کیوجہ سے اہل سنت سے خارج ہے اور معتزلہ یا نیچری وغیرہ بدعتی فرقون مین داخل ہے تو مصنف رجوع کریگا اور اگر اہلسنت سے خارج نہ کیا تو معترض بھی خارج نہ سمجھیگا۔ واللہ علی ما نقول شہید

ابوالوفا ثناء اللہ۔ ۱۱ جون ۱۹۱۰ء
مصنف

ابوسعید محمد حسین بقلم خود
معترض

اس معاہدہ کا مضمون صاف ہے کہ ارباب شوری کی سپرد صرف داخل یا خارج کرنے کا مضمون ہوگا اور ارباب شوری کسی آیت کی تفسیر پر اعتراض کرینگے مگر اس اعتراض کو موجب اخراج نہ جانینگے

تو مصنف اوسکی تسلیم پر مجبور نہ ہوگا بلکہ اس اختلاف کو اختلاف رائے سے تعبیر کیا جائیگا۔ امید ہے کہ بہت جلد اب فیصلہ ہو کر رہیگا۔ جناب مکرم مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب کی ماتحتی مین مقابلہ مخالفین کیلئے اور اللہ اکبر کے نعرے مارتے ہوئے بولینگے کہ

خدا بخشد بحدیث میان من و تو ٭ کہ رقیب آمد و نشناخت نشان من و تو

خدا کرے ان دو بزرگون کے بعد تیسری حضرت کاملی بھی قومی ضرورت کو محسوس کر کر ترقی قبول کرے۔ اور وہ منصفی تسلیم فرمالین تو پھر ہمیشہ کیلئے اہلحدیثون سے تفرقہ دور ہو جاوے۔ اے خدا تو ہمکو ہماری غلطیوں کی طرف توجہ دلا۔ آمین

نزول مسیح قادیانی

یکم اپریل سنہ ۱۹۱۰

"یہ مضمون مرزا صاحب قادیانی کے مشن کی ایک تصویر ہے گو کسی واقع کی حکایت نہین مگر ہان قادیانی مشن جس بنا پر چل رہا ہے اوسکا نقشہ نہایت عمدگی سے دکھلایا گیا ہے۔ چونکہ راقم مضمون کی غرض صرف قادیانی مشن کی تصویر کھینچنا ہے اسلئے اہلحدیث مین درج ہونے سے اڈیٹر اہلحدیث پر ناشرع کلام کا الزام عائد نہین ہوسکتا تاہم راقم مضمون اپنے اس مضمون مین ہر طرح ذمہ وار ہین۔" اہلحدیث

حضرت غبارہ آگیا۔ مبارک ہو!

یہ الفاظ حرف مسرت سے مولوی محمد علی صاحب ایم اے اڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کے منہ سے نکلے جو ہاتھ مین ایک انگریزی خط لئے بے تحاشا دوڑتے ہوئے بیت الفکر مین داخل ہوئے۔

صبح کے سات بجے ہونگے اعلیحضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بیت الفکر مین بیٹھے ہوئے تھے جہان آپکو خدا تعالی پاک سے ہمکلامی کا شرف حاصل ہوا کرتا ہو اور جہان سے وہ ہر صبح چار پانچ نہایت پر لطف اور نشاط انگیز الہام لے کر نکلا کرتے ہین لیکن آج خلاف معمول اکیلے نہ تھے بلکہ چند برگزیدہ اصحاب کا مجمع تھا جو جلوت مین تو مرزا صاحب کے اعلیحضرت اور حجۃ الاسلام اور مسیح موعود بھی کہہ کہتے ہین۔ لیکن خلوت مین جب نمائش وتصنع کا پردہ اٹھ جاتا ہے تو "کار دیگر میکنند"۔ ان مین سے ایک تو حکیم الامت علامہ نورالدین تھے۔ ایک شیخ یعقوب علی صاحب اڈیٹر الحکم تھے اور ایک مفتی محمد صادق اڈیٹر بدر تھے۔

جس زمانہ کا ہم ذکر کرتے ہین یہ وہ زمانہ تھا جبکہ حضرت مرزا صاحب کی اعجازی آفتاب نصف النہار پر پہونچ چکا تھا۔ آپ کی امت کی تعداد پانچ لاکھ نفوس سے متجاوز

اس رسالہ مین نماز کو اہلحدیث طرز مین بالتفصیل لکھا گیا ہے۔ ایسے مفید رسالہ کا ہر مسلمان کے گھر مین موجود ہونا ضروری ہے قیمت صرف ۱ہ

حکم المسلمین۔ یہ ایک رسالہ ہے جسمین مسلمانون کو فرقہ بندیان چھوڑ کر ایک نیشن بننے کی ہدایت کی ہے۔ قیمت ۱ہ

ہو چکی تھی۔ غیر انگلستان کی روبہانہ خوشامد اور وعل اسلامیہ کی سفیہانہ مذمت کر کے چن آپ اپنے وقت کے منصور بلکہ بلعم باعور بن چکے تھے مریدان باصفا کی ارادت نے آپکے خزانہ میں گنج قارون اور رتبہ میں انا عظمنہ کی شان پیدا کر دی تھی اور آپکے الوہیت انتساب اقبال کا پرچم اُس عظیم الشان منارہ پر سے عنقریب لہرانے کو تھا جسے سالہا سال کی پیہم کوششوں اور کئی لاکھ روپیہ کے صرف نے (جسکا تا اب بچارے مریدوں کی پانچ پانچ اور چھ چھ روپیہ ماہوار کی آمدنیوں سے اُن کو بال بچوں کا پیٹ کاٹ کر پوشیدہ پہرہ میں ہیبت سمان کرکے بہر گیا تھا) واقعہ نفس الامری بناکر کھڑا کیا تھا وہ مینار جسپر سے از روئے روایات قدیمہ مسیح موعود کے رایات اجلال کا نزول ہونا تھا۔ مکرر ہوسلئے کو ہے جناب مرزا صاحب کے دعاوی کی تائید میں قادیان میں بن کر تیار ہو چکا تھا۔ پیرس کے انیاطا اور لنڈن کے سینٹ پال ۔ دہلی کے قطب مینار بلکہ کوہ ایورسٹ کے کنگرہ کو اس مینار کی بلندی شرماتی تھی اور اب فقط اسبات کی دیر تھی کہ حضرت مسیح موعود جو مہدویت کمیت احمدیت اور کرشنویت بھی طرح کے پاپڑ بیل چکے تھے اپنا آخری کرشمہ دکھائیں۔ یعنی اس مینارہ سے فوق العادت طور پر نیچے اُتر کر اپنے مریدوں کو اچنبھے میں ڈال دیں ؛

مرزا صاحب نے حسب معمول اپنے خاص حواریوں سے جنکی جیبوں کو آپکے لنگر فنڈ سے بہت قریب کی نسبت ہے یہ مشورہ کیا تھا کہ مینارہ کی بدولت کی تصدیق کے لئے آسمان سے اُترنے کا کونسا ایسا طریقہ اختیار کیا جائے جو بیسویں صدی کی مہذب نبوت کے شایانِ شان ہونے کے ساتھ نہایت ہی انوکھا ہو۔ اس مسئلہ پر بہت دیر تک غور و خوض ہوتا رہا۔ آخر آسمانی صحیفہ الحکم کے میر کی تحریک اور حکیم الامت کی تائید کی بنا پر یہ رائے بالاتفاق قرار پائی کہ ولایت کی کسی غبارہ ساز کمپنی سے ایک عمدہ غبارہ بنوا کر منگوایا جاوے ۔ جسپر مسیح موعود کسی تاریخ مقررہ کو جسکی پیشگوئی پیش از پیش کر دی جائے سوار ہو کر آسمان کی طرف پرواز کریں اور غبارہ مینارہ پر لاکر اُتارا جائے اسکے ساتھ ہی یہ رائے بھی قرار پائی۔ کہ اُس روز تمام امت قادیانی کے جملہ نفوس کو انوار سماوی سے مستنیر اور فیوض آلہی سے مستفیض ہونے کے لئے قادیان میں دعوت دی جائے تاکہ جسوقت مرزا صاحب کا غبارہ مینارہ کی چوٹی پر آکر ٹھہرے تو اُن کی نظریں اس خرق عادت پر پڑیں اور جب اعلیحضرت نیچے اُتریں تو کل امت لبیک لبیک یا مسیح الموعود لبیک ! کے نعرے مارتے ہوئے آپکے قدم لے۔ اسی مشورہ کی بنا پر مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے جن کی نسبت جناب مرزا صاحب کو الہام ہو چکا ہے کہ انگریزی انشا پردازی کے فن میں بڑے مشّاق بڑا اہل زبان بھی اُن کے آگے پانی بھرتا ہے بمبئی کے ایک کمیشن ایجنٹ کے نام انگریزی چٹھی کا مسودہ تیار کیا جسکا مضمون یہ تھا۔ کہ ایک لاکھ روپیہ تک کی لاگت کا ایک غبارہ جس میں دس آدمی بآسانی سفر کر سکیں۔ اور جو جدید ترین انکشافات متعلق بہ فن غبارہ سازی کا بہترین نمونہ ہو۔ ولایت کے کسی کارخانہ غبارہ سازی سے بہت جلد تیار کرکے بھیج دیا جائے اور ۳۰۔ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء تک قادیان میں پہنچ جائے یہ خط بالعجلت تمام بمبئی روانہ کر دیا گیا۔ اس کے دوسرے روز جو جنوری سنہ ۱۹۱۰ء کی تیسری تاریخ تھی۔ مرزا صاحب نے بیت الفکر سے برآمد ہو کر اپنی امت کے اُن لوگوں کو جو حاضر باشان دارالامان کہلاتے ہیں اپنی زبان الہام ترجمان سے یہ بشارت دی کہ یکم اپریل سنہ ۱۹۱۰ء کو ایک بہت بڑا آسمانی نشان ظاہر ہونیوالا ہے جو دنیا کو محو حیرت کر دیگا اور جو لوگ اُس نشان کے ظاہر ہونے پر بھی بابدولت کی رسالت کو تسلیم نہ کریں گے وہ ہمیشہ کے لئے جہنم کی آگ میں جھونکے جائیں گے آپ نے اسکے ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ اللہ جل جلالہ وعم نوالہ نے مجھے یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ زبردست اور روشن نشان جو عالم کے باپ کے نیر معین الثواب کا نعم البدل ہے قادیان میں ظاہر ہوگا۔ پس ہماری کل امت کو لازم ہے کہ اُس روز اس نشان آسمانی کے مشاہدہ کے لئے صبح سے لیکر شام تک موجود رہیں۔ یہی خبر قادیانی گزٹ یعنی الحکم اور اُس کے سوتیلے بھائی ریویو آف ریلیجنز اور اسکی حقیقی بہن بدر میں خط جلی اکتیس مارچ کے ساتھ چھپوا دی گئی اور بہت جلد گروہ قادیانی کا نقل محفل بن گئی۔ وطن۔ اہل حدیث۔ پیسہ اخبار اور دوسرے اخباروں نے جو پیشین گوئیوں کی عدم تعیین زمانی کے متعلق جناب مرزا صاحب بالقابہ کے طرز عمل سے بخوبی واقف ہیں۔ اس موقعہ پر پیشین گوئی کے ساتھ یکم اپریل کا دم چھلا لگا دیکھ کر طرح طرح کی چہ میگوئیاں کیں اور آخر یہ کہکر چپ ہو رہے کہ یہ بھی مرزا کے شطحیات و ہفوات کے تنوع کا ایک کرشمہ ہے ؛

جنوری اور فروری کا مہینہ گذر گیا۔ مارچ کے چھبیس دن بھی گذر گئے لیکن بمبئی کے یوروپین کمیشن ایجنٹ نے جس کے پاس روپیہ پیشگی پہنچ چکا تھا باوجود اُس وعدہ کے جس کے ایفا کے لئے انگریزی کارخانہ دار مشہور ہیں غبارہ نہ بھیجا جب قادیان سے تقاضا ہوا۔ تو اُس نے یہی جواب دیا کہ غبارہ آگیا جہاز میں آتا ہے وصول ہوتے ہی بلٹی کر دیا جائیگا اب تو بیت الفکر کی مجلس شوری کے پیٹ میں چوہے ناچنے لگے ؛

مفتی محمد صادق :۔ غبارہ اگر نہ آیا اور یکم اپریل کو آسمانی نشان نہ ظاہر ہوا

تو بڑی خرابی ہوگی - لوگ دور دراز مقامات سے آکر جمع ہو رہے ہین تین لاکھ آدمی ابھی چکے - میلون تک خیمے ہی خیمے نظر آرہے ہین "

شیخ یعقوب علی :- "اونہہ ! کوئی تاویل کردی جائیگی - کہہ دیا جائیگا - کہ لوح محفوظ پر یکم اپریل کے معنی یکم جولائی کے ہین "

حکیم الامت :- "بھاڑ مین جائے تمہاری تاویل - تم نہین دیکھتے ہو کہ لنگر فنڈ کا روپیہ بیدریغ خرچ ہو رہا ہے پانچ لاکھ آدمیون کو دو وقتہ کہانا کہلانا اور ایک وقت کی چاء بھی دینا کس قدر مصارف کا باعث ہوگا - مین نے اگرچہ باورچیون کو حکم دیدیا ہے کہ ایک وقت صرف دال پکائین اور گوشت دوسرے وقت ہو - لیکن کفایت پہر بھی لاکھون ہی کے وارے نیارے ہو جائینگے اور جو روپیہ ہمنے سالہا سال کی کوشش اور سازشون اور عبدالحکیم اور ثناء اللہ اور اثناء اللہ جیسے منہ پہٹ مخالفین کے طعن و تشنیع سُن سُن کر جمع کیا ہے وہ سب ان عقل کے اندہون کے پیٹون کی نذر ہو جائیگا - جنہین ہمنے یہان بلا رکہا ہے "

مسیح موعود :- "حکیم جی خفا کیون ہوتے ہو - روپیہ خرچ ہو رہا ہے تو امت پر کبھی کہان گیا کچھ ملی مین "

حکیم الامت :- "کیون جی ! اب آپ ہمارے آگے بھی دون کی لینے لگے بڑا آیا میرا امت والا - اب مین نہ ہوتا تو تجھکو تو کوئی تین کوڑی کو بھی نہ پوچھتا - معاذ سے نورالدین کو جسکی بدولت تو بروزِ محمد اور مثیل مسیح اور خدا جانے کیا کیا بن گیا ورنہ جو کچھ تو اصل مین ہے اوسکو تو بھی جانتا ہے اور مین بھی "

شیخ یعقوب علی :- "اور مجھے چھوڑ ہی گئے - جس کے ہاتھ مین الحکم کی باگ ہے "

اس الہامی گروہ مین یہ تو تُو مین مین ہو ہی رہی تھی کہ مولوی محمد علی صاحب وہ خط لیکر بیت الفکر مین داخل ہوئے جسکا ذکر ہمنے شروع مین کیا ہے خط کا مضمون انہون نے پڑہکر سنایا تو سب کی خفگی دور ہوگئی - باچھین کہل گئین خصوصاً حضرت مرزا صاحب تو یہ سُن کر غبارہ آگیا پچاس سال کی آنکھی زقند لگا کر پچیس سال کے نوجوان کی طرح مشق رقص کرنے لگے جس سے معلوم ہوتا تھا - کہ

"ترد علیک انوار الشباب سیاتی علیک زمن الشباب وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا الشفاء من مثلہ "۔

والا الہام جو آپ پر چار سال ہوئے نازل ہوا تھا اس وقت پورا ہوگیا -

جب مولوی محمد علی صاحب خط سنا چکے اور سامعین کا جوش مسرت فرو ہوچکا تو غبارہ کی تیاری وغیرہ کے متعلق مشورہ ہونے لگا - مولوی صاحب نے غبارہ کے آجانے کی خبر کے علاوہ یہ خوشخبری بھی سُنائی - کہ امت "احمدیہ" کا جو ہونہار نوجوان غبارہ کے طریقہ پرواز کی تعلیم پانے کے لئے تعمیل الہامات ربانی کی غرض سے ولایت بھیجا گیا تہا وہ بھی آج شام تک قادیان پہنچ جائیگا - کیونکہ اُس کا تار لودہیانہ سے ابھی وصول ہوا ہے - شام سے غبارہ کی تیاری شروع ہوجائیگی - پہر رات بجے سے ہمین غبارہ مین سوار ہوجانا چاہئے - اس رائے پر حکیم الامت اور دوسرے حضرات نے صاد کیا ؞

آج کا دن مرزا کی معراج تہا - اس انتظار مین کہ کب اُس آسمانی نشان کے پورا ہونے کا وقت آئے جسکا اعلان بہ بانگِ دہل کئی مہینے پہلے سے کیا جاچکا تہا مرزا اور اُسکے حواریون کو ایک ایک منٹ ایک ایک دن ہوگیا خدا خدا کرکے شام ہوئی اور مرزا شہباز بیگ غبارہ باز بھی آ پہنچے مرزا نے جوش شادمانی سے بے اختیار ہوکر اس نوجوان کو جیسے خلائے بسیط مین کچھ عرصہ کیلئے اُس کے حواریون کی جان کی محافظت کا فخر ہونیوالا تہا گلے لگا لیا اور حکیم الامت نے جو عشق مجازی کو عشق حقیقی کا پہلا زینہ تصور کرتے ہین اوسکی پیشانی پر بوسہ دیا - رات بہر مرزا کو نیند نہ آئی - آٹھ آٹھ کر گھڑی دیکھتے تھو کر گنتے بجے ہین حکیم الامت اور دوسرے حواریوں کی رات بھی آنکھون مین کٹی - علی ہذا القیاس اُس مقدس پڑاؤ مین جہان خیموں کی قطار مین کئی میل تک چلی گئی تہین نشان موعودہ کے انتظار مین لوگ اختر شماری کر رہے تھے ؞

آخر وقت مقررہ آپہونچا - غبارہ مین گاس بھردی گئی تھی اور ایسا معلوم ہوتا تہا کہ ایک ریشمی محرک شامیانہ زمین سے کچھ اوپر کہڑا جہوم رہا ہے - اور اگر وہ مضبوط رسی نہ ہو جس سے اسے مرزا صاحب کے باغ کے ایک درخت کے تنہ سے جکڑ رکھا ہے - تو طرفۃ العین مین تارہ ہو جاوے مرزا صاحب ایک نہایت شاندار لباس زیب تن کئے اور عطر مین بسے ہوئے خرامان خرامان حواریوں کے حلقہ مین غبارہ کے قریب پہنچے اور پہنچتے ہی فرمایا کہ اسے اُڑاؤ اب ہم سوار ہونگے - شہباز بیگ نے جو یورپ کی آنکھین دیکھے ہوئے تہا اپنے مرشد کے اس بے تکے فقرہ پر باوجود حفظ مراتب کے جی ہی جی مین مزہ لئے اور کہا کہ حضرت یہ الو نٹ ہمین جو گھٹنے ٹیک کے بیٹھ جاتے تا سوار فرمائیے مین سیڑہی لگاتا ہون چنانچہ سیڑہی لگائی گئی اور مرزا صاحب نے بسم اللہ کہکے اس پر قدم رکھا - تو سیڑہی ہی بے ڈہنگے طور پر رکھی گئی تھی اور یا بوجہ مشق اولین ہونے کے حضرت مرزا صاحب کا مرکز ثقل قائم نہ رہا - بہرحال سبب خواہ کچھ بھی ہو نتیجہ یہ ہوا کہ قدم رکھتے ہی حضرت امام زمان سلطان القلم مہدی معہود و مسیح موعود مع اپنی شان جلالی و آن جمالی کے دہڑام سے چارون شانے چت زمین پر آرہے - پیچھے حکیم الامت کھڑے تھے

عذر :- بوجہ تسلسل مضمون ہذا اور علالت طبع مولوی صاحب کے فتوے درج نہ ہو سکے ۵۱ ...

مسیح موعود کے ناگہانی ہبوط کو کشش ثقل نے جو زبردست تحریک پہنچائی تھی۔ اس کا اثر ان پر بھی ہوا اور ان کے ساتھ وہ بھی اترا اور عظیم القدر اپنے قد کی خمدار درازی کے زمین کی پیمائش کرتے نظر آئے۔ مالی کی بے احتیاطی سے باغ کی نالیوں میں سے پانی بہ نکلا تھا اور بعض باغ میں سامان لغزش بکثرت فراہم ہوگیا تھا۔ مسیح موعود اور حکیم الامت کو سنبھالنے کیلئے مدیر الامت یعنی شیخ یعقوب علی تراب جو بڑھے تو ان کا پاؤں بھی رپٹا اور انہوں نے بھی اپنے جسم کو اس ساحت نیم شبی کی نذر کر دیا سولوی محمد علی اور مفتی محمد صادق کا بھی یہی حشر ہوا۔ غرض بجز شہباز بیگ کے جو اپنی ہستی کو ضبط کر کے کسی خرق العادت کوشش میں اپنے جسم ولت اور پسلیوں کو تکلیف ما لایطاق دے رہا تھا باقی سب حواریوں کے کپڑے کیچڑ میں لت پت ہوگئے۔ اور متانت و ثقاہت سب نذر ہوگئی۔ اس شان کو ترابی کیسا تھا جب یہ حضرات اٹھے تو ان پر کسی رسل اور اس کے حواریوں کا گمان نہ ہوتا تھا۔ کرچند نباش ہیں جو مقدمہ الملت کے مزار سے ابھی ابھی برآمد ہوئے ہیں۔

اس حادثہ کی وجہ سے ان سب میں کھلبلی سی پڑگئی مدیر الامت جو سب سے زیادہ وہمی ہیں فرمانے لگے کہ برا شگون ہوا حکیم الامت نے تشفی کی راہ سے کہا کہ شگون وگون سب لغو مسیح موعود جو حکیم الامت کی ہاں میں ہاں ملانے کو نشانات آسمانی کا سب سے زبردست اقتضاء خیال کرتے ہیں فرمایا سچ تو ہے بدشگونی کیسی؟ ایسے اتفاقات ہر روز پیش آیا کرتے ہیں۔ مفتی محمد صادق جنکے لئے حکایت نفسانی کا خیال سوہان روح ہے کہنے لگے اس موقع پر ثناء اللہ امرتسری اور عبدالحکیم پٹیالوی موجود نہیں ورنہ وہ [illegible] قہقہہ لگاتا کہ مسیحیت و مشیخت سب بھول جاتے۔ مولوی محمد علی جو سوتے جاگتے اٹھتے بیٹھتے اپنی انگریزی دانی کا ثبوت دیا کرتے ہیں ایک انگریزی مثل پڑھا دی جسکا ترجمہ یہ ہے ع کام وہ اچھا ہو جسکا مآل اچھا ہو۔ غرض کپڑوں کے چند نئے بے تکلف جوڑے منگوائے گئے اور مسیح موعود مع اپنے خدم و حشم کے نہا دھو کر اور از سر نو آراستہ و پیراستہ ہو کر مع الخیر غبارہ میں سوار ہو گئے +

مشتہرہ پروگرام کے بموجب غبارہ ساڑھے چار بجے چھوٹ جانا چاہئے تھا لیکن بیچ میں اتفاقیہ طور پر جو کیچڑ میں لوٹ لگائی گئی تھی۔ اسکی وجہ سے کوئی آدھ گھنٹہ کی دیر ہوگئی۔ ٹھیک پانچ بجے کا عمل تھا کہ شہباز بیگ نے غبارہ کی رسی کھولدی شیر مسیح کی سواری اوج ہوا پر بلند ہوئی اور غبارہ نشینوں نے جنکا کلیجہ بعد زمین سے الگ ہوتے ہی دھک دھک کرنے لگا تھا خلائے بسیط کی طرف گھبرائی ہوئی نظر ڈالی اور یک زبان ہو کر کہا ع

ویش پائے بے پایان درین طمع خام بہمہ آزار + حال افگندیم بسم اللہ مجریہا و مرسیہا

غبارہ بلند ہوتا گیا کچھ دیر تک تو مسیح موعود اور ان کے حواری آنکھیں بند کئے ہوئے بلا بات چیت کئے پڑے رہے۔ لیکن جب کرۂ ہوا کے طبقہ فوقانی کی لطافت نے ان کے اضمحلال کا بدعمل کرنا شروع کیا تو ان کے پاؤں میں تھوڑی بہت سکت آگئی اور انہوں نے آنکھیں کھول کر ڈرتے ڈرتے نیچے نگاہ ڈالی۔ ابھی تک چاروں طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ دریچہ افق میں سے صبح کاذب کی دھندلی دھندلی روشنی نمودار ہو چلی تھی۔ لیکن یہ روشنی اتنی تیز نہ تھی کہ بلندی پر سے روئے زمین کا منظر صاف صاف دکھائی دے سکے مسیح موعود نے شہباز بیگ کو حکم دیا کہ تا وقتیکہ اچھی طرح پو نہ پھٹ لے غبارہ کو قادیان کے گرد چکر دو۔ اور اونچے نہیں خوب سیر کراؤ اور جب طلوع آفتاب کا وقت قریب ہو تو آہستہ آہستہ غبارہ کو مینارہ پر جا اتارو +

صبح کاذب کا پردہ اٹھا ہی تھا کہ اس گروہ کثیر الانفاز نے جو مینارہ کے چاروں طرف دور دور تک پھیلا ہوا تھا۔ آسمان پر ٹکٹکی لگادی۔ تھوڑی دیر نہ گذرنے پائی تھی کہ ایک تیرہ تر بین بعید و تارہ و تمکنت مینارہ سے کوئی سو گز جانب شمال گھومتا ہوا نظر آیا۔ چونکہ سب کسی آسمانی نشان کے ظہور کے منتظر تو تھے ہی۔ اسے دیکھتے ہی ایک ساتھ پکار اٹھے کہ ہو نہ ہو یہی وہ نشان ہے جسکی حضرت نے خبر دی تھی اور باواز بلند مسیح جی کو صلواتیں بھیجنی شروع کیں۔ اور جب غبارہ ذرا نیچے آیا۔ اور ان کی اشتیاق آمیز نگاہیں جناب مرزا صاحب اور ان کے حواریوں پر پڑیں ان کے جوش و خروش کی کوئی انتہا نہ رہی اور سب نے چلانا شروع کیا۔ بارک اللہ یا مسیح الموعود! السلام علیک یا مہدی المعہود!! ہنیئاً لک یا زبدۃ الاصفیا!!! السلام علیک یا عمدۃ الانبیاء!!!!

یہ شور جو پانچ لاکھ گلوں سے نکل رہا تھا رہ رہ کر بلند ہوا اور بیان کیا جاتا ہے کہ اسکی آواز دس میل تک پہنچی گرد و نواح کے سب باکت و صامت ہوگئے۔ چاروں طرف سناٹا چھا گیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہر شخص پر گویا بجلی گر گئی +

یہ بلا کا سکوت جو شور محشر سے ہزار حصہ زیادہ ڈراؤنا تھا بے سبب اور بے محل نہ تھا کیونکہ وہ شخص جسے وہ مامور من اللہ اور رسول برحق سمجھے ہوئے تھے جو سالہا سال سے مسند رسالت پر براجمان تھا جسکی شان میں اللہ میاں آئے دن عرش پر قصیدہ خوانی کیا کرتے تھے اور جو آج اونہیں لئے آسمان سے نازل ہونیکا آخری ہتھکنڈہ دکھا کر اپنی عقیدت کا [illegible] سکہ ان کے دلوں پر جمانا چاہتا تھا بجائے مینارہ پر نازل ہونیکے یکایک دھم سے زمین پر آگرا +

ahmadimuslim.de

حقیقت حال یہ ہے کہ جسوقت شہباز بیگ نے غبارہ کے اُس پیچ کو گھما کر جس سے کوئی خاص سمت اختیار کی جا سکتی ہے مینار کیطرف بانا چاہا تو گیس کا خزانہ غبارہ کی بیٹھ کے کسی نقص کی وجہ سے دفعتہً ٹوٹ کر زور سے پھٹا اور ایسا دھما کا ہوا جیسا توپ کے چلنے سے ہوتا ہے - شہباز بیگ کا دم تو اوسی وقت نکل گیا لیکن دوسرے سوار لیونکو صرف کان کے پردہ پھٹ گئے اور سب کے سب بیہوش ہو گئے اسکے ساتھ ہی غبارہ نیچے گرا حسن اتفاق یا شومی قسمت سے نیچے ایک بہت بڑا گھوڑا تھا حضرت مسیح موعود معہ اپنے چار حواریوں کے اسی گھوڑی پر گرے - اگرچہ بہت سی تو ہڈیاں چکنا چور ہو جاتیں لیکن زندگی کے ابھی کچھ دن باقی تھے گھوڑے کی وجہ سے جان بچ گئی - پھر بھی پانچوں میں سے کوئی بچ نہ سکا - حضرت مرزا صاحب کی ایک ٹانگ بالکل ٹوٹ گئی اور ہمیشہ کیلئے بیکار ہوگئی اور اسکے ساتھ ہی ایک تیز شیشہ کے ٹکڑے کے لگنے سے ناک آدھی اُڑ گئی - حکیم الامت کی آنکھ میں ایک کھپچی گھس گئی اور ڈھیلا پچک ہوگیا - مفتی محمد صادق کی ریڑھ کی ہڈی کو سخت ضرب پہنچی - شیخ یعقوب اور مولوی محمد علی کا ایک ایک ہاتھ شانہ کی ہڈی پر سے ٹوٹ گیا - غرض مثیل مسیح معہ اپنے حواریوں کے آسمان سے اُترے تو سہی مگر اس طرح کہ خود بدولت تو لنگڑے اور لنگڑی تھے ایک حواری کانا تھا ایک لولا تھا اور دو لنجے تھے اور ... بہرے تو سبکے سب تھے +

کچھ دیر تک امت قادیانی اس عبرت خیز اور دہشت زا نظارہ کو دیکھکر بہت ہی متحیر رہی - اُن کو دلونکی اسوقت جو حالت تھی قلم میں طاقت نہیں کہ اوسکا پورا اندازہ کر سکے اور زبان میں قدرت نہیں کہ اسکو اچھی طرح ظاہر کر سکے بجلی کی سی سرعت کیساتھ ہزاروں خیالات یکے بعد دیگرے ان کے دلوں میں دوڑ گئے قادیانی فرزانہ دلال نے اگرچہ سالہا سال کی مزاولت سے انکی عقلوں کو کند اور اُن کو فہم ادراک کو مسخ کر رکھا تھا لیکن اس اٹل اور زبردست منطق کا کیا جواب تھا کہ جو شخص جواب آپ کو خاص خاصان رسل ظاہر کرتا ہو اور جسکی خدا کی نظروں میں اتنی بڑی وقعت ہو کہ موسیٰ اور عیسیٰ اور محمد تک تھے لباس اوتاد ڈانٹے دئے جائیں لیکن اسکی ہمیشہ تعریفین اور خوشامدین ہی ہوا کرین وہی شخص اس ذلت اور رسوائی کیساتھ بحال تباہ نجاست میں لتھڑا ہوا گھوڑی کے ایک ناپاک ڈھیر پر پڑا ہے اسوقت مرزا کی تاویلین دھری رہ گئیں لوگوں کے دلوں میں شک و شبہ اور بد اعتقادی کا ایک تلاطم بپا ہو گیا اور سب ایک ساتھ پکار اُٹھے +

پیشگی ازل جھوٹ ہے جسے ہم عیسیٰ سمجھتے تھے وہ تو دجال نکلا - شکر ہو کہ اسکی حقیقت ہم پر خدا نے وقت پر کھولدی - ورنہ ہماری گردنوں میں تو ابدی لعنت کا طوق پڑچکا تھا - کوئی ضرورت نہیں ہم کو کسی مثیل مسیح کی یا رسول کی - خاتم النبیین کی نبوت ہمارے لئے کافی ہے اور اُن کا دین جو ہر طرح سے کامل و مکمل ہے ہماری ضروریات کا پورا کرنیوالا ہے اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ و نعوذ باللہ من کل فتنۃ الذی جعل ما قلنا و عدنا +

اس کے بعد لوگوں نے اپنا رخت سفر باندھا اور ہر ایک کے دل میں یہی خواہش موجزن تھی کہ اس مقام ضلالت سے جو سالہا سال تک اُنکی گمراہی کا باعث بنا رہا ہے جہان تک جلدی ہو بھاگو - چل دسے +

* * * * * * * * * * *

قادیانی طلسم کو ٹوٹے ہوئے ایک سال کا زمانہ گذر چکا ہے اور آج مرزا کے آسمان سے نزول پر نازل ہونیکی پہلی سالگرہ یعنی یکم اپریل ۱۹۱۱ء کا دن ہے مسیح قادیانی اور اوسکے ضلالت انتساب گروہ کا جو حشر ہوا وہ ایسا عبرت خیز ہے کہ آئندہ ایک عرصہ کے لئے مدعیان نبوت و ملتبسین رسالت کے حوصلوں کو خواہ اُن کی جبلی ڈھٹائی اور ہٹ دھرمی کیسی ہی بڑھی ہوئی کیوں نہ ہو پست کر دینے کیلئے کافی ہے حکیم الامت تو نزول المسیح کی مشہور و معروف تاریخ کے بعد ہی سے آنکھ پر اور لنگڑی رکھے ہوئے روپوش ہو گئے ہم نے سنا ہے کہ آجکل وہ تبدیل ہیئت راجہ سر امر سنگھ بہادر کے پرائیویٹ دواخانہ کمپونڈر ہیں - لیکن معلوم نہیں یہ روایت کہانتک صحیح ہے - مولوی محمد علی - شیخ یعقوب علی اور مفتی محمد صادق کی حالت بھی کچھ زیادہ اچھی نہیں اول الذکر دفتر ... اخبار میں مترجمی کی خدمت پر مامور ہیں - اگرچہ ان کے ترجمہ میں بہت سی غلطیاں ہوتی ہیں جنکی اصلاح منشی محبوب عالم صاحب کے بھائی منشی عبد العزیز صاحب کو کرنی پڑتی ہے - تاہم مولوی صاحب ممدوح کی قدردانی کی بدولت ... ماہوار کا بیش قرار مشاہرہ پاتے ہیں ثانی الذکر اخبار وطن کے مطبع کے پریس میں ہیں اور ثالث الذکر مطبع اہل حدیث کے ایچ کش ہیں - سب سے زیادہ افسوسناک انجام حضرت مرزا صاحب کا ہوا یعنے آپکا قلب الٹ گیا اور آپ لاہور کے دار المجانین (پاگل خانہ) میں بھیجدیے گئے دار المجانین (پاگلخانہ) کا جو حجرہ آپ کی سکونت کیلئے مقرر کیا گیا ہے اوسمیں ایک آئینہ بھی لگا ہوا ہے سنا گیا ہے کہ آپ اکثر اس کی سیر کیا کرتے ہیں اور یہ شعر گنگناتے ہیں ؎

چھری سے اونکی کٹوا کر - فلک نے + خدا جانے ہماری ناک کیا کی

خدا کی شان دیکھو کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب آجکل لاہور میں ہی مامور ہیں اور دار المجانین (پاگل خانہ) کے ساکنین کی دیکھ بھال انہیں کے متعلق ہے دار المجانین میں مرزا صاحب مسیح کے نام سے مشہور ہیں کیونکہ مسیحیت کا خبط با وجود مسلوب الحواس ہونیکے ابھی تک سر پر سوار ہے - ڈاکٹر عبد الحکیم خان جب ان کو دیکھنے آتے ہیں تو ان کی قوت حافظہ کو جو فتور دماغ کے باعث معطل ہے دفعتہً ایک زبردست تحریک پہنچی ہو اور وہ ڈاکٹر صاحب کو پہچان کر پہلے تو ہزاروں صلواتیں سناتے ہیں اور پھر ٹھٹھکی کرتے ہوئے اُن پر حملہ کرنیکو جھپٹتے ہیں - اور کہتے ہیں اب تو خوش ہوا ہوگا کہ تیری پیشین گوئی پوری ہوگئی - ڈاکٹر صاحب جو ایک رقیق القلب شخص ہیں - اس حالت کو دیکھکر آبدیدہ ہو گئے اور کہتے ہیں ہوئی تو سہی لیکن آدھی - کاش پوری ہوتی - تاکہ تم اس عذاب میں تو مبتلا نہ ہوتے - بہر حال ہو حالت اُنکی حالت سے عبرت پکڑنی چاہیے ؎ دیوانہ باش تا غم تو دیگران خورند + آن را کہ عقل بیش غم روزگار بیش + (نقاش)

انتخاب الاخبار

رسالہ مان ونگ کا شیعہ سلف بنارس ماخوذ ہے۔ (برائی کا بدلہ ملا)

امرتسر میں اس ہفتہ خوب بارش ہوئی۔ برسات کی ابتدا ہو گئی۔

امرتسر کی پولیس اب اس تفتیش میں ہے کہ آیا سکھ امرتسر میں کہاں تک تیار ہیں دیکھو کس کس پر زد گرتا ہے۔

راولپنڈی کے مقدمہ بلوہ میں اب تک ۵۰ گواہوں کی شہادت ہو چکی ملزمان کے وکیل بیرسٹر بخشی جگن ناتھ مسٹر ... اور سردار ... نے پیروی مقدمہ سے اس بنا پر علیحدہ ہونے کی اجازت طلب کی کہ ملزموں کی بریت میں کوشش کرنے سے انکے بہت سے دشمن ہو گئے ہیں جو انکی جان و مال اور آبرو کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گئے ہیں۔ جج نے ان کی درخواست منظور کر لی۔ (نہایت کمزوری ہے)

ڈھاکہ میں ہندو اور مسلمانوں کے لیڈروں کی ایک مشترکہ کانفرنس ہندو اور مسلمانوں میں اتحاد اور اتفاق قائم کرنے کی تجاویز سوچنے کے لئے منعقد ہوئی مشرقی اور مغربی بنگالہ ۳۰ معزز ہندو اس کانفرنس میں شریک تھے نواب صاحب ڈھاکہ نے کانفرنس میں ہندو و مسلمانوں میں اتفاق ہو جانے پر بہت زور دیا۔

طفلس میں ایرانی انقلاب پسندوں نے ایرانی قونصل اور ان کے سکرٹری پر حملہ کیا۔ سکرٹری مارا گیا۔ ایرانی قونصل بچ گیا۔ حملہ آور گرفتار کر لیا گیا۔

طہران میں ترکی سفارتخانہ کے مترجم کو قتل کر کے قاتل فرار ہو گیا۔

طاعون۔ ہفتہ مختتمہ ۱۰ ... حال میں طاعونی اموات تمام ہندوستان میں ۱۹۹۹۳ ہوئیں گویا ہفتہ سابقہ کی نسبت اس ہفتہ ۵۱۳۰ موتیں کم ہوئیں۔ پنجاب میں ہفتہ مذکورہ میں ۱۷۲۶ موتیں ہوئیں۔

مسٹر گوکھلے آجکل ایک عرضی پر معزز لوگوں کے دستخط کرا رہے ہیں جس کو وہ بمعیت مسٹر ... اگلے مہینے شملہ جا کر حضور وائسرائے کے پیش کرینگے اس عرضی کا مطلب یہ ہے کہ لالہ لاجپت رائے کی خطا گورنمنٹ معاف کر کے انکو جلاوطنی سے رہائی بخشے۔ (ہمارے خیال میں ابھی جلدی ہے)

دمیاط (مصر) میں ایک مولود کی مجلس میں شیخ حسن علی نے جو ایک مصری فاضل ہیں آنحضرت کے صحیح حالات لوگوں کو سنائے اور کوئی ایسا عجیب و غریب افسانہ نہیں بیان کیا جس کے سننے کے عام مسلمان عادی ہیں۔ اثنائے تقریر میں آپ نے لوگوں کو متنبہ کیا کہ اولیاء اللہ سے مدد مانگنا اور ان کی قبروں پر سر جھکانا اور چڑھاوا چڑھانا قطعاً ناجائز ہے ایسی کوئی حرکت مسلمانوں کو نہیں کرنی چاہئے۔ اس تقریر سے عوام میں ایک شورش پیدا ہو گئی انہوں نے فاضل ممدوح کو کافر و ملعون ٹھیرایا اور اس کو گالیاں دیں اور اس پر پتھر پھینکے۔ اب یہ معاملہ گورنمنٹ تک جا پہونچا ہے اور جامع ازہر کے علماء سے اس کی نسبت فتویٰ طلب کیا گیا ہے۔ ذوالقرنین۔ دہلی (وہابی شد)

رسالہ مان ونگ جس کے ضبط کی اطلاع ۲ جون کے پرچہ میں کیا گیا بعض دوست کسی انتظام کے لئے طلب کرتے ہیں انکو واضح ہو کہ رسالہ مذکورہ جناب شیخ غلام صادق صاحب رئیس امرتسر نے سب ضبط کر لئے ہیں اس لئے کوئی نہیں ملسکتا۔

میری صحت کی بابت دوست دریافت کرتے ہیں مجھ پر یہی ... کی وجہ سے کئی روز تک تکلیف شدید رہی بائیں سے انتقال کر کے پہلو میں چلی گئی مگر الحمد للہ اب کچھ کام کر سکتا ہوں گو درد کسی قدر باقی ہے دعا فرماویں کہ خدا صحت کامل بخشے (ابو الوفاء)

کلکتہ کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ ہز مجسٹی امیر افغانستان نے اپنا تیسرا ایلچی ٹیکنیکل تعلیم حاصل کرنے کے لئے جاپان روانہ کیا ہے۔

سشن جج الہ آباد نے جے۔ ایف وسٹن کو ایک بائیسکل چرانے کے جرم میں ۱۰ سال قید سخت کی سزا دی۔

چراپونجی میں جو آسام کی پہاڑیوں میں آباد ہے اور کثرت بارش کے لئے مشہور ہے ۱۲ جون سے چوبیس گھنٹے تک ۱۲ گھنٹے میں ۱۹ انچ بارش ہو گئی۔

ملتان میں ایک بابو پکڑا گیا جس نے اپنے آپ کو انسپکٹر ڈاکخانہ جات ظاہر کر کے ایک ڈاکخانہ سے چالیس پچاس روپے وصول کئے۔ ملک ... خاں ... کی عدالت میں اسپر مقدمہ دائر کیا گیا۔

ایبٹ آباد سے سرحد کشمیر تک سلسلہ ریلوے کی پیمائش کی منظوری آگئی ہے جو تنگ سٹری کی ہوگی۔ معلوم ہوا ہے کہ سرحد کشمیر سے لیکر بارہ مولا تک سلسلہ ریلوے ریاست کی طرف سے توسیع کیا جائیگا اسکی تجویز طویل بحث کے بعد قطعی طور پر قرار پائی ہے۔ اننت ناگ یا اسلام آباد بھی اس سلسلہ میں لایا جاویگا۔

دینا ناتھ ایڈیٹر ہندوستان بھی گرفتار کر لیا گیا۔ جرم ناقابل ضمانت۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے

(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند سنت درج ہونگے۔

اخبار اہلحدیث امرتسر

پس حدیث مصطفے بجان مسلم است + + نمبر ۳۶

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عـہ

والیان ریاست سے ۔ [illegible]

رؤسا و جاگیرداروں سے ۔ [illegible]

عام خریداروں سے ۔ [illegible]

ششماہی [illegible]

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و رسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے

امرتسر - یوم جمعہ - مورخہ ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۰۷ء مطابق ۳۰ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۵ ہجری

انجمن مصلح الاخوان

مسلمانوں کی خوش قسمتی یا بد قسمتی سے آئے دن ان میں طرح طرح کے فسادات پیدا ہوتے ہیں۔ مذہبی اختلافات تو اس درجہ مضر نہ تھے۔ اگر ان کو اسی حد پر کہا جاتا جس پر وہ سلف سے خلف تک پہونچے تھے۔ مگر چونکہ ان اختلافات میں ذاتی رنجشوں کو ملایا گیا ہے۔ اسلئے نتائج بد پیدا ہونے لگے مذہبی اختلافات کے علاوہ ذاتی کدورتیں اور رنجشیں آئے دن مسلمانوں کا ستیاناس کر رہی ہیں۔ مت سنئے دن مقدمات دیوانی اور فوجداری کے ہنگامے قائم ہیں۔ ان حالات کو دیکھکر کون آنکھ ہے جو اٹھ اٹھ آنسو نہ روتی ہو۔ کون دل ہے جو اس صدمہ سے نہ کڑھتا ہو۔ اسلئے میرے دل میں ایک خیال پیدا ہوا جو ہمدردان قوم کے سامنے پیش کرنا ضروری ہے کہ اس مرض کے علاج کے لئے ایک انجمن قائم ہو جو مسلمانوں کے درمیان مصالحت کرانے کی کوشش کیا کرے۔ اس کا فرض ہوگا کہ جہاں کہیں دو برادریوں میں یا دو شخصوں میں کسی قسم کی رنجش ہو وہ مٹانے کی کوشش کرے۔

قومی طور پر تو اس کام کی جو ضرورت ہے وہ مخفی نہیں۔ مذہبی طور پر جو ہدایت ہے اس کے متعلق ہمارے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے الفاظ یہ ہیں:۔

الا اخبرکم بافضل من درجۃ الصیام والصلوۃ والصدقۃ قالوا بلی قال اصلاح ذات البین

یعنی حضور نبوت فرماتے ہیں کیا میں تم کو ایک ایسا کام نہ بتاؤں جو نماز۔ روزہ اور خیرات۔ صدقات سے بھی افضل ہے۔ صحابہ نے عرض کیا ہاں حضور فرمایئے تو آپ نے فرمایا وہ کام باہمی اصلاح کرنا ہے۔

دیکھئے **اصلاح** کا رتبہ حضور نے کیا فرمایا۔ اور اسلامی کاموں کے لئے تو ہر جگہہ کم و بیش انجمنیں ہیں مگر اس ضروری کام کے لئے مخصوص کوئی انجمن نہیں۔ اسلئے ایسی انجمن کا وجود نہ صرف امرتسر میں ضروری ہے بلکہ ہر ایک شہر۔ قصبہ اور دیہات میں بھی ضروری ہے۔ اس انجمن کا فرض یہ ہوگا۔ کہ کسی کے مذہبی امور میں مداخلت کرے بلکہ یہ ہوگا کہ مسلمانوں میں نزاعات اور بے جا شقاق کو دور کرنے کی کوشش کرے۔ اسلئے اسکے ممبر جملہ کلمہ گو مسلمان ہونگے۔ مجھے امید ہے کہ لوکل ہمعصر **وکیل** اور **اہل فقہ** بھی اس کی تائید میں بہت کچھ لکھینگے

جو صاحب ایسی ضروری اور مفید انجمن کے ممبر بننا چاہیں وہ بہت جلد خاکسار

مرقع قادیانی ماہوار رسالہ ہے۔ جس میں مرزا صاحب قادیانی کے خیالات کی کافی تردید ہوتی ہے۔ قیمت سالانہ عـہ۔ نمبر ۲ شائع ہوچکا ہے۔ منیجر مرقع قادیانی امرتسر

ahmadimuslim.de

اصلاح درین نکتہ کار روائی شروع کیجائے ؎
دیگار غیر حاجت و ہیچ استخارہ نیست

نیا بہتان

کس روز تہمتیں نہ تراشا کئے عدو
کس دن ہمارے سر پہ نہ آرے چلا کئے

آجکل کے مناظرہ میں جہاں کئی ایک خوبیاں ہیں ایک سخت عیب یہ ہے کہ مخالف کی نسبت بہتان لگا کر بعض لوگ فتحیابی چاہتے ہیں۔ مگر یہ عادت غالباً انہیں لوگوں کی ہے جو خود بھی جانتے ہیں کہ راست گوئی سے فتح نہ ہوگی۔ جماعت اہلحدیث کی نسبت مدت تک یہ بہتان رہا کہ رسول اللہ کو نہیں مانتے۔ پھر جب پبلک نے اسکو بہتان جانا تو یہ مشہور کیا کہ درود نہیں پڑھتے۔ اسکو بھی جب پبلک نے محض فضول سمجھا تو اب ایک نیا شگوفہ چھوڑا گیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو رحمت للعالمین نہیں مانتے۔ چنانچہ اخبار اہل فقہ ۲۸ جون میں امرتسری ایک مراسلت نکلی ہے جسکا شروع یوں کیا گیا ہے:۔

"اخبار اہلحدیث مطبوعہ ۸ مارچ ۱۹۰۷ء میں دیکھا کہ آیت کریمہ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ (اور نہیں بھیجا ہم نے تم کو یا رسول اللہ مگر رحمت واسطے تمام عالموں کے) میں لفظ رحمت کو اخبار مذکورہ بالا کے ایڈیٹر نے مفعول لہ بنایا جسکی غایت یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کاملہ کی نفی کر کے آخرت کے لئے ذخیرہ تیار کرین۔ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ" اہل فقہ ۲۸ جون ۱۹۰۷ء

اس امرتسری تحریر کا تو رنج نہیں کیونکہ اس کے راقم کو اہلحدیث سے کئی ایک قسم کے رنج جمع ہیں۔ ممکن ہے انہی کا یہ نتیجہ ہو۔ رنج بلکہ تعجب ہے تو یہ ہے کہ عصر جدید کے الگ تھلگ رہنے والے قابل اڈیٹر نے بھی یہی عامیانہ بہتان اہلحدیث پر لگا دیا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:۔

"اخبار اہلحدیث امرتسر۔ اہل فقہ امرتسر۔ اصلاح سارن میں سہ گوشہ جنگ جاری ہے۔ مولانا ثناء اللہ صاحب اڈیٹر اہلحدیث نے ایک سوال کے جواب میں لکھدیا تھا کہ آنحضرت کو رحمۃ للعالمین کہنا غلط ہے اور قرآن کی آیت کے معنی یہ ہیں۔ خدا نے رحم کر کے ان کو بھیجا ہے کہ جو ان کی سچی پیروی کرے اسپر رحم کیا جاویگا۔ نہ یہ کہ آپ کی ذات بابرکات تمام عالموں کے لئے خود رحمت ہے۔ اخبار اہل فقہ اور رسالہ اصلاح نے اسپر سخت گرفت کی اور بجا اعتراض کیا۔" عصر جدید بابت جولائی

تعجب اور افسوس کی وجہ یہ ہے کہ اہلحدیث کی جس عبارت پر جھگڑا ہے اسکو رسالہ اصلاح اور اہل فقہ نے خود نقل کیا ہے جس میں اس بہتان کی کافی تردید ہے۔ چنانچہ اہل فقہ ۲۸ جون کے پرچہ میں نامہ نگار مذکور خود اہلحدیث کی عبارت ان الفاظ نقل کرتا ہے جو یہ ہے:۔

"ہاں بار ہا کیا آپ نے ایک آیت بھی کبھی ہے جو مجموعاً ہماری غلطی سے ہر ایک مشہور ہو گئی یعنی وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ چنانچہ مفتی صاحب کہتے ہیں کہ حضور کی ذات بابرکات تمام عالم کے لئے رحمت ہے۔ اسکے مضمون سے کوئی ایماندار کو انکار نہیں مگر دیکھنا یہ ہے کہ آیت موصوفہ کا مطلب کیا ہے۔ نحوی قاعدہ کی رو سے آیت میں لفظ رحمۃ مفعول لہٗ ہے جسکی بابت نحویوں کا قول ہے وہ حقیقتاً فاعل کی صفت ہوتا ہے جیسے ضرب زید عمرو تادیباً یعنی زید نے عمرو کو ادب سکھانے کو مارا۔ اس مثال میں جیسے ضرب زید کا فعل ہے تادیب بھی زید ہی کا ہے"

اس عبارت میں جتنے حصہ پر ہم نے خط دیا ہے صاحب عصر جدید اور راقم مراسلت اگر غور اور انصاف سے دیکھتے تو کبھی یہ الزام اور بہتان نہ لگاتے جو انہوں نے لگایا۔ عصر جدید کی نسبت ہمیں گمان ہے کہ وہ باوجود وکیل ہائیکورٹ ہونے کے مخالف کے بیان سے متاثر ہوا ہے ورنہ اُسنے اصلی عبارت اہلحدیث کی نہیں دیکھی۔

اب امر قابل یہ ہے کہ آیت کریمہ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ کے معنی نحوی قاعدہ کے مطابق کیا ہیں۔ ہماری تحقیق میں رحمۃ مفعول لہ ہے مگر صاحب مراسلت اسکو صحیح نہیں مانتا لیکن شکر ہے کہ اسی اہل فقہ کا پھلواروی ہوشیار نامہ نگار اسی ۲۸ کے پرچے میں دیانتداری کے ساتھ بہتان بازی سے بچکر اصل نزاع تک یعنی ہماری ترکیب کی تصحیح اور صاحب مراسلت کی تردید کرتا ہے چنانچہ نامہ نگار مذکور لکھتا ہے

"اس آیت کے متعلق ہماری آپکی اصل نزاع تو یہ ہے کہ لفظ رحمۃ کو آپ مفعول لہ بتلاتے ہیں اور میں مفعول سے اسکو حال قرار دیتا ہوں۔ آپ کی تفسیر کا حاصل یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا مرسل ہونا لوگوں پر خدا کی رحمت ہے۔ اور میری پیش کردہ تفسیر کا یہ مطلب ہے کہ خدا نے حضور کو عالم پر رحمت (ذو رحمت یا رحیم) بنایا ہے۔ نحوی قاعدہ سے دونوں ترکیبیں صحیح اور ہر دو تفسیریں ٹھیک ہیں اھ (شاہ ولی اللہ اور شاہ عبدالقادر صاحبان نے بھی

ahmadimuslim.de

اسی کالم میں یہ بھی لکھا ہے کہ آپ نے جو علمی قاعدہ مفعول لہٗ کا لکھا ہے مجھے اس سے انکار نہیں ہے۔

ہمارے خیال میں اہل فقہ کے امرتسری نامہ نگار کا جواب پھلواروی نامہ نگار نے کافی دیدیا ہے۔ اسلئے ہم زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ واقعی بات یہی ہے جو اس ہونہار نامہ نگار نے لکھی ہے کہ تنازع صرف ایک ترکیب نحوی میں ہے نہ کسی عقیدے میں۔ جیسا کہ پہلے دونو صاحبوں نے سمجھا اور غلطی سے بہتان تک نوبت پہونچائی۔ جسپر ہمیں یہ کہنے کا موقع ملا ؎

چہ شنوی سخن اہل دل مگو کہ خطا ست
سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست

ہاں پھلواروی ہونہار نے جو ہم سے مطالبہ کیا ہے وہ بھی معقول ہے لکھتا ہے کہ:-

"ہاں اگر آپ کا یہ دعوی یا خیال ہو کہ بلاغت و معانی کے قاعدہ سے رحمۃ معنی مفعول لہٗ کو ترجیح ہے تو اس کے لئے دلیل کی ضرورت ہے جو ثبوت لائے اور کوئی ایسی مثال مع ثبوت پیش کیجئے کہ کوئی ایسا لفظ جو بقاعدہ نحو مفعول لہٗ و حال دونوں بن سکتا ہو اسکو مفعول لہٗ قرار دینا اولی و ارجح ہے"

پس اب ہمارے ذمہ صرف یہ ہے کہ ہم اپنی ترکیب کو راجح ثابت کریں۔

پس بغور سنئے۔ حال کی تعریف ہے کہ ما یبین ہیئت الفاعل او المفعول یعنی جو فاعل یا مفعول کی ہیئت بیان کرے وہ حال ہے۔ حال کی نسبت جمہور نحویوں کا مذہب ہے کہ مشتق ہونا چاہیئے نہ کہ مصدر۔ شارح جامی نے بنا بر مصنف اگرچہ اس شرط سے انکار کیا ہے تاہم اتنا مانتے ہیں ان الاغلب فی الحال الاشتقاق یعنی اس میں شک نہیں کہ حال اکثر اوقات مشتق ہوتا ہے نہ مصدر نہ جامد۔ علاوہ اس کے مانا کہ حال مصدر بھی ہو سکتا ہے لیکن اس میں تو شک نہیں کہ مصدر بمعنی مشتق ہوکر حال بنیگا نہ بمعنی مصدری۔ چنانچہ تم نے خود بھی تسلیم کیا ہے کہ خدا نے حضور کو عالم پر رحمت۔ ذو رحمت یا رحیم بنایا ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ مصدر کو بمعنی مشتق لینا مجاز ہے اور یہ تو عام قاعدہ مسلمہ ہے کہ مجاز بوقت تعذر حقیقت ہوتا ہے یعنی جب تک حقیقت ممکن ہو مجاز کا ارتکاب ناجائز ہے۔ علامۃ المجاز استحالۃ الحقیقۃ پس رحمت کا لفظ آیت کریمہ میں جب مصدر ہے اور اس کو بمعنی مصدری لیکر مفعول لہٗ بنانا آپ بھی جائز مانتے ہیں تو پھر مجاز کا ارتکاب بقاعدہ مذکورہ کی رو سے کیونکر جائز ہوگا۔ علاوہ اس کے حال چونکہ عامل کے لئے ایک قید ہے اسلئے اس کی اصل یہ ہے کہ وہ منتقلہ ہوتا ہے اور آیت کریمہ میں حال منتقلہ ماننے سے لازم آئیگا کہ آنحضرت سے بعد ارسال رحمت کا وصف مسلوب ہو جس سے وہی خرابی آپ پر لازم آئیگی جو ہمپر بہتان لگایا گیا ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ حال مستمرہ بھی ہوتا ہے مگر مستمرہ ہونا اس کیلئے مجاز ہے نہ حقیقت۔ ورنہ اپنے عامل کیلئے قید نہ بن سکیگا۔ یہ ہے ہماری ترکیب کے رجحان کی دلیل۔ مختصر یہ کہ ہماری ترکیب میں نہ خلاف جمہور لازم آتا ہے نہ ارتکاب مجاز جو بوقت امکان حقیقت حرام ہے۔

ہاں ہم مانتے ہیں کہ مفسرین کے دو قول ہیں لیکن کیا ہمارا حق نہیں کہ ہم ان میں غور کرکے صحیح یا اصح قول کو اختیار کریں۔ اگر نہیں تو علوم کے حاصل کرنے میں کیوں وقت لگایا جاتا ہے۔ جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ اپنے علم سے کام نہ لو صرف گذشتہ مفسرین کی کاسہ لیسی کرو وہ حقیقت میں یا تو علم سے آشنا نہیں یا اسے ناقابل استعمال جانتے ہیں۔

اہل فقہ کے نامہ نگار و!

ناصحا اتنا تو دل میں تو سمجھ اپنے کہ ہم + لاکھ ناداں ہیں کیا تجھ سے بھی ناداں ہونگے

رہی یہ بحث کہ رحمۃ للعالمین میں العالمین سے کیا مراد ہے سو اسکی تحقیق کچھ مشکل نہیں اگر علماء کی خوش اعتقادیوں سے نظر اٹھالیجائے اور قرآن مجید کے اس مضمون کی تفسیر تلاش ہو تو بالکل سہل امر ہے۔ قرآن مجید کی سورہ توبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان والاشان میں ارشاد ہے وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ یعنی نبی ایمانداروں کے لئے رحمت ہے۔ ایک مقام پر فرمایا وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا یعنی قرآن مومنوں کے لئے رحمت ہے اور ظالموں کو اس سے سراسر نقصان ہے۔ قرآن اور نبی اس صفت میں مترادف ہیں جنکو قرآن رحمت ہے انہی کے لئے نبی رحمت ہے جنکو قرآن موجب ہلاکت ہے انہی کے لئے نبی بھی موجب تباہی ہے۔ پس قرآن کی تفسیر قرآن سے تلاش ہو تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ ؎

ترک قرآن دلیل حرمان ست
بہتری در قبول قرآن ست

اہل قرآن

لاہور کے اہل قرآن مولوی صاحب سے ہم نے سوال کیا تھا کہ آپ نے جو حکم دے رکھا ہے کہ جو کوئی ہماری طرح نماز نہ پڑھے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ کسی آیت میں یہ قاعدہ

...مرزائیوں
...گل کے
...بون ذجموں
...یاد گجرات جہلم۔
...بلہ۔ لاہور۔ امرتسر
...بالہ میرٹھ اور دہلی
...مرزائیوں کو مات کردیا ہے
...مجلس مقدس اسلام
...اشتہار میں مندرج
...حضرت عیسیٰ کے
...متعلق جو قصہ انجیلوں
...شمعون نگاری
...اسلئے قدیمی مسیحی
...مسیحی یعنی مرزائی
...کریں میں قیمت
...قدس سے انکار صلیب
...بعہ قبلہ ثانی
...مسجد کا انجیل مقدس
...کرنا یہ غلطیوں
...اسماعیل قربانی
...مسیح کا ختنہ کرانا
...ریم کی قابلیتوں کا
...نبی کا یحییٰ
...کو غلط بیان کا
...بسمیں انجیل
...خاتم النبیین
...بیان کرتا ہو کہ
...محمدیہ کا۔
...اسمیں مرزا
...بلے اشتہار مخصوص
...خوبصورت ہونیکے ثبوت قیمت ار المشتہر عبدالواحد حاجی بابا ریفارمر۔ جموں۔

مقرر ہے کہ فلاں شخص کے پیچھے پڑھو اور فلاں کے پیچھے نہ پڑھو۔ اس کا جواب آج تک نہیں آیا۔ مہربانی کر کے اس کا جواب عنایت کریں۔

آریوں کی خوشی سے ہمیں بھی خوشی ہے

اگرہ کے اخبار مسافر کے اڈیٹر پنڈت بھوجدت پر نفرت نویسی کی وجہ سے گورنمنٹ کی طرف سے جن دنوں مقدمہ چلایا گیا تو پنڈت جی نے اس روز کو مبارک روز کہا تھا جس کی وجہ انہوں نے یہ لکھی تھی کہ آریہ سماج میں اس مقدمہ کی وجہ سے ایک نئی روح پیدا ہو جائیگی۔ اسلئے ہم اس دن کو مبارک دن کہتے ہیں۔ ہم نے انہیں دنوں لکھا تھا کہ آپ کی اس خوشی میں ہم بھی شریک ہیں۔ لیکن مقدمہ کے نتیجہ پر مزید خوشی کا اظہار ہوگا۔ اسلئے فیصلہ کا انتظار رہا۔ الحمد للہ کہ انتظار رفع ہوا۔ آریہ گزٹ ۸ جولائی کے دیکھنے سے ہم کو جو رنج ہونا چاہیے تھا وہ بپاس خاطر پنڈت جی خوشی سے بدل گیا یعنی پنڈت جی کو ایک مہینہ کی **سخت قید** ہوئی جس کی بقول آریہ گزٹ اپیل بھی ہوگی۔

آج ہمارے لئے افسوس کا موقع تھا کہ ہمارا ایک ملکی بھائی ایک مہینہ کے لئے ہماری نظر سے غائب ہوتا ہے مگر کیا کریں جس کی خاطر ہم نے رنج کرنا تھا۔ جب وہی اس دن کو مبارک روز کہتا تھا تو لاچار ہم بھی بقول

راضی ہیں ہم اسی میں جسمیں تری رضا ہے

دوست مذکور کو مبارکباد کہتے ہیں۔ ہاں اتنا اور بھی عرض کرتے ہیں

جناب پھر کر دیکھو یہ کیسا سر اٹھاتا ہے
نکبت وہ بری شے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

تقلید

(از جناب مولوی مولا بخش خان صاحب بہاری مقیم جمالپور ضلع مونگیر)

آج وہ تحریریں دو شخصوں کی یک محبوب شاہ حنفی اور دوسری محمد غوث حنفی کی جو پرچہ مورخہ ۱۸ مارچ اہل فقہ میں مندرج ہے میری نظر سے گذری۔ گو ان دونوں نام کے حنفیوں نے اپنے مقابلین اہل حدیث کو کلمات واہیات سے جو شان اہل علم سے بعید ہے بلکہ یہ کام بازاریوں اور نا مہذبوں کے حصہ یاد کئے ہیں مگر ہم حتی المقدور ایسے کلمات نامہذب سے احتراز کریں گے صرف نفس دعاوی اور دلائل سے بحث کرینگے۔ ان دونوں صاحبوں نے جو دلائل پیش کئے ہیں وہ ہرگز ان کے مدعا پر چسپاں نہیں ہوتے بلکہ ان کے ہی مذہب پر ان کے زد پڑتے ہیں۔ سنو آپ تقلید کا معنی بیان کرکے (کسی کی بات بے دلیل مان لینا) اس کی دو قسم ہیں حرام اور واجب۔ حرام آپ نے اس کو کہا ہے جو مقابلہ قرآن و حدیث کے آبائی رسوم کو پیش کرے مگر آپ نے آبائی رسوم کی تفصیل و تحقیق نہ کی جس سے یہ معلوم ہوتا کہ تقلید مروجہ رسوم آبائی میں داخل ہے یا اس سے خارج۔ اب مجھ سے سنئے یہ تقلید مروجہ جسمیں اکثر متعصب حنفیہ مبتلا ہیں منجملہ رسوم آبائی ہے کیونکہ جو بات دین میں بلا اجازت شریعت غرا پائی جاوے اور وہ محدث ہو اور وہ بتقلید آباء کے چلی آتی ہے وہ طریقہ رسم آبائی ہے۔ آپ اس تقلید مروجہ کا ثبوت دیں کہ شارع اور بانی اسلام نے کس جگہ اس کی اجازت دی ہے اگر آپ نہ دیں اور ہرگز نہ دے سکینگے تو میں ہی آپ کی خاطر سے اس کا رسم آبائی ہونا دکھلاتا ہوں۔ غور سے سنو علامہ ابن امیر الحاج حنفی شرح تحریر میں جو اصول حنفیہ میں معتبر اور مستند کتاب ہے فرماتے ہیں ان القرون الماضیۃ من العلماء اجمعوا علی انہ لا یحل لحاکم ومفت تقلید رجل واحد بحیث لا یحکم ولا یفتی فی شیء من الاحکام الا بقولہ انتہی۔ مفاد عبارۃ مذکورہ کا یہ ہوا کہ تقلید شخصی کی حرمت پر اجماع ہے۔ کہئے اب بھی تقلید شخصی کے رسوم آبائی ہونے میں کسر ہے اگر کچھ کسر باقی ہے تو اور سنئے۔ آپ کے مستند مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی تفسیر عزیزی میں تحت آیت مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا کے فرماتے ہیں در میں آیت اشارہ است بابطال تقلید و طریق الخ اور آپ کے مستند مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فوز الکبیر میں فرماتے ہیں۔ اگر نمونہ یہود خواہی بیبیں علماء سوء را کہ طالب دنیا باشند و خو گرفتہ بتقلید سلف و اعراض از کتاب و سنت و تعمق و تشدد و استحسان عالمے را مستند ساختہ از کلام شارع معصوم بے پروا شدہ باشند و احادیث موضوعہ و تاویلات فاسدہ را مقتدا ساختہ باشند تماشا کن کانہم ہم انتہی یعنی اگر نمونہ یہود دیکھنا ہو تو ان مقلدین کو دیکھو اور اگر آپ ناک نیوش ہونگے نہ حق پوش تو ان اقوال کو بغور سمجھکر اس تقلید مروجہ کو رسم آبائی بلکہ رسم یہود سمجھکر اپنے ہی اس کلام مندرجہ اہل فقہ (کہ کتب فقہ و تفاسیر وغیرہ میں بھی تقلید کی مذمت مذکور ہے تا اہل ذم سمجھکر تقلید سے دست بردار ہوکر تبع سنت ہو جاوینگے ورنہ اپنے منہ سے مذموم ٹھیرینگے۔

ahmadimuslim.de

اور دوسری قسم تقلید کی نسبت آپ یہ فرماتے ہیں کہ بحکم آیت فَسْئَلُوْا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ کے کسی عالم سے مسئلہ پوچھکر اسپر عمل کرنا واجب ہے میں کہتا ہوں کہ قطع نظر اس کے کہ یہ آیت بیان حکم تقلید میں واقع ہے یا نہیں، اس سے تقلید شخصی کا ثبوت نہیں ہوتا ہے جسکو مدعی آجکل کے حنفی ہیں۔ مفاد آیت سے تو یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اہل علم سے بوقت لاعلمی کے پوچھ لو جسمیں تخصیص کسی شخص کی نہیں بلکہ بصورۃ تخصیص کے تعمیم کو محض قیاس و رائے سے خاص کرنا آیت کو منسوخ کرنا ہے اور یہ باطل ہے۔ دیکھو اپنا اصول فقہ۔ علاوہ اس کے اس آیت سے جو تقلید کا حکم نکلتا ہے وہ جاہل کے لئے ہے پھر آپ لوگ یعنی مذہب حنفی کے مولویوں کو تو غیر مقلد ہونا چاہئے مولوی ہوکر جو تقلید کرتے ہو تو وہ آیت سے نہیں معلوم ہوتا۔ اب دو ہی صورۃ ہے یا تو علماء مذہب حنفیہ آج سے غیر مقلد ہو جاویں ورنہ اپنے جہل کے مقر ہوں۔ لطیفہ۔ حنفیہ اپنی دلیلوں میں قرآن اور احادیث نقل کر کے اپنا مدعا ثابت کرنا چاہتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں وہ کہ ہم مقلد ہیں۔ کیونکہ غیر مجتہد کو تقلید واجب ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ قرآن و حدیث ہم نہیں سمجھتے۔ کیا طرفہ تماشہ ہے کہ قرآن و حدیث سمجھتے ہی نہیں ہیں اور پھر قرآن و حدیث کو اپنے خصم کے مقابلہ میں بے سمجھی سے پیش بھی کرتے ہیں۔ بھائی بڑے شیر بہادر ہو کہ عقل و نقل دونوں سے لڑتے ہو۔ اقرار بھی کرتے ہو اور انکار بھی کرتے ہو۔ اگر یہ کہو کہ ہم جو کچھ قرآن و حدیث سے استدلال کرتے ہیں وہ اس بنا پر ہے کہ امام اعظم نے ایسا ہی لکھا ہے۔ تو قطع نظر اس کے کہ یہ محض کذب ہے اس جگہ صرف آپ سے اسی قدر سوال ہے کہ آپ کے امام ہمام نے آیت فاسئلوا اھل الذکر کا یہ مطلب کس جگہ لکھا ہے۔ اگر ثبوت نہ دیسکو تو اسی طرح اور آیات و احادیث کے سمجھنے کا حوصلہ کر کے عامل بالحدیث ہو جاؤ اور عار تقلید کا گلے سے نکال ڈالو۔ آپ فرماتے ہیں۔ "اور یہ تقلید غیر مجتہد کے لئے بدلائل عقلیہ و نقلیہ واجب العمل ہے" میں پوچھتا ہوں کہ غیر مجتہد کے تحت میں دو فرد ہیں۔ ایک عالم غیر مجتہد اور دوسرا عامی جاہل اگر آپ کا مطلب دونوں سے ہے تو غیر مجتہد عالم کی تقلید کے وجوب کو آیت مستدلہ آپ کی فاسئلوا اھل الذکر اٹھا دیتی ہے کیونکہ شرط ان کنتم لاتعلمون سے وہی لوگ سوال کے حکم میں شامل ہونگے جو جاہل ہیں نہ عالم کما لایخفی علی اللبیب اور اگر آپ غیر مجتہد عالم کو عالم نہیں سمجھتے ہیں تو البتہ زیر حکم آیت کے داخل ہونگے۔ مگر آپ لوگ عالم نہیں ٹھہرینگے۔ پھر آپ لوگوں کو کوئی عالم نہیں کہیگا اور مقلد مولویوں کو جاہل کہتا ہے تو آپ لوگ بہت خفا ہوتے ہیں۔ دیکھو اب مولوی مقلدوں کو کوئی جاہل کہے تو خفا نہ ہونا بلکہ بسر و چشم قبول کر لینا۔ آپ نے جو تقلید کے وجوب پر دلیل قائم کی ہے گو وہ طول طویل ہے مگر خلاصہ اس کا یہ ہے کہ (اس تقلید میں ایک قوت مقناطیسی رکھی گئی ہے جو کہ ہر غیر مجتہد سلیم الفطرۃ کو اپنی طرف کھینچ لانے پر مجبور کرتی ہے۔ کیونکہ جب انسان کی فطرۃ میں تقلید کا مادہ موجود ہم دیکھتے ہیں) آپ نے جب تقلید کے فطرتی ہونے پر یہ حجت قائم کی کہ انسانی فطرت میں تقلید کا مادہ ہم موجود دیکھتے ہیں تو غیر مجتہد کا قید لگانا گویا مجتہد کو اس فطرۃ سے علیحدہ کرنا ہے اور اس میں اس فطرۃ کا مادہ موجود ہونا آپ تسلیم نہیں کرتے ہیں تو یہ فطرۃ مادہ انسان کا نہیں ٹھیرا ورنہ یہ تخلف بعض افراد کا کیسا۔ پس یہ دلیل عقلی آپ کے ہی بیان سے منقوض ہوگی۔ علاوہ ازیں اگر اس کا فطرتی ہونا تسلیم کر لیا جاوے تو اس سے یہ کیونکر لازم ہوتا ہے کہ یہ تقلید اللہ تعالے کے دین میں صحیح اور قابل تسلیم ہو اور کسی کے قول کو بلا حجۃ تسلیم کر لینا مستلزم اس کے وجوب کا ہو۔ دیکھو اگر کسی نے کسی کے قول کو مان لیا تو یہ تقلید اس کی اس کے اعلم کے قول کے تسلیم کرنے میں اسکو مجبور کریگی۔ اور اس کی یہ تقلید حجت و برہان کے ترک کو مستلزم ہوگی۔ وھو قبیح عند اہل العلم و سلیم الفطرت۔ پس اس تقلید ہی نے آپ کی تقلید کی لید نکالدی۔ علاوہ ازیں ہر ایک مذہب کا مقلد اپنی تقلید مذہبی میں آپ کی اس تقریر کو جاری کر کے اپنی تقلید کا وجوب ثابت کریگا۔ پھر تو شرک و کفر وغیرہ اعمال قبیحہ جو تقلیداً کئے جاتے ہیں وہ سب آپ کی اس دلیل سے واجب ہو جاوینگے۔ اب آپ کا شعر منقولہ تھوڑے تغیر کے ساتھ کیا ہی آپ کے حسب حال موزون ہو گیا ہے

نہ تنہا من دریں میخانہ مستم — یہود و ہم ہمی و کفار شد مست

یہ تو آپ کی دلیل عقلی کا نتیجہ ہوا جس سے کفر و شرک وغیرہ کے گھر آباد ہوگئے۔ اب آپ کی دلیل نقلی کا تار و پود کھولا جاتا ہے بغور سنو حدیث ان الدین لیأرز الی الحجاز کما تارز الحیۃ الی جحرھا سے آپ نے استدلال تقلید کے وجوب پر کی ہے اولاً تو آپ نے لفظ حدیث کو غلط نقل کی ہے جو بقاعدہ عربیت بھی غلط ہے۔ یعنی الی جحرھا کو الی الجحر جا بنایا ہے۔ دوم اس حدیث سے تقلید کا وجوب کیونکر ثابت ہوتا ہے کیا کسی جگہ کی خیریت و افضلیت اس جگہ کے تمام امور

[illegible]

ahmadimuslim.de

گرو واجب کر دیتی ہے۔ تو پھر تو مکہ و مدینہ وغیرہ میں جتنے امور مروج ہیں سب ہی واجب ہونگے۔ ولعمری بقول بعض سفیہ آپ کے اس اجتہاد ناسد سے وہ سب امور سنن و مستحبات و مباحات جو فقہ میں مندرج ہیں اور امام اعظم اس کے قائل ہیں اور ملک حجاز میں مروج نہیں وہ سب گاؤ خورد دریا برد ہو گئے۔ اُن سب مسائل کو آپ ترمیم فرما کر فقہا اور کتب فقہ کی غلطی کا ایک اعلان کر دیجئے یہ جواب تو آپ کے فہم کے موافق و مطابق ہے۔ ورنہ حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ملک حجاز ہر زمانہ میں دینداری کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ حدیث میں سید المرسلین آئندہ زمانہ کے لئے یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ملک حجاز دین کی روشنی سے منور ہوگا۔ اور تمامی ملک سے دین کی روشنی رفو چکر ہو جائیگی۔ اگر آپ کے نزدیک یہی زمانہ مراد ہے تو آپ کو اپنی بیدینی کا اقرار کرنا پڑیگا کیونکہ مضمون یہ ہے کہ دین حجاز کی طرف ایسا سمٹ جائیگا جیسے سانپ اپنے سوراخ میں۔ پس دین سمٹ کر حجاز کی طرف چلا گیا اور آپ کے پاس دین نہ رہا۔ اور آپ نے جو حدیث مذکور سے مراد لی ہے محققین علماء حنفیہ اسکو تسلیم نہیں کرتے ہیں بلکہ اسکی تردید فرماتے ہیں سنو علامہ عینی حنفی شرح بخاری میں فرماتے ہیں قال الداؤدی کان ھذا فی حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم والقرن الذی کان فیھم والذین یلونھم خاصۃ لان کان الامر مستقیما وقال القرطبی فیہ تنبیہ علی صحۃ مذھبھم و سلامتھم من البدع وان عملھم حجۃ کما رواہ مالک قلت ھذا انما کان فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم والخلفاء الراشدین الی انقضاء القرون الثلاثۃ وھی ثلاثمائۃ سنۃ اما بعد فقد تغیرت الاحوال وکثرت البدع خصوصا فی زماننا ھذا علی ما لا یخفٰی انتہٰی

یعنی داؤدی نے کہا کہ یہ فضیلت رسول اللہ صلعم اور صحابہ اور تابعین کے زمانہ میں تھی کیونکہ اسوقت دین کا حال اچھا تھا اور قرطبی نے کہا کہ اس حدیث میں تنبیہ ہے اس بات پر کہ مذہب اہل حجاز کا صحیح ہے اور بدعت سے سالم ہے اور ان کا عمل حجت ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ بات خاص رسول اللہ صلعم اور صحابہ کے زمانہ میں تھی جب تک قرون ثلثہ تمام ہوئی اور وہ تین سو برس ہیں اور بعد قرون ثلثہ کے حالات بدل گئے اور بدعتیں پھیل گئیں خاصکر ہمارے زمانہ میں انتہی اور ملا علی قاری حنفی مرقاۃ شرح مشکوۃ میں لکھتے ہیں ولا ادرک الاولون ما انقطع الیہ الاٰخرون کما علیہ اھل زماننا الغافلون لحکمہا بحرمۃ المجاورۃ فی الحرمین الشریفین من شیوع الظلم وکثرۃ الجھل وقلۃ العلم وظہور المنکرات وفشو البدع والسیئات واکل الحرام والشبہات انتہٰی

یعنی اگلے لوگ پچھلوں کا حال دیکھتے جیسا کہ ہمارے زمانہ کے غافلوں کا حال ہے تو بلاشک وہ حرمین میں رہنے کو حرام کہتے کیونکہ ظلم اور جہالت اور کم علمی اور گناہ اور بدعت اور حرام خوری کثرت سے جاری ہے۔ یہ دو ہمارے پاس دو شاہد عادل محقق حنفیہ سے یعنی علامہ عینی حنفی اور ملا علی قاری حنفی مکی ہیں جو اس حدیث سے ہمارے مخاطب کے استدلال کو غلط بتلاتے ہیں اور اس کو ڈانٹ دکھلاتے ہیں کہ حرمین شریفین میں بدعت وغیرہ کی کثرت ہے پھر وہاں کا فعل کیونکر حجت ہو سکتا ہے کیا اب بھی کوئی منصف حنفی میری ڈگری نہیں دیگا۔ اور ہمارے مخاطب کے دعوی اور دلیل کو جو اس کے دعوی پر چسپاں نہیں ہے خارج نہیں کریگا۔ (باقی آئندہ)

ڈاکٹر، وید، حکیم صاحبان کی خدمت میں اپیل

اسوقت میرا یہ مطلب ہے کہ میں ایک رسالہ لکھ رہا ہوں جسمیں پلیگ کے نہایت مفید نسخہ جات لکھے جاوینگے اور وہ بالکل مفت تقسیم کیا جاویگا۔ جن وید حکیم یا ڈاکٹر صاحبان نے ۹۰ فیصدی یا اس سے زیادہ صحت کر کے شہرت حاصل کی ہو ان سے خط و کتابت کر رہا ہوں جو لا علاج مرض کے نزدیک ہیں انکے پاس یا جو نسخہ جات میں عمل کرتے ہیں انکے پاس خود جاؤنگا اور اس طرح سے تمام نسخہ جات اکٹھے کرونگا۔

جو صاحب اسکو پڑھیں۔ اگر ان کے پاس کوئی نسخہ نہایت ہی مفید ہو۔ وہ براہ مہربانی مجھکو لکھیں۔ دیگر ناظرین سے درخواست ہے کہ ان کی ہاں جس جس حکیم وید یا ڈاکٹر نے شہرت حاصل کی ہو یا جس صاحب کے پاس اسکو واسطے نہایت اعلیٰ نسخہ ہو ان سب کا نام میرے پاس لکھ دیں میں ان سے درخواست کرونگا کہ تباہ ہوتے ہوئے ہندوستانیوں کی خاطر اسکو لکھ دیں۔ آپ صاحبان میں سے کسی بھی جس جس صاحب نے جو دوائی یا نسخہ مفید پایا ہو وہ براہ مہربانی اطلاع بخشیں۔ یہ رسالہ جلد تیار کیا جاویگا اور ہزاروں بلکہ اگر ہو سکا تو لاکھوں کاپیاں چھپوا کر مفت تقسیم کیجاویگی کوشش کیجاویگی کہ مختلف زبانوں میں اسکو نکالا جاوے اسکے واسطے بھی مجھ کو مدد کی ضرورت ہے جسکیں واسطے پھر عرض کرونگا۔ ٹھاکر دت شرما ویدیہ

ایڈیٹر اخبار دیش اوپکارک لاہور

ایڈیٹر۔ امید ہے کہ ناظرین حکما و ڈاکٹر صاحبان اس اعلان کیطرف دل سے متوجہ ہونگے

چہ حق بر تو باشد تو بر خلق باش

عیسائیوں کے لئے

ڈاکٹر فضل سلام کی سیالکوٹ۔ وزیر آباد راولپنڈی گجرانوالہ جالندھر۔ لدھیانہ کی عیسائیوں ... ڈاکٹر فضل سلام جسمیں صداقت میں ہے بیان کرتی ہے صلیب دیئے جانیکے ... کہ صلیب دیئے جانیکا یعنی عیسائی اور ... بالکل گمان کی پیروی ... مورچہ انجیل تردید تثلیث ہے جو شہرہ نسبت عیسیٰ قرآن ... کی بیانات کی کیونکر صحیح کرنا اور حضرت ... بیاناتے حضرت ... ذکر درج نہ ہو ... کا فتنہ کو دن کو نگا ... دور ہونیکا ثبوت ... مورچہ درہم مرزا ... مقدس مسیح محمد صلعم ... ہونیکے تیرہ ثبوت ... مرزا غلام احمد قادیانی ... اکیسواں جھوٹا نبی ... غلام احمد کے نبی ... مرزا غلام احمد کے مہدی

صد الہام ہونیکے مسیح من اللہ نہ ہونیکے بیس ثبوت اور مختلف قسم کے بائیس عقیدہ ہونیکے باطل ہونیکے ثبوت ہیں قیمت ۸ / پچھونڈ دو تہ ۲ / ۳ حضرت عیسیٰ کے دوبارہ آنے اور مرزا غلام احمد کے مہدی

ahmadimuslim.de

بوسۂ قبر

یا ایھا الناظرون! پرچہ اہل فقہ مطبوعہ ۰ صفر میں ایک مضمون میں نے دیکھا جس میں قبر کو بوسہ دینے پر بحث کیگئی تھی گو کہ نامہ نگار حسن پھلواری صاحب کے طرز تقریر پر ہمیں سخت تعجب ہے کہ آپ نے اس مسئلہ پر ایسی بحث کی ہے جس سے جواز اسکا ثابت ہوتا ہے مگر پھر آپ لکھتے ہیں :-

یہ میرا مقصود اس جواب پر بحث کرنے سے یہ مقصود نہیں ہے کہ بوسۂ قبر کوئی ضروری و مسنون و مستحب شئی ہے اور نہ میرا یہ دعوٰے ہے کہ بوسۂ قبر مطلقاً جائز ہے (اہل فقہ مورخہ ۲۲ مارچ)

تو پھر جناب بوسۂ قبر کیا ہے عجب بات ہے نہ ضروری ہے نہ مسنون ہے نہ مستحب نہ مطلقاً جائز تو پھر کیا بلا ہے۔ جب اتنی بات جناب سمجھ چکے تھے کہ بوسۂ قبر نہ مسنون ہے نہ مستحب نہ جائز تو پھر اتنی لمبی چوڑی بحث کی ضرورت کیا پڑی تھی۔ جو فعل خود آپ کے نزدیک نہ مسنون ہے نہ جائز وغیرہ۔ تو اسپر عمل کرنا روا نہیں ہوگا جب عمل روا نہیں تو ایسے بڑے فعل کا رواج دینا عام میں ظاہر کرنا کس قدر برا ہے افسوس صد افسوس۔ جب یہ عالم ہونے کے دعویٰ سے لیسے ضعیف ضعیف اقوال کو جس میں بعض علماء موافق ہیں تو اکثر مخالف ظاہر کر کے عوام کو بہکایا تو اب مسلمانوں میں توحید کیسے پھیلے گی اور کیا ہوگا۔ عموماً مشائخوں اور علماء کی یہی حالت ہوگئی ہے خدا بچائے آہ

~ مسلمانان مسلمانان مسلمانی مسلمانی + ازیں آئین بد دیناں پشیمانی پشیمانی

افسوس ~ چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی۔ دوست حسن پھلواری صاحب خود آپ کے مذہب کے اکثر علماء اس سے منع کرتے ہیں پھر آپنے اپنے مذہب اور اپنی کتب کے خلاف کیسے لکھا اور جو بعض علماء نے اسکو جائز رکھا ہے یا تو وہ غلطی کئے ہیں کیونکہ اصولی مسئلہ ہے المجتہد یخطی ویصیب۔ اس قاعدہ کے مطابق زلّت سے نہ کوئی عالم چھوٹا ہے نہ کوئی مجتہد (الا کلام رسول اللہ وقولہ) یہ تو ہمارا جواب آپ کے تمام مضمون کا ہے کہ ایسی باتیں صرف علما کی زلّت سے ہیں کوئی حدیث صحیح متواتر اس پر شاہد نہیں مگر آپنے مسند امام احمد کی حدیث نقل کی ہے کہ ایک دن مروان نے ایک شخص کو دیکھا کہ قبر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنا منہ رکھے تھے مروان نے کہا اے شخص کچھ جانتا ہے کہ تو کیا کر رہا ہے۔ (اور وہ منہ رکھنے والے ابوایوب صحابی تھے) الخ گو اس حدیث کو اکثر محدثین نے ضعیف کہا ہے جنہیں سے امام نسائی بھی ہیں مگر تاہم اس حدیث میں ایک صحابی کا فعل ہے اور اب اس حدیث کو منکر آپ کیا کہیں گے جس میں صاف خود آنحضرت کے قول مبارک سے اس فعل کے

انعال کا منع آیا ہے دیکھو کیسی کھلی حدیث ہے عن انس ابن مالک قال قال رجل یا رسول اللہ الرجل منا یلقی اخاہ ای صدیقہ اینحنی لہ قال لا قال افیلتزمہ ویقبلہ قال لا قال فیاخذ بیدہ ویصافحہ قال نعم ترجمہ حضرت انس ابن مالک سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول کوئی ہم میں ملتا ہے اپنے بھائی یا آشنا سے تو کیا اس کی تعظیم کو جھکنا چاہئے آپ نے فرمایا نہیں۔ پوچھا کیا اس سے معانقہ کرنا اور اسکو بوسہ دینا فرمایا نہیں پھر پوچھا کیا اسکا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کرنا۔ آپنے فرمایا ہاں (ترمذی) اب آپ بتلا سکتے ہیں کہ آنحضرت نے جھکنے سے کیوں منع کیا اسکی وجہ ہماری آخری تقریر میں ابھی انشاء اللہ معلوم ہوگی) خیر چلئے۔ پیارے ناظرین اور پیارے دوستو! سمجھ سکتے ہو جب اس حدیث کے مطابق انحنا احیاء کے لئے تک جائز نہیں۔ تو کیا یہ جائز ہو کہ انحنا کرتے ہوئے بوسہ دیں اور بوسہ دیتے وقت سجدہ کی شکل ہوجائے (اللھم احفظنا) دوسرے صحیحین میں دیکھو خود حضرت عمر نے ایک مسنونہ فعل حجر اسود کے بوسہ پر کتنی کراہت ظاہر کی ہے کجا یہ کہ ایک غیر مسنونہ۔ غیر مستحب۔ غیر ضروری۔ بقول آپ ہی کے فعل کو اکرہ اور اشبہ بالشرک نہ خیال کریں یہانتک۔ تو احادیث سے ہم نے کام لیا مگر اب علماء کے اقوال سے اسکی منعیت دیکھئے۔ احیاء العلوم میں ۔ ۔ ۔ امام غزالی نے فرمایا ہے کہ مس المشاھد وتقبیلھا من عادۃ الیھود والنصارٰے ترجمہ قبروں کو چھونا بوسہ دینا یہود و نصاریٰ کی عادت ہے۔ استغفر اللہ۔ اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے تفہیمات میں ہے من ذھب الی بلدۃ اجمیر او الی قبر سالار مسعود غازی او ما ضاھاھا لاجل حاجۃ یطلبھا فانہ اثم اثما اکبر من القتل والزنا لیس مثلہ الا مثل من کان یعبد المصنوعات او مثل من کان یدعوا اللات والعزیٰ۔ ترجمہ جو کوئی اپنی کسی حاجت طلبی کے لئے اجمیر یا سالار مسعود غازی یا مثل اس کے اور کسی قبر کیطرف جاوے تو اسکا گناہ قتل و زنا کے گناہ سے بڑھکر ہے اور اسکا حال مخلوق پرستوں کے حال کے مطابق ہے یا لات اور عزیٰ (کافروں کے بت) کے پجاری کے برابر ہے۔

صاحبو! انصاف سے کہو جب قبر کی طرف حاجت کے لئے صرف جانا ہی زنا سے بڑھکر گناہ ہے تو کجا یہ کہ جاکر قبر کو بوسہ دینا جائز ہو اور گناہ نہو۔ اگر یہاں آپ کہینگے کہ بغیر حاجت طلب کرنے کے جائز ہے تو جناب قصور معاف۔ یہود و نصاریٰ

اخبار اہلحدیث امرتسر ۱۲ جولائی ۱۹۱۰ء [illegible]

بھی تعظیم ہی سمجھ کر پرستش کرنے لگے ہیں اور اُن سے حاجت طلب کرتے - پہلے پہل شیطان ایسی باتوں کو سوجھاتا ہے کہ اس میں کیا قباحت ہے یہ کیا برا ہے۔ پھر اس سے بڑی کام کرواتا ہے (اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم) جن باتوں سے شرک پیدا ہونیوالا ہے انکا انسداد بھی ایک امر شرعی ہے نہ اُسکی ترغیب جیسے حضرت عمرؓ نے اُس درخت کو جہاں حضرتؐ نے بیعت لی تھی پرستش کے خوف سے اوکھڑوادیا تھا - آہ! اگلے لوگوں کے کیا احتیاط تھی و دیکھیے ذوابت کیا ہو گئے افسوس عظامہم بالیۃ ودیارہم خالیۃ رسومہم تدعفت وحسوبہم قد انطفت حتے ما بقی منہم احد - شعر

تبدلہم ایام البلاد تبدلت ✦ ودرقہم ریب المنون فغرقوا

ہائے ہی اصحاب اور ایسے ہی علماء کی کوشش سے توحید روم سے شام تک پہنچ کر پورپ پہنچی - نہ ان حضرات کو اپنی نام وری مقصود تھی نہ ہی انکو ضد اور ہٹ سے کام (رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین) مگر آجکل کے علما . . . . یہ نہیں سمجھتے کہ ایسے ضعیف ضعیف باتوں سے نافہم بے علم لوگ دھوکا کھا جائیں گے اور علاوہ برآں ایک فعل کو باوجود ضروری نہ جاننے کے مشتہر کرنا تو سخت نادانی ہے - کیا جناب عالی! آپ کتب فقہ کو بھی بالائے طاق رکھدیتے ہیں اور آپ کے علماء کو دیکھئے کیا کہہ رہے ہیں - کیا آپ وہی حضرت نہیں جو اہل فقہ کے پیچھے پہلے نمبروں میں ایک نمبر میں یہ درج کروایا تھا کہ اہل حدیث اسی وجہ سے اہل حدیث نہیں ہیں کہ سماع موتی - توسل - استمداد کے قائل نہیں اور حالانکہ احادیث میں یہ سب ہے وغیرہ جسکا معقول جواب اہل حدیث کے کسی نمبر میں بایں عنوان (سماع موتے - توسل - استمداد ثابت نہیں) دیا تھا اور اسکا رد کتب فقہ اور احادیث سے کیا تھا - باوجود اسکے کہ آپکا دعویٰ حنفی المذہب ہونیکا ہے مگر سماع موتی - توسل - استعانت کو جائز بتایا تھا اور حنفی المذہب میں نہ سماع موتے ہے نہ استعانات وغیرہ - اسی طرح اب بھی آپنے اپنے مذہب اور کتب اور اپنے علماء کے خلاف کیا ہے - اب قبردار طوالت کے خوف سے کہیں تو مختصر عبارت لکھدیتے ہیں اور جہاں عربی یا فارسی عبارت طول کتب میں طول تھی اسکا مختصر ترجمہ لکھدیتے ہیں اور کتب کے نام بھی لکھتے جائینگے جسکو خواہش ہو ان کتب کا ضرور مطالعہ کرے تاکہ اس مسئلہ کی پوری تحقیق معلوم ہو سکے -

(۱) درمختار میں لکھا ہے کہ زمین بوسی حرام ہے طحطاوی نے اسکی علت یہ بتائی ہے کہ اس میں سجدہ غیر خدا کی صورت معلوم ہوتی ہے اور عین المجات

صفحہ ۱۹ میں بھی لکھا ہوا ہے - اب بتلائیے سجدہ غیر خدا شرک ہے یا نہیں - جب زمین بوسی سجدہ غیر خدا کے مشابہ ہے تو کیا بُرا کیا سیدی الالقاب مولوی ثناء اللہ صاحب نے جو قبر بوسی کو مشابہ بشرک کہا (ناظم ندوۃ الفعل)

(۲) شیخ نور الحق ابن شیخ عبدالحق صاحب حنفی دہلوی رسالہ جنائز میں لکھتے ہیں " دست نہد بر قبر و مسح نکند و بوسہ ندہد و منحنی نشود و بخاک نمالد کہ ایں عبادت نصاری ہست کذا فی عامۃ الکتب" ترجمہ - کوئی شخص قبر پر ہاتھ نہ رکھے - مسح بھی کرے - قبر کو بوسہ نہ دے جھک نہ جاوے - یہ سب عبادت نصاری کی ہے اسی طرح ہے عام کتابوں میں " پھر اس عبارت کے بعد مولوی اسلمی صاحب کے سفینۃ النجات اور شیخ عبدالحق صاحب کے ترجمہ مشکوٰۃ سے بوسہ قبر وغیرہ کی ممانعت بتلائے ثابت کئے ہیں اور پھر مختصر الفلاح نووی اور باب المناسک اور شرح عین العلم ورسالہ ملا علی قاری کی عبارت لکھتے ہیں - جسکا خلاصہ یہ ہے کہ بوسہ نہ لیوے قبر شریف کی زیارت کے وقت دیوار کا اور نہ اُسکو چھوئے کیونکہ وہ خاصہ بعض ارکان کعبہ کا ہے مثل حجر اسود کے اور نہ چمٹے اور نہ طواف کرے اس لئے کہ طواف خصیصہ کعبہ شریف کا ہے اسلئے یہ سب حرام ہیں اور یہ جو انبیاء اور اولیاء کے قبروں کے گرد جو جاہل پھرتے ہیں گو وہ اہل میں شیخ وعلماء ہوں انکے کرنیکا کچھ اعتبار نہ کرے اور نہ جھکے اور نہ زمین بوسی کرے کیونکہ یہ سب بدعت غیر مستحسن مکروہ ہے اور سجدہ جو ہے اُس کے حرام ہونے میں کچھ شک ہی نہیں - پھر اسی قبر بوسی کے بدعت مکروہ تحریمی ہونے پر قول زمخشری اور طیبی اور شرف کا لائے ہیں مستملی کے قول کا خلاصہ یہ ہے کہ قبر کے بوسہ دینے - سجدہ کرنے وغیرہ یا میں کوئی حدیث ہے نہ آیت اور نہ سنت ہے اور نہ کوئی اثر صحابی کا اور نہ اس باب میں کوئی قول امام معتبر کا ہے اور بوسہ دینا سوائے حجر اسود اور رکن یمانی کے ثابت ہی نہیں (اس عبارت کو غور سے دیکھو اور ضرور رسالہ جنائز کا مطالعہ کرو) تو پھر سب حال کھل جائیگا - اور پھر اکثر علماء کے اقوال سے اسکا رد پاؤ گے -

(۳) اور سنو (۳) مدارج النبوۃ میں ہے اور اُس کی عبارت یہ ہے " بوسہ دادن قبر را و سجدہ کردن آنرا و کلہ نہادن حرام و ممنوع ست و در بوسہ دادن قبر والدین روایت فقہی میکنند و صحیح آنست کہ لا یجوز ست " ترجمہ - قبر کو بوسہ دینا اور سجدہ کرنا کلہ رکھنا حرام ممنوع ہے اور جو روایت فقہی ہے کہ قبر والدین کو بوسہ دینا یہ جائز نہیں ہے بلکہ صحیح یہی ہے کہ یہ جائز نہیں -

فتوحات اہلحدیث - جسمیں ... ملنے کا پتہ منیجر مطبع اہلحدیث امرتسر

اور سنو: ابن الحاج مالکی اپنی کتاب مدخل نام میں بنائے قبر کے گرد پھرنے ہاتھ لگانے کپڑے اُسپر ڈالنے سے منع کر کے کہتے ہیں کہ یہ سب بدعت ہے کیونکہ تبرک تو تابعداری سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حاصل ہوتا ہے (اور جو اہوار کے تابع ہیں شیخ ایسے کاموں سے۔ اور نہ تھی پرستش بتوں کی اگلے کافروں میں مگر اسی تعظیم اور تبرک سمجھنے کیوجہ سے اور اسی واسطے مکروہ کہہ گئے ہیں اکثر علماء کعبہ کی دیوار کو یا مسجد کی دیوار کو یا قرآن شریف کو ہاتھ لگا کر چومنے سے۔ انتہی

غور کی بجا ہے علماء سلف کی کتنی احتیاط تھی کہ وہ دیواروں کعبہ بلکہ قرآن شریف تک چومنے سے منع کر گئے تو جناب قبر کا بوسہ کب اور کیا روا ہوگا ناظرین پرتمکین انصاف آگین ان اقوال کو غور سے دیکھیں اور سمجھیں۔ ان اقوال میں بعض علماء کے قول سے بوسہ قبر حرام معلوم ہوتا ہے اور بعض کے قول سے بدعت وغیرہ۔ پھر مولوی ثناء اللہ صاحب حامی کتاب وسنت ماحی شرک وبدعت نے کیا انوکھی بات کی جو اسکو مشابہ شرک کہا اور جو آپ کو غضب میں ڈالا مولوی صاحب ثناء اللہ ہتہ نے خوب کیا جو مشابہ شرک بتایا۔ سنو! ہم اس کی وجہ بتاتے ہیں۔ حدیث بالا جو ہمنے نقل کیا ہے اُس میں انحناء منع آیا ہے اور علماء نے بھی اس سے منع کیا ہے اس خیال سے کہ یہ شکل رکوع کے ہو جاتا ہے اور رکوع اور سجود خاص خدائے وحدہ لاشریک لہ کیلئے ہے اور شرک کی تعریف یہ ہے کہ ذات وصفات میں غیر خدا کو شریک کریں۔ ایک صفت جو خاص خدا ہی کے لئے مخصوص ہے اور ایک عمل جو خاص خدا ہی کے لئے خاص ہے پھر اُس عمل میں غیر کی شرکت کیا شرک نہیں۔ کیا آپ کو اس کے شرک ہونے میں شک ہے۔ جب بوسہ قبر کو دیا جائیگا تو سر قبر پر رکھنا پڑیگا اور انحناء (مثل رکوع ضرور ہوگا۔ اور یہ کچھ سجدہ اور رکوع سے کم نہیں اور سجدہ اور رکوع خاص خدا کے لئے ہے۔ اب فرمائیے کیا مشابہ شرک کہنا برا ہوگیا۔ لیجئے میں اشبہ بالشرک کہتا ہوں۔ صاحبو! اب ہم النجم اور وطن کی مخالفت پر پوری تصدیق کرتے ہیں اور پھر اسکو سچ جانتے ہیں جو وطن النجم کی عبارت سے مفہوم ہوتا تھا کہ اہل فقہ سے شرک ترقی پر ہے۔ غضب تو یہ ہے جس احتیاط کو علمائے سلف کام میں لاتے تھے چند علماء کے اقوال تو پیش کر دئیے ہیں مگر جو اکثر آن محقق علماء نے اسکو منع کہا ہے حرام بتایا ہے اُسکا خیال ہی نہ کیا گیا۔ حدیث صحیح سے تو آپ قیامت تک اسکا جواز نہ نکال سکینگے اور جو حدیث مسند امام احمد کی نقل کی ہے اُس میں اکثر محدثین کو کلام ہے پھر یہ حدیث ضعیف قابل تمسک اہل سنت الجماعۃ اہل حدیث کے کیسے ہوگی۔ ذرا سنبھل کر تقریر فرمایا کیجیے۔ غضب غصہ کی کوئی بات نہیں ہے

ہر آنچہ شرط وفا بود باتو میگویم۔
تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال۔

راقم ابو النعیم محمد عبد العظیم حیدر آبادی

ویدسی عجیب قسم کی طلاق (قسم اول)

ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۱۵۴ میں لکھا ہے کہ:۔

"جب خاوند اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہو تب اپنی عورت کو اجازت دی کہ اے نیکبخت اولاد کی خواہش کرنیوالی عورت تو مجھ سے علاوہ دوسرے خاوند کی خواہش کر کیونکہ اب مجھ سے تو اولاد نہیں ہوسکیگی تب عورت دوسرے کے ساتھ نیوگ کر کے اولاد پیدا کرلے لیکن اُس بیاہے ہوئے خاوند کی خدمت میں کمربستہ رہے" ف اس عبارت سے صاف صاف آفتاب نیمروز کی مانند ظاہر ہورہا ہے کہ وید کا یہ حکم ہے کہ جس مرد سے اولاد پیدا نہ ہوتی ہو وہ اپنی عورت کو خود اجازت دیوے کہ اے نیکبخت جا اور کسی دوسرے مرد سے اپنے اندر نطفہ ڈلوا کر اولاد حاصل کرلے واہ ری وید مقدس تیری حیا سوز تعلیم سے قربان۔

ویدسے دوسری قسم کی طلاق

ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۱۵۰ میں لکھا ہے کہ "اگر مرد نہایت تکلیف دہندہ ہو تو عورت کو چاہیئے کہ اُس کو چھوڑ کر دوسرے مرد سے نیوگ کر کے اولاد پیدا کر کے اُسے بیاہے خاوند کے وارث اولاد کرے" ف اس عبارت سے صاف روشن ہورہا ہے کہ مرد کی اجازت کی سوا بھی عورت غیر مرد سے جماع کرسکتی ہے اور اگر اُس سے اولاد پیدا ہوجائے تو اُسکو اپنے پہلے خاوند کی جائیداد کا وارث کرسکتی ہے واہ ری وید مقدس تیری خلاف عقل اور حیا سوز تعلیم سے قربان۔ کوئی عورت جب خاوند سے ناراض ہوجاوے اُسکو تو دوسرے شخصوں سے اولاد کا بہانہ کر کے زنا کرنے کی اجازت دیتا ہے پھر اس انصاف پہ بھی قربان جسکا لڑکا یعنے جس کے نطفہ سے پیدا ہوا اُسکا تو وہ وارث نہو اور جسکا وہ نطفہ نہیں تو اُسکا اُسکو وارث بتاتا ہے۔ تو خود ہی انصاف کر یہ تیری عقلمندی ہے یا نادانی۔ (خریدار اخبار اہلحدیث نمبر ۸۲)

المرقات فی احکام الصلوٰۃ۔ اہلحدیثوں کے مذہب کے مطابق نماز کا مفصل ثبوت۔ قیمت ۲ ملنے کا پتہ: **مینیجر اہلحدیث امرتسر**

* علاوہ اس کے اُس میں بوسکا ذکر نہیں بلکہ منہ رکھنے کا ہے جو عموماً غمزدہ آدمی کیا کرتا ہے (اڈیٹر)

فتاوے

س نمبر ۲۷۶۔ گھروں میں محفل میلاد کا انعقاد کرنا یا محفل میلاد میں دعوت دینے پر شریک ہونا و بعد قصائد خوانی وغیرہ و پس از ختم میلاد و فاتحہ خوانی جو شیرینی اس محفل میں تقسیم ہوتی ہیں اس کا کھانا کیسا ہے۔

س نمبر ۲۷۷۔ اگر کسی نے رکوع سے اٹھتے وقت بجائے تسمیع تکبیر کہی یا اکثر بحالت رکوع سجود کی تسبیح کہی یا اس کے خلاف تو نماز ہو گئی یا نہ۔ جہری فرض نماز میں امام کو لقمہ دینا جائز ہے یا نہ۔

س نمبر ۲۷۹۔ جب توسل ناجائز ہے۔ تو دعا میں کوئی اردو یا فارسی یا عربی ان الفاظ سے دعا کرنی جائز ہے یا نہیں۔ مرا خاتمہ نیک کردی خدا بطفیل جناب احمد مجتبیٰ
وسیلہ سے ابوبکر و عثمان کے بہ عمر و بہر علی مرتضیٰ۔ بہ حسنین و فاطمہ کے صدقے
تو مقبول کر بس یہ میری دعا۔ خدایا بحق بنی فاطمہ کہ بر قول ایمان کنم خاتمہ
اگر دعوتم رد کنی ور قبول۔ من و دست و دامان آل رسول۔

اللھم ارزقنی فی الدنیا زیارۃ الحرمین الشریفین واعطنی فی الاٰخرۃ شفاعۃ السید الثقلین جد الحسن والحسین اللھم اصلح لی من ذریتی ومن اھلی ومن مالی ومن دار بوسیلۃ النبی وآلہ الامجاد (محمد حسین [illegible])

ج نمبر ۲۷۶۔ مروجہ محفل میلاد تو سخت بدعت قبیحہ ہے۔ اسمیں مٹھائی اگر نذر لغیر اللہ یا بغرض شہرت ہے تو وہ بھی حرام ہے حدیث شریف میں ہے لا یؤکل طعام المتبارئین یعنی ریاکاری اور شہرت طلبی کی دعوت نہ کھائی جائے۔ اور اگر دونوں آفتوں سے پاک ہے تو حلال ہے مگر مجلس مذکورہ میں شریک ہو کر کھانا گناہ سے خالی نہیں۔

ج نمبر ۲۷۷۔ نماز ہو جائیگی۔ احتیاطاً سجدہ سہو کرلے۔ امام کی غلطی پر لقمہ کردینا جائز ہے۔ ممانعت کی کوئی معقول وجہ نہیں۔

ج نمبر ۲۷۹۔ اس قسم کے الفاظ سے وسیلہ پکڑنا کسی آیت یا حدیث میں نہیں آیا۔ اگر یہ جائز ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عباس کو ساتھ لیکر مینہ مانگنے نہ جاتے بلکہ یہ کہتے کہ اللہ اے اللہ بطفیل احمد مجتبیٰ ہم پر مینہ برسا۔ جب یہ نہ کیا اور کسی صحابی نے یہ راہ نہ دی تو معلوم ہوا کہ اس قسم کے توسل اس زمانہ میں مروج نہ تھے پس جائز نہیں

ان سوالوں کے [illegible] کے ٹکٹ داخل ہوئے جو غریب فنڈ میں دیئے گئے۔

ج نمبر ۲۸۰*۔ زکوٰۃ کا مال سردار قوم کے پاس جمع ہونا چاہیئے۔ اگر سردار نہ ہو تو حسب الحکم قرآنی تقسیم کرنا چاہیئے جنہیں مسافر بھی حقدار ہیں پس واعظ اگر غریب آدمی ہے تو زکوٰۃ کے مال سے اسکی خدمت بھی جائز ہے۔ مسافر غنی کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ ہاں اگر وہ مسافری میں ایسا شکستہ حال ہے کہ اپنے مال سے جو دور دراز ملک میں ہے فائدہ نہیں لے سکتا تو اسکو بھی دینا جائز ہے۔ غنی کو صدقات کا کھانا جائز نہیں ہے۔

ج نمبر ۲۸۱۔ جنبی عورت کو سر کے بال کھولنے کی ضرورت نہیں۔ سر پر ہاتھ سے تین دفعہ پانی ڈال لے بس کافی ہے۔ حدیث شریف میں ایسا ہی آیا ہے۔

ج نمبر ۲۸۲۔ جنبی کو نماز قرآن وغیرہ پڑھنے سے منع کیا گیا ہے مگر کھانا کھانے سے منع نہیں۔

ج نمبر ۲۸۳۔ تجارت کے غلہ میں وہ زکوٰۃ نہیں جو پیداوار میں ہے بلکہ جو زکوٰۃ مال تجارت میں ہے وہ ہے جسکا حساب سال بعد ہوتا ہے۔

حسب قاعدہ [illegible] کے ٹکٹ وصول ہوئے جو غریب فنڈ میں جمع کئے گئے۔ جزاک اللہ۔

س نمبر ۲۸۴۔ ڈاڑھی کس قدر رکھنی چاہیئے جس حدیث سے ڈاڑھی کا منانا منع ہے وہ مطلوب ہے۔

س نمبر ۲۸۵۔ جو ڈاڑھی والے کو سخت ملامت کرے اور کہے کہ ڈاڑھی منانے سے کوئی گناہ نہیں یہ ملاں لوگوں کا جھوٹ ہے۔

س نمبر ۲۸۶۔ سوالی اگر منشی یا غیر شرع یا کفار یا حال معلوم ہو تو اسکو کچھ براہ خدا دینا چاہیئے یا نہ۔ ہر ایک کا مفصل جواب عنایت فرمادیں

س نمبر ۲۸۷۔ چہرہ کے بال پیشانی والے اور منہ والے اور ناک والے اور گردن کے بال بھی منڈوانے منع ہیں یا نہیں۔ (خریدار نمبر ۹۵۱)

ج نمبر ۲۸۴۔ قرآن مجید سے ڈاڑھی کا ثبوت ملتا ہے لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي حضرت ہارون علیہ السلام نے حضرت موسیٰ کو کہا تھا میری ڈاڑھی نہ پکڑو۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مشرکوں کی مشابہت نہ کیا کرو ڈاڑھی لمبی رکھا کرو۔ یہ حدیث بخاری مسلم کی متفق علیہ ہے۔ ج نمبر ۲۸۵۔ ڈاڑھی والوں کو ملامت کرنیوالا سخت گنہگار ہے اسے توبہ کرنی چاہیئے۔ ج نمبر ۲۸۶۔ سوالی کوئی ہو اسکا حق ہے خواہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے قرآن کا حکم ہے اَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ۔ ج نمبر ۲۸۷۔ ان بالوں کے منڈوانے کی ممانعت [illegible]

* ان جوابوں کے سوالات بلکہ یہ جوابات بھی گم ہو گئے تھے۔ کئی دنوں بعد جوابات ملے مگر سوالات نہیں ملے اس لئے سائل اپنا مطلب جوابوں ہی سے پالے۔ (ایڈیٹر)

تقویۃ الاسلام بجواب تہذیب الاسلام [illegible] جلد اول قیمت [illegible] جلد دوم [illegible] جلد سوم [illegible] جلد چہارم [illegible] [illegible] ملنے کا پتہ منیجر اہلحدیث امرتسر

انتخاب الاخبار

مرزا صاحب قادیانی کو آجکل الہام بالکل بند ہیں۔ افسوس

راولپنڈی میں وکلا ماخوذین کا مقدمہ ہنوز چل رہا ہے۔ ان کے علاوہ قریبًا ۴۴ - آدمی اور گرفتار ہوئے ہیں۔

لاہور میں بھی اڈیٹر انڈیا اور اڈیٹر ہندوستان کا مقدمہ چل رہا ہے فرد جرم لگایا گیا۔

مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی دو تین ہفتوں سے سخت علیل ہیں ناظرین دعائے خیر کریں۔ اللہم عافہ واعف عنہ۔ مولانا صاحب آجکل مظفرپور میں بر مکان حکیم فضل حسین صاحب مقیم ہیں (اس کے بعد تار آیا کہ بخار سے آرام ہے ضعف)

مولانا شمس الحق صاحب عظیم آبادی کو بھی وجع صدر کی تکلیف رہتی ہے ناظرین دعا فرمادیں۔ خدا ان حضرات کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔

بدایوں میں مولوی عبدالقادر مرحوم کا عرس تھا بیرونجات سے مولوی صاحبان آئے تھے۔ ایڈیٹر اہل فقہ بھی شریک تھے۔ وعظ میں بیان ہوا کہ قبروں کو تعظیمی سجدہ جائز ہے۔ میں نے ایڈیٹر اہل فقہ سے بھی پوچھا کہ کیا قبروں کو سجدہ جائز ہے۔ انہوں نے بھی کوئی معقول جواب نہ دیا۔ مولوی صاحب کی قبر شریف سے جب چلے ہیں تو قوال گاتے جاتے تھے کہ یہ میلہ ہے قادری فقیروں کا اس میں سرور انبیا بھی سر جھکاتے ہیں۔ مولوی صاحبان پیچھے سے ان قوالوں پر پھولوں کی بوچھاڑ کر رہے تھے۔ یہ ہیں ہمارے مسلمانوں کے رہنما (نامہ نگار)

امرتسر سٹیشن پر اس ہفتہ چار آدمی گاڑی سے کٹے۔ ذمہ دار کوئی نہیں۔

النجم لکھنو نے مرزا صاحب حیرت دہلوی کے ساتھ مکرر اعلان کیا ہے کہ کوئی شیعہ مجتہد بھی قرآن مجید کا ایک رکوع صحیح نہیں پڑھ سکتا۔

بعض بنگالی کلکتہ میں مسٹر مارلے کی تمام تصانیف کی جلدیں جمع کرکے جلانے والے ہیں (کوڑھی کا غصہ گودڑی پر)

ضلع سیالکوٹ کے اکثر دیہات کی گیہوں اس سال زیرہ کی پھوٹی بہت ثابت ہوئی ہے۔ یہ ہونک مائے تو کف دست سے گیہوں کے دانے ہوا ہو جاتے ہیں۔ آٹا اس گیہوں کا سیاہ رنگ کا تیار ہوتا ہے۔ (عمومًا اس دفعہ تمام پنجاب میں گیہوں کا دانہ چھوٹا اور سیاہ ہے)

مقدمہ سڈیشن لاہور میں ملزمان الیشر داس و امبا پرشاد کے نام گرفتاری کا سرکاری اشتہار نافذ کیا گیا اور دونوں کی جائداد ضبطی کا حکم دیا گیا جسمیں خورشید عالم پریس گوجرانوالہ بھی شامل ہے۔

جناب مولوی محمد عثمان صاحب خلف مولوی محمد اسمعیل صاحب مرحوم علیگڈہی بحکم گورنمنٹ علی گڈھ کے قاضی مقرر کئے گئے۔ اہلحدیث کی طرف سے **مبارک**۔

مقدمہ بلوہ راولپنڈی میں عبداللہ نام مفرور گواہ جسپر دروغ حلفی کا الزام تھا۔ گجرات سے پکڑا آیا۔ گواہ نے کہا کہ بے انت سنگھ پلیڈر نے ورغلایا تھا۔ اسپر اسکو ۶ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی ہے اور ڈپٹی کمشنر راولپنڈی نے بے انت سنگھ پلیڈر سے بھی جواب طلب کیا ہے۔ یہ نیا شگوفہ ہے دیکھئے کیا ہو۔

لالہ لاجپت رائے اور اجیت سنگھ مانڈلے میں ایک ہی قلعہ میں ایک دوسرے سے ۵۰ قدم کے فاصلے پر رہتے ہیں اور باہم بات چیت نہیں کرسکتے۔ اور ایک پوری گورکھا کمپنی ان کی حفاظت کرتی ہے۔ لالہ لاجپت رائے کے آرام کے لئے ایک پلنگ اور ضروری سامان موجود ہے مگر اجیت سنگھ کو ان سے کم۔ اس کی حیثیت کے مطابق ملا ہے۔ (امرتسر کا ایک شخص چشم دید بیان کرتا ہے کہ لالہ لاجپت رائے کے ٹٹو دو اسپہ گاڑی بھی سیر کے لئے ہے۔)

پنجاب میں ہفتہ مختتمہ ۲۲ جون کو ۲۲۴ - ۹ - اموات طاعون سے واقع ہوئیں

نواب صاحب جوناگڈھ کے لئے آئندہ پندرہ توپوں کی شاہی سلامی سر ہوا کرے گی۔

برازیل کے دو علما نے ایک عجیب تدبیر ایجاد کی ہے کہ انسان کا جسم بعد وفات کے گویا بالکل پتھر کا ہو جاتا ہے۔ امتداد زمانہ سے بگڑنے نہیں پاتا ہے۔ اس طریق سے انسانی لاش سے ہی یادگاری بت کا کام لے سکتے ہیں کہ جس کو بنا کر ہو بہو صورت نا ممکن ہے۔ صاحبان مذکور نے اپنی ایجاد کا پیٹنٹ کرایا ہے۔ صورت اور خط و خال اور رنگت وغیرہ میں بھی مطلق فرق نہیں آنے پاتا ہے۔

میلہ جالپور کے مقدمہ میں مجسٹریٹ نے ۱۲ ہندوؤں کو ایک ہزار روپے سے لیکر دو سو روپیہ تک حسب حیثیت سزائے جرمانہ دی۔

ahmadimuslim.de

نسخہ جات مفت

خود بنالو

نسخہ جات مفت

بال اُگا۔ ایکا پوڈر۔ عرق و تیل و صابون۔ کافور کا گلاس۔ گولی گلاس پارہ۔ گلاس گندھک۔ لاکا فور۔ امرت سٹین منجن۔ طلا۔ ادویہ مسرعت و مقوی باہ وغیرہ وغیرہ کے

مجرب اور آزمودہ نسخہ جات رسالہ گنج تجربات شفا میں دیئے گئے ہیں جو خریداران امرت کی دہارا کو مفت نذر کیا جاتا ہے ++

امرت کی دہارا

نے جس قدر نام پایا ہے اس کے مکمل بیان کیلئے [illegible] دفتر چاہیئے مختصر ارسالہ آب حیات میں ملسکتا ہے ایک پیسہ کا کارڈ لکھکر مفت طلب کریں۔ **امرت کی دہارا** تقریباً کل امراض مثل سردرد، پیٹ درد، تمام درد، [illegible] بخار۔ کھانسی۔ نزلہ۔ ہیضہ۔ طاعون۔ بدہضمی۔ ڈاڑھ کا درد۔ دانتوں کی امراض۔ درد کمر۔ [illegible] امراض معدہ۔ امراض جگر۔ امراض بچگان و عورات۔ بھڑ، بچھو، سانپ وغیرہ کا کاٹنا۔ خارش وغیرہ وغیرہ کا جو عام طور پر گھروں میں بوڑھوں، بچوں، جوانوں اور عورتوں کو ہوا کرتی ہیں حکمی علاج ہے۔ ادویات کے سینکڑوں بوجھ دار بکس اس چھوٹی سی شیشی کے سامنے ہیچ ہیں۔ **امرت کی دہارا** جس گھر میں موجود ہے وہاں ایک حکیم حاذق حاضر ہے۔ **امرت کی دہارا** جسکی جیب میں ہے امراض کے خطرہ سے محفوظ ہے۔ **امرت کی دہارا** جس حکیم کے پاس رہتی ہے اسکو اور ادویا کی کم ضرورت ہے۔ ۔۔ دس سو سے زیادہ شیشی ماہوار اسکی فروخت ہوتی ہے بعض بعض اصحاب سینکڑوں شیشیاں سالانہ منگواتے ہیں۔ بڑے بڑے ادویات کے بوجھ دار بکس اس ایک شیشی کے سامنے ہیچ ہیں سفر میں جانیوالے اسکو ہمراہ رکھتے ہیں **امرت کی دہارا** کو ہر گھر میں پہنچانے کی خواہش کو پورا کرنے کے واسطے ہم نے اس کے خریداروں کے واسطے یہ تحفہ تجویز کیا ہے اس میں تمام اول قسم کے [illegible] سینکڑوں روپیہ کے خرچ سے بچا دیگا۔

قیمت فی شیشی دو روپیہ آٹھ آنہ۔ نمونہ آٹھ آنہ۔ ہر نمونہ کے ساتھ تجربات شفا مفت نہ ملیگی۔

ابھی تک لوگ کہتے ہیں

کہ یہ کیسے ممکن ہو کہ کسی ایک دوائی سے کل امراض کا علاج ہو سکے ورنہ اسوقت دنیا کی [illegible]

مرض دراصل ایک ہی ہے اور اسکا علاج بھی ایک ہی ہو سکتا ہے

امرت کی دہارا درحقیقت کل امراض کا حکمی علاج ہے ہزاروں دوا کی بوجھ دار بکس اس ایک شیشی کے سامنے ہیچ ہے کوئی مرض نہیں جسکا یہ علاج نہیں۔ ہر شخص بلا مدد معالج گھر میں آسانی سے [illegible] شیشی سے کنبہ کا علاج کر سکتا ہے اب تک ولسن **یکطرفہ ڈگری** نہ کیجیئے کہ یہ ممکن نہیں ہے دوسری طرف سننا آپکا فرض ہے [illegible] ایک پیسہ کا کارڈ لکھکر رسالہ آب حیات مفت منگوا کر ملاحظہ فرماویں [illegible] نوٹ [illegible] امرت کی دہارا لاہور

ٹھاکر دت شرما وید مالک [illegible]

[illegible] مصنف رسالہ [illegible] لاہور

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شایع ہوتا ہے

(Registered. L. No 352.)

اخبار

اہلحدیث

امرتسر پنجاب

نمبر ۳۴

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔

(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگی

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ

والیان ریاست سے ” ہے

رؤسا و جاگیرداران سے ” للعہ

عام خریداروں سے ” ۴؍

” ” ششماہی ۲؍

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

” ” ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام

مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے

امرتسر یوم جمعہ مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۰۷ء مطابق ۷ جمادی الثانی ۱۳۲۵ ہجری

آریہ سماجی اور پبلک

آجکل پبلک کا خیال آریوں کی طرف بیطرح اٹک رہا ہے

مسلمان - عیسائی بلکہ آریہ سماج کے سگے یا کم از کم علاقی بھائی ہندو بھی مخالف سمت ہی کو جا رہے ہیں - سب کے سب اس کوشش میں ہیں کہ پولیٹیکل جھگڑا بیاں آریوں کے سر تھوپ دیں - عیسائی اپنا دکھڑا رو رہے ہیں - مسلمان اپنا - ہندوؤں کی تو بس کچھ نہ پوچھو وہ تو اس فکر میں ہیں کہ شام سے پہلے پہلے آریہ سماج کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیا جائے - بڑی شکایت ان سب قوموں کی یہ ہے کہ آریہ سماجی بدزبانی سے تمام لوگوں کی دل آزاری کرتے ہیں - ہر ایک مذہب اور پیشوایان مذہب پر بیجا نکتہ چینیاں دل آزار طریقہ سے کرتے ہیں گو یہ الزام ایک حد تک صحیح ہے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ نتیجہ کے لحاظ سے انکی دل آزاری میں خصوصاً مسلمانوں کو ہر طرح سے فائدہ ہی فائدہ ہے آریہ سماجیوں کے متعلق جسقدر ہمکو تجربہ ہے ان سے مباحثات اور مناظرات جسقدر ہمارے ہوئے ہیں وہ ایک تجربہ کے لئے کافی ہیں - اس لئے ہم اس وسیع تجربہ کی بنا پر نہایت آزادی کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ آریہ سماج کی چھیڑ چھاڑ گو دل آزار طریق پر ہو مگر اسلام اور اہل اسلام کو مذہبی طور پر کسی طرح کا ضرر نہیں

ہوا اور نہ کبھی ہوگا - بشرطیکہ مسلمان مناظر قابل اور نبرد آزما ہوں - ہم نے بڑی بڑی مناظرے مثل دیوریہ اور نگینہ وغیرہ میں دیکھا ہے کہ قبل از مباحثہ مسلمانوں میں اگر دس سیر خون ہوتا تھا تو مباحثہ دیکھکر اور ختم ہونے پر بلا مبالغہ بیس پچیس سیر ہو جاتا تھا مسلمان جان جاتے تھے کہ ہمارا مذہب بھی کسی مضبوط چٹان پر کھڑا ہے - جہاں پر ایسے معمولی ہوا کے جھونکے کوئی نقصان نہیں پہونچا سکتے - بلکہ پہونچ ہی نہیں سکتے مگر یہ شرط ضروری ہے کہ اسلامی مناظر تجربہ کار ہو نہ یہ کہ صرف بیچون و چگون کہتا ہوا میدان میں آجائے - کیونکہ آریوں سے مناظرہ کرنا ذرہ کار ہو دارد ؎

بیاد ہر بزم رنداں تا ببینی عالم دیگر ✦ بہشت دیگر و ابلیس دیگر آدم دیگر

بلکہ اگر کوئی ہمارا بیان مبالغہ نہ سمجھے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ مسلمانوں کو آریوں کیوجہ سے اتنا فائدہ ہوتا رہا ہے کہ کسی بڑے زور آور مصلح سے نہوا اس معہ کا حل بھی سنئے بسا اوقات خالص توحید کے مسائل اگر مسلمانوں کو سنائے جائیں تو جو لوگ باپ دادا کی لکیر کے فقیر ہیں انکو سننا نہیں چاہتے مگر جب کبھی آریوں کیوجہ سے سنائے جائیں اور خاص اسی غرض سے جلسہ ہو یا مباحثہ کے میدان میں جمع ہوں تو خالص توحید جو قرآن مجید کا اصل سبق ہے سب کے کانوں میں بآسانی

مرقع قادیانی - ماہوار رسالہ ہے - جسمیں مرزا قادیانی کے خیالات کی کافی تردید ہوتی ہے - قیمت سالانہ عمر مینیجر مرقع قادیانی امرتسر دفتر اہلحدیث

پہونچ سکتے ہیں اُس موقع پر کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی - بلکہ چاروں طرف سے سبحان اللہ - جزاک اللہ - مرحبا کے نعرے بلند ہوتے ہیں - یہ ہم جنسے ہیں ؎

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ✦ خمیر مایۂ دکان شیشہ گر سنگ ست

اس لحاظ سے ہمیں امید تھی کہ اگر آریہ سماج سے اسی طرح مباحثات کی چھیڑ چھاڑ دس بیس سال تک چلتی رہی تو مسلمانوں کی بہت سی اصلاح ہو جائیگی بلکہ مسلمانوں میں ایک نئی طرح بھنک جائیگی جو معمولی وعظ اور تقریروں سے نہیں ہو سکتی مگر افسوس کہ آریہ سماجی آجکل ایسے کچھ گرداب میں آئے ہیں کہ صدای برنخواست آہ ؎

وصال یار میسر ہو کس طرح ناداں ✦ ہمیشہ گھات میں رہتا ہے آسمان بیداد

بیشک نہیں کہ ہمیں آریوں کی موجودہ تکلیف میں اُن سے ہمدردی ہے مگر اس کا سبب بتانا بھی خالی از فائدہ نہیں اسلئے بتاتے ہیں - ہمارا اپنا خیال ہے جسکو ہم بہت صحیح اور مبنی بر واقعات جانتے ہیں - یہ ہے کہ آریوں کے متعلق پٹھان کے ٹکے والی مثال صادق آئی ہے جسکی تفصیل یہ ہے کہ ایک شوریدہ سر نے ایک مہذب جنٹلمین کو بے موقع چھیڑا تو جنٹلمین نے بجائے کچھ کہنے سننے کے ایک ٹکہ اس کو انعام دیا - شوریدہ سر نے سمجھا کہ ایسی حرکت پر عموماً انعام ملا کرتا ہوگا چنانچہ اسی خیال میں اُس نے ایک پٹھان کو چھیڑ دیا - پٹھان صاحب نے حسب عادت چھرا نکالکر اُس کا کام تمام کر دیا - یہی مثال ہمارے سماجی منتروں کی ہوئی کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے بزرگوں کو انہوں نے کوسنا شروع کیا حضرات انبیاء کے حق میں بدزبانی سے پیش آئے - ہندوؤں کے بزرگوں کو گالیاں دیں اور اسکا نام رکھا واقعات کا اظہار (جس نے آریوں کی گالیوں کا شمار دیکھنا ہو وہ ہماری کتاب تقلیب الاسلام جلد اول اور دوم کا دیباچہ ملاحظہ کرے) اس بات کا مہذب آریوں کو بھی اعتراف ہے کہ سماج کا طرز تحریر و تقریر ناموزوں ہے دیکھو اخبار پرکاش لاہور ۹ - اپریل سنہ ۱۶ء کے صفحہ ۷ پر گروکل کے جلسہ کی کیفیت لکھتے ہوئے ایک صاحب رام دیو جی بی اے نے کی تقریر ان لفظوں میں درج ہے کہ "ہمارا طریقہ تحریر و تقریر اس قدر ناموزوں ہے کہ اس میں تبدیلی کرنے کی سخت ضرورت ہے" یہ تقریر بی اے مذکور نے کسی لیکچر میں نہ کی تھی کہ کسی کو (درصورت غلط ہونے کے) رد کرنے کا موقع نہ ہوتا بلکہ کانفرنس شوریٰ کے وقت تھی تاہم کسی نے اسکا رد نہ کیا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آریہ سماجی خود دل سے مانتے ہیں کہ ہمارا طریقہ تحریر و تقریر دل آزار ہے جس سے مسلمانوں عیسائیوں اور ہندوؤں کے دل پاش پاش ہیں مگر ان بیچاروں سے بجز صبر و شکیبائی کے کیا ہو سکتا تھا پس انہوں نے ایسا ہی کیا کہ باقاعدہ جواب دیتے اور لیتے - مگر جب اُس شوریدہ سر کیطرح انکے خیالات نے ترقی کی تو وہ فضول تقریروں اور تحریروں پر آئے تو انہوں نے وہی چال اختیار کی لیکن ہاں خیر سے اسوقت مخاطب پٹھان صاحب تھے یعنی گورنمنٹ اُس نے وہی برتاؤ کیا جو آنکھ سے دیکھا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ؎

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے ✦ وہ ساری انکی شیخی دھری دو گھڑی کے بعد

اب سوال یہ ہے کہ اس کے بعد آریہ سماج کا رخ کدھر کو ہوگا - کیونکہ آریہ سماج [illegible] ہو چکی ؟ یہ نہ ہوگا ؎

آخر بشر کے واسطے کچھ شغل چاہئے ✦ کیا کیجئیگا اس ستم ناروا کے بعد

اس سوال کا جواب دینا ہمارا کام نہیں نہ کل آریہ کا - بلکہ زمانہ خود آئندہ اس کا جواب دیگا - ہاں ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے کنٹری فیلو (ملکی بھائیوں) کے اس غم میں شریک ہوں اس لئے دعا ہے کہ خدا آریہ سماج کو موجودہ غم سے نجات دیکر کسی اچھے کام میں لگائے - آمین ؎

اجتہاد اور تقلید

۵ - اپریل سے پیوستہ

بوجہ دیگر ضروری مضامین کے ہم اس مفید مضمون سے بہت دور جا پڑے - ۵ - اپریل کے بعد ہم اس کے متعلق کچھ نہ لکھ سکے - گذشتہ پرچوں میں ہم نے اس مضمون کو علماء اصول کی تقسیم الفاظ کے خاتمہ تک پہونچایا تھا یعنی یہ بتایا تھا کہ علماء اصول نے قرآن فہمی کے لئے الفاظ کی کئی ایک تقسیمات کی ہیں اُن کا ذکر گذشتہ نمبروں میں ہم کر چکے ہیں آج ہم اس بحث کے دوسرے مرحلہ پر آتے ہیں -

یہ بات نئے سرے سے بتا دینا ضروری جانتے ہیں کہ مسائل فقہی تین قسم پر ہیں - اول قسم تو وہ ہیں جو قرآن و حدیث سے مستنبط ہیں دوم وہ ہیں جو قیاسات کے ذریعہ سے اخذ کئے گئے ہیں - سوم وہ ہیں جو محض اقوال الرجال ہیں - ان تینوں قسموں کی تفصیل کرنا ہمارے اس مضمون کا موضوع ہے - تاکہ یہ بات بخوبی واضح ہو سکے کہ جماعت اہلحدیث کی نسبت جو یہ بات مشہور ہے کہ یہ لوگ فقہ سے منکر ہیں یہ کہاں تک صحیح ہے اور کہاں تک غلط ہے اور یہ کہ جو کچھ جماعت اہلحدیث کہتی ہے علماء سلف میں بھی کوئی اسکا مؤید ہے یا یہ کوئی نئی بات ہے -

علماء اصول نے قرآن و حدیث سے مسائل استنباط کرنے کے لئے کئی ایک اصول مقرر کئے ہیں منجملہ ان کے چند ایک کا ذکر گذشتہ نمبروں میں ہوا ہے -

چونکہ زمانہ بعید ہو گیا نیز اتنے عرصے میں کئی ایک نئے خریدار ہوئے ہیں اس لئے

مختصر سے الفاظ میں اُن نمبروں کا خلاصہ بتلاتے ہیں۔

علماء اصول کے ہاں چار چیزیں قابل سند ہیں (۱) کتاب اللہ قرآن مجید (۲) حدیث شریف (۳) اجماع (۴) قیاس۔ قرآن مجید اور حدیث کے سمجھنے کے لئے علماء اصول نے الفاظ کو کئی قسموں میں تقسیم کیا ہے۔ عام۔ خاص۔ مشترک حقیقت مجاز وغیرہ الفاظ کی یہی تقسیم حدیث شریف میں بھی کام آتی ہے اسلئے جتنی بحث گذشتہ نمبروں میں الفاظ کے متعلق ہم لکھ آئے ہیں وہ حدیث دانی میں بھی کار آمد ہے جیسی کہ قرآن فہمی میں مفید ہے۔ حدیث کے متعلق جو مباحث ہیں وہ وصول روایت کے متعلق ہیں۔ ان مباحث میں علماء اصول کو محدثین سے کوئی بہت بڑا اختلاف نہیں۔ صرف چند ایک باتوں میں ہے جنکو ہمارے مضمون سے چنداں تعلق نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ علماء اصول کے نزدیک حدیث شریف بھی قابل سند اور شرعی دلیل ہے۔ حدیث کے منکر کو علماء اصول نے بدعتی لکھا ہے (دیکھو نور الانوار وغیرہ کتب اصول) غرض یہ کہ جو مسائل قرآن و حدیث سے بپابندی قوانین و قواعد مدونہ نکالے جائیں ان سے اہلحدیث منکر ہیں نہ کوئی صاحب عقل سلیم انکار کرسکتا ہے جسکی مثالیں ۱۰ اپریل کے اہلحدیث میں ہم بتا آئے ہیں ایک آدھ ان بھی ذکر کرتے ہیں۔

قرآن مجید میں حکم ہے كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ یعنی روزہ کی رات کو پو پھٹنے تک کھانا کھایا کرو۔ اس آیت کے ظاہری الفاظ میں حکم تو یہی ہے جو ترجمہ سے ثابت ہوتا ہے کہ سحری کا صبح تک کھانا جائز ہے مگر فقہی مسئلہ ثابت ہوتا ہے کہ روزہ دار جنب (بے غسل) کی حالت میں اگر صبح کرے یعنی صبح ہونے تک غسل نہ کرے تو اس کے روزے میں خلل نہیں آتا کیونکہ آیت مرقومہ سے جب اتنا ثابت ہوا کہ صبح کی پو پھٹنے تک کھانا پینا علیٰ ہذا القیاس جماع جاری رکھ سکتا ہے تو غسل کے لئے قبل از صبح کوئی وقت نہ ہوا پس صبح کیوقت اگر جب کیحالت میں ہو خواہ جماع سے فراغت اُس کو بہت مدت پہلے ہو چکی ہو تو روزہ کی صحت میں کوئی نقص نہیں آتا۔ غرض اس قسم کے جو مسائل قرآن و حدیث سے مستنبط کئے جاتے ہیں اہلحدیث اُن سے کسی طرح منکر نہیں ہوسکتے اور جن احادیث میں فقہ کی تعریف آئی ہے مثلاً حضور کا ارشاد ہے من یرد اللہ بہ خیرا یفقہ فی الدین یعنی جس آدمی کے حق میں خدا بھلائی چاہتا ہے اُس کو دین کی سمجھ دیتا ہے علیٰ ہذا القیاس یہ ارشاد کہ فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد (ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ سخت ہوتا ہے)، یہی انہی معنے میں ہے انکے علاوہ قرآن و حدیث کو باقاعدہ سمجھنے کی فضیلت بہت سی آیتوں اور حدیثوں میں بکثرت آئی ہے انہی معنے سے حضور نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے لئے دعا فرمائی تھی۔ اللھم فقہ فی القرآن (ای اللہ اس کو قرآن کی خوب سمجھ عطا کر) پس یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ ایسی فقہ اور ایسے علم سے کوئی صاحب ایمان یا صاحب عقل سلیم انکار کرے جن لوگوں نے صحیح بخاری پڑھی ہے یا کبھی اسکا ایک آدھ صفحہ بلکہ ایک دو سطریں بھی سُنی ہیں وہ جانتے ہیں کہ امام المحدثین امام بخاری اس قسم کی فقہ پر کیسے باقاعدہ طالب علموں کو تنبیہ کرتے ہیں انہی معنے سے علما کہتے ہیں کہ صحیح بخاری فقہ کی کتاب ہے۔ بخاری محدث ہی نہیں بلکہ فقیہ گر ہے جس کسی کو اس میں شبہ ہو وہ بدگوؤں کی بدگوئی سے کان بند کرکے صحیح بخاری کو خود دیکھے اور کسی استاد سے باقاعدہ پڑھ کر پھر دیکھے کہ وہی روز میں اس کے منہ سے نکلتا ہے کہ ؎

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

(باقی باقی)

انجمن مصلح الاخوان

کی تحریک جو پچھلے ہفتہ پیش کی تھی امرتسر میں قبولیت و شوق سے سُنی گئی۔ جو سنتا ہے اپنا نام ممبروں میں بخوشی لکھواتا ہے بلکہ یہی آواز آتی ہے۔ کہ ایسی انجمن کا مخالف کون مسلمان ہوگا۔ فہرست ممبران کسی آئندہ پرچہ میں درج کیجاویگی مگر میں اتنے ہی کو کامیابی نہیں جانتا بلکہ میری غرض یہ ہے کہ ہر ایک قصبہ شہر۔ دیہات میں غرض جس جگہ مسلمانوں کی معتد بہ آبادی ہو وہاں ایسی انجمن کا ہونا ضروری ہے۔ کیا ہمارے بیرونی احباب ہمیں یہ خبر فرحت اثر جلد بھیجینگے کہ بیرونجات میں بھی اس قسم کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔

میں یہ نہیں کہتا کہ بیرونجات کی اس قسم کی انجمنیں امرتسر کی انجمن کی شاخ بنیں یا ماتحت رہیں نہیں بلکہ وہ اپنی مصلحت دیکھکر جو مناسب جانیں کریں۔ ہاں وقتاً فوقتاً امرتسر کی انجمن سے اگر کسی قسم کے مشورہ کی امداد چاہینگے تو دریغ نہ ہوگا۔

ہمارے دوست

کچھ دنوں سے اہلحدیث کی اشاعت میں ایسے کچھ خاموش ہیں کہ گویا بہت سا کام کرکے تھک گئے بلکہ سو گئے ہیں اس لئے انکو جگانے کے لئے یہ آواز کیجاتی ہے کہ ؎

ahmadimuslim.de

خیرے کن اے فلاں غنیمت شمار عمر * زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

پیارو ابھی بہت سا باقی ہے اور آپ سوتے ہیں یہ نیند مبارک نہیں پس اہلحدیث کو قدردان کوشش کریں کہ اشاعت معقول ہو۔ ثواب اخروی کے علاوہ انعام مقرر بھی چاہیں گے تو حاضر ہے۔ (ایڈیٹر)

تفسیر ثنائی اُردو

جس کی ۴ جلدیں ۱۴ پارہ چھپ کر تیار ہیں اب پانچویں جلد بھی شائع ہونیوالی ہے۔ ہم ناظرین اہلحدیث کی خاطر یہ اعلان کرتے ہیں کہ چاروں جلدوں کی مجموعی قیمت مبلغ چھ روپیہ ہیں مگر تا تیاری جلد پنجم چار روپیہ پر چاروں جلدیں مل سکینگی محصول علاوہ۔ پانچویں جلد کی قیمت تیار ہونے پر ظاہر کیجاویگی پس شائقین اس موقع کو غنیمت سمجھیں۔

تقلید

گذشتہ سے پیوستہ

آپ فرماتے ہیں کہ محمد بن اسماعیل بخاری شافعی تھے اور ثبوت میں شاہ ولی اللہ کا قول رسالہ انصاف سے نقل کرتے ہیں۔ ومن هذا القبيل محمد بن اسماعيل البخاري فانه عد في طبقات الشافعية الخ حضرات منصفین غور کریں کہ ہمارا مخاطب کیا دلیر اور دلدار ہے کہ پہلی عبارت رسالہ انصاف سے کاٹ کر جو اس کے مدعا کے مخالف تھی من هذا القبيل سے نقل کرکے امام بخاری کا مقلد ہونا ثابت کیا اور یہ سمجھا کہ یہی عبارت ناظرین کو مشکوک کردیگی کہ امام بخاری کا شافعی ہونا کس قبیل سے ہے۔ اب میں پوری عبارت شاہ صاحب کی نقل کرکے ناظرین کی خدمت میں ان حضرات کی حق پوشی اور ناحق اندیشی ظاہر کرتا ہوں۔ حضرت شاہ صاحب رسالہ انصاف میں امام بیہقی کا مجتہد منتسب ہونا نقل کرکے فرماتے ہیں ومعنى انتسابه الى الشافعي انه سلك طريقته في الاجتهاد واستقراء الادلة وترتيب بعضها على بعض ووافق اجتهاده اجتهاده واذا خالف احيانا لم يبال بالمخالفة ولم يخرج عن طريقته الا في مسائل وذلك لا يقدح في دخوله في مذهب الشافعي ومن هذا القبيل محمد بن اسماعيل البخاري الى اخر ما نقل المعترض۔ پس اس عبارت سے معلوم ہوا کہ جس نے امام بخاری کو شافعیوں میں داخل کیا ہے تو ان کی یہ مراد نہیں کہ امام شافعی کے فروعات اور اجتہادیات میں مقلد تھے بلکہ انکی مراد یہ ہے کہ تلاش وترتیب دلائل میں وہ ایسے طریق پر چلے جو امام شافعی کے طریق کے موافق ہوگئے اور اجتہاد میں انہوں نے وہ طرز اختیار کی جو امام شافعی کے طرز اجتہاد کے موافق پڑ گئی اور یہ بات لابدی ہے کہ جب کوئی مجتہد اجتہاد کرکے مسئلہ استنباط کرتا ہے تو وہ اجتہاد اسکا کسی نہ کسی مجتہد کے اجتہاد کے موافق ضرور ہی ہو جاتا ہے پس اس سے مقلد ہونا کیونکر لازم آتا ہے۔ نہایت تعجب ہے معترض کی سمجھ پر کہ شاہ صاحب امام بخاری کو مجتہد منتسب میں داخل کرتے ہیں اور معترض انکو مقلدین میں سمجھتا ہے۔ ببیں عقل و دانش بباید گریست۔ کیا مقلد و مجتہد میں بھی آپ لوگوں کو تمیز نہیں؟ اور یہی مجتہد منتسب ہو فی الحقیقت مجتہد مستقل ہے مولوی عبدالحی لکھنوی مرحوم اُن لوگوں پر جنہوں نے امام محمد و ابو یوسف کو مجتہد فی المذہب میں داخل کیا ہے ناراضی ظاہر فرماکر یہ لکھتے ہیں فالحق انهما مجتهدان مستقلان فالانتساب ... الاجتهاد المطلق الى قوله نص عليه المحدث الدهلوي ... وعبد الوهاب الشعراني في الميزان من المجتهدين المنتسبين حالانکہ علاوہ اسکے تاج الدین سبکی کا امام بخاری کو شافعیہ میں داخل کرنا بلا حجت و بلا ثبوت ونقیہ ہے اور وہ عند العقلاء قابل تسلیم نہیں۔ ساتویں صدی والا شخص تیسری صدی والے کی حالت کو بیان کرے تو وہ بلا ثبوت کیونکر تسلیم کرلیا جائے۔ امام ... امام بخاری کا مجتہد ہونا خود انکی تصانیف سے ظاہر ہے خصوصاً صحیح بخاری سے امام ممدوح نصوص کے عموم سے یا اشارہ سے یا فحوا وغیرہ سے مسائل کو استنباط و استخراج کرتے ہیں اور تراجم صحیح بخاری میں ایسے ادق مسائل اجتہادیہ کتاب و سنت سے استنباط کئے ہیں جنکا بیان بیان سے باہر ہے خود شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں واستنبط من الاحاديث معاني كثيرة الى قوله استنبط من الحديث بحور من الاستنباط من نصه او اشارته او عمومه او ايمائه او فحواه انتهى حافظ ابن حجر فتح الباری میں فرماتے ہیں وقد اشتهر من جمع من الفضلاء فقه البخاري في تراجمه انتہی جس سے یہ امام مجتہد کا ہے یا مقلد کا۔ اکثر سلف جو معاصر امام بخاری تھے آپ کو مجتہد اور فقیہ کہتے ہیں۔ حافظ ابن حجر مقدمہ میں فرماتے ہیں۔ حدثنا حاشد بن اسماعيل قال قال ابو مصعب احمد بن ابي بكر الزهري محمد بن اسماعيل افقه عندنا وابصر بالحديث من احمد بن حنبل فقال رجل من جلسائه جاوزت الحد فقال ابو مصعب لو ادركت مالكا ونظرت الى وجهه ووجه محمد بن اسماعيل لقلت كلاهما واحد في الفقه والحديث انتهى یعنی امام ابو مصعب فرماتے ہیں کہ امام بخاری

ahmadimuslim.de

ہمارے خیال میں امام احمد سے بڑھکر مجتہد اور عارف حدیث ہیں اسپر ایک مرد نے اعتراض کیا کہ امیں میں آپ نے مبالغہ کیا ہے تو امام ابو مصعب نے جواب دیا کہ اگر تو امام مالک کا زمانہ پاتا اور امام بخاری اور امام مالک دونوں کو دیکھتا تو کہتا کہ یہ دونوں اجتہاد اور حدیث میں برابر ہیں منصفین غور کریں کہ جس شخص کی اس کے زمانہ کے علماء امام احمد بن حنبل سے بڑھکر بتاویں اور امام مالک کا اسکو ہمسر کریں اسکو آجکل کے حنفیہ کوئی امام شافعی کا مقلد بتاویں کیا اندھیر ہے۔ اور مقدمہ اسی مقدمہ میں حافظ ابن حجر کہتے ہیں کہ قتیبہ بن سعید نے فرمایا کہ میں مجتہدوں اور زاہدوں اور عابدوں کے پاس رہا ہوں مگر جب سے ہوش سنبھالا ہے امام بخاری جیسا کسی کو نہیں پایا۔ وہ ایسے اپنے زمانہ میں تھے جیسے صحابہ میں حضرت عمر اور نیز قتیبہ نے فرمایا کہ اگر امام بخاری صحابہ کے زمانہ میں ہوتے تو وہ قدرت خدا کے ایک نمونہ ہوتے اور ایک روایت میں امام قتیبہ سے یہ منقول ہے کہ میں حدیث میں نظر کرتا ہوں اور اجتہاد میں دیکھتا ہوں اور مجتہدوں اور زاہدوں اور عابدوں کا ہم مجلس بھی رہا ہوں مگر میں نے امام بخاری جیسا کسی کو نہیں پایا۔ امام قتیبہ سے کسی نے نشہ والے کی طلاق کا مسئلہ پوچھا تو انہوں نے سائل کو امام بخاری کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ یہ امام بخاری احمد بن حنبل اور اسحاق اور علی بن مدینی ہیں خدا انکو تیرے پاس لے آیا ہے اور امام یعقوب بن ابراہیم دورقی اور نعیم بن حماد خزاعی فرماتے ہیں کہ امام بخاری اس امت کے مجتہد ہیں ایک مرتبہ امام بخاری بصرہ میں آئے تو محمد بن بشار نے کہا کہ آج سب مجتہدوں کے سردار اس شہر میں داخل ہوئے ہیں۔ امام اسحاق بن راہویہ کی امام بخاری نے ایک حدیث میں غلطی نکالی تو امام اسحاق نے مان لیا اور فرمایا اے گروہ اہل حدیث کے اس نوجوان امام بخاری کو دیکھو اور اس سے حدیث لکھو اگر یہ شخص حسن بصری کے زمانہ میں ہوتا تو وہ بھی حدیث کی پہچان میں اور اجتہاد میں اس کے محتاج ہوتے علاوہ اس کے اور بہت سے اقوال ائمہ کے ہیں جنہوں نے امام بخاری کو فقیہ اور مجتہد کہا ہے ناظر بصیر مقدمہ فتح الباری اور البدایہ والنہایہ امام ابن کثیر کو ملاحظہ کریں علامہ بحر العلوم حنفی لکھنوی نے شرح مسلم الثبوت وغیرہ میں لکھا ہے والا فقد وجد بعدهم ایضا ارباب الاجتهاد المستقبل کابی ثور البغدادی وداؤد الظاهری ومحمد بن اسماعیل البخاری انتہی علامہ ابو الفیض محمد بن علی الفارسی نے جواہر الاصول فی علم حدیث الرسول میں لکھا ہے کہ بڑی بڑے نقیہ متبحر اپنی تحقیق پر چلنے والے کسی کی تقلید نہ کرنے والے تیس علماء ہیں

جنہیں امام ترمذی اور ابوداؤد اور امام نسائی اور امام بخاری وغیرہ ہیں اگر کسی شخص کو بسبب جہالت کے امام بخاری کا مجتہد ہونا انکی صحیح بخاری سے معلوم نہو تو وہ اتنی کثیر التعداد اہل علم کے بیان وشہادت پر بھی جو انکے معاصر اور کوئی استاذ تھے امام ممدوح کے مجتہد ہونے کو تسلیم نکرے تو وہ شخص قابل خطاب نہیں بلکہ مستوجب تعزیر وعتاب ہے۔ امام بخاری اکثر مقام میں امام شافعی پر رد فرماتے چنانچہ عینی شرح بخاری میں لکھتے ہیں قال ابن بطال اراد البخاری رد قول الشافعی ان شعر الانسان اذا فارق الجسد نجس واذا وقع فی الماء نجس انتہی جو شخص امام شافعی کے مسائل پر رد کرے اسکو شافعی کہنا آپ جیسے ذی ہوش کا کام ہے اسی طرح اور بہت مقام ہیں جہاں امام شافعی پر امام بخاری نے رد کیا ہے دیکھو شروح بخاری۔ آپ لکھتے ہیں کہ امام ابوداؤد صاحب السنن شافعی یا حنبلی تھے۔ میں کہتا ہوں کہ وہ نہ شافعی تھے نہ حنبلی بلکہ عامل بالحدیث متبع سنت مجتہد تھے جن لوگوں نے انکو شافعی یا حنبلی لکھا ہے وہ کچھ ثبوت نہیں دیتے ہیں اسی واسطے یہ قول متعارض انکے حق میں صادر ہوئے کسی نے انکو شافعی لکھدیا اور کسی نے حنبلی۔ پس بحکم اذا تعارضا تساقطا کے انکی شافعیت وحنبلیت باطل ہوگئی علاوہ انکا انتساب مذہبی چند طرح کے ہوتے ہیں ایک انتساب ایسا ہوتا ہے کہ ترتیب دلائل واجتہاد میں وہ کسی امام کے موافق ہو جائے جیسا کہ تحریر سے شاہ ولی اللہ صاحب کی معلوم ہوا پس یہ انتساب مثبت انکی تقلید کو نہوگا۔ اور ایک انتساب یہ ہے کہ وہ شخص فروعات واجتہادیات میں کسی کا مقلد ہو مگر یہ کام جاہل کا ہے اور امام ابوداؤد عالم حافظ الحدیث تھے۔ پانچ لاکھ حدیث نوک زبان پر رکھتے تھے جنکی کتاب کی نسبت امام غزالی وغیرہ علماء کا قول ہے ان کافیة للمجتهد فی مغنی عن التقلید یعنی کتاب ابوداؤد مجتہد کے لئے کافی ہے اور مقلد کو تقلید سے بے پرواہ کرتی ہے ایسے شخص کی نسبت تقلید کا الزام لگانا گویا اپنی جہل کا اقرار کرنا اور انکے حق میں بیجا الزام لگانا ہے علامہ ابو الفیض فارسی کا قول جواہر الاصول سے ابھی مذکور ہو چکا کہ امام ابوداؤد وترمذی ونسائی وغیرہ کسی کے مقلد نہ تھے آپکے مستند مولانا شاہ ولی اللہ حجۃ اللہ البالغہ میں فرماتے ہیں وکان صاحب الحدیث ایضا قد ینسب الی احد المذاهب لکثرة موافقته له کالنسائی والبیهقی ینسبان الی الشافعی وکان لا یتولی القضاء ولا الافتاء الا مجتهد ولا یسمی الفقیه الا مجتهد انتہی (باقی آئندہ)

المشتہر حاجی عبد الواحد باتسبل ریفارم جموں

تقریظات (ریویوز)

مومیائی

یہ مومیائی ہم نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے مصوصاً ضعف کیوقت بہت مفید ہے۔ قیمت فی چھٹانک عـــہ ۱۲ مع محصولڈاک۔ ملنے کا پتہ۔ منیجر دی میڈیسن کمپنی امرتسر کٹڑہ تیلہ۔

ذوالفقار حیدری

جلد ح ویہ

مسٹر دہرمپال آریہ کی کتاب تہذیب الاسلام کا کل جواب تغلیب الاسلام تو دفتر اہلحدیث سے دیا گیا تہا۔ یہ کتاب ذوالفقار بھی اُسی کا جواب ہے۔ جواب کیا ہے فقرہ بفقرہ کا جوڑ ہے۔ کیونکہ اس کے مصنف بھی ایک جدید الاسلام ہیں جیسے دہرمپال جدید الآریہ۔ کتاب کی ضخامت ۲۵۰ صفحوں کی ہے۔ قیمت ۱۲ پتہ۔ لکھنؤ۔ مولوی گنج۔ بابو رام گوپال صاحب پلشر جدید الاسلام۔ (کیا اچھا ہو کہ آپ اپنا اسلامی نام ظاہر کریں)

بشارات محمدیہ

اس کتاب میں جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں پیشگوئیاں لکھی ہیں۔ بائیبل سے تو اور علمائے بھی لکھی ہیں مولوی صاحب موصوف نے زیادہ کام یہ کیا ہے کہ وید وں سے بھی آنحضرت کے حق میں پیشگوئیاں دکھائی ہیں یہ خصوصیت ہے۔ اگر مقبول ہو تو رسالہ قابل دید ہو گا۔ لکھائی چھپائی بہت عمدہ قیمت ۲/ پتہ دفتر الہادی سیال کوٹ۔

توراة سے طلاق کا ثبوت

دیکھو استثنا باب ۲۴ آیت ۱ تا ۴ سے اگر کوئی مرد کوئی عورت کے لئے اُس سے بیاہ کرے اور بعد اُس کے ایسا ہو کہ وہ اُسکی نگاہ میں عزیز نہ ہو اس سبب سے کہ اُس نے اُس میں کچھ پلید بات پائی تو وہ اُسکا طلاق نامہ لکھکے اُس کے ہاتھ میں دے اور اُسے اپنے گھر سے باہر کرے اور جب وہ اُس کے گھر سے نکل گئی تو جا کے دوسرے مرد کی ہو وے پر اگر دوسرا خاوند بھی اُس سے ناخوش ہو وے اسکا طلاق نامہ لکھکے اُس کے ہاتھ میں دیوے اور اپنے گھر سے نکالدے یا اگر دوسرا شوہر اُسے جو روکر کے مرجاوے تو روا نہیں کہ اُسکا پہلا شوہر جس نے اُسے

نکالا تھا اُسے پھر کرے۔ (مفرینیا از اخبار اہلحدیث امرتسر)

اڈیٹر الفقہ جواب دے

از نامہ نگار

صفحہ ۱۷۸ شامی کے حاشیہ پر درمختار میں ہے ولوزاد تابعہ الی ستۃ عشر لانہ ماثورہ

یعنی اگر نماز عیدین میں سولہ تکبیروں تک زیادہ کرے تو امام کی متابعت کرے کیونکہ یہ ماثورہ ہیں۔

ردالمختار (شامی) صفحہ ۱۷۸ میں ہے لانہ تبع للامام فتجب علیہ متابعتہ وترک رائہ برای الامام یعنی مقتدی امام کا تابع ہے مقتدی پر متابعت امام کی واجب ہے اپنی رائے امام کی رائے پر چھوڑ دینی چاہیئے۔

اب سوال یہ ہے کہ جب حنفی مذہب میں متابعت امام کی اس قدر ضرور و لازم ہے تو حنفی کو اُس امام کی متابعت کیوں نہیں لازم ہو گی جو امام رفع الیدین اور آمین بالجہر کہتا ہے یعنی برنباؤ متابعت مذکورہ مقتدی کو بھی آمین و رفع یدین امام مذکور کے پیچھے کرنا چاہیئے؟

عروۃ بن الزبیر کا کیا فعل تہا کہ جب انکا پاؤں کاٹا گیا تہا۔

البیان نمبر ۲ مطبوعہ صفر ۱۳۲۵ھ صفحہ ۴۶ میں لکھا ہے امام ابوحنیفہ رحمہ نے فرمایا ہے اذا ظہر الحق فہو مذہبی

سوال امام صاحب نے ان لفظوں کے ساتھ کہاں فرمایا ہے اور انقطاع بار بن حدیث صحیح سے ثابت ہے اور عدم الانقطاع برای امام موصوف ہے پس اڈیٹر البیان کا لکھنا کیونکر صحیح ہوا یعنی امام صاحب کا قول حدیث کے مطابق ہوتا تو فہو مذہبی لکھنا زیبا تہا۔

عبدالرحمان خان از مرجا

غریب فنڈ

دفتر اس ہفتہ مندرجہ ذیل صاحبان نے چندہ عنایت فرمایا۔

شیخ عبدالرزاق صاحب از مقام کیتھو (دہیا) ۸/
جناب مولوی عبدالرحمان صاحب دلال پور ۲/
جناب حافظ محمود علی صاحب از انہیاری عـــہ/
نقدی فنڈ ۱/۲

میزان	عـــہ ۱۰/
قرضہ	۲/
باقی	عـــہ ۱۰/

درخواست نمبر ۵۲ ۔ مولوی محمد سعید صاحب ۔ تعلیم قرآن ہزارہ ۔ سبق ۹۰ چیز ۔ مستقل تعلیم

درخواست نمبر ۵۵ ۔ مالا خان از مقام ڈنگہ متصل سوہل ضلع گجرات۔

ahmadimuslim.de

تہذیب سے دشمن دوست ہو جاتے ہیں

تسلیم بامزاج شریف۔ اگر آپ مضمون ذیل کو پسند فرماتو ہیں تو اپنے اخبار کے کسی گوشہ میں اسکو طبع کر دیں۔ اسکی ایک نقل جناب اڈیٹر اخبار اہل فقہ کے خدمت عالی میں روانہ کی گئی ہے وہ بھی اگر اسکو پسند کرتے ہیں اپنے اخبار میں طبع کر دیوینگے اور اسپر کچھہ ریمارک کرتے ہیں تو وہان ہی کر دیں گے۔

اس بات کا تجربہ بھائیوں کو ہو جائیگا۔ خاکسار خریدار ہے اخبار اہل فقہ کا بار ہویں اپریل ۱۹۰۸ء سے اور خریدار ہے اخبار اہلحدیث کا۔ وہیں جون سنہ مذکورہ سے۔ افسوس ہے کہ پہلے گذشتہ مضمون کے نہ اڈیٹر اخبار اہل فقہ نے روانہ کیا نہ اڈیٹر اخبار اہلحدیث نے حالانکہ منی آرڈر کے کرایہ پران کو روانہ کرنے کی درخواست تھی۔ اگر چہ وہ وی پی (م) اسواسطے کہ معلوم کرلیں کہ بد تہذیبی کس کی جانب سے ہے خاکسار کے خیال خام میں یہ بات آئی۔ اگر بیشک کوئی اس خیال کے مخالف ہو تو بھی اسکا کچھہ شکوہ نہیں۔ کہ ہر دو اخبار منگوا کے دیکھے کہ کون حق پر ہے اور کسکی جانب سے بد تہذیبی کی بنا ہے۔ خاص ان علماء سے یہ بات بہت بعید ہے کہ بحث میں گالی گلوچ ہو۔ دیکھو اخبار اہلحدیث ۵ جون ۱۹۰۸ء کا چوتھا صفحہ (حضرات اہلحدیث بھی اخبار اہل فقہ کو منگوانا چاہیئے) اگر چہ خاکسار ان باتوں کے لکھنے کا لائق نہیں مگر کیا کرتا کہ جل بڑی خیر ہو سو مجھ اسپر بھی حضرات ناظرین با انصاف ان ہر دو اخبار میں تہذیب و اتفاق پیدا ہونے کی کوشش اور مضمون لکھنے پر ہنا اور کوئی بات خلاف نقل و عقل ہو تو مہذبی زبان میں اسکو دلیل سے رد کرنا۔ کہا جا سکتا ہے کہ اہل فقہ و اہل حدیث میں اتفاق ہونا غیر ممکن ہے۔ اگر اتفاق نہ ہو تو بھی کیوں تہذیب کو ہاتھہ سے جانے دیا۔ اگر کوئی کہے کہ خود اخبار نصیحت و دیگران رانصیحت کہ اہلحدیث کو غیر مقلدین کہنا کیا یہ بد تہذیبی نہیں۔ تو جواب یہ ہے کہ یہ خطاب بہا سال سے چلا آتا ہے۔ اور مقلدین وہی جو تقلید شخصی کو واجب جانتے ہیں اسکے اہل حدیث ان کی غیر تعین یعنی وہ تقلید شخصی کو واجب نہیں جانتے بلکہ اسکو بدعت یا شرک کہتے ہیں اگر اہل حدیث ہی خطاب کریں تو ان سے کوئی کتاب حدیث کی تصنیف نہیں ہوئی نہ سب احادیث پر ان کا عمل ہے۔ اہل حدیث وہی ہیں جو کتب حدیث تصنیف کئے تھے عہ اور جنکو ہزار ہا حدیث یاد تھے۔ اگر کوئی منصف مزاج ہوا خوب غور کرتا ہے تو شروع بنا مقلدین کو بدعتی و مشرک کہنے کی آپکے اہل حدیث سے ہوئی کہ وہ مقلدین ائمہ اربعہ کو مشرک و بدعتی لکھنے لگے اسبات پر آپکے اہل حدیث کے اکثر کتب گواہ ہیں دور کیوں جاتے ہو۔ اخبار اہلحدیث ۵ جون کا چوتھا صفحہ دیکھو کہ اسمیں رافضیہ کے جواب نمبر ۱ میں لکھا گیا ہے کہ "مذہب سنی وہی ہے جو آنحضرت نے مسلمانوں کو سکھایا مگر اسمیں اتنا ہی جو قرآن و سنت سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن جو اس میں حاشیہ لگائے گئے ہیں سو بعد کے ہیں مثلاً حنفی شافعی وغیرہ سو کچھ نہیں جانتا کہ ان اماموں سے بعد کی نسبتیں ہیں۔ سنی مذہب ان کا ذمہ دار نہیں الخ"

خاکسار کہتا ہے کہ رافضیہ کی تردید میں حنفی شافعی پر طعن کرنا مناسب نہیں کیونکہ بزرگان دین رافضیہ کی تردید میں حنفی شافعی کی تائید کئے ہیں۔ کہ طعن اصحاب پر تحفہ اثنا عشریہ شاہ عبد العزیز قدس سرہ کی گواہ ہے اور اسپر ایک مضمون خاکسار نے ۱۷ ویں مئی کے خط میں اور ۵ ویں جون کے خط میں لکھکر جناب اڈیٹر اخبار اہل فقہ کو طبع کیلئے روانہ کیا تو فسوس کہ اس ہندوستان میں یہ بلا بہت پھیلی ہے کہ غیر مقلدین۔ مقلدین کو بدعتی و مشرک کہتے ہیں حالانکہ تمام روئے زمین کے مسلمان حنفی و شافعی وغیرہ ہیں۔ سو دلیل کی حاجت نہیں کہ وہ ظاہر ہے۔ مولوی صدیق حسن خان صاحب بھوپالی کی کتاب اتحاف النبلاء دیکھو کہ اس میں بڑی بڑی محدثین کرام و مفسرین عظام کو حنفی یا شافعی وغیرہ لکھا گیا ہے (ہاں آپ غیر مقلد ہے افسوس) اور غیر مقلدین کے مستند علم شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح و شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رح جن سے یہ لوگ قرآن و حدیث کی سندیں مسلسل لیتے تھے۔ اور اب تک وہ سندیں ان کے پاس موجود ہیں۔ وہ بھی تو رسالہ الانصاف میں اور بستان المحدثین میں مصنفین صحاح ستہ کو اور امام نووی و ابن حجر عسقلانی و قسطلانی وغیرہ کو (جن کی کتابیں پڑھکر یہ لوگ مولوی ہیں) شافعی لکھتے ہیں اور امام طحطاوی و علی قاری و شیخ عبد الحق محدث و شاہ ولی اللہ محدث و شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمہم اللہ علیہم اجمعین جن کی حدیث دانی کا ڈنکا تمام دنیا میں بج رہا ہے حنفی تھے سو دلیل کی حاجت نہیں کیا یہ سب بدعتی ہیں نعوذ باللہ من ذالک جو جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ "جو اسمیں حاشیہ لگائے گئے ہیں سو بعد کے ہیں مثلاً حنفی شافعی وغیرہ الخ۔" خاکسار کہتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو مذہب نہیں سکھلایا سکھلایا یا سو دین اسلام سکھلایا۔ اور اسوقت صحاح ستہ نہیں تھے جب صحاح تصنیف پاکر دنیا میں منتشر ہوئی اسیوقت سے شاہ صاحب رسالہ انصاف کے صفحہ ۲۳ میں لکھتے ہیں کہ دوسری صدی کے بعد مجتہدوں کے مذہب کی پابندی ظاہر ہوگئی اور ایسے کم تھے۔ جن کا مجتہدین کے مذہب پر اعتماد نہ ہو اور غیر مقلدین بحوالہ حجۃ اللہ البالغہ جو شاہ صاحب کی ہی تصنیف ہی کہتے ہیں کہ چوتھی صدی سے مذہب معین کی پابندی ظاہر ہوئی تو اسسے ہماری حجت کو اور تقویت ہوئی۔ کہ صحاح ستہ بعد دوسری صدی کے یعنی تیسری صدی میں تصنیف ہوئے دیباچہ

× مسلسل موجود نہ تھی منجر ہو اسے اسطرح مدت ہی مدت سے چلا آتا ہے و اڈیٹر۔ عہ تو اہل قرآن وہ جنہے قرآن تصنیف کیا ہو پھر حدیث میں مسلمانوں کو کیوں اہل القرآن کا لقب دیا گیا ہے۔
عہ اسکا جواب اسی پرچہ میں بمضمون تقلید ملیگا۔

تاریخ ولادت و وفات محدثین صحاح سے ثابت ہے) اور چوتھی صدی میں مشہور ہوئے اور مذاہب بھی الہامی ہیں کہ بسبب ان کتب کے تیسری صدی میں مدون ہوئے اور چوتھی صدی میں مشہور ہوئے۔ کیونکہ چاروں مذاہب کے دلائل انہیں موجود ہیں گویا کہ وہ چاروں مذاہب کی حقانیت پر گواہی دیتے ہیں اور شاہ عبد العزیز دہلوی قدس سرہ فتاویٰ عزیزیہ میں شیعہ کے رد میں کیا خوب لکھتے ہیں کہ

مذہب نام اس راہ کا ہے کہ جسے امتیوں کو فہم شریعت میں نکلے الخ اور مذہب کو طرف خدا تعالیٰ کے اور فرشتوں کے اور پیغمبروں کے نسبت کرنی کمال بیخودی اور نادانی ہے الخ

جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب کو دیکھا کہ مذہب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آپ نے نسبت کیا اور یہ بھی آپکی بڑی خوش فہمی ہے کہ ایڈیٹر اخبار اہل فقہ کو ناحق امام بخاری رح کی توہین کیا کرکے لکھنے لگے اور ۱۲ ویں جولائی کے اخبار اہل حدیث میں اس عنوان کی بابت میں کہ کیا امام بخاری کا بدلہ ہے۔ فقیہ کے ہندوستان تمام جناب حضرت امام اعظم رح و حضرت غوث اعظم قدس سرہ کے بابت چھاپ دیا اور اپنے پاکیزہ پرچے کو رافضیوں کی غلیظ گالیوں سے ناپاک بنا دیا بقول آپکے امام بخاری کی توہین کیا سو ایڈیٹر اہل فقہ نے کیا تھا کہ امام اعظم رح و غوث اعظم قدس سرہ۔ پس یہ دشنام ایڈیٹر اہل فقہ کو ہوتے تو کہہ سکتے تھے کہ یہ امام بخاری کا بدلہ ہے۔ دیگر دو بزرگوں کو گالیوں سے۔ اور مثل مشہور ہے کہ جوش میں بے وہ پینے میں شے کہ بس ایسا ہی مولانا کے من میں جو لیا وہ رافضی کی کتاب میں وساد" رافضیوں کے گالیاں طبع کرا گویا آپ ان گالیوں کا دینا ہو۔ حالانکہ حضرت امام اعظم رح و حضرت غوث الاعظم قدس سرہ غیر مقلدین کے بھی امام ہیں چنانچہ امام اعظم رح امام بخاری رح کے استادوں کے استاد ہیں اور غوث اعظم رح حضرت سید احمد صاحب بریلوی کے پیروں کے پیر ہیں۔ پس ایڈیٹر اخبار اہل فقہ نے امام بخاری کی بعض احادیث میں جو کلام کیا ہے وہ اپنی طرف سے نہیں کیا بلکہ دوسرے محدثین کا قول بیان کیا ہے دیکھو اسباب پر اخبار اہل فقہ ۳۰ مئی صفحہ ۹ و ۷ پس اسکو توہین امام بخاری کہکر رافضیوں کے دشنام چھاپ کر ان بزرگوں سے حسد و تعصب ہے فقد برئ ایسے ہے کہ اسپر آپ مذہب حنفی کے حامی و مددگار اور غوث الاعظم قدس سرہ کو اپنی مراد کے طلبگار ہو جاوینگے تو یہ جھگڑا الٹ جائیگا۔ آپس میں مسلمانوں کا اتفاق ہو جائیگا اور مولانا اسمٰعیل شہید رح جو سید احمد صاحب قدس سرہ کے مرید ہیں۔ وہ صراط المستقیم کے صفحہ ۱۲۲ و ۱۲۶ میں حضرت محبوب سبحانی غوث الاعظم و غوث الثقلین

کہتے ہیں۔ حالانکہ آپ کا اسم مبارک سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ ہے غوث کے معنی سب لغات میں فریاد کو پہنچنے والا یعنے حق تعالیٰ نے آپ کو وہ قدرت و طاقت دیا ہے کہ آپ مسلمانوں کی فریاد کو درگاہ رب العزت میں عرض کر ان کے مرادوں کو پہنچا دیتے ہیں اور یہ آپ کے قصیدہ غوثیہ جو مجموعہ وظائف مطبوعہ مجتبائی دہلی کے صفحہ ۱۰ میں طبع ہوا ہے ثابت ہے آپ کا لقب۔ اور حضرت نعمان بن ثابت امام اعظم حق تعالیٰ کی ہی طرف سے ہیں کیونکہ القاب تمام دنیا میں بہت مشہور و معروف کہ کسی کا لقب ایسا مشہور نہیں کہ یہ مانند اسم اعظم کے ہیں۔ پس ایسے جلیل القدر بزرگوں کو کوئی رافضی برا کہے تو گویا اس نے دوازدہ امام کو برا کہا اور اس کا بدلہ دوزخ ہے کیونکہ دوازدہ امام بھی ان بزرگوں کی گواہی و تعریف کر گئے ہیں اور وہ سب دلائل بیان لکھنے کی گنجائش نہیں

آخبار اہل حدیث کی ۵ ویں جون کے ۵ ویں صفحے میں مسئلہ مولود شریف کی مخالفت اور اخبار الفقیہ کا حوالہ ہے۔ گر یہ مخالفت کس ماہ و تاریخ کے پرچے میں مرقوم ہے معلوم نہ ہوا۔ ایک شخص کا قول نقل کیا جاتا ہے کہ وہ جھوٹ ہے یا سچ۔ آپ کو تحقیق ہوا۔ گر رسالہ انوار ساطعہ بیان مولود و فاتحہ جسکی مقبولیت بے شمار ہے ہر میں و تقریظیں علماء عرب و عجم کے ہیں۔ آپ کو پسند ہوا۔ اگر چہ آپ نے بھی بخلاف دوسرے غیر مقلدین کے پرچہ ۵ اگر میں مجلس مولود کو جائز کہا ہے نواب بھوپال نے حدیث الغاشیہ کے صفحہ ۹۰ میں لکھا ہے کہ محفل مولود ایک بدعت منکرہ ہے، گر یہ جسی اسباب میں ہے کہ محفل کو روشنی اور خوشبو سے آراستہ کیا جاتا ہے اور لوگوں کو لا کر کھانا کھلایا جاتا ہے اور آنحضرت صلعم کا مدح غزلوں میں کیا جاتا ہے پس ان سب کا جواب رسالہ مذکور میں بدلائل قرآن و حدیث موجود ہے اور اخبار اہل فقہ ۸ ویں جون صفحہ ۹ سے ۱۳ تک جشن میلاد کے دلائل موجود ہیں۔ غیر مقلدین اپنے مکانوں میں اور تقریب کے جلسوں میں فانوسیں و چراغیں روشن کرتا اور عید کی نماز جو ان کے ہاں سنت ہے۔ اس میں بہتر کپڑے پہننا بدن کو خوشبوئی ملنا جائز ہوا (حالانکہ پنجوقتہ نماز جو فرض ہے اس کے یہ اہتمام نہیں) مگر آنحضرت صلعم کی ولادت کی خوشی میں دلیعنے مجلس مولد میں جس میں قرآن مجید و حدیث شریف وسیرا و آپکی تعریف و توصیف قصائد میں پڑھنا ناجائز ہوا۔ میلاد شریف میں کیا برا کام ہوتا ہے درود شریف پڑھا جاتا ہے غربا و دوست آشنا کو کھانا کھلایا جاتا ہے کیا یہ فعل برا ہے ؟ بقول آپکے بدعت ہی ہے مگر حسنہ ہے دیکھو نووی شرح مسلم باب الجمعہ صفحہ ۳۲۷ والا نہ صحاح ستہ جو زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نہیں تھے وہ بھی بدعت کہلاوینگی

بہ ہم بار یہ تو حنفی مذہب ہو مخلوق ہو مراد میں لگا دیا ہے خوش (اڈیٹر)

ع قرآن مجید کے ۲۹ ویں پارہ کی سورہ جن میں اسکا رد ہے (اڈیٹر)

ریاض الازہار فی اعمال سید الابرار المعروف بہ دوازدہ مجلس کے صفحہ ۹ مین حدیث
ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے مومن کامل نہیں ہوتا ہے تم سے جبتک نہون مین
دوست تر اسکی ذات اور مال اور اولاد اور مان باپ اور سارے آدمیون سے
انتہا۔ اہل فقہ۔ اس مین جہان تک پیش کردہ حدیث مین ذکر جان و مال کا نہین ہے مگر
اس کے مفہوم مین جو الرکبخاری شریف مضمون نفس کے متعلق مرقوم ہے پس جس سے
یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ انسان کو اپنا جان و مال اپنی اولاد مان باپ سے بھی زیادہ
پیارا معلوم ہوتا ہے۔ اولاد اور مان باپ اپنے لئے جان دیوے کہین تو نہین ہوویگا
مگر جہاد ... لئے ہوتا ہے اسمین جان دیتا ہے۔ پس جہاد تو ہر وقت
نہیں ہوتا ہے ... میلاد شریف ہر وقت ہر سال ہوتا ہے جہان کا جیسا پیارا
ہے مال بھی اسکا محبوب ہے پس ایسے محبوب مال کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی محبت مین خرچنا ہے تو مومن کامل ہوجاتا ہے۔ پس مقلدین آپ کی محبت مین
جشن میلاد کرتے ہین اپنے محبوب مال خرچتے ہین اجر عظیم پاتے ہین دیگر مقلدین
محروم رہتے ہین چنانچہ یہ بات قرآن مجید اور حدیث شریف سے بھی ثابت ہے کہ
ابولہب جسکی مذمت مین سورۂ تبت نازل ہوئی وہ آپ کی ولادت کی خوشی میں تو
لونڈی کو آزاد کیا اور بسبب اسکے وہ دوزخ مین جس انگلی سے اشارہ کرکے
آزاد کیا تھا اس انگلی سے پانی پیتا ہے تو مومن کو بسبب اس جشن ولادت
کے جنت مین کیا کیا درجے حاصل ہون گے۔ ہان اس محفل میلاد مین جسجگہ
بدعات ہون تو منع کرو۔ ... اصل مولود کو اور جو بارادہ دوست آپ کا
کو کہا تا کیا لیتے ہو اور آپ کی ... کو ست رد کر اسبات میں علماء دین نے
ہزارون کتب تصنیف کی ہین دیکھو الدر المنظم فی حکم عمل مولود النبی الاعظم
اور جواہر السیرہ از مولوی شاہ عبد الحیی صاحب مرحوم بنگلوری کی۔ چین دوم
گذارش ... سے یارہ ... انشاء اللہ تعالی۔

راقم محمد ... وظیفہ خوار ڈپٹی انسپکٹر آف ... مقام ...

جواب: آپکے سارے خط کا خلاصہ چند لفظون مین ہے کہ آپکو یہ معلوم نہیں
کہ دونون اخبارون مین سے زیادتی کسکی جانب سے ہے اور یہ کہ مذہب اور
دین دو چیزین الگ الگ ہیں اور یہ کہ مولود مروجہ کا انکار جو غیر مقلدین کرتے
ہین بیجا ہے اور یہ کہ اہل فقہ امام بخاری کی توہین نہین کرتا اور یہ کہ رافضیون
کی کتاب سے اقتباس کیون کیا۔ ... وغیرہ سو نمبر اول کی بابت عرض ہے کہ آپ
۱۲-اپریل سے اہل فقہ کے خریدار ہین مگر افسوس کہ آپکو اسی پرچہ کے صفحہ ۹ پر

یہ مضمون نظر پڑا جسکی سرخی یہ ہے "تصدیق ہوگیا کہ وہابی منافق ہین" پھر اس کے
بعد ہر ایک نمبر مین منافق گروہ منافقین۔ گروہ شیطان۔ ذریت نجدی۔ شیاطین
فاسق اور فاسقون سے بدتر وغیرہ الفاظ کو خوب ورد کیا گیا ہے نمونہ کے طور پر صفحہ ۹ پر
ایک نظم سے آپکو ایک دو شعر سناتے ہین ذرہ ۲۱ جون کا اہل فقہ نکالکر دیکھئے کیا
ہی اہل فقہ کی حالت ہو رہی ہے لکھتے ہین ؎

یہ بددین وہابی عجب بدسیر ہین * نجاست مین سگ ہین ... ہین
بجا ہے جو دیندار کرتے حذر ہین * کہ اس رمز سے واقفی باخبر ہین

کیا کوئی مہذب اپنے مخاطب کو ان الفاظ سے یاد کریگا۔ بدعتی کا لفظ ایسا برا
نہین مولود کو آپ بھی بدعت حسنہ کہتے ہین پس بدعتی ہوئے نہ۔

۲ کا جواب یہ ہے کہ آپنے فیصلہ کر دیا کہ مذہب کوئی چیز نہین کیونکہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلیم کردہ نہین بلکہ محض علماء کی آراء کا مجموعہ ہو اور یہی
اہلحدیث کا قول ہے۔ مگر تحفہ کے کسی نمبر مین عبارت مذکورہ نہین ہے *

۳ مولود مروجہ سے مقلدین بھی سخت منکر ہین آپ نہ جانتے ہون یا بھولے ہون
تو ذرا اہل فقہ ۲۸ اپریل کا جو آپکو سب سے پہلے پہنچا تھا صفحہ ۹ پر دیکھو کیا لکھا ہے کہ
جناب مستطاب عمدۃ العلماء زبدۃ الکملاء حامی سنت ماحی بدعت
حضرت مولانا **رشید احمد** صاحب گنگوہی اور حجۃ قاہرہ مجدد مائۃ حاضرہ
حکیم الامت حضرت مولانا محمد **اشرف علی** صاحب تھانوی ادام اللہ برکاتہم
یہ دونون حنفی بزرگ اور ان کے تمام زیر اثر علماء سب مولود کو بدعت بلکہ کنہیا
کے جنم سے تشبیہ دیتے ہین۔ پھر یہ کیا انصاف ہے کہ جو کام آپکے بڑے بڑے علماء
بلکہ مجدد کرین وہی اہلحدیث کرین۔ تو انہون پر غصہ نہو اور ان بیچارون پر خفا ہون۔

۴ اہل فقہ امام بخاری کی توہین نہین کرتا تو توہین کے سر سینگ ہوتے ہین ۱۹
اکتوبر سنہ ۱۹۰۹ء کے پرچہ مین لکھا تھا کہ امام بخاری کا درجہ فن حدیث مین کوئی اعلی
نہین خود امام بخاری کے شاگرد بھی ان سے روایت نہین کرتے کیا توہین ہے
یا توصیف * انصاف سے کہنا۔ جانب داری سے کام نہ لینا *

۵ رافضیون کی کتاب سے اقتباس بغرض نفرین کے کرنا کوئی گناہ نہین
بہرحال ہم آپکے مشورہ کی قدر کرتے ہین کہ تہذیب سے دشمن دوست ہوجاتا ہے
یہی وجہ ہے کہ ہم نے اپنے مخاطب اور اوسکے ہم مذہبون کو کبھی منافق یا شیطان
یا سگ یا خر وغیرہ الفاظ قبیحہ سے یاد نہین کیا اور آئندہ بھی نہین کرینگے بلکہ ہم
ان کو اپنا بھائی جانتے ہین۔ اور جانینگے۔ ہان یہ ضرور کہینگے کہ اخواننا بغوا۔

فتوے

س نمبر ۲۸۷: - عام لوگون کا خیال کہ اولیاء اللہ فوت نہیں ہوتے ہمیشہ زندہ رہتے ہین

س نمبر ۲۸۸: - نماز کا پڑھنا امام کے پیچھے فرض ہے اور قرأت کا سننا بھی فرض ہے جب کہ امام الحمد شریف پڑھ چکا ہو۔ اور قرأت پڑھ رہا ہو تو جو مقتدی کہ اس حالت مین پیچھے آکر امام کے کھڑا ہوا ہو تو وہ قرأت سنے یا کہ الحمد شریف پڑھے اگر الحمد پڑھے تو قرأت و سننے کا تارک اگر قرأت سنے تو بغیر الحمد رکعت نہ ہوئی جواب با حدیث لکھیں اور اخبار مین درج کرین +

س نمبر ۲۸۹: - جمعہ کی دوسری بانگ سنا ہے کہ حضرت صلعم کے زمانہ مین نہ تھی پیچھے حضرت عمر نے جاری کی ہے یہ عمل رسول صلعم کے برخلاف ہے یا کہ نہیں اگر برخلاف نہیں تو اوسکی وجہ درج فرما دین اگر یہ برخلاف نہیں تو تراویح بیس بھی حضرت عمر نے شروع کی تھین ان سے کیون انکار ہے + خریدار ۹۰۵۱

ج نمبر ۲۸۷: - زندون سے مراد اگر یہ ہو کہ اونکی روحین جسم سے نکلتی نہین تو غلط ہے۔ اگر ویسا ہے تو ان کو دفن کفن کیون کرتے ہین۔ جنازہ کیون پڑھتے ہین ان کے جنازہ مین جو مردون کے لئے دعا ہے وہ کیون پڑھتے ہین اور اگر اونکی مراد یہ ہے کہ اولیاء اللہ کو خدا کے ہان عزت کے ساتھ رزق ملتا ہو خوش و خرم ہین تو خیر یہ صحیح ہے۔ مگر اسکا مطلب یہ نہیں کہ ان سے کسی قسم کی مدد مانگی جاوے کیونکہ جب ہمارے سامنے حقیقی زندگی کی حالت مین موجود تھے اس حال مین بھی ان کو ہمارے نفع یا نقصان کا اختیار نہیں دیا گیا۔ تو بعد انتقال کرنے کے کیا ہوگا۔ جبکہ وہ ہماری فریاد بھی نہیں سن سکتے قرآن مجید مین ہے۔ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِن قِطْمِيرٍ إِن تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ یعنی جن لوگون کو پکارتے ہین ان کو ذرا تنکا بھی اختیار نہین اگر تم اونکو پکارو۔ تو وہ تمہاری سنتے نہین اگر سن بھی لین۔ تو قبول نہین کر سکتے +

ج نمبر ۲۸۸: - جتنے وقت تک الحمد پڑھنے کا حکم ہے اتنے وقت تک سننے کا حکم نہیں جیسے نماز مین ملنے کے لئے اللہ اکبر کہکر شریک ہوتے وقت امام کی قرأت کا سننا اور خاموش رہنا فرض نہیں۔ یعنی جسطرح امام کے ساتھ ملنے کیلئے اللہ اکبر کہنے کی اجازت حنفی بھی دیتے ہین اور اسنا بولنا خاموشی کے برخلاف نہیں جانتے اسیطرح سے فقیہہ اور اہلحدیث سورہ فاتحہ پڑھنے کو خاموشی کے خلاف نہیں کہتے۔ پس فاتحہ کے پڑھنے سے سننے کی فرضیت کا ترک نہیں آتا

ج نمبر ۲۸۹: - جمعہ کی دوسری اذان حضرت عثمان کے وقت ہوئی ہے جو اجماع صحابہ سے بروایت صحیحہ ثابت ہے تراویح بیس رکعت کا انکار بھی اہلحدیث کو نہیں بلکہ وہ کہتے ہین کہ آٹھ رکعتین چونکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل ہے۔ اسلئے وہ تو سنت ہے اور بیس رکعت کا اصل تو حضرت عمر سے بروایت صحیحہ ثبوت نہیں۔ اگر ہو تو چونکہ صحابی کا فعل ہے اسلئے نوافل مستحبہ کے حکم مین ہے۔ یہی تقریر علامہ ابن الہمام حنفی شارح ہدایہ نے کی ہے اور یہی تقریر احسن ہے۔ کیونکہ جسطرح صحابی کا رتبہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر نہیں اسیطرح صحابی کے فعل کا مرتبہ بھی آنحضرت کے فعل کے برابر نہیں ہم آپ کے وصول ہوکر داخل خریدار فہرست کئے گئے آپ کی یہ تجویز کہ ایک ضمیمہ مین ایک اخبار صرف فتوون کا ہو اور لوگون کو منظور نہ ہوگی۔ نیز مضامین کی کثرت بھی اس تجویز کی اجازت نہین دیتی +

س نمبر ۳۹۰: - ایک ہندو زمیندار مسلمان رعایا سے کسی کام مین مدد چاہتا ہے ایک فریق کہتے ہین کہ ہندو زمیندار کو مدد دینا جائز نہیں ہے دوسرا فریق کہتا ہے کہ جائز ہے۔ زمیندار ان کو کہتا ہے کہ اگر مدد نہ دو گے۔ تو ظالمانہ کام کرونگا رعایا مسلمان کہتی ہین کہ مزدوری لینگے زمیندار انکو مزدوری سے انکار کرتا ہے مگر کھانا دینے کو کہتا ہے۔ تو اب زمیندار کا کھانا لینا جائز ہے یا ناجائز؟

ج نمبر ۳۹۰: - ایسے مسائل کا جواب عرف عام سے ہوتا ہے یعنی اگر زمینداروں اور مزارعون مین یہ دستور عرف عام ہوتا ہے۔ کہ وقت بے وقت زمیندار مزارع سے کوئی کام کرا لیتا ہے۔ تو کر دینا چاہئے۔ کیونکہ المعروف کالمشروط

س نمبر ۳۹۱: - بازار و دربار کا کھانا وغیرہ یا ٹکٹ کا ٹھیکہ لینا جائز ہے یا نہیں؟

ج نمبر ۳۹۱: - کام اگر جائز ہے تو ٹھیکہ بھی جائز ہے +

س نمبر ۳۹۲: - رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین کہار جو کھٹولہ وغیرہ لے چلتے ہین تھے یا نہیں اگر تھے تو صحابہ اوس پر سوار ہو کر کہین گئے ہین۔ اور عورتین کھٹولی پر جا سکتی ہین یا نہیں قرآن و حدیث سے جواب +

ج نمبر ۳۹۲: - کھٹولی وغیرہ قسم کی سواریان ثابت نہین البتہ اسقسم کی

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

بابو درباری حسین صاحب اوورسیر خریدار نمبر ۱۰۲۱۔ اپنے مقدمہ کی لئے ناظرین سے دعا کے خواستگار ہیں۔

مستری رحمت اللہ ساکن امرتسر کا والد بدحواسی میں کہیں گم ہو گیا ہے ناظرین سے اس کے دعا کی درخواست ہے۔

لاہور کی میونسپلٹی تجویز کر رہی ہے کہ ان لوگوں سے جو بذریعہ ریل لاہور میں آئیں بحساب ایک آنہ فی کس درجہ اول۔ آدھ آنہ فی کس درجہ دوم۔ اور ایک پیسہ فی کس درجہ درمیانہ و درجہ سوم ٹیکس وصول کرے۔

(جو انستانی از ہر یک حبہ سیم کہ گرد آید تو امیر روز گنجے)

سنا ہے کہ صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب نے تمام سکولوں میں اس مضمون کا ایک سرکلر نافذ کیا ہے کہ آئندہ کسی مدرسہ میں کسی اخبار کا پرچہ نہ خریدا جائے جب تک کہ پہلے محکمہ سے اس کی بابت اجازت نہ لی جائے (ریلو فیصلہ ہوا)۔ اور جزیرہ **بمبئی** میں گرانی غلہ کی وجہ سے لوگ پریشان ہو رہے ہیں۔ اور قحط سالی کی علامات نمودار ہے۔

اخبار انڈیا کے مقدمہ میں ۹ جولائی کو ملزموں کی صفائی کی شہادت ختم ہو گئی آئندہ تاریخ پیشی ابھی مقرر نہیں ہوئی۔

افواہ ہے کہ اخبار جھنگ سیال پر بھی جو جھنگ سے شائع ہوتا ہے سرکاری مقدمہ چلایا گیا ہے۔

پلیگ ڈیوٹی کے متعلق چار زائد سرکاری ڈاکٹروں کی خدمات گورنمنٹ پنجاب کے سپرد کی گئی ہیں۔

بابعالی کا مصمم ارادہ ہے کہ طرابلس الغرب کی حفاظت کا کامل سامان مہیا کیا جائے اور جس طرح ہو سکے اس کی مضبوطی اور استحکام کی کوشش کی جائے۔

نواب صاحب رامپور نے اپنی ریاست میں مفت تعلیم دینے کا اعلان کر دیا ہے اور ساتھ ہی اس کے گاؤکشی کی ممانعت کر دی ہے۔ (کیوں نہ ہو امیر صاحب کابل کی نظیر کا اثر ہے۔)

پچھلے روز بمبئی کی لیجسلیٹو کونسل میں علاوہ دیگر باتوں کے مسٹر حبیب اللہ نے گورنمنٹ کو اس امر کی طرف متوجہ کیا کہ گجراتی زبان میں جو کتابیں مدرسوں میں پڑھائی جاتی ہیں ان میں سے ایک چھٹی کتاب کے ۴۵ سبق میں ایسی باتیں مندرج ہیں جن سے مسلمانوں کے مذہبی خیالات کو سخت صدمہ پہنچتا ہے۔ گورنمنٹ نے اس بارہ میں تحقیقات کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

جمالپور میں جن مولویوں پر نفاق پھیلانے کا الزام عائد تھا وہ بوجہ عدم شہادت رہا ہو گئے۔

کلکتہ میں ایک شخص تار توڑنے کے جرم میں چھ ماہ کی قید کا سزایاب ہوا۔

ہمعصر ٹریبیون راوی ہے کہ باریسال میں گورکھا سپاہی قومی والنٹیروں کو ایذا پہنچانے کی وجہ سے بلا کسی تمیز کے لڑکوں پر حملہ کر رہے ہیں۔

جاپانی دلہن کے بارہ احکام۔ جاپانی عورتوں کے بارہ احکام ہیں جو دلہن کو بیاہے جاتے وقت سنائے جاتے ہیں اور اس پر عمل کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے یہ بارہ صلاحیں ہیں جو ماں اپنی بیٹی کو رخصتی کی تقریب پر سنا دیتی ہے۔

(۱) بیاہے جانے کے بعد سے تم ہماری بیٹی نہیں رہیں۔ اس لئے تمہیں چاہئے کہ ساس اور سسر کی اطاعت کرو۔ ٹھیک ویسی ہی جیسے اب تک تم نے ماں باپ کی فرمانبرداری کی۔

(۲) جب تم بیاہی جا چکیں تو شوہر تمہارا آقا و مختار ہے۔ خاکسار اور مہذب بنو۔ خاوند کی اطاعت بیوی کے لئے ایک اعلیٰ صفت اور بڑی نعمت ہے۔

(۳) محبت سے ساس کے دل میں گھر کرو۔

(۴) حسد اور رشک نہ کرو۔ شوہر کو جو تمہاری محبت ہے اس کیلئے حسد سم قاتل ہے۔

(۵) اگرچہ قصوروار تمہارا شوہر ہی ہو۔ پھر بھی تم غصہ نہ کرو۔ اس کو برداشت کر لو۔ اور جب شوہر رضامند ہو تو نہایت نرمی سے تم اس کی غلطی جتا دو۔

(۶) فضول بات مت بولو۔ پڑوسن کی بدگوئی مت کرو۔ جھوٹ نہ بولو۔

(۷) سویرے اٹھو۔ دیر کرکے سوؤ۔ دوپہر کو مت سوؤ۔ پچاس سال کی عمر تک تھوڑی تھوڑی شراب پیو۔ جلسوں میں شرکت نہ دو۔ میلے ٹھیلے میں پا نہ پڑو۔

(۸) منجموں سے ہونیوالی بات نہ پوچھو۔

(۹) گھر کرنا سیکھو۔ خانہ داری میں کفایت شعاری برتو۔

(۱۰) جوان بیاہے جانے پر بھی کمسنوں کی مجلس میں آمد و رفت نہ بڑھاؤ۔

(۱۱) زرق برق پوشاک مت پہنو۔ ہمیشہ صاف ستھرے کپڑے زیب تن کرو تاکہ متانت ظاہر ہو۔

(۱۲) باپ کی دولت اور عزت و منزلت پر گھمنڈ نہ کرو۔ اگر باپ امیر تو اس کی دولت کا چرچا شوہر کی برادری والوں کے آگے نہ کرو۔*

* (یہ نصیحت سب نصیحتوں سے بڑھکر ہے) (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

نسخہ جات مفت خود بنالو

بال اڑانے کا پوڈر و عرق و تیل و صابون ۔ کافور کا گلاس ۔ گولی و گلاس پارہ ۔ گلاس گندہک ۔ مالا کافور
اسٹین منجن ۔ طلاء ۔ ادویہ سرعت و مقوی باہ وغیرہ وغیرہ کے
عجب اور آزمودہ نسخہ جات رسالہ چند مجربات شرما مین دئے گئے ہین ۔ جو خریداران امرت کی دہار کو مفت نذر کیا جاتا ہے ۔

امرت کی دہارا

امرت کی دہار نے جسقدر نام پایا ہے اُس کے مکمل بیان کے واسطے تو ایک دفتر چاہئے مختصر رسالہ آبحیات مین لکہا ہے ایک پیسہ کا کارڈ لکہکر مفت طلب کرین ۔ امرت کی دہار تقریباً کل امراض مثل سر درد ۔ پیٹ درد ۔ تمام درد ہائے بیرونی و اندرونی ۔ بخار ۔ کہانسی ۔ نزلہ ۔ ہیضہ ۔ طاعون ۔ بدہضمی ۔ مرگی ۔ ڈاڑہ کا درد ۔ دانتون کی امراض ۔ درد آنکھ ۔ پہوڑا ۔ امراض معدہ ۔ امراض جگر ۔ امراض بچگان و عورات ۔ بچہو ۔ سانپ وغیرہ کا کاٹنا ۔ خارش وغیرہ وغیرہ کا جو عام طور پر گہرون مین بوڑہون ۔ بچون ۔ جوانون اور عورتون کو ہوتی رہتی ہین حکمی علاج ہے ادویات کے سینکڑون بوجہ دار بکس اس چہوٹی سی شیشی کے سامنے ہیچ ہین امرت کی دہار جس گہر مین موجود ہے وہان ایک حکیم حاذق ہے امرت کی دہار جسکی جیب مین ہے امراض کے خطرے سے محفوظ ہے امرت کی دہار جس حکیم کے پاس رہتی ہے اوسکو اور ادویات کی کم ضرورت ہے ۔ ۵۰۰ سو سے زیادہ شیشی ماہوار اسکی فروخت ہوتی ہے بعض بعض اصحاب سینکڑون شیشیان سالانہ منگواتے ہین بڑی بڑی ادویات کے بوجہ دار بکس اس ایک شیشی کے سامنے ہیچ ہین سفر مین جانیوالے اب اسکو ہمراہ رکہتے ہین ۔ امرت کی دہار کو ہر گہر مین پہنچانے کی خواہش کو پورا کرنے کے واسطے ہمنے اسکے خریدار کیلئے یہ تحفہ تجویز کیا ہے اسمین تمام اصل نسخے ہین سینکڑون روپیہ کو خرچ سمجہا جائیگا
قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (عِه) نمونہ آٹھ آنہ مگر نمونہ کے ساتھ مجربات شرما مفت نہ ملیگی

ابھی تک لوگ کہتے ہین

کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ کسی ایک دوائی سے کل امراض کا علاج ہوسکے وہ انکی اسوقت دنیا کی بڑی بڑی محقق یہی راے رکہتے ہین کہ
مرض دراصل ایک ہے اور اُس کا علاج بھی ایک ہی ہوسکتا ہے
امرت کی دہار درحقیقت کل امراض کا حکمی علاج ہے ہزارون ادویات کی بوجہ دار بکس اس ایک شیشی کے سامنے ہیچ ہین کوئی مرض نہین جسکا یہ علاج نہین ۔ ہر شخص بلا مدد معالج گہر مین بآسانی صرف ایک شیشی سے کنبہ کا علاج کر سکتا ہے اپنے دل مین یکطرفہ ڈگری نہ کر لیجئے کہ یہ ممکن نہین ہے دوسری طرف سننا بہی آپکا فرض ہے پس ایک پیسہ کا کارڈ لکہکر رسالہ آبحیات مفت منگوا کر ملاحظہ فرماوین جو اسی غرض کیواسطے ہزارون کی تعداد مین چہپوایا ہے ۔
نوٹ ۔ خط و کتابت کے واسطے اتنا پتہ کافی ہے "امرت کی دہار ۔ لاہور"

ٹھاکر دت شرما [illegible]

موجد ہالیہ و مالک و اڈیٹر اخبار دیش اوپکارک و مصنف رسالجات طبی لاہور

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered L. No. 352

اخبار

اہلحدیث

امرتسر - پنجاب

نمبر ۳۹

اغراض و مقاصد
(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی حفاظت کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط
(۱) قیمت پیشگی لی جاتی ہے۔
(۲) ...
(۳) نامہ نگاروں کی عزت اور ...

شرح قیمت اخبار
گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ... للعہ
والیان ریاست سے ... ع
رئیسوں و جاگیرداروں سے ... ع
عام خریداروں سے ... ششماہی
ممالک غیر سے ... سالانہ

اجرت اشتہارات
اجرت اشتہارات ...

امرتسر یوم جمعہ مورخہ ۲ - اگست ۱۹۰۷ء مطابق ۲۱ - جمادی الثانی ۱۳۲۵ ہجری

مسیحیت کی خصوصیت

اس عنوان سے ایڈیٹر صاحب زرافشان نے ایک مضمون لکھا ہے - جو ناظرین اہلحدیث کی دلچسپی کے لئے سارا نقل کیا جاتا ہے جو درحقیقت عیسائی مذہب کے دعووں کا فوٹو ہے اسلئے ناظرین اسے بغور پڑھین - بعد اسکے جواب بھی غور سے - دیکھین مضمون مذکورہ یہ ہے۔

مسیحیت کی وہ خصوصیت جو اس کو دیگر مذاہب سے مختص کرتی ہے - سو یہ ہے کہ یہی ایک مذہب ہے جسمین طاقت ہو کہ انسان کو از سر نو زندہ کرے - گناہ کی مزدوری موت ہے گناہ کے ارتکاب سے انسان نے خدا کیطرف سے اپنا منہ پھیر لیا ہے اور خدا نے اپنی حضوری اس مین سے ہٹالی ہے - اگر انسان جیتا ہے تو نفسانی اور دنیاوی آلائش مین مبتلا ہو کر جیتا ہے - اس کا کہانا پینا سب نفس کے متعلق ہوتا ہے - کیونکہ دنیا کی طرف اُس کا رخ ہے اور دنیا ہی اُس کا کہانا پینا ہے - اس صورت مین تو یہ جو مسلمانون اور ہندوؤن کا زبانزد ہے - کچھ معنی نہین رکھتی - اپنی اصلاح کرنی تو یہ نہین ہے - اصلاح ارادون سے ہوتی ہے - لیکن جہان ہماری روحانی زندگی مین موت واقع ہوئی ہے وہان ہمارا ارادہ کس کام کا ہے - ہمکو نئی پیدائش کی ضرورت ہے - اور ہماری توبہ کے یہ معنے ہین کہ ہم دنیا کیطرف سے رخ پہیر اور ہمارا رخ خدا کیطرف ہوجاوے اور ہمارا کہانا پینا آئندہ وہی ہو - مسیح کا یہ دعوی کرنا کہ مین ہی ایک نجات دہندہ ہون اور کہ زمین و آسمان پر اللہ کوئی نام نہین دیا گیا کہ جسکی طفیل نجات حاصل ہو - یہ دعوی اس بات پر مبنی ہے کہ خداوند وہ طاقت عطا فرماتا ہے - جس سے انسان خدا پسند نیکی کرسکے اور یہی مسیحی مذہب کی فضیلت ہو اخلاقی تعلیم تو دیگر مذاہب مین بھی پائی جاتی ہے اور اسکی نسبت مسیحیت انکار نہین کرتی - کیونکہ اُس کا قول ہے کہ دیگر لوگ الہام نہ رکھکر بھی خدا کی شریعت کی شہادت اپنے دلون مین رکھتے ہین - اس لئے اگر دیگر مذاہب مین اخلاقی تعلیم کے متعلق بہت کچھ مسیحیت کے ساتھ مشابہ ہے - تو وہ اعتراف کرنے سے ہمکو کسی طرح کا اندیشہ نہین ہے بلکہ اس اقرار سے ہم دیگر مذاہب کے نزدیک آجاتے ہین اور وہ ہمارے نزدیک - لیکن مسیح کا یہ دعوی کہ مذہب مین بجز اس کے ہادی اور رہنما ہون - اس بات پر منحصر نہین ہے کہ وہ ہمکو نیک تعلیم دیتا ہو یا کہ

[illegible]

اسکی اخلاقی تعلیم دوسرے گروہون اور بزرگون سے بڑھکر ہے گو اس میں بھی شک نہیں ہے کہ اسکی تعلیم واقعی دوسرون پر ترجیح رکھتی ہے لیکن اس نے ایک کام کیا ہے جو کہ دوسرے رشیون یا پیغمبرون نے نہیں کیا اور وہ یہ ہے کہ جو اس نے کہا اسپر وہ خود کاربند ہوا۔ اور علاوہ اس کے وہ یہ بھی کرنے کو آمادہ ہے کہ اپنے شاگردون کو بھی طاقت عطا فرما دے۔ کہ وہ بھی اسکی سی زندگی بسر کرین یہ امر مسلمہ ہے کہ عوام بھلائی کو جانتے تو اچھی طرح سے ہین۔ لیکن اسپر عمل نہین کرتے سوکریٹ فلاسفر کا یہ قول بالکل صحیح ہے کیونکہ یہ عام تجربہ ہے کہ نیکی کیا ہے؟ اس کو مین خوب جانتا تو ہون اور اسکو پسند بھی کرتا ہون لیکن کچھ کرتا ہون تو بدی ہی کرتا ہون۔ یہی وجہ ہے کہ دیگر مذاہب کے پیروان مذاہب کے فضائل تو بیان کرتے ہین۔ لیکن ان پر کاربند نہین ہو سکتے۔ ان مذاہب کی تعلیم کا نتیجہ ہے۔ ہان ظاہری ذرا ظہر پر تو کاربند ہوا جاتا ہے کیونکہ وہ ہلکے پھلکے ہوا کرتے ہین لیکن خدا کو دل و جان سے پیار کرنا اور ہمسایہ کو اپنے جیسا جاننا اسپر کوئی کاربند نہیں ہوتے سمجھتے کیا کرنا چاہئے اسکے متعلق تو شرع ہو چکی ہے کہ روزہ رکھنا۔ زکوٰۃ دینا۔ پنج وقتہ نماز پڑھنا بیڑا پار کرتی ہے۔ لیکن بھلا کیا ہونا چاہئے اس پر کاربند نہیں ہوا جاتا ہے لیکن مسیحیت کی یہی خصوصیت ہے کہ یسوع خداوند نہ صرف اخلاقی تعلیم دیتا ہے کہ انسان کو کس قسم کی زندگی بسر کرنا چاہئے۔ بلکہ انسانی جامہ پہنکر وہ خود اخلاقی زندگی کا نمونہ بنکر دکھلاتا ہے اور وہ اپنے پیروون کو بھی طاقت عنایت کرتا ہے کہ وہ بھی وہی زندگی بسر کرین۔ ہان ابتدا مین اسکا پیرو ٹھوکرین کھاتا ہے۔ اور اسکی زندگی ناممکمل ہوتی ہے لیکن رفتہ رفتہ وہ بہتر بنتا جاتا ہے۔ یہ ایک صحیح شہادت ہے اور جو تجربہ پر مبنی ہے کہ غیر اقوام مین انسان تہذیب اور اخلاق دونون مین گرتا ہی گیا ہے۔ اور مسیحی ملکون مین انسان ترقی ہی کرتا گیا ہے نہ صرف انکی زندگی کا پیمانہ اعلی ہوتا گیا ہے۔ بلکہ سوسائٹی کے طریقے اور خیالات بھی اعلی اور پاکیزہ ہوتے گئے ہین۔ یہی ایک مذہب ہے۔ جسکو قدرت کا مذہب کہنا چاہئے۔ کیونکہ اسمین یہ **طاقت** ہے کہ گری ہوئی انسان کو چلا سکے اور اٹھا سکے اسکے لئے بھی **شہادت** موجود ہے ہزار ہا ایسے

ہو گئے ہین جو شیطان کے فرزندیت سے نکلکر خدا کی فرزندیت مین ہو گئے۔ ہم یہ مان سکتے ہین کہ بہت ایسے بھی عیسائی ہین۔ جو مسیحی مذہب کے اصول پر نہین چلتے۔ لیکن پھر بھی ان کی عام زندگی تہذیب اور اخلاق کے لحاظ سے دوسرون سے اچھی ہوتی ہے۔

(اخبار نور افشان - ۱۱ - جولائی ۱۹۰۷ء)

جواب :- اس مضمون مین جہان تک نیز دیکھے ہین وہ قابل غور ہین۔ اس سارے مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ مسیح اور مسیحی مذہب اپنے پیرو کو ایک روحانی طاقت بخشتا ہے جو دوسرے مذہب مین نہین۔ ہم بہت خوش ہوتے اگر یہ دعوے واقعی اپنے اندر ثبوت بھی رکھتا۔ بجائیکہ ہم انجیلون مین دیکھتے ہین کہ مسیح کے پہلے پیروؤن مین ایسے بھی تھے۔ جنہون نے خود حضرت ممدوح کو چند پیسون کے لالچ مین پکڑوا دیا اور صبح ہونے سے پہلے پہلے تین دفعہ ان پر لعنت کی۔ ادہر ہم دیکھتے ہین کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اول پیروؤن کا نمونہ ہمکو ایک ایسا راستی اور جان نثاری کا ملتا ہے کہ کسی نبی کے پیروؤن مین نہین ملتا۔ حضور پر تمام عمر مین بڑی مصیبت کا حضور کے خادموں کی آزمائش کا وقت ہجرت کی رات کا تہا۔ یعنے جس وقت حضور نے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو کوچ فرمایا تہا۔ اسوقت حضور کے ایک خادم نے یہ جان نثاری کی کہ حضور کے باہر جانے کے وقت آپ کے بستر پر خود لیٹ گیا کہ مخالفین محاصرین اگر اندر آئین تو بیشک میرا کام تمام کر دین۔ مگر حضور کی ذات پر آنچ نہ آئے دوسرے خادم نے یہ جرات دکہائی کہ حضور کو لیکر نکل گیا اور باہر غار ثور مین کئی دنون تک چھپے رہے۔ مگر جان نثار کے استقلال کی یہ حد کہ مجال نہین کوئی خبر تک ہو حالانکہ کہانا اسی کے گہر سے آتا رہا۔ پہر اسی غار سے نکلکر دو سو میل سے زیادہ کا سفر مدینہ تک طے کیا مگر مجال نہین کوئی خیانت یا نیت بد پیدا ہو۔ حالانکہ اسی جان نثار کے چہوٹے چہوٹے بچے مکہ معظمہ مین موجود تھے۔ جنکی نسبت بہت کچھ تفکرات ہو سکتے تھے۔ مگر اس جان نثار خادم نے ذرہ بہر پرواہ نہ کی اور یہ کہتا ہوا آگے۔

دل لیا ہے تو جان بھی لیلو + ہمسے بیدل رہا نہین جاتا

تمام اپنے گہر بار بال بچون کو لات مار کر اپنے ہادی برحق کا ساتھ دیا کیا اڈیٹر صاحب اس کی کوئی مثال عیسائی تاریخ مین بتا سکتے ہین +

اس تقریر مین تو پیروان مقابلہ ہے تاکہ ہم آپکے مذہب کا مذہب سے مقابلہ کرین

الہامی کتاب۔ قرآن شریف اور دوسرے الہامی ہونے کے مدعی ... مسلمان اور آریہ ... کی بحث قرآن شریف کی فضیلت ... قیمت ۱۰/

ahmadimuslim.de

مگر نہ آپکی طرح کہ صرف زبانی دعویٰ بلکہ بحوالہ آیات - غور سے سنیئے !

قرآن مجید کا تو اصل مطلب اور اصلی مقصد ہی یہ ہے کہ بندون کو خدا سے ملایا جائے - دیکھئے کیا ہی لطیف پیرائے مین ارشاد ہو +

قل ان صلواتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین
لاشریک لہ وبذالک امرت وانا اول المسلمین (پارہ ۸ ع۶)

آے نبی تو کہہ دے کہ میری نماز اور قربانی بلکہ جینا اور مرنا سب کچھ اللہ رب العلمین کے لئے ہے جسکا کوئی شریک نہین اور مجھے یہی حکم ہے اور مین اُس کے فرمانبردارون سے پہلا ہون +

ایک موقعہ پر ارشاد ہے -

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا (پارہ ۲۹ ع۱۳)

یعنے تم اللہ کا نام یاد کیا کرو - اور سب سے کٹ کر اُسی کے ہو رہو وہ مشرق اور مغرب کا پروردگار ہے اوسکے سوا اور کوئی معبود نہین - پس تم اُسی کو اپنا کارساز بناؤ ۔

ایک مقام پر ہادی اسلام کی طاقت کا اظہار ہے کہ

یَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ (پ ۲۸ ع۱۱)

یعنے نبی ان لوگون کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اور اپنی صحبت کے نیک اثر سے پاک کرتا ہے اس دعوی کو نہ صرف زبان تک رکھا بلکہ کر کے بھی دکھا دیا جسکے لئے عرب کی پہلی اور پچھلی زندگی کا مقابلہ زندہ ثبوت ہے جسکی نسبت یہ کہنا غیر موزون نہین کہ ؎

وحوش اور بہائم کو انسان بنایا ٭ گڈریون کو عالم کا سلطان بنایا

مسیح کی شان مین تو ہم کچھ کہہ نہین سکتے - وہ بیشک برگزیدہ نبی تھے لیکن اتنا کہتے ہین کہ اونکی نسبت جو اعتقاد عیسائیون نے لگا رکھے ہین - یہ نہ انہوں نے سکھائے تھے نہ آنکھون نے دیکھے +

خدا کی محبت کی نسبت قرآن مجید مین جو ذکر ہے اس سے بڑھکر تو کیا اوسکو برابر بھی کسی کتاب مین نہین - غور سے سنئیے !

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْدَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ (پ ۲ ع۴)

یعنے بعضے لوگ ایسے ہین جو اللہ کے سوائے اور لوگون کو شریک بناتے ہین - یعنی خدا کے ساتھ شرک کرتے ہین - اس شرک کا بیان یون فرمایا کہ انسے ایسی محبت رکھتے ہین جیسی اللہ سے چاہئے یعنے اللہ کے برابر کسی کی محبت کرنا قرآن کے محاورہ مین شرک ہے - پھر اسی کے ساتھ ہی اصل توحید کیطرف اشارہ کرنیکو فرمایا :-

وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ

یعنے جو لوگ ایماندار ہین وہ اللہ ہی کی محبت مین سب سے زیادہ مضبوط ہیں اس آیت قرآنی مین خاص لطیف نکتہ یہ ہو کہ اس مین خدا کی محبت کرنے کو کسی امر کے صیغہ سے بیان نہین کیا کہ تم سارے زور سے اللہ کی محبت کرو - جیسا کہ انجیل مین ہے نہین بلکہ اس مین جملہ اسمیہ کے طور پر بیان ہے - جس مین صیغہ امر سے بہت زیادہ مبالغہ ہے - کیونکہ امر کی خلاف ورزی ہو جاتی ہے لیکن ہر ایک امر کی خلاف ورزی موجب کفر نہین ہے اسلئے امر کے صیغہ مین یہ زور نہین جو جملہ اسمیہ مین ہے - کیونکہ اس کا مفاد تو یہ ہو کہ ایماندار وہی ہے جسکو اللہ کی محبت سب سے زیادہ ہو - اگر ایسا نہین تو اس مین ایمان ہی نہین - اسکی مثال یہ ہے کہ سکول کا ماسٹر اپنے شاگردون کو تاکید سے کہے کہ خوب دل لگا کر سبق یاد کرو ایک مضمون تو یہ ہے - مگر ایک یہ بھی ہے کہ بورڈ پر لکھوا دے کہ طالب علم وہی ہے جو سبق یاد کرے پہلے حکم مین یہ زور نہین جو دوسرے مین ہے غالباً لٹریچر سے واقف آدمی کو اس مین شک نہین ہو سکتا کہ پہلا حکم ایک معمولی ہے دوسرا حکم بہت زوردار ہے - پس ثابت ہوا کہ جن عیسائیون دشمل مصنف عدم ضرورت قرآن نے یہ دعوی کیا ہے کہ قرآن مجید مین خدا سے محبت رکھنے کا حکم نہین وہ قرآن کو نہین سمجھے ؎

آیا آگاہ نہ عالم و درویشاں را ٭ تو چہ دانی کہ چہ سودا ست ایشان را

آن پیغمبر قرآن اپنے پیرو کا ایسا عامل ہے کہ قرآن مجید بلا کھٹکا کہتا ہے :-

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (یعنی تمہارے لئے اللہ کا رسول عمدہ نمونہ ہے - اسی نمونہ کے مطابق تم کام کرو)

یہ بھی خوب کہی کہ غیر اقوام مین انسان تہذیب اور اخلاق دونون مین گرتا ہی گیا اور مسیحی ملکون مین انسان ترقی ہی کرتا گیا - اس فقرے نے تو اڈیٹر صاحب کی نسبت ہمارے نیک گمان کو صدمہ پہنچایا معلوم ہوتا ہے یا تو وہ تہذیب اور اخلاق کے معنے نہین جانتے - یا دانستہ غلط بحث کرتے ہین - مہربان من ! آپکی سابقہ تقریر سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ انسان کے لئے اعلے معراج یہ سمجھتے ہین کہ وہ خدا کا ہو کر رہے - پس اس تعریف کے مطابق آپ انصاف سے بتلا سکتے ہین کہ آج عیسائی ممالک مین یہ وصف ہے ؟ عام طور پر خدا ہی کو جواب ہے

آٹا پیسنے کی مشین آہنی اور کماد پیلنے کے بیلنے آہنی - مستریان مولابخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور سے مل سکتے ہین +

شراب نوشی - زناکاری کی حد نہیں - دغابازی کوئی عیب نہیں - حق تلفی کوئی برا کام نہیں - مین چاہتا تہا کہ آپ کو یہان بیٹھے ہی یورپ کی ذرا سیاحت کروا دون مگر مین جانتا ہون - کہ آپ خود بھی اس سے منکر نہ ہونگے - اسلئے سردست آپ کو تکلیف نہین دیتا - پہر یہ بھی دیکھنا ہے کہ مسیحی ممالک نے جو ترقی کی ہے یہ عیسائی مذہب کو ساتہہ لیکر کی ہے یا اُسے چھوڑ کر جناب من ! ہم تے تو یہ دیکھنا ہے کہ مذہب کیا کہتا ہے یہ نہین دیکھنا کہ مذہب والے کیا کرتے ہین آپ اسمین تاریخ کو جھٹلا نہین سکتے - تاریخ شہادت دیتی ہے کہ مسلمانون نے جو ترقی کی تھی - وہ اسلام کو راہنما بنا کر اپنے ساتہہ لیکر کی تھی - یہی وجہ ہے کہ مسلمانون کی ترقی کے ساتہہ ساتہہ اسلام کی ترقی بھی نظر آتی ہے - یہی باعث ہے کہ مسلمانون کا پہلا طبقہ جیسا کہ اسلامی پابندی پر مضبوط تہا - ترقی مین بھی اعلے معراج پر پہونچا تہا - لیکن جونہی انہون نے اسلام کو چھوڑا - یا جسقدر اوسکی تعلیم کو چھوڑا اُسیقدر تنزل ان کا ہوا - برخلاف اسکے عیسائیون کا پہلا طبقہ مسلمانون کے پچھلے طبقہ سے مشابہ ہے - یعنے تیسری چوتھی صدی عیسوی تک عیسائیون کی حالت ناگفتہ بہ تھی - بڑی ذلت کی زندگی گذارتے تھے - کئی دفعہ بادشاہون کے حکم سے ان کا قتل عام ہوا - جو عیسائی ہوتا اوسکی خیر نہ ہوتی - بیچارے سر چھپاتے پھرتے جناب والا کیا یہ واقعات ہمکو سبق نہین دیتے - کہ عیسائی مذہب اپنے اندر ترقی قومی نہین رکھتا جو اسلام رکھتا ہے ورنہ آپکو یہ ماننا ہوگا کہ عیسائیون کے پہلے طبقون کی نسبت آجکل کے ممالک متمدنہ کے عیسائی مذہب کے زیادہ پابند ہین اگر نہ ہے تو تاریخ عالم کو نئے سرے سے لکھنا ہوگا - کیا خوب ؎

نہ پیروی قیس نہ فرہاد کرینگے ✦ ہم طرز جنون اور ہی ایجاد کرینگے

مختصر یہ کہ مسیحی ممالک (یورپ) نے بیشک ترقی کی ہے مگر نہ یہ کہ عیسائی مذہب کی راہنمائی سے بلکہ مذہب کو چھوڑ کر اپنی راہنمائی سے - پس ایسی ترقی کو مذہب کے آثار سے بتانا صریح مغالطہ ہے - اگر ضرورت ہوئی - تو مسیحی ممالک کی مختصر سی کیفیت بھی دکھائی جائیگی ؎

شیشہ مے کیطرح اے ساقی ✦ جیب پر دوست کہ بھری بیٹھے ہین

اجتہاد اور تقلید

سابق مین ہم لکہہ آئے ہین کہ فقہ کے مسائل تین قسم پر ہین ایک تو وہ ہین - جو قرآن و حدیث سے باصول مقررہ استنباط کئے جاتے ہین - جن کی مثالین سابق مین ہم دے آئے ہین - آج ہم دوسری قسم کے مسائل پر آتے ہین جنکو مسائل قیاسیہ کہتے ہین - اس قسم کے مسائل کی تسلیم پر اجماع اور سب علما کا اتفاق نہین بلکہ بعض علما قیاسی مسائل سے منکر بھی ہین - اُن کی دلیل یہ ہے کہ خداتعالی نے ہمارے لئے قرآن مجید مین واضح احکام نازل فرمائے ہین چنانچہ ارشاد ہے - نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (ہم نے ایسی کتاب اُتاری ہے - جو سب چیزون کو واضح بیان کرتی ہے) اور حدیث شریف مین ہے الحلال بین والحرام بین یعنے حلال اور حرام دونون واضح ہین - اس سے ثابت ہوتا ہے کہ احکام شرعیہ وہی ہین - جو قرآن و حدیث کے الفاظ سے سمجھے جائین اور لبس علماء اصول نے اسکا جواب دیا ہے کہ احکام قیاسیہ بھی قرآن و حدیث ہی سے مستخرج ہوتے ہین چنانچہ نور الانوار مین ہے - ان القیاس کاشف معانی الکتاب یعنے قیاس موجد حکم نہین بلکہ مُظہر ہے جو بات عوام کی سمجہ سے مخفی ہوتی ہے اوسکو مجتہد قیاس سے ظاہر کر دیتا ہے - خیر اس بحث سے گذر کر ہم قیاس کی تعریف کرتے ہین - جو علماء اصول نے کی ہے نور الانوار مین ہے - تقدیر الفرع بالاصل فی الحکم والعلۃ - اصل سے مراد وہ حکم ہے - جو قرآن و حدیث مین ہو اور فرع سے مراد وہ حکم ہے - جو اوسپر قیاس کیا جائے - اسی اصل کو مقیس علیہ اور فرع کو مقیس بھی کہتے ہین - پس معنے اس تعریف کے یہ ہوئے کہ منصوص حکم یعنے جو مسئلہ قرآن و حدیث مین ہو - اوسکی علت معلوم کرکے اوسپر دوسرے مسئلہ کو قیاس کرنا یعنے اس دوسرے چیز پر بھی وہی حکم لگانا جو منصوص امر مین ہو - اسکو قیاس کہتے ہین - اسکی مثال عام فہم یہ ہے کہ شراب کی حرمت جو قرآن و حدیث مین ہے اسکی علت جو معلوم کرین تو پتہ لگتا ہے کہ اس حرمت کی علت نشہ ہے پس اس علت کو اور نشہ آور چیزون مین معلوم کرکے اُن پر بھی یہی حکم جاری کیا گیا یعنے بھنگ وغیرہ منشی اشیاء پر بھی حرمت کا حکم ثابت ہو گیا - یہ ایک فرضی مثال ہے ورنہ قیاس کے لئے شرط ہے کہ فرع یعنے مقیس مین کوئی نص موجود نہو - اور بھنگ وغیرہ نشہ آور چیزون مین نص موجود ہے کل مسکر حرام (ہر نشہ آور چیز حرام ہے) قیاس کے لئے کئی ایک شرائط بھی ہین - یہ نہین کہ ہر ایک موقع میں قیاس

تفسیر ثنائی اردو

جلد اول کامل قیمت ۱۲؍ - جلد دوم ۱۲؍ - جلد سوم ۱۲؍ - جلد چہارم پنجم و ششم

چارون جلدون کی یکمشت خریداری کی صورت مین محصول علاوہ

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن - مولوی چکڑالوی اہل القرآن کے رسالہ کا جواب ۔ ۳؍

ahmadimuslim.de

قیاس کرنا جائز ہو۔ اُن شرائط کا ذکر بھی ضروری ہے کتب اصول میں عموماً وہ شرائط مذکور ہیں۔ نورالانوار کے متن کی عبارت یہ ہے:۔ کہ

وشرطه ان لا يكون الاصل مخصوصاً بحكمه بنص آخر وان لا يكون معدولاً به عن القياس - وان يتعدى الحكم الشرعي الثابت بالنص بعينه الى فرع هو نظيره ولا نص فيه - الخ

قیاس کے لئے یہ شرط ہے کہ اصل حکم جسپر قیاس کرتا ہو اپنی جگہ کیساتھ مخصوص نہ ہوا اور یہ کہ اصل حکم بجائے خود خلاف قیاس نہ ہو اور یہ کہ جو حکم متعدی کیا جاتے وہ شرعی حکم ہو جو اپنے موقع پر نص صریح کے ساتھ ثابت ہو۔ اور اپنی فرع کیطرف جو اوسکی نظیر ہے۔ جاری کیا جاوے جس میں کوئی اور نص نہ وارد ہوئی ہو اور یہ بھی شرط ہے کہ اصل حکم متعدی کرنے کے بعد اپنی اصلی حالت پر بدستور رہے +

ان چاروں شرطوں میں سے پہلی کی مثال یہ دیا کرتے ہیں کہ حدیث میں آیا ہے۔ خزیمہ اکیلا جس امر کی شہادت دیدے وہ کافی ہے دوسرے گواہ کی اوسکے ساتھ ضرورت نہیں۔ یہ حکم چونکہ خزیمہ کے ساتھ مخصوص ہے اسلئے اوسپر قیاس کرکے ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ فلاں امام بھی چونکہ خزیمہ کیطرح راست گو متقی اور صادق القول ہے اسلئے اوسکی شہادت بھی دو کے قائم مقام ہوگی۔ نہیں دوسری شرط کی مثال یہ دیا کرتے ہیں کہ حدیث میں آیا ہے۔ نماز کے اندر قہقہہ مار کر ہنسنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اسپر قیاس کرکے یہ حکم نہیں نکال سکتے کہ جنازہ میں اگر ہنسے تو بھی وضو ٹوٹ جائیگا۔ کیونکہ یہ حکم (نماز کے اندر قہقہہ مارنے سے وضو ٹوٹنے کا) خود خلاف قیاس ہے اسلئے کہ وضو تو اپنی نقیض سے ٹوٹتا ہے اور قہقہہ مارنا وضو کی نقیض نہیں ہے لیکن چونکہ حدیث میں آیا ہے (حدیث صحیح نہیں ہے مگر فقہا اسکو تسلیم کرتے ہیں) اسلئے اسکو خاص اپنے ہی محل پر رکھینگے اور دوسری جگہ اسکو جاری نہ کرینگے +

تیسری صورت کی مثال یہ ہے کہ خمر کے نشہ کیوجہ سے کوئی شخص اسپر قیاس کرکے دیگر نشہ آور چیزوں کا نام بھی خمر رکھ لے تو یہ قیاس اصطلاحی نہ ہوگا۔ کیونکہ کسی چیز کو خمر کہنا کوئی شرعی حکم نہیں ہے۔ بلکہ یہ تو لغت سے تعلق رکھتا ہے +

نتیجہ۔ قیاس کی تعریف اور شرائط مذکورہ بالا سے یہ نتیجہ صاف اور صریح نکلتا ہے۔ کہ جو لوگ یا رسول اللہ۔ یا نبی اللہ وغیرہ الفاظ کا کہنا جائز کہتے ہیں وہ غلط ہے۔

تفصیل اسکی یہ ہو کہ آجکل بدعت پسند لوگ عموماً اپنے مصنوعی درودوں میں بصیغہ خطاب کہا کرتے ہیں صلی اللہ علیک یا رسول اللہ یا اپنے معمولی اوکاروں میں کہتے ہیں "یا رسول اللہ فریاد رس" یا کہتے ہیں "تمہاری ذات اقدس کے سہارے یا رسول اللہ" اور اس کے جواز پر دلیل لاتے ہیں۔ التحیات کے صیغہ خطاب کو کہتے ہیں۔ چونکہ التحیات میں آیا ہے۔ السلام علیک ایہا النبی۔ یہاں پر بصیغہ خطاب آنحضرت کو سلام کہا گیا ہے اسلئے ہم بھی یا رسول اللہ کہتے ہیں۔ اسکی تقریر کا مطلب یہ ہو کہ ہم اسپر اوسکو قیاس کرتے ہیں۔ تعجب ہے۔ یہ قیاس کرنے والے دراصل مولوی صاحبان ہوتے ہیں جنکا یہ قول ہو کہ قیاس کرنا مجتہد کا کام ہے جو فلاں فلاں علم رکھتا ہو۔ جسکو اتنی ہزار حدیثوں پر اطلاع ہو۔ جو ناسخ منسوخ صحیح ضعیف کو جانتا ہو۔ آجکل کسیکو اتنا علم ہو کہ قیاس کرسکے اسلئے تقلید واجب ہے۔ مگر کیسی جلدی خود ہی اس ساری تقریر کی تکذیب کردیتے ہیں کہ اپنے مخترعات مسائل پر خود ہی قیاس سے استدلال کرتے ہیں۔ خیر یہ تو اونکی دو رنگی کا ذکر تھا۔

اب سنئے! اصل مسئلہ کا جواب کہ فقہا ونے قیاس کے لئے جو شرائط مقرر کی ہیں۔ اون میں یہ شرط بھی ہے کہ اصل مقیس علیہ خلاف قیاس نہ ہو اور اگر خلاف قیاس ہے تو اوسکو اپنے محل ہی پر رکھینگے اور اسپر دوسری چیز کو قیاس نہ کرینگے التحیات میں السلام علیک ایہا النبی کہنا خلاف قیاس ہے اس لئے حضرت عبداللہ بن مسعود جو بڑے فقیہ اور صحابہ میں تھے فرماتے ہیں کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد ہم (صحابہ) اس کو یوں پڑھتے تھے۔ السلام علی النبی۔ یعنے بجائے خطاب کے غیب کے صیغہ سے مضمون ادا کرتے تھے۔ اگر خلاف قیاس نہ ہوتا تو صحابہ ایسے کیوں چھوڑتے۔ پس اگر ہم عبداللہ بن مسعود کی اس روایت پر عمل نہ بھی کریں یعنے السلام علی النبی نہ کہیں بلکہ السلام علیک ایہا النبی ہی پڑھیں تو بھی چونکہ یہ حکم یعنے صیغہ خطاب بجائے خود خلاف قیاس ہے اسلئے اسکو اپنے ہی محل پر رکھا جائیگا اور اسپر قیاس کرکے دوسری جگہ اسکو جاری نہ کیا جاویگا۔ ورنہ فقہا کا اصطلاحی قیاس نہ ہوگا ہاں اپنا اختراعی قیاس اس کا نام رکھیں تو اختیار ہے (باقی باقی)

اہلحدیث کانفرنس

نے اس سے پہلے ایک مضمون متعلقہ توحید کشمیری زبان میں نظم کرا کے کشمیر میں شائع کیا تھا جسکی وہاں بہت ضرورت تھی اب تجویز تھی کہ ہندی ناگری میں

ahmadimuslim.de

ایک چھوٹا سا مضمون توحید و رسالت کا چھپوا کر بنارس وغیرہ اضلاع میں تقسیم کیا جائے۔ کیونکہ اسلام کی اصل غرض تو یہ ہے کہ بندگان خدا کو خدا کی توحید بتلا کر راہ مستقیم پر لایا جاوے اسی غرض کیلئے اہلحدیث کانفرنس قائم ہوئی تھی اسلئے جس جس جگہ ظلمت شرک زیادہ چھائی ہوگی۔ کانفرنس کا فرض ہے کہ حسب حیثیت وہاں نور توحید پہنچاوے۔ چنانچہ اسی خیال سے یہ تجویز ہوئی ہے کہ ناگری میں رسالہ شائع کیا جائے۔ اس میں شک نہیں کہ اہلحدیث کانفرنس کا ایک بہت ذکر کیا گیا مگر ہم افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ جماعت اہلحدیث یہ سمجھے بیٹھی ہے کہ یہ بہت ایسا مضبوط ہے کہ اس میں روح ڈالنے کی حاجت ہی نہیں۔ بغیر امداد پہنچائے یہ سب کچھ کر لیگا۔ حالانکہ دنیا کا کوئی کام بغیر مال کے چل نہیں سکتا پس جماعت اہلحدیث کو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ اگر وہ توحید و سنت کے شائق ہیں تو اہلحدیث کانفرنس کے وجود کو باغنیمت جانیں۔ اس کے ذریعہ سے ان کا تمام شوق متعلق اشاعت توحید پورا ہو سکتے ہیں۔ اس کی امداد دیں۔ اسکو تجویز سمجھائیں اس کے ممبر بنیں اوروں کو ممبر بنائیں +

کانفرنس کی یہ بھی تجویز ہے کہ ایک واعظ خوش بیان مخلص کا نوکر رکھا جائے جو اسکے مقاصد کی اشاعت کرے۔ انشاء اللہ بہت جلد یہ تجویز ظہور پذیر ہوگی سر دست ایک رکن انتظامی (جناب مولوی محمد حسین صاحب دہلوی) کی رائے درج ذیل ہے آپ فرماتے ہیں:-

"بخدمت مخدومی مولانا ابو الوفا محمد ثناء اللہ صاحب سکرٹری کانفرنس اہلحدیث سلمہ اللہ تعالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ نامہ نوازش مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۱۲ء بدریافت رائے بابت طبع رسالہ بخط ہندی ناگری جسمیں توحید و رسالت کا ذکر ہو۔ سر دست ایک واعظ رکھا جاوے جو اہلحدیث کانفرنس کی اشاعت کرے وارد ہوا۔ مجھکو اس نامہ عالی سے بہت ہی مسرت ہوئی اور بے انتہا خوشی کہ الحمد للہ جناب صدر انجمن صاحب و سکرٹری انجمن کو اشاعت اسلام کا خیال آیا۔ مولانا کانفرنس اہلحدیث کو کچھ کرکے دکھلانا چاہئے۔ اور ہمیشہ اسکے صدر انجمن مع سکرٹری و ممبران کارکنان کی نظر اس آیت شریف قرآن کریم پر ہونی چاہئے:-

وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

اور یہی اللہ کریم کا ہی حکم ہے شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ نُوحًا

وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ

مولانا! بخاری شریف میں سہل بن سعد سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی اگر خدا تیرے سبب سے ایک شخص کو ہدایت کردے تو تیرے واسطے دنیا میں اس سے بہتر کوئی نعمت نہیں ہے دونوں امر میں آپکے کہنا ہے کہ آپ سب سے مقدم اس کام کو کریں کہ غیر قوم کے کانوں تک توحید و رسالت کا ذکر پہنچا دیں اللہ کریم سوا مدد سے پہنچا دے۔ میں اسمیں چندہ دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ لہذا مبلغ دو روپیہ[×] بھیجتا ہوں آپ اس صرف میں شامل فرما دیں"

انجمن مصلح الاخوان

کے متعلق امرتسر میں کوشش ہو رہی ہے لوگ ممبر ہونے کا شوق ظاہر کرتے ہیں۔ بیرونجات سے بھی خطوط ممبری کے آئے ہیں۔ ایک صاحب پورنیہ بنگال سے لکھتے ہیں:-

مولانا! السلام علیکم۔ اہل حدیث مطبوعہ ۱۲- جولائی میں انجمن مصلح الاخوان کے انعقاد کے متعلق جناب نے جو اپنا خیال ظاہر فرمایا ہے اسے پڑھکر دلکو نہایت مسرت ہوئی۔ واقعی اسوقت ہر شہر قصبہ و دیہات میں ایسی انجمنوں کی اشد ضرورت ہے۔ کیونکہ ہم مسلمانوں کی کوئی جگہ یا برادری ایسی نہیں۔ جہاں باہمی خانہ جنگی موجود نہ ہو۔ انشاء اللہ یہ انجمن دینی و دنیاوی دونوں قسم کی بہبودی کا باعث ہوگی۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہر ایک نیک نیت مسلمان (جسکے دل میں کچھ بھی قومی ہمدردی ہوگی) اس مفید انجمن کا ممبر بننے کے علاوہ دوسرے برادران دین کو بھی اس میں شریک کرکے بحکم وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ سعادت دارین حاصل کریگا۔ خاکسار دلی اشتیاق کے ساتھ اس مبارک انجمن کا ممبر بننا چاہتا ہے امید کہ اسکے مفصل پراسپکٹس بھی بہت جلد مرتب کرکے ممنون فرمائیگا ع بر کریماں کارہا دشوار نیست

الراقم خاکسار غلام محمد از پورنیہ

اسی طرح اور احباب نے بھی شوق ظاہر کیا مگر واضح رہے کہ میری غرض اس تحریک سے یہ نہ تھی کہ بیرونی احباب کو امرتسر کی انجمن میں شامل کیا جائے

[×] میرے پاس ابھی تک نہیں پہنچے شاید امین صاحب کے پاس پہنچے ہونگے (ابو الوفا)

بلکہ یہ بھی اور ہے کہ جو صاحب قومی درد رکھتے ہین۔ وہ اپنے اپنے مقامون پر اپنے ہمخیال احباب کو جمع کر کے ایک مختصر سی انجمن اس غرض کے لئے بنالین جو مسلمانون مین وقتاً فوقتاً مصالحت کرایا کرے۔ ممکن ہے بعض احباب یہ خیال کرین کہ ہمارے ہان کوئی ملتا نہین اونکو چاہئے کہ اپنے خیالات عالیہ کو ذرا پستی مین لائین۔ یعنی یہ خیال نہ کرین کہ ایک بہت بڑی انجمن مثل حمایت اسلام لاہور باقاعدہ ہونی چاہئے بلکہ اونکو یہ خیال کرنا چاہئے کہ جس طرح شروع حالت مین انجمن حمایت اسلام تھی اسیطرح ہم چند ایک احباب خواہ وہ دو ہون یا چار آپس مین معاہدہ کرین اور اس کا نام انجمن مُصلِحُ الاِخوَان رکھکر کاروائی شروع کرین اور لوگون کو ترغیب شرکت دیتے رہین۔ پھر دیکھین کہ کیا نتائج پیدا ہوتے ہین۔ خدا کی پاک کتاب کا صریح حکم ہے کہ اَصْلِحُوا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ یعنی مسلمانون کی باہمی مصالحت کرایا کرو۔ کچھ شک نہیں کہ جسطرح فساد کرنیوالون کو گناہ ہے اوسیطرح اُن کی مصالحت کرانے پر قدرت رکھکر نہ کرانیوالون کو بھی گناہ ہے پس ہمارے احباب کوشش کرین اور دل مین جان رکھین کہ خدا کے ہان نیک کام ضائع نہین جاتا۔ ہمعصر **اہل فقہ** اور معزز **وکیل** وغیرہ اسلامی پرچون سے بھی اس کی تائید کی توقع ہے:-

---

آمین بالجہر

(از مولوی ابو نعیم عبد العظیم حیدرآباد دکن)

ناظرین پر تمکین انصاف آگین۔ اخبار اہل فقہ مین تہوڑا زمانہ ہوا۔ آمین بالسر کا ایک شجرہ شائع ہوا تھا جسمین آمین بالسر کو ثابت کرنیکی کوشش کیگئی تھی۔ اس شجرہ کو شائع ہوکر ایک یا ڈیڑھ ماہ کا عرصہ ہوا ہوگا مگر میرا اسوقت تک توجہ نہ کرنا صرف چند افکارات کے باعث تہا۔ گو وہ افکارات ابھی تک موجود ہین اور خداوند تعالی انشاء اللہ بصداق فان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا دور کردیگا۔ آپ لوگ بھی دعا مانگین۔ مگر چند احباب کی مجبوری سے اب مین اسکے رد پر آمادہ ہوا ہون۔ خدا مجھے اپنے مقصد مین کامیاب کرے۔ معزز حضرات اس شجرہ مین جو آمین بالسر کا ثبوت دیا گیا ہے وہ طبعزاد کسی مقلد کا ہے وہ اپنے اصول اور چال کے مطابق تقلید ہی سے کام لیتے ہوئے یہ بتلایا ہے کہ فلان خلیفہ آمین بالسر کو پسند کرتا تھا فلان صحابی آمین بالسر کو پسند کرتے تھے مگر اسکے متعلق کوئی حدیث پیش نہ کی۔ لطیفہ حدیث پیش کئے ہین تو جہر کی احادیث ہی سے اختصار ادلیا ہے۔ افسوس ہو ان اسلام کے مدعیون پر جو اسلام کا دعوی کرتے ہین مگر کبھی کسی مسئلہ کو قرآن وحدیث سے ثابت نہین کرتے مگر فلان کے قول فلان کے طریقہ عمل کو پیش کرتے ہین گویا انہون نے اسلام کو مثل ہنود کے شاستر کے سمجھ رکھا ہے جیسے ہنود کے دہرم شاسترون مین لکھا ہے کہ منو کا یہ قول ہے۔ اپاستمب اسکے خلاف کہتا ہے وغیرہ۔ اسی کے مطابق اسلام کے مدعیون نے خدا اور رسول کو چھوڑ کر یہ کہنے لگے ہین کہ فلان عالم نے اس طرح کیا ہے فلان نے اس طرح بیان کیا ہے مگر یہ نہین سمجھتے کہ کیا قول حدیث و قرآن کی موجودگی مین کیسے حجت ہوگا اور یہ بھی خیال نہین کرتے کہ ایک آدھ صحابی یا کسی عالم یا خلیفہ کا خلاف ہمارے لئے کیسے حجت ہو سکیگا۔ جیسے امام قاضی محمد ابن علی الشوکانی کی عبارت سے ظاہر ہے کہ صحابہ اور تابعین اور اُن کے بعد کے اقوال حجت نہین ہوتے اور یہی مذہب جمہور کا تہا عربی عبارت یہ ہے:۔ واختلفوا هل يكون حجة على من بعد الصحابة من التابعين ومن بعدهم على اقوال احدها انه ليس بحجة مطلقا واليه ذهب الجمهور الى اصل حدیث کے موجود ہوتے نہ کسی صحابی کا قول قابل حجت ہے۔ نہ کسی عالم کا قول۔ اسیطرح جب آمین بالجہر کی احادیث تمام کتب صحاح علاوہ صحاح اور مسندون مین اچھے واضح ہون تو پھر آمین بالسر کو صرف اسیوجہ سے کہ فلان صحابی نے اختیار کیا تہا۔ اور فلان خلیفہ کا یہی مذہب تہا۔ اختیار کرنا نری سفاہت ہے۔ مین دعوے سے باور کرتا ہون کہ آمین بالسر کے متعلق کوئی واضح حدیث نہین جیسی کہ آمین بالجہر کیلئے بکثرت موجود ہین بلکہ یہ اگر کہون بجا ہے کہ آمین بالسر کیلئے حدیث ہی کوئی نہین جو کچھ کہ حدیث کو اپنی دلیل مین لاتے ہین وہ وہی حدیث ہین جو آمین بالجہر کی شان مین وارد ہین۔ مگر تاویلاً آمین بالسر کیطرف لیجاتے ہین۔ ہم اُن احادیث کا ذکر ابھی انشاء اللہ کرینگے۔ اس مین شک نہین۔ کہ مصنف شجرہ نے بڑی ہی محنت سے شجرہ کو تیار کیا۔ مگر افسوس اسکا ہے کہ اسمین واضح احادیث پیش نہ کیا اور آمین بالجہر کے متعلق لکھ مارا کہ ایک دو ہی احادیث اس باب مین ہین ایک وائل ابن حجر وغیرہ من الفهوات والخرافات اس زعم فاسد کو توڑنے کیلئے اس سے عمدہ کوئی تجویز نہین پاتا ہون۔ کہ آمین بالجہر کی چند احادیث منجملہ احادیث کثیرہ صحیحہ کے کتب صحاح مین سے اس مضمون مین نقل کرون اور یہ دکہاؤن کہ آمین بالجہر کی احادیث بہت ساری ہین ایک یا دو کہنا صرف تعصب ضد ہٹ سے ہے اور شجرہ مین تو ایک دو صحابہ ایک دو خلیفہ کا نام لیا گیا ہے۔ ہم اب اسکے مقابل امام ترمذی صاحب کتاب ترمذی

کا ایک قول نقل کرتے ہین جسمین آپ پر اچھی طرح واضح ہوگا کہ اکثر صحابہ اور اکثر تابعین کا ہی آمین بالجہر مذہب تہا۔ پہر اب صاف مجبور ہوکے جسطرح کیا کیونکہ کثرت اُس زمانہ کی آمین بالجہر پر ظاہر ہوتی ہے آمین بالسر کے صرف ایک یا دو ہی صحابی ہینگے۔ سنو! قال الترمذی فی جامعہ۔ باب ما جاء فی التامین حدثنا بندار قال انا یحیی ابن سعید و عبد الرحمن ابن مھدی قالا انا سفیان عن سلمۃ ابن کہیل عن حجر ابن عنبس عن وائل ابن حجر قال سمعت النبی قرء غیر المغضوب علیہم ولا الضالین وقال آمین مد بہا صوتہ وفی الباب عن علی و ابی ہریرۃ قال ابو عیسی حدیث وائل ابن حجر حدیث حسن و بہ یقول غیر واحد من اہل العلم من اصحاب النبی والتابعین و من بعدھم یرون ان یرفع الرجل صوتہ بالتامین ولا یخفیھا و بہ یقول الشافعی واحمد واسحاق (و روی شعبۃ ھذا الحدیث عن سلمۃ ابن کہیل عن حجر ابی العنبس عن علقمۃ ابن وائل عن ابیہ ان النبی قرء غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقال آمین و خفض بہا صوتہ قال ابو عیسی سمعت محمدا یقول حدیث سفیان اصح من حدیث شعبۃ فی ھذا و اخطاء شعبۃ فی مواضع من ھذا الحدیث فقال عن حجر ابی العنبس و یکنی ابا السکن و زاد فیہ عن علقمۃ ابن وائل و لیس فیہ عن علقمۃ و انما ھو حجر ابن عنبس عن وائل ابن حجر و قال خفض بہا صوتہ و انما ھو مد بہا صوتہ۔ انتہی کلامہ

اس عبارت مین ترمذی حدیث شعبہ کو جسمین آمین بالسر کا ذکر ہے۔ جرح کرتے ہین اور اسکو غلط ٹھیراتے ہین اور اسی عبارت سے یہ صاف ظاہر ہوگا کہ صحابہ تابعین تبع تابعین کا مذہب آمین بالجہر ہی تہا ذرا غور سے نظر ڈالئے۔

(ترجمہ) امام ترمذی رحمۃ اللہ نے اپنی جامع مین کہا ہے (باب آمین کہنے مین) روایت ہے وائل ابن حجر سے سُنا مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کے بعد آمین بلند آواز سے کہتے تھے اور اس باب مین اسیطرح علی اور ابو ہریرہ سے مروی ہو کہا ابو عیسی نے حدیث وائل ابن حجر کی اچھی حدیث ہے اور اسکے قائل اہل علم کے قطع نظر اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعین اور تبع تابعین ہین۔ اور رائے دیتے تھے وہ اسی آمین بالجہر پر اور آمین بالخفی کے مانع تھے۔ امام شافعی امام احمد اور اسحاق کا یہی مذہب آمین بالجہر تہا اور جو شعبہ نے اس حدیث کو سلمہ ابن کہیل سے وہ حجر ابی العنبس سے وہ علقمہ ابن وائل سے وہ اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔ پہر فرمایا آمین پست آواز سے (اب اس پر امام ترمذی جرح کرتے ہین) کہا ابو عیسی نے سُنا مین نے محمد ابن اسمعیل بخاری سید المجتہدین راس المحدثین سے کہ فرمائے حدیث سفیان کی (جسمین آمین بالجہر کا ذکر ہے) صحیح ہے شعبہ کی حدیث سے شعبہ نے اس باب میں کئی جگہ خطا کیا ہے۔ ایک تو لکہا ہے کہ عن حجر ابی العنبس۔ اور اصل مین ہے حجر ابن العنبس جسکی کنیت ابو السکن ہے نہ ابو العنبس۔ اور دوسرا زیادہ کیا ہے اس مین عن علقمۃ ابن وائل اور اصل مین عن علقمۃ نہین ہے اور جو اس مین ہے وہ یہی ہے۔ عن حجر ابن العنبس عن وائل ابن حجر تھا اور تیسرا لکہا ہے۔ آمین کہتے ہوئے حضرت نے آواز کو پست کیا۔ در اصل یہ ہے کہ حضرت نے آمین بلند آواز سے کہا (انتہی کلام امام الترمذی) اس عبارت مین آمین بالسر حدیث شعبہ کی تردید کی گئی ہے۔ اور یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ صحابہ تابعین تبع تابعین احمد ابن حنبل، شافعی اسحق رحمہم اللہ وغیرہم کا مذہب آمین بالجہر ہی تہا۔

آپ بیان سے احادیث کثیرہ صحیحہ وارد ہ درباب آمین بالجہر نمبر وار سنتے آئیے (۲) ترمذی کی پہلی ایک حدیث وائل بن حجر سے آمین بالجہر مین ابہی گذر چکی ہے اب دوسری حدیث ترمذی کی دوسری طرح سے ملاحظہ فرمائیے۔ باب ما جاء فی فضل التامین۔ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا امن الامام فامنوا فانہ من وافق تامینہ تامین الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ (ترمذی) ترجمہ۔ ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امام آمین کہے تو تم لوگ بہی آمین کہو۔ اور جس شخص کی آمین فرشتون کی آمین سے موافق ہوگی اوسکے گناہ بخشے جائینگے۔ انتہی بعض لوگ اس حدیث کو آمین بالسر پر لیجاتے ہین یہ بالکل غلط ہے کیونکہ خود اس حدیث کے ان الفاظ سے کہ اگر امام آمین کہے تو تم بھی کہو۔ یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آمین ایسا پکار کر سب ملکر کہین کہ فرشتون کی آمین کیساتھ ملے پہر دوسرا یہ کہ اس حدیث کو اور دوسری حدیثین واضح کردیتی ہین۔ جو ابہی آپ معلوم کر سکتے ہین۔

(۳) ابو داؤد مین دو حدیثین وائل کی ہین۔ ہم اوسکو چہوڑ کر اور دو تین حدیثین نقل کرتے ہین ملاحظہ ہو۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تلی غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔ قال

ahmadimuslim.de

آمین حتی یسمع من یلیھا من الصف الاول ۔ (ترجمہ) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھتے تو آمین کہتے یہانتک کہ صف اول کے لوگ سنتے ۔ انتہی (۲) دوسری حدیثوں مین اسکے بعد اتنا اور آیا ہے کہ حضرت کی آواز کو صف اول سنتے بعد سب کے سب آمین ملکر کہتے +

(۳) اور حدیث ابوداؤد بروائت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اسطرح ہے ۔ عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال الامام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا آمین فانہ من وافق قولہ قول الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر (ترجمہ) حضرت ؐ نے فرمایا ہے امام جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھے تو تم لوگ آمین کہو ۔ اسلئے کہ جس کسی کا آمین کہنا فرشتو کی آمین سے ملیگا ۔ تو اوسکے اگلے پچھلے گناہ سب بخشے جادینگے + (سبحان اللہ)

(۴) ابوداؤد ہی مین ہے :- حدثنی ابو مصبح المقرائی قال کنا نجلس الی ابی زھیر النمیری وکان من الصحابۃ فتحدث احسن الحدیث فاذا دعا الرجل منا بدعاء قال اختمہ بآمین فان آمین مثل الطابع علی الصحیفۃ قال ابو زھیر اخبرکم عن ذالک خرجنا مع رسول اللہ ذات لیلۃ فاتینا علی رجل قد الح فی المسئلۃ فوقف النبی یسمع منہ فقال النبی اوجب ان ختم فقال رجل بای شئ یختم فقال بآمین فانہ ان ختم بآمین فقد اوجب فانصرف الرجل الذی سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتی الرجل فقال اختم یا فلان بآمین ۔ انتہی ۔ مختصر مطلب اس عبارت کا یہ ہے کہ ابوزہیر نمیری صحابہ سے تھے اور یہ عمدہ حدیثین بیان کیا کرتے تھے ۔ ایک وقت اونہون نے یہ حدیث بیان کی آدمی کو چاہئے جب دعا مانگے تو اوسکی استجابت کیلئے آمین کہے ابوزہیر نے کہا کہ ہم ایک رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ نکلے تھے ۔ پس ہم ایک شخص پر آئے جو کسی مسئلہ مین جھگڑ رہا تہا ۔ یا مبالغہ کرتا تہا وہان پر آنحضرت کہڑے ہو گئے اور سننے لگے واجب کر لو تو اگر ختم کرو ۔ اوس شخص نے کہا یا رسول اللہ کونسی چیز سے ختم کردین آپ نے ارشاد فرمایا ساتہ آمین کے اگر آمین کے ساتہ دعا وغیرہ ختم ہو جائیگی تو وہ دعا وغیرہ ضرور قبول کیجائیگی ۔ اب وہ آدمی جو حضرت سے پوچہ رہا تہا واپس چلا گیا ۔ اور پہر ایک سے کہتا تہا اے فلانے ختم کر ساتہ آمین کے ۔ انتہی +

اس حدیث مین قطع نظر آمین کہنے کے یہ بھی بات آنحضرت ؐ کی زبان سے معلوم ہوتی ہے کہ آمین استجابت دعا ہے نہ کہ دعا کیونکہ ختم دعا پر آمین کہنے سے دعا قبول ہو جاتی ہے ۔ اور جو بخاری شریف مین عطاء نے آمین کو دعا کہا ہے وہ خود کی رائے ہے × ۔ اس حدیث صریح کے موجود ہوتے عطاء کا قول قابل حجت نہین ۔ فافہموا ولا تعجلوا +

(۵) ابن ماجہ مین علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال ولا الضالین قال آمین (ترجمہ) علی نے کہا مینے رسول پاک کو سنا ہے کہ آپ ولا الضالین کے بعد آمین کہتے تھے

(۶) اسی ابن ماجہ مین ہے عن عائشۃ رضی اللہ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما حسدتکم الیھود علی شئ ما حسدتکم علی السلام والتامین ۔ (ترجمہ) عائشہ رضی اللہ آنحضرت سے روائت کرتی ہین ۔ کہ آپنے فرمایا نہیین جلتے ہین یہود کسی چیز پر مگر سلام اور آمین کہنے پر +

(۷) اس سے واضح ابن ماجہ کی حدیث بروائت ابن عباس ہے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما حسدتکم الیھود علی شئ ما حسدتکم علی آمین فاکثروا من قول آمین ۔ (ترجمہ) ابن عباس نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا یہود کسی چیز سے نہین جلتے ۔ مگر آمین کہنے سے پس تم بھی اون کے جلانے کے لئے آمین زور سے کہو ۔ انتہی ۔ اب جو لوگ آمین بالجہر سے چڑتے ہین ۔ گو وہ یہودی نہون مگر ایک خصلت اونکی اونمین ہے اسلئے ہمکو بھی واجب ہے کہ مطابق حکم آن سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فاکثروا من قول آمین کے آمین زیادہ زور سے کہین

(۸) بخاری شریف کی واضح حدیث یہ ہے أمّن ابن الزبیر ومن وراءہ حتی کان للمسجد للجۃ (ترجمہ) آمین کہا ابن زبیر نے اور جو لوگ کہ اون کے پیچھے تھے یہانتک آمین کا آوازہ ہوا کہ مسجد گونج گئی ۔ انتہی +

الحمد للہ یہانتک ہمنے آمین بالجہر کا ثبوت دیا ۔ اور خدا کا شکر ہے کہ ہم اپنے مقصد مین کامیاب ہوئے ۔ مگر آخری گذارش یہ ہے کہ جو صاحب ہماری مضمون آمین بالجہر کا رد کرنا چاہین ۔ تو ہماری پیش کردہ احادیث واقوال کو ضعیف ٹھہرا کے بتلائین ۔ جبہی وہ رد ہماری مضمون کا متصور ہوگا +

× فاتحہ مین جو درخواستین ہین ۔ اون کے لئے تو آمین استجابت ہے مگر خود دعا بھی ہے ۔ ایڈیٹر

فتاویٰ

س نمبر ۳۰۲ :۔ مرد بدست خود جبکی پیسکر آنا کہا وے تو کچھ حرج تو نہین ہے سنتے ہین۔ بہادری مین فرق آتا ہے ؟

س نمبر ۳۰۳ :۔ آپ مفصل تعداد ان اہلحدیثون کی کہ جو با آواز بلند آمین شریک جماعت ہو کر کہتے ہین۔ شہر آرہ۔ اور امرتسر اور دہلی کی بتلا سکتے ہین کہ کسقدر ان تینون شہرون مین اہلحدیث ہین +

س نمبر ۳۰۴ :۔ مدرسہ احمدیہ فنڈ کو جو ڈاکٹر نذیر احمد نے بر سر اے ضلع پٹنہ قائم ہے اس مین مسلمانون کی التماس رقم اسوقت جمع ہو سکتی ہو یا نہین اور اسکے امین آپکے نزدیک امانت دار ہین یا کیا ؟

س نمبر ۳۰۵ :۔ مولوی ثناء اللہ صاحب اور مولوی عبد اللہ صاحب غازی پوری اور امین صاحب۔ آپ صاحبان کی عدم موجودگی مین اور کوئی صاحب اخبار اور کانفرنس کا کام کر سکتے ہین یا نہین ؟

س نمبر ۳۰۶ جلسہ مدرسہ احمدیہ آرہ جو اگلی سال دہلی ہوگا۔ اس مین کون کونسے معاملات سوچ رکہے ہین یا نہین ؟ حافظ محمود علی از انبہیاری

ج نمبر ۳۰۲ :۔ شرعی ممانعت تو کوئی نہین

ج نمبر ۳۰۳ :۔ اہلحدیثون کی صحیح تعداد معلوم نہین ہو سکتی وما یعلم جنود ربک الا ھو

ج نمبر ۳۰۴ :۔ ڈاکٹر نذیر احمد نے بسرائے مین جناب مولانا ابو الطیب محمد شمس الحق صاحب امین ہین۔ مگر وہ مدرسہ احمدیہ فنڈ کے نہین ہین بلکہ وہ اہلحدیث کانفرنس کے ہین۔ اُن کی دیانت اور امانت مین مجہکو شک نہین

ج نمبر ۳۰۵ :۔ ہماری عدم موجودگی مین ہمارے نائب کام کر سکتے ہین۔ ممبران کانفرنس کی فہرست بہی کسیوقت شائع کیجاویگی +

ج نمبر ۳۰۶ :۔ مدرسہ احمدیہ کا جلسہ امسال دہلی مین ہونا مجہے معلوم نہین کس نے تجویز کیا ہے۔ مہتمم صاحب مدرسہ کو بہی اسکی خبر نہوگی غالبًا آپ مدرسہ احمدیہ اور اہلحدیث کانفرنس کو ایک ہی جانتے ہین یہ غلطی ہے +

آپکی یہ تجویز نہایت معقول اور عمدہ ہے کہ طاعون کے دفعیہ کیلئے لوگ اعمال صالحہ کرین۔ یتیمون اور بیوہون کی خبر گیری کرین۔ زناکاری چہوڑ دین۔ خدا آپکو اس تجویز کا نیک اجر دیوے اور لوگون کو توفیق عمل بخشے۔ ۲ کے ٹکٹ آپکے پہنچے جو غریب فنڈ مین ڈالے گئے +

س نمبر ۳۰۷ :۔ امامت مسجد تنخواہ مقرر پر جائز ہے یا نہین (راقم خود مولوی)

ج نمبر ۳۰۷ :۔ تنخواہ مقررہ پر امامت کرانا جائز ہے جبکے معنی یہ سمجھے جاوین گے کہ نماز تو خدا کا فرض ہے۔ مگر پابندی سے خاص مسجد مین وقت مقررہ پر حاضری یہ تو او سپر خدائی فرض نہین اس کا عوض تنخواہ ہے۔ پس کوئی قباحت نہین حدیث مین آیا ہے صحابہ نے اپنے امام کو چندہ کر کے کپڑا بنا دیا تہا۔ ایک حدیث مین آیا ہے کہ ایک شخص کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ موذن اُس شخص کو مقرر کیجو۔ جو اپنی اذان پر مزدوری نہ لے۔ یہ بھی صورت مذکورہ کے جواز کو مخالف نہین۔ کیونکہ اس مین بھی اگر ناپسندیدگی ہے۔ تو اذان کی اُجرت لینے پر ہے مگر ہمنے پہلے بتلا دیا ہے۔ کہ صورت مذکورہ مین امام نماز کی تنخواہ نہین لیتا۔ بلکہ اُس پابندی کی لیتا ہے جو فرض خداوندی سے زائد ہے + اگر کوئی صاحب اسکے خلاف رائے رکہتے ہون۔ تو اطلاع بخشین۔

س نمبر ۳۰۸ :۔ موت طاعون شہادت ہست یا نے ؟

س نمبر ۳۰۹ :۔ اعتقاد یک مسئلہ جبر و قدر بچہ نوع مے باید دانست ؟

ج نمبر ۳۰۸ :۔ موت طاعونی کی بابت حدیث شریف مین آیا ہے۔ کہ ایک قسم کی شہادت ہے +

ج نمبر ۳۰۹ :۔ مذہب اہل حق بین الجبر والقدر ہی جبر نہین خدا کے علم مین سب کچھ ہی بندہ باختیار عطیہ آلہی خود کاسب ہے +

س نمبر ۳۱۰ :۔ پہلی صدیون پر مجدد کون کون سے ہوئے ہین۔ اس صدی کے کون ہین ؟ راقم ایضاً

ج نمبر ۳۱۱ :۔ مجددون کی تعیین کوئی امر شرعی نہین۔ ہر عالم خادم دین جو توحید و سنت کی اشاعت کرے وہ مجدد ہے خواہ ہر ایک شہر بلکہ ہر ایک گاؤن مین ہو۔ مگر اعتقادات اور اعمال وہی سکہائے جو اصل دین مین ہین نہ کہ اپنے اختراعی اور ایجادی کہ کبہی رسول بنے کبہی نبی کبہی خدا کا بیٹا کبہی خدا۔ اس صدی کے مجددون کو بہی اسی نشان سے پہچان لو +

س نمبر ۳۱۲ :۔ سحر استمداد جنیات کو کہتے ہین یا اسکی حقیقت کچھ اور ہے ؟ راقم ایضاً

ج نمبر ۳۱۲ :۔ سحر کلمات خبیثہ کے اثر سے بھی ہوتا ہے۔ اور جنیات کے اثر سے بہی +

اہلحدیث کا مذہب

انتخاب الاخبار

جناب مولوی محمد جمال صاحب امرتسری کی بیوی (برادرزادی مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی) فوت ہوگئی ہیں مولوی صاحب موصوف جنازہ غائب کی درخواست کرتے ہیں۔

مرزا صاحب قادیانی کو مدت کی بندش کے بعد الہام ہوا۔ "الیوسی الخیز" (خبر ندارد۔ کیا گولائی ہے)

ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب (سابق مرید مرزا) کو الہام ہوا ہو کہ ۴ جولائی سے ۱۴ ماہ کے اندر مرزا صاحب اس جہان سے کوچ کرجائینگے۔ (حقیقت میں یہ الہام مرزا صاحب کی تائید میں ہے وہ بھی تو اپنی موت کو قریب جان کر بہشتی مقبرہ کی وصیت کرچکے ہیں۔ آئندہ دیدہ باید)

ہز میجسٹی امیر کابل ۱۷ جون کو قندہار سے چلکر ۱ ماہ حال کو ہرات پہنچے + **قندہار** سے ہرات ۴۰۰ میل دور ہو امیر صاحب نے اس سفر میں اوسطاً ۱۷ میل روزانہ طے کئے +

آنریبل مسٹر گوکھلے کو بمبئی لیجسلیٹو کونسل کے غیر سرکاری ممبروں نے حضور وائیسرائے کی کونسل واضعان آئین و قوانین کا ممبر مکرر منتخب کیا +

مسٹر مارلے (وزیر ہند) نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ لالہ لاجپت رائے اور اجیت سنگھ کو مطلع کردیا گیا ہے۔ کہ وہ اگر چاہیں تو وائیسرائے کے پاس اپنی عرضی بھیج سکتے ہیں۔ چنانچہ لالہ لاجپت رائے نے ایک عرضی وائیسرائے کے پاس بھیجی ہے مگر مسٹر مارلے نے اُسکا مضمون بتانے سے انکار کیا (غالباً یہ لکہا ہوگا کہ میں گورنمنٹ کا وفادار ہوں۔ میری نسبت بغاوت کا خیال غلط ہو

امام یمن نے ذیل کی شرطیں حضور سلطانی میں پیش کی ہیں جن سے فتنہ و فساد کی آگ جو اس ملک میں شعلہ زن ہو رہی ہے فرو ہو سکتی ہے۔ (۱) یمن کے سرکاری دفاتر میں ترکی زبان کی جگہ عربی زبان کا استعمال کیا جائے۔ مگر اس سے وہ خط و کتابت مستثنیٰ ہے جو باب عالی اور یمن کے درمیان ہوتی ہے (۲) ٹیکس لگانے اور دیگر انتظامی احکام جاری کرنے میں شریعت اسلامی کا لحاظ کیا جائے (۳) یمن کے حکام عدالت یمن سے انتخاب کئے جائیں اور اُن کے انتخاب کرنے اور معزول کرنے کا اختیار خود امام کے ہاتھ میں دیا جائے۔ مگر باب عالی کو بحیثیت قوت حاکمہ کے ان تمام معاملات میں نگرانی رکھنے کا حق حاصل ہو۔ (۴) امام مکہ کو جو اختیارات اور حقوق حاصل ہیں وہ تمام اختیارات اور حقوق امام یمن کو بھی عطا کئے جائیں۔ (۵) باب عالی یمن کے لئے گورنر مقرر کرے مگر شرط یہ ہے کہ وہ انصاف پرست ہو اور اگر اُس سے کوئی ظلم وقوع میں آئے تو امام براہ راست جلالت مآب سلطان کی خدمت میں شکایت پیش کرے۔ اس صورت میں باب عالی کی طرف سے ایک کمیشن تحقیقات مقرر ہو۔ اور اگر گورنر کی زیادتی ثابت ہو تو وہ اپنے عہدہ سے معزول کیا جائے۔ (۶) امام کی خط و کتابت باب عالی سے براہ راست ہو اور کوئی ترکی افسر درمیان میں حائل نہو۔ (۷) باب عالی یمن میں علوم مذہبی اور علوم مفیدہ کی تعلیم کے لئے مدارس جاری کرنے اور آبپاشی اور زراعت وغیرہ مفید عام امور کی بنیاد ڈالنے کی ذمہ داری کرے (۸) امام یمن باب عالی کو سونے۔ تانبے۔ لوہے اور پتھر کے کوئلے کی کانوں کی تلاش کرانے میں مدد دیگی۔ جس سے دولت عثمانیہ کو بمقابلہ ان ٹیکسوں اور محصولوں کے جو اب جاری ہیں بے حد فائدہ ہوگا۔ باب عالی اس امر کی ذمہ داری کرے کہ ان کانوں کی آمدنی میں سے دس فیصدی آمدنی امام کو عطا کرے۔ ان شرائط کو خاتمہ پر امام نے لکہا ہے کہ اگر باب عالی ان شرائط کو منظور کرے تو اس بات کی ذمہ داری کا حق کہ یہ شرطیں پوری کی جائینگی کسی ایسی سلطنت کو ہونا چاہئے جو یمن اور ممالک عثمانیہ کے معاملات سے الگ تھلگ اور بے واسطہ ہو۔ مصری اور ترکی اخبارات نے تمام شرائط کی تائید کی ہے مگر اخیر امر سے مخالفت کی ہے۔ واقعی یہ بھی قابل مخالفت

ایران کا تازہ اخبار "وطن" لکہتا ہے کہ طہران دارالسلطنت ایران میں عنقریب صنعت و حرفت کی تعلیم کے لئے ایک عالیشان مدرسہ قائم کیا جائیگا۔ حال میں اس غرض کے لئے ایک لاٹری ڈالی گئی ہے۔

اخبار مظفری لکہتا ہے کہ رشت (ایران) میں ایک مدرسہ ریشم کے کیڑوں کی پرورش کا طریقہ سکہانے کے لئے قائم کیا گیا ہے۔

فرمانروائے کوریا نے اپنے معزول ہونے اور ولیعہد کو حکومت سپرد کرنے کا اعلان کیا ہے اور سیئول (دارالحکومت کوریا) کے باشندوں نے اس امر کا اعلان کیا ہے کہ اگر جاپان نے اُن کے آقا کے ساتھ اچھا سلوک نہ کیا تو وہ اپنے ملک کی حمایت میں خون کے آخری قطرہ بہانے کے لئے تیار ہیں۔

ٹرکی نے امریکہ کے ایک کارخانہ کو دو بڑے زرہ پوش جنگی جہاز بنانے کا آرڈر دیا ہے۔ (بیداری اور ترقی کے آثار ہیں)

حافظ محمد صاحب کلانوری کے والد انتقال کرگئے حافظ صاحب جنازہ غائب کی خواستگار ہیں

ahmadimuslim.de

(نوٹ) ایک قیمتی رائے

جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل اپنے نامی پرچہ اہلحدیث مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۰۸ء کالم اول میں ہماری مومیائی کی بابت فرماتے ہیں

"یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے۔ خصوصاً ضعف کے وقت بہت مفید ہے" (اہلحدیث ۱۹ جولائی ۱۹۰۸ء)

بلا مبالغہ یہ مومیائی ہر قسم کی کمزوری، درد کمر، دمہ، ابتدائی سل ودق، ضعف دماغ وغیرہ کے واسطے اکسیر ہے۔ اعلیٰ درجہ کی مولد خون اور مقوی باہ ہے۔ ذائقہ خوشگوار۔ بوڑھے بچے جوان ہر ایک استعمال کر سکتا ہے۔ قیمت فی چھٹانک ۴ روپے۔ آدھ پاؤ ۸ روپے علاوہ محصول ڈاک

برقی سٹ} اس سٹ میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن طلاء کی ہے جسکو استعمال سے صرف بارہ گھنٹے میں نامردی کی سستی رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلاء کی ہے جسکی مالش سے عضو مخصوص میں مضبوطی پیدا ہو جاتی ہے اور ایک شیشی گولڈن پلز کی ہے جن سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے غرض یہ سٹ نامردی کا مکمل علاج ہے

قیمت علاوہ محصول ڈاک (۵ روپے)

{پتہ۔ منیجر دی میڈلین ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

ترجمۃ القرآن اردو

اعلیٰ قسم کا نرالا۔ نہایت سلیس اور بامحاورہ مگر مستند۔ کیونکہ یہ ایک خاص شخص کا ترجمہ نہیں ہے بلکہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب۔ شاہ رفیع الدین صاحب و شاہ عبد القادر صاحب کے مشہور عالم ترجموں کو نہایت سلیس عبارت میں بامحاورہ کر دیا ہے۔ اختلاف مذاہب کا پورا لحاظ رکھا ہے۔ کسی خاص رائے کی تائید نہیں کی گئی۔ اور یہ ترجمہ مولوی نجم الدین صاحب مصنف سیرۃ الشان وغیرہ کے ہاتھ سے انجام کو پہونچا ہے۔ ہر ایک شخص اس سے یکساں فائدہ اٹھا سکتا ہے

تقطیع حمائل کے طور پر نہایت عمدہ ولایتی کاغذ پر خوشخط چھپا ہے۔

آیات کے نمبر حوالہ کی سہولیت کے خیالات سے مسطر کی لکیروں پر لکھے ہیں اور صفحہ کے سر پر سورۃ کا نام اور نمبر واضح حروف میں لکھا ہے۔

فہرست مضامین کامل حروف تہجی کی ترتیب پر آخر میں شامل ہے جس سے ہر مضمون سے خواہ قصص سے متعلق ہو یا احکام سے۔ عقائد سے متعلق ہو یا ارکان سے باسانی پوری پوری واقفیت حاصل ہو سکتی ہے کسی دیندار اور متقی مسلمان یا حق پسند کو اس کے بغیر نہیں رہنا چاہیے۔

عربی متن کے بغیر چھپا ہے} کیونکہ ترجمہ کی ضرورت اکثر انہیں اشخاص کو پڑتی ہے جو عربی سے ناواقف ہوتے ہیں اس لئے ان کے لئے عربی متن کی ضرورت نہیں تلاوت کے لئے قرآن شریف کے نسخے الگ سہولت سے مل سکتے ہیں متن کی بغیر ترجمہ چھاپنے سے ... یہ کتاب چھوٹی ہوگی باسانی ساتھ رکھ سکینگے۔ نرخ بہت ارزاں ہوگی۔ جو عربی کے لئے جو ایک گزشتہ زمانے میں ضروری نہیں اب چھاپہ خانہ پر بھی قرآن شریف کا متن چھپنے لگا ہے کہ لا یمسہ الا المطہرون والی خدمت مسلمانوں کا خیال رکھا۔ اور غیر مسلمانوں کو بھی ضرورۃً اگر کوئی دیکھنا چاہے تو کامل طریقہ سے دیکھ سکتا ہے۔ قیمت ... کی جلد سنہری حروف ... فقط تین روپے علاوہ محصول ڈاک

نجوم الفرقان

یہ کتاب اپنے طرز کی نرالی ہے اور کوئی صاحب جو تلاوت قرآن شریف میں سرگرم اور اس کے مطالب و احکام کی تفتیش و جستجو میں مشغول ہیں اس کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یہ نجوم نہایت کامل و جامع ہے قرآن شریف کے جملہ الفاظ بلا قید حروف تہجی اپنے اپنے مادہ کی ترتیب جمع کئے ہیں اور ہر ایک کے ساتھ ان تمام سورتوں اور آیتوں کا حوالہ جہاں جہاں وہ الفاظ واقع ہوئے ہیں بقید نمبر کے دیا ہے۔ اس سے ہر ایک شخص فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اگر آپ کو کسی خاص مضمون متعلق کل تعلیمات و احکامات قرآنی کو معلوم کرنا ہے تو اس کے ذریعے سے چند منٹوں اور سیکنڈوں کا کام گھنٹوں اور منٹوں میں ہو سکتا ہے۔ اگر آپ کسی خاص آیت کی تلاش میں ہیں جس کا موقع بھول گیا ہے اور اس کا فقط ایک لفظ یاد رہ گیا ہے۔ اس نجوم کے ذریعہ سے وہ آیت منٹوں میں بلا تکلف ... کے بغیر مل سکتی ہے۔ ماخذ دریافت کرنا عربی صرف و نحو سے ناواقف شخص کے لئے مشکل ہے مگر اس ... میں ایسے جامع قواعد بتا دئے ہیں کہ اس سے ہر ایک شخص تھوڑے سے مطالعہ کے بعد باسانی ماخذ نکال سکتا ہے۔ زیادہ اہم یہ ہے کہ اس نجوم کے حوالہ جات نمبر سورہ و نمبر آیات کے لحاظ سے دئے گئے ہیں جو کسی قرآن شریف کے نسخوں میں جہاں وہ ملیں ... نہیں لگائے گئے۔ ... اس میں ایک جدول الیسی جامع شروع میں لگائی گئی ہے جس کے ذریعہ سے آیت کا نمبر معلوم ہوتے ہی فی الفور رکوع کا نمبر معلوم ہو سکتا ہے اور کسی قسم کی دقت آیت کی تلاش میں واقع نہیں ہوتی۔ ان امور کے علاوہ ایک نہایت اعلیٰ قسم کی حمائل جس کی طرز بالکل نئی قسم کی ہے یعنی جملہ الفاظ ایک دوسرے سے علیحدہ علیحدہ بڑی صفائی کے ساتھ لکھے ہوئے ہیں نمبر آیات کے جو وضاحت کی غرض سے حاشیہ میں درج کئے گئے ہیں طبع ہو رہی ہے نمونہ کا ورق درخواست کرنے پر مل سکتا ہے ہم نے ادب کے خیال سے اس کا نمونہ اخبار کے ہمراہ شائع کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ اس حمائل کے ساتھ اس نجوم کے استعمال میں اور بھی آسانی ہوتی ہے۔ یہ نجوم قریباً سات سو صفحوں پر ختم ہوئی ہے۔ تقطیع جیبی کرڑی کی جلد۔ سنہری نام۔ کاغذ اعلیٰ ... چھپائی عمدہ۔

قیمت چار روپیہ۔ باقی مطبوعات کی مفصل فہرست درخواست پر مل سکتی ہے

منیجر فیض بخش پریس۔ فیروزپور شہر

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

REGISTERD. L. No. 352

اخبار اہلحدیث امرتسر

برائے ہمہ منصفان گوش ہوش کی گفتار ... مست وبیکم کے کیسہ ... [illegible]

بن ... ہے تو نقل کیا ہے ... یاں وہم وخیال کا ... [illegible]

جلد ۲

اغراض و مقاصد
(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا ×
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا ×
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا ×

قواعد و ضوابط
(۱) قیمت ہر حال میں پیشگی لی جاتی ہے
(۲) ... [illegible]
(۳) نامہ نگاروں کی تحریر ... [illegible]
(۴) ... [illegible]

شرح قیمت
... سالانہ [illegible]
... [illegible]

اجرت اشتہارات
... [illegible]

امرتسر - یوم جمعہ ۹ - اگست ۱۹۰۷ء مطابق ۲۸ - جمادی الثانی ۱۳۲۵ ہجری

تفسیر ثنائی اردو کی پانچوین جلد بھی منقریب نکلنے والی ہے موجودہ چار جلدون کی قیمت مبلغ سے ہے مگر جو صاحب پانچوین جلد کے شائع ہونے سے پہلے چارون جلدون کے خریدار بنینگے ان سے رعائتی مبلغ للہ لئے جائینگے ۔ محصول علاوہ

انجمن مصلح الاخوان ہمہ جا مبارکباد

این دعا از من واز جملہ جہان آمین باد

الحمد للہ علی کل حال پرچہ اہلحدیث ۱۲ - جولائی کا نمبر وصول ہوا - ہمارے ہان ایک مقدمہ تہا - جس مین شرکت اخوان کی ضرورت تھی - فضل الٰہی سے اس مجلس کا نام **انجمن مصلح الاخوان** رکہا - بحمد اللہ مقدمہ فیصل ہوا - از طرف اراکین انجمن مصلح الاخوان کرنول (مدراس) ہدیہ سلام قبول باد -

راقم قاضی عبد الرحیم از کرنول

ایڈیٹر - امید ہے اسیطرح اور احباب بھی اپنے اپنے ہان اپنے احباب کو اسطرف متوجہ کرکے اس مبارک تحریک کی تکمیل کرینگے جزاہم اللہ - ذرہ سی توجہ درکار ہے - کچہہ

مشکل نہین گذشتہ پرچہ مین تجویز بتائی گئی ہے +

اجتہاد اور تقلید

گذشتہ نمبر مین ہم نے اس مضمون کو قیاس کی شرائط تک پہنچایا تہا اور اس کو نتائج سے اطلاع دی تھی - آج ہم اسکے متعلق مزید توضیح کرنا چاہتے ہین -

علماء اصول نے یہ علمی قواعد جو لکہے ہین اور ان قواعد کی تفصیلات مین بڑی بڑی کتابین لکہی ہین - کیا یہ کتب مطولہ صرف اسلیے ہین کہ طالب علم ان کتابون کو پڑہکر دستار فضیلت باندہکر مساجد کی امامت کرائین - یا کچہہ اور مطلب بہی ہے - کہ ان قواعد کو استعمال مین لائین اور احکام شرعیہ کو ان قواعد سے جانچین - کچہہ شک نہین کہ اگر غرض اول مطلوب ہو تو کوہ کندن وکاہ برآوردن کی مصداق ہے - مگر وہ غرض کیون ہونے لگی - بلکہ اصل غرض یہ ہے کہ احکام شریعت کو ان قواعد سے جانچین اور عمل کرین - پس اگر یہہ غرض ہے تو کچہہ شک نہین کہ ایک بہت بڑی مفید اور کارآمد غرض ہے - مگر افسوس ہے کہ اس غرض کو متعین کرنے سے آج وہ بڑا معرکۃ الآراء مسئلہ چٹکیون مین حل ہو جاتا ہے - جسکا نام **تقلید** ہے - تفصیل اس

مرقع قادیانی نمبر ۳ تک شائع ہوچکا ہے قیمت سالانہ ۸ -

[illegible]

اجمال کی یہ ہے کہ مسلمان دو قسم پر ہین ایک تو عالم ہین جو قرآن و حدیث کے احکام کو ان قواعد اصولیہ مذکورہ سے جانچ سکتے ہین - دوسرے جاہل ہین جنکو یہ قابلیت نہیین - اب سوال یہ ہے کہ ان مین سے تقلید کس پر فرض ہے اگر کہین کہ جاہلون پر تو اسکی دو صورتین ہین ایک تو یہ ہے جو ہم بھی جانتے ہین - اور کل دنیا کے علماء مانتے ہین کہ عوام کالانعام پر فرض ہے کہ اپنے زمانہ کے علماء سے مسائل پوچھین اور عمل کرین - بس یہی اُن کا مذہب ہے اور یہی اونکی تحقیق ہے جس عالم سے اُن کو حسن ظن ہو وہ دریافت کر کے عمل کرین - اسیلئے کہا گیا ہے کہ من تبع عالماً لقی اللّٰہ سالماً یعنے جو کوئی کسی عالم کی پیروی کریگا وہ خدا کو بیگناہ ملیگا - چنانچہ علامہ شامی رد المحتار مین لکھتے ہین - قالوا العامی لا مذہب لہ بل مذہبہ مذہب مفتیہ

شامی جلد ۳ صفحہ ۱۹۶

یعنے عامی آدمی کا کوئی مذہب نہیں اُسکا مذہب تو وہی ہے جو اسکے مفتی صاحب کا ہے - پھر اسکی دلیل یون لکہا ہے کہ :-

وعلله فی شرح التحریر بان المذہب انما یکون لمن لہ نوع نظر واستدلال وبصر بالمذہب علی حسبہ او لمن قرء کتاباً فی فروع ذلک المذہب وعرف فتاوی امامہ واقوالہ واما غیرہ ممن قال انا حنفی او شافعی لم یصر کذلک بمجرد القول کقولہ انا فقیہ او انا نحوی

یعنے مذہب تو اوسکا ہوتا ہے جسکو کچھ علم لیاقت اور مذاہب مین مناسبت واقعی ہو یا جسنے کوئی کتاب فروعات اُس مذہب کی پڑھی ہو - اور اپنے امام کے فتاوی اور اسکے اقوال معلوم کئے ہون - لیکن جو ایسا نہین بلکہ محض عامی ہے اوسکا اپنے آپکو حنفی کہلانا ایسا ہے گویا اوسکا نحوی یا منطقی یا فلسفی کہلانا جو محض جھوٹ ہے - دوسری صورت اس دعوی کی کہ عوام کو تقلید کرنی چاہئے یہ ہے کہ وہ ائمہ مجتہدین کی پیروی کرین سو اس صورت کی تردید عبارت مرقومہ مین کافی ہو چکی ہے کہ عوام کا یہ دعوی کرنا کہ ہم حنفی ہین محض غلط اور بالکل جھوٹ ہے +

رہے علماء جو اپنی عمر کا ایک معتد بہ حصہ تحصیل علم مین صرف کرتے ہین اور قرآن و حدیث کو باقاعدہ پڑھتے ہین اُن کے حق مین تقلید کا کیا حکم ہے؟ اسکا جواب ان علوم کے پڑھنے کی غرض و غائت ہی سے حاصل ہو سکتا ہے کہ ان علوم کے پڑھنے کی غرض جب یہ ہے کہ احکام شرعیہ کو ادلہ شرعیہ

سے جانچکر تسلیم کیا جائے - تو پھر تقلید کہان رہی؟ کیونکہ تقلید کی تعریف تو یہ ہے کہ اتباع الرجل غیرہ فیما سمعہ یقول او فی فعلہ علی زعم انہ محق بلا نظر فی الدلیل (قمر الاقمار حاشیہ نور الانوار) یعنی تقلید اسکو کہتے ہین کہ آدمی کسی کے قول یا فعل کا اتباع کرے - اس گمان پر کہ وہ حق پر ہے بغیر اسکی دلیل جانچنے اور دیکھنے کے"

اہلِ تقلید اس تعریف کو دیکھکر کون شخص کہہ سکتا ہے کہ کسی پڑھے لکھے آدمی پر تقلید واجب ہے کیا تحصیل علم کا یہی نتیجہ ہے - کیا علوم آلیہ اور کمال منطقیہ کی یہی انتہا ہے - کیا دماغ فلسفیہ مین یہ بات سما سکتی ہے؟ کہ عمر کا ایک اچھا حصہ تو مدارس میں تحصیل علم کے لئے صرف کیا مگر نتیجہ یہ حاصل ہوا کہ اماموں کے قیاسات کو تسلیم کرین اور اُن کی دلیل کی بھی جانچ نہ کرین - اب ہم یہ دکہانا چاہتے ہین کہ آجکل مقلدین علماء خود بھی تقلید کے مخالف ہین - جو تصنیف آجکل کے مقلدین علماء کی دیکھو اُس مین برابر اپنے خیالات کو مدلل کیا ہوتا ہے ہر ایک دعوی کی دلیل ہوتی ہے - اور عجیب عجیب موشگافیان ہوتی ہین حالانکہ مقلد کی یہ شان نہین کہ خود کوئی دلیل لائے بلکہ اپنے امام کی تابعداری کرے نہایت سے نہایت یہ کر سکتا ہے کہ اپنے امام کی پیش کردہ دلیل کو پیش کرے کہ میرے امام نے یہ مسئلہ فلان دلیل سے لیا ہے - جو اُسی امام کے الفاظ مین بتا تا اُس کا فرض ہے اگر اور کسی دلیل سے استدلال کریگا - یا اُس دلیل کو بطرز جدید بیان کرے گا - تو خود مستدل ہو جائیگا مقلد نہ رہیگا دیکھو مسلم الثبوت تلویح وغیرہ +

آئیے ہم ایک اور طرح سے بھی اس مسئلہ کو صاف کرین علماء اصول کا اتفاق ہے - المجتہد یخطی و یصیب - یعنے مجتہد جیسا رائے صائب کو پہنچتا ہے غلطی بھی اُس سے ہو جاتی ہے پس مجتہد کا ہر قول ذوالاحتمالین ہوا کہ صحیح ہے یا غلط - جسکا نتیجہ یہ ہے کہ مجتہد کی ہر ایک بات کو دلیل سے جانچنا ضروری ہوا - اسی لئے حضرت امام ابو حنیفہ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی میری دلیل نہ جانتا ہو اسکو میرے قول پر فتوی دینا حرام ہے + (بہت ٹھیک)
اِس غلطی کو کون جان سکتا ہے - وہی جس نے علوم حاصل کئے ہون - پس بعد اسکے کہ مجتہد کی غلطی اور پھر واضح ہو جاوے و معاذ اللہ سے خالی نہیین یا تو اُس غلطی کو مثل صحت کے تسلیم کئے بیٹھے اور آنکھین بند کر

[illegible]

مجتہد کے قول پر عمل کئے جانے یا چھوڑ دی۔ لیکن صورت اولیٰ کا اختیار کرنا غالباً کسی اہل علم اور اہل ایمان کی شان سے نہیں ہے اور صورت ثانیہ مین تقلید باطل ہوگی۔

غالباً ہمنے اس بحث مین کسی سفسطہ اور مغالطہ سے کام نہین لیا۔ بلکہ وہی کہا ہے جو علماء اصُول نے کہا ہے اور جو نتائج بتلائے وہی ہین جو صاف اون اصولون سے حاصل ہوتے ہین۔ جو علماء اصُول نے مقرر کئے ہین +

ہمین سخت افسوس ہے کہ اس زمانہ کے مقلدین علماء مضمون تقلید مین خلط مبحث کرتے ہین یعنے یہ نہین بتلاتے کہ تقلید کن پر فرض ہے علماء پر یا جہلاء پر بلکہ بیجا تنگ ضد اور ہٹ سے کام لیتے ہین کہ تقلید کی تعریف بھی نہین کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اہلحدیثون کو الزام دیتے ہین کہ تم امام بخاری کے مقلد ہو۔ گویا اُن کے نزدیک کسی ثقہ (معتبر) آدمی کی روایت کا قبول کرنا بھی تقلید ہے۔ جیرخوش! حالانکہ وہ خود بھی ان محدثین کی روایات کو تسلیم کرتے ہین۔ تو پھر وہ بھی اُن کے مقلد ہوئے اور امام ابوحنیفہ کے تو تھے ہی۔ پس ثابت ہوا کہ اُن کے نزدیک بھی ایک امام کی تقلید واجب نہین بلکہ کئی ایک کی۔ کیا خوب ہے

اولجھا ہے پاؤن یار کا زلفِ دراز مین
لو آپ اپنے دام مین صیاد آگیا

پس علماء مقلدین ناظرین کا فرض ہے کہ حسب قاعدہ مناظرہ اپنے دعوی کو صاف کرین اوسکی تعیین کرین یعنے پہلے بتلاوین کہ تقلید کیا ہے؟ اور کن کن لوگون پر فرض ہے؟ بعد ازان اُس دعوی پر دلیل لائیں یہ کیا تحقیق ہے؟ کہ جھٹ سے پڑھ دیا۔ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا۔ اور نتیجہ نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی حنفی تھے لہٰذا ہم بھی حنفی ہین۔ دیکھو اہل فقہ مورخہ ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء۔ بغور دیکھا جائے۔ تو اس قسم کے استدلالات بتلا رہے ہین کہ ہمارے بھائی خود ہی تقلید کو بازیچہ طفلان ہی جانتے ہین۔ کیا خوب! (باقی دارد)

حدیث نبوی اور تقلید شخصی قیمت ۲/ مجلد

آریہ سماج اور پالیٹکس

اس عنوان پر آجتک بہت کچھ لکھا جاچکا ہے۔ آریہ سماج کے مخالف کہتے ہین کہ آریہ سماج ایک پولیٹیکل پارٹی ہے مگر آریہ سماجی اس سے منکر ہین لیکن بغور دیکھا جائے تو ان کا فیصلہ بالکل آسان ہے جسطرح انسان ایک وقت مین جاگتا ہے۔ دوسرے وقت مین سوتا ہے۔ یہ دونون متضاد اوصاف ایک ہی انسان کو مختلف اوقات مین حاصل ہوتے ہین۔ اسیطرح آریہ سماج بھی دو وصف مختلف اوقات کے لحاظ سے ہین۔ لالہ لاجپت رائے کی جلاوطنی (جسکے لئے بلحاظ لیاقت لالہ صاحب کے ہمین بھی صدمہ ہے اور ہم آریہ سماج کے اس غم مین شریک ہین) سے پہلے تو آریہ سماج کو پولیٹیکل پارٹی ہونے کا وصف حاصل تھا۔ مگر لالہ صاحب کی جلاوطنی کے بعد نہ تھا۔ اس معمہ کو حل کرنے کے لئے ہم آریون کے لیڈر کی تحریرین پیش کرتے ہین جو آجکل کسی اور رنگ مین جلوہ فرما ہیں لالہ منشی رام جی جو ہیڈ گروکل نے ایک مضمون سَت دھرم مین لکھا تھا جو اہلحدیث مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۰۷ء مین ہمنے نقل کیا تھا۔ جسکا عنوان تھا "اب آریہ جہاد کرینگے"

ناظرین کو اس معمہ کے حل کرنے اور آریہ سماجیون کے ہاتھی کے دانت کی حقیقت کھولنے کیلئے آج ہم اُسے پھر نقل کرتے ہین لالہ صاحب ۲۴ اپریل ۱۹۰۷ء کے پرچہ مین لکھتے ہین:۔

"کیا جوش مردانگی کے آثار اسوقت بنگال مین بالکل نہین ہین بیس سال پیشتر تو یہ کہنا شائد ممکن ہوتا۔ لیکن سرفلر کی مہربانی سے آج حالات بدلے ہوئے ہین اگر کوئی بیس سال پہلے کہتا کہ بھارت مین اتنا پولیٹیکل جیون آچکا ہے۔ کہ لوگ پولیٹیکل حقوق کی رکشا مین اپنی منشا لوگون کو قربان کرنے کو تیار ہونگے اور دیوان ان حقوق کی رکشا مین زیور پھینک دینگی تو کوئی اس پر معشوق اس بھی نہ کرتا۔ لیکن سرفلر کے چند ماہ کے شاسن نے نہ معلوم لوگون کے اندر کیا غضب کی سپرٹ پھونکدی ہے کہ آج ہم اخبارون مین پڑھکر آنسو بہاتے ہین کہ اس بیر لڑکے کے پتا نے جسکی پولیس کے لئے شہادت کا ورتن ہم اوپر کر چکے ہین۔ اپنے زخمون سے بہری ہوئی پتر کو جو کہ جہد کے کارن کانپ رہا تھا۔ کانفرنس کی منبر پر رکھا اور کانپتی ہوئی رقت آمیز آواز مین کہا کہ

تقابل ثلاثہ۔ توریت۔ انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ۔ قرآن شریف کی فضیلت۔ تینوں کتب ... مع محصول ۸/

ahmadimuslim.de

مین بڑا ہی خوش ہوتا - اگر پولیس کی لاٹھیون سے بہیرا تپ پر نجاتا اور جسوقت اس مقان پر جہان پولیٹیکل میٹنگ کشیتر مین شانتی کا سندیسہ لیکر آئے ہوئے بزرگون پر بگڑ دلانہ اور ظالمانہ وار کیا گیا یادگار بنانے کے لئے چندہ جمع ہوتا شروع ہوا تو ایک دیوی نے جو کر بابو بپن موہن گہوش کی دہرم پتنی ہین - اپنا سونیکا بالا کانفرنس کمیٹی کے پاس بہیجا اور ساتہ ہی کہلا بہیجا کہ جبتک یہ ظلم و ستم جاری رہیگا ہوش دہارن نہین کرون گی" وہ گورنمنٹ بالکل بہی سے شونیہ سمجہنی چاہئے - جو ان علامات کی اصلیت کو نہین سمجہتی - جسمین سمجہ کا آتما بہی مادہ نہین ہے وہ اپنی ہستی پر آپ کلہاڑہ مارتی ہے بنگالی بہائیو! یہ تمہاری آزمائش کا وقت ہے تمہارے لیڈر دانا اور عالم ہین - انہون نے سیبیہ سنسار کے اتہاس کا بغور مطالعہ کیا ہوا - وہ جانتے ہین کہ ہر ایک قوم جس میز قومی حمیت کا مادہ موجود ہے - تقریر اور تحریر کی آزادی کی ٹہری قدر کرتی رہی ہے اور اس بیش بہا حق کی رکہشا مین خون کی ندیان بہائی جا چکی ہین - باریسال کانفرنس کے لیاب تک جو تمہارا رویہ رہا ہے وہ مردانگی کا ہے سارے بہارت (ہندوستان) کی عزت تمہارے ہاتہ مین ہے - سرکار کی کارروائیان زبان حال سے مفصلہ ذیل الفاظ مین تمہین چیلنج دے رہی ہین کہ "آٹہو! جاگو یا ہمیشہ کے لئے گرے رہو" اگر اب تم دب گئے - تو یاد رکہو ہمیشہ کیلئے تم غلام ہی رہوگے - اور آزادی کے مزے چکہنا تمہارے لئے سروتہا اسمبہو (بالکل محال) ہو جائیگا - اب گورنمنٹ کا کوئی حق نہین ہے کہ اس ملک کی حکومت چلانے کے لئے ہم سے کسی سہاتا کی آستا رکہے" اگر ہمارے ملک کی تعلیم یافتہ جماعت آج تک لیجسلیٹو کونسلوں میونسپل کمیٹیون اور ڈسٹرکٹ بورڈون مین بلا معاوضہ کام کرکے گورنمنٹ وقت کا ہاتہ بٹاتی رہی تو وہ محض اس لئے کہ لارڈ مکالے اور لارڈ رپن جیسے مہاتماؤن کے انکا مہہار پر بہت ہو کر دی ہوئی تقریرین جنہین ہمین بتلایا گیا تہا کہ انگریز ہندوستان کے فائدے کیلئے ہی اس دیش پر راجیہ کرتے ہین اور یہ کہ آہستہ آہستہ بہارت کے راجیہ کا بہت ساحصہ بہارت پترون

(ہندوستانیون) ہی کے سپرد کیا جائیگا - پڑہکر اور سنکر ہم بہول گئے تہے کہ ہم ایک ودیشی گورنمنٹ کے ماتحت ہین - اب تو ہمارے حاکم زبانی طور پر بہی ہمکو یہ تسلی نہین دیتے"

یہ مضمون پالیٹکس کے جس اعلیٰ معراج پر پہنچکر لکہا گیا ہے وہ خود اس کے حرف حرف سے ظاہر ہے - مگر اب جس آرین اخبار کو دیکہو - وہ یہی راگ الاپتا ہے کہ آریہ سماج ایک دہارمک سبہا (مذہبی سوسائٹی) ہے اسکو پالیٹکس سے کوئی مطلب نہین - یہ محض مخالفون کے بہتان ہین - چونکہ آریہ سماج کے مخالف مباحثات مین سبکدوش نہین ہو سکتے اسلئے ایسے ایسے اتہامات لگاتے ہین کہ آریہ سماج ایک پولیٹیکل پارٹی ہے" واللہ ہم جب یہ فقرہ سنتے ہین کہ آریہ سماج کے مخالف مسلمان آریون سے مباحثہ مین ہمیشہ کمزور رہتے ہین - تو ہم بغور دیکہتے ہین کہ یہ آواز کہان سے آتی ہے - اس قسم کی غلط آواز نہ تو زمین برداشت کر سکتی ہے نہ آسمان - پہر ایسی خلاف واقع آواز کو بولنے کیونکر برداشت کیا - خیر اس آواز کی صحت اور غلطی تو ایسے لوگوں سے مخفی نہین - جو آریون اور مسلمانون کے مباحثات مین کبہی شریک ہوئے ہون - ہماری غرض اسجگہ مذہبی پہلو سے نہین بلکہ ہم نے یہ دکہانا ہے کہ آریہ سماجی آجکل خود غرضی مین ایسے کچہہ حواس باختہ ہین کہ اپنے مجلہ وعدون کو بکلم بہول گئے ہین - اہلحدیث کو خدا تعجیل خوری سے محفوظ رکہے نہ اسکی عادت ہے لیکن ہمین سخت تعجب ہوتا ہے کہ آریہ سماجی جس طرح مذہبی مباحثات مین زبانی ہیچ پیچ سے کام لیتے ہین اگر کوئی ناواقف اُن کے مقابلہ پر ہو - تو اپنی مسلمہ کتابون کے مضامین سے بہی انکار کر جاتے ہین - اسی طرح پولیٹیکل بحث مین بہی وہ حق پوشی سے نہیں رکتے - پرکاش وغیرہ آرین اخبار بڑے فخر سے لکہتے ہین کہ ہمارے مخالفون نے ہر طرح ہمکو تکالیف پہنچائین جب مباحثات مین تنگ آگئے تو عدالت تک پہنچے - مگر آریہ سماج کبہی عدالت نہین گئی - دیکہو اس دعوی مین کتنی بڑی حق پوشی ہے مناظرہ سے تنگ آکر عدالت سے مدد لی - کا کیلی؟ کہ ہمکو دیا نندیون کے جواب سکہائے؟ اجی لالہ صاحب اگر کوئی عدالت مین گیا - تو آپ لوگون کی فحش گوئی اور بد کلامی سے گیا نہ کہ مباحثہ مین دلائل سے تنگ آکر - تمام ہندوستان مین بڑے پیمانہ کے مباحثہ دو ہی ہوئے ہین - ایک فیروزپور دوسرا نگینہ مین - ان دونون کی مصدقہ روئداد مین چہپ چکی ہین کیا آپ بتا سکتے

- پہر آپکا یہ دعوی کہ آریہ سماج کبہی عدالت مین نہین گئی - کیسا سفید جہوٹ ہے - تمام عمر مین آریہ سماج کو پنڈت لیکہرام کے قتل پر عدالت تک پہنچنے کا موقع ملا تہا - سو کیا سماج نے کبہی کی تہی - کیا قاتل کے پکڑوانے پر ہزارہا روپیہ کا اشتہار نہ دیا تہا - کیا مسلمانون کی معزز انجمن حمایت اسلام اور مرزا صاحب قادیان کی تلاشی نہ کرائی ؟ اگر قاتل یا قاتل کا کوئی ہمراز پکڑا جاتا تو ہمین معلوم ہو سکتا تم لوگ کس جرن مین بہیجتے - کیا فرید کوٹ کے سلیشن ماسٹر کے قتل پر کچہہ کمی کی گئی - اسکے علاوہ اور کونسا موقع تم لوگون کو ملا ہے کہ کسی کو معاف کیا ہو - عدالت تک نہ جانے کا فخر بہی تو جب ہی ہو سکتا ہے کہ موقع ملنے پر نہ جائے ورنہ عصمت بی بی ست از بے چادری +

آریہ سماج کی اس شکائت کا جواب بہی ہم کئی ایک دفعہ دے چکے ہین - جو کہا کرتے ہین کہ ہمارے مخالف ہمکو گالیان دیتے ہین - اسکا جواب ہم نے الہدیث اور تغلیب الاسلام مین واقعات صحیحہ سے یون دیا تہا کہ آریہ سماج کی عمر آج تیس سال کی ہے - یعنے سوامی دیانند سماج کے بانی ہین چنانچہ ہمارے اس دعوی کو آریہ اخبار عموماً مانتے ہین - آریہ گزٹ تسلیم کرتا ہے کہ سماج کی عمر اسوقت تیس سال کی ہے - پس اب تحقیق بالکل سہل ہے کہ گالیان دینے اور فحش بکنے کی ابتدا کس جانب سے ہے +

سوامی دیانند کی کتاب ستیارتھ پرکاش دنیا سے گم نہین ہوئی اس مین دیکہ سکتے ہین کہ سوامی جی نے کس طریق سے مباحثہ کی بنیاد رکہی ہے - اور اپنے مخالفین ہندو - عیسائی - مسلمانون اور جینیون وغیرہ کو کن کن دلآزار الفاظ اور توہین آمیز فقرات سے یاد کیا ہے - (ایسے الفاظ کی فہرست ہم اخبار الہدیث اور تغلیب الاسلام جلد دوم مین دکہا چکے ہین) پس کوئی آریہ سماجی ہمکو یہ دکہا دے - کہ اس فہرست سے پہلے کس مخالف نے آریہ سماج یا اوس کے بانی کی نسبت کوئی برا لفظ استعمال کیا ہے پس ؎

ذرہ انصاف تو کیجے نکالا کس نے شر پہلے

اس سوال کے جواب مین ہمارے دیانندی دوست یون گویا ہوتے ہین کہ ستیارتھ پرکاش سے پہلے کئی ایک کتابین مسلمانون نے ہندوون کے برخلاف لکہی ہین - جس مین وید کو - دہرم کو برا کہا گیا - مگر دانا جانتے ہین کہ یہ جواب "عذر گناہ بدتر از گناہ" کا مصداق ہے - کیا کسی پڑہے لکہے آدمی سے یہ بات مخفی ہے کہ جن باتون کی بنا پر مسلمان مصنفون نے ہندو مذہب کے رد کئے تہے - انہی باتون کی وجہ سے آج آریہ سماج ہندوون پر پہبتیان نہین اڑاتے - ہندوون کی مذہبی کتابون (پرانون) کو بہنگ نوشون کی تصنیف بتاتے ہین - پہر کہتے ہین کہ ہندوون کی گالیان ہم پر پہنچتی ہین - بہلا جب تم خود مانتے ہو - کہ آریہ سماج کی عمر اسوقت تیس سال سے زیادہ نہین - تو تیس سال سے پیشتر کے واقعات بحیثیت سماج تمپر کیا اثر پہنچا سکتے ہین - جب تم نہ خود ہندو بنتے ہو - نہ وہ تمکو اپنے مین جانتے ہین - تو پہر اُن کے معاملات سے تمہین کیا مطلب ؟ مگر وقت پر کچہہ کہنا تو ہوا - صحیح یا غلط سے مطلب نہین - حقیقت مین یہ ایک ایسی کہلی صداقت ہے کہ آریہ سماجیون سے اسکا جواب ہو ہی نہین سکتا - اسلئے محض وقت ٹالنے کو ادہر اُدہر کی کہدیتے ہین ؎

کہتا ہے کون نالۂ بلبل کو بے اثر
پردہ مین گل کے لاکہ جگر چاک ہوگئے

کہلی چٹہی

بنام مرزا غلام احمد صاحب قادیانی
از مولانا ابو سعید محمد حسین بٹالوی

"مرزا صاحب نے ایک مضمون انگریزی اخبار سول ملٹری گزٹ لاہور مین لکہا تہا جسکا مطلب یہ تہا کہ مسلمان خونی مہدی کے قائل ہین اسلئے انسے خطرہ ہے اور مین جہاد کا مخالف ہون میرا مرید عبد اللطیف کابل مین اسی لئے مارا گیا کہ جہاد کو منع کرتا تہا - اسکے جواب مین مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے ایک مضمون اسی انگریزی اخبار مین لکہا - جسکا خلاصہ تہا - کہ تم جہوٹ کہتے ہو - مسلمانون کی کسی صحیح روائت مین نہین ہے کہ مہدی اور مسیح جنگ کرین گے - بلکہ وہ معجزات و کرامات سے اشاعت اسلام کرین گے - اور عبد اللطیف جہاد کے سبب سے نہین مارا گیا بلکہ تمہاری نبوت کا دعوی کی تصدیق اور حضرت مسیح کی توہین کرنے سے مارا گیا - اسکے متعلق مولانا صاحب کی یہ چٹہی از ضمن درج کرنیکے آئی - جو درج ذیل ہے

مولانا صاحب کے مضمون کی نسبت قادیانی اخبار نے مجہے بہی رائے

اوراق العرب [illegible]

طلب کی ہے - جسکا جواب مرقع قادیانی نمبر۲ میں ہماری طرف سے نکلیگا - (اڈیٹر)

مولانا صاحب فرماتے ہیں

تیرے مضمون مندرجہ سول ملٹری گزٹ ۱۹ - جولائی ۱۹۰۷ء سے جو تشویش (کہلبلی) آپ کی پارٹی (اہل لاہور اور قادیان وغیرہ) میں پہیلگئی - مجھکو اسکا علم ہوگیا -

اس تشویش کی موجب آپ کی ذات اور آپ ہی کا قلم ہوا ہے آپ جانتے ہیں کہ میں مدت سے خاموش تہا - آپ ہی کے ارگن الحکم کی تحریک سے میں نے ایک نصیحت نامہ ۱۷ - مئی کو آپ کے نام لکہا - اسکے جواب میں آپنے ۲۲ - مئی کے خط میں دجل و بہتان سے کام لیا اور اسکے ساتھ ایک بہانہ دجل و جدال کتاب حقیقۃ الوحی میرے پاس بہیجدی - پہر اسی پر اکتفا نہ کرکے ۲۸ - مئی ۱۹۰۷ء کے سول ملٹری گزٹ میں آپ نے ایک ایسا مضمون شائع کردیا جس نے تمام مسلمانان رعایا برٹش گورنمنٹ اور گورنمنٹ کے صادق دوست ہز مجسٹی امیر افغانستان پر سخت بیرحمانہ اور غیر شریفانہ اور بخلاف واقعہ حملہ کیا - جس کو کروڑوں مسلمانوں کا دل دکہایا *

تو وہ خط اور یہ مضمون دیکہکر حمیت حق اور حمایت اسلام اور ایک بادشاہ اسلام مجھے باعث و محرک ہوئے کہ میں اس دجل و جدال پر گورنمنٹ اور اسلامی پبلک کو آگاہ کردوں - اور حدیث نبوی الدین النصیحۃ للّٰہ ورسولہ ولائمۃ المسلمین وعامتہم عمل میں لاؤں بنا برعلیہ اس خط ۲۲ مئی کے جواب میں میں نے ایک کہلی چٹھی ۲۸ - مئی ۱۹۰۷ء کو لکہی جو زیر طبع ہے اور انشاءاللہ جلد اوس میں درج ہوکر عنقریب ملاحظہ سے گذریگی - انشاء اللہ تعالی - اور مضمون مذکورہ سول ملٹری کے جواب میں ایک آرٹیکل اڈیٹر سول ملٹری گزٹ کو مخاطب کرکے شائع کیا جو ۱۹ جولائی کو مرزائی کمپنی کے انص ارکان کی مجلس میں بمقام قادیان پڑہا گیا - اس مجلس میں اس آرٹیکل کے پڑہے جانیسے وہ شور و غل پیدا ہوا - جو ہرقل قیصر روم کی مجلس میں آنحضرت صلعم کے خط پڑہے جانیسے پیدا ہوا تہا اور ان لوگوں کے ہوش و حواس کو اس آرٹیکل نے پراگندہ کردیا اور لیجیو پکڑ لو کا واویلا سنبھالنا کا مشورہ دینے لگا - کوئی کہتا سول ملٹری گزٹ میں اس کا جواب شائع ہونا چاہئے - کوئی کہتا اڈیٹر سول اسکو نہ چہاپیگا - ایک مستقل پمفلٹ اس کے جواب میں شائع ہونا چاہئے - کوئی بدحواس کہتا کہ راقم آرٹیکل پر مباہلہ کا تیر چلانا یا گولہ مارنا چاہئے - کوئی سراسیمہ و خوف زدہ کہتا - اسکے جواب میں کچھ بھی مشتہر نہ کرنا چاہئے بلکہ محض خاموشی اختیار کرنی چاہئے - جسپر حضرت اقدس کمپنی کے افسر نے یہ فرمایا کہ اس صورت میں گورنمنٹ ہم پر بدظن ہوجائیگی آخر اس تجویز پر اتفاق رائے ہوا - کہ پمفلٹ شائع کرکے معزز افسران گورنمنٹ کے پاس بہیجدینا چاہئے اور یہ کام مولوی محمد احسن صاحب یا حکیم نورالدین صاحب کے سپرد ہو کہ نواب صاحب بہوپال کی تالیفات جمع کرکے انہیں سے نواب صاحب کے خیالات متعلق آمد خونی مہدی نکالکر یہ ثابت کرنا چاہئے کہ راقم آرٹیکل مذکور نے نواب صاحب کو اپنا امام و پیشوا مانا ہوا ہے لہذا یہ بھی گویا آمد خونی مہدی کا قائل ہے -

حاضرین مجلس میں ایک اجنبی آدمی بھی شامل تہا - اس نے کہا کہ اگر مرزا صاحب خدا کیطرف سے ہیں - تو پہر وہ اور لوگوں سے رائے اور مدد کیوں لیتے ہیں - اور کیوں اسباب میں خدا تعالی سے حکم نہیں پوچھ لیتے - اور نیز اگر وہ خدا کی طرف سے ہیں تو گورنمنٹ کی بدگمانی کی کیوں پرواہ کرتے ہیں مگر اس خوف زدہ حواس باختہ کمپنی نے اس اجنبی کی رائے کیطرف کچھ توجہ نہ کی اور یہی رائے پاس ہوگئی کہ اس آرٹیکل کے جواب میں پمفلٹ ضرور شائع ہونا چاہئے - خاکسار نے یہ حال سنکر پہلے اس کو زبانی ایک طالب علم راست گو کے ذریعہ پیغام بہیجا - اور اب اس کہلی چٹھی کے ذریعہ یہ پیغام پہنچاتا ہوں کہ اگر مولوی محمد احسن صاحب یا کسی اور صاحب مددگار مرزا جی کو میدان مقابلہ میں قلم اٹھانے اور اس آرٹیکل کی جواب میں پمفلٹ کے شائع کرنے کا حوصلہ ہو تو یہ خاکسار . . . . .

اسکا مواد و سامان بہم پہنچانے کو حاضر ہے وہ تصانیف نواب صاحب کو جو رسالہ چاہیں - خاکسار سے مستعار طلب کریں اور جس نمبر رسالہ اشاعۃ السنہ میں نواب صاحب کے خیالات کا بیان اور آپ بحث ہو اور وہ اردو و انگریزی میں شائع ہوچکے ہیں - انکو بارسال قیمت اعلی درجہ (فی ماہ یا فی پرچہ عہ) جو روسا سے لیجاتی ہے - (جنمیں مرزا صاحب بھی شامل ہیں کیونکہ وہ اپنی امت جدیدہ کے اعلی رئیس و فرمانروا ہیں - اور تمام رئیسوں کے برابر آمدنی رکھتے ہیں) ارسال کرکے طلب کریں - پہر پمفلٹ تیار کریں - اور ثابت کریں کہ آمد مہدی کے منتظر و معتقد سب کے سب باغی سرکار انگلشیہ ہیں اور اسکا جواب اس خادم الاسلام والمسلمین اور ایڈوکیٹ اہلحدیث سے لیں اور اسکا لطف حاصل کریں اور مزہ چکہیں *

اس چیلنج کے ساتھ اس کمپنی کو نصیحت کرنا بھی ہمارا فرض ہے - کہ وہ

محافظ د
ہم نے برسوں کے
امراض دندان کے
ایجاد کیا ہے پس اگر
کیڑے نے کہا لیا
ہو یا ہلتے ہوں
منہ سے بدبو آتی
خون آتا ہو تو ہمارا
کریں - خدا کے فضل
ہے کہ ہندوستان
کی کوئی مفید دوا
جو دانتوں کو ہمیشہ
خوبصورت اور مضبوط
رکھے قیمت فی ڈبہ
مصنوعی آنکہیں
اعلی درجہ کے
ہر وقت موجود
شیخ خلیل
ڈاکٹر دندان
(پنجاب)

تقلیب الاسلام جواب رجال عمل جواب تہذیب الاسلام در رسالہ نزاکت قیمت عہ علاوہ محصول

خام خیال وسودائی محال کو اپنے دماغوں سے نکال پھینکے کہ وہ اشاعۃ السنہ کے مقابلہ میں تمام مسلمانان معتقدین آمد مہدی کو باغی ثابت کردینگے اور اس سے عہدہ برآ ہوگئے۔ پندرہ برس ہوئے پہلے ان سے اشاعۃ السنہ کے مقابلہ میں کیا ہوا۔ جو آئندہ ہوگا۔ لہٰذا اپنی خیر چاہتے ہو تو وہ اسی اجنبی کی رائے پہ کاربند ہو کر اب چپ ہی ہو رہو۔ اور اس رباعی پر عمل کرو ؎

آنانکہ بچشم بیگمان تقیق و اکنند + از ہر چہ فہم رنگ تکبر و حیا کنند
در صحبت ہر کہ خیر خموشی علاج نیست + ہر ہرزہ است تکیہ بجیبن و حیا کنند

غازیپور کے ایک مولانا صاحب

اطیشن گوریہ پہ تشریف لائے۔ اپنے رہ رہے ہیں ایک شخص کو غیر مقلد بنا کر وعظ کی محفل میں جہاں کثرت سے مقلدین جمع تھے مولویصاحب کے حضور میں پیش کیا اور کہا کہ یہ شخص غیر مقلد ہے۔ اسکو توبہ کرا دیجئے۔ مولویصاحب نے اسکی تجدید ایمان کے لئے کلمہ پڑھایا اور توبہ کرایا کہ آئندہ سے آمین بالجہر اور رفع یدین نہیں کریگے۔ مصنوعی مقلد نے اقرار کیا کہ ہاں میں آپ پر ایمان لایا اور آمین بالجہر و رفع یدین سے توبہ کیا۔ اہل مجلس نے بڑی خوشی کی اور مولوی صاحب نے تو ایسی خوشی کی کہ گویا ایک ملک کو فتح کر لیا۔ واہ واہ ہمارے بھائیو! تم نے بہت بڑا ضروری کام کیا زمانہ نگار گوریہ

بوسۂ قبر

(مرقومہ جناب مولوی مولا بخش صاحب ساکن جالپور ضلع مونگیر)

بوسۂ حجر و شجر و مدر و قبر شیوہ کفار اشرار و ہنجار مشرکین بد کردار ہے۔ مسلم پاک طینت تارک بدعت و مومن محب سنت اس سے دور ہیں۔ و نہایت نفور ولنعم ما قیل ؎

لب گزیدہ ما اغیار را چہ بوسہ زنم + عقیق کندہ نام دگر چہ کار آید

اخبار اہل فقہ مورخہ ۲۲۔مارچ ۱۹۰۸ء میں خاندان پہلواری کے ایک صاحبزادہ نے اڈیٹر اہل حدیث مولانا ثناء اللہ صاحب کے اس جواب پر کہ بوسہ قبر حرام و مشابہ شرک ہے، اعتراضات کئے ہیں اور اس جواب کو مولانا کے غیر مسلم اور غلط خیال کہا ہے۔ آہ افسوس افتاء و فتوی نویسی بھی بچوں کا کھیل ہے کہ جو چاہا لکھدیا نہ تو معارف علمیہ پر دسترس اور نہ اقوال علماء و سلف سے خبر مگر تیوں اور کا ملواد پر اعتراض جما کر اپنی شہرت کا اظہار کر لیا ؎

ہمہ اندر زمن بتو انیست + کہ تو طفلی و خانہ رنگین است

افسوس اسپر نہیں ہے کہ اعتراض کیوں کیا ؟ کاش اعتراض صحیح ہوتا۔ تو اسپر خوشی ہے کہ ایسے مسائل جو متفق علیہ درمیان محققین حنفیہ و شافعیہ و مالکیہ و حنبلیہ و صوفیہ کے ہیں اسپر بھی آجکل کی بدعت پسند معترض ہوتے ہیں اور بڑے فخر سے اعلان کیا جاتا ہے کہ میں وہابی کش ہوں مگر اس بوسۂ قبر کے جواز میں وہابی کشی سے نمبر بڑھا کر آپ حنفی و صوفی کش بھی ہوگئے۔ جیسا کہ آئندہ بنقل اقوال علماء حنفیہ و صوفیہ آپ کے اس بیجا خون کا خون بہا طلب کیا جائیگا۔ قبل اسکے کہ میں آپ کے دلائل مجوزہ بوسۂ قبر سے بحث کروں۔ آپ کے اس استفسار کا جواب دینا مناسب سمجھتا ہوں۔ جو اہل حدیث سے آپ طالب ہیں آپ لکھتے ہیں (کہ اس فعل کو حرام مطلق اور قریب شرک یا شرک کسطرح مان لیں۔ جبتک کہ قرآن و حدیث سے کوئی معتبر دلیل و ثبوت اس دعوی کی آنکی آگے پیش نہ کی جاوے)

آپ کی اس خوش طلبی پر کہ قرآن و حدیث سے جبتک کوئی معتبر دلیل الخ میں نہایت خوش ہوا کہ آپ بھی اب زبان سے قیاس و اجماع کو تسلیم نہیں کرتے ورنہ اس تخصیص کا کیا فائدہ۔ اب بوسہ قبور کی حرمت و مشابہ شرک ہونیکی دلیل سنیئے! عن العرباض بن الساریۃ قال صلی بنا رسول اللہ صلعم الی قولہ فانہ من یعش منکم من بعدی فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین تمسکوا بہا وعضوا علیہا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ (وکل بدعۃ) ضلالۃ رواہ احمد وابو داؤد والبیہقی فی المدخل والترمذی وصححہ وابن ماجہ

اس حدیث میں امام الائمہ یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے بعد اختلاف بہت ہوگا۔ ایسے اختلاف میں صورت نجات کی آنحضور نے صرف یہی فرمائی۔ کہ اتباع سنت سید المرسلین اور پیروی طریقہ خلفاء راشدین کی جاوے اور بدعتوں سے احتراز کیا جاوے۔ پھر بدعت کی تعریف فرما کر اسکو ضلالت و گمراہی فرمایا۔ آنحضور نے جو طریقہ زیارت قبور کا بعد منع کے ارشاد فرمایا اور خود مدت العمر اسپر عامل رہے۔ اس میں بوسۂ قبور کو ارشاد نہ فرمایا اور نہ خود کیا اور خلفاء راشدین سے کوئی روایت بوسۂ قبر کی ثابت نہیں ہوئی۔ اسوقت کتب سنت و دواوین اسلام موجود ہیں یک حرف بھی اس فعل کے ثبوت میں پیش نہیں کر سکتے پھر اس کے بدعت ہونے میں کوئی شک نہ رہا اور بدعت بنص رسول خدا ضلالت و گمراہی ہے۔ پس بوسۂ قبر ضلالت و گمراہی ہوئی۔ اب اسکے حرام ہونے میں کوئی کسر نہ رہی اور چونکہ بوسۂ قبر بیشتر از بوسہ تودہ خاک نہیں ہے۔ تعظیماً و حباً للقبر کیا جاتا ہے اور یہ فعل مشرکوں کا ہے۔ جو اپنے بتوں سے کرتے ہیں اور خداوند تعالی نے اسکو اپنی تعظیم کیلئے حجر اسود میں ٹھیرایا ہے۔ اسلئے کسی قبر وغیرہ کا بوسہ بسبب تعظیم و جلب منفعت جیسا کہ گورپرستوں میں مشاہدہ ہوتا ہے

شرک ہے۔ قال اللہ تعالیٰ :۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ أَنْدَادًا يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا أَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ اور شرک والے بعد دخول جہنم یہ بولینگے۔ کما قال تعالیٰ۔ تاللہ ان کنا لفی ضلال مبین اذ نسویکم برب العالمین۔ حالانکہ یہ تسویہ وبرابری انداد و بن کیساتھ خداوند تعالیٰ سے نہ خلق ورزق واماتت واحیاء و ملک وقدرت میں نہ تھی۔ بلکہ حب و تذلل میں وہ برابری کرتے تھے اور یہ غائت درجہ کا ظلم ہے۔ کیف یسوی التراب برب الارباب۔ اس شرک کے توابع سے ہے شرک ساتھ اللہ تعالیٰ کے بیچ افعال و اقوال و ارادات و نیات میں۔ پس شرک افعال میں داخل ہے۔ سجدہ کرنا غیر خدا کا اور طواف کرنا غیر بیت اللہ کا اور حلق راس ما سطے عبودیت اور خضوع غیر اللہ تعالیٰ کے اور بوسہ احجار کا غیر حجر اسود کے کہ یمین خدا ہے زمین پر اور بوسہ و استلام قبور کا اور سجدہ کرنا طرف انکے حالانکہ رسول اللہ نے اس شخص پر کہ قبور انبیاء و صلحاء کو سجدہ بناوے اور اس میں نماز پڑھے لعنت فرمائی ہے۔ اب خیال کرو جس نے قبر کو مثل بت لیا ہو اور بوسہ و طواف وغیرہ سے اسکو پوجتا ہو اسپر کتنی لعنتیں ہوتی ہونگی۔ اور شرک الفاظ میں داخل ہے حلف بغیر اللہ قال رسول اللہ صلعم من حلف بغیر اللہ فقد اشرک رواہ احمد وابوداؤد وابن حبان وصححہ الحاکم۔ اور اسی میں داخل ہے قول قائل کا ماشاء اللہ وشئت کما ثبت من النبی صلعم انہ قال لہ رجل ماشاء اللہ وشئت فقال اجعلتنی للہ ندا قل ماشاء اللہ وحدہ حالانکہ مشیت انسانی بنص کتاب اللہ ثابت ہے کما قال تعالیٰ۔ لمن شاء منکم ان یستقیم اور شرک ارادہ و نیت میں داخل ہے ریا و سمعہ وغیرہ کما ثبت بذالک الاحادیث

علامہ ابو محمد مقدسی حنبلی فرماتے ہیں۔ وقد روینا ان ابتداء عبادۃ الاصنام کانت من تعظیم الاموات باتخاذ صورھم والتمسح بھا والصلوۃ عندھا انتہی +

اور علامہ ابن الحاج مالکی کتاب مدخل میں طواف قبر شریف اور مسح جدار قبر اور ڈالنے کپڑے اور رومال سے سخت تحذیر فرماتے ہیں اور ان کو منجملہ عبادات جاہلیت کے شمار کرتے ہیں :۔

الحذر الحذر مما یفعلہ بعضھم من الطواف بقبرہ علیہ الصلوۃ والسلام ومسح البناء والقاء الثیاب والمنادیل علیہ وذلک کلہ من البدع لان التبرک انما یکون بالاتباع وما کانت عبادۃ الجاھلیۃ الا من ھذا القبیل ولاجل ذلک کرہ علمائنا التمسح بجدار الکعبۃ او بجدار المسجد والمصحف وتعظیم المصحف قراءتہ والعمل بما فیہ لا تقبیلہ والقیام بہ کما یفعلہ بعضھم انتہی ما فی المدخل +

اور علامہ ابن قدامہ حنبلی صاحب المغنی فرماتے ہیں :۔ ولا یجوز اتخاذ المساجد علی القبور لان النبی صلعم لعن الیھود والنصاری علی ذلک وقد روینا ان عبادۃ الاصنام تعظیم الاموات واتخاذ صورھم والتمسح بھا والصلوۃ عندھا انتہی +

سنتے ہو گور پرستو! قبور کے بوسہ دینے والو اور اسپر چادر چڑھانیوالو۔ علامہ ابن الحاج وغیرہ کیا فرماتے ہیں کہ کافروں کی بت پرستی کی ابتدا تمسح و تقبیل وغیرہ ہی سے تھی۔ اب بھی اسکے مشابہ شرک ہونے میں تامل کروگے اور نہ مانوگے اگر تمہارے پاس کوئی دلیل جواز بوسہ قبور ہے۔ تو اسکو پیش کیوں نہیں کرتے اور اولٹا مانعین سے طلب کرتے ہو۔ دیکھو تعظیم اور تقبیل عبادت کے عنوانات سے ہے۔ اسیواسطے کعبہ میں استلام رکن اور تقبیل حجر اسود مشروع ہوئی وا اسی سبب حافظ ابن قیم کتاب الداء والدواء میں تقبیل غیر حجر اسود کو منجملہ انواع شرک افعال کے ارشاد فرماتے ہیں حافظ الشریعت محدث ہذہ الامۃ نے مجمع کثیر میں اشارہ غیر حجر اسود کے بوسہ سے بوجہ اسکے کہ اس میں شائبہ شرک کا پایا جاتا ہے منع فرمادیا۔ چنانچہ بخاری ومسلم وابوداؤد وترمذی ونسائی میں عمر فاروق رضہ سے روایت ہے :۔

انہ جاء الی الحجر الاسود فقبلہ وقال انی اعلم انک حجر لا تضر ولا تنفع ولولا انی رأیت رسول اللہ صلعم یقبلک ما قبلتک انتہی +

علامہ عینی حنفی اس حدیث کی تحت میں لکھتے ہیں :۔ فیہ کراھیۃ تقبیل ما لم یرد بہ الشرع بتقبیلہ من الاحجار وغیرھا

فقہاء حنفیہ اسی بنا پر استلام رکنین کو سوا رکن اسود و یمانی کے مکروہ فرماتے ہیں۔ کیونکہ حضرت رسالتماب سے ثابت نہیں ہوا۔ حالانکہ بعض صحابہ نے اسکو کیا تھا۔ در مختار میں ہے ویکرہ استلام غیرھما انتہی +

اور علامہ خفاجی شرح شفا میں بشرح اثر حضرت عمر کے تحریر فرماتے ہیں۔ وفی الحدیث من الاحکام انہ یکرہ تقبیل ما لم یرد بہ الشرع بتقبیلہ کما یفعلہ بعض العوام من تقبیل قبور الانبیاء والاماکن المبارکۃ انتہی

ahmadimuslim.de

اگر یہ سب تحریر آپکو اطمینان بخش نہو۔ تو آپکو میں آپکے گھر کی سناتا ہوں سنو! درمختار میں ہے :۔ ما یفعلون من تقبیل الارض بین یدی العلماء والعظماء فحرام والفاعل والراضی بہ آثمان لانہ یشبہ عبادۃ الوثن و ھکذا فی تحفۃ الملوک +

علماء مذہب حنفیہ اس میں مختلف ہیں کہ زمین بوسی سے وہ کافر ہوتا ہے یا نہیں؟ صاحب درمختار اسمیں یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ یہ زمین بوسی اگر بوجہ عبادت و تعظیم ہو۔ تو کفر ہے اور بوجہ تحیہ ہے تو کفر نہیں۔ لیکن گنہگار صاحب کبیرہ وہ ضرور ہے چنانچہ درمختار میں وہ لکھتے ہیں۔ ھل یکفر ان علی وجہ العبادۃ والتعظیم کفر وان علی وجہ التحیۃ لا وصار آثما مرتکبا بالکبیرۃ۔ انتہی

اس زمین بوسی اور قبر بوسی میں جو وہ بھی فی الحقیقت زمین بوسی ہے۔ کچھ فرق نہیں۔ فحکمہما واحد۔ لیجئے اتنا آپکو اپنی ہی مذہبی کتب سے بوسہ قبر جو کبھی زمین بوسی ہے مشابہ شرک ہونا اور بتوں کی پرستش کے مشابہ ہونا معلوم ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کوئی قبر بوسی کرے بہ نیت عبادت و تعظیم میت کے تو وہ کافر ہے اور اگر یہ قبر بوسی بطور تحیہ کے ہے تو وہ گنہگار صاحب کبیرہ ہے جب آپ بوسۂ قبر کی حرمت و مشابہ شرک ہونیکو دلائل سن چکے تو اب محققین علماء مذاہب اربعہ کے اقوال بگوش ہوش سنئیے۔ آپ کے امام ہمام اعظم کوفی سرے سے اسکے عدم جواز کے قائل ہیں۔ بجز حجر اسود کے وہ کسی کے بوسہ کو جائز نہیں فرماتے خواہ زندہ ہو یا مردہ خواہ وہ قبر ہو یا تھان یا چلہ ہو یا کوئی مکان شیخ عبد الحق محدث حنفی دہلوی ترجمہ مشکوۃ میں بشرح حدیث افیلتزمہ ویقبلہ قال لا کے فرماتے ہیں۔ معانقہ اگر خوف فتنہ نباشد مشروع است خصوصاً نزد قدوم از سفر واز ابو حنیفہ و محمد رحمہما اللہ کراہیت بوسیدن دست و دہان وچشم و معانقہ آمدہ است واستدلال بہمین حدیث کردہ و میگویند کہ آنچہ گردوایت کردہ اند در ثبوت این اشیاء پیش از نہی است انتہی۔ اور علامہ طحطاوی حاشیہ درمختار میں فرماتے ہیں۔ قال الشرنبلالی فی رسالۃ المصافحۃ بعد ما ذکر کلاما فی التقبیل نقلا استفید من ھذا خمسۃ اقوال فی قبلۃ التحیۃ احدھا کراھۃ التقبیل مطلقا وھو قول الامام الخ ۔

جب امام ابو حنیفہ صاحب بوسہ دست وغیرہ زندہ صلحا کو مکروہ فرماتے ہیں تو بوسہ قبر کو جو بانا بت پرستی ہے کیونکر جائز فرمائینگے مصنف ابوبکر ابن شیبہ میں ہے۔ کہ عبد اللہ بن زبیر نے یک جماعت کو دیکھا کہ سنگ مقام ابراہیم کو چھوتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اس پتھر کے مسح کا حکم نہیں دیا بلکہ حکم اسکا یہ ہے کہ متصل اسکے نماز پڑھو۔ امام ابن القیم اغاثہ میں فرماتے ہیں :۔ ولقد انکر السلف التمسح بحجر المقام الذی امر اللہ ان یتخذ منہ مصلی کما ذکرہ الازرقی عن قتادہ قال انما امروا ان یصلوا عندہ ولم یؤمروا بمسحہ الخ

علامہ خفاجی نسیم الریاض شرح شفائے قاضی عیاض میں فرماتے ہیں :۔ ولا یمس القبر بیدہ فیکرہ الصاق الظہر والبطن بجدار القبر المکرم ویلحق بجدارہ جدار الساتر علیہ المستور بالحریر الآن لما فی ذلک من مخالفۃ الادب معہ صلعم ومن ثم تعین علی کل احد ان لا یعظمہ صلعم الا بما اذن اللہ فیہ لامتہ معہ صلعم فی جنسہ مما یلیق بالبشر فان مجاوزۃ ذلک یفضی الی الکفر والعیاذ باللہ انتہی +

اور علامہ ابن ملقن بحث فی استناد حافظ ابن حجر عسقلانی شرح عمدہ میں لکھتے ہیں :۔ لا یشرع التقبیل الا للحجر الاسود وایدی الصالحین من العلماء وغیرہم وللقادمین من سفر بشرط ان لا یکون امرد ولا امرأۃ محرمۃ وبوجوہ الموتی الصالحین وکل ذلک قد ثبت فی الاحادیث الصحیحۃ وفعل السلف واما تقبیل الاحجار والقبور والجدران والستور وایدی الظلمۃ والفسقۃ واستلام ذلک جمیعہ فلا یجوز ولو کانت احجار الکعبۃ والقبر الشریف وستورھا وصخرۃ بیت المقدس فان التقبیل والاستلام ونحوھما تعظیم والتعظیم لا یجوز الا فیما اذن فیہ انتہی۔ کذا فی الصواعق +

شیخ الاسلام کتاب کشف الغطاء میں فرماتے ہیں :۔ دو دست نہند بر قبر ومسح نکنند وبوسہ نہدو منحنی نشود۔ ودروے بخاک نمالد کہ این عادت نصاری است ومشائخ در منع ان اشد دبسیار دارند کذا فی عامۃ الکتب ودر وقعۃ ابو اللیث وضع یدین را بالباس گفتہ وابو موسی حافظ گفتہ آنچہ جمہور فقہا گفتہ اند از منع صحیح است زعفرانی گفتہ ہمین گذشتہ است عنہ وآنچہ عوام مردم الآن کنند۔ بدعتہائے منکرات شرعاً و بالجملہ شک نیست در بودن مثل این امور بدعت زائدہ بیجانہ ہ و تعظیم صلحا باین چیزہا تعلق ندارند چنانچہ جہال فہمیدہ اند انتہی کذا فی مایسائل علامہ شیخ الاسلام کی عبارت سے چند باتیں معلوم ہوئیں اور بوسہ قبر عادت نصاری کی ہے جو شرک سے شبہ ہے ثانیاً علماء حنفیہ اسکو منع میں بہت سختی کرتے ہیں ثالثاً اکثر کتب حنفیہ میں حرمت بوسہ قبر مذکور ہے۔ رابعاً جمہور فقہاء حنفیہ نے کہا ہے کہ قبر کا بوسہ ممنوع ...... شرعیہ ہونا بھی صحیح ہے۔ خاص کر قبروں کا بوسہ جو جاہلوں کی سمجھ میں بزرگی کی تعلیم ہے وہ غلط ہے ؛ (باقی آئندہ)

فتاویٰ

س نمبر ۳۱۳:۔ روح کا تعلق جسم سے عینی ہے یا وضعی؟

ج نمبر ۳۱۳:۔ روح کا تعلق جسم سے عینی ہے۔

س نمبر ۳۱۴:۔ جوہر ہے یا عرض؟

س نمبر ۳۱۵:۔ حیات سے قائم ہے یا بذات خود؟

س نمبر ۳۱۶:۔ روح کی ذاتی صفات کس قدر ہیں؟

س نمبر ۳۱۷:۔ استخارہ کس طرح کیا جاتا ہے۔ اس میں اشارہ بھی شرط ہے یا نہیں۔ اگر اشارہ ہو تو شیطان کے افترا کا گمان تو نہیں؟

س نمبر ۳۱۸:۔ اور قرآن شریف سے کس طرح کیا جاتا ہے؟

س نمبر ۳۱۹:۔ اہل قبور سے مدد چاہنے یہ کہنا کہ اے ولی اللہ آپ دعا بارگاہ حق تعالیٰ میں کریں۔ بندہ کے حق میں جائز ہے یا نہیں؟

س نمبر ۳۲۰:۔ شریعت اور طریقت جدا جدا شے ہیں یا ایک ہی شے کا نام ہے؟

س نمبر ۳۲۱:۔ فرزند کے حق میں کونسی دعا ماثورہ ہے؟

س نمبر ۳۲۲:۔ کسقدر کلمہ شریف پڑھنے سے نجات ہو سکتی ہے اور پڑھتے وقت حضوری قلب و فہم معانی بھی شرط ہے یا فقط پورا کرنا تعداد کا ہے۔

س نمبر ۳۲۳:۔ منکر حدیث کو کیا سمجھنا چاہئے۔

س نمبر ۳۲۴:۔ نماز میں ذکر قلبی کرنا مخل نماز کی ادائیگی کا تو نہیں۔

س نمبر ۳۲۵:۔ آیات قرآنی منسوخ الحکم کتنی ہیں اور ناسخ کتنی اور منسوخ التلاوت و حکم کتنی اور منسوخ التلاوت کسقدر اور منسوخ التلاوت کونسی حدیث کی کتاب میں مندرج ہیں (عبد الحکیم خاں لسوبدار قصبہ بہوراں)

ج نمبر ۳۱۴:۔ روح شرعی جوہر ہے۔

ج نمبر ۳۱۵:۔ حیات سے قائم ہے بذات خود نہیں۔

ج نمبر ۳۱۶:۔ روح کی ذاتی صفات کوئی نہیں جو ہے یا خلقی ہے یا کسبی مثلاً ذکی اور غبی ہونا خلقی ہے۔ نیک و بد ہونا کسبی۔

ج نمبر ۳۱۷:۔ استخارہ دو رکعت نفل پڑھکر دعا ماثورہ پڑھی جاتی ہے۔ اشارہ ہونا شرط نہیں۔ اشارہ میں غلطی ہونا ممکن ہے۔

ج نمبر ۳۱۸:۔ قرآن شریف سے استخارہ کرنا کوئی امر شرعی نہیں۔ نجومیوں کا طریق ہوگا۔

ج نمبر ۳۱۹:۔ اہل قبور سے مدد مانگنا شرک ہے۔ یہ کہنا کہ آپ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ زندوں کے حق میں تو جائز ہے۔ مگر مردوں کے لئے جائز نہیں کیونکہ وہ حاضر و ناظر نہیں کہ سن لیں۔ اپنے اپنے مقام پر ہیں۔ اسی لئے ان کے حق میں خدا فرماتا ہے وھم عن دعائھم غافلون۔ یعنی وہ بزرگ جنکو لوگ پکارتے ہیں ان کی پکار سے بے خبر ہیں۔

ج نمبر ۳۲۰:۔ شریعت احکام شرعیہ کا نام ہے اور طریقت ان کے راسخ استعمال کو کہتے ہیں۔ اس کے متعلق ہمارا ایک رسالہ بھی ہے جس کا نام ہے "شریعت اور طریقت" (قیمت ۱ر) اس میں مفصل مذکور ہے۔

ج نمبر ۳۲۱:۔ استفادیت کے لئے سب دعاؤں سے زیادہ مفید ہے۔

ج نمبر ۳۲۲:۔ نجات کے لئے کلمہ پڑھنے کی تعداد کوئی نہیں۔ دل میں مضبوط توحید کا ہونا شرط ہے اور معنی سمجھکر حضور قلب سے پڑھنا چاہئے نہ کہ طوطے کی طرح زبان سے۔

ج نمبر ۳۲۳:۔ منکر حدیث کو علماء نے بدعتی لکھا ہے۔

ج نمبر ۳۲۴:۔ نماز کے اندر وہی اذکار پڑھنے چاہئیں جو اس کے لئے منصوص ہیں۔ قلب کو معانی کی طرف متوجہ رکھے۔

ج نمبر ۳۲۵:۔ آیات منسوخہ کی تعیین میں کوئی آیت یا حدیث نہیں آئی اس لئے علماء کا اس میں سخت اختلاف ہے۔ پانسو سے پانچ تک اختلاف ہے اسلئے کوئی خاص تعداد مقرر نہیں کیجا سکتی۔

س نمبر ۳۲۶:۔ حضرت محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے والدین آیا بہشت میں جائیں گے ثبوت نص اخبار فرمائیں۔

س نمبر ۳۲۷:۔ مولوی محمد اسمعیل شہید دہلوی کو جو شخص کافر کہے اسے کیسا سمجھنا چاہئے۔

س نمبر ۳۲۸:۔ عشق خدا تعالیٰ کی ذاتی صفت ہے یا صفاتی وغیرہ اور صفات ذات کتنی ہیں۔ اسم ذاتی خاص کونسا ہے یعنی اسم معرفت۔ راقم سائل ایضاً

ج نمبر ۳۲۶:۔ آنحضرت کے والدین کے بہشتی ہونے کی بابت کوئی حدیث نہیں آئی لہٰذا ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ البتہ تمنا ہے کہ خدا ان کو اس لائق کرے۔

ج نمبر ۳۲۷:۔ مولوی اسمعیل شہید کو برا کہنے والا گنہگار ہے۔

ج نمبر ۳۲۸:۔ عشق خدائی کے معنی محبت کے ہیں جو اپنے نیک بندوں سے کرتا ہے یہ وصف صفاتی ہے۔ صفات ذاتی آٹھ ہیں۔ سمع۔ بصر۔ قدرت وغیرہ

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

مرزا صاحب قادیانی کو الہام ہوا ہے کہ ہیضہ کی آمدن ہونیوالی ہے (قادیان سے کبھی خیر کی آواز بھی آئی ہے)

شیخ داؤد صاحب کرنولی (مدراس) جو بڑے پکے توحید و سنت کے شیدائی تھے۔ انتقال کر گئے۔ ناظرین سے جنازہ غائب کی استدعا ہے اللّٰھم اغفر لہٗ

امرتسر بلکہ پنجاب میں عموماً کئی روز امساک باران اور سخت گرمی کے بعد عمدہ بارش ہوئی +

بابو عبد العزیز (سابق جگدمبا پرشاد) کے نام کا ایک خط ہندوستان اخبار میں چھپا ہے کہ مجھکو عبد العزیز نام سے یاد کیا جائے بلکہ میں جگدمبا پرشاد ہوں۔ (مفصل آئندہ)

اخبار انڈیا گوجرانوالہ اور اخبار ہندوستان لاہور کے اڈیٹر کو پانچ پانچ سال سخت قید کی سزا ہوئی اور ہندوستان کا سٹیم پریس بھی ضبط

ذکاخیل اور آکاخیل آفریدی اپنے لئے جرگہ کابل کو بھیجنے والے ہیں ان دونوں فرقوں کو روپے کی ضرورت ہے +

کلکتہ میں دیا سلائی کا ایک اور کارخانہ جاری ہوا۔ اس کارخانہ کے مالک ڈاکٹر راش بہاری گھوش ہیں۔ اس کارخانہ کے منیجر دو جاپان کے تعلیم یافتہ ہندوستانی ہیں +

سشن جج بڑودہ نے ایک جیب کترے کو صرف پانچ آنے چرانے پر ۵ سال قید بامشقت کی سزا دی (بہت اچھا کیا)

لکھنو کے لال باغ کی سڑکیں تیار کرتے ہوئے مزدوروں نے ایک پرانی توپ زمین سے نکالی۔ توپ ہندوستانی ساخت کی ہے اور آٹھ فٹ لمبی ہے

پولیس کے ایک کانسٹیبل کو کلکتہ میں دو مہینہ قید بامشقت کی سزا اس جرم پر ہوئی ہے کہ اس نے ایک چھکڑے والے سے ایک پیسہ ڈرا دھمکا کر لے لیا تھا +

لائل پور میں ایک شخص برسر بازار لالہ لاجپت رائے کا گیت گاتا تھا بخیال شورش گرفتار کیا گیا۔

بابعالی نے گورنمنٹ یونان کو سخت شکایتی مراسلہ بھیجا ہے کہ یونانیوں کو مسلح گروہ متواتر یونانی سرحد عبور کر کے مقدونیہ میں آتے جاتے ہیں انکو نہ روکا گیا تو یونانی مفسدوں اور مسلح انقلاب پسندوں کے برخلاف مقدونیہ میں سخت کارروائی کیجائیگی (دیکھنے کی ضرورت کیا تھی گھٹنے کیوں دیتے ہیں)

ایک وکیل صاحب نے مرتے وقت اپنی جائداد پاگلوں اور بیوقوفوں اور سودائیوں کے درمیان تقسیم کر دی جب لوگوں نے اسکی وجہ پوچھی تو کہنے لگے کہ جن لوگوں سے مجھے ملی انہیں کو پھر واپس کئے دیتا ہوں اگو یا مقدمہ کرنیوالے پاگل ہیں)

آنریبل مسٹر گوکھلے وائسرائے صاحب کی کونسل میں پھر بطور ایڈیشنل ممبر کے منتخب ہو گئے خبریوں مخبر ہے کہ آئندہ ماہ فروری میں سٹر مارلے کی ایک شاہی کمیشن ہندوستان کا ملاحظہ کرنیکو آئے گی اسکا دورہ دو مہینے تک ہندوستان میں رہیگا۔

دولتاو پرنس عزیز پاشا حسن نے یمن کی شورش کے متعلق سلطان المعظم کی خدمت میں ایک جنگی سکیم پیش کی ہے۔

بابعالی نے مارشل فیضی پاشا کی کمک کے لئے ۲۰ ہزار فوج روانہ کی ہے۔ (خدا شرے برانگیزد کہ در آں خیر با باشد)

ہفتہ مختتمہ ۲۰ جولائی میں پنجاب کے اضلاع میں جن میں تمام میونسپل قصبات شامل ہیں طاعونی اموات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

کرنال ۱۰۔ انبالہ ۱۹۔ ہوشیارپور ۸۔ جالندھر ۲۔ فیروزپور ۷۔ منٹگمری ۶۔ لاہور ۲۹۸۔ امرتسر ۱۵۔ گورداسپور ۲۶۔ سیالکوٹ ۳۷۔ گوجرانوالہ ۵۴۔ گجرات ۲۱۶۔ شاہپور ۸۔ جہلم ۲۰۷۔ راولپنڈی ۱۵۴۔ اٹک ۱۰۔ میانوالی ۱۔ جھنگ ۳۔ لائلپور ۳۔ ریاست پٹیالہ ۱۔ نابھہ ۲۔ کل میزان ۱۲۲۹۔ میزان ہفتہ گذشتہ ۲۲۳۱۔ گذشتہ سال کے اسی ہفتہ کی میزان ۹۳۰۔

مراکو کی سخت حالت: سلطان مراکو کی فوج نے سرحد پر قوم خماس کے دیہات پر حملہ کر کے اس قوم پر کامل فتح حاصل کی۔ سلطانی فوج نے بہت سے آدمیوں کو قتل کیا۔ اور قوم مذکور کے دیہات لوٹ کر ان میں آگ لگا دی۔ اس قوم کے پاس رسولی نے پناہ لی تھی۔ رسولی نے ابھی تک سرہیری میکلین کو رہا نہیں کیا۔ رسولی کے جاسوس یہ خبریں مشتہر کر رہے ہیں کہ اگر سلطان کی فوج نے رسولی کا زیادہ تعاقب کیا تو رسولی سرہیری میکلین کو قتل کر ڈالیگا مگر حکام مراکو اس خبر کو محض ہمکی تصور کرتے ہیں

ایک قیمتی رائے

جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل اپنے نامی پرچہ اہلحدیث مورخہ ۱۹ جولائی [illegible] کالم اول میں ہماری مومیائی کی بابت [illegible]

"ہم مومیائی نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے۔ خصوصًا ضعف کے وقت بہت مفید ہے"

بلا مبالغہ یہ مومیائی ہر قسم کی کمزوری۔ درد کمر۔ دق۔ ابتدائی سل ودق۔ ضعف دماغ کیواسطے اکسیر ہے اعلیٰ درجہ کی مولد خون اور مقوی باہ ہے۔ ذائقہ خوشگوار۔ بوڑھے بچے جوان ہر ایک استعمال کر سکتا ہے۔

قیمت فی چھٹانک عہ۔ آدھ پاؤ ہے محصولڈاک [illegible]

روغن فولاد — جریان کو رفع کرتا ہے۔ ضعف جگر کو نافع ہے۔ چہرہ کا رنگ سرخ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو قوت بخشتا ہے قیمت فی شیشی [illegible]

معجون مقوی دماغ — ہر قسم کی دماغی کمزوری درد سر۔ نزلہ۔ زکام۔ ضعف بصر کے واسطے مفید ہے۔ دفتروں کے کلرک۔ منشی اور وہ اصحاب جن کو دماغی طاقت سے زیادہ کام لینا پڑتا ہے ضرور استعمال کریں۔ خوش ذائقہ ہے قیمت فی ڈبیہ [illegible]

سرمہ مقوی البصر — دھند۔ جالا۔ غبار کے واسطے مفید ہے اس کا ہر روز استعمال کرنا بینائی کو تقویت بخشتا ہے قیمت فی تولہ [illegible] محصول

علاوہ ازین ہر مرض کی دوائی ہم سے منگائیے۔ مریض کی مفصل کیفیت لکھنی چاہئیے

(پتہ) منیجر دی میڈلین ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر

کتبخانہ ثنائی امرتسر

تفسیر ثنائی اردو — اس کی پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے میں کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ ونقلیہ دیئے گئے ہیں ایسے کہ باید وشاید تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کمال ایک زبردست دلائل عقلی ونقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی (الشبطہ العصات) بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو تفسیر سات جلدوں میں ہو جنمیں سے چار جلدیں تیار ہیں۔ جلد پنجم زیر طبع۔

جلد اول سورہ فاتحہ و بقر قیمت	عہ
″ دوم سورہ آلعمران ونسا ″	[illegible]
″ سوم سورہ مائدہ و انعام و اعراف	عہ
″ چہارم تا سورہ کہف پارہ ۱۵	[illegible]

چارون جلدون کے ایک ساتھ خریدار سے مع محصولڈاک عہ

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن ۔ مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے رسالہ نماز کا کامل جواب قیمت ۲ر

شادی بیوگان اور نیوگ ۔ آریوں کی تردید میں یہ مختصر رسالہ نہایت کارآمد ہے۔ قیمت ۱ر

ہفوات مرزا ۔ مرزا قادیانی کے مضامین متناقضہ قیمت ۲ پائی

تقابل ثلاثہ ۔ یعنی توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت بیان کی گئی ہے عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ قیمت ۳ر محصولڈاک علاوہ

آیات متشابہات ۔ اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق قیمت ۲ر

تہذیب ۔ مہذبوں کے فرائض کا بیان ۱ر

فتوحات اہلحدیث ۔ چیفکورٹ۔ ہائیکورٹ پنجاب۔ اودھ و بنگال اور انگلستان میں اہلحدیثوں کی تائید میں جو فیصلے ہوئے ان کو جمع کیا گیا ہے ۲ر

الہامی کتاب ۔ وید و قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث۔ بحث کیا ہے تمام مباحثہ کا فیصلہ ہے۔ قرآن مجید کے الہامی ہونے کا ثبوت ہے۔ ۱ر

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered L. № 357.

اخبار
اہلحدیث
(امرتسر پنجاب)

مت دیکھ کسی کا قول و کردار ✣ ہر امر میں مصطفیٰ کی تقلید ✣ جب اصل ہو تو نقل کیا ہے ✣ یاں وہم و خطا کا احتمال ہے

نمبر ۴۲ جلد ۴

امرتسر - یوم جمعہ - ۱۳ رجب المرجب سنہ ۱۳۲۵ ہجری القدس مطابق ۲۳ - اگست سنہ ۱۹۰۷ء

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عـــہ
والیان ریاست سے " عـــہ
رؤسا و جاگیرداروں سے " للعہ
عام خریداروں سے " ۱۲/ عـــا
" " ششماہی ۱/
ممالک غیر سے " ۳ شلنگ
" " سالانہ ۵ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مطبع
اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا ❖
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا ❖
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا ❖

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے ❖
(۲) بیرنگ خطوط واپس ہونگے ❖
(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے ❖

منکرین حدیث کی نیرنگیان
گذشتہ سے پیوستہ

گذشتہ پرچہ میں ہم نے اس مضمون کی تمہید لکھکر تبلایا تھا کہ اہل فقہ اور اس کے نامہ نگاروں کی پارٹی کس قدر حدیث کی عزت اور عظمت کرتے ہیں اور کیسی بے دردی کے ساتھ احادیث میں تعارض پیدا کر کے متعارضانہ حالت ہی میں چھوڑ جاتے ہیں اصل مقصود انکا یہی ہوتا ہے کہ جس طرح بن پڑے احادیث میں تعارض ثابت کیا جائے تاکہ عوام لوگ احادیث نبوی سے بدگمان ہو جائیں در حقیقت یہ بھی حدیث سے ایک قسم کا انکار ہے۔ گو زبان سے اقرار کیا جائے۔

خیر اس کے بعد ہم آپ کے اصل مضمون کا جواب دیتے ہیں۔

آپ نے بعد کوشش جابر کا ایک قول اور ایک مرفوع حدیث عزل[1] کے متعلق نقل کر کے لکھا تھا کہ ان دونوں میں تعارض ہے۔ (مفصل دیکھو اہلحدیث مورخہ ۴ مئی) جس کے جواب میں کہا گیا تھا کہ جابر کا قول تو خود انکا فہم اور درائت ہے جو بحکم اصول درائت حجت نہیں۔ اس کے جواب میں چاہیئے تو یہ تھا کہ اس امر کی تکذیب کرتے کہ

یہ اصل نہیں ہے مگر ایسا تو وہ کرے جسکو کسی مسئلہ کا تحقیق کرنا عالمانہ طریق سے مقصود ہو وہ علمی اصول سے واقف بھی ہو۔ مگر جسکو یہ غرض نہ ہو اور نہ وہ واقف ہو لیکن مضمون لکھنے اور حدیث نبوی کی توہین کرنے کا اسکو شوق چرا جاتا ہو۔ تو بیچارہ کیا کرے۔ اسلئے آپ نے خیریت سے اسکا جواب یوں دیا۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"یہی ہمارا مدعا تھا سو الحمد للہ آپ نے خود ہی بخاری شریف کی حدیثوں میں بقول آپ کے روایات میں تعارض و تخالف مان لیا اور تصریح کر دی کہ بخاری شریف کی تمام حدیثیں ہرگز واجب العمل نہیں اس لئے کہ بخاری شریف میں بقول آپکے ڈھکوسلے اور خیالی باتیں جو کسی وجہ سے حجت شرعی نہیں ہو سکتیں بکثرت مرقوم و مسطور ہیں جیسا کہ جابر رضی اللہ عنہ کی موقوف حدیث سے تو عزل کا جواز معلوم ہوتا اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث مرفوع میں اسی کو ذرا خفیف طرح سے منع کیا گیا ہے سچ فرمائے کہ مع من چہ گویم و طنبورہ من چہ می سراید" کا مضمون اس جگہ درست اور راست آتا ہے یا نہیں " (اہل فقہ - ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۰۷ء)

جواب:۔ بھائی تمکو کس نے مجبور کیا تھا کہ تم ایسے مشکل مضامین لکھنے کی جرات کر کے کیوں اپنی اور اپنی پارٹی کی عزت کھوتے ہو۔ یہ مانا کہ تمہیں کوئی اور مشغلہ نہیں اور تم جانتے ہو

[1] جماع کیوقت انزال منی فرج سے باہر کرنے کو عزل کہتے ہیں (منہ)

[illegible]

کو بیگار بیکار سی بیلی ہے۔ مگر کیا آپ کو شطرنج۔ چوپٹ وغیرہ اشغال نہیں رہے کہ دینی امور میں تم لوگ خواہ مخواہ دست اندازی کرتے ہو حالانکہ تم لوگوں نے اپنی عمر کا کوئی حصہ تحصیل علوم دینیہ پر نہیں لگایا۔ بلکہ اپنے فرقے کے مولویوں کے اُردو رسائل تمہارے مایۂ ناز ہیں تمہاری حالت کیسی قابل رحم ہے اسلام کی حالت تم سے بھی زیادہ قابل رحم ہے کہ ہر ایک کہ دمہ جسکو نہ علم ہے نہ دیانت ہے نہ راست بازی نہ راست گوئی ہے وہ بھی اسلام کی حمایت اور اصلاح پر آمادہ ہوتا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ⁂

بھائی صاحب! خدا تمکو فہم و فراست عطا کرے۔ معلوم ہوا کہ آجتک تم نے سمجھ رکھا ہے کہ علماء اہل سنت خصوصاً اہلحدیث کا یہ مذہب ہے کہ صحیح بخاری میں جو کچھ بھی ہے سب واجب العمل ہے خواہ حدیث مرفوع ہو یا موقوف۔ خواہ کسی صحابی یا تابعی کا قول۔ مجتہد کا اجتہاد ہو یا محدث کا قول۔ بھائی واللہ اگر یہ تمہارا خیال ہے جیسا کہ تمہاری تحریر سے ثابت ہوتا ہے تو (سَآءَ مَا تَحْکُمُوْنَ) بڑا غلط خیال ہے بلکہ علماء کا یہ دعوےٰ ہے کہ صحیح بخاری میں جو احادیث مرفوعہ یا اقوال موقوفہ مروی ہیں ان اقوال و احادیث اپنے مروی عنہ تک صحت کے ساتھ پہونچتی ہیں۔ مثلاً ایک روایت بخاری میں یوں ہے کہ قال رسول اللہ آنحضرت نے فرمایا۔ ایک میں ہے قال مالک (امام مالک نے یوں کہا)۔ تو بخاری کے راویوں کی دیانت اور راست گوئی کی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ دونوں روایتیں اپنے مروی عنہ تک پہونچتی ہیں۔ یعنی پہلی روایت آنحضرت تک پہونچتی ہے اور دوسری امام مالک تک۔ اسکا نتیجہ یہ ہے کہ ان دونوں کو ہم یوں سمجھینگے کہ گویا ہم نے ان کو انکے اصل مروی عنہ یعنی آنحضرت سے اور امام مالک سے خود سُنا۔ رہی یہ بات کہ جس طرح حدیث مرفوع یعنی قول نبوی سند اور شرعی دلیل ہے اسی طرح امام مالک کی بات بھی حجت شرعی ہے ایسا نہیں ہرگز نہیں۔ ایسا تو اُس صورت میں ہوسکتا ہے جب امام مالک کو بھی وہ رتبہ حاصل ہو جو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ہے۔ لیکن جس صورت میں امام کی زندگی میں خود اُن سے ایک بات سُنکر ہم اسکو حدیث نبوی کے برابر سند اور حجت شرعی نہیں بناسکتے تو بخاری کے روایت کرنے سے اُس میں یہ قوت کہاں سے آجائیگی؟ ایسے علمی ہولوں کو ڈھکوسلے کہنا اُنہی لوگوں کا کام ہے جنکا ذکر میں اوپر کر آیا ہوں۔ اسی لئے میں نے تمکو ایک قلمی خط میں لکھا تھا کہ تمکو احادیث نبویہ کی بابت جسقدر شکوک ہیں۔ تم میرے پاس آکر ہفتہ دو ہفتے رہو اور تسکین کر جاؤ مگر تمہیں مضامین لکھنے کا شوق چرا جاتا ہے۔ بہتر اپنا شوق پورا کرو۔ ایک وقت آنیوالا ہے کہ کہا جائیگا اِقْرَأْ کِتَابَکَ کَفٰی بِنَفْسِکَ الْیَوْمَ عَلَیْکَ حَسِیْبًا۔ آگے چلو۔ آپ فرماتے ہیں:-

"مولانا صاحب! اسی قسم کے انحراف کی روات آپ کے اجلہ علماء نے ذات شریف کو جماعت اہلحدیث سے خارج کر دیا تھا۔ جیسا کہ رسالہ اربعین غزنویہ واتحق الیقین کے دیکھنے سے بوجہ احسن ہماری دعا کی تائید ہوتی ہے اور اب تک تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتّٰى الخ کے مصداق بنے ہوئے ہیں"

جواب :- افسوس اس میں آپ نے اپنی دیانت و راست بازی کو بٹہ لگایا۔ مگر تم منفرد نہیں تمہارا بڑا بھائی سراج الاخبار کا اڈیٹر بھی تم سے پہلے یہی راگنی الاپ چکا ہے آخر تم ایک ہی تھیلے کے بٹے ہو۔ بخاری پر طعن قائم ہو جائے چاہے سینکڑوں جھوٹ بولنے پڑیں۔ اب سنو اصل واقع۔ آپ کو معلوم ہے کہ اصل قصہ یہ ہے۔ بعض علماء امرتسر نے کسی خاص غرض اور وجہ سے میری عربی تفسیر پر ایک فتوےٰ مرتب کیا کہ مصنف تفسیر اہل سنت سے خارج ہے انکا میں نے جواب لکھا تو فتوےٰ مذکورہ کے مفتیوں اور اکابر علماء نے لکھا کہ مصنف اہل سنت سے خارج نہیں اس کے بعد بزرگزیدہ علماء منصف منتخب ہوئے انکا بھی متفقہ فیصلہ ہے جو شائع ہوچکا ہے کہ مصنف اہلحدیث سے خارج نہیں۔ کہئے اسکا نتیجہ یہ جو نتیجہ پیدا کیا ہے تعجب ہے ایسے جھوٹ پر..... ہے ایسی راست گوئی پر۔ علاوہ اس کے وہ نزاع تو تفسیر کے چند مقامات پر تھا نہ کہ اس بات پر جو جناب نے اختراع کی ہے۔ آگے چلو۔ آپ کہتے ہیں،

"لیجئے اب ہم آپ کی اس چالاکی کا بخیہ بھی ادھیڑ کر دکھاتے ہیں۔ ہمارا دعوےٰ ہے کہ بخاری شریف کی دونوں حدیثیں اوّل موقوف ثانی مرفوع جواز عزل پر صاف دلالت کرتی ہیں اور مسلم شریف کی حدیث جو جدامہ بنت وہب سے مروی ہے اسکو منع کا حکم دینے کی وجہ سے دونوں حدیثوں کے مخالف و معارض ہے اور ہم اس تعارض و تخالف کو بحول اللہ وقوتہ دلائل قاہرہ و براہین باہرہ سے ثابت کرتے ہیں۔

دلیل اوّل۔ اگر بخاری کی حدیث اوّل میں عزل کی اجازت اور ثانی میں ممانعت ہوتی تو حضرت بخاری صاحب عزل کے منع ہونیکا علیحدہ باب باندھتے جیسا کہ محدثین علیہم الرحمۃ کا دستور ہے واذ لیس فلیس"

جواب :- ؎ ناصح نہ دیں خدا بھولے پنجہ جنوں + دیگا تمام عقل کے بخیے اُدھیڑ تو۔

ناظرین! ذرہ راقم مضمون کے دعوےٰ کو خوب یاد کرکے بتلادیں کہ ایسا دعوےٰ کسی ایسے شخص سے ہوسکتا ہے جو حدیث نبوی کو مانتا ہو؟ خیر بہرحال آپ کچھ ہی ہوں ہمیں تو آپ کے جواب دینے سے غرض ہے۔ پس غور سے سُنئے!

آپکا دعوےٰ بخاری مسلم کی حدیثوں میں تخالف اور تعارض ہونے کا ہے اور یہ

نماز از الہام - ہندوؤں - آریوں - عیسائیوں اور مسلمانوں کی نماز کا مقابلہ قیمت ۲ ر منیجر

ahmadimuslim.de

تو شائد آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ دعوے ذات البین یعنی اُس کی دو جانبیں ہیں۔ ایک طرف بخاری دوسری طرف مسلم۔ پس یہ دلیل آپکی ناقص ہے کیونکہ اس سے یہ دعوے ثابت ہونا غائت سے غائت اگر آپکی اس دلیل کو مان لیا جائے تو یہ ثابت ہوگا کہ بخاری کی دونوں حدیثیں جواز عزل پر دلالت کرتی ہیں لیکن اس بیان سے آپکے دعوے کو کیا نسبت آپکو یاد نہیں یا معلوم نہیں کہ آپ کا دعوے صحیحین میں تعارض تبلانیکا ہے نہ کہ جواز عزل کا۔ انصاف سے کہنا جو شخص ان دونوں دعووں میں تمیز نہ کرسکے اُسکا بھی منہ ہے کہ احادیث نبویہ پر اعتراض کرسکے؟

آئیے! اب ہم آپ کو اصلیت تبلادیں۔ امام بخاری نے جو باب باندھا ہے نہ اُس میں جواز کا لفظ ہے نہ منع کا۔ بلکہ صرف یہ لفظ ہیں باب العزل اس باب میں امام بخاری پہلے جابر کا قول لائے ہیں کہ ہم عزل کرتے تھے اور قرآن اُترتا تھا جس سے جابر نے از خود نتیجہ نکالا ہے کہ عزل جائز ہے اسی کو ہم نے کہا تھا کہ یہ خیال نہ تو حدیث ہے نہ آئت ہے بلکہ صرف جابر کا اپنا فہم ہے اس قول کے بعد امام بخاری مرفوع حدیث لائے ہیں جس کے الفاظ یہ ہیں کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے جب لوگوں نے عزل کرنے کی بابت پوچھا تو حضور نے ذرہ خفگی کے لہجہ میں فرمایا اوانکم لتفعلون قالہا ثلاثا یعنی تین دفعہ حضور نے فرمایا کیا تم عزل کرتے ہو۔ اس کے بعد اس کے عبث اور فضول ہونے کی طرف اشارہ فرمایا مامن نسمة کائنة الی یوم القیمة الا ہی کائنة یعنی جس غرض سے تم عزل کرتے ہو کہ عورت حاملہ نہو وہ پوری نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ جس جان کی بابت قدرت نے پیدا ہونے کا فیصلہ کیا ہے وہ پیدا ہوکر ہی رہیگی۔

غور کیجئے کہ یہ الفاظ عزل کے جواز پر دلالت کرتے ہیں یا بیہودہ اور فضول ہونے پر۔ اِن الفاظ میں تو حضور نے نہائت ہی حکیمانہ انداز سے عزل کو منع فرمایا ہے ہاں ہم مانتے ہیں کہ اتنی شدت اور کھلے لفظوں میں نہیں جتنا کہ دوسری حدیثوں میں ہے۔ لیکن جو لوگ علم منطق سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ کلی مشکک کے افراد میں تفاوت ہوا کرتا ہے بلکہ ہونا ضروری ہے۔

پس باب مذکور میں موقوف اور مرفوع حدیثیں لاکر امام بخاری نے منع عزل کا ثبوت دیا ہے اور دکھایا ہے کہ جواز عزل پر صرف جابر کا قول دلیل ہے جو بلحاظ اصول روائت و درائت حجت شرعی نہیں ہے اور منع پر صریح مرفوع حدیث موجود ہے۔

پس آپکی دلیل اوّل کا جواب دو لفظوں میں ہے کہ ؎

سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست۔

مختصر یہ کہ بخاری کی حدیث بھی منع کی دلیل ہے اور مسلم کی روائت بھی ممانعت کرتی ہے مگر ان دونوں کی ممانعت کے مراتب میں شدت اور ضعف کا فرق ہے۔ جیسا شراب کی حرمت والی آیتوں میں فرق ہے ؎

درخانہ اگر کس ست یک حرف بس ست

(باقی دارد)

اجتہاد اور تقلید

۱۰ اگست کے پرچہ میں ہم نے اِس مضمون کو تقلید کی حد تک پہونچایا تھا اور ثابت کیا تھا کہ جبتک علوم آلیہ کی تعلیم و تدریس جاری ہے تقلید کا ثبوت نہیں ہوسکتا۔ اس کے متعلق ایک بات کا ذکر رہ گیا تھا جو آج لکھتے ہیں۔

ہم سے کہا جاتا ہے کہ امام ابوحنیفہ صاحب بڑے رتبہ کے عالم تھے بہت بڑے متقی تھے بڑے زاہد تھے۔ آپکے علم و فضل کی کئی ایک حکائتیں سُنائی جاتی ہیں جو عموماً خوش اعتقادیوں پر مبنی ہیں۔ ایک حکائت یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ صاحب کے پاس چند لوگ فاتحہ خلف الامام کا مسئلہ پوچھنے آئے تو امام صاحب نے فرمایا کہ تم سب ملکر ایک کو منتخب کرو جو بات وہ پوچھیگا میں جواب دونگا چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا تو امام صاحب نے فرمایا کہ بس اسی سے ثابت ہوتا ہے کہ امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھنا چاہئے جس طرح تم نے میرے سامنے ایک کو وکیل مقرر کرکے باقی خاموش ہورہے ہو اسی طرح خدا کے سامنے امام مقرر کرکے خاموش رہنا چاہئے (ابل فقہ۔ جلد اوّل) لیکن بغور دیکھا جائے تو یہ حکائت امام ابوحنیفہ صاحب کی سخت توہین اور اعلے درجہ کی منقصت کرتی ہے جس سے اگر امام صاحب کا کوئی مخالف یہ ثابت کرنا چاہے کہ امام صاحب کو دینیات اور الہیات میں ذرہ حصہ نہ تھا۔ تو اسکو بہت کچھ اس حکائت سے مدد مل سکتی ہے کیونکہ انسان کے سامنے تو وکیل کرکے خاموشی اس لئے کیجاتی ہے کہ وہ سب کی آوازوں کو سُن نہیں سکتا سب کے الفاظ کو سمجھ نہیں سکتا۔ لیکن خدا کی تو یہ شان ہے کہ حدیث قدسی میں ہے اگر تمام انسان اور جن ایک میدان میں جمع ہوکر اپنی اپنی تمام آرزوئیں خدا سے مانگیں اور خدا اُن کی سب مرادیں دیدے تو بھی خدا کے خزانوں میں کوئی کمی نہ آئے۔ کیا اس وقت جو دنیا کے تمام لوگ خصوصاً مسلمان خدا سے دعا کرتے ہیں تو سبکے سب ایک شخص کو امام بناکر کرتے ہیں۔ سینکڑوں۔ ہزاروں۔ لاکھوں بلکہ کروڑوں انسان ایک

ahmadimuslim.de

ہی وقت میں مانگتے ہیں تو کیا خدا کو ان سب کی دعائیں سننے میں کوئی دقت یا تکلیف ہوتی ہے تعالیٰ شانہ و جل مجدہٗ علاوہ اس کے اگر کوئی امام کتنا بڑا عالم زاہد متقی۔ اعلیٰ درجہ کا عارف ہو تو کیا وہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت علی مرتضیٰ وغیرہ رضی اللہ عنہم سے بھی بہتر ہوگا؟ پھر جب ان کی تقلید کا بھی حکم نہیں تو کسی اور کا کیا حق ہے۔ امام شافعی جیسے مجتہد کا قول۔ جو (لا یقلد احد منہم) یعنی صحابہ میں سے کسی کی تقلید بھی جائز نہیں (دیکھو نور الانوار وغیرہ) حنفیہ کے ایک بڑے مقتدا کرخی کہتے ہیں لا یجب تقلید الاحد الا بما لا یدرک بالقیاس یعنی مسائل قیاسیہ میں کسی صحابی کی تقلید واجب نہیں۔

اس بحث میں آیات، حدیث اور اقوال علماء سے ہم بہت کچھ دلائل پیش کر سکتے تھے مگر چونکہ ہمارے مضمون کی بنا صرف علماء اصول کے مقررہ قواعد پر مبنی ہے اس لئے ہم نے اور کسی دلیل کی طرف توجہ نہیں کی۔ ہاں تبرکاً ایک آیت لکھتے ہیں خود ہی سنئے!

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ (تم اس کلام کی پیروی کرو جو تمہاری طرف تمہارے پروردگار کے ہاں سے آتا ہے اس کے سوا کسی اور دوست احباب کی تابعداری نہ کرو)

اس آیت نے حصر کر دیا کہ اطاعت اور اتباع صرف انہی احکام کی ہے جو خدا کی طرف سے بذریعہ وحی کے پہنچتے ہیں۔ ان کے سوا اور کسی کی نہیں۔ قیاسی مسائل کی نسبت ہم مفصل بحث کر آئے ہیں کہ در صورت ثبوت رکھنے کے وہ احکام بھی وحی کی قسم سے ہیں اور در صورت ثبوت نہ رکھنے کے کوئی شے نہیں۔

شروع مضمون سے ہم بتلاتے چلے آئے ہیں کہ فقہ کی تین قسمیں ہیں ایک تو وہ جو بقاعدہ مقررہ اصول فقہ احکام مستنبط ہوتے ہیں دوم مسائل قیاسیہ جو بطریق قیاس استخراج کئے جاتے ہیں (ان دونوں قسموں کی بحث مع مثالوں کے پہلے مفصل گذر چکی ہے) تیسری قسم وہ مسائل فقہیہ ہیں جو نہ قرآن سے نہ حدیث سے مستخرج ہیں بلکہ محض علماء کے اقوال ہیں۔ اس قسم کی مثالیں بکثرت ہیں مگر ہم ایک دو یہاں بتلاتے ہیں۔

فقہ کی معتبر کتاب ردالمحتار میں لکھا ہے کہ قالوا لو رعف فکتب الفاتحۃ بالدم علی جبہتہ وانفہ جاز للاستشفاء وبالبول ایضاً (مصری جلد اول صفحہ ۱۴۲) یعنی اگر کسی کو نکسیر پھوٹے اور وہ اپنے ماتھے اور ناک پر خون یا بول کے ساتھ سورہ فاتحہ لکھ لے تو علاج کے لئے جائز ہے۔

اسی طرح سے اور سینکڑوں ہزاروں فقہی مسائل ہیں جن کا نہ کوئی ماخذ ہے نہ کوئی تعیین

نہ قرآن سے مستنبط ہیں نہ حدیث سے بلکہ محض اقوال الرجال ہیں پس ایسے مسائل فقہ کو اہلحدیث دلیل شرعی نہیں جانتے۔

خلاصہ تمام بحث کا یہ ہے کہ مسائل فقہ تین قسم پر ہیں ایک قسم قرآن و حدیث کے الفاظ سے مستنبط ہیں دوسری قسم کے مسائل اوصاف معتبرہ پر قیاس سے مستخرج ہیں۔ تیسری قسم محض اقوال الرجال ہیں اہلحدیث تیسری قسم کے مسائل فقہیہ کی تسلیم سے بالکل انکاری ہیں اول اور دوم قسم میں سے ان مسائل سے منکر ہیں جو قرآن و حدیث سے مخالف ہوں ورنہ بشرط استخراج اور استنباط صحیح ہونے تو تسلیم کرتے ہیں یہی مذہب تمام سلف اور خلف کا ہے۔ اس بحث پر ایک شاہد مثال دیکر ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہیں حضرت قاضی ثناء اللہ صاحب مرحوم پانی پتی کتاب مالابد منہ میں فرماتے ہیں۔

"این ہمہ مسکرات نزد امام محمد رحمہ اللہ حرام است اگرچہ یک قطرہ ازاں خورد و نجس است بنجاست خفیفہ۔ رسول فرمود صلی اللہ علیہ وسلم ہر چہ کثیر آن سکر آرد قطرۂ ازاں حرام است و ہر چہ مسکر است خمر است یعنی ہمچو خمر است در حرمت و نجاست و نزد امام ابی حنیفہ رح سوای چہار شراب سابقہ از اشربۂ لاحقہ آنچہ بقصد لہو خورد حرام است و اگر بقصد قوت خورد جائز باشد لیکن این قول امام متروک است و فتوی بر قول محمد است" (صفحہ ۱۱۲)

اس مثال میں قاضی صاحب مرحوم نے جو فیصلہ دیا ہے یہی اہلحدیث کا مذہب ہے کہ جس کسی کا قول و فعل قرآن و حدیث کے برخلاف ہو وہ مقبول و منظور نہیں چنانچہ قاضی صاحب مرحوم دیباچہ مالابد منہ میں فرماتے ہیں:۔

"قول و فعل ہر کسے کہ سر مو از قول و فعل پیغمبر مخالفت داشتہ باشد آن را رد باید کرد"

بس سنو! ؎

کیا تجھ سے کہوں حدیث کیا ہے	دُردانۂ درج مصطفےٰ ہے
صوفی و عالم و حکیم دینی	کرتے ہیں اسی کی خوشہ چینی
پایا کے ہاں سے کون لایا	جس نے پایا یہیں سے پایا
گو غوث و قطب و مقتدا ہے	وہ بھی اسی در کا اک گدا ہے

ahmadimuslim.de

تفسیر القرآن عربی کے متعلق ایک سوال

مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب زاد لطفہ

سلام علیکم۔ چونکہ عرصہ سے اربعین کے شائع ہونے پر آپکی تصنیف تفسیر القرآن عربی کے بعض مسائل کی نسبت اختلاف ہے چنانچہ علمائے آرہ آپکی مسلمہ منصفین نے چودہ غلطیات کو قائم رکھا ہے جنکی ترمیم اب تک آپکی طرف سے مشتہر نہیں ہوئی اگرچہ بعض بعض کی زبانی معلوم ہوتا ہے کہ آپکو اُن غلطیات کے ترمیم کرنے سے انکار ہے اور آئندہ تفسیر طبع ہونے پر ترمیم کر دینگے۔ میری درخواست یہ ہے کہ اگر فی الواقع آپ کو اُن غلطیات مسلمہ علمائے آرہ کی ترمیم خواہ بخیال مصالحت خواہ بطور عقیدت منظور ہو تو آپ غلطیات کی تصحیح تفسیر القرآن میں لگا دیویں اور اُن غلطیات کی ترمیم اپنے اخبار اہلحدیث میں صریحاً بلاکسی مجمل الفاظ کے شائع کر دیویں تو عوام کا اعتراض جو آپکی نسبت ہے غالباً رفع ہو جاویگا اور خصوصاً مجھکو رفع شک کیواسطے کافی دلیل ہوگی۔ والسلام

احقر محمد شریف عفی عنہ (امرتسری ڈپٹی کلکٹر نہر)

جواب:- میں تو ہمیشہ سے مصالحت کا جویاں ہوں یہی وجہ ہے کہ میں نے اس نزاع کے متعلق منصف تجویز کئے تھے۔ گو منصفوں کے سپرد یہ کام نہ تھا اور نہ میں اسکا پابند تھا کہ اُن اغلاط کو تسلیم کرونگا بلکہ نفس داخل وخارج کے فتوے کا فیصلہ انکی سپرد تھا۔ چنانچہ منصفوں نے اس امر میں فیصلہ صاف دیا کہ مصنف کو اہلحدیث سے خارج کرنا ظلم ہے۔ تاہم میں نے جناب حافظ عبدالمنان صاحب وزیرآبادی کو اس مضمون کا رقعہ لکھ دیا ہؤا ہے کہ علماء آرہ کی چودہ اغلاط کو درج تفسیر کرونگا میں اُن معانی کو بھی صحیح جانتا ہوں۔

اُن چودہ مقامات میں سے بعض کی تسلیم تو میں فیصلہ آرہ مطبوعہ میں کر چکا ہوں۔ باقی مقامات میں بھی علماء آرہ کے معانی درج کرونگا جنکو میں بھی صحیح سمجھتا ہوں البتہ تفسیر مذکور کا کوئی نسخہ نہیں رہا۔ طبع دوئم میں درج ہو جائینگے*

بوسہ قبر

گذشتہ سے پیوستہ

ثالثاً حضرت عمرؓ کا یہ قول کہ اگر تجکو رسول خدا بوسہ نہ دیتے تو میں ہرگز تجکو بوسہ نہ دیتا اسصورت میں کہ بوسہ ہر ایک چیز کا جائز ہے جیسا کہ تمہارا خیال ہے محض فضول و دور کی کلام ہے۔ کما لایخفٰے حضرت عمر فاروق کے کلام میں ایک راز مخفی ہے وہ یہ ہے کہ بوسہ جمادات میں مظنہ شرک ہے اور بت پرستوں کے نزدیک یہ بتوں کی تعظیم ہے اس لئے آپنے اسوقت ایک بڑی مجمع میں اس قول کو بیان فرماکر گور پرستی اور بت پرستی کے باب کو مسدود فرمایا اور یہ اعلان کر دیا کہ بوسہ بغیر اذن ہرگز درست نہیں کما لایخفٰی علی الذکی۔ رابعاً جس سند پر ان مجوزین کا اعتقاد و استناد ہے یعنی حضرت معاویہ کا سب کنوں کا بوسہ لینا جب بہی محل اعتراض سے سالم و باقی نہ رہا و صحابہ نے اسپر اعتراض کیا اور پھر معاویہ نے انکو تسلیم کر لیا اور اس بموقع بوسہ سے رجوع کیا تو اب مستدین کا اعتقاد بیہ منثوراً ہو گیا۔ صراط مستقیم میں ہے وقد روی ان ابن عباس ومعاویة طافا بالبیت فاستلم معاویة الاركان الاربعة فقال ابن عباس ان رسول الله صلعم لم یستلم الا الرکنین الیمانیین فقال معاویة لیس شیٔ من البیت متروکا فقال ابن عباس لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنة فرجع الیٰ معاویة وقد اتفق العلماء علیٰ ما مضت به السنة من انه لا یشرع الاستلام والتقبیل لمقام ابراهیم الذی ذکرہ الله تعالیٰ فی القرآن وقال واتخذوا من مقام ابراهیم مصلی فاذا کان هذا بالسنة المتواترة وباتفاق الائمة لا یشرع تقبیله بالفم ولا مسح بالید فغیرہ من مقامات الانبیاء اولیٰ ان لا یشرع تقبیلها بالفم ولا مسحها بالید انتہٰی[1] اور اگر غور کرو گے تو حضرت معاویہ کے قول سے بہی جواز بوسہ ہر چیز کا مفہوم نہیں ہوتا ہے جیسا کہ مجوزین کا خیال ہے کیونکہ انہوں نے حضرت ابن عباس کے اعتراض پر یہ جواب دیا کہ بیت اللہ کی کوئی شے متروک اس بوسہ سے نہیں ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر بیت اللہ کی نسبت جواز بوسہ کا خیال انکو بہی نہیں تہا پس مجوزین کی سوء فہمی اس سے ظاہر ہوتی ہے شاید یہی خیال حافظ ابن حجر نے اس قول کی تردید کی طرف توجہ نہ کی کہ استنباط کا فاسد ہونا ظاہر ہے اور جو یہ فرماتے ہیں کہ حافظ ابن حجر کا اس نقل پر سکوت کرنا انکی رضا پر دال ہے، سو یہ آپ کی سوء فہمی ہے۔ اکثر کتابوں کو دیکھو کہ انمیں مختلف مذاہب کو نقل کرتے ہیں مگر ہر جگہ اُسپر تردید نہیں کرتے گو انکے نزدیک وہ مسئلہ مردود ہی کیوں نہو تمثیلاً دو ایک مثال نقل کرتا ہوں۔

اوّلاً تو اسی عبارت منقولہ میں آپ کی حافظ ابن حجر کا قول یہی ہے واستبعد اتباعہ صحة ذلک اور حافظ نے اس پر کوئی قدح نہیں کیا تو معلوم ہوا کہ حافظ صاحب اس قول سے راضی ہیں حالانکہ آپ کے نزدیک یہ قول قابل قبول نہیں ثانیاً جلال الدین سیوطی اکلیل میں تحت آیۃ اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا کے فرماتے ہیں۔ استدل بہ من قال ان اجماع اهل

[1] ترجمہ نہونے سے اردو دانوں نے شکایت کی ہے آئندہ کو ہر ایک نامہ نگار عربی کا ترجمہ کردیا کرے (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

البیت بجۃ لان الحظا رجس فیکون منفیا عنام اور اسپر کچھ رد وجرح نہ کیا اور دوسرے مقام میں فرماتے ہیں تحت آیت الزانیۃ والزانی الخ کے واستدل الخوارج بالآیۃ علی ان حد المحصن الجلد دون الرجم اور اسپر کچھ جرح ورد نہ کیا۔

پھر آپ لکھتے ہیں (کہ امام احمد تقبیل قبر کو لا باس بہ کہتے ہیں) اگر یہ قول امام احمد کا کتاب العلل والسوالات میں فی الواقع باوہ صحیح واقع ہے تو مخالف اس کے یہی قول امام احمد کا ہے صراط المستقیم میں ہے قال ابوبکر الاثرم قلت لابی عبداللہ احمد بن حنبل قبر النبی صلعم یمس ویتمسح بہ فقال ما اعرف ہذا قلت لہ فالمنبر فقال اما المنبر فنعم قد جاء فیہ قال ابو عبداللہ شئ یروونہ عن ابن ابی فدیک عن ابن ابی ذئب عن ابن عمر انہ مسح علی المنبر الی ان قال قیل لابی عبداللہ انہم یلصقون بطونہم بجدار القبر وقلت لہ رایت اہل العلم من اہل المدینۃ لا یمسونہ ویقومون ناحیۃ فیسلمون فقال ابو عبداللہ نعم وہکذا کان ابن عمر یفعل انتہی یعنی ابوبکر اثرم کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد سے سوال کیا کہ قبر نبوی کو چھونا درست ہے یا نہیں تو امام نے فرمایا کہ میں اسکو نہیں پہچانتا ہوں یعنی سلف سے ایسا فعل نہیں پایا گیا ہے پھر میں نے کہا کہ منبر نبوی کو چھونا درست ہے یا نہیں تو فرمایا کہ ہاں کیونکہ ابن عمر مسح کرتے تھے اور امام احمد سے یہ بھی کہا گیا کہ لوگ اپنے پیٹ کو قبر نبوی کی دیوار سے ملاتے ہیں اور میں نے یہ کہا کہ علماء اہل مدینہ کو دیکھا کہ وہ لوگ دیوار قبر نبوی کو نہیں چھوتے تھے ایک طرف کھڑے ہوتے اور آنحضور پر سلام کہتے امام احمد نے فرمایا کہ یہ بات صحیح ہے ابن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے اس روائت سے معلوم ہوا کہ امام احمد مس قبر کو بدعت جانتے تھے اور بوسہ قبر جو اسپر بھی زائد ہے وہ بدرجہ اولیٰ بدعت ہوگی اسی دلیل سے کہ سلف سے پایا نہیں گیا اب بتقدیر صحت قول منقولہ آپ کے امام ممدوح سے اس مسئلہ میں دو روائت ہوئی آپ تو فرقہ اہل رائے سے ہیں آپ کے گھر میں جو مختلف رائے امام ابوحنیفہ صاحب سے پائی جاوے اسکے لئے کوئی قاعدہ منضبط ہے یا نہیں اگر آپکو معلوم نہو تو مجھ سے سنئے! علماء مذہب حنفیہ نے ان مسائل کے لئے جو امام سے مذکور ہیں دو طبقہ بنائے ہیں ایک طبقہ مسائل الاصول ہے جسکو ظاہر الروائت بھی کہتے ہیں اور دوسرا طبقہ غیر ظاہر الروائت ہے اور وہ مسائل بھی امام سے مروی ہیں لیکن ان کتابوں میں نہیں ہیں جو ظاہر الروائت کے لئے متعین ہیں اور یہ نوادر کہلاتے ہیں اسواسطے کہ ان مسائل کی شہرت ایسی نہوئی جو ظاہر الروائت کی ہوئی ایسی صورت میں ظاہر الروائت کی روایت مقدم ہوگی نوادر سے۔ باقی رہا یہ کہ اسپر کونسا قرینہ ہے کہ امام احمد کی وہ روائت جو عبداللہ انکے صاحبزادہ نے کی ہے نوادر ہے تو میں کہونگا علماء حنبلیہ وفقہاء احمدیہ جو عارف مذہب حنبلی ہیں انہوں نے اپنی کتابوں میں جو مذہب حنبلیہ پر وضع کئے گئے ہیں وہ سب اس بوسہ قبر کو ناجائز فرماتے ہیں چنانچہ ابن قدامہ حنبلی اور ابو محمد مقدسی حنبلی کا قول مذکور ہو چکا اور علامہ زعفرانی کا قول کہ امام احمد بوسہ قبر پر سخت انکار رکھتے تھے گذر چکا اور آپ کے شیخ الکل مولوی عبدالحی صاحب مرحوم محققین حنبلیہ کا یہی مسلک بتلاتے ہیں کما مر۔ اور حضرت حلبی جو فقہاء حنبلیہ سے ہیں جنکو ہمارے زمانہ کے پیرزادہ چھوٹا خدا سمجھتے ہیں بوسہ قبر کو عادت نصاریٰ کی بتلاتے ہیں کما سیاتی اور علامہ ابوالوفاء ابن عقیل جو مذہب حنبلیہ میں مجتہد ہیں اور محی السنہ علامہ بغوی کے معاصر ہیں فرماتے ہیں لما صعبت التکالیف علی الجہال عدلوا عن اوضاع الشرع الی تعظیم اوضاع وضعوہا لانفسہم فسہلت علیہم ولم یدخلوہا تحت امر غیرہم وقال ہم عندی کفار بہذہ الاوضاع مثل تعظیم القبور واکرامہا بما نہی عنہ الشرع من ایقاد النیران وتقبیلہا وتخلیقہا وخطاب الموتی بالحوائج الخ کذا فی اغاثۃ اللہفان للعلامۃ ابن القیم پس یہ دلیل بین ہے کہ امام ممدوح سے وہ روائت حنبلیوں کے نزدیک نامقبول ہے۔

اور وہ روائت شاذ ونادر ہے علاوہ اس کے امام احمد کا قول حجت نہیں کہ خواہ مخواہ وہ تسلیم کر لیا جاوے امام ممدوح نے کوئی دلیل اس کے جواز کی نہیں فرمائی اور تم پر سخت تعجب ہے کہ امام اعظم کے خلاف میں بوسہ قبر کے جواز پر امام احمد کے ایک قول بے دلیل کو نقل کر کے امام اعظم کی تقلید سے دست بردار ہوتے ہو اس لئے کہ تم صوفیوں کا یہ آبائی رسم ہے اور اہل حدیث اگر امام اعظم کے قول کو خلاف میں احادیث کے نہیں مانتے ہیں تو تم لوگ انکو غیر مقلد وہابی کہتے ہو کہو یہ کیسا انصاف ہے

اس کے بعد آپ لکھتے ہیں کہ علامہ عینی نے شرح بخاری میں اپنے استاد علامہ زین الدین عراقی سے تقبیل اماکن شریفہ وقبور صالحین وغیرہ کے جواز واستحباب کے متعلق طولانی بحث کی ہے، کیا اچھا ہوتا کہ آپ اس بحث طولانی کو نقل فرماتے تو ہم سے اور آپ سے پورا فیصلہ ہو جاتا ورنہ ایسی بے جا دہمکی اہل حدیث نہیں ڈرتے ہمکو علامہ عینی کے اس تقلید شیخ پر تعجب ہوتا ہے کہ امام کی تقلید جسکا اپنی حنفیت میں بٹا لگایا یہی علامہ عراقی آمین بالجہر ورفع یدین پر جو زور لگا گئے ہیں شیخ عینی نے اسکو بالائے طاق رکھدیا ہم اوپر بحوالہ امام نووی شافعی بوسہ قبر کے عدم جواز پر اتفاق علماء نقل کر چکے ہیں اور ایسا ہی بحوالہ صاحب مجالس الابرار حنفی اس بوسہ قبر کے عدم مشروعیت پر اتفاق علماء مسلمین نقل کر چکے ہیں پس ایسے متفق علیہ مسئلہ پر متاخرین کے ایک آدھ شخص کی بات کو ماننا ناحق خون انصاف کا کرنا ہے۔ (باقی آئندہ)

اسلام اور برٹش لا۔ سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزی کا مقابلہ۔ قیمت ۳۔ مینیجر

چند ضروری سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے مقلدین و غیر مقلدین ان مسائل میں کہ :-

(۱) بعد نماز جمعہ نماز ظہر نہ پڑھنے کے لئے کسی حدیث صحیح میں ممانعت آئی ہے یا نہیں ؟

(۲) نماز جمعہ اصل ہے یا نماز ظہر یا دونوں ؟

(۳) کیا نماز جمعہ ظہر کا بدل ہے - اگر ہے تو کیا کسی حدیث صحیح میں یہ تصریح آئی ہے ؟

(۴) کیا رسول علیہ السلام نے نماز جمعہ پڑھکر نماز ظہر کی رخصت بھی دی ہے ؟

(۵) کیا آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ آج نماز ظہر معاف ہے ؟

(۶) کیا نماز جمعہ مسقط ظہر ہے - اگر مسقط ظہر ہے تو اس پر کیا دلیل ہے - کیا کسی آیت یا حدیث میں اس طرح ہے کہ نماز جمعہ پڑھنے سے ظہر ساقط ہو جاتی ہے ؟

(۷) کیا عدم نقل مستلزم عدم وقوع ہے ؟

(۸) نماز ظہر کا پڑھنا ہفتہ یا اتوار یا سوموار کے دن سرور عالم سے تصریح نام یوم کسی حدیث صحیح میں آیا ہے ؟

(۹) اگر کوئی شخص معذور یا غیر معذور جمعہ نہ پڑھے تو اس کے لئے چار رکعت ظہر پڑھنا کسی حدیث صحیح سے ثابت ہے یعنے تارک جمعہ پر ظہر کے وجوب کی کونسی دلیل ہے ؟

(۱۰) کیا نماز جمعہ اور نماز ظہر کی فرضیت کا حکم ایک ہی وقت میں صادر ہوا یا مختلف اوقات میں ؟

(۱۱) اگر نماز جمعہ کا حکم بعد حکم فرضیت نماز ظہر صادر ہوا تھا تو تعداد رکعات کے لحاظ سے کیا ضروری نہیں کہ ظہر جمعہ کے واسطے نص قطعی ہو اور بصورت نہ ہونے نص قطعی کے نماز ظہر کیوں ترک کی جائے ؟

مستری غلام حسین گھڑی ساز ورکشاپ امرتسر

تردید تابعیت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ

آجکل اہل فقہ جو امام صاحب کی تابعیت پر بحث کر رہا ہے وہ انہیں اقوال کے ساتھ اور انہیں دلائل کو پیش کر کے جو متعصبین احناف سلف نے گپ شپ ورثا گیا جو ہم اپنے اس طویل مضمون میں کا حقہ ثابت کریں گے وان شاء اللہ تعالیٰ احناف سلف نے زبردستی تابعیت کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے درحال امام صاحب کی تابعیت علمائے محدثین سے ثابت نہیں۔

احناف سلف کیا کچھ نہ لکھ گئے امام صاحب کے لئے تو جھوٹی احادیث بنالی ہیں جیسے سراج امتی وغیرہ - اور مہدی علیہ السلام مقلد ابوحنیفہ ہونگے - بن الہفوات الخرافات اسی طرح تابعیت کا دعویٰ بھی منجملہ انہی ہوسات کے ہے - امام صاحب کی تابعیت کے ثبوت میں ملاقات ان اصحاب سے بتلاتے ہیں جنکو ہم نمبروار ذکر کرتے ہیں اور پھر نمبروار رد کرتے ہیں تاکہ ناظرین کو سہولت ہو - (۱) عبداللہ ابن ابی اوفی سے کوفہ میں ملاقات ہوئی (۲) سہل ابن سعد الساعدی سے بھی ملاقات ہوئی (۳) حضرت انس سے ملاقات ہوئی (۴) ابو طفیل عامر بن واثلہ سے مکہ میں ملنا ہوا (۵) جابر ابن عبداللہ سے (۶) عبداللہ بن انیس الجہنی سے (۷) عائشہ بنت عجرد (۸) واثلہ ابن الاسقع سے (۹) عبداللہ ابن حارث ابن جزء سے بھی امام صاحب نے ملاقات کی انتہیٰ -

تردید :- یہ تو ضرور ہے کہ نمبر ۱-۲-۳-۴-۸-۹ کے صحابہ امام صاحب کے زمانہ میں تھے مگر بالتحقیق خود علمائے احناف سلف کے اقوال سے یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ امام صاحب نے اُن سے ملاقات نہیں کی بلکہ امام صاحب انکے زمانہ میں چھوٹے لڑکے پانچ چار برس کے تھے امام صاحب کوفہ ہی میں رہتے تھے صحابہ سے جا کر نہیں ملے اور نہ اُن سے کوئی حدیث سنی اور نہ کچھ روایت کی چنانچہ ابن طاہر حنفی مؤلف مجمع البحار جو ماہر فن حدیث واخبار ہیں - نمبر ۱-۲-۳-۴ کی نسبت لکھتے ہیں :- وکان فی ایام ابی حنیفة اربعة من الصحابة انس بن مالک بالبصرة وعبد اللہ بن ابی اوفی بالکوفة وسھل ابن سعد الساعدی بالمدینة وابوطفیل عامر ابن واثلة بمکة ولم یلق واحدا منھم ولا اخذ عنہ واصحابہ یقولون انہ لقی جماعة من الصحابة وروی عنھم ولم یثبت ذلک عند اھل النقل انتھیٰ کلامہ (ترجمہ) امام ابوحنیفہ کے زمانہ میں چار صحابہ تھے انس بن مالک بصرہ میں عبداللہ بن ابی اوفی کوفہ میں سہل ابن سعد الساعدی مدینہ میں - اور ابو الطفیل عامر بن واثلہ مکہ میں - لیکن امام صاحب کسی سے نہیں ملا اور نہ کسی حدیث کو اُن سے سنا - اور جو حنفی لوگ کہتے ہیں کہ امام صاحب صحابہ کی ایک جماعت سے ملے ہیں اور اُن سے روایت کی ہیں بالکل غلط ہے یہ اہل نقل کے پاس ثابت نہیں - اور سنو ! اسی طرح ملا علی قاری حنفی شرح شرح النخبہ میں علامہ سخاوی سے روایت فرماتے ہیں کہ کہا علامہ نے کہ امام صاحب ایک صحابی کو کسی سے نہیں ملا اور نہ کسی کی روایت کی چنانچہ عبارت انکی یہ ہے ان المعتمد انہ لا روایة للامام عن احد من الصحابة لصغرہ فی زمن ادراکہ ایاھم انتھیٰ اور اسی طرح قاضی علامہ

شمس الدین ابن خلکان نے بھی ایسا ہی ارشاد فرمایا ہے - وادرک ابوحنیفۃ من الصحابۃ رضوان اللہ علیہم اجمعین وھم انس بن مالک بالبصرۃ وعبد اللہ ابن ابی اوفی بالکوفۃ وسھل ابن سعد الساعدی بالمدینۃ و ابوطفیل عامر ابن واثلۃ بمکۃ ولم یلق واحدا منھم ولا اخذ عنہ واصحابہ یقولون انہ لقی جماعۃ من الصحابۃ ولم یثبت ذلک عند اھل النقل -

صاحبو! اسکا بھی ترجمہ بعینہ وہی ہے جو ابھی آپ پہلی عبارت علامہ ابن طاہر صاحب حنفی میں دیکھ آئے ہیں - اور سنو! امام نووی رحمۃ اللہ علیہ تہذیب الاسماء میں فرماتے ہیں قال الشیخ ابو اسحٰق فی الطبقات ھو النعمان ابن ثابت ابن زوطی ابن ماہ مولی تیم اللہ ابن ثعلبۃ ولد سنۃ ثمانین من الھجرۃ وتوفی ببغداد سنۃ خمسین ومائۃ وھو ابن سبعین سنۃ اخذ الفقہ من حماد ابن ابی سلیمان وکان فی زمانہ اربعۃ من الصحابۃ انس بن مالک وعبد اللہ ابن ابی اوفی وسھل ابن سعد الساعدی وابو الطفیل عامر ابن واثلۃ ولم یاخذ عن احد منھم انتھی کلامہ (ترجمہ) شیخ ابو اسحاق طبقات میں فرماتے ہیں امام صاحب کا نام تھا نعمان یہ بیٹے ہیں ثابت کے ثابت بیٹے ہیں زوطی کے اور زوطی ماہ کے اور ماہ غلام تھے تیم اللہ ابن ثعلبہ کے - امام پیدا ہوئے تھے ۸۰ھ ہجری میں اور انتقال ہوا بغداد میں ۱۵۰ھ ہجری میں انتقال کیوقت عمر امام صاحب کی ۷۰ برس کی تھی انکے فقہ کے استاد حماد ابن ابی سلمہ ہیں انکے زمانہ میں چار صحابہ تھے حضرت انس - حضرت عبد اللہ ابن ابی اوفی - حضرت ابو الطفیل - حضرت سہل ابن سعد رضی اللہ عنہم مگر امام نے اُن سے کوئی حدیث نہیں لی اور نہ کچھ روایت کی انتہی - اسی طرح کی لگ بھگ عبارت کے ساتھ شیخ ابن طاہر حنفی مجمع البحار میں فرماتے ہیں وابوحنیفۃ النعمان ابن ثابت ابن زوطی ابن ماہ الامام الکوفی مولی تیم اللہ ابن ثعلبۃ وھو من رھط حمزۃ الزیات وکان خزازا یبیع الخز وکان جدہ من اھل کابل او بابل مملوکا لبنی تیم فاعتقہ وقال اسمعیل ابن حماد ابن ابی حنیفۃ نحن من ابناء فارس من الاحرار وما وقع علینا رق ولد جدی سنۃ ثمانین وذھب بہ الی علی وھو صغیر فدعا لہ بالبرکۃ فیہ وفی ذریتہ ومات ببغداد سنۃ خمسین ومائۃ علی الاصح وکان فی ایامہ اربعۃ من الصحابۃ انس بن مالک وعبد اللہ ابن ابی اوفی وسھل بن سعد الساعدی وابو الطفیل ولم یلق احدا منھم ولا اخذ عنہ واصحابہ یقولون انہ لقی جماعۃ من الصحابۃ وروی عنھم ولا یثبت ذلک عند اھل النقل انتہٰی (مختصر ترجمہ) ابوحنیفہ نعمان ابن ثابت بیٹے زوطی کے زوطی بیٹے ماہ کے ماہ غلام تھے تیم اللہ ابن ثعلبہ کے + اور تھے دادا امام صاحب کے اہل کابل سے یا بابل سے - اور کہا اسماعیل بن حماد ابن ابی حنیفہ (یعنی پوترے ابوحنیفہ کے) نے کہ ہم ابناء فارس سے ہیں میرے دادا پیدا ہوئے تھے ۸۰ھ میں اور میرے دادا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس گئے تھے اور اسوقت آپ بچے تھے تو حضرت علی نے آپ کے لئے اور آپکی ذریت کے لئے برکت کی دعا کی تھی - وفات دادا کی بغداد میں ۱۵۰ھ میں ہوئی (مذہب یہی صحیح ہے) اور آپ کے زمانے میں چار صحابہ تھے - انس بن مالک - عبد اللہ ابن ابی اوفی - سہل ابن سعد - ابو الطفیل - لیکن آپ کسی سے نہیں ملے اور نہ کوئی حدیث سنی نہ کوئی روایت لی - اور جو اصحاب ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ آپ نے روایت کیا ہے یہ اہل نقل کے پاس ثابت نہیں انتہی - اس سے بھی ظاہر ہوا کہ آپ کسی سے نہیں ملے اور نہ کچھ آپ نے لیا مگر جو اس کلام میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی سے آپ ملے اور علی نے برکت کی دعا کی - یہ غلط اور خلاف عقل ہے کیونکہ خود کلام بالا سے اور خود امام صاحب کے پوترے ہی کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ امام صاحب کی پیدائش ۸۰ھ میں ہوئی ہے - پھر بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے وفات کا سن ملاحظہ فرمائیے حضرت علی ۴۰ھ میں فوت ہوئے ہیں کتنا بڑا تفاوت ہے - اس بڑے تفاوت کو عوام ملاحظہ حضرات جو تواریخ کے ساتھ ایک خاص دلچسپی رکھتے ہیں اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں فافھموا ولا تجھلوا میری خیال میں اس عبارت میں اسمٰعیل صاحب سے غلطی ہوئی ہے بلکہ جد اعلیٰ نے حضرت علی سے ملاقات کی ہوگی -

خیر اب تک تو آپکو چند مثبتہ دلائل سے یہ بتلایا گیا ہے کہ امام صاحب کو نمبر ۱-۲-۳-۴ کے اصحابہ سے ملاقات نہیں ہوئی - امام صاحب صغیر السن تھے - خیر اب چلئے نمبر ۵ کے صحابی حضرت جابر ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی ملاقات کی کیفیت سنئے! جابر ابن عبد اللہ کا انتقال باختلاف روایات ۷۸ھ یا ۷۳ھ میں ہوا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ۷۷ھ میں اور وفات کیوقت جابر رضی اللہ عنہ کا سن مبارک ۹۴ برس کا تھا اور بصرہ کو آپ اپنی آخر عمر میں تشریف لے گئے تھے - اگر ہم ان مختلف روایات کو بھی منظر رکھیں تو ولادت امام صاحب کی بعد وفات جابر رضی اللہ عنہ کے معلوم ہوتی ہے کیونکہ پیدائش امام صاحب کی ۸۰ھ میں باتفاق روایات ہے اور وفات جابر رضی اللہ عنہ کی اس کے قبل ۷۳ھ یا

۷۳ھ یا ۷۴ھ میں ہے۔ یہ بھی بہت بڑا تفاوت ہے تو پھر جابر رضی اللہ عنہ سے امام صاحب کی ملاقات کیسے ہوئی ہوگی ھذا المحال چنانچہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت تہذیب الاسماء سے صاف روشن ہے توفی جابر ابن عبداللہ بالمدینۃ سنۃ ثلاث وسبعین وقیل ثمان وسبعین وقیل ثمان وستین وھو ابن اربع وتسعین سنۃ رضی اللہ عنہ وکان ذھب بصرہ اٰخر عمرہ انتھٰی۔

اس سے بڑھکر ابن شاہین کی عبارت میں تصریح ہے وہ لکھتے ہیں کہ ۷۸ھ تک جابر زندہ ہی نہیں رہے اور ولادت ابوحنیفہ کی ۸۰ھ میں ہے پھر کیسے معلوم کیا جاسکے کہ امام نے ان سے ملاقات کی ہو اور روایت کی ہو چنانچہ عربی عبارت یہ ہے ھذا وھو صریح فان جابر ابن عبداللہ رضی اللہ عنہ باتفاق الروایات مات فی بضع وسبعین ولم یعش الی ثمانین وھی التی ولد فیھا الامام ابوحنیفۃ فکیف یتصور روایۃ عنہ انتھٰی۔ اب تو اغلب کہ آپ ناظرین کو اس میں بھی شک نہ رہا کہ جابر رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں ہوئی اور وہ قبل از ولادت امام انتقال کر گئے۔

اب صحابی نمبر (۶) یعنی عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ چھبیس برس قبل تولد امام کے ۵۴ھ میں انتقال کر گئے اور بعض روایت کے مطابق تولد امام کے چھ برس پہلے ۷۴ھ میں وفات پائے تھے تو پھر اب بتلائیے کہ امام تو ۸۰ھ میں پیدا ہوئے ہیں اور پھر عبداللہ بن انیس سے کیسے روایت کرینگے۔ (افسوس کیا یار لوگ گپ اڑاتے ہیں) چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ تقریب میں صاف بتلاتے ہیں کہ وفات عبداللہ رضی اللہ عنہ کی ۵۴ھ میں ہوئی۔ عبداللہ ابن انیس الجھنی ابو یحیی المدنی حلیف الانصار صحابی شھد العقبۃ واحدا ومات بالشام فی خلافۃ معاویۃ رضی اللہ عنہ سنۃ اربع وخمسین ووھم من قال سنۃ ثمانین انتھٰی۔ یہ بھی اب کچھ آپ پر مخفی نہیں کہ امام کے کئی سال قبل عبداللہ رضی اللہ عنہ وفات پاگئے ہیں۔ امام نے ان سے کوئی روایت نہیں کی اور نہ ملاقات کی۔

اب آگے چلئے نمبر (۷) کے عائشہ بنت عجرد کی طرف آئیے۔ یہ غریبہ تو صحابیہ ہی نہیں تھی چنانچہ رد المحتار کی عبارت سے ظاہر ہے قولہ بنت عجرد اسمھا عائشۃ و اعترض بان حاصل کلام الذھبی وشیخ الاسلام ابن حجر العسقلانی ان ھذہ لا صحبۃ لھا وانھا لا تکاد تعرف انتھٰی (ترجمہ) بنت عجرد جسکا نام عائشہ ہے اسکو حافظ الحدیث و اسماء الرجال محمد ابن احمد ابو عبداللہ ذھبی ترکمانی اور شیخ الاسلام حافظ ابن حجر عسقلانی کا قول ہے کہ یہ عورت صحابیہ نہیں ہے اور یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ کون ہے اسکو بھی آپ ضرور خوب سمجھ گئے ہونگے)

اب نمبر (۸) کے صحابی واثلہ بن اسقع کی طرف آئیے۔ یہ ایک مشہور صحابی ہیں ملک شام میں آئے تھے ۸۵ھ تک زندہ رہے ہیں اور وفات کے وقت آپ کی عمر ۱۰۵ برس کی تھی چنانچہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت سے ہویدا ہے واثلۃ ابن الاسقع بالقاف ابن کعب اللیثی صحابی مشھور نزل الشام وعاش الی سنۃ خمس وثمانین ولہ مائۃ وخمس سنین انتھٰی اسی طرح امام نووی کی عبارت تہذیب سے روشن ہے وتوفی بدمشق سنۃ ست او خمس وثمانین وھو ابن ثمان وتسعین قالہ ابو مسھر وقال سعید ابن خالد توفی سنۃ ثلث وثمانین وھو ابن مائۃ وخمس سنین۔ (ترجمہ) وفات پائی ہے واثلہ ابن اسقع نے دمشق میں ۸۶ھ یا ۸۵ھ میں اسوقت عمر آپکی ۹۸ برس کی تھی اسکو ابو مسہر نے کہا ہے اور سعید ابن خالد نے کہا کہ اس صحابی کا انتقال ۸۳ھ میں ہوا ہے اسوقت عمر آپکی ۱۰۵ برس کی تھی اب ہم اگر ان سب مختلف روایات کو بھی مدنظر رکھیں یعنی ۸۵-۸۶-۸۳- تو بھی یہ صاف ظاہر ہے کہ امام صاحب اسوقت صغیر پانچ برس کے یا تین برس کے علی حسب الروایات۔ کیونکہ ولادت امام ۸۰ھ میں ہے تو پھر یہ کیسے ممکن ہوگا کہ امام صاحب اپنی اس صغرسنی میں سیر کرکے دمشق شام کو جاکر ملاقات کرتے اور حدیث سنتے فافھموا ولا تعجلوا۔ اب اس میں بھی آپ کو کوئی شک نہیں رہنا چاہئیے۔

اب آگے چلئے نمبر (۹) کی طرف آئیے یہ صحابی بھی ۸۵ھ یا ۸۶ھ یا ۸۷ھ میں انتقال فرماگئے ہیں اور صحیح ۸۶ھ ہے جیسے شیخ الاسلام امام حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت تقریب سے ظاہر ہے عبداللہ ابن الحارث ابن جزء بفتح الجیم و سکون الزائ بعدھا ھمزۃ الزبیدی بضم الزاء صحابی ابو الحارث سکن مصر وھو اٰخر من مات بھا من الصحابۃ سنۃ خمس او ست او سبع وثمانین والثانی اصح انتھٰی (مختصر ترجمہ) یہ صحابی عبداللہ ابن جزء ۸۵ھ یا ۸۶ھ یا ۸۷ھ میں مصر میں انتقال کر گئے ہیں اور یہ مصر ہی میں رہتے تھے صحیح یہ ہے کہ آپ نے ۸۶ھ میں انتقال فرمایا ہے اور یہ آخر صحابہ کے ہیں انکے بعد کوئی صحابی باقی نہ رہا۔ اس میں بھی آپ غور کرسکتے ہیں کہ امام کی ولادت ۸۰ھ میں ہے اور یہ صحابی بھی ۸۶ھ یا ۸۵ یا ۸۷ھ میں انتقال کر گئے ہیں علی حسب الروایات امام صاحب اسوقت ۵ برس کے تھے یا ۶ برس کے یا ۷ برس کے یہ کیسے ممکن ہوگا کہ اس چھوٹی عمر میں اپنے اقربا کو چھوڑ کر سیر کرکے ملاقات کرتے اور حدیث سنتے اور ایسے وسیع خیال اس چھوٹی عمر میں ہوں۔ (باقی آئندہ)

فتاوے

س نمبر ۳۴۱ - قرآن مجید میں ہے کہ حالت سکر میں نماز مت پڑھو لہٰذا عرض یہ ہے کہ افیون کا نشہ سکر میں داخل ہے یا نہیں اگر داخل سکر ہے تو افیون خور کی نماز کیونکر جائز نہیں کیونکہ دن رات میں کوئی وقت ایسا نہیں جو افیون کا خمار افیون خور کو نہ رہتا ہو۔ (بابو رشید محمد عبد الوحید خاں از قائم گنج محلہ چلوتی)

ج نمبر ۳۴۱ - افیون کی نسبت طبیبوں کا اختلاف ہے کہ سکر نہیں مفتر ہے یعنی دماغ کو چکرا دیتی ہے نشہ آور نہیں ہے - غالب رائے یہی ہے کہ مسکر ہے - پس حالت سکر میں افیونی کی نماز جائز نہ ہوگی اس لئے افیون کو چھوڑ دینا چاہیئے - یہ نہیں کہ افیون کی خاطر سے نماز چھوٹ جائیگی - اگر کوئی برہنہ تن ننگا پھرنے کا عادی ہو جائے تو نماز اس کو معاف نہ ہوگی - بلکہ برہنگی کو رد کرنا واجب ہوگا -

س ۳۴۲ - قول صحابی کی تعریف کیا ہے اور کسکو کہتے ہیں - قرآن و حدیث سے جواب دو -

س نمبر ۳۴۳ - قول صحابی حجت ہے یا کہ نہیں اگر نہیں تو کونسی دلیل مانع ہے - قرآن حدیث سے جواب دو - (امام الدین کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ)

ج نمبر ۳۴۲ - قول صحابی وہ ہے جو صحابی کوئی شرعی مسئلہ بتلاوے یا کسی آیت کی تفسیر کرے مگر اس مسئلہ میں کوئی آیت یا حدیث نقل نہ کرے نہ حوالہ دے - اسکو قول صحابی اور موقوف روایت بھی کہتے ہیں -

ج نمبر ۳۴۳ - قول صحابی کی بابت کتب اصول حدیث میں لکھا ہے لیس بحجۃ یعنی شرعی دلیل نہیں - مطلب یہ کہ اس کے انکار یا خلاف سے گناہ نہیں کیونکہ صحابی کو یا کسی عالم امت کو منصب شریعت نہیں - خدا فرماتا ہے اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِیَآءَ ہاں جو قول صحابی کا ایسا ہو جسکی نسبت یہ معلوم ہو کہ کسی قیاس یا اجتہاد سے معلوم نہیں ہو سکتا اس کی بابت گمان ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نے سنا ہوگا اس لئے وہ حجت ہے اسکی مثال دیا کرتے ہیں کہ اس میں آئندہ یا گذشتہ زمانہ کے واقعات کا بیان ہو - مگر شرط یہ ہے کہ وہ صحابی اسرائیلی روایات نہ بیان کرتا ہو اگر اس صحابی کی عادت سے یہ بات ثابت ہوگی کہ وہ اسرائیلی روایات بیان کرتا ہے تو یہ قول بھی مرفوع حدیث کے حکم میں نہ ہوگا -

س نمبر ۳۴۴ - سفر میں رمضان شریف کے روزہ کی نسبت کیا حکم ہے -

س نمبر ۳۴۵ - سفر کی تشریح مفصل طور پر آیا کہ سفر دنوں کا یا سفر فاصلہ کا اور تعداد ہر ایک -

س نمبر ۳۴۶ - مفصد ذیل اشخاص کے بارے میں کیا حکم ہے (الف) ریل گاڑی کے گارڈ (ب) ریل گاڑی کے ڈاک بابو (ج) ڈاک کا ہرکارہ (د) یکہ بان یا گاڑی بان (س) وہ مزدور جو چار چار پانچ پانچ یا اس سے کم یا زیادہ کوس کے فاصلے کے گاؤں سے شہر دا میں آکر محنت یا مزدوری کرتے ہیں اور بغیر محنت گذارہ نہیں کر سکتے -

س نمبر ۳۴۷ - آیا بیر کا درخت جو میلہ کہلانے والی ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے - (فضل محمد سائل ہالندھری)

ج نمبر ۳۴۴ - سفر میں روزہ رکھنا جائز ہے - نہ رکھے اور حضر میں رکھ لے تو یہ بھی جائز ہے -

ج ۳۴۵ - سفر کی تشریح میں بہت بڑا اختلاف ہے بعض علماء تو تین میل کو بھی سفر میں داخل سمجھتے ہیں بعض ۳۶ میل کی قید لگاتے ہیں - حدیث مرفوع فیصلہ کن کوئی اس بارے میں میری نظر سے نہیں گذری - اس لئے صحیح یہ معلوم ہوتا ہے کہ عرف عام پر چھوڑا جائے جس مسافت کو عرف عام میں سفر کہتے ہیں وہ سفر ہے اقامت کی بابت ایک حدیث ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تین روز کی نیت سے اگر ٹھیرے تو مسافر ہے چار یا چار سے زیادہ ٹھیریگا تو مقیم ہے -

ج نمبر ۳۴۶ - ریل کا گارڈ وغیرہ اشخاص بھی مسافر ہیں - مگر خاکسار راقم کی ناقص تحقیق میں سفر میں قصر کرنا جائز ہے اتمام یعنی پوری نماز پڑھنا افضل ہے سلف میں بھی اس بات کے قائل علماء تھے -

ج نمبر ۳۴۷ - بیر حلال ہے حرمت کی کوئی دلیل نہیں -

س نمبر ۳۴۸ - گائے یا بھینس جو کبھی جنتی نہیں یہاں لوگ اس کو بہیلا کہتے ہیں اس کی قربانی درست ہوگی یا نہیں -

س نمبر ۳۴۹ - ہڈی کا خرید و فروخت شرعاً جائز ہے یا نہیں -

س نمبر ۳۵۰ - سورج نکلتے اور ڈوبتے اور وقت زوال نماز و تلاوت دونوں منع ہیں یا ایک ہی بات یا دونوں درست ہیں؟ (حافظ عبد القادر مئو ایمہ)

ج نمبر ۳۴۸ - گائے یا بھینس مذکور کی قربانی جائز ہے - انعام میں شامل ہیں -

ج نمبر ۳۴۹ - ہڈی کی خرید و فروخت جائز ہے -

ج نمبر ۳۵۰ - اوقات ثلاثہ مذکورہ میں نماز پڑھنا منع ہے - تلاوت قرآن منع نہیں - (باقی آئندہ)

چودھویں صدی کا مسیح - مرزا قادیانی کے سوانح عمری بطرز ناول صفحات ۱۵۰ قیمت ۸؍ مع محصول ڈاک ۱۰؍ منیجر

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

جناب حافظ عبدالمنان صاحب محدث وزیرآبادی ایک ہفتہ تک دفتر اہلحدیث میں قیام پذیر رہے۔ گذشتہ جمعہ کو انجمن نصرت السنۃ کی طرف سے اشتہار دیا گیا کہ حافظ صاحب موصوف مسجد جمعہ مولانا مولوی احمداللہ صاحب میں جمعہ پڑھینگے اسی روز جناب مولوی محمدحسین صاحب بھی تشریف لائے۔ جمعہ کا خطبہ مولویصاحب موصوف نے پڑھایا اور بعد نماز وعظ حافظ صاحب نے فرمایا۔ رونق عمدہ تھی۔ حافظ صاحب نے اثناء وعظ میں اہلحدیث کانفرنس کیطرف بھی اشارہ کیا جسکی مزید تشریح مولوی ثناءاللہ صاحب نے بعد میں کردی اور فرمایا کہ جس کسی نے مفصل قواعد دیکھنے ہوں وہ مجھ سے لیکر دیکھ لے (اسسٹنٹ ایڈیٹر)

امرتسر میں ایک فاحشہ کے ایک غیور دوست نے پہلے اسکی ناک اڑادی بعد میں قتل کر ڈالا اور حوالہ پولیس ہوا۔

سلطان المعظم نے وفدیمن کو فرمایا کہ۔

"ما بدولت نے یمن سے بدیں غرض تمکو طلب کیا تہا کہ تمہارے ملک میں جو واقعات وحالات گذر رہے ہیں ان کی تفصیل خود تمہاری زبان سے معلوم ہو اور اپنی وفادار رعایا کی نسبت نیک نیتی اور بہی خواہی کے جو خیالات ہمارے دل میں موجزن ہیں وہ بلا واسطہ تم پر ظاہر کئے جائیں"

"ما بدولت کو اس خبر کے سننے سے کہ بعض باشندگان یمن نے شورش اور بغاوت اختیار کی نہائت افسوس ہوا۔ ہماری ہرگز یہ خواہش نہیں تہی کہ مسلمانوں کا خون بہایا جائے۔ مگر بدبختی کا جو طریقہ ان ہنگامہ پردازوں نے اختیار کیا وہ بلحاظ شریعت اور قانون کے ناقابل معافی اور دین ودنیا میں اُن کے لئے نقصان اور ہلاکت کا موجب اور خدا اور رسول کی نارضامندی کا باعث تہا۔ مابدولت کی خواہش ہے کہ تم باشندگان یمن کو ہمارا اسلام پہونچاؤ اور ہماری نیک نیتی اور بہی خواہی کا اُن کو یقین دلاؤ"

"اس بنا پر کہ ہماری دلی خواہش اپنی رعایا کی بہبودی اور آسائش کو ترقی دینا ہے ہم نے وزرا کو حکم دیا تہا کہ وہ یمن کی انتظامی اصلاحات پر ایک یادداشت تیار کریں چنانچہ انہوں نے جو یادداشت مرتب کی ہے وہ ہماری عین مرضی کے مطابق ہے اور اس سے اہل یمن کو ترقی کرنے اور زمانہ حال کے تمدن کی روشنی حاصل کرنے اور اُن کی جان ومال کی کامل حفاظت ہونے اور یمن کی عدالتوں اور مالی اور ملکی محکموں کے اصلاح پانے کا یقین واثق ہوتا ہے۔ مابدولت نے اُس یادداشت کے جاری کرنیکا حکم صادر کردیا ہے"

"مابدولت نے علاوہ اُن تمغوں کے جو تمہارے سینوں پر آویزاں ہیں یہ بہی حکم دیا ہے کہ بطور یادگار اس امر کے کہ تم مرکز خلافت میں حاضر ہوئے چند نقرئی نشان بہی تمکو عطا کئے جائیں جو نشان لیاقت کے نام سے موسوم ہیں۔ تمہاری واپسی کے لئے سلطانی جہاز تیار رہے اور امید ہے کہ تم صحت اور عافیت کے ساتھ اپنے عزیز وطن میں پہونچو گے اور اپنی قوم کو مابدولت کا سلام اور پیغام پہونچاؤ گے"

کلکتہ کے سادہن پریس کے کارخانے کی تلاشی لینے کے لئے سرکاری پولیس جارہی تہی کہ تیس لٹھ باز مفسدوں نے اُسپر حملہ کیا۔ دو ملزم گرفتار ہوئے جو ضمانت پر رہا ہیں اور ۱۹۔ اگست کو اُنکا مقدمہ پیش ہوگا۔

۴ اگست کو بمبئی میں ہز میجسٹی امیر افغانستان کی تخت نشینی کی سالگرہ نہائت دہوم دہام سے منائی گئی۔

بمبئی کے ٹون ہال میں ایک جلسہ بسرپرستی آنریبل فیروز شاہ مہتہ کلکتہ کی مشہور طوائف گوہرجان کا گانا سننے کے لئے منعقد کیا گیا جس سے ایک یتیم خانے کی امداد مطلوب تہی۔ گوہرجان نے انگریزی۔ ہندوستانی اور مرہٹی گیت گاکر حاضرین کو محظوظ کیا اور پانسو روپیہ نقد بذات خود یتیم خانے کو دئے۔ علاوہ اس کے اس جلسے کے ٹکٹوں سے پانچہزار روپیہ وصول ہوا۔ (آثار قیامت سے ہے۔ کہ حلال اور حرام کی تمیز نہ ہوگی۔)

مسٹر مارلے (وزیر ہند) نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ لاہور کے بلوائیوں کو جو سزائیں دی گئی ہیں اُن میں مداخلت کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے اس سوال کے جواب میں کہ جو ہندوستانی تعلیم پانے کے لئے انگلستان میں آتے ہیں اُن کو باغیانہ خیالات سیکہنے کا موقع نہ دیا جائے کہا کہ اس غرض کے لئے حال میں ایک کمیٹی قائم ہوگئی ہے۔

سر اڈورڈ گرے نے ہوس آف کامنز میں کہا کہ مصر میں سیلف گورنمنٹ کے قائم ہونے سے جبتک کہ مصری اس کے لئے تیار ہوں ظلم اور رشوت ستانی کا دروازہ کھل جائیگا۔ (کیسا فضول اور رکیک عذر ہے)

ہز میجسٹی امیر نے حکم دیا ہے کہ قندھار سے کابل تک موٹو کار کے قابل سڑک بنائی جائے۔

امرتسر میں تیسرے چوتھے روز عمدہ بارش ہوجاتی ہے۔

مولوی عبدالہادی صاحب ساکن بتیا اپنے لڑکے کی صحت کی دعا کے خواستگار ہیں اللہم اشف

ahmadimuslim.de

ایک قیمتی رائے

جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل اپنے اخبار گوہربار اہلحدیث مورخہ
۱۱ جولائی ۱۹۱۱ء صفحہ ۲ کالم اول میں ہماری مومیائی کی تعریف میں فرماتے ہیں:-

"یہ مومیائی ہم نے خود استعمال کی ہے۔ جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے۔ خصوصاً ضعف کے وقت بہت مفید ہے"

بلا مبالغہ یہ مومیائی ہر قسم کی کمزوری۔ درد کمر۔ دمہ۔ ابتدائی سل ودق۔ ضعف دماغ کیواسطے اکسیر ہے اعلیٰ درجہ کی مولد خون اور مقوی باہ ہے۔ خوش ذائقہ خوش گوار۔ بوڑھے۔ بچے۔ جوان ہر ایک کو یکساں مفید ہے
قیمت فی چھٹانک ۱۲ آدھ پاؤ ۱۱ع مع محصولڈاک

روغن فولاد جریان کو رفع کرتا ہے ضعف جگر کو نافع ہے۔ چہرہ کا رنگ سرخ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت بخشتا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ

معجون مقوی دماغ ہر قسم کی دماغی کمزوری۔ درد سر۔ نزلہ۔ زکام۔ ضعف بصر کیواسطے مفید ہے۔ دفتروں کے کلرک۔ منشی اور سکولوں کے طلبا جنہیں دماغی طاقت سے زیادہ کام لینا پڑتا ہے۔ ضرور استعمال کریں۔ خوش ذائقہ ہے قیمت فی ڈبیہ عا

سرمہ مقوی بصر دھند۔ جالا۔ غبار کیواسطے مفید ہے۔ اسکا ہر روز استعمال آنکھ کی بینائی کو طاقت بخشتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲ مع محصول

علاوہ ازیں ہر مرض کی دوائی ہم سے مل سکتی ہے۔ مریض کو اپنی مفصل کیفیت لکھنی چاہئے۔

المشتہر
مینجر دی میڈیسن ایجنسی (کٹڑہ قلعہ) امرتسر

کتبخانہ ثنائی امرتسر

تفسیر ثنائی اُردو:- پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کیگئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ ونقلیہ دئیے گئے ہیں ایسے کہ بامُدو شاید۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست دلائل عقلی ونقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے۔ ایسا کہ مخالف کو بھی دبشرط انصاف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو۔ تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے چار جلدیں تیار ہیں۔ جلد پنجم زیر طبع ہے +

جلد اول سورہ فاتحہ وبقر قیمت ۱۲ — جلد دوم سورہ آل عمران ونسا قیمت ۱۲
جلد سوم سورہ مائدہ انعام۔ اعراف قیمت ۱۲ — جلد چہارم تا سورہ نحل ۱۴ پارہ ۱۲

چاروں جلدوں کے ایکساتھ خریدار سے مع محصولڈاک دس روپیہ

تقابل ثلاثہ:- توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت بیان کی گئی ہے عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ۔ قیمت مع محصول ۱۲

الہامی کتاب:- وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان و آریہ عالموں کی بحث۔ بحث کیا ہے تمام مباحث کا فیصلہ ہے قرآن مجید کا الہامی ہونیکا ثبوت۔ قیمت ۱۰

فتوحات اہلحدیث:- چیفکورٹ۔ ہائیکورٹ۔ پنجاب۔ اودھ۔ بنگال و انگلستان میں اہلحدیثوں کی تائید میں جو فیصلے ہوئے ہیں انکو جمع کیا گیا ہے۔ قیمت ۳

آیات متشابہات:- اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق۔ قیمت ۳

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن۔ مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ متعلقہ نماز کا کامل جواب۔ قیمت ۲

شادی بیوگان ونیوگ:- آریوں کی تردید میں یہ مختصر رسالہ نہایت کار آمد ہے۔ قیمت ۱

تہذیب:- تہذیبوں کے فرائض کا بیان۔ قیمت [illegible]

مینجر مطبع اہلحدیث

یہ اخبار ہفتہ ہر جمعہ کے روز مطبع اہل حدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered L. No. 352.

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

مت دیکھ کسی کا قول و کردار ... سنت مصطفےٰ کی ... یاں وہم و خیال کا ... بس ...

نمبر ۴۳ — جلد ۴

امرتسر - یوم جمعہ - مورخہ ۲۰ رجب المرجب ۱۳۲۵ھ ہجری القدس مطابق ۳۰ اگست ۱۹۰۷ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا ٭

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا ٭

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا ٭

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے ٭

(۳) نامہ نگاروں کی خبریں و مضامین بشرط پسند مفت درج کئے جاوینگے ٭

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ... عہ

والیان ریاست سے ... عہ

رؤسا و جاگیرداروں سے ... للعہ

عام خریداروں سے ... ۴ عہ

" " ششماہی ۲ عہ

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

" " ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام

مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

امرتسر میں صفائی کی شکایت

قابل توجہ صاحب پریزیڈنٹ کمیٹی

امرتسر کے لوکل اخبار عموماً اور اہلحدیث خصوصاً امرتسر کی صفائی کیطرف میونسپل کمیٹی کو توجہ دلاتے رہتے ہیں۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ کمیٹی کی لاپرواہی سے تنگ آکر لوکل اخبار اب خاموش ہوگئے۔ مگر اہلحدیث کو بحکم قرآنی لاتقنطوا من رحمۃ اللہ (اللہ کی رحمت سے بے امید نہ ہونا چاہئے) بے امیدی نہیں ہلکو کہنے سے نہیں رک سکتا۔ خصوصاً جب اہالی شہر کی تکلیفات کو دیکھتے ہیں تو بیچاروں کی حالت زار پر رحم آتا ہے کہ انکی خوبی قسمت سے ایک ایسے رفاہ عام محکمہ کی افسر بھی وہی لوگ ہیں جو انکی زبان سے انکی تحریر سے براہ راست واقفی حاصل نہیں کر سکتے جبتک انگریزی میں اسکا ترجمہ کر کے نہ سنایا جائے بخوبی مطلب نہیں سمجھتے۔ امرتسر کی آبادی اور محاصل کے مقابلہ پر امرتسر کی صفائی کمیٹی کے لئے موجب شرم ہے۔ ہم ممبران کمیٹی کی شکایت نہیں کرتے کہ وہ انتخاب کے موقع پر کیا ہوتے ہیں اور بعد کرسی نشینی کے کیا بنجاتے ہیں کیونکہ انکا تو سالہا سال سے اہالی شہر کو تجربہ ہے کہ ممبران کو ممبر بننے سے تو بجز کرسی نشینی کے سوا اور کوئی مطلب نہیں اصلو وہ تو اپنے مطلب کے پکے ہیں۔ انکی ہم کیوں شکایت کریں۔ شکایت ہے تو امرتسر کے رائے دہندوں کی ہے جو باوجود کئی سال تک کسمپرسی کی حالت ہیں۔ کوئی ممبر انکی آسائش یا فائدے کی نہیں سوچتا۔ سوچنا تو بڑی بات ہے کہنے سے سنتا بھی نہیں تاہم اوسی وقت انکی خوش آمدوں میں پھنسکر انہی کو انتخاب کرتے ہیں۔ خیر اس رونے کا تو یہ مقام نہیں اس لئے ہم اصل بات کہتے ہیں کہ شہر میں صفائی کی تکلیف کیوں ہے؟ صرف اسلئے کہ اعلیٰ افسر آرام طلب اور خود غرض ہیں۔ داروغوں کو کیا غرض کہ تنگ و تاریک کوچوں میں جائیں۔ انکی کمال مہربانی ہے کہ بڑی بڑی بازاروں میں ادہر ادہر گشت لگا کر وقت پورا کر دیں اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کوچوں میں جہاں بازاروں کی نسبت گھن آبادی ہوتی ہے عموماً گندگی کے ڈھیر لگے رہتے ہیں۔ داروغہ صاحبان کی لاپرواہی سے ماتحت عملہ بھی غافل ہے۔ پھر مہتروں کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ جونہی سنا کہ کوئی افسر آنے والا ہے جھٹ سے اس علاقہ کی صفائی کی گئی۔ پھر بس۔ بارش کے موقع پر بازاروں میں کیچڑ کے تودے لگے ہوتے ہیں جو کانداں بصد مشکل اپنی اپنی دوکان سے ہٹا کر ادہر ادہر لگا رکھتے ہیں۔ صفائی کے افسر

پاس سے گذرتے ہیں مگر مجال نہیں کہ کوئی اُٹھائے یا اُٹھوائے آخر چند روز کی تکلیف کے بعد اُسی جگہ دب جاتا ہے پھر جب بارش ہوتی ہو تو وہی کیچڑ دوبارہ ہوکر تکلیف دہ ہو جاتا ہے - اس لئے ہم ہمیشہ سے یہ تجویز بتلاتے آئے ہیں کہ ایک داروغہ خاص اس کام کے لئے رکھا جائے کہ اہل شہر اپنے اپنے محلوں کی شکائت زبانی یا تحریری اُس کے پاس پہونچائیں - اُس کے ماتحت چند ایک مہتر مع سامان بار برداری اور مناسب تعداد میں سقے اُسکے دفتر میں حاضر رہیں - جونہی کسی محلہ سے کوئی شکایت پہونچے فوراً مہتر بھیجکر وہاں پر صفائی کرائی جائے اور علاقہ دار کی رپورٹ بالا افسر کو کرے موجودہ صورت میں بھی شکائتی خط لکھے جاتے ہیں مگر اس میں نتیجہ مفید اور جلد تر نہیں نکلتا - آج خط لکھیں کل صاحب سکرٹری کو ملے پھر پرسوں وہ داروغہ صفائی کے حوالہ کریں تو چوتھے روز داروغہ صاحب توجہ کریں تو کہیں جاکر وہاں سے میلا اُٹھے - ان تین دنوں تک غلیظ مقام کی جو کیفیت ہوگی وہ کسی سے مخفی نہیں اسلئے ہم ہاپند منظوری صاحب پریزیڈنٹ کی توجہ اس تجویز کی طرف پھیرنا چاہتے ہیں اور یہ بھی کہنے سے نہیں رک سکتے کہ اگر داروغہ الگ اس کام کے لئے نہ رکھا جائے - تو سردست یہ کام اسسٹنٹ سکرٹری کے سپرد کیا جائے اور شہر میں بذریعہ منادی اور اشتہارات کے اعلان کر دیا جائے کہ جس جگہ غلاظت گندگی یا سڑک کی ناصفائی کی وہاں کے آنے جانے والے اپنی شکائت صاحب اسسٹنٹ سکرٹری کے دفتر میں تحریری یا تقریری پہونچا دیں تو انکی شکائت فوراً رفع ہو جائیگی ✦

اہلحدیث اپنے ممبر جناب مولوی احمد اللہ صاحب اور دیگر ممبران سے عموماً اور اپنے محلہ کے علاقہ دار شیخ محمد جمیل صاحب ممبر سے خصوصاً توقع رکھتا ہے کہ اس تجویز کو تکمیل تک پہونچانے میں سعی بلیغ فرماوینگے - اہلحدیث نے جس طرح ان صاحبوں کو توجہ دلائی ہے - انکی سعی کرنے پر انکا شکریہ بھی شائع کریگا - وردیکھ آوو

مولوی - منشی - پنڈت اور بابو -

اِن چاروں لفظوں کے اصطلاحی معنے یہ ہیں کہ مولوی اُس شخص کو کہتے ہیں - جو اسلام کے علوم دینیہ کو عربی زبان میں سمجھا ہو - اور منشی اُس کو کہتے تھے جو فارسی و اُردو کی انشا پردازی کی مہارت رکھتا ہو - پنڈت وہ ہے جو ہندو دہرم کی واقفیت بذریعہ سنسکرت زبان کے جانتا ہو اور بابو اُنکو کہتے ہیں جو انگریزی دفتر میں نوشت خواند کر سکتا ہو - اِن چار لفظوں میں سے دو لفظ ہمارے اسوقت زیر بحث ہیں یعنی مولوی اور پنڈت ؛

ایک زمانہ میں مولوی اور پنڈت کا لفظ ایک ایسا مقدس اور متبرک سمجھا جاتا تہا کہ اس کے برابر کوئی لفظ نہ تہا چنانچہ کہا گیا ہے کہ ؎

علم مولا ہو جسے وہ مولوی ✦ جیسے حضرت مولوی معنوی

مگر جو نہی اس گروہ نے اپنا تقدس چھوڑا یعنی وہ اعمال اور اطوار اختیار کیے جنکی وجہ سے انکے تقدس میں نقصان آیا - یہانتک کہ شعراء نے انکی پھبتیاں اُڑائیں کہ ؎

کوئی مسئلہ پوچھنے ان سے جائے ✦ تو گردن پہ بار گراں لیکے آئے

اگر بدنصیبی سے شک اُس میں لائے ✦ تو قطعی خطاب اہل دوزخ کا پائے

سنوں (چشم بد دور) ہیں آپ دیں کے

نمونہ ہیں خُلق رسولِ زمیں کے -

اس کشاکشی میں کچھ علماء کا قصور تہا تو کچھ انکے مخالفوں کا بھی اس لئے غیرت خداوندی نے ایک صورت پیدا کر دی جو آج سے پہلے وہم وگمان میں وہم وگمان میں بھی نہ تھی یعنے ایک ایسی جماعت پیدا ہوئی جو یہ تو مولویوں کی پھبتیاں اُڑاتے ہیں - ڈراما بناتے ہیں - سوانگ بنا بنا کر انکی نقلیں اُتارتے ہیں مگر خود مولوی کہلاتے ہیں اس تجویز الٰہی سے قدرت نے دونوں قوموں کو سزا دی ہے - علماء کرام کو تو اس طرح کہ انہوں نے اس مقدس منصب کی جب عزت نہ کی تو انکے سامنے ایسی جماعت پیدا ہو گئی جنکی بد اعتقادی - بد اعمالی ظاہری اور باطنی بد اطواری کے لحاظ سے علماء کرام انکو سخت برا جانتے تھے - مگر لطف یہ ہوا کہ نام میں یہ حضرات کے وہ شریک ہو گئے یعنی یہ کون ہیں ؟ مولوی فلاں صاحب بی اے - یہ کون ہیں ؟ پنڈت فلاں صاحب ایم اے - یہ کون ہیں ؟ مولوی فلاں صاحب وکیل - یہ کون ہیں ! پنڈت فلاں صاحب ایل ایل بی -

غرض ان مذہبی القاب اور مناصب کی وہ مٹی پلید ہوئی کہ الامان والحفیظ ہم مدت تک ان اسرار خداوندی کو غور سے سوچتے رہے آخر ہمیں یہ معلوم ہوا کہ اس اصطلاح میں جو نئی قایم ہوئی کہ ہر ایک بی اے مولوی - ہر ایک کچہری کا وکیل محرر اور ایجنٹ مولوی - ہر ایک سکول کا ماسٹر مولوی کہلاتا ہے اس میں خدا نے دونوں گروہوں کو انکے اعمال کی سزا دی ہے -

مولویوں کو تو اس طرح سے کہ اُن کے مقدس لقب میں اُن لوگوں کو شریک کیا گیا جو اُس کے اہل نہ تھے - نو تعلیم یافتوں کو اس لئے کہ یہ لوگ مولویوں کے نام پر پھبتیاں اُڑاتے تھے اور مولویوں کو بڑی سختی سے کوسا کرتے تھے خدا نے انکو

اہلحدیث کا مضمون ۔ [illegible]

ahmadimuslim.de

اس طرح سزا دی کہ آخر اسی لقب سے خود ہی ملقب ہوئے اب اگر مولویوں کو برا کہیں گے تو کم سے کم اشتراک اسمی کی وجہ سے خود بھی تو اس برائی میں برابر کے حصہ دار ہونگے۔

آمیر صاحب کابل کی تشریف آوری کے موقع پر علی گڈھ کالج میں مولانا شبلی صاحب سے میں باتیں کر رہا تھا کہ ایک صاحب آئے جنکی وضع قطع غیر مشروع اور بنظر غایا نہایت مستحق تھی مولانا شبلی نے اُن سے میرا تعارف کرایا کہ یہ مولوی فلاں صاحب ہیں۔ میں نے اُسوقت دل میں کہا سچ ہے ؎

آپ کا ہونا ہی اپنی نجاستِ اعمال ہے

ہم نہیں کہتے کہ ہماری تعلیم یافتہ پارٹی مولوی نہ کہلائیں۔ بیشک کہلائیں جب یہ دستور کی بات ہے کہ غریب کا گھر اُجڑتا ہے تو جس کے ہاتھ لگتا ہے لے جاتا ہے۔ گروہ علماء پر جب نادر شاہی لوٹ پڑی تو سب سے پہلے انکی عزت برباد ہوئی۔ ازاں بعد انکی مالی حالت خراب ہوئی اُس سے بعد جب کچھ نہ رہا تو انکا نام (جو محض برائے نام تھا) بھی ادھر اُدھر کے ایرے غیرے لوٹ کر لیگئے جو بالکل قانون قدرت کے مطابق ہوا۔ مگر افسوس کہ یہ مقدس نام جیسا اپنے مقام پر ذلیل تھا دوسرے مقام پر تبدیل یا وسیع ہونے سے زیادہ ذلیل ہوا۔ آہ! ؎

میرے پہلو سے گیا پالا ستمگر سے پڑا
مل گئی اے دل تجھے کفرانِ نعمت کی سزا

خیر یہ تو تھی ایک راز حقیقت کی تحقیق۔ اب ہم اپنی تعلیم یافتہ پارٹی سے سوال کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ یہ لوگ اپنی شائستگی کے واسطے سے اس سوال پر خوب غور کرینگے وہ یہ ہے کہ جب یہ مولوی کا لفظ ایسا مکروہ ہے کہ آپ لوگوں کے دلوں میں مولوی کا نام سنتے ہی اُس کے مسمی کی حقارت آجاتی ہے تو پھر یہ کیا دوراندیشی اور عقل کی بات ہے کہ یہی لفظ آپ لوگ خود اپنے لئے تجویز کر رہے ہیں اسی لفظ سے بولتے ہیں اسی لفظ سے ایک دوسرے کو بلاتے ہیں کسی کے بلانے پر ہاں کرتے ہیں کیا اتنا نہیں سوچتے کہ اگر ہم واقعی مولوی ہیں تو اُس نفرت کے مصداق ہیں جو ہمارے دلوں میں اس گروہ کی نسبت موجود ہے کہ مولویوں نے مسلمانوں کو ڈبویا۔ بیچ پوچ۔ تنگ ظرف۔ کینہ اخلاق۔ بد خلق۔ زمانہ ناشناس بھوکے۔ ننگلے وغیرہ وغیرہ تو پھر آپ لوگوں کو کیا مصیبت اور ضرورت پڑی کہ خود بھی اس ذلت میں اپنی خود پر شریک ہوتے ہیں۔ کیا معلوم نہیں کہ یزید قاتل امام سے پہلے اس نام میں کوئی برائی نہ تھی لیکن جب سے امام حسین کا قتل مشہور ہوا اور اُس کے فاعل کا نام سنتے ہی اُسکی بدی کی طرف ذہن منتقل ہونے لگا تو کسی مسلمان نے اپنا نام یزید رکھنا پسند نہ کیا۔ ٹھیک اسی طرح اگر آپ لوگ مولویوں سے واقعی ایسے کشیدہ خاطر ہیں تو کیوں یہ نام مولوی کا اپنے سر پر لیتے ہیں۔ جنکا ہی ہے انہی کو رہنے دیجئے۔

شائد کہ آپ کہیں کہ ہم تو کسی کو کہتے نہیں کہ ہمکو مولوی لکھو۔ پھر ہمارا کیا قصور۔ وی جناب کہنا دو قسم پر ہوتا ہے ایک زبانی کہنا۔ دوئم منکرانہ رنجگی نہ کرنا۔ بلکہ اُسکو ثابت رکھنا۔ جب آپ لوگوں کو کوئی مولویصاحب کہتا ہے تو آپ اُس کی آواز کو بخوشی سنتے ہیں اس نام سے خط لکھتا ہے تو جواب دیتے ہیں۔ پھر کہنا اور کسکا نام ہے۔ بھلا اگر آپ کو کوئی شخص پادری یا پنڈت کہے تو آپ اُسکو نہ دیکھینگے اور اُس کا جواب دینگے! ہرگز نہیں یہی وجہ ہے کہ آج ہم رسالہ دکن ریویو میں ایک بہت بڑی فہرست اسی قسم کے مولویوں کی دیکھتے ہیں جنکا نمونہ بتلاتا ہے کہ ؎

گر مولویت ہمیں ست کہ ایشاں دارند
وائے گر از پس امروز بود فردا۔

مولویت تو ایک بڑا مقدس منصب ہے۔ ظاہری شکلوں پر بھی تو آثار اسلام نظر نہیں آتے۔ امرتسر میں ایک دوکان پر اسی قسم کے ایک مولوی صاحب تشریف فرما تھے جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے برادر کلاں منشی محمد علی صاحب مرحوم بھی وہاں آگئے۔ صاحب دوکان نے منشی صاحب کا مولویصاحب سے تعارف کرایا کہا کہ یہ فلاں مولوی صاحب ہیں منشی صاحب بوجہ اپنی دینداری کے اُنکی شکل کو دیکھ دیکھکر ایسے متحیر ہوئے جیسے کوئی ہندی لنڈن کے عجائب خانہ کو دیکھکر محو ہوجاتا ہے پھر اُن مولویصاحب کو کچھ نصیحت فرمائی مگر مولویصاحب موصوف بزبانِ حال اُنکو کہتے تھے ؎

بکار این میرے لئے حضرت ناصح تکلیف
خود طبیعت دلِ بیتاب کو سمجھا لیگی۔

ہمارے اس بیان سے کوئی صاحب یہ نتیجہ نہ نکالیں کہ ہم اس نام میں بخل کرتے ہیں کہ کیوں یہ لوگ مولوی بنتے ہیں حاشا وکلا۔ بخل کی وجہ سے نہیں بلکہ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ چونکہ قاعدہ کی بات ہے کہ ہر ایک قوم میں افراد مختلف اوصاف کے ہوتے ہیں۔ امیر غریب۔ نیک و بد۔ جس قوم میں اکثر افراد جس وصف کے ہونگے وہ وصف تمام پر صادق آئیگا۔ دیکھئے یورپ کو متمول اور ہندوستان کو غریب کہا جاتا ہے حالانکہ بعض افراد ہندوستان میں ایسے بھی ہیں جو

ahmadimuslim.de

یورپ کے کئی ایک کو مول لیکر چھوڑ دیں اور پرواہ بھی نہ کریں مگر چونکہ یہ وصف بہت ہی قلیل افراد میں ہے اسلئے ہندوستان غریب ہے اور یورپ متمول - پس اسی قاعدہ کی رو سے مولویوں کی نوع یا قوم جو آج بُری ہو رہی ہے یہ نہیں کہ سب کے سب بُرے ہیں - ایسا کبھی نہ ہوا نہ ہوگا ؎

خدا پنج انگشت یکسان نہ کرد

بعض بلکہ بہت سے افراد کی وجہ سے یہ بُرائی پیدا ہوئی جنکی بابت یہ کہنا بہت ہی موزون ہے کہ ؎

کیا علم دیں سے دیکھیے بدنام انہوں نے + کیا دین برحق کو بدنام انہوں نے

پس جب موجودہ صورت میں موجودہ افراد کی وجہ سے یہ بدنامی ہے تو اگر یہ نئی جماعت بھی انہیں آملی جن کی خیر میشا سے شکل ہی مولویوں والی تو کجا داڑھی تک (ترکی ٹوپی) مسلمانوں والی بھی نہیں نماز روزہ وغیرہ احکام شرعیہ اخلاقیہ تو نصیب اعدا پھر تو ایک ناہرین کی نظر میں یہ امر بہت ہی واضح ترہو جائیگا کہ مولویوں کی کل جماعت ایسی ہے جسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ کل مولویوں کو بُرا جانیگا جس بُرائی کا حصہ ان جنٹلمینوں کو بھی برابر کا پہونچیگا - ہم اس میں حیران ہیں کہ آلہٰی یہ کیسا ماجری ہے کہ ان تعلیم یافتوں نے مولوی کا لفظ اپنے لیے اختیار کیا یہ تو مولوی کے نام سے چڑتے اور ناک بھوں چڑھاتے تھے آخر اس کی وجہ ہمیں ایک تو وہ سمجھ میں آئی جو ہم سنتے اور بتلاتی ہے کہ غیرت خدائی کا یہ کرشمہ ہے یعنی کبھی تو یہ لوگ مولویوں پر لے دے کرتے تھے اب یہ زمانہ بھی آیا کہ خود مولوی بن گئے -

کیا خوب ؎ کبھی معشوق تھے وہ ہی جو اب عاشق کہاتے ہیں
کسیکا دل دکھایا تھا اُسی کی داد پاتے ہیں

دوسری وجہ یہ ہے کہ جب یہ گروہ پیدا ہوا تو انہوں نے پہلے نام (منشی) کو تو پسند نہ کیا کیونکہ وہ تو اولڈ فیشن کا تھا - بابو بھی کچھ تھرڈ کلاس کا معلوم ہوا جس میں کوئی قومی عزت نہ تھی اس لئے حکم نزلہ بر عضو ضعیف میریزد - آسانی سے انکو مولوی کا لفظ لگیا - بس یہ بن پڑھے مولوی بن بیٹھے - بہت خوب - بہت خوب - چشم ما روشن دل ما شاد - ہماری غرض اس مضمون لکھنے سے یہ ہے کہ ہم بتلا دیں کہ اٰتِ کُلَّ ذِی حَقٍّ حَقَّهٗ (ہر ایک مستحق کو اُسکا حق دیا کرو) جو نام اور منصب کسی قوم یا شخص کا ہے اُسی کو زیبا ہے - یہ تو فائدہ عربی مولویوں کا ہے اور مولویوں کی بدنامی اور بدگوئی جو ہو رہی ہے اُس سے بچ رہنا تعلیم یافتہ پارٹی کا فائدہ ہے - ہمیں تو دونوں جانب تعلق ہے حضرات علماء کرام ہمارے معزز بزرگ ہیں تو تعلیم یافتہ بھی ہمارے بھائی ہیں مگر تعلیم یافتوں کو برتاؤ کے البتہ ہم شاکی ہیں کہ یہ لوگ وضع میں - اطوار میں - لباس میں - عادات میں - اخلاق میں مسلمانوں سے ممتاز ہونے کے علاوہ انکے بزرگوں کے اسماء صفاتیہ پر بھی قبضہ کرنے لگے تو ہمارے منہ سے یہ نکلنا کوئی بے جا نہوگا کہ ؎

تجھ کو کس کس کو دوں دل میں تڑپتا ہوں سوا ئے قاتل
کٹاری کو - چھری کو - بانک کو - خنجر کو - پیکاں کو -

تردید تابعیت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ

(گذشتہ اشاعت سے پیوستہ)

اور ایک جو یہ روایت ہے کہ عبد اللہ ابن جزء سے کہ ان امام صاحب نے وقت حج کے ملاقات کیا - اس کی سند صحیح نہیں اسکا رد خود رد المحتار میں ہے واما ماجاء عن ابی حنیفة من انه حج مع ابیه سنة ست وتسعین وان رای عبد الله هذا يدرس بالمسجد الحرام وسمع منه حديثا فرده جماعة منهم الشيخ قاسم الحنفي بان سند ذلك فيه قلب وتحريف وفيه كذاب بالاتفاق وبان ابن جزء مات بمصر ولابي حنيفة ست سنين وبان ابن جزء لم يدخل الكوفة في تلك المدة انتهى (ترجمہ) لیکن جو روایت ہے کہ ابو حنیفہ جسوقت باپکے ساتھ حج کو گئے تھے تو دیکھے تھے عبد اللہ بن جزء کو اور مسجد حرام میں سبق دیتے تھے امام نے اُن سے ایک حدیث سن لی - اس روایت کا رد ایک جماعت نے کر دیا ہے انہیں سے شیخ قاسم صاحب حنفی ہیں اس لئے کہ سند اس روایت کی تبدیل و تحریف پائی ہوئی ہے اور اسکا راوی بالاتفاق کذاب ہے - اصل بات تو یہ ہے کہ عبد اللہ ابن جزء صحابی مصر میں انتقال کئے جسوقت امام صاحب کی عمر ۶ برس کی تھی اور نیز ابن جزء کوفہ میں نہیں گئے تھے یعنی جب کوفہ میں نہ گئے تو پھر ملاقات کیسی ہوگی اور امام صاحب تو ۶ برس کے تھے یہ بھی ممکن نہیں کہ آپ اُس صحابی کے پاس گئے ہوں) تا فہم و لا تعجل اور یہ بھی سمجھ رکھو کہ اس روایت کا راوی احمد بن صلت الحمانی کذاب ہے چنانچہ شیخ ابن طاہر حنفی تذکرہ موضوعات میں فرماتے ہیں فابن جزء مات بمصر ولابي حنيفة ست سنين والآفة من الحماني قال ابن عدي ما رايت في الكذابين اقل حياء منه - قال الدارقطني كان يضع الحديث وقد وضع لنا هذا الحديث من قبح اعرض باطل ايضا واخرجه ابن الجوزي في الواهيات (ترجمہ) عبد اللہ بن

مقابل لیکچر قادیان - تورات - انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ - قرآن شریف کی فضیلت - قیمت ۲ محصول ڈاک - علاوہ -

جز صحابی نے تو مصر میں انتقال کیا اسوقت عمر امام صاحب کی ۶ برس کی تھی یہ سب آفت سمعانی راوی سے ہے ابن عدی نے کہا ہے کہ اس سے بڑھکر جھوٹا میں نے کسی کو نہیں دیکھا اور اس سے بڑھکر بے حیا کسی کو نہیں پایا اور دارقطنی نے کہا کہ یہ راوی جھوٹی حدیثیں بنایا کرتا ہے اور ابن جوزی نے اسکو واہیات میں ذکر کیا ہے۔ فالحمد للہ والمنۃ ہم اپنے دعوی کو ثابت کرچکے کہ امام نے کسی صحابی سے ملاقات نہیں کیا کوئی صحابی تو قبل ولادت امام کے انتقال فرمائے اور کسی کے زمانہ میں امام صاحب چھوٹے تھے۔

ناظرین جب امام صاحب نے کسی سے ملاقات نہیں کی تو یہ کیسے تابعی ہوسکتے ہیں صحابی وہی ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو آپکی صحبت فیض صحبت میں رہا ہو اور تابعی وہ ہیں جو صحابہ کو دیکھا ہو صحابہ سے ملاقات کی ہو امام صاحب نے تو کسی کو نہ دیکھا نہ کسی سے ملاقات کی جیسا کہ ابھی میں نے ثابت کردیا ہے۔

پھر باوجود اس کے امام صاحب کو تابعی کہنا نری سفاہت ہے۔

ہدائت:- اگر کوئی صاحب ہمارے مضمون کا رد کرنا چاہیں تو ہمارے پیش کردہ دلائل کو غلط ٹھیرائے ورنہ اور گپ شپ جواب تصور نہ کئے جائیں گے۔ فقط

(راقم ابو نعیم محمد عبد العظیم حیدر آبادی)

بوسہ قبر

گذشتہ اشاعت سے آگے

اور یہ جو آپ فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد کا یہ قول ابن تیمیہ کو دکھلایا انہوں نے بڑا تعجب کیا" بھائی تعجب کا مقام کیوں نہ ہو کیونکہ امام احمد سے روائت عدم جواز بوسہ کی ایسی مشہور و معروف کتب حنبلیہ میں تھی کہ جس کے خلاف نقل میں ضرور ایک واقف کار کو تعجب ہونا ہی چاہئے اس سے بھی معلوم ہوا کہ کتب حنبلیہ میں وہی روائت عدم جواز بوسہ کی معروف و مشہور تھی ورنہ ابن تیمیہ جیسا شخص کہ علاوہ مذہب حنبلیہ کے نقل و وقوف مذاہب میں اپنا نظیر نہیں رکھتا تھا کما صرح به الذہبی متعجب ہونا ہرگز نہیں کما لا یخفے علی الفہیم۔

اس کے بعد آپ لکھتے ہیں کہ مجنوں کے دو شعر کیا خوب ہیں" یا للہ العجب الی این یذہب بھم ہذا الہف بات کہاں مسئلہ شرعی کا اثبات اور کہاں مجنوں کا قول واہیات۔ اس زمانہ کی برگی اس حد تک پہونچگئی ہے کہ شعر شاعر کا کہ مستند کسی دلیل شرعی سے نہیں ہے برہان شرعیہ ہو اور شعر مجنوں دیوانہ کا جسکو بجز بیہوش و دیوانہ کے پسند نہ کرے موقع و محل استدلال میں مذکور ہو۔ سچ فرمایا اللہ تعالی نے والشعراء یتبعہم الغاوٗن - یہی صاحبزادہ کی تحریر غرائب مقام و عجائب دلہ سے ہے۔

ولنعم ما قیل ؎ زما ز اختر گردوں چہ دم زنی کہ ہنوز
ہمی نہ ہم نشناسی ستان و دو رها را -

اس کے بعد آپ بحوالہ عینی لکھتے ہیں "وقال المحب الطبری ویمکن الخ یعنی محب طبری کہتے ہیں کہ تقبیل حجر اسود اور استلام ارکان سے ہر چیز کی تقبیل جسکی تقبیل و غیرہ کی تعظیم متعلق ہو جواز کا استنباط ممکن ہے" اس استنباط و اجتہاد کا ابطال ہوچکا ہے کما مر کہ یہ قیاس مع الفارق ہے علاوہ اس کے یہ استنباط ائمہ مجتہدین کے اصول کے جنکا اجتہاد مسلم ہے خلاف ہے محب طبری کو اسکا بھی اقرار ہے کہ جواز بوسہ قبور وغیرہ میں کوئی خبر وارد نہیں ہے جیسا کہ یہ عبارت انکی فانہ لم یرد فیہ خبر بالندب سے ظاہر ہے جس سے صاحبزادہ کی دلیل سابق یعنی اثر ابو یوسف و قصہ بلال سے جو انہوں نے بوسہ قبور کو ثابت کیا ہے کی تردید بھی متعلق ہے یہ نہ دیکھا کہ عدم ورود دلیل سے علماء حنفیہ حکم کراہت کا فرماتے ہیں اور اکثر مسائل میں اس اصول کا لحاظ رکھتے ہیں چنانچہ صاحب ہدایہ بعد طلوع فجر کے دو رکعت سنت کے سوا نفل کو مکروہ کہتے ہیں اس دلیل سے کہ انہ علیہ السلام لم یزد علیہا اور صلوۃ کسوف میں خطبہ کی نفی میں یہ دلیل پیش کرتے ہیں لانہ لم ینقل اور صلوۃ استسقا میں قلب رداء کی نفی میں یہ لکھتے ہیں ولا یقلب القوم اردیتہم لانہ لم ینقل انہ صلعم امرہم بذلک اور خاص مسئلہ استلام میں کتاب ہدایہ کی کتاب الحج میں یہ مذکور ہے ولا یستلم غیرہما فان النبی صلعم کان یستلم ہذین الرکنین ولا یستلم غیرہما اور عبارت درمختار کی کراہت استلام غیر رکنین میں سابق مذکور ہوچکی افسوس ناواقفی بھی عجب مرض ہے کہ آدمی اپنے مذہب کی تردید کر رہا ہو اور اس کو کچھ خبر نہیں پس یہ قول محب طبری کا حنفیوں کے نزدیک باطل ہے قابل تسلیم نہیں اور یہ تحریر محب طبری کی نہم صحابہ بھی جو اعلم امت ہیں مخالف ہے۔ حضرت ابن عباس کا انکار جو حضرت معاویہ پر غیر رکن یمانیین کے استلام پر کیا تھا وہ اوپر مذکور ہوچکا ہے اخرج احمد فی مسندہ عن مجاہد عن ابن عباس انہ طاف مع معاویۃ بالبیت فجعل معاویۃ یستلم الارکان کلہا فقال له ابن عباس لم تستلم ہذین الرکنین ولم یکن رسول اللہ صلعم یستلمہما فقال معاویۃ لیس شیء من البیت مہجورا فقال ابن عباس لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ فقال معاویۃ صدقت اور ایسا ہی حضرت عثمان سے استلام غیر رکن یمانی کے پایا گیا ہے کما اخرج الامام احمد فی مسندہ قال یعلی طفت مع عثمان فاستلمنا الرکن قال یعلی فکنت مما یلی البیت فلما بلغنا الرکن الغربی الذی

بل لا سود جرت بیدی نستلم فقال ما شانک فقلت الا تستلم فقال الم تطف مع رسول اللہ صلعم فقلت بلیٰ فقال ارایت یستلم ھذین الرکنین الغربیین قلت لا قال الیس لک فیہ اسوۃ حسنۃ قلت بلیٰ قال فانفذ عنک اور حضرت عمر کا قول ما قبلتک سابق گذر چکا پس ایسے بڑے بڑے صحابہ کے مقابلہ میں محب طبری وغیرہ کے قول کا کیا وزن ہو سکتا ہے غالباً محب طبری شافعی ہیں دیکھو کہ امام شافعی بھی بجز رکن یمانی کے اوروں کو بوسہ کو ناجائز فرماتے ہیں اور امام معاویہ کے قول کا جو ابن عباس کو انکی انکار پر جواب دیا تھا کیسا معقول جواب دیتے ہیں۔ علامہ قسطلانی شرح بخاری میں فرماتے ہیں اجاب عنہ ای عن قول معاویۃ امامنا الشافعی بانا لا ندع استلامھما ھجرا للبیت وکیف یھجرہ من یطوف بہ لکنا نتبع السنۃ فعلا وترکا ولو کان ترک استلامھما ھجرا لکان استلام ما بین الارکان ھجرا ولا قائل بہ انتھیٰ اب امام شافعی کے مقابلہ میں انکو مقلد کی بات ماننا کتنی بڑی بے انصافی ہے امام ابن قیم فرماتے ہیں قال صاحب المناسک ویستلم الرکن الیمانی والحجر الاسود لا غیر ما من الارکان فاستلامہ بدعۃ منکرۃ انتھیٰ کذا فی الہدیٰ

پھر آپ کہتے ہیں دگر بوسہ قبر شرک یا مشابہ شرک ہوتا یا اس کی حرمت شرعا ثابت ہوتی تو ایسے ایسے (ائمہ محدثین الخ) یہ اعتراض آپکا ایسا نہیں ہے کہ قابل جواب تھا تھوڑی دونست کا آدمی بھی اس سوال کو آپ کے آپ پر لوٹا کر یہ سوال آپ سے کر سکتا ہے کہ اگر یہ بوسہ قبر جائز ہوتا اور اس کے جواز کی کوئی دلیل ہوتی تو ایسے ایسے ائمہ ومحدثین ومحققین مذاہب اربعہ جنکے اقوال سبق میں مذکور ہو چکے حرام وشرک و مشابہ شرک وبدعت کے قائل نہ ہوتے اور خدا کے حلال کو حرام نہ کہتے تو اسکا آپ کیا جواب دینگے جو جواب آپ دینگے وہی اس طرف سے سمجھیں نہایت افسوس کا مقام ہے کہ باوجود دلکھو پڑھے ہونے کے ایسا مہمل سوال کرتے ہو اور رات دن کتابوں ہی میں پڑھاتے ہو کہ یہ امام اعظم کے نزدیک حلال ہے اور امام شافعی کے نزدیک حرام وغیرہ وغیرہ پھر ایسا بے جا ومہمل سوال اگر کوئی شافعی یہ کہے کہ امام اعظم نے جو فلاں امر کو حرام کہا ہے اگر وہ حرام ہوتا تو امام شافعی اسکی حلت کے قائل نہ ہوتے اور صاحب زادہ پر بھی اس مہمل کے موافق اس اعتراض کو تسلیم کرنا ہوگا۔ اپنے کا رخانہ فقہ کا نہ رہیم دہیم ہو جانا پاش طبیر مقلد ہو کہ آپ کے ایسے کہ فقہ حنفیہ کا ایک مسئلہ مختلف فیہ کو ثابت نہ رکھا اور سب کو نسیا برھا دو گا گو خود ذکر دیا آدمیت کو فخر الحنفیہ واستاد المحدثین امام عبد اللہ بن مبارک کا ایک مناظرہ سناتا ہوں جس میں آپ ہی جیسے شخص نے

انپر اسی قسم کا ایک اعتراض کیا تھا اور امام ممدوح نے اسکا جواب معقول دیا تھا ابن مبارک جب کوفہ تشریف لیگئے تو وہاں کے لوگوں سے نبیذ مشتدہ کی نسبت مناظرہ ہوا اور جب وہ مناظرہ میں بند ہو گئے تو ایسا ہی مہمل سوال کیا قال قال لی یا ابا عبد الرحمٰن فالنخعی والشعبی وسمی جماعۃ معھما کانوا یشربون الحرام فقلت لھم دعوا عند المناظرۃ تسمیۃ الرجال فرب رجل فی الاسلام مناقبہ کذا وکذا وعسیٰ ان تکون منہ زلۃ فیجوز لاحدان یحتج بھا فان ابیتم فما قولکم فی عطاء وطاؤس وجابر بن زید وسعید بن جبیر وعکرمۃ قالوا کانوا خیارا قلت فما قولکم فی الدرھم بالدرھمین یدا بید قالوا حرام قلت ھولاء راوہ حلالا فماتوا وھم یاکلون الحرام فبھتوا وانقطعت حجتھم کذا فی اعلام الموقعین۔

(باقی دارد)

مولوی محمد احسن صاحب امروہی کے خط کا جواب

اور

اڈیٹر بدر والحکم کی غلط گوئی کا رد باصواب

جناب مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب کی آجکل خط وکتابت قادیانی پارٹی سے ہو رہی ہے مولوی صاحب موصوف نے ایک مضمون لاہور کے انگریزی اخبار میں چھپایا تھا۔ اس مضمون سے قادیانی پارٹی بہت کھسیانی ہو رہی ہے۔ کیونکہ جو کچھ منصوبے وہ آجتک طفل تسلیوں کی طرح دل میں ٹھانے ہوئے تھے کہ مولوی صاحب آخرکار ہماری طرف رجوع کر آئینگے۔ اس مضمون سے تمام ملیامیٹ ہو گئے اسپر مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے مولوی صاحب کو خط لکھا کہ آپ مرزا صاحب کو کافر کہتے ہیں تو ڈاکٹر عبد الحکیم خاں کو کیوں کافر نہیں کہتے حالانکہ دونوں کا دعویٰ ایکساں ہے۔ نیز مرزائی اخباروں میں لکھا گیا تھا کہ مولوی محمد حسین صاحب نے بھی رجوع کیا ہے جو کہتے ہیں کہ مہدی اور مسیح جنگ نہیں کرینگے ان سب باتوں کا جواب مولوی صاحب دیتے ہیں۔ (اڈیٹر)

میرے پرانے دوست مولوی محمد احسن صاحب

میں نے آپکا خط مورخہ ۲۲ جولائی مندرجہ بدر ۲۵ جولائی سنہ ۸ء کمال تعجب وافسوس سے پڑھا۔ اس خط میں آپنے میرے مضمون ۱٦ جولائی پر (جو سول ملٹری گزٹ ۱۸ و ۱۹

جولائی ۱۹۰۶ء میں شائع ہوا ہے) دو نا درست الزام (ایک قطعی دوسرا شرطی) قائم کئے ہیں جنمیں آپ نے علم و فہم و دانائی سے وحق گوئی سے کام نہیں لیا۔

آپ کا قطعی الزام یہ ہے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خانصاحب دربارہ نجات اتباع خاتم النبیین کو ضروری نہیں ٹھیرا (جیسا آپ نے (خاکسار کو کہتے ہیں) انکو اُس مضمون (۱۹۱ جولائی) میں سچا مسلمان تحریر فرمایا ہے۔

آپ کا شرطی الزام یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب اپنے خط ۱۹ جولائی میں (مولوی نور دین صاحب کے نام جو انہوں نے لکھا ہے اور وہ بدر ۲۵ جولائی میں مشتہر ہوا ہے یقیناً وہی دعوے وہی عقائد ظاہر کئے ہیں جو مرزا صاحب نے کئے ہیں کہ "میں مسیح موعود ہوں۔ نبی ہوں۔ رسول ہوں۔ رحمۃ للعالمین ہوں" وعلیٰ ہذا القیاس جنکی وجہ سے آپنے مرزا صاحب کو کافر۔ مرتد اور واجب القتل قرار دیا۔ اب اگر آپ ڈاکٹر صاحب کو بھی مرزا صاحب کے مانند کافر و مرتد واجب القتل سمجھتے ہیں تو لازم ہے کہ سول ملٹری گزٹ میں اسکا اشتہار کریں اور اگر آپ ڈاکٹر صاحب کو ان عقائد اور دعاوی کی نظر سے کافر و مرتد واجب القتل نہ کہینگے تو یہ بے انصافی ہوگی اور اس صورت میں آپکو ڈاکٹر صاحب کی بیعت و پیروی لازم ہوگی۔

الزام اول کا جواب یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب آنحضرت صلعم کا اتباع و ایمان اُس شخص کے لئے جسکو آنحضرت صلعم کی دعوت پہونچ چکی ہو ضروری اور شرط نجات جانتے ہیں اور جو شخص اس سے انکار کرے اسکو جہنمی کہہ چکے ہیں اور اخبار وطن ۱۷ مئی ۱۹۰۶ء میں اسکا اشتہار کر چکے ہیں۔ اور آپ لوگوں کے اس الزام کو محض اتہام قرار دے چکے ہیں اصل عبارت وطن ہماری کھلی چٹھی بنام مرزا صاحب میں جو نمبر ۱۲ جلد ۲۱۔ اشاعۃ السنہ میں درج ہو کر عنقریب شائع ہوگی ان شاء اللہ تعالیٰ (جن لوگوں نے اصل عبارت وطن نہ دیکھی ہو وہ جلد ۲۱۔ اشاعۃ السنہ کا انتظار کریں) (یا اسی پرچہ میں آئندہ صفحہ پر ملاحظہ کریں)

الزام دوم کا جواب یہ ہے کہ خاکسار نے مرزا صاحب کے صرف دعوئ نبوت و رسالت وغیرہ عقائد کفریہ کو اسلامی حکم سیاسی ہز ہجسٹی فرمانروائے افغانستان کا سبب و موجب قرار نہیں دیا بلکہ انکا انبیاء علیہم السلام خصوصاً حضرت مسیح بن مریم کی توہین کرنا اور انکو گالیاں دینا۔ (جو رعایا اہل اسلام میں پولیٹیکل جوش پھیلانے اور نقض امن عامہ خلائق پیدا کرنے کا موجب ہوتا ہے) ہز ہجسٹی امیر افغانستان اور جنکی مانند دیگر خود مختار اسلامی فرمانروایان وحکام کے (نہ عوام غیر حکام کے) سیاسی حکم قتل کا موجب قرار دیا ہے۔

میرے اصل مضمون اردو میں جو رسالہ نمبر ۱۲ جلد ۲۱ میں شائع ہوگا مرزا صاحب کے دعوائے نبوت و دیگر عقائد کفریہ کو بسبب سیاسی حکم قتل نہیں ٹھیرایا گیا اور نہ کسی پہلی تصنیف یا تحریر میں ایسا پایا گیا ہے تاکہ اس کے مطابق حکم قتل ڈاکٹر صاحب یا کسی اور مدعی و معتقد کفریات کا الزام قائم ہو سکے۔ مترجم مضمون نے انگریزی ترجمہ میں آپکے دعوے کو بھی شامل و داخل سبب کر دیا۔ اور خاکسار نے اس دعوے نبوت کو اصل سبب حکم سیاسی مثل (توہین و دشنام دہی پیغمبر ضمیمہ یا موید دیں بالا استقلال سبب) سمجھ کر اسکو ترجمہ سے نہ نکالا۔

کوئی شخص ہزار کلمہ کفر کہے دعوئے پیغمبری کرے یا اور عقائد کفریہ ظاہر کرے وہ سیاسی حکم سلاطین سے قتل تب ہی کیا جاویگا جبکہ اُسکے کفریہ اقوال و افعال سے اسلام کے پولیٹکل نظام میں خلل واقع اور نقض امن عامہ خلائق وقوع میں آنیکا اندیشہ ہوگا۔

اقوال افعال و عقائد کفریہ کا موجب کفر ہونا بھی اسی صورت میں تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ ان عقائد کا معتقد اور ان دعاوی کا مدعی عمداً و عناداً ایسے عقائد کا اظہار و ارتکاب کرے اور اگر وہ اس میں کوئی غلطی کرے یا لاعلمی و اصول و احکام اسلام سے ناواقفی کی وجہ سے اسکا مرتکب و معتقد ہو گیا ہو یا نفس کا دہوکہ کھا جائے اور حدیث النفس کو وحی آلہی سمجھکر مدعی نبوت یا رسالت بن بیٹھے یا اور کفریات بکنے لگے یا شطحیات زبان پر لاوے تو باوجودیکہ اُس کے افعال و اقوال و عقائد کو کفر قرار دیا جائیگا اس شخص پر یقیناً فتوے کفر نہ لگایا جائیگا جب تک کہ اصول اسلام سے اسکا عمود و انکار و تکذیب ثابت نہ ہو۔ اسکی تفصیل ہمارے مضمون کفر و کافر میں (جو ضمن جلد ۴۔ اشاعۃ السنہ مطبوعہ ۱۸۸۱ء اور ریویو براہین احمدیہ میں بضمن جلد ۷، مطبوعہ ۱۸۸۳ء میں ہو چکی ہے۔ اور کسی قدر اسکا تتمہ ہماری کھلی چٹھی بنام مرزا مندرجہ نمبر ۱۲ ج ۲۱ میں بیان ہوا ہے جو عنقریب ہدیہ ناظرین ہوگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

بنا ءً علیہ ڈاکٹر صاحب اسوقت تک بعض ان دعاوی کے ساتھ جو دعاوی مرزا صاحب کے ہم رنگ وہم سنگ بقول آپ کے ان سے سرزد ہوئے ہیں ان تاویلات کے ساتھ فتوے کفر سے بچ سکتے ہیں جیسے مرزا صاحب انکا موجودہ حال کھل جانے سے پہلے ریویو براہین احمدیہ میں بچائے گئے تھے اور بعض دعاوی میں وہ فتوے کفر سے بایں وجہ بچ سکتے ہیں کہ اصول و مسائل اسلام سے ناواقفی کے سبب حدیث النفس کو وحی آلہی سمجھکر انہوں نے وہ دعاوی کئے ہیں نہ عمداً و عناداً و تکذیباً للشریعۃ المحمدیۃ کما ثبت ذلك كله بالشواهد الواضحة والتجارب الكاملة من صاحبكم المتنبي القادياني

القصہ ڈاکٹر صاحب نے اگر ایسے دعاوی کئے ہیں تو وہ ابتدائی درجہ میں ہیں اور

اجتہاداً بعض کلمات کفریہ زبان یا قلم میں لائے ہیں اور مرزا صاحب بدرجہ انتہائی پر پہونچ چکے ہیں اور جحوداً و عناداً التزام کفر پر جمے ہوئے اور ڈٹے ہوئے ہیں شتان بینہما۔

لہذا ڈاکٹر صاحب قبل از استکشاف اعتقاد و فہمائش و تحقیق و عرض و تاویل اس فتویٰ کے محل نہیں ہو سکتے جو ہندوستان و پنجاب کے صدہا علماء نے مرزا صاحب کے جحود و عناد کو انکی تصانیف و تقاریر اور شبانہ روزی بست سالہ اقوال و افعال سے ثابت و محقق کرکے اُن پر لگایا ہوا ہے۔ دریں ہذا ہم ڈاکٹر صاحب سے اس باب میں خط و کتابت کرینگے اور امید ہے کہ اگر انہوں نے دعوے رسالت و مسیحائیت کیا بھی ہوگا اور مرزا صاحب کے ایک خلیفہ چراغ دین جمونی کی (جو آپ ہی کے نقش قدم کی پیروی کرکے پہلے ملہم بن بیٹھا تھا پھر آخر کو آپ سے منحرف و مرتد ہو گیا تھا) طرح آپ ہی کے فیض سے اپنے خیال میں ملہم ہو گئے ہیں اور اپنے احادیث النفس کو الہامات الٰہیہ سمجھ بیٹھے ہیں تو وہ ہمارے اس مضمون اور کھلی چٹھی کو دیکھ کر ان دعاوی سے دست بردار ہو جائینگے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اور اگر وہ بھی مرزا صاحب کی طرح آخر کل کھیلے اور باوجود فہمائش دعوے نبوت و مسیحائیت پر مصر رہے تو محکمہ عالیہ شریعت محمدیہ سے بواسطہ آپکے خادم اشاعۃ السنۃ النبویہ کے اُن پر بھی وہی فتوے لگایا جائیگا جو مرزا صاحب پر لگایا گیا ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

حضرات اڈیٹران بدر و الحکم! آپ لوگوں نے جو کچھ بدر ۲۵ جولائی و الحکم ۳۰ جولائی میں لکھا ہے محض غلط اور برخلاف واقع ہے۔ آپ لوگوں نے اس میں خود دھوکا کھایا ہے یا دیدہ دانستہ اوروں کو دھوکہ دینا چاہا ہے۔

مضمون سوال میں میرا سابق اعتقاد سے رجوع کرنا تب ثابت ہوتا جبکہ اس سے پہلے میں کسی تحریر یا تصنیف میں یا کسی مجلس میں اس مضمون کے برخلاف اپنا اعتقاد ظاہر کر چکا ہوتا حالانکہ میں نے کسی تحریر میں یا زبانی تقریر میں کبھی اس اعتقاد کا اظہار نہیں کیا۔ کہ حضرت مسیح ابن مریم اور انکے رفیق امام مہدی علیہما الصلوٰۃ والسلام آئینگے تو تلوار چلائینگے اور دین اسلام کو بزور شمشیر پھیلائینگے جو آج تک کسی ہادی اسلام سے نہیں ہوا نہ بانی اسلام علیہ السلام سے اور نہ انکے خلفاء قائم مقام سے۔ اگر میرے اعتقاد سابق کی نسبت آپکا یہ دعوے ہے تو بنقل میری صحیح کلام کے اس دعوے کا ثبوت آپ لوگوں کے ذمہ ہے اور اگر آپ لوگوں نے اپنی غلط اجتہاد سے یہ خیال و قیاس کر لیا ہے کہ چونکہ خاکسار اہلحدیث ہے اور احادیث صحیحہ کا فیصلہ اسکا عین مذہب و اعتقاد ہوتا ہے اور احادیث صحیحہ میں حضرت مسیح و امام مہدی کا بزور شمشیر اسلام پھیلانا اور کافروں پر تلوار چلا کر ان کو مسلمان بنانا آ چکا ہے لہذا خاکسار کا بھی اعتقاد ہوگا۔ تو اس صورت میں آپ لوگوں کا اس قیاس و خیال میں صادق ہونا (جسکا اخبار بدر میں جابجا بدر صادق لکھکر دعوے کیا گیا ہے۔ اور حکم ہونے کے لئے تو راستی لازم ہی ہے) تب ہی مسلم ہوگا جبکہ آپ ایسی احادیث صحیحہ کو اپنے اخباروں میں مشتہر کر دیں جنمیں یہ بیان ہو کہ حضرت مسیح و امام مہدی برخلاف سیرت نبوی و خلفاء راشدین بزور شمشیر اسلام پھیلائیں گے اور زمین میں خونریزی کرکے کافروں کو مسلمان بنائینگے۔

جس قدر احادیث صحیحہ اس مضمون کی آپ صاحبان پیش کرینگے اسی قدر بحساب فی حدیث ایک اشرفی انعام پائینگے۔ مگر اس میں یہ شرط ملحوظ رکھنے کے لائق ہے کہ جو حدیث پیش کریں وہ صحیح ہو جسکا معیار ابن الصلاح وغیرہ ائمہ حدیث نے یہ بیان کیا ہوا ہے کہ وہ حدیث کسی کتاب ملتزم الصحت میں (جیسے بخاری مسلم ہیں) پائی گئی ہو یا کسی امام حدیث نے اس کو صحیح کہا ہو۔ صرف کسی ایسی کتاب میں جو ملتزم الصحۃ نہو (جیسے کتاب ترمذی و سنن ابی داؤد وغیرہ ہیں) اس حدیث کا پایا جانا کافی نہیں ہے کتب حدیث اور کلام ائمہ حدیث تک پہونچنا آپ لوگوں کو مشکل ہوگا۔ لہذا آپ کے لئے مناسب ہے کہ ایسی حدیث پیش کرنے سے پہلے اپنے ہی امام مہدی زمان اور متنبی قادیانی کے رسالہ حقیقت المہدی کے ٹائیٹل پیج کا صفحہ ۲ ملاحظہ کرلیں جسمیں اس قسم کی جملہ احادیث کو غیر صحیح و موضوع قرار دیا ہے۔

اگر اس مضمون کی حدیث آپ لوگوں کو نہ ملے تو اپنے اس خیال غلط اجتہاد کو واپس لیں اور اپنے اخباروں میں صاف یہ اقرار مشتہر کر دیں کہ ہمنے جو اڈیٹر اشاعۃ السنۃ پر رجوع کا الزام لگایا ہے وہ صحیح نہیں غلط ہے اور غلط فہمی پر مبنی ہے اس الزام رجوع سے ہمارا خود رجوع ہے۔

یہی جواب ان علماء کی طرف سے ہے جن سے آپ لوگوں نے اس رجوع کی بابت استفسار کیا ہے[1] (از انجملہ جو صاحب اس خاکسار کو اپنا ایڈوکیٹ (وکیل) تسلیم کر چکے ہیں۔ انکی طرف سے مجھ یہی کہنے کا حق ہے۔ آپ لوگوں نے انکی کسی تصنیف یا تحریر میں انکا پرانا یہ اعتقاد دیکھا ہے کہ حضرت مسیح و امام مہدی تلوار چلانے اور دنیا میں خون بہانے کو آئینگے) و از انجملہ جو حضرات مجھے اپنا وکیل نہیں سمجھتے وہ جو جواب چاہیں دیں مگر انکی خدمت میں بھی مجھ استدعا عرض کرنیکا حق ہے کہ وہ حضرات جبتک میرا مضمون "آسمانی مسیح اور اسکا رفیق مہدی"[2] جو عنقریب جلد ۲۲۔ اشاعۃ السنۃ میں شائع ہونیوالا ہے ملاحظہ نہ فرمالیں اس درخواست و سوال کا کوئی جواب نہ دیں۔ انکو جواب میں آسمان

[1] ہمارا جواب مرقع قادیانی نمبر ۷ بابت ماہ ستمبر میں ملیگا۔ (اڈیٹر)

[2] اشاعۃ السنۃ کی اشاعت کا عنقریب ہی ذکر[illegible] کی مانند ہی اشتیاق ہے۔ (اڈیٹر)

اسلام بزور شمشیر پھیلانے کے معنے یہ ہیں کہ کافروں کو تلوار دکھا کر دھمکایا جائے کہ یا تو اسلام قبول کرو یا قتل ۔ اس قسم کی جنگ تو ہمیشہ کبھی کسی نبی نے نہیں کی مولوی صاحب کو بھی سے انکار ہے ان میں

ahmadimuslim.de

ومناسب بھی امر ہو کہ وہ بھی اس سوال کی جواب دہی کے لئے خاکسار ہی کو وکیل کر دیں اس زمانہ میں اور آجکل کے جھگڑالوؤں سے وکیلوں ہی کے ذریعہ سے اچھی طرح بھگتان ہوتا ہے -

"اور مرزائی پارٹی اور دیگر اہل مذاہب باطلہ جدیدہ کی نبض شناسی اور جوابدہی جو ملکہ اشاعۃ السنہ کو حاصل ہے وہ دوسروں کو کم حاصل ہے - ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ -

مولوی محمد احسن صاحب آپ حسب وعدہ اس جواب کو اخبار بدر وغیرہ میں مشتہر کر دیں -

اڈیٹر صاحبان - آپ بھی اپنا فرض منصبی ادا کریں اور اس مضمون کو درج اخبار کر دیں - (ابو سعید محمد حسین)

مرزا صاحب قادیان اور ڈاکٹر عبد الحکیم خاں

چند روز ہوئے ڈاکٹر صاحب نے ایک خط متضمن اپنے الہامات کا حکیم نورالدین صاحب کے دریافت کرنے پر حکیم صاحب کو لکھا تھا - اس خط میں چونکہ ڈاکٹر صاحب نے دو بڑے غضب کئے تھے ایک مسیح کا نام اپنے لئے بتایا تھا جس پر مرزا صاحب اور اُن کے حواریوں کو طیش آنا لازمی تھا کہ ہیں ہم تو اتنی مدت تک لعن طعن سنکر بھی مسیحیت میں کامل نہوئے تو کون ہے کہ ہماری برابری کرے - دوسرا غضب یہ کیا کہ اُن الہاموں میں ایک الہام مرزا صاحب کی موت کا بھی تھا کہ ۲ جولائی سنہ ۱۹۰۷ء سے ۱۴ ماہ کی مدت میں تشریف لیجائیں گے یک نہ شد دو شد - اس لئے اُس خط کے متعلق قادیانی اخباروں میں آجکل بڑے زور شور سے بحث ہوتی ہے - نیچے کی مراسلت مع جواب بھی اسی کے متعلق ہے جو چھپتی ہے - (اڈیٹر)

مکرم بندہ ڈاکٹر عبد الحکیم خاں صاحب -

السلام علیکم - کل مجھکو مولوی عبد اللہ خاں احمدی ریلوے سٹیشن پٹیالہ پر ملے اور انہوں نے بتلایا کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خاں نے مسیح اور رسول ہونیکا دعوے کیا ہے - پہلے تو وہ اپنی فرزند کو مسیح بتلاتے تھے اب خود مسیح بن گئے ہیں - اپنے آپ کو رسول بھی کہتے ہیں اخبار بدر میں خود انکا خط موجود ہے -

آج میں نے اخبار بدر مورخہ ۲۵ جولائی پڑھا - اس میں آپ کے ۸ - الہام چھپے ہیں - جن میں یہ چار الہام بھی ہیں -

(۳) وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ -

(۴) اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ -

(۶) اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ -

(۷) دجالی فتنہ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا اور میں مسیح ہوں -

ان کی بابت یہ سوالات ہیں -

(۱) کیا الہام نمبر ۳ کے موافق آپ اپنے آپ کو رحمۃ للعالمین سمجھتے ہیں -

(۲) کیا الہام نمبر ۴ کے موافق آپ اپنے کو مرسل جانتے ہیں -

(۳) کیا الہام نمبر ۶ کے موافق آپ اپنے آپ کو رسول حق اور بشیر و نذیر جانتے ہیں -

(۴) الہام نمبر ۷ میں دجالی فتنہ سے مراد آپ کی مراد کون فتنہ ہے اور مسیح ہونے سے مراد آپ کی کیا ہے - کیا جس آنے والے مسیح کی بشارات احادیث میں ہیں - آپ وہی مسیح ہیں - مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بھی مسیح ہونے کا دعوے کرتے ہیں کیا آپ مہربانی سے مطلع فرماوینگے کہ اس الہام کے صحیح معنے کیا ہیں -

آپ نے مولوی نورالدین صاحب کو یہ فقرہ بھی لکھا ہے کہ گالیاں نکالنا تو ملعون کا کام ہے نہ کہ خدا کے مسیح اور مرسل کا - اس فقرہ میں خدا کا مسیح اور مرسل رسول کی طرح کیا آپ نے خود اپنی ذات سے لی ہے - یا یہ فقرہ حسب معتقدات مولوی نورالدین صاحب تعریضاً لکھا گیا ہے -

اڈیٹر اخبار بدر نے مولوی محمد حسین صاحب اور اڈیٹر پیسہ اخبار کو ان دعاوی پر روشنی یا تاریکی ڈالنے کے لئے متوجہ کیا ہے لیکن میں نے یہ بہتر سمجھا کہ خود آپ سے ہی اس کے متعلق دریافت کر لیا جائے - صاحب البیت ادری بما فیہ -

نیازمند محمد سلیمان عفی عنہ از پٹیالہ

رفیق ربانی قاضی محمد سلیمان صاحب -

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - رات میں نے ایک خواب میں دیکھا کہ آپ ایک کوچہ پر بیٹھے ہیں اور ساتھ ہی میں بیٹھا ہوں - آپ ایک حدیث صحیح سے میری تصدیق فرما رہے ہیں - پس آپ میرے رفیق ہیں - آپ کے خط کا جواب اس تحریک آسمانی کے بعد عرض کرتا ہوں -

(۱) وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ - اس میں یہ بشارت ہے کہ دجال قادیانی جو کل عالم پر لعنتیں برساتا - فطرت اللہ کو لعنت قرار دیتا - حقیقی رحمۃ للعالمین محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت لکھتا ہے کہ انہوں نے زمین کو خون سے بھر دیا اور لاکھوں کی

ahmadimuslim.de

نہریں چلادی تھیں۔ اور دنیا کی تباہی کو اپنے لئے عید قرار دیتا ہے۔ وہ میرے مقابلہ میں فنا ہو جائیگا اور دجالی فتنہ پاش پاش۔

(۲) اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ۔ اس میں یہ بشارت ہے کہ تبلیغ حق میرے ہاتھ سے عین سنن انبیاء اور قضائے ایزدی کے مطابق ہوگی۔ اللہ کریم کی معیت۔ ولایت۔ نصرت اور ہدایت میرے شامل حال رہیگی۔

(۳) اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ اسکی وہی تعبیر ہے۔ جو نمبر ۱ میں بیان ہو چکی۔

(۴) دجالی فتنہ سے مراد مرزائے قادیانی کا فتنہ ہے۔ مسیح کے مبارک نام میں یہ بشارت ہے کہ دجال قادیانی میرے خلاف سے ہلاک ہو جائیگا۔ میں یقیناً جانتا ہوں اور خداوند عالم کی طرف سے مجھے بار بار یہی علم ملا ہے کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین و سید المرسلین ہیں۔ آپ کے بعد جو کوئی شخص نبی یا رسول ہونیکا دعوےٰ کرے وہ کذاب اور دجال ہے۔ قرآن مجید پر تمام مسلمانوں کی دینی و دنیوی فلاح منحصر ہے جبتک وہ قرآن مجید سے غافل و لاپرواہ ہیں۔ اسوقت تک انکا نہ دین درست ہو سکتا ہے نہ دنیا۔ نمبر ۱-۲-۳ کے الہامات کی میں یہی تاویل سمجھتا ہوں کہ قرآن مجید کی تبلیغ میرے ہاتھ سے سرانجام پذیر ہوگی۔ مجھکو الہام ذیل ۱۹۲۶ء میں ہوا تھا جبکہ میں نارنول میں متعین تھا۔

اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ اس الہام کے بعد مجھکو رب العالمین نے یہ توفیق عطا فرمائی کہ مفتاح القرآن۔ تذکرۃ القرآن اور تفسیر القرآن میرے قلم سے شائع ہوئے۔ تفسیر القرآن انگریزی میں بھی شائع ہو سکی۔ پس میری مسیحیت اور رسالت کی یہی تاویل ہے کہ دجال قادیانی میرے خلاف میں ہلاک ہو اور تبلیغ قرآنی مجھسے ہو سکے۔ انبیاء علیہم السلام تو دنیا سے گذر چکے ہاں انکے بروز اور مثیل تاقیامت رہینگے۔ تاکہ کشف اور رویائے صادقہ۔ نبوت۔ رسالت۔ الہام ایک رفت گذشت قصہ نہ بن جائیں۔ میرا عقیدہ ہے کہ وحی منقطع ہو چکی اور اب محض مبشرات باقی رہ گئی ہیں۔

... تم نے جو یہ فقرہ لکھا تھا کہ گالیاں نکالنا تو ملعون کا کام ہے نہ کہ خدا کے مسیح اور مرسل کا۔ اس میں مسیح اور مرسل کے الفاظ سے یہی مراد ہے کہ خداوند عالم نے مجھکو ان پاک ناموں میں ہلاکت دجال اور تبلیغ قرآن کی بشارت دی ہے۔ تمام مسلمان اپنی اولاد کے نام انبیاء علیہم السلام کے نام پر اس نیت سے رکھتے ہیں کہ انکے مبارک نام موجب برکت و سعادت ہوں اور وہ اعمال و اخلاق میں ان سے مشابہت پیدا کریں۔ جب اللہ کریم کسی مومن کا نام مسیح یا محمد یا ابراہیم یا عیسیٰ یا موسیٰ رکھتا ہے۔ تو اس سے مراد یہ ہے کہ انکو انکی سعادت اور برکت سے حصہ مل چکا۔ یا مل جائیگا پس جو نام اسلام میں جائز ہیں وہ خدا کے نزدیک کیوں حرام یا قابل اعتراض ہوگئے والسلام۔

الراقم محمد عبد الحکیم خاں ایم بی اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ۔ ۱۰ اگست

اڈیٹر۔ گو آپنے اپنی مراد واضح کر کے بتا دی لیکن چونکہ مسلمان پہلو ایک دفعہ ایسے الفاظ یا القاب سے ڈنک کھا چکے ہیں اس لئے انکا چونکنا بجا ہے بہتر ہے کہ ایسے القاب اگر آپکو الہامی بھی ہوں تو ان سے جو مدعا اور مقصود ہو ان الفاظ کو پبلک میں شائع نہ کیا کریں۔ اس مضمون کے متعلق ہم نے مرقع قادیانی میں ذرا تفصیل سے بحث کی ہے جو انکم ستمبر کو شائع ہوگا۔

حساب دوستان در دل

ستمبر کے مہینے میں جن احباب کی قیمت ختم ہے۔ ان کے نمبر درج ذیل ہیں۔ ہر چند لکھا جاتا ہے کہ جس صاحب کو انکار ہو وہ اطلاعی کارڈ لکھ بھیجیں تاہم بعض دوست بڑی سرد مہری سے وی پی واپس کرتے ہیں جو نہایت ہی معیوب ہے۔ مینیجر

نمبر	مقام	نمبر	مقام
۳۶۴	درگھانہ	۸۷۸	مئوناتھ بھنجن
۳۸۵	میرٹھ	۸۷۹	ڈاٹہ بانسر
۳۹۰	شیر گڑھ	۸۸۱	بھٹنڈہ
۴۳۲	شوا پور	۸۸۸	نور چک
۶۳۶	میرپور	۸۹۱	سکھو چک
۶۳۹	ستار گنج	۸۹۲	جالندھر
۶۴۱	قریشی	۸۹۶	خانقاہ ڈوگران
۶۳۶	واساک	۸۹۷	مٹیالہ مئو
۷۰۳	امرتسر	۸۹۸	کواتھہ
۷۶۵	سیرسیال	۸۹۹	ستی چک
۸۱۹	سنام	۹۰۰	ٹیلا برج
۸۳۸	امرتسر	۹۶۸	کھڑیاں
۸۴۰	بنی گڑھ	۱۰۸۱	لاہور
۸۴۱	فیض خانہ	۱۰۶۳	چھواری

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

جناب مولوی عبدالجبار صاحب عمرپوری کی ہمشیرہ انتقال کر گئی ہیں ناظرین سے جنازہ غائب کی درخواست ہے۔ امرتسر میں پڑھا گیا +

گورنمنٹ ہند نے طاعون کے انسداد کی طرف توجہ کی ہے کہ مکانات کو چوہوں وغیرہ سے صاف رکھا جائے اور جس جگہ پر طاعون ہو وہاں کے لوگوں کو آبادی سے باہر صاف جنگل میں چلے جانے کی ترغیب دی جائے ❊

مرزا صاحب قادیانی نے ۲۲ر اگست کو بذریعہ اشتہار اپنے دام افتادوں کو مطلع کیا ہے کہ تم لوگ گورنمنٹ کی تجویز پر سب سے پہلے عمل کرو۔ کیونکہ سوائے گورنمنٹ کی سلطنت کے ہمارا کہیں ٹھکانا نہیں۔ (الیس فی جہنم مثوی للمفسدین)

سنا ہے کہ حیدرآباد میں ایک نیا سکہ جاری ہونے والا ہے جسکی ایک طرف حضور ملک معظم کی شبیہ اور دوسری طرف ریاست کا نشان ہوگا +

گورنمنٹ ہند کی تازہ حکم کی بموجب امسال بیچ ازمان جج بندرگاہ بمبئی سے روانہ ہونگے +

مسرت کی بات ہے کہ مولانا شبلی نعمانی اب لکڑی کے سہارے چلنے لگے ہیں اگرچہ زخم میں ابھی کچھ کسر باقی ہے +

مصر میں لڑکیوں کی تعلیم کیلئے جو مدرسہ عالیہ جاری ہے۔ اس میں تعلیم کی مدت تین سال مقرر ہے۔ اور لڑکیوں کو عربی اور انگریزی زبان حساب ہندسہ۔ جبر و مقابلہ۔ تاریخ اسلام۔ جغرافیہ۔ علم کیمیا۔ طبعیات۔ بچوں کی پرورش کا فن۔ گندر گارٹن وغیرہ ضروری علوم و فنون کی تعلیم بلا فیس دی جاتی ہے۔ نیز ہر لڑکی کو کھانے اور کپڑے کے علاوہ دو پونڈ ماہوار وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔ یہاں کی فارغ التحصیل لڑکیاں دیگر مدارس میں مدرسی کے عہدہ پر متاز کی جاتی ہیں +

بابعالی نے حکم دیا ہے کہ غیر مسلم سیاحوں کو مسجدوں میں آنے کی ممانعت کیجائے اسپر تمام یورپین ناراض ہیں۔ کیونکہ قسطنطنیہ کی مسجدیں مسلمانوں کی گذشتہ صنعت کاریوں کے شاندار نمونے ہیں اور انکے نہ دیکھنے سے دارالخلافہ عثمانیہ کی سیر کا لطف آدھا رہجاتا ہے +

حضور نظام حیدرآباد نے حکم دیا ہے کہ جو شخص بے احتیاطی یا غفلت یا ایسے طریقے سے موٹر کار چلائے جو عوام کے لئے باعث خطرہ ہو اسپر ایک سو روپیہ جرمانہ کیا جائیگا۔

بہاولپور میں جدید انتظام ریاست کا اعلان کیا گیا۔ یہ انتظام کونسل آف ریجنسی کے ذریعے سے ہوگا جو صغیر سن نواب صاحب کے ایام نابالغی میں انکی جگہ کام کریگی اس کے پانچ ممبر مفصلہ ذیل مقرر کئے گئے ہیں۔ (۱) مولوی رحیم بخش صاحب سابق فارین منسٹر پریزیڈنٹ مقرر ہوئے (۲) سردار محمود خان صاحب جرمانہ مشیر مال (۳) دیوان آسانند صاحب مشیر سنوی (۴) مولوی عبدالرحمان خانصاحب مشیر فوج کونسل کے ممبر مقرر ہوئے ہیں۔ ان کے علاوہ (۵) ماجہ طالب مہدی خانصاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم نوآبادی لائل پور گورنمنٹ کی طرف سے عہدہ دار مقرر ہوئے ہیں جناب شیخ نصیرالدین صاحب جو ابتک پرائم منسٹر تھے ریاست سے واپس تشریف لے گئے ہیں۔ صاحب پریزیڈنٹ کی تنخواہ ماہوار سو روپے اور باقی ممبروں کی ایک ایک ہزار روپیہ ماہوار تجویز ہوئی ہے۔ سنا ہے کہ ان تقرریوں سے وہاں کی پبلک نہایت خوش اور مطمئن ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہ کونسل آف ریجنسی امتی تا دو سال کے لئے مقرر ہوئی ہے +

ہز مجسٹی امیر کابل نے نئے ڈاکخانے قائم کئے ہیں اور ایک نیا ٹکٹ جاری کیا ہے +

ہز رائل ہائینس سردار نصراللہ خاں سفر حج کی تیاریاں کر رہے ہیں اور غالباً عنقریب کابل سے روانہ ہونے والے ہیں۔ (بسلامت روی و بازآئی)

جنگ روس و جاپان سے پہلے جاپان ۵ کروڑ پونڈ کا قرضدار تھا اور لڑائی کے بعد ۲۲ کروڑ ۷۰ لاکھ پونڈ کا مقروض ہوگیا۔

کلکتہ میں ایک یورپین دلال کو ہربخش سنگھ نامی ایک دربان پر تہو کنیز اور گالی دینے کے الزام میں دو سو روپے جرمانہ یا ایک ماہ قید سخت کی سزا ہوئی۔

لالہ دینا ناتھ اڈیٹر اخبار ہندوستان کی اپیل کی تاریخ چیف کورٹ میں ۷ ستمبر مقرر ہوئی ہے۔ سنا گیا ہے کہ انکا بھائی ایشر داس مقدمہ کی پیروی کے لئے کلکتہ سے کسی نامور وکیل کو لینے گیا ہے۔

مسٹر کلیمنسو وزیراعظم فرانس جسو حضور ملک معظم نے ۲۱ر ماہ حال کو مقام میرین باڈ شرف ملاقات بخشا۔ اور لنچ پر مدعو کیا۔ انکا بیان ہے کہ ملاقات میں عام پولیٹیکل بات چیت ہوتی رہی اور معاملات مراکو کا خاص طور پر ذکر آیا (خدا خیر کرے)

حیدرآباد میں ریاست کیطرف سے چیدہ چیدہ افسروں کو جنہیں دورہ کرنا پڑتا ہے ریاست کی طرف سے ۵ ہزار روپے کی ایک ایک موٹر کار دیگئی ہے اور ہر ایک کے لئے سو روپے ماہوار خرچ بھی منظور ہوا ہے

مربوط (مصر) میں ایک سٹرمن نے جو آثار قدیمہ کی تلاش کے لئے وہاں گیا ہوا ہے مذہب اسلام قبول کیا اور اسکا نام موسیٰ محمد رکھا گیا (محمد موسیٰ پہلے تھا) +

ahmadimuslim.de

ایک قیمتی رائے

جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل اپنے اخبار گوہربار اہلحدیث مورخہ ۹ جولائی ۱۹۰۶ء صفحہ کالم اول میں ہماری موسیائی کی تعریف میں فرماتے ہیں

"یہ موسیائی میں نے خود استعمال کی ہے۔ جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے۔ خصوصاً ضعف کیوقت بہت مفید ہے"

بلا مبالغہ یہ موسیائی ہر قسم کی کمزوری درد کمر۔ دمہ۔ ابتدائی سل۔ دق۔ ضعف دماغ کیواسطے اکسیر ہے۔ اعلیٰ درجہ کی مولد خون اور مقوی باہ ہے۔ ذائقہ خوشگوار۔ بوڑھے۔ بچے۔ جوان ہر ایک کو یکساں مفید ہے۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲/ آدھ پاؤ ۳ے مع محصولڈاک

روغن فولاد جریان کو رفع کرتا ہے۔ ضعف جگر کو نافع ہے چہرہ کی رنگت سرخ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتا ہے قیمت فی شیشی ۴/

معجون مقوی دماغ ہر قسم کی دماغی کمزوری۔ درد سر۔ نزلہ زکام۔ ضعف بصر کیواسطے مفید ہے۔ دفتروں کے کلرک۔ منشی اور سکولوں کے طلبا جنہیں دماغی طاقت سے زیادہ کام لینا پڑتا ہے اسے ضرور استعمال کریں۔ خوش ذائقہ ہے قیمت فی ڈبیہ ۱/

سرمہ مقوی بصر دھند۔ جالا اور غبار کیواسطے مفید ہے۔ اسکا روز استعمال کر بینائی کو طاقت بخشتا ہے قیمت فی تولہ ۱۲/ معہ محصولڈاک

علاوہ ازیں ہر مرض کی دوائی ہم سے مل سکتی ہے مریض کو اپنی مفصل کیفیت لکھنی چاہئے +

المشتہر منیجر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

کتبخانہ ثنائی امرتسر

تفسیر ثنائی اردو پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کی جوابات بدلائل عقلیہ ونقلیہ دیئے گئے ہیں ایسے کہ باید وشاید۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست دلائل عقلی ونقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے۔ ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو۔ تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے چار جلدیں تیار ہیں۔ جلد پنجم زیر طبع ہے جو عنقریب طبع ہو کر ناظرین تک پہونچنے والی ہے۔

جلد اول سورہ فاتحہ وبقر قیمت ۱/ جلد دوم سورہ آل عمران ونساء قیمت ۱/
جلد سوم سورہ مائدہ انعام اعراف ۱/ جلد چہارم تا سورہ نحل ۱۴ پارہ ۱/
چاروں جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے مع محصولڈاک ۴/

تقابل ثلاثہ۔ توریت انجیل اور قرآن کا مقابلہ صحف کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ۔ قیمت مع محصول ۱/

الہامی کتاب۔ وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی بحث۔ بحث کیا ہے۔ تمام مباحث کا فیصلہ ہے۔ قرآن مجید کے الہامی ہونیکا ثبوت۔ قیمت ۱/

آیات متشابہات۔ اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق۔ ۲/

دلیل الفرقان۔ بجواب اہل القرآن۔ مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ متعلقہ نماز کا کامل جواب۔ قیمت ۲/

شادی بیوگان اور نیوگ۔ آریوں کی تردید میں یہ مختصر رسالہ نہایت کارآمد ہے۔ قیمت ۱/

المشتہر
منیجر مطبع اہلحدیث امرتسر

خداوند کی ماں۔ امہات المؤمنین کا الزامی جواب۔ عیسائی مذہب کا فوٹو قیمت ۳/ داغ دل۔ کم سنی شادی کی خرابیاں ناول کے طرز پر۔ قیمت ۳/ المشتہر منیجر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered. L. N. 852.

اخبار اہلحدیث

امرتسر (پنجاب)

نہ اہل تقلید کی چالاکی نہ کسی کی تقلید

بس فقط سنت و قرآن ہی کا ہے کام ہمیں

جلد ۳ نمبر ۴۴

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ـ ـ ـ

والیان ریاست سے ـ ـ ـ

روسا و جاگیرداروں سے ـ ـ ـ

عام خریداروں سے ـ ـ ـ

ششماہی ـ ـ ـ

ممالک غیر سے سالانہ ۸ شلنگ

ششماہی ۴ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک

مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے +

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے +

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +

(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے +

امرتسر ـ یوم جمعہ ـ ۲۷ رجب المرجب سنہ ۱۳۲۵ ہجری مطابق ۶ ستمبر سنہ ۱۹۰۷ عیسوی

تتمہ اجتہاد و تقلید

اہلحدیث مورخہ ۲۳ اگست میں ہم اس مضمون کو بہت ہی اختصار کے ساتھ ختم کر چکے تھے

اس سے بعد ایک ضروری بات یاد آئی ـ آج اس ضروری بات کو ہم بیان کرتے ہیں ـ وہ ضروری بات امام بخاری کے مقلد ہونے کے متعلق ہے ـ

ہمارے بھائیوں کی وہی مثال ہے جو کسی کبڑی سے کسی نے کہا تھا کہ تم کیا چاہتی ہو ـ یہ چاہتی ہو کہ تم اچھی ہو جاؤ یا یہ چاہتی ہو کہ اور عورتیں بھی تمہاری طرح کبڑی ہو جاویں غیرت مند کبڑی نے کہا میں وہی چاہتی ہوں کہ یہ بھی میری طرح کبڑی ہو جائیں تاکہ میں بھی انکو اپنی حالت میں دیکھوں جس میں کہ میں ہوں یہی حال ہمارے مقلدین بھائیوں کا ہے کہ تقلید کو جو اپنے ذمہ لیا اور مخالفین تقلید نے سپر نہی اڑائی تو بھائی ایسے کہ خود اسکو چھوڑ دیں اس فکر میں ہوتے ہیں کہ بڑے سے بڑے اماموں کو مقلد ثابت کر کے غیر مقلدین کا منہ بند کریں اگرچہ غیر مقلدین (اہلحدیث) کو کسی کا مقلد ہونا مضر نہیں نہ اُن کے نزدیک سند ہے کیونکہ انکا تو اصول ہی یہ ہے کہ

آنچہ نہ قال رسول و نہ قال الرسول + فضل بود فضل مخواں ای فضول

پر نہیں معلوم اس کوشش سے اہلحدیثوں کا کیونکر منہ بند ہو سکتا ہے جبکہ وہ کسی امام یا مجتہد کے قول و فعل کو بغیر دلیل قرآن و حدیث کے سند نہیں جانتے یہی ان امور کا حکم ہے ـ اگرچہ اہلحدیثوں کو کسی امام یا مجتہد کا مقلد ہونا مضر نہیں تاہم واقعات کی تلاش سے دیکھنا ہے کہ اس قصہ کی اصل کیا ہے؟

اصل جواب تو اس قصہ کا صحیح بخاری ہی سے مل سکتا ہے کہ امام بخاری مجتہد ہیں یا مقلد ـ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ جس شخص نے صحیح بخاری کا ایک صفحہ بھی غور سے پڑھا ہوگا وہ بھی جان جائیگا کہ امام بخاری مجتہد ہی نہیں بلکہ مجتہد گر تھے ـ صرف صحیح بخاری کا دیکھنا ہی ہمارے اس دعوے کی تصدیق کر سکتا ہے ـ مگر ہمارے بھائی چونکہ مقلد ہیں اسلئے انکو تحقیق کی راہ پر آنا دشوار ہے ـ سبکی نے اور مورخ نے لکھ دیا کہ امام بخاری شافعی تھے تو انکی بلا کو غرض نہیں کہ بات کیا ہے تو کو جھٹ سے بغلیں بجانے لگتے کہ ابن سبکی نے لکھا ہے

ہمارے خیال میں امام بخاری ـ مسلم ـ ترمذی و دیگر محدثین کے مقلد ہونے کا دعوے ایسا ایک غلط اور بدیہی البطلان امر ہے کہ اسکی نظیر دنیا بھر میں نہیں ملیگی ـ تاہم اسکی حقیقت ہم بتلاتے ہیں ـ

ہمارے اصول کا بعض فرق ہے مقلدوں میں اختلاف یعنی ایک مجتہد ایک طریق سے

باقی دیکھو صفحہ

معذرت ـ ایک ضروری امر کیلئے پرچہ ہذا اپنے وقت سے ... ہوتا ہے ـ مہربان ہو جاتا ہے اسلئے معذور سمجھیں ـ منیجر

ahmadimuslim.de

استدلال کرنا صحیح جانتا ہے تو دوسرا اسکو صحیح نہیں جانتا۔ چنانچہ اصول کی کل کتابوں میں یہ مسئلہ بصراحت ملتا ہے حسامی کی عبارت بغور دیکھئے جو یہ ہے:-

ومن الناس من عمل فی النصوص بوجوہ اخرھی فاسدۃ عندنا منہا ما قال بعضہم ان التنصیص علی الشئ باسم العلم یوجب التخصیص ونفی الحکم عما عداہ وھذا فاسد ۔ منہا ما قال الشافعی ان الحکم متی علق بشرط او اضیف الی مسمی بوصف خاص اوجب نفی الحکم عند عدم الشرط او الوصف ۔ ۔ ۔ ومن ھذہ الجملۃ ما قال الشافعی ان المطلق محمول علی المقید وان کانا فی حادثتین مثل کفارۃ القتل وسائر الکفارات لان قید الایمان زیادۃ وصف یجری مجری الشرط فیوجب نفی الحکم عند عدمہ فی المنصوص علیہ وفی نظیرہ من الکفارات لانہا جنس واحد وعندنا لا یحمل المطلق علی المقید وان کانا فی حادثۃ واحدۃ ۔ ۔ ۔ ومنہا ما قال بعضہم ان العام یختص بسببہ وعندنا انما یختص بسببہ اذا لم یکن مستقلا بنفسہ

اس عبارت کا مختصر مطلب یہ ہے کہ امام شافعی بعض وجوہ سے احکام شرعیہ پر استدلال کرتے ہیں حنفیہ ان وجوہ کو غلط کہتے ہیں مثلاً قرآن شریف میں حکم ہے کہ من فتیاتکم المؤمنٰت یعنی اگر تم کو آزاد عورتوں سے نکاح کرنیکی سکت نہو تو تم ایماندار لونڈیوں سے نکاح کر لیا کرو۔

اس آیت میں عام لونڈیوں سے نکاح کا حکم نہیں دیا بلکہ ایماندار لونڈیوں سے نکاح کرنیکا حکم دیا ہے امام شافعی کہتے ہیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کافر لونڈیوں سے نکاح جائز نہیں کیونکہ اجازت کی صورت میں ایماندار کی قید لگائی گئی ہے۔ اسیطرح اور بھی کئی ایک اصول ہیں جنکو حنفی ان اصولوں کو تسلیم نہیں کرتے۔ چنانچہ کتب اصول میں انکی تصریح موجود ہے۔ مذکورہ بالا عبارت ملاحظہ ہو۔

امام بخاری کی تحقیق علمی بھی یہی ہے اور یہ اور اس قسم کے اور اصول غلط ہیں چنانچہ زمانہ حال کے اہلحدیثوں کا بھی یہی خیال ہے کہ امام شافعی اس نزاع میں حق بجانب نہیں اور انکا دعوے قرآن و حدیث اور عقل کے خلاف ہے۔ پس اس توافق فی الاصول کے لحاظ سے جو امام بخاری و دیگر محدثین کو امام شافعی سے ہے بعض علماء نے امام بخاری کو شافعیوں میں کہا ہے۔ چنانچہ استاذ الہند حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رسالہ انصاف میں اکابر محدثین مثل ابن جریر وغیرہ کے شافعی ہونے کی تشریح کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں:-

وبعضہ انتسابہ الی الشافعی انہ جری علی طریقتہ فی الاجتہاد واستقراء الادلۃ وترتیب بعضہا علی بعض ووافق اجتہادہ اجتہادہ واذا خالف احیانا لم یبال بالمخالفۃ ولم یخرج عن طریقتہ الا فی مسائل وذلک لا یقدح فی دخولہ فی مذہب الشافعی ومن ھذا القبیل محمد بن اسمٰعیل البخاری فانہ معدود فی طبقات الشافعیۃ وممن ذکرہ فی طبقات الشافعیۃ الشیخ تاج الدین السبکی وقال انہ تفقہ بالحمیدی والحمیدی تفقہ بالشافعی (انصاف صفحہ ۶۷)

کہ اس کے منسوب بشافعی ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اجتہاد اور دلیلوں کی تلاش کرنے اور بعض کو بعض پر مرتب کرنے میں امام شافعی کے طریق پر چلا اور اسکا اجتہاد شافعی کے اجتہاد سے موافق پڑا اور اگر کہیں مخالف ہوا تو مخالفت کی پرواہ نہیں کی اور امام کے طریقہ سے بجز چند مسائل کے خارج نہیں ہوا اور یہ امر اسکو شافعی مذہب میں داخل رہنے کا خلل انداز نہیں۔ اور محمد بن اسمٰعیل بخاری بھی اسی قسم کے ہیں کہ وہ طبقات شافعیہ میں گنے جاتے ہیں اور جن لوگوں نے انکو طبقات شافعیہ میں ذکر کیا ہے انہیں سے شیخ تاج الدین سبکی ہے کہ اس نے کہا ہے کہ بخاری نے فقہ حمیدی سے سیکھی اور حمیدی نے شافعی سے فقہ سیکھی۔

خلاصہ مطلب اس شہادت کا یہ ہے کہ ابن جریر اور امام بخاری کو امام شافعی کا مقلد کہنا ان معنے سے نہیں جو آجکل متنازع فیہ ہیں بلکہ یہ ایک الگ اصطلاح ہے۔ کہ جس مجتہد کا توافق کسی مجتہد سے ہوا۔ بس متاخرین اس کو اس سابق کی طرف منسوب کر دیتے تھے۔ شاہ صاحب ممدوح حجۃ اللہ میں اس سے بھی واضح لکھتے ہیں کہ:-

کان اصحاب الحدیث ایضا قد ینسب الی احد المذاہب لکثرۃ موافقتہ کالنسائی والبیہقی ینسبان الی الشافعی (مصری جلد اول صفحہ ۱۵۲)

یعنی اہلحدیث بھی بعض اوقات کسی مذہب کی طرف نسبت کئے جاتے تھے بوجہ اس کے کہ اکثر مسائل ان کے اس مذہب سے موافق ہوتے جیسے امام نسائی اور بیہقی کو شافعی کہتے ہیں۔ (نہ یہ کہ وہ شافعی کے مقلد تھے معاذ اللہ)

لیکن یہ اصطلاح بھی اس وقت سے جاری ہوئی ہے جب سے تقلید کا زمانہ آیا اس سے پہلے تو کوئی جانتا ہی نہ تھا کہ حنفی کون ہوتے ہیں اور شافعی کون۔ بلکہ یہی عام دستور تھا کہ خلف اہل علم سلف کے اقوال کو مع دلائل کے دیکھتے پھر جس بات کو مدلل اور مبرہن جانتے انکو قبول کر لیتے انکو یہ خیال نہ ہوتا تھا کہ ہمارا مذہب کیا ہے

سے معلوم ہوتا ہے کہ اہلحدیث ہمیشہ سے غیر مقلد رہے ہیں (اڈیٹر)

منجانب اہلحدیث امرتسر ۔ نمبر ۴

ahmadimuslim.de

بلکہ انکا خیال یہ ہوتا تہا کہ ہمارا مذہب قرآن وحدیث ہے - یہی وجہ ہے کہ ایک مسئلہ میں اگر وہ امام ابو حنیفہ سے موافق ہوتے تہے تو دوسرے میں امام شافعی سے - ہمارے اس بیان کا ثبوت جس نے دیکہنا ہو وہ حدیث کی مشہور کتاب ترمذی کو بغور مطالعہ کرے کہ کس طرح یہ بزرگ بعد بیان کرنے حدیث نبوی کے علماء کے مذاہب بتلاتا ہے جس کو غیر صحیح جانتا ہے اُس کو رد بہی کرجاتا ہے - ہمارے بہائی اسکو بہی شافعی کا مقلد کہتے ہیں حالانکہ وہ اس بارے میں شافعی کا بہی لحاظ نہیں کرتا - بلکہ کہلے لفظوں میں رد کرتا ہے چنانچہ باب **تاخیر الظہر فی شدۃ الحر** میں امام شافعی کا رد کیا ہے - چنانچہ لکہتا ہے :-

فان فی حدیث ابی ذر ما یدل علی خلاف ما قال الشافعی -

یعنے ابو ذر والی حدیث امام شافعی کے قول کی تردید کرتی ہے "

ایسی ہی ایک بڑے مشہور شافعی کی مثال ہم پیش کرتے ہیں جس سے مراد ہماری امام جلال الدین سیوطی ہیں جنکو بڑے موٹے قلم سے **شافعی** لکہا جاتا ہے - ناظرین ذرہ اس موٹے شافعی کی روش دیکہیو کہ تفسیر جلالین میں آیت ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ فِی الْحَجِّ کی تفسیر میں شافعی کے مذہب سے موافقت کی ہے تو تیمم والی آیت میں حنفیوں سے متفق ہیں چنانچہ لکہتے ہیں :- فاضربوا بہ ضربتین مع المرفقین یعنی تیمم کہنیوں تک کرو اور دو ضرب لگاؤ جو شافعی مذہب کے خلاف اور حنفی مذہب کے موافق ہے - کیا یہ مثالیں ہمکو راہ ہدایت نہیں دکہا سکتیں کہ سلف میں کیا طریقہ تہا - بس یہی تہا کہ انکو کسی مجتہد یا عالم کی رائے کا نہ لحاظ تہا نہ پابندی تہی بلکہ قرآن وحدیث سے اپنی تحقیق کے مطابق جسکا قول صحیح پاتے اُسے لے لیتے یہ بہی نہیں کہ اُس قول کو لینے کی کوشش کرتے بلکہ قرآن وحدیث پر عمل کرتے وہ قول اُس کے ضمن میں خود ہی آجاتا - بنظر استقلال صرف قرآن وحدیث ہی کو دیکہتے تہے - مذہب سب کا اسلام تہا - یہ ایک ایسا وسیع مکان تہا کہ سب کچہہ اسی میں تہا مگر تفریق نہ تہی لیکن جب متعصب اور ضدی لوگ پیدا ہوئے تو انہوں نے اس ایک وسیع مکان کو چہوٹی چہوٹی چار کوٹہریوں میں تقسیم کردیا اور یہ لوگ پانچویں صدی میں پیدا ہوئے تہے - چنانچہ استاد الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ العزیز **حجۃ اللہ** میں فرماتے ہیں :-

اعلم ان الناس کانوا قبل المأۃ الرابعۃ غیر مجتمعین علی التقلید الخالص لمذہب واحد (مصری جلد اول صفحہ ۱۵۲)

یعنی چوتہی صدی سے پیشتر لوگ ایک مذہب کی تقلید پر جمع ہوئے نہ تہے " اسی کے متصل فرمایا کہ چوتہی صدی کے بعد لوگوں نے تعیین مذہب کیا - مگر اس زمانہ میں بہی اہلحدیث کی جماعت کا وہی طریق تہا جو پہلے تہا اور بفضلہ تعالیٰ اب تک کہ ہر مسئلہ اعتقادی یا عملی انکا براہ راست قرآن وحدیث سے ماخوذ ہوتا ہے - اگر ان میں باہمی اختلاف ہے تو اس وجہ سے نہیں کہ ایک فریق ایک مجتہد کی رائے کو مانتا ہے تو دوسرا دوسرے کی - بلکہ اس وجہ سے ہے کہ ہر ایک اپنے معتقدات اور اعمال کو براہ راست قرآن وحدیث سے ماخوذ کرتا ہے - اس اخذ کرنے میں اختلاف رائے ہوجاتا ہے جسکا نام حدیث میں ہے اختلاف امتی رحمۃ سلف سے خلف تک یہی طریق آیا ہے ٭

اگر بغور دیکہا جائے تو اس تفریق نے کیسا نقصان پہونچایا ہے کہ ایک ہی مسئلہ ہے اگر اسکی نسبت یہ کہا جائے کہ حدیث میں یوں آیا ہے اس لئے میں عمل کرتا ہوں - تو مارپیٹ ہوکر عدالت تک نوبت پہونچتی ہے اور اگر اسی مسئلہ کی بابت یہ کہا جائے کہ میں شافعی مذہب کا مقلد ہوں اس لئے کرتا ہوں تو سب خاموش ہیں - باہمی برادر ہیں نہ کوئی رنج ہے نہ کدورت ہے - حالانکہ اگر وہ مسئلہ درحقیقت خدا اور رسول کے نزدیک ایسا ہی تہا جیسا کہ اُسپر پہلی صورت میں رنج کیا گیا تو اس صورت میں کیوں اُس پر رنج نہیں کیا جاتا بلکہ باہمی ملاپ ہے - یہ خرابی کہاں سے آئی ؟ اسی ناجائز تفریق سے ٭

ہمارے دوستوں کی نظر میں آبائی طور پر چونکہ تفریق ذہن میں جم چکی ہے اس لئے جب اونکو کہا جاتا ہے کہ یہ حدود سب مصنوعی اور بندوں کی ایجاد ہیں تو وہ حیرانی سے اس بات کو سنتے ہیں کہ ہیں ؟ اتنی امت کا اسپر اتفاق یونہی ہے - مگر وہ یہ نہیں جانتے کہ یہ اتفاق کنندہ خود ہمارے کان میں یہ تلقین بہی کرتے ہیں کہ لیس علی الانسان التزام مذہب معین - یعنی کسی انسان پر کسی مجتہد معین کی تقلید واجب نہیں " (دیکہو فقہ کی مستند کتاب ردالمحتار مصری جلد اول صفحہ ۵۳) پہر ہم کیونکر سمجہیں کہ تقلید شخصی پر اجماع اور اتفاق ہے - یہی آجکل کے لوگوں کی کثرت سو یہ کثرت بمقابلہ قرآن وحدیث و اقوال ائمہ دین کے بجوئے نارزد - اسی کثرت کی بابت کہا گیا ہے ؎

اجماع نہیں یہ بلوہ اہل عناد ہے
گر ہے تو حق بجانب ابن زیاد ہے

حدیث نبوی اور تقلید شخصی - دونوں مضمونوں پر بحث کیگئی ہے - منکرین حدیث کا رد - قیمت ۲ر **مینجر اخبار اہلحدیث امرتسر**

ahmadimuslim.de

آریوں کا خیال گورنمنٹ کی نسبت

اگرچہ لالہ لاجپت رائے کی جلاوطنی سے آریہ لیڈروں کی آنکھیں کسی قدر کھلی ہیں اور وہ گورنمنٹ کی وفاداری اور تعریف کے گیت گانے لگی ہیں مگر چونکہ وہ گیت صرف زبانی زبانی ہیں اس لئے کبھی کبھی اصل بات بھی اُن کے قلم سے یا زبان سے نکل جاتی ہے۔ آج ہم ایک مضمون آریہ اخبار مسافر آگرہ سے نقل کرتے ہیں تاکہ ناظرین اُسے پڑھکر ان پہلے منشوں کے اندرونہ پر مطلع ہو سکینگے۔ یہ بات واضح ہو کہ اڈیٹر مسافر پر جو مقدمہ فحش نویسی کا گورنمنٹ کی طرف سے قائم ہوا تھا اسمیں اُن کو ایک مہینہ سخت قید کی سزا ہوئی تھی جسکی نگرانی ہائیکورٹ میں کیگئی تو سزا قید بانسو روپیہ جرمانہ سے منتقل ہوگئی اسپر آپ کسیانے ہو کر گورنمنٹ کو کوستے ہیں۔ پہلے اپنے مقدمہ کا کچھ حال لکھا ہے پھر اپنے وکیل کی تعریف کر کے لکھتے ہیں کہ:-

"مسٹر السٹن اس صوبہ میں سب سے بڑھیا لقار و قابل بیرسٹر سمجھے جاتے ہیں اور درحقیقت آپکی جسقدر بھی شہرت اس صوبہ میں ہے وہ بالکل مبالغہ سے بری ہے۔ آپ نے حسب عادت مسافر کے مقدمہ میں بھی ایسی زبردست تقریر کی کہ پتھر سے پتھر دل بھی آپ کی تقریر کو سنکر گورنمنٹ کی عقل پر افسوس کئے بغیر نہ رہ سکے اس تقریر کا خلاصہ ہم بشرط ضرورت کسی اگلے پرچہ میں شائع کریں گے جب آپکی مؤثر تقریر ختم ہو چکی تو سر چارج ناکس نے فیصلہ کے لئے قلم اٹھایا اور فیصلہ سنایا کہ میں مجسٹریٹ کے حکم سزا کو منسوخ کرتا ہوں اور اس کے بجائے اڈیٹر مسافر پر مبلغ پانچ سو روپیہ جرمانہ کرتا ہوں۔ بصورت عدم ادائیگی جرمانہ ایک ماہ قید محض۔ آپ نے ساتھ ہی جرمانہ ادا کرنے کے لئے ۱۵ روز کی مہلت عطا کی اور یوں اس عجیب و غریب ڈرامہ کا آخری پردہ .... اگست کو گر گیا۔ جن اصحاب نے مسافر کے قابل کونسل پنڈت کیلاش ناتھ جی کی وہ تقریر مسافر میں دیکھی ہے جو انہوں نے عدالت سشن میں دی تھی اس میں شک نہیں کہ وہ ضرور برٹش عدالت کی جابرانہ سزا کو حیرت کی نگاہ سے دیکھینگے لیکن نہیں اب ہمیں اخبارات کے مقدمات میں ظالمانہ سزاؤں کو بھی بڑی سنجیدگی و متانت سے برداشت کرنا چاہئے اور حقیقت میں ہم بیکس ہندوستانی بجز صبر کے اور کر ہی کیا سکتے ہیں اور خصوصاً اس حالت میں جبکہ ہماری ایماندار گورنمنٹ محض مسلمانوں کو خوش کرنے کے لئے آریہ سماج پر جبر کرنا ایک کار ثواب سمجھ رہی ہے۔ جو لوگ کہ مسافر کے مقدمہ کی اصلی حقیقت سے واقف ہیں انکو معلوم ہے کہ یہ مقدمہ مسافر پر گورنمنٹ نے محض اپنی وفادار بیوی[1] کے خوش کرنے کے لئے قائم کیا تھا ورنہ اس کو کیا معنے ہو سکتے ہیں کہ وہی اسلامی فتوے جو اس مقدمہ کی بنا ہے اس سے پیشتر ایک برس کے قریب مسلمانوں کی تازہ تصنیفات میں موجود ہو۔ امرتسر کے اخبار اہلحدیث[2] میں مسافر سے پیشتر نکل چکا ہو لیکن ان اسلامی کتب کے مصنفوں اور اہلحدیث کے اڈیٹر سے گورنمنٹ آنکھ تک نہ ملائے مگر جب مسافر میں وہی فتوے نقل کیا جائے تو گورنمنٹ رائی کا پہاڑ بنا کر دکھلائے اور مسافر کے ضعیف العمر اڈیٹر کو جیل خانہ بھجوائے۔ یہی نہیں صرف وہ اکیلا فتوی ہی نہیں بلکہ دیسے اور اس سے کہیں بڑھ چڑھکر دو چار نہیں۔ دس بیس نہیں۔ بلکہ سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں اسی قسم کے فتوے اسلامی اخبارات و کتب میں موجود ہوں اور گورنمنٹ کان تک نہ ہلائے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ کیا اس سے بڑھکر بھی ظلم کی کوئی مثال کسی منصف گورنمنٹ کے راج میں مل سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ لیکن اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا گورنمنٹ اپنی اس ظالمانہ پولیسی سے آریہ سماج کے پرچار کو دبا سکتی ہے۔ کیا آریہ پرشش گورنمنٹ کی ترچھی نگاہ سے خوف زدہ ہو کر اپنی کرتویہ سے ہٹ سکتے ہیں۔ ہمارا کانشنس یہ کہتا ہے کہ گورنمنٹ غلطی پر ہے اور گورنمنٹ کے خیالات آریہ سماج کے متعلق محض سادہ لوحی پر مبنی ہیں۔ بیشک روٹیوں کے غلام گورنمنٹ کی بیجا دھمکیوں میں آ سکتے ہیں اور روٹی کی پکار پیدا نہ کر سکتے ہیں۔ بیشک جنکو سر و شکم پر خدا بانے کا سودا سوار ہے گورنمنٹ کے ایک اشارہ میں وہ رام بخود ہو سکتے ہیں بیشک جنکو ایک مرتبہ مرنے کے بعد تا قیامت قبروں میں سڑنا پڑتا ہے وہ مار و خوف سے پل بانده سکتے ہیں۔ لیکن آتما کو امر جاننے اور ماننے والے آریہ آتمک اُنتی کی خواہشمند آریہ اور آواگون کے دل سے قائل آریہ ایک دنیاوی گورنمنٹ کی بیجا سختیوں اور دھمکیوں کی پرواہ کبھی نہیں کر سکتے۔ ہاں صداقت عدل کے حضور ہمیشہ سر تسلیم خم کرنیکو طیار رہیں۔

پس آریہ سماج کے مخالفوں کو اچھی طرح خیال رکھنا چاہیئے کہ جس آریہ جاتی کی گردن پر متواتر سات سو سال تک اسلامی تلوار رکھی رہی اور اُس نے ذرہ بھی پرواہ نہ کی کیا آج معمولی تکالیف سے اس آریہ جاتی کو کوئی دبا سکتا ہے۔ کیا آریہ پرش آج ان معمولی معمولی مصائب سے گھبرا کر اپنے پاک دھرم کے فرائض سے گریز کر سکتے ہیں؟ نہیں۔ ایسا ہو نہیں سکتا۔ یہ ممکن نہیں ہے۔ آریہ پرش بڑے

[1] مسلمانوں کی طرف اشارہ ہے (اہلحدیث) [2] جھوٹ کہتے ہو سچے ہو تو اہلحدیث کی اور اپنی عبارات اصلی الفاظ میں نقل کرو۔ (اہلحدیث)

[illegible] حضرت مسیح - مرزا قادیانی کی [illegible]

ahmadimuslim.de

استقلال کے ساتھ اپنا دارنگ کام کئے جائینگے اور بڑی شان و شوکت کے ساتھ دنیا بھر میں ویدوں کا ڈنکا بجائینگے۔ ویدک دہرم کا پرچار برابر ہوگا اور بڑے زور و شور کے ساتھ ہوگا اور دنیا کے ہر حصہ میں ہوگا کیونکہ آریوں کی سچی سپرٹ کو دنیاوی طاقت دبا نہیں سکتی۔ موجودہ کشمکش سے آریہ پرش ہرگز نہیں گھبرائے اور نہ کبھی گھبرائینگے۔ ایک مسافر نہیں ہزار مسافر گرفتار ہو جائیں آریہ پرش اسکی پرواہ نہیں کرتے وہ اپنی ذمہ داریوں کو خوب سمجھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ ہمارے مخالف غلطی پر ہیں۔ گورنمنٹ خواہ مخواہ وہ اوصاف ہم میں سمجھ بیٹھی ہے۔ کہ جن کے ہم لائق نہیں لیکن جب گورنمنٹ ... ہو جائیگا کہ آریہ سماج کیا ہے اور آریہ پرش کس مٹی کے بنے ہوئے ہیں تو ضرور اسے اپنی غلطیوں پر افسوس کرنا ہوگا۔" (۲۳ اگست)

اس مضمون میں اڈیٹر مسافر نے جسقدر گورنمنٹ کی نسبت توہینی کلمات کہے ہیں انکا جواب دینے کی تو ہمیں ضرورت نہیں البتہ جو کچھ مسلمانوں کے حق میں دریافشانی کی ہے وہ ہماری جواب کی مستحق ہے۔ آپ نے مسلمانوں کو گورنمنٹ کی وفادار بیوی لکھا ہے۔ ہم اس پاگلانہ نسبت کو نہیں سمجھے۔ اس پاگل پنے کو دیکھئے کہ گورنمنٹ کا لفظ خود مؤنث ہے جیسے سرکار۔ عدالت۔ حکومت۔ یہ سب الفاظ مؤنث ہیں۔ پھر مؤنث کی بیوی کیسے کوئی ہو سکتی ہے پھر ایسی بیوی جو خود مذکر ہو۔ کیونکہ مسلمانوں سے مراد انہی مسلمانوں کا وہ حصہ ہے جنکے خیالات پبلک میں خصوصاً آریہ سماجیوں کے خلاف ظاہر ہوتے رہتے ہیں وہ تو مسلمان مرد ہیں نہ کہ مستورات۔ پھر اس رشتہ کا کیا لطف ہوگا کہ مرد کو مؤنث کی بیوی بنایا جائے غالباً اس سے بھی پُرلطف ہے کہ بذریعہ نیوگ کے دوسرے کے نطفے سے پیدا شدہ بچے کو اپنا بچہ بنایا جائے ..... مہاراج کیا کہتے ہیں؟

اور اگر گورنمنٹ کے لفظ سے اسکا مصداق مراد ہو تو وہ بھی کوئی ایسی چیز نہیں بلکہ یوں سمجھئے کہ وہ کچھ بھی نہیں کیونکہ گورنمنٹ کسی خاص شخص کا نام نہیں بلکہ اس سلسلۂ حکومت کا نام ہے جو برابر چلا جاتا ہے۔

خیر یہ سوال تو آپکی انشا پردازی پر تھا۔ اب ہم آپ سے ایک مذہبی سوال کرتے ہیں کہ اگر گورنمنٹ ایسی ہی عقل اور انصاف سے خالی ہے جیسا آپ نے یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ تو ثابت ہوتا ہے کہ آریہ سماجی بالکل ہی عقل سے خالی ہیں اس لئے کہ آریہ سماج کا خیال ہے جسکو اخبار پرکاش وغیرہ میں کئی ایک دفعہ ظاہر بھی کیا گیا ہے کہ جس قوم کے اعمال سابقہ اچھے ہوتے ہیں وہ حاکم ہوتی ہے اور جس کے پہلے کام اچھے نہیں ہوتے وہ محکوم ہوتی ہیں پس انگریزوں کے اعمال اچھے ہوں کہ انکو حکومت ملی مگر عقل سے خالی۔ تو جو لوگ اعمال کی برائی کی وجہ سے محکوم بنے انکی عقل کیسے زیادہ ہوگی؟ کبھی جی کہنا بھی یہ بات کہ سات سو سال تک اسلامی تلوار آریہ جاتی کی گردن پر رہی کیسا سفید جھوٹ ہے۔ اس جھوٹ کا جواب انکو بنگال جہاں سے خوب ملیگا جو اسلامی حکومت کی تعریف کے گیت آجتک گا رہے ہیں۔

آخیر میں ہم اپنے اصل سوال کو پھر لوٹاتے ہیں جو مسافر کے شروع مقدمہ میں ہم نے کیا تھا کہ اڈیٹر مسافر کو جو یہ تکلیف پہونچی ہے تو بحکم ویدک دہرم اسکو پچھلی جون کی بد اعمالی سے پہونچی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس نے بھی کسی کو ستایا ہوگا۔ جسکے بدلہ میں اس جون میں اس کو پھنسایا گیا۔ پس اس میں نہ گورنمنٹ کا قصور ہے نہ آگرہ کی پولیس کا بلکہ اصل بات یہ ہے ؎

کبھی معشوق تھے وہ ہی جو اب عاشق کہلاتے ہیں۔
کسی کا دل دکھایا تھا انہی کی داد پاتے ہیں۔

منکرین حدیث کی نیرنگیاں

۲۳ اگست سے پیوستہ

۱۶۔ اور ۲۳ اگست کے پرچوں میں ہمنے ان معترض صاحب کے خیالات مفصل بتلا دئیے ہیں کہ ان صاحب کا دعوی ہے کہ بخاری مسلم کی حدیثوں میں تعارض ہے۔ اس دعوی پر آپکی دلیل اول کا جواب تو ۲۲ کے پرچہ میں ہو چکا ہے۔ آج دوسری دلیل کا ذکر سنیئے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

دلیل ثانی۔ بخاری شریف میں عزل کے جواز کی نسبت جو پہلی موقوف حدیث میں فتوے دیا گیا ہے مسلم شریف کی روایت میں اسی حدیث کے آخر میں یہ الفاظ مسطورہ موجود ہیں فبلغ ذلک نبی اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فلم ینہانا یعنی حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہماری عزل کرنیکی خبر حضور سید عالم صلے اللّٰہ علیہ وسلم تک پہونچگئی آپ نے ہمیں اس سے منع نہ فرمایا۔ تو حضور پرنور شافع یوم نشور فداہ ابی و امی کی طرف سے عزل کی خبر سنکر منع کا حکم صادر نہونا اسکی اجازت اور جواز پر شاہد ناطق ہے اس سے بھی مولانا کے دعوی کا بدیہی البطلان ہونا اظہر من الشمس ہے" (اہلفقہ ۲۱ جولائی صٓ کالم ۲)

جواب:۔ ہائے جناب اپنا دعوی آپ بھول گئے۔ آپ کا دعوی ہے کہ بخاری اور مسلم کی حدیثیں ایک دوسری سے متعارض ہیں مگر اس دلیل کو اگر صحیح مانا جائے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ صرف مسلم کی حدیثیں باہمی متعارض ہیں نہ کہ مسلم کی بخاری سے۔ واللہ اگر

بی کو نہ سمجھیں تو آپ کی حالت قابل رحم ہے۔ غیرہ تو آپکی مناظرہ دانی پر سوال تہا
اصل سوال کا جواب۔ جابر کی حدیث سے جو آپ جواز عزل کا حکم نکالتے ہیں تو
اس حکم کو علماء اصول کی اصطلاح میں بیان ضرورت کہتے ہیں۔ غور سے سنئے!
مثاله فيما اذا رأى صاحب الشرع امرا فلم ينه عن ذلك كان سكوته بمنزلة البيان انه مشروع (اصول شاشی) یعنی صاحب شریعت جب کوئی کام دیکھکر منع نہ کرے تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ کام جائز ہے۔ یہ ہے آپکی دلیل کی بنا جسکو جاننے آپکی بلا اب آئے ہم آپکو اسکی تفصیل سناؤں۔ اس قول کی شرح میں صاحب فصول نے لکہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاموشی اسی صورت میں جواز فعل کی دلیل ہو سکتی ہے کہ اس سے پہلے اس فعل سے منع نہ فرمایا ہو اور اگر منع فرمایا ہے تو خاموشی جواز کی نہ ہوگی۔ غور سے دیکھو فلا يدل على جوازه لذلك الفعل۔ پس جبکہ ممانعت عزل کی حدیثیں صاف موجود ہیں تو پھر اس خاموشی سے جواز کا نتیجہ نکالکر حدیثوں میں تعارض ثابت کرنا اہل فقہ کے قابل اڈیٹر اور نامہ نگاروں ہی کا کام ہے جنکو نہ حدیث کی خبر ہے نہ اصول حدیث کی۔ نہ فقہ سے مطلب ہو نہ اصول فقہ سے مگر شوق ہے تو حدیثوں کے رد کرنیکا ہے۔ سچ ہے من جهل شيئا عاداه۔

حضرت جابر نے جو اس خاموشی سے جواز عزل کا نتیجہ نکالا تو اس لئے کہ انکو منع کی حدیث ملی نہ تہی اور اگر انکو منع کی حدیث ملی ہوتی تو وہ بہی یہ نتیجہ نہ نکالتے اسکی مثالیں کثرت سے ملتی ہیں۔

علاوہ اس کے ہم مشہور مذہب کو بہی لے سکتے ہیں کہ السکوت فی معرض البیان بیان تاہم آپ کا دعویٰ ثابت نہیں۔ کیونکہ شارع کے سکوت سے جواز کا حکم نکالنا بمنزلہ دلالت کے ہے جو تیسرے درجہ پر ہے اس سے پہلے اشارت ہے اس سے پہلے عبارت ہے اور یہ بہی اصول کا قاعدہ ہے کہ عبارت اشارت سے مقدم ہے اور اشارت۔ دلالت سے مقدم۔ پس جب ممانعت کی جانب صریح عبارت موجود ہے تو دلالت کا اس سے تعارض بتلانا انہی لوگوں کا کام ہے جنہوں نے دینی علوم کو باقاعدہ حاصل نہ کیا ہو۔ جناب! التعارض مترادف یعنی ہم معنے ہے تناقض کا۔ اور تناقض وہاں ہوتا ہے جہاں دو دلیلیں ایک درجہ کی قوت رکہتی ہوں۔ یہ نہیں کہ ایک تو قرآن یا صحیح حدیث کی عبارت النص ہو اور دوسری ضعیف یا قول موقوف ہو یا ایک عبارت النص ہو تو دوسری دلالت یا اقتضاء۔ بہائی صاحب خدا انکو سمجھ دے اور تہاری ساری فقہ بازی کو موت اور قیامت کا خوف دل میں پیدا کرے۔ ہمیں تہاری ہی حال پر نہیں بلکہ تہارے ناظرین کے حال پر رحم آتا ہے جنکی کشتی کے تم لوگ ناخدا بنے ہو۔ وہ بیچارے کیسے الٹی چہری سے ذبح ہورہے

ہیں۔ اس سے بڑھکر تہارے ان مولانا و ولانا کے حال پر افسوس ہے جنکو امتی اور ان پڑھ عالم لدنی کہتے ہیں کہ وہ بہی بعض اہلحدیث کی ضد میں تمہیں ایسی ناشائستہ حرکات سے نہیں روکتے حالانکہ ہمیں معلوم ہے کہ انکا یہ طریق نہیں جو تم لوگوں نے اختیار کر رکہا ہے۔ الی اللہ المشتکی۔

یاد رکہو کہ جماعت محدثین اور اہلحدیث جو جواب تمکو دینگے وہ انشاء اللہ تعالیٰ ان اصول مقررہ کی بنا پر ہوگا جو علماء راسخین نے عقل و نقل سے مدلل کرکے مقرر کئے ہیں جن سے انکار کرنا انہی لوگوں کا کام ہے جو ان سے بے نصیب ہیں (باقی باقی)

بوسہ قبر

گذشتہ سے پیوستہ

اب تتمہ حال دیانت وامانت کا آپکے ظاہر کیا جاتا ہے آپ نے جو جواز بوسہ قبر کی نسبت حافظ ابن حجر عسقلانی کی طرف کی ہے تو وہ آپکی سوء فہمی یا قلت تدبر و نظر سے ہے اور علامہ سمہودی کی طرف محض غلط ہے کیونکہ علامہ موصوف وفاء الوفاء میں فرماتے ہیں ومنها اجتناب الانحناء للقبر عند التسليم قال ابن جماعة قال بعض العلماء انه من البدع ويظن من لا علم له انه من شعائر التعظيم واقبح منه تقبيل الارض للقبر اذ لم يفعله السلف الصالح والخير كله في اتباعهم ومن خطر بباله ان تقبيل الارض للقبر ابلغ في البركة فهو من جهالته وغفلته لان البركة انما هي فيما وافق الشرع واقوال السلف وعملهم وليس عجبي ممن جهل ذلك فارتكبه بل عجبي ممن افتى بتحسينه مع علمه بقبحه ومخالفته لعمل السلف استشهد لذلك بالشعر انتهى۔ دیکھو علامہ سمہودی کس طرح صاف لفظوں میں فرماتے ہیں کہ قبر کے پاس جہکنے سے زیادہ برا ہے اسکا بوسہ اور یہ فعل بدعت ہے کیونکہ سلف صالح سے ایسا نہیں پایا گیا ہے اور جو اس بوسہ میں برکت سمجھے وہ اسکی جہالت ہے اور غفلت کہو ایسے شخص کی طرف نسبت جواز کی کرنا کتنی بڑی خیانت ہے اور ایسا ہی حضرت ابو ایوب کی طرف نسبت بوسہ کی غلط ہے ہاں علی تقدیر صحت اس اثر کے انکا قبر سے لپٹنا معلوم ہوتا ہے مگر حالت بیخودی جو قابل تمسک نہیں اپنے شیخ الکل مولوی عبد الحی مرحوم کی تحریر یا سبق دیکھو کہ وہ آپکو کس طرح سمجہاتے ہیں اور ایسا ہی نسبت اسکی حضرت بلال کی طرف ہے۔ اولاً تو وہ روایت ہی [illegible] ہے کما حقق ذکرہ اور اگر اسکی صحت مان لیجائے تو اس سے بہی قبر سے لپٹنا معلوم ہوتا ہے نہ بوسہ جسکو آپکے دادا استاد فرماتے ہیں کہ یہ فعل انکا حالت بیخودی میں تہا اور آپ جو یہ فرماتے ہیں [illegible] ایسی حدیث ہے سمہودی اور ابن حجر اور نور الدین ہیثمی وغیرہم محدثین نے [illegible] تقویت کرکے اسکو معتبر حسن بتلاتے ہرگز نہیں یہ [illegible] کے فہم کا قصور ہے ان لوگوں نے جو ان احادیث کو

سنہ سعدی کی طرف اشارہ۔

ذکر کئے ہیں تو انکا مطلب صرف زیارۃ قبر سید القبور کے جواز و استحباب کا اثبات اور زمانہ صحابہ میں اس زیارت کے متداول ہونے کے ثبوت میں ہے نہ اور کسی مطلب کے لئے چنانچہ علامہ سمہودی وفاء الوفاء میں ان احادیث کو ذکر بھی کرتے ہیں اور تقبیل قبر کو بدعت بھی فرماتے ہیں ایسا ہی ابن حجر مکی ان احادیث کو نقل کرکے اُس سے استناد جواز بوسہ کو غلط فرما کر بوسہ والتزام وغیرہ کو حرام و ناجائز بھی فرماتے ہیں چنانچہ آپکے شیخ اجل فرماتے ہیں کہ تفصیل اسکی در منظم وغیرہ میں مبسوط ہے کہو جن لوگوں کی طرف آپ نے یہ نسبت کی ہے باوجود صراحت انکی کہ یہ سب امور بدعت ہیں اور ان حدیثوں سے یہ استدلال صحیح نہیں آپکا حوالہ کتنا بڑا جھوٹ اور کیسی بڑی خیانت ہے کاش اگر آپ اس تحریر کو میرے دوست شاہ سلیمان صاحب سے ملاحظہ کروالیتے تو ایسی غلطی میں نہیں پڑتے۔ اس کے بعد آپ بڑی دلیری سے ناظرین اہل فقہ کو ہوشیار کرتے ہیں کہ "ہمارے حنفی بھائی بھی متاخرین فقہا وغیرہم کے اقوال عدم جواز بوسہ قبر میں پیش کر دیتے ہیں اور معمولی کتب و معمولی فتاویٰ جنمیں بہتیری باتیں ایسی ہیں کہ علماء کا وثوق نہیں اور رطب و یابس بے جوڑ و بے قافیہ باتیں بھری ہیں انکی عبارتیں نقل کر دیتے ہیں"

شاباش آپ بھی پہنچے ہوئے شخص ہیں کہ فقہ و فقہاء و فتاویٰ کی نسبت آپ یوں فرماتے ہیں کہ انمیں رطب و یابس بے جوڑ و بے قافیہ باتیں بھری ہیں سنئے ہو حنفیو! تمکو شاہ صاحب مخاطب کرکے کیا ارشاد فرماتے ہیں اور تمہاری فتاویٰ کی نسبت انکا کیا خیال ہے اگر یہی بات کوئی اہل حدیث لکھتا تو آپ لوگ اپنے جامہ سے باہر ہو کیا کیا غل مچاتے۔ بہرکیف اب میں صاحبزادہ کی طرف مخاطب ہوکر کچھ پوچھتا ہوں کہ کیا آپ کے نزدیک فتح القدیر شرح ہدایہ اور بحر الرائق و فتاویٰ عالمگیری و مدارج النبوت شیخ عبد الحق دہلوی کی اور شرح عین العلم علی قاری کی و شرح جامع صغیر علامہ مناوی کی و مناسک امام نووی کی و وفاء الوفاء علامہ سمہودی کی و درمنظم علامہ ابن حجر مکی کی وغیرہ وغیرہ کتب معمولہ مذکورہ بالا جنمیں عدم جواز و حرمت بوسہ قبر کا حوالہ دیا گیا ہے یہ سب کتابیں آپکے نزدیک معمولی کتابیں ہیں اور انمیں ہر طرح کی بے جوڑ باتیں ہیں استغفراللہ۔ نادانستگی کی کیا ہی بری بلا ہے جو بڑوں کی نسبت بدگمان بنا دیتی ہے ہاں ایک بات یہاں باقی رہگئی کہ آپ شاید یہ فرما دیں کہ یہ سب جنکی کتابوں سے بوسہ کی حرمت نقل کی گئی ہے انمیں کوئی شافعی ہے اور کوئی مالکی و حنبلی اور کوئی حنفی صرف اور میں ان سب سے نرالا ہوں یعنی صرف حنفی کوئی نہیں بلکہ کوئی صوفی ہوں یعنی مرکب صوفیت اور حنفیت سے مجھ پر صرف حنفیوں ہی کا قول حجت نہیں ہاں اگر انکے ساتھ کسی صوفی کا قول بھی ہو تو ہم تسلیم کر سکتے ہیں تو لیجئے میں دو بڑے صوفی کا قول بھی نقل کئے دیتا ہوں ایک ان میں حضرت سید پیران پیر شیخ عبد القادر جیلانی ہیں جنکی بزرگی و عظمت مثل آفتاب کے درخشان ہے۔ آپ کتاب غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں واذا زار قبرا لم یضع یدہ علیہ ولا یقبلہ فانہ من عادۃ الیہود انتہی یعنے جب قبر کی زیارت کرو تو اسپر ہاتھ مت رکھو اور اسکو بوسہ نہ دو کیونکہ یہ عادت یہود کی ہے۔

دوسرے حضرت امام غزالی ہیں آپ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں مس المشاہد وتقبیلہا عادۃ النصاری والیہود انتہی کیوں صاحب یہ دونوں کتاب بھی معمولات کتاب وغیرہ معتبر ہیں اور ان میں بھی باتیں بے جوڑ و بے قافیہ بھری ہیں اور انپر بھی علماء کا وثوق نہیں ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ "ہم نہیں سمجھتے کہ بوسہ قبر میں شرک کی کیا بات ہے اسکو شرک سے کیا مشابہت ہے" بیشک آپ سچ ہیں اسکو کیا سمجھینگے جو ابھی ماں باپ کے آغوش پیار میں اسی بوسہ سے وہ پرورش پائے ہوئے ہیں اس بوسہ کے آثار تو ایسے زہریلے ہیں کہ بعض مواقع میں بین الزوجین تفرقہ عظیم کروادیتے ہیں اور رشتہ عقد کو ان دونوں کے توڑ دیتی ہیں دیکھو کتب فقہ کتاب الطلاق۔ اسی زہریلے اثر کا خیال تھا جو جناب عمر رضی نے مجمع کثیر میں یہ ارشاد فرمایا کہ اگر رسول خدا تجکو بوسہ نہیں لیتے تو ہم تیرا بوسہ نہیں لیتے اگر انکو اسکے اس جانکاہ اثر کا خیال نہوتا تو اس کہنے کا آپ کے کیا فائدہ تھا جسکو اس زمانہ کے بچے تک سمجھتے ہوں کہ بوسہ قبر میں شرک کی کیا بات پائی جاتی ہے اگر شرک کی بات نہیں پائی جاتی ہے تو ہنود پتھروں اور معبدوں کو جنکی وہ پرستش کرتے ہیں آپ بوسہ لینا جائز ضرور کہینگے اور کوئی موحد اسکو شرک کہے تو وہی صدا آپ بھرینگے کہ اس میں شرک کی کیا بات ہے۔ سنو صاحب ہنود جو پیپل کے درخت پر اور تلسی کے درخت پر پانی ڈالتے ہیں اور بتوں کے سامنے ڈنڈوت کرتے ہیں تو اس میں بھی آپ کے اصول کے موافق کیا شرک کی بات پائی جاتی ہے۔ پھر کیا ہے اب قبروں پر پانی و دودھ خوب ڈلوائیے اور قبروں کے سامنے ڈنڈوت کیجئے و کروائیے اور کوئی اعتراض کرے تو کہئے کہ اس میں شرک کی کیا بات ہے اور قرآن و حدیث سے اس کے منع پر جبتک کوئی معتبر ثبوت نہ دوگے قابل تسلیم نہیں۔ استغفراللہ *

مولا بخش از جمالپور۔ ضلع مونگیر

اہلحدیث کی نسبت ایک حنفی عالم کی رائے

اہل فقہ پارٹی کو ہمیشہ ہمکو بدنام کرتے ہیں کہ اہلحدیث حنفی مذہب کی تردید کرتا ہے حالانکہ حنفی مذہب کے برخلاف خود کرتے ہیں۔ علم غیب۔ مولود۔ نذر و نیاز لغیر اللہ۔ ختمات وغیرہ آئے دن نئی درود وظائف ناجائز نکالے جاتے ہیں۔ نقشبندی اور مجددی کہلا کر ڈھولک۔ سارنگی۔ طبلہ بازی سنتے ہیں۔ پھر کہلاتے کو حنفی۔ مگر جو اصل حنفی ہیں (جیسے علمائے گنگوہ۔ دیوبند۔ سہارنپور۔ مراد آباد۔ میرٹھ وغیرہ) انکو یہ لوگ وہابی کہتے ہیں۔ کیا مزے کی بات ہے۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ آجکل کے بدعتی لوگ جسقدر حنفی مذہب کا خلاف کرتے ہیں اہلحدیث اتنا نہیں کرتے۔ علاوہ اس کے اہلحدیث جتنا خلاف کرتے ہیں وہ بمجبوری بثبوت قرآن مجید وحدیث شریف کرتے ہیں مگر یہ لوگ برعائت رسوم مروجہ کرتے ہیں بغیر اس کے ثبوت کا تو یہاں ذکر نہیں ہمکو یہاں ایک حنفی عالم کی رائے "اہلحدیث" کی نسبت لکھنی ہے جو یہ ہے۔

ایڈیٹر

جناب مولانا۔ السلام علیکم۔ کتب مرسلہ بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل معہ ایک اخبار اہلحدیث و رسالہ مرقع قادیانی وصول ہوئیں۔ چونکہ میں آپ کا اخبار اور رسالہ ایک دوست کے پاس ہمیشہ دیکھ لیا کرتا ہوں اس لئے میں نے اخبار و رسالہ کو مع اشتہارات ملفوفہ کے اپنے ایک دوست کے پاس بیدر بھیجدیا ہے تاکہ وہ کوشش کرکے اگر ممکن ہو تو دو ایک خریدار اخبار یا رسالہ کے پیدا کردیں۔ میں آپ کے اخبار کی باوجود حنفی ہونے کے قدر کرتا رہا ہوں اور ہمیشہ میری یہ کوشش رہی ہے کہ اسکی اشاعت میں ترقی ہوتی رہے۔ کیونکہ اس کے اثر سے زنگ بدعت قلوب سے محو ہوتا ہے بحمد اللہ کہ میری کوشش کبھی ناکام نہیں رہی۔ پرہبنی میں اس کی اشاعت بفضل الٰہی میری ہی سعی کا نتیجہ ہے اور اب اگر خدا کو منظور ہے تو بیدر میں بھی دو ایک خریدار ضرور پیدا ہو جاوینگے کیونکہ زمانہ رجل رشید سے خالی نہیں ہے۔ بیدر ریاست حیدر آباد دکن میں نہایت مشہور و معروف مقام ہے اور تاریخی اعتبار سے اسکی وقعت دہلی سے کم اور لاہور سے زیادہ ہے۔ اسکی بلندی نے اسے دکن کا شملہ بنا دیا ہے۔ اور اسکی عمارتوں کا دکن میں سوائے بیجاپور کے اور کہیں جواب نہیں ملتا۔ اور شمالی ہند میں بھی سوائے دہلی آگرہ کی مشہور عمارتوں کے اور کوئی شہر اسکی شہر پناہ۔ خندقوں۔ قلعوں۔ برجوں اور توپوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

اسکا مدرسہ جو زمانہ قدیم کی ایک بے نظیر عمارت ہے ایک زمانہ میں علوم و فنون کا مرکز رہ چکا ہے۔ حسب تحریر مولوی عزیز مرزا صاحب بی اے ہوم سکرٹری سرکار عالی ایک زمانہ میں اس کے اندر چار ہزار طلبا تعلیم پاتے تھے اسکی ایک مینار سو فٹ بلند اور چینی کے کام سے اوسرتا پا مزین ہے یہی حالات دیگر محلات شاہی اور مقبرات سلطانی کی ہے۔ خاندان بہمنیہ کے مقبرے بلحاظ عظمت اور خاندان بریدیہ کے بلحاظ نفاست ایک دوسرے سے ممتاز ہیں۔ مگر اب ان سب پر بربادی اور فلاکت پھیلی ہوئی ہے اور گورنمنٹ کی طرف سے بوجہ ابتری کاروبار سلطنت اسکی نگہداشت نہیں ہو سکتی۔ جس طرح بیدر بلحاظ عمارات کے ریاست نظام میں ایک خاص مقام ہے اسی طرح بلحاظ شرک و بدعت و قبر پرستی وغیرہ تمام دکن میں جواب نہیں رکھتا۔ محرم میں شیر کی علانیہ پرستش ہوتی ہے اور اس شرک میں شریک نہ ہونے والے "وہابی"[1] کہلاتے ہیں۔ اسکی تفصیل کی جائے تو کتاب بن جائے۔ خاندان مشائخین سے جنہیں اگر ائمۃ الشرک کہا جائے تو زیادہ مناسب ہوگا ایک صاحب چندا شاہ صاحب ہے ایسے بزرگ تھے جو ان نجاستوں سے پاک اور پکے موحد تھے انہوں نے اپنی ذاتی وجاہت اور کوششوں سے ایک مدرسہ بیدر میں دینیات کا جاری کیا جسمیں شمالی ہند کے مولوی اور حافظ بلاکر نوکر رکھے۔ اور حضرت شاہ اسمٰعیل صاحب شہید کی مشہور کتاب تقویۃ الایمان سرورق پھاڑ کر[2] بچوں کو پڑھانے کی تعلیم دی۔ کیونکہ اہل دکن عموماً اور باشندگان بیدر خصوصاً شاہ صاحب موصوف سے ایسی ہی دشمنی رکھتے ہیں جیسے کہ رافضی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے۔ یہ مدرسہ ابھی تک بفضلہ جاری ہے گو بانی مرچکا ہے اللھم اغفر لہ وارحمہ۔ اسی مدرسہ کا فیض ہے کہ بہت سے لڑکے ترمذی اور بخاری کے عالم بن گئے اور تاریکی کفر و شرک انکے دلوں سے دور ہو گئی۔

یہ تمام امور اس لئے عرض کئے گئے ہیں کہ بیدر کی حالت ضرور اسکی مقتضی ہے کہ اسکی اصلاح کی طرف آپ توجہ فرماویں۔ گو میں نے آپکا اخبار اور رسالہ بھیجدیا ہے تاہم مناسب ہوگا کہ اسکی اشاعت توکلاً علی اللہ زیادہ وسیع پیمانہ پر کیجائے لہٰذا اگر آپ مناسب سمجھیں تو مندرجہ ذیل اصحاب کے نام ایک ایک اخبار اور چند اشتہار مفت بھیجدیں کیا تعجب کہ ان میں کوئی شخص اسے پسند کرے اور پھر چراغ سے چراغ روشن ہوتا رہے۔

× × × × × × × × × × × × × × × × × ×

[1] مولانا یہی حالت سب جگہ ہے اسی لئے وہابی کی شرک تعریف ہے۔ جو کہتا سچ اسے کہتو وہابی (ایڈیٹر)

[2] عمدہ تجویز ہے (ایڈیٹر)

لہ مسلمانوں کی مرحمہ۔

پھر ہو تو اچھا ہے

ahmadimuslim.de

علاوہ ازیں اگر آپ حکام کے پاس بھی بھیجنا چاہیں تو بھیج سکتے ہیں جن کے نام حسب ذیل ہیں × × × × × × × × × × × × × × × ×

اگر آپ نے یہ طریقہ پسند فرمایا تو میں آپکو اورنگ آباد۔ ناندیڑ وغیرہ مقامات کے عدو دست احباب کے نام بھی جہاں اہلحدیث بھی ہیں اور ایک مسجد ان کے لئے الگ مخصوص ہے ضرور لکھونگا۔ والسلام

آپکا مخلص ۔۔۔۔۔۔ حنفی از ہنگولی دکن

اڈیٹر:۔ آپکی تجویز پر عمل کیا گیا۔ جزاک اللہ خیرا۔

شیعوں سے چند سوال

از نامہ نگار

سوال اوّل۔ امام جعفر صادق علیہ السلام کا لقب صادق کیوں ہوا سنا جاتا ہے کوئی جعفر کذاب بھی خاندان نبوت سے ہیں فی الواقع اگر ہیں تو یہ کذاب لقب کیا ہے؟ یہ لقب کب اور کس فرقہ نے دیا اور کیوں دیا مسیلمہ کذاب اور عنسی کذاب کیطرح جعفر کذاب بھی سنا جاتا گیارھویں امام حسن عسکری کے بھائی اور دسویں امام کے صاحبزادے ہیں۔

سوال دوم۔ قاچار ایران باوجود شیعی ہونے کے سلطنت ایران پر قابض ہیں اور سادات یا بعض دیگر اہل بیت رسول اللہ کو نہیں دیتے تو یہ غاصب حق اہل بیت ہیں یا نہیں اگر غاصب ہیں تو شیعہ کیسے اور شیعوں کی رات دن انکی مدحت سرائی کیسی اگر غاصب نہیں تو خلافت حق اہل بیت نہیں اور نہ خلافت انکی ارث ہے کیا شاہ ایران کا یہ فرض نہیں کہ کسی صحیح آل رسول کے حوالہ کردیں۔

سوال سوم۔ حضرت حسن کی اولاد کیوں اسقدر ناقابل سمجھی گئی جس میں کوئی قابل امامت نہوا۔ نہ انکی کسی اولاد کو امامت تفویض ہوئی اس لئے کہ کل ائمہ شیعہ حضرت امام حسین کی اولاد سے ہوئے بھلا سرمن رای والے امام بھی حضرت حسن کی اولاد سے ہوتے تو بھی کچھ آنسو پونچھا جاتا۔ کیا قصور امام حسن نے شیعوں کا کیا جو یہ سزا انکو دیگئی کیا خلافت کو حضرت معاویہ کے حوالہ کرکے انکے ہاتھ پر بیعت کرلینا شیعوں کے نزدیک بڑا بھاری قصور ہے۔

سوال چہارم۔ سرمن را کے غار میں چھپنے کا کیا نتیجہ۔ اصلاح اثنا عشری وغیرہ آٹھ دن سنیوں کے ہر فعل کو ... حقیقی کے حوالہ کیا کرتے ہیں کیوں نہیں سب کی فہرست کرکے ڈبل فیس کی رجسٹری پر سرمن رای کے غار میں ایک عرضی لکھکر روانہ کردیں۔ یا محرم میں جو بس اڑاتے ہیں ایک سال کا بس امامیہ کانفرنس کے اتفاق سے جمع کرکے سامرہ کے غار کے منہ پر سلگادیں کہ امام زمان غار سے نکل پڑیں اس مصرف سے یہ مصرف بس کا اچھا ہے یا نہیں؟ علی الخصوص تنقید صحیح بخاری لکھتے ہیں میری سمجھ میں نہیں آتا کہ جو ایسا پوچ عقیدہ رکھے وہ صحیح بخاری کی تنقید کیا کریگا وہ تو ایسے عمیق غار میں گرا ہوا ہے جس سے آج تک رہائی نہ ہوئی نہ امید ہے کہ غار سرمن رای کا تنقید بخاری پہلے غار سے نکل لو تو کچھ کرسکتے ہو۔

سوال پنجم۔ حضرت امام حسن نے خلافت سے دست بردار ہوکر جو حضرت معاویہ کے ہاتھ پر بیعت کرلی تو شیعہ سوسائٹی اسکو کس نگاہ سے دیکھتی ہے۔ یہ فعل آپ کا جائز تھا یا ناجائز یا دلانہ تھا یا اتفاقانہ حضرت حسن نے کل رقبہ اسلامی حضرت معاویہ کے حوالہ کردیا تو فدک کو انکے حوالہ کیا یا نہیں یا بعد کو بھی غصب ہی رہا۔

سوال ششم۔ حضرت علی نے اپنے زمانہ خلافت میں فدک کو کیا کیا اپنا حصہ لیکر بقیہ حضرت عباس وغیرہ کو دیا یا نہیں یا وہی کیا جو حضرات شیخین نے کیا تھا۔ یا کوئی نیا انتظام کیا تھا۔

سوال ہفتم۔ شیعہ سوسائٹی کے شرفا اپنی قرابت دار عورتوں کا متعہ کیوں نہیں کرتے یا بعض دیگر مومنین پاک مدعیان سیادت اپنی خواہشمند عورتوں کا متعہ کیوں نہیں کراتے ایک سنی اس کے خواہشمند ہیں اور متعہ کے قایل ہونے کو تیار۔

سوال ہشتم۔ جناب خامس آل عبا کے ہمراہ میدان کربلا میں برادران امام معصوم میں سے عمر و عثمان وغیرہ بھی تھے جو میدان کربلا میں شہید ہوئے پھر شیعوں نے ان بیچاروں کا مرثیہ نذر نیاز ڈھول دمامہ علم شدا چڑھاوا دُلدُل تعزیہ کیوں اڑا دیا ان بیچاروں کا کیا قصور ہے کیا یہ آل علی نہیں ان سے انکار مشکل ہے تو پھر کیا وجہ ہے۔

سوال نہم۔ اطلاع شیعہ اہلحدیث کثرہم اللہ کو بے عقل لکھا کرتا ہے پس سوال یہ ہے کہ کیا ساری عقل مشغول (تعزیہ مشغول (امام باڑہ) بانس کی کھپچوں ابرک وپنّی کے ٹکڑوں میں یا فرضی کاظمین فرضی کربلاؤں فرضی امام کے غار میں رکھی ہے؟ کیا جس مذہب کی بنیاد ہی فرضی چیزوں پر ہو اس مذہب والوں کو عقل زیادہ ملی ہے کیا جس مذہب میں خمس اڑایا جائے اور توہین اہل بیت رسول کیجائے اسی مذہب میں سب عقل اٹک کر رہ گئی؟ کیا ساری عقل حضرت علی کو مشکل کشا کہنے اور خدا کو آئندہ امور سے جاہل ماننے اور بدا کے قائل ہونے سے آجاتی ہے؟

(باقی دارد)

فتاوے

س نمبر ۳۵۱ - زید کی عورت نے ہندہ کو دودھ پلایا زید بعد وفات اپنی زوجہ کی ہندہ کو اپنے عقد نکاح میں لاسکتا ہے یا نہیں جواب مدلل معہ حوالہ کتاب ہو۔

س نمبر ۳۵۲ - زید نے ہندہ سے نکاح کیا اُس کے ہمراہ ایک دختر اسکی پہلے شوہر سے بھی آئی اب بعد وفات ہندہ کے زید دختر مذکور سے نکاح کرسکتا ہے کہ نہیں۔

حافظ عبدالقادر خریدار اہلحدیث انڈولیہ ضلع الہ آباد

ج نمبر ۳۵۱ - زید کی عورت نے ہندہ کو اگر دودھ پلایا ہے جو زید کی ماتحتی میں اسکو حاصل ہوا ہے تو ہندہ زید کی بمنزلہ لڑکی کے ہے اور اگر زید کے نکاح میں آنے سے پہلے پلایا ہو تو بھی زید سے ہندہ کا نکاح جائز نہیں حدیث شریف میں ہے یحرم من الرضاعۃ ما یحرم من النسب۔

ج نمبر ۳۵۲ - اگر لڑکی مذکورہ شیر خوری یا خوردسالی کی حالت میں آئی تھی تو زید سے اسکا نکاح باتفاق منع ہے۔ قرآن مجید میں بھی منع آیا ہے اور اگر بڑی عمر کی آئی تھی تو اختلاف ہے۔ بہتر یہ ہے کہ نہ کرے +

س نمبر ۳۵۳ - کافر مشرک شخص سے بیاج یا منافع لینا جائز ہے یا کہ نہیں؟ اگر جائز ہے تو اسکو کس طرح خرچ کرنا چاہئے۔ اس مسئلہ کے لکھنے کی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں سے جو لوگ ادھار لے جاتے ہیں تو وہ اس عوصہ پر جلدی نہیں ادا کرتے کہ انہوں نے بیاج نہیں لینا ہے۔

س نمبر ۳۵۴ - اجناس کی بیع کس طرح کرنی چاہئے؟ ہمارے ملک میں رواج ہے کہ جسوقت لوگ فصل کٹائی شروع کرتے ہیں۔ اسی وقت غلہ کی بیع شروع کردیتے ہیں ایک پیسہ یا دو روپیہ یا کم بیش سائی لے لیتے ہیں۔ اس طرح کی بیع کرنی جائز ہے یا کہ نہیں۔ عام علماء سے سنا ہے کہ جسوقت غلہ نکلے اُسوقت پاس جاکر بیع کرنی چاہئے۔ پیشتر بیع درست نہیں۔ اگر پیشتر درست ہے تو کس طرح کرنی چاہئے؟

س نمبر ۳۵۵ - مسلمان شخص اگر ہندو کو حصہ دار دوکان بنادے اور ہندوؤں کا قاعدہ ہے کہ بیاج لیتے ہیں ایسا اسکا حصہ مسلمان شخص پر کھانا جائز ہے یا کہ نہیں؟

س نمبر ۳۵۶ - بہتے پانی میں جنبی شخص کو نہانے کا حکم ہے یا کہ نہیں؟ اور آگے اُس کے نمازی وضو کررہے ہوں نہانیوالا گنہگار ہوتا ہے یا کہ نہیں اور وضو میں نقصان ہوتا ہے یا کہ نہیں؟

س نمبر ۳۵۷ - بیاہ شادی کی روٹی وغیرہ کھانے کا کس طرح حکم ہے؟ ہمارے ملک میں رسم ورواج ہے کہ بیاہ کرنے والے تمام برادری میں حسب دستور کھانا تقسیم کرتے ہیں وہ کھانا برادری کا لینا جائز ہے یا کہ نہیں۔ تقسیم کرنیوالا بدعتی ہوتا ہے یا کہ نہیں۔ جس شادی میں ڈھول وغیرہ بدعتی کام ہوں اس شادی کی تقسیم شدہ روٹی وغیرہ لینا جائز ہے یا کہ نہیں؟

الراقم محمد عطاء اللہ خریدار اہلحدیث نمبر ۱۰۵۷

ج نمبر ۳۵۳ - بیاج کسی سے بھی لینا جائز نہیں حَرَّمَ الرِّبٰوا - جو لوگ دیر کریں اُن سے کوئی چیز بطور گرو کے رکھ لینی چاہئے اور وعدہ کرا لینا چاہئے کہ دیر کرنے پر اس چیز کو فروخت کرکے دام وصول کئے جائیں گے۔

ج نمبر ۳۵۴ - اجناس کی بیع نقد سے کرنی چاہئے۔ کٹائی کے موقع پر بیع اس طرح کرنا چاہئے کہ روپیہ کے اتنے سیر دینگے یہ جائز ہے خواہ کٹائی سے پہلے ہی کریں اسکو بیع سلم کہتے ہیں۔

ج نمبر ۳۵۵ - بیاج کا کھانا مسلمان کو حرام ہے بلکہ ہندو کو بھی مکروہ ہے منو جی کے دہرم شاستر میں ہے "بیاج لینے والے کے گھر کا کھانا لہو کے برابر ہے یعنی مکروہ ہے" (منو ادھیائے ۴ - شلوک ۲۲۰)

ج نمبر ۳۵۶ - بہتے پانی میں غسل جنابت کرنا جائز ہے چاہے اُس سے آگے وضو کرنیوالا ہو کیونکہ جنابت نجاست حقیقی نہیں بلکہ حکمی ہے یعنی شریعت نے غسل کرنیکا حکم دیا ہے ورنہ جسم پر پاخانہ پیشاب لگا نہیں ہوتا۔ دوم اگر ہو بھی تو جاری پانی پاک ہے جبتک نجاست کی وجہ سے اسکا رنگ یا مزہ یا بو نہ بدل جائے +

ج نمبر ۳۵۷ - لڑکے والے کا ولیمہ کھانا تو حکم ہے لڑکی والا بھی برات کی دعوت اگر مختصر بغیر ننگ و نمود کے کرے تو جائز ہے باقی فضول۔ انکو نہیں لینا چاہئے بلکہ بند کرنا چاہئے + (ماہ اگست) وصول ہوئی جو درج غریب فنڈ کیجاتی ہے +

غریب فنڈ کے متعلق ماہ گذشتہ سے ۲۶ اگست تک حسب ذیل امداد وصول ہوئی +

قاضی محمد یعقوب کشمیری ضلع جہلم	۲ر
منشی سراج الدین احمد لائلپور	۸ر
فتوے فنڈ	۱۵ر
بقایا سابقہ	۱۰۰ ر ۲
میزان کل	۵ ر

ایک اخبار عبدالقیوم محلہ طویلہ طب حکیم ہدایت علی مراد آبادی کے نام جاری کیا گیا۔

زرجمع ۵ر خرچ ۱ر باقی ۲ر

خاکسار علم الدین محاسب غریب فنڈ

نماز از ربوہ - ہندوؤں - آریوں - عیسائیوں اور مسلمانوں کی نماز کا مقابلہ قیمت ۲ر منیجر

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

حاجی محمد علی صاحب دو مرادن انتقال کر گئے ہیں مرحوم کے بھائی جنازہ غائب اور دعا کی درخواست کرتے ہیں اللہم اغفر لہ وارحمہ +

امرتسر کی ایک بارات نے لاہور کے اسٹیشن پر ۵۰ ٹکٹ فروخت ہوتے کم قیمت پر خرید لئے وہ ٹکٹ مسروقہ تھے۔ امرتسر پہونچتے ہی تمام بارات ماخوذ کی گئی۔ بارات نے جس سے ٹکٹ خریدے تھے اسکا ثبوت دیدیا۔ اب اصل چور ماخوذ ہے + (عبرت)

ایک آنہ والے نکل کو جدید سکہ کے مسکوک کرنے میں فی روپیہ تین آنے لاگت آتی ہے گورنمنٹ کو ہر روپیہ میں ۱۳ ار کا خاطرخواہ منافع رہتا ہے +

جدید روپیہ ڈھالنے میں ہر روپیہ میں گورنمنٹ کو چار آنے نفع رہتا ہے +

احمد آباد میں ایک سودیشی بینک قائم کرنے کی تجویز کیگئی ہے۔ اس بینک کا سرمایہ ۵۰ لاکھ تک ہوگا +

کومیلہ کے مقدمہ ہلاکت میں ایک کنسٹبل کو پھانسی اور دو ملزموں کو حبس دوام کی سزا دیگئی تھی۔ ہائیکورٹ کلکتہ نے تینوں ملزم بری کر دئیے +

سررشتہ تار سے پچھلے سال سوا کروڑ روپے سے زیادہ آمدنی گورنمنٹ آف انڈیا کو ہوئی۔ اس آمدنی میں سے خرچ ہو کر ۲۹ لاکھ روپے کی خالص بچت رہی +

سرکاری خزانہ کے پچاس ہزار روپے کے پونڈ کلکتہ سے سین سنگھ ایک ہیڈ کنسٹبل اور دو کنسٹبلوں کے ہاتھ بھیجے گئے۔ راستہ میں یہ سب خزانہ غائب ہوگیا۔ تلاش اور تحقیقات جاری ہے +

راولپنڈی میں تعزیری پولیس کے قائم کرنے کی خبر بالکل بے بنیاد نکلی +

غالباً لاہور اور امرتسر میں بھی کلکتہ اور بمبئی کی طرح یورپین پولیس کنسٹبل مقرر کئے جائینگے +

کاسابلینکا میں فرنچ اور مراکو کے عربوں میں روزانہ لڑائی ہوتی رہتی ہے۔ عرب تلواروں سے حملہ کرتے ہوئے فرنچ [illegible] پر جاگرتے ہیں۔ بندوقوں اور توپوں کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ ابتک ۲۰۰۰ عرب قتل ہوچکے ہیں۔ کاسابلینکا کی حالت ابتر ہے۔ امن وامان ابھی تک بالکل قائم نہیں ہوا ہے (خدا مسلمانوں کو سمجھ دے)

پارلیمنٹ انگلستان کے ہاؤس آف کامنز نے ۲۱ ماہ حال کو تمام رات اجلاس کیا۔ صبح کے آٹھ بجے اجلاس ختم ہوا۔ اس سشن پارلیمنٹ میں یہ دوسری دفعہ ہے کہ ہاؤس آف کامنز کا جلسہ کثرت کام کیوجہ سے تمام شب منعقد ہوتا رہا (زندہ قوموں کے یہی کام ہیں) +

جنوبی منچوریا اور امریکہ کے شہر فرانسسکو میں طاعون کی کئی واردتیں اور روسی پولینڈ میں ہیضہ کے کئی کیس ہوئے (ہمارے مرزا صاحب کی مخالفت کا نتیجہ ہوگا)

صوفی انبا پرشاد جسکو اخبار انڈیا کا اصل اڈیٹر کہتے ہیں اخبار انڈیا کے مقدمہ سڈیشن میں پنڈیداس اڈیٹر انڈیا اور لالہ دینا ناتھ اڈیٹر ہندوستان کے علاوہ صوفی انبا پرشاد اور پنڈیداس کا والد ایشرداس یہ دونوں بھی ملزم قرار دیئے گئے تھے مگر یہ دونوں آخرالذکر روپوش ہوگئے تھے۔ ابتک گرفتار نہ ہوسکے تھے۔ ایشرداس کا تو ابتک پتہ نہیں مگر صوفی انبا پرشاد پکڑے گئے۔ لاہور کی پولیس نے کوشش کرکے انکو سرحد نیپال پر گرفتار کرلیا۔ انبا پرشاد صوفی عجیب بدقسمت آدمی ہے۔ مراد آباد میں چھ سال قید سخت بھگت کر ابھی رہا ہوا تھا۔ کہ اب پھر سڈیشن کے الزام میں گرفتار ہوگیا۔ اپنے اوپر یہ سب مصیبت وہ اپنے ہی افعال ذمیمہ سے لایا ہے۔ نہ وہ اپنی حیثیت سے بڑھکر ایسی نادانستگی اور غداری کی باتیں کرتا نہ مصیبت میں گرفتار ہوتا +

مراکو میں نئے سلطان مولائے حفیظ کے تخت نشین ہونے کی خبر غلط ہے وہ بدستور اپنے برادر معظم موجودہ سلطان مراکو کا مطیع ومنقاد ہے +

پیرس کے دو شخصوں پر الزام لگایا گیا ہے کہ انہوں نے میاں بیوی کو قتل کرکے بیوی کے پیٹ سے پورے دنوں کا بچہ نکال لیا اور اسکو بھون کر کھاگئے۔ (بھیڑئیے ہونگے)

پارلیمنٹ ایران نے فیصلہ کیا کہ غیر ملک کے کسی نامی تجربہ کار کی خدمات فی الفور قومی بنک کے قیام کے متعلق مشورہ لینے کی غرض سے حاصل کی جائیں +

اضلاع متحدہ امریکہ میں صیغہ جات تار کی ملازموں نے ہڑتال شروع کردی ہے +

صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب کے بلد ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم ممالک متحدہ وآگرہ نے بھی مدارس میں طلبا کی سیگرٹ نوشی کی ممانعت کردی ہے (شراب نوشی سے بھی ممانعت کرنی چاہیئے) +

بمبئی میں کثرت بارش وسیلاب سے دوسو مکانات کے گرنے سے ۲۰ آدمی دب گئے جنہیں سے ۹ جانبر ہوسکے +

وزیر خارجہ انگلستان نے بیان کیا کہ باب عالی نے ترکی سپاہ کو ارومیہ سے مراجعت کرکے نیوٹرل (بے تعلق) حد میں آجانیکا حکم بھیجدیا ہے +

کمیشن پلیگ (بمبئی) نے طاعون کے متعلق اپنے تجربات جدید مشتہر کئے ہیں +

دینا نگر آریہ سماج کی سالانہ جلسہ میں مباحثہ کے لئے مولوی ثناء اللہ صاحب کو مسلمانوں نے بلایا ہے جو ۳۱ اگست کو ہے۔

[illegible] اسلامی [illegible] ۔ قیمت [illegible] منیجر اہلحدیث امرتسر

ایک قیمتی ریپ

عالی جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل ہماری مومیائی کی تعریف میں فرماتے ہیں۔

"یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کیواسطے بہت مفید ہے" (اخبار اہلحدیث ۱۶ جولائی ۱۹۰۸ء کالم اوّل)

بلا مبالغہ یہ مومیائی ہر قسم کی کمزوری - درد کمر - دمہ - ابتدائی سل و دق - اور ضعف دماغ کیواسطے اکسیر ہے - اعلیٰ درجہ کی مولد خون اور مقوی باہ ہے - خوش ذائقہ خوشگوار - بوڑھے بچے - جوان ہر ایک کو یکساں مفید ہے - قیمت فی چھٹانک عہ آدھ پاؤ ہے محصولڈاک ۔

روغن فولاد

جریان کو رفع کرتا ہے - ضعف جگر کو نافع ہے - چہرہ کا رنگ سرخ کرتا ہے - اعضائے رئیسہ کو طاقت بخشتا ہے - قیمت فی شیشی عہ

معجون مقوی دماغ

ہر قسم کی کمزوری - درد سر - نزلہ - زکام - اور ضعف بصر کیواسطے مفید ہے دفتروں کے کلرک اور منشی - سکولوں کے طلبا جنہیں دماغی طاقت سے زیادہ کام لینا پڑتا ہے ضرور استعمال کریں - خوش ذائقہ ہے قیمت فیڈبیہ ۱؎

سرمہ مقوی بصر

دھند جالا اور غبار کیواسطے مفید ہے - اسکا ہر روز استعمال کرنا بینائی کو طاقت بخشتا ہے - قیمت فی تولہ ۱؎ علاوہ محصول -

علاوہ ازیں ہر مرض کی دوائی ہم سے مل سکتی ہے - مریض کو چاہیئے کہ اپنی مفصل مشرح کیفیت لکھے ۔

المشتہر منیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر کٹرہ تلہ

کتب خانہ ثنائی امرتسر

تفسیر ثنائی اردو

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے - ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے - نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے - تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں ایسے کہ باید و شاید - تفسیر کے پہلو ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے - ایسا کہ مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو - تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے چار جلدیں تیار ہیں - جلد پنجم چھپ رہی ہے جو چند دنوں تک تیار ہو کر شائقین کے ہاتھوں تک پہنچیگی -

جلد اوّل سورہ فاتحہ و بقر - قیمت عہ
جلد دوم سورہ آل عمران و نساء ۔ عہ
جلد سوم سورہ مائدہ - انعام و اعراف عہ
جلد چہارم تا سورہ نحل ۱۴ پارہ قیمت عہ

چاروں جلدوں کے یکساتھ خریدار سے عہ محصولڈاک (عہ)
چند روز تک عہ رعایتی قیمت علاوہ محصول

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن - مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے رسالہ نماز کا کامل جواب - قیمت ۲؎

تقابل ثلاثہ - یعنی توریت - انجیل - اور قرآن کا مقابلہ صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت بیان کی گئی ہے - عیسائیوں کی بحث کا انفصالی فیصلہ ہے - قیمت عہ محصول عہ

الہامی کتاب - وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث - تمام مباحث کا خاتمہ - قرآن کے الہامی ہونے کا ثبوت - قیمت ۲؎

المشتہر منیجر مطبع اہلحدیث امرتسر کٹرہ سفید

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہل حدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered. L. N. 352.

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ نا پس ہونگے۔

(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۴۵ — جلد ۴

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ... عـہ

والیان ریاست سے ... ـلعہ

رؤسا و جاگیرداروں سے ... للعہ

عام خریداروں سے ... ۲ع

" " ... ششماہی ۱ع

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

" ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر

بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے

امرتسر ـ یوم جمعہ ـ ۴ شعبان المعظم ۱۳۲۵ھ ہجری مطابق ۱۳ ستمبر ۱۹۰۷ء عیسوی

قادیانی دجاجلہ کی وفاداری

مرزا صاحب قادیانی بھی

عجائبات روزگار سے ہیں آپکی دوراندیشی آپ کی نازک خیالی اللہ اللہ پرنس بسمارک اور مسٹر گلیڈسٹون کو بھی ماند کرتی ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ گورنمنٹ نے طاعون کی شدت کو روکنے کے لئے ٹیکہ کرانے کا حکم کیا جس کے فوائد بھی بتلائے تھے اور ترغیب بھی دی تھی مگر ہمارے مرزا صاحب نے اسکی مخالفت کرتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ

"ہم بڑے ادب سے اس محسن گورنمنٹ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اگر ہمارے لئے ایک آسمانی روک نہ ہوتی تو سب سے پہلے رعایا میں سے ہم ٹیکا کراتے اور آسمانی روک یہ ہے کہ خدا نے چاہا ہے کہ اس زمانہ میں انسانوں کے لئے ایک آسمانی رحمت کا نشان دکھاوے سو اس نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہوگا اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائیگا وہ سب طاعون سے بچائے جائینگے۔ اور ان آخری دنوں میں خدا کا یہ نشان ہوگا تاکہ وہ قوموں میں فرق کرکے دکھلاوے لیکن وہ جو کامل طور پر پیروی نہیں کرتا وہ تجھ میں سے نہیں ہے اس کیلئے مت دلگیر ہو یہ حکم الٰہی ہے جسکی وجہ سے ہمیں اپنے نفس کے لئے اور ان سب کے لئے جو ہمارے گھر کی چار دیوار میں رہتے ہیں ٹیکا کی کچھ ضرورت نہیں۔" (کشتی نوح صفحہ ۱)

اس کلام میں مرزا صاحب نے بڑے زور کے ساتھ گورنمنٹ کی تجویز کی مخالفت کی تھی اور اس دعوے کی دلیل آپنے شروع مضمون ہذا پر آیت قرآنی بھی لکھی تھی قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا (یعنی ہمکو وہی تکلیف پہنچیگی جو خدا نے لکھ دی ہے) لیکن آجکل جو بھی گورنمنٹ کے تیور بدلے دیکھے تو آپکو خیال ہوا کہ آجکل تو ذرہ سی مخالفت پر بھی بدگمانی ہوتی ہے۔ ادھر ملک معظم نے بھی طاعون کے متعلق توجہ فرمائی ہے تو آپنے جھٹ سے اشتہار مندرجہ ذیل شائع کیا جو یہ ہے۔

"تمام مریدوں کے لئے عام ہدایت"

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ جناب وائسرائے گورنر جنرل ہند اس تجویز کو طاعون کے علاج کے لئے پسند فرماتے ہیں کہ جب کسی گاؤں یا شہر کے کسی محلہ میں طاعون پیدا ہو۔ تو یہ بہترین علاج ہے کہ اس گاؤں یا اس شہر کے اس محلہ کے لوگ جن کا محلہ طاعون سے آلودہ ہے فی الفور بلا توقف اپنے اپنے مقام کو چھوڑدیں اور باہر جنگل میں کسی ایسی زمین میں جو اس تاثیر سے پاک ہے رہائش اختیار کریں۔ سو میں دلی یقین سے جانتا ہوں۔ کہ یہ تجویز نہایت

ـه فرق تو خوب کیا کہ دو ئیں مونچھ کے بال اڈیٹر الحکم بھی کو طاعون نے قادیان میں شکار کیا۔ (اڈیٹر)

یہ سنت اللہ ہے اور مجھے معلوم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کسی شہر میں وبا نازل ہو تو اس شہر کے لوگوں کو چاہیئے کہ بلا توقف اس شہر کو چھوڑ دیں ورنہ خدا تعالیٰ سے لڑائی کرنیوالے ٹھیرینگے۔ عذاب کی جگہ سے بھاگنا انسان کی عقلمندی میں داخل ہے۔

کتب تاریخ میں لکھا ہے کہ جب خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ فتوحات ملک شام کے بعد اس ملک کو دیکھنے کے لئے گئے تو کسی قدر مسافت طے کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ اس ملک میں سخت طاعون کا زور ہے۔ تب حضرت عمرؓ نے یہ بات سنتے ہی واپس جانے کا قصد کیا اور آگے جانیکا ارادہ ملتوی کر دیا۔ تب بعض لوگوں نے عرض کیا کہ یا خلیفۃ اللہ کیوں آپ ارادہ ملتوی کرتے ہیں کیا آپ خدا کی تقدیر سے بھاگتے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں میں ایک تقدیر سے بھاگ کر دوسری تقدیر کی طرف جاتا ہوں سو انسان کو نہیں چاہیئے کہ دانستہ ہلاکت کی راہ اختیار کرے۔

خوب یاد رکھو کہ جو کچھ یہ گورنمنٹ عالیہ کر رہی ہے اپنی رعایا کی بہبودی کے لئے کر رہی ہے اور رعایا کی جان کی حفاظت کے لئے ابتک کئی لاکھ روپیہ ضائع ہو چکا ہے اس شخص جیسا کوئی نادان نہیں کہ جو گورنمنٹ کے ان کاموں کو بدظنی سے دیکھتا ہے۔ سو اے میری جماعت! تم اطاعت کرنے میں سب سے پہلے اپنا نمونہ دکھلاؤ۔ اسی میں تمہاری بہتری ہے تم اب خدا کے فضل سے چار لاکھ کے قریب ہو اور تمہارا نمونہ بہتوں کی جان کو بچائیگا۔ پس تمہیں حکم کرتا ہوں کہ اگر تمہارے کسی شہر میں خدانخواستہ یہ وبا ظاہر ہو جائے تو سب سے پہلے تم اس زمین کو چھوڑ دو جو طاعون سے آلودہ ہے۔ ہاں میں اسی قدر پر کفایت نہیں کرونگا۔ کہ تم اس زمین کو چھوڑ دو بلکہ اے خدا کے بندو! میں اس بات سے بھی تمہیں اطلاع دیتا ہوں کہ یہ طاعون خودبخود اس ملک میں نہیں آئی بلکہ اس خدا کے ارادہ اور حکم سے آئی ہے جس کے حکم کے ماتحت ذرہ ذرہ زمین اور آسمان کا ہے اور مجھے معلوم کرایا گیا ہے کہ کثرت گناہوں کی وجہ سے وہ تمہارا خدا اہل زمین پر ناراض ہے سو تم توبہ اور استغفار کو لازم حال رکھو اور جیسا کہ تم اس زمین کو چھوڑ دو گے جو طاعون سے آلودہ ہے ایسا ہی تم ان خیالات کو بھی چھوڑ دو جو گناہوں سے آلودہ ہیں۔ اے میری جماعت! میں ہمیشہ تم میں نہیں رہونگا یہ میرے کلمات یاد رکھو کہ کوئی حادثہ زمین پر ظاہر نہیں ہوتا جبتک کہ آسمان پر پہلے قرار نہ پالے۔ سو وہ خدا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے اس سے ڈرو اور ایک سچی تبدیلی پیدا کرو تا تم عذاب سے بچائے جاؤ اور یاد رکھو کہ یہ طریق شوخی اور شرارت کا طریق ہے کہ جس گورنمنٹ کے ماتحت تم امن سے زندگی بسر کر رہے ہو اور اس کی عنایات کو آزما چکے ہو تم اسپر بدگمانی کرو یا اس کے حکم کے مطابق نہ چلو۔ اور تمہاری یہ بدقسمتی ہوگی کہ اس کے ان احکام سے جو سراسر تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ مجھے ضرورت نہیں کہ گورنمنٹ کی خوشامد کروں کیونکہ ایک ہی آقا ہے جس کا میں بندہ ہوں اس نے پکڑا ہے وہی جو زمین اور آسمان کا بادشاہ ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ اس وقت تک کہ میں مروں کسی دوسرے کا محتاج نہیں ہونگا۔ مگر اس بات کو کیونکر چھپایا جائے کہ درحقیقت یہ گورنمنٹ ہمارے لئے ایک محسن گورنمنٹ ہے اور بجز اس کے کہ اس گورنمنٹ کے سایہ میں امن سے زندگی بسر کریں ہمارے لئے ایک بالشت بھی ایسی زمین نہیں جو ہمیں پناہ دے سکے۔ سو جس خدا نے ہمارے آرام اور امن کے لئے اس گورنمنٹ کو منتخب کیا ہے اس کے ہم ناشکرگذار ہوں گے اگر اس گورنمنٹ کا شکر نہ کریں اور اگر میں اس رائے میں غلطی کرتا ہوں تو مجھے بتاؤ اگر ہم اس گورنمنٹ کے سایہ سے علیحدہ ہو جاویں تو ہمارا ٹھکانہ کہاں ہے تم ان پچھلے ہو کہ ہمارے مخالف مولوی جن کی ہم زبان اس ملک میں اور دوسرے ملکوں میں کئی کروڑ انسان ہیں۔ صدہا رسالوں اور اشتہاروں اور اخباروں میں ہماری نسبت کفر کے فتوے شائع کر چکے ہیں اور نیز واجب القتل ہونے کی نسبت فتوے دے چکے ہیں بلکہ گذشتہ دنوں میں مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی جو موحدین کا ایڈوکیٹ کہلاتا ہے اور ایک اور صاحب سید محمد نام بھی فتوے ہمارے واجب القتل ہونے کا اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ میں شائع کر چکے ہیں۔ اب بتلاؤ کہ اس گورنمنٹ کے سوا تمہارا گذارہ کہاں ہے اور کونسی اسلامی سلطنت تمہیں پناہ دے سکتی ہے سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور سچے دل سے اس گورنمنٹ کی اطاعت کرو اور کسی صلہ کی بھی خواہش نہ کرو کیونکہ یہ صلہ تھوڑا نہیں ہے کہ تمہاری عزت اور جان کا محافظ خدا تعالیٰ نے اسی گورنمنٹ کو ٹھیرا لیا ہے۔

یہاں اپنی جماعت کی اطلاع کے لئے اس قدر اور بتا دینا بھی ضروری ہے کہ گورنمنٹ نے بڑی مہربانی سے یہ ارادہ کیا ہے کہ جو لوگ ان تجاویز پر عمل کریں انکو ہر طرح سے مدد دی اور ان کی سہولت کے لئے انتظام کرے۔ اس لئے ہم یہ بھی امید کرتے ہیں کہ ایسے اضلاع میں جیسے مثلاً سرحدی اضلاع ہیں جہاں باہر میدانوں میں نکلنے میں جانوں کا خطرہ ہے اور خصوصاً احمدیوں کو جن پر مولوی لوگ قتل کے فتوے دے چکے ہیں۔ گورنمنٹ اس انتظام کے علاوہ جو دوسری جگہ اس نئے لوگوں کی حفاظت کے لئے کرنے کا ارادہ کیا ہے ایسے مقامات پر لوگوں کی جانوں کی حفاظت کا بھی انتظام کریگی۔ پس جو لوگ باہر نکلیں انہیں چاہیئے کہ گورنمنٹ

ہے یا القدوس ہیا (اڈیٹر)

آیات متشابہات — اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق۔ قیمت ۳/ منیجر

ahmadimuslim.de

میں ایسی درخواست کریں کہ گورنمنٹ انکی جانوں اور مالوں کی محافظت کا کافی انتظام کرے ✤

والسلام

خاکسار میرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود (۲۲ اگست ۱۹۰۷ء)

اس مضمون میں مرزا صاحب نے حسب عادت شریفہ کئی ایک جھوٹ بولے ہیں حتیٰ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی بہتان لگایا ہے۔ کوئی ان بھلے مانسوں سے پوچھے کہ گورنمنٹ کی ہر تجویز اچھی ہے تو تم نے کشتی نوح میں ٹیکہ کی مخالفت کیوں کی تھی جو مندرجہ بالا عبارت سے ظاہر ہے۔

مرزائیو! بتلا سکتے ہو یہ اختلاف رائے کیوں ہے۔ خدارا اس بڈھے میاں سے اتنا تو پوچھو کہ ان حضرت نے ٹیکہ کی منع پر جو آیت لَنْ یُّصِیْبَنَا لکھی ہے کیا اب وہ منسوخ ہو گئی ہے۔ افسوس ہے تمہاری اور تمہارے ان مولویوں کے حال پر جن کے ناموں کے ساتھ مرزا جی بڑے بڑے لمبے چوڑے القاب لگایا کرتے ہیں انکا صرف یہی فرض ہے کہ جو کچھ مرزا کے منہ سے نکلتا ہے اسپر اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا کہدیتے ہیں۔ اتنا حوصلہ نہیں کہ مرزا صاحب سے ان کے فتوے کی دلیل ہی پوچھیں تاکہ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ کے وعید شدید سے بچ جائیں۔

گورنمنٹ کی بیجا خوشامد مرزا صاحب کسی سرکاری خطاب کی امید پر کرتے ہیں تاکہ کسی طرح سے آپکا وہ الہام سچا ہو جو آپ نے یکم ستمبر ۱۹۰۱ء کو ضمیمہ تحفہ گولڑویہ میں شائع کیا تھا کہ:۔

"ایک عزت کا خطاب۔ ایک عزت کا خطاب۔ الخطاب العزت ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہوگا" (ص ۲۵)

جس کی بابت ہم بھی گورنمنٹ کے حضور سفارش کرتے ہیں کہ آپکو کسی ایسے خطاب سے معزز کرے جو آجتک کسی کو نصیب نہ ہوا ہو۔ ہماری سفارش اگر قبول ہو تو ہم آپ کے حق خناس کا خطاب بہت ہی موزون پاتے ہیں ؎

گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

مگر افسوس ہے کہ آپ اس خوشامد کرنے میں بحکم حبک الشئ یعمی ویصم (کسی چیز کی محبت انسانوں کو اندھا بہرا کر دیتی ہے) یہاں تک ترقی کر گئے ہیں کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی آپ نے افترا کیا کیونکہ نہ بازی بازی با ریش بابا ہم بازی۔ آپ لکھتے ہیں کہ آں حضرت نے فرمایا ہے "جب کسی شہر میں وبا نازل ہو تو ان لوگوں کو چاہئے کہ بلا توقف شہر کو چھوڑ دیں ورنہ خدا تعالیٰ سے لڑائی کرنے والے ٹھیرینگے"

اس بیان میں آپ نے اپنی دجالیت کا کامل ثبوت دیا ہے حضور کا ارشاد تو بخاری مسلم کی روایت سے یہ ہے کہ:۔ اذا سمعتم به بارض فلا تقدموا علیه و اذا وقع بارض وانتم بها فلا تخرجوا فرارا منه۔ یعنی طاعون جب کسی ملک میں ہو تو تم وہاں نہ جاؤ اور اگر تمہارے مقام میں ہو تو تم بھاگنے کی نیت سے وہاں سے نہ نکلو۔

مرزائیو! تم سے تو امید نہیں کہ تم اس حضرت سے پوچھو کہ یہ حدیث بولو ذات شریف نے بتلائی ہے کس کتاب میں ہے کیونکہ تمہارا تو اصل ہی یہ ہے کہ ؎

با مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں ✤
رو بسوئے خانۂ خمار دارد پیر ما۔

مگر اتنا تو کرو کہ حضرت موصوف کی خدمت میں اہلحدیث کی طرف سے تقاضا کرو کہ آپ کی یہ حدیث سوائے آپکی ایٹ البحر کے کس کتاب میں ہے تبلانے پر سوا پانچ پیسہ انعام لو۔

خلیفہ دوم رضی اللہ عنہ نے بھی اسی ہماری منقولہ حدیث پر عمل کیا تھا کیونکہ حدیث مرقوم میں جیسا طاعونی جگہ سے نکلنا منع ہے طاعونی مقام میں جانا بھی منع ہے اسی لئے حضرت عمرؓ نے وہاں جانے کا ارادہ فسخ فرمایا۔ باقی رہی آپکی چار لاکھ فتح سو اسکا جائزہ بھی ہم کبھی لینگے اور دکھائینگے کہ کس ہوشیاری سے آپ کے اخبار ایک ایک نام کو متعدد دفعہ دکھاتے ہیں یاد رکھو ؎ من انداز قدت را مے شناسم

منکرین حدیث کی نیرنگیاں

گذشتہ اشاعت سے پیوستہ

اس مضمون کے شروع میں ہم بتلا آئے ہیں کہ صحیح بخاری و مسلم کی حدیثوں میں تعارض ہونے کا مدعی ہے اور اس دعوے پر پانچ دلیلیں لایا ہے جنمیں سے دو کے جواب ہم پہلے دے چکے ہیں۔ تیسری دلیل آپکی یہ ہے کہ:۔

دلیل ثالث ۔ابو سعید خدری سے جو بخاری شریف کی مفروع حدیث کے راوی ہیں مروی ہے کہ:۔ ایک شخص نے حضور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت بابرکت میں عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس ایک لونڈی ہے اور میں اس سے عزل کرتا ہوں اور اس کے حاملہ ہونے کو اچھا نہیں سمجھتا اور میں چاہتا ہوں جو مرد چاہتے ہیں جس نے یہود سے سنا ہے کہ عزل کرنا چھوٹا وا دینا زندہ لڑکی کو گاڑ دینا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود جھوٹ کہتے

ہوگی۔ اگر اللہ تعالیٰ اس کے پیدا کرنیکا ارادہ کرے تو عزل کرنے سے تو اس کی تقدیر کو پھیر نہیں سکتا۔ روایت کیا اس کو احمد نے اپنی مسند میں اور ابوداؤد اور نسائی اور طحاوی نے حافظ ابن حجر صاحب فتح الباری اپنی کتاب بلوغ المرام میں فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے راوی سب ثقہ اور معتبر ہیں۔

پس بخاری کی مرفوع حدیث اور اس حدیث شریف کے آخری الفاظ کے مطلب میں ایسا اتحاد ہے کہ سر مو بھی فرق نہیں۔ گویا الفاظ مختلف ہیں اور مطلب و مضمون واحد ہے۔

جواب:۔ بھائی نہیں پھر تمہاری ناواقفی کی اگر شکایت کرونگا تو تمہاری پیشہ بگھوڑ نے والے اور صرف اخبار کی اشاعت کی خاطر آدمیں مولانا کو معترض خطاب دینے والے ہم سے اُلجھینگے۔ مگر تم خود تو سوچو کہ دنیا یا ساری اندھی ہے۔ سمجھتے ہو کہ شاید آپ اتنا تو سوچتے کہ میری یہ تحریر یا اہل علم کی نظروں میں آئیں وقعت کیسی رہیگی آپ کا دعویٰ تو یہ ہے کہ بخاری اور مسلم کی حدیثوں میں تعارض ہے۔ اس دعویٰ پر آپکی یہ تیسری دلیل ہے مگر اس دلیل میں نہ بخاری کا ذکر ہے نہ مسلم کا۔ بھائی ہم نے کئی ایک دفعہ بتلایا بھی ہے کہ تعارض کا مفہوم ذات البین ہے جسکے دو ماننے یعنی دو طرفین ہوتی ہیں جب انکا ذکر نہیں تو تعارض کہاں ہے۔ ہاں آپکی اس دلیل سے یہ ثابت ہوا کہ بر حکم آپکی ابوداؤد اور نسائی وغیرہ کی یہ حدیث بخاری کی حدیث کے مطابق ہے۔ جو بہت خوب ہے۔ مگر تمہارا مدعی کیسے ثابت ہوا کہ بخاری اور مسلم میں تعارض ہے۔ سُنو ہمارے ہاں مولوی فاضل کی جماعت میں ایک کتاب ہے جسکا نام ہے رشیدیہ جو فن مناظرہ میں بہت اعتبار رکھتی ہے۔ آپ اور آپکی سرکار والے اُسے پڑھ کر حدیثوں پر اعتراض کیا کریں تو شاید آپ کے اعتراضوں کی فہرست بہت سے نمبر کٹ جائیں۔

اب آپکو اس حدیث کا مطلب فی سبیل اللہ ہم بتلا دیتے ہیں۔

سُنئے اس حدیث سے بھی عزل کی ممانعت ثابت ہوتی ہے کیونکہ فاعل کو فعل کی جو غرض و غائت ہو جب اُس کی نفی کر دی جائے تو اُس فعل کے نہ کرنے میں کیا شبہ۔ سائل نے عزل کرنے کی غرض یہ بتلائی تھی کہ میری لونڈی حاملہ نہ ہو حضور نے فرمایا کہ اس عزل سے حامل نہ ہونا ہو سکتی اگر خدا کسی بچہ کو پیدا کرنا چاہے تو تمہارے عزل کرنے سے خدا کا حکم رک نہیں سکتا پس عزل کرنا لغو ہے اور قرآن مجید میں حکم ہے وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ۔ (ایماندار لغو باتوں سے منہ پھیر کرتے ہیں) بتلائیے یہ حدیث

ا جماع کے وقت انزال باہر کرنیکو عزل کہتے ہیں۔ عرب کے لوگوں میں جہاں اور بدرسمیں تھیں یہ بھی ایک تھی مگر شریعت نے اس سے منع فرمایا ہے۔ (مدیر)

عزل کے منع کی ہے یا جواز کی۔ اس لئے میں کہتا کہ تم لوگوں نے حدیث کو کسی اُستاد کے آگے زانوئے ادب جھکا کر نہیں پڑھا۔ پس تم جو چاہو اعتراض کرو۔ معذور ہو۔

چوتھی دلیل نمبر یہ سے آپ یہ لکھتے ہیں:۔

"دلیل رابع۔ مسلم شریف میں ابی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ عزل کے بارہ میں جناب افضل المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ سے سوال کیا گیا تو آپ نے جواباً ارشاد مبارک فرمایا کہ ہر قطرہ میں سے فرزند نہیں ہوتا۔ جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ کسی چیز کا پیدا کرنا چاہتا ہو تو کوئی چیز اُس کو باز نہیں رکھتی۔ اس حدیث کے الفاظ متبرکہ کا بھی وہی مطلب ہے جو پہلی حدیثوں میں بیان ہو چکا یعنی عزل کا جواز ثابت اور متحقق ہے۔"

جواب۔ اس حدیث کا مطلب بھی وہی ہے جو تیسری دلیل والی حدیث کا ہے مگر آپ کی خوش فہمی ذرہ تبلانے کو بھی چاہتا ہے۔ غور سے سُنئے!

آپ کا دعویٰ ہے کہ بخاری کی حدیث سے عزل کا جواز نکلتا ہے اور مسلم کی حدیث سے عزل کی ممانعت ثابت ہوتی ہے اسلئے آپ ان میں تعارض کے مدعی ہوئے تھے۔ مگر اے جناب خدارا ذرہ (یعنی اس چوتھی) دلیل کو بغور دیکھئے اور اپنی ہی الفاظ کو ملاحظہ فرمائیے جو آپنے لکھے ہیں کہ اس حدیث کا بھی وہی مطلب ہے جو پہلی حدیثوں کا یعنی عزل کا جواز بہت خوب ہے۔ جب مسلم کی اس حدیث سے بھی جواز ثابت ہوا اور بخاری کی حدیث میں تو جواز کے آپ پہلے ہی سے قائل ہیں پس نتیجہ یہ ہوا کہ بخاری اور مسلم کی حدیثیں باہمی موافق ہیں نہ مخالف۔ من حفر بئرا لاخیہ وقع فیہ کا قصہ ہے۔

کہئے! اب بھی آپ سمجھ گئے کہ اہلحدیث ہیں ہمارے مولانا کی قابلیت علمی کیسی ہے۔ بھائی اہلحدیث نہیں خدا کے فضل سے مردم شناسی کا وہ ملکہ ہے کہ آدمی کو ان تکلم فبکلامہ وان سکت فبصورتہ پہچان سکتا ہے۔ تم کیا تمہاری ساری پارٹی جس بانی ہے وہ ہم سے مخفی نہیں۔ پانچویں دلیل نمبر یہ ہے آپ لکھتے ہیں:۔

"دلیل خامس۔ ابی جابر رضی اللہ عنہ سے جو بخاری شریف کی موقوف حدیث جواز عزل کے راوی ہیں مسلم شریف میں ان لفظوں کے ساتھ روایت ہے کہ ایک شخص نے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت شریف میں عرض کیا کہ میرے پاس ایک لونڈی خادمہ ہے۔ میں اس سے صحبت کرتا ہوں اور اسکا حاملہ ہونا میری طبیعت کو بُرا معلوم ہوتا ہے تو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عزل کرو اس سے اگر تو چاہے پس تحقیق پیدا ہو جائیگی اُس سے وہ چیز جو اس کے مقدر میں ہے۔ پھر ایک مدت کے بعد وہی شخص حضور اقدس کی خدمت

ahmadimuslim.de

میں حاضر ہو کر عرض پرداز ہوا کہ وہ میری لونڈی حاملہ ہو گئی ہے جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تو پہلے ہی کہدیا تھا کہ اس کے مقدر کی چیز یعنی اولاد پیدا ہونے سے نہ روکی جاویگی بلکہ ہو کر ہی رہیگی۔

اِن احادیث مرقومہ بالا کا بخاری شریف کی مرفوع حدیث سے برابر مطلب ملتا ہے یعنی یہ سب حدیثیں عزل کے جواز کا فتوے دیتی ہیں مگر مسلم شریف کی حدیثیں اس کے مخالف و معارض ہیں۔

مولویصاحب! فرمائیے ابن المظفر کیا اب بھی بخاری شریف اور مسلم شریف کی حدیثوں کا تعارض و تخالف و تناقض و تباین ثابت ہوا یا نہیں مگر سچ ہے جنکو لانسلم کی بیماری عارض ہو جاوے اسکا کوئی علاج نہیں اور جو حضرات ہٹ دھرمی اور ضدیت کے عادی ہو چکے ہیں انہیں ہٹ کا چھوڑنا اور راستی کی طرف رجوع کرنا قریب محال بلکہ سخت مشکل سے مشکل ہے "

جواب:۔ ایک ہی بات کو بار بار لکھکر شاید نمبر شماری کا مزہ آتا ہے۔ اس حدیث کا مطلب بھی وہی ہے جو اوپر ہم بتلا آئے ہیں کہ حضور نے ایک لطیفہ پیرائے میں عزل سے منع فرمایا ہے کیونکہ جس فعل کی غرض و غائت حاصل نہ ہو وہ عبث اور لغو ہے پس عزل کرنا ناجائز ہے۔ جیسا مضمون اِن حدیثوں کا واحد ہے آپکی فراست بھی واحد ہے۔

میرے دوست! اس طرح سے علم حدیث کی بے اعتباری نہیں ہو سکتی

ع کیں علم کہ تو میورزی بتر کستانست۔

اس سے تو بلکہ آپکی اور آپکی پارٹی کی بے اعتباری ہوتی ہے۔ سُنئے! میں آپکو ایک ڈھب بتلاؤں آپ حدیثوں پر حملہ کرنا چاہتے ہیں تو پادری ٹھنڈر اور سر سید احمد خان نیچری اور مولوی عبد اللہ چکڑالوی کی تحریرات سے مدد لو جن کے جواب دینے میں ہمیں بھی لطف آئیگا۔ سب تم کیا طفلانہ حرکات کر رہے ہو۔ اس سے تو اہل علم کی نظروں میں تمہاری ساری پارٹی کی وقعت کھوئی جاتی ہے ؎

من آنچہ شرط وفا بود با تو میگویم ✣ تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

تنبیہ:۔ اہل فقہ کے مفتی صاحب کا مضمون بابت منع اقتدا اہلحدیث پورا ہونے پر جواب دیا جاویگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ایسا ہی اڈیٹر اہل فقہ کی شکایات بابت سخت کلامی کا جواب بھی آئندہ پرچہ میں دینگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

حدیث نبوی اور تقلید شخصی - دونوں مضمونوں پر بحث قیمت ۱؎ مینیجر اہلحدیث

انجمن نعمانیہ لاہور

صوبہ پنجاب میں یہ انجمن حنفیوں کی پشت پناہ ہے گو موحد حنفی تو اس کو بھی حنفی انجمن نہیں جانتے مگر بقول ؎ محتسب را درون خانہ چہ کار۔

ہمیں اس سے بحث نہیں۔ ہمارا مطلب اس نوٹ سے یہ ہے کہ اہل فقہ انجمن ہذا کو مشورہ دیتا ہے کہ کسی غیر حنفی کو سالانہ جلسہ میں گھسنے نہ دیا کریں۔ ہم بھی اس مشورہ کی تائید کرتے ہیں کیونکہ انجمن خاص حنفی انجمن ہے اس لئے بہت ضروری ہے کہ خاص حنفی لوگ اس میں شریک ہوا کریں خصوصاً بولنے والا تو پکا جسٹرڈ حنفی ہونا چاہئے۔ اس مشورہ کی تحسین کے بعد ہم بھی ایک مشورہ انجمن کو دیتے ہیں گو ہمارا وہ حق نہ سمجھیں مگر ہم تو مفید تجویز بتلائے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کیونکہ انجمن موصوف کی اول المقررین میں ایک زمانہ میں ہمارا نام بھی تھا ؎

ما و مجنوں ہم سبق بودیم در دیوانگی

مشورہ یہ ہے کہ چونکہ انجمن کی ہا غرض (بقول خود) حنفی مذہب کو ترقی دینا ہے اس لئے بہت مناسب ہو اگر انجمن نعمانیہ اپنے سالانہ جلسہ میں پانچ گھنٹے اسلئے وقف کیا کرے کہ غیر حنفی لوگ (شیعہ ہوں یا نیچری۔ مرزائی ہوں یا چکڑالوی۔ غیر مقلد ہوں یا کوئی اور) تقلیدی مذہب کی نسبت اپنے اپنے شبہات انجمن کے جلسہ عام میں پیش کر کے جواب لیا کریں۔ جیسا کہ آریہ سماج میں سالانہ جلسوں کے موقع پر دہرم چرچا (مذہبی بحث) کا وقت مقرر ہوتا ہے۔ اس سے انجمن کی غرض بہت آسانی سے حاصل ہو سکیگی۔

سال کے بعد مشاہیر علماء حنفیہ کا ایک جگہ جمع ہونا ایک نعمت غیر مترقبہ ہے پھر اس نعمت سے کام نہ لینا غالباً ناشکری ہے۔

چونکہ یہ تجویز حنفی مذہب کی ترقی خصوصاً انجمن نعمانیہ کے لئے بہت مفید ہے اسلئے امید ہے کہ تقلیدی مذہب کا آرگن اہل فقہ بھی اس کی تائید کریگا۔ بغرض منظوری اہلحدیث کے اس پرچہ کی ایک کاپی سکرٹری صاحب انجمن موصوف کے نام بھی بھیجی جاتی ہے ✣

اہلحدیث کانفرنس کی بابت ایک صاحب لکھتے ہیں:۔

"جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب۔ السلام علیکم۔ اقوام مشہور ہو گئی ہے جو ہمیشہ دورہ میں داخلی جہاز نگاری کے بھیجی ہیں اور اپنی گذراوقات ہمیشہ سفر میں

۱۲ ۲ سفر کرشنا ۰ ۔ منو اور رکھا د ملنے گے ملنے آسنی - مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور سے مل سکتے ہیں۔

ahmadimuslim.de

دو تین لڑکی لیکر اور ڈیرہ لگا کر کرتے ہیں۔ ان لوگوں کا وقت ایسے ہی کٹ جاتا ہے۔ غرض ہی کہ شیطان کام کے لئے تو دیکھو شیطان نے کسقدر اپنے کام کو ترقی دی رکھی ہے مگر علماء اسلام سے آجتک کبھی نہ سنا کہ وہ اصلی توحید و رسالت کے اس قسم کے سفر ڈیرہ لگا کر اور جنگلوں میں مقیم ہوں۔ اگر اعلاء کے لئے نکلے تو بذریعہ ریل خوب سفر طے کرکے اور لوگوں کے شہروں میں قیام کر خوب تکلم پوری کی جاتی ہے۔ دیہات کا نام نہیں لیتے۔ کیا ہوا کبھی تھوڑا سا مسئلہ ولی سے حل کرکے تھوڑا سا چکر گاؤں میں بھی لگایا جائے۔ ای جناب اقوام شریر پیچ وغیرہ کی تو گذر جنگلوں میں ہی ہوتی ہے اور وہیں سے رزق پروردگار انکو دیتا ہے۔ علماء کے توکل سے بدمعاشوں کا توکل اچھا ہے۔ جبکہ علماء اسلام کی غرض ہے کہ توحید و رسالت کا مضمون قوم کے کان میں ڈالیں تو عملاً ان کا سا ڈیرہ مقیم کرکے دورہ کیوں نہیں کرتے۔ اگر انتظام ارکان کے علماء ہی ملکر دورہ کرینگے تو حصہ میں ایک ایک ماہ آویگا۔ چونکہ جس طرح اور دنیوی کام انجام دیتے ہیں اسی طرح سے دیہات میں سفر کرنا کیا مشکل ہو۔ اسکا اجر خدا کے یہاں ملیگا اور بلکہ اب تو کانفرنس قائم ہوگئی ہے کہ جو شکریہ کا مقام ہے۔ ایک مولوی نہیں جہیں پندرہ مولوی ہیں شہروں میں بذریعہ ریل سفر کرنا علماء کا ٹھیک نہیں بذریعہ ڈیرہ گشت کریں اگر غیر کیا جا ہی نکلیں تو کچھ مشکل نہیں۔ بات یہ ہے منہ سے کہنا بات کا آسان ہے اور عمل اسپر بلائے جان ہے۔ خدا ہم سب کو توفیق دے۔ ایسی صورت پر تو واعظ رکھنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں۔ گٹھلی کی گٹھلی اور آم کے آم اور بلکہ دام کے دام۔ ضرور ہے کہ سب مخلوق اللہ میں ہیں تو ہونگے نہیں۔ انشاء اللہ وفادار بھی ہونگے وہ رقم جمع خرچ کانفرنس میں جمع ہوگی۔ ایک مولوی اور دس طلبا مدرسہ منسلک ہونا چاہئے۔ خرچ بذات خود کھاویں کیونکہ جو مکان پر کھاویں گے وہی سفر میں کھانا مناسب سمجھیں البتہ چار کوس روز مرہ سفر طے کرنا ہوگا۔ سفر میں جس سامان کی ضرورت ہو وہ رقم کانفرنس وغیرہ دونوں دینگے لی جاوے۔ سفر میں سامان کی ضرورت کی اشیاء پلنگ گدا رضائی کتاب سری اور ڈول وغیرہ معمولی سامان یہ سب سامان بذات خود مہیا ہوسکتا ہے۔ البتہ باربرداری کے ذرائع دام کی ضرورت ہے سو وہ بھی تدبیر کرنے پر کچھ مشکل نہیں ہے۔ دیگر معروض ہے شہروں میں بہت مسجدیں لاوارث ہیں کہ جو ویران پڑی ہوئی ہیں اور انکا کچھ انتظام نہیں۔ بہت سے حافظ و مولوی بھی ہونگے کہ جو بیچارہ پریشان ہونگے۔ یتیم لاوارثوں کا تو حال نہ پوچھئے طلبا بھی علم پڑھکر باوجود ہو جانے عالم کے نفسانی خواہشات کی طرف راغب ہو جاتے ہیں یہ تو معمولی طلاع ہے۔ دورہ کی نسبت جو کچھ تدبیر مناسب سمجھی جاوے اس سے مجھکو اطلاع دیجاوے اور میرے خیال میں تو ایسی تدبیر بہتر ہے۔ آئندہ سکرٹری صاحب کے ہاتھ رہی۔ دیکھتے ہیں کس پہلو پر کام لیتے ہیں۔ اشتہار وغیرہ تو بہت کچھ چھپ گئے مگر بذات خود انجام دینا ہی درست ہے۔

استفسار مسائل فقہ کے پرچے میں انجمن مصلح الاخوان کی تائید کی امید کی گئی تھی وہ مضمون شائع ہوا یا نہیں۔

حافظ محمد علی از انرہیاری بنگلہ علاقہ ریاست بھرتپور۔

اڈیٹر۔ آپکی ہمدردی اور سوز دل قابل شکریہ ہے خدا آپکو اسکا نیک اجر عطا فرماوے واقعی بات یہ ہے کہ علماء کرام نے نیابت نبوت کا مضمون بہت سہل سمجھ رکھا ہے حالانکہ وہ بہت مشکل ہے لیکن آپ اس مسئلہ پر خیال فرمائیے جو آج دنیا کی کل داناؤں نے تسلیم کر رکھا ہے اور قرآن و حدیث بھی اس کی شہادت دیتی ہیں تو آپ ان عتاب کرنے میں اتنی سختی نہ کرتے وہ مسئلہ تقسیم کار کا ہے یعنی ہر ایک آدمی کو اس کی لیاقت اور ہمت کے مطابق کام دینا چاہئے ہم مانتے ہیں کہ بہت سے علماء محض اپنے سجادوں پر بیٹھے ہوئے صرف اتنا کام ہی کرتے ہیں کہ کسی ایرے غیرے گنہگار کو کافر بنا دیں اور بس مگر تمام ایسے نہیں۔ درس تدریس میں مشغول ہیں۔ وعظ و تذکیر کرتے ہیں تصنیف و تالیف سے دنیا کو فائدہ پہونچاتے ہیں اگر ایسے لوگ جنگلوں میں گھومنا شروع کردیں تو یہ کام ادھورے رہجاویں۔ اس لئے تمام علماء کو مورد عتاب نہ بناویں بلکہ خاص خاص ہی لوگوں کو بنا دیں جو بیکاری میں فتوے بازیاں کرتے دیکھے ہیں۔

اہلحدیث کانفرنس بفضلہ تعالیٰ اس فکر میں ہے کہ واعظوں کے ذریعے اشاعت اسلام ہو مگر آپ جانتے ہیں کہ کانفرنس کوئی میرا یا آپ کا نام نہیں بلکہ قوم کا نام ہے پس قوم کو چاہئے کہ اس انجمن کی امداد کرے پھر دیکھے کہ کیا کرتی ہے۔ کانفرنس کی منتظمہ کمیٹی میں یہ بات پاس ہوچکی ہے کہ واعظ رکھا جائے مگر ایک دقت تو یہ پیش ہے کہ لائق واعظ کہاں سے آویں جو لائق ہیں وہ خود مختار حیثیت سے خوب مزے اڑاتے ہیں انکو کسی انجمن کی ماتحتی کی حاجت نہیں اور جو لائق نہیں انکا رکھنا موجب بدنامی ہو۔ دوسری دقت یہ ہے کہ واعظ کے اخراجات کا کیا

ahmadimuslim.de

انتظام ہو۔ سرمایہ نہیں۔ مستقل آمدن نہیں۔ ممبران کانفرنس ابھی تک اس کانفرنس کو ایک خواب خیال میں تمثالی شکل جانتے ہیں جسکا نقشہ محض خیالی ہے اسلئے ایسے ست وہم طبیعت والوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ کانفرنس کو ایک یقینی وجود جانئے۔ اس کے وجود میں کوئی کمی ہے تو صرف روپیہ کے نہونے کی وجہ سے۔ پس آپ لوگ توجہ کریں تو انشاء اللہ کانفرنس کے دل میں جو جو ترقی اسلام کے خیال ہیں۔ انکو بہت جلد پورا ہوتے دیکھ لیں۔ (خدا وہ دن کرے) اہل فقہ سے کسی کا رخیر میں شرکت کی امید

اہل حدیث حاجیوں

کی بابت گذشتہ سال بھی لکھا گیا تھا کہ جو جو صاحب حج کا ارادہ رکھتے ہوں وہ اطلاع بخشیں تاکہ انکا نام مع تاریخ روانگی بمبئی پہونچنے کی تاریخ (امسال بھی جرف بمبئی بندر سے روانگی ہوگی) سے اطلاع دیں۔ اسکا فائدہ یہ سوچا گیا تھا کہ جو لوگ تنہائی کی وجہ سے سفر کر سکتے ہوں انکو ساتھ معتبر ہمخیال ملجائے۔ گذشتہ سال تو بہت سے احباب نے اطلاع دی تھی۔ امسال ہمارے کرم دوست مولوی عبدالغفور صاحب دانا پوری نے ازخود اس سلسلہ کا افتتاح فرمایا ہے۔ آپ یہ بھی دریافت فرماتے ہیں۔ کہ کون کون جہاز کس کس کمپنی کا کس کس تاریخ کو جائیگا۔ واقف احباب اطلاع بخشیں

مقررہ تنخواہ امام

کی بابت فتویٰ دیا گیا تھا کہ امام مسجد کی تنخواہ مقرر کرنا جائز ہے اس کی دلیل اس فتوے میں لکھی گئی تھی اسپر دو صاحبوں (ایک مولوی حکیم عبداللہ صاحب ساکن بہر کھائی ضلع لاہور اور دوسرے جناب حافظ عبدالرحیم صاحب نورنگر ضلع سارن) نے تعاقبات کئے ہیں حکیم صاحب فرماتے ہیں سے اس اجرت کا جواز از قبیلہ محدثات زمانہ اور درہم الناکر دینا دار دا کا مقتضےٰ ہے ہاں فقط امامت کرنیوالے کی خدمت ہو مبادلہ نہ ظاہر کیا جائے تو اباحت کی صورت ہے؟

حافظ صاحب فرماتے ہیں "عمل کے ساتھ دنیا مطلوب ہے اور یہ شرعاً ناواجب ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا الآية"

حکیم صاحب اور حافظ صاحب کا مشترک جواب یہ ہو سکتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ امام وقت تھے آپکی امامت امامان مساجد کی امامت سے بڑھ کر افضل تھی۔ مگر چونکہ انکا وقت تمام اس میں گھرتا تھا اس لئے خزانہ سے اُن کو وظیفہ مقررہ ملتا تھا۔ تو گویا انکا تمام تمام دینی نہ تھا یا امامان زمانہ سے انکی امامت

کم تھی پس اسی پر قیاس کرو۔ نماز کی فرضیت اور چیز ہے پابندی سے ایک جگہ حاضر رہنا اور امر ہے۔ پس اس تقریر سے نہ تو آیت مرقومہ کے خلاف ہے نہ محدثات زمانہ سے بلکہ فی الجملہ اسکا ثبوت ملتا ہے۔

ہماری احباب

کچھ دنوں سے اہلحدیث کی ترقی کی طرف خیال نہیں فرماتے حالانکہ ہم نے کئی ایک دفعہ یاد دہانی کی ہے۔ اگرچہ بعض احباب کرتے بھی ہیں لیکن وہ بہت ہی کم ہیں اس لئے مکرر سہ کرر یاد دہانی ہے کہ آپ حضرات بہت جلد اپنے اخبار کو اپنے زیر اثر فروخت کر کے اشاعت کریں۔ آئندہ کسی پرچہ میں ہم اہلحدیث کو مستقل کرنے کی تجویز بھی لکھینگے۔ مخلص احباب ابھی سے اسپر غور کرنے کے لئے آمادہ ہو جائیں۔

اہل فقہ جواب دیویں

سوال اوّل۔ کیا درمختار باب مایفسد الصوم میں لکھا ہے ولو اکل عمداً اشھرا بلا عذر یقتل الخ اگر صحیح ہے تو قصداً بلا عذر روزہ نہیں رکھنے والے کو قتل کرنا ہمارے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کس حدیث صحیح کے مطابق حکم فرمایا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اور اُس کے رسولؐ نے تارک الصوم کو قتل کرنیکو نہیں حکم کیا ہے اور کوئی شخص درمختار کی عبارت کے مطابق تارک الصوم کو قتل کریگا تو اسکا گناہ اور وبال کس پر ہوگا؟

سوال دوم۔ وقایہ۔ کنز۔ ہدایہ۔ منیہ۔ قنیہ۔ درمختار وغیرہ کتب فقہیہ حنفیہ میں لفظ بلفظ بالکل قول امام اعظم رحمہ کا ہے یا اُن کا اور انکے شاگردوں سب کا یا امام صاحب اور انکے شاگردوں اور دوسروں کا بھی ملا ہوا؟

سوال سوم۔ اگر کتب فقہیہ میں لفظ بلفظ کل قول خالص امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ دوسروں کا کچھ ملا ہوا نہیں ہے اور اگر اس میں قول شاگردان امام اعظم صاحب کا بھی ہے۔ تو آیا امام صاحب نے ہم حنفیوں کو اپنے شاگردوں کے قول پر عمل کرنیکو کس کتاب میں ارشاد فرمایا ہے۔ اور اگر امام صاحب اور اُن کے شاگردوں کے قول کے سوا علمائے بخارا و خوارزم و قہستان و ہندوستان وغیرہ کا ملا ہوا ہے تو ان علماء کے اقوال پر عمل کرنے کو کس نے حکم دیا ہے اور وہ حکم کس کتاب میں ہمارے امام صاحب کے ہے؟

سوال چہارم۔ حنفی کون شخص کہا جائیگا۔ آیا صرف امام صاحب کے فرمودہ

ahmadimuslim.de

پر عمل کرنے والا یا امام صاحب اور اُن کے شاگردوں کے اقوال پر چلنے والا یا امام صاحب اور شاگردان اور ان کے مابعد علماء بخارا وغیرہ کے اقوال پر عمل پورا پورا کرنیوالا؟

سوال پنجم۔ مجھ حنفی پر تقلید امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی فرض یا واجب ہے یا انکے شاگردوں کی بھی یا امام صاحب اور اُن کے شاگردان اور علماء بخارا وغیرہ سب کی تقلید ہم پر واجب ہے؟

سوال ششم۔ ہم چاہتے ہیں کہ اپنی اولاد کو وہ کتاب پڑھا دیں جو خاص ہمارے امام صاحب کی تالیف کی ہوئی ہے اور ہم اُسی کتاب کو آمین بالسر اور عدم رفع الیدین اور عدم جواز جمعہ قریہ اور دہ دردہ کے پانی اور دیگر مسائل میں اپنا دستور العمل بنا دیں اور خود امام صاحب کی کتاب کے خلاف سر مو نہ کریں۔

واضح رہے کہ اگر مجکو جواب شافی تسلی بخش نہیں ملیگا تو میں اہلحدیث کا مذہب اختیار کرونگا۔ جو جواب اہل فقہ دیویں اُنکو اہلحدیث میں بھی درج کیا جاوے۔

راقم محمد حنیف بہاری حنفی۔

اڈیٹر۔ امام صاحب کی تصنیفات کی بابت مولانا شبلی نے جو اپنی آزاد رائے دی ہے وہ بھی سیرۃ النعمان میں دیکھ لیجئے۔ مختصر اُس کا یہ ہے کہ امام صاحب کی کوئی تصنیف اس وقت دنیا میں نہیں ہے۔ بس۔

دینانگر میں مباحثہ

آریہ سماج دینانگر ضلع گورداسپور نے اپنے سالانہ جلسہ پر مباحثہ کا وقت رکھا تھا۔ مقامی انجمن نصرت الاسلام نے ہمکو اس مباحثہ کے لئے بلایا۔ مباحثہ شادی بیوگان پر تھا۔ مقابلہ میں ہمارے پرانے دوست سوامی درشنانند جی تھے جو دیوریہ کے مباحثہ سے کئی سال بعد ہمارے سامنے آئے۔ ہم نے سمجھا تھا کہ سوامی جی نے اتنے سالوں میں کچھ ترقی کی ہوگی مگر افسوس ترقی تو کی ہے لیکن معکوس۔ اس مسئلہ میں کئی ایک مہاشوں سے ہمارا مباحثہ ہوا۔ مگر سوامی جی نے دو ایک باتیں ایسی کہیں جو کسی نے نہ کہیں تھیں۔ واقعی وہ آپ ہی کے حصے کی تھیں۔ ہمنے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ مرد کو عورت کی اور عورت کو مرد کی خواہش قدرتی ہے آپ نے اس سے انکار کیا کہ قدرتی نہیں بلکہ مصنوعی ہے ایسی لایعنی بات کا جواب کیا ہو سکتا تھا تاہم بتایا گیا کہ مصنوعی ہو تو مرغوں کو بالغ ہوتے ہی کون سکھاتا ہے بلکہ چیونٹیوں کو بلوں میں ایک دوسرے سے ملاپ کرنا کون سکھاتا ہے۔ دوسری بات نئی اور عجیب سوامی جی نے یہ کہی کہ اگر عورت کو بیوہ ہونے کی

عورت میں شادی کا یقین ہو تو اپنے پہلے خاوند کو زہر دیکر مار دیگی۔ جواب دیا گیا کہ مسلمانوں میں شادی بیوگان کا دستور ہے مگر ہم پولیس کی رپورٹوں میں کہیں نہیں پاتے کہ کسی مسلمان عورت نے اپنے خاوند کو زہر دیدیا۔ ہاں بیوگان کے حرامی بچوں کی کثرت کا ثبوت بیشک پاتے ہیں۔ یہ دو باتیں عجیب قابل ذکر تہیں باقی تو وہی معمولی اناپ شناپ تھا جو ایسے مشکل مسئلہ میں آریوں کی طرف سے کہا جاتا ہے۔ افسوس ایسا ایک خلاف عقل اور مخالف قدرتی سائنس مسئلہ کہ نوجوان لڑکی جسکی عمر ہنوز پندرہ سولہ برس کی ہے چند روز خاوند کے رہنے سے ایسی مجرم ہو گئی کہ دوسرے خاوند سے تعلقاً اُسکو محروم رکھا جاوے۔ مساکین بیوگان ہندوؤں کو ایسے برتاؤ سے شاکی تہیں لیکن اُنہوں نے جب سُنا کہ آریہ سماجی ہندوؤں کی اصلاح کے لئے اُٹھے ہیں تو اُنکی بھی امید بندہی کہ ہماری بھی آرزو برآویگی مگر افسوس کہ آریوں نے بھی جب اُنکو اسی بیکسی کی حالت میں رہنے کا حکم صادر کیا تو اُن مسکینوں کے دل سے آواز نکلی کہ

ہم نے چاہا تھا کہ حاکم سے کرینگے فریاد ٭ وہ بھی کمبخت ترا چاہنے والا نکلا

تعجب ہے سوامی درشنانند جی سوار تو سیکنڈ کلاس میں ہو کر گئے مگر مباحثہ تھرڈ کلاس کا کیا۔ خیر یار زندہ صحبت باقی۔

شیعوں سے چند سوال

گذشتہ اشاعت سے آگے

سوال دہم۔ کیا رفضی مسلمان نہیں کیونکہ موجودہ قرآن میں جسکو شیعہ ایڈیشن عثمانی کہتے ہیں وارد ہوا ہو سمکم المسلمین یعنی خدا نے تمہارا نام مسلمان رکھا۔ اور برخلاف اس کے شیعوں کے قرآن (اصول کافی) میں ہے کہ انکا نام خدا نے رفضی رکھا فقال له (سلیمان) ابوعبداللہ علیہ السلام الرافضة قلت نعم قال لا بل واللہ ماهم سموکم ولکن واللہ سماکم به یعنی سلیمان نے امام جعفر صادق سے شکایت کی لوگ ہمکو بُرا کہتے ہیں یا تو آپنے پوچھا کیا رفضی کہا کہ ہاں تو آپنے فرمایا رفضی لوگوں کا نام رکھا ہوا نہیں خدا نے تمہارا نام رفضی رکھا۔ (اصول کافی)۔

سوال یازدہم۔ رفضی لوگ سیدنا عمر رضی اللہ کے نام نامی سے آجتک کیوں اس قدر کانپتے اور لرزتے ہیں (۱) کیا اس بارے میں کوئی پیشین گوئی وارد ہے جو آپ کی نظر سے گذری کہ نام کے مسلمان عقیدہ کے مشرک دل کے منافق ہمیشہ ان سے

فتوحات اہلحدیث۔ جس میں ہائی کورٹ چیف کورٹ پنجاب۔ بنگال۔ مدراس۔ بمبئی۔ لندن تک کے فیصلے بحق اہلحدیث درج ہیں۔ قیمت ۴ر منیجر

کانپتے رہینگے جس طرح یہ حدیث میں وارد ہوا کہ جس گلی سے عمر نکلینگے ۔شیطان اُس گلی سے نہ نکلیگا ۔یا وارد ہوا ان الشیطان لیخاف منک یا عمر (۲) یا اسوجہ سے کہ رفضیوں کو بوجہ تعزیہ پرستی ونفاق دلی وخرابی عقائد وسبّ یاران رسول وغیرہ شیطان سے قرب ہے مصداق وَمَنْ يَعْشُ ... نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ پس جس طرح شیطان خائف ہے یہ لوگ خائف ہیں ۔ (۳) یا یہ لوگ گبری ہیں دگبریوں کا نوروز انکے یہاں ہوتا ہے گبریوں کی طرح ہر کام کے لئے جفر دیکھا جاتا ہے ۔ (۔) نوگبری کی یہ لوگ تعظیم کرتے ہیں اور فارس بعہد خلافت سیدنا عمر فتح ہوا اور وہی عمری داغ انکے دلوں پر جمی رہ گئی جو مرور دہور سے بھی نہیں جاتی ۔ اسی وجہ سے اطلاع شیعہ وہ وازدہی دہلی وغیرہ گھر میں بیٹھے عورتوں کی طرح کچھ نہ کچھ انکو ضرور کوستی ہیں ۔

سوال دوازدہم ۔شیعوں کا مذہب کیونکر ترقی ہوا جیسا کہ یہ مذہب ہی ظاہر ہے کیونکہ ایک امام کو آج تک ہزار برس سے غار میں بٹھا رکھا ہے جیسے کہ منشی کسی مجتہد نے چسکی گھول کر پلا دی جو ابتک پینک میں پڑے ہیں بعض محققین (جیسے مولانا عبد الشکور صاحب اڈیٹر النجم) کی تحقیق یہ ہے کہ چونکہ اس مذہب میں شہوت پرست طبائع کو شہوت رانی کا پورا موقعہ حاصل ہوتا ہے اسوجہ سے اکثر شہوت پرست مرد و زن اس مذہب کو جلد قبول کر لیتے ہیں زنا کوئی چیز نہیں وہ داخل متعہ ہے اور متعہ موجب ثواب و برکت و ترقی درجہ (دیکھو تفسیر فتح اللہ شیرازی وغیرہ) اسی وجہ سے رنڈیاں شیعہ ہوتی ہیں دیگر گناہ جیسے سبّ وشتم یاران نبی یہ داخل عبادت ہے اور کوئی زمین وغیرہ کسی کی غصب کر لینا غصب نہیں کیونکہ کل زمین یا تو امام کی ہے یا شیعوں کی (دیکھو اصول کافی کتاب الحجۃ) اور بالفرض گناہ ہوا بھی تو وہ یا سنیوں کے سر پڑیگا یا امام حسین کے غم میں بہا دو قطرہ آنسو نکال بہانا کافی ہے اور امام حسین کل گناہوں کے کفارہ مثل حضرت عیسیٰ کے ہو چکے ۔

ھذہ اشتراختم علی الرافضی وسازید ان شاء اللہ ۔ بینوا وتوجروا

السائل عبد السلام مبارکپوری صادق پوری

اطلاع

یہ الجھ پڑنے کی خواہش نہیں ✦ بے معنی گفتگو اچھی نہیں

بذریعہ اخبار النجم ایک اشتہار پہنچا تھا جس میں آمین بالجہر کی بزعم مشتہر تردید کیگئی تھی اور آمین بالسر کا اثبات اور محققین حنفیہ علامہ ابن الہمام وفاضل لکھنوی مولانا عبد الحی صاحب وغیرہ کی تحقیقات پر پانی پھیر کر یہ دعویٰ کیا گیا تھا کہ آمین بالجہر کی کوئی صحیح حدیث نہیں ہے ۔آمین بالجہر رفع الیدین قرأۃ خلف الامام وغیرہ ایسے مسائل ہیں جنمیں کثرت سے رسائل ہو چکے اور ان مسئلوں کی پوری تحقیق ہو چکی ہے لیکن نا سمجھ والوں کے لئے محققین کی تحقیقات قدر کنار قرآن ہی غیر کافی ہے ۔

چونکہ یہ قاعدہ ہے کہ دو بٹیریں جب کچھ زخمی ہو جاتی ہیں تو شکاری کی اپنی فتح کی فکر میں ہو جاتی ہے اگر اہل اسلام سنت جماعت باہم ان فروعی مسائل میں اسی طرح لڑینگے تو رو بادہ صفت شیعہ جو ہمیشہ ایسے موقعوں کی تاک میں رہتے ہیں اور بٹیریوں کی طرح دو مسلمانوں کو لڑا کر بیچ میں تماشا دیکھتے ہیں موقعہ پا کر چنانچہ آجکل جس طرح شیعوں نے اپنی آبادی کا جال بچھانا شروع کیا ہے ظاہر ہے اور وجہ یہی ہے کہ اہل سنت کو باہم خود ہی چل رہی ہے اسی خیال سے ہماری مخلص جناب شیخ محمد سعید صاحب تاجر چرم ساکن چنہ صادقپور ذاتی طور سے جوابی کارڈ مشتہر صاحب کی خدمت میں لکھکر روانہ کیا کہ اگر آپ کو تحقیق حق منظور ہے اور واقعی آپ تشفی کرنا چاہتے ہیں تو پٹنہ تشریف لاکر آپکی کامل تشفی کر دیجائیگی اور کل خرچ کا متکفل میں ہوں آپ کو کسی طرح کی تکلیف نہ ہوگی خرچ ریل وسواری اور جب تک آپ یہاں تشریف رکھیں اسکے خرچ میرے ذمہ مگر جواب ندارد افسوس صد افسوس ! خدا کے بندہ ۔ یہ تو کہا ہوتا منظور یا عدم منظور کچھ تو جواب دیا ہوتا لہذا بعد انتظار شدید یہ اطلاع اخبار اہلحدیث میں دیجاتی ہے ۔

الراقم محمد عبد السلام مبارکپوری

اڈیٹر ۔ اصل یہ ہے کہ راقم اشتہار خدا کا ایک نوجوان طالب علم ہیں نوجوانی کی ترنگ میں ادھر بھی انکو توجہ ہو گئی لیکن جب دیکھا کہ مقابلے سے مشکل آ ملا ہے تو فارسی بھاگ گئے ✦

فنڈ غربیہ

۲۲ اگست سے ۷ ستمبر تک فنڈ غربیہ بفضلہ تعالیٰ حسب ذیل چندہ وصول ہوا ۔

جناب بابو اسماعیل صاحب بہاری ۱۵
فتوی فنڈ
میزان
بقایا گذشتہ
میزان کل

ایک اخبار بنام قاضی ابوالفیض صاحب تمام دہلی کا گیا چک پیٹو ضلع سیالکوٹ جاری کیا گیا باقی ۵ دہر

فہرست غربا

نمبر ۹۲ ۔ الٰہی بخش ڈاکخانہ مکہ ۔ بٹالہ دروازہ تھیلی متصل سبزی والا
نمبر ۹۳ ۔ حسن محمد شادیوالہ ضلع گجرات
نمبر ۹۴ ۔ عبد الحمید ۔ گورکھپور محلہ اسمٰعیل پور
نمبر ۹۵ ۔ نصیر الدین ڈاکخانہ بٹالہ ۔ کچی کوٹھ متصل بہاولپور

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س نمبر ۳۵۷ - ایک لڑکی کا والدین نے اپنی مرضی سے نکاح کر دیا اور دو سال کے بعد وہ بالغ ہوئی اور والدین اس کے فوت ہو گئے - اب وہ نیا نکاح کر سکتی ہے؟

س نمبر ۳۵۸ - بے نمازنے جو دیدہ دانستہ نماز کو گیارہ بارہ سال یا کم و بیش ترک کر دیا تھا اب یہ نماز پڑھنے لگا کیا وہ قضا شدہ فرضوں کی قضائی دے یا صرف توبہ کرے؟

ج نمبر ۳۵۷ - حدیث کے مطابق لڑکی مجبور نہیں ہو سکتی - اگر اسکو وقت بلوغت باپ کا کیا ہوا نکاح ناپسند ہو تو مختار ہے اور جگہ بولائت باپ کے کر سکتی ہے - فقہ کی کتابوں کے مطابق باپ اور دادا کا کیا ہوا نکاح نہیں ٹوٹ سکتا باقی ٹوٹ سکتے ہیں

ج نمبر ۳۵۸ - مدت العمر کی فوت شدہ نمازوں کے لئے قضا کا حکم شریعت میں کہیں نظر سے نہیں گذرا - اخلاص مندی سے توبہ کرے تو کافی ہے -

س نمبر ۳۶۰ - اس وظیفہ کا پڑھنا شرعاً کیسا ہے؟ الٰہی بحرمت شیخ عبد القادر جیلانی وغیرہ وغیرہ ایں نا ہمائے معظم و کرم حاجت ایں بندہ را روا گردانی - آمین یارب العالمین؟

ج نمبر ۳۶۰ - اس قسم کے الفاظ سے دعا کرنا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو نہیں سکھایا - خدا فرماتا ہے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ یعنی خدا کا رسول تمہارے لئے عمدہ نمونہ ہے - پس اسی کی پیروی کرو -

س نمبر ۳۶۱ - یہ وظیفہ مرض کے دفع کے لئے شرعاً کیسا ہے؟ اشھو ع لمشھ ھسع ماسک سسم ۹۹۹۹۴۴۹۹۹ ککبکبو فیہا ھم و الغاوون وجنود ابلیس اجمعون ۵۲۲۱ سکے بحق عیتقا ملیتقا طلیتقا انت قلم مافی قلوبھم -

ج نمبر ۳۶۱ - ان ہندسوں کی ماہیت معلوم نہیں اس لئے کوئی حکم نہیں لگایا جا سکتا البتہ اگر کسی کو ان کے معنے معلوم ہوں اور وہ معنے صحیح بھی ہوں تو جائز ہے اور اگر معنے معلوم نہیں یا معلوم ہیں مگر صحیح نہیں تو ناجائز ہے کیونکہ قرآن شریف میں ہے وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ یعنے جس بات کا تمکو علم نہ ہو اس کے درپے مت ہو - اور حدیث میں آیا ہے جس لفظ کے معنے تمکو معلوم نہوں اسکا وظیفہ نہ کیا کرو -

س نمبر ۳۶۲ - یہ وظیفہ شیطان کے لئے شرعاً کیسا ہے - فرعونک بدھونک ہامانک شدادک نمرودک مردودک قارونک بدھونک ابلیس علیہ لعنۃ پارچہ سیاہ پیچیدہ -

ج نمبر ۳۶۲ - خدا اور رسول نے ہمکو نہیں سکھایا اسلئے فضول و لغو ہے -

س نمبر ۳۶۳ - سور کا فروخت کرنا حرام ہے یا نہیں -

ج نمبر ۳۶۳ - سور کا بیچنا حرام ہے -

س نمبر ۳۶۴ - شراب فروخت کرنا اور اسکا سرکہ بنانا اور کھانا حرام ہے یا نہیں؟

ج نمبر ۳۶۴ - شراب بیچنا اور قصداً اسکا سرکہ بنانا منع ہے - حدیث میں منع آیا ہے -

س نمبر ۳۶۵ - زید نے ایک عورت کافرہ سے زنا کیا بعد ایک مدت کے اس کی لڑکی (پہلے خاوند سے جو کافر تھا) آئی اور وہ بھی بیوہ ہے اور مسلمان ہو گئی آیا زید کو اس لڑکی سے نکاح کرنا جائز ہے؟

ج نمبر ۳۶۵ - اس میں علماء کا اختلاف ہے حنفی منع کرتے ہیں مگر دلیل کچھ نہیں اور لوگ جائز بتلاتے ہیں کیونکہ جن رشتوں کو خدا نے حرام کیا ہے یہ لڑکی ان میں سے کوئی نہیں - ان کے علاوہ فرمایا وَأُحِلَّ لَكُم مَّا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ یعنے ان رشتوں کے علاوہ تمکو حلال ہیں پس اس لڑکی سے زید کا نکاح درست ہے -

س نمبر ۳۶۶ - جو مسلمان پنجگانہ نماز ادا کرتا ہے - اور حج بھی اور زکوٰۃ بھی ادا کرتا ہے اور پیشہ کاشتکاری کرتا ہے اور سود بھی لیتا ہے - اب اس کی دعوت قبول کرنا اور اس سے خلا ملا اور السلام علیکم و مصافحہ کرنا اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا شرع شریف میں کیا حکم رکھتا ہے؟

ج ۳۶۶ - سود خوار اگر کوئی اور کام بھی کرتا ہے جس کی آمدنی اسکو ہے تو اسکی دعوت کا کھانا حرام نہیں مشتبہ ہے اور اگر صرف سود پر گذارہ ہے تو حرام ہے - نماز اس کے پیچھے جائز ہے اور سلام بھی جائز ہے مگر اس شرط پر کہ اسکو بری کاموں سے روکتے رہیں لَكِن ذِكْرَىٰ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ

س نمبر ۳۶۷ - رمضان شریف میں تراویح آٹھ رکعت پڑھنا اور بیس رکعت پڑھنا دونوں درست اور سنت ہیں یا فقط آٹھ رکعت اور بیس پڑھنا بدعت و گناہ ہے یا جائز ہے؟

ج نمبر ۳۶۷ - آٹھ رکعت تراویح سنت ہیں اور بیس رکعت بطور نفل جائز ہیں خصوصاً آرام سے پڑھی جاویں - شیخ ابن ہمام حنفی شارح ہدایہ نے بھی یہی لکھا ہے -

س نمبر ۳۶۸ - دار الحرب کی کیا تعریف ہے؟

ج نمبر ۳۶۸ - دار الحرب اس ملک کو کہتے ہیں جہاں کا بادشاہ - شاہ اسلام سے برسر جنگ ہو -

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

امرتسر کے خوجوں (اچار فروشوں) نے مولوی ثناءاللہ صاحب کی تحریک سے باہمی معاہدہ کیا ہے کہ سودا کرنے میں ایک ہی دام کہا کرینگے۔ خدا راست لائے۔

جالندھر میں مولوی ولی محمد صاحب کے شور و شر کی وجہ سے مولوی ثناءاللہ صاحب کو اہلحدیثوں نے بلوایا مگر افسوس مباحثہ نہ ہونے پایا (مفصل آئندہ) (صاحب ایڈیٹر)

امریکہ کے ایک ڈاکٹر نے پیشگوئی کی ہے کہ پانچ چھ سو برس تک عورتوں کو ڈاڑھیاں نکلنے لگینگی (یورپ، امریکہ اور ان کے مقلدوں نے ڈاڑھیوں کی قدر نہیں کی اسلئے شاید غیرت خدائی سے یہ نعمت اب ان سے چھینکر عورتوں کو عطا ہو)

ایران کا وزیر اعظم قتل کیا گیا۔

ایک صاحب عازمان حج کو اطلاع دیتے ہیں کہ اپنے ساتھ کریانہ ضرور لاویں۔ خصوصاً دونیاں زیادہ ہوں۔

گورنمنٹ ہند نے ہر ایک صوبہ میں ایک کونسل مشیر دار کی قائم کرنیکا خیال ظاہر کیا ہے گروہ صرف مشیر ہی ہونگے یعنی ان کی رائے کی پابندی نہ ہوگی

کشن سنگھ (برادر اجیت سنگھ) جو بلوہ لاہور کے مقدمہ میں ملزم تھا۔ فرار ہوگیا تھا۔ ابھی سرحد نیپال پر پکڑا گیا۔ لاہور میں اس کے مقدمہ کی ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر میرین سماعت کرینگے۔

ریاست خیرپور سندھ کے وزیر اعظم آنریبل شیخ صادق علی صاحب نے ریاست کی حدود سے غلہ کی برآمد کی ممانعت کر دی۔ اس سے ریاست کے لوگوں کو فائدہ پہنچیگا۔ غلہ گراں نہیں ہونے پائیگا۔

نیشنل کانگریس کے آئندہ سالانہ اجلاس کے پریسیڈنٹ غالباً کلکتہ کے مشہور اعتدال پسند آنریبل ڈاکٹر راش بہاری گھوش منتخب کئے جائینگے

نیشنل کانگریس کا اجلاس اس سال ناگپور میں ہوگا۔

بنگال کے ایک پہاڑی علاقہ میں ایک ناگا نے ایک شیر کو جس نے اس پر حملہ کیا تھا چاقو سے مار ڈالا۔ ناگا خود بھی سخت زخمی ہوا۔ حکام نے اس کو معقول انعام دینے کا وعدہ کیا ہے (بنگالی اور یہ بہادری؟ کچھ تعجبی بات ہے)

لندن کے مشہور اخبار ٹائمز کے نامہ نگار نے حجاز ریلوے پر سفر کیا۔ اور رپورٹ کی ہے کہ یہ لائن بسرعت تمام تیار ہو رہی ہے اور یہ لائن ایک سال کے اندر اندر مدینہ منورہ تک پہنچ جائیگی۔

سلطان مراکو کے محل میں سازشوں کا بازار گرم ہو رہا ہے۔ سلطان کے ناظر اعلیٰ ادریس بن عیش نے مراکو کے وزیر خارجہ بن سلیمان اور تنجیر کے حاکم ثانی دونوں کو مروا ڈالا۔ (تباہی کے آثار ہیں)

تیراہ میں آفریدیوں کے فرقوں میں کئی چھوٹی چھوٹی لڑائیاں ہوئیں۔ جس میں فریقین کے کئی آدمی قتل و زخمی ہوئے۔ اس لئے آفریدیوں کے روساء کا قصبہ باغ میں ایک جرگہ جمع ہوا۔ اور اس نے متنازعین میں صلح کرا دینے کی کوشش کی (آفریدی بھی ہمارے علماء کی طرح جب غیروں سے فارغ ہوتے ہیں تو آپس میں کٹ مرتے ہیں۔)

سستہ ڈاک کی طرف سے مزید رعایات کی تجویز صاحب وزیر ہند نے منظور کر لی ہے جس پر یکم اکتوبر سے عملدرآمد ہوگا۔ آدھ آنہ کے ٹکٹ میں بجائے $\frac{۳}{۴}$ تولہ کے ایک تولہ وزن تک چٹھی جا سکیگی اور ایک آنہ میں بجائے $\frac{۱}{۲}$ ۱۰ تولہ کے ۵ تولہ تک کی۔ دو آنے میں چالیس تولہ تک پارسل جا سکیگا۔

آسٹریا نے بوسینا و ہرزیگوینا کے مسلمانوں کی یہ درخواست منظور کر لی ہے کہ ان کے شیخ الاسلام کا انتخاب قسطنطنیہ کے شیخ الاسلام کے مشورہ سے عمل میں آیا کرے۔

بمبئی کے تاجروں نے تجویز کی ہے کہ سرکاری ایوان تجارت کے اصول پر بمبئی میں ہندوستانی تاجروں کا ایک ایوان تجارت قائم کیا جائے۔

ریاست میسور میں ایک اور سونے کی کان دریافت ہوئی ہے جس کا ٹھیکہ ایک یورپین کمپنی کو دیا گیا ہے۔

رنگون میں ایک فوجی گورہ کو دو ماہ قید سخت کی سزا ملی۔ مصنوعی کپتان بنکر لوٹتا پھرتا تھا۔

آرلیسہ میں سیلاب سے ۱۰ سو مکانات بہ گئے۔

مشرقی بنگال کے ایک مقام سے ۵ سودیشی والنٹیروں کی گرفتاری اور دو دو ہزار کی ضمانت پر رہائی کی اطلاع پہنچی ہے۔

مولائی حفیظ نے دربار سلطان مراکو نے سلطان کو ایک خط لکھکر تخت چھوڑ دینے کا حکم دیا ہے۔ علماء سے مشورہ طلب کیا گیا ہے انہوں نے رائے دی ہے کہ مولائی عبدالعزیز فیض سے نکلکر اپنے بھائی حفیظ سے نبرد آزما ہوں۔

تفسیر ثنائی جلد پنجم طیار ہوگئی ہے از سورہ بنی اسرائیل تا آخر فرقان [illegible]

ایک قیمتی

عالی جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل ہماری مومیائی کی تعریف اپنے معزز اخبار اہل حدیث میں فرماتے ہیں کہ:-

"یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو قوت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کیواسطے بہت مفید ہے۔"

(اخبار اہلحدیث ۱۹ جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۲)

بلا مبالغہ یہ مومیائی ہر قسم کی کمزوری۔ درد کمر۔ دمہ۔ ابتدائی سل ودق اور ضعف دماغ کیواسطے اکسیر ہے۔ اعلیٰ درجہ کی مولد خون اور مقوی باہ ہے۔ خوش خوار۔ بوڑھے بچے۔ جوان ہر ایک کو یکساں مفید ہے۔ قیمت فی چھٹانک عہ آدھ پاؤ ہے معہ محصولڈاک۔

روغن فولاد

جریان کو رفع کرتا ہے۔ ضعف جگر کو نافع ہے۔ چہرہ کا رنگ سرخ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت بخشتا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ

معجون مقوی دماغ

ہر قسم کی کمزوری۔ درد سر۔ نزلہ زکام اور ضعف بصر کیواسطے مفید ہے۔ دفتروں کے کلرک اور منشی۔ سکولوں کے طلبا جنہیں دماغی طاقت سے زیادہ کام لینا پڑتا ہے ضرور استعمال کریں۔ خوش ذائقہ ہے قیمت فی ڈبیہ عہ

سرمہ مقوی بصر

دھند جالا اور غبار کیواسطے مفید ہے۔ اسکا ہر روز استعمال کرنا بینائی کو طاقت دیتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲ معہ محصول

علاوہ اس کے ہر مرض کی دوا ہم سے مل سکتی ہے۔ مریض کو چاہئے کہ اپنی کیفیت مفصل طور پر لکھے۔

المشتہر مینیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر کٹڑہ قاعسر

کتب خانہ ثنائی

امرتسر

تفسیر ثنائی اردو

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حلقوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآن اور ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں ایک تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ ونقلیہ دئیے گئے ہیں ایسے کہ بائد وشاید ... ہے جسمیں کئی ایک زبردست دلائل عقلی ونقلی سے آں حضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے۔ ایسا کہ مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو۔ کل تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے پانچ جلدیں طیار ہیں۔ جلد ششم زیر طبع ہے۔

جلد اول۔ سورہ فاتحہ وبقر۔ قیمت ۱۲

جلد دوم۔ سورہ آل عمران ونساء ۱۲

جلد سوم۔ سورہ مائدہ۔ انعام۔ اعراف ۱۲

جلد چہارم۔ تا سورہ نحل ۱۴ پارہ ۱۲

جلد پنجم۔ از سورہ بنی اسرائیل تا فرقان عہ

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن۔ مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی کے رسالہ نماز کا کامل جواب۔ قیمت ۲

تقابل ثلاثہ۔ یعنی توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ عیسائیوں کی بحث کا انفصالی فیصلہ ہے۔ قیمت معہ محصول عہ

الہامی کتاب۔ وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث۔ تمام مباحث کا خاتمہ۔ قرآن کا الہامی ہونے کا ثبوت قیمت ۱۰

المشتہر مینیجر مطبع اہلحدیث امرتسر کٹڑہ سفید

حسب الحکم مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب ... مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered. L. N. 352.

بجز حدیث مصطفی کے نہیں کسی کی گفتار + مت دیکھ کسی کی قول و کردار + ... ہاں وہم و خطا کا دخل کیا ہے +

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

سلسلہ ... نمبر ۴۶

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ... عہ
والیان ریاست سے ... عہ
رؤسا و جاگیرداروں سے ... للعہ
عام خریداروں سے ... ۴
" " ششماہی ۲
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
" " ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر
بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے +
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +
(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے +

امرتسر یوم جمعہ + ۱۱ شعبان المعظم ۱۳۲۵ھ ہجری مطابق ۲۰ ستمبر ۱۹۰۷ء عیسوی +

امرتسری مجتہد صاحب[1] کا فتویٰ

ہماری مقلد احباب بات بات میں

کہا کرتے ہیں کہ آجکل کسی کو درجہ اجتہاد نہیں کسی کو اتنا علم نہیں کہ احادیث کو جانچ سکے۔ کسی کو اتنا علم نہیں کہ خود استدلال کر سکے اسلئے تقلید کرنی چاہیئے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ خود ہی اس عمل کے برخلاف چلتے ہیں اپنے اختراعی مسئلوں پر جو دلیل لاتے ہیں خاص اپنی ایجاد ہوتی ہے حالانکہ دلیل پیش کرنا مجتہد کا کام ہے مقلد کا کام استدلال کرنا نہیں بلکہ اپنے امام کے قول کو مع استدلال پیش کرنا اُس کا کام ہے (دیکھو مسلم الثبوت وغیرہ) مگر ہم خوش ہیں کہ ہمارے بھائی لسانی طور پر نہیں تو عملی طور پر تو تقلید کی تردید کرتے ہیں۔ چونکہ وہ مسائل اختراعی ہوتے ہیں اس لئے بحکم ؎

خشت اول چوں نہد معمار کج + تا ثریا مے رود دیوار کج

وہ استدلالات بھی نو غلطے نو ہی ہوتے ہیں۔ مثال کے لئے ناظرین کو ۱۲ جمادی الاول یعنی ۲۸ جون کے اہلحدیث کا حوالہ دیتے ہیں جس میں ایک امرتسری مجتہد کے فتوے کا ذکر ہے کہ غیر مقلدوں کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ اگر کوئی شخص سہواً پڑھ لے تو دوبارہ ادا کرے۔ اسکا مفصل ذکر مع جواب پرچہ مذکورہ میں ہو چکا ہے اُس جواب کا جواب انہی مجتہد نے اہل فقہ مورخہ ۱۶-۱ اور ۲۳ اگست میں دیا ہے +

مجتہد صاحب کا دعویٰ یہ تھا کہ غیر مقلدین کے پیچھے نماز جائز نہیں دلیلیں اسپر کچھ عجیب لائے تھے۔ ان سب دلائل کا خلاصہ منطقی طور پر یوں سمجھیے کہ پہلا مقدمہ یہ تھا کہ غیر مقلدین فاسق بلکہ فاسقوں سے بھی بدتر ہیں یہ تو ہوا صغریٰ۔ دوسرا مقدمہ یعنے کبریٰ آپ کا یہ تھا کہ فاسقوں کے پیچھے نماز ناجائز و واجب الاعادہ ہے مجتہد صاحب کو لازم تھا کہ حسب قاعدہ معقول پہلے صغریٰ کا ثبوت دیتے یعنی

[1] مجتہد کا نام ہم نے طنزاً نہیں لکھا بلکہ فقہ کی معتبر کتاب درمختار کی ہدایت سے لکھا ہے کتاب مذکور میں ہے ان المفتی المجتہد یعنی مفتی ہونا مجتہد ہی کا کام ہے اما من یحفظ اقوال المجتہد فلیس بمفت یعنی جو کوئی مجتہد کے اقوال یاد کرکے انہی کے مطابق فتویٰ دیوے وہ مفتی نہیں بلکہ ناقل محض ہے چونکہ ہمارے مخاطب مجتہد صاحب نے جو فتویٰ دیا ہے کہ غیر مقلدین کے پیچھے نماز جائز نہیں وہ کسی مجتہد کے قول سے نہیں دیا بلکہ اپنے ایجاد کردہ دلائل سے دیا ہے اس لئے آپ مجتہد ہیں (منہ)

ضروری اطلاع ۔ گم شدہ پرچہ کی بابت پہلے اور دوسرے ہفتہ اطلاع آنے پر دوبارہ مفت ۔ تیسرے ہفتہ قیمت اور بعد ازاں ۲ فی پرچہ ۔ اخبار گم شدہ کا نمبر اور خریداری کا نمبر ساتھ لکھنا ضروری ہے ۔ مینجر

یہ ثابت کرتے کہ اہلحدیث فاسق بلکہ فاسقوں سے بھی بدتر ہیں۔ پھر کبریٰ کا ثبوت دیتے مگر مجتہد صاحب نے ایسا نہ کیا۔ میدان مناظرہ کو مسجد کا منبر سمجھکر محض خطابیات سے کام لیتے رہے۔ آپ نے پہلی دلیل یہ آیت بھی لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کے جواب میں خدائے تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ اے ابراہیم! میں تجکو امام بناؤنگا۔ مگر یہ امامت ظالموں کو نہ پہونچیگی۔ آپ نے اس سے مطلب نکالا کہ نماز میں غیر مقلدوں کی امامت جائز نہیں۔ گویا آپ کے نزدیک حضرت ابراہیم کی دعا یہ تھی کہ خداوندا! میری اولاد کو مسجدوں کے امام بنائیو۔ تاکہ انکی معاش کا گذارہ چل سکے۔ کیوں نہو ؎

دیوانہ باش تا غم تو دیگراں خورند ✦ آنرا کہ عقل بیش غم روزگار بیش

اس دلیل پر ہم نے ۲۸ جون کے پرچے میں سات اعتراض کئے تھے ناظرین پرچہ مذکورہ بالا دیکھنے کی تکلیف کریں پہلے دو اعتراض یہ تھے کہ امام کا لفظ امامت نبوت اور امامت حکومت اور امامت نماز میں مشترک ہے یا حقیقت مجاز۔ مشترک تو ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ جہاں اشتراک کا علم نہو وہاں حقیقت مجاز مقدم ہے۔ پس یہ لفظ امامت نبوت کے لئے جب حقیقت ہے تو امامت صلوٰۃ کے لئے مجاز ہوگا۔ پھر جب حقیقی معنے مراد لئے گئے تو بقاعدہ اصول مجازی معنے نہیں لئے جا سکتے پس آیت کے معنے یہ ہوئے کہ امامت نبوت یعنی رسالت ظالموں کو نہیں ملیگی مطلب یہ کہ ظالم لوگ اللہ کے رسول نہونگے اس میں امامت نماز کا ذکر نہیں اسکا جواب مجتہد صاحب نے یوں دیا ہے کہ:۔

"امام کا معنے اس جگہ بطریق عموم المجاز اختیار کیا گیا لہذا امام کے معنے مقتدیٰ کے کئے گئے جو کہ نبی اور خلیفہ اور امام صلوٰۃ کو بھی شامل ہے جیسا صلوٰۃ کا معنے اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ میں ایصال النفع مراد رکھا گیا۔ پس اس جگہ نہ تو جمع بین الحقیقۃ والمجاز ہے اور نہ عموم مشترک لازم آتا ہے جیسے صلوٰۃ مذکورہ میں کوئی محذور لازم نہیں آتا" (اہل فقہ ۱۶ اگست)

جواب :- ای جناب! آپ نے کوشش کرکے عموم مجاز کی صورت تو نکالی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کو یہ تو تسلیم ہے کہ امام کا لفظ امامت نبوت میں حقیقت ہے اور امامت صلوٰۃ میں مجاز۔ مگر جناب نے اس جواب دینے میں بمثل مشہور کو صادق کردیا فرمن المطر وقام تحت المیزاب بارش سے بھاگ کر پرنالے کے نیچے کھڑا ہوگیا) آپ کو معلوم نہیں یا ذہول ہوگیا کہ عموم مجاز خود قسم مجاز سے ہے۔ کتب اصول شاشی سے لیکر ... کہیں بھی ثبوت ملتا ہے۔ حسامی کی شرح غایۃ التحقیق میں دیکھو کہ عموم مجاز کو مجاز کی قسم سے صاف لکھا ہے غور سے سنئے! واعلم ان لفظ الیوم یطلق علی بیاض النهار بطریق الحقیقۃ اتفاقا وعلی مطلق الوقت بطریق الحقیقۃ عند البعض فیصیر مشترکا وبطریق المجاز عند الاکثر وهو الصحیح اسکا مطلب صاف ہے کہ عموم مجاز۔ مجاز کی قسم سے ہے۔ چنانچہ مصنف غایۃ التحقیق اس قول کی دلیل جو لائے ہیں قابل ملاحظہ ہے لان حمل الکلام علی المجاز اولی من حمله علی الاشتراک۔ پس بلا ریب ثابت ہوا کہ عموم مجاز یقیناً مجاز کی قسم ہے۔ ان حوالجات سے قطع نظر اگر کوئی طالب علم اصول شاشی کا پڑھنے والا بھی حقیقت اور مجاز کی ماہیت پر غور کرے تو اسے یقین ہو سکتا ہے کہ حقیقت کا مفہوم بشرط لا ہے اور عموم مجاز کا مفہوم لابشرط شئی۔ پھر ان دونوں میں جو فرق ہے وہ ظاہر ہے پس ثابت ہوا کہ عموم مجاز حقیقت نہیں بلکہ مجاز ہے۔

اچھا جب یہ امر بلا ریب ثابت ہوا کہ عموم مجاز حقیقت نہیں بلکہ مجاز کی قسم ہے تو مطلع بالکل صاف ہے کہ آپ کی دلیل ناقص بلکہ انقص ہے کیونکہ اصول و معقول کی کتابوں میں یہ مسئلہ مدلل و مبرہن ملتا ہے کہ حقیقت کے ہوتے ہوئے مجاز مراد لینا باطل ہے چنانچہ حسامی وغیرہ کتب اصول میں ہے کہ ان العمل بالحقیقۃ متی امکن سقط المجاز یعنے حقیقی معنے جب ہو سکتے ہوں تو مجاز باطل ہے جسکی شرح میں صاحب غایۃ التحقیق لکھتے ہیں یعنی اذا دار اللفظ بین الحقیقۃ والمجاز فاللفظ للحقیقۃ الی ان یدل الدلیل علی کونه مجازا۔ یعنی جب کوئی لفظ حقیقت اور مجاز میں دائر ہو تو حقیقت کے لئے متعین ہوتا ہے یہانتک کہ کوئی دلیل اس کے مجاز ہونے پر دلالت کرے۔ پھر مصنف موصوف نے اس کو مدلل کیا ہے کہ لان الواضع انما وضع اللفظ للمعنی لیکتفی به فی الدلالۃ علیه فصار کانه قال اذا سمعتم المتکلمۃ بهذا اللفظ فاعلموا انی عینت بهذا اللفظ هذا المعنے فمن تکلم بلغتی وجب ان یراد به ذلک المعنے فوجب حمله عند الاطلاق علیه۔ یعنی لغت کے بنانے والے نے جب کسی لفظ کو کسی معنے کے لئے وضع کیا تو گویا اس نے کہدیا کہ میں جب کبھی اس لفظ کو بولوں تو تم نے جان لینا کہ میری مراد اس لفظ سے یہی حقیقی معنے ہیں پس جو شخص کوئی لفظ بولے تو واجب ہے کہ اس سے وہی معنے مراد لئے جائیں جو واضع لغت نے اس کے لئے مقرر کئے ہیں پس لفظ کو مطلق چھوڑنے کے وقت اسکو حقیقی معنے پر حمل کرنا واجب ہے۔ یعنی مجازی معنے کے لئے قرینہ کی ضرورت ہے۔

مجتہد پارٹی کے ممبرو! دیکھو کس قدر تاکید ہے کہ حقیقی معنے کے امکان کے وقت مجازی معنے حرام ہیں۔ پس بتلائے آپنے جو امام کے لفظ کو عموم مجاز بنایا ہے

آیات متشابہات - اصل تفسیر اور آیات متشابہات کی تفسیر - قیمت ۴/ - منیجر اہلحدیث امرتسر سے طلب کریں۔

ahmadimuslim.de

مجاز کی قسم ہے تو کس قاعدہ سے بنایا ہے - امکان حقیقت تو آپ نے تسلیم کیا - پھر مجازی معنے لینے کی کونسی وجہ آپنے قایم کی ہے جسپر آپکی دلیل کی بنا ہے - واللہ ہمیں حیران ہوتی ہے کہ تم لوگ کس منہ سے کہا کرتے ہو کہ غیر مقلدین اصول و معقول سے بے نصیب ہیں - شاید سے

پڑا فلک کو کبھی دلجلوں سے کام نہیں ✦ جلا کے خاک نہ کر دوں تو داغ نام نہیں

مولانا! مختصر سنئے! امام کے لفظ کے حقیقی معنے امامت نبوت ہیں جسکا امکان بلکہ ارادہ آپ بھی تسلیم کرتے ہیں - مجاز یا عموم مجاز کے لئے کوئی قرینہ نہیں بس آپکی دلیل غلط اور دعوے غیر ثابت - آیت ان اللہ وملئکتہ یصلون میں تو عموم مجاز کا قرینہ ہے کیونکہ یصلون کے مسند الیہ دو قسم کے ہیں - دونوں کی صلوٰۃ الگ الگ ہے یہی اسکا قرینہ ہے ✦

اسی طرح کلام کے لفظ کی تحقیق ہم نے مفصل کی تھی جسکو جواب کو آپ نے چھوا بھی نہیں ✦

مولانا! افسوس ہے کہ آپ کو مذہبی تعصب نے یہانتک پہونچا دیا کہ آپنے اس فتوے نویسی میں یہانتک غلو کیا کہ تفسیر بالرائے سے بھی خائف نہوئے - تفسیر بالرائے متقدمین مفسرین کے خلاف ہونے کا نام نہیں جیسا کہ عوام کا خیال ہے بلکہ تفسیر بالرائے یہی ہے کہ لغت اور اسلوب عربیت کے خلاف ہو (دیکھو اتقان) جس کے آپ مرتکب ہیں ✦

یہ تو ہے بالاختصار آپ کی دلیل پر گفتگو - باقی جو آپنے اہلحدیثوں کو فاسق بلکہ فاسقوں سے بھی بدتر کہا ہے اور حسب عادت خوب جی کھول کر گالیاں دی ہیں اور برا کہا ہے اسکا بدلہ وہی دیگا جس کے رسول کا حکم ہے لا یرمی رجل رجلا بالکفر او الفسق الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک یعنی جو کوئی بلا وجہ کسی کو کافر یا فاسق کہے اگر وہ ایسا نہیں ہے تو وہ کفر و فسق کہنے والے پر لوٹتا ہے - اس کا بدلہ آپ کو میدان محشر میں ملیگا - آہ سے

عجب مزہ ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوہ ✦ وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کیلئے

آپ نے اہلحدیثوں کے فاسق بلکہ فاسقوں سے بدتر ہونے کا جو ثبوت دیا ہے سبحان اللہ کیا ہی عالمانہ ہے کہ حدیث میں ہے قدریہ مجوس امت ہیں لہذا غیر مقلدین معتزلی ہوئے پس فاسقوں سے بدتر - (دیکھو اہلحدیث ۲۸ جون) واہ واہ مولانا کے کیا کہنے ہیں چونکہ چاول سفید ہیں اسلئے زمین گول ہے - ہمیں بار بار ان مفتی صاحب کے حال پر رحم آتا ہے کہ بیچارے کس آفت میں پھنس گئے - ای جناب! یہ میدان مناظرہ ہے کوئی مسجد کا ممبر نہیں کہ اناپ شناپ جو چاہا کہہ دیا سے

سنبھل کر پاؤں رکھنا میکدہ میں شیخ صاحب ✦ یہاں پگڑی اچھلتی ہے اسے میخانہ کہتے ہیں

نہ آپ کو اہلحدیث کے مذہب سے خبر نہ آپ کو خبر حاصل کرنیکا شوق ہے - تو فتوے نویسی اور اجتہاد کا ہے مگر یہ معلوم نہیں کہ حدیث میں آیا ہے - اسرعکم علی الفتویٰ اسرعکم الی جہنم یعنے فتویٰ نویسی میں جلدی کرنے والا جہنم میں جلدی جائیگا ✦

(باقی آئندہ)

آخری شاہ دہلی کی قبر

آجکل اسلامی اخباروں میں یہ خبر بڑی مسرت سے گشت کر رہی ہے کہ مسلمانوں کی درخواست پر گورنمنٹ بر ماننے بہادر شاہ ظفر مرحوم آخری شاہ دہلی کی قبر کی مرمت کرا دی ہے اسپر گورنمنٹ کا شکریہ کیا جاتا ہے مگر نہیں سمجھتے کہ ان اسلامی اخباروں کی پوزیشن کیا ہے - تعلیم اسلام کے لحاظ سے دیکھا جائے تو قبروں کی بابت صاف ارشاد ہے ولا قبرا مشرفا الا سویتہ جو قبر اونچی ہو اس کو برابر کر دو - فقہاء حنفیہ نے لکھا ہے - آنچہ بر قبور اولیا عمارت ہائے رفیع بنا کنند حرام ست - اسلامی تعلیم کے لحاظ سے تو کسی بڑے محسن قوم کی قبر کو بھی عالیشان مقبرہ بنانا حرام ہے - خیر تعلیم اسلام تو نصیب اعدا ہے اسے کون جانے اور کون پوچھے - قومی طور پر بھی شاہ مرحوم کا ہمپر کوئی احسان نہیں جس کے سبب سے ہم گورنمنٹ کی خدمت میں التماس اس مضمون کی کرتے - گورنمنٹ بحیثیت ملک داری کے اپنا فرض سمجھتی تو یہ الگ بات تھی مگر ہم کس امر کی یادگار بنانے کی فکر کریں - بہادر شاہ نے کونسا ہماری ساتھ سلوک کیا؟ یہی کہ تمام عمر اپنی عیش و عشرت میں نفس امارہ کا غلام بنا رہا - ڈوم دفالیوں کی صحبت میں خود بھی اسی طرح کی حرکات کرتا رہا نہ اسلام کی خبر تھی نہ اہل اسلام کی - آخر کار مسلمانوں کی بھری کشتی کو لے ڈوبا واللہ جسقدر لارڈ کلائیو کے بت کو دیکھکر انگریزوں کو اس کی روح پر صد بار رحمت کی دعا نکلیگی اس سے کہیں چند زیادہ بہادر شاہ کی قبر کو دیکھکر غیرتمند مسلمانوں کے دل سے نفرین کی آہ نکلیگی - قومی طور پر بھی یادگار کسی ایسے شخص ہی کی بنائی جاتی ہے جس نے قوم پر کسی طرح کا احسان کیا ہو نہ کہ جس نے قوم کا بیڑا ڈبویا ہو افسوس ہے ہماری کشتی کے ناخدا بعض اسلامی اخباروں کے اڈیٹر ایسی قسم کی درخواستیں اور شکریئے کرتے ہوئے نہ تو اسلامی تعلیم کی پرواہ کرتے ہیں نہ قومی فیلنگ کا خیال - انا للہ وانا الیہ راجعون ✦

اہل فقہ کی بیجا شکایت

اہل فقہ امرتسر ۳۰ اگست کے پرچہ میں لکھتا ہے۔

"ہے کہ ہم نے جناب خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب رئیس امرتسر کے کہنے سے اہلحدیث کی نسبت برے الفاظ لکھنا چھوڑ دئیے ہیں مگر اہلحدیث نہیں چھوڑتا۔ پھر لکھا ہے کہ دو ہفتہ انتظار کرکے ہم بدستور لکھینگے"

اہلحدیث: جناب آپ نے بدزبانی چھوڑی ہے نہ آپ چھوڑ سکتے کیونکہ آپکے خریداروں کا مذاق ہی یہی ہے۔ اگر آپ گالیوں کا نمک مرچ نہ لگائیں تو مضامین کیا دکھائیں۔ ہم آپکے قریب تر کے پرچوں ہی میں دکھائے دیتے ہیں کہ آپنے اور آپکے نامہ نگاروں نے کہاں تک بدزبانی سے کام لیا ہے۔ ۹ اگست صفحہ ۳ پر اہلحدیث کی نسبت ہاتھی کے دانت لکھا۔ صفحہ کالم ۲ میں توہین آمیز الفاظ لکھے۔ صفحہ تو تمام ہی طعن و تشنیع و تحقیرات سے بھرا ہوا ہے۔ ۱۶ اگست صفحہ کالم اول پر ہماری نسبت لکھا ہے کہ اب دوبارہ کسی مدرسے میں جاکر پڑھیں کیونکہ سابقہ علم بھول بھلیاں میں پھنس گیا۔ خیریت ہے یہ وہ پرچے ہیں جن میں آپنے اپنا رویہ بدل کر شیخ صاحب موصوف پر بار احسان رکھا ہے۔ ان میں مثل سابق۔ یاجوج ماجوج اور ذریت شیاطین وغیرہ الفاظ نہیں لکھے غنیمت ہے۔ چونکہ ہم ہمیشہ سے اس رویہ کے برخلاف رہے ہیں اسی لئے کبھی ہم نے اہل فقہ کے جواب میں منافق کافر۔ فاسق۔ فاجر۔ ذریت شیطان۔ یاجوج ماجوج وغیرہ الفاظ نہیں لکھے اور نہ کبھی انشاء اللہ لکھینگے۔ مگر چونکہ اہل فقہ باوجود گالیاں دینے کے پھر بھی اہلحدیث ہی پر الزام رکھتا ہے اس لئے آج ہم ایک بڑی مفید تجویز پیش کرتے ہیں امید ہے کہ اہل فقہ اگر اپنے دعوے میں سچا ہوگا تو ضرور ہی اسکی تائید کریگا۔ غور سے سنئے:

ایک کمیشن اس کام کے لئے مقرر کی جائے کہ بدزبانی کی ابتدا اور زیادتی کس کی جانب سے ہے۔ ممبران کمیشن جو فیصلہ دیں وہ دونوں اخباروں میں چھپے۔ پھر یہی کمیشن ہمیشہ قائم رہے۔ جب کبھی کوئی فریق زیادتی کرے۔ فریق مظلوم کی یادداشت پر ممبران کمیشن غور کرکے جو فیصلہ دیں وہ دونوں اخباروں میں چھپے۔ کمیشن کے ممبروں کے نام بھی ہم ظاہر کر دیتے ہیں۔ جناب خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر۔ میر حبیب اللہ صاحب (مربی اہل فقہ) آنریری مجسٹریٹ امرتسر۔ میاں فیروز الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر۔ ان صاحبوں میں سے جو انکار کرے انکی جگہ اور کسی معزز کو شامل کیا جائے۔ دیکھیں یہ تجویز بھی سابق کی تجویز کی طرح نامنظور ہوتی ہے یا منظور۔ تا سیاہ روئے شود ہر کہ درو غش باشد۔

جالندھر میں مباحثہ

از نامہ نگار

مولوی ولی محمد صاحب جالندھری کو غالباً اہلحدیث جانتے ہونگے آپ کو دعوی علمیت کے ساتھ شر و فساد میں ایسا کچھ ملکہ ہے کہ جہاں پر آپ جاتے ہیں اہلحدیث بیچارے تو انکو کس شمار و قطار میں اپنے حقیقی بھائی حنفیوں سے بھی انکی نہیں بنتی۔ امرتسر میں تو علماً انکا وعظ بند ہوا پشاور سے بھی نکالے گئے تھے۔ دو اڑھائی سال بعد آپ عرب سے فتوحات کرتے ہوئے آئے تو آتے ہی جالندھر میں اپنی پرانے تختہ مشق اہلحدیثوں کو کوسنا شروع کیا۔ لاچار جالندھر کے اہلحدیثوں نے مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری کو بلایا۔ ۱۳ ستمبر کو خاکسار بھی مولوی نور محمد صاحب امرتسری بھی ہمراہ گئے۔ مولانا صاحب کا پہونچنا تھا کہ جالندھری صاحب کے ہوش اڑ گئے مگر پرانے دم خم میں کچھ سنبھالتے رہے۔ اہالی شہر نے مباحثہ کی منادی کرادی۔ مولانا ابوالوفا صاحب نے ہم دونوں کو پہلے بھیجا کہ جاکر مضمون اور وقت تمام اور ہر دفعہ تقریر کا وقت مقرر کرو۔ چنانچہ ہم گئے مگر جالندھری فاضل کے مزاج کہاں۔ نہایت بداخلاقی سے ہمارے ساتھ پیش آئے کہ ہم نہیں جانتے تم کون ہو انہی کو لاؤ۔ ہم پہلے انکا علم جانچیں گے آخر بعد معمولی گفتگو کے ہم واپس چلے آئے۔ مولانا صاحب سنتے ہی چل پڑے میدان مباحثہ میں پہونچکر دیکھتے ہیں کہ مخلوق کا شمار نہیں ایک پر ایک گرتا ہے۔ پولیس سرگرمی سے در پئے انتظام ہے۔ مولانا صاحب کرسی پر بیٹھ گئے تو پولیس نے کمال ہوشیاری سے سب کو متنبہ کر دیا کہ جو کوئی بیچ میں بولیگا ہم فوراً اس کو ہٹا کر نکالیں گے۔ مولانا صاحب نے مالک مکان کی معرفت پوچھا کہ تمام وقت مباحثہ کا کتنا ہے اور ہر دفعہ کی تقریر کے لئے کتنا کتنا؟ فاضل جالندھری تو ان باتوں کے عادی نہ تھے۔ آپنے فرمایا کہ وقت کی پابندی کیسی۔ یہ تو وسعت معلومات پر ہے کوئی دو گواہ رکھتا ہے کوئی نہیں رکھتا ہے۔ مولانا صاحب نے کہا آپ کو اگر زیادہ کچھ کہنا ہو تو آپ مجھے پانچ منٹ دیں اور آپ پانچ گھنٹے لیں مگر وقت مقرر ضرور ہوگا بغیر مقرر کرنے کے کوئی فریق دوسرے کو بولنے سے کیونکر بند کر سکیگا اور کیونکر فریقین اپنا اپنا خیال ظاہر کر سکینگے؟ مولانا صاحب کی اس دریادلی پر کہ بمقابلہ اپنے پانچ منٹوں کے فریق ثانی کو پانچ گھنٹے دیتے ہیں مخالفین بھی عش عش کرتے تھے۔ پھر مزید لطف یہ کہ میر مجلسی کے لئے بھی مولوی سید عبدالقیوم صاحب حنفی جالندھری کو منظور کیا۔ اس سے زیادہ مولانا صاحب کے حوصلہ اور دریادلی کی بات جس نے آپکی وقعت کو مخالفوں کے دلوں میں گاڑ دیا یہ ہوئی کہ پولیس نے مولانا صاحب کو مخاطب کر

لہ ۱۳ ستمبر کے پرچہ میں اہلحدیثوں کو پھر منافق لکھا ہے۔ اور فرقہ ضالہ تو ہمیشہ لکھا کرتا ہے۔ (منہ)

... مرزا قادیانی کی سوانح عمری بطرز ناول۔ نہایت دلچسپ۔ صفحات ۱۳۲۔ قیمت ۵/۱ مجلد ۸۔ ملنے کا پتہ دفتر اہلحدیث

کہا آپ کسی طرح سے فکر نہ کریں ہمارے پاس بہت کرسیاں ہیں ذرہ کوئی آپ کی نسبت کچھ بولیگا تو ہم فوراً اس کو بہت کر دی لگا لینگے۔ مولانا ابوالوفا نے کھڑے ہو کر فرمایا میں سفارش کرتا ہوں کہ میری نسبت ناشائستہ لفظ کہنے پر میرے کسی بھائی کو آپ تکلیف نہ دیں۔ میری نسبت جو چاہیں کہیں میں معاف کروں گا۔ مولانا صاحب کے ایسے اخلاق اور دریا دلی کو دیکھکر مخالفین کی بھی عام رائے مولانا صاحب کے حق میں پیدا ہو گئی لیکن فاضل جالندہری ایسے کچھ مبہوت ہوئے کہ نیچے سر جھکائے ہیں مگر بولتے نہیں۔ بولے تو یہ بولے کہ آپ مقلدانہ گفتگو کرینگے یا غیر مقلدانہ؟ مولانا صاحب نے کہا ثبت العرش ثم النقش۔ پہلے گفتگو قرار تو پالے پھر میں آپ کو بتلاؤنگا کہ میں مقلد ہونگا یا امام۔ مگر افسوس جالندہری صاحب نے باوجود عزیزین احناف کے کہنے پر بھی وقت کی تحدید نہ مانی۔ اس لئے پولیس افسر نے اعلان کر دیا کہ چونکہ وقت کی بابت ابھی تصفیہ نہیں ہوا۔ جب تصفیہ ہو جائیگا تب مباحثہ ہوگا۔ اب جلسہ برخواست۔ اسپر مولانا صاحب نے تھوڑی دیر ٹھیر کر کھڑے ہو کر پکار دیا کہ چونکہ مولوی ولی محمد صاحب وقت کی بندش نہیں مانتے اسلئے میں اب جاتا ہوں۔ صبح ۷ بجے تک منظوری کا انتظار کرکے ہم چلے جاینگے۔ شب کو وعظ کے جلسہ میں بتلایا گیا کہ دیکھو مسلمانوں کے سب کام وقت کی پابندی سے ہیں۔ نماز کے لئے وقت مقرر ہے۔ روزہ کے لئے مقرر ہے حج کے لئے مقرر۔ طلاق اور موت کی عدت کے لئے مقرر ہے۔ پھر مباحثہ کے لئے کیوں مقرر نہ کیا جائے۔ مولوی نور محمد صاحب اور خاکسار نے اپنے وعظوں میں اتباع سنت کی تاکید کی اور مولانا صاحب نے اپنے وعظ میں مسلمانوں کو تجارت اور اخلاق کی ترقی پر بہت توجہ دلائی۔ اور حسب عادت ترک کذب پر مؤکدہ حدیث سنائی۔ خدا اہالی جالندہر کو اس وعدے پر قائم رکھے۔ آمین۔

امرتسر میں آکر انجمن نصرت السنۃ کی طرف سے خاکسار نے ۱۳ ستمبر کو ایک اشتہار چھاپ کر جالندہر بھیجدیا کہ مولوی ولی محمد صاحب کو اگر کوئی ارمان ہے تو مباحثہ کرلیں۔ ہر مسئلہ کے لئے ۴-۴ گھنٹے اور ہر دفعہ کی تقریر کے لئے ۵ سے ۱۰ منٹ تک ہونگے۔ دیکھئے اسکا جواب کیا آتا ہے ✦

خاکسار حکیم محمد الدین سکرٹری انجمن نصرت السنۃ امرتسر

نور افشاں کا جواب کسی آئندہ پرچہ میں نکلیگا۔ انشاء اللہ تعالی

(اڈیٹر)

یسوع مسیح کی نسبت مرزا صاحب قادیانی کے خام خیالات

از نامہ نگار — از زیارہ ہیچ

میں ذیل میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کتابوں سے اصل عبارتیں نقل کرونگا۔ شائد مرزا صاحب کے مریدوں میں سے کوئی حق کا طالب حق کی طرف رجوع کرے ورنہ یاد رکھیں کہ اگر دیدہ دانستہ وہ حق بات کی جانب رخ نہ کریں گے تو ضمیمہ انجام آتھم میں مرزا صاحب کے ہاتھ کا لکھا ہوا فتوے انپر صادق آجائیگا۔ دیکھو ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۲۱ میں۔ وہو ہذا۔ دنیا میں سب جانداروں سے زیادہ پلید اور کراہت کے لائق خنزیر ہے مگر خنزیر سے زیادہ پلید وہ لوگ ہیں جو نفسانی جوش کیلئے حق اور دیانت کی گواہی کو چھپاتے ہیں"۔ اب حوالجات مرزائیہ کو غور سے سنئے!

(۱) دیکھو تحفہ قیصریہ کے صفحہ ۲۲ میں مرزا صاحب تحریر کرتے ہیں: "جو کچھ آجکل عیسائیت کے بارہ میں سکھلایا جاتا ہے یہ حضرت یسوع مسیح کی حقیقی تعلیم نہیں ہے" پھر اور دیکھو کہ فتح الاسلام کے صفحہ ۲۶ میں وہی مرزا صاحب لکھتے ہیں: "یسوع صاحب کی تعلیم کاش ایسا شخص دنیا میں نہ آیا ہوتا تا یہ بدکاریاں ظہور میں نہ آتیں اس شخص نے پارسائی اور تقوی کا خون کر دیا اور الحاد اور اباحت کو تمام ملک میں پھیلا دیا" ✦

ف مرزائیو! خدا سے ڈر کر سچ سچ کہنا کہ مرزا جی کی پہلی تحریر سچی ہے یا دوسری؟

(۲) اور دیکھو تحفہ قیصریہ کے صفحہ ۲۲ میں تحریر کرتے ہیں: "ایک بڑی بھاری مصیبت قابل ذکر ہے اور وہ یہ ہے کہ اس خدا کے دائمی محبوب اور دائمی مقبول کی نسبت جسکا نام یسوع ہے یہودیوں نے اپنی شرارت اور بے ایمانی سے لعنت کے برے سے بری مفہوم کو جائز رکھا۔ افسوس کہ یسوع جیسے خدا کے پیارے کی نسبت یہ اعتقاد رکھیں کہ اس وقت اس کا دل لعنت کے مفہوم کا مصداق ہی ہوگیا تھا"

اور دیکھو وہی مرزا جی فتح الاسلام کے صفحہ ۳۰ میں لکھتے ہیں: "مگر تعجب کہ عیسائی لوگ کیوں متعہ کا ذکر کرتے ہیں جو صرف ایک نکاح موقت ہے اور اپنے یسوع مسیح کی چال چلن کو کیوں نہیں دیکھتے وہ ایسی جوان عورتوں پر نظر ڈالتا جس پر ڈالنا اسکو درست نہ تھا کیا جائز تھا کہ ایک کسبی کے ساتھ وہ ہم نشین ہوتا کاش اگر وہ متعہ کا بھی پابند ہوتا تو ان حرکات سے بچ جاتا۔ یسوع کی بزرگ دادیوں نے متعہ کیا تھا

ahmadimuslim.de

یا صیحِ زناکاری تھی۔"

ف اے مرزائیو! سچ ہی کہنا اپنے پہلے قول کے خلاف کہنے والا عقلمند ہوتا ہے۔ یا پاگل کہلاتا ہے اب مرزا جی کو کیا کہو گے۔

(۳) اور دیکھو اعجاز احمدی کے صفحہ ۱۲ میں تحریر کرتے ہیں "ایک شریر یہودی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ ایک مرتبہ ایک بیگانہ عورت پر آپ عاشق ہو گئے لیکن جو بات دشمن کے منہ سے نکلے وہ قابل اعتبار نہیں آپ خدا کے مقبول اور پیارے تھے خبیث ہیں وہ لوگ جو آپ پر تہمتیں لگاتے ہیں۔

اور دیکھو وہی مرزا صاحب ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۷ میں تحریر کرتے ہیں "آپ کو اتو میں سوائے مکر اور فریب کے اور کچھ نہیں تھا پھر افسوس کہ نالائق عیسائی ایسے شخص کو خدا بنا رہے ہیں۔ آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جنکے خون سے آپ کا وجود پذیر ہوا۔ مگر شاید خدائی کے لئے ایک شرط ہوگی۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے۔

اے مرزائیو! کیا تم میں سے کوئی حق کا طالب بھی ہے جو ایمانداری اور انصاف سے مرزا غلام احمد کی تحریرات بالا مرقومہ کو پڑھ کر دیکھ کر انکی کتابوں میں سے دیکھ کر اس بات کا اقرار کر سکتا ہے کہ مرزا صاحب نے یسوع کی نسبت جو ایک کتاب میں لکھا ہے اس کے برعکس دوسری کتاب میں تحریر کیا ہے اور اعجاز احمدی میں جو انہوں نے لکھا ہے (۱) کہ ایک شریر یہودی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ ایک بیگانی عورت پر آپ عاشق ہو گئے (۲) جیسے انہوں نے تحفہ قیصریہ میں لکھا ہے کہ یہودیوں نے اپنی شرارت اور بے ایمانی سے لعنت کے برے سے برے مفہوم کو جائز رکھا افسوس یسوع جیسے خدا کے پیارے کی نسبت یہ اعتقاد رکھیں۔ (۳) اعجاز احمدی میں لکھا۔ کہ خبیث ہیں وہ لوگ جو آپ پر تہمتیں لگاتے ہیں"

اے مریدان مرزا! سنتے ہو ضمیمہ انجام آتھم اور فتح المسیح میں جو کچھ مرزا صاحب نے لکھا ہے۔ تم پر پوشیدہ نہیں ہے۔ میں نے بھی اصل عبارات معہ پتہ صفحہ نقل کر دی ہیں اور خدا کی قدرت کاملہ سے جو کچھ مرزا صاحب نے تحفہ قیصریہ اور اعجاز احمدی میں یسوع کی نسبت تحریر کرایا وہ بھی تم پر چھپا نہیں ہے۔ اب تم بقول مرزا صاحب شرارتی۔ بے ایمان اور خبیث کسکو کہو گے؟ اگر دل میں ہو انصاف تو مطلب ہو صاف صاف سے

حال ہو یہ اُس کی تحریرات کا ✦ جس کو دعوے ہو وحی افلاک کا

الراقم خریدار اہلحدیث نمبر ۸۲

جواب سوالات مندرجہ اہلحدیث ۲۳ اگست

(۱) احادیث صحیحہ قویہ متواترہ سے ثابت ہے کہ حقتعالیٰ نے بندوں پر رات دن میں پانچ نمازیں قائم فرمائیں جیسا کہ حدیث معراج میں مذکور ہے کہ اوّل پچاس نمازیں فرض کی گئیں جب تخفیف کے لئے عرض کیا گیا تو کم ہوتے ہوئے صرف پانچ نمازیں رہ گئیں۔ اس سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ نمازوں کی شمار نہ پانچ سے زیادہ ہے نہ کم اور اسی پر تمام صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین کا اتفاق ہے پس پانچ سے زیادہ نمازوں کا خیال کرنا کسی طرح جائز نہیں۔ کیونکہ حدیث و اجماع کے خلاف ہے قال اللہ تعالیٰ وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ الآية اگر نماز جمعہ کے بعد نماز ظہر کو ادا کیا جائیگا تو نمازوں کی شمار پانچ سے زیادہ ہو جائیگی اگرچہ کسی حدیث سے نماز جمعہ کے بعد نماز ظہر کی صاف طور سے ممانعت نہیں پائی جاتی لیکن کسی دلیل سے ثابت نہ ہونا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ کرام سے پایا نہ جانا اُس کے ناجائز اور بدعت ہونے کی کافی دلیل ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عمل عملا ليس عليه امرنا فهو رد۔ علاوہ برآں اگر بروز جمعہ دونوں نمازیں (جمعہ و ظہر) ادا کی جائینگی تو دونوں کو فرض قرار دیا جائیگا یا صرف ایک کو۔ اگر صرف ایک کو قرار دیا جائیگا۔ تو اس تخصیص و ترجیح کے لئے مخصص و مرجح ہونا چاہیے۔ اور اگر دونوں کو فرض قرار دیا جائیگا تو ایک وقت کے اندر دو فرض نمازوں کا فرض ہونا لازم آئیگا۔ حالانکہ ایک وقت کے اندر ایک ہی نماز فرض کی گئی۔ کما لا یخفی۔

(۲) جمعہ کے روز اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ کو فرض فرمایا ظہر کو مقرر نہیں فرمایا لیکن استقرا پایا جاتا ہے کہ عورت و غلام۔ مسافر و مریض پر نماز جمعہ فرض نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز جمعہ بغیر عذر شرعی کے ساقط نہیں ہوتی اور ظہر عذر کی حالت میں قائم رہتی ہے کیونکہ مریض بمقابلہ تندرست کے اور مسافر بمقابلہ مقیم کے معذور ہے اسی طرح عورت و غلام۔ مرد و حر کے مقابلہ میں معذور کا حکم رکھتے ہیں اس سے بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے کہ نماز جمعہ بروز جمعہ اصل ہے۔

(۳) نماز جمعہ نماز ظہر کا بدل نہیں بلکہ مستقل جداگانہ فرض ہے کیونکہ یہ کہیں ثابت نہیں ہوا کہ اوّل تمام ایام میں نماز ظہر فرض کی گئی اُس کے بعد بروز جمعہ نماز جمعہ قائم کی گئی تاکہ بدل ہونیکا احتمال قائم ہو۔ بلکہ ابتدا ہی سے نماز جمعہ بروز جمعہ فرض کی گئی ہے علاوہ برآں نماز جمعہ و نماز ظہر کے احکام و آثار میں بہت فرق پایا جاتا ہے مثلاً نماز جمعہ کے لئے جماعت کا ضروری ہونا اور بغیر اس کے ادا نہ ہونا اور ظہر کے لئے جماعت کا

ahmadimuslim.de

ضروری ہونا اور اسی طرح عورت وغلام ومسافر ومریض پر جمعہ کا فرض نہونا اور ظہر کا فرض ہونا وغیرہ - اور ایک حدیث سنن ابوداؤد میں عبداللہ بن عمرو بن العاص سے مرفوعاً مروی ہے اسکا آخر کا فقرہ یہ ہے ومن لغا وتخطی رقاب الناس کانت له ظهرا یعنی جو شخص نماز جمعہ کیوقت لغو گوئی کرے اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا جاوے تو اسکو نماز جمعہ کا درجہ وثواب حاصل نہ ہوگا صرف ظہر ادا ہوجاویگا اس سے بھی صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ کے روز نماز جمعہ اصل ہے ظہر ہرگز اصل نہیں +

(۴) اسکا جواب جواب اول ہی سے بخوبی معلوم ہوسکتا ہے اور یہی کیفیت سوال پنجم کی ہے +

(۶) دلائل شرعیہ سے یہی معلوم ہوتا ہے بروز جمعہ صرف نماز جمعہ فرض ہے اور ظہر کا فرض ہونا تو کجا مشروع ہونا بھی ثابت نہیں ایسی حالت میں ساقط ہونے نہ ہونے کی بحث کا کوئی موقع نہیں +

(۷) بیشک عدم نقل عدم وقوع کو مستلزم ہے اگر عدم نقل مستلزم عدم وقوع نہ ہوگا تو کوئی عمل بدعت دینے اصل قرار نہ دیا جاویگا - بلکہ ہر عمل میں یہ احتمال قائم ہوسکیگا کہ اگرچہ یہ منقول وثابت نہیں لیکن ممکن ہے کہ خیر القرون میں اسکا وقوع ہوا ہو مثلاً نماز عیدین کے اذان بالاتفاق ناجائز وبدعت ہے اس لئے کہ خیر القرون میں باوجود مقتضی اور زوال مانع کے نہیں پائی گئی - اب یہاں پر یہ احتمال قائم نہیں ہوسکتا کہ عیدین میں اذان اگرچہ منقول نہیں مگر اس سے عدم وقوع لازم نہیں آتا - یہی کیفیت ہے صلوۃ رغائب اور دیگر بدعات مثل مجلس میلاد وغیرہ کے ہے - اگر شرح وتفصیل منظور ہوگی تو پھر عمل میں لائی جائیگی +

(۸) احادیث صحیحہ سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہر روز وشب میں پانچ نمازیں فرض وضروری ہیں اور بروز جمعہ نماز جمعہ کا فرض ہونا پایا جاتا ہے جمعہ کے بارے میں اللہ تعالی فرماتا ہے یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ الاٰیة

(۹) دارقطنی میں ابوہریرہ سے روایت ہے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرك من الجمعة ركعة فليصل اليها اخرى ومن فاتته الركعتان فلیصل اربعا یعنی جو شخص جمعہ کی ایک رکعت پاوے پس چاہئے کہ اس کے ساتھ دوسری رکعت بھی ملاوے اور جس کی دونوں رکعتیں فوت ہوجاویں اسکو چار رکعتیں یعنی ظہر ادا کرنی چاہئے +

(۱۰) جوابات سابقہ میں لکھا گیا ہے کہ بروز جمعہ ابتدا ہی سے نماز جمعہ فرض کیگئی یہ کہیں ثابت نہیں کہ اول نماز ظہر مقرر کی گئی پھر نماز جمعہ مقرر کر کے ظہر کو ساقط کیا گیا +

(۱۱) اس کا جواب جوابات سابقہ سے معلوم ہوسکتا ہے - اگر زیادہ شرح وتفصیل منظور ہو تو مطلع فرمایا جاوے - ان شاء اللہ تعالی آئندہ عمل میں لایا جائیگا +

الراقم عبدالستار حسن بن مولانا عبدالجبار صاحب عمرپوری - نزیل دہلی - پھاٹک حبش خاں -

تمباکو کا استعمال

واضح ہو کہ تمباکو کھانا وجہاً بالخاصہ اپنی کیفیت دماغ - قلب اور معدہ کو مضر اور سخت مضر ہے - کیونکہ جب تمباکو کے اجزا ہوا میں مل کر سانس کے ذریعہ ناک سے ہوتے ہوئے دماغ تک پہونچتے ہیں تو دماغ پر سخت اور ناقابل برداشت اثر کرتے ہیں اس کے سبب پے در پے چھینکیں آتیں اور آنکھ ناک سے بے انتہا رطوبت جاری ہوجاتی ہے - قلب سلامت روی کے سٹیشن سے ہٹ کر سریع الحرکتی کی تاربرقی کے سہارے آزادانہ تیز رفتاری اختیار کرتا ہے - معدہ ہی نہیں بلکہ بسا اوقات اس میں ایک اختلاجی حرکت بھی پیدا ہوجاتی ہے - معدہ ان اجزا کے اثر سے بےخود اور بدحواس ہوجاتا ہے - ہچکیاں اس قدر آتی ہیں کہ جسم کی رگ رگ ہل جاتی ہے - سانس لینا دشوار ہوتا ہے - قے پر قے آتی ہے - طاقت ہاتھ پاؤں اور قریب قریب کل اعضا کو جواب دیدینا چاہتی ہے - یا دیدیتی ہے - انسان اکثر حواس باختہ رہتا ہے - کلاجڑا بیٹھ جاتا ہے خشکی کے مارے حلق میں کانٹے پڑنے لگتے ہیں - چہرے پر مردنی چھا جاتی ہے - اور آخر کار بسا اوقات انسان موت

تفسیر ثنائی جلد پنجم

طیار ہوچکی ہے - قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ

پانچوں جلدوں کی متفرق قیمت [illegible] ہے مگر ایکساتھ پانچوں جلدوں کے خریدار کیلئے مبلغ [illegible] روپے مقرر ہیں - جو صاحب پانچوں جلدوں کے پانچ خریدار پیدا کرینگے انکو ایک نسخہ پانچوں جلدوں کا مجموعہ مفت انعام دیا جائیگا اور جو صاحب ایک خریدار بنادیں انکو ایک جلد جونسی وہ چاہیں انعام دی جائیگی +

مینیجر اہلحدیث امرتسر

کی گہری نیند میں سو جاتا ہے۔

معترض یہاں اعتراض کر سکتا ہے کہ جو شخص عادی ہے اُس پر ہرگز یہ حالت طاری نہیں ہو سکتی۔ اُس کا اعتراض صحیح ہے واقعی نہ ہوگی۔ لیکن جب ابتداءً اُس نے تمباکو کا استعمال کیا ہوگا تو کیا حال ہوا ہوگا اور جب سہواً یا عمداً مقدار میں زیادتی ہو جاتی یا کی جاتی ہوگی تو کیا کیفیت ہوتی ہوگی۔ کم و بیش اُس پر بھی ضرور یہی اثر ہوتا ہوگا۔ لیکن وہ شخص جو مطلقاً اس کے کھانے پینے یا سونگھنے کا عادی نہ ہوگا۔ ضرور بالضرور خشانہ مضرت (کما ینبغی) ہوگا۔ کیونکہ ان حالات کا قلب۔ دماغ اور معدہ میں پیدا ہونا اور بے ارادی حرکات اضطراریہ مثلاً متلی ہچکی۔ اختلاج اور بیہوشی وغیرہ کا اعضائے مذکورہ سے سرزد ہونا ایذا پہونچانے والی چیز کے دفع کرنے کی غرض سے ہوتا ہے اور وہ موذی چیز وہی تمباکو کے اجزاء ہیں جو گرم دہوئیں میں مل کر مقامات مذکورہ پر گذرتے ہیں۔

افسوس تو اس بات کا ہے کہ ہندوستانی جو علی العموم قلیل الجثہ کمزور اور نحیف ہوتے ہیں کیوں غیر ممالک کی لوگوں کی حرص کرتے ہیں۔ کیوں انکے قدم بقدم چلنے کی لئے جان دئے دیتے ہیں۔ مرے جاتے ہیں۔ وہ اگر پائپ یا چرٹ وغیرہ استعمال کرتے ہیں تو اُن کی اور ان کی برابری کیا۔ پہلو اُن کی سی طاقت۔ اُن کا سا تن و توش اور اُن جیسے اعضا تو بنا لیں ان کے کمزور اعضاء ہرگز ان مصائب کو برداشت نہیں کر سکتے۔ اقوام ہند کے علاوہ قریب قریب تمام ملکوں کے آدمی تندرست اور طاقتور ہیں اور یہی وجہ کہ کوئی مضر چیز جلدی اُن کے اعضاء پر اثر نہیں کرتی۔

مذکورہ نقائص اوّل اوّل محسوس ہوتے ہیں۔ مگر متواتر استعمال کے بعد جب بیچارے مظلوم اعضاء برداشت کرتے کرتے تھک جاتے ہیں اور اُن کی قوت احساس ضعیف ہو جاتی ہے تو پھر یہ حالت طاری نہیں ہوتی۔ لیکن اُس سے بڑھکر نقصانات کا دوسرا دور شروع ہوتا ہے یعنی دماغ تر و تازگی سے بتدریج محروم ہوتا جاتا ہے جسکے سبب اُس کے تمام افعال ناکارہ اور مشوش ہو جاتے ہیں۔ انسان سوچتا کچھ ہے اور کرتا کچھ ہے کیونکہ اُسکی قوت حافظہ بیحد کمزور ہو جاتی ہے۔ جو تدبیر یا کام وہ عمل میں لانا چاہتا ہے۔ سہو کے باعث اُس کے موافق انجام نہیں دے سکتا۔ دینی معاملات ہوں یا دنیوی۔ علمی مباحث ہوں چاہے عقلی اکثر مبہوت رہجاتا ہے حس مشترک خیالات متصرفہ وہم کی پراگندگی اور پریشانی کے باعث مفہومات جزئیہ کی ترکیب بھی صحیح طور سے قائم نہیں رہتی جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ باوجود طبعی ذہانت و ذکاوت کے قوت مدرکہ کو دقیق مسائل کے ادراک پر قدرت نہیں رہتی۔

بعض حکماء کے نزدیک براہ راست اور بعض کے خیال میں باتباع دماغ بصارت کو بھی اس سے نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہے۔ کیونکہ نظر کا تعلق دماغ سے ہے اور دماغ کی رطوبت بتدریج دہوئیں کی نذر ہوتی ہے۔ اب نظر کو قوت پہونچے تو کہاں سے۔ تا عذ ظلیہ یہی کہ جب درخت کی جڑ ہی خشک ہو جائیگی تو ٹہنیوں میں تراوت کہاں سے پہونچیگی

دل ہی نہ رہا امید کیسی + جڑ کٹ گئی نخل آرزو کی

پس لازم آن پڑا کہ دن بدن آنکھوں کی رطوبت زائل ہو اور پردے رطوبت کم ہوتے ہوتے ایک روز خشک ہو جائیں۔

قلب بھی اس کے اثر سے بہت جلد متاثر ہوتا ہے اُس کے جوہر کی تازگی در فرحت میں جیسا کہ . . . . . . بیان کیا گیا بیّن فرق آجاتا ہے اس لئے کہ وہ بنفسہ نسیم بارد اور لطیف کا طالب اور دیگر اعضائے جسمانی کی تر و تازگی کا ذمہ دار ہے۔ پس جب یہ بات طے پا چکی تو فرمائیے کہ اُس کو اور اُس کے تابعین کو ایسے مضر المضر دہوئیں کا احساس قیامت ہی کا نہیں۔

الغرض خصوصاً حرارت قلبی اور عموماً رطوبات بدنی و نیز اُن رطوبات کے لئے جو شبنم کی طرح بدن میں پھیلی رہتی ہیں تمباکو کا دہواں تو وہ کام کرے تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہے وہ لوگ جو اپنی انمول اور بیش بہا جانوں کو شوق کے بدلے زہریلے ناگ کے منہ میں دیدیتے ہیں۔ نادان نہیں تو کیا ہیں وہ لوگ جو آنکھوں دیکھتے نئی روشنی کی وضعداری اور مصاحبی کے مارے تاریک خونی کنوئیں میں گرے پڑے ہیں ویسے بر سر شاخ و بن مے برید کے مصداق نہیں تو کون ہیں۔ خدا اپنے بندوں میں سے اگر کسی قوم یا فرقے یا شخص پر ناراض ہو کر سزا دینے کے لئے کوئی چیز بھیجے تو دولت نہ کہ عقل۔ (زوال السلطنت)

طاعون کا ایک نہایت ارزان علاج

یورپ کے ایک مشہور ڈاکٹر موسیو مانو وسنے امریکا کے نامور طبی رسالہ میڈیکل ورلڈ میں لکھا ہے کہ میری رائے میں طاعون کی چھوت سے بچنے کے لئے تیل سے بہتر کوئی دوا نہیں ہے۔ تیل ہر جگہ ملتا ہے اور ایک ارزاں چیز ہے۔ تیل سے طاعون کا علاج کرنا قدیم زمانے سے مشہور ہے۔ اس سے حقیقت میں طاعون زدہ بیماروں کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔ سمرنا (ایشیائے کوچک) میں ایک انگریز کانسل سٹر بلاڈون ایک عرصہ تک رہا ہے۔ اُس نے لکھا ہے کہ جب اٹھارویں صدی کے

فتوحات اہلحدیث ... پنجاب۔ بنگال۔ مدراس۔ بمبئی ... ہندوستان کے ... فہرست ... بیرون امرتسر

آخر میں ملک مصر میں طاعون کی بلا نازل ہوئی تو اس بیماری سے دس لاکھ کے قریب انسان ہلاک ہوئے۔ مگر یہ بات نہایت تحقیق سے معلوم ہوئی کہ جو لوگ تیل کی تجارت کرتے تھے یا تیل کے کارخانوں میں ملازم تھے۔ اُن پر طاعون کا مطلق اثر نہیں ہوا۔ اس واقعی امر کو دیکھنے اور تحقیق کرنے کے بعد میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ غالباً تیل اس ہولناک مرض کی چھوت سے انسان کو محفوظ رکھتا ہے۔ میں نے اُس زمانے میں عام طور پر لوگوں کو نصیحت کرنی شروع کی کہ وہ اپنے بدنوں پر تیل ملا کریں۔ اس سے وہ طاعون سے محفوظ رہیں گے۔ سب سے پہلے میں نے اس کا ذاتی تجربہ ۱۸۴۳ء میں کیا۔ مصر اور شام کی حدود پر ایک بندرگاہ میں طاعون کی بیماری پھیلی ہوئی تھی۔ میں نے وہاں کے بائیس ملاحوں کو ہدایت کی کہ وہ تیل کا استعمال کریں اور ہر روز اس کی مالش بدن پر کرتے رہیں۔ اتفاق سے یہ بائیس آدمی ایک ہی خاندان کے ممبر تھے۔ اس خاندان میں تین آدمی پہلے اس مرض سے ہلاک ہو چکے تھے۔ جب اُنہوں نے میری ہدایت پر عمل کیا۔ تو اُن بائیس آدمیوں میں سے کسی پر طاعون کا اثر نہیں ہوا اور اُن میں سے کوئی شخص اُس سے ہلاک نہیں ہوا +

اس کے بعد میں نے تین ارمنی خاندانوں پر اس علاج کا تجربہ کیا۔ ان خاندانوں میں کل ستائیس آدمی تھے۔ ان خاندانوں کے آدمی ایک محلے میں آباد تھے۔ اسلئے اُن میں طاعون کے بیسیوں حادثے ہو چکے تھے اور ہر شخص اپنی موت کے آنے کا یقین کرتا تھا۔ جب ان ستائیس آدمیوں نے میرے کہنے پر عمل کیا اور ہر روز تیل کی مالش بدن پر کرنی شروع کی تو اُس کا اثر یہ ہوا کہ وہ نہایت ہشاش اور چاق چوبند رہنے لگے اور طاعون کا خوف اُن کے دلوں سے دور ہو گیا۔ اور علاوہ اس کے کہ وہ طاعون زدہ مریضوں کے پاس جاتے آتے رہے اور اُن کی لاشیں اُٹھانے میں مشغول رہے۔ مگر اُن میں سے کوئی بھی طاعون سے ہلاک نہیں ہوا +

مسٹر جیکسن اپنی ایک کتاب میں جس کا نام ہے "بحر متوسط کی تجارت" لکھتا ہے کہ ملک ٹیونس کے دارالحکومت میں طاعون نے قیامت برپا کر رکھی ہے اور ہر گلی کوچہ میں موت ہی موت نظر آتی ہے۔ ہر شخص اپنی اور اپنے متعلقین کی زندگی سے مایوس دکھائی دیتا ہے۔ میں نے معتبر لوگوں سے بار بار سنا ہے کہ جو لوگ یہاں اپنے بدنوں پر تیل کی مالش کرتے رہتے ہیں۔ یا تیل کے کارخانوں میں کام کرتے ہیں۔ اُن پر طاعون کا بالکل اثر نہیں ہوتا۔

یہ ایک عجیب بات ہے مگر نہایت مشہور خبر ہے اور اسی بنا پر یہاں اکثر لوگوں نے یہ عادت اختیار کر لی ہے کہ ہر روز دھوپ میں بیٹھ کر ننگے ہو جاتے ہیں اور اپنے بدنوں پر زور سے تیل کی مالش کرتے ہیں +

جب یورپ میں یہ اور ایسے ہی بہت سے واقعات اور تجربات ڈاکٹروں کو معلوم ہوئے تو انہوں نے علمی طریق سے تیل کے فوائد کا تجربہ کرنا چاہا۔ انہوں نے لوگوں کو ہدایت کی کہ وہ طاعون کے زمانے میں بدن پر نیم گرم تیل کی مالش کریں اور نیم گرم تیل کی تھوڑی سی مقدار ہر روز پیتے رہیں۔ ان ہدایتوں کا نہایت عمدہ اثر ہوا اور جن لوگوں نے طاعون کے زمانے میں اُن پر عمل کیا وہ طاعون کی چھوت سے بالکل محفوظ رہے۔ سمرنا (ایشیائے کوچک) کے مشہور شفاخانہ سینٹ انتھنی میں ڈاکٹر ریس نے پانچ سال تک اس علاج کا تجربہ کیا۔ اُس کا قول ہے کہ "ستائیس سال سے جو نئی نئی دوائیں طاعون کی مشتہر ہوتی رہی ہیں اُن میں سب سے بہتر اور سب سے اعلیٰ درجہ کی دوا تیل ہے اور میری رائے میں اس سے کوئی دوا طاعون سے محفوظ رکھنے میں ہمسری نہیں کر سکتی" یہ ہمدرد انسان جب سنتا تھا کہ کوئی شخص طاعون میں مبتلا ہو گیا ہے تو وہ اسکو فوراً شفاخانے میں لے آتا تھا اور ایک کمرے میں رکھتا تھا۔ اُس کمرے میں آگ جلائی جاتی تھی اور آگ پر سلگ ڈالکر اس کی دھونی مریض کو دی جاتی تھی۔ پھر ڈاکٹر خود نیم گرم تیل کی مالش اُس کے بدن پر کرتا تھا۔ یہاں تک کہ اُس کو خوب پسینا آتا تھا۔ ہر روز یہ عمل پانچ منٹ تک کرتا تھا۔ یہاں تک کہ مریض اچھا ہو جاتا تھا۔ جب شفاخانے وہ مریض کو رخصت کرتا تھا تو اُس کو ہدایت کرتا تھا کہ جب تک طاعون شہر میں ہے تم اپنے بدن پر نیم گرم تیل کی مالش کرتے رہو۔ تمام آدمی جن کو ڈاکٹر لوئیس ہدایت کرتا تھا اور جو اُس کے کہنے پر عمل کرتے تھے طاعون سے محفوظ رہتے تھے۔ اس شفاخانے میں بہت کثرت سے مریض آتے تھے اور ہر ایک مریض کا علاج ڈاکٹر خود کرتا تھا اور اُس کے کھانے پینے اور دوا دارو کا اہتمام اپنے سوا کسی اور کے ہاتھ میں نہیں دیتا تھا۔ یہاں مریضوں کو گرم شوربا۔ یا یخنی یا گرم دودھ یا چا ہر روز پلائی جاتی تھی اور جب اُن کے بدن پر نیم گرم تیل کی مالش کی جاتی۔ تو ڈاکٹر کے ہاتھ میں ایک دستانہ ہوتا تھا جو ملائم نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ قورلیہ کی طرح کھردرا ہوتا تھا +　　(باقیدارد)

✥

مباحثہ نگینہ:- یہ مباحثہ اہل اسلام اور آریوں کے مابین متواتر سات یوم تک ہوتا رہا اور آریوں کو شکست فاش ہوئی - قیمت ۶/ر مینیجر

فتاوی

س نمبر ۳۶۹ - جمعہ کے روز خطبہ میں شعر اُردو ترغیب حسنات کیواسطے پڑھنا درست ہے یا منع اور رمضان شریف میں الوداع پڑھنا جائز ہے یا مکروہ ؟

ج نمبر ۳۶۹ - حدیث میں ہے کہ آں حضرت اثناء وعظ میں کبھی کبھی کوئی شعر متضمن نصیحت پڑھا کرتے تھے۔ خطبہ بھی وعظ ہے اس لئے اس قسم کا شعر اس میں پڑھنا جائز ہے۔ منع کی کوئی وجہ نہیں۔ الوداع الوداع کہنا خلاف سنت ہے آں حضرت کے فعل سے ثابت نہیں۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ +

س نمبر ۳۷۰ - سید شیخ کو مغل پٹھان یا کوئی اور قوم مسلمان سے جو پابند تقویٰ کا ہے بیعت ہونا درست ہے یا نہیں - اور ایک شخص کئی شخصوں سے بیعت ہو - تو درست ہے یا نہیں؟

ج نمبر ۳۷۰ - نیک بخت صالح متبع سنت سے بیعت کرنا جائز ہے خواہ وہ کسی قوم کا ہو - اسی طرح خواہ کئی ایک سے کرے تو بھی جائز ہے - ہاں آجکل کی پیری مریدی کی بیعت جو روزی کمانے کا ایک ذریعہ بنایا گیا ہے جائز نہیں +

س نمبر ۳۷۱ - نماز میں آمین بالجہر کی نسبت اکثر لوگ آیت اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً پیش کرتے ہیں لہذا جہر و خفی کس کو حجت ہے یعنے قوی جہر ہے یا خفیہ کہنا ؟

ج نمبر ۳۷۱ - آیت مرقومہ سے دعا بالجہر کی ممانعت ثابت نہیں ہوتی - حدیثوں میں آمین بالجہر کا ثبوت ہوتا ہے جیسے سورہ فاتحہ کا بالجہر پڑھنا ثابت ہے +

س نمبر ۳۷۲ - جب اقامت ہوتی ہو اور کوئی جماعت میں مل جائے تو بعد ادائے فرض بجماعت - سنت فجر جو اس نے پہلے نہیں پڑھی پڑھ سکتا ہے یا نہیں ؟

ج نمبر ۳۷۲ - پڑھ سکتا ہے - ترمذی میں حدیث ہے - مگر بعد نماز فرض کسی قدر تسبیح تہلیل پڑھکر - یہ نہیں جیسا کہ بعض لوگ کرتے ہیں کہ فرضوں کی نماز پڑھتے ہی کھڑے ہو جاتے ہیں - حدیث کے مطابق فرض اور غیر فرض میں فصل کرنا چاہئے

س نمبر ۳۷۳ - بعد نماز عیدین مصافحہ سنت ہے یا نہیں ؟

ج نمبر ۳۷۳ - مخصوص وقت کے لحاظ سے تو ثابت نہیں عام لحاظ کر جائز ہے - یعنی اس لحاظ سے کہ حدیث میں آیا ہے سلام کو مصافحہ سے پورا کیا کرو -

س نمبر ۳۷۴ - سود خوار کی امامت جائز ہے یا نہیں اور اس کی نکاح خوانی اور اس کی گواہی کیسی ہے ؟

ج نمبر ۳۷۴ - سود خور فاسق ہے اس کی امامت اور نکاح خوانی جائز ہے حدیث میں آیا ہے صلوا خلف كل بر و فاجر یعنی ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو +

س نمبر ۳۷۵ - ایسی عورت جو فاحشہ بے پردہ ہو تمام بازاروں میں آیا جایا کرتی زنا کار ہو مشرکہ ہو تارک الصلوٰۃ ہو اس کے ہاتھ کا کھانا کیسا ہے ؟

ج نمبر ۳۷۵ - ہاتھ کا کھانے سے اس کے ہاتھ کا پکا ہوا مراد ہے تو جائز ہے اور اگر اسکی کمائی مراد ہے تو جائز نہیں کیونکہ وہ کمائی ناجائز ہے +

س نمبر ۳۷۶ - تعویذ لکھنا اور اس کی اجرت لینا کیسا ہے - اور تعویذ ہندوؤں غیر مذہبوں کو دینا کیسا ہے ؟

ج نمبر ۳۷۶ - تعویذ اگر شرک کا مضمون کا نہیں ہے تو اجرت لینا بھی جائز ہے اور کافروں کو دینا بھی منع نہیں - حدیث میں آیا ہے کہ صحابہ نے کافروں کو فاتحہ پڑھکر دم کیا اور معاوضہ اجرت لی اور آں حضرت نے اسکو پسند فرمایا +

س نمبر ۳۷۷ - نماز تراویح اول وقت بجماعت مسجد میں افضل ہے یا تنہا آخر شب میں - اور یہ سنت کذا ہے یا کیا ؟

ج نمبر ۳۷۷ - جماعت کے ساتھ تراویح پڑھنا ثابت ہے مگر تہجد کے وقت خواہ اکیلا ہی پڑھے افضل ہے - حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہی فرمایا تھا +

س نمبر ۳۷۸ - پوجنے کی چیزیں بنا کر دینا کیسا ہے اور وہ بنانا کیسا ہے؟

ج نمبر ۳۷۸ - پوجنے کی چیزیں بنا کر دینے والا گناہ میں شریک ہے - لَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ +

س نمبر ۳۷۹ - زید نے اپنی بیوی کو غصہ کی حالت میں ایک ہی دفعہ تین طلاق دی - جب غصہ ٹھنڈا ہوا تو معلوم ہوا اور فکر ہوا پس یہ عورت اُس پر حرام یا حلال اسکو طلاق واقع ہوئی یا نہیں ؟

ج نمبر ۳۷۹ - بموجب حدیث شریف ایک دفعہ کی تین طلاقیں شمار میں ایک ہی ہے - پس شخص مذکور عدت کے اندر رجوع کر سکتا ہے +

س نمبر ۳۸۰ - مردہ جانور کا بیع کرنا حلال ہے یا حرام ؟

ج نمبر ۳۸۰ - حلال مردہ جانور کی کھال کا بیچنا تو جائز ہے - اسکا گوشت چونکہ حرام ہے - اس لئے اسکا بیع کرنا بھی منع ہے +

س نمبر ۳۸۱ - مہر عورت کا کس قدر ہونا چاہئے ؟

ج نمبر ۳۸۱ - مہر عورت کا حسب توفیق ہونا چاہئے - حدیث شریف میں ہے جس نکاح

عبادات اسلامیہ - ہندوؤں - آریوں - عیسائیوں اور مسلمانوں کی عبادتوں کا مقابلہ - قیمت ۲؍
منیجر اہلحدیث امرتسر

انتخاب الاخبار

اِس ہفتہ ایک ضمیمہ بابت استمداد مدرسہ تبت جاری ہوا ہے۔ قابل توجہ ناظرین ہے +

خدا کی شان امرتسر وغیرہ بلاد میں تمام بھادوں کا مہینہ بارش سے خالی گیا قحط شروع ہوگیا برخلاف اس کے ضلع گیا وغیرہ میں اسی مہینے خوب موسلے دھار بارش ہوئی اللہم اسقنا +

بنگال کے مشہور لیڈر بپن چندر پال بابو کو انکار شہادت کیوجہ سے ۶ ماہ قید محض کی سزا ہوئی دکیا ان بنگالیوں کو بھوت چمٹ گیا ہے کہ خلاف قانون کرنے میں کامیابی جانتے ہیں) +

اخبار مسافر آگرہ کے اڈیٹر پر اور ایک مقدمہ ہتک کا خطرہ خود اُسکو لگ رہا ہے مگر مسافر کا اڈیٹر لکھتا ہے کہ اس دفعہ ہم کسی قسم کی چون وچرا کے بغیر جیل میں چلے جائینگے۔ (کیوں؟) +

بابو محمد نظیر خان ساکن اہچی رام پور ضلع گونڈہ کا لڑکا مرگیا۔ ناظرین سے دعا خیر کے ملتجی ہیں۔ خدا نعم البدل عطا فرماوے +

افسوس مرزا صاحب قادیانی کا لڑکا مبارک احمد جس کی صحت کا الہام تھا ہو گیا (مفصل آئندہ) +

محسود قوم کے ایک گروہ نے جسکی تعداد ۳۰۰ تھی۔ ضلع بنوں کی سرحد ذکاخیل کے مولیشیوں پر چھاپہ مارا۔ اس کشمکش میں ۳ برٹش رعایا اور ۳ محسود مارے گئے۔ محسود گائے بھینسوں کی ایک عظیم تعداد لوٹ کر لیگئے۔ سرحدی پولیس نے صرف ۱۰ سے زیادہ مویشی اُن سے چھینے +

ہندوستان کے کارخانوں میں مزدوروں سے جس قدر محنت لیجاتی ہے۔ اس کی تحقیقات کے لئے ایک کمیشن مقرر کیگئی اس کمیشن کے ممبر بہت جلد نامزد کئے جائیں گے۔ یہ کمیشن ۱۵ نومبر میں اپنی تحقیقات شروع کردیگی +

جولائی گذشتہ میں ۱½ کروڑ روپے کی چاندی اور ۲ کروڑ روپے کا سونا ہندوستان میں آیا۔ اس میں سے ۸۶ لاکھ روپے کی چاندی گورنمنٹ نے سکہ بنانے کے لئے منگوائی تہی +

راولپنڈی کے مقدمہ بلوہ کے اور ۱۵ ملزم پانچ پانچ سو روپے کی ضمانت پر رہا کردیئے گئے۔ ابتک ۳۶ ملزم ضمانت پر رہا ہوچکے ہیں۔ مقدمہ ہنوز

بابت ۵۵ لیتسنی +

ترکی پیدل فوج نے جہیل یورومیہ کے شمال مغرب میں قصبہ گنگ چین پر قبضہ کرلیا۔ (بیداری کے آثار ہیں) +

ہفتہ مختتمہ ۷ ماہ حال میں طاعون سے کل ہندوستان میں ۶۳۹۰ موتیں ہوئیں گویا سابقہ ہفتہ کی نسبت ۱۶۹۳ موتیں اس ہفتہ زیادہ ہوئیں۔ منجملہ ان اعداد کے پنجاب میں اس ہفتہ ۱۳۵ موتیں طاعون سے ہوئیں +

ہزہجسٹی امیر صاحب ۷ اگست کو ہرات سے مزار شریف کی طرف روانہ ہوگئے اور ماہ رمضان میں ۱۰ اکتوبر سے نومبر تک اس میں قیام کرنا چاہتے ہیں +

لاہور و امرتسر کیلئے نہر باری دوآب سے برقی طاقت پیدا کرنے کی اجازت مل گئی ہے +

پنجاب میں ہفتہ مختتمہ ۳۱ اگست کو طاعون سے ۱۱۴ اموات حسب ذیل واقعہ ہوئیں۔ ہوشیار پور ۱۔ جالندھر ۱۔ امرتسر ۳۔ جہنگ ۴۔ جہلم ۱۹۔ شاہپور ۲۹۔ راولپنڈی ۵۰۔ سیالکوٹ ۷۔ پچھلے سال کے اسی ہفتہ میں ۲۹ واقعہ ہوئیں +

شورش مراکو۔ کاسابلانکا میں بیان کیا جاتا ہے کہ فرانسیسیوں نے مخزن پر بلا مزاحمت قبضہ کرلیا۔ تاکہ وہاں اسلحہ اور گولہ بارود کا جو عظیم الشان ذخیرہ ہے وہ مولائی حفیظ کے ہاتھ نہ لگنے پائے (بعد کی خبر سے اسکی تردید ہوگئی بلکہ مولائی حفیظ نے قبضہ کیا ہے)

دولت عثمانیہ کی طرف سے عنقریب ایک علمی ڈیپوٹیشن طرابلس اور نبغازی کی حدود پر جغرافی تحقیقات کے لئے روانہ کیا جائیگا۔

طہران سے رویٹر تار دیتا ہے کہ ایک سرکاری مراسلہ اس مضمون کا شائع ہوا ہے کہ ترکی فوج کے سو پیدل سپاہیوں نے شمال مغربی ارومیہ کے ایک مقام پر قبضہ کرلیا ہے۔ اب ترک کل ڈیڑھ سو دیہات پر قابض ہیں +

لدھیانہ میں ذخیرہ آب کے لئے زمین کھودتے ہوئے ایک پرانی توپ برآمد ہوئی ہے +

گورنمنٹ پنجاب نے کاشتکاروں کی امداد کے لئے ۳۲ لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔ ۳۱ اگست کو ہندوستان کے سرکاری خزانوں اور بینکوں وغیرہ میں گورنمنٹ کا ۱۲۷ کروڑ ۹۰ لاکھ ۱۲ ہزار روپیہ جمع تھا +

لکھنؤ کے شیعہ ایک شیعہ کانفرنس جاری کیا چاہتے ہیں (کیا اہلحدیث کو غیرت آئیگی؟) منشی محمد حسین صاحب سب انسپکٹر نگری کی آنکھوں میں پرانے ککرے ہیں۔ ناظرین سے کسی مجرب دوا کی استدعا کرتے ہیں +

ایک قیمتی رائے

عالیجناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری کی قابل قدر رائے ہماری مومیائی کے متعلق حسب ذیل ہے۔

"یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے۔ جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کیوقت بہت مفید ہے" (ملاحظہ ہو اخبار اہلحدیث ۱۹ جولائی سنہ ۱۹ء صفحہ ۲)

بلامبالغہ یہ مومیائی ہر قسم کی کمزوری۔ درد کمر۔ دمہ۔ ابتدائی سل ودق اور ضعف دماغ کیواسطے اکسیر ہے۔ اعلیٰ درجہ کی مولد خون اور مقوی باہ ہے۔ ذائقہ خوشگوار ہے بچہ بوڑھا جوان ہر ایک کو یکساں مفید ہے قیمت فی چھٹانک ۱۲؎ آدھ پاؤ ۲۴؎ علاوہ محصول

روغن فولاد

بچوں کو نفع کرتا ہے۔ ضعف جگر کو نافع ہے۔ چہرہ کا رنگ سرخ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت بخشتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۸؎

معجون مقوی دماغ

ہر قسم کی کمزوری۔ درد سر۔ نزلہ۔ زکام اور ضعف بصر کے واسطے مفید ہے خصوصاً ملک کے دفتری۔ سکولوں کے طلباء جنہیں دماغی طاقت سے زیادہ کام لینا پڑتا ہے ضرور استعمال کریں۔ خوش ذائقہ ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۱؎

سرمہ مقوی بصر

دھند۔ جالا اور غبار کیواسطے مفید ہے۔ اسکا ہر روز استعمال کرنا بینائی کو طاقت دیتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲؎ معہ محصول

علاوہ اسکے ہر مرض کی دوائی ہم سے مل سکتی ہے۔ مریض اپنی پوری کیفیت لکھیں۔

خداوند کی ماں

امہات المومنین کا الزامی جواب۔ عیسائی مذہب کا فوٹو۔ قیمت ۴؎

داغ دل

اس کتاب میں کم سنی شادی کی خرابیاں ناولانہ طرز پر دکھلائی گئی ہیں۔ قیمت ۵؎

المشتہر مینیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر کٹرہ

جا نشاد

تفسیر ثنائی اردو

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے ہی سے ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں۔ دوسر میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ ونقلیہ دئے گئے ہیں ایسے کہ باید وشاید۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست دلائل عقلی ونقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے۔ ایسا کہ مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہنے کے چارہ نہو۔ کل تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے پانچ جلدیں طیار ہیں۔ جلد ششم زیر طبع ہے۔

جلد اول۔ سورہ فاتحہ وبقر۔ قیمت ۱؎
جلد دوم۔ سورہ آل عمران ونساء " ۱؎
جلد سوم۔ سورہ مائدہ سے اعراف تک " ۱؎
جلد چہارم۔ تا سورہ نحل ۱۴ پارہ " ۱؎
جلد پنجم۔ سورہ بنی اسرائیل سے فرقان " ۱؎

پانچوں جلدوں کو اکٹھا منگانیوالے سے ۔ ۔ ۔ لئے جائینگے

تقابل ثلاثہ

یعنی توریت انجیل اور قرآن کا مقابلہ۔ صفحہ کی ہر طرف تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں نیچے ان میں فرق بتلاکر قرآن شریف کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ عیسائیوں کی بابت انتظامی فیصلہ ہے۔ قیمت ۸؎ معہ محصول۔

الہامی کتاب

وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث۔ تمام مباحث کر قرآن کے الہامی ہونے کا ثبوت۔ قیمت ۲؎

دلیل الفرقان

چکڑالوی نماز کا جواب۔ قیمت ۲؎

المشتہر مینیجر اہلحدیث امرتسر کٹرہ سفید

حسب الحکم مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب ۔ ۔ ۔ ۱۹۲۱ء کو اذن کے اپنے مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered. L. n. 352.

اخبار اہلحدیث امرتسر

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ۔ ۔ عسہ
مالیان ریاست سے ۔ ۔ ہے
رؤسا و جاگیرداراں سے ۔ ۔ للعہ
عام خریداروں سے ۔ ۔ ۱۶ ر
ششماہی ۱۲ ر
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر
بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہوا کرے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے +
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +
(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے +

امرتسر - یوم جمعہ - ۱۸ شعبان المعظم ۱۳۲۵ ہجری مطابق ۲۷ ستمبر ۱۹۰۷ عیسوی

اسلام اور عیسائیت

لودھانہ کے عیسائی اخبار نور افشاں نے ایک مضمون لکھا تھا جسکا عنوان تھا مسیحیت کی خصوصیت۔ و اسکا ذکر مع جواب ۲ اگست کے اہلحدیث میں ہوچکا ہے۔ اڈیٹر صاحب نور افشاں نے جواب الجواب ۱۶ اگست سے شروع کر کے ۲۰ ستمبر تک ختم کیا ہے۔ آپ کے جواب کا خلاصہ ہمیں تو سمجھ نہیں آیا کیا ہے بجز اس کے کہ ہم ایمان لاتے ہیں کہ آپ نے بہت لکھا ہے اس لئے وہ مضمون آنہی کے الفاظ میں ہم تبلادینگے۔

نور افشاں کا دعوی تھا کہ مسیحی مذہب اپنے پیرووں کو ایمانی قوت بخشتا ہے جو دوسرے مذاہب نہیں بخشتے۔ اس کے جواب میں انجیلی حوالوں سے تبلایا گیا تھا کہ حضرت مسیح کے حواریوں میں ہمیں ایسا نمونہ بھی ملتا ہے جنمیں کوئی ایمانی قوت شجاعت۔ حوصلہ ہم نہیں پاتے بخلاف اس کے مسلمانوں کے پہلے طبقہ میں اس قسم کے اعلی درجہ کے نمونے ہمکو ملتے ہیں۔ اسکا جواب اڈیٹر نور افشاں دیتے ہیں :-

"ہماری مضمون کا دعوے یہ تھا کہ مسیحی مذہب اپنے پیرو کو روحانی طاقت اور زندگی بخشتا ہے جو دوسرے مذاہب میں نہیں کیونکہ دیگر مذاہب اپنے اعمال اور کرنی پر زور دیتے ہیں لیکن جس حال میں کہ گناہ کی مزدوری موت ہے جس کے انسان کی موجودہ زندہ حالت میں یہ معنے ہیں کہ ایک طرف انسان نے خدا کی طرف سے اپنا منہ پھیر لیا ہے اور نفسانی زندگی بسر کرتا ہے اور دوسری طرف سے خدا نے بھی اپنی خاص حضوری اُس میں سے ہٹالی ہے تو اس صورت میں ہماری کرنی اور ہمارے اعمال کس کام کے ؟ یہی ایک ادق مسئلہ ہے جسکا جواب صرف مسیحی مذہب دیتا ہے اس مسئلہ کے متعلق ہم کو پہلے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ ہمیں ہونا کیا چاہیئے آیا ہم وہ ہوں جو ہمیں ہونا چاہیئے۔ پھر یہ بھی دیکھنا ضروری ہے کہ ہمکو کرنا کیا چاہیئے۔ دیگر مذاہب پہلی امر سے قطع نظر کرتے ہیں۔ اس لئے ان کے پیرووں کی زبان پر توبہ کچھ معنے نہیں رکھتا وہ اپنی تباہ حالت اور سیاہ دل سے ہرگز آگاہ نہیں ہوتے ہیں۔ ہاں دوسرے امر پر زور دیا جاتا ہوا اور اُس حالت میں انسان اپنے لئے ایسے فرائض اور تعینات مقرر کر لیتا ہے جو سہل ہوتے ہیں کیونکہ دستورات اور رسومات کا پابند ہونا سہل ہوتا

لیکن اخلاق شریعت کا پابند ہونا امر محال ہوتا ہے۔ مسیحی مذہب پہلے امر کی طرف مخاطب ہوتا ہے۔ چنانچہ مسیح کی تعلیم میں اسی امر پر زیادہ زور دیا گیا ہے وہ فریسیوں اور فقیہوں کو بھی جتاتا رہا کہ تم ظاہرداری میں تو پوری کرتے ہو۔ لیکن اپنی زندگی سے باطنی شریعت کا ستیاناس کرتے ہو۔ یہی وجہ ہے کہ جس کسی نے مسیحی مذہب کی اس خصوصیت کو پہچانا ہے وہ حقیقی تائب ہو کر فضل کا خواستگار ہوا ہے۔ نئی زندگی کا پہلا حکم تو یہی ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ نفسانی زندگی کی طرف سے مردہ ہو کر خدا کی طرف پھرنا۔ محمد صاحب نے جنکو ہم بے شک عرب کا ایک بڑا مصلح مانتے ہیں اس مسئلہ کو حل نہیں کیا۔ قرآن میں گناہ کے مقابلہ میں خدائے عادل و قدوس دکھایا نہیں گیا ہے بلکہ وہ کریم و رحیم ظاہر کیا گیا ہے گویا وہ گناہ سے چشم پوشی کرتا ہے اور گناہگار انسان کو الزام اور سزا کا مورد نہیں بناتا۔ بلکہ جو وہ رکھتا ہے۔ مقررہ نماز ادا کرتا اور زکوٰۃ و خیرات دیتا ہے وہ بہشت کا وارث ہوتا ہے۔ پھر ایڈیٹر صاحب فرماتے ہیں کہ مسیح کے پہلے پیرووں میں ایسے بھی تھے جنہوں نے خود آنکو پکڑوایا اور تین دفعہ اُن پر لعنت کی۔ لیکن آنحضرت کے اوّل پیرووں کا نمونہ راستی اور جان نثاری کا ملتا ہے اگر آپکا اشارہ یہودا کی طرف ہے تو ہمارا جواب یہ ہے کہ وہ شروع ہی سے شیطان کا فرزند تھا وہ توبہ کی راہ سے مسیح کے پاس نہیں آیا اور نہ ہی اُس نے مسیحیت کی حقیقت کو پہچانا۔ اسکی غرض نفسی تھی۔ مسیحیت تب ہی اُسپر اثر کرسکتی تھی اگر وہ حقیقی متلاشی دین ہو کر مسیح کے دائرہ میں آتا تب تو حقیقی توبہ بھی اُس میں پیدا ہوتی اور مسیح کی خاطر سب کچھ کرکے دکھاتا لیکن اُس کے دل میں نفسانی خواہشات جاگزیں تھیں اور برابر رہیں اس لئے رحمت کا دروازہ اُسپر بند ہوا اور وہ ہمیشہ کی موت کا لقمہ بنا۔ باقی شاگردوں کی نسبت ہم آپکو اُنکی واقعی راست جان نثاری کا نمونہ دکھاتے ہیں آپ ہمارے اور آپ کے ناظرین پر واضح رہے کہ بائیبل کا صحیفہ سالم واقعات کے متعلق صرف ایک ایک یا جداجدا حقیقت کو لیکر نہیں ہوتا۔ مثلاً پرانے عہدنامہ میں اگر ہم حضرت داؤد کی کیفیت کو پڑھیں اور صرف اُس واقع کو پڑھیں جسمیں اُس کے گناہ کرنے کی کیفیت ہو تو حضرت کے حق میں ہمارا خیال ہرگز اچھا نہ ہوگا۔ لیکن جب ہم اُس کی تمام زندگی کی حالت کو پڑھتے ہیں تو ہم کو ایک ایسا شخص نظر آتا ہے جس کے ایمان میں حقیقت تھی اور جس کی دینداری اعلیٰ درجہ کی تھی اسی طرح مسیح کے شاگردوں کے واقعات کو پڑھنا چاہئے۔ وہ پہلے پہل مسیح کے دائرہ میں تلاشی دین کے طور پر آئے۔ رفتہ رفتہ وہ مسیح کی رُوحانی تعلیم کی حقیقت تک پہونچے۔ کبھی مسیح کی بادشاہت کو جسمانی سمجھا اور اُس کے مطابق انکا حوصلہ بڑھا اور بالعکس بہاکان تک اُڑا دیا تاکہ مسیح کو صدمہ نہ پہونچے مسیح کی پستی کی حالت کو دیکھکر انکی امیدیں خاک ہو گئیں کبھی بزدلی سے اپنا سیاہ منہ دکھایا حتیٰ کہ مسیح کا انکار تک بھی کر گئے لیکن یہ گرنا انکا اس امر کی دلیل نہیں ہے کہ انکا دل سیاہ یا سخت ہے۔ بلکہ یہاں تک کہ انکی زندگی کی کیفیت کے مطالعہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ابتک انہوں نے مسیح کے اعلیٰ مدعا اور تعلیم کو نہیں سمجھا ہے انکی آنکھیں ابتک مسیح کو یہودیوں کی عینک سے دیکھتی ہیں لیکن جناب من انکی کیفیت زندگی کو مسیح کے صعود فرما ہونے کے بعد میں دیکھئے جب کل راز اُن پر کھل گئے تب تو وہی پطرس جس نے پہلے مسیح کا انکار کیا اب کس بلا کی دلیری سے اہل یہود کے سرداروں پر مسیح کے موت کا الزام لگاتا ہے اور اُس کے حق میں بخوشی پرزور سے شہادت دیتا ہے مسیح کی خاطر دکھ اُٹھاتا ہے قید میں پڑتا ہے اور فی الآخر اُس کی خاطر شہید بھی ہوتا ہے ۔"

جواب :- ہم نے بہت ہی غور کیا کہ اس ساری مضمون کا خلاصہ کیا ہے۔ تو ہماری سمجھ میں نہیں آیا کہ اڈیٹر صاحب کیا کہتے ہیں۔ ہاں جہانتک ہماری سمجھ نے راہ نمائی کی ہے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اڈیٹر موصوف نے ہماری پیشکردہ مثالوں سے انکار نہیں کیا نہ عیسائی تاریخ سے نہ اسلامی تاریخ سے۔

ناظرین! اڈیٹر صاحب کا ادق سوال سمجھنے کے لئے ذرہ اُنکی عبارت زیر خط کو دوبارہ پڑھ جائیں جسکی ابتدا لیکن سے ہے اور انتہا اُسکی اس لفظ پہ ہے "آگاہ نہیں ہوتے ہیں"[1] پھر سوچیں کہ آپنے اس دعوے کا کوئی ثبوت بحوالہ انجیل بھی دیا ہے؟ اڈیٹر صاحب! واللہ ہمیں حیرانی ہوتی ہے کہ جس حال میں آپ لوگ دیگر مذاہب خصوصاً اسلام کی مقدس کتاب سے واقف نہیں آپ کس برتے پر اعتراض کرتے ہیں سنئے! قرآن مجید آپکے ان دونوں سوالوں کے جوابات خود دیتا ہے۔ فرماتا ہے مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (پ ۲۷ ع ۲) یعنی میں (خدا) نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کرانے کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ انسان کی علت غائی اور اعلیٰ کمال یہی ہے کہ وہ خدا کی عبادت کرے۔ کیونکہ کاریگر کسی چیز کو جس غرض کے لئے بناتا ہے اُس غرض کا

[1] بڑی بہادری کی۔ ہم بھی داد دیتے ہیں۔ (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

اُس سے حاصل ہونا اُسکا کمال ہے۔ قرآن مجید پھر اسکو اور تفصیل سے بتلاتا ہے غور سے سُنئے!

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ○ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ○ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ○ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ○ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ○ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ○ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ○ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا

اور خدائے رحمان کے (خاص) بندے تو وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلیں اور جب جاہل اُن سے (جہالت کی) باتیں کرنے لگیں تو (اُن کو) سلام کرے (اور الگ ہو جائیں) اور جو راتوں کو اپنے پروردگار کے آگے سجدے کریں اور (دست بستہ) کھڑے رہیں (یعنی نماز پڑھیں) اور جو دعائیں مانگا کریں کہ اے ہمارے پروردگار! عذاب دوزخ کو ہم سے پرے ہی پرے رکھیو (کیونکہ) دوزخ کا عذاب (بڑی بھاری) مصیبت ہے (اگر) تھوڑی دیر ٹھیرنا ہو تو اور ہمیشہ رہنا ہو تو دونوں حالتوں میں) بُری جگہ ہے اور جو خرچ کرنے لگیں تو فضول خرچی نہ کریں اور نہ بہت تنگی کریں بلکہ اُنکا خرچ افراط اور تفریط کے درمیان بیچ کی راس کا ہو اور جو خدا کے ساتھ (کسی) دوسرے معبود کو نہ پکاریں اور ناحق (ناروا) کسی شخص کو جان سے نہ ماریں کہ اس کو خدا نے حرام کر رکھا ہے اور نہ زنا کے مرتکب ہوں اور جو (شرک اور گناہ) مذکورہ بالا کریگا اور اپنے گناہ کا خمیازہ بھگتے گا کہ قیامت کے دن اسکو دوہرا عذاب دیا جاویگا (شرک کا الگ اور دوسرے گناہوں کا الگ) اور ذلیل (و خوار) اُسی حال میں رہیگا۔ مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کئے تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دیگا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور جو شخص توبہ کرے اور (اُس کے بعد وہ) نیک عمل (بھی) کرے تو وہ حقیقت میں خدا کی طرف رجوع کرتا ہے (یہاں خدا کے خاص بندے وہ ہیں جن کا مذکور ہوا) اور (نیز) وہ جھوٹی گواہی نہ دیں اور جو (اتفاقاً)

فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ○ وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ○ وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ○ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ○

بیہودہ مشغلوں کے پاس ہو کر گذریں تو وضعداری کے ساتھ گذر جائیں اور (نیز) وہ لوگ کہ جب اُنکو اُنکے پروردگار کی آیتیں سنا سنا کر نصیحت کیجاتی ہے تو اندھے اور بہرے ہو کر اُن پر نہ گذریں (بلکہ ارادتمندانہ سُنیں اور نصیحت پکڑیں) اور جو دعائیں مانگتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو ہماری بیبیوں (کی طرف) سے اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عنایت فرما اور ہمکو پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔"

اور سُنئے! اس سے بھی واضح فرماتا ہے:۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ○ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ○ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ○ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (المؤمنون)

ایمان والے اپنی مراد کو پہونچ گئے (اور یہ) وہ لوگ ہیں) جو اپنی نماز میں عاجزی کرتے اور وہ جو نکمی باتوں کی طرف رُخ نہیں کرتے۔ اور وہ جو زکوٰۃ دیا کرتے۔ اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے مگر اپنی بیبیوں یا اپنے ہاتھ کے مال (یعنی لونڈیوں) سے کہ (ان میں) اُن پر کچھ الزام نہیں لیکن جو اس کے علاوہ طلبگار ہوں تو وہی لوگ حد (شرع) سے باہر نکلے ہوئے ہیں اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا پاس ملحوظ رکھتے اور وہ جو اپنی نمازوں کے پابند ہیں یہی لوگ (آدم کے اصلی) وارث ہیں جو بہشت بریں کی میراث پائیں گے (اور) وہ اُس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے"

پھر ان سب مضامین کو بالاجمال سمجھاتا ہے۔ غور سے سُنئے اور دل لگا کر سُنئے: وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ○ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ

اسلام و ... ۱۹۰۹ء ... قیمت ۳ ... منیجر اہلحدیث امرتسر

اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۝ یعنی اپنے پروردگار کا نام ذکر کیا کرو اور سب سے کٹ کر اسی کے ہو رہو۔ مشرق اور مغرب کا وہی پروردگار ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں پس تم اسی کو تمام کاموں میں اپنا کارساز بناؤ۔"

مختصر یہ ہے کہ قرآن شریف ہمکو بتلاتا ہے کہ ہمکو خدا کا بندہ ہونا چاہیئے پھر اسکا بندہ بننے کے قواعد اور احکام بھی خود بتلاتا ہے بفضلہ تعالیٰ وہ احکام بھی ایسے ہیں کہ جن کو انسانی طبیعت برداشت کر سکتی ہے۔ یہ نہیں کہ دولتمندوں کا نجات پانا ایسا مشکل ہے جیسا سوئی کے ناکے سے اونٹ کا نکلنا کیونکہ انکو حکم ہے کہ تم سب کچھ دیدو لاکر تن تنہا میرے ساتھ ہولو۔ (دیکھو انجیل) جسکا نتیجہ یہ ہے کہ ایسے آدمی نجات اور اصلی انسانی غرض سے محروم رہجاتے ہیں۔ قرآن مجید ہمکو ظاہری اطاعت ہی نہیں سکھاتا بلکہ وہ ہمارے ظاہر اور باطن پر خدائے ذوالجلال کا قبضہ ثابت کرتا ہے وہ باربار ہمکو سناتا ہے اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ۔ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وغیرہ (خدا تمہارے دلوں کے حال پر مطلع ہے وہ تمہاری آئندہ اور گذشتہ سب باتیں جانتا ہے اس لئے اس کے بعد یہ نتیجہ مرتب کرتا ہے فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ (پ - ع) یعنی تم اپنے آپ کو پاک اور بے گناہ مت سمجھا کرو خدا ہی جسے چاہے پاک کرتا ہے۔"

پھر ان تعلیمات کی جامع تعلیم ایک ہی لفظ میں دیکھی ہے کہ ایماندار وہی ہیں جنکو سب چیزوں سے زیادہ خدا ہی کی محبت ہو یعنی جن کے دلوں پر عظمت۔ جبروت خداوندی کے ساتھ محبت خداوندی کا بھی پورا تسلط ہو۔ غور سے سنئے!

"اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (پ - ع) یعنی ایماندار وہی ہیں جنکو سب چیزوں سے زیادہ اللہ کی محبت ہو۔

"غرض قرآن مجید کی کوئی سورۃ کوئی پارہ دیکھو آپکے ادق سوال کو پہلے ہی سے چٹکیوں میں حل کر دیا ہے۔ کیا آپ بھی انجیلی حوالوں سے یہ تفصیل بتلا سکتے ہیں؟

بس تنگ نکر ناصح ناداں مجھے اتنا ✦ یا چلکے دکھا دے دہن ایسا کمر ایسی

آپ کہتے ہیں قرآن میں گناہ کے مقابلہ میں خدا عادل و قدوس دکھایا نہیں گیا ہے اسے اب ہم پھر وہی کہینگے کہ آپنے قرآن نہیں پڑھا۔ غور سے سنئے!

مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ (پ - ع) یعنی ہر کوئی ذرہ بھتنی نیکی کریگا وہ دیکھ لیگا اور جو ذرہ جتنی برائی کریگا وہ بھی دیکھ لیگا

کیا یہ عدل و انصاف کا مقتضی نہیں؟ اور سنئے! حضرت لقمان کی نصیحت ہم کو سنائی جاتی ہے يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ (پ ۲۱ ع) یعنی اے بیٹا اگر گناہ رائی کے دانہ کے برابر بھی ہو پھر وہ پتھر کے نیچے ہو یا آسمان پر ہو یا زمین میں ہوگا تو بھی خدا اسکو سامنے کر دیگا اللہ تعالیٰ بڑا باریک بین اور خبردار ہے (کیا یہ بھی عدل اور انصاف کا ذکر ہے یا نہیں)

قرآن جگہ جگہ ہم کو بتلاتا ہے لَا تُظْلَمُوْنَ شَيْـــًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ یعنی تم پر ظلم نہیں ہوگا جو کروگے وہی بھروگے۔

سچ ہے! اس سے بھی زیادہ کوئی کتاب خدا کو عادل اور منصف کہہ سکتی ہے

بس تنگ نکر ناصح ناداں مجھے اتنا ✦ یا چلکے دکھا دے دہن ایسا کمر ایسی

حضرت مسیح کے شاگردوں کی نسبت جو فیصلہ آپ نے دیا ہے کہ وہ آخر تک مسیح کو یہودیوں کی عینک سے دیکھتے رہے ہماری دعوے کی تائید ہے۔ کیا حضرت ممدوح کی زندگی میں مسیحی مذہب کامل نہ تھا کہ انہیں اثر کرنے سے کمزور رہا۔ خدا کرے یہ تحریر آپکی مرزا صاحب قادیانی نہ دیکھ لیں جو پہلے ہی سے مسیح کی قوت کو کمزور کہا کرتے ہیں (ازالہ طبع اول ص)

ادہر دیکھئے کہ مکہ ہی میں اپنے ہادی برحق کی تعلیم کو خوب سمجھ گئے۔ بلکہ ایک ادا میں سمجھ گئے کہ دین اسلام اور پیغمبر علیہ السلام کا مدعا اور مطلب یہی ہے کیونکہ ان سے کہا گیا تھا هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَي الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین برحق کے ساتھ اس لئے بھیجا ہے کہ سب پر اسکو غالب کرے اگرچہ کافر لوگ اسکو ناپسند کریں۔"

پس اس مضمون کو مسلمانوں نے خوب سمجھ لیا تھا۔ بلکہ دوسروں کو بھی سمجھا دیا تھا ✦ (باقی آئندہ)

امرتسری مجتہد کا فتویٰ

گذشتہ نمبر سے پیوستہ

گذشتہ نمبر میں ہم لکھ آئے ہیں کہ امرتسر کے ایک مجتہد صاحب نے فتویٰ دیا ہے کہ غیر مقلدوں کے پیچھے بھولے سے بھی نماز پڑھی جائے۔ تو دوبارہ پڑھنی چاہیئے۔ آپ کی دلیلوں کو مختصر کیا جائے تو دو جملوں میں ختم

کھلی ہوئی فضیلت ... مسیح ... مرزا قادیانی کی عمر ... صفحات ۱۲۰ قیمت ... منیجر اہلحدیث

ہیں (۱) غیر مقلدین فاسق بلکہ فاسقوں سے بدتر ہیں (۲) فاسقوں کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ نہ پہلے مقدمہ کا ثبوت آپ نے دیا نہ دوسرے کا۔ آپکی پیش کردہ دلیل پر معقولی اور اصولی طریق سے جو اعتراضات وارد ہوتے تھے اُنکا ذکر تو گزشتہ نمبر میں ہو چکا ہے۔ دوسرے مقدمہ کا ثبوت بھی آپنے تو کچھ نہ دیا تھا ہم نے از خود بحوالہ کتب فقہ اُسکا ہی ابطال کر دیا تھا۔ دیکھو اہلحدیث مورخہ ۲۸ جون ۱۹۰۷ء یعنی فقہ کی معتبر کتاب ردالمحتار سے دکہا دیا تھا کہ معتزلہ وغیرہ فرقے کافر نہیں فاسق اور گمراہ ہیں انکے پیچھے نماز جائز ہے چنانچہ اصل عبارت کتاب مذکور کی یہ ہے انھم فساق عصاۃ ضلال یصلی خلفھم وعلیھم (جلد ۳ صفحہ ۱۹۶) جسکا مطلب صاف ہے کہ حنفیوں کی نماز معتزلہ وغیرہ کے پیچھے بھی جائز ہے۔ شکر ہے اس حوالہ کی تو مجتہد صاحب نے تکذیب نہیں کی اور کرتے بھی کیونکر جبکہ تمام کتب فقہ میں یہ مسئلہ ملتا ہے کہ فاسق فاجر اور بدعتی کے پیچھے نماز جائز ہے اس لئے مجتہد صاحب ایک اور طریق پر چلے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:-

"ایسے مسئلوں میں مجتہدوں کا قول معتبر ہوتا ہے۔ سو امام محمد نے امام عالم (ابو حنیفہ) اور ابو یوسف سے روایت کی ہے کہ اہل اہوا کے پیچھے نماز جائز نہیں عینی شرح ہدایہ کے صفحہ ۲۳ پر دیکھو روی محمد عن ابی حنیفۃ وابی یوسف رضی اللہ عنہما ان الصلوٰۃ خلف اہل الاھواء لا یجوز (اہل فقہ ۱۶ اگست ۱۹۰۷ء)

جواب:- اے جناب! آپ کی عمر کا بہت سا حصہ فقہ اور اصول فقہ میں گذرا ہوگا مگر افسوس وہی مثل ہے کہ ؎ نکتہ داں فشود کرم گر کتاب خورد۔

اس روایت کی صحت امام صاحب سے نہیں ہو سکتی۔ سُنئے! فقہا نے اسکی تردید کس دقیق النظری سے کی ہے پہلے آپ اپنی شرح ہدایہ عینی ہی کو دیکھیئے کہ وہ کیا فیصلہ دیتے ہیں آپ نے جو عبارت نقل کی ہے افسوس لا تقربوا الصلوٰۃ کی طرح آپ نے ایک فقرہ اُڑا یا مگر فیصلہ کی بات نہ لکھی غور سے سُنئے! اُسی کتاب میں ہے:-

وفی شرح بکر ماحل الجواب ان من کان من اہل قبلتنا ولم یغل فی قولہ حتی لم یحکم بکفرہ تجوز الصلوٰۃ خلفہ وان کان یغلو حتی یکفر اہلھا لا تجوز۔

یعنے صحیح بات یہ ہے کہ جو کوئی یہانتک غلو نہ کرے کہ اُسپر کفر کا حکم کیا جائے تو اُسکے پیچھے نماز جائز ہے اور جسپر غلو کی وجہ سے کفر کا حکم ہو تو اُس کے پیچھے جائز نہیں۔ اسی طرح فتح القدیر شرح ہدایہ میں ہے الاقتداء باہل الاھواء جائز یعنے اہل اہوا مبتدعین۔ معتزلہ وغیرہ کے پیچھے نماز جائز ہے۔

پھر لکہا ہے وجملتہ ان من کان من اہل قبلتنا ولم یغل حتی لم یحکم بکفرہ یجوز الصلوٰۃ خلفہ وتکرہ۔

یعنی جس فرقہ کی حد کفر تک نہ پہونچی ہو اُس کے پیچھے بکراہت تنزیہہ نماز جائز ہے آیئے اب آپکو علامہ شامی کی سنائیں کہ کسی کلگو کو کافر کہنے کے بارے میں تمہارے فقہا کا کیا فیصلہ ہے۔ علامہ موصوف لکہتے ہیں کہ:-

والراجح عند اکثر الفقہاء والمتکلمین خلافہ وانھم فساق عصاۃ ضلال ویصلی خلفھم وعلیھم ویحکم بتوارثھم مع المسلمین منا قال المحقق ابن الھمام فی شرح الھدایۃ نعم یقع فی کلام اہل المذاہب تکفیر کثیر منھم ولکن لیس من کلام الفقہاء الذین ھم المجتہدون بل من غیرھم ولا عبرۃ بغیر الفقہاء والمنقول عن المجتہدین عدم تکفیرھم (رد المحتار مصری جلد ۳ صفحہ ۱۶۱)

یعنی فرقہائے مبتدعہ معتزلہ جہمیہ وغیرہ کو بعض لوگ کافر کہتے ہیں مگر ان کا اعتبار نہیں۔ اعتبار مجتہدین کا ہے اور مجتہدین انکو کافر نہیں کہتے۔

اُن دونوں (عینی اور شامی کی) عبارات منقولہ سے کیا ثابت ہوا؟ یہ کہ جو فرقے کفر تک پہونچ چکے ہوں اُن کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ مگر مجتہدین ان کو کافر نہیں کہتے بلکہ مسلمان جانتے ہیں۔

مولانا کہئے! مزاج کیسے ہیں؟ دیکھا نا فقہ کی کتابوں کو سمجھ کر پڑھنا اسکا نام ہے ؎

فغاں ہیں آہ میں فریاد میں شیون میں نالے ہیں
سناؤں دردِ دل طاقت اگر ہو سُننے والے میں۔

اور سُنئے! صاحب ہدایہ (حنفی مذہب کے مدار المہام) لکھتے ہیں وانما جاز لقولہ علیہ السلام صلوا خلف کل بر وفاجر یعنی فاسقوں کی امامت جائز ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ چونکہ اس روایت کی بنا حدیث نبوی پر ہے اس لئے بھی آپ کی پیش کردہ روایت غلط ہے کیونکہ اگر وہ روایت صحیح مانی جائے تو لازم آئیگا کہ امام ابو حنیفہ صاحب نے یہ حکم حدیث نبوی کے خلاف دیا ہے تو بھی قابل عمل نہیں جیسا کہ شراب نوشی کے متعلق امام صاحب کا فتوےٰ لائق ترک ہے چنانچہ حضرت قاضی ثناء اللہ مرحوم پانی پتی کتاب مالابد میں لکھتے ہیں:-

وایں ہمہ مسکرات نزد امام محمد رحمہ اللہ حرام ست اگرچہ یک قطرہ از آں خورد و نجس

ahmadimuslim.de

ست بنجاست خفیفہ۔ رسول خود صلی اللہ علیہ وسلم ہر چہ کثیر آں سکر آرد قطرہ از آں حرام ست و ہر چہ مسکر است نجس است یعنی ہمچو خمر است و در رست و نجاست و نزد امام ابی حنیفہ رح سوائے چہار شراب سابقہ انا شربہ لاحقہ آنچہ بقصد لہو خورد حرام ست و اگر بقصد قوت خورد جائز باشد لیکن ایں قول امام متروک ست و فتوے بر قول محمد است" (صفحہ ۱۱۲)

مولانا! فقہ کی ایسی بے ثبوت اور بے سند روایات کے پیچھے آپ پڑینگے تو آپ کی بھی خیر نہ ہوگی آئیے ہم آپکو ایک ایسے بھنور میں پھنسائیں جس میں آپ کو بھی قدرے عافیت معلوم ہو۔ ہدایہ کی شرح فتح القدیر کھولکر دیکھئے لکھا ہے جو کوئی علم کلام [illegible] اہل ہو کے ساتھ مناظرہ کرے۔ فقہا کے نزدیک [illegible] پیچھے بھی نماز جائز نہیں [illegible] سے سنئے (ویجوز الحلوانی قلنم الصلوۃ خلف [illegible] فی علم الکلام [illegible] انما اصحاب الاھواء۔ جانتے ہو اس روایت کا اثر [illegible] تک جاتا ہے۔ امام غزالی اور امام رازی شاہ ولی اللہ اور شاہ عبدالعزیز قدس اسرارہم کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں کیونکہ یہ لوگ علم کلام کے متبحر اور اہل ہوا و معتزلہ شیعہ وغیرہ کا ہمیشہ رد کرتے رہے۔ لیکن ان بزرگوں پر فتوے لگنے سے آپکو کوئی [illegible] نہ ہوگا۔ اس لئے میں بتلاؤں کہ اس روایت کے بموجب آپکے پیچھے بھی نماز جائز نہیں کیونکہ (بقول آپ کے) اہل حدیث تو اہل ہوا ہوئے اور آپ ان سے مناظرہ کرتے ہیں۔ ایک دفعہ مسئلہ علم غیب میں بھی خاکسار سے آپکا مناظرہ ہوا تھا جسمیں آپ ہی کے منصف نے آپکے برخلاف فیصلہ دیا تھا آپکے علاوہ اب بھی آپ رد و قدح کرتے ہیں اہلحدیثی مناظرہ ہے۔ تو آپ کے پیچھے کیسے نماز جائز ہو سکتی ہے؟

مولانا! کہئے کیسے مزاج ہیں؟ اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ قرآن و حدیث کو چھوڑ کر اس قسم کی فقہی روایات میں آپ پڑینگے تو آپ کی خیر نہوگی کیونکہ فقہ میں کیا کچھ نہیں ہے۔ ہر قسم کا کوڑا کرکٹ بھی ہے اور موتی جواہرات بھی ہیں مگر پہچان کے لئے معیار چاہئے۔ معیار کیا ہے؟ سے

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن * پس حدیث مصطفےٰ بر جاں مسلم داشتن

قابل کلام یہ ہے کہ آپ کے ذمہ دو مقدموں کا ثبوت ہے۔ اول اسکا کہ اہلحدیث فاسق بلکہ فاسقوں سے بدتر ہیں۔ دوسرا یہ کہ فاسقوں کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ پس ان دونوں مقدموں کا ثبوت دیجئے۔ ودونہ خرط القتاد۔

یار زندہ صحبت باقی

کھلی چٹھی

بخدمت مولوی ولی محمد صاحب جالندہری

ناظرین اہلحدیث نے گذشتہ پرچہ میں جالندہر کے مباحثہ کی کیفیت پڑھی ہوگی جس سے بعد ایک اشتہار ۸ شعبان کو مولوی ولی محمد صاحب کی طرف سے مہر نظام الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ جالندہر کے نام سے اس مضمون کا جاری ہوا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب جالندہر میں آکر مباحثہ کریں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے جونہی وہ اشتہار دیکھا سب کام چھوڑ کر عقاب کی طرح فوراً جالندہر پہنچے جاتے ہی مہر نظام الدین صاحب کو خط لکھا کہ میں حسب دعوت آپ کی آگیا ہوں وغیرہ۔ مہر صاحب نے بڑی حیرانی ظاہر کی کہ ایسی جلدی آگئے میں نے تو ابھی اس اشتہار کو ترمیم کرنا تھا۔ یہ عبارت میری بے خبری میں لکھی گئی ہے وغیرہ۔ مولوی صاحب کے سفیروں نے کہا کچھ بھی ہو ہم تو آپکو معزز رئیس جانکر آپہنچے ہیں اسلئے آپکو انتظام کرنا ہوگا۔ مہر صاحب نے کہا اچھا ہم مشورہ کر کے جواب دینگے اس کے بعد جالندہر کے معززین کی ایک جماعت مولوی ثناء اللہ صاحب کے پاس آئی اور بعد معمولی باتوں کے گویا ہوئی کہ مباحثہ مناظرہ کی تو حاجت نہیں۔ مولوی صاحب نے مہر نظام الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ کی طرف اشارہ کر کے کہا ہم تو ان جیسے معزز آدمیوں کے اشتہار پر آئے ہیں مہر صاحب نے کہا ہم نے وہ حدیث دیکھ لی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک مجلس کی تین طلاقیں ایک ہی شمار ہوتی تھی اس حدیث کا کوئی ناسخ بھی نہیں۔ علاوہ اس کے مسلمانوں کی موجودہ حالت ایسے مباحثات کی متقاضی بھی نہیں۔ مولوی صاحب نے کہا بہت اچھا اگر آپ مصالحت چاہتے ہیں تو اگر صلح خواہی نخواہیم جنگ چنانچہ اس مصالحت کا اعلان عام طور پر کیا گیا۔ یہ سب کچھ تو ہوا مگر افسوس کہ مولوی ولی محمد صاحب گھر سے باہر نہ نکلے کئی دفعہ آدمی بھیجے گئے یہی خبر لائے کہ ہنوز وظیفہ پڑھتے ہیں۔ افسوس سے

دل کی دل ہی میں رہی بات نہ ہونے پائی * حیف صد حیف ملاقات نہ ہونے پائی

خیر یہ تو ہوا جو ہوا اس کے بعد مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب ایک خط مولوی ولی محمد صاحب کو بطور کھلی چٹھی کے لکھتے ہیں۔ جو اس جگہ درج کیا جاتا ہے۔ ناظرین بغور ملاحظہ فرمائیں۔ (سب ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

مولوی ولی محمد صاحب

سلام علیکم - جناب کی کاروائیاں اور اہلحدیثوں کے برخلاف تقریریں کسی سے مخفی نہیں گویا یوں سمجھئے کہ آپ کو بجز ان مظلوموں کی یاد خیر کے کوئی اور کام ہی نہیں اس لئے میں آپکو اطلاع دیتا ہوں کہ آپ کو جس جس مسئلہ متنازعہ فیہا کے متعلق تحقیق منظور ہو تقریری یا تحریری یہ خاکسار حاضر ہے۔ تقریر کے لئے مجھے ہی جالندہر بلائیں مگر اپنے دستخطی خط مہر شدہ سے نہ کہ دوسرے کے نام سے اور اگر تحریری چاہیں تو اخبار اہلحدیث کے کالم آپ کی جولانئی طبع کے لئے کھلے ہیں۔ بیشک آپ جو سوال مسئلہ متنازعہ فیہا کی متعلق چاہیں کریں۔ آپ کا سوال مع جواب درج اخبار کیا جاویگا۔ مجھے آپ کی ضعیفی اور پیرانہ سالی پر رحم آتا ہے اور میں دل سے چاہتا ہوں کہ آپ کا خاتمہ بخیر ہو اور آپ خدا اور رسول کے متبع ہو کر اس دنیا کو چھوڑیں۔ والسلام

میں ہوں آپ کا باوفا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری

مسلمان اور تجارت

قرآن مجید کل مسلمانوں کی دینی کتاب ہے جس نے مسلمانی مذہب کی سچی تصویر کھینچی ہو تو قرآن مجید کو دیکھو مگر آج ہمارے مخالف ایک سخت غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں کہ مسلمانی مذہب کو مسلمانوں کے برتاؤ سے اخذ کرتے ہیں جسکا نتیجہ بہت دور جا پہونچتا ہے۔ مسلمان اگر اس لائق ہوتے کہ ان سے اسلام کا صحیح مضمون اخذ ہو سکتا تو ان کے قومی شاعر کیوں کہتے ؎

یا تعلق و دین سے نہ کچھ کام انہوں نے ٭ کیا دین برحق کو بدنام انہوں نے

مثال کے لئے آج ہم نے یہ عنوان (مسلمان اور تجارت) قائم کیا ہے۔ قرآن مجید میں جہاں کہیں تجارت کا ذکر آیا ہے اُس کو فضل الٰہی کے عنوان سے بیان فرمایا ہے وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ۔ لِتَبْتَغُوا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ جسکا یہ مفہوم ہے کہ جو قوم تجارت پیشہ ہے وہ خدا کے فضل کی مورد اور محل ہے (فضل دو قسم پر ہے ایک دینی۔ دوسرا دنیاوی۔ دینی فضل تو اعمال صالحہ ہی سے ملتا ہے۔ البتہ دنیاوی فضل تجارت سے حاصل ہو سکتا ہے) قرآن مجید ہم کو بتلاتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام بھی تجارت کرتے تھے۔ قرآنی تعلیم کے مطابق عربیوں نے تجارت کا بیڑا اٹھایا تو کہاں سے کہاں پہونچے غرض تجارت کا ثبوت اور اس کی فضیلت اس سے زیادہ کوئی کیا کہیگا جو قرآن مجید نے بتلائی ہے کہ فضل الٰہی حاصل کرنے کا ذریعہ تجارت ہے۔ خرید و فروخت کے متعلق قرآن مجید نے احکام جاری کئے۔ ضروری احکام یہ ہیں کہ راست گوئی اور راست روی کے ساتھ برتاؤ کرو نرخ مقرر کرکے کم دینے والوں کو خاص طور پر مجرم قرار دیا ارشاد ہے وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ وَإِذَا كَالُوهُمْ أَو وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ یعنی جو لوگ لینے میں پورا اور دینے میں کم کرتے ہیں اُنکے لئے ہلاکت اور تباہی ہے۔ غرض تجارت کو ذریعہ فضل بنایا ہے تو اس کے لئے شرائط بھی بتلائی ہیں کہ راستی اور دیانتداری سے برتاؤ کرو۔ دغا فریب کو پاس ہی نہ آنے دو۔ آج یورپ کی منڈی میں جو طریقہ راست گوئی کا پھیلتا جاتا ہے جسکو ذریعہ ترقی مانا گیا ہے۔ تیرہ سو برس ہوئے قرآن مجید نے عرب کے ریگستان میں پہلے ہی سے یہ اعلان کر دیا تھا لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ۔ لَا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ یعنی سودا کرنے میں چیز کم نہ دیا کرو۔ ترازو اور ماپ پورا کیا کرو۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ مسلمانوں نے تجارت کے متعلق دونوں طرف افراط و تفریط سے کام لیا ایک طرف تو تجارت کو جواب ہی دے بیٹھے گویا تجارت نصیب اعدا ہے دوسری طرف اگر تجارت کی بھی تو نا راستی بد دیانتی دغابازی سے۔ پھر کہا جاتا ہے کہ مسلمان آسودہ نہیں ہوتے۔ کیا وجہ ہے کہ مسلمان ہندوستان میں قریباً ہزار سال تک حکمراں رہے مگر سلطنت جاتے ہی ایسے غریب کنگلے ہو گئے ہیں کہ دنیا میں کوئی قوم انکے برابر نہ ہوگی حالانکہ ہندوؤں کی سلطنت ہزار سال ان سے پہلے زوال پذیر ہو چکی ہے۔ مگر وہ آسودہ ہیں۔ کیا یہ واقعات فرضی ہیں۔ کیا ان واقعات کا ثبوت دینے میں اقلیدس کی کسی شکل کا ثبوت دینا پڑتا ہے۔ نہیں بلکہ یہ واقعات بالکل سچے ہیں اور اپنے اندر ثبوت اپنا رکھتے ہیں۔ دنیا میں دو دونے چار کے برابر کوئی فقرہ سچا نہ ہوگا مگر ہمارے خیال میں اس سے زیادہ سچا فقرہ یہ ہے۔ بلا از آسماں آمد بہ پرسید خانہ مسلماں کجاست۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ مسلمانوں نے خدا کے وعدوں پر بھروسہ نہیں کیا۔ اسلامی تعلیم کو چھوڑ کر اپنی اپنی ایجادات کو پسند کیا۔ تمدن میں نئی رسوم نکالیں۔ عبادات میں نئی نئی بدعات پیدا کیں۔ اعتقادات میں نئے نئے دم چھلے لگائے۔ حالانکہ دین و دنیا کی طرف سے ایسے بے فکر تھے کہ کسی نئی بات کے پیدا کرنے کی انکو کوئی فکر ہی نہ ہونی چاہئے۔ عام طور پر انکو حکم تھا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيرًا (تم مسلمانوں کے لئے اللہ کا رسول نہایت عمدہ نمونہ ہے پس جو یہ کرتا ہے وہی کرو)

ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ یورپ کے پولیٹیکل یا تمدن کے قواعد میں سے

ahmadimuslim.de

کوئی اعلیٰ درجہ کا قاعدہ ہم کو بتلاؤ ہم اُس سے اچھا قرآن و حدیث میں دکھا دینگے مثال کے لئے ہم یورپ کے تمدن کی ایک مثال بتلاتے ہیں۔

آج یورپ نے تمدن میں ایک عافیت کا یہ اصل رکھا ہے کہ گھر کا انتظام میم صاحبہ کی سپرد ہوتا ہے۔ صاحب بہادر کو اس میں آرام ملتا ہے۔ خانگی ملازم سب میم صاحبہ کے اختیار میں ہیں۔ بہت خوب۔ اب اسکے مقابلہ میں ہم آریوں اور عیسائیوں کی طرح محض زبانی جمع خرچ نہیں دکھلاتے کہ وید میں ریل بنانیکا منتر بھی ہے اور انجیل میں سب کچھ ہے جو دیکھنے دکھلانے میں نہ آسکے بلکہ صاف الفاظ دکھاتے ہیں ہمارے حضور اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں المرءة راعية في بيت زوجها۔ عورت اپنے خاوند کے گھر میں حاکم ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی فرمایا:۔ فهي مسئولة عن رعيتها اُس عورت کو اُس کی رعیت (بال بچوں اور اپنے خاوند کے بال بچوں) کی بابت سوال ہوگا کہ کس طرح اُن سے برتاؤ کیا تھا۔ یہ ایک نمونہ ہے کہ اہل ذوق کو سیدھی راہ پر چلنے کے لئے کافی ہے۔ اگر ہم کو اپنے مضمون سے دور چلے جانے کا خطرہ نہوتا تو ہم یورپ کے تمدن کی ایک شاخ کا مقابلہ کرتے جس طرح ہم نے پولیٹکل اسلامی اور انگریزی قانون کا مقابلہ کر کے دکھایا ہوا ہے کہ اسلام کا دعوےٰ برتری کا نمایاں ہے۔

چونکہ ہمارے مضمون کا عنوان خاص ہے "مسلمان اور تجارت" اس لئے ہم نے یہ بتلانا ہے کہ مسلمان باوجود ہزار سال حکومت کرنے کے اور باوجود ہندوؤں کی حکومت پہلے زوال پذیر ہونے کے مسلمان ہندوؤں سے مال و دولت میں کیوں کم ہیں۔ اس لئے کہ مسلمانوں نے ایام حکومت میں تجارت کی طرف خیال نہیں کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ جونہی حکومت کا سایہ ان سے اٹھا چٹیل میدان کی دھوپ میں پڑے رہے اور بالکل بے سایہ ہو گئے۔ اب سوال یہ ہے کہ اب کیا علاج ہو؟ جواب یہ ہے کہ تمام مسلمان یا جس قوم یا جس شخص کے دل میں خیال پیدا ہو کہ ہم کچھ بڑھیں وہ پہلے دل میں یہ ٹھان لے کہ ہم کوئی نئی بات نہ عبادات میں۔ نہ اعتقادات میں نہ تمدن میں نہ معاملات میں پیدا کریں۔ بلکہ وہی سیدھا سادہ ٹھیٹھ اسلام پر قائم رہیں گے اس سے بعد وہ تجارت کا کام اختیار کرے مگر نہایت دیانتداری اور صداقت سے تاکہ دنیا کو معلوم ہو جائے کہ مسلمان دنیا کمانے میں بھی اپنے خدا کی ہدایت کے پابند ہیں۔ یہ نہیں کہ دین بدنیا فروش ہیں۔ اگر ایک ایک

سلہ اس رسالہ کا نام ہے "اسلام اور برٹش لاء" یعنی سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ۔ قیمت ۳ر دفتر اہلحدیث سے ملتا ہے۔

شخص کام نہیں کر سکتا تو مجتمع ہو کر کریں۔ آج کمپنیوں نے جو ترقی کی ہے کسی سے مخفی نہیں حالانکہ اسکا ثبوت بھی زمانہ صحابہ میں ملتا ہے۔ ایک صحابی کیلئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے برکت کی دعا کی تھی تو اُس کے ساتھ دوسرے ملکر سودا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ تیرے حق میں چونکہ پیغمبر خدا نے دعاء برکت کی ہوئی ہے اسلئے تو ضرور ہی اس سودے میں نفع اٹھائیگا۔ پس تو ہمکو بھی اس میں شریک کرتا کہ ہم کو بھی کچھ فائدہ ہو۔ وہ بھی اس میں بخل نہ کرتا بلکہ انکو شریک کر کے اُنکو بھی فائدہ پہنچاتا۔ پس مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنے سلف سے سبق حاصل کریں اللهم وفقنا لما تحب وترضى +

طاعون کا ایک نہایت
اندزال علاج
گذشتہ اشاعت سے آگے

جنرل گریگری جو ۱۹۰۰ء میں اٹلی کی طرف سے ایک علمی رسالئے کا افسر بنکر گیا تھا لکھتا ہے۔ کہ "یہاں جانوروں میں شدت سے طاعون پھیلی ہوئی ہے مگر جو شتربان اپنے اونٹوں کے پاؤں پر اچھی طرح تیل کی مالش کر دیتے ہیں اُن کے اونٹ طاعون سے ہلاک نہیں ہوتے اور جانوروں پر جو تجربے کئے گئے اُنکا بھی یہی نتیجہ دیکھنے میں آیا ہے۔ شائد انسانوں پر تجربہ کیا جائے تو مفید نکلے"

پھر تمام کام اُس حالت میں مفید ہو سکتے ہیں جبکہ مریض اوّل اوّل طاعون میں مبتلا ہوتا ہے اور جبکہ ابتدائی علامتیں نمایاں ہوتی ہیں۔ مگر جب اعصاب پر اسکا اثر دوڑنے لگتا ہے اور خون کے دورہ پر بھی اسکی تاثیر ہونے لگتی ہے اور مریض کو کثرت سے دست آنے لگتے ہیں تو اس علاج سے کچھ زیادہ امید مریض کے بچنے کی نہیں ہوتی۔ مگر ڈاکٹر لویس کہتا ہے کہ اس حالت میں بھی طبیب کو مریض کی طرف سے مایوس نہونا چاہئے اور اُس کو پوری کوشش کرنی چاہئے کہ مریض بچ جائے گو کہ ہر حالت میں اسکو کامیابی نہیں ہوگی۔ ڈاکٹر لویس کا قول ہے کہ بعض دفعہ میری ہمت نہ ہارنے اور محنت اور کوشش اور توجہ کرنے سے اس حالت میں بھی کہ مریض دستوں سے نڈھال ہو رہا تھا وہ اس علاج سے موت کے منہ سے بچایا گیا ہے اس لئے میری رائے یہ ہے کہ طبیب کو اگر وہ طبیب ہے اور طبیب کے نام کی عزت کو داغ لگانا نہیں چاہتا سرگرمی اور مستعدی کے ساتھ ہر مریض کی خبرگیری کرنی

فتوحات اہلحدیث - یعنی ان گورنمنٹ کرنیل پنجاب - بنگال - مدراس - بمبئی اور انگلستان کے فیصلجات مجتمع اہلحدیث - قیمت ۴ر - ملنے کا پتہ منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

چاہیے اور ایک لحہ بھی غفلت نہیں کرنی چاہیے"۔

۱۹۲ ء میں جب فرانس کی ایک نو آبادی میں جو افریقہ میں ہے طاعون کے حادثات واقع ہونے لگے تو فرانسیسی ڈاکٹروں نے جو وہاں مقیم تھے دیسیوں کو نیم گرم تیل پلانا شروع کیا۔ انجام یہ ہوا کہ دس فیصدی مریض ہلاک ہوئے اور نوے فیصدی طاعون کے خطرے سے بال بال بچ گئے۔ یہ ایسا عمدہ نتیجہ ہے کہ اس سے بہتر نتیجہ کی کسی اور دوا سے توقع نہیں ہو سکتی +

تیل ملنے کی طرح تیل پلانا بھی نہائت مفید ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ تندرست آدمی یا وہ آدمی جو طاعون کی ابتدائی علامات میں مبتلا ہو گئے ہوں چار تولے سے آٹھ تولے تک نیم گرم تیل ہر روز پیتے رہیں اور اُس کے ساتھ نیم گرم چا دیا یخنی یا شوربا پیا کریں۔ یہ مقدار تیل کی پینے کے لئے ہر شخص کے واسطے نہیں ہے۔ اگر کوئی آدمی طاقتور ہے تو اُس کو تیل کی مقدار زیادہ پلانی چاہیے اور اگر کمزور ہے تو تیل کم پلانا چاہیے۔ مگر دن میں کئی دفعہ پلانا چاہیے کم سے کم تین دفعہ۔ ساتھ ہی ساتھ مریض کے بدن پر نیم گرم تیل کی مالش بھی کرتے رہیں اس عمل سے اگر مریض کو پسینا بہت آئے تو سمجھ لینا چاہیے کہ یہ صحت کی نمایاں علامت ہے اور اس کے علاج میں پوری کامیابی ہوگی اور نتیجہ اچھا نکلیگا۔ بعض دفعہ تیل پلانے سے بعض بیماروں کو قے یا دست آنے لگتی ہیں۔ مگر اس سے بالکل خوف نہیں کرنا چاہیے کیونکہ نتیجہ آخرکار عمدہ ہوگا۔ افریقہ کے شمالی اور مغربی ملکوں میں یہ علاج بہت پھیلتا جاتا ہے۔ طنجہ کے قریب حال ہی میں ایک گاؤں میں یہ مرض نہائت شدت سے پھیلا ہوا تھا ایک مغربی سیاح بیان کرتا ہے کہ چونکہ اس گاؤں کے تمام آدمی رفتہ رفتہ تیل کی مالش کے عادی ہو گئے تھے اور تیل پیتے بھی تھے مگر ایک شخص تیل کے فائدوں کا قائل نہ تھا اس کے آٹھ لڑکے اور ایک بیوی تھی۔ جب اس کی بیوی اور چار لڑکے طاعون سے ہلاک ہو گئے تو لوگوں نے سمجھا بجھا کر نہایت مشکل سے اُس کو اس علاج پر راضی کیا۔ اُس نے اپنے بدن پر اور باقی لڑکوں کے بدنوں پر تیل کی مالش کرنی شروع کی اور خود بھی تیل پیا اور اُنکو بھی پلانا شروع کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بھی بچ گیا اور اس کے لڑکے بھی موت کے منہ میں نہ جانے پائے"۔

۱۹۰۰ء میں جب طنجہ (شمالی افریقہ) میں طاعون کی وبا پھیلی۔ تو وہاں اسپین کا ایک نہائت تجربہ کار ڈاکٹر موجود تھا۔ اُس نے تین سو طاعون زدہ مریضوں کا علاج تیل کی مالش کرنے اور تیل پلانے سے کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اُن میں سے صرف بارہ آدمی ہلاک ہوئے۔ باقی سب محفوظ رہے۔ ظاہر ہے کہ نہائت ہی عمدہ نتیجہ ہے +

اسی سنہ میں ایک فرانسیسی جزیرہ میں جس کا نام کودسکا ہے طاعون کی آفت نازل ہوئی۔ بہت سے تجربوں کے بعد وہاں کے طبیبوں نے اس امر پر اتفاق کیا کہ مریض کا علاج تیل کی مالش اور تیل پلانے سے کیا جائے۔ ہر طبیب کے پاس کثرت سے طاعون زدہ مریض علاج کے لئے آتے تھے۔ فرانسیسی ڈاکٹر موسیو گولمر لکھتا ہے کہ "میں نے ایک ہفتے میں چھتیس مریضوں کا علاج اس طریقے سے کیا۔ میں مریضوں کو نیم گرم تیل میں تھوڑا سا کافور ملا کر پلاتا تھا اور نیم گرم تیل کی مالش اُن کے جسموں پر کراتا تھا میرے زیر علاج مریضوں میں سے دو کے سوا سب مریض بچ گئے۔ مجھے ایک ہفتے کے بعد پیرس جانے کا اتفاق ہو گیا اس لئے زیادہ تجربہ نہیں کر سکا مگر باقی طبیبوں کے علاج کا بھی ایسا ہی عمدہ نتیجہ نکلا"+

اُمید ہے کہ ہندوستان۔ شمالی افریقہ۔ شمالی امریکا اور دیگر ممالک میں جہاں طاعون نے انسانوں کا ستھراؤں کر دیا ہے۔ یہ علاج جو ایک سہل الوصول اور ارزاں دوا پر مبنی ہے۔ نہائت دلچسپی سے دیکھا جائیگا۔ لندن میں بھی طاعون کے زمانے میں اس علاج کا تجربہ کیا گیا ہے اور جو لوگ اس طریقہ سے زیر علاج رہے وہ طاعون سے بچ گئے ہیں۔ شمالی امریکا میں طاعون کے زمانے میں دیکھا گیا ہے کہ اسکیمو قوم کے لوگ جو بحری جانوروں کا تیل پینے کے عادی ہیں طاعون میں مبتلا نہیں ہوتے +

اس تمام بیان سے ہمارے مضمون کے پڑھنے والوں کو معلوم ہو جائیگا کہ یہ ایک ایسا عمدہ اور مفید اور سستا طریقہ علاج کا ہے کہ اسپر ڈاکٹروں اور حکیموں کو خاص کر اپنی توجہ مبذول کرنی چاہیے اور اگر بدقسمتی سے وہ اس طریقہ کے استعمال میں لانے سے بخل کریں اور خیال کریں کہ اُن کے پیشے کے حق میں ایسے سستے اور کم قیمت علاج کا بتانا مضر ہوگا تو عام آدمیوں کو بذات خود اس پر اپنی پوری توجہ مبذول کرنی چاہیے اور اپنی زندگی اور تندرستی کو اس خطرہ سے بچانا چاہیے +

آخر میں یہ بات کہنی رہ گئی ہے کہ تیل جو اس غرض کے لئے استعمال کیا جائے وہ بالکل خالص ہونا چاہیے اور یہ قید نہیں ہے کہ تیل کی کونسی قسم استعمال میں لائی

مباحثہ نگینہ:- یہ مباحثہ مسلمانوں اور آریوں کے مابین بمقام نگینہ سات یوم تک متواتر ہوتا رہا - مسلمانوں کو نمایاں فتح ہوئی - قیمت ۲ر - مینیجر اہلحدیث

ahmadimuslim.de

جائے۔ کیونکہ تیل کی تمام اقسام اس مرض میں مفید ہیں +

مرا قمہ ایک ڈاکٹر از رنگون

آریوں کی شرارت

از خاکسار جگدمبا پرشاد ورما اڈیٹر بلا تعصب بمبئی

میرے اعلان در بارہ کنارہ کشی از اسلام پر جو کچھ چہ میگوئیاں گذشتہ ایام میں

آریہ اخبارات میں ہوئی ہیں اُنکا کچھ حال مجھ کل ہی اخبار اہلحدیث سے معلوم ہوا اس لئے حسب ذیل گذارش ہے:-

آریہ سماجیوں کی یہ عجیب عادت ہے کہ جو انکی ہاں میں ہاں نہ ملا دے وہ چاہے کیسا ہی نیک نیت انسان ہو اُسکی بلا وجہ مخالفت پر کمر کس تیار رہا کرتے ہیں اب اس زمانہ میں بھی جبکہ ان ہی بعض آریوں نے برٹش گورنمنٹ جیسی شائستہ راجہ کے کارکنوں کو ناراض کرکے ملک میں ایک طرف فساد اور دوسری طرف تک بغاوت میں شہرت حاصل کرلی ہے ان حضرات کے ہوش ٹھکانے نہیں ہوتے اور وہ ابھی نہ جانے کیا کیا گل کھلائینگے۔

میں ایک بندہ خدا اپنے کام (شنس وغیرہ) کی فیصلہ جو جیسا ملکی قومی اور مذہبی دنیا کی خدمات میں مصروف ہوں۔ یہ اگرچہ ممکن ہے کہ مجھ خلل دماغ ہوگیا ہو لیکن خواہ کچھ ہو میں اگر ہندوستان اور اہل ہند (ہندو مسلمان۔ عیسائی وغیرہ) کے لئے مفید ثابت ہو سکوں تو یقیناً یہ کبھی ہو نہیں سکتا کہ میری ذات سے کسی کا نقصان ہو جائے۔

ایسی حالت میں آریہ سماج والوں کا اُن باتوں میں بھی جو اُن کے خلاف نہیں کی جائیں اور نہ اُنکو مخاطب کیا جاتا ہے میرے پیچھے پڑنا اور مجھے بدنام کرنے کی فضول کوشش کرنا سوا اس کے اور کوئی نتیجہ نہیں پیدا کرسکتا کہ وہ ایسی حالت میں بھی کہ جب میں شائستہ اور خاموش رہنا چاہتا ہوں ناحق مجھے چھیڑ چھیڑ کر انکی پول کی اشاعت کے لئے مجھے مجبور کر رہے ہیں۔ (۱) ان شرارتوں کی ٹکڑوں کا یہ شور مچانا کہ جگدمبا پانچہزار روپیہ مسلمانوں سے ٹھگ لے گیا!! ایک ایسی گڑھنت ہے جو محض میرے مسلمان دوستوں کو بدظن کرنے کے لئے ایجاد کی گئی ہے ورنہ اگر ان نفاق کا بیج بونے والوں میں انصاف پسندی ہوتی تو وہ میری مالی حالت اور جملہ پرائیویٹ معاملات کی کافی چھان بین کرکے تب ایسی کوئی بات زبان پر لاتے اور جو صاحب چاہیں اُنہیں ایسی تحقیقات کا سامان دیا جاسکتا ہے آویں اور جانچ پڑتال کریں کہ حقیقت کیا ہے جس سے وہ پانچہزار کی رقم بن گئی۔ خوب ترقی ہوئی۔ شاباش۔ مجھے افسوس نہ ہوتا اگر کم از کم دہلی والے مسلمانوں کا قرض ہی میں پورا پورا ادا کر آیا ہوتا۔ اب وہ پانچہزار والے کہاں ہیں آویں اور تحقیقات کرکے پتا لگا دیں کہ اُس رقم کو میں نے کہاں رکھ چھوڑا ہے البتہ اگر بوجہ خلل دماغ ہونے کے مجھے یاد نہ ہو کہ شائد انکی سرم سوا اُ دب کچھ ہضم اور ہڑپ کر بیٹھنے والے) نامی بینک میں جمع کر دیا ہو تو انہیں نوٹس دیجاتی ہے کہ اب میری امانت عنایت فرماویں ورنہ چلو بھر پانی میں ڈوب مریں۔ اس بیحیائی کا بھی کچھ ٹھکانہ ہے؟ (۲) دوسری بھنک میرے کانوں میں یہ آئی ہے کہ اخبار ہندوستان لاہور نے یہ ہوا اس کرنا اپنا دھرم کرم سمجھ رکھا ہے کہ جگدمبا اب ایک کتاب اسلام میں بائیس ماہ کو شائع کرانے کے بہانہ سے سناتنی ہندؤں کو لوٹ رہا ہے وغیرہ وغیرہ اُنکے لکھا جاتا ہے کہ سناتنی اور مسلمان لوگ تو خود مجھ سے نپٹ سکتے ہیں لالہ ہندوستان جی اور انکو چیلے چانٹے تو بتلا دیں کہ انکو مسلمان ہندوں کے لوٹے جانے کی فکر کیوں دامن گیر ہوگئی سے قاضی جی کیوں دُبلے۔ شہر کے اندیشے سے؛ ای بے شرم دیا نندیو! تم کو تو سوا جھگڑے کے اور کسی کام سے واسطہ مطلب ہی نہیں ہے۔ تمکو معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ کتاب جو مسودہ اسلام میں بائیس ماہ ایک مشہور و معروف آریہ سماجی دوست کے ہی پاس عرصہ سے پڑی ہے۔ انہوں نے اس وعدہ پر کہ خواہ میرے خیالات کچھ ہی ہوں وہ اس کتاب کو اپنے صرف سے چھپوائینگے مجھ سے منگوایا تھا لیکن اسے ملاحظہ کرنے پر یہ جانکر کہ اس سے آریہ سماج کا نسبتاً زیادہ نقصان ممکن ہے نہ تو چھپوایا اور نہ اس مسودہ کو باوجود تقاضا کے بھی اب تک واپس بھیجا ہے (اگر اب بھی دو ہفتہ تک واپس نہ کرینگے تو انکا نام پبلک کر دیا جائیگا تا کہ انکے اخلاق یعنی امانت میں خیانت کا حال سب پر روشن ہوجائے) ناظرین کو یاد رہے کہ مذکورہ صدر مسودہ کو منسوخ کرکے پھر میں نے جو دوسرا مسودہ اس کتاب کے لئے طیار کیا ہے۔ اُسکا لب لباب صرف یہ ہے کہ ہندو مسلمانوں میں اتفاق ہونا چاہیئے اور نفاق ڈالنے والوں کو پائمال کیا جانا چاہیئے۔ (یہ مضمون اسلام میں بائیس ماہ کیسے ہوا! اہلحدیث)

شائد کسی کو یہ شکایت ہو کہ بلا تعصب بن کر ایسی سخت کلامی کرنا کیونکر جائز ہوسکتا ہے جیسی کہ اس مضمون میں کی گئی ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ سے

بد نہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سُنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سُنے۔

سلے آپ تو آئندہ کو کرینگے۔ اُس نے تو مدت سے خود کر دیا ہوا ہے۔ سنئے! وہ اڈیٹر مسافر آگرہ ہے۔ (اڈیٹر)

غلطی ہے مولوی صاحب چونکہ ایک جلسہ پر بدایوں تشریف لے گئے تھے اس لئے نوٹ نہیں لکھے گئے۔ (خاکسار نائب اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

جو لوگ مجھے بے وجہ اور بلا ضرورت کئی کئی سنائیں گے اُن کی مزاج پرسی کرنی کے لئے مجھے ... خواہ ہی مجبور ہونا پڑیگا - آریہ گزٹ اور ہندوستان وغیرہ کو یاد رکھنا چاہیئے کہ میرے منہ میں بھی زبان اور ہاتھ میں قلم ہے اگر کچھ معقولیت - انصاف پسندی اور ... انیت ہے تو میدان میں قدم بڑھائیں اور ایک ایک کی چار چار سنیں

اوم شانتہ ج - پ - و

غریب فنڈ

۲۸ ... سے ۱۲ ستمبر تک غریب فنڈ میں حسب ذیل چندہ وصول ہوا -

مولوی نور محمد صاحب از امرتسر　۲ / ر
مستری غلام نبی صاحب از امرتسر　۸ /
فتوح ... 　۵ /
بقایا سا... 　۱۵ /

میزان　۱۲ /

ایک اخبار جناب حافظ محمد حسین صاحب امام مسجد موچیاں امرتسر کے نام مفید جاری کیا گیا - باقی بند ... فنڈ ... ر

درخواستیں

اس ہفتہ مندرجہ ذیل دو اشخاص کی درخواستیں مفت اخبار کے لئے آئیں :-

درخواست نمبر ۶۶ - میاں کرم بخش امام مسجد خوجیاں امرتسر

درخواست نمبر ۶۷ - میاں تجمل حسین موضع دیناپور ڈاکخانہ ... ضلع دیناجپور (بنگال)

پس اصحاب کرم ازراہ مہربانی توجہ فرما کر ثواب اُخروی حاصل کریں -

(خاکسار محاسب غریب فنڈ)

تفسیر ثنائی کی جلد پنجم طیار ہے

قیمت ... پانچوں جلدوں کی متفرق قیمت ... ہے مگر یکبارگی ... جو صاحب پانچوں جلدیں نقد خریدار ... ہیں انکو ایک نسخہ پانچوں جلد مفت ... اور جو ایک خریدار بنادیں انکو ایک جلد جونسی چاہیں مفت

مینیجر اہلحدیث امرتسر

انتخاب الاخبار

کوہ ہمالیہ کی پہاڑی اقوام میں یہ مذموم رسم بکثرت رائج ہے کہ وہاں ایک عورت کے کئی خاوند ہوتے ہیں - کچھ عرصہ ہوا گورنمنٹ آف انڈیا نے کرنل مارشل کو خاص طور پر اس بات کی تحقیقات کے لئے کوہ ہمالیہ کی ان قوموں کے پاس بھیجا تھا کرنل مارشل کی یہ رائے ہے کہ جن اقوام میں یہ رسم مروج ہے انہیں جذام کی بیماری کثرت سے پھیلی ہوئی ہے - (ویدک تعلیم کا نتیجہ ہے ؟) +

ہفتہ مختتمہ ۱۴ ماہ حال میں طاعون سے کل ہندوستان میں ۸۰۷ موتیں ہوئیں - گویا گذشتہ ہفتہ کی نسبت اس ہفتہ ۶۹۰ موتوں کی زیادتی رہی - پنجاب میں اس ہفتہ ۳۱۱ موتیں ہوئیں +

شہر نیویارک براعظم امریکہ میں بلندی عمارات کے لئے مشہور ہے - حال میں وہاں ایک سب سے بلند اکتالیس منزل کی عمارت سنگر کمپنی نے تعمیر کی ہے - سنگر کمپنی کی عمارت کی بلندی ۶۶۹ فیٹ ہے - اس عمارت کا رقبہ زیر تعمیر ۲۲۰۴۴ مربع فیٹ ہے - کل مکعب رقبہ عمارت ۶۶۹۵۰۶۷ فیٹ - مینار ۶۶۲ فیٹ بلند ہے مینار کا رُخ ۳۶۹ فیٹ - اس میں ۶ ہزار آدمی کام کرسکتے ہیں اور ۱۶ برقی لفٹ اس اکیلی عمارت میں لگے ہوئے ہیں - اور چار لفٹ مینار میں - ۱۳ ہزار برقی لیمپ - دو ہزار پاور کا بائلر کام کرتا ہے - (پیسہ) +

بمبئی سے براہ راست سندھ تک ریلوے لائن نکالنے کی تجویز اب آخری طور سے منظور ہوگئی ہے - یہ ریلوی لائن بمبئی سندھ کنکشن ریلوے لائن کے نام سے موسوم ہوگی - اس لائن کے بننے کا کام اسی موسم سرما میں شروع ہو جائیگا - راجن پور اور ناگاپار کے علاقہ میں سے یہ لائن گذریگی +

ایک آنہ والا نکل کا سکہ لوگوں نے توقع سے زیادہ پسند کیا اور ہر جگہ اسکی مانگ نظر آتی ہے - اس لئے بمبئی کی ٹکسال سے یہ نیا سکہ ہر مہینہ پچاس لاکھ تیار ہوکر مختلف اضلاع کے خزانوں میں روانہ کیا جایا کریگا +

اب محکمہ ڈاکخانہ نے نصف آنہ والا ایک لفافہ نیا بنا دیا ہے جسکی لمبائی چوڑائی موجودہ لفافہ کی نسبت زیادہ ہے اور وہ موجودہ لفافہ سے زیادہ مضبوط کاغذ کا بنایا گیا ہے - اور یہ نئے لفافے گیارہ آنہ میں بیس ملیں گے - یہ لفافے ہندوستان میں بنکر گئے ہیں اور عنقریب بڑے بڑے ڈاکخانوں میں فروخت کے لئے رکھے جائینگے - امید ہے کہ تجارت پیشہ لوگ اسے زیادہ پسند کرینگے +

بوجہ عدم گنجائش جزو ایک کالم رہ گیا - آئندہ حسب دستور سالم صفحہ ہوگا

ایک قیمتی رائے

عالی جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری کی قابل قدر رائے ہماری موسیائی کے متعلق حسب ذیل ہے:-

"یہ موسیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کیوقت بہت مفید ہے" (ملاحظہ ہو اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۶)

بلا مبالغہ یہ موسیائی ہر قسم کی کمزوری - درد کمر - وجع - ابتدائی سل و دق اور ضعف دماغ کے واسطے اکسیر ہے - اعلےٰ درجہ کی مولد خون اور مقوی باہ ہے ذائقہ خوشگوار - بوڑھے - بچے - جوان - ہر ایک کو یکساں مفید - قیمت فی چھٹانک ... آدھ پاؤ ... معہ محصول

روغن فولاد

جریان کو رفع کرتا ہے - ضعف جگر کو نافع ہے - چہرہ کا رنگ سرخ کرتا ہے - اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتا ہے - قیمت فی شیشی ...

معجون مقوی دماغ

ہر قسم کی کمزوری - درد سر - نزلہ - زکام اور ضعف بصر کو اعلےٰ مفید ہے - دفتروں کے کلرک اور منشی مکتبوں کے طلبا جنہیں دماغی طاقت سے زیادہ کام لینا پڑتا ہے اس معجون کو ضرور استعمال کریں - خوش ذائقہ ہے - قیمت فی ڈبیہ ...

سرمہ مقوی البصر

دھند - جالا اور غبار کو اعلےٰ مفید ہے - آنکھ کو طاقت دیتا ہے - قیمت فی تولہ ۱۲ معہ محصول

علاج ہر مرض کی دوائی ہم سے مل سکتی ہے ... کیفیت بذریعہ خط کے لکھنی ضروری ہے *

المشتہر

منیجر دی سیڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

کتب خانہ ثنائی

تفسیر ثنائی اُردو

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے - ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے - نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں - ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے - نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں ایسے کہ بائد و شاید - تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے - ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہوسکے تفسیر سات جلدوں میں ہے - جن میں سے پانچ جلدیں طیار ہیں - جلد ششم زیر طبع ہے -

جلد اول -	سورہ فاتحہ و بقرہ -	قیمت ۱۲/
جلد دوم -	آل عمران و نساء	۱۲/
جلد سوم -	مائدہ سے تا اعراف	۱۲/
جلد چہارم -	از سورہ انفال ۱۴ پارہ	۱۲/
جلد پنجم -	از سورہ بنی اسرائیل تا فرقان	۱۲/

تقابل ثلاثہ

یعنی توریت انجیل اور قرآن کا مقابلہ - صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں حواشی میں فرق بتلاکر قرآن شریف کی فضیلت بیان کیگئی ہے عیسائیوں کی بحث "انقطاعی فیصلہ" ہے - قیمت عمہ ایک روپیہ مع محصولڈاک *

المشتہر

منیجر اہلحدیث امرتسر کٹڑہ سفید

حسب الحکم مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered. L. N. 352.

اہلحدیث

امرتسر

جلد ۴ نمبر ۴۸

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے - ۔ ۔ ہ
والیان ریاست سے ہے
رؤسا و جاگیرداران سے ۔ ۔ للعہ
عام خریداروں سے ۔ ۔ ۱۲/۶
ششماہی ۔ ۔ ہر
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر
بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا +
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے +
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +
(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے +

امرتسر - یوم جمعہ - ۲۵ شعبان المعظم ۱۳۲۵ھ مطابق ۴ اکتوبر سنہ ۱۹۰۷ عیسوی

رحمۃً للعالمین

اس آیت کے متعلق اہلحدیث مورخہ ۱۲ جولائی میں لکھا گیا تھا کہ آیت مرقومہ میں

رحمۃً کا لفظ نحوی ترکیب کے لحاظ سے مفعول لہٗ ہے اور مفعول لہٗ کی تعریف نحو کی کتابوں میں یہ لکھی ہے ما فعل لاجلہ یعنی جسکی وجہ سے فعل کیا جائے پس اس نحوی قاعدہ کے رو سے آیت کا ترجمہ یہ ہوگا کہ اے نبی! ہم نے تجھکو لوگوں پر رحم کرنے کے لئے بھیجا ہے - ہرچند ہم نے اس دعوے کو دلائل علمی کے ساتھ ثابت کیا تھا مگر اسپر ہمارے دوست خاموش نہیں رہے - بلکہ اس ترکیب کی وجہ سے ہمکو نئے نئے القاب دئے گئے - کہیں ہمکو منکر نبوت کہا گیا - کہیں منکر رسالت بتایا گیا - اس لئے آج ہم اپنے دعویٰ کا ثبوت معتبر تفاسیر سے دکھا کر اپنے مہربانوں کی مہربانی کا ہی کچھ ذکر کرینگے - غور سے سنئے!

اعراب القرآن میں ہے ہو مفعول لہ - تفسیر جلالین میں ہے ای للرحمۃ تفسیر جامع البیان میں ہے ای رسالہ للرحمۃ - تفسیر بیضاوی میں ہے لان ما بعثۃ بہ سبب لاسعادہم وموجب لصلاح معاشہم یعنی آنحضرت کا نبی ہو کر آنا لوگوں کی اصلاح کا سبب ہے - یہ بھی اس کے مفعول لہٗ ہونے کی طرف اشارہ ہے تفسیر ابوسعود میں ہے استثناء مفرغ من اعم العلل یعنی مفعول لہ ہے - آپ کی حنفی تفسیر مدارک میں ہے رحمۃً مفعول لہ کشاف میں ہے لان ما جاء بہ سبب لسعادۃ ان اتبعوہ یہ بھی مفعول لہٗ ہونے کی طرف اشارہ ہے فتح البیان میں ہے ای ما ارسلناک لعلۃ من العلل الا لرحمتنا الواسعۃ یہ بھی مفعول لہٗ کے معنے ہیں - آئیے آپکو ایک بڑے صوفی صافی کی تفسیر بتلاؤں غور سے تفسیر رحمانی ملاحظہ کیجئے رحمۃ للعالمین تشبیہ دینہ فی اکناف الارض یہ بھی مفعول لہٗ کی طرف اشارہ ہے کیونکہ تشبیہ کے ساتھ تفسیر کی ہے جو خود مسبب ہے جمل حاشیہ جلالین میں بھی مفعول لہ لکھا ہے ای لاجل الرحمۃ اسی لئے استاد الہند حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے آیت موصوفہ کا یہ ترجمہ کیا ہے " نفرستادیم ترا مگر از بہر مہربانی بر عالمہا " بعینہ یہ ترجمہ مفعول لہ کا ہے - کیا جو لوگ ہماری اس ترکیب کرنے پر ہمکو آنحضرت کا دشمن اور

مرزا صاحب قادیانی کے بیٹے مہر ختم کے متعلق آئندہ پرچہ میں جدا بسیط مضمون ہوگا - انشاء اللہ

ahmadimuslim.de

رسالت سے منکر بنا کر اپنے دل کو خوش کرتے ہیں - وہ ان مفسرین کو بھی منکر کہینگے یا نہیں؟ دیکھا! سہ

تنہا ان دریں میخانہ مستم + جنید و شبلی و عطار شد مست

غرض جس تفسیر کو اٹھا کر دیکھو اس میں مفعول لہٗ کا ثبوت مقدم ملتا ہے - ہاں ہم مانتے ہیں کہ بعض مفسرین نے حال بھی لکھا ہے مگر وہ قول ضعیف ہے چنانچہ جمل حاشیہ جلالین میں اس قول کے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے دیکھو انتصب علی الحال مبالغة واما علی حذف مضاف ای ذا رحمة او بمعنی راحم یعنی ہو سکتا ہے کہ رحمۃ حال ہو بطور مبالغہ یا حذف مضاف یا بمعنے اسم فاعل - لیکن ہم پوچھتے ہیں کہ یہ تینوں معنے (مبالغہ - حذف مضاف - بمعنے اسم فاعل) کیا حقیقی ہیں؟ کچھ شک نہیں کہ تینوں معنے مجازی ہیں ورنہ تو عام قاعدہ اصول کا ہے جو ہم پہلے بھی بتلا چکے ہیں) کہ ان العمل بالحقیقة متی امکن سقط المجاز (حسامی وغیرہ) یعنی جب تک حقیقی معنے ہو سکیں مجاز باطل ہے - اسی قول کی شرح میں صاحب غایت التحقیق لکھتے ہیں لان الواضع انما وضع اللفظ للمعنی یکتفی به فی الدلالة علیه فصار کانه قال اذا سمعتم انی تکلمت بهذا اللفظ فاعلموا انی عنیت بهذا اللفظ هذا المعنی فمن تکلم بلغته وجب ان یراد به ذلك المعنی فیجب حمله عند الاطلاق علیه (غایة التحقیق ص ۳۵) یعنے واضع نے الفاظ اصلی معنے کے لئے بنائے ہیں گویا اس نے کہہ رکھا ہے کہ میں جب کبھی یہ لفظ بولوں تو تم نے سمجھ لیا کہ میں نے اس کے اصلی معنے مراد لئے پس بوقت قرینہ نہ ہونے مجاز کے اصلی معنے پر محمول کرنا واجب ہے۔

افسوس ہے ہم تو یہ سنا کرتے تھے کہ غیر مقلدین علوم سے خالی ہیں اصول معقول نہیں جانتے صرف نحو میر پڑھ کر بخاری پڑھ لیتے ہیں لیکن ہم نے تو معاملہ برعکس پایا ہمارے مخالف بھی تقریریں تحریریں لیجاتی ہیں ایسے ہی اصول و معقول پڑھی نہیں ہیں دنی - کیا یہ اصل جو ہم نے بیان کیا ہے قابل رد ہے؟ کیا یہ فقط کتابوں میں لکھکر ہاتھی کے دانت کی طرح نمائش ہی نمائش ہے - نہیں بلکہ اس اصل کی یہ وقعت ہے کہ آج دنیا بھر کی سب زبانوں میں یہی قاعدہ جاری ہے - قانون دان اس بات کو خوب جان سکتے ہیں کہ جہاں کسی قانونی عبارت میں دو وکیلوں کا جھگڑا ہوتا ہے تو لغت اور گرامر میں بے لاگ منصف ہوتے ہیں پھر جس طرف ان دونوں کی رائے ہو وہی ڈگری پاتا ہے۔

گو ہم نے پہلے کسی تحریر میں بطور رفع ارمان کے یہ کہا تھا کہ ہماری ترکیب راجح ہے

مگر علماء اصول و معقول کے مقررہ قواعد (کہ حقیقت کے امکان کے وقت مجاز ناجائز ہے) کے مطابق ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہماری ترکیب ہی صحیح ہے دوسری غلط ہے -

ہمیں افسوس ہے کہ ہمارے مہربانوں کو اہلحدیث کے مقابلہ پر کیسی کیسی مصیبتیں جھیلنی پڑتی ہیں ۹ اگست کے اہل فقہ میں پھلواری نامہ نگار نے مفعول لہٗ کے وجود ہی سے انکار کر دیا پھر اس انکار کی سند بے سمجھی سے شرح مفصل سے لائے ہیں آپ لکھتے ہیں:-

قال الاندلسی فی شرح المفصل قال الخوارزمی المفاعیل فی الحقیقة ثلاثة واما المنصوب بمعنی اللام او بمعنی مع فلیسا بمفعولین: مولانا! آپکی تو ہماری ترکیب میں تو رحمۃ کی مفعولیت ہی غائب ہو گئی:

نعوذ باللہ من قلة العلم وذلة التقلید - عزیز! خدا تمکو اور ہماری سید دین اور عبارت کے ہلاک کنندوں کو بھی کچھ دے - تم اتنا تو سمجھے ہوتے کہ جس لفظ کو ترکیب نحوی میں علماء نحو نے مفعول لہٗ قرار دیا ہے مثلاً ضربت زیدا تادیبا میں تادیبا کو جو علماء نحو مفعول لہٗ کہتے ہیں کیا وہ دنیا سے ناپید ہے یا اس کلام کے قائل کے نزدیک اسکا نام کچھ اور ہے اگر دنیا سے ناپید ہے تو صریح غلط ہے اور اگر اسکا نام کچھ اور ہے تو نام سے کام نہیں کام سے کام ہے نام چاہے کچھ ہی رکھ لو کام تو وہی دیگا جو مفعول لہٗ دیتا ہے - ای عزیز! اگر کوئی شخص خلاف اجماع فاعل کا نام مفعول اور مفعول کا نام فاعل رکھے تو اس سے ہم پوچھینگے کہ جس کو تم فاعل کہتے ہو اسکا ترجمہ کیا کرتے ہو اور جس کو تم مفعول کہتے ہو اس کے معنے کیا بتلاتے ہو اگر اس نے اپنے مفعول کا ترجمہ وہی کیا جو ہم فاعل کا کرتے ہیں اور فاعل کا وہی کیا جو ہم مفعول کا بتاتے ہیں تو ہم اس سے نزاع نہیں کرینگے [illegible]

بھلا اگر مفعول لہٗ کوئی چیز ہی نہیں تو علم نحو کی کل کتب نحو میر سے شرح جامی - رضی اور مغنی تک اور تمام مفسرین خصوصاً حنفی مفسر صاحب مدارک دیکھئے وجود با وجود کی طائیں حنفیوں کو زمرہ مفسرین میں کسی قدر جگہ ملی ہے) کیوں رحمۃ کو مفعول لہٗ لکھتے؟ (اپنی منقولہ عبارت کا مطلب بھی تم نہیں سمجھے نہ سمجھانے کی ہمیں ضرورت ہے نہ اسپر کوئی امر موقوف ہے)-

تو دوسرا حصہ ہماری تفسیر کا یہ تھا کہ آنحضرت کی بعثت سے صرف یا مذا لکو کر رحمت کا حصہ ملا ہے - اسکو ہم نے آیات قرآنی سے مدلل کیا تھا اسپر ہونہار نامہ نگار صاحب آڑا تا ہوا لکھتا ہے:-

ایک منشی ہفت ... مول تفسیر اور آیات نسخ بہات کی تفسیر - نعت ۲۳ ... بیرمضمون اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

ٹ اب بنظیر: قرآن سے جو آپ اس آیت کی تفسیر کرتے ہیں یعنی آیۃ رحمۃ للعالمین کو رحمۃ للذین آمنوا پر محمول فرماتے ہیں۔ مولانا! کیا خوب تفسیر ہے۔ اس کی تو بعینہ یہ مثال ہے کہ الحمد للہ رب العالمین میں رب العالمین کو محمول کریں یایھا الناس اتقوا ربکم اور قل اعوذ برب الناس پر اور رب العالمین کی تفسیر ربکم اور رب الناس اور ربکم و رب آبائکم سے کریں اور اس طرح قرآن کی تفسیر قرآن ہی کی متعدد آیات سے کر کے رب العالمین کے العالمین کو مخصوص کر کے اس سے صرف انسان مراد لیا جاوے۔ سبحان اللہ و ماشاء اللہ۔

جواب:- دیکھئے! میں آپ کو ایک معتبر تفسیر کے حوالہ پر دکھاؤں کہ میری تفسیر کی صحت کیونکر ہے۔ حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:-

ارسلہ رحمۃ لہم کلہم فمن قبل ہذہ الرحمۃ وشکر ہذہ النعمۃ سعد فی الدنیا والاخرۃ ومن ردھا وجحدھا خسر الدنیا والاخرۃ کما قال تعالیٰ الم تر الی الذین بدلوا نعمۃ اللہ کفرا واحلوا قومھم دار البوار وقال فی صفۃ القرآن قل للذین آمنوا ھدی وشفاء والذین لا یؤمنون فی آذانہم وقر وھو علیہم عمی الخ (تفسیر ابن کثیر)

یعنی خدا نے آنحضرت کو تمام لوگوں پر رحم کرنے کے لئے بھیجا ہے پھر جو قبول کرتا ہے اسپر رحم ہوتا ہے جو نہیں کرتا وہ دین و دنیا میں نقصان اٹھاتا ہے خدا نے فرمایا ہے کہ قرآن ایمانداروں کے لئے ہدایت و شفا ہے اور جو لوگ نہیں ایمان لاتے اُن کے کانوں میں ٹونس ہے۔ وغیرہ)

دیکھئے حافظ ابن کثیرؒ نے انہی آیات سے آیت متنازع کی تفسیر کی ہے اور یہی قرآن شریف کا مدعا ہے باقی سب خوش اعتقادیاں ہیں جنکو دوسرے لفظوں میں من گھڑت خیالات کہنا چاہئے۔

اڈیٹر دکن ریویو[له] بھی اس مضمون کو بغور ملاحظہ کریں۔

[له] دکن ریویو ایک اسلامی رسالہ ماہواری ہے جس میں اسلامی تواریخ و دیگر حالات قومی پر بحث ہوتی ہے۔ اس دفعہ اس کے پانچ نمبر ایک ساتھ شائع ہوئے ہیں جنمیں اسلامی تاریخ پر گہری نظر ڈالی گئی ہے۔ سالانہ قیمت قسم اول ۴ روپیہ دوم ۲ روپیہ سوم ۱ روپیہ ملنے کا پتہ منیجر دکن ریویو حیدرآباد دکن (اڈیٹر)

سلف گورنمنٹ

سلف گورنمنٹ کے معنے ہیں اپنی حکومت اس کی دو قسمیں ہیں ایک تو یہ کہ اس حکومت میں کسی دوسری قوم کی ماتحتی نہو جیسے آج انگریزوں کو حاصل ہے دوسری قسم یہ ہے کہ ملک کے اندرونی نظم و نسق میں اپنا اختیار ہو مگر بعض امور میں کسی دوسری قوم کی تابعداری بھی ہو جیسے ہندوستان کے والیان ریاست یا جیسے آج کل مصر کی حالت ہے۔ آجکل جو ہندوستان کے پولیٹیکل مطلع پر غبار آیا ہوا ہے اس میں بھی سلف گورنمنٹ بناء اختلاف ہے۔ ملک کے ہندو تعلیم یافتہ مدت سے اس بات کے مستدعی ہیں کہ گورنمنٹ ہمکو دوسری قسم کی سلف گورنمنٹ عطا کرے۔ ہم کو ہمارے ملک کے انتظام میں بہت سا حصہ دے جیسے ہم نے انگریزی سایۂ عاطفت میں تعلیم اور لیاقت حاصل کی ہے ہمکو اس لیاقت کا ثمرہ بھی ملے اگر بغور دیکھا جائے تو یہ سوال درحقیقت گورنمنٹ کی وعدوں اور اسکی مہربانیوں سے دلوں میں پیدا ہوا ہے۔ گورنمنٹ ہند نے لارڈ رپن کے زمانہ میں ہندوستانیوں کو لوکل سلف گورنمنٹ دو قسم کی عطا کی تھی۔ ایک تو شہر کی آبادی میں سے معززین کو آنریری مجسٹریٹ بنایا جو شہری آبادی کے مقدمات فیصل کیا کریں دوم جس آبادی میں پانچہزار یا زیادہ کی مردم شماری ہو وہاں میونسپل کمیٹی کے ممبر بنانے کا قاعدہ جاری کیا۔ ان دو باتوں اور نیز دیگر وعدوں کے لحاظ سے تعلیم یافتوں کو مزید توقع ہو گئی۔ کہ ہمکو کچھ اور بھی زیادہ ملیگا۔ اسلئے انہوں نے اپنی استدعاؤں کو بڑھایا۔ اصلیت اس غبار کی تو یہ ہے مگر جس طرح ہم نے اس استدعا کی اصلیت معلوم کی۔ ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم یہ بھی دیکھیں کہ اس استدعا کرنے کا طریقہ جو اختیار کیا گیا ہے واجبی تھا یا ناواجب! کچھ شک نہیں کہ جو طریقہ اختیار کیا گیا یہ ایسا نہیں تھا کہ اس سے کامیابی ہوتی بلکہ یہ ایسا تھا کہ اسوقت اگر ہندی گورنمنٹ بھی ہوتی تو وہ بھی اسپر یہی برتاؤ کرتی جو انگریزی گورنمنٹ نے کیا۔

ہماری خیال میں مانگنے والوں سے دو طرح کی غلطی ہوئی ایک تو وہ اپنی استدعا کرنے میں ایسے مجنون ہوئے کہ انہیں یہ بھی خیال نہ رہا کہ ؎

یار کا پاس نزاکت دل ناشاد رہے ✦ نالہ رکتا ہوا تھمتی ہوئی فریاد رہے

انہوں نے مانگا مگر مانگنے والوں کو عار دلا کر۔ انہوں نے مانگا مگر مانگنے سے معنے بگاڑ کر یا اپنی نادانی سے اپنی سوال کو دوسرے لفظوں میں بدل کر جب تو یہ امر مترشح ہونے لگا کہ ہندوستانی جو سلف گورنمنٹ مانگتے ہیں تو قسم اول کی

ahmadimuslim.de

ہنگامہ میں جسکا نتیجہ لازمی تھا کہ سے دو بادشاہ در اقلیمے نگنجند۔

دوسری غلطی یہ ہوئی کہ ماتحت والوں نے دی ہوئی سلف گورنمنٹ کی خوبی نہیں دکھائی آنریری مجسٹریٹی اور میونسپل کمیٹی کی حسن کارگذاری کا ثبوت نہیں دیا۔ کیا کسی واقف کار سے مخفی ہے کہ آنریری مجسٹریٹوں کا (باستثناء معدودے چند) کیا حال ہے۔ ہم بلا خوف تردید بتلا سکتے ہیں کہ مظلوم کے پاس ثبوت یقینی ہوتا ہے گواہ بھی ہیں۔ تحریری و تقریری ثبوت کافی ہے۔ مگر پھر بھی سب سے پہلے یہ خیال ہے۔ کہ مدعاعلیہ کس کا کون ہے اور اس مجسٹریٹ کے پاس ہماری پہونچ کیونکر ہو سکتی ہے۔ اگر پہونچ نہیں تو مظلوم سر پیٹ کر رہ گیا۔ اور اگر اُس کی پہونچ بھی ہے مگر فریق ثانی بھی آخر شہر ہی کا باشندہ ہے۔ چاہ و دراستے اُس کے لئے بھی کھلے ہیں تو پس بحکم دعلا ہیں مدعی علام یا تو جبراً راضی نامہ کر لیا جاتا ہے یا دعوے خارج۔ غرض کوئی صورت نہیں کہ مظلوم قانونی طور پر ثبوت دیکر داد پا سکے۔ یہ تو ہے ہماری لوکل سلف گورنمنٹ کا نتیجہ۔ ان ہم مانتے ہیں کہ جس طرح ہم نے اس سلف گورنمنٹ میں حسن لیاقت اور دیانتداری کا ثبوت نہیں دیا۔ گورنمنٹ نے بھی ہمارے حال کی پرواہ نہیں کی۔ سرکاری ملازمت کے لئے تو تنے، امتحانات اور لیاقت علمی اور قانون دانی اور ہواس کی درستی کی قیودات ہیں مگر آنریری مجسٹریٹ۔ نہیں نہیں لوکل سلف گورنمنٹ کے لئے کوئی قید نہیں ہر ایک بڈھے بہانے کو خواہ اَن پڑھ ہو یا لکھا پڑھا۔ ہندی جانتا ہو یا لنڈے مگر نیچی پڑا ہو بلا روک ٹوک کیا جاتا ہے۔ خواہ اُس کے حواس بھی درست نہوں۔ مزید لطف یہ ہے کہ سرکاری ملازمت میں جسکو اَن فٹ (ناکارہ) سمجھا جاتا ہے اُسکے لئے آنریری مجسٹریٹی کا بنچ خالی ہے۔ اٹے تٹے ملا کے سر پڑے۔ کیا گورنمنٹ سے یہ حالات مخفی ہیں۔ نہیں۔ کیا پھر گورنمنٹ اسپر توجہ نہ کریگی ضرور کریگی مگر سے

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کروگے لیکن
خاک ہو جائینگے ہم تم کو خبر ہونے تک

دوسری قسم لوکل سلف گورنمنٹ یا حکومت خود میونسپل کمیٹی ہے جسکی بابت تو کچھ لکھنا ہی عبث ہے۔ ہم تو ہندوستان کے جس شہر میں گئے ہیں میونسپل کمیٹی کی بابت یہی آواز سنی ہے کہ آپ کا ہونا بھی پی شامت حال ہے۔ ممبران کمیٹی کو خبر تک نہیں کہ ہم کس ذمہ داری کے عہدہ میں آئے ہیں مگر ترحم کی بات ہے کہ بعض ممبران کو قواعد کمیٹی کی بھی خبر نہیں کر گیا ہیں۔ وہ صرف اتنا جانتے ہیں کہ تین سال تک ہم کو کرسی مل گئی نہ ہم معطلی کی فکر ہے نہ انکو کسی دوسرے کی شماتت کا خیال ہے۔ یہ سب انکا نصیب اعداء۔ اگر کوئی بڑا اکابر فوٹوگرافر ہو جو اعلیٰ درجہ کا فوٹوگراف ساتھ رکھتا ہو۔ تو ان ممبران کی انتخاب کیوقت کی تصویریں اور آوازیں اُس فوٹو میں اور فونوگراف میں لیکر بند کرلے پھر تین سال تک انکی بے اعتنائی سے مقابلہ کریں تو انشاءاللہ زمین و آسمان کا فرق پایا جائیگا۔ گویا کسی اُستاد کا قول انکے حق میں بالکل چسپاں ہوگا سے

دل سے تو لیا نازسے شوخی سے ہنسی سے
اب آنکھ ملا نہیں وہ کسی سے

ہم نے یہ دو مثالیں دکھا کر آجکل کے ایجیٹروں (شورش کنندوں) کو بتلانا چاہا کہ میراث پدر خواہی علم پدر آموز۔ اگر کچھ لینا چاہتے ہو تو اپنی پہلی کارگذاری تو دکھاؤ مگر افسوس سے ساتھ کہا جاتا ہے کہ ہم نے انکی کوئی اچھی مثال قائم نہیں کی افسوس سے

تو قسمت میں کہاں تھا کہ کروں کسب کمال
بے کمالی میں بھی افسوس میں کامل نہ ہوا۔

حساب دوستاں در دل

اصحاب ذیل کی قیمت اکتوبر میں ختم ہے اگر خدانخواستہ کسی صاحب کو آئندہ اخبار جاری رکھنا منظور نہ ہو تو بواپسی اطلاع دیں تاکہ وی پی کرنے سے مطبع کا نقصان نہو۔

(خاکسار مینیجر)

۲۴۶	نانگو	۹۱۰	ملانواں
۲۸۶	ناگپور کلاں	۹۱۱	پربھنی
۳۰۲	امیٹھی رام پور	۹۱۲	رسولی
۵۱۴	کوٹلی لوہاراں	۹۱۳	مئوناتھ بھنجن
۶۴۳	امرتسر	۹۱۴	بھی عزت
۶۴۴	نصیر آباد	۹۱۵	مئوناتھ بھنجن
۶۷۱	عبداللہ پور	۹۱۶	غیر سانڈ
۷۵۹	ہل	۹۱۷	پہاڑ پور
۷۶۸	بنارس	۹۱۸	آرہ
۸۹۴	حیدرآباد دکن	۹۱۹	جبلپور
۸۹۵	کانپور	۹۲۱	چندوسی
۹۰۱	آرہ	۹۲۴	محمد پور
۹۰۴	سرستی پور	۹۲۵	گریڈیہ
۹۰۸	مجھولیا	۹۲۶	بھاگلپور

سے وصول ہوگئی۔

۹۲۹	ہردوئی	۱۱۰۶	کوہالی
۹۳۰	یادگیر	۱۱۱۰	بمبئی
۹۳۲	پربھنی	۱۱۶۹	امرتسر

رسول کا احترام عقلاً واجب ہے

(از ایک مخلص)

دانائوں کا یہ قول ہے کہ:-
"انسانی نظام قدرتی نظام کا کسی نہ کسی صورت میں ظل یا عکس ہے۔ اگر دونوں نظام کی تطبیق کیجاوے تو اگرچہ من وعن نہیں لیکن کچھ نہ کچھ مطابقت ضرور ہوتی ہے"

ہم دیکھتے ہیں کہ قدرت کے نظام میں درجہ بندی - ترتیب - وضع الشیٔ فی محلہ کا نظام پایا جاتا ہے - وجودوں - اجسام - ذوات اور انواع میں ایک درجہ بندی اور ایک ترتیبی سلسلہ ملحوظ رکھا گیا ہے - بالمقابل انواع کے ہی نہیں بلکہ انواع کے اندر بھی درجہ بندی پائی جاتی ہے بیشک بعض امور اور بعض حالات میں مساوات کا سلسلہ بھی موجود ہے - لیکن درجہ بندی بالعموم ہے - اور مساوات کا قول شاذو نادر یا صرف کیفیات میں ہی پایا جاتا ہے - بعض حکیموں کے خیال میں مساوات کا وجود بالکل ہی نہیں - جہاں جہاں مساوات کا شبہ پڑتا ہے وہ صرف ایک تشابہ یا جزوی تناسب ہوتا ہے - مساویت نہیں ہوتی جیسے یہ ثابت ہے کہ دنیا کی کوئی دو شیٔ یا کوئی دو وجود یا کوئی دو کیفیتیں یا کوئی دو حالتیں مساوی بحیثیت اور ایک نہیں ہوتیں ایسے ہی یہ بھی ثابت ہے کہ دنیا کی ہر ایک حالت کسی نہ کسی ترتیب اور درجہ بندی کے ماتحت ہے - سلسلہ ترتیب ثابت کرتا ہے کہ -

اس میں عموماً اصل وضع الشیٔ فی محلہ مرعی رکھا گیا ہے - جو درجہ بندی کی ابتدائی بنیاد ہے اور جس پر تمام نظام قدرتی کا مدار اور انحصار ہے بہت لوگوں نے یہ کوشش ضرور کی ہے کہ سلسلہ مساوات ثابت کیا جاوے لیکن اخیر پردہ یہ معلوم کر کے خاموش ہو گئے ہیں کہ نہ تو نظام قدرت میں یہ ثبوت ملتا ہے اور نہ ہی خود انسانی انتظام میں اسکا وجود ہے -

بیشک نظام قدرتی ایک ہی دست قدرت کا نمونہ ہے اور اسکا ماخذ ایک ہی چشمہ ہے لیکن اختلافات اور مختلف مدارج ثابت کرتے ہیں کہ درجہ بندی بھی اس کی پاک مرضی کے ماتحت واقع ہوئی ہے - ہر نوع اپنی نوعیت میں گو بیشک ایک ہی تعریف کے تابع ہے اور ہر جنس ایک ہی مفہوم ابتدائی کے ماتحت ہو لیکن باوجود اس کے بھی اس میں درجہ بندی ہے - ہر نوع کے افراد ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور انکا شروع و اخیر ہمیشہ مختلف ہوتا اور مختلف نتائج پیدا کرتا ہے ہم ہر وقت دیکھتے ہیں کہ ایک ہی جگہ یا ایک ہی ماخذ یا ایک ہی مخرج سے دو چیزیں نکل کے مختلف حالتوں کا نمونہ بنتی ہیں - ایک سیپ سے دو موتی نکلتے ہیں ایک تاج شاہی کی زینت اور رونق کا باعث ہوتا ہے - اور دوسرا کھرل میں پسکر سرمہ کی صورت میں چشم بیمار میں جگہ لیتا ہے - ایک شاخ پر دو پھول کھلتے ہیں ایک کسی دلربا اور خوبرو کے سینہ کی زیبائش ہوتا ہے - اور دوسرا باد مخالف کے جھونکوں سے مرجھا کر گر جاتا ہے اور آنے جانے والے اسے پائوں سے بے اعتنائی سے پامال کرتے ہیں -

ایک ہی رحم اور ایک ہی سکول سے دو بھائی اور دو متعلم نکلتے ہیں ایک علم یا تحقیق یا مدارج کے ملأ اعلیٰ پر پہونچتا ہے اور دوسرا قعر ضلالت اور عجایب ادبار میں گرتا ہے - دنیا میں ایسی اور بھی ہزاروں مثالیں ہیں جو ایک درجہ بندی اور مابہ الامتیاز کو ثابت کرنے میں برہان واثق کا حکم رکھتی ہیں -

ہم دور کیوں جائیں - انسان اپنے بدنی نظام کے ہی ملاحظہ سے یہ استدلال کر سکتا ہے - کیا بدن کے سب اجزا اور اعضاء ایک ہی درجہ رکھتے ہیں اور کیا سب کی غرض خلقت ایک ہی ہے اور کیا اُن میں نسبتیں فرق اور امتیاز نہیں ہے - کیا سر اور پائوں یا آنکھ اور خال ایک ہی درجہ میں رکھے جا سکتے ہیں کیا جو کام آنکھ دیتی ہے وہ ایک خال سے لیا جا سکتا ہے - یا پائوں سر کا قائمقام ہو سکتا ہے - کیا دماغ ضمیر کا کام دے سکتا ہے یا ضمیر سے دماغ کا کام لے سکتے ہیں؟ بے شک بدن ہی میں یہ سارے اعضاء پائے جاتے ہیں اور وہ بہیئت مجموعی انسان ہے - لیکن یہ ہیئت مجموعی اس امر کی مستلزم نہیں کہ ان میں تمیز اور فرق نہ کیا جاوے - مثلاً فلاسفی اور فن تشریح یہ ثابت کرنے کیواسطے ایک عمدہ ذریعہ اور علمی شہادت ہیں کہ ہر عضو اور ہر رگ و ریشہ ٹھیک اپنے اپنے محل میں رکھا گیا ہے - اگر بجائے آنکھ کان کی بجائے رکھا جائے تو دونوں عضو کے افعال منصبی میں فرق آجاویگا - اگر پائوں سر کی بجائے ہو تو کوئی کل بھی پوری نہ اُتریگی - لوگ بعض وقت جلدبازی کر کے کہہ دیتے ہیں - ہم سبھی سب برابر ہیں ہم میں کوئی فرق اور کوئی امتیاز نہیں - ایک دوسرے کے مقابلہ میں فوقیت نہیں رکھتا - لیکن یہ نہیں سوچتے کہ اس فرضی نظام سے کس قدر خرابی پیدا ہونیکا اندیشہ ہے اور نظام قدرت کہاں تک الٹا جاتا ہے - (آفتاب ...)

اتنا بتلائیے کی آنحضرتؐ اور کسی اور ... [illegible] ... - سر ... [illegible]

ahmadimuslim.de

اور اُن کے حوالی موالی ستارے ایک ہی دست قدرت کے نمونے ہیں اور ایک ہی آسمان پر درخشاں و تاباں لیکن کون کہہ سکتا ہے کہ اُنکے اجسام اور مقادیر اور فرائض اور تصرفات میں مساویت ہے اور وہ ایک ہی ہیں بے شک چاند روشن اور خاموش نورانی دیوتا ہے مگر آفتاب کے مقابلہ میں اُسے دوسرے درجہ پر ہی رکھا جاتا اور وہ آفتاب سے مستفیض ہوتا ہے۔ ایک باغ میں ہی سب بوٹے اور سب گل و گلزار ہوتے ہیں۔ گل اور خار ایک ہی شجر کا ثمرہ اور پیداوار ہیں۔ کوا اور بلبل ایک ہی چمن میں رنگ رلیاں مناتے ہیں۔ شیر اور گیدڑ ایک ہی جنگل میں رہتے ہیں۔ گھوڑا اور گدھا ایک ہی مالک کے طویلہ میں بندھتے ہیں ہرن اور لومڑی ایک ہی دامن پہاڑ میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ باز اور چیل ایک ہی آسمان کے نیچے اُڑتے ہیں۔ غلام اور آقا۔ رعیت اور پادشاہ ایک ہی سرزمین کی پیداوار کھاتے اور ایک ہی آب و ہوا میں نشو و نما پاتے ہیں لیکن باوجود ان مخارج اور اماکن واحدہ کے ان میں امتیاز اور فرق کیا جاتا ہے۔

بڑا بھائی اور چھوٹا ایک ہی والدین سے ہوتے ہیں لیکن بڑا بڑا ہوتا ہے اور چھوٹا چھوٹا۔ زید اور خالد دونوں بکر کے لڑکے ہیں۔ زید عالم ہونے کی وجہ سے بمقابلہ خالد کے تعظیم دیا جاتا ہے اور خالد بوجہ بہادری اور شجاعت کے زید سے تمیز رکھتا ہے۔ دونوں خدا کی پیدائش ہیں۔ لیکن کیا ایک حسین بمقابلہ بدقسمت بدصورت کے دیکھنے والوں کی نظروں میں کوئی دلچسپی حاصل نہیں کرتا۔

روپیہ بھی چاندی کا ہوتا ہے اور ایک دونی بھی اُسی دھات کی لیکن دونوں کی قیمت میں فرق ہے۔ ایک خوش آواز اور دلکش صدا و پُراثر کرتی ہے۔ لیکن ایک بُری آواز لگتے ہی ایک صدمہ ہوتا ہے۔ اُستاد اور شاگردوں میں نوعیت کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں ہوتا۔ لیکن شاگرد استاد کا بعض خصوصیات کی وجہ سے ادب کرتے ہیں۔ حاکم اور محکوم میں باعتبار انسانیت کیا فرق ہے مگر حاکم کی خصوصیت محکوم کے دلپر نقش ہوتی ہے اور اُسکی وجہ سے محکوم جادۂ ادب سے باہر نہیں ہو سکتا۔ والدین میں بمقابلہ اولاد کے کیا فوقیت ہے۔ ترتیب اخلاق اور حق پرستی ہمیشہ تعلیم دیتی ہے کہ انکا ادب کیا جاوے چاہے گہری نظروں سے دیکھو اور چاہے سرسری سے ہر سلسلہ میں ایک سا سلسل درجہ بندی اور ترتیب پائی جاویگی اور ساتھ ہی اس کے یہ بھی کہ اگر ہم اس درجہ بندی اور ترتیب کے خلاف عمل کریں تو نظام عالم میں گونہ ابتری ناشی ہونیکا اندیشہ رہتا ہے۔ نہ صرف یہی نہیں بلکہ ابتری پیدا ہو جاتی ہے۔

درجہ بندی کا دوسرا نام حفظ مراتب ہے۔ حفظ مراتب دنیاوی اور دینی دونوں سلسلوں میں واجب اللحاظ ہے جہاں اس سلسلہ میں فرق آیا خود نظام عالم میں فرق آگیا۔ قدرتی اور انسانی دونوں سلسلوں میں درجہ بندی یا حفظ مراتب کی ترتیب بہت کچھ انتخابی اصولوں کے تابع رکھی گئی ہے۔ انسان جو دوسری مخلوق پر گونہ شرف ظاہر کرتا ہے وہ بھی بذریعہ انہی انتخابی اصول کے ہے۔ چند انواع میں سے ایک نوع خاص کرلی گئی ہے۔ ایسے انتخابات مختلف وجوہ سے کئے جاتے ہیں۔ بوجہ اعلےٰ فضیلت و قدس فطرت۔ بوجہ متانت و جزرسی طبیعت۔ بوجہ تمکنت و فتوت۔ بوجہ استقلال و ہمت۔ بوجہ حسن مشارب و حسن مقاصد۔ بوجہ علو عزائم۔ بوجہ امتیازات عالیہ۔ بوجہ دیگر خصوصیات خاصہ۔

ہم بالخصوص قدرتی انتخاب کی نسبت نہیں کہہ سکتے۔ کہ انکی اصلی موجبات اور کیا کیا ہیں۔ کیونکہ ہم اُن سے کسی قدر ناواقف ہیں لیکن اس قدر کہہ سکتے ہیں کہ جنہیں قدرت بمقابلہ دوسرے ابناء جنس کے انتخاب کرتی ہے۔ اُس کے اسباب فاضلہ ضرور کچھ نہ کچھ ہونے چاہئیے۔ اس دلیل سے کہ جب خود ہماری انتخاب بعض فاضلہ اسباب کے تابع رکھی جاتے ہیں تو ضرور ہے کہ قدرتی انتخابات میں بھی یہی اصول مرعی ہو۔ نظام عالم کی تکمیل کے واسطے یہ لازمی قرار دیا گیا ہے کہ جو جو انتخابات عمل میں آچکے ہیں اُن کے مطابق عمل ہوتا رہے کیونکہ اگر ایسا نہ کیا جاوے تو خرابی عائد ہونیکا اندیشہ ہے۔ رعایا پر بادشاہ کی تعظیم کیوں واجب ہے اور ایک بادشاہ رعایا کے افراد کے مقابلہ میں کیوں مقدس اور برتر مانا جاتا ہے اسواسطے کہ اُسکا انتخاب لاکھوں اور کروڑوں مخلوق کے مقابلہ پر ہوا ہے۔ کروڑوں مخلوق دنیا میں بستی ہے اور اُن میں سے کوئی پچاس ساٹھ ہی بادشاہ ہونگے۔ ہر قوم میں انکی عزت ہے اور ظل اللہ اور حضور اعلیٰ کہا جاتا ہے۔ صرف اسواسطے ہی نہیں کہ انکے پاس حشم و خدم ہیں بلکہ اسواسطے بھی کہ انکا انتخاب اعلےٰ پیمانہ پر کیا جاتا ہے اور تقریباً کل افراد نے انہیں تسلیم کیا ہے۔ اگر حشم و خدم ہی موجب احترام ہو تو پھر اُن سے بعض ساہوکار اور مہاجن بھی کہیں زیادہ دولت مند ہیں ایک حاکم کی کیوں تعظیم کی جاتی ہے اس لئے کہ اُسے ایک ملک کی گورنمنٹ اور بادشاہ نے ملکی اور [illegible] خدمات کے واسطے انتخاب کیا ہے۔

ایک ادنیٰ چوکیدار و نمبردار گاؤں والوں سے ہی تنخواہ پاتا ہے۔ چونکہ چوکیداروں کا انتخاب سرکاری قانون کے تابع ہوتا ہے۔ اسواسطے اُسے گاؤں بھر میں عزت دی جاتی ہے۔ میونسپل کمشنران کو لوگ آپ ہی چنتے ہیں اور پھر آپ ہی انکی تعظیم بھی کرتے ہیں۔ اگر وہ ایسا نہ کریں تو نظام شہری میں خرابی پیدا ہو کر

[illegible]

انتظام آسائش بگڑنے لگتا ہے - ہر خاندان میں کوئی نہ کوئی سرغنہ اور اعلیٰ ممبر سمجھا جاتا ہے اور ماتحت ممبران خاندان اُس کی واجبی تعظیم کا فرض [illegible] پیدا کرتے ہیں -

ہر جلسہ میں ایک چیرمین ہوتا ہے اور باقی کے ممبران اُسے خاص امتیازات دینے میں تامل نہیں کرتے - بیشک اُستاد اور معلم شاگرد کی نوع میں سے ہی ہے - لیکن اگر شاگرد کی جگہ اُستاد آ جاوے تو ضابطہ تعلیم کے خلاف ہوگا اور تعلیمی اغراض کے منافی

ایک حکومتی سفیر یا وکیل یا قاصد جس گورنمنٹ یا جس پادشاہ سے دوسری پادشاہ کے نام بفرمان شاہی یا مراسلہ یا پیغام سفارت لیتا ہے وہ گورنمنٹ یا وہ بادشاہ سفیر ہی کی نوع سے ہوتا ہے اور جس دوسری گورنمنٹ میں جاتا ہے وہ بھی انسان ہی ہوتی ہے لیکن اُس عزت سفارت و احترام انتخاب وکالت کی وجہ سے اُس سفیر کا خاص اعزاز کیا جاتا ہے - باوجود باہمی کشمکش اور منافرت کے بھی اُسکی جان کی حفاظت کی جاتی ہے اور دوسری گورنمنٹ اُس کے جانی و مالی نقصانات کا ذمہ اٹھاتی ہے - سفارت نامہ کی تعمیل ہو کر بھی اُس کی حفاظت و احترام میں سرمو فرق نہیں آتا -

خاتمہ سفارت کے بعد لڑائی شروع ہو جاتی ہے لیکن سفیر بصد حفاظت و احترام اپنے ملک کے حدود سے پار کیا جاتا ہے -

یہ کیوں صرف اسواسطے کہ وہ شخص بذریعہ ایک خاص انتخاب کے بھیجا گیا تھا - دونوں گورنمنٹوں پر اُس کا اعزاز و احترام لازم ہے اور نیز دونوں گورنمنٹوں کی رعایا پر بھی یہ فرض تھا کہ اُس کے اعزاز و احترام میں حصہ لیں -

کیا ہر شخص سفیر اور قاصد شاہی مقرر کیا جا سکتا ہے؟ کیا تو جا سکتا ہے لیکن ہر شخص اسکا شایان نہیں ثابت ہو سکتا ہے -

جب کوئی سفارت مقرر کیجاتی ہے - تو دونوں گورنمنٹوں کے ملکی - قومی - حکومتی اور نظامی اعتبارات کے لحاظ سے کی جاتی ہے اور یہ ایک ایسا کام ہوتا ہے - جو بہت ہی تدبیر اور حزم اور احتیاط چاہتا ہے - دنیوی نظام کی طرح قدرتی نظام میں بھی ایسے انتخابات میں خاص خاص صفات پر لحاظ کیا جاتا ہے نہ [illegible] کے واسطے

جو اعضاء مخصوص و رئیسہ کے سلسلہ میں رکھے گئے ہیں - واقعی وہ اسی قابل تھے - بیشک ایک خیال یا ایک مسئلہ یہ سوال کر سکتا ہے کہ مجھے چشم بینا کیوں نہیں بنایا گیا - لیکن آنکھ کا کام اُس کی تسلی کر سکتا ہے کہ وہ اس قابل نہیں تھا - پاؤں سر کے مقابلہ میں خود ہی یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ دماغ ہی اس کام کے قابل تھا - تدبیر نظام بدنی کیواسطے جو جو اخلاط معرض خلقت میں آئے ہیں اُنکی فضیلت بمقابلہ عضلات کے معلوم اور ثابت ہو سکتی ہے - رُوحانی نظام بھی دنیوی نظام سے کم نہیں بلکہ مذہبی وجوہ کی جہت سے دنیوی نظام سے یہ نظام فائق اور برتر ہے کیونکہ دنیوی نظام کے بعد جو نظام آنے والا ہے وہی رُوحانی نظام ہے ہر مذہب اور ہر مذہبی سلسلہ میں - کوئی نہ کوئی ہادی - بانی - یا امام ہوتا ہے جیسے کہ ہر گورنمنٹ کوئی نہ کوئی شاہ یا صدر مجلس رکھتی ہے - اس ترتیب اور اس نظام سے ثابت ہوا کہ دنیوی حکومت کی طرح مذہبی سلسلوں میں بھی کسی نہ کسی اعلیٰ ہستی یا ممتاز وجود کا ہونا لازمی ہے - خواہ فی الحقیقت ہی وہ ممتاز اور اعلیٰ ہو یا بوجوہ مان لیا گیا ہو - خواہ ایسا امتیاز خلقی وجوہ سے ہو - اور خواہ انتخابی اصولوں سے - کوئی ہی صورت ہو - جو شخص اس کام کیواسطے انتخاب کیا جاتا ہے اور جس کے ذمہ یہ خدمت - ایسا کام لگایا جاتا ہے وہ دوسروں کے مقابلہ میں اعلیٰ - مفروضہ - اعتقادی فوقیت ضرور رکھتا ہے - مسٹر شاپن ہاور جو ایک نامور فلاسفر گذرا ہے کہتا ہے:-

"یہ جو لوگ قدس فطنت - تکمیل - فطرت - استقلال اور روشن ضمیری کیوجہ سے ممتاز ہیں وہی نبی ہوتے ہیں اور وہی رسول بنتے ہیں - اُنکا دماغ اور اُنکا ضمیر اوروں سے قدرتاً خاص اور روشن و مکمل ہوتا ہے - اُنکی خلقت خاص اسی غرض کیواسطے ہوتی ہے کوئی دوسری خلقت اُنکا مقابلہ نہیں - وہ اپنے ابناء جنس کے فخر ہیں"

پھر اسی فلاسفر کا یہ قول بھی ہے کہ:-

"چونکہ فلاسفر اور حکیم کی دماغی بناوٹ اور ضمیری ساخت قدرتاً ابنائے جنس سے فائق اور خاص ہوتی ہے - اسواسطے وہ دوسروں سے تمیز دیا جاتا ہے" ہر مذہبی سلسلہ ایک رُوحانی گورنمنٹ ہے جس طرح دنیوی گورنمنٹ بغیر کسی صدر مجلس یا شاہ کے نہیں چل سکتی اسی طرح رُوحانی گورنمنٹ بھی بغیر کسی پاک اور ممتاز ہستی کے قائم

تفسیر ثنائی جلد پنجم

تیار ہے - قیمت عسہ پانچوں جلدوں کی متفرق قیمت عسہ ہے مگر پانچوں جلدیں یکجا ایک خریدار کیلئے مبلغ عسہ مقرر ہیں - جو صاحب پانچوں جلدوں کے پانچ خریدار پیدا کرینگے اُنکو ایک نسخہ پانچوں جلدوں کا مجموعہ مفت اور جو صاحب ایک خریدار پیدا کرینگے اُنکو ایک جلد جونسی وہ چاہیں مفت ملیگی -

منیجر اہلحدیث

نہیں رہ سکتی۔ اسواسطے بھی بانی مذہب اور بانی مذہب کی تقدیس اور تکریم کی ضرورت ہے کہ مذہب انسانوں کے واسطے ہے۔ اور انسان انسان سے ہی ایلاؤ ترتسلی پاتا ہے کیونکہ باعتبار حیثیت ایک نسبت دونوں میں ہوتی ہے۔ اگر یہ ضرورت نہ ہوتی تو فرشتوں کا رسول ہوکر آنا زیادہ تر مناسب تھا۔ جوش و محبت مذہبی بھی ایک شوکت ہے۔ وہ بانی مذہب کی محبت سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ جس مذہب کا کوئی بانی نہیں اس میں جوش ہی نہیں۔ خدا بھی مذہب کا جزو اعظم ہے لیکن یہ کم تر ہوتا ہے کہ خدائی بحث میں کوئی جوش میں آوے۔ ہمیشہ رسول یا اوتار اور بانی مذہب یا ہادی کی بابت ہی جوش آتا ہے۔ چونکہ ایک بانی مذہب محسوس عالم میں ہوتا ہے اسواسطے اس کی نسبت زیادہ تر تحریک اور جوش رکھتی ہیں اس سے ایک بانی مذہب کی تعظیم اور امتیاز کی خصوصیت ثابت ہوتی ہے۔ کون خدا کو نہیں مانتا اور کون توحید کا کسی نہ کسی رنگ میں قائل نہیں۔ لیکن جب تک کوئی بانی اور صدر مجلس نہیں مقرر کیا جاتا مذہبی حیثیت حاصل نہیں ہوتی۔

کسی بانی مذہب کی اسواسطے تعظیم نہیں کی جاتی کہ نعوذ باللہ وہ خدا کا ٹکڑا یا خدا کا جزو ہے یا خدائی کاموں میں اسے بغیر رضامندی خدا کے کوئی دخل ہو ہے بلکہ صرف اس لئے کہ وہ خدا کا برگزیدہ ہے اور خدا نے اسے بندوں میں سے اپنے کام کے لئے چن لیا ہے۔ حضرت موسیٰ کی مذہبی دنیا میں کیوں تعظیم کیجاتی ہے اور فرعون نے کیا قصور کیا ہے صرف اسواسطے کہ خدا کی نظروں میں موسےٰ ایک برگزیدہ بندہ تھا اور فرعون یہ درجہ نہیں رکھتا تھا۔ مسیح علیہ السلام کو رومیو نکے صلیب دینے والے گورنر پر کیا فوقیت ہے۔ مسیح تو ایک عاجز بندہ تھا اور وہ گورنر صاحب اختیار تھا۔ بس یہی کہ خدا نے مسیح کو چن لیا تھا۔ ابوجہل پر کیوں قرآن نہیں اتارا گیا۔ حضرت محمد رسول اللہ کیوں خاص کئے گئے۔ یہ خدا کی رضی اور خدا کا اپنا انتخاب تھا جو کبھی بیوجہ نہیں کیا جا سکتا اور اس سے ثابت ہے کہ احمد عربی ابوجہل پر ضرور کوئی فطری یا جبلی فوقیت رکھتے تھے۔ اسی وجہ سے احمد عربی عزت کے ساتھ اس عہدے کے لئے منتخب کر لئے گئے۔ امام حسین علیہ السلام نوع انسانیت میں یزید کی برابر تھے یزید کی تعظیم کیوں نہیں کیجاتی اسوجہ سے کہ امام حسین کی فطرت و طینت میں تقدس تھا اور یزید کی طبیعت اس سے خالی۔

شاگرد استاد کی اور مرید اپنے پیر کی کیوں تعظیم کرتا ہے اس لئے کہ وہ اس کا ہادی اور رہنما ہے۔ ایک بانی مذہب ہمیشہ یہی کہتا ہے۔ خدائے واحد کی پرستش کرو۔ میں بھی ایک بندہ تم سا ہوں۔ میرا کچھ اختیار نہیں۔ یہی باتیں اور یہی تعلیم ہے جو اس کی تعظیم کراتی ہے وہ کتنا بردبار۔ عالی حوصلہ عالی ظرف سیر چشم رسول اور ریفارمر کتنا عام ہے جو خدائے واحد کے مقابلہ میں اپنی ذات ایک صادق پرستار کی طرح الگ رکھتا ہے۔ وہ کتنا قابل تعظیم ہادی ہے جو لفسانیت سے کوسوں دور ہے کر صاف الفاظ میں یہ کہنے کا عادی ہے اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ۔ وہ کتنا بڑا عالی نفس رسول ہے جو یہ کہتا ہے۔ نَبَارِیْ حَبِیْبٍ بَعْدَ غُرُوْبٍ مُنُوْنَ۔ وہ کس قدر عالی ظرف امین ہے جو باوجود ایک بڑے انتخاب کے فروتنی عاجزی اور عبدیت سے ذرہ بھی پرے نہیں جاتا۔ رسولوں پر خدا کا کلام تھا یہ خانوں میں چھپ کر نہیں نازل ہوتا تھا۔ رفتہ رفتہ اترتا اور کلام کی وضاحت کرتا تھا۔ کون سا ایسا رسول ہے جس نے ابلاغ حکمۃ اللہ میں تکلیف پر تکلیف اور مصیبت پر مصیبت نہ اٹھائی ہو۔ کون ایسا رسول ہے جو اخبار دل کی طرح احکام الٰہی سناتا پھرتا ہو اور کوئی اسے کچھ نہ کہتا ہو بیشک ان مصائب کا اجر رسول پاویگا۔ لیکن کیا اس کی امت کے لئے ضروری اور لازمی نہیں کہ ایسے جید پاک اور پاک دل رسول کی دل سے تعظیم و تقدیس کرے۔ ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد۔ کیا یہ جملہ رسولوں کے واسطے نہیں اور کیا رسول اس قابل ہیں کہ انہیں حرف غلط کی طرح متن ادب سے

مستورات کی پکار

رسالہ

صحت النساء

جوکہ ایک عالم نے ہندوستان کی عورتوں کی حالت درست کرنے کیلئے ہزاروں روپیہ خرچ کرکے صرف معزز پبلک میں مفت تقسیم کرنیکیلئے گیارہ لاکھ کی تعداد میں چھپوا کر تیار رکھا ہے اسلئے نوٹس ہذا کا مطالعہ کرتے ہی جتنی جلدی مناسب سمجھیں پتہ ذیل سے بالکل مفت منگا کر دیکھیں جن پر محصول ڈاک بھی خود کی طرف سے ہوگا) فی خواندہ آدمی ایک کتاب بالکل مفت تقسیم کر کے دونوں جہانوں میں ثواب حاصل کریں۔

پتہ :- منیجر لائبریری بک ایجنسی جگادھری ضلع انبالہ پنجاب

اہلحدیث کا مذہب — حنفیہ کے عقائد ... کی دل آزاری کے لکھے - قیمت ۳/ ... اہلحدیث امرتسر

نکال دیا جاوے۔ اگرچہ رسولوں کو ہماری مدح و ثنا کی ضرورت نہیں کیونکہ انکا کفیل خود خدا ہے لیکن کیا ہماری خادمیت (خادمیت نہ سہی ایک نسبت ہی سہی) اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ ہم انہیں محبت اور تعظیم کی پیاری نگاہوں سے دیکھیں اور اپنے سلسلہ کا انہیں امام اور بانی سمجھ کر انکی تقدیس کریں۔

بیشک خدا سوائے رسول کی تعلیم کے بھی بخش سکتا ہے۔ رسول کیا ایمان قرآن کے بغیر بھی خدا نجات دے سکتا ہے۔ لیکن محمد عربی اور دیگر بزرگان مذہب کی بیجا قوت خدمات اور استقلال کا یہی معاوضہ ہے کہ انکا نام لینا بھی ہمیں برا معلوم ہوتا ہے۔ دنیوی ریفارمروں کی برسیاں اور جوبریاں کی جاتی ہیں۔ شاعر نظمیں پڑھتے ہیں۔ وہ ناظم شعر و اشعار بولنے والے کچھ دیتے ہیں۔ صرف اسواسطے کہ وہ کسی گروہ یا کسی فرقہ کے نام لیوا اور خدمت گذار تھے۔

کیا مذہب کے بانیوں کا نام لینا بھی خدا پرستی کے مخالف یا ایک زائد شئی ہے وہ کون بے وقوف ہے جو احمد عربی کا نام تعظیم سے صرف اسواسطے لیتا ہے کہ وہ خدائی انتظام میں کوئی دخل رکھتے ہیں۔ یا انہیں خدا کے مقابلہ میں کوئی شرکت [illegible]
[illegible]
اور وہ ممتاز ممبران ہیں۔ انہیں خدا نے اپنے خاص فضل و کرم سے ہم پر فوقیت بخشی ہے۔ وہ خاص فطرت اور خاص دماغ کے لوگ تھے۔ ہم اُن کے نام لیوا ہیں۔ انکا ادب اور انکا اتباع ہمارے لئے موجب فخر اور عزت ہے۔ سب ہدایات اُن کے طفیل سے ہم تک پہونچائی گئی ہیں۔ وہ ایسے قاصد اور ایسے رسول ہیں رسول کا ادب ہر حالت میں ہمپر لازمی ہے۔ انکی ریاضت اور انکی نیک نیتی نے بمقابلہ ہمارے انہیں خاص درجہ دلایا ہے۔ وہ ان وجوہ سے خدائی درگاہ میں ہمیشہ ممتاز ہیں۔ خدا انپر فضل کرتا اور انہیں خاص امتیاز بخشتا ہے۔ خدا کے برگزیدہ اور پیارے ہیں۔ انکا روشن ضمیر قبولیت دعا کا ایک کافی وسیلہ ہے۔ وہ ہمیں حکمت اور دانائی کی تعلیم دیتے رہتے ہیں۔ انکی متبع کا ہمیں ترکہ ملا ہے انکے اعمال اور اُن کی ریاضتیں ہمارے واسطے ایک نمونہ ہیں۔ باعتبار انسانیت کے وہ اور ہم ایک ہیں لیکن باعتبار خاص امتیازات کے انکا درجہ اُن کا احترام ہم سے لاکھوں کیسا کروڑوں درجہ زیادہ ہے اور ہم اُن کے خاک پا سے بھی اسفل ہیں اور یہی ہمارا فخر ہے۔

اُن کی تقدیس اُن کی مدح اُنکی پیروی انکا اقتدا ہمارے ضمیروں کے لئے ایک روشنی اور ایک خدائی نعمت ہے۔ وہ ایسے جامع اور روشن مشعل ہیں جن سے ہزاروں مشعلیں دنیا میں وقتاً فوقتاً روشن ہوتی رہتی ہیں۔ خدائی قدیر اپنی رحمت اور فضل کے تقاضے سے بزرگان ملت کی سنتا ہی رہا ہے اور سنتا ہے۔ اور انہیں اپنی مرضی سے اعزاز و تکریم بھی بخشتا ہے۔ صل علی محمد و علے آلہ و اصحابہ اجمعین ؁

کوئی مذہب اُسوقت تک مذہبی شوکت نہیں قائم رکھ سکتا جبتک بانی مذہب کی تعظیم اور تقدیس اُسکا ایک اوّلین ماٹو نہ ہو۔ کوئی مذہب مذہب نہیں ہو سکتا جبتک اُس کے رسول اُس کے امام کی عزت اور احترام صحیح معنوں میں نہ کیا جاتا ہو۔ گو ایک بانی مذہب رسول اور امام۔ خدا کی ذات اور خدا کی صفات میں کوئی شرکت نہیں رکھتا۔ لیکن خدا کی مہربانیوں اور خاص افضال سے جدا نہیں اور بمقابلہ اور اپنے جنس اور امتیوں کے خصوصیت اور خاص فخر رکھتا ہے رسول اور امام کی محبت اور تعظیم دوسرے الفاظ میں خدا کی محبت ہے کیونکہ رسول سراسر خدا کی محبت کا نمونہ ہوتا ہے اور اُس سے جسقدر محبت کی جاتی ہے وہ خدا ہی کے واسطے کی جاتی ہے اور یہ بھی خدائی احکام کی ایک قسم کی تعمیل ہوتی ہے۔ اور ایک عبادتی فعل ہے اُس کی افضلیت کا شکر ہے۔ من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ۔ فقط

مرزا سلطان احمد

(اہلحدیث) مگر اس احترام کے مستحق وہی رسول ہیں جو سچے رسول ہوں لیکن جھوٹے مدعی اسی قدر ہتک اور تذلیل کے مستوجب ہیں جتنے کوئی دھوکہ باز سرکاری عہدہ کے مدعی ہوتے ہیں۔ ؎ ورخانہ اگر کس ست یک حرف بس ست

تقریظات

ہمارے ناظرین جناب مولانا حاجی محمد انوار اللہ صاحب استاد ولیعہد حضور نظام حیدرآباد دکن کے نام نامی و اسم گرامی سے واقف ہونگے آپنے ایک بسیط کتاب افادۃ الافہام بجواب ازالہ اوہام مرزا صاحب قادیانی کی تردید میں لکھی ہے۔ مولانا موصوف کا نام نامی کتاب کی خوبی کی ضمانت میں کافی ہے سلیس اردو مدلل بیان۔ چھاپہ خوب۔ قیمت دو جلد کاغذ چکنا ۱۲ کاغذ کھردرہ عہ

کتاب العقل ہماری کلامیہ کو مولانا ممدوح نے آجکل کی ضرورت کے مطابق لکھا ہے۔ ایک جلد قیمت کاغذ چکنا ۱۲ کاغذ کھردرہ عہ

الیشیاء اس نام کا ایک ماہوار رسالہ منشی فیروز الدین احمد صاحب کی اڈیٹری میں نکلنا شروع ہوا ہے۔ مضامین غالباً تاریخی اور

فتاوے

کئی ایک دفعہ لکھا گیا ہے کہ فتوٰی لینے والے اصحاب کو لازم ہے کہ اگر اخبار میں جواب لینا چاہیں تو فی سوال ایک پیسہ اور اگر خطی جواب لینا چاہیں تو علاوہ محصولڈاک فی سوال ۲ پیسہ غریب فنڈ کے لئے بھیجا کریں۔ تاہم بعض احباب اس نوٹس کی پرواہ نہیں کرتے اور جواب کے لئے متقاضی ہوتے ہیں۔ پس لیئے احباب جو ہمارے نوٹس کی پابندی نہ کریں جواب کے حقدار نہ ہونگے۔ ابو الوفاء

س نمبر ۳۸۲ - وہ عورت جس کا شوہر مفقود ہو گیا کرے؟

ج نمبر ۳۸۲ - جس عورت کا شوہر مفقود الخبر ہو چار سال کے بعد چار ماہ دس روز عدت گذار کر نکاح ثانی کر سکتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہی فتوے ہے امام مالک کا یہی مذہب ہے۔ ردالمحتار میں اسپر عمل کرنا جائز لکھا ہے۔

س نمبر ۳۸۳ - مجلس میلاد بہیئت کذائی فرض ہے یا سنت؟

ج نمبر ۳۸۳ - مجلس میلاد بہیئت کذائی بدعت ہے اسکا وجود صحابہ۔ تابعین تبع تابعین کے زمانہ میں نہ تہا۔

س نمبر ۳۸۴ - قرآن شریف کو جلانا۔ پہاڑنا کیسا ہے؟

ج نمبر ۳۸۴ - قرآن شریف کو بہ نیت حقارت جلانا یا پہاڑنا سخت گناہ بلکہ کفر ہے البتہ اگر بوسیدہ ہو جاوے تو جلادے تاکہ پرزے پاؤں تلے نہ آئیں تو جائز ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا تہا۔

س نمبر ۳۸۵ - زید کہتا ہے کہ ض مشابہ ظا ہے نہ دال اور عمر کہتا ہے کہ ض مشابہ دال ہے۔

ج نمبر ۳۸۵ - حق کہ مشابہ ظا پڑہنا چاہیئے۔ تفسیر کبیر اور فتاویٰ عالمگیری وغیرہ میں ایسا ہی لکہا ہے۔

س نمبر ۳۸۶ - امام کے پیچہے سورۃ فاتحہ نہ پڑہنے سے نماز ہوگی یا کہ پڑہنے سے ہوگی اور حدیث بخاری مسلم لا صلوٰۃ لمن لم یقرء بفاتحۃ الکتاب کیسی ہے؟

ج نمبر ۳۸۶ - امام کے پیچہے سورۃ فاتحہ ضرور پڑہنی چاہیئے۔ حدیث مرقوم صحیح ہے۔

س نمبر ۳۸۷ - ذبیحہ لغیر اللہ اور اس کے کہانیکا کیا حکم ہے؟

ج نمبر ۳۸۷ - ذبیحہ لغیر اللہ حرام ہے وما اہل لغیر اللہ بہ

س نمبر ۳۸۸ - فی زمانہ اکثر مقاموں او بازاروں میں بقر قصاب جانور ذبح کرتے ہیں اور نماز روزہ سے بالکل غافل ہیں اُن کے ہاتھ کا ذبیحہ کیسا ہے؟

ج نمبر ۳۸۸ - بے نماز قصابوں کا ذبیحہ جائز ہے۔ جبکہ عیسائیوں اور یہودیوں کا جائز ہے تو بے نماز مومن کیا اُن سے بہی برے ہیں۔

س نمبر ۳۸۹ - خلفاء اربعہ کی تقلید افضل ہے یا کہ ائمہ اربعہ کی۔ اگر ائمہ اربعہ کی تقلید افضل ہے تو قبل ائمہ اربعہ کے جو گذرے اُنکا کیا حال ہوگا۔ کیونکہ اُسوقت ائمہ اربعہ موجود نہ تہے تو آیا کس کی پیروی فرض ہوگی ائمہ اربعہ کی یا قبل والوں کی؟

ج نمبر ۳۸۹ - خلفاء اربعہ ائمہ اربعہ سے افضل تہے۔ مگر تقلید کسی کی بہی جائز نہیں اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۔ ان حبکا قول و فعل خدا رسول کے حکم کے مطابق ہو اُس کو لے لینا چاہیئے۔

س نمبر ۳۹۰ - کل حدیثیں کب جمع ہوئیں اور کیونکر ہوئیں اور شمار میں کتنی ہیں کتنی حدیثیں ابو حنیفہ رحمہ کو اور کتنی شافعی رح کو اور کتنی مالک رح و حنبل رح کو ملیں ہیں یا کہ ان لوگوں کو بہی پوری پوری حدیثیں نہیں ملی۔

ج نمبر ۳۹۰ - حدیثیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جمع ہوئی تہیں مگر وہ بیاض کی صورت میں تہیں پہر پہلی صدی ہجری میں کتاب کی صورت میں آئیں یہانتک کہ دوسری صدی میں یہ ایک مستقل فن بنگیا۔ ائمہ اربعہ کو جتنی حدیثیں ملیں انکی تصنیفات سے معلوم ہو سکتی ہیں۔ امام شافعی امام حنبل۔ امام مالک رحمہم اللہ کی تصنیفات تو اسوقت دنیا میں ملتی ہیں البتہ امام ابو حنیفہ صاحب کی کوئی تصنیف نہیں ملتی مگر اُن کے علم و فضل میں شبہ نہیں۔ سب حدیثیں کسی امام کو نہیں ملیں۔

س نمبر ۳۹۱ - تقلید ائمہ اربعہ کس آیت اور حدیث سے ثابت ہے؟

ج نمبر ۳۹۱ - تقلید ائمہ کی ممانعت البتہ ثابت ہوتی ہے۔ اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم ولا تتبعوا من دونہ اولیاء یعنی خدا کے اُتارے ہوئے کلام کی پیروی کرو اور اس کے سوا کسی ولی یا امام کی تقلید نہ کرو۔

س نمبر ۳۹۲ - ائمہ اربعہ معصوم تہے یا کہ ان سے بہی غلطی ہوتی تہی اگر معصوم تہے تو الحمد للہ ورنہ سہواً یا دانستہ خطا کرتے تہے؟

ج نمبر ۳۹۲ - ائمہ اربعہ معصوم نہ تہے۔ فقہ میں لکہا ہے المجتہد یصیب و یخطئ یعنی مجتہد سے ٹہیک بات بہی ہوتی ہے اور غلطی بہی۔ مگر دین کے بارے میں دانستہ غلطی نہیں کرتے تہے۔

س نمبر ۳۹۳ - دین کے اصول کے ہیں؟ (شیخ محمد عبدالستار۔ ابراہیم پور ضلع سلطانپور)

ج نمبر ۳۹۳ - دین کے اصل اصول دو ہیں۔ قرآن و حدیث۔ ما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نہٰکم عنہ فانتہوا اجماع اور قیاس انہی اصول پر متفرع ہیں بلئے وہ اصل اصول نہیں

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

پیسہ اخبار میں تحریک ہوئی تھی کہ انجمن نعمانیہ لاہور کے جلسہ میں سود بنک کی تحقیق کی جائے چنانچہ وکیلوں کی طرف سے چند ایک سوال انجمن نعمانیہ کے مہمان علماء کی خدمت میں پیش ہوئے سُنا ہے سوائے مولوی عبداللہ صاحب ٹونکی کے سب نے بنکوں کا سود ربوا محرم قرار دیا پبلک کو مولوی صاحبان کے مضامین دیکھنے کا انتظار ہے مگر اس طرح سے ایسا نازک مسئلہ حل نہیں ہو سکتا خصوصاً انجمن نعمانیہ میں جس کی وسیع ظرفی کا یہ حال ہے کہ سوائے مقلدین علماء کے دوسرا کوئی اس مجلس میں شریک نہیں کیا حالانکہ جلسہ میں وہ مدعو تھے - ہم نے کمال افسوس سے سنا کہ جناب مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی بر جلسہ میں مدعو ہو کر گئے تھے محض عدم تقلید کی وجہ سے انکو بھی اس مجلس میں شریک نہیں کیا گیا - پس اس کے لئے بہتر صورت وہی ہے جو پیسہ اخبار میں چھپی تھی کہ یہ کام تعلیم یافتوں کے انتظام میں ہو اور خاص اسی غرض سے علماء کو مدعو کر کے مقررہ وقت کے اندر نوبت بنوبت کھڑے ہو کر چند چند منٹ تقریریں کریں اچھی تعداد میں تقریریں ہونے کے بعد ان سے نقشے تحریر کرایا جائے -

جالندھر میں مولوی محمد ابراہیم صاحب لاہوری اور حکیم نبی بخش صاحب واعظوں کی کوشش سے کئی ایک آتشبازی چلانے والوں نے تحریری وعدے کئے ہیں کہ آئندہ کو ہم نہیں چلائینگے - خدا مولوی صاحبان کو اجر خیر دے اور انکو مضبوط ثابت قدم رکھے - (جالندھر میں شب برات کے موقع پر آتشبازی کی بڑی کثرت ہوتی ہے سُنا ہے کہ تخمیناً دس ہزار روپیہ خرچ ہوتا ہے - خدا کی پناہ)

امرتسر کی حنفی انجمن کا ایک جلسہ ۱۰ اکتوبر کو ہوا جس میں باہر کے واعظین بھی آئے جناب مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی مع فرزند ارجمند حسن میاں کے بھی شریک تھے - (مفصل بشرط ضرورت آئندہ)

کہا جاتا ہے کہ طاعون چوہوں سے پھیلتی ہے - یہ بات کامل طور سے ثابت ہو گئی ہر گھر والے کو ایک بلی پالنی چاہئے - یہ چوہوں کو کھا کر طاعون کے زبردست ذریعہ کو معدوم کر دیتی ہے (بلی بھی اچھی خاصی مرزا قادیانی کی قائم مقام ہوئی)

بندے ماترم اخبار کا مقدمہ ختم ہوا چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ نے مسٹر ارابندو گھوش مفروضہ ایڈیٹر اور ہیمندرا باغچی مفروضہ منیجر بری کر دئیے گئے - یہ دونوں اڈیٹر اور منیجر ثابت نہیں ہو سکے - مگر بابو پورنا بوس پرنٹر اور مشتہر کو تین ماہ قید سخت کی سزا دیگئی - اس مقدمہ میں بڑی لطف انگیز ایک بات ہے کہ شروع سے اختتام مقدمہ تک اس بات کا پتہ نہیں لگا کہ اخبار بندے ماترم کا اڈیٹر کون شخص ہے - اسی اخبار کے مقدمہ میں گواہی نہ دینے کے سبب سے بابو بپن چندرپال کو ۶ مہینے جیل کی ہوا کھانی پڑی (دیکھو پرچہ گذشتہ)

دینا جپور کے ایک وکیل بابو درگا سرن نے چلتی ٹرین میں دو یورپین مسٹر سماسٹ ڈپٹی انگزامینر اور مسٹر گوش اسسٹنٹ منیجر پر قاتلانہ حملہ آلہ لکڑی سے کیا - ملزم گرفتار کر کے حوالہ پولیس کیا گیا مگر وہ حملہ کرنے سے انکار کرتا ہے اور اپنے آپ کو بےگناہ کہتا ہے تحقیقات ہو رہی ہے -

لالہ لاجپت رائے اور اجیت سنگھ جلاوطنان پنجاب کی سفارش کرنے کا ارادہ بمبئی والوں نے آپس میں نااتفاقی ہو جانے کے سبب فسخ کر دیا - زہے اتفاق تیرا ستیاناس

امیر کابل نے ایک اور یورپین مسٹر تھارنٹن کو ملازم رکھکر انگلستان سے طلب کیا ہے یہ چمڑہ کمانے کے کام میں پورے ماہر ہیں -

مقدونیہ صوبہ ترکی میں جوڈیشل اصلاح کی ضرورت کو تمام دول عظام کے سفیروں کی مجلس نے بالاتفاق منظور کر لیا اور باب عالی کی اصلاحی تجویز پر پسندیدگی کی نظر سے غور کیا یہ سفرا اپنی تجاویز میں باب عالی کی کئی تجویزیں بھی شامل کرینگے -

ایران کی حالت ابھی درست نہیں ہوئی - ایرانی پارلیمنٹ انتظام سلطنت کی ہر شاخ میں مداخلت کر کے کل اختیار حکومت اپنے ہاتھ میں لینے کی خواہشمند ہے -

اضلاع پنجاب میں ہفتہ مختتمہ ۱۴ ستمبر کے اندر حسب ذیل طاعونی اموات ہوئیں - حصار ۱۵ - رہتک ۱ - گوڑگانوہ ۵ - ہوشیارپور ۴ - فیروزپور ۵ - لاہور ۱ - سیالکوٹ ۳ جہلم ۱۷۲ - (جس میں چند گذشتہ ہفتوں کے اعداد بھی شامل ہیں) راولپنڈی ۳ ، مالیر کوٹلہ پٹیالہ ۱۳ - میزان ۲۹۹ - میزان ہفتہ سابقہ ۱۳۸ - سال گذشتہ کے اسی ہفتہ کی میزان ۸۱ تھی -

مقدمہ بلوہ راولپنڈی کے جو سات ملزم موقع واردات سے گرفتار ہوئے تھے اور جنہیں گذشتہ ہفتہ ضمانت پر رہا کیا گیا تھا - صاحب مجسٹریٹ نے انکی ضمانتیں منسوخ کر کے پھر انہیں جیلخانے میں بھیجدیا ہے -

انگلستان میں ریلوے مزدوروں کے علاوہ اور بھی کئی پیشوں کے مزدور ہڑتال پر آمادہ ہیں جس سے پایا جاتا ہے کہ وہاں اہل پیشہ میں آجکل عام بے چینی پیدا ہو رہی ہے

مطبع دائرۃ المعارف (حیدرآباد دکن) کی نگرانی اور اسکا انتظام صیغہ تعلیمات کے حوالے کیا گیا ہے اور نظام کالج صیغہ تعلیمات کی نگرانی سے نکال کر ایک کمیٹی کے زیر انتظام کیا گیا ہے -

ضرورت ہو

ہمارے ہند و میڈیکل ہال سے مندرجہ ذیل ادویات طلب فرماویں جنکے فوائد
آپ کو تجربہ سے معلوم ہو جائیں گے۔ قدردانی کی ضرورت ہے۔ آزمائش شرط ہے

جوہر عشبہ

عشبہ ایک ایسی مشہور دوا ہے کہ تعلیم یافتہ دنیا میں شاید ہی کوئی شخص ایسا ہوگا جو اسکو نہ جانتا ہو۔ خون کی صفائی کیلئے اکسیر ہے۔ آتشک کے مادہ کو بیخ و بنیاد سے دور کرتا ہے۔ کھجلی گنٹھیہ بخار ہر قسم امراض کیلئے تیر بہدف ہے۔ جلدی امراض مثلاً پھوڑے پھنسی بھگندر۔ ناسور جسم پر کے سیاہ یا سفید داغ خارش وغیرہ سے بالکل صحت ہو جاتی ہے۔ جوہر عشبہ دوا یقینی ہے بدمزا نہیں۔ اسکے مفید اور مصفی خون ہونے کی انگلینڈ۔ امریکہ۔ فرانس اور انڈیا کے ڈاکٹروں نے بڑے زور سے تصدیق کی ہے۔ قیمت فی شیشی خورد ۱ عہ کلاں ۲ عہ

سفوف سیلان

جریان ایسا موذی مرض ہے کہ اگر اسکے علاج سے انسان غافل ہو جائے تو نامردی کے سوا اسکو پیدا کرنے کے علاوہ جسمانی طاقت ضائع کر دیتا ہے اولاد سے محروم کرکے مختلف عوارض کا نشانہ بنا تا ہے۔ نسیان۔ درد کمر۔ درد سر۔ دوران سر۔ چہرہ اور آنکھوں کی زردی جسمانی کمزوری۔ اور اداسی اسکا [illegible] اس مرض کے ازالے کیلئے یہ سفوف ایک [illegible] عجیب الاثر ہونے میں عدیم المثل ہے [illegible] صرف اٹھ دن میں خاطر خواہ آرام ہوتا ہے۔ قیمت [illegible]

عنبر آملہ تیل

یہ ایک خوشبودار تیل ہے جو بالوں میں لگانے سے دماغ کو تقویت دیتا ہے۔ بالوں کو نرم اور خوشبودار بنا کر سیاہ رکھتا ہے۔ حافظہ کی طاقت بڑھاتا ہے۔ عطر لگانے کی حاجت نہیں رہتی تیل بھی ہے اور خوشبو بھی۔ دماغی محنت کرنے والوں کو اس کا ضرور استعمال کرنا چاہئے۔ ایک دفعہ ضرور آزمائیے۔
قیمت فی شیشی ۸ر

عرق دافع سوزاک

سوزاک پرانا ہو یا نیا کیسا ہی ہو اس دوا کے استعمال سے فوراً ہی چنگا ہو جاتا ہے۔ یہ عرق وہ ہے جس سے ہر ایک مریض کو صحت ہوتی ہے۔ اسکا اثر کبھی غلط نہیں جاتا۔ ہزاروں مایوس مریضوں نے استعمال کرکے صحت پائی ہے۔ اگر کوئی اس مرض کا بیمار آپکی نظر میں ہو تو اسے اس عرق کے استعمال کرنے کی ضرور سفارش کریں۔
قیمت فی شیشی [illegible]

گولڈن ٹانک پلز

یہ ایک بے نظیر مشہور و معروف گولیاں ہیں [illegible] ضعف دماغ ضعف اعصاب [illegible] اور [illegible] کی سستی [illegible] کے واسطے تیر بہدف ہیں اور دماغی محنت سے کام لینے والے اصحاب کیلئے ایک عجیب تحفہ۔ [illegible] شدہ طاقت کو واپس لا کر دوبارہ شباب دکھانا ان گولیوں کا کام ہے [illegible] کے لئے اکسیر ہیں۔
قیمت فی ڈبیہ ۴۸ گولی عہ

[illegible]

اگر اس [illegible] کیا جائے تو [illegible] ہے۔ [illegible] عاجز آ [illegible] وہ صحت یاب ہو گئے۔ اسکے [illegible] قابل اور [illegible] ہیں۔ وہ مریض [illegible] اور ڈاکٹروں نے جواب دے دیا ہو۔ آخری تجربہ اس عرق کا کریں اور دیکھیں کہ اس کا اثر [illegible]
صرف [illegible] روپیہ [illegible]

المشتہر نند لعل سوداگر پروپرائٹر ہند و میڈیکل ہال بازار امرتسر

حسب الحکم مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل اُن کے اپنے مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا ۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered L. N. 352.

اہلحدیث
امرتسر

مت دیکھ کسی کا قول و کردار — (مصطفیٰ کی) …… — بس حل کر لو نقل کیا ہے — باب مہم و حفظا کا دیکھا ہے

نمبر ۲۹

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے … … عہ
والیان ریاست سے … … ہے
رؤسا و جاگیرداران سے … … للعہ
عام خریداروں سے … … ۱۲/۴
" " " ششماہی ۱۲/
مالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
" ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر
بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہوا کرے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا ۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا ۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی تجدید (درست) کرنا ۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی لی جائیگی ۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے ۔
(۳) نامہ نگاروں کی تحریریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے ۔

امرتسر ۔ یوم جمعہ ۔ مورخہ ۳ ۔ رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ ہجری مطابق ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۷ء عیسوی

مرزا صاحب قادیانی پر میرے مباہلہ کا اثر

ہمارے ناظرین آگاہ ہونگے کہ مرزا صاحب نے ایک دفعہ مجھکو مباہلہ کیلئے بلایا تھا جس کے جواب میں میں نے کہا تھا میں آپ سے مباہلہ کرنے کو ہر وقت تیار ہوں مگر یہ بتلاؤ کہ اس مباہلہ کا اثر کیا ہوگا؟ آپ کا دعوے ہے کہ میں جب دعا کروں میری دعا قبول ہوتی ہے مجھے خدا نے کہا ہے جدہر تیرا منہ اُدہر ہی میرا منہ ہے ۔ پس آپ خدا سے دعا کرکے اس بات کا پتہ حاصل کریں اور مجھے بتلادیں کہ اگر میں آپکے ساتھ مقابلہ میں جھوٹے پر لعنت کروں یعنی مباہلہ کروں تو مجھپر کیا اثر ہوگا؟ ایسا نہو کہ مجھے کبھی زکام ہوجائے تو آپ جھٹ سے اُسے اپنے مباہلہ کا اثر بنالیں اس لئے بغرض تصفیہ اسکی تعیین پہلے ہی ہو جائے تو بہتر ہے اس معقول سوال کے جواب میں مرزا جی نے ایک گہری چال نکالی کہ ۱۵ ۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار دیا جسکا عنوان تھا "مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ" یہ اشتہار مع جواب ۲۶ ۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے اہلحدیث میں چھپ چکا ہے ۔ اس میں مرزا جی نے میرے ساتھ فیصلہ کی دعا کی تھی کہ خداوندا ہم (مرزا اور خاکسار) میں سے جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جاوے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کرے ۔ ہر چند یہ خاکسار الہامی ہے نہ الہامی کا بیٹا نہ الہامی کا باپ مگر ایک سچے الہامی بلکہ الہامیوں کے سردار خداوند علیم کے الہام کا مبلغ ہوں اس لئے غیرت خداوندی نے مرزا جی کی یہ دعا اُنہی پر ڈالی جسکی تفصیل یہ ہے کہ مرزا جی کا ایک لڑکا جسکی ابھی چند روز ہوئے ۳۰ اگست کو شادی ہوئی تھی اور مرزا جی کا گھر ایک عشرت کدہ بنا تھا وہی لڑکا ۱۶ ستمبر کو فوت ہو کر مرزا جی کو ہمیشہ کے لئے داغ جدائی دے گیا ۔ (دیکھو اخبار بدر ۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء) کون نہیں جانتا کہ اولاد لخت جگر ہے جسکی موت سے گو والدین پر حقیقی موت نہ آئے لیکن موت کے برابر مصیبت تو ہوتی ہے اسی لئے کسی اہل دل نے کہا ہے ؎

جدا کسی سے کسی کا غرض حبیب نہو + یہ داغ وہ ہے کہ دشمن کو بھی نصیب نہو

اس مصیبت میں مرزا جی کے غم کا اندازہ خود انکی تقریر مندرجہ الحکم ۲۴ ستمبر سے مترشح ہوتا ہے اگرچہ مرزا جی نے بڑی ہوشیاری سے اس غم کو دبانا چاہا مگر آخر طبعی امر کسی طرح نہیں رک سکتا چنانچہ فرماتے ہیں :-

ضروری اطلاع [illegible]

ahmadimuslim.de

یہ کوئی ویسی کوہ سے بڑی تکلیف اور ابتلا کا زمانہ آیا ہے بلکہ ابتدا سے سب نبیوں پر آتا رہا حضرت آدم علیہ السلام کا بیٹا جب فوت ہوا تھا تو کیا انہیں غم نہیں ہوا تھا ایک روایت میں لکھا ہے کہ ہمارے نبی کریم صلعم کے گیارہ بیٹے فوت ہوئے ہے آخر بشریت ہوتی ہے غم کا پیدا ہونا ضرور ہے ۔

ناظرین میں اکثر واقفکار اصحاب کو یاد ہوگا کہ جن دنوں مرزا جی نے عبداللہ آتھم کی موت کی پیشگوئی کی تھی اور وہ وقت پر نہ مرا تھا مگر اُس کی مدت میں ایک یوروپین پادری مرگیا تھا تو مرزا جی نے اس یوروپین پادری کے مرنے کو آتھم کے مرنے کے قائم مقام بنا کر ... (حالانکہ وہ پادری آتھم کا باپ تھا نہ بیٹا نہ کوئی اور رشتہ قریبی بلکہ وہ یورپی تھا اور آتھم پنجابی لیکن محض اتحاد مذہبی کے لحاظ سے مرزا جی نے اُس کے مرنے سے اپنی پیشگوئی کو صادق کرنے کی کوشش کی تھی تو کیا اب کوئی دانا اس سے انکار کریگا کہ میری مقابلہ پر گو مرزا جی کو بخود موت نہیں آئی لیکن بیٹے کے مرنے سے موت کے برابر مصیبت تو ضرور آئی ہے جن لوگوں کو جوان اولاد خصوصاً ایسے بیٹے کے مرنے کا صدمہ کبھی پہونچا ہو جبکی شادی کی ... اور مذہبی گدی ہوں تو وہ ہمارے دعوی کی تصدیق کر سکتے ہیں کہ مرزا جی کو گو موت نہ آئی ہو مگر موت کے برابر مصیبت تو ضرور آپڑی ہے ۔

اس واقعہ کے ہولناک ہونے اور مرزا جی پر موت کے برابر مصیبت پڑنے کا ثبوت خود اُن الہامات سے ملتا ہے جو مرزا جی اور اُن کے مرید اس غم کو غلط کرنے کے لئے پیش کرتے ہیں چنانچہ بدر کا خوش عقیدہ اڈیٹر لکھتا ہے ۔

اس میں شک نہیں کہ بعض نادان دشمن اس پر خوشیاں منائیں گے لیکن ان کی خوشیاں منانا بھی مومنین کے واسطے ایک نشان ہے کیونکہ خدا تعالی نے آج سے چند ماہ قبل اس امر کی خبر کر دی تھی کہ اس لڑکے کو فوت ہونے پر مخالفوں کو خوشی سے اچھلنے کا موقعہ ملیگا مگر جس قدر وہ خوشی کرینگے اسی قدر اپنے ہاتھوں سے اس پیشگوئی کو پورا کریں گے اور اس بارہ میں چند سطور بطور شہادت اخبار ... سے ذیل میں درج کی جاتی ہیں ایک وہ الہام ہے جو مخالفوں کی خوشی کو ظاہر کرتا ہے ... الہام آئی۔ دشمن کا بھی ایک وار نکلا وہ ... الایام ... یعنی کوئی ایسا امر رنجیدہ خدا کی طرف سے ہماری نسبت یا ہماری جماعت کے کسی فرد کی نسبت صادر ہوگا جس سے دشمن خوش ہو جائیگا اور وہ امر رنجیدہ خدا کی طرف سے ہوگا یا دشمن کا نہیں

... مرزا جی کی ایک الہام کے سوا یہ روایت کہاں ہے ؟ (اہلحدیث)

کچھ دخل ہوگا " (بدر ۱۹ ستمبر صفحہ کالم ۳)

یہ عبارت بھی باواز بلند کہہ رہی ہے کہ مرزا جی پر اس واقعہ ہائلہ سے موت کے برابر مصیبت آئی ہے ناظرین ذرہ اس عبارت میں اُن الفاظ کو بغور دیکھیں جنپر ہمنے خط دیا ہے یعنی ایسا امر رنجیدہ خدا کی طرف سے ہماری نسبت صادر ہوگا جس سے دشمن خوش ہوگا۔ اس الہام کو مبارک احمد کی موت سے لگانا گویا تسلیم کرنا ہے کہ یہ واقع مرزا صاحب کے حق میں موت کے برابر مصیبت لایا ہے پس یہی ہمارا مطلب ہے۔ فالحمدللہ کہ ؎

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں ❊ لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

اس بحث کے بعد ہم اس واقعہ ہائلہ کی مزید تحقیق کرنا چاہتے ہیں اور مرزا جی اور اُن کے دام افتادوں کی گہری چال کی تہ بتلاتے ہیں۔ مرزا جی کی جوتیوں کا غلام اور حکیم نورالدین کا مصنوعی بیٹا اڈیٹر بدر لکھتا ہے کہ:۔

"انا للہ وانا الیہ راجعون۔ **خدا تعالے کی پیشگوئیاں پوری ہوئیں**

کیا ہی مبارک تھا وہ وجود جس کی پیدائش بھی خدا تعالی کا ایک عظیم الشان نشان تھا اور اس کی وفات بھی ایک خدا کا نشان ہوا۔ مبارک احمد کی مبارک روح اسی لئے دنیا میں آئی تھی کہ اللہ تعالی کی ہستی اور اس کے رسول کی صداقت کے واسطے نشانات قائم کر کے جلد اپنے خدا کے ساتھ جا ملے۔ (۱) سب سے اوّل نشان یہ تھا کہ مبارک احمد کی پیدائش سے کئی سال پہلے اس کے متعلق خدا تعالی کی وحی میں پیشگوئی کی گئی تھی کہ ایک چوتھا لڑکا پیدا ہوگا یہ پیشگوئی کتاب انجام آتھم اور ضمیمہ انجام آتھم ۱۸۹۶ء میں کی گئی تھی۔ جس کے بعد تیسرے سال یعنی ۱۴ جون ۱۸۹۹ء کو مبارک احمد پیدا ہوا تھا"

(بدر ۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ کالم ۱)

جواب ضمیمہ انجام آتھم پر جس الہام کا حوالہ دیا گیا ہے اُس کے الفاظ یہ ہیں۔ "خدا تین کو چار کریگا" صفحہ

اس الہام کا نہ سر ہے نہ پیر۔ پھر طرفہ یہ ہے کہ یہ الہام بقول مرزا جی ۱۸۹۶ء کا

لے اڈیٹر بدر مرزا جی کو جب کبھی خط لکھتا ہے تو اپنا نام اسطرح لکھا کرتا ہے حضور کی جوتیوں کا غلام (تف بر ایسی خوش آمد) پھر لطف یہ ہے کہ گاڑی میں جب مرزا صاحب کے ساتھ بیٹھتا ہے تو صدر کی جانب بیٹھا کرتا ہے۔ گورداسپور میں ہم نے بچشم خود دیکھا ہے یا تو اسکو تمیز نہیں کہ صدر کی جانب گاڑی کا کونسی ہے یا وہ مرزا صاحب کو صدر کے لائق نہیں جانتا جوتیوں کا غلام کسی اور مطلب کے لئے بنتا ہوگا۔ (منہ)

ahmadimuslim.de

ہے۔ مگر اپنی گولائی کیوجہ سے جدھر کو مرزا جی چاہیں چسپاں کرسکتے ہیں۔ اس طور پر طرفہ یہ ہے کہ جس وقت یہ الہام ہوا تھا اُسوقت مرزا جی کے ہاں ایک لڑکا بھی نہ تھا چنانچہ مرزا جی خود ہی لکھتے ہیں کہ:۔

"اُسوقت ان تین لڑکوں کا جواب موجود ہیں نام ونشان نہ تھا" (حوالہ مذکور)

اب ایک زیرک آدمی کے لئے سوچنے کا موقع ہے کہ جس حال میں کوئی بچہ بھی نہیں۔ تو اُس وقت چوتھے بچے کی خوشخبری دینے کی کیا ضرورت ہوتی ہے۔ اس قسم کے الہامات یا عبارات اُسوقت بولا کرتے ہیں جہاں پہلے تین موجود ہوں تو کہا جاتا ہے کہ چار کرنیوالا اور اگر چار ہوں تو کہا جاتا ہے کہ پانچ کرنیوالا یا پانچواں آنیوالا ہے چنانچہ مرزا جی خود ہی اپنی کتاب مواہب الرحمٰن میں یہاں لکھتے ہیں:۔

"الحمد للہ الذی وھب لی علی الکبر اربعۃ من البنین وانشر فی بخامس حین من الاحیان" (ص ۱۳۹)

یعنی خدا نے مجھ کو چار بیٹے دئیے ہیں۔ پانچویں کی بشارت دیتا ہے جو کسی نہ کسی وقت ملیگا۔ گویہ الہام بھی آپکا غلط ہوگیا تھا کہ اس الہام کے شائع ہونے سے بعد چند روز ہی میں مرزا کے حرم محترم میں لڑکی پیدا ہوئی تھی جسپر امرتسر کی انجمن نصرت السنہ کی طرف سے ایک اشتہار نکلا تھا کہ گو مرزا جی کے ہاں پیشگوئی کے مطابق لڑکا نہوا بلکہ لڑکی ہوئی تاہم شکر ہے کہ راستہ تو صاف ہوگیا جس سے آئندہ کی امید بندھتی ہے۔

خیر سردست ہمیں اس پیشگوئی کے متعلق بحث کرنا مقصود نہیں بلکہ ہم نے یہ دکھانا ہے کہ مرزا جی کا الہام مذکور کسی طرح چوتھے بیٹے مبارک احمد کے حق میں نہیں ہے بلکہ یہ محض اُنکا معمولی ہتھکنڈا ہے۔

ایک شخص کے گھر میں بیوی خاوند اور ایک لڑکی ہے وہ بھی کہہ سکتا ہے کہ خدا تین کو چار کرنے والا ہے یعنی آئندہ مجھ کو بیٹا یا بیٹی ہوگی ایک شخص تین بھائی ہیں وہ بھی کہہ سکتا ہے کہ خدا تین کو چار کرنیوالا ہے یعنی آئندہ ہمارا چوتھا بھائی پیدا ہوگا۔ ایک پیر کے تین مرید ہیں یا ایک گرو کے تین چیلے ہیں یا ایک استاد کے تین شاگرد ہیں یا ایک رئیس کے تین مکان ہیں یا ایک رنڈی کے تین یار ہیں یا ایک وکیل کے پاس تین مقدمے ہیں یا ایک شخص کی تین بیویاں ہیں یا ایک نواب کے تین ضلع ہیں یا ایک بادشاہ کے ماتحت تین ملک ہیں غرض دنیا کے جتنے آدمی تین چیزوں کے مالک یا متصرف ہیں وہ سب کہہ سکتے ہیں کہ خدا تین کو چار کرنیوالا ہے۔ اگر غور کیا جائے تو مرزا جی کا الہام مذکور اپنی گولائی کی وجہ سے اَور سب الہاموں پر فوقیت رکھتا ہے۔

"تھا" مرزا جی بھی دانا ہیں۔ دوسرا انسانوں کو وہ عقل سے خالی جانتے ہیں اُنکو خوب معلوم ہے کہ جو نہی تم نے کوئی بڑھاکی تو انکی طرف سے صدا آئیگی "امنا وصدقنا فاکتبنا مع الشاھدین"۔

مرزائیو! الیس فیکم رجل رشید؟ کیا تمہارا علم وعقل کا مقتضا یہی ہے کہ ایسے راویٔ الہاموں پر مدار نبوت قرار دیتے ہو۔ مرزا جی کی جوتیوں کا غلام پھر لکھتا ہے۔

"ایک دفعہ جب کہ مبارک احمد کی عمر کوئی دو سال کے قریب ہوگی اس کو سخت دورہ اُم الصبیان ہوا اُس وقت حضرت مسیح موعود اس کے قریب کے مکان میں دعا میں مشغول تھے جب کہ ایک عورت نے پکار کر کہا کہ اب بس کرو کیونکہ لڑکا فوت ہوگیا تب حضرت دعا کرتے ہوئے اُس کے پاس آئے اور اس کے بدن پر ہاتھ رکھا اور خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کی تو دو منٹ کے بعد لڑکے کو سانس آنا شروع ہوگیا اور وہ زندہ ہوگیا۔ حضرت عیسیٰ کے معجزات احیاء موتیٰ بھی ایسی قسم کے تھے" (صہ کالم ۱ - بدر)

جواب:۔ اسکا ثبوت دینا بھی تو کوئی صحیح حوالہ نہیں دیا کہ مخالف کو تحقیق کا موقع ملے بلکہ محض طفل تسلی ہے اگر ہو بھی تو کیا تعجب ہے ام الصبیان کی بیماری کا دورہ ایسا ہی ہوتا ہے کہ بچہ مردہ سمجھا جاتا ہے مگر بعد دورہ کے وہ خود بخود اچھا ہو جاتا ہے اس قسم کے واقعات کو معجزہ عیسوی کے برابر کہنا بالکل اُس کے مشابہ ہے کہ ؎

این کرامت ولی ما چہ عجب ٭ گربہ شاشید وگفت باراں شد

آگے چلکر جوتیوں کا غلام پھر لکھتا ہے۔

"اگست گذشتہ میں مبارک احمد تپ شدید سے سخت بیمار ہوگیا تھا یہانتک کہ بار بار غشی تک نوبت پہونچتی تھی اور تپ ایک سو پانچ درجہ تک پہونچ گیا اور سر مارنے کی ایسی حالت تھی کہ سرسام کا خوف ہوکر نومیدی کی حالت ہوچکی تھی ایسی حالت میں الہام ہوا کہ نو دن کا بخار ٹوٹ گیا یہ الہام اخبار بدر مورخہ ۲۹ اگست میں قبل از وقت چھپ گیا تھا۔ چنانچہ اس کے مطابق ۳۰ اگست کو بخار بالکل ٹوٹ گیا اور مبارک احمد تندرست ہوکر باغ سیر کرنے کے لئے چلا گیا اور پھر چند روز بخار رہ کر ۲ ستمبر کو ٹوٹ گیا اور لڑکا بالکل صحت یاب ہوگیا۔ اور لڑکے نے خود کہا کہ میں بالکل تندرست ہوں اور کھیلنا شروع کیا۔

اس بیماری سے تو شفا ہوئی لیکن چونکہ خدا تعالیٰ کا ایک پرانا فرمودہ پورا ہونا تھا اسواسطے ایک دوسری مرض سے مبارک احمد پھر بیمار ہوا کیونکہ ضرور تھا کہ خدا کے منہ کی باتیں ساری پوری ہو جاتیں اور اس الہام کی تفصیل یہ ہے

ahmadimuslim.de

کہ مبارک احمد کی پیدائش سے صرف ایک روز پہلے خدا تعالیٰ نے آپ مسیح موعود کو بتلا دیا گیا کہ یہ لڑکا جلد فوت ہو کر خدا تعالیٰ سے جا ملیگا۔ چنانچہ اس کی تشریح صاف الفاظ میں حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب تریاق القلوب مطبوعہ ۱۹۰۲ء کے صفحہ ۴۰ میں کر دی تھی چنانچہ اس جگہ ہم اصل عبارت نقل کرتے ہیں اور وہ یہ ہے۔ مجھے خدا تعالیٰ نے خبر دی کہ میں تجھے ایک اور لڑکا دونگا اور یہ وہی چوتھا لڑکا ہے جو اب پیدا ہوا جس کا نام مبارک احمد رکھا گیا اور اس کے پیدا ہونے کی خبر قریباً دو برس پہلے دی گئی اور پھر اسوقت دی گئی کہ جب اس کے پیدا ہونے میں قریباً دو مہینے باقی رہتے تھے اور پھر جب یہ پیدا ہونے کو تھا تو یہ الہام ہوا انی اسقط من الله واصیبه یعنی میں خدا کے ہاتھ سے زمین پر گرتا ہوں اور خدا ہی کی طرف جاؤنگا۔ میں نے اپنے اجتہاد سے اس کی یہ تاویل کی کہ یہ لڑکا نیک ہوگا۔ اور رو بخدا ہوگا اور خدا کی طرف اس کی حرکت ہوگی اور یا یہ جلد فوت ہو جائیگا۔ اس بات کا علم خدا تعالیٰ کو ہے کہ ان دونوں باتوں میں سے کونسی بات اس کے ارادہ کے موافق ہے۔ چنانچہ وہی ارادہ الٰہی کے موافق مبارک احمد ۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء روز دوشنبہ کی صبح کو پانچ دفعہ سے جا ملا۔ اور مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا انا للہ وانا الیه راجعون۔ (بدر۔ منگ۔ کالم ۲-۱)

جواب:۔ اس تحریر کو محققانہ تدقیق سے دیکھیں تو عجیب ہی گورکھ دھندا معلوم ہوتا ہے۔ مرزا گست کو بخار تو تھا بہت اچھا۔ مولوی کو اسکا نکاح بھی کیا گیا۔ کیا کوئی اناالیا کرنے کا اسکو باور کر سکتا ہے۔ پھر لطف یہ کہ ۱۶ ستمبر کو بخار رہتا اور ۱۶ کو مر گیا۔ ایک دن کا کل واقعہ ہوا۔ اسی میں بدر لکھتی ہیں کہ ۔ ۔ لڑکا بالکل صحت یاب اور تندرست ہو گیا۔ وہ ہو گیا وہ ہو گیا۔ کیا ہی مزہ کی بات ہے۔ شاید ان الہامیوں کے ہاں ایک روز سال دو سال کی مدت کا ہوتا ہوگا دیکھئے یہ تمامی عبارات تریاق القلوب منقولہ آئندہ میں اسکا ثبوت ملیگا۔ خیر ان مواخذات کا جواب تو شاید ہی ملے کہ ہم چونکہ الہامی ہیں پس ہم جو چاہیں کریں۔ ہم اس کہیں اصلی ہم اصل پیشگوئی پر آتے ہیں۔

کچھ شک نہیں کہ جو تیوں کے غلام نے تریاق القلوب سے جو عبارت نقل کی ہے وہ ٹھیک نقل ہے اگرچہ درست عبارت کا نقل کرنا مرزائی پارٹی کے خلاف معمول ہے مگر ناظرین بغور دیکھیں کہ اس عبارت میں مرزا جی نے کیا ہی دو رنگی دکھائی ہے فرماتے ہیں یہ لڑکا نیک ہوگا یا جلد فوت ہو جائیگا۔ یہ دو رنگی بعینہ اس قصے کے مشابہ ہے جو کسی میراثی کا مشہور ہے کہ اس نے بھی دعویٰ کیا تھا کہ ہم (میاں بیوی) میں سے ایک تو ضرور ولی ہے۔ لوگوں نے کہا ارے احمق تانا کے تانا تجھ کو ولایت سے کیا کام اور کیا تعلق۔ اس نے کہا صاحب ہوں تو میں بیشک تانا کا بیٹا مگر کیا بات ہے۔ کہ میرے دعوے کا ثبوت مجھ سے نہیں پایا جاتا لوگوں نے کہا اچھا بتاؤ تو سہی۔ اس نے کہا سنئے صاحب جب کبھی بادل اُٹھتا ہے تو میں کہتا ہوں برسیگا۔ میری بیوی کہتی ہے نہیں برسیگا۔ چنانچہ ہمیشہ ایسا ہوتا ہے کہ ہم دونوں میں سے ایک کا کہنا ضرور سچا ہوتا ہے کبھی میں ولی اور کبھی میری صاحبہ ولی۔ غرض ولایت سے ہمارا گھر کبھی خالی نہیں ہوتا۔ سبحان اللہ! یہی حال مرزا جی کے الہاموں کا ہے فرماتے ہیں یا تو رو بخدا ہوگا یا جلد مر جائیگا۔ (کیوں نہ ہو آخر ولی ہیں)

خیر یہ بھی ہم آپ کی اس دو رنگی سے بھی درگذر کرتے ہیں۔ مگر آپ یہ تو بتلا دیں اس جلدی کے لفظ سے کیا مطلب ہے۔ عرف عام میں جلدی سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ شیر خواری کے زمانہ میں مریگا۔ یہ نہیں کہ نکاح کر کے شادی کے نقارے بجوا کر مریگا۔ اور مرزا جی کے عشرت کدہ کو ماتم کدہ بنا جائیگا۔

پس اگر مان لیا جائے کہ یہ الہام آپ کا اسی بچے کے متعلق ہے تو بھی اسکا اتنی عمر کو پہنچ جانا کہ آپ نے اس کے نکاح کا بھی انتظام کر دیا بلکہ نکاح کر بھی دیا اس سے صاف سمجھ میں آتا ہے کہ آپ خود بھی اس کے متعلق جلدی مرنے والی شق کو صحیح نہیں سمجھتے تھے بلکہ پہلی شق یعنی صالح مرد ہونے کی تفسیر صحیح جانتے تھے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ وہ آپکی تفسیر اور تفہیم کے خلاف مر گیا۔

اگر آپ یہ عذر کریں کہ میرا الہام صحیح ہے مگر میرا فہم اور تفسیر صحیح نہ ہو تو الہام کی صحت پر اعتراض نہیں۔ ملہم کا فہم الہام کے سمجھنے میں کبھی غلطی بھی کر جاتا ہے الہام کو اپنے اصلی الفاظ میں دیکھنا چاہئے۔ تو جواب آپ کے اس عذر سے مطلع بالکل صاف ہے۔ غور سے سنئے! آپ کا پہلا الہام "تین کو چار کریگا" کیا کہہ رہا ہے کہاں اس میں ذکر ہے کہ چوتھا لڑکا ہوگا وہاں اس میں مذکور ہے کہ وہ پھر مر بھی جائیگا؟ صرف اتنے الفاظ میں خدا تین کو چار کریگا۔ محض ایک مہمل فقرہ ہے جسکا سر ہے نہ پیر۔

جب ہم آپکی تفسیر اور تفہیم کو ہٹا کر آپکے اس الہام کو دیکھتے ہیں تو صرف اتنے الفاظ ہیں انی اسقط من الله واصیبه جو عربی محاورہ کے خلاف ہونے کے علاوہ محض ایک مہمل سا فقرہ ہے جسکا لفظی ترجمہ یہ ہے کہ میں خدا کی طرف سے گرونگا اور اسکو پاؤنگا کیونکہ عربی محاورہ ہے اصبت الضالة میں نے گم شدہ کو پالیا گو یہ محاورہ خدا کی ذات کی نسبت نہیں بولا جاتا۔ تاہم اُصیب مضارع کا صیغہ اسی سے ہے۔ مصدر اسکا اصابت ہے جسکے معنے پانے کے ہیں۔ قرآن شریف میں کئی ایک جگہ اسکا استعمال آیا ہے۔ ما اصاب من مصیبة۔ لن یصیبنا وغیرہ۔ بتلائیے اس مہمل الہام

جس ... ...

کو اگر اصلی الفاظ میں لیں تو اس کے مہمل ہونے میں کچھ شک رہتا ہے؟ کیا ہی لطیف کلام ہے کہ میں اللہ کی طرف سے گرونگا اور اسکو پاؤنگا - سبحان اللہ اس دور نگی عربی کے کیا کہنے ہیں - ناظرین یہ ہے مرزاجی کی الہام بافی -

اب ہم ناظرین کی ملالت طبع دفع کرنے کو مرزاجی کی بڑی لمبی چوڑی تقریر اس بچے کے متعلق نقل کرتے ہیں جو اگرچہ لمبی ہے مگر ناظرین کی کامل تفریح اس کے دیکھنے پر موقوف ہے - مرزاجی کتاب تریاق القلوب میں لکھتے ہیں کہ :-

"میری چوتھے لڑکے کے متعلق ایک اور پیشگوئی کا نشان ہے جو انشاءاللہ ناظرین کے لئے موجب زیادت علم وایمان ویقین ہوگا اسکی تفصیل یہ ہے کہ وہ الہام جسکو میں نے کتاب انجام آتھم کے صفحہ ۱۸۲ و ۱۸۳ - اور ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۵۸ میں لکھا ہے جس میں چوتھا لڑکا پیدا ہونے کی بارہ میں پیشگوئی ہے جو جنوری ۱۸۹۷ء میں بذریعہ کتاب مذکور یعنی انجام آتھم اور ضمیمہ انجام آتھم کے لاکھوں انسانوں میں شائع کیا گیا جسکو آج کی تاریخ تک جو ۲۰ اگست ۱۸۹۹ء ہے پونے تین برس سے کچھ زیادہ دن گذر گئے ہیں اس تھوڑی سی مدت کو مخالفوں نے ایک زمانہ دراز خیال کرکے یہ نکتہ چینی شروع کردی کہ وہ الہام کہاں گیا جو انجام آتھم کے صفحہ ۱۸۲ اور ۱۸۳ - اور اس کے ضمیمہ کے صفحہ ۵۸ میں درج کر کے شائع کیا گیا تھا اور لڑکا ابتک پیدا نہیں ہوا اس لئے پھر میرے دل میں دعا کی خواہش پیدا ہوئی × × × × × الغرض میں نے بار بار ان نکتہ چینیوں کو سنکر کہ چوتھا لڑکا پیدا ہونے میں دیر ہوگئی ہے جناب الٰہی میں تضرع کے ہاتھ اٹھائے اور مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میری دعا اور میری متواتر توجہ کی وجہ سے ۱۳ اپریل ۱۸۹۹ء کو یہ الہام ہوا اصبر ملیا ساھبک غلاما زکیا یعنی کچھ تھوڑا عرصہ صبر کر کہ میں تجھے ایک پاک لڑکا عنقریب عطا کرونگا اور یہ پنجشنبہ کا دن تھا اور ذی الحجہ ۱۳۱۶ کی دوسری تاریخ تھی جبکہ یہ الہام ہوا اور اس الہام کے ساتھ ہی یہ الہام ہوا رب اصح زوجتی ھذہ یعنی اے میرے خدا میری اس بیوی کو بیمار ہونے سے بچا اور بیماری سے تندرست کر - یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ اس بچہ کے پیدا ہونے کے وقت کسی بیماری کا اندیشہ ہے - سو اس الہام کو میں نے اس تمام جماعت کو سنا دیا جو میرے پاس قادیاں میں موجود تھی - اور اخویم مولوی عبدالکریم صاحب نے بہت سے خط لکھکر اپنے تمام معزز دوستوں کو اس الہام سے خبر کردی - اور پھر جب ۱۴ جون ۱۸۹۹ء کا دن چڑھا جیسا الہام مذکورہ کی تاریخ کو جو ۱۳ اپریل ۱۸۹۹ء کو ہوا تھا پورے دو مہینے ہوتے تھے تو خدا تعالیٰ کی طرف سے اسی لڑکے کی مجھ میں روح بولی اور الہام کے طور پر یہ کلام اسکا میں نے سنا انی اسقط من اللہ واصیبہ یعنی اب میرا وقت آگیا اور میں اب خدا کی طرف سے اور خدا کے ہاتھوں سے زمین پر گرونگا اور پھر اسی کی طرف جاؤنگا اور اسی لڑکے نے اسی طرح پیدائش سے پہلے یکم جنوری ۱۸۹۷ء میں بطور الہام یہ کلام مجھ سے کیا اور مخاطب بھائی تھے کہ مجھ میں اور تم میں ایک دن کی میعاد ہے یعنی اے میرے بھائیو! میں پورے ایک دن کے بعد تمہیں ملونگا - اسجگہ ایک دن سے مراد دو برس تھے اور تیسرا برس وہ ہے جس میں پیدائش ہوئی - اور یہ عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح نے تو صرف مہد میں ہی باتیں کیں مگر اس لڑکے نے پیٹ میں ہی دو مرتبہ باتیں کیں اور پھر بعد اس کے ۱۴ جون ۱۸۹۹ء کو وہ پیدا ہوا اور جیسا کہ وہ چوتھا لڑکا تھا اسی مناسبت کے لحاظ سے اس نے اسلامی مہینوں میں سے چوتھا مہینہ لیا یعنی ماہ صفر اور ہفتہ کے دنوں میں سے چوتھا دن لیا یعنی چہارشنبہ اور دن کے گھنٹوں میں سے دوپہر کے بعد چوتھا گھنٹہ لیا - اور پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے مطابق پیر کے دن اسکا عقیقہ ہوا اور اس کی پیدائش کے دن یعنی بروز چہارشنبہ چوتھے گھنٹہ میں کئی دن کے امساک باران کے بعد خوب بارش ہوئی" (تریاق القلوب صفحہ ۴۰)

جواب :- عبارت مذکورہ اگرچہ ایسی لذیذ ہے کہ بغیر تشریح کئے ہی لطف دے سکتی ہے تاہم ہم نے جو اس میں لطف پایا ہے ہم چاہتے ہیں کہ ناظرین کو بھی اس میں شریک کریں - غور سے سنئے -

لکھتے ہیں اس بچے نے اسلامی مہینوں میں چوتھا مہینہ لیا جسکی تفسیر فرماتے ہیں "ماہ صفر" کیا خوب - محرم سے تو سنہ ہجری شروع ہوتا ہے جس کے لحاظ سے صفر دوسرا مہینہ ہے مگر مرزاجی کی قادیان میں شاید ذیقعدہ سے سنہ شروع ہوتا ہوگا جسکے حساب سے صفر چوتھا مہینہ ہوتا ہے - پھر لکھتے ہیں ہفتہ کے دنوں میں چوتھا دن لیا یعنی چہارشنبہ - معلوم نہیں ہفتہ کس روز سے آپنے شمار کیا ہے مسلمانی ہفتہ تو شنبہ (سنیچر) سے شروع ہوتا ہے جس کے حساب سے چہارشنبہ پانچواں روز ہے اور سرکاری ہفتہ پیر کے روز سے شروع ہوتا ہے جس کے حساب سے چہارشنبہ تیسرا روز ہے پھر نہیں معلوم ہفتہ کا چوتھا روز چہارشنبہ کیسے ہوگیا - یہی لکھتے ہیں اس بچے

آٹا پیسنے کی اعلیٰ مشین اور کماد پیلنے کے اعلیٰ بیلنے :- ملنے کا پتہ :- مستریان مولا بخش و غلام حسین - بٹالہ ضلع گورداسپور

ahmadimuslim.de

نے پیٹ میں دو دفعہ باتیں کیں مگر اس سے پہلے لکھ آئے ہیں کہ مجھ میں اس کی روح بولی پس جب اس کی روح مرزا صاحب میں بولی اور وہی بولنا انکا پیٹ میں بولنا شمار کیا گیا - تو کیا یہ نتیجہ ثابت نہ ہوا کہ وہ لڑکا مرزا صاحب کے پیٹ سے نکلا ہوگا بیشک نکلا ہوگا کیونکہ کشتی نوح کے صفحہ ۴۷ پر مرزا صاحب نے اپنا نام مریم بتاکر اپنے حاملہ ہونے کا ذکر بھی کیا ہے کیا عجب کہ اس حمل سے یہی بچہ پیدا ہوا ہو (بعضرز)

لطف یہ ہے کہ یہ ۱۴ جون سنہ ۱۸۹۹ء کو پیدا ہوا - مگر مرزا صاحب کے اندر اسکی روح نے ۱۰ جنوری سنہ ۱۸۹۷ء ہی کو بولنا شروع کر دیا گویا دنیا میں قدم رکھنے سے اڑھائی سال پیشتر اس نے انڈے کے اندر بلکہ اس سے بھی پہلے اذان دینا شروع کر دیا -

سبحان اللہ جل جلالہ - دیکھو جی ایسے صاف اور صریح معجزات دیکھکر بھی لوگ ایمان نہیں لاتے کیسے بد نصیب ہیں سچ ہے جس پر حقیقت الہی ہو وہ سمجھے تو کیا سمجھے ہو

مرزائیو! ہم مانتے ہیں کہ تمہارا مسیح اردو گرامر ڈبونے اور بعض تیرانے میں کمال رکھتا ہے سہ ہر کہ شک آرد کافر گردد

سب سے زیادہ مزہ کی بات یہ ہے کہ مرزا جی خود ہی اپنے الہام کی تفسیر بلکہ ترجمہ بھی غلط کر تے ہیں اصل الفاظ الہام کے یہ ہیں -

انی اسقط من اللہ واصیبہ جسکا ترجمہ یہ ہے کہ میں اللہ کی طرف سے گروں گا اور اسکو پاؤنگا - مگر مرزا صاحب نے اسکا ترجمہ یہ کیا کہ پھر میں کسی کی طرف جاؤنگا - حالانکہ یہ ترجمہ ان الفاظ کا نہیں - بلکہ مرزا جی کی بعض گھڑنت ہے -

ہاں یاد آیا کہ مرزا صاحب کو مطلب بگاڑنے میں ایسی مہارت ہے کہ اپنے الہام کو تو بگاڑتے ہی تھے اس معصوم بچے کے کلام کو بھی بگاڑ دیا جس نے مرزا جی کے اندر اذان دیتے ہوئے کہا تھا کہ "مجھ میں اور تم میں ایک دن کی میعاد ہے" اسکی تفسیر آپ یہ کرتے ہیں ایک دن سے مراد دو برس ہے - واہ واہ کیا کہنے ہیں ایک دن سے مراد دو برس کیوں ہوا الہامیوں کے دن بھی الہامی ہیں مگر لطف یہ ہے کہ ان بہائیوں میں دو سال نہیں بلکہ چار سال کی میعاد ہے کیونکہ تیسرے لڑکے کی پیدائش مرزا جی ۲۴ مئی سنہ ۱۹۰۵ء کی لکھتے ہیں (دیکھو صفحہ ۴۰ تریاق) سنہ ۱۹۰۵ء سے سنہ ۱۹۰۹ء تک چار سال کی میعاد ہے پھر بھی مرزا جی کا حساب ٹھیک ہوا اور اگر انکی آواز دینے سے میعاد کی ابتدا بھی جانے تو بھی دو سال ساڑھے چار ماہ ہوتے ہیں - غرض کسی طرح بناؤ مرزا جی کا الہام ٹھیک دو پیمانہ کی پتلون کی طرح بناؤ جسکی ٹانگیں اونچی کرنے سے سر نیچے اور سر نیچے کرنے سے پاؤں اوپر جائینگے - غرض مرزا جی کا الہام کیا ہے خاصہ اس شعر کا مصداق ہے سہ

لطف پر لطف ہے الہام مرے یار کے یار
حاوجعلی سے گمرہ لکھتا ہے ہو جستے ہمار

مرزائیو! ہم جانتے ہیں اور سنتے ہیں کہ تم لوگ اہلحدیث کے مواخذات سے کھسیانے ہوتے ہو مگر یاد رکھو تمہارا کھسیانے ہونا کافی جواب نہیں جبتک کہ اہلحدیث کے بیانکردہ حوالجات اور واقعات کی صحیح واقفیت سے تکذیب نہ کرو اہلحدیث میں یہی ایک عیب ہے کہ جو مضمون لکھتا ہے حوالجات اور صحیح صحیح واقعات سے لکھتا ہے سچ ہو سہ

مجھ میں اک عیب بڑا ہے کہ وفادار ہوں میں
ان میں دو وصف ہیں بدخو بھی ہیں خودکام بھی ہیں

یہانتک یہ مضمون تیار ہونے کے بعد اخبار بدر اور الحکم پہونچے دونوں میں ایک تازہ الہام دیکھنے میں آیا جس سے ہمارے دعوے کی تصدیق ہوتی ہے کہ مرزا پر ہمارے مباہلہ کا اثر کامل ہو چکا چنانچہ بدر مورخہ ۳ - اکتوبر اور الحکم مورخہ ۳۰ ستمبر میں یہ انگریزی الہام درج ہے "لائف آف پین" جسکا ترجمہ بدر میں کیا گیا ہے "تلخ زندگی" یعنی مرزا صاحب پر آجکل نہایت تلخ زندگی گذر رہی ہے - یہ الہام آپکا ۳۰ ستمبر کا ہے اور بیٹے کی وفات ۱۶ ستمبر کی ہے یعنی مبارک احمد کے انتقال کے بعد مرزا صاحب کی زندگی تلخ ہو رہی ہے اور یہی مباہلہ کا اثر ہے ۔ فالحمد للہ

کھلی چٹھی

بخدمت شریف مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی

میری تفسیر عربی و بعض دیگر تالیفات کی نسبت آپکو جو نزاع تھا اس کی فیصلے کے لئے میرا اور آپکا معاہدہ ہوکر آپ ہی کی تجویز سے تین علما منصف تجویز ہوئے تھے اس معاہدہ کو عرصہ مدید گذر گیا - اس عرصہ میں آپکی خدمت میں بارہا عرض کیا گیا - کہ آپ اپنے اعتراضات مع میری جوابات کے حضرات منصفین کے پاس بھیجیں مگر آپنے توجہ نہ فرمائی چونکہ آپکا معاہدہ اہلحدیث میں چھپ گیا تھا اس لئے بعض ناظرین اس کے انجام کی بابت دریافت کرتے ہیں لہذا میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ آپ اپنا مضمون بغرض فیصلہ منصفوں کے پاس بھیجینگے یا نہیں اگر بھیجینگے تو کب تک اگر نہیں بھیجینگے تو کیوں - امید ہے کہ آپ اس کے جواب سے مطلع فرما دیں گے -

جواب کا منتظر ابو الوفاء

- عوام بار رسالہ ۔۔ دو گھنٹہ

انجمن حنفیہ امرتسر

کا سالانہ جلسہ ۱۳ اکتوبر کو ہوا جیسی کہ توقع تھی اہلحدیثوں کو خوب پانی پی پی کر کوسا گیا لطف یہ کہ اس کوسنے میں وہ بزرگ بھی شامل بلکہ فسٹ کلاس تھے جنہوں نے یہ کام شاید کبھی نہ کیا ہوگا یعنی ہمارے مکرم مولانا حاجی احمد علی صاحب مدرس میرٹھ اور جناب مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی۔

مولوی احمد علی صاحب نے تو اسی بات پر زور دیا کہ آجکل کے اہلحدیث فرقہ جدیدہ ہیں دہلی کے غدر سے پہلے ان کا وجود ہندوستان میں نہ تھا دلیل تو بہت موزون ہے، شاہ صاحب نے توحید و سنت کے مسائل پر خوب لے دی کی یہانتک کہ حضرت علی کا مشکل کشا ہونا بہت ہی زبردست دلائل سے ثابت کیا دلائل تو واقعی زبردست ہونگی جو بندوں کو خدا کی صفت میں شریک بنادیں، حضرت پیر صاحب کی نسبت فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت ممدوح کی زبان وعظ فرماتے ہوئے رک گئی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ... ... حضرت ... منہ میں لب مبارک ... ... حضرت علی ... نے چھ دفعہ تھوکا اور فرمایا کہ میں ساتویں دفعہ اس لئے نہیں تھوکتا کہ آنحضرت کی برابری نہ ہو جائے۔ پس حضرت پیر صاحب کی زبان بالکل چلنے لگ گئی۔ شاید شاہ صاحب اس کے ساتھ یہ کہنا بھول گئے کہ (رواہ البخاری) اگر یہ بھی فرما دیتے تو ہمیں بہت آسانی ہوتی کیونکہ لوگوں نے جلسہ وعظ سے آ کر ہم سے اس روایت کا پتہ پوچھا تو ہم نے اپنی لاعلمی ظاہر کی۔ اگر کوئی ذرہ سی عقل کا مالک بھی غور کرے تو اس روایت کے کذب کا اسکو یقین ہو جائے۔ کہاں آنحضرت اور کہاں حضرت پیر۔ پھر بجسمہ الشریف لب ڈالنے کے لئے تشریف لانا پھر کمال بے ادبی یہ ہے کہ آنحضرت کی سات دفعہ تھوکنے سے حضرت پیر صاحب کو کامل صحت نہ ہوئی مگر حضرت علی کے چھ دفعہ تھوکنے سے ہو گئی۔ تو بزرگی کس کی ہوئی؟ غالباً یہ روایت کسی شیعہ نے حضرت علی کی فضیلت اور حضرت پیر کی ہتک کے لئے بنائی ہوگی۔ پھر شاہ صاحب نے کمال کیا کہ مولود سوم سماع موتی وغیرہ مسائل بدعیہ کی صحت پر منکرین کو مباہلہ کی دعوت دی ہم یہ سنکر حیران ہوئے کہ جناب شاہ صاحب کو ایسے خفیف مسائل پر تو مباہلہ کی ضرورت محسوس ہوئی جن میں خود علماء حنفیہ بھی اُن سے مخالف ہیں مگر مرزا صاحب قادیانی کے ساتھ کیوں مباہلہ نہیں کرتے جو نبوت کے مدعی ہیں اور مباہلہ کی دعوت بھی دیتے ہیں پھر جناب شاہ صاحب نے نہایت لطیف پیرائے میں یہ مضمون ادا کیا کہ اہلحدیث حنفیوں سے پڑھکر حنفیوں ہی کی مخالفت کرتے ہیں مگر افسوس کہ جناب موصوف نے یہ ظاہر نہ کیا کہ آپ خود بھی اسی کے مرتکب کیوں ہیں۔ ایک زمانہ آپ پر وہ تھا کہ حنفیوں کے شاگرد ہو کر آپ نے تقلید کو ضلالت مبین کہا بلکہ یہ شعر بھی لکھا تھا کہ ؎

داھرب عن التقلید فھو ضلالۃ ✦ ان المقلد فی سبیل الھالک

یعنے تقلید سے بھاگو کیونکہ تقلید گمراہی ہے۔ کچھ شک نہیں کہ مقلدین تباہی میں ہیں۔ یہ تحریر آپ کی معیار الحق مصنفہ شیخ الکل حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اخیر میں بطور ریویو کے لگی ہوئی ہے اس تحریر میں آپ نے اپنے مقلدین اساتذہ کا خلاف کیا خیر۔ ایک زمانہ اب یہ ہے کہ آپ اپنے بزرگ شیخ الحدیث حضرت مولانا نذیر حسین صاحب مرحوم مغفور کا خلاف کر رہے ہیں۔ تو کیا یہ قانون آپ پر جاری نہیں کہ جن سے پڑھتے ہیں انہی کی مخالفت کرتے ہیں؟

شاہ صاحب نے اثناء تقریر میں اپنے ایک مباحثہ کا ذکر کیا کہ میں نے ایک غیر مقلد سے کہا کہ بیٹے تم تو نئی کھچڑی پکا رہے ہو۔ ہم تو تیرہ سو برس کی پکی ہوئی کھچڑی مزے سے کھاتے ہیں بس چپ ہو گئے (سبحان اللہ شاہ صاحب نے کمال کیا کہ باسی کھچڑی پر قناعت کی)۔

غیر اسی قسم کی بہت سی باتیں جب مولوی صاحبان نے کیں تو واقف کاروں کو حیرانی ہوئی کہ جناب شاہ صاحب تو ندوۃ العلماء کے ممبر ہو کر ان جھگڑوں کو ایک ہی دفعہ طلاق ثلاثہ دے چکے تھے آخر یہ خیال کیا گیا کہ جس طرح شاہ صاحب بموجب حدیث شریف جمع صلوتین کر لیا کرتے ہیں اسی طرح ایک دفعہ کی تین طلاقیں بھی ایک شمار کر کے جھگڑوں کی طرف رجوع کر آئے ہونگے اور مثل مشہور "جیسا دیس ویسا بھیس" پر عمل کیا ہوگا۔

ایک وقت آپ نے تصوف پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت کو محض بشر کہنا بے ادبی ہے اس پر ایک شعر پڑھا ؎

محمد سِرِّ قدرت ہے کوئی رمز اسکی کیا جانے
شریعت میں تو بندہ ہے حقیقت میں خدا جانے

جسکا مطلب خدا معلوم یہ ہے کہ گو شریعت نے انکو بندہ کہا ہے اور ہم بھی عبدہ ورسولہ کہتے ہیں مگر یہ سچ یہ غلط۔ کیونکہ علم حقیقت جو خاص ہم (صوفیوں) کو ملا ہے۔ اس میں آنحضرت کی بندگی کا پتہ نہیں ملتا۔ سبحان اللہ کیا ہی تصوف ہے کیا اسرار شریعت ہیں ایسے وعظوں میں ایک ادہر سے آواز آتی ہے حق ہو۔ ایک اودہر سے آتی ہے الا اللہ۔ سچ ہے ؎

نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں ✦ رسولوں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں

ahmadimuslim.de

اور کمپنی کی شاخیں کھولنا +

(۱۱) وقتاً فوقتاً اُن تمام امور کو عمل میں لانا جو اغراض مذکورہ بالا کے حصول کے لئے ضروری یا اُن سے متعلق ہوں +

المشتہر

شیخ غلام محمد منیجنگ ڈائرکٹر وکیل کمپنی امرتسر

اڈیٹر بھی ممبر خود بھی اس کمپنی میں حصہ دار ہوں اور ناظرین کو بھی ترغیب دیتا ہوں کہ بلا خطر اس میں شریک ہوں ۔

لاہوری اہل قرآن

ناظرین آگاہ ہونگے کہ اہلحدیث مورخہ ۲ جون و ۱۲ جولائی میں

لاہوری اہل قرآنوں سے ایک سوال کیا گیا تھا کہ تم لوگ جو دوسرے مسلمانوں کے ساتھ مل کر نماز نہیں پڑھتے بتلا سکتے ہو قرآن مجید میں کس کے ساتھ پڑھنے اور کس کے ساتھ نہ پڑھنے کا حکم ہے ؟

اسکا جواب انہوں نے اپنے رسالہ اشاعت القرآن میں دیا کہ آپ لاہور میں آکر مباحثہ کریں اس کے متعلق جو خط و کتابت ہوئی وہ درج ذیل ہے :-

"از دفتر اہلحدیث امرتسر

جناب من - السلام علیکم - آپکا جواب رسالہ میں دیکھا گیا جس میں آپ نے لکھا ہے کہ یہاں آکر مباحثہ کرلو - مجھے مباحثہ سے انکار نہیں مگر مباحثہ عام ہوگا - یعنی کسی کھلے مکان میں جہاں روک ٹوک نہو اور ہر فریق کو دس دس منٹ تقریر کے لئے ہونگے - مباحثہ زبانی ہوگا اور صبح آٹھ بجے سے ۱۱ بجے تک رہیگا - اشتہار عام ہوگا - جسکا خرچ اور انتظام آپ کے ذمہ ہوگا کیونکہ مباحثہ کی خواہشمند آپ ہی ہوئے ہیں - اطلاع آنے پر دن اور تاریخ مقرر کرونگا - جواب سے اطلاع دیں -

خاکسار ابوالوفا ثناء اللہ امرتسر ۲ ستمبر ۱۹۰۷ء"

اسکا جواب انجمن اہل قرآن کی طرف سے حسب ذیل آیا :-

"بخدمت شریف مولوی ثناء اللہ صاحب - سلام علیکم طبتم - آپکا مرسلہ

تفسیر ثنائی جلد پنجم

طیار ہے - قیمت ۱۲؎ - پانچوں جلدوں کی متفرق قیمت ۵؎ ہے مگر پانچوں جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے بمبلغ ۴؎ روپیہ مقرر ہیں - جو صاحب پانچوں جلدوں کے پانچ خریدار پیدا کرینگے انکو ایک نسخہ پانچوں جلد کا مجموعہ مفت اور جو صاحب ایک خریدار پیدا کرینگے انکو ایک جلد جونسی وہ چاہیں مفت ملیگی +

منیجر اہلحدیث امرتسر

کارڈ بوجہ عدم موجودگی منشی آج دیکھا ہے آپ کا بڑا شکریہ ادا کرتے ہیں - مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے ساتھ مولوی عبداللہ صاحب کا پیشتر ازیں مناظرہ ہو چکا ہے - اور سب کچھ رسالہ میں شائع کیا ہوا ہے - آپ پہلے ہر دو رسالہ جات کو اچھی طرح سے دیکھ لیں - اگر ممکن ہو تو ان دونوں کے مطابق مباحثہ کرلیں اور ضرور کریں آپکا بڑا شکریہ ادا کرینگے -

راقم شیخ محمد چٹو خادم اہل قرآن بازار سریانوالہ لاہور"

اس خط کا جواب ہماری طرف سے یہ دیا گیا :-

"بخدمت محمد چٹو صاحب مہتمم رسالہ اشاعت القرآن لاہور

جناب من - السلام علیکم - شکریہ ہے کہ آپ نے خط کا جواب دیا مگر آپکو معلوم ہے کہ ہم غیر مقلد ہیں اسلئے ہم کسی کی تقلید یا رسیں نہیں جانتے - بلکہ اپنا نفع نقصان خود سوچا کرتے ہیں - ہم تو اسی مسئلہ پر بحث کرینگے جس کے متعلق اہلحدیث میں دو دفعہ آپ سے سوال کیا گیا کہ قرآن مجید سے دکھاؤ کس کے پیچھے نماز جائز ہے اور کس کے پیچھے نہیں اس مسئلہ پر گفتگو تقریری اور تحریری دو طرح سے ہوگی - ۲ گھنٹے تحریری ہوگی اور ۲ گھنٹے تقریری - دس دس منٹ ہر فریق تقریر کریگا منظوری سے اطلاع دیں -

ابوالوفاء"

اس کے جواب میں مندرجہ ذیل خط موصول ہوا :-

"بخدمت شریف مولوی ثناء اللہ صاحب سلام علیکم طبتم - کارڈ آپکا پہونچا حال معلوم ہوا جس طرح مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی سے مولوی عبداللہ صاحب کا ئیں نے مناظرہ کروایا تھا اگر اسی طرح آپکو منظور ہو تو بسم اللہ جس وقت چاہو تشریف لے آویں - ۲ ستمبر ۱۹۰۷ء

راقم شیخ محمد چٹو خادم اہل قرآن بازار سریانوالہ - لاہور"

مولویان اُن سے مباحثہ تحریری ہوا تھا کہ ایک فریق جبتک چاہے لکھتا جاوے اس کے لئے مجھکو لاہور پہونچنا یا آپکو امرتسر آنے کی حاجت نہیں - آپ اپنے رسالہ میں لکھئے ہم اپنے اخبار میں لکھینگے - پس بسم اللہ کیجئے اور اہلحدیث مورخہ ۲ جون و ۱۲ جولائی کو دیکھکر جواب دیجئے - (اڈیٹر) +

ھو سمّٰکم المسلمین - اس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ سب مسلمان ہیں اور ہمیں فرقہ فرقہ نہ ہونا چاہئے - قیمت ۱؎ پتہ: اہلحدیث امرتسر

انتخاب الاخبار

افسوس ہے حاجی بدر الدین صاحب جو جالندھر کے موحدین میں ایک پرانے ممبر جرگہ تھے فوت ہوگئے خدا مرحوم کو بخشے۔ مرحوم کے متعلقین جنازہ غائب کی درخواست کرتے ہیں۔ اللھم اغفرلہ۔

شیخ گلاب احمد صاحب کی بیوی اور ایک سالہ لڑکا انتقال کر گئے جن کے لئے شیخ صاحب موصوف ناظرین اہلحدیث سے نماز جنازہ غائب کی درخواست کرتے ہیں۔

اس ہفتہ دفتر اہلحدیث میں ایک عیسائی واعظ مسلمان ہوا۔ خدا ثابت قدم رکھے۔

باریسال (مشرقی بنگال) میں لیاقت حسین اور عبد الغفور سپرد سیشن کئے گئے۔ اور ان کی ضمانتیں نامنظور کی گئیں۔

مسٹر ٹاٹا کے خاندان کے لوگ ڈھائی کروڑ روپیہ کے سرمایہ سے فولاد کا ایک کارخانہ مقام سینی میں جاری کرنا چاہتے ہیں جو بنگال ناگپور ریلوے پر واقع ہے۔ فولاد کی کان یہاں سے پچاس میل پر ہے۔ گورنمنٹ نے کان سے کارخانہ تک ریل جاری کرنے کا وعدہ کیا ہے اور وہ ہر سال اس کارخانے سے بیس ہزار ٹن فولادی پٹڑیاں خریدا کریگی۔

ویناجپور کا ایک بنگالی وکیل اس جرم میں گرفتار کرکے لایا گیا ہے کہ اس نے دارجلنگ سے کلکتہ کو جاتے ہوئے ڈاک گاڑی میں ایک یوروپین ریلوے افسر مسٹر سمارٹ پر خنجر سے حملہ کیا۔

آریہ اخبار مسافر آگرہ کا اڈیٹر متنبہ کیا گیا ہے کہ وہ مسلمانوں کے برخلاف اشتعال انگیز اور توہین آمیز مضامین لکھنے سے باز آئے۔ ورنہ اسپر سڈیشن کا مقدمہ دائر کیا جائیگا۔ (پچھلی جون کی سزا ہوگی)

کلکتہ میں بپن چندر پال کی گرفتاری پر پرجوش جلسہ ہوا۔ اس میں ایک بنگالی بیرسٹر نے مفسدانہ تقریر کی۔ اس پر وہ گرفتار ہوکر پانچ ہزار کی ضمانت پر رہا ہوا۔

چیف کورٹ لاہور نے اخبار انڈیا و اخبار ہندوستان کے اڈیٹروں کی نسبت یہ فیصلہ صادر کیا کہ پنڈی داس اڈیٹر اخبار انڈیا کی اپیل نامنظور کی گئی اور دینا ناتھ اڈیٹر اخبار ہندوستان کو پانچ سال کی بجائے صرف دو سال قید سخت کی سزا دی گئی اور ہندوستان پریس کے ضبط کرنے کا حکم منسوخ کیا گیا۔

مراکو سے اس ہفتہ میں جو تار آئے ان کا خلاصہ یہ ہے کہ مولائی عبد العزیز رباط پہونچ گئے۔ مولائی حفیظ دار البیضا کی طرف بڑھ رہے ہیں اور ان کے ساتھ چھ ہزار فوج اور توپیں ہیں۔ معلوم اور مشتبہ ہے کہ انکا مقابلہ مولائی عبد العزیز سے ہوگا یا فرانسیسی جنرل سے مگر ایک پیغام مولائی حفیظ کی طرف سے سفرائے یورپ کے نام اس مضمون کا آیا ہے کہ عنقریب مراکو میں ایک مضبوط اور مستحکم نظام حکومت قائم کیا جائیگا۔ اور اہل مراکو اور اہل یورپ کے درمیان دوستانہ تعلقات بحال ہوجائینگے بشرطیکہ یورپ اس معرکہ سے اسوقت تک علیحدہ رہیں جب تک کہ فریقین میں سے ایک فتح پائے۔ اور مراکو کی عنان حکومت مستقل طور پر ہاتھ میں لے۔ جن قبائل کو فرانسیسی جنرل نے صلح کی شرائط طے کرنے اور اطاعت قبول کرنے کی مہلت دی تھی انکا نامہ و پیغام یکایک بند ہوگیا اور فرانسیسی فوج نے ۲۲ ستمبر کو رات کے وقت اہل مراکو کے کیمپ پر حملہ کیا اور اس کو جلا دیا۔ ۲۳ ستمبر کو الجزائر سے زائد فرانسیسی فوج کمک کیلئے دار البیضا میں آگئی۔ بعد کی خبر ہے کہ تین قبیلوں نے فرانسیسی جنرل کی اطاعت قبول کرلی اور شرائط صلح پر دستخط کر دئے اور یرغمال کے آدمی پیش کر دئے۔ وہ تاوان کی رقم دینے کے لئے بھی تیار ہیں اور ان لوگوں کو بھی فرانسیسی جنرل کے سپرد کر دینگے جنہوں نے دار البیضا میں یوروپین باشندوں کو قتل کیا تھا۔ اب دیگر قبائل کے ساتھ فرانسیسی فوج معرکہ آرائی کریگی۔ آج کل فرانسیسی اس خوف سے دار البیضا کے گرد مورچہ بندی کر رہے ہیں کہ مولائی رشید عنقریب ایک بڑی فوج کے ساتھ اس مقام پر حملہ آور ہونے کو ہے۔

ایرانی ترکی سرحد کے معاملہ کی تحقیقات کے لئے باب عالی کے حکم سے دانیال پاشا طاہر پاشا اور حاکم قرقوق مرغوار میں پہنچ گئے ہیں۔

حجاز ریلوے ۹۸۰ کیلومیٹر طے کرکے مقام علا تک جا پہونچی ہے اور اس مقام تک ٹرین آنے جانے لگی ہے۔ اس مقام تک ٹرین جاری کرنے کے وقت ایک عظیم الشان جلسہ اظہار خوشی و مسرت کے لئے کیا گیا۔ اس جلسے میں بابعالی کی طرف سے سلطانی حاجب سعادتلو جواد پاشا قسطنطنیہ سے آکر شریک ہوئے تھے۔ مدینہ منورہ کے بہت سے معزز لوگ اس جلسے میں شامل تھے۔ ریلوے سٹیشن خوب آراستہ کیا گیا تھا۔ جابجا فتح کمانیں نصب کی گئی تھیں اور ترکی جھنڈیاں لہرا رہی تھیں۔ عثمانی بینڈ اپنی خوشنما گتوں سے حاضرین کو محظوظ کر رہا تھا۔ دولتلو کاظم پاشا نے جو اس ریلوے کے مہتمم ہیں اس موقع پر نہایت عمدہ اسپیچ کی۔ پھر سلطان المعظم کے لئے دعا کی گئی اور تمغے تقسیم کرنے کے بعد جلسہ برخاست کیا گیا۔ ٹرین جو جاری کی گئی ہے اسکی رفتار فی گھنٹہ ۳۵ سے ۴۰ کیلومیٹر تک ہے (کیلومیٹر قریب قریب نصف کوس کے ہوتا ہے)

مدرسہ احمدیہ آرہ کا سالانہ جلسہ آخر شوال یا شروع ذیقعدہ ... ہوگا۔

ahmadimuslim.de

فتاوے

س نمبر ۳۹۴- کوئی کسان بیج بونے وقت ایک روپیہ لیا اس اقرار سے کہ میں کٹائی پر ایک روپیہ کا دس سیر چاول دونگا۔ روپیہ لیا سو وقت بازار کا بھاؤ آٹھ سیر تھا اور دینے کے وقت سات سیر یا بارہ سیر ہوگیا۔ روپیہ دیا تو شخص نے قرار کے مطابق دس سیر چاول لے سکتا ہے یا نہیں یا بازاری بھاؤ بارہ سیر ہے یا سات سیر ہے۔ بارہ سیر لینا یا سات سیر لینا۔ (سید عبدالرحمن سبلپور)

س نمبر ۳۹۵- اس وقت میں ایک روپیہ کو دس سیر چاول ملتا ہے۔ کسی کو ایک روپیہ کا چاول دے کے وہ لیا سو شخص سے یہ اقرار کئے فلانے مہینے میں یہ ایک روپیہ کا چاول بارہ سیر لونگا ایسا لے سکتے ہیں یا نہیں۔ بازاری بھاؤ بارہ سیر سے کم یا زیادہ ہے۔ کیسا لینا۔ (ایضاً)

س نمبر ۳۹۶- یہاں کے ہندو کسان لوگ بیج بونے کے وقت بیس سیر دہان دیتے ہیں اور کٹائی پر پچیس یا تیس سیر لیتے ہیں ہم ہندو کسان کو کیا دیں (سید عبدالرحمن)

ج نمبر ۳۹۴- روپیہ دیتے وقت جو نرخ مقرر ہوا ہے وہ لیوے اور وہی دینے چاہے بازار میں کچھ ہی ہو۔

ج نمبر ۳۹۵- دس سیر چاول دینے کے وقت اگر چاول کی بیع روپیہ سے ہوئی ہے تو اسی روپیہ کے بارہ سیر دوسرے وقت پر لے لینے جائز ہیں اور اگر چاول کی چاولوں سے ہوئی ہے تو منع ہے۔

ج نمبر ۳۹۶- جتنے چاول لو روپیہ کے ساتھ بیع کرو۔ اس روپیہ کو اپنے ذمہ لے کر وقت پر اس روپیہ کے چاول جتنے مقرر کئے ہوں دیدیا کریں۔ چاولوں کی چاولوں سے بیع کرو تو اسی وقت دیدیا کرو۔

س نمبر ۳۹۷- زید وبکر وعمرو وخالد وغیرہ میں عمرو وخالد زید وبکر کے چچیرے بھائی ہیں۔ بکر نے دو لڑکے اور ایک لڑکی اور ایک بیوہ ہندہ نامی چھوڑ کر انتقال کیا ہے۔ بیوہ مذکورہ نے فعل فاحش کیا (زنا) اسپر زید وعمرو وخالد اس بیوہ کو گھر سے بچوں کو نہیں لیکر نکالدینا چاہتے ہیں۔ بیوہ مذکورہ ایک خاص شخص سے فعل فاحش کی مقر ہے مگر کہتی ہے کہ مذکورہ شخص نے مجھے نشہ کرا کے حالت نشہ میں یہ فعل ناجائز کیا ہے۔ مزید برآں ہندہ کا گواہ نشہ دینے میں۔ یہ سب کو معلوم ہے مگر جاری نہیں۔ ہندہ سے کہا گیا کہ جب تیری بلا رضامندی یہ فعل زید نے تجھ سے کیا تھا تو تو نے اسی وقت کیوں اس بات کو ظاہر نہیں کیا۔ جواب دیتی ہے کہ ایک بری بات تھی اور الستار العیوب ہے ہر طرح سے اسکو چھپانا چاہتے مگر

ظاہر ہوگیا ہندہ یہ بھی کہتی ہے کہ سوائے اس ایک مرتبہ کے پھر نہیں کیا اور نہ ایسا موقع میں نے اسکو دیا۔ ہندہ نے اسقاط حمل کی بہت کچھ فکر کی مگر ایک نہ چلی۔ آخر بچہ پیدا ہوا اور وہ ہوتے ہی اس نے اس کی جان لے لی اور کہیں بے پتہ کردیا۔ لوگ جب دریافت کرتے ہیں تو یہی کہتی ہے کہ مجھ کو ماہواری کے بند ہونیکی بیماری تھی غرض چھپاتی ہے۔ بکر کے موجودہ لڑکے جو ہندہ کے بطن سے ہیں بڑے لڑکے کی عمر کو ۱۳ یا چودہ سالہ ہے اور چھوٹے کی ۹ یا ۱۰ سالہ اور لڑکی کی شادی ہو چکی ہے۔ خالد جو بکر کا چچیرا بھائی ہے اور جو اس بیوہ اور بچوں کا اکثر و بیشتر ہمدرد رہتا تھا اور انکی آسائش کا دل سے متمنی رہتا تھا اس ناجائز فعل سے سخت متاثر ہو کر بیقرار ہے۔ اس خیال سے کہ اگر ہندہ کو فعل شنیعہ کی وجہ سے نکالدیں تو بکر کی بچوں کی پرورش میں دقت ہے اور کوئی انکا پرسان حال نہ ہوگا لہٰذا وہ یہ چاہتا ہے کہ ہندہ سے کہکر اس فعل شنیعہ کی نسبت اپنی طرف کرائے۔ مزید دو قبول کے بعد ہندہ سے قسم سرسری اسطرح دلوائے کہ میں قسمیہ کہتی ہوں کہ خالد نے مجھ سے فعل شنیعہ کیا تھا اور وہ پیٹ اسی کا تھا۔ اس صورت متذکرہ بالا میں دریافت طلب حسب ذیل امور ہیں

(ا) خالد کا ہندہ کو بچوں کی پرورش کے خیال سے یہ سکھلانا اور اس کو اسپر قسم دلوانا اور قسم دلوا کر بچوں کی پرورش کے خیال سے اسکو اپنے عقد میں لانا جائز ہے یا نہیں۔

(ب) خالد نے جو زبردستی اپنے ہاتھوں اپنے پر تہمت قبول کی ہے عند اللہ اسمیں ماخوذ ہوگا یا نہیں

(ج) انجان کیوجہ سے دیگر لوگ خالد کو ساتھ دیکر گری اور لعن تشنیع کرینگے اسمیں اسکو جیسے کہ اسنے بلا وجہ لوگوں کو ایسا بدگو بنا کر نہیں گناہ میں پھنسایا ماخوذ ہوگا یا نہیں۔

(د) ہندہ کے ساتھ جو زانیہ اور نیز اپنے ولد الزنا کے مار ڈالنے سے کہ عمداً مار ڈالنا کفر ہے کا فرہ ہے۔ خالد کا نکاح جائز ہے یا نہیں اگر جائز ہے تو خالد اس آیت کے تحت مضمون میں داخل ہوگا یا نہیں جسکا مضمون یہ ہے کہ زانی نہیں نکاح کرتا مگر زانیہ سے اور مشرک نہیں نکاح کرتا مگر مشرکہ سے اور ایمان والی لونڈی بہتر ہے وغیرہ

(ہ) چونکہ اس دیار میں زنا وقتل عمد وغیرہ کی حد شرعی جاری نہیں اس صورت میں ہندہ بصدق دل توبہ کرلے اور آئندہ ایسا فعل نہ کرے اور ہمیشہ نادم و پشیمان ہو تو کیا وہ جرم زنا و قتل عمد کے کفر وغیرہ سے پاک ہو جائیگی۔

(و) نمبر ہ کا اگر زنا اور کفر سے پاک ہوجاتی ہے تو خالد کا اسکو اپنے نکاح میں لانا خاص بچوں کی پرورش کیلئے جائز ہے یا نہیں۔

(ز) ہندہ کو نکاح میں لانیکے بعد خالد ہندہ کے بیٹوں کا نکاح جو بکر کی اولاد ہے اپنی لڑکی کے ساتھ جو اس کی پہلی بیوی کے بطن سے ہے کر سکتا ہے یا نہیں۔

ج نمبر ۳۹۷- (ا) خالد نے جھوٹ بول کر اپنی طرف زنا کی نسبت کرائی جو جھوٹ ہے اسلئے بہتان ہے گو وہ نہیں مگر دونو صفت گنہگار بہتان کی مورد ہیں۔ (ب) اگر واقع میں فعل بد سے آلودہ ہے تو عند اللہ ماخوذ ہوگا ورنہ نہیں مگر کذب بیانی پر ضرور ماخوذ ہوگا ... [illegible]

ahmadimuslim.de

مومیائی

کے متعلق قیمتی اور زبردست شہادتیں

عالیجناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری کی قابل قدر رائے۔

"یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے ۔ ... طاقت بخشتی ہے ۔ خصوصاً ضعف ... کیلئے بہت مفید ہے" (اخبار اہلحدیث ۱۹ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ صفحہ ۲)

جناب عبد الصمد صاحب ... لکھتے ہیں :-

(پہلا خط) تسلیم - میں نے ۱۵ جون کو آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی اور وعدہ کیا تھا کہ اگر آپکی دوائی حسب تحریر ثابت ہوئی تو ... آپ سے بھی اور بیات منگوایا کرونگا الحمد للہ کہ آپکی مومیائی بے نظیر ثابت ہوئی - ... آپ ... (۸) روپے کی مومیائی ... اور ... بھیجدیں - × × × × × × × (دوسرا خط) ... ایک ڈبیہ مومیائی - ایک ڈبیہ منجن اور ایک × × × بھیجدیں (تیسرا خط) ... مومیائی اور ایک ڈبیہ منجن بہت جلد ارسال فرما دیں ... ہیں ... (چوتھا خط) ... بھیجدیں ۔"

منشی ... لکھتے ہیں :-

"دو ڈبیہ مومیائی اور ... بھیجدیں - میں آپکا پرانا خریدار ہوں ۔"

مومیائی کے مختصر فوائد یہ ہیں :-

مقوی باہ - ... جریان ... اور ابتدائی سل کے دفعیہ کے لئے اکسیر ... - قیمت فی چھٹانک ... آدھ پاؤ ... ۔

المشتہر

مینیجر دی ... ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

کتب ثنائی

تفسیر ثنائی اُردو

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے - نہایت ... طرز سے لکھی گئی ہے - تفسیر کے دو کالم ہیں - ایک میں اصل قرآن معہ ترجمہ ... کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کیگئی ہے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں ... تفسیر کے ... ایک مقدمہ ہے جسمیں ... زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ... مخالف کو ... اشہد ان لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ... کے چارہ نہیں - کل تفسیر ... جلدوں میں ہے جن میں سے پانچ جلدیں تیار ہیں - جلد ششم زیر طبع ہے -

جلد اوّل - سورہ فاتحہ و بقر		قیمت ۱۲
جلد دوم -	آل عمران و نسا	۱۲
جلد سوم -	مائدہ سے اعراف تک	۱۲
جلد چہارم -	نحل تک چودہ پارہ	۱۲
جلد پنجم -	فرقان تک	۱۲

تقابل ثلاثہ

یعنی توریت - انجیل اور قرآن کا مقابلہ جسمیں تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصل عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت بیان کی گئی ہے عیسائیوں کی بحث کا فیصلہ ہے - قیمت ... مع محصولڈاک -

الہامی کتاب

وید اور قرآن کے الہامی ہونے پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث - تمام مباحث کا خاتمہ - قرآن کے الہامی ... - قیمت ...

دلیل فرقان - چکڑالوی نماز کا جواب - قیمت ...

المشتہر

مینیجر اہلحدیث امرتسر - کٹڑہ سفید

Registered. L. n. 352.

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ۔ ۔ عـہ

والیان ریاست سے ۔ ۔ ۔ ۔

رؤسا وجاگیرداران سے ۔ ۔ للعہ

عام خریداروں سے ۔ ۔ ۔ ۔

" " " ششماہی ۔

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

" " ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مالک

مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے

اخبار اہلحدیث

امرتسر

مت دیکھ کسی کی گفتار ۔ دیکھ کسی کا فعل و کردار

بس ہے یہ مصطفیٰ کی گفتار ۔ بس ہمیں نقل کیا ہے ۔ یاں وہم رخنہ کار دخل نہ دے

نمبر ۵۰ ۔ جلد ۴

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام

کی حمایت واشاعت کرنا ۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث

کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا ۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات

کی نگہداشت کرنا ۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے ۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے ۔

(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین

بشرط پسند مفت درج ہونگے ۔ واپسی کا وعدہ نہیں ۔

امرتسر ۔ یوم جمعہ ۔ مورخہ ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۷ء عیسوی

مستورات کی پکار

رسالہ صحت النساء

جبکہ ایک عالم نے ہندوستان کی عورتوں کی حالت درست کرنے کیلئے ہزارہا روپیہ خرچ کر کے صرف معزز پبلک میں مفت تقسیم کرنے کیلئے گیارہ لاکھ کی تعداد میں چھپوا کر طیار کرا رکھا ہے اسلئے نوٹس ہذا کا ملاحظہ کرتے ہی جتنی جلدی ممکن ہو سب بھیجیں پتہ ذیل سے بالکل مفت منگا کر (بغیر محصول ڈاک بھی فنڈ کی طرف سے ہوگا) فی خواندہ آدمی ایک کتاب بالکل مفت تقسیم کر کے دونوں جہان میں ثواب حاصل کریں

پتہ :- مینیجر لائبریری بک ایجنسی جگادھری ضلع انبالہ ملک پنجاب

سالانہ اطلاع

الحمد للہ اہلحدیث کا چوتھا سال بخیریت ختم ہونے کو ہے اس لئے ناظرین مطلع رہیں کہ آئندہ نمبر اس کے بعد حسب دستور ایک ہفتہ تعطیل کا ہے ۔ پانچویں جلد کا پہلا نمبر یکم شوال بروز عید نکلیگا ۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۔

جن جن صاحبوں کی قیمت اس جلد کی ختم ہے وہ آگاہ رہیں کہ پانچویں جلد کا پہلا نمبر اُن کے نام وی پی کیا جاویگا ۔ جس کسی صاحب نے کوئی عذر کرنا ہو ۔ مہربانی کر کے اطلاع بخشیں جو صاحب کوئی عذر یا اطلاع نہ دینگے ۔ بھیجا جائیگا گر وہ پوری قیمت پر اخبار سال بھر کے لئے دینا منظور کرتے ہیں ۔ امید ہے ہمارے قدردان اس پر عرض گذارش کو بیفائدہ نہ چھوڑینگے ۔

سالانہ رعائیت

حسب دستور ۔ ۔ ۔ اس سال بھی ۔ ۔ ۔ مندرجہ ذیل کتابوں کی قیمت میں کافی رعایت کی تخفیف کی جاتی ہے ۔ یہ تخفیف اخیر رمضان شریف تک ہے ۔ امید ہے ہمارے

[illegible]

اصحاب اس تخفیف سے فائدہ حاصل کرینگے اور دوستوں کو بھی فائدہ پہونچاوینگے - فہرست یہ ہے

نام کتاب	اصل قیمت	رعایتی قیمت
تفسیر ثنائی - پانچ جلدیں	عہ	۱۵ر
تقابل ثلاثہ - توریت انجیل اور قرآن کا مقابلہ صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں نیچے حاشیہ میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت ثابت کی گئی ہے عیسائیوں کی بحث کا اختتامی فیصلہ	عصر	۱۰ر
آیات متشابہات - اصل تفسیر آیات متشابہات کی تحقیق -	۳ر	۲ر
تہذیب - ہند کے زائچے بتلائے گئے ہیں	۱ر	۸ر
فتوحات اہلحدیث - چیف کورٹ ہائیکورٹ پنجاب اودھ - بنگال - اور انگلستان میں اہلحدیث کی تائید میں جو فیصلے ہوئے ہیں انکو جمع کیا گیا ہے - قیمت بہت کم -	۲ر	۲ر
دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن - مولوی عبداللہ چکڑالوی اہل قرآن کے مفصل رسالہ متعلقہ نماز کا کامل جواب	۲ر	۱۱ر
شادی بیوگان اور نیوگ - آریوں کی تردید میں یہ مختصر رسالہ نہایت کارآمد ہو -	۱ر	۸ر
الہامی کتاب - وید و قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث - بحث کیا ہے تمام مباحث کا خاتمہ ہو قرآن مجید کے الہامی ہونیکا کامل ثبوت -	۱۰ر	۸ر
حق پرکاش - آریوں کے گرو دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے اخیر تک اعتراض کئے ہیں جنکا مفصل اور مکمل جواب جس سے تعلق رکھتا ہے	۱۰ر	۸ر
ترک اسلام - مباحثہ دھرم پال نو آریہ (سابق عبدالغفور) کے رسالہ کا معقول اور مفصل جواب -	۲ر	۱ر
ادبیۃ العربیہ - [illegible] سال [illegible] لکھدیا ہے کہ آئندہ خدا [illegible] استاد بھی مطلب سمجھ لے اور کامیاب [illegible] ہوگا - نامی گرامی علماء نے پسند فرمایا ہے	۶ر	۴ر
بحث تناسخ - تناسخ اور اسکا ابطال -	۳ر	۲ر

نام کتاب	اصل قیمت	رعایتی قیمت
خصائل النبی - شمائل ترمذی کا بامحاورہ اردو ترجمہ جسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزانہ عادات مبارکہ معلوم ہوں بچوں کیلئے مفید	۱ر	۸ر
اسلامی تاریخ - آنحضرت علیہ السلام کی زندگی کے حالات طیبہ بطرز حکایات بچوں کیلئے بہت مفید -	۱ر	۸ر
تغلیب الاسلام بجواب تہذیب الاسلام عبدالغفور دھرم پال آریہ حصہ اول ۵ر جلد دوم ۱ر جلد سوم ۵ر جلد چہارم ۵ر چاروں جلدوں کی قیمت	عہ	۱۱
مناظرہ نگینہ - مشہور و معروف مناظرہ جو ماہ جون ۱۹۱۲ء میں بمقام نگینہ آریوں سے ہوا تھا - قابل دید	۶ر	۴ر
الہام - الہام کی تشریح کی گئی ہے - آریوں کا رد -	۱ر	۸ر
سرکوب بدعت - مسائل بدعت کی تردید -	۱ر	۸ر
عورت کی زندگی - وہ احکام جن سے عورت کی زندگی حاصل ہوتی ہے	۱ر	۸ر
شریعت و طریقت - شریعت و طریقت -	۱ر	۸ر
ہفوات مرزا - مرزا کے مضامین متناقضہ	۱ر	۳ر
اہلحدیث کا مذہب - فرقہ اہلحدیث یعنی موحدین کے مذہب کا بیان کہ وہ کن کن مسائل کو مانتے ہیں اور کن کن سے انکاری ہیں -	۳	۲ر
السلام علیکم - اسلامی سلام کے احکام اور دیگر مذاہب کے سلاموں سے مقابلہ - آریوں کے متعلق خاص نوٹ	۱ر	۸ر
نماز اربعہ - اسلامی نماز کے احکام اور مذاہب اربعہ (اسلام ہنود آریوں عیسائیوں) کی عبادتوں کا مقابلہ -	۲ر	۱ر
اسلام اور برٹش لا - یعنی سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ صیغہ فوجداری - دیوانی - مالگذاری وغیرہ میں انگریزی اور اسلامی قوانین کا مقابلہ دکھا کر بدلائل ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی قانون ہی موجب آسائش و فلاح رعایا ہے -	۲ر	۱۲ر
ہدایت الزوجین - نکاح و طلاق کے مسائل اور میاں بیوی کے حقوق کا بیان -	۱ر	۸ر
رسوم اسلامیہ - رسوم قبیحہ متعلقہ شادی بیاہ کی تردید اور اتباع سنت محمدیہ کی تاکید	۱ر	۸ر

ahmadimuslim.de

الہامات مرزا - مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں کی تردید بڑی شرح و بسط سے کیگئی ہے - یہ رسالہ قادیانی نبوت توڑنے کو کافی ہے	۵ر	۳ر
حدوث دنیا - دنیا کی پیدائش کے متعلق کہ قدیم ہے یا حادث آریوں سے طویل بحث ہے -	۲ر	۱؎ر
حدوث وید - وید کی قدامت کا ابطال دیا ہے -	۱ر	۹ر
حدیث نبوی اور تقلید شخصی - عدمقلد مصلح پر بحث کیگئی ہے - منکرین حدیث کا رد -	۲ر	۱؎ر
سوامی دیانند کا علم و عقل -	۱ر	۹ر
چودھویں صدی کا مسیح - مرزا صاحب قادیانی کی سوانح عمری بطرز ناول - نہایت دلچسپ صفحات ۱۴۰ -	۳ر	۱؎ر
فیصلہ آرہ - اربعین اور الکلام المبین میں علماء کرام کا محاکمہ	۱ر	۹ر

آخیر رمضان شریف تک جو صاحب درخواست بھیجیں گے وہ اس رعایت کے مستحق ہونگے -

---

کیا ہمارے احباب

اسی طرح بدستور غافل رہنگے اور اپنے اس قومی اخبار کو کس مپرسی ہی میں رکھینگے ؟ خدانخواستہ اگر یہی بے اتفاقی رہی تو بہت بڑے نقصان کا خطرہ ہے پس ہمارے احباب دل سے متوجہ ہوکر جس طرح سالانہ یادگار ہم سے کراتے ہیں خود بھی تو کچھ کیا کریں ۔ ایسا تو ہو کہ ، جو مشغول تو با عمرو زید - بارہا لکھا گیا کہ اہلحدیث کو ابھی وہ قوت حاصل نہیں ہوئی کہ اپنے پاؤں کے بل پر چل سکے - اس لئے بہت ضروری ہے کہ اہلحدیث کے قدردان انکی ترقی اشاعت میں کافی حصہ لیں - کم از کم دو دو خریدار پیدا کریں بجکہ ہمارے حنفی بھائی اسقدر کوشاں ہیں کہ اہل فقہ کے باہمت خریداروں نے اس کو پندرہ ، پندرہ - بیس بیس خریدار دئیے ہیں تو کیا اہلحدیثوں میں اتنی ہمت بھی نہیں کہ تمام کوشش سے دو - دو خریدار پیدا کر سکیں بیشک ہمت ہے مگر توجہ نہیں -

دینی ثواب کے علاوہ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ جو صاحب سال بھر کے لئے پانچ خریدار اہلحدیث کے بنائیں جنکی قیمت دفتر ہذا میں پہونچ جائے تو ایسے ذی ہمت صاحب کو سال تک اخبار مفت ملیگا - پس حضرات ناظرین توجہ فرماویں - ز

ہمت مرداں مدد خدا

ہمارے ناصح

ہمکو نصیحت کرتے ہیں کہ اہل فقہ کا تعرض نہ کیا کریں اگرچہ وہ یہ بھی مانتے ہیں کہ اہل فقہ ہی ابتدا کرتا ہے - مگر اپنے حسن ظن سے ہمکو سمجھاتے ہیں کہ تمہاری شان ارفع ہے کہ تم ایسی دون اذکار الجھنوں میں الجھو - ان ناصحین میں سے اول نمبر ہمارے مکرم دوست مولوی عبدالشکور صاحب اڈیٹر النجم لکھنؤ ہیں جنہوں نے ۲۲ - رجب کے پرچہ النجم میں ایک مضمون بعنوان "نیک مشورہ" لکھا تھا جسمیں ہمیں یہ نیک صلاح دی تھی کہ روافض - قادیانی اور اہل قرآن کی خبر لیں اور مقلد غیر مقلد کے مباحثات ترک کریں - میں تو بھی اسی خیال میں تھا - کہ کسی احسن صورت سے آپ کے مشورہ پر عمل کروں - اتنے میں ۲۱ شعبان کا النجم دیکھا تو یقین ہوا کہ ؎

قاضی ار با ما نشیند برفشاند دست را

محتسب گر مے خورد معذور دارد مست را

مولوی صاحب موصوف نے پرچہ مذکورہ میں ایک مضمون بعنوان "ازاحۃ العیب پر سرسری نظر کا جواب" لکھا ہے جو درج ذیل ہے - آپ فرماتے ہیں :-

"ازاحۃ العیب پر سرسری نظر کا جواب" ناظرین کو معلوم ہے کہ حضرت استاذ علامہ مولانا السید محمد عین القضاۃ صاحب مدظلہ نے مکہ معظمہ میں ایک مختصر رسالہ مسئلہ علم غیب کے متعلق تحریر فرمایا تھا جسکو علمائے حرمین نے پسند کیا اور بعض نے اسپر تقریظ لکھی - اس رسالہ کا نام ازاحۃ العیب عن مسئلہ علم الغیب ہے اصل رسالہ عربی میں ہے اور اسکا اردو ترجمہ النجم کے ساتھ شائع ہو چکا ہے -

اخبار اہل فقہ امرتسر نے اس متین رسالے پر کچھ بے سروپا اعتراضات شائع کئے ہیں جنکو دیکھکر بیحد افسوس ہوا - صد ہزار افسوس - ہمارے بھائیوں کو اب سوائے آپس میں لڑنے کے اور کچھ نہیں آتا - بجائے اس کے کہ مخالفین اہل سنت کا رد کیا جائے خود اہلسنت کا رد کیا جاتا ہے - اہل فقہ میں یہی کمال ہے اسی لئے تو امام بخاری کو یہ بھی نہایت تعجب کا مقام ہے کہ ایسے متین و دقیق رسالہ کا جواب سرسری نظر سے لکھا گیا - اس جواب میں سوا اس کے کہ چند خلاف تہذیب کلمات علمائے اہل سنت کی نسبت لکھے گئے ہیں اور کچھ ترجمہ پر اعتراضات ہیں اور چند لایعنی کلمات ہیں اور کچھ نہیں ہے - میں ہرگز اس سرسری نظر کے جواب کی طرف متوجہ ہوتا مگر چونکہ مجیب نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب نہ ماننے والوں پر اس جناب قدس کی توہین اور بے تعظیمی کا الزام لگایا ہے جس سے نہ صرف حضرت

استاذ علامہ بلکہ تمام علمائے حنفیہ پر اعتراض وارد ہوتا ہے لہذا محض بغرض اظہار حق میں نے اس مختصر تحریر کا لکھنا ضروری سمجھا +

واضح رہے کہ فقہ حنفی کی مستند کتابوں میں اس شخص کی تکفیر کا فتوے مندرج ہے جو غیر خدا کو عالم الغیوب سمجھے۔ میں اس وقت نمونہ کے طور پر دو ایک عبارتیں نقل کرتا ہوں - ملا علی قاری شرح فقہ اکبر میں لکھتے ہیں۔ وبالجملۃ فالعلم بالغیب امر تفرد به سبحانه لا سبیل الیه للعباد الا باعلام منه والهام بطریق المعجزة او الکرامة او ارشاد الی الاستدلال بالامارات فیما یمکن فیه ذلک ولهذا ذکر فی الفتاوی ان قول القائل عند رؤیة هالة القمر ای دائرته یکون مطرا مدعیا علم الغیب لا بعلامة کفر ومن اللطائف ما حکاه بعض ارباب الظرائف ان منجما صلب فقیل له هل رایت هذا فی نجمک قال رایت رفعة ولکن ما دریت انها فوق خشبة ثم اعلم ان الانبیاء لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ما اعلمهم الله تعالی احیانا وذکر الحنفیة تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی صلی الله علیه وسلم یعلم الغیب لمعارضة قوله تعالی قل لا یعلم من فی السموت والارض الغیب الا الله کذا فی المسائرة ترجمہ محل کلام یہ ہے کہ علم غیب ایک ایسی چیز ہے کہ اس کے ساتھ اللہ پاک متفرد ہے بندوں کو وہاں تک رسائی نہیں مگر خدا کے بتلانے سے اور بطریق معجزہ یا کرامت الہام کرنے سے یا علامات سے استدلال کا طریقہ ظاہر کرنے سے ان اشیاء میں جن میں علامات سے استدلال ممکن ہے اسی وجہ سے فتاوی میں مذکور ہے کہ چاند کے ہالہ کو دیکھکر کوئی شخص کہے کہ مینہ برسیگا تو ایسا دعوی کفر ہے - اور ایک لطیفہ بعض ظرافت الطبع لوگوں نے نقل کیا ہے کہ ایک نجومی کو سولی دی گئی اس سے پوچھا گیا کہ کیا نجوم سے تجھے یہ بات معلوم ہوئی تھی اس نے کہا ہاں میں نے اپنے کو بلندی پر دیکھا تھا مگر یہ نہ سمجھا تھا کہ لکڑی پر بلندی حاصل ہوگی - پھر جاننا چاہئے کہ انبیاء علیہم السلام غیب کی باتوں کو نہیں جانتے مگر اس قدر کہ اللہ تعالی نے انکو کبھی کبھی بتایا اور حنفیہ نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ یہ اعتقاد رکھنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب تھا کفر ہے بوجہ مخالفت اللہ تعالی کے قول کے کہ اے نبی کہدو جو لوگ آسمانوں میں اور زمین میں ہیں سوا اللہ کے کوئی غیب نہیں جانتا - ایسا ہی علامہ محقق ابن ہمام کی کتاب مسائرہ میں ہے -

اور امام علامہ شیخ ابن نجیم بحر الرائق میں تحریر فرماتے ہیں وفی الخانیة والخلاصة لو تزوج بشهادة الله ورسوله لا ینعقد ویکفر لاعتقاده ان النبی یعلم الغیب - ترجمہ فتاوی قاضیخاں اور خلاصۃ الفتاوی میں ہے کہ اگر کوئی شخص اللہ اور اس کے رسول کو گواہ بناکر نکاح کرے تو نکاح منعقد نہ ہوگا اور وہ شخص کافر ہو جائیگا بسبب اس اعتقاد کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب تھے۔

اس قسم کی عبارات کتب فقہ سے اگر نقل کیجائیں تو کئی جز فراہم ہو سکتے ہیں مگر سمجھنے کے لئے اسی قدر کافی ہے۔

کیا مجیب صاحب انصاف اور عقل کو ساتھ لیکر اس بات کو کہہ سکتے ہیں کہ یہ تمام فقہائے حنفیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و عظمت سے خالی تھے ! اور کیا معاذ اللہ یہ حضرات رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنیوالے تھے کیا آج دنیا میں آپ اور آپ کے چند ہمخیال ان علمائے کرام سے زیادہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و محبت کا دعوے کر سکتے ہیں اور کیا اس دعوے میں آپ کو کوئی مسلمان صادق سمجھ سکتا ہے۔ ذریلی والے تو سمجھینگے کیونکہ شریعت میں ماخوذ ہی ہو جائیں - (اہلحدیث)

یاد رکھئے اصل تعظیم اور اصل محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی ہے کہ آپ کی پیروی کی جائے اور جو شریعت آپ لائے ہیں اس کے حدود سے تجاوز نہ کیا جائے تعظیم و محبت ہرگز اس کا نام نہیں ہے کہ نبی کو خدا بنا دیا جائے اور جن اوصاف کو خدا نے اپنی ذات پاک کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے وہ نبی کے لئے ثابت کر دئے جائیں اگر آپکے نزدیک تعظیم و محبت اسی کا نام ہے تو ایسی تعظیم و محبت سے خدا سب مسلمانوں کو محفوظ رکھے یہ تعظیم و محبت نصرانیوں کو مبارک ہی - اہل نقہ جی خفا ہونا تھا کہ یہی حضرت ابراہیم کی تعظیم و محبت کا بہت کچھ دعوے کرتے تھے مگر اتباع ابراہیمی سے انکو کچھ بہرہ نہ تھا لہذا خدا نے ان کے دعوے کی تکذیب کردی اور جو کچھ مبالغہ وہ حضرت ابراہیم کی مدح و ثنا میں کیا کرتے تھے اُن کے کچھ کام نہ آیا غضب خدا کا قرآن عظیم میں صاف صاف مذکور ہے کہ اے محمد کہدو کہ خدا کے سوا غیب کوئی نہیں جانتا اور آپ باوجود اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب کہیں اور جو کوئی اس کا انکار کرے اس کو آپ ایسا سخت جملہ کہیں کہ آنحضرت کی بے تعظیمی کرتا ہے معاذ اللہ - آپ لوگوں کی طرف سے اس آیت کی یہ تاویل کی جاتی ہے کہ اس میں نفی علم ذاتی کی ہے مگر افسوس کہ یہ مطلب کسی طرح بیان نہیں ہو سکتا - یہ آیت کفار کے سوال وقت قیامت کے جواب میں نازل ہوئی ہے اس سوال کے جواب میں علم ذاتی کی نفی بالکل مہمل ہے - ایک شخص ایک بات پوچھتا ہے آپ اسکو جواب دیتے ہیں کہ میں اس کو ذاتی طور پر نہیں جانتا - ہاں عطائی طریقہ سے جانتا ہوں انصاف کیجئے کہ یہ جواب کیسا ہے سائل کو اپنے سوال کے جواب سے

ahmadimuslim.de

مطلب ہی اُسکو اس سے کیا غرض کہ آپ کو علم ذاتی ہے یا عطائی۔
حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل واقعی کیا کم ہیں کہ ہم انکو فضائل میں مبالغہ سے کام لیں۔ بنظر اصلاح مقدر رکھا گیا۔ والسلام۔
(النجم لکھنؤ۔ ۱ شعبان ۱۳۲۵ھ)

ہمارے مکرم دوست کو باوجود صحیح مشفق ہونے کے اس مضمون کے لکھنے کی جو ضرورت پیش آئی وہ انہوں نے خود ہی بتلا دی ہے۔ پھر کیا اہلحدیث کو ضرورت پیش نہیں آتی جسکی وجہ سے آپ ہی نے ماہ ذی الحجہ گذشتہ کے کسی پرچہ میں فقہ کو گویا افضیون کا چھوٹا بھائی۔ شرک و بدعت کا مروج اور امام بخاری کا تبرائی لکھا تھا۔ امید ہے کہ اپنے پیش کردہ وجوہات پر نظر کرکے اہلحدیث کو بھی کسی قدر معذور تصور فرما دینگے۔

نتیجہ — النجم کی تحریر منقولہ بالا سے کئی ایک نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔ ایک تو یہی جو گذرا کہ اہل فقہ چونکہ قرآن و حدیث کے علاوہ حنفیت سے بھی مخالف ہیں تاہم ہی بھی اسکا جواب دینا پڑتا ہے چنانچہ النجم نے بھی دیا۔ دوم یہ کہ مسئلہ علم غیب میں اہل فقہ کی روش تمام سلف حنفیوں کے خلاف ہے۔ سوم یہ کہ علم غیب کا منکر صرف اہلحدیثوں کو بتلانا اہل فقہ کی معمولی غلطی ہے۔ چہارم یہ کہ اہل فقہ پارٹی کتب فقہ کے لحاظ سے کفر کے فتوے کے نیچے آ سکتے ہیں کیونکہ انکا اور اُس کی کل پارٹی کا یہی مذہب ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تمام امور غیبیہ پر مطلع فرمایا (اہل فقہ ۲۶ جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ کالم ۱) اہل فقہ پارٹی کے ایک سرگروہ مولوی عبدالصمد صاحب امرتسری سے اسی مسئلہ پر میری بحث ہوئی تھی جس میں مولانا ابومحمد عبدالحق صاحب دہلوی منصف ہو کر تشریف لائے تھے انہوں نے بھی یہی فرمایا تھا کہ جو کوئی کل امور غیبیہ کا علم آنحضرت کو کہے اُس پر میری طرف سے لعنت ہے۔

چونکہ النجم بھی حنفی ہے اور مولانا سید محمد عین القضاۃ بھی حنفی ہیں اور اہل فقہ تو پیدائشی حنفیت کا مدعی ہے۔ پس بہتر ہے کہ تینوں صاحب آپس میں پہلے فیصلہ کریں کہ حنفیوں کا مذہب اس بارے میں کیا ہے۔ پھر اہلحدیث سے مخالفت یا موافقت کا خیال کریں بہتر ہو کہ تصفیہ کراتے وقت علمائے دیوبند۔ سہارنپور اور مرادآباد وغیرہ سے بھی مشورہ لیں جو ہندوستان میں اسوقت سب سے بڑی حنفی درسگاہیں ہیں*

اہلحدیث کانفرنس کے حامی یہ نہ خیال کریں کہ کانفرنس بے نکار و غافل ہو رہی ہے نہیں بلکہ جسقدر اسکو طاقت حاصل ہوئی ہے کام کرتی ہے۔ رافضی شیعوں کے رسالہ تنقید بخاری کا جواب لکھنا کانفرنس نے منظور کرکے ایک جید عالم کو مامور کر دیا ہے جو بہت ضروری

ایک غریب کی درخواست*

ہمارے ناظرین مولوی محمد احسن صاحب امروہی کو واقف ہونگے۔ آپ قادیانی مشن کے سیکنڈ ماسٹر یعنی خلیفہ دوئم ہیں۔ آپ نے جب سنا کہ مرزا صاحب کے برخلاف ایک مستقل رسالہ "مرقع قادیانی" جاری ہوا ہے تو ایک خط کے ذریعہ سے ہمیں ملامت کی کہ تم نے ہمکو رسالہ کیوں نہیں بھیجا۔ ہم تمہارا معقول جواب دیتے۔ اگرچہ دانا آپ کی اس تحریک کو اُس قصے کے مشابہ جانتے ہیں جو کسی فقیر گداگر کا مشہور ہے کہ وہ تھوڑی ٹنڈ لیکر دوکانداروں سے کہا کرتا تھا کہ دمڑی نہیں مانگتا میری ٹنڈ مانگتی ہے" آپ رسالہ مفت دیکھنے کے متمنی ہیں ورنہ جواب دینے والے ہوتے تو آجتک رسالہ الہامات مرزا کا جواب کیوں نہ آپ دیتے شاید آج اس نوٹ کو دیکھکر طبیعت میں طیش آ جائے اور ناپ شناپ کچھ لکھنا شروع کر دیں تو اور بات ہے۔ بہرحال ہم نے آپ کے خط کو مرقع قادیانی میں درج کرکے جواب دیا کہ ایک رسالہ قادیان کے اعلیٰ دفتر میں جاتا ہے۔ ہر ایک کو الگ الگ بھیجنے کے لئے ہم کو سرکاری حکم نہیں ہے۔ آپ یا تو قیمت دیکر خریدیں یا ہمارے غریب فنڈ میں درخواست بھیجیں چنانچہ اس جواب کو دیکھکر آپنے ایک کارڈ لکھا ہے۔ جو درج ذیل ہے:۔

"السلام علی من اتبع الهدیٰ۔ میں نے سنا ہے کہ آپنے اپنے کارخانہ مرقع میں کوئی غریب فنڈ بھی قائم کیا ہے اور اس غریب کو اُسی فنڈ سے مرقع کا دینا منظور فرماتے ہیں جسکو بھردہی مثل یاد آتی ہے کہ ارتقع الرجل۔ بہرحال آپ کسی فنڈ سے مرحمت فرما دیں اور کل نمبر من ابتدا الی انتہا عنایت فرماویں البتہ خاکسار اُس حدیث کا مصداق تو ضرور ہے کہ کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل۔ خیر میں سمجھونگا کہ آپ کے باطل کا ابطال جو اس خاکسار سے ہوگا اُس کا یہ فیس ہے۔ آپ سمجھ لیجئے کہ ایک شخص مصداق کن فی الدنیا کانک غریب کو غریب فنڈ سے رسالہ دیا گیا۔ فقط
جلد روانہ کرو تاکید سمجھو ورنہ بالضرور ثابت ہوگا کہ آپ کو طلب حق ہرگز نہیں ہے۔ راقم محمد احسن از قادیان۔ ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۷ء"

ناظرین بغور دیکھیں کہ مولویصاحب پر مثل مذکور صادق آتی ہے یا نہیں کہ "دمڑی نہیں مانگتا میری ٹنڈ مانگتی ہے" اور جناب اس خط سے بھی معلوم ہوا کہ آپنے مرقع قادیانی دیکھا ہے بس آپ سردست اسی کو کام میں لائیے۔ یہ عجیب منطق ہے کہ آپکے پیر و مرشد نے تو اپنی کتاب حقیقۃ الوحی باوجود وعدہ کے ہمیں نہیں بھیجی۔ آپ کے برادر خورد (اڈیٹر بدر) نے اپنے معمولی اخبار میں بھی تبادلہ بند کر دیا۔ مگر آپ نہیں نہیں آپ کی

مدرسہ نصرت الاسلام وزیر آباد — اس نام کا ایک مدرسہ مدت سے قصبہ وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ ملک پنجاب میں جاری ہے جناب حافظ عبدالمنان صاحب محدث تدریس علم حدیث و تفسیر کرتے ہیں اور دور دور سے طلبا آتے ہیں مدرسہ کے اخراجات متعلق توکل پر ہیں مسلمانوں کو چاہئے کہ اس مدرسہ کی اعانت کرکے عنداللہ ماجور ہوں جو کچھ بھیجنا ہو حافظ صاحب موصوف کی خدمت میں پتہ مذکور پر بھیجیں۔

ہے تاہم اگر تعجب ہے کہ جماعت اہلحدیث کی طرف سے جیسی کہ توقع تھی سرگرمی نہیں دکھائی گئی۔ آنا بھی نہیں کہ کانفرنس کے متعلق کوئی رائے ہی دیجائے۔ بھائیو! ... بہت مدت کے بعد جاگو*

فنڈ غریب بنکر ہم سے مرتع قادیانی مفت مانگتی ہے۔

لطیفہ۔ مولوی احسن صاحب کی علمیت کی دہوم مرزائی پارٹی میں اتنی ہے کہ آپکو فاضل امروہی لکہا کرتے ہیں مگر افسوس کہ آپنے جو حدیث نقل کی ہے اُس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ ؎

ہم شیخ کی سُنتے تھے مریدوں سے بزرگی
جا کر کے جو دیکہا تو عمامہ کے سوا ہیچ۔

آپ غریب فنڈ سے حصہ لینے کو حدیث شریف کا لفظ غریب دلیل لاتے ہیں کیونکہ اس میں بھی غریب کا لفظ آیا ہے۔ حدیث مذکور کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تم دنیا میں ایسے بے ثبات رہو جیسے مسافر مسافری میں رہتا ہے کہ وقت تو گذار لیتا ہے مگر دل نہیں لگاتا۔ عربی میں غریب مسافر کو کہتے ہیں۔ ہندی میں نادار کو۔ آپ نے اپنی ناداری کا ثبوت دینے کو حدیث کا لفظ نقل کر دیا اور اپنی غربت کا ثبوت دیدیا جیسے ایک شہد سے نے داڑہی منڈانے کا ثبوت کلا سوف سے دیا تھا۔ یہ ہیں مرزائی پارٹی کے سیکنڈ ماسٹر اور یہ ہیں مرزا جی کے خلیفہ دوم۔ سچ ہے ؎

ببخیں رقاص را باید وصول المغنیں

لطیفہ۔ مولوی محمد احسن صاحب کی اس درخواست سے یہی معلوم ہوا کہ مرزا صاحب سچے مسیح نہیں ہیں کیونکہ سچے مسیح کی علامت حدیث شریف میں یہ آئی ہے کہ یفیض المال یعنی وہ لوگوں کو کثیر مال دیگا۔ مگر مولویصاحب کی غربت پر خیال کر کے کون کہہ سکتا ہے کہ مرزا صاحب کسی کو کچھ دیتے ہونگے جبکہ ایسے اُنکے مقربین اور بڑی غریب فنڈ میں درخواست کرتے ہیں۔ بلکہ مرزا جی کی اپنی چندوں کی فہرستیں کھلی رہتی ہیں۔ آہ کیسا مسیح ہے کہ دینے کے بجائے خود مانگتا ہے جسپر یہ کہنا بیجا نہیں کہ ؎ مژدہ باد اے مرگ! عیسےٰ آپ ہی بیمار ہے۔

اگرچہ آپکی دلیل سے آپکی ناداری ثابت نہیں ہوئی نیز آپ کی تحریر سے معلوم ہوا کہ آپ مرقع قادیانی دیکھ لیتے ہیں۔ علاوہ اس کے جب قادیان کے اعلیٰ دفتر میں جاتا ہے تو انکا فرض ہے کہ بغرض جواب آپکی خدمت میں بہیجا کریں اس لئے بہ نسبت ہمارے پاس درخواست کرنے اور فنڈ آگے کرنے کے اپنے دفتر سے لے لینا آپکو بہت آسان ہے۔ تاہم ہم ناظرین و رفیق حوصلہ احباب کو آپ کی بہت نحوا کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ کوئی صاحب آپکی ہدایت کی نیت سے مرقع قادیانی آپکے نام پر جاری کرائیں جتنے سالوں کے لئے جاری کرائیں اُتنے روپیہ بہیجدیں

آپ کے مخلص دوست ڈاکٹر عبد الحکیم خاں صاحب سے بالخصوص توقع ہے کہ وہ آپ کی حاجت روائی کی طرف توجہ فرماوینگے ورنہ بصورت موجودہ نمبروار قبولیت ہوگی جسکو بہت عرصہ لگیگا۔ کیونکہ آپ سے پہلی درخواستیں بہت ہیں۔

غریب فنڈ

اس ہفتہ مبلغ ۶ ڈاکٹر عبد الرزاق صاحب از ایبٹ آباد اور ۶ ڈاکٹر عبد الغنی صاحب از منٹگمری ۸ میر غلام مصطفےٰ صاحب از ناگپور۔ کل ۲۰ رسابقہ کُل ۲۲ دو اخبار بنام مولوی محمد سعید صاحب امام جامع مسجد مقام سوڈرہ کے باجواں براستہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ۔ اور حافظ نیک عالم صاحب امام مسجد کوتوال بازار موچیاں امرتسر جاری کئے گئے ارسابقہ قرض ۷ باقی (محاسب غریب فنڈ)

رمضان شریف میں نفلی خرچ کا ثواب فرضی جتنا ہے۔ درخواستیں بہت سی جمع ہیں اصحاب کرم توجہ فرماویں تو رمضان شریف ہی میں تمام ہو سکتی ہیں۔

اسلام اور عیسائیت

گذشتہ سے پیوستہ

۲۷ ستمبر کے اہلحدیث میں ہم نے اس مضمون کو شروع کیا تہا جسمیں اس مضمون کی تمہید بتلائی تہی کہ عیسائی اخبار نور افشاں نے دعوےٰ کیا ہے کہ عیسائی مذہب اپنے معتقدین کو قوت بخشتا ہے اور مذہب نہیں بخشتا اگر متعلق اُسپر اعتراض کیا گیا تہا کہ حضرت مسیح کے حواریوں میں خود یہ قوت نہ تہی اُسکا جواب مع جواب الجواب ۲۷ کے پرچے میں نقل ہو چکا ہے باقی آج نقل ہے غور سے سُنئے اڈیٹر صاحب نور افشاں لکہتے ہیں:۔

"یہ اڈیٹر اہلحدیث پر واضح ہو کہ مسیح کے ابتدائی شاگردوں نے الہامی پہلو اختیار کرنا تہا جس کے لئے اُنکو خاص دو باتوں کے سیکہنے کی ضرورت تہی اول وہ خود اپنی حقیقت اور اصلیت سے آشنا ہوں اور دوم وہ خدا کی بہی حقیقی آشنائی حاصل کریں چنانچہ ان دونوں امور کے متعلق جو آشنائی اور عرفان اُنکو ہوا اس کی بدولت وہ اس لائق ہوئے کہ ہم اُن کی تقلید کریں انہوں نے زندگی کا انسانی نمونہ ہمارے سامنے پیش کیا ہے ہم اُنکی کمزوریوں کو بہی دیکہتے ہیں اور جان لیتے ہیں کہ وہ ہمارے جیسے ہم جنس انسان ہیں لیکن ساتھ ہی اُنکی مقابلوں اور غلبوں کو بہی دیکہتے ہیں اور اُنکی زندگی میں ترقی کی صورت نظر آتی ہے اُنکی زندگی انسان کی اصلیت کا انکشاف کرتی ہے اس میں ہم کو مختلف حالتیں

ahmadimuslim.de

نظر آتی ہیں رنج بھی خوشی بھی خطرہ بھی اور امید بھی۔ بعض انسان گناہ کی وجہ سے نہ صرف خدا سے برگشتہ اور بے بہرہ ہے بلکہ خود اپنے سے غیر آشنا ہے وہ خطرہ میں اپنا آرام دیکھتا ہے بے چینی میں مطمئن نظر آتا ہے وہ اپنی خطرناک حالت سے آگاہ نہیں ہے بے ایمانی اُس میں گھر کر گئی ہے اور وہ نہیں جانتا کہ اپنے مطالب کا کس زبان سے اظہار کرے اُس میں رُوحانی گویائی نہیں رہی ہے لیکن جب ہم ان شاگردوں کی زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس زندگی کے مختلف مواقع اور تجارب میں وہ لوگ حقیقی انسان ثابت ہوتے ہیں اُن کی زندگی کی منزلوں میں کہیں آسانی اور کہیں مشکل کا سامنا نظر آتا ہے کہیں مزاحمت اور ساتھ ہی مقابلہ درپیش ہے کہیں مایوسی کہیں اُمید کہیں معصیت اور کہیں ندامت اور حقیقی توبہ ہے یہ بشریت ہے لیکن چونکہ ہر ایک شخص نے خدا کے رستہ میں اسی قسم کی مسافت طے کر کے ترقی کو زینہ پر چڑھنا ہے لہذا وہ شاگرد ہمارے لئے رہبر اور پیش خیمہ ہیں اگر ہم چاہتے ہیں اپنا دل دیکھنا تو حضرت داؤد کے دل کی تہ تک پہنچو جو اس کے زبور [illegible] دلی حالت اور ان کے معلومات دریافت کرنے ہوں تو ان کے خطوط کا مطالعہ کیا جاوے۔ ایڈیٹر اہلحدیث محمد صاحب کے خادموں کا نمونہ پیش کرتے ہیں جس میں انہوں نے محمد صاحب کی طرف دلی خیر خواہی اور وفا داری ظاہر کی۔ اس قسم کی خدمت کے نمونے تو ہمکو ہر ایک قوم کے افراد میں تواریخ میں ملتے ہیں۔ روس و جاپان کے مابین جنگ کی ایام میں جاپانیوں ہی کو دیکھو جب بحری سردار ٹوگو نے پورٹ آرتھر کے بندرگاہ کے مسدود کرنے کے لئے جاپانی جانیں طلب کیں اور افسروں نے اپنے اپنے خون سے خط لکھکر اپنی جانیں ملک کی خدمت کے لئے نذر کیں اور اُس کا عملی نمونہ بھی دکھایا واقعی یہ عمدہ وصف ہے اور ہر ایک میں یہ وصف ہونا چاہئے لیکن اس وفاداری اور خیر خواہی کا دین سے کیا تعلق۔ محمد صاحب کے خادموں کا اگر اُن سے ایسا عشق تھا کہ وہ اپنی جان پر کھیل گئے تو اس فعل سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ خدا کے راستہ میں ثابت قدم رہے اگر وہ خدا کے رستہ میں تھے تو کہاں تک وہ اپنی حالت سے آگاہ ہوئے اور کیا ترقی کی اور خدا کو کس حد تک انہوں نے پہچانا! کیا عجب کہ گھمنڈ اور تکبر اور گناہ کی مختلف صورتیں ان میں بدستور موجود ہوں۔ کیا عجب کہ محمد صاحب کے عشق کو جوش

میں انہوں نے محاربہ و مقابلہ کے ایام میں ہزار ہا بیگناہ شخصوں کو تہ تیغ کیا ہو اور اُن کو معلوم تک بھی نہ ہوا ہو کہ انہوں نے کچھ بُرا کیا۔ پھر اڈیٹر صاحب ہم سے پوچھتے ہیں کہ ایسی جان نثاری کی کوئی مثال ہم عیسائی تواریخ میں بتا سکتے ہیں اس کے جواب میں ہم کہتے ہیں ایک نہیں ہزارہا مثالیں بتا سکتے ہیں آپ کوئی کتاب تواریخ کلیسیا کی اٹھائیں اس سے ظاہر ہوگا کہ کیا کیا اذیتیں اور مصائب مسیحیوں پر پہونچائی گئیں وہ شکنجوں میں ڈالے گئے آگ میں جھونسے گئے لیکن تا دم مرگ مسیح کا انکار نہیں کیا بلکہ اپنے خون کی مہر سے خداوند کی شہادت دیتے گئے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ کوئی مثال آپ محمدی تواریخ میں بتا سکتے ہیں کہ جس نے خدا کے راستہ میں اپنے خون سے شہادت دی ہو کیا یہ سچ نہیں ہے کہ عرب کے ادنے قبائل کے لوگ جو مکہ کے ایام میں آنحضرت پر ایمان لائے تھے اور ایذا رسانی سے محفوظ نہ تھے ان میں سے ایک شخص عمار ابن یاسر نے رو کر بیان کیا کہ اگر میں رسول کی توہین اور معبودوں کی تعریف کروں تو میری رہائی ناممکن ہے تو اسوقت دروغ مصلحت آمیز کی تعلیم سکھائی گئی کیا سورہ نحل میں ایسی آیت موجود نہیں کہ جس جس شخص نے ایمان لانے کے بعد خدا کا انکار کیا جب اس کو زبردستی مجبور کیا گیا تو اسکا کچھ گناہ نہیں؟ بلکہ سیر اسلام کے مطالعہ سے صاف ظاہر ہے کہ جو لوگ بجبر و اکراہ مسلمان ہوئے وہ موقع پاکر فوراً منحرف ہو گئے اور کیا حدیث عائشہ میں مندرج نہیں ہے کہ بجز چند مسلمانوں کے سب کے سب تری تھری ہو گئے اور آخر کار ابوبکر نے مار مار کر پھر جمع کیا۔ (نور افشاں۔ ۳۰ راگست ۱۹۰۷ء)

جواب ۔ غنیمت ہے کہ اس جواب میں اڈیٹر صاحب نے ہمارا دعوےٰ تسلیم فرما لیا ہے کہ صحابہ کرام پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر جانیں فدا کیں اور یہ بھی تسلیم کیا کہ یہ وصف اچھی عمدہ ہے مگر اسپر یہ اعتراض کرنا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں انہوں نے ایسا کیا ہوگا اور بے وجہ قتل و غارت بھی کیا ہوگا۔ ای جناب عشق محمدی فرع ہے عشق الٰہی کی۔ محمدی عشق اس لئے ہوتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں۔ پس یہ عشق دراصل عشق الٰہی کا ثمرہ ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں فرمایا ہے وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِّلَّهِ یعنی جو لوگ ایماندار ہیں وہ سب سے زیادہ خدا ہی سے محبت رکھا کرتے ہیں اس محبت میں خدا کا کسی کو شریک نہیں بناتے۔ اسی آیت سے پہلے مشرکوں کی مذمت ہے کہ مشرک خدا کے سوا دوسروں کی محبت اُس کے برابر کرتے ہیں۔ اس لئے مشرک ہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دراصل محبت الٰہی کی فرع

مال
سفید کشمیری بانا
۱۰ گز قیمت ۲۵
سفید۔ طول ۶، ۷ گز
۱۷ روپیہ
اصلی بانا۔ طول ۷ گز
ت ۱۶ روپیہ
فلی طول ۷ گز
مت ۱۴ روپیہ
رہی۔ طول ۶، ۷ گز
مت ۱۴ روپیہ
سبز۔ طول ۷ گز
قیمت ۱۳ روپیہ
[illegible]
قیمت ۱۵ روپیہ
سفید اصلی تانا بانا کشمیری
عرض ۱۰ گز
روپیہ
۱۔ طول جو اوپر
کے ساتھ لکھا گیا ہے
جوڑے کا ہے۔ اگر کسی
سے جوڑے کی ضرورت
جوڑا مطلوب ہو۔ تو
بت کا ایک فرد بھی بھیجدی
خوشخط تحریر کریں
ی غیرہ بذمہ خریدار
منیجر دی انڈین شال
یہ۔ کٹرہ تھوہ بھنگیاں

ہے ۔ پس جن لوگوں نے عشق محمدی میں جانیں لڑائی ہیں وہ در اصل عشق الٰہی میں لڑے ہیں نہ کہ کسی دنیاوی فائدہ کے لئے۔

ناظرین! ذرہ اڈیٹر صاحب کا مضمون بغور دیکھئے کہ کیسے دبی زبان سے ہمارے دعوے کو تسلیم کرتے ہیں کہ واقعی حواریان مسیح میں کمزوری تھی ۔ پھر اُن کو مسیحی دین نے کیوں قوت نہ بخشی ۔ ہم مانتے ہیں کہ عیسائیوں پر بہت دفعہ غیر سلطنت کی طرف سے مظالم ہوئے ۔ ہزاروں کو تہ تیغ کیا گیا اور وہ پختہ رہے ۔ مگر ہم پوچھتے ہیں ۔ کہ کیا وجہ ہے کہ انکا اثر پہلے طبقے میں نہیں ملتا اور بعد میں ملتا ہے ۔ حالانکہ اگر مذہب کا اثر ہوتا تو پہلے طبقے میں خصوصاً جبکہ مسیح بھی اُنمیں تھے بطریق اولیٰ ہوتا ۔ مگر افسوس کہ نہ ہوا ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسائی مذہب میں یہ قوت نہیں بلکہ جو لوگ جمے رہے اُنکا طبعی جوش ایسا ہوگا ۔

عمرانی کا قصہ معلوم نہیں آپنے کہاں سے سنا ۔ سورہ نحل میں بیشک ہے کہ جس شخص پر سخت جبر کیا جائے ۔ اور وہ دل میں خدا پر ایمان اور محبت رکھتا ہو ۔ مگر جبر کی وجہ سے کوئی ناجائز کلمہ منہ سے نکالدے تو اُسے معاف ہے ۔ اس سے کیا ثابت ہوا؟ یہی کہ دل کسی وقت خدا کی محبت اور ایمان سے خالی نہونا چاہئے ۔ جبراً کسی کو مسلمان نہیں بنایا تھا ۔ یہ تو آپ لوگوں کا بدمپا کی تقلید میں قدیمی دعوے ہے ۔ جسکا ثبوت آج تک نہیں دے سکے ۔ قرآن شریف خود انکار کرتا ہے ۔ غور سے سنئے!

أَفَأَنتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ یعنی اے نبی کیا تم لوگوں پر جبر کروگے تاکہ وہ ایمان لے آویں؟ ایسا نہیں چاہئے لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ دین میں جبر کرنا جائز نہیں مختصر یہ ہے کہ اسلام جو خدا کی عظمت اور جلالت کا دل پر سکہ بٹھاتا ہے مسیحی مذہب نہیں بٹھاتا ۔ اس کی کئی ایک وجوہ ہیں جنمیں ایک یہ ہے کہ مسیحی مذہب میں خدا کوئی ایسی طاقت نہیں دکھایا گیا جو تمام مخلوق پر قاہر اور غالب ہو بلکہ اگر مسیحی مذہب کی تعلیم کو غور سے دیکھا جائے تو ثابت ہوتا ہے کہ خدا ایسا کمزور ہے کہ کبھی کبھی بندوں کے ہاتھ سے مارا بھی جاتا ہے حالانکہ مرنے کی اُسکی مرضی بھی نہیں ہوتی مگر مخلوق اُسکو زبردستی پکڑ کر جان سے مار دیا کرتے ہیں ۔ دیکھو انجیل متی باب ۲۶ ۔ تا اخیر ۔

(باقیدارد)

اخبار اہل فقہ وغیرہ

اخبار اہل فقہ امرتسر و پٹنہ کمیٹی مخالف ائمہ حدیث بالخصوص عمر کریم وغیرہ کو جو تاحال امام بخاری علیہ الرحمۃ و احادیث نبویہ کے پیچھے پڑے ہیں اور ترویج بدعات میں مستغرق و منہمک ہیں ۔ ہم اصلاح شیعہ نمبر ۱۲ جلد ۱۰ صفحہ ۹ کی جانب توجہ دلاتے ہیں ۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ اصلاح شیعہ کا جواب لکھیں کیونکہ ہم آپ[1] کو شیعوں کا ایمانی بھائی جانتے ہیں اس لئے کہ وہ تعزیہ پرست ۔ آپ قبر پرست ۔ وہ حضرت علی سے مشکلکشائی چاہتے ہیں آپ پیران پیر کو وقت حاجت پکارتے ہیں ۔ وہ دوازدہ امام کا نذر نیاز دیتے ہیں آپ پیران پیر وغیرہ کا ۔ اُن کے یہاں بدعات محرمی و چہلم وغیرہ ہے آپکے یہاں علاوہ بدعات محرمی کے عرسی بدعات ہیں ۔ اُن کے یہاں حضرت علی کا مولود ہے ۔ آپکے یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و پیران پیر وغیرہ کا مولود ان کے عقیدہ میں ہے کہ حضرت علی و دیگر ائمہ شیعہ و حضرت سیدہ مجالس عزا میں تشریف لاتے ہیں آپکے عقیدہ میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مولود میں تشریف لاتے ہیں دیکھو شعر لطف و دیگر رسائل مولود سے

لطف کیا بیٹھا ہے غافل محفل میلاد میں ✤ خود بدولت خود ہیں شامل محفل میلاد میں

وہ بارہ اماموں کو معصوم جانتے ہیں آپ امام اعظم اور اُن کے شاگردان کو معصوم جانتے ہیں ۔ غرض امامیہ آپ بھی امامیہ وہ بھی ۔

ہم صرف آپ سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ آپ اصلاح شیعہ نمبر ۱۲ جلد ۱۰ صفحہ ۹ کو ملاحظہ فرمائیے جسکی سرخی ہے "فقہ حنفی پر ایک مختصر نوٹ" انشاء اللہ جواب ہم لکھینگے ۔ بشرطیکہ آپ نے جواب نہ لکھا لیکن آپ کا جواب نہیں لکھنا بھی غیرت سے بعید ہے ۔ احادیث نبویہ و ائمہ حدیث کی مخالفت کے یہ معنے نہیں ہیں کہ آپ غیرت سے گذر جائیے اور حیا و شرم کو شیرمادر کی طرح نوش کر جائیے اور ہر کس و ناکس جو چاہے فقہ حنفی پر ٹھٹھا کرتا رہے اور آپ دیکھتے کے دیکھتے رہجائینگے ۔ آپ اصلاح شیعہ کے نمبر ۱۲ جلد ۱۰ مذکورہ بالا ملاحظہ فرمائیے کہ کیسا حملہ فقہ حنفی پر کیا گیا ہے اور پیروی فقہ کا کیسا نتیجہ نکالا گیا ہے ۔

کیوں حضرات اہل فقہ کمیٹی امرتسر و پٹنہ کمیٹی مخالف ائمہ حدیث عمر کریم وغیرہ آپ جانتے ہیں یہ کل ۔ دباہ صفت کیا دفر کیسے سعی کر رہا ہے اور کیسی دوڑ لگا رہا ہے ۔ پہلے پھلواری کے ایک صاحبزادہ کو خوب چمکارا اور خوب شاباشی دی اور صاحبزادہ نے دم میں آکر ساتھ ہی دیدیا تو فقہ حنفی پر حملہ کرکے فَلَا تَلُومُونِي وَلُومُوا أَنفُسَكُم ۖ وَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِّنكَ الآیۃ کا ثبوت دیدیا ۔

دیکھیں صاحبزادی پھلواروی صاحب اصلاح شیعی کے اس نمبر کو ملاحظہ فرماکر کیا کرتے ہیں کیونکہ یہ اپکو بجائے حنفی گُلشن لکھنے کے وہابی گلشن لکھتے ہیں کیا جو شخص عرسی و محرمی بدعات کی ترویج میں زور دے اور حضرت علی کو مشکلکشا لکھے وہ حنفی گلشن نہیں دیکھیں اب عمر کریم کیا کرتے ہیں ۔ الراقم عبدالسلام مبارکپوری از پٹنہ صادقپور۔

[1] حضرات دیوبند اس سے مستثنےٰ ہیں ۔ (منہ) [2] دیکھو اثنا عشری جلد ۱ نمبر ۵ صفحہ ۹

ahmadimuslim.de

فتاوے

س نمبر ۳۹۸ - ایک امرہی کی عورت نے بغیر طلاق کے دیگر شخص سے نکاح کر لیا آیا یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں۔ بہر دو صورت میں عورت مذکورہ کو یا مرد مذکور کو کیا کرنا چاہیے۔ س نمبر ۳۹۹ - ایک شخص بعد نکاح چند مدت کے بعد حالت جوانی میں نامرد ہو گیا عورت اس کی از حد ضروری کی شادی ہے پس آدمی عورت کو کیا کرنا چاہیے۔ س نمبر ۴۰۰ - جیسا ایک گڑ سوٹ مسلمان نے ذبح کیا۔ مگر وقت ذبح کے ہاتھ پیر قصاب ہندو نے پکڑے۔ سو اس کا ذبیحہ جائز ہے کہ نہیں۔ س نمبر ۴۰۱ گاؤں میں جو مسجد بنائی جاوے تو اس میں نماز جائز ہے یا نہیں۔ بعض علما منع کرتے ہیں۔ (راجی محمد سردار خان محمد خان صاحب) جواب نمبر ۳۹۸ - بغیر طلاق کے نکاح جائز نہیں۔ دونوں کو توبہ کرنی چاہیے۔ ج نمبر ۳۹۹ - عورت مذکور طلاق لے کر نکاح ثانی کرلے۔ اگر طلاق نہ دے تو ڈسٹرکٹ جج کے پاس درخواست دیکر خاوند کی طلبی کرائے اور [illegible] ج نمبر ۴۰۰ - جائز ہے کوئی خرابی نہیں۔ ج نمبر ۴۰۱ - گاؤں میں مسجد جائز ہے۔ زمین یا تو کسی خاص شخص کی ملک ہوتی ہے یا شاملات ہوتی ہے۔ دونوں صورتوں میں دیہات کے لوگ مالک ہوتے ہیں پس اپنی زمین کو جس طرح چاہیں استعمال کر سکتے ہیں۔ س نمبر ۴۰۲ - سیونگ بنک میں یعنی ڈاکخانہ کے بنک میں روپیہ جمع کرایا گیا ہے۔ مثلاً زید نے بنک مذکور میں [illegible] جمع کرایا اور سود ملتا رہا۔ اور جب میعاد سود ادا کرنے کی آئی تو بنک نے اس سود کا [illegible] امانت کنندہ کو دیدیا۔ زید نے سود لینے سے انکار کیا۔ بلکہ سود واپس کرنے لگا۔ بنکر نے واپس لینے سے انکار کیا اور کہا کہ ہم واپس نہیں لیتا خواہ تم کسی کو دیدو یا تم خود رکھ لو خواہ پھینک دو۔ میں دیگر بری ہو گیا اب [illegible] مطلب نہیں۔ یا بجز [illegible] جمع کئے سیونگ بنک میں اور سود لینے سے انکار کیا [illegible] لفظ انگریزی یہ لکھوا دیا کہ NO INTEREST یعنی سود نہیں [illegible] کہ سود لینے سے انکار ہے تو اب بنک مذکور میں روپیہ جمع کرانا [illegible] لوگوں کا [illegible] وغیرہ میں لگا کر ہم لوگوں کے روپیہ سے سود وغیرہ حاصل کرتے ہیں۔ س نمبر ۴۰۳ - فراموش کھیلنا کیسا ہے یعنی اس طور پر کہ لوگ بہاری یا بہنوئی وغیرہ سے کہتے ہیں کہ ایک فراموش دو چیزیں ایک ساتھ جڑی ہوئی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دو چیزیں ایک ساتھ جڑی ہوئی ہیں اور حقیقت میں وہ ایک ہوئی ہیں جسکو فراموش کہتے ہیں۔ دیکر بالعوض فراموش کے دو سو وصول کرتے ہیں۔ مثلاً زید نے ایک فراموش آلو کی یعنی جڑے دو ہوئے آلو کی اپنے بہنوئی خالد کو دی اور خالد سے بالعوض دو سو آلو وصول کرلئے تو آیا اس کا کھیلنا کیسا ہے۔ س نمبر ۴۰۴ - الومنیم (امریکہ کی مصنوعی چاندی) کے برتنوں میں کھانا پینا جائز ہے یا نہیں۔ س نمبر ۴۰۵ - غیر مذہب احباب سے اُن کے تہواروں میں تحفہ تحائف لینا جائز ہے یا نہیں۔ س نمبر ۴۰۶ - سحری کے بغیر روزہ رکھنا جائز ہے یا نہیں جو شخص کہے کہ سحری کھانے سے میرا پیٹ پھول جاتا ہے اسلئے میں سحری نہیں کھاتا وہ کیا کرے۔ س نمبر ۴۰۷ - باپ یا کسی بزرگ کے زور ڈالنے سے ڈاڑھی کٹانا جائز ہے؟ س نمبر ۴۰۸ - حافظ قرآن کو ختم قرآن پر اگر کوئی کچھ دیوے باپ یا بھائی تو لینا جائز ہے یا نہیں۔ (سید عبد الغیاث رانی منڈی گول گھر الہ آباد) ج نمبر ۴۰۲ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ قرضخواہ کو بغیر طلبی کے اصل حق سے زیادہ دیا تھا۔ اس حدیث کے مطابق سب علما کا مذہب ہے کہ قرضدار اگر از خود کچھ زیادہ دے تو قرضخواہ کو لینا جائز ہے پس اگر بغیر طلبی کے شخص مذکور کو بنک کی طرف سے سود ملے بنک میں رکھنا بھی جائز ہے یہ اور بات ہے کہ مالکان بنک اس کا سود کمائینگے۔ اس کو اس سے مطلب نہیں جیسے کوئی شخص انگور کسی کافر کے پاس بیچے اور وہ ان انگوروں کی شراب بناوے تو بائع پر گناہ نہیں۔ ج نمبر ۴۰۳ - فراموش کی صورت سمجھ میں نہیں آئی۔ تفصیل سے لکھئے۔ ایک فراموش کے عوض دو سو کیونکر وصول کئے۔ کوئی شادی بیاہ کی رسم ہے یا کچھ اور۔ ج نمبر ۴۰۴ - جب وہ اصل چاندی نہیں تو منع بھی نہیں۔ اصل چاندی کے برتنوں میں منع ہے۔ ج نمبر ۴۰۵ - جو کھانا یا تحفہ حرام چیز کا ہو یا غیر اللہ (رتھ۔ قبر۔ تعزیہ۔ یا چھڑی) کی نیاز ہو وہ تو حرام ہے وَمَا اُہِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللہِ۔ اور جو معمولی تحفہ تحائف ہو اس کا قبول کر لینا منع نہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کفار کے ہدئے قبول فرما لیتے تھے۔ ج نمبر ۴۰۶ - سحری کا کھانا روزے کے لئے کوئی لازمی نہیں ایک مستحب شفقتی امر ہے اگر نہ کھائے یا اس وقت کا کھانا اس کو مضر ہو تو خیر پیشتر سنت پانی کا گھونٹ ہی پی لے۔ روزہ بہر حال ہو جائیگا۔ ج نمبر ۴۰۷ - ناجائز کام ماں باپ یا کسی بزرگ کے کہنے سے بھی نہ کرنا چاہیے۔ حدیث شریف میں آیا ہے لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق یعنی خالق کی بے فرمانی میں کسی مخلوق کی تابعداری کرنی جائز نہیں۔ ہاں اگر مجبوراً پکڑ کر مونڈ دیں تو وہ اس میں داخل نہیں۔ ج نمبر ۴۰۸ - جائز ہے حدیث شریف میں ہے اذا اعطیت بلا اشراف نفس فخذہ فتمولہ وتصدق یعنی جب تم کو بغیر خواہش کرنے کے ملے تو قبول کر لیا کرو پھر چاہے اسکو اپنی ملک میں رکھو یا صدقہ خیرات کر دو [illegible] غریب فقہ میں داخل

ahmadimuslim.de

س نمبر ۴۰۹ ۔ جماعت ہو رہی ہے دو تین رکعتیں ہو چکی ہیں۔ اُسوقت زید جماعت میں شامل ہوا۔ اُس کے بعد عمرو بھی جماعت میں برابر ہی آ ملا۔ جسوقت امام نے سلام پھیرا۔ اُسوقت زید موافق حکم خدا و رسول اپنی باقیماندہ رکعتیں ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوا۔ اور قرات بموجب حکم حدیث شریف آواز سے پڑھنے لگا۔ عمرو جو زید کے برابر تھا۔ عمرو زید کے ساتھ شامل ہو گیا۔ یعنی زید کو عمر نے اپنا امام گردانا۔ اس صورت سے عمرو کی نماز زید کے ساتھ ہو سکتی ہے یا نہیں۔ **س نمبر ۴۱۰** زید تنہا نماز فرض قرات سے پڑھ رہا ہے اور عمرو زید کے ساتھ شامل ہو گیا۔ عمرو کی نماز ہوگی یا نہیں۔ ہر دو سوالات کے جوابات قران حدیث سے تحقیق فرما کر دیجئے۔ **س نمبر ۴۱۱** ۔ ایک شخص مسلمان اہلسنت والجماعت سے ہے اُسکی روبرو جب جزا و سزا کا ذکر کیا جاتا ہے تو وہ اپنی یہ تقریر پیش کرتا ہے۔ اُس کا عقیدہ فاسد یہ ہے کہ (نعوذ باللہ) خدا پاک دوزخ میں کس چیز کو جلائیگا۔ دوزخ میں تو خدا پاک ہی کی روح جلیگی۔ دلیل اس کی یہ ہے کہ جب خدا پاک نے یہ فرمایا ہے کہ میں نے انسان میں اپنی روح پھونکی۔ سو دوزخ میں انسان ہی جلینگے اب بتلاؤ خدا کے ہی حکم کے بموجب (جو انسان دوزخ میں جلینگے) اُن میں خدا ہی کی روح ہے پھر خدا کی روح نہ جلی تو اور کس کی۔ اس قسم کا اس کا عقیدہ فاسد ہے اب فرمائے ہم اسکو کیا جواب دیں۔ اور کسطرح سمجھا کر راہ راست پر لاویں۔ جواب میں ہم سے بہت ہی تقاضا کرتا ہے۔ براہ نوازش مفصل جواب سے طمانیت بخشیں۔

س نمبر ۴۱۲ ۔ زید اس طرح سے اناج کی بیع کرتا ہو کہ غلہ بنرخ ۱۰ سیر بازار سے خریدتا ہے اور پندرہ یوم یا ایک ماہ کے وعدہ پر دس سیر یا گیارہ سیر فروخت کرتا ہے۔ اور جن کو غلہ دیتا ہے اُن سے یہ وعدہ کرا لیتا ہے کہ اگر تم پندرہ یوم میں میرا روپیہ ادا کرو گے تو گیارہ سیر کے نرخ پر غلہ کی قیمت لگاؤنگا۔ اور اگر ایک ماہ میں روپیہ ادا کرو گے تو دس سیر کے نرخ پر قیمت لونگا۔ آیا بموجب حدیث و قران اس طرح پر بیع جائز ہے یا نہیں۔ **س نمبر ۴۱۳** ۔ لایتی شکر کی نسبت شرع کی رو سے آپ کیا حکم دیتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ مجھکو تحقیق ہے اسمیں مردار ہڈیاں و خون ضرور پڑتا ہے اسلئے حرام ہے۔ کوئی اس کے برعکس اپنی تحقیق کے جواز کا فتویٰ دیتا ہے اب آپ مفصل مدلل جواب دیجئیگا کہ آیا ہم اس شکر کا استعمال کریں یا نہ (محمد حبیب الاجمن از حسین پور)

ج نمبر ۴۰۹ ۔ یہ جماعت بنانا جائز ہے کیونکہ مسبوق شخص (یعنی جسنے بقیہ نماز اکیلے ادا کرنی ہے) اپنی بقیہ نماز میں خود مختار ہے اُتنے حصہ میں کسی کا مقتدی نہیں خود بغرض قرات پڑھتا اور اپنے اختیار سے رکعت کو طول تخفیف کرتا ہے اسلئے دوسرا شخص اُسکی اقتدا کر سکتا ہے **ج نمبر ۴۱۰** ۔ یہ بھی جائز ہے پہلی صورت میں علما حنفیہ کا خلاف ہے مگر اس صورت میں کسی کا اختلاف نہیں۔ **ج نمبر ۴۱۱** ۔ یہ شخص اصل مضمون سے ناواقفی کی وجہ سے ایسا کہتا ہے۔ بیشک خدا کی روح خدا کی آگ میں معذب ہوگی۔ مگر یہ اضافت کہ فلاں چیز فلاں کی ہے۔ اس اضافت کی کئی ایک صورتیں ہیں۔ کبھی جزو کی اضافت کل کی طرف ہوتی ہے مثلاً میرا ہاتھ۔ اس کا پاؤں۔ تیرا سنہ وغیرہ یہ سب اضافات جزو کی کل کی طرف ہیں۔ کبھی مملوک کی اضافت مالک کی طرف ہوتی ہے جیسے میرا مکان اس کا کپڑا وغیرہ۔ کبھی مصنوع کی صانع کی طرف ہوتی ہے جیسے راجرس کا چاقو وغیرہ۔ ان سب صورتوں میں اضافت کی بنا الگ الگ ہے۔ پس خدا کے کلام میں جو روح کی اضافت خدا کی طرف ہے (من روحی) تو وہ مصنوع کی صفت صانع کی طرف ہے جسکو سائل نے غلط فہمی سے قسم اول سے سمجھا حالانکہ قسم اول سے نہیں۔ پس ہم بھی مانتے ہیں کہ خدا کی روح خدا کے عذاب میں معذب ہوگی یعنی خدا کی مخلوق روح خدا کے پیدا کردہ عذاب میں مبتلا ہوگی۔ **ج نمبر ۴۱۲** ۔ اس قسم کی بیع حدیث میں منع ہے۔ حدیث ترمذی کی روایت سے ہے۔ ہاں اگر ایک بات قطعی کر کے فروخت کرے یعنی اگر بکرنے کے وقت بائع اور مشتری میں یہ بات قرار پا جائے کہ مہینہ یا پندرہ روز تک روپیہ ادا کرونگا۔ پھر اُسی میعاد کے موافق جو دام چاہے لگا لے تو جائز ہے مدیا تیں نا فیصل شدہ نہ ہوں۔ **ج نمبر ۴۱۳** ۔ ولایتی شکر کی بابت شرعی طور پر کوئی مخالفت ثابت نہیں البتہ حب الوطن کے لحاظ سے کوئی وطنی مصنوعات کو استعمال کرے تو ملکی طور پر بہتر ہے۔ ایڈیٹر کے ٹکٹ وصول کر کے داخل غریب فنڈ کئے گئے جزاک اللہ۔

اطلاع ۔ پہلے بھی کئی بار عرض کیا گیا ہے کہ جو صاحب فتوی پوچھیں اگر اخبار میں جواب لینا ہو تو ایک پیسہ کا ٹکٹ فی فتوی اور قلمی جواب لینا چاہیں تو دو پیسہ کا ٹکٹ فی فتوی ارسال فرمائیں۔ جسکو قریباً تمام احباب نے پسند فرمایا مگر بہت سے احباب اسکو نظر انداز کر جاتے ہیں۔ اسلئے اُن کی خدمت میں گذارش ہے کہ یہ بھی ایک نیک کام ہے جسمیں چندہ لینا ثواب کا باعث ہے۔ فتوے بھیجتے وقت غریب فنڈ کا خیال ضرور رکھا کریں۔ ورنہ جواب سے معاف جواب سمجھیں۔ امید ہیں معذور تصور فرمائینگے۔

انتخاب الاخبار

افسوس شیخ تاج الدین امرتسری جو ایک پرانے سوداگر تھے اور میر محمد صاحب بریلوی انتقال کر گئے ناظرین سے جنازہ غائب کی درخواست ہے۔ امرتسر کی انجمن اسلامیہ نے ۱۳ اکتوبر کو عام جلسہ میں گورنمنٹ کا شکریہ دربارہ تقرر مسلمان ممبران کے شکریہ ادا کیا۔ میرزا محمود ایرانی واعظ فرقہ بابیہ آجکل امرتسر میں ہیں۔ متعدد دفعہ دفتر اہلحدیث میں آئے اور گفتگو مذہبی کرتے ہیں۔ افسوس ہے کہ اپنے مذہب کی خوبی تو کیا نقشہ تعلیم بھی کچھ نہیں دکھاتے۔ کوئی کتاب دکھلاتے ہیں۔ گزشتہ ہفتہ کلکتہ میں ہندو بنگالیوں اور پولیس میں سخت فساد ہوا۔ دیکھئے اس آئے دن کے فسادات کا انجام کیا ہوتا ہے۔ قسمت شدہ بنگالہ کے کل اضلاع کے سربرآوردہ مسلمانوں کا ایک جلسہ بصدارت نواب ممتاز الدولہ مسر فیاض علیخاں رئیس پہاسو منعقد ہوا۔ اس جلسہ نے قانونی کونسلوں کی توسیع کی تجویز میں مسلمانوں کو جداگانہ قائم مقامی کے اختیارات ملنے پر اپنی خوشنودی کا اظہار کیا۔ اور حضور وائسرائے اور انکی وساطت سے اس بارہ میں وزیر ہند کا شکریہ ادا کیا۔ نیشنل کانگریس کے سورتوں میں آجکل بڑا نفاق پڑا ہے۔ اندیشہ ہو رہا ہے کہ اس سال کہیں نیشنل کانگریس کا سالانہ اجلاس ہی اسی جھگڑے کے سبب سے ناگپور میں نہ ہوسکے۔ ٹرانسوال گورنمنٹ نے یہ نوٹس شائع کیا ہے کہ ۳۰ نومبر آئندہ تک جسقدر ہندوستانی اپنا نام اور حلیہ درج رجسٹر نہ کرینگے۔ ان سب کو گرفتار کرکے ٹرانسوال سے جلاوطن کردیا جائیگا۔ ایرانی پارلیمنٹ نے روس و انگلستان کے معاہدہ کا جواب روس و انگلستان کی گورنمنٹوں کے پاس بھیجنے کے لئے تیار کرلیا۔ اس میں لکھا ہے کہ ایران دونو ملکوں کا دوستدار ہمسایہ ہے۔ لیکن کسی کو اجارہ یا رعایت دینے میں ایران اس معاہدہ کا پابند نہیں ہے۔ ہاں موجودہ رعایتوں کا لحاظ رکھا جائیگا۔ ترکی اور ایرانی سرحدی تنازعہ برٹش سفیر کی مداخلت سے امید ہے کہ باسانی طے ہوجائیگا۔ ترکی فوج نے اب اور زیادہ پیش قدمی کرنی موقوف کردی بلکہ بعض ایرانی مقامات ترکی فوج کے جلد خالی کردینے کی توقع ہے۔ ایرانی [illegible] وعظ کہتے پھرتے ہیں کہ غیر ملک کی چیزوں کو بالکل نہ خریدو۔ ایران کی بنی ہوئی چیزیں ہی استعمال کرو۔ ہندوستان کے دیسی عیسائیوں نے حضور وائسرائے کی خدمت میں ایک عرضداشت اس مضمون کی بھیجنی چاہی ہے کہ ہندوستانی کونسلوں کا جو نیا انتظام زیر تجویز ہے۔ اس میں ان کے حقوق بھی ملحوظ رکھے جائیں۔ (سب سے پہلے) مراکو کے [illegible] سے معلوم ہوا کہ فرنچ سفیر سلطان سے موجودہ معاملات پر گفتگو کرنے کے لئے رباط کو روانہ ہوگیا ہے۔ صرف چھ قبیلوں نے فرانسیسی جنرل کی اطاعت قبول نہیں کی باقی تمام قبائل مطیع ہوگئے ہیں۔ سفرائے یورپ کو اطلاع دیگئی ہے کہ مولا حفیظ فرانسیسیوں کے ساتھ صلح کرنے کے لئے دار البیضا کی طرف بڑھ رہے ہیں مگر ان کے جتھا سے ہمراہی فرار ہوگئے ہیں۔ اب صرف (۲۴۰۰) سپاہی انکی ہمراہی میں ہیں۔ (یہ گپ پادریوں کی اڑائی ہوئی معلوم ہوتی ہے) اخبار تازہ حیات لکھتا ہے کہ روس کے ایک قصبہ میں جسکو آجاندار کہتے ہیں روسیوں کے ۴۷ خاندانوں نے مذہب اسلام قبول کیا ہے اور انہوں نے اپنے پادری کو قصبہ سے نکالدیا ہے اور شاہنشاہ روس کی خدمت میں ایک درخواست اس مضمون کی بھیجی ہے کہ ان کے لئے ایک مدرسہ اس قصبہ میں قائم کیا جائے اور ترکی زبان میں ان کو تعلیم دلائی جائے۔ خوشی کی بات ہے کہ ان نومسلموں کی درخواست منظور ہوگئی ہے (دیانند یا پھوپھو) لاہور کی طرح کلکتہ میں بھی دو ماہ کے لئے تمام پولیٹکل تقسیم بنگالہ۔ بائیکاٹ اور درگا پوجا کے جلسے حکماً بند کردیئے گئے گو کانگڑہ اور ملتان کے اضلاع طاعون سے پاک وصاف رہتے ہیں گورنمنٹ نے اس امر کی خاص وجہ معلوم کرنے کا حکم دیا کہ کس سبب سے طاعون ان اضلاع میں نہیں ہوتی (مرزا صاحب قادیانی سے پوچھنا چاہئے کیا وہاں کے سب لوگ مرزائی ہیں جو طاعون سے بچے رہتے ہیں) انگریزی فوج نے ترکی [illegible] پٹھان کے عقبی علاقہ کو خالی کردیا۔ رائے پور میں ایک دیا سلائی کا کارخانہ جاری کیا گیا ہے جس کا افتتاح مسٹر جے پی ہیوٹ صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر نے اپنے ہاتھ سے کرکے اشارۃً یہ ظاہر کردیا ہے کہ اس سودیشی تحریک کا جو قانونی حدود کے اندر ہے ہم تہ دل سے معاون ہوں۔ اسٹنبول میں ۷۰ ہزار بارہ روٹیاں وزن مقررہ سے کم ایک دوکان سے پائی گئیں جو ضبط ہوکر خیرات کی گئیں۔ امیر خیوا (ترکستان) نے ممالک روس کو ایک علمی کمیشن روانہ کیا ہے۔ اسکا صدر خود امیر کا فرزند ہے اور اس میں بہت سے روشن خیال مسلمان شریک ہیں۔ یہ کمیشن روس کے بڑے بڑے شہروں میں گشت کرکے روس کے سرکاری مدارس کی تعلیمی حالت کا مطالعہ کریگا۔ اور واپسی پر امیر کی خدمت میں رپورٹ پیش کریگا۔ جس سے ترکستان میں جدید اسلامی مدارس قائم کرنے اور قدیم مدارس کی اصلاح کرنے میں مدد لیجائیگی۔

مولوی حکیم عبدالرشید صاحب سہارنپوری جو ہر ایک کے طبیب اور موحد تھے انتقال کر گئے مرحوم کے متعلقین مرحوم کے دعائے مغفرت کے خواستگار ہیں۔

مومیائی

کے متعلق قیمتی اور زبردست

عالیجناب مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری کی قابل قدر رائے

"یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کے وقت بہت مفید ہے" (اخبار اہلحدیث ۔ ۲۰ جولائی ۱۹۱۲ء صفحہ ۹)

جناب عبد الصمد صاحب عبد اللہ پور سے تحریر فرماتے ہیں

پہلا خط "تسلیم ۔ ... آپ ایک ... مومیائی منگوائی تھی اور وعدہ کیا تھا کہ اگر اس کی دوائی حسب تحریر ثابت ہوئی تو ہمیشہ آپ سے ہی منگوایا کروں گا ۔ ... کہ آپ کی مومیائی بے نظیر ثابت ہوئی اس لئے ایفاء وعدہ ہم پر فرض تھا ۔ آپ براہ مہربانی آٹھ روپیہ کی مندرجہ ذیل ادویات بھیجدیں × × × × × × × × × × ×"

دوسرا خط "براہ مہربانی ایک ڈبیہ مومیائی ۔ ... بیہ منجن اور ایک × × × بھیجدیں"

تیسرا خط "براہ مہربانی دو ڈبیہ مومیائی اور ایک ڈبیہ منجن ... یہ سب ادویات میں دوستوں کے لئے منگواتا ہوں"

چوتھا خط "مومیائی دو ڈبیہ اور بھیجدیں" × × ×

منشی ... بھی لکھتے ہیں

"دو ڈبیہ مومیائی اور بھیجدیں میں آپکا ... خریدار ہوں"

مومیائی کے مختصر فوائد یہ ہیں

... درد کمر ۔ جریان منی اور ابتدائی سل کے دفعیہ کے لئے اکسیر ہے ... ہے ۔ قیمت فی چھٹانک ... آدھ پاؤ ... محصول ...

المشتہر منیجر دی میڈیسن ایجنسی کٹرہ ... امرتسر

کتب خانہ ثنائی

تفسیر ثنائی ... کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے ۔

نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے ۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ۔ ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں ایک تشریح کی صورت سے ... حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ ونقلیہ دئے گئے ہیں ... تفسیر کے ... جس میں کوئی ایک زبردست دلائل عقلی ونقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو کل تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے پانچ جلدیں تیار ہیں ۔ جلد ششم زیر طبع ہے ۔

جلد اول ۔ سورہ فاتحہ وبقر	قیمت	۱۲؍
جلد دوم ۔ آل عمران ونساء	"	۱۲؍
جلد سوم ۔ مائدہ سے ... تک	"	۱۲؍
جلد چہارم ۔ نحل تک چودہ پارے	"	۱۲؍
جلد پنجم ۔ فرقان تک	"	۱۲؍

الہامی کتاب ۔ وید اور قرآن کے الہامی ہونے پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث ۔ تمام مباحث کا خلاصہ ۔ قرآن کے الہامی ہونے کا کامل ثبوت ۔ قیمت ...

تقابل ثلاثہ ۔ تینوں توریت ۔ انجیل ۔ قرآن کا مقابلہ صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کی ... عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں فرق بتا کر قرآن شریف کی فضیلت بیان کی گئی ہے ۔ عیسائیوں کی بحث کا انتہائی فیصلہ ہے ۔ قیمت ...

تعلیمات الاسلام ۔ ... دہرم پال کی تہذیب الاسلام کا کامل جواب قیمت ...

المشتہر منیجر اہلحدیث امرتسر ۔ کٹرہ سفید

حسب الحکم مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل ۔ مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered. L. N. 352.

اخبار اہلحدیث

امرتسر

مت دیکھ کسی کا قول و کردار اقوال نبی مصطفیٰ کی گفتار

بس عمل کے لئے تو نقل کیا ہے یاں وہم و خطا کا دخل کب ہے

جب ۱۳۲۵ھ

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ... عـہ

والیان ریاست سے ... عـہ

رؤسا و جاگیرداران سے ... للعہ

عام خریداروں سے ... ۲/

" " " ششماہی ۱؎

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

" " ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے +

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے +

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں +

امرتسر - یوم جمعہ - مورخہ ۱۷ رمضان المبارک سنہ ۱۳۲۵ ہجری مطابق ۲۵ اکتوبر سنہ ۱۹۰۷ء

خانہ جنگی کا خاتمہ

جنگ کردی آشتی کن زانکہ نزد عاقلاں
این مثل مشہور اول جنگ آخر آشتی

۱۰ رمضان کے اہلحدیث میں ایک چٹھی بخدمت جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی چھپی تھی کہ آپ حسب معاہدہ نزاع متعلقہ تفسیر القرآن وغیرہ پنچایت منصفوں کے پاس بھیجیں تاکہ فیصلہ ہو کر باہمی صلح صفائی ہو - اس کے جواب میں جناب موصوف کی طرف سے ایک خط پہونچا جو حسب ایما مولویصاحب درج کیا جاتا ہے:-

"مولوی ابوالوفا جعل اللہ شیمتہ الوفا ودوقاہ الجفا - تمہاری کھلی چٹھی میں نے کمال تعجب سے پڑھی معلوم نہیں اس چٹھی کی اشاعت بوجہ نسیان ماسبق ہوئی ہے یا بہ تجاہل عارفانہ ہے - اس معاہدہ میں اور اس کے بعد تمہارے متعدد خطوط میں درج ہے کہ خاکسار کے اعتراضات مطبوعہ جلد ۱۹ کے (جو تمہارے پاس بھیجے گئے ہیں) جو جوابات تم تحریر کروگے پہلے خاکسار انکو ملاحظہ کریگا پھر اگر انکو صحیح پاویگا تو مان لیگا اور کسی منصف کی حاجت نہ ہوگی اور اگر ان جوابات کو کافی نہ سمجھیگا تو ان پر کچھ مناسب* مختصر ریمارک کرکے مجلس شوریٰ اصحاب ثلاثہ کے پاس بھیجا جاویگا - پھر جس امر پر دو شخصوں کا اتفاق ہوگا اسکو مان لیا جاویگا مگر تم نے اعتراض کا جواب تحریر کرکے میرے پاس آجتک نہیں بھیجا بلکہ خط ۲۲ - جون میں تحریر جواب سے صاف انکار کرکے تمہو لکھدیا ہے کہ میں ان اعتراضات کے جواب میں کافی سمجھتا ہوں کہ اپنے رسالہ آیات متشابہات کو ارباب شوریٰ کی خدمت میں بھیجدوں - میرے خیال میں رسالہ مذکور میرے جواب کے لئے اور میرا مذہب بتانے کے لئے کافی ہے اور تحریر یکم جولائی سنہ حال میں تمہو یہ لکھدیا ہے کہ میرے خیال میں میرے رسائل اور تفسیر کو حضرات ثلاثہ بغور ملاحظہ فرمادیں بعد ملاحظہ جو فیصلہ فرمادینگے مجھکو منظور ہوگا - جناب مولوی محمد حسین صاحب کو اختیار ہے کہ میرے اس جواب پر جو چاہیں لکھیں میں اب کچھ نہیں لکھونگا - اس انکار سے تم نے اس معاہدہ کو خود ہی فسخ کردیا اور اب الٹا مجھسے یہ سوال کیا ہے کہ آپ اپنا مضمون بغرض فیصلہ منصفوں کے پاس بھیجیں گے یا نہیں - اگر بھیجیں گے تو کبتک اور اگر نہیں بھیجیں گے تو کیوں - اس کے جواب میں بجز اس کے اور کیا کہوں کہ آپ میری اعتراضات کا جواب تحریر کرکے میرے پاس بھیجینگے یا نہیں اگر بھیجیگے

*ناظرین اہلحدیث یہ معاہدہ کے الفاظ کو بغور پڑھیں کہ مولوی صاحب کو ریمارک کرنے حق حاصل ہے؟ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

تو کہتک اور اگر نہیں بھیجیں گے تو کیوں۔ خط مذکور میں تمہارا یہ کہنا کہ میرا رسالہ اور تحریر گم ہو گئی ہیں یہ کہنا کہ میرے رسالہ اور تفسیر میرے جواب کے لئے کافی ہیں ہرگز کافی نہیں ہے۔ وہ رسالہ اور تمہاری تفسیر کافی ہوتی تو منصفین آرہ کے لئے کیوں کافی نہوئی وہ جو ان سے دو دو کا کہا گئے) اور میں انکا جواب کیوں لکھتا اتنی لمبی تفسیر و تحریروں کو کون پڑھتا ہے۔ اور اس معاہدہ میں میرے اعتراضات کے جواب ہیں منصفوں کے پاس تفسیر و رسائل کا بھیجنا قرار پایا تھا یا ان اعتراضات کا جواب لکھکر بھیجنے کا؟ تو سوچو اور فہم اور انصاف سے کام لو۔ میں نے تمہاری یہی درخواست اور سال رسائل کو بھی قبول کر لیا تھا۔ اور اپنے اعتراضات کے ساتھ تمہارے اصل رسائل کا منصفوں کے پاس بھجوانا منظور کر لیا تھا اور حسب قرار داد سابق ان رسائل اور ان کے جوابات کے ساتھ میں نے ایک مختصر دیا بھیجیں جو منصب نزاع کی تعیین اور امور فیصلہ طلب کی تنقیح تھی تمہارے پاس بھیجدیا تھا۔ تمہے نے اس ریمارک کو تو اتک دبا رکھا ہے اور اس سوال کا اخبار میں شائع کر دیا ہے۔ یہ غفلت اور نسیان و تجاہل عارفانہ نہیں تو اور کیا ہے۔

میرے اس جواب کو اخبار میں چھاپکر اسکا جواب بھی مع اخبار کر دو اس کو ناظرین سمجھ لیں گے کہ اہل شوریٰ کے پاس اعتراضات مندرجہ رسالہ اور ان کے جوابات بھیجنے میں اور ان کے متعلق ان کی رائے لینے میں توقف تمہاری طرف سے ہوا ہے یا میری طرف سے۔

ابو سعید محمد حسین۔　　۱۲۔ اکتوبر ۱۹۱۰ء

اس نزاع کے متعلق اصل بات کی بتلانے کے لئے ضروری ہے کہ تمام خط و کتابت معاہدہ وغیرہ کو پبلک کی روشنی میں لایا جائے اس لئے میں نمبروار ان کاغذات کو شائع کرتا ہوں تاکہ جماعت اہلحدیث کو معلوم ہو سکے کہ میں اس نزاع کو کہاں تک ختم کرنے کا خواہاں رہا ہوں اور میری پالیسی امن جوئی میں کہاں تک بڑھی ہوئی ہے۔ پہلا معاہدہ جو ہے:۔

معاہدہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفسیر القرآن بکلام الرحمن پر جو اعتراضات وارد ہوں انکے جوابات مصنف تفسیر مذکور بہ پابندی اصول تفسیر مندرجہ اتقان دیگا۔ ان جوابوں کو معترض دیکھکر اگر کافی نہ سمجھے تو مجلس شوریٰ علماء (جو بتراضی فریقین قائم ہوگی) میں پیش ہونگے اگر مجلس شوریٰ ان جوابات کو دیکھکر فیصلہ کرے کہ مصنف بسبب ان اغلاط کے، سے اہل سنت سے خارج ہے اور معتزلہ یا نیچری وغیرہ بدعتی فرقوں میں داخل ہے تو مصنف رجوع کریگا اور اگر اہل سنت سے خارج نہ کیا تو معترض بھی خارج نہیں سمجھیگا۔ فاللہ علیٰ ما نقول شہید۔ ۲۹۔ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ ۱۱ جون ۱۹۰۷ء

العبد　　العبد

ابوالوفا ثناء اللہ مصنف تفسیر بقلم خود　　ابو سعید محمد حسین معترض بقلم خود

اس معاہدہ میں معترض کو میرے جواب پر کچھ بھی لکھنے کی اجازت نہیں بلکہ ناپسندی کی صورت میں ارباب شوریٰ کی سپرد کرنا لکھا ہے اور ارباب شوریٰ کے فیصلہ کے متعلق بھی کوئی شرط نہیں کہ مجمل ہو یا مفصل بلکہ صرف اتنا ہے کہ فیصلہ کر دیں خواہ دو حرفہ کریں یا لمبا انکو اختیار ہے۔ فیصلہ میں دلیل لکھیں یا نہ لکھیں۔ معترض کے دلائل کا جواب دیں یا نہ دیں۔ ناظرین! میرے اس بیان کو معاہدہ کے الفاظ سے مطابق کر کے اسے یاد رکھکر آگے چلیں۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں:۔

عہ اس معاہدہ کے مطابق بالفعل صرف ان ہی اغلاط کی بہ پابندی اصول اتقان تصحیح کافی ہوگی جنکو رسالہ اشاعۃ السنہ کی جلد ۲۱ میں مدلل کر چکا ہوں یا دہلی لکھکر مفسر کے پاس بھیج چکا ہوں ان اغلاط کی تصحیح کے بعد اور اغلاط پر بحث کی ضرورت نہ رہیگی اور اگر ضرورت ہوگی تو پھر دیکھا جائیگا۔

اب اس معاہدہ کے مطابق ایک ہفتہ کے اندر اغلاط کی تصحیح ہونی چاہئے۔ پھر ایک ہفتہ کی مہلت مجلس شوریٰ کو دی جائیگی تاکہ اشاعت رسالہ جلد ۲۱ کے پہلے اغلاط کا فیصلہ ہو جائے اور اگر ارباب شوریٰ زیادہ مہلت چاہینگے تو رسالہ شائع ہو جائیگا۔ پھر اگر ارباب شوریٰ کا فیصلہ اس رسالہ کے برخلاف ہوا تو اس فیصلہ کو بھی رسالہ میں شائع کیا جائیگا۔ اور اس کے ساتھ معترض کا رجوع شائع ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ابو سعید محمد حسین۔　۶ جمادی الاول ۱۳۲۵ھ ۔ ۱۸ جون ۱۹۰۷ء

خاکسار کی طرف سے اسکا جواب:۔

عہ　　بسم اللہ الرحمن الرحیم

ربنا افتح بیننا بالحق واصلح ذات بیننا وانصرنا علیٰ عدو لک وعدونا

چونکہ مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی کا اور میرا معاہدہ ہوا ہے کہ تفسیر القرآن عربی مصنفہ فقیر پر جو ان کو اعتراضات ہوں وہ پیش کریں خاکسار جواب دیگا۔ اگر مولانا موصوف ان جوابات کو کافی نہ جانینگے تو علماء کے شوریٰ میں پیش کر کے فیصلہ کرایا جاویگا کہ مصنف تفسیر اس طرز کے اختیار کرنے سے معتزلی

مرقع قادیانی

ahmadimuslim.de

اور نیچری ہے یا اہل سنت ہے اس لئے مولوی صاحب ممدوح نے سرورق مجکو چار اغلاط پر متنبہ فرمایا ہے اور تحریر فرمایا ہے کہ شائدان اغلاط کی تصحیح کے بعد اور اغلاط کے پیش کرنے کی حاجت ہی نہ پڑے گویا ان کے خیال میں یہ اغلاط سب سے بڑی یا واضح تر ہیں اور وہ یہ ہیں لمجعد امسس علی التقوی پارہ ۱۱ رکوع ۲ مندرجہ تفسیر القرآن بصفحہ (۱۹۰) اور آیت سرابطوا پارہ ۴ رکوع مندرجہ تفسیر القرآن بصفحہ ۵، اور آیت اهل البيت پارہ ۲۲ - رکوع اول مندرجہ تفسیر بصفحہ ۳۵۴ - اور آیت کوثر پارہ ۳۰ مندرجہ تفسیر بصفحہ ۵۰۰ - مگر چونکہ مضمون مرسلہ مولانا صاحب میں بہت سے حوالجات میری کتاب آیات متشابہات کے مدرج ہیں اس لئے میں ان اغلاط کے جوابات میں کافی سمجھتا ہوں کہ یہی رسالہ کو ارباب شوریٰ کی خدمت میں پیش کردوں - میری خیال میں میرے جواب کیلئو اور میرا مذہب بتانے کیلئے وہ کافی ہے - ہاں چونکہ صراحۃً میں لکھا گیا ہے - کہ
بو بذوق اہل مندرجہ اتقان جواب کیلئے اس لئے عرض ہے کہ میرا اصول تفسیر کو
[illegible]
انّ اقوال صحابہ کے سمجھنے کے لئے شاہ ولی اللہ صاحب کا فوزالکبیر ہی ملحوظ رکھتا ہوں جہاں وہ فرماتے ہیں ان الصحابة والتابعين ربما يفسرون اللفظ بلازم معناه (فصل اول فی شرح غریب القرآن)

پس خاکسار بحکم اصول مذکورہ قرآن شریف کی تفسیر پہلے قرآن سے کرتا ہے یعنی بشہادت لغت وعلم صرف ونحو وعلم بیان وغیرہ علوم آلیہ وسیاق وسباق وغیرہ چنانچہ اتقان کی یہی نوع میں ہے

وتمام هذه الشرائط ان یکون ممتلئاً من عدة الاعراب لا یختلف علیه اختلاف وجوه الکلام الخ

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ علوم آلیہ کو قرآن دانی میں بہت کچھ دخل ہے اس کے علاوہ نہ میں معتزلوں کے اصول جانتا ہوں کیونکہ میں نے انکی کوئی تصنیف مستقل نہیں پائی نہ میں کسی نیچری کے اصول کا پابند ہوں اگر میں نیچری اصول کا پابند ہوتا جیساکہ مولانا ممدوح مجھپر گمان کرتے ہیں تو سب سے مقدم میں معجزات موسویہ اور عیسویہ سے انکار کرتا اور نار ابراہیم اور معراج کو نہ مانتا حالانکہ میں نے بتصریح

ان تمام امور کو لکھا ہے بلکہ نیچری کا ان مقامات برخلاص رد کیا ہے پھر میں نہیں سمجھتا کہ مولانا ممدوح مجکو نیچری اور معتزلی بلکہ مرزائی کیوں فرماتے ہیں ؎

بروز حشر گر پرسند خسرو را چرا کشتی؟ ✦ چہ خواہی گفت قربانت شوم تا ہم نگویم

میں اس بیان کو بھی اپنی نسبت صحیح نہیں جانتا جو مولانا صاحب فرماتے ہیں کہ میں معتزلوں کو علم وفضل میں صحابہ سے بڑھکر جانتا ہوں حاشا وکلا - اسکا جواب بھی میرے رسالوں سے مل سکتا ہے میں جو کچھ لکھتا ہوں وہیں مرقوم ہے اور غالباً منصف مزاج کے لئے وہ کافی ہے -

رہا یہ کہ میں احادیث نبویہ اور آثار سلفیہ متعلقہ تفسیر کو کیسا جانتا ہوں چونکہ یہ سب کچھ میرے رسالہ آیات متشابہات اور الکلام المبین سے معلوم ہوسکتا ہے اس لئے میں انہی کا حوالہ کافی جانتا ہوں اور مولانا ممدوح نے بھی انہی کا زیادہ حوالہ دیا ہے پس ارباب شوریٰ انہیں کو ملاحظہ فرماکر میری دخل خارج ہونے کا فیصلہ فرمادیں -

[illegible]

سنت وسلف امت جائز ہے - تفسیر اتقان میں منقول ہے اور اسکا مصنف تفسیر القرآن ملتزم ہے جیساکہ اپیل میں مبسوط ہے کوئی ضرورت نہیں کہ آپ انکی کوئی مستقل تصنیف دیکھیں -

جواب نمبر دوم - یہی اصول معتزلہ واصول نیچریہ ہے - جس سے وہ تفسیر قرآن کرتے ہیں - گو اصول انکار معجزات میں آپ ان سے متفق نہیں[1] -

جواب نمبر سوم - یہی اصول معتزلہ واصول مرزائیہ ہے جس سے وہ تفسیر آیات قرآن کرتے ہیں - علاوہ بر اں ایک اصول انکا یہ ہے کہ حقیقت شرعیہ حقیقت لغویہ سے مقدم ہے تو صرف احکام میں ہے نہ اخبار وپیشگوئیوں میں اپیل میں اس کی تفصیل ہے -

مجھے منظور ہے کہ مولوی ثناء اللہ کے رسائل آیات متشابہات والکلام المبین اور میرے مضامین جلد ۲ دنصیحت نامجات ۲۳ و ۲۵ و ۲۷ و خط بنام خط عبداللہ صاحب آروی - اپیل فیصلہ آرہ مطبوعہ) تین شخصوں کی مجلس شوریٰ میں پیش ہوں پھر جس امر میں انمیں سے دو شخص متفق ہوں اسکو قبول کیا جاوے -

[1] تو پھر نیچری کیسے ہوئے؟ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

عل مولوی محمد بشیر صاحب سہسوانی نزیل دہلی۔
عل مولوی عبدالحق صاحب حقانی دہلوی۔
عنا مولوی محمد خلیل صاحب مدرس بسم مارہرہ۔

میرے جوابات نمبر ۱ تا ۳ تحریر نہ ۱ کے جواب میں مولوی ثناء اللہ صاحب کچھ لکھیں تو مجھے دکھایا جاوے صحیح ہوگا تو میں مان لونگا اور حسب قرارداد سابق منصف کے پاس بھیجنے کی ضرورت نہ رہیگی ورنہ منصف اہل شوریٰ کے پاس انکو اسی قسم کے دو حرفی ریمارک کے ساتھ بھیجا جاویگا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کو بھی اختیار ہوگا کہ اس کے جواب میں کچھ لکھیں اور پھر مجھے دکھادیں وعلیٰ ہذا القیاس۔

راقم ابوسعید محمد حسین بقلم خود ۵ جمادی الاول ۱۳۲۵ھ ۲۶ جولائی ۱۹۰۷ء

اس تحریر میں جناب موصوف کی طرف سے کئی ایک باتیں خلاف معاہدہ وقوع میں آئیں۔ ایک تو آپنے میرے جواب پر اعتراض کئے جو حسب معاہدہ آپکا حق نہ تھا۔ اگر میرا جواب حسب معاہدہ نہ تھا تو مولوی صاحب کا یہ حق تھا کہ وجہ موجہ لکھکر میرا جواب واپس فرماتے۔ اس جواب کا جواب لکھنا آپ کا کسی طرح سے حق نہ تھا معاملہ فہم اصحاب معاہدہ کو دیکھکر غالباً اس رائے میں مجھسے اتفاق کرینگے۔

دوسری بات جناب سے خلاف معاہدہ یہ ہوئی کہ آپنے اخیر اس تحریر کے سوالات اور جوابات کو ختم نہیں کیا بلکہ لا انتہا ہونیکا اشارہ کیا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ "مولوی ثناء اللہ کو بھی اختیار ہوگا کہ اس کے جواب میں کچھ لکھیں اور پھر مجھکو دکھادیں علیٰ ہذا القیاس" (علیٰ ہذا القیاس کا مطلب ایسا سمجھ سکتے ہیں کہ سلسلہ ختم نہ ہو)

ان دو باتوں کے علاوہ ایک بات قابل تسلیم کو بھی جناب موصوف نے کمال انصاف سے تسلیم فرمایا ہے یعنی میرے جواب میں جو میرے رسائل کا پیش ہونا میں نے لکھا تھا اسکو منظور کیا جو کسی طرح سے خلاف معاہدہ بھی نہیں کیونکہ فریق مقدمہ اگر اپنی پہلی تقریر پر (جسکا فریق ثانی جواب دے چکا ہو) کامل بھروسہ رکھکر مخالف کی تقریر کا جواب نہ دے تو اسکا حق ہے اس سے اگر کچھ نقصان ہے تو اسی کا ہے فریق ثانی کا نہیں۔ مجھکو بھی چونکہ اپنی تحریر اور دلائل پر کامل بھروسہ تھا اور ہے کہ باوجودیکہ مولویصاحب بھی کچھ کچھ انکا رد کر چکے ہیں تاہم میرے خیال میں انکی بنا ایسے چٹان پر مضبوط ہے کہ دینے ہوئے جھونکوں کا اسپر کوئی اثر نہیں پہونچ سکتا۔ اسی لئے میں نے حسب معاہدہ اپنا اصول بتلا کر انہی کتابوں کا حوالہ دیا تھا جسکو مولویصاحب ممدوح نے بھی منظور فرمایا۔ اب مولوی صاحب موصوف کھلی چٹھی کے جواب میں لکھتے ہیں کہ تمہارے رسائل کا پیش ہونا کافی نہیں۔ ناظرین مولوی صاحب کے جواب کو کہ بطور پچ میں ہے اس کلام ہدایت نظام کی صحت ناظرین کی رائے پر چھوڑتا ہوں۔ یہ بھی لکھتے ہیں کہ تم نے میرے جواب دینے سے انکار کرکے معاہدہ کو فسخ کردیا حالانکہ اگر معاہدہ فسخ ہوتا تو آپ تحریر ۲ میں رسائل کا بھیجا کیوں منظور فرماتے۔ بارے شکر ہے کہ آپنے کھلی چٹھی کے جواب میں بھی تسلیم فرمایا ہے کہ تیری درخواست بابت رسائل کتب کو میں منظور کر چکا ہوں۔ الحمد للہ کہ اس مضمون میں اب کوئی اختلاف نہ رہا بہرحال میری طرف سے جو جواب دیا گیا وہ درج ذیل ہے:-

عل جواب نمبر ۱۔ اس نمبر میں فقط کی قید ہے یعنی بلالحاظ توافق سنت یہ میری مراد نہیں ہے میں سنت کا توافق کرتا ہوں تفسیر میں بہت سی مقامات ایسے مل سکتے ہیں۔ آیت لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ مندرجہ تفسیر القرآن صفحہ ۱۹ اور آیت لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَىٰ وغیرہ ملاحظہ ہوں کہ کس طرح سے سنت کی موافقت کا خیال رکھا ہے۔ غرض جس طرح علماء مفسرین اہل سنت توافق کرتے ہیں میں نے بھی کوشش کی ہے اما السہو والنسیان فقلما یخلو منہ الانسان۔ حضرات منصفین میری تفسیر کو سرسری نظر سے بھی ملاحظہ فرمائینگے تو مجھے کسی جواب کی حاجت نہ ہوگی۔ میری روش آنپر واضح ہو سکیگی۔

جواب نمبر ۲۔ مرزا اگر یہ اصول مانتا کہ لغت کے لحاظ سے تفسیر ہو تو ایک دم انکا مذہب نہ چل سکتا۔ دمشق سے مراد قادیاں کون سے لغت میں لکھا ہے۔ خاتم النبیین کے لغت نے کس نبوت کی گنجائش رکھی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس۔ مرزا کا مذہب تو صرف تاویلات پر مبنی ہے۔

جواب نمبر ۳۔ نیچری کا اگر یہ اصول ہوتا تو جنت۔ دوزخ۔ ملائکہ وغیرہ کی تاویلات غیر مرضیہ کیوں کرتا۔ آج اہل سنت کے پاس بجز لغت کی قید کے انکو قائل کرنے کے لئے اور کیا ہتھیار ہے۔

بس میرے خیال میں میرے رسائل اور تفسیر کو حضرات ثالث بغور ملاحظہ فرمائیں بعد ملاحظہ جو فیصلہ فرماوینگے مجھے منظور ہوگا۔

جناب مولوی محمد حسین صاحب کو اختیار ہے میرے اس جواب پر جو چاہیں لکھیں میں اب کچھ نہ لکھونگا علی اللہ توکلت والیہ انیب۔ مجھے ان کے پیش کردہ تینوں منصف منظور ہیں۔ ابو الوفاء ثناء اللہ امرتسری بقلم خود ۶ جمادی الاول ۱۳۲۵ھ

عل وہ نام مجھکو معلوم نہیں ہے۔ (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

اس کے جواب میں جناب موصوف نے دو تحریریں بھیجیں فرمایا کہ ان دونوں میں سے جو چاہو منظور کرو۔ ایک تحریر مصالحت کی تھی ایک مخاصمت کی۔ مصالحت کی تحریر میں چونکہ خلاف واقع امور کا بیان تھا (جنکا اظہار یہاں مناسب نہیں بوقت ضرورت حسب مصلحت ہوگا) وہ تو اس لئے میں نے منظور نہ کی۔ مخاصمت کی تحریر بھی خلاف معاہدہ تھی اس لئے اس کی اطلاع دیگئی کہ یہ تحریر آپ کی خلاف معاہدہ ہے۔ ناظرین کی آگاہی کے لئے درج ذیل ہے۔ آپ فرماتے ہیں :-

"علاوہ ہر چند کسی کا پنا منصف مان لینے کے لئے ہمارے نزدیک وہی اصول واجب اللحاظ ہے جسکو ہم صفحہ ۱۱ نمبر ۱ جلد ۱۱ میں بیان کر چکے ہیں مگر جب کسی کو اپنے دعویٰ اور اس کے دلائل پر ایسا بھروسہ اور یقین ہوتا ہے کہ جب کوئی منصف صاحب عقل و فہم و اہل انصاف و علم انکو غور سے دیکھیگا تو وہ فوراً ڈگری دیگا اور منکر کو قائل بنا دیگا تو وہ منکر کو قائل بنانے کے لئے باوجودیکہ وہ اپنی بات کو خود نافذ کر سکتا ہو دوسرے کو منصف مان لیا کرتا ہے اور یہ تحکیم خلاف عقل و مصلحت بندہ ہے۔ اس سے اپنے دعوے کا پرکھنا پرکھوانا مقصود نہیں ہوتا دوسرے پرانے پر زور دعویٰ کا ثبوت ثابت کرنا مقصود ہوتا ہے۔

اس غرض سے ہم نے مولوی ثناء اللہ صاحب کی اس درخواست کو مان لیا تھا اور اب ہم اسکی تکمیل کے لئے حضرات منصفین کی خدمات میں یہ گذارش کرنا ضروری جانتے ہیں کہ وہ حضرات منصفین فیصلہ آرہ کے مانند سہل انگاری کے ساتھ سرسری نظر سے کام نہ لیں بلکہ تعمیق فکر و تدقیق نظر کو کام میں لاکر سب سے پہلے خاکسار کے ان دعاوی کو "مولوی ثناء اللہ تفسیر عربی میں مذہب اہل سنت سے خارج اور مذہب معتزلہ وغیرہ اہل بدعت میں داخل ہوگیا ہے" کے دلائل ثلاثہ کو صفحہ ۱۱۳ و ۱۱۴ نمبر ۴ جلد ۲۱ میں ملاحظہ کریں پھر اس دلائل کی صغریات کا اجمالی ثبوت مولوی ثناء اللہ کی زبانی انکار سے جو بصفحہ ۲۱۳ نمبر ۱۱ جلد ۲۱ منقول ہے مشاہدہ کریں پھر مفصل ثبوت عبارات رسائل مولوی ثناء اللہ سے صفحہ ۲۶۹ سے صفحہ ۲۷۸ تک نمبر ۹ جلد ۲۱ میں ملاحظہ کریں۔ پھر ان دلائل کے کبریات کا ثبوت صفحہ ۲۷۹ سے صفحہ ۲۹۱ تک نمبر ۹ و ۱۰ جلد ۲۱ میں ملاحظہ کریں۔

ان شہادات و بیانات کے ملاحظہ کے بعد اگر حق بجانب خاکسار پاویں تو اپنے فرض منصبی انصاف سے کام لیکر خاکسار کو ڈگری دیں اور اگر خاکسار کے دعاوی یا اس کے دلائل کے کسی جزء صغری یا کبری میں انکو شک یا اشتباہ ہو یا عدم ثبوت کا یقین ہو تو اسکو مفصل و مدلل طور پر بیان کریں کہ فلاں دلیل کا فلاں مقدمہ اس وجہ سے غیر ثابت یا غلط ہے اور وہ مثبت دعویٰ نہیں۔

اس فیصلہ میں تو وہ اپنے اعتقاد و عندیہ سے کام لیں اور نہ دلائل خارج از کلام فریقین کی طرف رجوع کریں۔ جو کچھ کہیں فریقین کے کلام سے نکال کر کہیں اور پیش کریں اس امر کے تصفیہ کے لئے ہم انکو منصف مانا گیا ہے اور اس شرط کی پابندی سے انکا فیصلہ تسلیم کیا گیا ہے۔ وہ ان امور تنقیح طلب کو چھوڑ کر اور طرف جائینگے یا اپنے اعتقاد و عندیہ یا مصلحت سے کوئی فیصلہ دینگے یا کوئی بات کہینگے وہ ہرگز ہرگز لائق سماعت نہوگی" ابو سعید محمد حسین

اس تحریر میں بڑی بات خلاف معاہدہ یہ ہے کہ آپنے اس میں منصفوں کی بابت چند ایک شرائط زائد کر دی ہیں جنکی بابت میں نے آپکو لکھا تھا کہ بعد تکمیل معاہدہ ایسی شرائط کا قائم کرنا کسی فریق کا اختیار نہیں۔ علاوہ اس کے آپنے جن جن صفحات اشاعۃ السنہ کا اس میں حوالہ دیا ہے وہ صفحات ہنوز شائع بھی نہیں ہوئے تھے۔

میں حیران ہوں کہ میرے ساتھ تو آپ اتنی تنگی کرتے ہیں کہ خلاف معاہدہ کی بھی پرواہ نہ کر کے منصفوں سے مدلل اور مفصل فیصلہ چاہتے ہیں مگر حنفیوں کے مناظرہ میں جب آپنے مولوی عبدالحی صاحب مرحوم لکھنوی کو منصف مانا تھا اس معاہدہ میں آپنے کیوں یہ شرط نہ لگائی تھی وہاں تو صرف اتنا لکھا تھا کہ میں نے مولوی محمد عبدالحی صاحب کی منصفی مسئلہ فضیلت سکان حرمین میں تسلیم کی۔ محمد حسین عفا اللہ عنہ (فتاویٰ مولوی عبدالحی مرحوم جلد ۲ صفحہ ۵۴) بہلا کوئی شخص حاکم یا منصف کو کہہ سکتا ہے کہ مفصل لکھو گے تو منظور کرونگا نہیں تو نہیں۔ مدلل اور مفصل تقریر تو فریق مخالف کی بھی تسلیم سمجھا کرتی ہے۔ پھر اس میں منصف کی فضیلت اور مزیت کیا ہوئی؟

ناظرین غور فرماویں کہ میری رسائل اور تفسیر کے چند ایک مقامات کا دیکھنا تو (بقول مولوی صاحب) منصفوں کو مشکل ہوگا۔ مگر آپ کے اتنے صفحات کا پڑھنا پھر ان کا مفصل جواب لکھنا مشکل نہوگا۔ حالانکہ میری اصل تحریرات مطبوعہ کو اس لحاظ سے بھی دیکھنا ضروری ہے کہ انہی تحریرات کیوجہ سے جبکہ آپکا الزام ہے۔ کیا پھر یہ قرین انصاف نہیں کہ آپ کی تحریرات میں جو میری عبارات منقولہ ہوں انکو میری تصنیفات میں اصل موقع پر بھی منصف ملاحظہ فرمادیں کہ مبادا نقل عبارت میں یا ان سے استنباط کرنے میں غلطی ہو۔ اس کے سوا اور بھی کئی ایک امور کافی سبب ہیں کہ میری مطبوعہ تحریرات کو دیکھیں یہ کیا انصاف ہے کہ منصف بالا بالا تحریروں کو دیکھیں اور اصلی نزاع پر نظر نہ ڈالیں۔

آخری بات۔ باوجودیکہ آپ کی طرف سے کئی ایک امور خلاف معاہدہ ظہور

ف اسی اصول پر تو میں نے آپکا مفصل جواب نہیں دیا۔ بلکہ اپنے رسائل کا حوالہ کافی جانا (ایڈیٹر) ف شاید مولوی صاحب نے اس کلام میں خلاف... مفضولہ...

ahmadimuslim.de

پذیر ہوئے ہیں۔ مگر چونکہ میں اس نزاع کو بالکل خانگی نزاع جانتا ہوں اسلئے میں آپکی اس آخری تحریک کو بھی منظور کرتا ہوں۔ بشرطیکہ شرائط زائدہ کو حضرات منصفین بھی قبول کریں یعنی منفصل فیصلہ لکھنا اگر وہ قبول کریں تو مجھے بھی منظور ہے۔ میرا انکا ۔۔ ایک تو خلاف معاہدہ ہونے سے تھا۔ دوئم منصفوں کے عدم تحمل کیوجہ سے۔ لیکن اگر وہ اس تکلیف کو اپنی صلاح سمجھکر گوارا کریں تو مجھے بھی منظور ہے۔ بہرحال یہ آپکی ایک درخواست ہے جسکا منظور یا نا منظور کرنا منصفوں کے اختیار میں ہے میرے اختیار میں نہیں نہ یہ شرط معاہدہ ہے کیونکہ بعد تکمیل معاہدہ ہے۔ جو داخل معاہدہ نہیں ہو تحقیق

صورت فیصلہ یہ ہے کہ آپ امرتسر میں کسی صاحب کو خط و کتابت منصفان کے لئے معتمد بنا دیں جیسے کہ لدھیانہ کے مباحثہ میں مولوی عبدالحی صاحب مرحوم کو پاس تات کاغذ بھیجنے کے لئے سردار جیند سنگھ کو آپ دونوں مناظروں نے معتمد بنایا تھا (دیکھو فتاوی لکھنوی جلد ۲ صفحہ ۵۵) امید ہے کہ جواب دو حرفہ منظوری کا بہت جلد آئیگا۔

قادیانی نیرنگیان

ہمچو سبزہ بارہا روئیدہ ام + سی صد و ہفتاد قالب دیدہ ام

مرزا صاحب کی نیرنگیوں کا نقشہ وہی ہے جو شیخ فریدالدین مرحوم عطار نے کہا ہے ؎

چوں شتر مرغے شناس ایں نفس را + نے کشد بار و نے پرد بر ہوا۔

تفصیل کے لئے واقعات ذیل سنئے!

۱۸۹۳ء میں ایک دفعہ مرزا جی نے جب عیسائیوں سے مباحثہ کیا بعد مباحثہ علماء امرتسر نے اُن سے مباحثہ کی درخواست کی تو آپنے لکھا کہ مجھے الہام ہوا ہے۔ کہ دعہم وانصارھم یعنی ان مولویوں کو اور ان کے حامیوں کو چھوڑ دو اس لئے میں مباحثہ نہیں کرتا۔ میری طرف سے مولوی نورالدین صاحب اور مولوی محمد احسن صاحب کرینگے۔ اس سے بعد پھر آپنے متعدد کتابوں میں علماء اسلام کا خوب رد کیا۔ آخر ۱۸۹۶ء میں رسالہ **انجام آتھم** لکھا تو اس کے آخر صفحہ پر لکھ دیا کہ ہم نے قصد کر لیا ہے کہ آج سے بعد علماء کو مخاطب نہ کرینگے۔ اس سے بعد متصل ہی ۱۸۹۷ء میں اسی کتاب کے ضمیمہ پر علماء اسلام کو خوب کوسا۔ پھر نومبر ۱۸۹۹ء میں کتاب راز **حقیقت** لکھی جس کے پہلے صفحہ ہی پر اپنے مریدوں کو ہدایت فرمائی کہ اب یہ مسل خدا کے سامنے پیش ہے تم اپنے مخالفوں کا ہرگز کوئی جواب نہ دو۔ خدا خود فیصلہ کریگا۔ اس سے بعد ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء کو ایک طویل اشتہار موسومہ "اشتہار معیار الاخیار" لکھا جس کے صفحہ ۲

پر خاص علماء اسلام کو مباحثہ کا چیلنج دیا کہ بٹالہ یا قادیان میں آکر مجھ سے بحث کر لو۔ اپریل ۱۹۰۲ء میں **واقع البلاء** لکھی اور اکتوبر ۱۹۰۲ء میں **کشتی نوح** لکھی ان سب کتابوں میں علماء اسلام سے خطاب کیا اور انکا خوب رد کیا۔ نومبر ۱۹۰۲ء کو ایک کتاب **اعجاز احمدی** خاص میرے نام کی ڈیڈیکیشن (تحفہ) لکھی۔ علی ہذا القیاس **تحفہ** غزنویہ اور تحفہ گولڑویہ اور وہ بہت سے رسالے لکھے جنمیں علماء اسلام سے مناظرہ کیا ورد انکا خاص رد اور خطاب کیا۔ اس سے بعد جو تیسری دفعہ پھر الحکم کے اڈیٹر کو ہدایت فرمائی کہ تم مخالفوں کے جواب میں کچھ نہ لکھو بلکہ انکو خدا کی سپرد کرو۔ چنانچہ الحکم کے ساتھ اڈیٹر نے ۱۰۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے پرچہ میں اعلان کر دیا۔ آج سے بعد کسی مخالف خصوصاً اہلحدیث۔ پیسہ اخبار وغیرہ کا کبھی جواب نہ دونگا حضرت امام زمان نے منع فرمایا ہے۔ اس سے بعد پھر امام زمان اور آپکی امت کو خارش نے غلبہ کیا تو خاکسار سے مباہلہ کی ٹھہرائی۔ پہلے تو آپ کے اڈیٹروں نے کچھ لکھا۔ پھر آپ خود ہی درمیان میں کود پڑے۔ اور مباہلہ کا اشتہار دیدیا۔ جسکا اثر بھی بحمد للہ حضرت پر اچھا خاصہ ہوا جسکا مفصل ذکر ۱۱ اکتوبر کے پرچہ میں کیا گیا ہے۔ زاں بعد آپ نے **حقیقت الوحی** بے ایمان بننے کی نیت سے ہی بڑی کتاب لکھی جسمیں سب مخالفین کا رد کیا اور اچھی طرح سے خطاب کیا۔ ان واقعات صحیحہ کے پیش کرنے سے ہماری غرض یہ ہے کہ ناظرین کو اس مسیح اور مہدی اور کرشن گوپال کی کسی قدر نیرنگیاں دکھاویں کہ جس کے اپنی استقلال اور اصابت رائے کا یہ حال ہے کہ گویا کسی استاد کا شعر اسی کے حق میں زیبا ہے ؎

شب کو مے خوب سی پی صبح کو توبہ کر لی۔

رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی۔

ایک وقت اعلان ہوتا ہے کہ ہم کبھی نہ بولینگے۔ کوئی کچھ بھی کہے دوسرے وقت ایسا بولتے ہیں کہ سفر جاٹ جاتے ہیں۔ ان واقعات گذشتہ اور توبہ شکنیہ کو خوب یاد کرکے مندرجہ ذیل توبہ نامہ کو بغور دیکھیں جو اڈیٹر بدر اور اڈیٹر الحکم دونوں کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ ہر دو صاحب لکھتے ہیں:۔

"اطلاع عام" چونکہ ہماری طرف سے کیا تحریراً اور کیا تقریراً پورے طور پر مخالفوں پر اتمام حجت ہو چکا ہے اس لئے اب انکے ایسے کلمات کا اخباروں میں رد کرنا جو انصاف پر مبنی نہیں ہیں ہرگز مناسب نہیں۔ اب یہ تمام امور خدا تعالیٰ کی عدالت میں ہیں وہ خود آسمان سے انکا فیصلہ کریگا اس لئے ہم تمام لوگوں اور تمام مخالفین کو عام اطلاع دیتے ہیں کہ اب مخالفین کی تحریروں کے مقابل پر انکا نام تک کوئی تحریر شائع نہیں ہوگی بجز اس صورت کے کہ کوئی ایسا افترا

پشمینہ

[illegible]

ahmadimuslim.de

شائع کریں جس پر خاموشی کرنے سے دین کا حرج ہو۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ

(بدر و الحکم ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

اس اعلان نیک بختی کی بابت ہم جانتے ہیں اور واقعات ہمکو بتلاتے ہیں کہ قیاس کن ز گلستان من بہار مرا۔ اس لئے ہم خوب جانتے ہیں کہ ان ہر دو اعلانوں کا اثر ابھی قدر ہوگا جتنا کہ محرم کے مرثیہ سننے سے بازاری فاحشات کو زناکاری کو چھوڑ دینے پر ہوتا ہے جسکی انتہا محرم کی گیارہویں تاریخ ہوتی ہے مگر ہمارا سوال یہ نہیں بلکہ سوال یہ ہے کہ چونکہ ہم اہلحدیث ہیں علم حدیث کے اصل میں ایک حدیث مرفوع ہوتی ہے ایک موقوف۔ ان دونوں میں بہت بڑا فرق ہے پہلی قسم شریعت میں حجت ہے اور دوسری قسم حجت نہیں۔ اس لئے دونوں صاحب اڈیٹر بدر و الحکم کم سے کم یہ اطلاع دیں کہ یہ اعلان آپ دونوں صاحبوں نے اپنی اختیار سے دیا ہے یا مرزا صاحب کے حکم سے گو مرزا صاحب کے ایسے اعلانات کو بھی ہم جانتے ہیں کہ مخالفوں کے سخت مواخذات سے چند روز تک آرام سے بسر کرنے کے لئے اس قسم کے سرکلر دیا کرتے ہیں۔ آجکل تو خاکسار اہلحدیث اور مرقع کی پکڑ سے ایسا کرنا انکو بہت ہی ضروری ہے جس سے دانا سمجھ سکتے ہیں کہ ؎

زاہد ندہشت تاب وصال پری رخان ✤ کنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

مسافر آگرہ

کا اڈیٹر بھی عجیب کھوپری کا ہے۔ سرکار نے اپنی کسی ملکی مصلحت سے اُس کے اردگرد پولیس معین کر رکھی ہے مگر وہ اسپر بھی کھسیانے ہو کر مسلمانوں ہی کو کوستا ہے۔ چنانچہ ۲۲ اکتوبر کے پرچے میں لکھتا ہے :-

ہم اپنے مسلمان بھائیوں سے متوجہ ہوتے ہیں کہ کیا یہی طریقہ تحقیق ایمان ہے کہ اپنے علماء دین کو حجرے میں بٹھا کر اپنے مسلمان بھائی ملازمان پولیس ہمارے پیچھے لگا کر اپنی ضعیف الاعتقادی کو چھپایا جاوے۔ حضرات آپکا یہ وطیرہ ناہنجار علماء دیندار ہرگز قابل وقار نہیں ہو سکتا"

حیف ہے ایسی سمجھ پر اور .... ہے ایسے بے جا تعصب پر۔ کوئی اس بھلے مانس سے اتنا نہیں پوچھتا کہ گورنمنٹ علماء اسلام سے فتوے لیکر کام کرتی ہے ؟ لالہ لاجپت رائے کو کس مولوی کے فتوے سے جلاوطن کیا گیا ؟ پولیس اگر تمہارے درپے ہے تو کس مولوی نے تمہارے پیچھے لگائی ہے اور انکی رپورٹیں کس مولوی کے پاس جاتی ہیں ؟ انسان کو بات کرتے ہوئے کچھ تو سوچنا چاہئے کہ دنیا

ہیں وہ لوگ نادان ہیں تو دانا ہی نہیں مگر جو لوگ زناکاری اور بے حیائی کے احکام زندگی وغیرہ کو بھی علمی فلاسفی پر مبنی بتلاتے ہیں اُن سے ایسی فضول تحریرات کیا تعجب ہیں۔

لالہ صاحب! ہمارا اسلام نے تو آریوں کا اُبھرتا جوش ایسا ٹھنڈا کیا کہ دنیا نے انکا لوہا مان لیا۔ نگینہ کے مباحثہ میں آپ ہی تو ایک طرف دبکے بیٹھے تھے پھر کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آریوں کی کیسی گت ہوئی تھی۔ یاد نہو تو اپنے سوامی درشنانند جی سے پوچھو جنہوں نے صاف لکھدیا تھا کہ نگینہ کے مباحثہ میں آریوں کو شکست فاش ہوئی۔ پھر آنولہ، جہانی ضلع بدایوں میں کیا سانپ سونگھ گیا تھا کہ خدا خدا کر کے ہیر .... بعد درشن تو کرائے۔ مگر مباحثہ میں باوجود تقاضا انجمن اسلام اور علما اسلام کے تشریف فرما نہوئے۔ اچھا اب بھی امرتسر آئیے یا آگرہ میں جلسہ کر کے بلائیے پھر دیکھئے اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے ؎

ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا ✤ بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن

ہر آنکہ زاد بناچار بایدش نوشید ✤ ز جام دہر مے کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ

۱۸ اکتوبر کو علی گڑھ گزٹ کا غیر معمولی پرچہ پہونچا جس میں لکھا تھا کہ ۱۶ اکتوبر کو جناب نواب محسن الملک سکرٹری علی گڑھ کالج انتقال کر گئے۔ مرحوم جماعت اہلحدیث کے ایک معزز رکن تھے۔ آپ کی کتاب "تقلید اور عمل بالحدیث" آپ کے اہلحدیث ہونیکا کافی ثبوت ہے۔ مرحوم اہلحدیث کے معزز فرد ہونے کے علاوہ تمام مسلمانوں کے پولیٹیکل اور تعلیمی امور میں ایک مسلم لیڈر تھے۔ گورنمنٹ اور مسلمانوں کے درمیان ایک قابل ترین معتمد تھے غرض خدا اُنکے۔ بہت سی خوبیاں تھیں مرنیوالے میں۔ مرحوم نے ایک ملاقات کے موقع پر ایک دفعہ کہا تھا کہ ہم کیا کریں کالج میں ترقی تعلیم دینیات کی تجویز کرتے ہیں تو ہمارے تعلیمیافتہ ممبر دور سے بیٹھے ہمکو لکھتے ہیں کہ تم کالج کو جڑ سے اکھیڑنا چاہتے ہو۔ میں نے کہا آپکی زندگی میں یہ حال ہے تو بعد میں تو سلطنت بالکل صاف ہے .... اب دیکھیں مسلمانوں کی ایسی بڑی درسگاہ کی باگ کس کے ہاتھ میں جاتی ہے۔ مرحوم سید اور محسن الملک سے علماء اسلام کو اگرچہ کشیدگی تھی لیکن یہ بھروسہ بھی تھا کہ ان دونوں میں عربی تربیت کا اثر غالب ہے۔ خدا کرے انکا جانشین بھی کوئی ایسا ہی ہو جو علما کو بھی عزیز سمجھے

... علماء سے دل رستہ میں ہیں ۲

... کا مال

... سفید گٹ یرپی بانا طول ... گز قیمت ۲۵ روپیہ
... سفید۔ طول ۲۰ گز قیمت ۱۷ روپیہ
... سفید اعلیٰ بانا طول ۲۰ گز قیمت ۱۶ روپیہ
... رنگی طول ۲۰ گز قیمت ۱۳ روپیہ
... نسواری طول ۲۰ گز قیمت ۱۴ روپیہ
... سبز طول ۲۰ گز قیمت ۱۳ روپیہ
... سفید اعلیٰ تانا بانا کشمیری ... گز قیمت ۳۱ روپیہ
... طول جو ہر ایک چادر ... لگیا ہے پورے ۲ پورے ... اگر کسی صاحب کو پوری ... ضرورت نہ ہو بلکہ نصف جوڑا ... انکو نصف قیمت پر بیچ ... بھیجا جائیگا۔ پتہ خوشخط لکھیں ... واضح ہے کہ ہمارا مال ... تیار نہیں کیا جاتا بلکہ ... بنا جاتا ہے جو مشین سے ... ہوتا ہے۔
... درخواست پر مفصل اشتہار ... بھیجا جاتا ہے۔

المشتہر
منیجر دی انڈین شال
... کٹڑہ قلعہ بھنگیاں

جلسہ بدایوں
از نامہ نگار

انجمن اسلامیہ بدایوں کو خدا ترقی دے اور مراد دلی میں کامیابی عنایت کرے اسی انجمن کی طفیل ہمکو علماء حقانی کی زیارتیں ہوتی ہیں تین سال سے ہمارے مخدوم مکرم مولوی فاضل ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری جلسہ سالانہ میں تشریف لاتے ہیں چنانچہ امسال بھی تشریف لائے اور اہل بدایوں کو اپنے پراثر وعظ سے محظوظ فرمایا۔ خدا کی شان ہے اہل بدایوں باوجود قدیم اختلاف رائے کے مولوی صاحب کے ایسے دلدادہ ہیں کہ جونہی آپ کے تشریف آوری کی خبر سنتے ہیں اس جوق جوق جلسہ میں آتے ہیں اس سال مولیصاحب موصوف نے کلمہ شریف لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی دو دن تقریر فرمائی اور اس کے علاوہ مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جوابات دندان شکن ایسے دئے کہ باید و شاید۔ مگر شرک آلود۔ بدعت پسند طبیعتوں کو کب گوارا کہ توحید الٰہی اور سنت نبوی کی اشاعت ہو۔ چنانچہ ان بدعت پسندوں نے سکرٹری انجمن کو خط لکھا کہ مولوی صاحب سے استمداد و استعانت اولیا کا رد کرکے اہل سنت دربدکس نہند نام زنگی کا فور کا دل دکھایا ہے اس لئے ہم سے انکا مباحثہ کرائیے۔ شیر پنجاب نے جب یہ رقعہ سنا تو سکرٹری انجمن سے کہا کہ بیشک میں تیار ہوں چنانچہ سکرٹری نے انکو لکھ دیا کہ مولوی صاحب مباحثہ پر تیار ہیں آپ مع اپنے علماء کے ہمارے مکان پر آجائیں۔ مولیصاحب موصوف انتظار میں ہی تھے اتنے میں میرزا محمود بابی آپکے ملنے کو آئے اور دو گھنٹے تک خوب مباحثہ گرم رہا۔ حاضرین کو لطف آیا کہ غیر الے تو ایسا کرتے ہیں مگر جو دور دور ہی سے گیدڑ بھبکیاں دینے کے عادی ہوں انکو ایسی جرات کہاں کہ سامنے آئیں چنانچہ الیا ہی ہوا جواب آیا تو کسی اور ہی شخص کے نام کا۔ سکرٹری انجمن نے غصہ میں اس رقعہ کا جواب لکھا کہ آپ میرے مخاطب نہیں۔ مولیصاحب نے پوچھا کیا قصہ ہے معلوم ہونے پر قاصد کو فرمایا بھائی یہ کیا کرتے ہو جاؤ تم میرے نام کا رقعہ لے آؤ میں ہی وہاں آجاؤنگا۔ بس اتنا کہنا تھا کہ وہ تو غیب ہی ہوگیا۔ لوگوں کو فکر ہوئی کہ کہیں شیر بیشہ ہے بلائے ہی نہ آجائے شام تک صدائے برنخواست شام کے وقت جب مولیصاحب چلنے لگے تو باہر دروازہ کے پاس ایک شخص ملا کہ صاحب وہ (نام بھی کسی کا نہیں بتلایا) کہتے ہیں صبح ۸ بجے جلسہ ہوگا مولیصاحب نے فرمایا بھر؟ بولا کہ آپ ٹھہریئے مولیصاحب نے کہا کوئی خط بھی لائے ہو کہا نہیں زبانی پیغام ہے۔ مولیصاحب نے فرمایا اچھا اب چپ چاپ دیکھو کہ ثناء اللہ بھاگ گیا مختصر قصہ تو یہ ہوا۔ اس صحیح اور سچی بات کو بھی چھپا کر بدعت پسندوں نے اپنا جلسہ

ہو سکتی مرحوم نے سرسید کے بعد کالج اور کانفرنس کو جو ترقی دی ہے اسکا اظہار کچھ ضروری نہیں۔ عیاں راچہ بیاں۔ اہلحدیث اپنے ناظرین سے مرحوم کے لئے دعا وغیرہ اور جنازہ غائب کی درخواست کرتا ہے اللہم اغفرلہ وارحمہ وابدلہ داراً خیراً من دارہ واہلاً خیراً من اہلہ۔ مرحوم کی یادگار دو کتابیں قابل فخر ہیں آیات بینات رد شیعہ میں۔ تقلید اور عمل بالحدیث رد تقلید میں۔

ایک سنسکرت اُستاد

ہمارے دوست شیخ عبد السلام صاحب جو مباحثہ دیو۔ بی کے بعد مسلمان ہوکر تھے سنسکرت میں کافی لیاقت رکھتے ہیں مسلمانوں کے کسی مدرسہ کو یا کسی خاص شخص کو سنسکرت پڑھانے کے لئے شیخ صاحب کی خدمات کی ضرورت ہو تو دفتر اہلحدیث کی معرفت خط و کتابت کریں۔

ضروری اطلاع

حسب دستور قدیم اخیر سال پر اہلحدیث ایک ہفتہ تعطیل کریگا۔ امید ہے ناظرین آئندہ ہفتہ کی غیر حاضری کو اسی تعطیل میں شمار کرینگے۔ پانچویں سال کا پہلا پرچہ یکم شوال کو نکلیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

سالانہ رعایت

سالانہ اشتہار گذشتہ پرچہ میں ناظرین ملاحظہ کرچکے ہیں جسکا مطلب یہ ہے کہ اہلحدیث کے دفتر کی اپنی تالیفات میں ثلث قیمت کی تخفیف ہے۔ یہ تخفیف اخیر رمضان تک رہیگی۔ امید ہے ناظرین اس تخفیف سے فائدہ عظیم حاصل کرینگے۔ آئندہ کو ہمیشہ اخبار کا سال یکم شوال سے شروع ہوا کریگا۔ جیسا کہ مدارس عربیہ میں تعلیمی سال شوال سے شروع ہوتا ہے۔

قابل عمل ضروری

جن جن صاحبوں کی قیمت جلد ہذا کی ختم ہے اُن کے نام سالانہ قیمت مع محصول ۱۱؎ کا وی پی یکم شوال کو جاری ہوگا۔ اگر کسی صاحب نے وی پی لینے سے انکار کرنا ہو یا کسی وجہ سے چند روز تک توقف کرنا ہو وہ مہربانی سے اطلاع بخشیں۔ ایسا نہو کہ بے خبری میں نقصان کے موجب ہوں۔

امسال گذشتہ سال کی طرح اخبار کی قیمت میں تخفیف نہیں ہے۔

مولوی عبد اللہ چکڑالوی اہلقرآن لاہور سے بنوں چلے گئے

ahmadimuslim.de

اہل فقہ میں ایک مضمون پر از کذب، دزور شائع کیا جسکا ہر ایک فقرہ جھوٹ اور سراسر کذب ہے یہانتک دیکھو کر مولوی صاحب ریل کے سامنے بازاروں سے ہوتے ہوئے چوپیہ ویگنٹ (گاڑی) پر سوار ہو کر ریل تک گئے اور سکرٹری انجمن مسٹر محمد سلیمان گھوڑی کی باگیں پکڑے ہوئے گاڑی کو چلا رہے تھے مگر کذا ابل نے شائع کیا کہ مباحثہ کا نام سنتے ہی سکرٹری انجمن نے چپکے سے کرایہ کے یکہ پر مولوی صاحب کو چلتا کیا۔ تف ہے ایسے سفید جھوٹ پر اور حیف ہے ایسے کذب پر۔ کیا ایسی کذب بیانیوں سے اپنی بدعات اور شرک کو کچھ تقویت دے سکتے ہیں افسوس ہے ہیں آجکل کے اخبار نویس فخر قوم وملت۔ یہ بھی محض جھوٹ کہا کہ انجمن اسلامیہ نے فیصلہ کر دیا تھا کہ امسال اڈیٹر اہلحدیث کو نہ بلاینگی[1] ایسے سفید جھوٹ کا کوئی کیا جواب دے۔ بھلا اگر انجمن نے بلایا نہ تھا تو اسٹیشن ریل پر استقبال کو کیوں سب ممبران گئے تھے اور سکرٹری صاحب نے اپنے مکان پر مولانا صاحب کو کیوں اتارا تھا۔ اڈیٹر اہل فقہ اور اسکا نامہ نگار اگر سچے ہیں تو بلند آواز سے کہیں جھوٹے پر ہزار لعنت۔

خدا کی شان ہے اہل فقہ کا مضمون چونکہ سر سے پاؤں تک جھوٹ ہے اس نے چھپا بھی ایسا کہ املا بھی غلط یہانتک غلط سطر ۱۲ سے شروع ہو کر ۱۱ پر جاتا ہے۔ گویا یہ مصرع اسی کی شان میں ہے ع خود غلط مضمون غلط انشا غلط املا غلط

خریدار ۱۳۸۸ از بدایوں

[1] نہیں معلوم انہوں نے اپنے گھر نہ بلوانے کو غلطی کر لیا ہوگا۔ وہ دفتر انجمن سے دریافت کرتے تو انکو معلوم ہوتا کہ تار ردعظ وخرچ بذریعہ تار انجمن کیطرف سے گیا تھا (محمد سلیمان سکرٹری انجمن اسلامیہ۔ بدایوں) ۱۲

غریب فنڈ

میں جناب حاجی نور محمد صاحب از مئو ۶ھ۔ منشی عبد الرؤف صاحب از کیمپ امراؤتی ۴ر۔ منشی عبد النعیم خاں صاحب از باسم احباب سے چندہ کر کے ۱۰ از قبولے فنڈ ۱۰ر سابقہ ۱۴ کل ۲۲
دو اخبار بنام میاں محمد الدین مقام چنڈی اجال ڈاکخانہ مناور ضلع امیر پور علاقہ جموں۔ اور محمد اسماعیل طالب علم مدرسہ احمدیہ سیتا مڑھی ضلع مظفر پور
باقی ۵ر۔ اصحاب کرم توجہ فرماویں۔ درخواستیں بہت ہیں۔ رمضان کا مہینہ ہے۔ نفلی خیرات کا ثواب بھی فرضی جتنا ملتا ہے۔

درخواست منظور

خواجہ حبیب اللہ صاحب سوداگر شال امرتسر نے معہ دیگر مولوی محمد احسن صاحب مرزائی کے نام سے پرچہ جاری کرنے کی سفارش کی جو حسب ایماء انکی جاری کیا گیا۔

درخواست نمبر ۶۸ - میاں امام الدین خاں ٹھیکیدار علاقہ جیپور
درخواست نمبر ۶۹ - مولوی فیض احمد۔ جوکالیاں ضلع گجرات (پنجاب)

قابل توجہ اڈیٹر اہل فقہ وجواب طلب ضروری

آجکل اس زمانہ میں اختلاف کے باعث قوم اہل اسلام موجب مضحکہ غیر اقوام ہے خصوصاً ہماری قوم کے بڑی پیمانہ کے حامی ومددگار جنہوں نے بمقابلہ اہل حدیث کے اپنا لقب اہل فقہ رکھا ہے۔ ہم بہت خوش ہیں کہ بموجب منطوق نبوی من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین اگر ہمارے دوست مقلدین اس صیغہ سے اپنا نام اہل فقہ رکھیں۔ مگر افسوس کہ دعویٰ تو ہے اہل فقہ اور خود کردار طریقہ تقلید۔ حالانکہ تقلید اور فقہ کی آپس میں مباینت کلی ومنافرت طبعی ہے۔ فقہ اور تقلید کا اجتماع مثل اجتماع ضدین کے ممکن نہیں ہے پس جو شخص مروجہ کتب اہل تقلید کنز۔ قدوری۔ جامع صغیر۔ ہدایہ۔ در المختار وغیرہ کا پڑھا ہوا اپنا اہل فقہ نام رکھے وہ ایسا ہے جیسا جاہل مطلق اپنا نام عالم فاضل رکھے یعنی ہرگز وہ شخص فقیہ کہلانیکا مستحق نہیں اس دعوے کے اثبات میں بڑے نامدار حنفیہ کے اقوال سے تصدیق ہوگی دیکھو توضیح شرح تنقیح اصول فقہ کے اول میں مرقوم ہے الفقہ معرفۃ النفس ما لہا وما علیہا (تنقیح) ہذا التعریف منقول عن ابی حنیفۃ رح فالمعرفۃ ادراک الجزئیات عن دلیل فخرج التقلید (تنقیح۔ توضیح) یعنی امام ابو حنیفہ سے منقول ہے کہ فقہ کے معنے ہے معرفت نفس کے احکام نفع وضرر کے اور معرفت کے معنے ہے ادراک کرنا جزئیات کا دلیل سے پس خارج ہوگئی تقلید اور پھر آگے چلکر توضیح والا لکھتا ہے وقیل العلم بالاحکام الشرعیۃ العملیۃ من ادلتہا التفصیلیۃ یعنی فقہ نام ہے جاننا احکام شرعیہ کا دلائل تفصیلیہ سے قولہ من ادلتہا ای العلم الحاصل للشخص الموصوف بہ من ادلتہا المخصوصۃ وہی الادلۃ الاربعۃ وہذا القید یخرج التقلید لان المقلد ان کان قول المجتہد والمفتی دلیلا لکن لیس من تلک الادلۃ المخصوصۃ یعنی جو علم کہ شخص موصوف کو حاصل ہو دلائل مخصوصہ (کتاب۔ سنت۔ اجماع۔ قیاس) سے اور یہ قید تقلید کو خارج کرتی ہے کیونکہ مقلد کو اگرچہ مجتہد کا قول دلیل ہے لیکن دلائل مخصوصہ اربعہ سے نہیں اور تلویح حاشیہ توضیح میں ہے کہ علم احکام شرعیہ کا وقتیکہ حصول اسکا بطریق نظر واستدلال ہے نہ بطریق تقلید کے حتی کہ اگر کسی شخص کو نماز روزہ کے وجوب کا بسبب شہرت کے علم ہو فقہ اصطلاحاً نہ کہا جائیگا اسواسطے قید نظر اور اکتساب اور استدلال کے ذکر کرتے ہیں ۲

ahmadimuslim.de

فتاوے

س نمبر ۴۱۴ ۔ ہندہ (عورت) کی شادی اس کے باپ نے قبل بلوغ کے کر دیا۔

س نمبر ۴۱۵ ۔ ہندہ (عورت) کی شادی اس کے باپ نے بالغ ہو جانے کے بعد کر دیا۔ اب دونوں صورت میں شوہر نے صحبت کر کے تھوڑے دن کے بعد چھوڑ دیا! اب شوہر اس کو نہیں رکھتا ہے اور طلاق بھی نہیں دیتا ہے۔ آدمی لوگ بہت سمجھاتے ہیں کہ ہندہ کو رکھو یا طلاق دیدو۔ مگر وہ (مرد) ہندہ کو نہ رکھتا ہے اور نہ طلاق دیتا ہے۔ بہ ایسی صورت میں ہندہ دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں اور اگر کر سکتی ہے تو اس کی کیا صورت ہے۔ جواب مدلل ہونا چاہیے۔

س نمبر ۴۱۶ ۔ نماز میں قرأت بعد الحمد کے کم سے کم کے آیت پڑھ سکتا ہے مثلاً بعد الحمد کے ایک آیت جیسی والعصر پڑھا۔ اب اس کی نماز ہوئی یا نہیں۔ حدیث سے کیا ثابت ہے۔

س نمبر ۴۱۷ ۔ اذان نماز کے واسطے وقت شروع ہونے کے مثلاً پانچ منٹ قبل کہا گیا۔ اب پانچ منٹ کے بعد وقت ہو گیا۔ اب وہی اذان سے نماز ہو سکتی ہے یا نہیں۔

ج نمبر ۴۱۴ و ۴۱۵ ۔ صورت مذکورہ میں عورت مظلومہ ہے اس کو چاہیے کہ صاحب ڈسٹرکٹ جج سے درخواست کر کے نکاح فسخ کرالے اور دوسری جگہ نکاح کرے۔ اسلامی شریعت کا یہی حکم ہے کہ ظالم خاوند سے عورت کو جدا کیا جاوے خدا فرماتا ہے ولا تمسکوھن ضرارا لتعتدوا یعنی عورتوں کو محض ظلم اور تنگ کرنے کیلئے اپنے قبضہ میں مت رکھو۔ حدیث شریف میں ہے لا ضرر ولا ضرار فی الاسلام یعنی ضرر کی کوئی بات بھی دین میں جائز نہیں۔ مگر بغیر طلاق یا فیصلہ عدالت کے نکاح ثانی نہیں ہوگا۔

ج نمبر ۴۱۶ ۔ تین آیتیں چھوٹی یا ایک آیت طویل پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے۔ والعصر یا کوثر پوری پڑھنے سے بھی نماز ہو جاتی ہے۔

ج نمبر ۴۱۷ ۔ اذان اگر صبح کی ہے تو بعض علماء کے نزدیک وہی کافی ہوگی اور اگر کسی اور وقت کی ہے تو بالاجماع دوبارہ کہنی چاہیے۔ (ارکاٹ، وصول)

س نمبر ۴۱۸ ۔ آج کل ایک باجا جو فونوگراف نکلا ہے اس کا سننا حلال ہے یا حرام کیسا ہے مع تمام وجہات کے بہ تفصیل جواب آپ کے اخبار گہربار میں درج فرما کر ممنون کریں۔ (عبد اللہ بنگلور)

ج نمبر ۴۱۸ ۔ فونوگراف پر وہی حکم ہے جو ہر ایک تقریر پر ہے۔ تقریر کا مضمون اگر اچھا ہے تو تقریر کا سننا بھی جائز ہے اور اگر مضمون برا ہے تو اس کا سننا بھی ناجائز ہے۔ قرآن مجید جیسا زبانی سننا جائز ہے ویسا ہی فونوگراف میں سننا بھی جائز ہے۔ کسی آیت یا حدیث میں اس کی ممانعت نہیں آئی۔ اس لیے منع کی کوئی وجہ نہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے دعونی ما ترکتم یعنی جب تک شریعت کی طرف سے تم پر کسی بات کا حکم یا ممانعت نہ کیا جاوے اس کا کرنا جواز کا حکم رکھتا ہے۔ امر شرعی یعنی کسی ایسے کام کے لیے جس پر ثواب سمجھا جائے دلیل شرعی کی حاجت ہے۔ جائزات اور مباحات کے لیے عدم منع ہی دلیل ہے۔ (ارکاٹ وصول)

س نمبر ۴۱۹ ۔ تارک الصلوۃ کافر و مشرک ہے یا نہیں؟ اقیموا الصلوۃ ولا تکونوا من المشرکین الخ کا کیا مطلب ہے؟ تارک الصلوۃ کی دعوت و ضیافت قبول کرنی اور اس کے جنازہ کی نماز پڑھنی جائز ہے یا ممنوع؟

س نمبر ۴۲۰ ۔ کافر اہل کتاب و غیر اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ و مجوس و ہنود کا بدن طاہر ہے یا نجس؟ اور ان لوگوں کے ساتھ مسلمان کو مصافحہ و معانقہ روا ہے یا ممنوع؟ اور انما المشرکون نجس سے مراد کیا ہے؟ (عبد الرؤف کیمپ پراتی)

ج نمبر ۴۱۹ ۔ تارک الصلوۃ کے کفر میں اختلاف ہے۔ حافظ ابن قیم مرحوم نے اپنے رسالہ کتاب الصلوۃ میں اس پر مفصل بحث کی ہے۔ پنجاب کے قصبہ فتح گڑھ ضلع گورداسپور کے مولوی محمد عثمان مرحوم نے بھی ایک رسالہ الحکم النبی تارک الصلوۃ کے کفر میں لکھا تھا۔ امام شافعی وغیرہ بھی اس کے کفر کے قائل ہیں۔ صوفیا میں سے حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تارک الصلوۃ کے حق میں بڑی سختی سے کفر کا فتوے دیتے ہیں۔ ان کی کتاب غنیۃ الطالبین میں یہ الفاظ بھی ہیں لا یصلی علیہ ولا یدفن فی مقابر المسلمین وماله فئ یعنی بے نماز کو مرتد کی طرح قتل کیا جاوے اور اس پر جنازہ نہ پڑھا جاوے۔ اور اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جاوے اور اس کا مال وارثوں میں تقسیم نہ کیا جاوے بلکہ سرکاری خزانہ میں داخل کیا جاوے۔ لیکن جمیع آیات و احادیث پر غور کرنے سے میرے ناقص علم میں عدم تکفیر راجح ہے پس جن بزرگوں کے نزدیک بے نماز کافر ہے ان کے نزدیک اس کے ساتھ کافروں کے سے معاملات ہونگے اور جن کے نزدیک وہ فاسق ہے ان کے نزدیک فاسقوں کا برتاؤ ہوگا۔ مگر ایمان سے خارج نہ سمجھا جائے بشرطیکہ فرضیت نماز کا قائل ہو پس قبول دعوت و جنازہ وغیرہ ان کے نزدیک جائز ہوگا۔ آیت واقیموا الصلوۃ ولا تکونوا من المشرکین سے نماز پڑھنے کا حکم اور شرک کرنے کی نہی ثابت ہوتی ہے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ترک صلوۃ سبب شرک کا ہے۔ ہاں ایک حدیث میں آیا ہے من ترک الصلوۃ فقد اشرک یعنی جس نے نماز کو چھوڑا اس نے شرک کیا۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ اس نے خدائی حکم کے مقابلہ پر اپنے نفس کی پیروی کی اور اس کو قرآن مجید میں شرک کہا گیا ہے خدا فرماتا ہے افرءیت من اتخذ الھه ھواه۔

ج نمبر ۴۲۰ ۔ کفار مشرکین کی نجاست میں اختلاف ہے۔ علماء حنفیہ نجس سے مراد ان کی نجاست قلبی لیتے ہیں اجسام کو نجس نہیں [illegible]

انتخاب الاخبار

اکولہ میں قائم مقام ڈپٹی کمشنر صاحب نے ایک زراعتی نمائش گاہ کھولنے کی تجویز کی ہے۔ اس نمائشگاہ میں مویشی اور قدیم و جدید قسم کے آلات کشاورزی جمع کئے جاوینگے یہ نمائشگاہ تاریخ ۹۔ ۱۰۔ اور ۱۱ ماہ مارچ ۱۹۰۸ء کو ہوگی اور تین دن برابر کھلی رہیگی۔ قائم مقام صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر صوبہ برار اور صاحب ڈائرکٹر آف اگریکلچر مالک متوسط و برار نے اس نمائشگاہ کی سرپرستی و معاونت قبول فرمائی ہے۔ اس کے مصارف ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپل بورڈ ادا کرینگے۔ **ایوت محل** - مرہٹی اخبار ہری کشور کے مالک و ایڈیٹر پر تحقیر گیر ہری گیر پر عرصہ دو ماہ سے مقدمہ سڈیشن قائم ہوا ہے اس عرصہ میں پیشیاں مختلف تاریخوں میں ہوئیں۔ صاحب مجسٹریٹ ضلع نے ملزم پر فرد جرم لگا دی ہے ملزم ضمانت پر رہا ہے۔ گواہان صفائی طلب کئے گئے ہیں۔ برار کے مشہور پلیڈر کھاپرڈے ملزم کی جانب سے پیروی کرتے ہیں۔ پولیس ضبط ہے۔ ضبطی اُٹھانے کے لئے عدالت جوڈیشل کمشنری ناگپور میں اپیل کی گئی تھی جو نامنظور ہوئی۔ نامہ نگار از برار **بھوپال** میں آج کل طاعون کا بہت زور ہے۔ خدا رحم فرمائے۔ **لاہور** کے چکڑالویوں نے طویلہ شاہنواز کے متصل مسجد تعمیر کرنے کی اجازت طلب کی تھی۔ مگر صاحب ڈپٹی کمشنر نے انکار کردیا۔ اپیل کرنے پر صاحب ڈپٹی کمشنر نے بھی موقعہ کا ملاحظہ کرکے درخواست نامنظور فرمائی۔ سنتے ہیں کہ مولوی عبد اللہ چکڑالوی لاہور کو چھوڑنے والے ہیں۔ **مراکو** کی خبروں سے پایا جاتا ہے کہ فرانسیسی مدبر برائم ریگنالٹ نے مولائی حفیظ وزیر اعظم اور وزیر محکمہ خارجیہ تینوں سے کئی بار مشورہ کیا۔ جن قبائل نے فرانسیسی تجاویز صلح کو منظور کیا تھا۔ مولائی رشید کی سپاہ نے انہیں تاخت و تاراج کیا۔ بقول اخبار ٹائمز فرانس اور ہسپانیہ کو سلطان مراکو نے اس امر کی اجازت دیدی کہ اسباب ممنوع التجارت کی نگرانی کے لئے سواحل مراکو پر پولس کا انتظام کریں۔ مولائی حفیظ کے قاصد لنڈن پہنچکر فارن آفس میں گئے مگر انہیں ملاقات کی اجازت نہ ملی۔ **بابِ عالی** نے تپدق کے مریضوں کے لئے مقام جالیمہ میں جو ایک پُر فضا پہاڑی مقام ہے یورپ کے طریقہ پر ایک عالیشان شفاخانہ تیار کرانا شروع کیا ہے اور اس کے لئے جرمنی سے دو انجینئر بلائے گئے ہیں۔ **آجکل** گورنمنٹ فرانس اپنے علاقہ مغربی افریقہ میں مسلمان رعایا کی تعلیم و تربیت پر خاص توجہ مبذول کر رہی ہے **آنریبل** مسٹر گوکھلے اور مسٹر واچا دہلی بغرض ناگپور گئے ہیں کہ وہاں کانگریس کے دونو فریقوں میں جو نزاع پڑ رہی ہے اُسے رفع کرنے کی کوشش کریں۔ (اشرف)

بادلے مرگ عیسٰے آپ ہی بیمار ہیں ؏ غیر ممالک سے خطوط کا جواب منگانے میں اکثر اس وجہ سے وقت ہوا کرتی تھی کہ ہندوستان کے ٹکٹ وہاں ادائگی محصول میں کارآمد نہ ہوسکتے تھے۔ لیکن ایک جدید کوپن کے اجرا سے ڈاکخانہ نے اس وقت کو رفع کردیا ہے۔ یہ ۲۰ ۔ کو ملیگا اور اُسے عام ٹکٹوں کی طرح لفافہ میں ڈالکر مکتوب الیہ کی طرف بھیجدینا کافی ہوگا۔ یہ کوپن غالباً وسط نومبر سے عام ڈاکخانوں سے دستیاب ہوسکینگے۔ **پونا** میں ایک سترہ سالہ نوجوان برہمن مسمی لکشمی ساورام نے عمر قید کالے پانی کی سزا پائی۔ اس کمبخت نے اپنی بیوہ والدہ سے اپنی کسی خاص ضرورت کے لئے دس روپیہ مانگے تھے۔ لیکن غریب والدہ نے انکار کیا۔ تب اُس نے کہا کہ اچھا دیکھنا میں ایسا کام کرونگا جو تم کو رونا پڑیگا۔ والدہ نے اس دہکی کی کچھ پرواہ نہ کی۔ چند روز کے بعد جبکہ والدہ گھر میں نہ تھی۔ یہ کمبخت لڑکا اپنی پنجسالہ معصوم ہمشیرہ کو باہر لیکر نکلا۔ تین میل کے فاصلہ پر کنواں تھا اُس نے اس لڑکی کو کنوئیں میں دھکیل دیا بعد میں جب تلاش کی گئی تو لڑکے نے خود ہی بتلا دیا۔ اور وہ کنواں بھی دکھلا دیا اور اس میں سے لڑکی کی لاش دستیاب ہوئی۔ **ہندوستان** میں خشک سالی کی وجہ سے گرانی ہولناک صورت اختیار کر رہی ہے۔ خدا اپنے بندوں پر رحم کرے حالت روز بروز نازک ہوتی جاتی ہے۔ گورنمنٹ عالیہ کو امدادی کام جاری کرنے کی طرف توجہ فرمانی چاہئے۔ **کانپور** میں نرخ غلہ روز بروز گراں ہوتا جاتا ہے۔ روپیہ کا پونے آٹھ سیر گیہوں بک رہا ہے اور غریبوں کے کہانے کے چاول گیارہ روپیہ آٹھ آنہ من ہیں۔ **آگرہ** میں ایک طرف تو بخار کی سخت شکایت ہے اور دوسری طرف نرخ غلہ گراں ہو رہا ہے۔ اللہ اپنا رحم کرے۔ **قبول اسلام** مولوی محمد ابراہیم صاحب وکیل اسلام لاہور کے ہاتھ پر ۱۱۔ اکتوبر یوم جمعہ کو مفصلہ ذیل مردوں اور عورتوں نے مسجد شاہی لاہور میں اسلام قبول کیا (۱) مسمات عمری بنت موتی رام قوم مہتر ساکنہ لاہور تیلی گلی کوٹھی آئی صاحب چیف انجنیر۔ اسلامی نام عمری بی بی - (۲) مسمی ماموں ولد لالو مہتر ساکن موضع چنیدہ اسلامی نام امام الدین - (۳) عطرچند ولد کبیر داس اروڑا ساکنہ ضلع سیالکوٹ تحصیل رعیہ موضع بدا ملی اسلامی نام عبد الصمد - (۴) مسمی جوزف ولد شمعون عیسائی ساکنہ لاہور انارکلی اسلامی نام محمد یوسف - (۵-۶) مسماۃ آلسو زوجہ چیتن داس معہ ایک شیر خوار لڑکا دیوار ساکنہ امرتسر کٹڑہ حکیماں حال وارد لاہور - اسلامی نام کرم بی بی و کریم بخش ۔ **امرتسر** میں کبھی کبھی بادل نظر آتے ہیں۔ مگر ابھی تک بارش نہیں ہوتی - (۲۱ اکتوبر)

بارش کہیں کہیں ہوتی ہے - اچھی طرح نہیں ہوتی - اسلئے ضروری ہے - کہ ہر جگہ خصوصیت سے استسقا کیا جائے - تاکہ نزول رحمت باراں ہو اور قحط دور ہو

مولوی محمد مبین صاحب رمضان پوری (ضلع [illegible]) کی دادی اور بھائی مسٹر محمد ابراہیم بیرسٹر انتقال کر گئے ہیں۔ مولوی صاحب موصوف مرحوموں کے لئے دعاء خیر اور جنازہ غائب کی درخواست کرتے ہیں اللہم اغفرلہا
[illegible] اختلاف تھے علی گڈھ کالج ہی میں دفن ہوئے۔

مومیائی

کے متعلق قیمتی اور زبردست شہادات

عالیجناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری کی قابل قدر رائے

"یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کے وقت بہت مفید ہے" (اخبار اہلحدیث - ۱۹ جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۸ کالم ۱)

جناب عبدالصمد صاحب عبداللہ پور سے تحریر فرماتے ہیں

(پہلا خط) "تسلیم - میں نے امتحاناً آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی اور وعدہ کیا تھا کہ اگر آپکی دوائی حسب تحریر ثابت ہوئی تو ہمیشہ آپ سے ہی ادویات منگوایا کرونگا - الحمد للہ کہ آپکی مومیائی بے نظیر ثابت ہوئی اسلئے ایفاء وعدہ مجھ پر فرض ہوا - آپ ساڑھے آٹھ روپے کی مندرجہ ذیل ادویات بھیجدیں × × × × × × ×"

(دوسرا خط) "براہ مہربانی ایک ڈبیہ مومیائی - ایک ڈبیہ منجن اور ایک × × بھیجدیں"

(تیسرا خط) براہ مہربانی دو ڈبیہ مومیائی اور ایک ڈبیہ منجن بہت جلد ارسال فرماویں - یہ سب ادویات میں دوستوں کے لئے منگواتا ہوں"

(چوتھا خط) "مومیائی دو ڈبیہ اور بھیجدیں"

ایک صاحب مئوناتھ بھنجن سے لکھتے ہیں

"دو ڈبیہ مومیائی اور بھیجدیں - میں آپکا پرانا خریدار ہوں"

مومیائی کے مختصر فوائد حسب ذیل ہیں:-

مقوی باہ - دافع کثرت جریان منی اور ابتدائی سل کے دفعیہ کے لئے اکسیر ہے اعلیٰ درجہ کی مولد خون ہے - قیمت فی چھٹانک ۱۲ آدھ پاؤ ۔ محصول

المشتہر

مینیجر دی میڈیکل ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر

تفسیر ثنائی

تفسیر ثنائی | پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے - نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے - تفسیر کے دو کالم ہیں - ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں - دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کیگئی ہے - نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں ایسے کہ باید و شاید۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو۔ کل تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے پانچ جلدیں سردست تیار ہیں - جلد ششم زیر طبع ہے -

جلد اول سورۃ فاتحہ و بقر قیمت ۱۲
جلد دوم " آل عمران تا نساء " ۱۲
جلد سوم " مائدہ تا اعراف " ۱۲
جلد چہارم " انفال تا چودہ پارہ " ۱۲
جلد پنجم " ... فرقان تک " ۱۲

الہامی کتاب | وید اور قرآن کے الہامی ہونے پر مسلمان اور آریہ عالموں کے مفصل بحث - تمام مباحث کا خاتمہ - قرآن کے الہامی ہونے کا کامل ثبوت - قیمت ۔

تقابل ثلاثہ | یعنی توریت - انجیل اور قرآن کا مقابلہ صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت بیان کی گئی ہے - عیسائیوں کی بحث کا انتہائی فیصلہ ہے - قیمت ۔ معہ محصولڈاک

المشتہر

مینیجر اہلحدیث امرتسر - کٹرہ سفید

حسب الحکم مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered. L. 91. 352.

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے +
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +
(۳) [illegible]

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

مت دیکھ کسی کا قول و کردار ... اصحاب کو نقل کیا ہے ... [illegible]

نمبر ۱ — جلد ۴

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ... عہ
والیان ریاست سے ... عہ
مدرسہ و جاگیرداران سے ... عہ
عام خریداروں سے ... عہ
" " ششماہی عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
" " ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے +

امرتسر۔ یوم جمعہ۔ مورخہ یکم شوال ۱۳۲۵ ہجری المقدس مطابق ۸ نومبر ۱۹۰۷ء

سود کی متعلق علماء کرام سے چند سوال

تعلیمیافتہ جماعت میں آجکل مسئلہ سود کی تحقیق عموماً زیر غور ہے۔ لاہور کی انجمن نعمانیہ میں بھی یہ سوال پیش ہوا۔ ہمیں آجتک معلوم نہیں کہ سوالات کیا تھے اور جواب کیا۔ ہاں اتنا بالاجمال معلوم ہوا کہ علماء کے جوابات کو تعلیمیافتہ جماعت نے پسند نہیں کیا نہ اس طریق کو محمود سمجھا جس طریق سے کارروائی ہوئی۔ اس لئے چند ایک سوال بغرض تحقیق لکھکر ہر ایک عالم اسلام سے جو ان سوالات کو دیکھیں خواہ وہ کسی مذہب کے ہوں التماس کی جاتی ہے کہ اپنے علم کے مطابق جواب سے اعزاز بخشیں +

سوالات یہ ہیں :-

(۱) الذین یاکلون الربوٰ کی آیت حرمت ربوٰ [illegible] آیت کو [illegible] [illegible] کیا مراد ہے؟

[illegible]

(۳) کوئی آیت یا صحیح حدیث قرض پر نفع حاصل کرنے کی ممانعت کی آئی ہے؟

(۴) حدیث کل قرض جر نفعا کیسی ہے اور بغیر تعیین قرضدار کچھ زیادہ دے تو جر نفعا کے لفظی مفہوم میں داخل ہے یا نہیں؟

(۵) آیت ربوٰ کے ساتھ ہی لا تظلمون ولا تظلمون [illegible] اس سے کیا مراد ہے؟

(۶) سود کی حرمت کی علت کیا ہے؟ (اگر معلوم ہو)

میری ناقص علم میں ان سوالات کے حل ہونے پر مسئلہ سود حل ہو سکتا ہے [illegible] صاحب کے جوابات آئینگے درج کئے جائینگے اور جو کوئی سوال [illegible] بغرض تحقیق کیا جاویگا۔ [illegible] ہوں بجز بڑی فراخ دلی سے [illegible] جواب [illegible] توقع رکھو کہ مقدم [illegible]

[illegible] ہو +

حضرات شیعہ سے روئے سخن

ہماری احباب ہمیں مختلف جانبوں کی طرف توجہ کرتے ہیں کوئی کہتا ہے کہ دہلی کے مرزا حیرت کی تردید کرو جو کہتا ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی شہادت نہیں ہوئی کوئی کہتا ہے کہ شیعوں کی طرف توجہ کرو جو لیسے ہیں اور ویسے ہیں۔ حقیقت میں یہ انکا کہنا بجا ہے کیونکہ اہلحدیث اسی لئے ہے کہ سب معاندین قرآن و مخالفین حدیث خیرالانام کے جواب دے۔ مگر بات اصل یوں ہے کہ مرزا حیرت کا قصہ تو بہت مختصر ہے انہوں نے ایکدفعہ علماء کو مباحثہ کے لئے دعوت دی تھی اور چند ایک مقام مباحثہ کے لئے تجویز کئے تھے جنمیں سے لاہور کو ہمنے انتخاب کر کے بذریعہ اخبار منظوری لکھ دی تھی کہ لاہور آن کر بحث کرو مگر حیرت صاحب نے کنکرو فانہ کی۔ اس سے بعد انہوں نے اپنا تمام رخ شیعوں کی طرف پھیر لیا۔ اس لئے ان سے کسی بڑی لمبی چوڑی بحث کی ضرورت نہ رہی۔ باقی رہا شیعوں سے روئے سخن۔ سو اسکی وجہ یہ ہے کہ شیعوں کے رسالوں میں ممتاز رسالے اسوقت اصلاح اور شیعہ ہیں جنکی حالت ۔ ار خدا کو معلوم ہے کہ کسقدر قابل اصلاح ہیں۔ ان بیچاروں کو اتنی بھی خبر نہیں کہ مناظرہ اور مباحثہ کس کا نام ہے وہ تو سوائے بیہودہ گالیوں اور بدزبانیوں اور دل آزاریوں کے کچھ جانتے ہی نہیں۔ مثال کے لئے اصلاح کی تحریر "ثبوت یزید" کے متعلق قابل ملاحظہ ہے جسکو وہ محض اہل سنت کا دل دکھانے کے لئے نہایت ہی دلخراش طریق سے بار بار لکھتا ہے کہ یزید سنیوں کا نبی ہے کبھی یزیدی امت لکھتا ہے کبھی کچھ نام رکھتا ہے کبھی کچھ حالانکہ اہلحدیث میں اسکا جواب مفصل دیا گیا اور بتلایا گیا کہ یہ تمہارا محض گلاب اور زور ہے۔ اس لئے ایسے قابل اصلاح کو ہم نے مدت سے اسکے حال پر چھوڑ رکھا ہے۔

دوسرا اسکا بھائی "شیعہ" ہے جسکی مشتے نمونہ خروار کیفیت یہ ہے کہ لکھنؤ کے سنی اخبار انجم کا نام تک صحیح نہیں لکھتا۔ کبھی نجم لکھنو۔ کبھی منحوس کوکب۔ کبھی کچھ کبھی کچھ۔ تازہ نمونہ اس کی شائستگی کا اسکی ایک تحریر ہے جو سوالات مرقومہ مولوی عبدالسلام صاحب مبارکپوری مندرجہ اہلحدیث مورخہ ۲۷ رجب و ۴ شعبان سے کھسیانے ہو کر لکھتا ہے۔ غور سے سنئے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"وہابی راماین" اہلحدیث امرتسر کے اڈیٹر سری مہاراج ثناء اللہ نے اپنی رامائن کی ایک پہیلی اشاعت میں چند سوالات شائع کئے ہیں اور انکا جواب شیعوں سے طلب کیا ہے۔ افسوس ہے کہ کم جگہ ہونے کے سبب سے ہم ناظرین شیعہ کو اس بخاری پرست کے ان الفاظ کو یہاں درج نہیں کر سکتے جو اس نے ائمہ اہل بیت کی شان میں لکھے ہیں اور ان کے لئے اس کی چنداں ضرورت بھی نہیں معلوم ہوتی جس فرقے کے لوگوں نے روضہ رسول پر حملہ کیا ہو اور اس کعبہ ایمان کے ڈھانے کی کوشش کی ہو اس باغی فرقہ اسلام سے جو کچھ نہ ہو کم ہے۔ خدا سمجھے میاں عمر سے کہ انہوں نے رسول کی مخالفت اور اہل بیت نبوت پر حملہ کر کے اور اس خانہ نبوت کو آگ دکھا کے اسطرح کی شقاوتوں کا رستہ کھولدیا اور تا قیام قیامت ایسے لوگوں کے افعال میں شریک اور حصہ دار بن گئے!!" (بابت ستمبر ۱۹۰۷ء)

ناظرین! اس تحریر سے آپ کو یہ بھی معلوم ہوا کہ اڈیٹر صاحب نے ان سوالوں کے جواب کیا دئے۔ تو کیا پھر ایسے صحیح الدماغ مناظروں سے بھی کوئی شخص مناظرہ کر سکتا ہے۔ سچ ہے ؎

دشنام بمذہب کہ عبادت باشد ٭ مذہب معلوم و اہل مذہب معلوم

ہمارے مکرم دوست مولوی عبدالسلام صاحب نے جواب کی توقع پر چند ایک سوال اور بھیجے ہیں جو کسی جگہ درج ہیں لیکن جب انکو معلوم ہو جائیگا۔ کہ شیعہ نے انکو یہ جواب دیا ہے تو بس وہ بول اٹھینگے ؎

قاصد کے آتے آتے خط اور لکھ رکھوں ٭ میں جانتا ہوں جو وہ لکھینگے جواب میں

مگر آج ہم اپنے احباب کے اصرار پر شیعوں سے مناظرہ کی ایک عمدہ طریق پر بنا رکھتے ہیں ؎

نہ پیروی قیس نہ فرہاد کرینگے ٭ ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کرینگے

شیعی اخباروں اور رسالوں کا فرض ہے کہ اس نوٹ کو توجہ سے دیکھیں وہ یہ ہے آپ جانتے ہیں کہ شیعوں سنیوں کا مشترک حصہ اور مستند کتاب صرف قرآن شریف ہی ہے فریقین کی احادیث اور روایات فریقین کے نزدیک صحیح اور معتبر نہیں۔ اسلئے قرین انصاف اور قاعدہ مناظرہ کے مطابق یہ امر ہے کہ ہر فریق مقابل میں اپنے دعوے کو عقلی و نقلی دلیل سے مدلل کر کے فریق مخالف کے سامنے پیش کرے دوسرا فریق بھی اسی قاعدہ سے اسکا جواب دے مگر واضح رہے کہ نقل سے مراد وہی مستند کتاب قرآن مجید ہے اس لئے کہ برہان اور دلیل تو اسکا نام ہے کہ جس پر مستدل کو بھی اطمینان ہو۔ پھر یہ کیا بات ہے کہ شیعہ یا سنی اپنا مدعا ثابت کرنے میں ایسی کتاب سے دلیل پیش کریں جس پر انکا خود اعتماد نہ ہو۔ مثلاً شیعہ صحیح بخاری سے اور سنی کلینی سے کوئی روایت بطور اثبات دعوے کے لائے تو کون نہیں جانتا کہ ان دونوں کو

۱؎ آجتک بھی انکو جگہ نہ ملی؟ (اہلحدیث)

مولانا اسلام ... [illegible] ... شیعوں کے سوالات کا مفصل جواب - ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر

ان دونوں پر بھتا دنہیں۔ تو کیا پھر کوئی اہل علم کہہ سکتا ہے کہ اس قسم کا استدلال سہو نا درہان ہے۔ پس ہمارے مخاطب شیعہ صاحبان کو اگر یہ اصول منظور ہے کہ اپنے دعوےٰ کا عقلی اور مستند مسلم الطرفین نقلی دلیل سے ثبوت دیں اور ہم سے ہمارے دعوےٰ کا ثبوت اسی طرح سے لیں تو ہم ان کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ اس شاہ راہ پر آئیں اور مسلمانوں کو ممنون احسان بنائیں اب انکو اختیار ہے کہ مدعی ہمکو بنائیں یا خود بنیں تو پھر دیکھیں کہ اختلافی مسائل کا تصفیہ کیسے جلدی ہوتا ہے۔

امید ہے رسالہ شیعہ۔ اصلاح۔ اثنا عشری وغیرہ خاص توجہ فرما کر مشکور فرما دیں گے۔

اصلاح ۔۔۔ ۱۶ میں جو ایک مضمون اہلحدیث کے اعتقادات کے متعلق نکلا ہے اسکا جواب آئندہ پرچہ میں دیا جاویگا۔ انشاء اللہ +

سوالات از شیعہ

سوال نمبر ۱۳ - مقدمات ذیل پہلے ملاحظہ ہوں - (مقدمہ اولیٰ) ائمہ شیعہ کا دعوے ہے کہ پورا اور صحیح جو قرآن جیسا نازل ہوا تھا حضرت علی اور ائمہ شیعہ کے سوا کسی دوسرے نے نہیں جمع کیا اور جو شخص ایسا دعوےٰ کرے وہ جھوٹا کذاب ہے۔ چنانچہ اصول کافی کلینی کی یہ حدیث ملاحظہ ہو۔ عن جابر قال سمعت ابا جعفر یقول ما ادعی احد من الناس انہ جمع القرآن کلہ کما انزل الا کذاب وما جمعہ وحفظہ کما انزل اللہ الا علی بن ابی طالب والائمۃ من بعدہ یعنی امام محمد باقر امام جعفر صادق کے باپ کو جابر نے بیان فرماتے سنا کہ جو شخص دعوےٰ کرے کہ اس نے پورا قرآن جیسا نازل کیا گیا تھا جمع کیا تو وہ کذاب ہے کامل قرآن جیسا نازل ہوا تھا بجز علی بن ابی طالب اور انکے بعد کے ائمہ شیعہ کے سوا دوسروں نے نہیں جمع کیا یا یاد کیا انتہیٰ اس مضمون کی حدیثیں اصول کافی کے کتاب الحجہ میں آئی بھی ہیں مگر بخوف طوالت ترک کر دی گئیں +

(مقدمہ ثانیہ) حضرت علی کو اپنے خلافت کے زمانہ میں پوری قوت جیسی چاہئے موجود تھی بالخصوص اپنے اتباع پر بعد خلفائے ثلاثہ جو بے شمار تھے انکو اختیار حاصل تھا۔

(مقدمہ ثالثہ) برابر انکے اتباع کا سلسلہ قائم رہا کبھی منقطع نہیں ہوا۔

(مقدمہ رابع) حضرت علی شجاعت میں بے مثل تھے جسکی نظیر آجتک نہیں پائی گئی در خیبر کو ایک انگلی سے اکھاڑ دیا۔ بیر العلم میں جنوں کو تہ تیغ کیا۔ عبدود کو دم کے دم میں پچھاڑ دیا حضرت عمر و سائر صحابہ کو ایک ڈانٹ میں ڈرا دیا۔ (بقول شیعہ)

(ان) مقدمات مسلمہ شیعہ کے بعد سوال یہ ہے کہ وہ کامل صحیح صحیح غیر محرف قرآن جسکو حضرت علی و ائمہ شیعہ نے جمع کیا تھا اور یاد کیا تھا۔ حضرت علی نے کیوں نہیں رواج دیا اور اس کامل غیر محرف قرآن کی تبلیغ نہ کرنے سے (معاذ اللہ) حسب زعم شیعہ اس وعید کا استحقاق کیوں لیا جنکا آیات ذیل میں ذکر ہے:-

(۱) إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِن بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ ۙ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ (۲) إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ وَيَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۙ أُولَٰئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ (دس ع بقر)

اگر حضرات شیعہ حضرت علی و ائمہ شیعہ کو آیات مذکورہ بالا کے مصداق ہونے سے (جو بوجہ چھپا رکھنے اور نہ تبلیغ کرنے اصلی اور کامل قرآن کے حضرت علی و ائمہ شیعہ پر عائد ہوتا ہے (معاذ اللہ) اور جو مقدمات بالا سے آفتاب کی طرح روشن ہے) بچانے کے لئے یہ دعویٰ کریں کہ حضرت علی و ائمہ شیعہ نے اصلی اور کامل غیر محرف قرآن کی تبلیغ کی تھی تو اس پر **سوال** ہے کہ وہ اصلی قرآن جسکی تبلیغ حضرت علی جیسے شخص نے کی تھی کیا ہوا اگر انکی شیعوں کے پاس تو ضرور ہوگا اب اس وقت کیا ہوا کیا آسمان پر چلا گیا۔ اگر کہا جائے کہ ایک بہت بڑا قصیدہ امام قائم لیکر غائب ہیں جیسا کہ کتب شیعہ و عقائد شیعہ سے معلوم ہوتا ہے جس میں اصلی قرآن اور صحف فاطمی اور کتب جفر و مل و اسماء اعظم ہیں تو اسپر سوال یہ ہے کہ حسب اعتقاد شیعہ جب امام زمان اصلی اور پورا قرآن لیکر چھپے بیٹھے ہیں اور نہ بیچتے نہ لیکر آتے نہ دکھاتے نہ اس کے ملنے کی کوئی صورت ہزار برس سے ہوئی تو وہ مجرم اور مصداق آیات بالا کے ہیں یا نہیں اور شیعہ باوجود اس کے کہ انکے پاس آسمانی کتاب نہیں ہے اہل کتاب و مسلمان کیونکر ہو گئے؟

سوال نمبر ۱۴ - خلفائے راشدین قابل شکریہ ادا کرنے کے ہیں جنہوں نے اپنی ان تھک سعی سے قرآن پاک کو شرق سے غرب تک پھیلا دیا جو آج ہر بوڑھے۔ جوان۔ عورت و مرد کے ہاتھ میں ہے جسکی بدولت آج شیعہ بھی اپنے کو مسلمان کہتے ہیں یا وہ ائمہ شیعہ جو بقول شیعہ زبانی بڑبڑاتے رہے اور کچھ نہ کیا۔ قرآن تک چھپا رکھا اگر خلفائے راشدین نہ ہوتے تو ائمہ شیعہ نے تو مسلمانوں کی لٹیا ڈبو ہی دیا تھا اپنا قرآن تو دکھایا تک نہیں اور دوسرے جامعین قرآن کو کذاب کہدیا۔ کیا ایسے لوگ امام مانے جا سکتے ہیں جنکا کام صرف دھوکا اور فریب ہے کیا جو شخص دعویٰ کرے کہ ہمارے پاس ہی صحیح اور کامل قرآن ہے اور دکھا دے تک نہیں وہ دھوکہ باز اور فریبی نہیں کہا جا سکتا اور وہ اپنی فریب دہی کی سزا کا مستحق عند اللہ نہیں ہے؟

سوال نمبر ۱۵ - چند مقدمات ملحوظ ہوں جو مسلمات شیعہ ہیں:-

(اول) بقول حضرات شیعہ خلفائے ثلاثہ غاصب خلافت اور خلیفہ ناجائز اور ظالم تھے

(دوم) جسقدر جہاد خلیفہ غاصب ظالم کے وقت میں ہوئے یا ہوں سب ناجائز
(سوم) جسقدر غلام لونڈیاں خلیفہ غاصب کے وقت ہیں آئیں سب ناجائز
(چہارم) جن لوگوں نے ان غلام لونڈیوں پر مالکانہ قبضہ اور تصرف کیا یا لونڈیوں سے ہم بستری کی سب ناجائز حرام۔

پس سوال یہ ہے کہ ایران بعہد خلافت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فتح ہوا آپکی لشکر نے آپکے حکم سے فتح کیا۔ کل غنیمت آپ کے حکم سے تقسیم ہوئی لونڈیاں غلام آپ کے حکم کے بموجب تقسیم کی گئیں ان لونڈیوں میں شہربانو بھی آئیں جنکا نام عربوں نے [illegible] حضرت عمر نے امام حسین کو دینے کا حکم دیا۔ پس شہربانو بقول شیعہ ناجائز غاصب ظالم خلیفہ کے وقت میں ناجائز جہاد کے ذریعہ فتح ہو کر آئیں اور غاصب ناجائز ظالم خلیفہ کے حکم کے بموجب حضرت امام حسین کے ہاتھ لگیں پس جو اولاد حضرت شہربانو سے ہوئی وہ بقول شیعہ ناجائز طریقہ کی ہوئی یا نہیں اور اپنی فتح کردہ لونڈی کو حضرت عمر نے جو امام حسین کو دیا اسوجہ سے حضرت امام حسین کی اولاد کے آقا ہوئے نامدار حسن بنجر گولہ ہوئے یا نہیں۔

والملاذت هذه الثلاثة على الرد افضل فبينوا وجل بعدل انشاء الله

الراقم احقر انام عبد السلام مبارکپوری از صادقپور پٹنہ۔

خاندان پھلواری

۳ رمضان کے اہلحدیث میں امرتسر کے جلسہ کا ذکر کیا گیا تھا کہ جناب مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی نے اپنی عادت اور پوزیشن کے خلاف شاہ راہ چھوڑ کر اپنے میزبانوں کی خاطر اختلافی سڑک پر چلنا پسند کیا یعنی اہلحدیثوں کے برخلاف اشارۃ و صراحۃ تقریریں کیں۔ اسپر اُن کے صاحبزادہ حسن میاں نے بگڑ کر ہمیں ایک طولانی خط لکھا ہے جسمیں اکثر واقعات کی تو تکذیب نہیں بلکہ دلائل سے اُن کی تصدیق کی ہے۔ خیر ان معنے سے تو وہ مراسلہ کوئی غیر معمولی نہیں۔ مگر ایک طرح سے وہ مراسلہ عجیب غریب غیر معمولی ہے۔ ہم اُس مراسلہ طویلہ سے صرف دو فقرے اقتباس کرتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں۔

"اگر تم نے ہماری بزرگوں کی توہین کی تو میں بھی حافظ عبد المنان صاحب وزیرآبادی کے لئے آیت مَنْ كَانَ فِي هَذِهِ أَعْمَى فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَى لکھونگا اور تمہارے بزرگوں اور اماموں کی طرف قلم اٹھاؤنگا"

[illegible]

صاحب سے دو سوال کرتے ہیں۔

(۱) یہ کہ یہ مراسلہ آپ نے لکھوایا یا آپ نے دیکھا یا آپکو اسکا کچھ علم ہے؟

(۲) کیا یہ میزان شریعت پر پورا ہو سکتا ہے کہ میں اگر حسن میاں کے بزرگوں کی توہین کروں تو وہ ہمارے بزرگوں اور اماموں کی توہین کریں؟ جو بالکل بے قصور ہیں۔

حسن میاں سے یہ سوال ہیں:۔

(۱) ہمارے بزرگ تو وہی ہیں جو تمہارے بھی بزرگ ہیں حضرت شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب مرحوم دہلوی تک تو تمہارا اور ہمارا سلسلہ ایک ہے پھر وہ کون بزرگ ہیں جنکو بُرا کہوگے؟

(۲) کیا اسی وجہ سے امام بخاری اور مولانا اسمٰعیل شہید کی توہین اہل فقہ میں ہوتی سنتے ہو؟ اور کان بھی نہیں ہلاتے۔

(۳) ایمان سے کہنا دہریوں سے خدا کی توہین اور آریوں سے رسول کی توہین اور اہل فقہ سے امام بخاری اور مولانا شاہ اسمٰعیل شہید کی توہین سنکر بھی اتنا پیچ تم کو کبھی ہوا تھا تو یہ حال ہے کہ امام بخاری کی توہین کرنے والوں کو حضرت مولانا سید محمد کریم صاحب مدظلہ لکھا کرتے ہو۔

(۴) تم تو خاندان صوفیا کے نونہال ہو۔ کیا صوفیا کے اصول موضوعہ "رنج و مرنجان" کا یہی مطلب ہے؟

بہرحال اس مراسلہ سے ہمیں اتنا تو یقین ہو گیا کہ آپ اور آپکے مشیر و مصلحان بحث غصہ کی حالت میں میزان شریعت کا لحاظ نہیں رہتا۔ یہی وجہ ہے کہ اگر بالفرض محال توہین توہیں کروں مگر آپ اور آپکے مشیر آپکو یہ مشورہ دیں کہ تم اماما ن دین اور بزرگان ملت کو بُرا کہنے کی دھمکی دو۔ جنہوں نے تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑا۔ عزیزم! لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَى أَلَّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى۔

واضح رہے کہ یہ بھی آپ کو غلط فہمی ہے کہ ہم نے آپکے بزرگوں کی توہین کی ہے معاذ اللہ آپ کے والد ماجد ہمارے مکرم دوست ہیں اختلاف رائے اور بات ہے بلکہ ہمیں افسوس ہے کہ شاہ صاحب نے ہماری توہین کی کہ خود غرضوں کی باتوں میں پھنسکر نہ ہماری دعوت قبول کی نہ ملاقات کا موقع دیا۔ بلکہ ایسا رویہ اختیار کیا کہ سے عادت عوادی بینا وخطوب کے مصداق بن گئے حالانکہ امرتسر میں سب سے اول آپ کا مخلص اہلحدیث جس زمانہ میں شاہ صاحب سے کوئی واقف بھی نہ تھا میں ہی تھا کہ آپکو تمام شہر میں لئے پھرا تھا جسکا اقرار شاہ صاحب نے خود بھی جلسہ [illegible] میں بھی کیا۔ تو کیا پھر سے قدیان خوصا بافزاء قصہ کے یہی معنے ہیں؟ الی اللہ المشتکیٰ

سے اہلفقہ یکم نومبر کے پرچہ میں صاف لکھا ہے کہ شاہ صاحب [illegible]

ahmadimuslim.de

اہل فقہ کا فتویٰ

اہلحدیث مورخہ ۱۰ رمضان میں النجم لکھنؤ کی عبارت متعلق علم غیب نقل ہو چکی ہے اہل فقہ کے قابل اڈیٹر نے ۱۷ رمضان کے پرچہ میں فتویٰ دیا ہے کہ النجم کا اڈیٹر۔ علماء گنگوہ۔ دیوبند۔ میرٹھ سہارنپور اور مراد آباد وغیرہ (جو مروجہ بدعات اور علم غیب انبیاء و اولیاء سے منکر ہیں) سب کے سب مذہب حنفی سے خارج ہیں۔ گو یہ لوگ حنفی مذہب کے دعویدار ہیں مگر دراصل یہ میاں اسماعیل کے مشن کو پورا کرنے والے ہیں۔

اس عبارت کی صحت یا غلطی سے ہمیں سروکار نہیں البتہ اس پر ہمیں دو سوال پیدا ہوتے ہیں۔

(۱) اہل فقہ اور اس کی کمیٹی کے علماء کو لازم ہے کہ حنفی مذہب کی کوئی جامع مانع تعریف [illegible] معتبر کتب [illegible] میں دکھلانی ہوگی۔

(۲) دوسرا سوال [illegible] مولانا اسماعیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ [illegible] صفحہ ۱۵ پر مولانا مولوی مفتی سید ابو الحسن غلام مصطفےٰ صاحب امرتسری لکھتے ہیں جنہوں نے اپنی ایک مطبوعہ تحریر میں مولانا اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہے کیا یہ اولیاء اللہ کی توہین تو نہیں؟ امید ہے اہل فقہ کے قابل اڈیٹر اپنی کمیٹی کے ہمارے سوال کے معقول جواب دینگے۔

سفر حج

جہاز قربان کمپنی عام ازیں کہ اہل اسلام سے ہوں یا یورپین دورہ خلافی و حرفت میں سب مشاق ہیں۔ ہمارے مسلمان بھائی تو بدنام ہی ہیں کہ غلط اشتہارات جہاز کھولنے کی دیتے ہیں۔ اس وجہ سے یورپین اقوام بھی پاک نہیں۔ ترجس کمپنی کے جہاز پر سوار ہوئے وہ انگریزوں کا ہے۔ سنتے ہیں کہ ایک سو چار جہاز اس کمپنی کے چلتے ہیں ٹکٹ میں زنانہ جہاز کا نام مرقوم ہے حالانکہ ہیں زنی بنگلہ جہاز پر سوار ہوں۔ دوسری یہ کہ ٹکٹ پر تاریخ روانگی جہاز ۲۸ ستمبر ۱۹۰۷ء مرقوم ہے حالانکہ جب یکم اکتوبر کا روز بھی گذر چلا تو یہ گھنٹی ہوئی کہ کل ۲ اکتوبر کو پانچ بجے جہاز زنی بنگلہ بجائے زنانیہ کے کھولیگا۔ حاجیوں کو چاہئے کہ اپنے اپنے اسباب کو خوب مضبوطی سے باندہیں اور رنگین روشنائی سے اپنا نام وغیرہ لکہکر ہماری گاڑیں دس بجے پہونچیں۔ پھر دو پوچھئے عجیب کھلبلی مچی ہر شخص اپنے اسباب کے فکر میں تھا۔ بہت سے جلد باز لوگ سویرے ہی سے بہاری گھوڑی کی طرف روانہ ہوئے ہم لوگ ہماری بھی دس بجے کے بعد روانہ ہوئے وہاں پہونچکر دیکھتے ہیں کہ بیٹھنے کے لئے کوئی مکان نہیں ہر شریف امیر و غریب پردہ نشین عورتیں ہر چہار طرف مکان کے چاروں گرد دہوپ و درختوں کے سائے میں پڑے ہیں۔ ہماری مہربان گورنمنٹ کو مناسب ہے کہ ایک وسیع سائبان اس کے قریب میں ڈلوادے تا لوگوں کو آرام و عافیت ہو ورنہ غیر ملک کا نیا آب وہوا اور اسپر دہوپ میں چلنا اور اسی کے بعد ملاحظہ میں پیش ہونا خطرہ سے خالی نہیں۔ ضرورت حرارت وغیرہ ہو جائیگی جسکی وجہ سے ملاحظہ میں وہ ناقابل روانگی ٹھیرینگے۔ شہر کے روساء اسلامی جوش کو کام میں لائے۔ فٹنوں و بگھیوں پر حاجیوں کی پیشوائی کو آرہے تھے اور پانی کا سبیل جسمیں گلاب عمدہ اور برف کی ڈلیاں پڑی ہوئی تہیں جاری کیا۔ چنانچہ دہی اور بسکٹ و بلیٹ صرف کیلئے موجود تھے جس سے [illegible] رکھا ہوا تھا۔ اللہ پاک ان لوگوں کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

بارہ بجے کے قریب جہاز کے [illegible] و ڈپٹی وغیرہ جنکی تعداد سینکڑوں میں تھی اپنا بوریا بندہنا کاٹھ کا بکس لئے ہوئے آموجود ہوئے۔ اُن کے آنے کے بعد ڈاکٹر صاحب تشریف لائے اور دروازہ کھلا۔ پہلے جہاز کے متعلقین اُس میں داخل کئے گئے چونکہ یہ ایک نئی بات تھی چہار طرف یہ حال کہ دیوار تھی اُس سے عورت و مرد دیکھ رہے تھے کہ کیا ہوتا ہے۔ المختصر کل جہازی صحیح و سالم ثابت ہوئے اور جہاز پر جانے کی اجازت ہوئی۔

معلوم نہیں آدمی کے ساتھ اسباب کیوں دیکھے جاتے ہیں اور کیوں انکا معائنہ ہوتا ہے کیسی دقت سے وہ چیزیں بندھی گئی ہیں اور پھر انکا کھولنا اور باندھنا خالی از مشقت و مصیبت نہیں۔ ایک بجے کے قریب عام آدمیوں کا ملاحظہ شروع ہوا تخمیناً چار سو آدمی اُس میں صف بندی کے ساتھ ایک دفعہ بٹھلائے گئے اور حکم سنایا گیا کہ اپنا اپنا ٹکٹ جہاز کا نقل نامہ اعمال کے داہنے ہاتھ میں لے لو۔

ایک صاحب آئے اور ٹکٹوں کا شمار کرتے چلے گئے بعدہ ایک جانب سے یورپین ڈاکٹر اور دوسری جانب سے ہندوستانی ایک ایک شخص کی نبض و طاعون گلٹیوں کے نکلنے کی جگہوں (گردن۔ بغل۔ ران وغیرہ) جن کے کپڑوں کو کھلوا کر دیکھنے لگے جنہیں کچھ حرارت محسوس ہوتی تھی وہ علیحدہ کرلئے جاتے تھے اور بینچوں پر بٹھلائے جاتے تھے اور تھرمامیٹر لگا کر دیکھے جاتے۔ انہیں سے بعض صف مذکورہ میں کھڑے کئے جاتے اور بقیہ کو باہر جانے کا بذریعہ پولس کے حکم ہوتا جو لوگ پاس ہوتے انکی اسباب پر ایک مہر اور بائیں ہاتھ پر نمبر اور سینہ کے کپڑے پر اور جہاز کے ٹکٹ پر مہر

جعلی اس لئے کہا کہ دراصل وہی رجال صفی ہے۔ (مدیر)

کر گئے باہر جانے کی اجازت ہوتی۔ مجھے بوجہ کثرت کلام کے حرارت تپ کی تھی کھڑا تہا اور روزہ فرض تہا بوجہ امراض و اعراض کی مجلس حدیث شریف۔ دوا ہے کثرت سے پڑھ رہا تہا اور منہ دل سے سب ہی دعا کر رہا تہا۔ قربان جائیے اس مولے کے کہ اسطرح سے مرا ملاحظہ ہوا کہ گویا نہیں ہوا اور مہر کرنیوالوں نے آکر مہر کر دی ہر دفعہ میں وقفہ ڈیڑھ دو گھنٹہ کا لگتا تہا۔ میں بفضلہ تعالیٰ تین بجے کے قریب بسواری فٹن جہاز پر پہونچا۔ یہاں پر جہاز کے افسر آگئے راستہ سے مردوں کا اور دوسرے راستہ سے عورتوں کا ملکوں کا ملاحظہ و شمار کرتے تہے۔ جہاز والوں کا فی الجملہ انتظام عمدہ تہا۔ عورتوں کی راہ سے اگر کوئی مرد جانا چاہتا تو واپس کر دیا جاتا ہے۔ یہ کیفیت سیڑھی پر تہی اگر عورتیں جا چکی ہیں اور سیڑھی پر موجود ہیں یا سیڑھی کے قریب آچکی ہیں ان حالتوں میں مرد روک لیے جاتے تہے۔

مگر سوار کرانیکا انتظام عمدہ نہ تہا جیسے ہوئے ہیں جو جگہ پسند آتی ہے وہاں ٹہیر جاتے۔ اس جہاز میں بارہ سو سے زائد آدمی سوار ہوتے ہیں۔ یہ جہاز نفیس و عمدہ بہت بڑا ہے۔ تاہم سرکاری حکم کے بموجب نو سو چالیس آدمی تقریباً سوار ہیں۔ اس جہاز میں سب سے زیادہ سندہی بعدہ پشاوری و ولایتی ہیں۔ غالباً یہ دونوں دو حصہ ہونگے ایک حصہ میں سورت۔ پٹن۔ بمبئی۔ مدراس۔ رامپور۔ مراد آباد۔ دہلی۔ پرتاب گنج و بارہ بنکی۔ نواب گنج و ضلع پٹنہ و گیا و بنگالہ کملا وغیرہ وغیرہ کے آدمی ہونگے۔ چار پانچ ملک چین کے بہی آدمی ہیں۔ جہاز تیز رفتار ہے متوسط چال گھنٹہ میں ۱۰ میل ہے۔ چونکہ انگریزوں کا جہاز ہے اسوجہ سے عیسائی مذہب کے ملازم جنہیں کرشتان زائد ہیں اور غیر اقوام کے کم۔ بڑی خوبی کی بات یہ ہے کہ ہر آدمی دو دو تین آدمی کی جگہ گھیرے ہوئے ہیں۔ جگہ کی تنگی نہیں۔ میٹھے پانی کی بہی بوقت جنکو ضرورت پانی کی ہو لے آتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس کلاس کی بہی یہی حالت ہے۔ کپتان۔ معلم۔ نائب معلم۔ ڈاکٹر مس ڈاکٹر سب اخلاق کے پتلا ہیں۔ باوجود یوروپین ہونے کے ذرا بہی فاتح و مفتوح کا خیال نہیں۔ ہر شخص سے خوب اچہی طرح گپ شپ کرتے ہیں۔ آٹھ بجے سب ملکر نکلتے ہیں اور ہر شخص سے مزاج پرسی کرتے ہیں جسکی طبیعت بدمزہ ہو اسکو ہسپتال میں لیجاتے ہیں۔ مس ڈاکٹر عورتوں سے پوچھتی جاتی ہیں۔ بعض احباب نے معلم صاحب سے شکایت کی کہ کابلی وغیرہ چھتری پر ہیں حالانکہ انکا ٹکٹ تو تنک کا ہے جگہ کو گھیرے ہوئے ہیں اور ان سے بدن و کپڑوں سے بو آتی ہے جس سے تنگی کو اور مدد ملتی ہے۔ اسی وقت معلم صاحب اٹھے اور اسکا انتظام کیا۔ جہاز ۸ بجے شب پنجشنبہ کو کھولا۔ بمبئی سے عدن بموجب مختلف سفرناموں کے سولہ سو چونسٹھ میل ہے۔ سمندر میں طوفان نہیں ہے۔ معمولی موجیں جیسے ہمارے گنگا میں خفیف ہوا کے وقت ہوتے ہیں موجود ہیں ۲۰ سن کے ساتھ آدمی سے زائد آدمیوں کو دوران سر و قے و متلی ہوتی رہی۔ آج سہ شنبہ سے بفضلہ تعالیٰ مفقود ہے اسی قے و متلی میں بعضوں کو تپ کی خلش ہو گئی۔ انکی تعداد چہ سات کی ہو گی بہت لوگ ہسپتال کی دوا کہاتے ہیں اور بہت لوگ دوسروں سے طالب دوا ہوتے ہیں چنانچہ مجھ سے بہی بہت لوگ خواہشمند ہوئے۔ میں نے بہتوں کو معجون اکسیر بدن دیا۔ جو جذام۔ گنٹھیا۔ فالج۔ تپ لرزہ۔ جنون۔ مرگی۔ آتشک سوزاک وغیرہ جمیع امراض بدن میں درحقیقت اکسیر ثابت ہوا ہے۔ دیا اور رب نے فضل کیا حتیٰ کہ بعضے پیچش والوں کو دیا۔ ایک ہی خوراک میں نفع کیا۔

آج معلم صاحب وغیرہ نے کہا کہ کل دس بجے دن کو جہاز عدن پہونچیگا۔ چہ گھنٹہ ٹہیریگا وہاں سے ڈاکٹر و مس ڈاکٹر جہاز پر آوینگے اور لوگوں کو دیکھ بہال کرینگے۔ اس جہاز کے تیسرے درجہ کا محصول جسکو دیک و تونک کہتے ہیں مبلغ ۸۰ روپیہ ہے اور انٹر کا جسکو چہتری وغیرہ کہتے ہیں مبلغ للعہ اور سیکنڈ کا جس میں کوٹھری اور ہر کوٹھری میں چار آدمیوں کی جگہ فی کس مبلغ ۲۰۰ روپیہ اور فسٹ کلاس کا مبلغ ایک سو ساٹھ۔ فسٹ و سیکنڈ کے لیے اسی کی بغل میں غسلخانہ و پاخانہ بہی ہیں اور انٹر و تھرڈ کے لیے غسلخانہ و پاخانہ و پیشاب خانہ ایک ہی ہے جسمیں متعدد کوٹھریاں غسلخانہ و پاخانہ و پیشاب خانہ کی ہیں۔ باورچیخانہ بہی ان سب کا ایک ہی جگہ ہے۔ تہرڈ کے کوئی سب کو یہ چیزیں مفت ملتی ہیں۔ کہانا اپنے ہاتھ سے پکانا ہوتا ہے۔ اور باورچی بہی دو چار روپیہ جدہ تک کی اجرت پر دو وقتہ پکا کر دیتا ہے۔ بمبئی میں کل چیزیں کہانے پینے کی وافر و بکفایت ملتی ہیں۔ مکانوں سے لانے کی زیر باری بیکار ہے۔ بہتر ہے کہ یہاں خرید لیویں۔ ٹین کے کنستر و اسٹیل بکس جہاز میں پہنچ و بیکار ہو جاتے ہیں۔ بہتر ہے کہ چیز بکو بوٹ سوٹ کیس و پارسل بیگ بوری میں سب چیزیں بہر لیویں اور نقدی کو بکس میں کرکے اپنے ہاتھ میں رکھ لیویں ورنہ جب چیزیں ٹوٹ و پہوٹ کر بیکار و ضائع ہو جاوینگی۔ والسلام۔ یکم رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ

تیل واقعی طاعون کا علاج ہے

مولوی عبدالرحیم صاحب از مقام انبوہ ضلع بیرہبوم (بنگال) تصدیق فرماتے ہیں کہ ہمارے ملک میں چونکہ تیل کا استعمال زیادہ ہے اس لئے طاعون کم ہے بلکہ نہیں ہے۔ ایام سرما میں بدن پر مالش کرنا بہت مفید ہے۔

پشمینہ کا ما
چادر پشمینہ ۔ اس
رنگ بالکل سفید
موسم سرما میں ار
ہیں۔ اوّل درجہ کی گر
سردی کو پاس تک
بیشک شاہانہ لباس
کے لئے زینت ہے۔
عرض ۱۰ گز ۔ قیمت
چارخانہ پشمینہ ۔
گرم ہے۔ اس کے
بہی سردی اثر نہیں
اصحاب کے لئے باعث
رنگ سفید ہے مگر خانہ
رنگ نسواری ہے۔
خوبصورت معلوم ہو
۶ گز عرض ۱۰ گز !
چارخانہ پشمینہ
بہت گرم ہے
سے جاڑے کے
ہیں۔ اسکا بہی رنگ
مگر دہاریں سبز
عمدہ معلوم ہوتا ہے
عرض ۱ گز ۔ قیمت
ہمارا مال چونکہ
اس پوشین کی مال
ہوتا ہے۔ خریدار
محصولڈاک ذمہ
المشتہر
علم الدین منیجر
ایجنسی ۔ کٹرہ

فرقہ سنوسی سے اسلامی خطرہ

یہ مضمون لنڈن کے ایک مشہور رسالہ انیسویں صدی میں ایک فوجی کپتان کیطرف سے نکلا ہے جسکو ہم دکن ریویو سے نقل کرتے ہیں ایسے مضامین پڑھنے سے پہلے ایک پرانا قصہ ذہن نشین رکھنا چاہئے جو ایک بھیڑئیے اور بکری کے بچے کا مشہور ہے کہ بھیڑیا دریا کے اوپر کی جانب تھا اور بکری کا بچہ پانی کی بہاؤ کیطرف بھیڑئیے نے جب دیکھا کہ شکار تو عمدہ ہے مگر چونکہ ولایتی جنٹلمین تھا اسلئے بغیر معقول وجہ کے اُسکا کھانا جائز نہ سمجھا الزام لگایا کہ ارے کمبخت تو نے پانی کو خراب کر دیا بیچارے مظلوم نے کہا صاحب میں تو بہاؤ کی طرف ہوں میری طرف سے آپ کی طرف تو پانی نہیں جا سکتا جنٹلمین بھیڑیا بھنا کر بولا چپ رہو بکومت۔ سال بھر کا عرصہ ہوا تم نے پہلے بھی مجھ کو گالی دی تھی بچہ بولا حضور میری تو عمر ہی چھ مہینے کی ہے۔ بھیڑئیے نے کہا کیوں بکتا ہے تم نے نہیں تمہارے باپ نے دی ہوگی تمہارا سارا خاندان ہی ایسا گستاخ ہے۔ آخر بکری کے بچے نے عرض کیا حضور کھانا ہے تو یونہی کھا لیجئے ایسی بہانہ جوئی سے کیا فائدہ۔

یہی حال ہمارے یورپین بھیڑیوں کا ہے کہ جونہی قدرت کسی قوم کو آزادی سے گذارتے دیکھا تو انکی رال ٹپکی کہ ہم تمام دنیا کے حقیقی مالک تو ہم ہیں پھر یہ کیوں بے مالک بیٹھک رہی ہے مگر تعلیم کا تقاضا ہے کہ بے دلیل کوئی کام نہ کیا جائے۔ پس اس دلی خواہش کے جاری کرنے کو یہ بہانہ نہایت عمدہ بنایا جاتا ہے کہ فلاں قوم بہت ترقی کر رہی ہے اُس سے خطرہ ہے کہ دنیا کی امن میں خرابی پیدا کریگی اس لئے امن کے ٹھیکہ داروں کو چاہئے کہ ابھی سے اس خطرہ کو روکیں۔ لیکن دانا جانتے ہیں کہ یہ سب بہانے انہی بھیڑئیے کی طرح ہیں جسکا قصہ اوپر ذکر ہوا۔ پس ناظرین اس مختصر سی تمہید کو یاد رکھکر اصل مضمون سنیں۔ کپتان صاحب لکھتے ہیں:۔ (اڈیٹر)

یہ جاننا محال کہ اہل یورپ کو اس جماعت کے حالات سے بہت کم واقفیت حاصل ہے یہاں تک کہ عوام کو یہ بھی معلوم نہیں کہ لفظ سنوسیہ بھی کوئی معنی رکھتا ہے لیکن جن [illegible] اُن کے نزدیک اس لفظ کا مفہوم وحشت خیز و ہیبت ناک [illegible] اُن سے ثابت ہوتا ہے [illegible] یورپ کے جانی دشمن [illegible]

ہیں اس لئے گمان غالب ہی نہیں بلکہ یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ آگے چلکر اگر ان لوگوں نے افریقہ کی سرزمین سے اقوام صحیح اللون کا کلی استیصال نہ بھی کر دیا تاہم اسمیں تو شک نہیں کہ وہ اہل یورپ کے لئے بہت بڑے خطرہ اور تشویش کا باعث ثابت ہونیوالے ہیں اور یہ وہ واقعہ ہے جس کی پیشین گوئی ڈاکٹر کارل پیٹرس جیسے ہمہ دان شخص نے کی ہے جو افریقہ کی پولیٹکل حالت کے ماہر ہیں۔

اس وقت افریقہ کے ایک سرے سے دوسرے تک نہ صرف اسلامی ممالک بلکہ دوسری دیسی اقوام میں بھی اہل یورپ کے خلاف عام طور پر ناراضی پھیلی ہوئی ہے۔ سومالی لینڈ کی مہم۔ مصر کی شورش۔ زولو قوم کا بلوہ۔ جنوبی و مغربی اور مشرقی جرمن افریقہ میں دیسیوں کا فساد۔ مغربی ساحل پر متعدد بغاوتیں۔ مشرقی ساحل پر اہل نانڈیو کے خلاف معرکہ آرائی۔ یہ تمام واقعات موجودہ تاریخ کے جاننے والوں کے پیش نظر ہونگے اور اگرچہ اس میں شک نہیں کہ یہ واقعات چنداں اہم نہ تھے لیکن ان سے اتنا تو پتہ چلتا ہے کہ ہوا کا رخ کدھر کو ہے۔ مراکو کا جھگڑا الگ چھڑا ہوا ہے شمالی افریقہ میں فرانس کو الگ مشکلات پیش آ رہی ہیں جنوب کی طرف حبشستان میں بے چینی کے آثار الگ نظر آ رہے ہیں۔ بظاہر یہ سوال پیدا ہوگا کہ پان اسلامزم کو حبشی تحریک سے کیا تعلق اور سومالی لینڈ کے دیوانہ ملا کے قبائل نے البہانہ دادوفی کو زولولینڈ کے سردار دینیزولو کی رعایا سے کیا نسبت اور یہ بھی کہا جائیگا کہ کجا ناجیریا کجا نانڈی۔ دونوں میں بعد المشرقین حائل ہے۔ لیکن حقیقت شناس نگاہوں سے مخفی نہیں کہ یہ جوش و خروش جو رہ رہ کر کبھی شمال کبھی جنوب کبھی مشرق کبھی مغرب میں ظاہر ہو رہا ہے ناراضی اور نفرت کی اُس زبردست روکی خارجی علامت ہے جو اس وقت کل براعظم افریقہ پر بہہ رہی ہے۔ یہی سے اثر پذیر ہو کر دیسی اقوام ہر اس بات کا جھگڑا اور ہر ایک خفیف مقامی شکایت کا فوجداری استغاثہ بنانے کو تیار ہو جاتے ہیں جس سے انہیں اپنے گورے حاکموں کی سطوت و اقتدار کی نفی کرنے کا موقعہ ہاتھ آئے۔ ایسی حالت میں یہ بات بآسانی سمجھ میں آسکے گی کہ اگر کوئی طاقت مشترک ان اجزائے پریشان کی شیرازہ بند ہو تو کتنی بڑی زبردست قوت پیدا ہو سکتی ہے یہی وہ مقصد ہے جس کی تکمیل فرقہ سنوسیہ کرنا چاہتا ہے یعنی اُس کی نخالفت یہ ہے کہ مسلمانان افریقہ میں عام آتش فساد مشتعل کر کے سر ظلمات میں ایک ایسا شعلہ بلند کیا جائے جس کی لپٹ تمام افریقہ کو کرۂ نار بنا دے۔ متخالف بلکہ متضاد اقوام میں کسی مشترک شکایت یا وجہ ناراضی سے اتحاد کی جو صورت پیدا ہو سکتی ہے اور جو ہمہ گیر اور ہیبت ناک نتائج اس اتحاد سے مترتب ہو سکتے ہیں اُس کا ہوشمند ثبوت ہندوستان کے مفسدہ ۱۸۵۷ء کا واقعہ بہترین ایک

ahmadimuslim.de

سبق آموز نظیر کے ہیں۔

فرقہ سنوسیہ کے حالات کے متعلق سب سے زیادہ مفصل و صحیح اطلاع اگر مطلوب ہو تو غالباً قاہرہ میں مصری فوج کے محکمہ سراغ رسانی اور شمالی افریقہ میں فرانسیسی محکمہ جاسوسی کی رپورٹوں سے مل سکیگی۔ کل شمالی افریقہ سنوسیوں سے بھرا پڑا ہے اور اس فرقہ کے ایجنٹ دنیا کے تقریباً ہر اسلامی ملک میں اپنے مقاصد کی اشاعت کر رہے ہیں۔ ٹرکی۔ ایشیا۔ سومالی لینڈ۔ مصر۔ سوڈان۔ اور مشرقی و مغربی وسطی افریقہ پر اُن علاقوں میں جہاں برطانوی یا دوسری یورپین نوآبادیاں ہیں یا ان پر ان دول کی سیاسی نگرانی ہے اسلامی تحریک بڑے جوش و مستعدی کے ساتھ پھیلائی جا رہی ہے۔ بخصوصاً جنگجو اقوام اور دیسی افواج کے ماہرفن سپاہیوں کو عیسائی مذہب سے نفرت دلاتے اور اُن جہاد اکبر کی تیاریاں کرنے میں جو ہونے والا ہے خاص طور سے کوششیں کیجا رہی ہیں۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ جہاد کب ہوگا۔ اور یہی عدم تعیین زمانی ارباب فکر کے لئے سب سے زیادہ پریشان کن واقعہ ہے۔

مسلمان جنگجو اقوام میں مذہبی جوش پیدا کرنا اور انہیں اپنے دین کی حمایت میں نیام سے تلوار کھینچنے پر فوراً آمادہ کر لینا نہایت ہی آسان بات ہے۔ لیکن جس جہاد کی تیاریاں عیسائیت کے خلاف کی جا رہی ہیں اس کی سب سے زیادہ خوفناک اور بے چین کر دینے والی علامت یہ ہے کہ شیخ سنوسی کے ایجنٹ اپنے ساتھ یہ پیغام بھی لئے پھرتے ہیں کہ اے مسلمانو! صبر کرو۔ ابھی جہاد کا وقت نہیں آیا۔ چندے اور انتظار کرو اور جب وقت آجائے تو ملکر ایک ساتھ دھاوا کر دو اور دشمنوں کا ایسا قلع قمع کرو کہ ایک جیتا نہ بچے۔

جب یہ خیال کیا جاتا ہے کہ فرقہ سنوسیہ کی بنیاد ۱۸۳۵ء میں پڑی اور اس نے اس قلیل عرصہ میں حیرت انگیز ترقی کی اور باوجودیکہ برطانوی مقبوضات میں سالہا سال سے اس کے مقاصد و غایات کی اشاعت ہو رہی ہے پھر بھی اس فرقہ کے حالات کے متعلق کوئی اطلاع ایسی نہیں ہم پہونچ سکی جس پر وثوق کے ساتھ یقین کیا جا سکے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ اس تحریک کے بانی مبانی اور اس کل کے چلانے والے ہیں اُن کی عقل و تمیز اور قوت انتظامیہ حد اوسط سے بہت بڑھی ہوئی ہے۔ بظاہر یہ امر ناممکن معلوم ہوتا ہے کہ ایک ایسی مہتم بالشان اور نتیجہ خیز تحریک جس کے محرک غیر مہذب و ناشائستہ افریقی ہوں مسلسل کئی سال سے بڑے بڑے تجربہ کار یورپین افسروں اور دقیقہ شناس مدبروں کی آنکھوں کے سامنے جاری ہو اور اس کے متعلق ایک بھی صحیح خبر معلوم نہ ہو سکی۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہے ایسا ہی۔

قبل ازیں کہ اس مسئلہ پر کچھ اور لکھا جاوے غیر موزون نہ ہوگا کہ فرقہ سنوسیہ کے متعلق جو حالات عام طور سے معلوم ہیں اُن کا خلاصہ درج ذیل کیا جائے۔

اس فرقہ کی بنا ۱۸۳۵ء میں سیدی محمد بن علی السنوسیہ عرف شیخ سنوسی نے ڈالی شیخ سنوسی ایک الجزایری عرب تہا جو مستغانم میں جو ٹرکی سرحد پر واقع ہے پیدا ہوا چونکہ خاندان سادات سے ہونے کے علاوہ وہ صاحب زہد و اتقا تہا لہذا فیض میں جہاں اُس نے قبل اول اقامت اختیار کی تہی اس کے تقدس اور بزرگی کا شہرہ ہوا یہاں سے وہ مکہ گیا اور وعظ شروع کیا۔ بہت جلد مریدان باصفا کا ایک بہت بڑا حلقہ اُس کے گرد قائم ہو گیا جس نے اُسے یہاں تک محسود اقران بنایا کہ اُسے مجبوراً راہ فرار اختیار کر کے مصر جانا پڑا۔ اسکندریہ پہونچکر اُس نے ایک زاویہ یعنی خانقاہ قائم کی لیکن چونکہ قاہرہ کے شیخ الاسلام نے اُس کی تکفیر کی لہذا اُسے جان بچانے کے لئے یہاں سے بھی ہجرت کرنی پڑی۔

اس مرتبہ وہ صحرائے لبیا کو قطع کرتا ہوا جبل الاخضر کی طرف گیا جو بنغازی کے قریب شمالی ساحل پر واقع ہے۔ یہاں بھی اُس نے ایک زاویہ قائم کیا اور تہوڑے ہی عرصہ میں اُس کے بہت سے مرید ہو گئے۔ اپنی عمر کا باقی حصہ اُس نے پند و تلقین میں یہیں گذارا اور فرقہ سنوسیہ کی بنیاد محکم قائم کر کے ۱۸۵۹ء یا ۱۸۶۰ء میں انتقال کر گیا۔ اُسکا بیٹا محمد اُس کا جانشین ہوا۔

شیخ سنوسی نے جن اصول کی تلقین کی اور جو ابھی تک اُس کے مریدوں کے معتقدات اور مقاصد میں داخل ہیں حسب ذیل ہیں۔

اولاً۔ مذہب اسلام کو اُن خرابیوں سے پاک کیا جائے جو مرور زمانہ کے باعث اس میں پیدا ہو گئی ہیں۔

ثانیاً۔ دنیائے اسلام کو ایک سرگروہ یا پیشوا کی ماتحتی میں لاکر اس پاکیزگی اور

له دوسرے ممالک اسلامیہ کا حال تو کپتان ولسن صاحب جانیں یا انکا خامہ واقعہ آفرین لیکن ہندوستان کے متعلق وثوق کے ساتھ اتنا ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہاں اس قسم کا کوئی ایجنٹ موجود نہیں ہے اور اگر ہو تو کار پردازان فارن آفس شملہ کی بیخبری پر آفرین ہے (نقاش)

ے معلوم ہوتا ہے کہ یا تو ایران افغانستان۔ جزائر ہند چینی اور چین اسلامی ممالک نہیں ہیں اور یا کپتان ولسن کو اس بات کی ضرورت ہے کہ فن جغرافیہ کے متعلق اپنی معلومات تازہ کریں (نقاش)

لے یا تو اس فرقہ کے صحیح و مفصل حالات قاہرہ و شمالی افریقہ کے محکمہ جاسوسی کی پورٹوں میں بھرے پڑے تھے اور یا دفعتہً پردہ خفا میں مستور ہو گئے۔ کپتان ولسن کو اپنے حافظہ کا علاج کرانا چاہئے۔ (نقاش)

ahmadimuslim.de

راستی کو زندہ کیا جائے جو قرون اولیٰ کی خصوصیات سے تھی۔

ثالثاً۔ تمام اسلامی ممالک خصوصاً ممالک واقع افریقہ کو کفار کی حکومت سے آزاد کیا جائے۔ اور اس غرض کے پورا کرنے کے لئے ہر کافر کو اپنا جانی دشمن سمجھا جائے۔

یہ آخری مقصد یعنی ممالک اسلام کو حکومت کفار سے آزاد کرنا فرقہ سنوسیہ کے پیروؤں کی غایت تمنا پایا جاتا ہے اور ان کا خیال ہے کہ اس کی تکمیل کے بغیر باقی مقاصد کا بر آنا محال ہے۔ اس مقصد کی تکمیل بذریعہ ایک عالمگیر جہاد کے ہوگی جس کے بعد اسلام ایک پیشوا (غالباً سنوسیوں کے شیخ وقت) کے جھنڈے تلے آجائیگا اور مفاسد و مظالم سے معرا ہو کر اپنی اصلی دینی پاکیزگی اور صفائی کی شان میں ظاہر ہوگا۔

مختصراً یہ ہیں وہ مقاصد جن کے لئے فرقہ سنوسیہ کے ہر پیرو نے اپنی زندگی وقف کر رکھی ہے اور جو آن تھک استقلال بے مثل جرأت اور فدائیانہ جان بازی کے ساتھ ہر وقت کار لائے جا رہے ہیں۔

تحقیقی شیخ سنوسی ثانی کی نسبت اس کے باپنے بستر مرگ پر یہ بشارت دی کہ یہی وہ ہستی منتظر یا مہدی موعود ہے جس کے متعلق جناب رسالتماب صلعم پیشگوئی فرما چکے ہیں۔ وہ پیشگوئی یہ ہے کہ ایک بڑا مہدی دنیا کے خاتمہ کے قریب پیدا ہوگا جو گویا خود بروز رسول ہوگا اور اس کی سرکردگی میں کل روئے زمین کے انسان دائرہ اسلام میں آجائیں گے۔

متعدد واقعات ایسے تھے جن سے مرنے والے شیخ کا بیان قرین قیاس ثابت ہوا کیونکہ رسول عرب نے مہدی موعود کی جو نشانیاں بتائی تھیں وہ سب اس بیان کے مطابق تھیں۔ چنانچہ نوجوان شیخ کے باپ کا نام محمد[1] تھا اور ماں کا نام فاطمہ۔ اس کا سلسلہ نسب براہ راست رسول عرب سے ملتا تھا۔ اس نے سالہا سال رہبانوں کیطرح عزلت گزینی کی تھی۔ اس کی ناک ستوان تھی۔ اس کی پیشانی فراخ و کشادہ تھی۔ اس کے دانتوں میں ... کی شکل کا روزن موجود تھا۔ اس کے دونوں شانوں کے درمیان ایک نیلی رنگ کا مسہ تھا جو مقبولان بارگاہ ایزدی کا نشان[2] ہے۔

غرض جب محمد جماعت سنوسیہ کا سردار ہوا تو اس کے باپ کی بشارت اور یہ تمام نشانیاں اس کے بہت کچھ کام آئیں۔ وہ خود بھی جیسا کہ آگے چل کر ثابت ہوا غیر معمولی دل و دماغ کا آدمی تھا اور اپنی غایات و مقاصد کی تکمیل و اشاعت کا کوئی موقعہ اس نے کبھی ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ جماعت سنوسیہ کی سرداری اسے ایسے وقت پر ملی تھی جب کہ تمام حالتیں اس کے حسب مراد تھیں۔ اس نے ہر ہر موقعہ سے فائدہ اٹھایا اور تھوڑی ہی عرصہ میں اس کا اثر و رسوخ بہت کچھ ترقی کر گیا۔

اس کی زیر کانہ سرکردگی میں جماعت سنوسیہ دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرتی رہی اس ترقی کی رفتار اس کی زندگی میں دم بھر کو بھی نہ رکی اور جب اسکا آخری وقت آیا تو سنوسیہ تحریک اثر اور طاقت کے اس درجہ تک پہونچ چکی تھی جو اس سے پیشتر اسے حاصل نہ ہوا تھا۔ محمد کی شخصیت میں حیرت انگیز اثر مضمر تھا۔ اعلیٰ درجہ کی دماغی قابلیت قوت ادراک۔ مآل اندیشی اور غازیانہ حرارت مذہبی کے علاوہ اس کی انتظامی قابلیت بھی نہایت اعلیٰ درجہ کی تھی حالانکہ یہ ایسے اوصاف ہیں جو عام طور سے عربوں میں جمع نہیں ہو سکتے۔ اور جب یہ دیکھا جاتا ہے کہ محمد ایک افریقی عرب تھا جسے یورپ کے معیار تعلیم کے لحاظ سے جاہل مطلق کہنا پڑتا ہے تو ہمیں یہ اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ وہ ایک نہایت ہی سربرآوردہ اور نمایاں قابلیت کا شخص تھا۔

باقیدارد

جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی

کے نزاع کے متعلق اہلحدیث ۱۰ رمضان المبارک میں مراسلات شائع کئے گئے ہیں انکی بابت مولوی صاحب موصوف کی ایک تحریر آئی ہے جس میں مطلب کی بات صرف اتنی ہے کہ مولویصاحب ممدوح خط و کتابت منصفان کو لیے معتمد میاں فیروز الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر کو تجویز کرتے ہیں جو مجھے بھی منظور ہے مگر پہلا معاہدہ فسخ بتلاتے ہیں اور دوسرے معاہدہ کی بموجب شرط زائد کرنیکا حق ثابت کرتے ہیں میرے نزدیک جیسا کہ کاغذات شائع شدہ سے معلوم ہو سکتا ہے مولویصاحب کا یہ فرمانا صحیح نہیں پس بہتر یہی کہ اس نزاع کا فیصلہ معتمد صاحب ہی سے کرایا جائے۔ معتمد صاحب یعنی میاں فیروز الدین صاحب تعلیم یافتہ آنریری مجسٹریٹ ہیں اور یہ ایک معاہدہ کے متعلق نزاع ہے کوئی شرعی امر نہیں کہ اسکا سمجھنا علماء ہی کا کام ہو اس لئے مولویصاحب بھی غالباً میاں فیروز الدین صاحب کو اس فیصلہ کے لئے پسند فرما دینگے۔ اس کے بعد اصل نزاع (متعلقہ تفسیر وغیرہ) کا فیصلہ اصل منصفوں سے کرایا جائے امید ہے اس تجویز کو ہر ایک منصف

[1] اسی سے ثابت ہوا کہ یا تو نامہ نگار غلط کہتا ہے یا شیخ سنوسی مدعی کاذب ہے کیونکہ حدیث میں مہدی کا نام محمد اور اس کے باپ کا نام عبداللہ آیا ہے (اہلحدیث)

[2] یہ بھی محض غلط ہے۔ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

سوال نمبر ۱ - مومن کا ایمان اس کے اعمال صالحہ و افعال سیئہ کے باعث بڑھتا گھٹتا ہے یا نہیں؟ حنفیہ کا قول ہے کہ ایمان بڑھتا و گھٹتا نہیں، ایک ہی حال پر رہتا ہے۔ حنفیہ کا یہ قول قابل قبول ہے یا نہیں؟ (عبدالمجید از دکن)

جواب نمبر ۱ - ایمان کا کم یا زیادہ ہونا قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ زادتہم ایمانا وغیرہ۔ جو لوگ اس کمی زیادتی سے منکر ہیں ان کی نزاع محض لفظی ہے۔ اس کی مفصل تحقیق اہلحدیث مورخہ ۲۳ نومبر ۱۹۱۳ء میں ہو چکی ہے۔

سوال نمبر دوم - کفار اہل کتاب و غیر اہل کتاب کی دعوت و ضیافت قبول کرنی اور ان کے گھر کھانا کھانا اہل اسلام کو شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

جواب نمبر دوم - یہودیوں کی دعوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں قبول فرمائی تھی اس لئے جائز ہے۔

سوال نمبر سوم - نوکری نصاریٰ و جمیع کفرہ کی اختیار کرنی مسلمانوں کو مباح ہے یا نہیں۔ اگر حرام ہے تو سبھی نوکریاں یا ان میں سے بعض جائز و بعض حرام؟ (ایضاً)

جواب نمبر سوم - جو کام شرعاً منع ہو جیسے بت سازی، صلیب سازی، شراب سازی وغیرہ ایسے کاموں پر نوکری جائز نہیں اور جو کام شرعاً جائز ہیں ان میں جائز ہے۔ حضرت علی نے ایک یہودی کا چرسہ کھینچ کر اجرت لی تھی۔

سوال نمبر ۴ - علم دینی حاصل کرنے کے بعد یا علم دینی کے ساتھ ہی ساتھ دنیوی کاروائی کی غرض سے دیگر علوم مختلفہ تاریخ، جغرافیہ، ریاضی و منطق وغیرہ سیکھنا اور علیٰ ہذا القیاس زبان ہائے انگریزی و ہندی وغیرہ کا سیکھنا شرعاً جائز ہے یا حرام؟ بعض حضرات ان علوم اور زبانوں کی حرمت پر اس شعر کو دلیل لاتے ہیں۔

علم دین است فقہ تفسیر و حدیث ✦ ہر کہ خواند غیر ازیں گردد خبیث

اس شعر پر عمل کرنا چاہیے یا نہیں؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۴ - علوم دنیاوی کا سیکھنا جائز ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو یہودیوں سے خط و کتابت کرنے کے لئے عبرانی سیکھنے کا حکم فرمایا تھا۔ اور شعر مذکور کے معنے ہیں کہ جو کوئی دینی علوم جان کر سوائے ان منقول علوم کے پڑھتا ہے یعنی اسکے سوا کسی اور علم سے دینی ہدایت حاصل کرنے کو پڑھتا ہے وہ برا ہے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو کوئی قرآن شریف چھوڑ کر اور کسی کتاب سے ہدایت چاہیگا وہ گمراہ ہوگا۔

سوال نمبر ۵ - استعمال ادویہ انگریزیہ کا شرعاً کیا حکم ہے کہ ان کی اکثر اجزائے عرقی شراب و دیگر اشیائے حرام سے مرکب ہوتی ہیں اور جہاں پر کوئی طبیب بجز ڈاکٹر انگریزی کے میسر نہ آتا ہو تو اس صورت میں کیا کرنا چاہیے؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۵ - انگریزی دواؤں کو حل کرنے میں ایک قسم کی شراب ڈالتے ہیں مگر وہ پینے کے لائق نہیں ہوتی بلکہ خاص ادویہ کو حل کرنے میں کام آتی ہے اس لئے ادویہ انگریزی پر حرمت کا حکم نہیں ہوگا جبتک کہ نشہ آور نہ ہوں۔ ہاں جس دوائی کے ساتھ حرام چیز مرکب ہو وہ نہ کھانی چاہیے۔

سوال نمبر ۶ - نکاحوں میں مہر زیادہ باندھنے چاہئیں یا کم۔ اس کی حد کہاں تک ہے اور جناب رسالتمآب کی بنات طاہرات کے مہر کسقدر باندھے گئے تھے؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۶ - حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس نکاح میں مہر کم ہو وہ بابرکت ہے آنحضرت کی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مہر پانسو درہم تھا جو تخمیناً ایک سو تیس روپیہ کے برابر ہے۔

سوال نمبر ۷ - مسلمان کو کسی مرد صالح و متقی سے بیعت ہونا امر ضروری ہے یا نہیں؟ بعض حضرات اس کو بمنزلہ فرض و واجب کے جانتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ جو مسلمان دنیا میں بے پیر رہکر گذر گیا اس کو عرصات حشر میں کہیں سایہ نہ ملیگا۔ یہ قول کیسا ہے؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۷ - بعد قبول کرنے اسلام کے کسی امتی شخص کی بیعت فرض و واجب نہیں خدا تعالیٰ فرماتا ہے اتَّبِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ یعنی اللہ کی اتاری ہوئی کتاب کی پیروی کرو اور اس کے کسی مصنوعی ولی اور متولی کی پیروی نہ کرو۔ ہاں اگر کوئی نیک بخت صالح متبع سنت ہو جس کی صحبت میں رہنے سے دینی ترقی حاصل ہو تو اس کی صحبت میں رہنے کی نیت سے بیعت کرلے تو امر مستحب ہے مگر یہ بیعت جو آجکل پیری مریدی کی علامت بنائی گئی ہے یا ایسی بیعت جس میں ہاتھ پر ہاتھ دینے کے سوا اور کوئی مرید کا تعلق نہیں نہ مصاحبت ہے یہ سب فضول اور غیر ثابت ہیں۔

سوال نمبر ۸ - فرضی مزارات اور مصنوعی قبروں جن میں کسی کی لاش مدفون نہ ہو صرف خالی ظاہر ہوں کی زیارت کرنی گناہ ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۸ - منع ہے حدیث میں آیا ہے جو کوئی کسی ایسی قبر کی زیارت کرے جس میں مردہ نہ ہو اس پر لعنت ہے۔

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

ناظرین کو عید الفطر مبارک

لاہور سے چند میل کے فاصلہ پر ملتان لائن پر ریلوے کا تصادم سخت ہونے سے کئی ایک جانوں کا نقصان ہوا۔

امرتسر میں اہل حدیثوں نے استسقا کیا۔ خداوند تعالیٰ بندوں کے حال پر مہربانی کرے۔ جو آلا پور ہردوار میں سوامی درشنانند جی کے اہتمام سے ایک جلسہ مباحثہ کا ہونیوالا ہے مگر ۹ نومبر کو رمضان کیوجہ سے مسلمان نہ جاسکینگے اسلئے مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب نے ایک مضمون متضمن توحید بھیجا جس کے سنانے کا وعدہ سوامی درشنانند نے کیا ہے۔ (نائب ایڈیٹر)

اہلحدیث کانفرنس کے عام جلسہ کے لئے دیناجپور (بنگال) میں تحریک ہورہی ہے جو خدا کو منظور ہے ہوگا۔ مصر میں پہلا روزہ منگل کو ہوا ہے۔

ضلع امرتسر میں ۱۰ اکتوبر کو موضع ٹھٹھیاں میں گلاب سنگھ زمیندار کی بکری نے چھ بچے دئے جو سب نر تھے۔ یہ بچے قد میں بہت چھوٹے ہیں مگر اور ساری باتیں ان میں مثل عام بکریوں کے بچوں کے ہیں اور زندگی کے آثار پائے جاتے ہیں۔

گونڈل کے مسلمانوں نے جوا کھیلنے والوں پر پہلی دفعہ پانچ روپیہ اور دوسری دفعہ دس روپیہ جرمانہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور مسلمان عورتوں کو سرعام راستہ پر دودھ فروخت کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔

دہوراجی کے مسلمانوں نے ناٹک دیکھنے والے مسلمانوں پر پچیس روپیہ جرمانہ کرنے کا پنچائتی فیصلہ کیا ہے۔ اس نیک نیتی کی برکت ہے کہ آج وہاں کے مسلمان خوشحال و بارونق ہیں۔ حسن خدمات کے صلہ میں گورنمنٹ نے مسٹر وار برٹن کو جو فن سراغرسانی میں خاص شہرت رکھتے ہیں اور آجکل ریاست پٹیالہ میں انسپکٹر جنرل پولیس کے عہدہ پر مامور ہیں تھانہ منگتانوالہ ضلع لاہور میں ۳۸ مربعے زمین عطا کی ہے۔ اس میں واربرٹن نامی ایک گاؤں آباد کیا جائیگا اور اسی نام کا ایک ریلوے سٹیشن وہاں سے پانچ سو گز کے فاصلہ پر قائم کیا جائیگا۔

حضور امیر کابل پنجاب کی عظیم الشان انہار آب پاشی دیکھنے کو پھر آنیوالے ہیں۔ ایک اور ... کام ... متعلق افغانستان ...

پھوٹ پڑا۔ ایک درجن سے زیادہ مرچکے ہیں۔ (مرزا صاحب قادیانی کرامت ہوگی)

گورکھپور علاقہ تھانہ دیوریا میں دس بارہ آدمی کنسٹبل پولیس بنے اور ایک شخص سب انسپکٹر پولیس بنا اور یہ سب ایک خوشحال شخص کے مکان پر پہنچے۔ اس سب انسپکٹر مصنوعی نے کہا کہ تمہارے ہاں چوری کا مال آیا ہے ہم تلاشی لینگے وہ شخص بیچارہ پولیس کا خوف کہا گیا۔ ان سے تلاشی میں مزاحم نہ ہوا۔ ان مصنوعی اہلکاران پولیس نے تلاشی کی۔ زیور اور کچھ نقدی چوری کے شبہ میں رکھے اور کہا کہ کل گورکھپور میں حاضر ہو۔ یہ مال وہیں بعد شناخت دیا جاویگا۔ غیرہ وہ شخص تھانہ پر پہونچا وہاں معلوم ہوا کہ مصنوعی پولیس تھی۔ اب اسکی تحقیقات ہورہی ہے۔ علاقہ قصور کے گردو نواح میں ایک اور گروہ ڈاکہ کا تیار ہوگیا ہے جسمیں کپور سنگھ ونظام وغیرہ بھی شریک ہوگئے ہیں۔ پچھلے ہفتہ میں کئی وارداتیں اس گروہ نے کی ہیں۔ سنا گیا ہے کہ ان کے پاس پستول وغیرہ ہتھیار بھی موجود ہیں جس سے یہ گروہ نہایت دلیری سے کام کرتا ہے۔

مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی مقتدائے فرقہ اہل قرآن چند روز سے بیمار تھے لاہور کو خیرباد کہکر شیخ اسمعیل خاں چکڑالوی ... ہوکر ... تھے

نعت بے بہا

شمائل نبوی اور آنحضرت صلعم کا نامہ مبارک اور دعائے دفع طاعون مع اسناد

آنحضرت صلعم کے اخلاق وعادات بہت خوشخط ۲۲×۲۹ کاغذ پر نہایت عمدگی کے ساتھ چھاپ گئے ہیں۔ ... دو ترجمہ ہیں خاص وعام ... اپنے گھروں میں رکھینگے تو طاعون سے ضرور محفوظ رہینگے انشاء اللہ تعالیٰ کیونکہ ساتھ ہی دعائے دفع طاعون مع اسناد اور دست مبارک کا لکھا ہوا ایک نامہ ... جو آپ نے ملک بحرین منذر ابن ساوی کو نام ترغیب اسلام کیلئے بھیجا تھا چنانچہ وہ مسلمان ہوگیا اور منذر ابن ساوی کی نامہ مبارک کا جو جواب دیا تھا وہ بھی ہمراہ کتاب چسپاں ہے یہ لمبی کوشش اور بڑے ذریعوں کو دستیاب ہوا ہے اصل نامہ شریف ایک فرانسیسی سیاح نے امیر المومنین سلطان عبدالحمید خان خلد اللہ ملکہ کو تحفہ دیا تھا یہ اسکا فوٹو لیکر چھاپا گیا ہے لہذا مناسب سمجھا گیا کہ آنحضرت صلعم کے اخلاق وعادات کے ہمراہ نامہ شریف بھی شامل کیا جاوے جو خط کوفی میں نقل مطابق اصل بلکہ بعینہ اصل ہے امید ہے کہ جملہ برادران اسلام مستفیض ہونگے اور وبائی امراض سے محفوظ رہینگے ایسی متبرک شے کا دستیاب ہونا محال تھا یہ مسلمانوں کی خوش نصیبی ہے کہ یہ نعمت غیر مترقبہ ہاتھ آئی ہے یہ بے بہا جواہرات جس قدر جلد ... درخواستیں بہت جلد آنی چاہئیں ... کتاب کا حجم ۲۲ صفحات قیمت ... صاحب ... طلب فرمائیں گے تو اسکی قیمت ...

شعبہ ... اخبار ... میرٹھ

مومیائی

کے متعلق قیمتی اور زبردست

عالیجناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری کی قابل قدر رائے

یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کے وقت بہت مفید ہے (اخبار اہلحدیث ۱۹ جولائی ۱۹۰۸ء صفحہ ۱ کالم ۱)

جناب عبد الصمد صاحب عبد اللہ پوری تحریر فرماتے ہیں

(پہلا خط) تسلیم۔ میں نے ۵ جون کو آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی اور وعدہ کیا تھا کہ اگر آپ کی دوائی حسب تحریر ثابت ہوئی تو ہمیشہ آپ سے ہی ادویات منگوایا کرونگا۔ الحمد للہ کہ آپکی مومیائی بے نظیر ثابت ہوئی اس لئے ایفاء وعدہ مجھ کو فرض ہوا۔ آپ ساتھ آٹھ روپے کی مندرجہ ذیل ادویات بھیجدیں ۔۔۔

(دوسرا خط) براہ مہربانی ایک تولہ مومیائی۔ ایک ڈبیہ منجن اور ایک ۔۔۔ بھیجدیں۔

(تیسرا خط) براہ مہربانی ۵ تولہ مومیائی اور ایک ڈبیہ منجن بہت جلد ارسال فرماویں۔ یہ سب ادویات میں دوستوں کیلئے منگواتا ہوں۔

چوتھا خط ۔ مومیائی ۵ تولہ اور بھیجدیں۔

ایک صاحب میئونا تھ بھنجن سے حسب ذیل لکھتے ہیں

مدد کیا مومیائی اور بھیجدیں میں آپکا پرانا خریدار ہوں۔

مومیائی کے مختصر فوائد	مقوی باہ۔ دردِ کمر۔ جریان منی اور ابتدائی سل کے دفعیہ کیلئے اکسیر ہے۔ اعلیٰ درجہ کی مولد خون ہے۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲ آدھ پاؤ ۱۴ محصول

المشتہر مینیجر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

تفسیر ثنائی امرتسر

انگریزی ۔۔۔

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں پیار تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئیے گئے ہیں ایسے کہ بامزہ و شافی۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آں حضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے۔ ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہوسکے۔ کل تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے پانچ جلدیں سردست تیار ہیں۔ جلد ششم زیر طبع ہے۔

جلد اول سورۃ فاتحہ و بقر قیمت عہ

جلد دوم " آل عمران و نساء " ۱۲

جلد سوم " مائدہ سے اعراف تک " عہ

جلد چہارم " نحل سے چودہ پارہ " ۱۲

جلد پنجم " فرقان تک " عہ

الہامی کتاب	وید اور قرآن کے الہامی ہونے پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث۔ تمام مباحث کا خاتمہ۔

قرآن کے الہامی ہونیکا کامل ثبوت۔ قیمت ۱۰

تقابل ثلاثہ	یعنی توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ۔ صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصل عبارتیں منقول ہیں۔ نیچے حواشی میں

فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ عیسائیوں کو بحث کا قطعی فیصلہ ہے۔ قیمت عصہ ۔۔۔

الہامات مرزا	یہ رسالہ مرزا قادیانی کی نبوت توڑنے کو کافی ہے کیونکہ اس میں اس کی پیشگوئیوں کی تردید کافی کی گئی ہے۔ قیمت ۵

المشتہر

مینیجر اہلحدیث۔ کٹڑہ سفید۔ امرتسر شہر

حسب الحکم مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered. L. No. 359

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

لست بکسی کی گفتار بجز مصطفےٰ کی گفتار
جب نقل کیا ہے یاں وہم و خطا کا دخل
نمبر ۲
جلد نہم

امرتسر - یوم جمعہ - مورخہ ۸ شوال ۱۳۲۵ھ ہجری المقدس مطابق ۱۵ نومبر ۱۹۰۷ء

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ... ... للعہ
والیان ریاست سے ... ... صہ
رؤسا و جاگیرداران سے ... ... للعہ
عام خریداروں سے ... ... عہ
" " ششماہی ۱۲ ؎
مالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
" " ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث ہونی چاہیے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔
(۳) مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے گر ناپسند واپس کرنیکا ذمہ نہیں۔

حضرات علماء کرام اور وکلا سے ایک ضروری سوال

قرآن مجید و حدیث شریف میں سب کچھ ہے مگر اُس کے سمجھنے کے لئے قواعد ہیں۔ بعض دفعہ اُن قواعد کی پابندی یا لحاظ نہ رکھنے سے غلطی بھی ہو جاتی ہے اس لئے سلف امت کا دستور تھا کہ اپنے ہم مجلسوں اور ہم عصروں سے مسائل دینیہ میں مشاورت کیا کرتے تھے اس کی ابتدا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ہوئی ہے۔ اسی سنت سلفی کی بنا پر آج ایک ضروری سوال علماء کی خدمت میں پیش کرتا ہوں امید ہے کہ اپنے اپنے جواب باصواب سے اطلاع بخشیں گے ممکن ہوا تو سب رائیں درج اخبار کی جاوینگی۔ وہ سوال یہ ہے:-

آجکل صیغہ ڈاک میں جو دستور ہے کہ ایک شخص کسی چیز کے خریدنے کے لئے منی آرڈر بھیجتا ہے یا ویلیو کرنے کی اجازت دیتا ہے اور ویلیو اُس کے نام پر کیا جاتا ہے اور قیمت بائع کے پاس پہنچ جاتی ہے۔ قیمت پہونچانے کی فیس (اُجرت) مشتری کے ذمہ ہوتی ہے۔ ڈاکخانہ کے ملازم وہ چیز بغیر روپیہ لئے مشتری کو دینے کے مجاز نہیں

اگر دیدیں تو اپنے پاس سے بھریں۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر وہ روپیہ جو بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ ویلیو مشتری سے وصول کیا گیا ہے بائع تک نہ پہونچے اور ڈاکخانہ کی غلطی سے خورد برد ہو جائے جیسا کہ بعض دفعہ ہو جاتا ہے (چنانچہ دفتر اہلحدیث کے آجکل کئی ایک ویلیو گم ہیں) تو اس صورت میں نقصان کس کا ہے؟ بائع کا یا مشتری کا؟ مگر شرعی طور پر اس سوال کو منفصل کرنے کے لئے یہ مقدم ہوگا کہ پہلے اسپر غور کیا جائے کہ ڈاکخانہ جو وکیل ہے تو کیسا ہے۔ وکیل بالتقاضی ہے یا وکیل بالقبض؟ پھر ہے تو ایک ہی طرف کا ہے یا دونوں طرفوں کا یعنی صرف بائع کا یا مشتری کا۔ یا دونوں کا ان مراتب کے بعد حکم کی تحقیق ہونی چاہیے کہ روپیہ ضائع ہونے کی صورت میں کس کا نقصان ہے یعنی بائع کو وصول سمجھا جائے یا مشتری کا نقصان مانا جائے؟

خاکسار اپنا ناقص خیال عرض کرتا ہے۔ اگر صحیح ہو تو اس کی تصحیح فرمادیں غلط ہو تو اصلاح کردیں۔ میری خیال میں ڈاکخانہ ذوجہتین ہے یعنی بائع کا بھی وکیل ہے اور مشتری کا بھی۔ بائع کی طرف سے وکیل بالایصال ہے یعنی مبیع کے پہونچانے کا اور مشتری کی طرف سے وکیل بالایصال ہے یعنی مبلغات کے پہونچانے کا بھی ہے کہ

اگر مشتری نہ ہو یا بیچنے کے لینے سے انکار کر دے تو ڈاکخانہ کی طرف سے اُسپر کوئی جبر نہیں ہوتا ایسی صورت میں بائع کی مبیع اُس تک پہونچا دیجاتی ہے اور بس۔ اور اگر مشتری قیمت دیکر وصول کرلے تو بائع کو قیمت دیکر دستخط وصول کے کرائے جاتے ہیں پس صورت مرقومہ میں ڈاکخانہ نے جس توکل کا کام نہیں کیا اُسی کا نقصان مانا جائے جسکا نتیجہ یہ ہے کہ اگر بائع تک روپیہ نہیں پہونچا تو بائع ذمہدار نہیں ہے۔ امید ہے کہ علماء کرام گہری نظر ڈالکر اس مسئلہ کو حل فرمادینگے۔ میرے خیال میں علم فقہ کی جزئیات متعلقہ رقبہ و اتفاق رقبہ کی آجکل ضرورت نہیں ضرورت ہے قوانین مسائل کی ہے۔

قانون دان صاحب بھی توجہ فرما کر جواب دیں کہ صورت مذکورہ میں دعوے کیسا چل سکتا ہے۔ اس کے متعلق کوئی فیصلہ چیف کورٹ۔ ہائیکورٹ کا ہوا ہو تو اطلاع فرمادیں۔

جواب کا منتظر **ابو الوفاء**

"صلاح" کی اصلاح

شیعوں کا ایک رسالہ ماہوار ضلع سارن سے نکلتا ہے اسکا ذکر کبھی کبھی اہلحدیث کے ناظرین بھی سنتے ہیں

آج ہم صلاح مذکور کے ایک ایسے مضمون کا جواب دیتے ہیں جو خاص اہلحدیثوں کے مذہب پر حملہ ہے۔ آپ کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے۔

میں اپنے دوست اڈیٹر اخبار گمنام مذکور کو مشفقانہ طور پر صرف نصیحت کی غرض سے متنبہ کرنے کے لئے اُن کے مذہب کے چند معمولی عقائد پیش کر کے امیدوار ہوں کہ آئندہ سے پہلے گھر کی خبر لے لیا کریں جب دوسروں کی فکر کریں۔

سب سے زیادہ اہم امر تو یہ ہے کہ کل حضرات اہلحدیث جسمیت خدا کے قائل ہیں اور مثل بندوں کے اُس کے ہاتھ پیر کان آنکھ سب ہی جائز رکھتے ہیں (صرف ناک اُن کے خدا کو نہیں ملی وہ بے ناک کا ہے) چنانچہ علامہ دوانی شرح عقاید میں لکھتے ہیں واکثر المجسمۃ ہم الظاہریون المتبعون بظواہر الکتاب والسنۃ واکثرہم المحدثون یعنی جسمیت خدا کے قائل وہی لوگ ہیں جو ظاہر کتاب و سنت کے پیرو ہیں جن میں سے اکثر وہی اہلحدیث ہیں نیز وہابیوں کے امام ابن الجوزی اپنی کتاب تلبیس ابلیس میں لکھتے ہیں کہ علماء اہلحدیث کا مسلک اور عقیدہ یہ ہے کہ صفات باری (جو قرآن میں بطرز تشبیہ درج ہیں) کو بقیاس حسیات قبول کرتے ہیں انہوں نے قرآن کی آیات متشابہات کو ظاہری معنے میں قبول کرلیا اور ہاتھ پیر وغیرہ کے قائل ہوگئے۔

امام بیہقی نے تو اور بھی ان لوگوں کا پردہ فاش کر دیا چنانچہ لکھتے ہیں "بڑی بڑ

شیوخ اہلحدیث کو یہاں لغزش ہوئی ہے۔ حدیث نزول خدا میں اُنہوں نے کہا کہ اگر کوئی پوچھے کہ خدا کیونکر اترتا ہے تو کہینگے جس طرح چاہے اترے اُسکے اختیار میں ہے کہ اُترتے وقت متحرک ہو یا نہ ہو امام بیہقی لکھتے ہیں کہ اہلحدیث کی یہ فاش غلطی ہے۔ خدا کی شان میں حرکت و سکون کا استعمال نہیں ہو سکتا یہ باتیں حادثات اور مخلوقات کی شان سے ہیں جس سے خدا پاک ہے اور یہی ان حضرات کے امام اعظم ابن تیمیہ بھی خدا کو مجسم مانتے تھے چنانچہ علامہ ابن بطوطہ اپنے سفرنامہ میں لکھتے ہیں کہ کسی جمعہ میں ابن تیمیہ کی مجلس وعظ میں مجھکو شرکت کا اتفاق ہوا تو امام صاحب نے بیان کیا کہ خدا عرش سے اس طرح اترتا ہے جس طرح زمین پر ہم اترتے ہیں یہ کہکر زینہ سے اوپر کے اترکر دوسری زینہ پر چلے آئے کہ اس طرح خدا بھی عرش سے دنیا پر اترتا ہے۔ ابن تیمیہ کے اصحاب بھی جسمیت خدا کے قائل ہیں (دیکھو شرح عقائد عضدی ملا جلال الدین دوانی) اور ابن تیمیہ اپنی مشہور کتاب الرد علی المنطق میں لکھتے ہیں و امکان رویتہ نعلم بالادلۃ العقلیۃ القاطعۃ یعنی خدا کا ممکن الرویت ہونا دلائل عقلیہ قطعیہ سے ثابت ہے شیخ الاسلام ابو اسمعیل انصاری اور علامہ ذہبی جو ان وہابیوں کے بہت بڑے مستند عالم ہیں بلکہ امام ہیں اور وہابی ان کی تحقیقات پر اپنے دین و ایمان کا مدار رکھتے ہیں اپنی کتاب العرش والعلو میں لکھتے ہیں کہ (۱) خدا عرش پر بیٹھا ہے اور اتنا ڈیل ڈول والا ہے کہ اس کا جسم چار چار انگشت عرش سے باہر لٹکا ہوا ہے (۲) خدا اتنا وزنی ہے کہ اس کا بنایا ہوا عرش بھی اس کا بوجھ اٹھانے میں قاصر ہے اور جب وہ بیٹھتا ہے (خدا اُسپر سنبھلکر بیٹھتا ہے) چرچراتا رہتا ہے (۳) خدا ہر شب جمعہ آسمان اول سے جھانکتا ہے اور قبل خلقت دنیا مچھلی کے پیٹ میں بیٹھا رہتا تھا (۴) جہنم میں جب گنہگار بھر دئیے جائیں گے تو خدا سے جہنم اپنے پیٹ نہ بھرنے کی شکایت کریگا اسوقت خدا اپنی ٹانگ دوزخ میں ڈالدیگا مضر۔ کہمش۔ احمد ہجیمی جو امام بخاری اور مسلم کے اساتذہ ہیں اور اہلحدیث کے شیوخ ہیں وہ لکھتے ہیں کہ خدا صورت رکھتا ہے جسکو اعضا بھی ہیں اور اجزا بھی۔ سیر کرتا ہے۔ اُترتا ہے چڑھتا ہے۔ مصافحہ کرتا ہے اور آخرت میں بھی مسلمانوں سے معانقہ کریگا۔

کبھی بعض اہلحدیث یہ روایت کرتے ہیں کہ وہ اسی دنیا میں خدا کی زیارت کرتے ہیں اور خدا انکی زیارت کرتا ہے اور داؤد الجوالبی کہتا تھا کہ خدا کو عضو مثل انسان کے ہیں اور مجھ سے اُس کے جس عضو کی بابت چاہو سوال کرو۔

... بحوالہ مذکورہ وہ

... وشونس) ہیں اگر

... کہ لوفان نوح پر خدا آ گیا

... ورنہ حمل طمع پر ہل دخل علامہ

علامہ شہرستانی میں ملاحظہ کریں اصلاح بابت یکم و ۱۵ شعبان ۱۳۲۷ھ صفحہ ۴۳ و صفحہ ۶۷)

جواب۔ اصلاح کی نیک نامی اور شیریں کلامی کے مخالف تو قائل تھے ہی لطف یہ ہے کہ اپنے بھی اسکی داد دیتے ہیں چنانچہ عصر جدید کا ایک معزز شیعہ نامہ نگار لکھتا ہے۔

"میں کوئی تین چار سال سے رسالہ "اصلاح" کو بالاستیعاب دیکھتا رہا ہوں اس عرصے میں بیوقوفیوں اس کو اصل مقصد سے علاحدہ ہوتے پایا۔ ہر پرچہ کو دیکھ کر اس پر نہایت نیک نیتی اور دل سوزی سے نکتہ چینی کا ارادہ کرتا مگر اس خیال سے کہ ممکن ہے آئندہ نمبر میں اسکی تلافی ہو جائے خاموش ہو رہتا۔ یہانتک کہ یہ ماہوار سے پندرہ روزہ ہو گیا۔ چنانچہ اس وقت جمادی الثانی کا ڈبل نمبر میرے پیش نظر ہے جس کو دیکھ کر چپ رہنا اخلاقی جرم۔ اور اپنا مافی الضمیر عرض کرنا میں نے انسانی فرض سمجھا۔

ممکن ہے کسی سوسائٹی میں "اصلاح" کی یہ ادا پسند کی گئی ہو مجھ کو ہمیشہ اس کے اس انداز پر اعتراض رہا۔ بلکہ اب تو اکثر حضرات کو اظہار ناپسندیدگی کرتے پاتا ہوں۔ شاید یہی وجہ ہو کہ اب اس کے وی پی زیادہ واپس ہونے لگے۔ چنانچہ اس وقت یکم اور ۱۶ جمادی الثانی کا پرچہ میرے سامنے رکھا ہے جس کے صفحہ ۲۷ پر اڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ اصلاح کی مالی حالت اب ابتر ہو رہی ہے۔ کیونکہ ۳۹۶ وی پی واپس آنے سے کسی طرح امید نہیں کہ دفتر کی مالی حالت درست رہ سکے۔ میں کہتا ہوں اگر یہی حسن بیان رہا تو اس کمی میں ترقی ہوگی۔ اب یہ رسالہ "اصلاح" نہیں۔ بلکہ "برق لامع" ہے۔ رسالہ بھر میں ایک آدھ ہی مضمون ایسا ہوتا ہوگا جو جلسہ عام میں پڑھا جا سکے۔"

(عصر جدید۔ بابت اکتوبر ۱۹۰۹ء صفحہ ۳۹ و صفحہ ۴۰)

لیکن جب ہم دیکھتے ہیں کہ "اصلاح" ایک ایسی قوم کا آرگن ہے جنکی نوک زبان سے طبقہ اول کے اہل اسلام بھی نہ بچ سکے تو یہ رنج بالکل دفع ہو جاتا ہے اور زبان پہ بے ساختہ جاری ہوتا ہے کہ ؎ بملن رنج کردی کہ در دین خانہ آئی۔

۳۔ رمضان کے اہلحدیث میں ہم نے اڈیٹر اصلاح کی فرعونیت اور تکبر کا ذکر کیا تھا کہ ایسا مغرور ہے کہ حضرت شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ کو بھی اپنے مقابل کا نہیں سمجھتا

آج ہم اُس کے نامہ نگار کی فرعونیت کا اظہار کرتے ہیں کہ "اہلحدیث" کو گمنام اخبار لکھتا ہے حالانکہ اسی اصلاح میں اہلحدیث کا کئی ایک دفعہ نام شائع ہو چکا ہے بلکہ اصلاح کے اسی پرچہ ۱۶ شعبان میں اہلحدیث کا نام درج ہے پھر ایک ایسے اخبار کو جو شیعوں کے سب سے بڑے مجتہد سے زیادہ شہرت رکھتا ہو۔ گمنام لکھنا بجز فرعونی دماغوں کے اور کس کا کام ہے۔

یہ تو ان حضرات کے اخلاق کا ذکر ہے۔ اب سنئے جواب۔

(۱) اصلاح مع اپنے دیگر ہم خیال برادران کے کئی ایک دفعہ لکھ چکا ہے کہ وہابی فرقہ عبد الوہاب نجدی سے چلا ہے مگر ناظرین آج اس مضمون کو دیکھیں کہ صدیوں پہلے کے اقوال کو اہلحدیثوں کا مذہب بتایا گیا ہے۔ علامہ عبد الکریم شہرستانی چھٹی صدی میں گذرے ہیں ان کی تصنیف میں جن کے اقوال ہیں وہ اُن سے بھی پہلے کے ہیں پھر اگر اہلحدیثوں کی ابتدا عبد الوہاب سے ہوئی ہے تو یہ اقوال اُنکا مذہب کیوں ہوئے پس یا تو اہلحدیثوں کی قدامت تسلیم کر دیا ان اعتراضات کو واپس لو کیا خوب ؎

اُلجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں ✤ لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا۔

(۲) تم کو اور تمہارے ہم خیال برادران کو آجتک معلوم نہیں کہ اہلحدیثوں کا مذہب کیا ہے یہی وجہ ہے کہ تم لوگ اس ناواقفی میں سخت دھکے کھاتے ہو۔ سنو! اہلحدیث کسی امتی کے اقوال یا افعال کو اپنا مذہب نہیں سمجھتے انکا یہ قول نہیں کہ الفتویٰ علی قول الامام مطلقا (درمختار) بلکہ انکے مذہب کا مجمل بیان یہ ہے کہ ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن ✤ پس حدیث مصطفےٰ بر جاں مسلم داشتن

جس کو اُردو میں یوں سمجھو کہ ؎

ناحق تجھے اور کچھ ہوس ہے ✤ قرآن و حدیث تجھ کو بس ہے

اس کے سوا کسی امتی (عالم ہو یا صوفی۔ مجتہد ہو یا محدث) کے قول کو اہلحدیث اپنا مذہب قرار نہیں دیتے۔ اُنکا مذہب یہ ہے کہ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ یعنی جو کچھ کوئی کہے وہ اُسکی ذاتی رائے ہے تمام جماعت کے لئے سند یا مذہب نہیں جبتک قرآن و حدیث اُس کی شہادت نہیں اسی لئے انکا قول ہے ؎

گو غوث و قطب و مقتدا تھا ✤ وہ بھی اسی در کا اک گدا تھا۔

چنانچہ علامہ شہرستانی ملل و نحل میں اہلحدیث کے مذہب کی کیفیت لکھتے ہیں:۔

وانما سموا اصحاب الحدیث لان عنایتھم بتحصیل الاحادیث ونقل الاخبار و بناء الاحکام علی النصوص ولا یرجعون الی القیاس الجلی والخفی ما وجدوا خبرا او اثرا (جلد ۲ صفحہ ۱۴ برحاشیہ ابن حزم)

یعنی اہلحدیث کا نام اہلحدیث اس لئے رکھا گیا ہے کہ انکی توجہ ہمیشہ احادیث اور اخبار کے حاصل کرنے کی طرف رہی اور احکام شرعی کو وہ نصوص شرعیہ پر مبنی کرتے تھے اور جبتک حدیث پاتے قیاس کی طرف مطلق رجوع نہ کرتے۔

ایسا ہی علامہ ابن الخلدون مقدمہ تاریخ میں اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے حجۃ اللہ باب الفرق بین اہل الحدیث واصحاب الرائی میں لکھا ہے۔

جو لوگ اہلحدیث کے مذہب کو اقوال الرجال پر مبنی سمجھتے ہیں یا اہلحدیث کے مذہب میں اقوال الرجال کی تسلیم کو دخل جانتے ہیں۔ وہ اس مذہب کی شناخت کو نہیں پہونچے۔ اس سے زیادہ وہ لوگ ہیں جو اہلحدیث کے مذہب کو جب المقدسی بہ میں تلاش کرتے ہیں تو چونکہ وہاں اہلحدیث کا نام نہیں پاتے تو حیرت میں دم بخود ہو کر بیٹھ رہتے ہیں کہ اہلحدیث کا مذہب نیا ہے مگر چونکہ وہ اس تحقیق کو اخلاص نیت سے شروع نہیں کرتے اس لئے انکو یہ تکالیف اور اہل علم کی نگاہ میں سبکی حالت ہوتی ہے۔ کسی فرقہ کا وجود اس کے اعتقادات اور اعمال کے وجود سے ثابت ہوتا ہے نام سے نہیں۔ زمانہ صحابہ میں یہ عام دستور تھا کہ دینی مسائل کی بنا قرآن وحدیث پر سمجھتے تھے نہ کہ کسی امام کے اقوال پر جیسا درمختار میں لکھا ہے الفتوی علی قول الامام مطلقا یعنی ہمیشہ امام ابو حنیفہ صاحب کے قول پر فتوی ہونا چاہیئے گو اہلحدیث کا لفظ اس طبقے میں نہ تھا مگر عمل بالحدیث تھا پس یہی اہلحدیث کے مذہب کا ثبوت ہے۔ اہلحدیث کا لقب کوئی مذہبی نہیں ہے کوئی شخص اگر تمام عمر اہلحدیث نہ کہلائے مگر عمل قرآن و حدیث پر کرے وہ بھی حقیقت میں اہلحدیث ہے اہلحدیثوں کو کام سے کام ہے نام سے نہیں (اس کے متعلق مفصل پھر کبھی ہم لکھینگے)

خیر یہ تو ہوا آپکی اس غلط فہمی کا جواب جو آپنے اہلحدیث کا مذہب سمجھنے میں کی ہے کہ اقوال علماء کو اہلحدیث کا مذہب بنایا ہے حالانکہ اقوال علماء اہلحدیث کا مذہب نہیں بلکہ صرف قرآن وحدیث اہلحدیث کا مذہب ہے پس آئندہ کو آپ اس اصول کو یاد رکھکر اہلحدیث کے مذہب پر اعتراض کرنا چاہیں تو قرآن وحدیث کے مضمون پر کیا کریں ورنہ اقوال الرجال پر اعتراض کرینگے تو یہی جواب سنونگے کہ ؎

تو آشنائے حقیقت نۂ خطا اینجاست

اب سنو اصل مسئلہ کا جواب۔ متقدمین اہلحدیث کا مذہب صفات باری تعالی کے متعلق یہ ہے کہ انپر ایمان لاتے ہیں اور کیفیت انکی سپرد بخدا کرتے ہیں چنانچہ اہلحدیثوں کی کل تصنیفات اسپر گواہ ہیں جامع ترمذی حدیث میں تفسیر معالم التنزیل۔ خازن۔ فتح البیان فن تفسیر میں دیکھ لیں کہ ہر ایک صفت کے بیان میں یہ تحریر ملتی ہے کہ اسپر ایمان لاؤ اور کیفیت خدا کی سپرد کرو۔ مگر ہم تمکو کسی دور دراز مقامات پر نہیں لیجاتے بلکہ تمہارے ہی اسٹیشن پر فیصلہ کرا لیتے ہیں۔ شکر ہے کہ آپنے خود ہی علامہ شہرستانی کی **ملل والنحل** کا حوالہ دیا ہے اور اسی کے حوالہ سے اعتراض کیا ہے اس لئے ہم بغرض آسانی اسی کتاب میں سے بلکہ اسی عبارت میں سے آپکو دکھاتے ہیں کہ آپنے کیسا تماشا خیانت مجرمانہ کا ارتکاب کیا ہے تم سے تو توقع نہیں کہ اس خیانت کو دیکھکر بھی نادم ہو۔ مگر ناظرین اہلحدیث کو توجہ دلاتے ہیں کہ اس کر بنائی مومن کی کرتوت ملاحظہ کریں۔

علامہ شہرستانی فرقہ مشبہہ کے ذکر میں فرماتے ہیں۔

(الشبہۃ) ان السلف من اصحاب الحدیث لما راوا توغل المعتزلۃ فی علم اللہ تعالی السنۃ التی عہدوہا من الائمۃ الراشدین ونصرہم جماعۃ من بنی امیۃ علی قولہم بالقدر وجماعۃ من خلفاء بنی العباس علی قولہم بنفی الصفات وخلق القرآن تحیروا فی تقریر مذہب اہل السنۃ والجماعۃ فی متشابہات آیات الکتاب واخبار النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاما احمد بن حنبل وداود بن علی الاصفہانی وجماعۃ من ائمۃ السلف فجروا علی منہاج السلف المتقدمین علیہم من اصحاب الحدیث مثل مالک بن انس ومقاتل بن سلیمان و سلکوا طریق السلامۃ فقالوا نؤمن بما ورد بہ الکتاب والسنۃ ولا نتعرض للتاویل بعد ان نعلم قطعا ان اللہ عزوجل لا یشبہ شیئا من المخلوقات وان کل ما تمثل فی الوہم فانہ خالقہ ومقدرہ و کانوا یحترزون عن التشبیہ الی غایۃ ان قالوا من حرک یدہ عند قراءتہ خلقت بیدی او اشار باصبعیہ عند روایتہ قلب المؤمن بین اصبعین من اصابع الرحمن یجب

متقدمین اہلحدیث نے جب معتزلہ کا غلو علم الہی میں دیکھا اور مخالفت سنت کی معتزلہ نے کی جسکو محدثین نے ائمہ مہدیین سے پایا تھا اور بنی امیہ اور عباسی خلفائ نفی صفات میں اور قرآن کے مخلوق ہونے میں انکی مدد کی تو اہلحدیث سنت جماعت کے مذہب دربارہ متشابہات اور اخبار النبی بیان کرنے میں سخت متحیر ہوئے امام احمد بن حنبل اور داؤد صفہانی اور ان کے سوا ائمہ سلف کی ایک جماعت تو متقدمین اہلحدیث کی روش پر چلے جیسے امام مالک مقاتل بن سلیمان وغیرہ۔ وہ تو ٹھیک سلامتی کی راہ پر چلے انہوں نے یہی کہا کہ جو کچھ قرآن وحدیث میں آیا ہے ہم اسپر ایمان لاتے ہیں اور تاویل کے درپے نہیں ہوتے بعد اس کے کہ ہم یقینا جانتے ہیں کہ اللہ تعالی مخلوق میں سے کسی چیز کے مشابہ نہیں اور جو چیز وہم و گمان میں آتی ہے وہ اس کا ہی خالق ہے اور اہلحدیث خدا کو کسی چیز کے ساتھ تشبیہ دینے سے پرہیز کرتے تھے یہانتک انہوں نے کہا ہے کہ جو کوئی اس آیت

ahmadimuslim.de

قلم ید وقلم اصبعه وقالوا انما توقفنا فی تفسیر الآیة وتاویلها لامرین (احدهما) المنع الوارد فی التنزیل فی قوله تعالیٰ فأما الذین فی قلوبهم زیغ فیتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تاویله وما یعلم تاویله الا الله والراسخون فی العلم یقولون آمنا به کل من عند ربنا فنحن نحترز من الزیغ (والثانی) ان التاویل امر مظنون بالاتفاق والقول فی صفات الباری تعالیٰ بالظن غیر جائز فربما اولنا الآیة علی غیر مراد الباری تعالیٰ فوقعنا فی الزیغ بل نقول کما قال الراسخون فی العلم کل من عند ربنا آمنا بظاهره وصدقنا بباطنه ووکلنا علمه الی الله تعالیٰ ولسنا مکلفین بمعرفة ذلک اذ لیس من شرائط الایمان وارکانه واحتاط بعضهم اکثر احتیاطا حتی لم یفسر الید بالفارسیة ولا الوجه ولا الاستواء ولا ما ورد من جنس ذلک بل ان احتاج فی ذکرها الی عبارة عبر عنها بما ورد لفظا بلفظ فهذا هو طریق السلامة ولیس هو من التشبیه فی شیء غیر ان جماعة من الشیعة الغالیة وجماعة من اصحاب الحشویة صرحوا بالتشبیه مثل الهشامیین من الشیعة ومثل نضر وکهمش واحمد الجهیمی وغیرهم من اهل السنة[1] قالوا معبودهم صورة ذات اعضاء وابعاض اما روحانیة او جسمانیة یجوز علیه الانتقال والنزول والصعود والاستقرار والتمکن فاما مشبهة الشیعة فستاتی

قرآنی (خلقت بیدی) کو پڑھتے ہوئے ہاتھ ہلائے یا اس حدیث (قلب المؤمن) کو پڑھتے ہوئے انگلی سے اشارہ کرے تو اسکا ہاتھ اور انگلی کاٹ دینی چاہئے کیونکہ اُس کے ایسا کرنے سے اشتباہ ہوتا ہے کہ خدا کا ہاتھ اس جیسا ہوگا۔ ان اہلحدیثوں نے کہا ہے کہ ہم آیت کی تاویل کرنے سے دو وجہ سے رکتے ہیں ایک تو یہ کہ قرآن مجید میں ہمکو اس سے منع کیا گیا ہے دوسرے یہ کہ تاویل ظنی ہے اور اللہ تعالےٰ کی صفات میں ظن سے کام لینا جائز نہیں ممکن ہے ہم آیت کی کوئی ایسی تاویل کریں جو خدا کی مراد کے برخلاف ہو تو ایسا کرنے سے ہم گمراہی کے گڑھے میں گر پڑیں اسپر ہم ظاہر پر ایمان لاتے ہیں اور اُس کے باطن کی تصدیق کرتے ہیں اور اُس کا

علم اللہ کو سپرد کرتے ہیں اور

ہم اس کی معرفت کے مکلف بھی نہیں ہیں کیونکہ یہ معرفت ایمان کے ارکان سے نہیں بعض اہلحدیث نے تو بہت ہی احتیاط کی ہے یہانتک کہ ید اور استوا وغیرہ کا فارسی ترجمہ بھی نہیں کرتے بلکہ اگر اُن (اہلحدیثوں) کو ان آیات کی تفسیر وغیرہ کرنے میں کسی اور عبارت کی حاجت بھی ہوتی تھی تو انہی عبارت کو جو قرآن شریف میں ہے لفظ بلفظ نقل کر دیتے تھے یہی طریقہ سلامتی کا ہے اور اس میں کسی طرح کی تشبیہ نہیں ہے لیکن ایک جماعت نے شیعوں میں سے اور ایک جماعت نے

مقالاتهم فی باب الغلاة واما مشبهة الحشویة فذکر الاشعری عن محمد بن عیسی انه حکی عن نضر وکهمش واحمد الجهیمی انهم اجازوا علی ربهم الملامسة والمصافحة وان المخلصین یعانقونه فی الدنیا والآخرة اذا بلغوا من الریاضة والاجتهاد الی حد الاخلاص والاتحاد المحض (وحکی الکعبی) عن بعضهم انه کان یجوز الرؤیة فی الدنیا وان یزوروه ویزورهم وحکی عن داود الجواربی انه قال اعفونی عن الفرج واللحیة واسألونی عما وراء ذلک وقال ان معبوده جسم ولحم ودم وله جوارح واعضاء من ید ورجل ورأس ولسان وعینین واذنین ومع ذلک جسم لا کالاجسام ولحم لا کاللحوم ودم لا کالدماء وکذلک سائر الصفات وهو لا یشبه شیئا من المخلوقات ولا یشبهه شیء وحکی انه قال هو اجوف من اعلاه الی الصدر ومصمت ما سوی ذلک وان له وفرة سوداء وله شعر قطط واما ما ورد من التنزیل من الاستواء والوجه والیدین والجنب والمجیء والاتیان والفوقیة وغیر ذلک فاجروها علی ظاهرها اعنی ما یفهم عند الاطلاق علی الاجسام وکذلک ما ورد فی الاخبار من الصورة فی قوله علیه السلام خلق آدم علی صورة الرحمن وقوله حتی یضع الجبار قدمه فی النار وقوله قلب المؤمن بین اصبعین من اصابع الرحمن وقوله خمر طینة آدم بیده

اصحاب الحدیث میں خدا کی صفات ر تشبیہ دی ہے اُنہوں نے کہا ہے کہ خدا کے اعضا اور حصے ہیں روحانیہ یا جسمانیہ انکا آنا جانا جائز ہے شیعوں سے جو مشبہہ ہیں انکا کلام تو آئندہ آئیگا اور حشویہ میں سے جو مشبہ ہیں وہ کہتے ہیں کہ خدا کو دیکھنا اور مصافحہ کرنا بھی ممکن ہے داؤد جواربی سے روایت کی گئی ہے کہ خدا کی داڑھی اور فرج کے سوا اور جو چاہو مجھ سے پوچھ لو اس نے یہ بھی کہا ہے کہ اللہ مجسم گوشت اور خون ہے اور اس کے ہاتھ پاؤں چہرہ سر زبان کان وغیرہ ہیں باوجود اس کے وہ ان اجسام اور اس گوشت جیسا نہیں نہ اس خون جیسا ہے اسی طرح اُس کی باقی صفات ہیں کہ خلق میں سے کسی کے مشابہ نہیں (اس سب کو بیان کرکے مصنف کہتے ہیں کہ) ان باتوں میں سے بہت سی باتیں یہودیوں سے لیگئی ہیں کیونکہ اس قسم کی تشبیہ یہودیوں کی طبیعت میں داخل ہے یہانتک کہ یہودی اس بات کے بھی قائل ہیں کہ خدا کی آنکھیں دکھی تھیں تو فرشتے اسکی بیمار پرسی کو آئے تھے اور طوفان نوح میں وہ یہانتک رویا کہ اسکی آنکھوں پر ورم آگیا اور عرش اُس کے نیچے سے چینختا ہے اور ہر ایک طرف سے چار چار انگل بڑھتا ہے

ناظرین! اس ساری عبارت کو عربی اور اردو میں غور سے دیکھئے کہ رفیق نامہ نگار نے کہانتک ایمانداری سے کام لیا ہے

[1] یہ لفظ اسطرح کتاب میں ہے غالباً اس کی جگہ السنة صحیح ہے (اڈیٹر)

ادبعین صباحا وقوله وضع یدہ او کفه علی کتفی وقوله حتی وجدت برد انامله فی صدری الی غیر ذلک اجروها علی ما یتعارف فی صفات الاجسام وزادوا فی الاخبار اکاذیب وضعوها ونسبوها الی النبی علیه الصلوٰۃ والسلام واکثرها مقتبسة من الیهود فان التشبیه فیهم طباع حتی قالوا اشتکت عیناہ فعادته الملائکة وبکی علی طوفان نوح حتی رمدت عیناہ وان العرش لیأط من تحته کاطیط الرحل الجدید وانه لیفضل من کل جانب اربعة اصابع۔

عبارت مذکورہ سے کئی ایک باتیں ثابت ہوئی ہیں ایک تو یہ کہ متقدمین اہلحدیث کا مذہب صفات خداوندی میں تھا وہ یہ کہتے تھے کہ خدا کے ہاتھ ہیں نہ وہ یہ کہتے تھے کہ ہماری جیسے ہیں نہ کسی فرشتے جیسے بلکہ معانی اللہ کو ربان پر لانا بھی پسند نہ کرتے تھے۔ دوسری بات یہ ثابت ہوئی کہ شیعہ اور بعض اہلحدیث خدا کی صفات میں تشبیہ دیتے ہیں یعنی اس کے ہاتھ پاؤں کے قائل ہیں لیکن باوجود اس کے وہ اس بات کی تصریح کرتے ہیں کہ ہماری طرح اس کے ہاتھ پاؤں نہیں مگر رافضی صاحب کہتے ہیں کہ مثل ہنڈولے کے اس کے ہاتھ پیر ہیں کیا اس کذب بیانی کی بھی کوئی سزا ہے۔ تیسری بات یہ ثابت ہوئی کہ داؤد جواربی کوئی شخص ہے جو اسکا قائل ہے سو وہ نہ اہلحدیث ہے نہ اہلحدیث کا کوئی امام نہ اہلحدیث کے طبقات میں اسکا شمار ہے۔ یہانتک کہ ابن خلکان نے علماء میں بھی اسکا نام نہیں لکھا۔ چوتھی بات یہ ثابت ہوئی کہ خدا کے رونے کا عقیدہ علامہ شہرستانی نے یہودیوں کی طرف منسوب کیا ہے جسکو رافضی نے اہلحدیثوں کی طرف لگا دیا۔ اگر عبارت کو نہ سمجھنے سے ہوا ہے تو لیاقت معلوم اور اگر سمجھکر ہوا ہے تو دیانت اور امانت ندارد۔

مختصر یہ ہے کہ جمہور اہلحدیث تو صفات باری تعالیٰ میں بالکل مفوض تھے یعنی انکا مسلک یہی ہے کہ انکی ماہیت اور کیفیت خدا ہی کو معلوم ہے مگر متاخرین میں سے بعض لوگ۔ بعض شیعہ کے ہم رائے ہو گئے سو جس طرح ان شیعوں کی رائے تمام شیعوں کا مذہب نہیں ہو سکتی اسی طرح ان چند افراد کی رائے سب کی طرف منسوب نہیں ہو سکتی حالانکہ شیعوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جو حضرت علی کو خدا جانتے ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں جو حضرت علی کو مستحق نبوت سمجھتے ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں جو علی کو بادلوں میں آنے کے منتظر ہیں اور ایسے ہوائی گھوڑے پر تو سب کے سب سوار ہیں کہ ایک موہومی امام پیدا ہو کر کہیں غار کوہ میں چھپا بیٹھا ہے جو کبھی نکلیگا۔ نعوذ باللہ من هذا الخرافات

ندوۃ العلماء اور حافظ جماعت علی شاہ

ہمارے ناظرین ندوۃ العلماء کو تو جانتے ہونگے کہ چند علما نے ایک انجمن قائم کی تھی جسکا مقصد اعلیٰ یہ تھا کہ مسلمان فرقوں کے باہمی نزاعات کو جو حد سے متجاوز ہو گئے ہیں، اپنی حلی حد پر لادیں۔ غالباً حافظ جماعت علی شاہ صاحب سے واقف نہونگے شاہ صاحب موضع علی پور ضلع سیالکوٹ (پنجاب) کے سادات میں سے ہیں۔ زیادہ جامع مانع تعریف آپ کی یہ ہے کہ آپ امرتسر کے اخبار اہل فقہ کے سرپرست ہیں پس جو اعتقادات اور خیالات اہل فقہ شائع کر رہا ہے وہ سب حضرت شاہ صاحب کے پسندیدہ ہیں مولود رسمی وغیرہ بدعات مروجہ علم غیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استمداد و استعانت انبیاء و اولیا وغیرہ سب کے حضرت شاہ صاحب قائل ہیں غرض مختصر یہ کہ آپ پکے رسمی حنفی ہیں انہی اعتقادات کی وجہ سے ایکدفعہ موجودگی مولوی عبدالسبحان صاحب دہلوی حضرت شاہ ابوالخیر صاحب دہلوی ان شاہ صاحب پر بہت خفا ہوئے تھے شاہ ابوالخیر صاحب نے جب سنا کہ یہ شاہ صاحب آنحضرت کے لئے علم غیب کے قائل ہیں تو بڑے جوش میں آکر اپنے سینہ پر ہاتھ مار مار کر فرماتے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اسکی بھی خبر ہے؟ افسوس تم حافظ قرآن ہو؟ نہایت غیظ و غضب میں آپ ان سے خطاب فرماتے رہے۔ غرض آپ کے وہی خیالات صافیہ ہیں جو حضرت بریلوی صاحب کے ہیں اور حضرت بریلوی (جو ندوہ کے اول مخالف ہیں) ان سب بانی کے چشمہ فیض ہیں یہی وجہ ہے کہ اہل فقہ میں بریلوی صاحب کی ان لفظوں میں تعریف ہوتی ہے:۔

اعلیٰ حضرت حامی سنت ماحی بدعت جامع معقول و المنقول حاوی فروع و اصول حضرت مولانا الحاج محمد احمد رضا خان صاحب الملقب بعبد المصطفیٰ دام برکاتہم (اہل فقہ ۳ رمضان - ۱۱ اکتوبر ۰۷ء)

یہ تو ہے شاہ صاحب کی اعتقادی کیفیت۔ باقی رہا آپکا علمی درجہ سو اسکی بابت ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ ہاں ہمارا مشاہدہ اتنا ہے کہ جن دنوں حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی۔ مرزا صاحب قادیانی کے مقابلہ کے لئے لاہور تشریف لائے تھے تو پیر صاحب کی فرودگاہ پر علماء کے مجمع میں کسی بات کے ذکر پر جناب حافظ جماعت علی شاہ صاحب نے یہ حدیث پڑھی ان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد کله اس حدیث کو آخری لفظ کو صلحت الجسد کله پڑھ گئے۔ جسپر علماء کو نہایت حیرانی ہوئی چنانچہ مولانا حافظ عبد المنان صاحب محدث وزیرآبادی نے باہر نکلکر مجھسے پوچھا یہ کون صاحب تھے

ahmadimuslim.de

جنہوں نے صلوٰۃ الجسد پڑھا تھا میں نے کہا آپ کے پڑوسی اور اہلحدیثوں کے مہربان جناب حافظ جماعت علی شاہ اس واقع اور اس کے علاوہ دیگر قرائن سے ہمارا غالب گمان ہے کہ شاہ صاحب عربی کتاب کا ایک صفحہ بھی صحیح نہیں پڑھ سکتے کیونکہ جب سے آپ اورینٹل کالج لاہور کے متوسط درجہ مولوی عالم کے امتحان میں فیل ہوئے ہیں اس سے بعد آپ کو حبس دم کے سوا اور کوئی شغل نہیں رہا جسکو عام لوگ تصوف اور سلوک کا اعلیٰ مرتبہ جانتے ہیں حالانکہ اسکو سلوک اور تصوف سے کوئی بھی نسبت نہیں - بہرکیف یہ ہیں جناب شاہ صاحب علی پوری - اسپر ہمارے ناظرین حیران ہونگے کہ ان دونوں لفظوں ندوہ اور شاہ صاحب اکی تشریح کس غرض سے کی گئی ہے - وہ غرض یہ ہے کہ ندوۃ العلماء نے ان شاہ صاحب کو اپنا سرپرست امربی یا پیٹرن) بنایا ہے جیسے اخبارات وطن اور وکیل سے معلوم ہوا۔

اس موقع پر یہ سوال کرنا کہ ندوہ نے کیوں ایسا کیا ہمارا کام نہیں کیونکہ ؎

رموز مملکت خویش خسرواں دانند

ہاں یہ سوال بیشک قابل غور ہے کہ ایسے شخص بعیدہ فہم ... صاحب ... سے مستفیض ہیں ندوہ جیسے روشن خیال اور آزادی پسند انجمن سے نباہ ہوسکیگا؟ ہم تو خوش ہیں کہ شاہ صاحب علماء ندوہ سے ملتے جلتے رہیں تاکہ تبادلہ خیالات سے شاہ صاحب کے پرانے خیالات پر بھی کچھ اثر پہونچے لیکن رفتار زمانہ سے توقع نہیں کہ وہ اس تعلق کو نباہے - البتہ ہم یہ کہے بغیر بھی نہیں رہ سکتے کہ ندوہ نے جس غرض سے شاہ صاحب کو سرپرست بنایا ہے (جیسا کہ ندوہ کے خط مرسلہ بنام شاہ صاحب سے مترشح ہوتا ہے) وہ غرض پوری ہونی مشکل ہے بقول ع رشد اکر کہ سگالی - اپنی یا پرائی"

بہرحال ہم اس تعلق پر ندوہ سے زائد شاہ صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ شاہ صاحب کا یہ تعلق دیرپا رہے - اور آپ ندوہ کے قواعد وضوابط کے پابند رہیں جنمیں سے ایک اصل ندوہ کا یہ بھی ہے کہ ہندوستان کے اہلحدیث اہلسنت والجماعت میں ہیں غالباً اس اصل کو شاہ صاحب بھی منظور فرمادینگے گو اسکو منظور کرنے یا نہ کرنے سے اہلحدیثوں کو کوئی فائدہ یا نقصان نہیں البتہ خود اُن کے خیالات کی اصلاح ہے -

---

نماز اربعہ - مسلمانوں - عیسائیوں - ہندوؤں - آریوں کی عبادت کا مقابلہ
المرقات فی احکام الصلوٰۃ - اہلحدیث کے طریق پہ نماز مع ترجمہ کا بیان ۴ر

آریوں نے مباحثات کا رُخ بدل دیا

عموماً آریہ سماجوں میں سالانہ جلسوں کے موقع پر کچھ وقت مباحثہ کا بھی ہوا کرتا ہے جس میں مخالف مذہب کو سوال کرنے کا موقع دیا جاتا ہے اور چند ایک دفعہ تھوڑے تھوڑے وقت میں تقریریں ہو کر پبلک کو کسی قدر اصلیت معلوم ہوسکتی ہے۔ لاہور کی دچھوالی سماج میں بھی یہ دستور تھا مگر افسوس کہ اس عمدہ اور بہت ہی نتیجہ خیز طریق کو آریہ سماج لاہور نے بدلدیا اور بجائے مباحثہ کے یہ کیا کہ ہر ایک مذہب کے قائم مقام مضمون مقررہ پر صرف ایک دفعہ تقریر کرسکیں آریہ سپیکر غالباً سب سے بعد اٹھیگا جو سب کی تقریروں کا رد کر کے آریہ ججوں کی عدالت سے ڈگری حاصل کرلیگا اور اخباروں میں لکھنے کا موقع ملیگا کہ آریہ سماج کو سب مذاہب پر فوقیت رہی - حاضرین نے چونکہ ایک ہی دفعہ تقریر سنی ہوگی نیز وہ سب سے اخیر سماج کی سنینگے اسلئے انکے ذہن میں سماج ہی کی تقریر غالب اور موثر رہیگی - یہ تو ہے اصل بھید مگر آریہ اخبار پرکاش کا لائق اڈیٹر الٹی منطق سے کام لیتا ہوا لکھتا ہے کہ گو مباحثات مفید ہیں مگر چونکہ مباحثہ زیادہ نیک نیتی سے نہیں آتے اسلئے یہ طریقہ بدلا گیا - کیا خوب! اے جناب کیا آپ کے طریقہ بدلنے سے سپیکر اور بولنے والے بھی بدلے جاوینگے بولنے والے تو آخر وہی ہونگے جو پہلے بدنیتی سے آتے تھے اب بھی اُنکی نیت اُن کے ساتھ ہوگی - صاف کیوں نہیں کہتے کہ متعدد دفعہ فریقین کے سوال وجواب سننے سے حاضرین کو کسی قدر اصلیت کا پتہ ملسکتا تھا جس سے آریہ سماج کو ہمیشہ نقصان رہا - اب اُس نقصان سے بچنے کی خاطر بطور حفظ ماتقدم یہ تجویز سوچی گئی -

مزید تعجب یہ ہے کہ آریہ سماج کو مباحثات میں جب کبھی منصف بنانے کے لئے کسی فریق کی طرف سے کہا گیا تو اس نے یہی جواب دیا کہ پبلک خود منصف ہے - دونوں فریقوں کی سنکر جو فیصلہ پبلک کرے وہ بہتر ہے مگر آج اس اصل سے بھی برخلاف کارروائی ہوئی ہے کہ مباحث چونکہ نیک نیتی سے بحث نہیں کرتے اس لئے پبلک کی منصفی بھی درکنار اے جناب! اگر کوئی فریق بدنیتی سے تقریر کرتا ہے تو کرے پبلک تو اُس کی تقریر کو سن سکتی ہے جسکو سُننا منظور ہے - اس لئے ہم امید کرتے ہیں کہ آریہ سماج لاہور اس فیصلہ پر نظر ثانی کر کے دستور قدیم کے مطابق ہر ایک مناظر کو اختیار دیگی کہ وہ جس مضمون پر چاہیں طلاع دیکر سوال کرسکتے ہیں ہم پرکاش کے قابل اڈیٹر کو اُس کے اس فقرہ کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ "بحث مباحثہ کے ذریعہ بہ نسبت لیکچروں کے پبلک معاملہ کی تہہ کو جلد پہونچ سکتی ہے" پس آریہ سماج اگر اپنی میں راستی کا زور باقی ہے

تو دستور قدیم کے مطابق مباحثہ کے طریق کو جاری کرو۔ کیا دستور قدیم کے مطابق کرنے سے کوئی پولٹیکل اعتراض آریوں پر آسکتا ہے یا نہ کرنے سے کوئی اعتراض اُٹھ سکتا ہے؟ وہ تو بات ہی الگ ہے بلکہ مباحثات کو جاری کرنے سے آریہ سماج کے ایک دعوے کی تصدیق یا کسی قدر تائید ہو سکتی ہے کہ آریہ سماج ایک مذہبی سوسائٹی ہے پولٹیکل نہیں۔ پس مذہبی سوسائٹی کو مذہبی مباحثات کرنے سے کیا شرم اور کیا رکک؟

سماجی مترو! ؎ من آنچہ شرط وفا بود با تو میگویم
تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

آرین گپ

آریہ اخبار پرکاش نے ایک اُڑتے پر کی اُڑائی ہے۔ کہ موضع بن ... ضلع اٹاوہ میں آٹھ سو راجپوتوں کو آریہ بنایا جاویگا۔ ان لوگوں کو اورنگ زیب کے عہد میں جبراً مسلمان بنانے کی کوشش کی گئی تھی جس سے یہ خاندان اپنی ہندو برادری سے علیحدہ کر دیا گیا لیکن چونکہ یہ لوگ دل سے اسلام کے قائل نہ تھے وہ مسلمانوں میں جذب نہ ہوئے۔

ہم اپنے دوست اڈیٹر پرکاش کے مشکور ہیں جنہوں نے ہمیں اس خبر کی تکذیب کیلئے کسی بیرونی تحقیقات کا محتاج نہیں رکھا۔ اڈیٹر صاحب کیسے پھونک پھونک کر قدم رکھتے ہیں صاف یہ نہیں لکھتے کہ اورنگ زیب نے جبراً مسلمان انکو بنا لیا تھا بلکہ کہتے ہیں کہ جبراً مسلمان بنانے کی کوشش کی گئی تھی۔ پھر کمال یہ ہے کہ اورنگ زیب کے وقت میں تو وہ جبراً مسلمان بنائے گئے مگر آج تک وہ اُسی جبر ہی میں پھنسے رہے۔ شاید اُن کو اور اُن کے باپ دادا کو کسی مسلمان نے یقین دلا دیا ہوگا کہ ابھی ہندوستان میں اورنگ زیب ہی کی سلطنت ہے اس لئے وہ بیچارے آج تک اسی دہشت میں مرعوب رہے مگر چند روز سے شاید کسی آریہ اپدیشک نے انکو بتایا کہ اورنگ زیب کی تو قبر میں ہڈیاں بھی گل گئیں اب تو انگریزوں کا راج ہے اب تم کیوں منافقانہ مسلمان بنے بیٹھے ہو۔

مہاراج! کیا بچوں کے دل بہلاتے ہیں؟ افسوس اس روشنی کے زمانہ میں بھی آریہ سماج اندھیرے میں ہے جو کوشش کرتا ہے کہ جھوٹ سے اورنگ زیب کو بدنام کرتے ہیں حالانکہ تاریخ میں ایک واقع بھی ایسا نہیں دکھا سکتے کہ اورنگ زیب نے کسی ایک شخص کو بھی جبراً مسلمان کیا ہو۔ او جناب! اگر اورنگ زیب جبراً مسلمان بناتا تو اُس کی فوج میں بڑے بڑے ہندو افسروں کا نام نہ ہوتا اگر ہوتا تو بغاوت کے ساتھ ہوتا۔ کیا وجہ ہے کہ ایام غدر میں تو ہندو فوج صرف کارتوسوں کی چربی کے اشتباہ پر بگڑ گئی مگر اورنگ زیب انکو جبراً مسلمان بھی بناتا تھا تو بھی وہ بڑی بڑی خدمات کرتے تھے اور پھر اخیر تک اُنکا نام ہندو ہی رہا جیسے کو تیسا۔ خدا رحم کرے غازی اورنگ زیب پر اگر اسکو خبر ہوتی کہ ہندوؤں نے مجھ پر جبر کا الزام لگانا ہے تو ایسا جبر کرتا کہ آج ہندوستان میں نہ کوئی ہندو سبھا ہوتی نہ آریہ سماج نہ بنارس میں ہندو ہوتے نہ مندروں میں وہ کرشمے جنکو سوامی دیانند جی آریہ ہی عبارت میں بیان کرتے ہیں (دیکھو صفحہ ۴۱۹ ستیارتھ)۔ بہرحال ہم منتظر ہیں کہ ضلع اٹاوہ میں کوئی قوم ہندو کی طرح آریہ بنے تو ہمارے واعظوں کو بھی وہاں پہونچکر کافی حصہ لینے کا موقع ملے مگر پرکاش کی منطقی تقریر سے تو ہمیں یقین نہیں ہوتا کہ اس واقع کی کوئی اصل ہے۔ شاید پرکے کوے بنے ہونگے یہی وجہ ہے کہ مسافر آگرہ کے حوالہ سے ہمارے دیانند نے اس تعداد کو ۴-۵ سو لکھا ہے جو لاہور تک پہونچنے میں آٹھ سو بنگئی ہے *

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا؟

مرزا قادیانی یا اُسکے چیلے مولوی نورالدین یا محمد احسن یا اور کوئی مرزائی غور سے پڑھیں اور جواب دیں

مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے ایک خط ۲۴ اپریل ۱۹۰۸ء کو بخدمت مولوی نورالدین صاحب بھیجا تھا اور اُس کی ایک نقل بغرض اشاعت آپکی خدمت میں ارسال کی تھی مگر افسوس کہ آپنے انکو اہلحدیث یا مرقع میں شائع نہ فرمایا[1]۔ اُس خط میں اس عاجز کے ۲۴ خوابات و الہامات درج تھے منجملہ اُن کے بہت سے پورے ہو چکے جنمیں سے ۴ حسب ذیل ہیں:-

(۱) ۹۔ مرزا پر ایک سخت گرفت آئیگی تا اُسپر ثابت شود کہ در وغ باشد۔

تصدیق ۱۶ ستمبر ۱۹۰۸ء کو مرزا کا الہامی لڑکا مبارک احمد جو تین کو چار کرنیوالا۔ ایندہ کو رستگاری دینیوالا۔ علوم ظاہری و باطنی سے پر ہونے والا اور کان اللہ نزل من السماء وغیرہ وغیرہ تھا۔ ایک مرض سے صحت یاب ہونے اور شادی ہو جانے کے بعد اچانک فوت ہوگیا جس سے مرزا کو ایک ناگہانی صدمہ پہونچا اسکا نتیجہ کا لاپتہ اور اُس کی تمام الہامات جو اُس چوتھے لڑکے کی نسبت تھے۔ جھوٹ ثابت ہوئے اہل الہام کے بھی تین اجزا تھے۔ پھر ۹ ستمبر ۱۹۰۸ء کو یہ الہام ہوا جو آپکے مرقع میں بھی شائع ہوا تھا۔

[1] آپ نے اُس کی اشاعت کو ضروری نہیں لکھا تھا۔ (اڈیٹر)

* ۱۱ ... دسمبر کے پرکاش میں ۱۷۰۰ کی تعداد بتلائی ہے

ahmadimuslim.de

"آج مرزا کے ٹرسٹ میں تعلق ہے" چنانچہ صحت اور شادی کے بعد مبارک احمد مریض ہوا اور ۱۶ ستمبر کو فوت ہوگیا۔

(۲) ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو مجھے الہام ہوا تھا "انا نبشرک بغلام اسمہ یحییٰ"

تصدیق ۱۹ اپریل کی رات کو یہ لڑکا پیدا ہوا

(۳) شیخ محمد حسین مرادآبادی کو میں نے خواب میں کہا "اب وہ لعنتیں جو مرزا اوسعن پر برسایا کرتا تھا اب اُسپر اُلٹ پڑیں اور وہ اب تمہیں کچل ڈالیگی اور تمہارا چھپا ہو جائیگا"

تصدیق اس کے بعد محمد حسین وجع مفاصل میں مبتلا ہوا اُس کے عیال واطفال سخت مریض ہیں اور بہت سے مرزائی طاعون سے ہلاک ہوئے جنکی تفصیل کانے دجال میں عنقریب شائع ہوگی

(۴) "میرے لئے ایک پختہ مکان پٹیالہ میں تیار ہوا ہے"

تصدیق ۔ اُسوقت میں انسپکٹر آف ویکسی نیشن رجسٹریشن تھا جسکی وجہ سے ہمیشہ دیہات میں دورہ کرنا پڑتا تھا ۔ اس کے بعد میری تبدیلی شفاخانہ فوجی میں ہوگئی اور سو روپیہ تنخواہ زیادہ ہوگئی ۔

کیا کوئی سعید مرزائی ہے جو ان چار بشارات سے متنبہ ہوکر دجالی مذہب سے تائب ہو جائے اور یکم ستمبر ۱۹۰۸ء کا انتظار نہ کرے ۔ والسلام

خاکسار ۔ عبدالحکیم خاں ایم بی اسسٹنٹ سرجن ۔ ملٹری ہاسپٹل پٹیالہ

اڈیٹر ۔ کوئی کم فہم مرزائی یہ نہ سمجھے کہ مبارک احمد (پسر مرزا) کے مرنے کو اسی اہلحدیث ۱۱ اکتوبر کے پرچہ میں بڑی شرح وبسط سے اڈیٹر نے مرزا صاحب پر اپنے مباہلہ کا اثر بتلایا اب اُسی واقع کو ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب اپنی تصدیق میں پیش کرتے ہیں لہذا یہ دونوں تو آپس میں پہلے فیصلہ کریں اسکا جواب یہ ہے کہ اس میں جھگڑا ہی کوئی نہیں تو فیصلہ کیا ۔ ڈاکٹر صاحب کے الہامات میں اجمالاً اُس کے وقوع کی خبر دی گئی تھی اور میرا مباہلہ اُس کے لئے علم الٰہی میں سبب بنا تھا اور دانا خوب جانتے ہیں ۔ کہ ایک ہی واقع کے لئے سبب اور اعلان دونوں میں کوئی تعارض نہیں پس اس لحاظ کے ڈاکٹر صاحب کے الہامات تو کیا خود مرزا صاحب کے الہامات متعلقہ موت مبارک احمد بھی اگر کوئی ہو تو وہ بھی صحیح ہوسکتا ہے اور میرے مباہلہ کا اثر بھی ٹھیک ہے ۔

اہلحدیث کانفرنس

کی طرف اگرچہ بہت سے احباب نے توجہ نہیں کی بلکہ یوں سمجھئے کہ کسی نے نہیں کی ۔ کیونکہ جنہوں نے کی ہے وہ بھی نہ کرنے کے برابر ۔ نہ کبھی کسی تجویز سے اطلاع دیتے ہیں نہ کوئی ضرورت پیش کرتے ہیں نہ کوئی آمدنی کا ذریعہ بتلایا جاتا ہے تاہم قحط الرجال میں ایسے احباب بھی ہیں جو بلا کہے از خود ایسے ہمدردی کاموں میں حصہ لے رہے ہیں ان خصوصیت میں فخر کے ساتھ نام لئے جانے کے قابل ہمارے مکرم دوست مولوی محمد سعید خان صاحب ساکن بنارس اور مولوی صوفی عبدالحق صاحب ساکن سرہند ریاست پٹیالہ ہیں جزاھما اللہ خیر الجزاء ۔ صدر حسین رات دن اسی دھن میں ہیں کہ اہلحدیث کانفرنس کی ترقی ہو ۔ اول الذکر صاحب کی کوشش سے تحریک ہو رہی ہے کہ سالانہ جلسہ دینا جپور میں ہو ۔ دیدہ باید ۔ ماشاء اللہ وقن ذلک کان ۔

تقریظات (ریویوز)

اتمام الخشوع اس رسالہ میں جناب مولوی یوسف حسین صاحب ساکن دہلی نے اس مسئلہ پر بحث کی ہے کہ رکوع سے اٹھکر قومہ میں بھی مثل قیام کے ہاتھ باندھنے چاہئیں گو اپنے دعوے میں مولوی صاحب موصوف کو کامیابی نہوئی ہو ۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ اس بحث خاص میں مذہبی مباحثات کے شائقین کے لئے کافی ذخیرہ ہے ۔ اس کے ساتھ ایک رسالہ "زبدۃ المقادیر" بھی ہے جس میں علم ہیئت کے اصولوں سے اوقات نماز بتلائے ہیں ۔

قیمت ۲ ؍ پتہ معرفت دفتر کرزن گزٹ

شہادت الفرقان علی جمع القرآن اس رسالہ میں شیخ عطاء اللہ صاحب وکیل گجرات (پنجاب) نے اس مضمون پر بحث کی ہے کہ قرآن شریف جس صورت میں آجکل ہمارے پاس ہے اسی ہیئت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد ہدایت مہد میں تھا ۔ اسپر ثبوت صرف قرآن مجید ہی سے دیا ہے ۔ اس بحث کے کئی ایک عنوان ہیں گو بعض عنوانوں میں مصنف کو کامیابی نہوئی ہو ۔ مگر اس میں شک نہیں کہ محنت قابل داد ہے قیمت ۸ ؍

پتہ شیخ عتیق اللہ سوداگر گجرات (پنجاب)

غریب فنڈ میں اس ہفتہ مندرجہ ذیل رقوم وصول ہوئیں

منشی حفیظ الدین صاحب سنت نال اکلہرہ ضلع رانچی ۱؍ ایم حاجی احسان ۲؍ نتو موضع ہ ۔ بقایا سابقہ ۴؍ ۔ کل ۱۲؍۱۰ ۔ دو اخبار بنام انوار الحسن

موضع کہر یانوان ڈاکخانہ منصور ضلع گیا و شیخ الدوت متعام ... سوسہ خوانی گجرات جاری کئے گئے ۔ درخواستیں بہت جمع ہیں ۔ اصحاب کرم توجہ فرماویں

فتاوے

س نمبر ۹ - زیارت مقابر اکابر کی نیت سے قطع مسافت اور سفر دور دراز کر کے جانا روا ہے یا نہیں؟ اور اولیاء اللہ و دیگر بزرگان دین کے مزارات کو بوسہ دینا۔ ختم پڑھنا۔ اور طواف کرنا اور ان کے مزاروں پر ہر سال میلے لگانا۔ عرس کرانا ممنوع ہے یا نہیں؟

س نمبر ۱۰ - قبروں کی زیارت کا مسنون طریقہ کیا ہے اور زیارت قبور کس غرض سے کرنی چاہیئے؟ اور کیا دعا پڑھنی چاہیئے؟ عورتوں کا قبروں کی زیارت کے لئے جانا روا ہے یا نہیں؟

س نمبر ۱۱ - اگر والدین اپنے فرزند کو شرک و بدعت کے کاموں کے ارتکاب کی ترغیب دیں اور حکم کریں تو اس صورت میں فرزند کو والدین کی اطاعت کرنی چاہیئے یا نہیں؟

س نمبر ۱۲ - سوم ہفتم - بستم و چہلم وغیرہ کی دعوتیں قبول کرنی درست ہیں یا نہیں؟ اور ان رسومات کا کرنے والا گنہگار ہوگا یا نہیں؟ مرگان کی ارواح کو ثواب پہونچانے کا کیا طریقہ ہے؟

س نمبر ۱۳ - یہ قول جو مشہور ہے کہ اپنے اقرباء و اعزائے فوت شدہ کی روحیں اپنے ورثہ کے گھر شب پنجشنبہ یا شب جمعہ کو آیا کرتی ہیں اگر ان کے نام پر خیرات کی گئی تو خوش ہوتی اور دعائے خیر کرتی ہیں ورنہ کمال ناخوش ہو کر اور بددعا دیکر واپس چلی جاتی ہیں یہ قول صحیح اور واجب التسلیم ہے یا مردود؟ (السائل عبدالرؤف کیمپ امراؤتی) ۳ ٪ کے ٹکٹ وصول ہوگئے جو غریب فنڈ میں دیئے گئے۔

ج نمبر ۹ - حدیث شریف میں آیا ہے کہ نیت ثواب سوائے کعبہ شریف مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے اور کسی مکان کی طرف سفر کرنا جائز نہیں اس لئے مزارات بزرگان کی زیارت کو سفر کر کے جانا منع ہے۔ وہاں ختم پڑھنا یا طواف اور عرس وغیرہ کرنا سب حرام ہیں۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور تعمیل کے خلاف ہیں۔

ج نمبر ۱۰ - قبروں کی زیارت کی وجہ تو خود حدیث شریف میں آئی ہے۔ کہ فانہا تزہد فی الدنیا یعنے یہ قبریں دنیا سے بے رغبت کرتی ہیں بس اسی نیت سے زیارت قبور جائز ہے۔ عورتوں کو قبروں کی زیارت سے منع آیا ہے۔

ج نمبر ۱۱ - والدین ہوں یا کوئی ہو جن کاموں میں خدا اور رسول کی مخالفت ہو ان میں کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔ حدیث شریف میں ہے لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق۔

ج نمبر ۱۲ - سوم وغیرہ سب فضول ہیں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور تعمیل کے برخلاف ہیں۔ اس لئے ان دعوتوں کا قبول کرنا بھی درست نہیں مرگان کو ثواب پہونچانے کا یہی طریقہ ہے کہ ان کی نیت سے کسی مخلوق کو فائدہ پہونچائے مگر دکھاوا اور کسی قسم کی تعیین۔

ج نمبر ۱۳ - پنجشنبہ کو روحوں کا آنا کسی حدیث صحیح میں نہیں آیا۔ بلکہ قرآن و حدیث کے عمومات اس کے برخلاف ہیں۔ کیونکہ آیات و احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نیک روحیں نیکوں میں اور بد بدوں میں چلی جاتی ہیں واللہ اعلم۔

س نمبر ۱۴ - اگر امام بیس رکعت تراویح پڑھے تو اس کے ساتھ آپ بھی بیس رکعت پڑھے یا آٹھ پڑھکر علیحدہ ہو جائے۔ اسمیں افضل کونسی بات ہے اور تراویح جماعت کے ساتھ پڑھنی افضل ہے یا علیحدہ گھر میں یا مسجد میں پڑھنی افضل ہے اور وتر ایک رکعت یا تین رکعت پڑھنے افضل ہیں اور وتر جماعت کے ساتھ پڑھنے چاہئیں یا نہیں؟

س نمبر ۱۵ - مرد جب عورت سے جماع کرتا ہے تو مرد پر غسل کس حالت میں یا کس موقعہ پر واجب ہوتا ہے اور مرد پر اور عورت پر ایک ہی وقت میں غسل واجب ہو جاتا ہے یا کچھ فرق ہے۔ مرد کا بدن عورت کے بدن میں داخل ہوتے ہی غسل واجب ہو جاتا ہے یا دیر کے بعد۔ ایسا موقعہ ہو کر مرد کا بدن عورت کے بدن میں داخل ہوتے ہی اسی وقت مرد کو انزال ہو جاوے تو عورت پر غسل واجب ہے یا نہیں اور غسل کی ترکیب بھی تحریر فرمائیگا کہ کس طرح سے غسل کرنا چاہیئے۔

س نمبر ۱۶ - رمضان شریف میں دن کو عورت کے ساتھ چھیڑ چھاڑ یا مساس عورت کے بدن کا خواہ کسی مقام کا کیا یا بوس و کنار کرنا دن کو روزہ میں جائز ہے یا نہیں اور اگر شب کو جماع کیا جاوے تو نہا دھو کس وقت تک غسل کر لینا چاہیئے اگر شب کو نہ ہو سکے غسل کسی وجہ سے تو پھر کس وقت تک سارا دن کو غسل کرنے میں روزہ میں نقصان نہیں پہونچ سکتا۔

ج نمبر ۱۴ - تراویح آٹھ رکعت سنت ہیں اور بیس رکعت جائز ہیں بشرطیکہ عمدہ طرح سے ادا کیجائیں امام اگر بیس رکعتیں پڑھتا ہو تو مقتدی کو اختیار ہے آٹھ پڑھکر الگ ہو جائے۔ یا بیس کو پورا کر لے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا۔ کہ پچھلے وقت سے پہلا وقت اچھا ہے لیکن پہلے وقت میں باقاعدہ سماع قرآن شریف پچھلے وقت کے اکیلے پڑھنے پر فضیلت رکھتا ہے۔ وتر ایک رکعت بھی جائز ہے امام احمد ایک رکعت والی روایت کو ترجیح دیتے ہیں۔ رمضان شریف میں وتر جماعت کے ساتھ پڑھنے افضل ہیں۔

ج نمبر ۱۵ - حدیث میں آیا ہے کہ جب دخول ہو تو غسل واجب ہوتا ہے اس کے پہلے غسل کرنا

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

چودھری عبدالغنی صاحب ازاجودھیا اپنے نواسہ کے لیے اور حاجی محمد سلطان صاحب ادسیمدرجنا اپنے دوست میاں نصیر محمد اور محمد جی کے لیے جنازہ غائب اور دعائے خیر کی درخواست کرتے ہیں۔ اللہم اغفرلہم۔

مرزا صاحب قادیانی کو الہام ہوا ہے کہ آپ کے لڑکا پیدا ہوا ہے جس کی تفسیر آپ یوں کرتے ہیں کہ آئندہ کسی وقت لڑکا پیدا ہوگا۔ (معلوم ہوتا ہے کہ حرم محترم آج کل بار دار ہیں)

حجاز ریلوے بڑی سرعت سے بن رہی ہے ایک سال کے اندر اندر مدینہ طیبہ تک پہونچنے کی توقع کیجاتی ہے۔

امسال امرتسر سے حاجی بکثرت گئے ہیں خدا سب کو بخیریت لاوے۔

درہ گومل میں مرتضے اور سرو بکار کے درمیان ڈاک لٹ گئی۔ اغلبا لٹیرے محسود قوم کے آدمی تھے۔

ریلوے کی کل آمدنی یکم اپریل سے ۱۹۔ اکتوبر گذشتہ تک ۵۰ کروڑ ۱۸ لاکھ روپے ہوئی۔ گویا گزشتہ مالی سال کے اسی عرصہ کی نسبت اس سال ریل کی آمدنی میں دو کروڑ سے زیادہ کی آمد ہو چکی ہے۔

بمبئی میں ایک روئی کے کارخانہ میں آگ لگنے سے انجینیر اور اسسٹنٹ انجینیر جلکر خاک ہو گئے۔ دو اور آدمی جلکر مر گئے۔ اندازاً ۳ لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔

کاراتاغ علاقہ بخارا میں ۔۔۴۴۰ آدمیوں کے زلزلہ سے مرجانے کی خبر کی تصدیق ہوگئی۔ کاراتاغ کے آس پاس کے قصبات میں بھی زلزلہ سے اتلاف جان کا نقصان بہت ہوا۔

دربار میسور نے دیہاتی پنچایتوں اور گاؤں کے مقامی انتظام کا قدیم اور متروک دستور پھر تازہ کرنے کی تجویز کرلی ہے۔ دیہاتوں کی صفائی۔ تالابوں اور کنوؤں کی مرمت وغیرہ کا کام گاؤں کے پنچایتوں کے اختیار میں رہیگا پنچایت کو اس مقصد کے لیے دربار میسور کے خزانہ سے ایک مقررہ رقم دیجایا کریگی پنچایت کے عہدہ داروں کو گاؤں والے خود منتخب کیا کریں گے۔

مشرقی بنگالہ میں چلتی ٹرین میں چوری کی واردا تیں برابر ہوتے جا رہی ہیں ایک مارواڑی نے اپنے ملازم کے ہاتھ ۳۲ ہزار روپے آٹھ تھیلیوں میں کلکتہ سے نالڈہ بھیجے۔ تھرڈ کلاس میں ملازم نے سفر کیا۔ اس کی آنکھ لگتے ہی ایک تھیلی ۴ ہزار روپے کی چور لیگئے۔ پولیس نے ہر چند تلاش کی کچھ پتہ نہ لگا۔

قانون انسداد مجالس باغیانہ کی بابت اعلان کیا گیا ہے کہ مشرقی بنگال۔ اور آسام میں اس پر عملدرآمد ہوگا۔

امیر صاحب کابل نے ہندوستان کے قحط کا حال سنکر قندہار۔ کرم و لپتاور کے افسران سرحد کے نام احکام جاری کر دیے ہیں کہ کسی قسم کا غلہ یا گھی افغانی سرحد کے پار نہ جانے پائے۔

دہلی میں چوہوں کا مردانہ شروع کیا گیا ہے۔ ہر ایک چوہے پیچھے ایک پائی اُجرت دیتے۔ میونسپلٹی نے چوہے پکڑنے کو ہزار روپے کے پنجرے منگوائے ہیں۔ (سماجیو! ان چوہوں نے پچھلی جون میں کوئی بُرا کام کیا ہے یا اسی جون کی سزا بھگت رہے ہیں)

لاٹ صاحب بنگالہ نے حکم دیا۔ کلکتہ پولیس پر جو الزام لگائے گئے ہیں اُن کی بخوبی تحقیقات کی جاوے۔

الہ آباد میں ٹیکا طاعون لگانا شروع کیا گیا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اور بعض دیسی شرفا نے بھی ٹیکا کرایا۔

کلکتہ میں کرایہ کے موٹر کار یکم دسمبر سے چلنے شروع ہونگے۔ کمپنی نے ۲۴۰ موٹر کار ولایت سے منگوائے۔

ڈاکہ ۔ ۲۷ ماہ گذشتہ کو ۲۰ مسلح زکا خیلوں کا ایک گروہ سٹیشن پچی (پشاور) پر حملہ آور ہوا اور دو ہندوؤں کو اٹھا کر لے گئے۔ راستہ میں ۴۵ ویں سکھ پلٹن کے چند سپاہیوں پر گولیاں چلا کر ایک سپاہی کو زخمی کر دیا۔ پھر ایک افسرال کو زخمی کیا اور اس کے چپڑ اسیوں کو لے گئے۔

نواب محسن الملک مرحوم کی یادگار میں دو لاکھ روپے کی لاگت سے علیگڑھ کالج میں ایک وسیع و ہفتہ بورڈنگ ہوس بنانے اور اُس کی آمدنی سے کالج میں چند اور پروفیسر ملازم رکھے جانے کی تجویز کی گئی۔

حافظ آباد (گوجرانوالہ) میں جو دیا سلائی کا کارخانہ بڑی امیدوں سے قائم کیا گیا تھا۔ افسوس کہ عدم سرمایہ کے کارن چند ماہ میں نیلام کرنا پڑا۔ پہلے اس کو جموں میں قائم کرنے کا ارادہ تھا لیکن سابق رزیڈنٹ نے اجازت نہ دی۔ ۱۵ نومبر کو دیوالہ کی پیشی ہے۔

کراچی اور سندھ میں گرانی ہو جانے کے سبب کراچی سے غلہ باہر جانے کا امتناعی حکم دیا گیا ہے۔

افواہ ہے کہ لالہ لاجپت رائے اور اجیت سنگھ چھوٹ گئے

ahmadimuslim.de

مومیائی

کے متعلق مذہبی اور زبردست

عالیجناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری کی قابل قدر رائے

یہ مومیائی بہت مفید استعمال کی ہے۔ جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کے وقت بہت مفید ہے۔ (اخبار اہلحدیث ۱۹ جولائی ۱۹۱۱ء صفحہ ۱ کالم ۱)

جناب عبد الصمد صاحب عبد اللہ پور سے تحریر فرماتے ہیں

پہلا خط۔ تسلیم۔ میں نے پیشتر جو آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی اور وعدہ کیا تھا کہ اگر آپ کی دوائی حسب تحریر ثابت ہوئی تو ہمیشہ آپ ہی کی ادویات منگوایا کرونگا۔ الحمد للہ آپ کی مومیائی بے نظیر ثابت ہوئی اس لئے ایفاء وعدہ مجھ پر فرض ہوا ہے آٹھ روپے کی منصعبہ ذیل ادویات بھیجدیں۔

ایک صاحب شوناتھ بھنجن سے لکھتے ہیں۔ ادویہ مومیائی اور بیچیں میں آپ کا پرانا خریدار ہوں اور شہادتیں بھی ہیں مگر لکھا ضروری نہیں۔

مومیائی کے مختصر فوائد۔ مقوی باہ۔ مقوی جگر۔ جریان منی۔ ابتدائی سل و دق کے واسطے اکسیر۔ مقوی دماغ۔ مولد خون ہے۔ نوجوان۔ بوڑھے۔ بچے۔ عورت ہر ایک کے موافق خوش ذائقہ۔ قیمت فی چھٹانک ۔ آدھ پاؤ ۔ پاؤ بھر ۔

برق ست

اس میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن کی جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردی کی شکست رگوں کا ہی ضائع ہو جاتا ہے۔ ایک شیشی روغن طلا کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں سلبری پیدا ہو جاتی ہے اور خون کا دورہ ہو کر عضو کا ہمیشہ کے لئے تقلیع تیج ہو جاتا ہے۔ ایک شیشی ... کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ قیمت مع محصولڈاک (... روپیہ)

المشتہر

مینیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر۔ کٹرہ قلعہ

کتبخانہ ثنائی

تفسیر ثنائی

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے الفاظ لیکر تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئے گئے ہیں ایسے کہ باید و شاید۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو۔ کل تفسیر سات جلدوں میں ہے جن میں سے پانچ سردست تیار ہیں جلد ششم زیر طبع ہے۔

جلد اول سورہ فاتحہ و بقر قیمت	
جلد دوم آل عمران و نسا	
جلد سوم مائدہ سے تا اعراف	
جلد چہارم تا نحل چودہ پارہ	
جلد پنجم فرقان تک	

پانچوں جلدیں یکدم منگانے والے کو ... علاوہ محصولڈاک

الہامی کتاب

وید اور قرآن کے الہامی ہونے پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث۔ تمام مباحث کا خاتمہ قرآن کے الہامی ہونے کا کامل ثبوت قیمت ۱۰ / علاوہ محصول

تغلیب الاسلام مکمل

مہاشہ دہرم پال نو آریہ کی تہذیب الاسلام کا چاروں جلد کا جواب نہایت معقول اور مدلل۔ قابل دید ہے قیمت ... علاوہ محصول۔

ترک اسلام

مہاشہ دہرم پال کے ترک اسلام کا نہایت مدلل اور معقول جواب ہے قیمت ...

المشتہر

مینیجر اہلحدیث امرتسر۔ کٹرہ سفید

حسب الحکم مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered. L. 4352.

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

نمبر ۳ | جلد ۵

جب تک کہ ہو مصطفیٰ کی گفتار - مت دیکھ کسی کا قول و کردار
بر اصل ... تو نقل کیا ہے یا وہم و خطا کا نکلا ...

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے +

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں +

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے .. .. عہ

والیان ریاست سے .. .. ہے

روسا و جاگیرداران سے .. .. للعہ

عام خریداروں سے .. .. ؏ ۱۲؍

" " ششماہی ؏

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے +

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے +

امرتسر - یوم جمعہ - مورخہ ۵ اشوال سنہ ۱۳۲۵ ہجری مطابق ۲۲ - نومبر سنہ ۱۹۰۷ء

امرتسر میں قماربازی
قابل توجہ گورنمنٹ

قماربازی کے بدنتائج سے کسی فرد بشر کو انکار نہ ہوگا۔ اسی لئے قرآن مجید میں اسکو شرک کے ساتھ شمار کیا گیا ہے حالانکہ قرآن مجید کی اصطلاح میں شرک سب سے بڑا گناہ ہے۔ مگر قماربازی کے بدنتائج کے لحاظ سے اسکو بھی اکبر الکبائر گناہ کے ساتھ شمار کیا ہے چوری - خون - شراب خوری تو اس کے ادنےٰ نتائج ہیں اور کشت و خون بھی اس سے دور نہیں۔ گورنمنٹ انگریزی نے بھی اسکو جرم قرار دیا ہے۔ چنانچہ ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۸۶۷ء مصدرہ ۲۵ فروری سنہ ۱۸۶۷ء کی پانچویں دفعہ یہ ہے:-

"**دفعہ ۵** - اگر مجسٹریٹ ضلع یا اور عہدہ دار مفوض باختیارات کامل مجسٹریٹ یا ضلع کا سپرنٹنڈنٹ پولیس بروقت اطلاع یابی معتبر اور بعد ایسی تحقیقات کے جو اس کے نزدیک ضروری ہو بوجہ اس امر کے باور کرنے کی پاوے کہ کوئی مکان یا احاطہ محدود بدیوار یا کمرہ یا جگہ بطور مکان قماربازی عام کے مستعمل ہے تو اس کو اختیار ہے کہ معاس قدر مدد کے جو ضروری تصور کیجاوے رات یا دن میں بجبر اگر ضرورت ہو ہر ایسے مکان یا احاطہ محدود بدیوار یا کمرہ یا جگہ میں خود داخل ہو یا بذریعہ اپنے وارنٹ کے کسی عہدہ دار پولیس کو جو اس رتبہ سے کمتر نہو جسے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر یا چیف کمشنر اس کام کے لئے مقرر کریں داخل ہونے کی اجازت دی اور جائز ہے کہ تمام اشخاص کو جنکو وہ یا عہدہ دار مذکور وہاں پائے خود گرفتار کرے یا اس عہدہ دار کو گرفتار کرنے کی اجازت دی عام اس سے کہ وہ اسوقت فی الواقع مصروف قماربازی ہوں یا نہوں اور تمام آلات قماربازی اور تمام زرنقد و اشیاء کفالت زرنقد اور اشیاء مالیتی جنکی نسبت عقلاً یہ اشتباہ ہوتا ہو کہ بغرض قماربازی مستعمل ہوئی ہیں۔ یا استعمال کرنے کی نیت کی گئی ہو اور جو وہاں پائی جائیں انکو گرفتار کرے یا عہدہ دار مذکور کو اجازت گرفتار کرنے کی دی اور جب خود اس کے یا عہدہ دار مذکور کے نزدیک وجہ باور کرنے اس امر کے ہو کہ کوئی آلات قماربازی مخفی کئے گئے ہیں تو اس مکان یا احاطہ محدود بدیوار یا کمرہ یا جگہ کے تمام حصوں کی جنمیں وہ خود یا عہدہ دار مذکور پہنچ کر گرفتار کیا ہو تلاشی کرکے تمام آلات قماربازی جو اس تلاشی سے دستیاب ہوں گرفتار کرے اور اپنے قبضہ میں لائے یا اس عہدہ دار کو اجازت اس امر کی دے"

ضروری اطلاع - گمشدہ پرچے اور دوسری ہفتہ اطلاع آنے پر دوبارہ مفت - تیسری ہفتہ قیمتاً اربعہ آنہ فی پرچہ - اخبار گمشدہ کا نمبر اور نمبر خریداری ساتھ لکھنا ضروری ہے - مینیجر

ahmadimuslim.de

مگر ہم اس دفعہ امرتسر میں اس کے برخلاف برتاؤ کو دیکھکر ایسے متحیر ہوتے ہیں کہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ ایکٹ تمام ہو گیا تھا یا کہ دفعہ کو کسی اور ایکٹ نے منسوخ کر کے اس فعل بد (قمار بازی) کو جائز قرار دیا ہے یا امرتسر اپنی بدقسمتی سے انگریزی عملداری یا کم سے کم اس قانون کے نفاذ سے خارج ہے۔ ہم بلا خوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ اگر قمار بازی جرم ہو جیسا کہ دفعہ مذکور سے معلوم ہوتا ہے تو امرتسر کی پبلک میں جو تہائی جرائم پیشہ ہو چکی ہے دیوالی کو بھی جانے دیجیے جسکی بابت گورنمنٹ کو ہندو قمار بازوں نے دھوکہ دے رکھا ہے کہ اس روز جوا کھیلنا ہمارا مذہبی شعار ہے جیسا مسلمان آوارہ گردوں نے محرم کے متعلق گورنمنٹ کو دھوکہ دے رکھا ہے کہ تعزیہ بنانا ہمارا مذہبی کام ہے، امرتسر میں تو یہ غضب ہے کہ دن دھاڑے ہر وقت دن دونی رات چوگنی اس فعل بد کی ترقی ہے بلا مبالغہ یہ بات ہے کہ جس طرح امرتسر دیگر اجناس کی پنجاب میں اعلیٰ منڈی ہے اسی طرح قمار بازی کی بھی آج بڑی منڈی بن رہا ہے۔ امرتسر میں جو گذشتہ ایام میں مہاجنوں کے دیوالے نکلے ہیں یا آئندہ کو نکلینگے ان میں قمار بازی کو بہت بڑا دخل ہے۔۔

ہم نے جو اس بلائے بے درمان کی تہ کو تلاش کیا تو بعض پولیس مینوں اور بعض قمار بازوں سے یہ معلوم ہوا کہ صاحب ڈپٹی کمشنر امرتسر نے اس کو جرم قرار نہیں دیا اس لئے عام اجازت ہے لہذا ہم اپنے صوبہ کے اعلیٰ حاکم رعایا پرور لفٹنٹ گورنر سر ڈنزل ایبٹسن کی گورنمنٹ کو اس طرف توجہ دلاتے ہیں کہ از راہ رعایا پروری بموجب ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۸۶۷ء اس فعل بد کی بندش فرما دیں اور اگر ایکٹ مذکور منسوخ ہو چکا ہے تو براہ رعایا نوازی اسکو دوبارہ بحال کرنے کی کوشش فرما دیں ورنہ ایک روز ضرور آنے والا ہے کہ امرتسر کا شہر بلکہ تمام ضلع قمار بازی کے سبب سے دیوالیہ اور چور ہو جائیگا۔

امید ہے امرتسر کا معزز پالیٹکل اخبار وکیل بھی اس پر ضرور توجہ کریگا۔

تعزیہ

امسال بھی مثل گذشتہ سال کے تعزیہ کے متعلق ایک اشتہار نکالنے کا ارادہ ہے جس میں تعزیہ کی حرمت پر سب اہل سنت علماء کرام کے دستخط ہونگے پس ناظرین ہمکو اس کار خیر میں مدد دیں کہ اپنے اپنے علاقہ کے علماء سے (جن کے دستخط گذشتہ سال اس میں شائع نہیں ہوئے) تعزیہ کی مخالفت کے دستخط لکھوا دیں مضمون صرف اتنا کافی ہے کہ تعزیہ ممنوع ہے یا یہ کہ تعزیہ بنانا حرام ہے۔ امید ہے ناظرین دینی کاموں میں سرگرمی رکھنے والے احباب اپنے اپنے علاقہ کے علماء سے دستخط کرا کر دفتر اہلحدیث میں بہت جلد بھجوا کر خدا سے اجر عظیم پاویں۔

جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے فیصلہ

مولوی صاحب موصوف کی کل خط و کتابت ہم شائع کر چکے ہیں۔ ہر چند مذہبی اور اخلاقی طور پر ہر ایک شریف مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنے معاہدہ کو پورا کرے معاہدہ پورا نہ کرنے والوں کو عرف شریعت میں منافق کہا گیا ہے۔ لیکن مولوی صاحب چونکہ ایک دفعہ اس قسم کے فیصلے میں فیل ہو چکے ہیں اس لئے وہ کسی طرح سے بھی معاہدہ کی پابندی پر نہیں آتے لہذا ہم پبلک کو اصل حال سنا کر آئندہ کے لئے اس مسئلہ کو داخل دفتر کرتے ہیں ہمارے صلح جو احباب خانہ جنگی سے بیزار ہیں لیکن یاد رکھیں کہ ہم ان سے زیادہ خانہ جنگی سے بیزار ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے ایسے اختلافات کے فیصلہ کو منصفوں کی تجویز کی تھی اور قوم میں ایک مثال قائم کر دی ہے کہ بجائے تو تو میں میں کرنے کے اس قسم کے اختلافات کو خانگی منصفوں کی سپرد کر کے فیصلہ کرا لیا کریں۔ مگر مولوی محمد حسین صاحب کو چونکہ خانگی جھگڑوں ہی میں مزہ آتا ہے اس لئے وہ اسی میں سرگرداں رہتے ہیں۔ ایک طرف علماء آرہ کو کوستے ہیں کہ انہوں نے ان کے برخلاف فیصلہ کیوں دیا ایک طرف جناب مولانا ابو محمد احمد اللہ صاحب امرتسری کو برائی سے یاد کرتے ہیں ایک طرف جناب مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی کو جاہل ایسا اور ویسا کہتے ہیں حالانکہ جھگڑا کیا ہے؟ یہ کہ مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی کے معتقد اور مقتدی انکو امام صاحب کہتے ہیں جس میں نہ کسی آیت حدیث کی مخالفت ہے نہ کسی قانون کی خلاف ورزی ہے مگر مولانا بٹالوی کے دل و دماغ میں جو بات سما جائے اسے کون نکال سکے؟ آپنے جھٹ سے اس بڑے ضروری مسئلہ پر قلم فرسائی شروع کر دی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید اگر آنجناب اس طرف توجہ نہ کرتے تو خدا جانے اسلام کا کونسا رکن بوسیدہ ہو کر گر جاتا۔ پھر یہ بھی نہیں کہ معمولی طور پر آپ کسی مسئلہ کی تحقیق لکھ دیں نہیں بلکہ آپ کی تحریرات دیکھنے والوں سے یہ امر مخفی نہ ہوگا کہ فی سطر اگر دس لفظ ہیں تو ۹ محض دل آزاری اور فریق مخالف کی تذلیل اور تحقیر کے لئے زائد کئے ہوتے ہیں۔ چنانچہ اسی مسئلہ کے متعلق آپ مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی اور ان کے معتقدین کو بار بار جباری پارٹی لکھتے ہیں اسی لئے جماعت اہلحدیث کے ایک اعلیٰ رکن جو اپنے حلم اور بردباری کی وجہ سے مشہور ہیں یعنی جناب مولانا ابو الطیب محمد شمس الحق صاحب محدث عظیم آبادی نے ایک خط میں مجھے لکھا ہے کہ:

"جناب مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب کا اشاعۃ السنۃ میرے پاس پہونچا ہم نے اسکو کھولکر پڑھا دوسرے دن اسکا پولندہ بنا کر انکی خدمت میں واپس کر دیا اور ایک خط طویل انکو لکھا ہم جناب مولوی صاحب پر بہت افسوس کرتے ہیں انہوں

ahmadimuslim.de

نے اپنی علم و فضل کو ڈبو دیا اُن کے نزدیک ساری لوگ جاہل اور وہ خود ایک فرد کامل علم کے ہیں ۔" ۱۸ رمضان ۱۳۲۵ھ

غرض مولوی محمد حسین صاحب کو خانہ جنگی سے کچھ خاص انس ہے مگر ہمیں تو اس سے نفرت ہے اس لئے ہم آپکا مسلہ فیصلہ آج شائع کر کے آئندہ کچھ وقت تک خاموش رہینگے۔

ناظرین اہلحدیث کو یاد ہوگا کہ میری عربی تفسیر کے متعلق حضرات علماء غزنویہ نے ایک فتویٰ مرتب کیا تھا جس پر مولوی محمد حسین صاحب کے دستخط بھی بڑے فخر سے درج تھے کہ مصنف تفسیر (خاکسار) اہل سنت سے خارج ہے اسکا میں نے جواب لکھا اور بفضلہ تعالیٰ انہی علماء کے قلم سے اُس فتوے کو رد کرایا جنہوں نے فتوائے غزنویہ پر دستخط کئے تھے تو یہ نزاع یہاں تک بھی ختم نہ ہوا تو آرہ میں تین علماء جناب مولوی حافظ عبداللہ صاحب جناب مولوی شمس الحق صاحب جناب مولوی شاہ عین الحق صاحب) منصف مقرر ہوئے ہر سہ منصفان نے بالاتفاق فیصلہ دیا کہ مصنف تفسیر اہل سنت اور اہلحدیث ہے - مولوی محمد حسین صاحب نے اس فیصلہ پر ایک اپیل لکھا جسکی بابت آپ فرماتے ہیں ۔

"اس فیصلہ میں اہل اصول مذہب اہلحدیث کو چھوا تک نہیں صرف جزئیات مسائل میں محاکمہ کیا ہے اس امر کی تفصیل با دلیل خاکسار نے اسی فیصلہ کی اپیل میں چالیس صفحہ میں کی ہے جو فاضل منصفوں کی خدمت میں بغرض نظر ثانی پیش کی گئی ہے ۔ وہ اپیل ہنوز دارالعلوم کری میں پھر رہی ہے (از قبل نج دینیوں منصفو) کے کامل اجلاس میں پیش نہیں ہوئی - اس اپیل کے اصول کی نسبت دو منصفوں نے فرداً فرداً رائے ظاہر کردی ہے جس سے دلائل اپیل کے کبری کی کلیت صحیح و مسلم ہو چکی ہے - اگر ان کو کچھ شک و تامل ہے تو ایجاب صغری میں ہے جو آپ کا اصل رسالہ آیات متشابہات دیکھکر رفع ہو جائیگا - ان شاء اللہ تعالیٰ اور درصورت عدم ثبوت ایجاب صغری خاکسار بڑی خوشی سے اپنی اپیل و اعتراض کو واپس لے لیگا ۔" (اشاعۃ ج ۲۱ صہ ۶)

اس تحریر میں عبارت زیر خط خاص قابل غور ہے جس میں مولوی صاحب نے صاف اقرار کیا؟ کہ منصف صاحبان نے اگر آپ کے برخلاف فیصلہ کیا تو آپ تسلیم کرینگے - مولوی صاحب کی اس تقریر کو اردو دانوں کے ذہن نشین کرنے کے لئے ذرہ تشریح کرنا ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ہر دلیل کے دو جزو ہوتے ہیں ایک کا نام صغری دوسرے کا نام کبری ہوتا ہے - قانون کی کتابوں میں جو سزائیں لکھی ہوئی ہیں کہ فلاں جرم پر فلاں سزا ہے یہ بمنزلہ کبری کے ہے اور عدالت میں جو کسی ملزم پر مقدمہ ہوتا ہے تو اس میں صرف صغری ہی پر بحث ہوتی ہے - کبری تو مسلم ہوتا ہے - اس مثال سے ناظرین سمجھ گئے ہونگے کہ اصل بحث اور نزاع صغری ہی میں ہوتا ہے چنانچہ مولوی صاحب بھی اشاعۃ جلد ۲۱ صہ ۱۲۹ پر اقرار کرتے ہیں کہ صغریات ہی محل نزاع ہیں ۔" آپکی دلیلوں کا خلاصہ صرف اتنا ہے کہ مصنف تفسیر (خاکسار) حدیث سے منکر ہے (یہ تو ہوا صغری) اور منکر حدیث اہلحدیث سے خارج ہے (یہ ہوا کبری جس میں کسی کو نزاع نہیں) اب ہم نے یہ دکھانا ہے کہ مولوی صاحب کی صغریات حضرات منصفوں کی خدمت میں پیش ہوئی اور انہوں نے مولوی صاحب کے برخلاف فیصلہ دیا - ان امور کا ثبوت خود مولوی صاحب کی تحریر سے ہوتا ہے - آپ میری برخلاف میں دلیلیں لکھکر فرماتے ہیں کہ " ان دلائل ثلاثہ کے صغریات کو ہم خط اسمی حافظ عبداللہ صاحب آرہی میں ثابت کر چکے ہیں "۔ صہ ۱۱۳ ج ۲۱-

اس کلام ہدایت التیام سے ثابت ہوا کہ جن صغریات کے متعلق منصفوں کا فیصلہ آپ نے تسلیم فرمایا ہے وہ صغریات آپ کے خط اسمی حافظ عبداللہ صاحب (سر پنچ منصف) میں ملتے ہیں بہت خوب! اب ہم نے یہ دکھانا ہے کہ یہ خط حضرات منصفین کی خدمت میں پیش بھی ہوا یا نہیں - بحمداللہ اس کے ثبوت کے لئے بھی ہمیں کسی بیرونی شہادت کی ضرورت نہیں - مولویصاحب موصوف خود ہی لکھتے ہیں ؛-

" بعد اختتام جلسہ (مدرسہ احمدیہ آرہ) مہتمان جلسہ کا ایک خاص مجمع ہوا جس میں منصفین ثلاثہ فیصلہ آرہ اور چار اشخاص اور شامل تھے اور یہ قرار پایا کہ پہلے خط خاکسار بنام حافظ عبداللہ صاحب پڑھا جاوے اس کے بعد ثناء اللہ کے اہلحدیث ہونے یا نہونے پر بحث کی جاوے جب وہ خط پڑھا جاتا تو مہتمان جلسہ سے ایک صاحب کہیں کہیں بولتے تو خاکسار جواب دیتا " (صہ ۲۵۶ ج ۲۱)

مولویصاحب کی اس عبارت سے یہ تو بخوبی ثابت ہوا کہ جس خط میں آپ کے صغریات مرقوم تھے وہ خط حضرات منصفان کے سامنے پڑھا گیا - اب ہم یہ دکھاتے ہیں کہ آپکے ان صغریات کو منصفوں نے کس عزت کی نگاہ سے دیکھا - آپ خود ہی اسی صفحہ (۲۵۶) پر لکھتے ہیں کہ ؛-

" دو ثالث ثلاثہ منصفین فیصلہ آرہ نے یہ کہا کہ یہ عبارات محتملۃ المعانی ہیں لہذا اُن سے مدعا راقم خط (یعنے خود بدولت کا مطلب کہ مصنف تفسیر منکر حدیث ہے) ثابت نہیں ہوتا "

غنیمت ہے کہ اس تحریر میں مولویصاحب دو منصفوں کی رائے کو اپنے برخلاف ہونیکا تو اعتراف کرتے ہیں مگر تینوں منصفوں نے اسی مجلس میں تحریری فیصلہ دیا تو اُس پر تینوں کے دستخط ثبت ہیں کہ مولویصاحب کا مدعا ثابت نہیں - یہی وجہ ہے کہ مولویصاحب نے جلد ۲۱ اشاعۃ میں تمام علماء آرہ کو بڑے زور سے کوسا ہے اور خوب جی کھول کر سب

عادت شریف بے نقط سنائی ہیں۔

ناظرین! ہم نے جو عبارات مولوی صاحب کی نقل کی ہیں انہیں کسی طرح سے اپنے ہم و اجتہاد کو دخل نہیں دیا بلکہ مولوی صاحب کے اصل اقرار کو پیش کر کے نتیجہ بتلایا ہے لیکن مولوی صاحب اپنی کبرسنی کی وجہ سے بھول جاتے ہیں اور خواہ مخواہ ہٹ نہیں چھوڑتے جسکا نتیجہ اُن کے حق میں اچھا نہیں اور نہ ہوگا۔

خلاصہ مطلب یہ ہے کہ مولویصاحب نے چونکہ حضرات علماء آرہ کو میرے معاملہ کے متعلق منصف مانا ہوا ہے اس لئے بحکم شریعت (اَوْفُوْا بِالْعُهُوْدِ وعدہ پورا کرو) مولوی صاحب کو چون چرا کی گنجائش نہیں۔ مگر وہ کرتے ہیں اس لئے ہمیں بھی کہنا پڑتا ہے کہ ؎

ہم بھی قائل تیری نیرنگی کے ہیں یاد رہے　＊　او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

لطیفہ حیرت افزا۔ مولوی صاحب میری مخالفت میں ایسے کچھ حواس باختہ ہوئے ہیں کہ آپ کو خود بھی معلوم نہیں کہ کیا کہہ رہے ہیں اور پبلک آپکے مضامین کو کس عزت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ ناظرین اہلحدیث اور دیگر حضرات خوب واقف ہیں کہ یہ خاکسار گو اپنے اسلاف بزرگوں سے کیسا ہی پرانا مدعی ہے مگر مرزا صاحب قادیانی کی ارادت اور مرزائیت تو کبھی اسے خواب میں بھی نہیں آئی۔ مرزا صاحب قادیانی نے میری مخالفت سے چیخ کر میری موت اور مصیبت شدیدہ کا مباہلہ کیا۔ میں نے مرزا کے رد میں خاص ایک رسالہ **مرقع قادیانی** ماہوار جاری کر رکھا ہے۔ غرض اسوقت پنجاب اور ہندوستان میں اگر میں یہ کہوں کہ مرزا کی مخالفت میں سب سے اول نمبر میں ہوں تو غالباً یہ دعوے مبالغہ پر مبنی نہوگا۔ چکڑالوی یعنی اہل قرآن کے رسالہ نماز کا جواب میں ہی نے دیا اور کسی عالم نے اُس طرف رخ بھی نہیں کیا۔ مگر مولویصاحب کی صداقت کا اندازہ کیجئے کہ اشاعۃ جلد ۲۱ کے صفحہ ۱۲۷ اور صفحہ ۲۵۵ پر میرے لئے چار لقب اختیار کئے ہیں یعنی معتزلہ اور نیچری ان دو کو بھی کوئی پابندی سمجھے مگر مجھ کو **مرزائی اور چکڑالوی** بھی بتایا ہے جسکو دیکھکر میرے منہ سے بے ساختہ نکل گیا ؎

کس کی تہمت میں گنوں آپکو بتلا اے شیخ　＊　تو کبھو گبر بنے۔ گبر مسلمان مجھ کو

یہ ہے اِن مولانا صاحب کی کبرسنی کا اثر جس سے گورنمنٹ کا اصول پنشن بالکل صحیح معلوم ہوتا ہے۔ ابھی مولویصاحب نے اشاعت جلد ۲۱ میں میری دیانت امانت اور اخلاق پر بھی حملہ کیا ہے جس کے جواب دینے میں مجھے شماتت اعدا کا خیال مانع ہے اس لئے ایک ایسے ہی پر قناعت کرتا ہوں ؎ بدم گفتی و خرسندم۔ عفاک اللہ۔ نکو گفتی۔

آخری التماس۔ مولانا صاحب کی خدمت میں ایک التماس کرتے ہیں کہ خدارا اب تو اس درماندہ قوم کے حال پر رحم فرماویں اور تفرقہ پر تفرقہ نہ بڑھاویں۔ تبلیغ اور

انتقام نفسانی میں فرق کیا کریں۔ تبلیغ سے تفرقہ نہیں ہوتا۔ خدا آپکا خاتمہ بخیر کرے۔ خاکسار سے اگر آپکو کوئی بڑا اختلاف ہے تو یا تو حسب معاہدہ قدیم علماء آرہ کے اس فیصلہ کو تسلیم فرماویں یا حسب معاہدہ جدید منصفان جدید سے فیصلہ کرائیں اور اگر اُس معاہدہ کے فسخ کا حیلہ تراشتے ہیں تو اس کے فیصلہ کے لئے جناب مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری یا جناب حافظ عبد المنان صاحب وزیرآبادی کو آپنے ایک خط میں منصف بنانے کی بھیجا جازت دی تھی مولویصاحب موصوف کو تو آپ صرف یہ میرا جای بتاتے ہیں البتہ جناب حافظ صاحب کو میں اس تصفیہ کے لئے منصف مانتا ہوں اگر حافظ صاحب بھی (بقول آپکے) میاں فیروز الدین صاحب کی طرح انکار کریں تو مولوی الٰہی بخش صاحب وکیل ہوشیارپور یا ڈاکٹر سید جمال الدین صاحب ساکن پشاور کو آپ منظور کریں منظوری کے ساتھ ہی وجوہات فسخ معاہدہ میرے پاس بھیجیں میں انکا جواب لکھکر میاں فیروز الدین صاحب معتمد خط و کتابت کو دیدونگا۔ لیکن آپ یا میں انکے مجاز نہیں کہ منصف سے کسی قسم کی خط و کتابت یا ملاقات کریں۔ اگر آپنے یہ بھی نہ کیا اور خواہ مخواہ کا تفرقہ رکھا تو شائد مجھی بھی آپکے مقابلہ کی طرف خاص توجہ کرنی ہوگی بس آپ بہوش رہئے! ؎

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے۔

مرزا صاحب قادیانی کو میرے مباہلہ کی اثر کا اعتراف

ناظرین آگاہ ہونگے کہ مرزا صاحب قادیانی نے میری مخالفت سے چیخ کر بجائے خود میرے ساتھ مباہلہ کا اشتہار دیدیا تھا کہ ہم دونوں (مرزا صاحب اور خاکسار) میں سے جھوٹا سچے کی زندگی میں مریگا یا اُسپر کوئی موت کے برابر مصیبت آویگی۔ خدا کی شان اس مباہلہ کے بعد مرزا صاحب پر طرح طرح کی آفتیں نازل ہوئیں آپکا عزیز فرزند مبارک احمد ستمبر گذشتہ میں مرگیا۔ جس سے مرزا صاحب کی کمر کو ایسا صدمہ پہنچا کہ موت سے بدتر جسکی تفصیل ۱۱ اکتوبر کے اہلحدیث میں دکھائی گئی ہے۔ اس کے جواب میں مرزا صاحب نے ۱۰ نومبر کے بدر اور الحکم میں ایک لمبا سا ہاتھی کے دو کانوں کے برابر اشتہار دیا ہے جسکا ایک حصہ درج ذیل ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ

تبصرہ مجھے اس تحریر کے لئے اس بات نے مجبور کیا ہے کہ میں مامور ہوں کہ امر معروف اور نہی منکر کروں اور سُننے والوں کو ان امور پر قائم کردوں جن

اُن کا ایمان قوی ہو اور معرفت زیادہ ہو اور وہ صراط مستقیم پر قائم ہو جاویں۔ واضح ہو کہ اس ہفتہ کے اخبار عام میں اس کے پنچ کالم میں ہی پڑہا ہے کہ بعض کوتہ اندیش لوگوں نے میرے فرزند مبارک احمد کی وفات پر بڑی خوشی ظاہر کی ہے بلکہ دوسرے بعض اخباروں میں بھی بڑے زور سے اس واقعہ کو ظاہر کر کے یہ رنگ اس پر چڑہایا ہے کہ گویا ان میں سے کسی کا مباہلہ میں فتحیاب ہونا اس سے ثابت ہوتا ہے ہم اسجگہ زیادہ لکھنا نہیں چاہتے کیونکہ جہوٹ کی سزا دینے کے لئے خدا تعالیٰ کافی ہے۔ واضح ہو کہ میں نے کسی سے ایسا مباہلہ نہیں کیا جس کی کسی دوسرے فریق کی اولاد کو اس طرح پر معیار صدق و کذب بنایا جاوے کہ اگر اس فریق کا لڑکا مر گیا تو وہ جہوٹا ٹھیریگا بلکہ میں ہمیشہ یہی چاہتا ہوں کہ وہی شخص نابود ہو جس کا گناہ ہے جس نے خدا پر افترا کیا ہے یا صادق کو کاذب ٹھیراتا ہے ہاں اگر کسی کی اولاد مباہلہ کے وقت حاضر ہو کر خود مباہلہ سے حصہ لے اور افترا کے حامی یا تکذیب صدق کے حامی ہو جائیں جیسا کہ قرآن شریف سے ہی سمجھا جاتا ہے تب وہ کاذب ہونے کی حالت میں عذاب میں شریک ہوں گے جیسا کہ وہ مقابلہ میں شریک ہو گئے ورنہ بموجب حکم آیت لا تزر وازرۃ وزر اخرٰی۔ خدا ایک کے گناہ کے لئے دوسرے کو ہلاک نہیں کرتا۔ میرا لڑکا مبارک احمد نابالغ تھا اور ابھی نو برس کی عمر کو نہیں پہونچا تھا جب وہ فوت ہو گیا اور خدا نے اُس کی

وفات سے کئی برس پہلے دو مرتبہ اُس کی نسبت خبر دی تھی کہ ابھی وہ بالغ نہیں ہوگا جو فوت ہو جائیگا اور یہ بھی فرمایا تھا کہ دشمن اُس دن خوش ہوگا اور اپنا وار کریگا مگر ساتھ ہی دشمن کے بد انجام کی بھی خبر دی تھی کہ آخر کار وہ غضب الٰہی کے نیچے آئیگا اور میری نسبت یہ بھی فرمایا تھا کہ وہ دن تلخ زندگی کے ہوں گے اور ساتھ اُس کے میرے دل کی حالت کو ان الفاظ سے ظاہر کیا تھا کہ انی مع اللہ فی کل حال یعنی میں ہر ایک حال میں خدا کے ساتھ ہوں اور جو اس کی رضا ہے وہی میری رضا ہے اور یہ بھی میرے گھر کے لوگوں کو خدا نے مخاطب کر کے مجھے یہ الہام کیا تھا کہ ہے تو بھاری مگر خدائی امتحان کو قبول کر۔

۷ کیسا سفید جھوٹ ہے اگر یہ الہام تھا تو آپ نے منکا نکاح کیوں کیا تھا کیا اُس کے خسر ڈاکٹر ستار شاہ سے کوئی بیچ تھا کہ اُسکو بھی صدمہ پہونچایا اگر سچ ہو تو یہ الہام کسی سابقہ تحریر میں دکہاؤ کہ مبارک احمد بالغ ہونے سے پہلے مرجاویگا۔ ورنہ جہوٹ پر لعنت کہو۔

۵-۶ دیکہا آپ خود قائل ہیں کہ اس بچے کے مرنے سے آپکی زندگی تلخ ہوئی یعنی آپ پر اور آپکے تمام اہل بیت پر سخت مصیبت آئی اور ہمارا وار آپ پر چلا۔ سوا یہ کہ یہ آپکا الہام ہے سو ہمیں اس سے مطلب نہیں۔ ممکن ہے خدا نے آپ پر حجت قائم کرنے کو کسی طرح یہ سمجھا دیا ہو تاکہ وقت پر آپ کو اس مصیبت سے انکار کی گنجائش نہ ہو مختصر یہ ہے کہ ہمارے مباہلہ میں جو آپ نے موت جیسی مصیبت جہوٹے کے لئے چاہی تھی وہ آپ پر پڑگئی جس سے آپ کی زندگی تلخ ہو رہی ہے پس بحمد اللہ ہمارے مباہلہ کا اثر آپ پر پیدا ہوا کیا خوب ہے

اُلجہا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں ✦ لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا۔

باقی اشتہار کا جواب آئندہ۔ (اڈیٹر)

۸ اہل مقابل کا نام لینے سے کیوں شرماتے ہو وہ وہی ہے جسکو مباہلہ کے لئے آپنے بلایا تھا جسکا نام ابو الوفا ثناء اللہ ہے۔ (اڈیٹر)

۹ جہوٹ کہتے ہوئے شرم کرو ہم بھی تو یہ نہیں کہتے کہ مباہلہ میں اولاد کے مرنے کو مدار صدق و کذب آپنے بنایا تھا بلکہ ہم تو کہتے ہیں کہ موت جیسی مصیبت کو بنایا تھا مصیبت ایک مفہوم کلی ہے جس کے افراد کثیر ہیں سے ایک فرد اولاد کی موت بھی ہے جو آپ کو مبارک احمد کے مرنے سے پیش آئی۔ خدا کے علم میں جو تھا وہ ہو گیا اور آپ کو موت کی برابر مصیبت پہونچ گئی جسکا آپ کو بھی اعتراف ہے۔ (اڈیٹر)

۱۰ پھر عبد اللہ آتہم والی پیشگوئی پوری نہ ہونے پر آپنے بادری آتہم کے مرنے کو کیوں پیش کیا تھا وہ تو آپکے مقابلہ پر نہ آیا تھا۔ علاوہ اس کے ہم نے تو یہ بتلانا ہے کہ آپ پر مصیبت آئی خواہ وہ اولاد کے مرنے سے آئی یا بیمار ہونے سے ہاں اگر آپکی کوئی ایسی اولاد مرتی جسکے مرنے کا آپ پر کوئی صدمہ نہ ہوتا جیسے مرزا فضل احمد (باغی پسر) کی موت ہوئی تھی تو ہم بھی اسکو مباہلہ کا اثر نہ بتلاتے۔ لیکن جب ایسی اولاد مری ہے کہ اُس کے مرنے سے آپکی زندگی تلخ ہو گئی اور بھی ہو تو ہمارا حق ہے کہ ہم اسکو اپنے مباہلہ کا اثر ظاہر کریں جو خدا کے

مدرسہ احمدیہ آرہ کا سالانہ جلسہ

۷-۸ دسمبر کو مدرسہ احمدیہ کا اٹھارواں جلسہ ہوگا۔ مہتمم صاحب اعلان دیتے ہیں کہ جو صاحب تشریف لانا چاہیں وہ ایک ہفتہ پیشتر اطلاع دیں مگر ہم مہتمم صاحب کو اطلاع دیتے ہیں کہ امسال جلسہ کو معمولی جلسہ ہوا خوری نہ بنائیں بلکہ مدرسہ کے لئے کوئی مستقل صورت پیدا کریں حتی المقدور اخراجات میں کفایت شعاری سے کام لیں جلسہ کی آخری شب میں اہلحدیث کانفرنس کے لئے وقت نکالیں اسی شب میں امرتسر سے ہم بھی شریک ہو کر مدرسہ کے متعلق مشورہ کریں۔ غرض اس سال مہتمم صاحب کو بہت سے امور کی جواب دہی کے لئے تیار رہنا چاہیے ✦

دسمبر کے موقع قادیان میں ایک مضمون انعامی پانسو روپیہ کا نکلیگا۔ ناظرین اور مرزائی منتظر رہیں۔

ahmadimuslim.de

اہل فقہ کو سو روپیہ انعام

اہل فقہ کی کذب بیانیاں اور ابلہ فریبیاں سن سنکر ہم اور تمام

لوگ حیران اور ششدر ہیں اڈیٹر اور اس کے نامہ نگاران عجیب ہی کینڈے کے ہیں نہ انکو جھوٹ بولتے ہوئے شرم آتی ہے نہ بہتان لگاتے ہوئے جھجکتے ہیں پچھلے قصے تو ہم کیا سنائیں ۔ ۵ شوال کے پرچہ میں ایک نامہ نگار مولوی عبدالصمد امرتسری کا مضمون نکلا ہے جس میں لکھا ہے کہ :-

"ان (اہلحدیثوں) کا عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء علیہم الرضوان کو نعوذ باللہ چوہڑے چماروں (یہ لفظ یونہی چھپا ہوا ہے غالباً چوہڑے چمار مراد ہے۔ اہلحدیث) سے بدتر جانتے ہیں جیسے کہ ان کے امام مولوی اسماعیل دہلوی کی کتاب تقویۃ الایمان میں ہے ۔"

اس عبارت کی نسبت ہم اڈیٹر اور اس کے کاذب نامہ نگار کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ ہم سے فیصلہ کریں ۔ اس فیصلے کے لئے ہم ایک آسان صورت پیش کرتے ہیں جو کسی طرح کی نزاع اور جھگڑے کی نہیں ہے ۔ وہ یہ ہے کہ جناب مولانا حاجی احمد علی صاحب حنفی سرہٹی اور جناب مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب حنفی پھلواروی سے فیصلہ کرایا جائے کہ تقویۃ الایمان سے آپکا یہ مدعا ثابت ہوتا ہے آپ تقویۃ الایمان کا صفحہ بتا کر ہر دو منصف صاحبان کی خدمت میں بھیجیں منصف اپنا فیصلہ دونوں اخباروں کے دفتروں میں بھیجدیں اگر دو منصفوں میں اختلاف ہوا تو جناب مولانا ابو محمد عبدالحق صاحب حقانی حنفی دہلوی سرپنچ ہونگے اگر حضرات منصفین یہ فیصلہ دیں گے کہ نامہ نگار کا مدعا تقویۃ الایمان سے ثابت ہے تو ہم یکصد روپیہ دار اہل فقہ کے اڈیٹر کو انعام دینگے جسکو وہ نصف خود لیں اور نصف نامہ نگار کو دیں ۔ اگر نہ ثابت ہوا تو ہم ان سے نقدی کچھ نہ لینگے بلکہ صرف یہی کہ اہل فقہ میں انکو اتنا لکھنا ہوگا کہ ہم نے یہ دعویٰ جھوٹا کیا تھا اور قرآن شریف میں جو جھوٹے کی سزا ہے ہم اس کے مستوجب ہیں اس فیصلہ کے لئے ہم میر حبیب اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ مربی اہل فقہ کو خاص توجہ دلاتے ہیں دیکھئے ہماری دریادلی کہ ہم تمہارے مسلمہ علماء کو منصف مانتے ہیں ۔ "تا سیاہ روئے شود ہر کہ در وغش باشد" لیکن ہم وجدانی طور پر پیشگوئی کرتے ہیں کہ اہل فقہ اور اس کے مفتری نامہ نگار کو منصفی کرانے کی کبھی جرأت نہ ہوگی بما قدمت ایدیھم واللہ علیم بالظالمین ۔

امید ہے اہلحدیث کے خریدار اس میں کچھ کچھ رقم اہلفقہ کے انعام میں بڑھائینگے تاکہ فیصلہ کی ترغیب ہو ۔ ہمارے کرم دوست حکیم محمد الدین صاحب سکرٹری انجمن نصرۃ السنہ مبلغ صہ روپیہ منشی علم الدین صاحب اسسٹنٹ سکرٹری مبلغ ہے قاضی دین محمد صاحب فیض پور والی ضلع امرتسر عا اور شیخ عبدالسلام صاحب ساکن حال دفتر اہلحدیث امرتسر صہ دینگے ۔

علمائے احناف سے چند سوال

(رنج بردار مینگے)

علمائے احناف اگر سوالات ذیل کے جوابات کافی و شافی دیں تو میں اپنے خیال سے رجوع کرکے سچا و پکا حنفی المذہب ہونے کو طیار رہوں اور بجائے خلعت لینے کے مجیب صاحب کو مبلغ پانچ روپیہ کی خلعت عطا کرونگا اور اگر جواب نہ دے سکیں تو مذہب حنفی سے تائب ہو کر خالص محمدی بنجاویں ۔

سوال اوّل ۔ تقلید شخصی کی پابندی ائمہ اربعہ کے اقوال سے ثابت ہے یا نہیں ؟

سوال دویم ۔ خلفائے راشدین کو اگر ائمہ مجتہدین اربعہ پر فضیلت ہے تو پھر فاضل کے ہوتے ہوئے مفضول کی تقلید کیوں واجب ہوئی ؟

سوال سویم ۔ ابراہیمی مصلیٰ کے علاوہ چار مصلے اور کعبہ میں زائد کرنا قرآن حدیث سے بھی ثابت ہے یا ائمہ مجتہدین نے کہا ہے تو نص صریح سے ثابت کریں ؟

سوال چہارم ۔ تقلید شخصی کا رواج تیسری صدی کے بعد سے شروع ہوا تو قبل رواج تقلید شخصی کے مسلمان جو تقلید شخصی یا مذہب معین کے پابند نہیں تھے تو وہ اسلام میں کیسے تھے اور اہل سنت تھے یا اہل بدعت ؟

سوال پنجم ۔ اجتہاد ائمہ اربعہ پر منحصر کرنا اور انکے بعد کے علماء سے نفی کرنا فضلنا بعضکم علےٰ بعض نص صریح کے خلاف ہے یا نہیں اور اسپر کوئی دلیل مثل ختم نبوت کے ہے یا نہیں ؟

سوال ششم ۔ امام محمد و امام ابو یوسف و دیگر علمائے کبار احناف متقدمین و متاخرین نے امام ابوحنیفہ صاحب کے قول سے ہزاروں جگہ خلاف کیا بلکہ صاف رد کردیا تو یہ صاحبان غیر مقلدیت کے زد سے بچے یا نہیں ؟

السائل محمد سلیم سوداگر ارمو گیر سرائے کہنہ

اولیا کی زندگی اور کرامات

مصری اخبار المؤید کا ایک نامہ نگار جس نے "مغربی" کے نام سے دستخط کئے ہیں لکھتا ہے کہ آجکل مصر میں ذیل کے سوالات پر نہایت گرم بحثیں جاری ہیں (۱) کیا اولیاء اللہ کی کرامات برحق ہیں ؟ (۲) کیا ان کے مرنے کے بعد ان سے مدد مانگنا جائز ہے ؟ (۳) کیا ان کی قبروں کو بوسہ دینا اور ان کے آستانوں پر پیشانیاں رگڑنا درست ہے ؟ (۴) کیا ان کے مزاروں پر چڑھاوا چڑھانا اور اس چڑھاوے کا کھانا جائز ہے ؟ (۵) کیا اولیاء اللہ بعد مرنے کے اپنے اصلی جسموں اور اصلی اعضا اور حواس کے ساتھ زندہ رہتے ہیں ؟

ahmadimuslim.de

...کا مال

...پشمینہ سفید۔ اسکا رنگ ... ہے۔ متمول لوگ موسم ... چادر کو پہنتے ہیں اول ... اور سردی کو پاس تک ... دیتی۔ بیشک شاہانہ لباس ... وں کے لئے زینت ہے۔ ... عرض ۱۰ گز قیمت ۱۷ روپے

پشمینہ نسواری۔ یہ بھی ... ہے۔ اس کی ہوتے ہوئے ... اثر نہیں کر سکتی۔ مغز ... ت ... ں ... کا رنگ نسواری ... ت بھی خوبصورت معلوم ہوتا ... ۲۰ گز عرض۔ قیمت ۱۴ روپے

پشمینہ سبز۔ یہ بھی بہت ... سفید پوش لوگ اسے چاہتوں ... ہیں اسکا بھی رنگ سفید ہے ... سبز ہیں۔ یہ بھی بہت عمدہ ... معلوم ہوتا ہے۔ طول ۲۰ گز ... قیمت ۱۳ روپے

... چونکہ ہاتھ سے بنا جاتا ہے ... شین کے مال سے بدرجہا ... پائدار ... ہے۔ خریدار ... ش ... ہیں۔ ... کے ... خریدار

... منیجر انڈین شال ایجنسی ... سر۔ کٹرہ قلعہ

ہم اب سے پہلے اولیاء کی کرامات پر مضامین لکھ چکے ہیں اس کے بعد ہم نے لکھا تھا کہ مزاروں پر جانا اور اولیاء اللہ سے مدد مانگنا اور دنیاوی ضرورتوں کے پورا کرنے کی اُن سے درخواست کرنا اسلام کا طریقہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ طریقہ ایام جاہلیت کا ہے۔ اگر مزاروں پر لوگ معمولی طور سے جائیں اور ایسی کوئی حرکت اُن سے ظہور میں نہ آئے۔ تو ہم اس کو بُرا نہیں سمجھتے لیکن جب وہ کوئی ایسی حرکت کریں جس سے اسلام کے عظیم الشان رکن یعنی توحید میں خلل آئے تو ہم اسکو اسلام کی رُو سے ناجائز سمجھتے ہیں اور اس کو نہایت نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

اولیاء اللہ منجملہ علماء اسلام کے تھے جنہوں نے لوگوں کے اخلاق و عادات کی اصلاح کرنے پر کمر باندھی تھی اور چاہتے تھے کہ اخلاقی زندگی کی رُوح اُن کے قالبوں میں پھونکیں۔ اس کام کے انجام دینے کے بعد وہ مر گئے۔ مگر اُن کے طریقے اُن کی تصنیفات اُن کے خیالات اور اُن کے اقوال نہیں مرے۔ وہ بدستور زندہ ہیں اور اُنپر عمل کرنے سے لوگ اب بھی اُسی طرح فائدہ اٹھا سکتے ہیں جس طرح کہ اُن کی زندگی میں فائدہ اٹھاتے تھے۔ اُن کے مرنے میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ غور کرو اور سوچو کہ اُن سے پہلے سرور کائنات پر بھی موت طاری ہو چکی ہے۔ حضرت عمرؓ نے محبت کے جوش میں آکر کہدیا تھا کہ آں حضرت کی وفات نہیں ہوئی۔ مگر حضرت ابوبکرؓ نے اُن کو سمجھایا اور کہا کہ خدا فرماتا ہے "محمد ایک رسول ہیں اور اُن سے پہلے بھی بہت سے رسول گذر چکے ہیں" اگر اولیاء اللہ مرے نہیں تھے تو لوگوں نے اُنکو کیوں نہلایا؟ کیوں اُنکو کفن پہنایا؟ کیوں اُنکی جنازہ کی نماز پڑھی؟ کیوں اُنکو زمین میں دفن کیا؟ اگر اس کے بعد بھی کوئی شخص اُن کے مرنے میں شبہ کرتا ہے تو اسکا کیا علاج ہے۔

جو لوگ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ اولیاء اللہ اپنی قبروں میں اپنے اصلی جسموں اور اپنے تمام اصلی حواسوں کے ساتھ زندہ ہیں اُنکا یہ اعتقاد قدیم بت پرست یونانیوں کے اعتقاد سے مشابہ ہے۔ وہ بھی اپنے دیوتاؤں اور بہادروں کی نسبت یقین کرتے تھے کہ اُن کو موت نہیں آئی بلکہ وہ زندہ ہیں۔ وہ بھی اُن سے اسی طرح منتیں اور مرادیں مانگتے تھے جس طرح آجکل کے نادان مسلمان اپنے مرے ہوئے بزرگوں سے دنیوی حاجتیں طلب کرتے ہیں۔

یہ ظاہر ہے کہ جب اولیاء اللہ سے ایسی التجائیں کیجاتی ہیں جو صرف خدا ہی کے حضور میں کیجا سکتی ہیں تو اس کے معنے یہی ہیں کہ وہ اُن کو خدا سمجھتے ہیں یا خدا کی مثل جانتے ہیں جیسا کہ اہل یونان اپنے دیوتاؤں اور اپنی قوم کے بہادروں کو سمجھتے اور جانتے تھے۔ بلاشبہ یہ نادان لوگ ظاہری طور پر خدا کا لفظ اولیاء اللہ کی نسبت نہیں بولتے مگر جب کہ اُن کا برتاؤ اولیاء اللہ کے ساتھ ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ خدا کے ساتھ ہونا چاہئے اور وہ اُن میں خدا کی بعض صفات کا وجود بھی تسلیم کرتے ہیں جن میں سے ایک صفت دائمی زندگی ہے۔ تو قیامت کے روز یہ خدا کو کیا جواب دے سکتے ہیں۔ نادان مسلمانوں کے یہ خیالات ایام جاہلیت کے خیالات کی یادگار ہیں۔ رسول خدا نے فرمایا ہے۔ کہ "ایک زمانہ آئیگا جبکہ تم اپنے باپ دادا کی پیروی پھر کرنے لگوگے" آں حضرت کی یہ پیشین گوئی پوری ہو گئی ہے۔

مجھے اس موقع پر ایک لطیف قصہ یاد آیا۔ ایک بھولے بھالے مسلمان بزرگ وقف کے متولی تھے۔ وہ وقف کے روپیہ سے ایک مسجد کے در و دیوار پر بیل بوٹے بنوا رہے تھے اور مسجد کی محراب کو اُنہوں نے خاص طور سے طرح طرح کے نقش و نگار سے آراستہ کرایا تھا۔ ایک شخص نے اُنکو اس امر سے منع کیا اور رسول خدا کی ایک حدیث پڑھکر سنائی جسکا مضمون یہ ہے کہ "میری امت کے لوگ آخر زمانے میں مسجدوں کو طرح طرح کی زینتوں اور آرائشوں سے منقش کرینگے" متولی نے جو فی الحقیقت ایک نیک اور صاحب تقویٰ بزرگ تھے کہا تو پھر مسجد کی آرائش اور مینا کاری میں ضرور کوشش کرنی چاہئے کیونکہ اس سے آں حضرت کی پیشین گوئی کی تصدیق ہو جائیگی۔ اللہ اللہ! کیا مقدس جہالت ہے!! یہ بزرگ نہیں سمجھے کہ رسول خدا نے پیشین گوئی کے پیرایہ میں لوگوں کو عبرت دلائی ہے اور اُن کو تنبیہ کی ہے کہ وہ ایسی حرکت نہ کریں۔ اس کی مثالیں احادیث اور قرآن مجید میں بہت سی ہیں اور یہ فصاحت و بلاغت کا ایک دلنشین اور موثر طریقہ ہے۔ عام بول چال میں بھی باپ بیٹے سے کہتا ہے "خدا کی قسم تو جوا کھیلنے اور شراب پینے سے ہرگز باز نہیں آئیگا جبتک کہ فلاں جوئے باز اور شرابی سے ملتا رہیگا" ظاہر ہے کہ باپ کے اس کہنے سے اس کے سوا کوئی مقصد نہیں ہے کہ بیٹا شراب پینے اور جوا کھیلنے سے باز آئے۔ وہ کب چاہتا ہے کہ بیٹا اس کی قسم کو پورا کرے اور اُس کی پیشین گوئی سچا کر دکھائے۔ اس کا مطلب تو اس قول سے بیٹے کو تنبیہ کرنا اور ہدایت کرنا ہے۔ اور بس۔

اسی طرح اس حدیث کے معنوں پر خیال کرنا چاہئے جس میں آں حضرت نے پیشینگوئی فرمائی ہے کہ تم پھر اپنے باپ دادا کی پیروی کرنے لگوگے۔ اس سے بھی آں حضرت کو تنبیہ کرنی اور عبرت دلانی مقصود ہے اور یہ امر جتانا منظور ہے کہ اسلام نے جاہلیت کے جن خیالات اور عقائد کو تم سے دور کر دیا ہے انہیں خیالات اور عقائد کو تم پھر اختیار کرلوگے اور یہ ایک عبرت انگیز بات ہے۔ اب سوچو اور غور کرو کہ جس طرح لوگ ایام جاہلیت میں اپنے بزرگوں اور دیوتاؤں کو زندہ یقین کرتے تھے اسی طرح نادان

فرقہ سنوسیہ اور اسلامی خطرہ

گذشتہ سے پیوستہ

اس مضمون کا کچھ حصہ یکم شوال کے اہلحدیث میں نکل چکا ہے اور اسکی تمہید اور ضروری نوٹ بھی اسی پرچہ میں لکھے گئے ہیں ناظرین پڑھنے سے پہلے اس پرچہ کو دیکھ لیں تو مفید ہوگا۔ (ایڈیٹر)

اُس کی اولیات میں سے ایک کارنامہ یہ تھا کہ اُس نے بہ حصول فرمان سلطان ترکی مصر اور بنغازی کی سرحد پر مرغزار سوح کے شمال و مشرق میں بمقام جغبوب جسکا دوسرا نام جنبوب بھی ہے ایک مستحکم قلعہ نما زاویہ تیار کیا جو اگرچہ اب تو نہیں لیکن کچھ دنوں پہلے تک اس گروہ سنوسیہ کا صدر مقام تھا۔ جغبوب میں اُس نے آلات حرب اور گولی بارود کی تیاری کے لئے کارخانے قائم کئے اور سامان جنگ اور رسد کے ذخیرے اور گودام بنائے۔ یہاں وہ اندرون ملک کے سرداران و شیوخ قبائل سے خلیج میں ہاتھی دانت۔ غلام اور شترمرغ کے پر وصول کرتا تھا۔ یہیں شمالی ساحل کے غیر معروف اور مخفی بندرگاہوں سے اُس کے پاس ہتھیاروں اور گولی بارود کے ذخیرے آتے پہنچتے تھے۔ یہیں بورنو۔ شمالی و مغربی افریقہ ٹمبکٹو اور صوبجات صحرائے اعظم کے حجاج مکہ جاتے ہوئے اُس کے فیوض برکات سے مستفیض ہونے کے لئے ہر سال جمع ہوتے تھے۔

خدا جانے اس پُر اسرار صحرائی قلعہ کا نقشہ کیا ہوگا جو قلعہ ہی نہیں بلکہ اس حیرت انگیز گروہ کی جا۔ پناہ۔ مشہدی۔ دارالاسلام۔ خانقاہ اور پایہ تخت سبھی کچھ ہے۔ جس کی فوجی مشقیں کسی دن افریقہ میں یورپ کو پیام اجل سنانے والی ہے۔ اس کی چار دیواری کے اندر کا منظر حقیقت میں ہیبت زا اور ہوشربا ہوگا۔ اسے کوئی معمولی شہر نہ سمجھو بلکہ یہ زمانہ حال کا مدینہ ہے اور وہ اُبلتا ہوا چشمہ ہے جس سے ممکن ہے کہ ایک ایسا سیلاب بہ نکلے جو ویسا ہی بلکہ اُس سے بھی زیادہ زبردست ہو جس نے آج سے کئی سو سال پہلے یثرب سے پھوٹ کر مشرقی دنیا کو جل تھل کر دیا تھا۔ بہر حال اس شہر کے نقشہ اور حالات کا اندازہ مغربی تصور پر چھوڑا جاتا ہے کیونکہ کسی یوروپین نے آج تک اس کی گلیوں میں قدم نہیں رکھا اور کوئی یوروپین آنکھ اسوقت تک اُس کی دیواروں کو نہیں دیکھ سکی۔ تین اشخاص (نختیجل۔ ڈوویرئر اور دالغس) نے البتہ اس بات کا بیڑا اُٹھایا مگر منزل مقصود تک پہونچنے سے کوسوں پہلے سنوسیوں نے ان بیچاروں کو اُلٹے پاؤں واپس کر دیا۔ دیسی جاسوس جو مختلف گورنمنٹوں کی طرف سے مخبری کرنے کے لئے بھیجے گئے۔ ان میں سے ایک بھی جیتا بچا نہ لوٹا۔

جغبوب میں محمد ہر سال مقدمین یعنی قبائل کے سرداروں کو سال آئندہ کے طرز عمل اور کاروائیوں کے متعلق بحث اور مشورہ کرنے کے لئے جمع کیا کرتا تھا۔ اُس نے اپنے مختلف زاویوں کے مابین سلسلہ رسل و رسائل قائم کرنے کے لئے متعدد ہرکاروں کی چوکیاں بٹھا رکھی تھیں۔ اور اہم خبروں کے جلد پہنچ جانے کا انتظام بھی اسی طریقہ پر کر رکھا تھا۔ اس کے علاوہ اُس نے رجسٹر بھی تیار کرائے تھے۔ جن میں جماعت سنوسیہ کے ہر فرد کا نام درج ہوتا تھا۔

اس حسن انتظام کی بدولت سنوسیوں کی طاقت بے حد بڑھ گئی جس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ سنہ ۱۸۶۱ء میں محمد نے ایک فرمان نافذ کیا جس میں امیرالمومنین سلطان عبدالمجید خان کو دعل یورپ سے گہرے تعلقات رکھنے کی پاداش میں دائرہ اسلام سے خارج کیا گیا تھا۔ اس فرمان کے نفاذ کے تھوڑے ہی دن بعد سلطان کا انتقال ہوگیا اور اس واقعہ نے محمد کے اقتدارات کا پلہ اور گراں کر دیا۔

فرقہ سنوسیہ کے اثر اور طاقت کی ترقی اس سرعت سے ہوئی کہ سنہ ۱۸۸۴ء میں ان کے جو زاویے موجود تھے اُن کی تعداد ایک سو بیس سے اوپر تھی۔ یہ خانقاہیں دنیائے اسلام کے قریب ہر حصہ میں پھیلی ہوئی تھیں۔

خیال تھا کہ ماہ نومبر ۱۸۸۲ء میں یعنی چودھویں صدی کے آغاز پر محمد کوئی جنگی اعلان کرے گا لیکن وہ تاریخ بلا کسی مجاہدانہ کاروائی کے گزر گئی جس کی وجہ غالباً یہ تھی کہ مہدی کی دوربینی نے اس موقع کو قبل از وقت سمجھا اور یہ جان لیا کہ بالفعل کسی وسیع پیمانہ پر کامیابی کی توقع محال ہے۔ چند سال ہوتے ہیں کہ مہدی کا انتقال ہوگیا۔ مرتے دم تک اس نے جہاد کی کسی وسیع پیمانہ پر اجازت نہ دی جس کی وجہ وہی ہے جو اوپر بیان ہوئی۔ موجودہ شیخ اسی کا بیٹا ہے جس کے حالات اگرچہ بہت کم معلوم ہیں لیکن جو کچھ معلوم ہوا ہے اُس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ محمد کے نقش قدم پر چل رہا ہے اور جو اصول اُس کے باپ نے قائم کئے تھے اُنہیں پر جوش استقلال اور تقلید سے کاربند ہے۔

میں بوضاحت ثابت کر چکا ہوں کہ محمد غیر معمولی قابلیت کا شخص تھا۔ شیخ اول یعنے اپنے باپ کی طرح وہ بھی تقدس کی ایک پُراسرار چادر میں ہر وقت لپٹا رہتا تھا۔ خراسان کے نقاب پوش مدعی نبوت (ابن المقنع) کے مانند اپنے مریدان خاص کے سامنے بھی وہ چہرہ پر نقاب ڈالے رہتا تھا اور کنج تنہائی میں زہد و ورع کے ساتھ زندگی بسر کرتا تھا اور اگرچہ تمام اسلامی دنیا اُس کی معتقد نہ تھی لیکن اس کے پیروؤں اور مریدوں کے دلوں پر اس کی عظمت۔ ہیبت اور عزت کا سکہ جما ہوا تھا۔ اُس کی تعلیم و تلقین کے مطابق اُس کے مرید تا بحد امکان یہ نہیں ظاہر ہونے

ahmadimuslim.de

بہ ایں ہمہ ان کا تعلق سنوسی جماعت سے ہے۔ اسی طرح کی دوسری اسلامی جماعتوں کی طرح ان کی کوئی ایسی علامت ہے جس سے وہ شناخت ہو سکیں۔ طریقہ سنوسیہ کا ہر پیرو فری میسن کی طرح اپنے پیر بھائی پر خفیہ اشارات کے ذریعہ سے اپنے آپ کو ظاہر کر سکتا ہے اور تیسرے شخص کو یہ بھی معلوم نہیں ہونے پاتا کہ اس کا کوئی تعلق اس زبردست جماعت سے ہے۔

سلسلہ سنوسیہ کے پیرو شرع محمدی کی پابندی سختی سے کرتے ہیں اور بعض دفعہ تو ایسی سخت احتیاط سے کام لیتے ہیں کہ ہنسی آتی ہے مثلاً ان میں سے بعض سفید قند اس بنا پر نہیں کھاتے کہ ممکن ہے کہ جن ہڈیوں کی راکھ سے شکر صاف کی جاتی ہے وہ ایسے جانوروں کی ہوں جو شرع شریف کے مطابق حلال ذبح کیا گیا ہو یہ لوگ نہایت سادہ اور خشک زندگی بسر کرتے ہیں اور ہر شخص نے اپنے آپ کو مقاصد طریقہ سنوسیہ کی تکمیل کے لئے وقف کر رکھا ہے۔ زاویوں میں تمام زاویوں اور رباطوں پر لفظ اللہ داغ دیا جاتا ہے جس سے یہ مراد ہے کہ یہ وقف اسلام ہیں جب کوئی شخص نیا نیا اس سلسلہ میں شریک ہوتا ہے تو اسے دنیاوی لذتوں کے ترک کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ نفیس و پر تکلف لباس اور زیورات کے استعمال کی ممانعت ہے۔ البتہ ہتھیاروں کی آرائش جائز قرار دی گئی ہے کیونکہ یہ ہتھیار جہاد میں کفار کے خلاف کام آنیوالے ہیں۔

اس وقت تمام برطانوی مقبوضات واقع مشرقی و مغربی سواحل افریقہ اور نیز مصر و سوڈان میں نہایت سرگرمی کے ساتھ یہ کوشش کی جارہی ہے کہ کل مسلمانان افواج کو سلسلہ سنوسیہ میں داخل کر لیا جائے۔ چونکہ مغربی ساحل متعدد کارواں راستوں کے باعث شمالی ساحل سے زیادہ ملا ہوا ہے لہذا سنوسی وعظ و تلقین کا سلسلہ مشرقی ساحل کے مقابلہ میں بہت پہلے سے جاری ہے اور اس کا اثر بھی وہاں نسبتاً بہت زیادہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرے اس بیان میں غلطی کو مطلق دخل نہیں کہ ہر سال سلسلہ سنوسیہ کے صدہا پیرو اس غرض سے بطور سپاہی کے بھرتی ہوتے ہیں کہ فوج میں اپنے اغراض و مقاصد کی اشاعت کریں میرا خیال ہے کہ اس تحریک کی جڑ مغربی ساحل پر اس مضبوطی سے جم گئی ہے کہ محال ہے کہ کسی دیسی کمیشن یافتہ یا غیر کمیشن یافتہ افسر یا سپاہی کی نسبت وثوق کے ساتھ یہ کہا جا سکے کہ یہ شخص سلسلہ سنوسیہ سے تعلق نہیں رکھتا۔ بالکل ممکن ہے کہ جس غیر کمیشن یافتہ فوجی افسر پر اس کے بالا دست کو سب سے زیادہ بھروسہ ہے یا جو سپاہی ہر وقت اپنے افسر کی اردلی میں رہتا ہے یا جس سپاہی کو بھرتی ہو کر دس پندرہ سال کی مدت گذر چکی ہے اس نے فوجی ملازمت محض اس غرض سے اختیار کی ہو کہ سنوسی مقاصد کی اشاعت کرے اور اپنے درجہ اور عہدہ کے اثر اور اپنی دیرینہ ملازمت کے رسوخ کو اسلام کے پیغام کے دوسروں تک پہنچانے میں صرف کرے۔ افریقہ کے اس حصہ کے حالات کا مجھے ذاتی تجربہ تو نہیں لیکن ایک ایسے شخص نے جو کوئی بات اس وقت تک نہیں کرتا جب تک اس کا حرف حرف تول نہیں لیتا مجھے یقین دلایا ہے کہ شیخ سنوسی کے منہ سے اگر جاہدو فی سبیل اللہ کے الفاظ آج نکلیں اور جرابوب کی بارود سے پٹی ہوئی میگزین کی سرنگ کو کل فتیلہ دکھایا جائے تو ہماری مسلمان فوج کے کم از کم پچھتر فی صدی سپاہی فوراً علم بغاوت بلند کریں۔

میری ان باتوں سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ میں اپنے مغربی افریقہ کے سپاہیوں کی آبرو پر حرف لانا چاہتا ہوں۔ حاشا کہ میرا مقصود یہ نہیں ہے۔ بہت سے خونریز معرکوں اور بہت سی جانفرسا لڑائیوں میں انہوں نے اپنی جان نثاری اور جانبازانہ بہادری کا ثبوت دیا ہے۔ جرأت۔ زحمت کشی اور تہوّر کے سخت سے سخت امتحانوں میں وہ ہمیشہ پورے اترے ہیں۔ میرا اصلی مطلب یہ ہے کہ دوسری جنگجو اور مردانہ اقوام کی طرح بجائے ایک گورے رنگ کی کافر قوم کی حکومت کے جو دوسرے براعظم کی رہنیوالی ہے اور جو خیالات و عقائد میں ان سے بالکل مختلف ہے وہ اس قوم کی حکومت بدرجہا زیادہ پسند کرینگے۔ جو مذہب قومیت اور رنگ میں ان کے ساتھ اشتراک رکھتی ہو اور اگر غور سے دیکھا جائے تو ان کی یہ شرح کچھ بیجا بھی نہیں۔ یہ نتیجہ بدیہات کی قبیل سے ہے سکھوں ہی کو لو جن کی قوم جان نثاری اور اعلیٰ درجہ کی مردانہ صفات کے لحاظ سے نظیر کے طور پر پیش کی جا سکتی ہے۔ جس سکھ سے چاہو پوچھ لو۔ وہ گورے کو بالکل صاف صاف یہی جواب دے گا کہ گو سکھ انگریزی راج کے مداح اور اس کے وفادار خادم ہیں۔ لیکن اگر انہیں خود مختار سکھ حکومت کے قائم کا موقعہ ہاتھ آئے تو فوراً ہر سکھ باغی ہو جائے۔ غرض اس طبعی میلان کے لحاظ سے نہ سکھ ملزم قرار دئے جا سکتے ہیں نہ کالے افریقی سپاہی۔ اور کوئی انہیں الزام دے تو دے میں تو نہ دونگا۔ (باقی آئندہ)

دیگر کار ضروریہ میں مصروفیت کی وجہ سے مولوی صاحب اس ہفتہ فتوی نہیں لکھ سکے۔ مینجر

انتخاب الاخبار

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے اخراجات کیواسطے سندھ کے مسلمانوں نے
دس ہزار روپے چندہ جمع کرلیا ہے (شاباش ہمت مردانہ)
بارود کا کارخانہ بڑودہ میں کھلنے والا ہے اس کا نام مہاراجہ صاحب کی
ایک ... کے نام پر ہوگا۔
محکمہ تفتیش جرائم کے ایک انسپکٹر نے رتلام واقع وسط ہند میں یادو وکرجی کو
گرفتار کیا ہے یہ شخص سیرامپور کا باشندہ اور کئی سالوں سے جعل کا مرتکب ہوتا رہا
ہے۔ زیادہ تر ریلوے کی رسیدیں بناکر لوگوں کا مال چھڑا لیا کرتا تھا۔
قرہ حوالیہ کی ہنڈیوں کی تحقیقات کے لئے جو ہم نام ہم خیر ہوگئی تھی ہے۔ وہ
۲۳ ہزار ۹ سو فٹ کی بلندی تک پہنچ گئی ہے۔
مسٹر مارلے نے انڈین ہیومن ... کی اس درخواست کے جواب میں کہ سزائے
بید ہندوستان سے منسوخ ہوجانی چاہیئے کہا کہ عدالتوں کی کارروائیوں میں
دست انداز نہیں ہونا چاہتا۔
قسطنطنیہ کی ایک تار برقی مظہر ہے کہ ایشیائے کوچک میں مالی مشکلات
اور گرانی کے سبب سے سخت دنگے فساد ہوئے ایک گروہ نے نانبائیوں اور
آٹا پیسنے والوں کے کارخانے لوٹ لئے ہیں۔ سپاہ نے فساد دور کیا۔ آٹھ صف
زخمی ہوئے۔ بیروت کے ایک ہم غفیر نے برآمد آرد کے خلاف سخت اظہار
ناراضی کیا جس سے آٹا باہر جانے سے رک گیا۔
کثرت باراں کی وجہ سے نیلگری اور جنوبی ہند کی ریلوے لائن کئی مقامات پر
بہ گئی ہے۔ ٹوٹی کورن اور کولمبو کے مسافروں کو دیر تک وہاں ٹھہرنا پڑا۔ (الٰہی
شان کہیں حد سے زیادہ خشکی کہیں طغیانی!)
کانپور میں کئی چور ایک یوروپین لیڈی کے خوابگاہ میں گھس آئے۔ شور مچانے
پر ان کے شوہر اور ایک اور صاحب آگئے۔ ایک چور زخمی کیا گیا۔ اور دوسرا لوگوں
نے بھاگتے وقت گرفتار کرلیا۔
کابل سے قندھار کی سڑک براہ غزنی تیار ہونی شروع ہوگئی ہے۔ اس سے
چھکڑے اور گاڑیاں گزر سکینگی۔ جب یہ مکمل ہوجائیگی تو قندھار سے ہرات کی سڑک
بننی شروع ہوجائیگی۔ سفر مینا کی ایک رجمنٹ اس کام میں مصروف ہے۔
ایران کی حالت خوشگوار نہیں ہے۔ شیراز کے متصل فسادات ہوئے۔

۲۶ نومبر سے ۵ دسمبر تک روزانہ چار گھنٹے آریہ سماج لاہور میں مذہبی کانفرنس ہوگی
ہر مذہب کے علما اپنی اپنی الہامی کتاب کا ثبوت دینگے۔ جناب مولوی ابوالوفا صاحب
بھی شریک ہونگے۔
امساک باراں کی شکایت کرتے کرتے اب تو شکایت بھی بھول گئی۔ خدا
اپنے بندوں پر رحم فرمائے۔
کانپور میں ایک قسم کا مرض استسقا نمودار ہوا ہے جس میں کئی آدمی مبتلا ہوچکے ہیں
آخری تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ جگادھری کے ریلوے تصادم میں دو درجن
مسافر ہلاک اور اسی قدر زخمی ہوئے۔ زخمیوں میں سے بھی چند ایک بعد میں ہلاک
ہوگئے ہیں۔ مال گاڑی کا یوروپین ڈرائیور تصادم کی یہ وجہ بیان کرتا ہے کہ ویکیوم
بریک کے بگڑ جانے کی وجہ سے میں نے انجن کی دو نو سیٹیوں کے ذریعہ ہر چند کوشش
کی کہ گارڈ گاڑی کو ٹھیرانے کا انتظام کرے مگر وہ متنبہ نہ ہوا جس سے گاڑی سٹیشن
سے نکل گئی اور سامنے کی آنیوالی مسافر گاڑی سے ٹکرا گئی۔
حصار بار کے علاقہ میں ابھی خشک سالی کا اثر نمودار ہوگیا ہے۔ گھاس کم ہوتی
جاتی ہے۔ اور چشمے خشک ہورہے ہیں۔
ہز آنر لفٹنٹ گورنر پنجاب نے حضور وائسرائے کی منظوری سے امرتسر چھاؤنی
کے مکانوں پر یکم نومبر ۱۹۰۶ء سے صفائی کا ٹیکس عائد کردیا ہے جو ۴ سے ایکڑ روپیہ
ماہوار تک ہوگا۔
اسلامیہ کالج لاہور میں یوروپین پرنسپل کے تقرر کی تجویز تھی مگر انجمن حمایت اسلام
لاہور کی کالج کمیٹی کے جلسہ منعقدہ ۱۰ نومبر میں فی الحال یہ تجویز نامنظور ہوئی ازبس
خوشی کی بات ہے!
تہران سے ۱۱ نومبر کا پیغام تار مظہر ہے کہ پارلیمنٹ نے بجٹ پاس کردیا۔ ملکی
خزانہ کی کمی جس سے صورت حالات بہتر ہوگئی ہے۔
جلالتمآب سلطان کے حکم سے مکہ معظمہ میں ایک وسیع مہمان خانہ غریب حاجیوں
کے لئے تعمیر کرایا گیا ہے جس میں پانچ ہزار حاجی بے تکلف قیام کرسکتے ہیں۔
المؤید لکھتا ہے کہ قسطنطنیہ سے ایک سلطانی سفارت افغانستان کو روانہ ہونے
والی ہے جس میں نہایت مشہور ترک انشاپرداز عطوفتلو خلیف سروری بھی
شامل ہے۔ اس سفارت سے مقصد یہ ہے کہ دونو سلطنتوں میں دوستی اور
اتحاد کے تعلقات مستحکم کئے جائیں۔
مراکو کی حالت اب قابل اطمینان ہے۔

لالہ لاجپت رائے اور سردار اجیت سنگھ رہا ہوکر لاہور پہنچ گئے۔
انجمن اسلامیہ مظفر نگر کا سالانہ جلسہ ۲۹-۳۰ دسمبر کو ہوگا۔

ahmadimuslim.de

مومیائی

کے متعلق قیمتی اور زبردست شہادت
عالیجناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل
امرتسری کی قابل قدر رائے

"یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے۔ جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کیلئے بہت مفید ہے" (اخبار اہلحدیث ١٩ جمادی الاول ١٣٢٥ھ کالم ۲)

جناب عبد الصمد صاحب عبد اللہ پور سے تحریر فرماتے ہیں

تسلیم۔ میں نے ۵ جون کو آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی اور وعدہ کیا تھا کہ اگر آپ کی دوائی حسب تحریر ثابت ہوئی تو ہمیشہ آپ سے ہی ادویات منگوایا کرونگا۔ الحمد اللہ کہ آپ کی مومیائی بینظیر ثابت ہوئی اسلئے ایفاء وعدہ مجھپر فرض ہوا۔ آپ ساڑھے آٹھ روپیہ کی مندرجہ ذیل ادویات بھیجیں ۔۔۔

ایک صاحب منتو ناتھ ہنجن سے لکھتے ہیں۔ ۔۔۔ مومیائی اور ۔۔۔ میں آپ کا پرانا خرید ار ہوں۔

مومیائی کے مختصر فوائد:۔ مقوی باہ۔ مولد خون۔ مقوی دماغ دور کر جریان منی۔ ابتدائی سل ودق کے دفعیہ کے لئے اکسیر ہے۔ نوجوان۔ بوڑھے بچے۔ عورت ہر ایک کے لئے یکساں مفید ہے قیمت فی چھٹانک ۱۲ آدھ پاؤ ہے

برقی سٹ اس میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن کی جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر تمام ۔۔۔ شکستہ رگوں کا پانی خارج ہوجاتا ہے۔ ایک شیشی روغن طلا کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں سطبری پیدا ہوجاتی ہے اور خون کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع ہو جاتا ہے اور ایک شیشی خوراکیہ دوائی کی ہے جس سے رہی سہی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا ہے اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے قیمت ۔۔۔

ہاضمہ کی گولیاں امراض معدہ کے لئے نہایت مفید قیمت ۱۲

المشتہر

مینیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر کٹرہ قلعہ

کتبخانہ ثنائی

تفسیر ثنائی:۔ پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرانی مع ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئے گئے ہیں ایسے کہ باید و شاید۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو۔ کل تفسیر سات جلدوں میں ہے جن میں سے پانچ سردست تیار ہیں جلد ششم زیر طبع ہے۔

- جلد اول سورہ فاتحہ و بقر قیمت ۱۲
- جلد دوم سورہ آل عمران و نسا ۱۲
- جلد سوم سورہ مائدہ سے تا اعراف ۱۲
- جلد چہارم تا سورہ نحل چودہ پارہ ۱۲
- جلد پنجم تا سورہ فرقان ۱۲

الہامی کتاب:۔ ویدا ور قران کے الہامی ہونے پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث۔ تمام مباحث کا خاتمہ قران شریف کے الہامی ہونے کا مکمل ثبوت قیمت ۱

تغلیب الاسلام مکمل:۔ مہاشہ دہرمپال نو آریہ کی تہذیب الاسلام کی چاروں جلدوں کا نہایت معقول و مدلل جواب۔ تا جلد یہ قیمت عہ

ترک اسلام:۔ مہاشہ دہرمپال کے ترک اسلام کا نہایت مدلل و معقول جواب قیمت ۶

اسلام اور برٹش لاء:۔ قانون انگریزی اور آئین اسلامیہ کا مقابلہ کر کے آئین اسلامیہ کی فضیلت ثابت کی گئی ہے قیمت ۳

المشتہر

مینیجر اہلحدیث امرتسر کٹرہ سفید

اہلحدیث امرتسر میں چھپا

حسب الحکم مولانا ابو الوفا ۔۔۔

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered. L. 92. 352.

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ... عـــہ
والیان ریاست سے ... عـــہ
روٴسا و جاگیرداران سے ... للعہ
عام خریداروں سے ... ۲
ششماہی ... ۱۲
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک
مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

جب کہیں ہو کسی مصطفےٰ کی کہتا ہے — مت دیکھ کسی کا قول و کردار
بس صرف حدیث و نقل کیلیے — یاں وہم و خیال کا دخل کیا ہے

نمبر ۴ — جلد ۴

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں۔

امرتسر۔ یوم جمعہ۔ مورخہ ۲۲ شوال سنہ ۱۳۲۵ ہجری المقدس مطابق ۲۹ نومبر سنہ ۱۹۰۷ء

اسلام اور عیسائیت

اس عنوان سے ۲ اگست کے اہلحدیث میں ایک بسیط مضمون عیسائیوں کے ایک مضمون کے جواب میں نکلا تھا جس کا جواب نور افشاں نے دیا تھا۔ جواب الجواب ۲۷ ستمبر کے اہلحدیث میں دیا گیا۔ اس کے بعد ابھی ۲ اگست والے مضمون کا جواب عیسائیوں کے رسالہ تجلی بابت ستمبر میں (جو بہت لیٹ ہو کر نکلا ہے) کسی نامہ نگار کی طرف سے نکلا جسکے جواب کی طرف ہمکو خود ہی توجہ ہونی چاہیے تھی مگر اڈیٹر صاحب نور افشاں نے بھی ہمکو اس کی طرف توجہ دلائی۔ فرمایا کہ جواب دیتے ہوئے تجلی کے مضمون کو بھی پیش نظر رکھیں جسکے لئے ہم اڈیٹر نور افشاں کے مشکور ہیں۔

مضمون کو ناظرین کے استحضار کے لئے مختصر لفظوں میں دہرانا ضروری ہے کہ ۱۲ جولائی کے نور افشاں میں ایک مضمون نکلا تھا جس میں علاوہ اور بہت سی باتوں کے محل نزاع یہ فقرہ تھا کہ:۔

"مسیحیت کی وہ خصوصیت جو اسکو دیگر مذاہب سے مختص کرتی ہے سو یہ ہے کہ یہی ایک مذہب ہے جس میں طاقت ہے کہ انسان کو از سر نو زندہ کرے"

یہ دعوے محل نزاع ہوا تھا جسکے جواب میں جو کچھ کہا گیا وہ اسی دعوے کو توڑنے کو کہا گیا تھا۔ اس عبارت میں اڈیٹر صاحب نے تین لفظ ایک ہی معنے کے بولے ہیں۔ ایک خصوصیت۔ دوم مختص۔ سوئم یہی ایک مذہب ہے۔ ان میں سے ہر ایک لفظ بجائے خود حصر کے لئے ہے تو تین ملانے سے جس قسم کا حصر ہوتا ہے وہ اہل زبان سے مخفی نہیں۔ چونکہ اس مضمون میں اڈیٹر نور افشاں نے خصوصیت مسیحیت کا مفہوم بڑے زور سے تلایا تھا۔ اس لئے جواب کی ضرورت محسوس ہوئی کیونکہ اس سے مترشح ہوتا تھا کہ یہ خوبی اور مذاہب میں نہیں اس باریک فرق کو نہ سمجھ کر نامہ نگار تجلی نے لکھا ہے کہ:۔

"یہ خوشی کی بات ہے کہ مولوی صاحب مجیب اس قدر تسلیم کر لیتے ہیں کہ مسیح کی نسبت زمان میں تو ہم کچھ نہیں کہہ سکتے وہ بیشک برگزیدہ نبی تھے لیکن اتنا کہتے ہیں کہ انکی نسبت جو اعتقاد عیسائیوں نے لگا رکھے ہیں یہ انہوں نے سکھائے نہ انہوں نے رکھے بیشک برگزیدہ نبی کا مذہب ضرور برگزیدہ مذہب ہوا اور ہم کو تعجب آتا ہے کہ پھر نور افشاں کا دعوے کیوں محل اعتراض سمجھا گیا؟"

ضروری اطلاع:۔ گم شدہ پرچہ پہلے اور دوسرے ہفتہ اطلاع آنے پر دوبارہ مفت۔ تیسرے ہفتہ قیمت ۲ ربعد ازاں ۴ ر فی پرچہ۔ اخبار گم شدہ کا نمبر اور نمبر خریداری ساتھ لکھنا ضروری ہے۔ مینیجر

ہم کمال انصاف اور دیانت سے تعلیم قرآن شریف یہ مانتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ مسیح علیہ السلام خدا کے رسول اور برگزیدہ تھے اُن کی تعلیم میں وہ اثر تھا جو خدا کے بھیجے ہوؤں کے کلام میں ہوتا ہے اور ہونا چاہئے نہیں معلوم نامہ نگار نے کیوں جلدی میں اصل نزاع کو یا تو سمجھا نہیں یا چشم پوشی کر گئے ہیں ایسی نامہ نگار صاحب کو چاہئے تھا کہ عیسائی مذہب کی تشابہ پر قلم اٹھانے والے اسلام کی طرف رخ کرنے میں آئندہ تکلیف ہوگی ؎

ابھی دلربائی کے انداز سیکھو * کہ آساں نہیں دل لبھانا کسی کا

نامہ نگار نے سمجھا کہ ہم مسلمان سرے سے اس بات کے انکاری ہیں کہ مسیحی مذہب میں کوئی اثر نہیں۔ معاذ اللہ کوئی مسلمان یہ بات (کہ کسی مذہب کا مبلغ خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہو اس مذہب کی نسبت ایسی بدگمانی) کر سکتا ہے۔ ہاں ہمیں اس اعتراف میں اس وقت دو دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے ایک تو یہ کہ موجودہ عیسائی مذہب میں ایسی تعلیم ہمکو نظر آتی ہے جسکو عیسائی صاحبان ہمارے سامنے بلکہ کل دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں وہ سراسر گمراہ کرنے والی اور فطرت انسانی کو ایک قعر عمیق میں گرانے والی اور تمام دنیا کے اخلاق کو فاسد کی تنہا مخالفت کرنیوالی ہے۔ جسکا نام تثلیث اور کفارہ مسیح ہے چونکہ اصل مضمون نگار اڈیٹر نور افشاں کا غرض یہی تعلیم ہے اور انکی مراد صرف یہی ہے اگرچہ اسلامی تعلیم کے مطابق یہ تعلیم مسیحی نہیں ہے اور نہ کسی سچے نبی کی ہو سکتی ہے مگر چونکہ اڈیٹر نور افشاں اسی تعلیم کو صحیح جانتے ہیں اور اسی پر انکو فخر ہے لہٰذا ہم اگر مسیحی تعلیم کو روحانی اور اخلاقی طور پر غیر موثر بلکہ مضر کہتے ہیں تو اس میں ہمارا قصور نہیں۔ بلکہ حامیان عیسائیت کا ذمہ ہے جو تصویر کا ایسا رخ ہماری طرف کرتے ہیں جسکو دیکھکر ہم اس کہنے پر مجبور ہوتے ہیں کہ ؎

تو گوئی تا قیامت زشت روئی * بر و ختم است بر یوسف نکوئی

نامہ نگار تجلی چونکہ اصل بحث سے الگ ہو گئے ہیں اس لئے انہوں نے جو کچھ کہا ناظرین اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ کہاں تک صحیح ہوگا۔ بقول ؎

خشت اول چوں نہد معمار کج * تا ثریا مے رود دیوار کج

نامہ نگار تجلی کی خاطر ہم اصل بحث کو صاف کئے دیتے ہیں۔ اصل بحث کے تین پرچے جتنے ہیں۔

(۱) اصل مذہب کی تعلیم کیا ہے۔ توحید یا تثلیث۔ کفارہ توکل۔ استعانت بتبتل الی اللہ وغیرہ

(۲) اصل تعلیم کا انسانی قلب پر اثر۔

(۳) اصل تعلیم مذہب کی تاثیر جو پائی جاتی ہے مقابل کے مذہب میں ہے یا نہیں

ہم بہت خوش ہونگے اگر نامہ نگار تجلی یا کوئی صاحب با وقعت اس مضمون پر قلم اٹھائینگے اس تمہید کے بعد ہم نامہ نگار کی بعض باتوں کے جواب دیتے ہیں اور بعض کو امور مندرجہ بالا کے تصفیہ کے بعد ذکر کرینگے انشاء اللہ

نامہ نگار تجلی چونکہ غلط مبحث کر چکے تھے اس لئے انہوں نے اپنے مضمون (مسیحیت کی خصوصیت) پر یہ ایک دلیل بھی بیان کی ہے کہ:۔

"ایک بڑی خصوصیت مسیح کی تمہارے مسلمہ عقیدہ کے موافق اور نیز ہمارے عقیدہ کے یہ ہے کہ وہ زندہ ہے مردہ نہیں گو کہ تمام انبیاء و رسل صاحب شریعت مرگئے اور چلے گئے اور اپنی اپنی قبروں میں نفخ صور کے منتظر پڑے ہیں زندہ نبی صرف مسیح ہی ہے اور جس طرح زندہ مردہ سے افضل ہے زندہ نبی کا مذہب بھی مردہ نبیوں کے مذاہب سے افضل ہونا چاہئے اب خصوصیت سے انکار کیا معنے"

اس دلیل کا خلاصہ یہ ہے کہ زندہ نبی کی شریعت مردہ نبی سے افضل ہے۔ مگر بغور دیکھا جائے تو ایک ایسی عامیانہ دلیل ہے کہ جسکے لئے عقل اور شریعت مساعدت اور موافقت نہیں کرتی معقولی طور پر ہم کو یہی دیکھنا چاہئے کہ نبی اور شریعت میں نسبت کیا ہوتی ہے۔ قرآن مجید نے اس معقولی اصول کو حل کیا ہے جہاں ارشاد فرمایا ہے مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ یعنی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم تو صرف اللہ کے رسول ہیں اگر وہ مرگئے یا قتل ہوئے تو کیا تم لوگ (مسلمان) دین چھوڑ کر پھر جاؤگے؟ اس دلیل قرآنی سے معلوم ہوا کہ نبی شریعت کے پہونچانے میں وہ نسبت رکھتا ہے جسکو واسطہ فی الثبوت سفیر محض کہتے ہیں جسکی مثال اہل معقول رنگریز یا درزی سے دیا کرتے ہیں کہ رنگریز کے مرنے سے رنگت میں اور درزی کے مرنے سے سلائی میں فرق نہیں آیا کرتا۔ یہی وجہ ہے کہ باوجودیکہ حضرت موسیٰ سلام اللہ علیہ کو فوت ہوئے صدیوں گذر گئی تھیں اور باوجودیکہ حضرت مسیح سلام اللہ علیہ خود اس دنیا پر زندہ تھے مگر حضرت موصوف فرماتے ہیں کہ :۔

"یہ خیال مت کرو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتاب منسوخ کرنے کو آیا ہوں میں منسوخ کرنے کو نہیں بلکہ پوری کرنے کو آیا ہوں کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جبتک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں ایک لفظ یا ایک شوشہ توریت کا ہرگز نہ مٹیگا۔ جبتک سب کچھ پورا نہ ہو" (انجیل متی ۵ باب ۱۷)

ناظرین بغور دیکھیں کہ زندہ نبی مردہ نبی کی شریعت کو اٹل بیان کرتا ہے اور اپنی موجودگی پر بزبان خود لوگوں کو اسکی تعمیل کی ترغیب اور حکم دیتا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی کے مرنے یا جینے کو شریعت کے افضل یا غیر افضل ہونے میں کوئی دخل نہیں۔ مگر

ahmadimuslim.de

نامہ نگار صاحب کہتے ہیں کہ زندہ نبی کی شریعت مردہ نبی کی شریعت سے افضل ہے ٹھیک یہ بھی بہت مثل مشہور ہے ایک جھوٹ کو ثابت کرنے کے لئے کئی ایک جھوٹ بولے جاتے ہیں۔ آپ نے اس دعوے میں ایک اور غلطی بھی کھائی ہے یا مغالطہ دیا ہے آپ کہتے ہیں "جس طرح زندہ مردہ سے افضل ہے" یہ مقدمہ بھی شرعاً وعقلاً غیر ثابت بلکہ غلط ہے بھلا اگر یہ صحیح ہے تو حضرت ابراہیم موسےٰ۔ ہارون سلیمان اور داؤد وغیرہ علیہم السلام جو انتقال کر گئے ہیں۔ آپ نامہ نگار صاحب مع اڈیٹر تجلی اور اڈیٹر نور افشاں وغیرہ (آجکل کے زندہ عیسائیان) ان حضرت انبیاء سے افضل ہیں؟ واللہ اگر آپ لوگ یہ دعوے کریں تو دنیا کی طرف سے آپ کو یہ آواز ملیگی کہ "یہ منہ اور مسور کی دال" ان یاد آیا کہ عیسائیوں کی بڑی طبائع سے یہ بعید نہیں کہ دیگر انبیاء علیہم السلام سے افضلیت کا دعوے کریں مگر اس اصل کی عمومیت کو کہیں نہ کہیں تمکو توڑنا پڑیگا۔ کیا جب (بقول متی ۲۷ باب کی ۵۰ آیت کے یسوع نے چلا کر جان دی) مسیح انتقال کر گئے تو ان کے انتقال کے بعد جتنے لوگ یا کم از کم حواریان مسیح حضرت ممدوح سے افضل تھے؟ ایمان سے کہنا آپکی دلیل کہاں تک سچائی ہے کیا آپ اسی قادر الکلامی پر بھروسہ کر کے خاکسار کو ہدایت فرماتے ہیں کہ:-

"کیا اچھا ہوتا کہ مولوی صاحب اپنی عمر صرف مرزائیوں کی اور مقلدین کی تردید میں بسر کرتے اور عیسائیوں سے نہ الجھتے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ انکے ساتھ آپ بڑی خامی سے مخاطب ہوتے ہیں"

واللہ آپ کی اس خبط کو دیکھکر بے ساختہ منہ سے نکلتا ہے ؎

رحم کی تجھ سے تو قع تھی ستمگر نکلا ✦ موم سمجھے تھے تیرے دل کو سو پتھر نکلا

(باقی آئندہ)

کرشن قادیانی کی گیدڑ بھبکی

عاشقاں از ہیبت تیغ تو سپر بیختہ اند ✦ جامیٔ بیچارہ را چوں دیگراں پنداشتی

کرشن قادیانی نے جب سے میرے ساتھ مباہلہ کیا ہے سخت ابتلا میں ہیں۔ نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن کی مثال آپ پر صادق آرہی ہے۔ مباہلہ چونکہ خدا کی مرضی کے خلاف آپ نے کیا تھا اس لئے اسکی سزا بھگت رہے ہیں۔ گذشتہ ہفتہ کے اہلحدیث میں آپکے اشتہار کا ایک حصہ نقل ہو چکا ہے آج باقی حصہ نقل کرتے ہیں جو آپ نے گیدڑ بھبکی دینے کو شائع کیا ہے ناظرین آگاہ ہونگے کہ مرزا صاحب کی قدیمی عادت ہے کہ جب کبھی کسی مقابلہ میں عاجز آتے ہیں تو جھٹ سے ایک دو پیشگوئیوں کا اشتہار شائع کر دیتے ہیں جب سے آپنے صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور سے تحریری وعدہ کیا تھا کہ "آئندہ کو کسی مخالف کی ہلاکت کی بابت پیشگوئی نہ کرونگا" چند روزہ آپ کے الہامات منقدرہ رکھے تھے مگر آپ جو گورنمنٹ کو دوسری طرف متوجہ دیکھا ہے تو آپ نے عادت کا اظہار کرنا شروع کر دیا ہے۔ اب اسپر سوال ہے کہ **گورنمنٹ اس عہد شکنی پر کیوں نوٹس نہیں لیتی** اسکا جواب یہ ہے کہ ؎

رموز سلطنت خویش خسرواں دانند

بہر حال وہ اشتہار درج ذیل ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"خدا کی قسموں پر قربان جاؤں کہ جب مبارک احمد فوت ہوا ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے یہ الہام کیا۔ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ يَنْزِلُ مَنْزِلَ الْمُبَارَكِ یعنی ایک حلیم لڑکے کی ہم تجھے خوشخبری دیتے ہیں جو بمنزلہ مبارک احمد کے ہوگا۔ اور اسکا قائم مقام اور اسکا شبیہ ہوگا پس خدا نے نہ چاہا کہ دشمن خوش ہو۔ اس لئے اُس نے بمجرد وفات مبارک احمد کے ایک دوسرے لڑکے کی بشارت دیدی تا یہ سمجھا جائے کہ مبارک احمد فوت نہیں ہوا بلکہ زندہ ہے اور ایک الہام میں مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ انی اریحک ولا اجیحک واخرج منک قوما یعنی میں تجھے راحت دونگا اور میں تیری قطع نسل نہیں کرونگا اور ایک بھاری قوم تیری نسل سے پیدا کرونگا۔ یہ خدا کا کلام ہے جو اپنے وقت پر پورا ہوگا اگر اس زمانہ کے بعض لوگ ابھی مر جائیں گے تو وہ دیکھیں گے کہ آج جو خدا کی طرف سے یہ پیشگوئی ہے وہ کس شان اور قوت اور طاقت سے ظہور میں آئیگی خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں وہ خدا جس نے ابراہیم علیہ السلام کو اور پھر موسیٰ علیہ السلام کو اور پھر عیسیٰ علیہ السلام کو اور سب کے بعد ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلعم کو جانی اور خونی دشمنوں سے بچایا وہ مجھ کو بھی بچائیگا اور وہ وقت آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ دشمن اپنے کردار کی سزا پائیں گے کیونکہ خدا شریر کو دوست نہیں رکھتا جو شخص تقویٰ سے کام نہیں لیتا اور بد زبانی میں حد سے بڑھ جاتا ہے وہ آخر پکڑا جاتا ہے مگر خدا تقویٰ کے ساتھ ہوتا ہے یہ بھی جاننا چاہئے کہ معمولی سلسلہ موت کا ہر ایک بد اور نیک پر محیط ہے کسی خاص فرقہ سے مخصوص نہیں اگر ہماری اولاد میں سے کوئی مر گیا یا آئندہ مرے تو دشمنوں کے لئے یہ خوشی کی بات نہیں کیونکہ یہ موت ہر ایک کے ساتھ لگی ہوئی ہے بلکہ مجھے خبر دیگئی ہے کہ ہمارے گھر کے عزیزوں میں سے یا ہمارے بہت قریب متعلقین میں سے بعض کی اجل قریب ہے[1] سو ایسے

[1] بقول آپکے مریدوں کی تعداد جب تین لاکھ تک ہے اور یہ تو ظاہر ہے کہ مریدوں سے زیادہ عزیز اور متعلق کون ہو سکتا ہے تو ان (مصنوعی) تین لاکھ کی جماعت میں ہر روز موت ہے اور ہر روز حیات ہی لیس اس طرح [illegible]

ahmadimuslim.de

واقعات دشمن کے لئے خوشی کی جگہ نہیں کیونکہ موت فوت سے کسی نبی کا خاندان محفوظ نہیں رہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی لڑکے فوت ہو گئے یہاں تک کہ خبیث فطرت کافروں نے آنحضرت کا نام ابتر رکھا مگر آخر کار خدا نے فتح اور نصرت کے تمام وعدے پورے کئے یہاں تک کہ اُن عرب کے کافروں کا نام و نشان نہ رہا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معدوم کرنا چاہتے تھے اور جزیرہ عرب اسلام سے بھر گیا یہ سچ ہے کہ العاقبۃ للمتقین سو خدا کا یہ وعدہ ہے کہ وہ مجھ سے بھی ایسا ہی کریگا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ ایک دن آتا ہے کہ جن متعصب اور جانی دشمنوں کا آج منہ دیکھتے ہو پھر نہیں دیکھو گے وہ جڑ سے کاٹے جاوینگے اور اُنکا نام و نشان نہیں رہیگا۔ اس بارہ میں ان دنوں جو کچھ خدا تعالیٰ نے مجھے فرمایا ہے وہ پیشگوئی اس جگہ لکھنا ہوں چاہیئے کہ میری جماعت اس کو یاد رکھیں اور اسکو اپنے گھروں کے نظارہ گاہ جگہوں میں چسپاں کریں اور اپنی عورتوں اور لڑکوں کو اس سے اطلاع دیں اور جہانتک ممکن ہو نرمی اور آہستگی سے اپنے واقفکاروں کو اس امر پر مطلع کریں کیونکہ یہ دن آنے والے ہیں اور خدا نے سب کچھ دیکھا ہے اور دیکھتا ہے ہم میں اور ہماری اُن مخالفوں میں جو تکفیر اور گالیوں سے باز نہیں آتے فیصلہ کریگا وہ حلیم ہے مگر اسکا غضب بھی سب سے بڑھ کر ہے اور وہ سزا دینے میں دھیما ہے مگر اسکا قہر بھی ایسا ہے کہ فرشتے بھی اُس سے کانپتے ہیں اور اس پیشگوئی میں ہمارے مخاطب صرف وہ لوگ ہیں جنہوں نے حد سے زیادہ مجھے ستایا اور گالیاں دینے اور بد زبانی میں حد سے زیادہ بڑھ گئے بلکہ بعض ان میں سے میرے قتل کے فتوے دیتے اور سب لوگ چاہتے ہیں کہ میں قتل کیا جاؤں اور زمین سے نابود کیا جاؤں اور میرا تمام سلسلہ پراگندہ اور نابود ہو جائے مگر خدا جو میرے دل کی حالت کو جانتا ہے وہ وہی فیصلہ کریگا جو اُس کے علم کے موافق ہے اُس نے مجھے اپنے فیصلہ کی خبر دی ہے اور وہ یہ ہے ۔

الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل۔ الم یجعل کیدھم فی تضلیل۔ انک بمنزلۃ رحی الاسلام۔ انا نرتک و اخترتک۔ ترجمہ تو نے دیکھ لیا یعنی تو ضرور دیکھیگا کہ اصحاب الفیل یعنی وہ جو بڑے حملے والے ہیں اور جو آئے دن تیرے پر حملہ کرتے اور جیسا کہ اصحاب الفیل نے خانہ کعبہ کو نابود کرنا چاہا تھا وہ تجھے نابود کرنا چاہتے ہیں اُن کا انجام کیا ہوگا؟ یعنی اُن کا وہی انجام ہوگا جو اصحاب الفیل کا ہوا۔ پھر فرمایا معک رجال نوحی الیہم من السماء یاتون من کل فج عمیق یعنی تیری مدد کرینگے جن کے دلوں میں ہم الہام کرینگے وہ دور دراز جگہوں سے تیرے پاس آوینگے اس جگہ استعارہ کے رنگ میں خدا تعالیٰ نے مجھے بیت اللہ سے مشابہت دی کیونکہ آیت یاتون من کل فج عمیق خانہ کعبہ کے حق میں ہے اور پھر فرمایا کہ تو مجھ سے بمنزلہ اسلام کے چکی کے ہے اس چکی میں جو پڑیگا وہ آخر کو پیسا جائیگا یعنی تجھ سے لڑنے والے اور تیرے پر حملہ کرنے والے سلامت نہیں رہینگے اور پھر فرمایا کہ تیرے مخالفوں کا انجام اور فنا تیرے ہی ہاتھ سے مقدر تھا یعنی جو لوگ تجھ کو رسوا اور ہلاک کرنا چاہتے ہیں وہ آپ ہی رسوا اور ہلاک ہونگے اور پھر فرمایا انی انا ربک الرحمن۔ ذو العز و السلطان۔ من عاد اولیائی فکانما خر من السماء الی من جوف فانتظر۔ سینالھم غضب من ربھم وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ قد افلح من زکیھا وقد خاب من دسھا قل انی امرت لکم فانعلوا ما تؤمرون۔ الیوم یوم البرکات۔ یا عبد اللہ انی معک۔ والضحیٰ واللیل اذا سجیٰ ما ودعک ربک وما قلیٰ یعنی میں رحمان ہوں صاحب عزت اور سلطنت جو میرے ولی سے دشمنی کرے گویا وہ آسمان سے گر گیا میں موجود ہوں بس میرے فیصلہ کا منتظر رہ۔ جو لوگ عداوت سے باز نہیں آتے عنقریب اُن پر غضب الٰہی نازل ہوگا ہم عذاب نازل نہیں کیا کرتے مگر اس حالت میں کہ جب پہلے رسول آجاوے یعنی دنیا پر عذاب شدید ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ رسول آگیا ہے اور پھر فرمایا کہ عذاب سے وہ لوگ نجات پائینگے جنہوں نے دلوں کو پاک کیا اور وہ لوگ سزا پائیں گے جنہوں نے اپنے نفسوں کو گندہ کیا اور پھر فرمایا کہ میں تیری نسل کو جڑھ سے معدوم نہیں کرونگا بلکہ جو کچھ کھویا گیا وہ تجھے خدائے کریم واپس دیگا انکو کہدے کہ میں تمہارے لئے مامور ہو کر آیا ہوں پس وہی کرو جو میں حکم کرتا ہوں یہ برکت کے دن ہیں ان کا قدر کرو۔ اے خدا کے بندے میں تیرے ساتھ ہوں مجھے روز روشن کی قسم ہے اور اُس رات کی جو تاریک ہو جو تیرے ربنے تجھے دشمن نہیں پکڑا اور پھر اُردو میں فرمایا کہ ہر ایک حال میں تمہارے ساتھ موافق ہوں اور تیرے منشاء کے مطابق۔ اور پھر فرمایا لکم البشریٰ فی الحیوۃ الدنیا خیر و نصرت و فتح ان شاء اللہ تعالیٰ و وضعنا عنک وزرک الذی انقض ظھرک و رفعنا لک ذکرک۔ انی معک ذکرتک فاذکرنی وسع مکانک تحات ان تعات و ترفع بین الناس الحمد لک یا ابراھیم انی معک و مع اھلک انا معی و اھلک انی انا الرحمن فانتظر قل یا اخذک اللہ یعنی تمہارے لئے دنیا اور آخرت میں بشارت ہے تیرا انجام نیک ہے خیر ہے اور نصرت اور فتح انشاء اللہ تعالیٰ ہم نے تیرا بوجھ اُتار دیئے جس نے تیری کمر توڑ دی اور تیرے

حقیقت یہ ہیں۔
(۱) اہل مذہب
(۲) اہل تعلیم کا انسان
(۳) اہل تعلیم مذہب

* میں اُن کی رائے سے اتفاق نہیں کر سکتا بلکہ آپ کی ہدایت چاہتا ہوں (اڈیٹر)

ذکر کو اونچا کر دینگے میں تیرے ساتھ ہوں میں نے تجھے یاد کیا ہے سو تو مجھے بھی یاد کر اور اپنے مکان کو وسیع کر دو وہ وقت آتا ہے کہ تو مدد دیا جائیگا اور لوگوں میں تیرا نام عزت اور بلندی سے یاد کیا جائیگا میں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم اور ایسا ہی تیرے اہل کے ساتھ اور تو میرے ساتھ ہے اور ایسا ہی تیرے اہل۔ میں رحمان ہوں میری مدد کا منتظر رہ اور اپنے دشمن کو کہہ دے کہ خدا تجھ سے مواخذہ لیگا اور پھر آخر میں اس نے فرمایا کہ میں تیری عمر کو بھی بڑھا دونگا یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیشگوئی کرتے ہیں ان سب کو میں جھوٹا کرونگا اور تیری عمر کو بڑھا دونگا تا معلوم ہو کہ میں خدا ہوں اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے۔

یہ عظیم الشان پیشگوئی ہے جس میں میری فتح اور دشمن کی شکست اور میری عزت اور دشمن کی ذلت اور میرا اقبال اور دشمن کا ادبار بیان فرمایا ہے اور دشمن پر غضب اور عقوبت کا وعدہ کیا ہے مگر میری نسبت لکھا ہے کہ دنیا میں تیرا نام بلند کیا جائیگا اور نصرت اور فتح تیرے شامل حال ہوگی اور دشمن جو میری موت چاہتا ہے وہ خود میری آنکھوں کے روبرو اصحاب الفیل کی طرح نابود اور تباہ ہوگا خدا ایک قہری تجلی کریگا اور وہ جو جوش اور شوخی سے باز نہیں آتے اُن کی ذلت اور تباہی ظاہر کریگا مگر میری طرف ایک دنیا کو جھکا دیگا اور میرا نام عزت کے ساتھ دنیا کے ہر ایک کنارہ میں پھیلا دیگا سو چاہئے کہ میری جماعت کے لوگ اس پیشگوئی کے منتظر رہیں اور تقویٰ و طہارت سے پاک نمونہ دکھا دیں۔" (مرزا غلام احمد ۵ نومبر ۱۹۰۷ء)

جواب۔ جن لوگوں کو مرزا کی تحریرات دیکھنے کا ملکہ ہے وہ جان سکتے ہیں کہ یہ اشتہار کوئی نیا نہیں بلکہ وہی پرانا رونا رویا ہے جو آج سے کئی سال پیشتر رویا کرتے ہیں کہ میں فتحیاب ہونگا میں بلند اقبال ہونگا۔ میرا دشمن ذلیل ہوگا۔ یہ ہوگا وہ ہوگا تاہم ناظرین کی آسانی کے لئے ہم اس اشتہار کو چند فقروں میں مختصر کرتے ہیں ناظرین غور سے دیکھیں۔

دفعہ (اول) میری بہت بڑی عزت ہوگی۔ فتح ہوگی۔ میرے ہاں مبارک احمد جیسا لڑکا پیدا ہوگا (بہت خوب)

(دوم) موت کا سلسلہ ایک معمولی بات ہے دشمن کی خوشی کا موجب نہیں (بہت خوب)

(سوم) ایک اور آئندہ الہام کہ میرے دشمن مر جائینگے اور جڑ سے کاٹے جائینگے یعنی انکا کوئی قائم مقام نہ رہیگا۔

ہم پوچھتے ہیں کونسا لفظ آپنے اس اشتہار میں زائد لکھا ہے جو اس سے پہلے کئی ایک دفعہ شائع نہیں کر چکے۔ ہمیشہ آپ عزت کے طالب ہوتے رہے ہیں اسجگہ ایک مقام کی عبارت پوری نقل کرتا ہوں آپ لکھتے ہیں:۔

ایک الہامی پیشگوئی کا اشتہار چونکہ ان دنوں چند متواتر الہام ہوئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ عنقریب آسمان سے کوئی ایسا نشان ظاہر کریگا جس سے میرا صدق ظاہر ہو اس لئے میں اس اشتہار کے ذریعہ سے حق کے طالبوں کو امید دلاتا ہوں کہ وہ وقت قریب ہے کہ جب آسمان سے کوئی تازہ شہادت میری تائید کے لئے نازل ہوگی یہ ظاہر ہے کہ جس قدر خدا تعالیٰ کے مامور دنیا میں آئے ہیں گو انکی تعلیم نہایت اعلےٰ تھی اور اُن کے اخلاق نہایت اعلےٰ تھے اور انکی زیرکی اور فراست بھی اعلیٰ درجہ پر تھی لیکن انکا خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہونا لوگوں نے قبول نہ کیا جبتک کہ اُن کی تائید میں آسمان سے کوئی نشان نازل نہیں ہوا اسی طرح خدا تعالیٰ اس جگہ بھی بارش کی طرح نشان ظاہر کر رہا ہے تا دیکھنے والے دیکھیں اور سوچنے والے سوچیں اور اب مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک برکت اور رحمت اور اعزاز کا نشان ظاہر ہوگا جس سے اکثر لوگ تسلی پائیں گے جیسا کہ ۲۷ ستمبر ۱۹۰۷ء کو یہ الہام ہوا۔

ایک عزت کا خطاب۔ ایک عزت کا خطاب۔ لک خطاب العزۃ۔ ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہوگا" (ضمیمہ تریاق القلوب ص [illegible])

ناظرین بغور دیکھیں کہ کس آرزو سے عزت کی تمنا ہے۔ مگر افسوس کہ مرزا صاحب جس عزت کے خواہشمند ہیں وہ ہنوز پردہ عدم ہی میں ہے۔ ہم ناظرین کی دلچسپی اور تفریح کے لئے ذرہ اور سامان بھی مہیا کرنا چاہتے ہیں کیونکہ مرزا صاحب کے مباحثات ہمارے خیال میں اب محض تفریح طبع کے لئے ہیں ورنہ آپکا کذب اور بطلان تو اظہر من الشمس ہے تمام دنیا سے آواز آرہی ہے کہ۔

رسولِ قادیانی کی رسالت + جہالت ہے جہالت ہی جہالت

مرزا صاحب نے اسی طرح مخالفوں سے تنگ آکر پہلے بھی کئی ایک دفعہ فیصلے کے اشتہار دئے ہیں چنانچہ ایک اشتہار آپ کا جو اپنی تاریخ آپ بتلاتا ہے یہ ہے۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"اگر تو تین برس کے اندر جو جنوری ۱۹۰۰ء عیسوی سے شروع ہو کر دسمبر ۱۹۰۲ء عیسوی تک پورے ہو جائیں گے میری تائید میں اور میری تصدیق میں کوئی آسمانی نشان نہ دکھلاوے اور اپنے اس بندہ کو اُن لوگوں کی طرح رد کر دے جو تیری نظر میں شریر اور پلید اور بے دین اور کذاب اور دجال اور خائن اور مفسد ہیں تو میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ میں اپنے تئیں صادق نہیں سمجھونگا اور ان تمام تہمتوں اور الزاموں اور بہتانوں کا اپنے تئیں مصداق سمجھ لونگا جو میرے پر لگائے

ahmadimuslim.de

جانتے ہیں۔ × × × × × × اور اگر میں تیری جناب میں مستجاب الدعوات ہوں تو ایسا کر کہ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء سے اخیر دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء تک میرے لئے کوئی اور نشان دکھلا اور اپنے بندہ کے لئے گواہی دے جسکو زبانوں سے کچلا گیا ہے۔ دیکھ! میں تیری جناب میں عاجزانہ ہاتھ اٹھاتا ہوں کہ تو ایسا ہی کر۔ اگر میں تیرے حضور میں سچا ہوں اور جیسا کہ خیال کیا گیا ہے کافر و کاذب نہیں ہوں تو ان تین سال میں جو اخیر دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء تک ختم ہو جائیں گے کوئی ایسا نشان دکھلا جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو" اشتہار ۵ نومبر سنہ ۱۸۹۹ء

اس عبارت کا مطلب صاف ہے کہ اخیر دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء تک مرزا صاحب اور ان کے مخالفوں میں بیّن طور پر فیصلہ ہو جائیگا جن دنوں یہ اشتہار نکلا تھا ہم تین سال تک منتظر رہے تھے کہ دیکھیں پردۂ عدم سے کیا کچھ ظہور پذیر ہوتا ہے۔ مگر افسوس کہ تین سال بخیر و عافیت پورے ہو گئے۔ نہایت افسوس ہے کہ زلزلہ عظیمہ بھی آیا تو اس میعاد کے باہر اپریل سنہ ۱۹۰۵ء کو آیا۔ جو مرزا صاحب کی میعاد گذر کر دو سال چار ماہ بعد ہوا کاش کہ یہ زلزلہ بھی میعاد کے اندر آ جاتا تو ڈوبتے کو تنکے کا سہارا ہو جاتا۔ خیر یہ حال جو کچھ ہوا وہ دنیا نے دیکھ لیا۔ مگر اب ہم دکھلاتے ہیں کہ مرزا صاحب نے حسب مراد اس دعا کے قبول نہونے پر اپنے لئے کیا اگریمنٹ (اقرار نامہ) کیا ہوا ہے آپ فرماتے ہیں:۔

"میں نے اپنے لئے یہ قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر میری دعا قبول نہ ہو تو میں ایسا ہی مردود اور ملعون اور کافر اور بے دین اور خائن ہوں جیسا کہ مجھے سمجھا گیا ہے اگر میں تیرا مقبول ہوں تو میرے لئے آسمان سے ان تین برسوں کے اندر گواہی دے تا ملک میں امن اور صلحکاری پھیلے اور تا لوگ یقین کریں کہ تو موجود ہے اور دعاؤں کو سنتا اور انکی طرف جو تیری طرف جھکتے ہیں جھکتا ہے۔ اب تیری طرف اور تیرے فیصلہ کی طرف ہر روز میری آنکھ رہیگی جبتک آسمان سے تیری نصرت نازل ہو" اشتہار مذکور

ناظرین! بغور دیکھیو مرزا صاحب اپنی زبانی اپنے اقرار کے موافق کیا کچھ بن رہے ہیں اگر ہم انکو ایسا کہینگے تو وہ ہم سے خفا ہونگے پس بہتر ہے کہ مرزا صاحب اپنے الفاظ کو خود ہی ملاحظہ فرمائیں۔ ہم تو بس مرزا صاحب کے اسی ارمودہ پر ایمان رکھتے ہیں۔

مرزا جی! امنا و صدقنا فاکتبنا مع الشاھدین۔

(۱) اہل تمیز مرزا صاحب کو عزت و کامیابی کے الہامات دیکھ کر دوں کے خواب سے زیادہ وقعت
(۲) اہل تعلیم سمجھو۔ ہوا کرتے ہیں مگر اشتہار منقولہ میں خاص لطف یہ ہے کہ فقرہ نمبر ۲ میں تو
(۳) اہل توت کو ایک معمولی واقعات سے جانتے ہیں مگر پھر فقرہ نمبر ۳ میں آپ خود ہی دشمنوں

کی موت کو اپنا نشان قرار دیتے ہیں (چہ خوش)، واللہ اس الہام کی گولائی اس مسخرے کے الہام سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے جس نے اپنے الہام میں یہ کہا تھا کہ ہفتہ کے ایام میں تمام دنیا فنا ہو جائیگی جسپر ہمارا بھی صاد ہے کہ ؎

این کرامت ولی ما چہ عجب + گربہ شاشید و گفت باراں شد

چونکہ تاریخیں بتلا بتلا کر مرزا صاحب بارہا ذلیل و خوار ہوئے ہیں۔ آتھم کی تاریخ بتلائی۔ آسمانی نکاح کی تاریخ بتلائی۔ لیکھرام کے لئے بتلائی۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے لئے بتلائی علاوہ ازیں کئی اور تاریخیں بتلائیں مگر سب تاریخوں میں یہی سننے میں آیا ؎

نہیں وہ قول کا پورا ہمیشہ قول دیکر + جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

اس لئے اب آپنے تاریخ بتلانے کی رسم بالکل اٹھا دی اور بقول استاد ؎

جبکو محروم ذکر وصل سے اوشوخ مزاج + بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

گول مول الہاموں سے کام لینا شروع کر دیا جسکے جواب میں ہم یہ مختصر سا جواب عرض کرتے ہیں کہ ؎

شور بختان بآرزو خواہند
مقبلان را زوال نعمت و جاہ۔ (رباعیات تقدیر)

اہل فقہ سے دو سوال

اہلحدیث مجریہ یکم شوال میں جو دو سوال اہل فقہ سے کئے گئے ہیں ہم بھی آپ کے ہمزبان ہیں جبتک اہل فقہ ان دو کا جواب نہ دیں نہیں چھوڑنا چاہئے۔ سوال اول یہ ہے کہ حنفی کی جامع مانع تعریف معتبر کتب سے دکھاؤ اور مولوی اسماعیل شہید مرحوم کو چونکہ تمہارے لیڈر مولوی غلام مصطفےٰ۔ مولوی شاہ سلیمان صاحب اور مولوی محمد احمد علی صاحب شہید کہتے ہیں انکی توہین کرنی اولیاء کی توہین ہے یا نہیں؟

خاکسار شیخ احمد اللہ از ہردوئی

اڈیٹر۔ شیخ صاحب! آپ اہل فقہ سے جواب کی توقع رکھتے ہیں۔ آج سے پہلے انہوں نے کسی سوال کا جواب دیا بھی؟ وہ بیچارہ جواب کیا جانتے وہ تو گالیاں دیکر اپنی انجمن کا دو سو روپیہ سالانہ ہضم کرنا جانتا ہے انکی قسمت سے شہر میں چند ایک آدمی اعتقادی بھی ہیں سو انشاء اللہ جسوقت انکو معلوم ہو گیا کہ یہ تو ہمارا ایمان اور مال دونوں چھینتا ہے۔ اس وقت مال آنے کا بہاؤ معلوم ہوگا۔ اسی لئے ہم نے بھی گذشتہ ہفتے کے پرچہ میں اہل فقہ کو مبلغ یکصد کا دینا تجویز کیا ہے۔ لیکن کیا آپ کو امید ہے کہ وہ اس فیصلے کی طرف آئیگا ہرگز نہیں وَإِنْ يَرَوْا سَبِيلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا۔ بہرحال اگر وہ حسن عاقبت اور عزت دنیا چاہتا ہے تو بزرگان دین اور مومنین کی دشنام دہی چھوڑ دے۔

نہیں تو یاد کرو گے

ننگ ملا نیچا ہو یہ کرشن آپکا ننگ بھنا * او شگر پائن کو جنیدی لگانا چھوڑ دو

اہل فقہ سے سوال

علامہ ابن نجیم حنفی نے بحرالرائق میں لکھا ہے و فی الخانية والخلاصة لو تزوج بشهادة الله ورسوله لا ينعقد ويكفر جسکا ترجمہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اللہ اور اس کے رسول کو گواہ بنا کر نکاح کرے تو نکاح منعقد نہ ہوگا اور وہ شخص کافر ہوگا اس اعتقاد کی وجہ سے کہ رسول صلعم غیب جانتے تھے۔

اگر رسول صلعم ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کو گواہ بنانے سے نکاح منعقد ہو سکتا تہا۔ مگر چونکہ صاحب خانیہ اور خلاصہ اور ابن نجیم کے عقیدہ میں دوسرے گواہ رسول صلعم غیب نہیں جانتے ہیں اسلئے ایک اللہ تعالیٰ کو گواہ بنانے سے نکاح منعقد نہ ہوگا۔ پس اہل فقہ کا اگر عقیدہ ہے کہ رسول صلعم بھی غیب جانتے ہیں تو اہل فقہ کے عقیدہ کی بنا پر جو کوئی اللہ و رسول دونوں کو گواہ قرار دیکر نکاح کریگا تو وہ نکاح ضرور منعقد ہوگا یا نہ؟

سوال ۲۔ حنفی جو پابند مذہب و کتاب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ ہے وہ رسول صلعم کو غیب دان اعتقاد کرنے سے کافر ہوگا یا نہ؟

سوال ۳۔ ہمارے امام الائمہ علامہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا اگر یہ عقیدہ تہا کہ رسول صلعم غیب جانتے تھے تو صاحب خانیہ و خلاصہ و بحرالرائق کون قسم کے حنفی تھے جو خلاف عقیدہ امام صاحب کے رسول صلعم کے غیب دانی کے عقیدہ رکھنے والے کو کافر بنایا اور اگر امام صاحب ہمارے رسول صلعم کے ساتھ غیب دانی کا عقیدہ نہیں رکھتے تھے تو اہل فقہ کون قسم کے حنفی ہیں جو اپنے امام کے سراسر مخالف عقیدہ غیب دان ہونیکا رسول صلعم کے ساتھ رکھتے ہیں۔

راقم حنیف اللہ حنفی مونگیری

آسٹر پکڑا گیا

مسافر آگرہ کے اڈیٹر پنڈت بھوجدت جی جو اپنی زبان درازی و فحش گوئی میں سزا بھی پاچکے ہیں مدت سے مباحثہ سے پہلو بچاتے پھرتے تھے مگر آخرکار قصبہ پائل ریاست پٹیالہ میں پنڈت جی پکڑے ہی گئے۔ قصبہ مذکور کی آریہ سماج نے ۱۷-۱۹ نومبر کو جلسہ کیا جس میں پنڈت جی بھی آئے۔ اگرچہ ادہم مچائی کہ اہل اسلام پر نہایت دریدہ دہنی سے حملے کئے خیر یہ تو انکا کام تہا ہی بڑا کام جو انہوں نے اپنی بساط سے بڑھکر کیا یہ تہا کہ لیکچر میں مولوی ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ مسلمان انکو بلائیں مگر میرا نام نہ دیں کیونکہ وہ میرا نام سنکر آیا ہوا بھی بھاگ جائیگا۔ اسپر مسلمانوں کو بھی جوش آیا تو انہوں نے آدمی بھیجکر مولوی صاحب کو بلایا تو مولوی صاحب نے بڑی مہربانی سے اپنے تمام کام چھوڑ کر قصبہ پائل کے مسلمانوں کی مدد کی۔ شیر پنجاب کا آنا تہا کہ ٹولیوں میں ہل چل مچ گئی۔ پنڈت جی کی حالت پھر دیکھنے کے قابل تھی ایسی ہوئی کہ خدا دشمن کی بھی نہ کرے۔ شادی بیوگان کے سوال پر پنڈت جی نے کہا کہ ہمارے ویدوں میں بیوہ کا نیوگ جائز ہے۔ مولوی صاحب نے کہا ہم تو ستیارتھ پرکاش سے منع دکھاتے ہیں آپ بھی سوامی جی کی کسی کتاب سے اجازت دکھاویں۔ ایک دو دفعہ تو اس سوال کو یونہی ٹلایا مگر شیر کے پنجہ سے نکلکر کہاں جاسکتے تھے آخرکار نکالا تو منو جی کے ۹ ادہیائے کا ۱۷۶ اشلوک نکالا کہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بیوہ کی شادی جائز ہے لیکن مولوی صاحب نے جب وہ شلوک نکالکر حاضرین کو سنایا تو اسکا مضمون پنڈت جی کے خلاف نکلا تو پنڈت جی کو ایسے لینے کے دینے پڑ گئے کہ یاد کریں گے۔ پہر تو انہوں نے اس شلوک کا نام ہی نہیں لیا دو گھنٹہ تک مباحثہ ہوا مگر پنڈت جی نے ایک دفعہ بھی معقول جواب نہ دیا۔ مولوی صاحب جب کبھی کوئی شعر پڑہتے جو برمحل ہوتا تو پنڈت جی کو وہ شیر کی طرح دکہائی دیتا۔

پنڈت جی کو حواس باختہ دیکھکر لوگ حیران ہوتے تھے کہ آج ہی کل کا ذکر ہے کہ آپ بڑی تکبر سے کہتے تھے کہ مولوی صاحب کو لاؤ مگر میرا ذکر نہ کرنا لیکن آج دیکھتے ہیں کہ بجائے شکاری کے شکار بن گئے۔ پنڈت جی کی بدزبانی کا یہ ادنیٰ ثبوت ہے کہ خود آریہ پریزیڈنٹ نے انکو کئی ایک دفعہ روکا۔ مگر پریزیڈنٹ کے روکنے پر پنڈت جی انہیں سے الجھ پڑے یہاں تک کہ ان کو کھڑے ہوکر کہنا پڑا کہ میں بحیثیت پریزیڈنٹ ہونے کے آپ کو روکتا ہوں کہ آپ ایسا نہ کریں غرض شیر پنجاب کے سامنے پنڈت جی کی ایسی گت ہوتی۔ جیسا کہ لوگ کہتے تھے ؎

حباب بحر کو دیکھو وہ کیسا سر اٹھاتا ہے * تکبر وہ بری شے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

آخر اسی روز بلکہ اسی وقت پنڈت جی بوریا بدھنا باندھکر چلتے بنے اور جاتے ہوئے قصبہ پائل سے کہہ گئے کہ ؎

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے تھے لیکن * بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچہ سے ہم نکلے

(بندہ برکت علی پنشنر لودہانوی شریک جلسہ)

آریہ کانفرنس لاہور

لاہور میں ۲ دسمبر سے ۵ تک ایک کانفرنس ہوگی جس میں جملہ مذاہب کے علماء اپنی اپنی الہامی کتاب کا ثبوت دینگے اسکا انتظام آریہ سماج لاہور نے کیا ہے داخلہ کے لئے ۴ر کا ٹکٹ ہوگا جو چار روز کیلئے کافی ہوگا۔ ہم عصر الحکم قادیان نے لکھا ہے کہ یہ رقم ریوڑے جلسہ کی چھپوائی پر لگا کر رپورٹ شائع تحریرات کو [illegible]

ahmadimuslim.de

فرقہ سنوسیہ اور اسلامی خطرہ

گزشتہ سے پیوستہ

ابھی مشرقی ساحل افریقہ پر وہی تحریک سے اتنی زیادہ تعلق نہیں

کہ لیکن برٹش ایسٹ افریقہ اور یوگنڈا میں پانچ سال تک رہنے کے بعد مجھے بعض باتیں ایسی معلوم ہوئی ہیں اور بعض علامات ایسے نظر آئے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ سنوسی تحریک نہایت جوش اور سرگرمی سے وہاں پھیل رہی ہے۔

ایسی با قاعدہ اور منظم تحریک کے متعلق کسی اطلاع کا حاصل کرنا قریب محال ہے اول تو جب تک دیسی شخص یورپین سے اچھی طرح واقف نہ ہو وہ اپنے دل کا حال [illegible] نہیں بتاتا اور جب وہ مضمون جس کے متعلق اطلاع مطلوب ہے ایسا اہم ہو اور جس کا تعلق دیسی [illegible] کے ساتھ وابستہ ہو تب تو گویا ہر ایک کو یورپین کو اطلاع حاصل کرنے میں کس قدر دقت کا سامنا ہوگا۔

اس کے علاوہ ضروری ہے کہ [illegible] اور [illegible] جس کو ہر قدم پر [illegible] عذاب ابدی مقرر ہو چکا ہے مسلمان کے دل میں اس کی طرف سے [illegible] اور عناد پیدا کرے اور پھر عام طور سے ایک یورپین [illegible] دیسی دماغ کی منطق اور طرز استدلال سے واقف ہو سکے۔ اگر یورپین کا سینہ کوئی شخص ہو تو وہ تو حاوی ہو سکتا ہے اور ممکن ہے کہ چند شخص اس قسم کے بھی کبھی کبھی [illegible] عام حالت یہ ہے کہ بیس بیس برس تک دن رات کالوں میں رہ کر یورپین انہیں نہیں سمجھ سکتے ان کی دماغی حالت یورپینوں کے لئے بمنزلہ ایک معمہ نا معلوم کے ہوتی ہے۔ ان کے جذبات و احساسات کا معلوم ہونا تو کجا ان کے متعلق قیاس بھی نہیں دوڑایا جاتا ان تمام واقعات کو مدنظر رکھنے کے بعد واضح ہوگا کہ سنوسی تحریک کے متعلق کوئی ایسی اطلاع حاصل کرنا جو قابل اعتبار اور قرین وثوق ہو تقریباً ناممکن ہے۔

اس کے علاوہ یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ عام طور سے مسلمانوں کے دلوں پر شیخ سنوسی کا بہت بڑا اثر ہے۔ اور یہ وہ شخص ہے کہ دنیائے اسلام کی اگر اسے سب سے بڑی طاقت نہ بھی مانا جائے تو یہ تو ماننا پڑیگا کہ وہ منجملہ بہت بڑی زبردست اسلامی طاقتوں کے ہے۔ اس کا اثر مہدی سوڈانی یا خلیفہ سے جب کہ ان کی طاقت کا آفتاب نصف النہار پر تھا بدرجہا بڑھا ہوا ہے۔ چنانچہ جب مہدی نے جیسے شیخ سنوسی مشتری و کذاب خیال کرتا تھا اس سے مدد مانگی تو اس نے فرط نفرت و حقارت سے اس کا سوال رد کر دیا۔

سلہ یہی تو نشانیاں ہیں مسلمانوں کی تباہی کی اور اسلام کے زوال کی۔ مانا کہ مہدی مفتری تھا دجال تھا کذاب تھا لیکن شیخ سنوسی کے دشمن کا دشمن تو تھا۔ اگر شیخ نے اسے مدد دی ہوتی

ذیل کی اطلاع مجھے اپنے ایک بہائی فوجی افسر سے جو میرے ساتھ برٹش ایسٹ افریقہ میں ملازم تھا ملی ہے اسے ان واقعات کا علم اپنے ایک حبشی اردلی کی زبانی ہوا تھا جو نام کو عیسائی تھا مگر در اصل مسلمان تھا۔ یہ شخص میرے دوست کی اردلی میں پانچ سال رہا تھا۔ اور اپنے آقا سے اسے کمال انس ہوگیا تھا اول تو اس نے اس مضمون پر گفتگو کرنے سے سرے سے انکار ہی کر دیا لیکن جب میرے دوست نے کرید کرید کر حالات دریافت کرنے شروع کئے تو بعد دقت اس نے کچھ باتیں بتائیں چونکہ اس اردلی کا تعلق ایک سوڈانی کمپنی سے تھا جس کے بہت سے سپاہی وہ درویش امیران جنگ تھے جو شبرہ اور ام درمان میں قید ہوئے تھے اسے سنوسی تحریک کے حالات معلوم کرنے کے اچھے اچھے موقع حاصل تھے۔ اس کمپنی میں آجکل سنوسی تحریک بسرعت تمام پھیل رہی ہے۔ اور اس شخص کو اس کا علم تھا۔

افسوس ہے کہ یہ اردلی کچھ دن ہوئے ایک تعزیری مہم میں مارا گیا اور سنوسی تحریک کے متعلق ایک مفید ذریعہ اطلاع مسدود ہوگیا۔ ورنہ معلوم نہیں اس سے اور کتنی باتیں معلوم ہوتیں لیکن میرا خیال ہے کہ جو کچھ اس شخص نے بیان کیا اس سے زیادہ اس بارہ میں عام افریقی مسلمان کو کچھ معلوم نہیں۔ البتہ جو اس تحریک سے زیادہ قریب کا تعلق رکھتے ہیں ان کے معلومات بہت زیادہ بڑھے ہوئے ہونگے۔

بہر حال اردلی کا بیان حسب ذیل ہے:-

شیخ سنوسی آجکل تونس خضرا میں مقیم ہے اور کل افریقہ کے مسلمانوں کو علم فساد بلند کرنے پر برانگیختہ کرنے کی تیاریاں کر رہا ہے اوس کے ایجنٹ شمالی مغربی اور مشرقی افریقہ میں پھیلے ہوئے ہیں اور مسلمانوں کو اس عام اسلامی تحریک میں شریک کر رہے ہیں شیخ سنوسی کا یہ بھی ارادہ ہے کہ عام جہاد کا اعلان کرنے سے پہلے ہر ایک طرح کا انتظام کر لے اور اچھی طرح تیار ہو جائے اور اس کے بعد کسی ایسی جنگ کا انتظار کرے جس میں یا تو فرانس یا انگلستان اور یا دونوں کو حصہ لینا پڑے تاکہ افریقہ پر زیادہ توجہ نہ صرف کر سکیں۔

تو سوڈان مسلمانوں کے ہاتھ سے یوں آسانی سے نکل گیا ہوتا۔ وہ دیکھ کر بعد جب اغیار کی طرف سے کشمکش ہوتا تو شیخ کو اختیار تھا کہ مہدی پر فوج کشی کر کے اس کا اور اس کے دعاوی کا خاتمہ کر دیتا۔ لیکن اسلام کو تو زک پہنچنی۔ افسوس ہے کہ مسلمان آپس میں یونہی لڑتے رہینگے اور اغیار و اجانب ان کے باہمی فسادوں سے فائدہ اٹھا کر ان کے آبائی ترکہ پر بلا مزاحمت قابض ہو کر رہینگے۔ کاش میاں قسیم اب بھی سمجھیں اور خانخاں کی گاڑھی کمائی کے بچے کچھ حصہ کو اپنے دشمنان دوست نما کی نذر کرنے سے احتراز کریں (دکن ریویو)

ahmadiyyamuslim.de

اردلی نے شیخ سنوسی کے اس ایجنٹ کا نام بھی بتایا جو خاص طور سے خرطوم میں مامور ہے۔ میں نے اپنی طرف سے کوئی کمی یا زیادتی کئے بغیر اردلی کا بیان تا حد امکان اسی کے لفظوں میں ادا کیا ہے اور مجرد واقعات کا ذکر کر رہا ہے۔ اس قسم کا بیان ایک جاہل اور غیر تعلیم یافتہ دیسی کی زبان سے اور وہ بھی نہایت ہی تامل کے ساتھ طرف ثانی کی جانب سے بلا کسی تحریک یا دباؤ یا سوالات جرح کے میری دانست میں خصوصیت کے ساتھ حیرت خیز ہے۔ یہ بیان اُس اطلاع سے بھی تطابق و توافق رکھتا ہے جو افریقہ کے دوسرے حصوں میں اس سے قبل ہم پہونچائی گئی تھی اور اس کے صحیح ہونے میں کلام نہیں۔ یہ بات زبان زد خاص و عام ہے کہ شیخ سنوسی یورپ سے تو الگ رکھئے سیدھی انگلستان و فرانس و انگلستان کے خون ہی کا پیاسا ہے اور یہ وہ طاقتیں ہیں جو اسلامی افریقہ میں سب سے زیادہ با اثر اور طاقت ور ہیں۔

اس وقت تک شیخ سنوسی نے اپنی جنگی طاقت کا اظہار کسی وسیع پیمانہ پر نہیں کیا غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنے فہم و فراست اور عاقبت اندیشی سے یہ سمجھ لیا کہ اگر جہاد کا اعلان کیا گیا تو دول یورپ کے مقابلہ میں بالفعل کامیابی نہیں ہو سکتی اور عدم کامیابی سے اُن کی وقعت بہت گھٹ جائیگی۔ اس کے ساتھ ہی اس میں کچھ شک نہیں کہ شمالی افریقہ کے فرانسیسی علاقہ میں بہت سی شورش کا باعث اصلی شیوخ سنوسی ہی تھے۔ ہمیں یقینی طور سے معلوم ہوا ہے کہ مفسدہ ۱۸۸۱ء جس میں کرنیل فلیٹرس اور اس کی جمعیت کا قبائل نے طوارق اور والدہ سنوسی شیخ کے مریدوں نے خاتمہ کر دیا وہ عبد القادر کے ذریعہ سے شیخ سنوسی محمد ثانی ہی کے ایما سے ظہور میں آیا تھا۔ اس کے بعد ۱۹۱۰ء میں جب الجیریا کے قریب بو آمانہ کی اشتعالک پر فساد ہوا۔ تو وہ بھی ایک سنوسی سازش تھی۔ سال گذشتہ کے ماہ اکتوبر میں فرانسیسی فوج کے ایک دستہ کا صحرا میں قلع قمع کر دیا گیا یہ بھی شیخ سنوسی ہی کے مریدوں کی جماعت کی کارستانی تھی۔

اگرچہ شیخ سنوسی کا تعلق مہدی یا خلیفہ سے نہیں ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ ملائے سومالی لینڈ سے اُس کے مخفیانہ مراسم ضرور ہیں۔ اور علاوہ شخص مذکور جو ابھی اور کوئی کل کہلا کر رہیگا۔ یہ بھی قرین احتمال ہے کہ مصر میں جو شورش حال میں ہوئی وہ بھی سنوسی ہی کے ایجنٹوں کی بھڑکائی ہوئی تھی۔ اگرچہ یہ شورش غالباً قبل از وقت تھی اور سنوسیوں کی خواہش بھی نہ تھی کہ ابھی یہ بروئے کار آئے لیکن چونکہ فساد کی آگ مشتعل ہو چکی تھی اس لئے وہ اسے فرو نہ کر سکے۔

ایک واقعہ جو برٹش ایسٹ افریقہ میں سنوسی تحریک کی اشاعت کے متعلق مجھے بہت ہی نتیجہ خیز معلوم ہوا یہ تھا کہ گذشتہ سال پانچ سوڈانی غیر کمیشن یافتہ فوجی افسر اور سپاہی مدت ملازمت کے ختم ہونے پر بجائے اس کے کہ دوبارہ فوج میں شریک ہوتے سیدھے شمالی افریقہ کو چلے گئے تاکہ وہاں شیخ سنوسی کی فوج میں شریک ہو جائیں افریقہ کے نقشہ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا کہ ممباسہ سے جربوب تک کا سفر کچھ آسان نہیں ہے۔

یہ واقعہ اپنی شرح خود کر رہا ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ کتنے اور سپاہی شیخ کے جھنڈے کے نیچے جا جمع ہوئے ہیں۔ لیکن ان پانچ آدمیوں کا اس کی جمعیت میں جا ملنا تو متحقق ہے ان میں سے تین غیر کمیشن یافتہ افسر تھے۔ اور دو سپاہی اور سپاہیوں میں سے ایک میرا اردلی تھا جس کی نسبت میں شہادت دے سکتا ہوں کہ اُس سے زیادہ بہادر اور بہمہ صفت موصوف سپاہی ملنا محال ہے۔ (باقی آئندہ)

غریبا فنڈ کے لئے ایک شرط

درخواستیں کثرت سے آتی ہیں۔ اگرچہ اللہ کو بندے دینے بھی ہیں تاہم دینے والوں سے لینے والے زیادہ ہیں اس لئے یہ تجویز ہوئی ہے کہ آئندہ کو سائل بھی اس میں کچھ داخل کیا کریں۔ غریب فنڈ کی قیمت عہ کا پانچواں حصہ یعنے ۸ سائل اپنی گرہ سے دیویں یا کم از کم ایک خریدار مستقل سال بھر کے لئے بنا کر سال بھر کی قیمت بھیجا کریں تو اخبار جاری ہوگا دفتر سے سائل کو اطلاع دیجایا کریگی کہ ان دو صورتوں میں سے جو منظور ہو کریں۔

اس ہفتہ ایک روپیہ شیخ مہر الدین صاحب امرتسر اور ایک روپیہ شیخ فضل الدین صاحب امرتسر اور عبد الرحیم صاحب سب انسپکٹر کوڑہ ضلع امراؤتی ایک روپیہ۔ سید احمد حسین صاحب قصور سے ۲ فتوی فنڈ اور سابقہ ۱۲ کل عہ ایک اخبار بنام مدرسہ نصرت الاسلام سرینگر اور ۸ بنام محمد انعام اللہ خان دہلی باقی عہ

درخواست نمبر ۱۔ عبد اللہ طالب علم ساکن رعیہ متصل تحصیل در مسجد ضلع سیالکوٹ

درخواست نمبر ۱۔ حافظ عبد اللہ مدرسہ ناصریہ مسجد قافلہ ٹونک

درخواست نمبر ۲۔ حافظ عبد الکریم امام مسجد حافظ احمد جی صاحب مرحوم شاہ دیوال (گجرات)

معلم کی ضرورت ہمارے غریب مدرسہ میں ایک مدرس عربی کی ضرورت ہے جو قرآن و حدیث اور فارسی سکندر نامہ تک پڑھا سکیں دیندار ہونا شرط ہے۔ مشاہرہ عہ روپیہ مع کھانا اور مکان کے ہوگا۔ درخواست اس پتہ پر ہو

ابو الخیر لعل محمد موضع اودیت نگر ڈاکخانہ بیچور ضلع مرشد آباد

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

جناب مولوی محمد غضنفر صاحب لودیانوی کی جوان دختر نیک اختر کا انتقال ہوگیا ناظرین سے دعائے خیر اور جنازہ غائب کی درخواست ہے خدا مرحومہ کو بخشے۔

امرتسر میں ایک چٹھی رسان پر غبن کا مقدمہ چل رہا ہے جس نے دفتر اجرپیٹ سکھ کے پاس وی پی منی آرڈر خود دستخط کرکے ہضم کر لئے تھے (باقی آئندہ)

مسافر پٹھانوں سے معلوم ہوا کہ امیر صاحب کابل نے حکم دیا ہے کہ ہر گھر میں دو تین بندوقیں ضرور رکھیں۔

اوڈیسہ میں بقول نامہ نگار سٹیٹسمین ایک بڑی تعداد فاقہ کشی سے مرگئی۔ نامہ نگار جس نے اس علاقہ کا سفر کیا ہے لکھتا ہے کہ ان لوگوں کی موت کا باعث پولیس نے ہیضہ اور پیچش بیان کی ہے۔ مگر یہ بالکل غلط ہے بلکہ یہ لوگ بہت دنوں تک درختوں کی جڑھوں، پتوں، چھتوں اور چھالوں کے کہانے سے مرے ہیں۔

گذشتہ سے پیوستہ جمعہ کو لاہور کی شاہی مسجد میں بعد نماز جمعہ ٹامس تھامس نامی ایک ۲۳ سالہ نوجوان انگریز نے جو کچھ عرصہ سے نواب فیض اللہ خان صاحب جاگیردار کرنال کے پاس بطور پرائیویٹ سکرٹری ملازم ہے بطیب خاطر اسلام قبول کیا۔ اسلامی نام سعدالدین حیدر رکھا گیا۔ اس کے علاوہ نواب صاحب موصوف کی جاگیر کا ایک ہندو منتظم اور چھ سات بیکانیری ہندو بھی اسی روز مشرف باسلام ہوئے۔

بمبئی میں آجکل حاجیوں کی نہایت کثرت ہے۔ سرائیں اور مسافر خانے ان سے بھرے پڑے ہیں اور جہاز انہیں لاد کر جدہ کو روانہ ہو رہے ہیں۔

پایہ تخت روس کا پیام تار مظہر ہے کہ بالٹک کے احاطہ جہاز سازی میں آگ لگ گئی۔ دو زیر تعمیر جہاز بالکل تباہ ہوگئے اور دو کو سخت نقصان پہونچا۔

ایسٹ انڈین ریلوے کی ہڑتال وسعت اختیار کرتی جاتی ہے اسنسول میں عام ہڑتال کا اعلان کیا گیا ہے۔ سب سے پہلے یوروپین ڈرائیوروں نے ہڑتال کی تھی پھر ہوتے ہوتے لوکو اور ٹریفک ڈیپارٹمنٹ کے ملازم بھی اس میں شریک ہوگئے۔

امیر صاحب کابل نے افغانستان میں بہت سے فیاضی شفاخانہ جاری کئے ہیں۔ لاہور کے ایک مشہور مسلمان اسسٹنٹ سرجن اور کئی ایک ہسپتال اسسٹنٹ اپنے ملازم رکھے ہیں جو جلد روانہ کابل ہونگے۔

صحیفہ شمار و اعداد کے افسر نے مشتہر کیا ہے کہ ۱۹۰۶ء میں فرانس میں ۸۰۶۸۴۷ بچے پیدا ہوئے حالانکہ گذشتہ دس سال کا اوسط فی سال ۸۳۹۸۴۳ ہے۔ پیدائشوں کی تعداد اموات سے صرف ۲۶۶۵۱ ہے۔ جرمنی کی آبادی آٹھ لاکھ پینتالیس ہزار کے حساب سے بڑھ رہی ہے۔

طاعونی واردات ہفتہ مختتمہ ۹ نومبر کے اندر پنجاب کے اضلاع میں حسب ذیل اموات طاعون سے ہوئیں۔ حصار ۲۵۔ رہتک ۱۵۔ گڑگاؤں ۲۷۔ دہلی ۱۴ کرنال ۳۲۔ انبالہ ۸۴۔ ہوشیارپور ۱۱۔ لودیانہ ۱۔ منٹگمری ۳۔ شاہ پور ۲۔ جہلم ۸۔ راولپنڈی ۳۴۔ اٹک ۱۔ ریاست پٹیالہ ۱۴۔ کل ۲۶۰ ہفتہ گذشتہ سال کے اسی ہفتہ میں ۳۳۰ ہوئی تہیں۔ (خشک سالی کا نتیجہ یہی طاعون کی کمی ہے)

پیدائش و اموات: ماہ ستمبر میں تمام صوبہ میں ۷۰۹۸۴۷ بچے پیدا ہوئے ۳۸۲۱۰ لڑکے اور ۳۶۶۴۳ لڑکیاں تہیں کل ۵۳۲۶۶۵۳ آدمی مرگئے مگر اگست میں ۲۸۱۶۲۰۔ اور گذشتہ سال کے ستمبر میں ۴۳۹۷۵۰۔ ۱۲۶ ہیضہ سے۔ گذشتہ سال کے اسی مہینہ میں ۱۲۲۵ آدمی مرے تھے۔ چیچک سے ۳۰۸۔ بخار سے ۳۸۳۳۰ پیچش اور اسہال سے ۱۲۲۶ پھیپھڑے کے مرض سے ۴۹۷ خودکشی سے ۲۸ آدمی مرے تھے۔ زخموں سے ۴۹ حوادث سے ۲۶۱۔ سانپ کاٹنے سے ۲۵۱ دیگر اسباب سے ۱۱۱۶ آدمی مرے حالانکہ گذشتہ سال میں ۱۲۹۰۸ ہلاک ہوئے تھے۔

امسال ناگپور میں نیشنل کانگریس کا اجلاس نہیں ہوسکا غالباً سورت میں اس کا اجلاس منعقد ہوگا۔ (گورنمنٹ سے بگاڑ کا نتیجہ ہے)

لاہور میں انجمن تہذیب نسوان کے نام سے عورتوں کی ایک انجمن قائم ہوئی ہے۔ جس کی میر مجلس بیگم صاحبہ آنریبل شاہدین اور سکرٹری بیگم صاحبہ مولوی سید ممتاز علی مالک مطبع رفاہ عام لاہور ہیں (غرض و غایت یہ ہوگی کہ یورپین طریقہ اختیار کرو اور کیا؟)

اخبار وقت لکھتا ہے کہ ایران کے بڑے بڑے نامور سردار عین الدولہ اور شاہ کجکلاہ کے عزیز ولی نے چالیس لاکھ روبل کی رقم آپس کے چندہ سے اس غرض سے جمع کی ہے کہ اس سے قومی فوج کے لئے ہتھیار خرید کئے جائیں۔ علاوہ لاکھ روبل کا چندہ اور جمع کیا جائیگا (روبل روس کا چاندی کا سکہ ہے جس کی قیمت دو روپیہ چھ آنہ کے قریب ہے)

جزائر فلپائن میں جو اضلاع متحدہ امریکہ کی ماتحت ہیں حال میں پارلیمنٹ قائم ہوگئی ہے۔

فتاوے

س نمبر ۱۷۔ کسی ملک کے فقط ایک شہر والے نے رمضان کا چاند دیکھا۔ اور روزہ رکھا اور اس ملک کے غیر شہروں میں چاند نہیں دیکھا گیا۔ اور نہ چاند دیکھنے کی اول روز خبر پہنچی اور نہ وہاں کے لوگ روزہ رکھے۔ تو آیا ان شہر والوں کو اس دن کا روزہ بعد عید الفطر کے پورا کرنا ہوگا یا نہیں۔ ایسا ہی ایک ملک کے لوگوں کے چاند دیکھنے سے دوسرے ملکوں کے لوگوں پر اس دن کا روزہ فرض ہو جاتا ہے یا نہیں۔

س نمبر ۱۸۔ ایک شخص اپنے گھوڑے کو فی سبیل اللہ رکھا ہے اور اس گھوڑے کو خصی کرنا بہتر سمجھتا ہے اور خصی نہ کرنے کو اس گھوڑے کا نقصان سمجھتا ہے تو آیا خصی کرنا اس کا درست ہوگا نہیں۔

س نمبر ۱۹۔ ایک شخص اپنی زوجہ کی زندگی میں اس زوجہ کی حقیقی بہن سے شادی کی لیکن پہلی زوجہ سے کوئی اولاد پیدا نہ ہوئی۔ اور دوسری سے چند اولاد پیدا ہوئی تو آیا ان اولادوں کو اس شخص کے مرنے سے ترکہ اس کا ملیگا یا نہیں اس میں فقہا و محدثین کا کیا فتوے ہے۔

س نمبر ۲۰۔ دو تین کوس کے اندر جتنی بستیاں ہیں۔ ان بستیوں کے سب لوگ ملکر ایک اسلامی مدرسہ قائم کئے اور سب لوگ ہفتہ واری موٹھی کے چاول اور چندہ نقدی اس مدرسہ کے خرچ کیلئے دیتے رہے۔ بعد ازاں بعض بعض بستیوں کے لوگوں نے دیکھا کہ اس مدرسہ سے ہم لوگوں کو چنداں فائدہ نہیں ہے بسبب بہت بعد ہونے کے جاری اولاد اس مدرسہ سے تعلیم نہیں حاصل کر سکتی ہے۔ اس سبب سے اور ایک جدید مدرسہ قائم کیا گیا ہے بلا مشورہ متولی مدرسہ قدیم کے۔ اور متولی مدرسہ جدید اپنے قرب و جوار کے بستیوں سے موٹھی چاول اور نقدی چندہ وصول کرنے لگے۔ اتنے میں متولی مدرسہ قدیم والے اس بات مانع ہوئے تو آیا اس چاول و چندہ کا حقدار دونوں ہوں گے یا فقط متولی مدرسہ قدیم والے ہونگے۔ (حاجی ظہیر الدین جال گنج بنگالہ)

ج نمبر ۱۷۔ حضرت ابن عباس سے کسی نے کہا تھا کہ شام کے ملک میں ہم نے فلاں روز چاند دیکھکر روزہ رکھا جو ابن عباس کے روزے سے ایک دن پہلے کا تھا تو ابن عباس نے کہا کہ ہم تو اپنی رویت کا اعتبار کرینگے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایسا ہی حکم دیا ہے۔ پس ایک ملک والے اگر چاند دیکھیں تو دوسرے ملک والوں کے لئے سند نہیں۔ ہاں ایک ملک کے قریب قریب کے شہروں میں ایک جگہ کی رویت دوسری جگہ کے لئے سند ہو سکتی ہے پس ایک ملک کے ایک شہر والوں کے دیکھنے سے دوسرے شہر والے بعد عید کے ایک روزہ قضا کریں۔ دوسرے ملک والے اپنی رویت کے مطابق عمل کریں

ج نمبر ۱۸۔ حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے حدیث مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چارپاؤں کو خصی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (منتقی و شرحہ)

ج نمبر ۱۹۔ زوجہ کی زندگی میں سالی سے نکاح درست نہیں لہٰذا اس سے جو اولاد ہو وہ ناجائز ہے پس وہ وارث نہ ہوگی۔

ج نمبر ۲۰۔ چندہ جس غرض اور نیت سے ہوا ہے اسی غرض اور اسی نیت پر صرف ہونا چاہیئے۔ متولی قدیم ہو یا جدید (از وصول داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۲۱۔ مرزائی۔ نیچری۔ چکڑالوی یعنی اہل القرآن۔ شیعہ وغیرہ وغیرہ جن کے اعتقادات سے جناب خوب واقف ہیں۔ اگر ان میں سے کسی کی نماز با جماعت ہو رہی ہو۔ اور امام ان فرقہ کا ہو تو اہلحدیث ان کے پیچھے نماز پڑھے یا نہ؟ (راقم حکیم خدا بخش سندہی از ملتان)

ج نمبر ۲۱۔ صحیح بخاری میں ایک باب ہے امامۃ المفتون والمبتدع۔ اس میں امام بخاری ایک حدیث مرفوع اور ایک حضرت عثمان کا اثر موقوف لائے ہیں حضرت عثمان جب محصور ہوئے تھے۔ تو ایک دوست نے جا کر کہا کہ آپ امام برحق ہیں اور باغی لوگ ہمکو نماز پڑھاتے ہیں اور ہم ان کے پیچھے نماز پڑھنے میں حرج سمجھتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک جامع اصول فرمایا۔ الصلوٰۃ احسن ما یعمل الناس فاذا احسن الناس فاحسن معہم واذا اساؤا فاجتنب اساءتہم یعنی نماز ایک اچھا کام ہے جب لوگ اچھا کام کریں تو تم بھی ان کے ساتھ ملکر کرو اور جب وہ برا کریں تو تم ان کی برائی سے بچ جاؤ۔ امام حسن بصری رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا ہے صل وعلیہ بدعتہ یعنی بدعتی کے پیچھے نماز پڑھ لو۔ اسکی بدعت اس کی گردن پر ہے۔ حافظ ابن حزم جو پانچویں صدی ہجری میں بہت بڑے پائے کے محدث گذرے ہیں اپنی مشہور کتاب ملل ونحل میں لکھتے ہیں۔

ذہبت طائفۃ الصحابۃ کلہم دون خلاف من احد منہم وجمیع فقہاء التابعین کلہم دون خلاف من احد منہم واکثر من بعدہم وجمہور اصحاب الحدیث وہو قول احمد والشافعی وابی حنیفۃ وداؤد وغیرہم الی جواز الصلوٰۃ خلف الفاسق الجمعۃ وغیرہا وبہذا نقول وخلاف ہذا القول بدعۃ محدثۃ فما تاخر قط احد من الصحابۃ الذین ادرکوا المختار بن عبید والحجاج وعبید اللہ بن زیاد وحبیش بن دلجۃ وغیرہم عن الصلوٰۃ خلفہم وہؤلاء افسق الناس واما المختار فکان متہما فی دینہ مظنونا بہ الکفر (ج ۴ صفحہ ۱۷۶)

مختصر ترجمہ یہ ہے کہ صحابہ تابعین وغیرہ سب متفق تھے کہ فاسق فاجر کے پیچھے نماز جائز ہے۔

مختار بن عبید کے پیچھے بھی پڑھتے تھے حالانکہ اسکو اسلام میں بھی شبہ تھا۔ اس بیان سے معلوم ہوا کہ جو کوئی بھی جماعت کرا رہا ہو اسکے پیچھے نماز جائز ہے ایک حدیث مرفوع بھی آئی ہے صلوا خلف کل بر و فاجر یعنی ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ مرزائی نیچری اور چکڑالوی ان باغیوں سے بڑھ کر ہو نہ ہونگے۔ جنہوں نے حضرت عثمان ذو النورین کو گھیر کر شہید کر دیا جو لوگ قرار دادہ اختلاف پر ترک اقتدا کر

مومیائی

کے متعلق قیمتی اور زبردست شہادت

عالیجناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری کی قابل قدر رائے

"یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے۔ جسم اور دل کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کے وقت بہت مفید ہے" اخبار اہلحدیث ۷ اجرائی ... کالم

جناب عبد الصمد صاحب عبد اللہ پور سے تحریر فرماتے ہیں

تسلیم۔ میں نے عاجز نے آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی اور وعدہ کیا تھا کہ اگر آپ کی دوائی حسب تحریر ثابت ہوئی تو ہمیشہ آپ سے ہی ادویات منگوایا کروں گا الحمد للہ کہ آپ کی مومیائی بے نظیر ثابت ہوئی اس لئے ایفائے وعدہ مجھ پر فرض ہوا۔ آپ ساڑھے آٹھ روپیہ کی مندرجہ ذیل ادویات بھیج دیں

× × × × × × × × × × ×

ایک صاحب سُونا تھ جھنجن سے لکھتے ہیں

اسود ڈیڑھ مومیائی اور ... میں آپ کا پرانا خریدار ہوں۔

مومیائی کے مختصر فوائد

مقوی باہ۔ مولد خون۔ مقوی دماغ۔ اور ذکر۔ نسیان سبق۔ ابتدائی سل و دق کے دفعیہ کے لئے اکسیر ہے۔ نوجوان۔ بوڑھے بچے۔ عورت ہر ایک کے لئے یکساں مفید ہے قیمت فی چھٹانک ... پاؤ ... محصول

برقی سٹ

اس میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن کی جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردی کی شکست دور کی پالی خالص ہو جاتا ہے۔ اور ایک شیشی روغن طلاکی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں سختی پیدا ہو جاتی ہے اور خلل کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع ہو جاتا ہے اور ایک شیشی خوراکی دوائی کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں ... بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ قیمت ... محصول

ہاضمہ کی گولیاں

قیمت فی شیشی ... محصول ڈاک

علاوہ ازیں مفصل کیفیت ... کی ... گئی ہے۔

المشتہر

مینیجر دی میڈیسن ایجنسی اہلحدیث ... امرتسر

کتبخانہ ثنائی

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف سوا ... بہت قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لے کر تشریح کی گئی ہے۔ پیچھے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل نقلیہ و عقلیہ دیئے گئے ہیں۔ ایسے کہ بایدوشاید۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرتؐ کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو کل تفسیر ساتھ جلدوں میں ہے جن میں سے پانچ سردست تیار ہیں جلد ششم زیر طبع ہے

جلد اول سورۃ فاتحہ و بقر قیمت ۱ عہ
جلد دوم سورۃ آل عمران و نساء قیمت ۱ عہ
جلد سوم سورۃ مائدہ سے تا اعراف قیمت ۱ عہ
جلد چہارم تا سورۃ نحل چودہ پارہ قیمت ۱ عہ
جلد پنجم تا سورۃ فرقان قیمت عہ

الہامی کتاب

وید اور قرآن شریف کے الہامی ہونے پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث۔ تمام مباحث کا خاتمہ قرآن شریف کے الہامی ہونے کا مکمل ثبوت قیمت ۱۰

تغلیب الاسلام مکمل

مباحثہ ... پال نو آریہ کی تہذیب الاسلام کی چاروں جلدوں کا نہایت معقول جواب قیمت عہ

ترک اسلام

... معقول جواب قیمت ۲

اسلام اور برٹش لاء

آئین محمدیہ و قوانین انگریزی کا مقابلہ کر کے دکھایا ہے کہ آئین اسلامیہ ... قیمت ...

المشتہر

مینیجر اہلحدیث امرتسر کٹرہ سفید

حسب الارشاد مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امولوی فاضل مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

REGISTERED. L. NO 352

اخبار اہلحدیث امرتسر

مصطفیٰ کی گفتار مت دیکھو کسی کا قول و کردار

نمبر ۵

جلد ۴

امرتسر - یوم جمعہ - مورخہ ۲۹ شوال ۱۳۲۵ سنہ ہجری مطابق ۶ دسمبر ۱۹۰۷ سنہ عیسوی

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ...... عـہ

والیان ریاست سے ...... ـہـ

رؤسا و جاگیرداراں سے ...... للعہ

عام خریداراں سے ...... عـہ ۱۲

" " ششماہی عـہ

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں۔

اسلام اور عیسائیت

گزشتہ ہفتہ کے اہل حدیث میں ہم نے رسالہ تجلی لاہور کے ایک حصہ کا جواب دیا تھا اور باقی کے لئے وعدہ کیا تھا۔ اہلحدیث کے پرچہ ۲ اگست وغیرہ میں ہم نے دعوے کیا تھا کہ قرآن شریف میں خدا کی محبت کو جس زور اور تاکید سے بیان فرمایا ہے اُسکو کوئی اور کتاب نہیں پہونچ سکتی۔ اس کو ہم نے علم معانی کے اصول سے بتلایا تھا۔ کہ آیت قرآنی میں جو زور ہے وہ دوسرے کسی کلام میں نہیں ہے۔ نامہ نگار تجلی نے اسکی جواب کی طرف بھی توجہ کی ہے چنانچہ لکھتے ہیں:-

"آپ کے اس سخن سے ہماری ہمت بہت ہی پست ہو گئی کہ خدا کی محبت کی نسبت قرآن مجید میں جو ذکر ہے اس سے بڑھکر تو کیا اس کے برابر بھی کسی کتاب میں نہیں اور اس قول کے اثبات میں جو آپ نے ایک آیت پیش کی "لوگوں میں ایسے بھی جو اللہ کے سوا دوسروں کو شریک بناتے ہیں اُن سے محبت رکھتے ہیں اللہ کی محبت کی طرح اور جو ایماندار ہیں وہ اللہ کی محبت میں سب سے زیادہ مضبوط ہیں" (بقرہ ۱۹۲) اس کے متعلق بحث بنانے کے لئے آپ کو ایک لطیف تقریر کرنا پڑی جو آہ ماہر کے مذاق کے موافق ہے جس کو غالباً اکثر بجز سے واقف آدمی سمجھ سکے۔ ہاں صیغہ امر اور جملہ اسمیہ کے درمیان اس جگہ مبالغہ کے اعتبار سے جو فرق ہے اگر کرگدار عالم کو عین وقت پر معلوم ہو جاتا تو امید قوی ہے کہ کائنات میں کچھ اضافہ ہو جاتا اور بلکہ آفرینش بجائے امر کے جملہ اسمیہ کی صورت اختیار کرتا۔ اگر مولوی صاحب کا وہم قرین حق ہے تو ضرور اللہ تعالےٰ کے اس فرمودہ میں کسر رہ گئی جو جا بجا قرآن شریف میں آیا امنوا باللہ و رسولہ والا انکا ایمان اللہ کی محبت سے مقدم ہے"

جواب ہماری اس تقریر سے آپ کی ہمت تو پست ہو گئی مگر آپ کی اس تحریر سے ہماری ہمت بہت ہی بلند ہو گئی کیونکہ ہم نے سمجھا کہ اسلام کا مقابلہ زرم نوالہ نہیں۔ سنئے پہلے میں آپ کو علم **معانی** کا وہ قاعدہ بتلاؤں جس کے سمجھنے پر آیت کا سمجھنا موقوف ہے۔ علم معانی میں موصول پر حکم لگانے یعنی موصول کو مبتدا بنانے کی وجوہات میں یہ بھی لکھا ہے الایماء الی وجہ بناء الخبر نحو ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین (مختصر معانی) یعنی موصول مع صلہ کو محکوم علیہ کے بنانے کی وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ خبر کی علت بتلانے کی طرف اشارہ کرتا ہے جیسے آیت مرقومہ میں ہے کہ جو لوگ اللہ کی عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ جہنم میں داخل ہونگے یعنی انکا تکبر کرنا اُن کے داخلہ جہنم کے لئے علت اور سبب ہے اسی طرح اس آیت میں حکم کی

ضروری اطلاع - اگر شدہ پرچہ پہنچے اور دوسری ہفتہ اطلاع آنے پر دوبارہ مفت تیسری ہفتہ قیمت ارسال ... اخبار گم شدہ کا نمبر اور نمبر خریداری ... لکھنا ضروری ہے۔ مینیجر

ahmadimuslim.de

الذین آمنوا اشد حبا للہ یعنی جو لوگ ایمان لائے ہیں اُن کا ایمان مقتضی ہے اس بات کو کہ وہ اللہ کے ساتھ سب چیزوں سے زیادہ محبت رکھیں اگر اُن میں خدا کی محبت نہیں ہے تو سمجھو کہ اُن میں ایمان بھی نہیں گویا خدا کی محبت کے عدم سے ایمان کا سلب لازم آتا ہے۔ یہ خوبی اور زور کہاں سے آیا۔ موصول کا صلہ ایمان بنا کر محکوم علیہ بنانے سے یہ زور جو اس موصول سے حاصل ہوا ہے معمولی امر سے حاصل نہیں ہو سکتا کیونکہ معمولی امر میں گو کوئی کام فرض و واجب بھی کیا گیا ہو تاہم اُس کا مفہوم یہ نہیں ہوتا کہ اس کا عدم عدم ایمان کو مستلزم ہے۔ اسی لئے تو ہم مسلمانوں کا اس میں اختلاف ہے کہ بے نماز کافر ہے یا نہیں۔ حالانکہ نماز کے متعلق جتنی دفعہ حکم آیا ہے اور کسی کام کے لئے نہیں آیا۔ جو لوگ بے نماز کو کافر کہتے ہیں وہ بھی اس بنا پر نہیں کہتے کہ قرآن شریف میں اُس کے متعلق حکم آیا ہے بلکہ اس بنا پر کہتے ہیں کہ احادیث میں اُس کے ترک پر کفر کا اطلاق آیا ہے۔ ہاں آپ کے اس عذر سے واقعی ہم بہت ٹھنڈے پڑ گئے اگر کہ دگا کوئی وقت پر معلوم ہو جاتا تو امید قوی تھی کہ کائنات میں کچھ اضافہ ہو جاتا۔ اے جناب آپ نے کبھی اس پر بھی غور کیا؟ کہ صیغہ امر دو قسم پر ہوتا ہے ایک امر تشریعی دوسرا امر تکوینی۔ امر تشریعی سے مراد وہ صیغہ ہے جس میں بندوں کو احکام بتلائے جاتے ہیں کہ ایسا کرو ویسا نہ کرو۔ وغیرہ۔ امر تکوینی سے مراد وہ صیغہ ہے جو مخلوق کی پیدائش سے متعلق ہے جیسے ارشاد ہے کہ خدا جب کسی چیز کو پیدا کرنا چاہتا ہے اُسے کہتا ہے ہو جا وہ ہو جاتی ہے۔ آپ نے امر تکوینی کو امر تشریعی پر قیاس کر کے ثابت کیا کہ آپ میدان مناظرہ اسلام کے سپاہی نہیں۔ اے جناب ہمارا دعوی تو یہ ہے کہ جملہ اسمیہ جس میں کسی حکم کے لئے کسی موصوف کو مبتدا بنایا گیا ہو بہ نسبت صیغہ امر کے زیادہ زوردار ہوتا ہے مثلاً معلم کا اپنے شاگردوں کو یہ کہنا کہ تم سبق یاد کرو اس میں اتنا زور نہیں جتنا کہ اس میں ہے کہ طالب علم تو وہی ہے جو سبق یاد کرے۔ کیونکہ اس کلام نے اپنے مفہوم سے ثابت کیا کہ جس میں سبق یاد کرنے کا وصف نہیں وہ طالب علم ہی نہیں۔
اسی طرح آیت قرآنی نے اشارہ کیا ہے کہ جس کے دل میں خدائی محبت نہیں اس میں ایمان بھی نہیں۔ آپ نے ناحق امنوا باللہ و رسولہ پیش کیا ہے ہم یہ نہیں کہتے کہ قرآن شریف میں امر کے صیغے نہیں آئے بلکہ یہ کہتے ہیں کہ امر کے صیغے سے جملہ اسمیہ میں زیادہ زور ہے چونکہ محبت خدائی کا مضمون سب سے زیادہ زوردار تھا۔ اس لئے قرآن شریف نے اس کو جملہ اسمیہ سے بیان کیا۔ [illegible] فرماؤ کہ الٰہی محبت قرآنی اوامر میں نہ داخل ہو سکنے سے فرائض [illegible] نظر سے لکھا گیا ہے جب کہ

بقاعدہ علم معانی ثابت کر آیا ہوں کہ جو طریق قرآن شریف نے برتا ہے اُس میں امر کی نسبت بہت زیادہ تاکید بلیغ ہے تو پھر یہ عذر کیسے صحیح ہو سکتا ہے۔ آئیے میں آپ کو بتلاؤں کہ قرآن مجید کی اصطلاح کیا ہے قرآن مجید اسمیہ جملوں سے کس طرح مضامین ادا کرتا ہے غور سے سنئے۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ (پ ۹ ع ۱۵)
یعنی ایماندار وہی ہیں جو اللہ کا ذکر سنتے ہیں تو اُن کے دل کانپ جاتے ہیں اور جب اللہ کے احکام اُن کو سنائے جاتے ہیں تو اُن کا ایمان تازہ ہوتا ہے اور وہ خدا ہی پر بھروسہ کرتے ہیں اور سنو وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ ھَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَھُمُ الْجٰھِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا یعنی اللہ رحمن کے خاص بندے وہ لوگ ہیں جو زمین پر نرم چال چلتے ہیں یعنی اُن کا برتاؤ نرم ہوتا ہے اور جب بے سمجھ لوگ ان کا سامنا کرتے ہیں تو وہ سلام کہکر گزر جاتے ہیں۔
یہ سب مضمون اسمیہ جملوں سے بیان ہوا ہے تو کیا یہ فرائض قرآنی میں نہیں رہا؟ وہی کہیگا جو عربی لٹریچر خصوصاً محاورات قرآنی سے بیخبر ہوگا۔
غنیمت ہے آپ نے اس بلیغ حکم قرآنی کے مقابلہ میں بائبلی احکام متعلقہ محبت الٰہی لکھے ہیں چنانچہ آپ لکھتے ہیں:۔
"اگر آپ اسی مذاق کے آدمی ہیں تو بھی ہم آپ کی تسلی کر سکتے ہیں کیونکہ ہماری کتاب میں خدا کی محبت تمام قسم کے جملوں میں بیان ہوئی انجیل شریف کھولکر پڑھیئے۔
"روح القدس کے وسیلے جو ہمیں ملی خدا کی محبت ہمارے دلوں میں جاری ہوئی" (رومیوں ۵:۵)
"جو اسکے کلام پر عمل کرتا ہے یقیناً اس میں خدا کی محبت کامل ہے" (اول یوحنا ۲:۵)
انجیل شریف میں خدا کی محبت تو اسطرح جاری و ساری ہے جسطرح روح بدن میں پھر کسی آیت کو پیش کرنا بھی نامناسب معلوم ہوتا ہے اگر فرصت ملے تو مولوی صاحب دو تین اور آیتیں بھی پڑھ لیں "جو محبت نہیں رکھتا وہ خدا کو نہیں جانتا کیونکہ خدا محبت ہے"۔
"کسی نے خدا کو کبھی نہیں دیکھا اگر ہم ایک دوسرے سے محبت رکھیں تو خدا ہم میں رہتا ہے اور اسکی محبت ہم میں کامل ہے" "خدا محبت ہے اور جو محبت میں رہتا ہے خدا میں رہتا ہے اور خدا اس میں" "ہم اس سے محبت رکھیں کیونکہ پہلے اس نے ہم سے محبت رکھی اگر کوئی کہے کہ میں خدا سے محبت رکھتا ہوں اور اپنے بھائی سے دشمنی رکھے تو جھوٹا ہے کیونکہ اگر اپنے بھائی سے جس کو اس نے دیکھا محبت نہیں رکھتا ہے تو خدا سے جسکو اس نے نہیں دیکھا کیونکر محبت رکھ سکتا ہے" یہ آیتیں ہم نے بغیر کسی شرح یا تفسیر کے بلا تکلف صرف ایک ہی باب کے اندر سے اخذ کی ہیں (اول یوحنا [illegible])

ahmadimuslim.de

جواب ۱:- آپ نے جس قدر محنت کی ہے عیسائی تو آپ کے شکرگزار ہونگے۔ میں بھی آپ کی اس پون ٹھنک تکلیف کا مشکور ہوں مگر ابھی آپ کو اور بھی بہت سی تکلیف کرنی ہوگی۔ افسوس ہے کہ آپ نے میرے مضمون کی تقریر کو غور سے نہیں پڑھا شاید اس وجہ سے کہ علم معانی بیان سے آپ واقف نہیں اگر میں نیک گمان کروں تو کہہ سکتا ہوں کہ آپ اسکو فضول سمجھتے ہیں) لے جناب آپنے جتنے حوالجات نقل کئے ہیں ایک بھی آیت قرآنی کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ان حوالجات میں کئی ایک تو ہماری آپس کی محبت کے متعلق ہیں جس سے ایک دہریہ کو (جو خدا سے منکر ہی) بھی انکار نہ ہوگا۔ اب ذرا تفصیل سے سنئے۔

نمبر ۱ میں تو صرف خدا کی محبت کے وجود کا ذکر ہے کہ ہم میں ہے۔ بہت اچھا لیکن ایک تو یہ نہیں بتلایا کہ خدا کی محبت سب چیزوں کی محبت سے زیادہ ہے۔ دوئم یہ بھی نہیں کہا کہ جس میں نہ ہو وہ کون ہے۔ ہاں نمبر ۲ میں اتنا کہا ہے کہ جو اس کے کلام پر عمل کرتا ہے اس میں محبت ہے۔ اس میں بھی محبت کا ثبوت دیا ہے۔ تمام چیزوں پر تفضیل نہیں بتلائی۔ عدم محبت الٰہی نہ ہونے پر صرف اتنا اشارہ ہے کہ ... کہ عیوب پر خدا کی محبت کو تفضیل سے بتلاتی ہے اور نہ ہونے پر اوس شخص کے عدم ایمان کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ نمبر ۳ سے نمبر ۷ تک جو آپ نے حوالے لکھے ہیں آپ کی اور نیز ناظرین کی خاطر وہ مقام سارا نقل کر دیتا ہوں بس غور سے سنئے۔

"اے پیارو آؤ ہم ایک دوسرے سے محبت رکھیں۔ کیونکہ محبت خدا سے ہے اور ہر ایک جو محبت رکھتا ہے سو خدا سے پیدا ہوا ہے اور خدا کو پہچانتا ہے جس میں محبت نہیں سو خدا کو نہیں جانتا کیونکہ خدا محبت ہے۔ خدا کی محبت جو ہم سے ہے اس سے ظاہر ہوئی کہ خدا نے اپنے اکلوتے بیٹے کو دنیا میں بھیجا تاکہ ہم اس کے سبب سے زندگی پاویں۔ محبت اس میں نہیں کہ ہم نے خدا سے محبت رکھی بلکہ اس میں ہے کہ اس نے ہم سے محبت رکھی۔ اور اپنے بیٹے کو بھیجا کہ ہمارے گناہوں کا کفارہ ہووے اے پیارو جبکہ خدا نے ہم سے ایسی محبت رکھی تو لازم ہے کہ ہم بھی ایک دوسرے سے محبت رکھیں۔ کسی نے خدا کو کبھی نہیں دیکھا۔ اگر ہم ایک دوسرے سے محبت رکھیں تو خدا ہم میں رہتا ہے اور اس کی محبت ہم میں کامل ہوتی۔ ہم اسی سے جانتے ہیں کہ ہم اس میں رہتے ہیں اور وہ ہم میں۔ کہ اس نے اپنی روح میں سے ہمیں دیا۔ اور ہم نے دیکھا ہے اور گواہی دیتے ہیں کہ باپ نے بیٹے کو بھیجا کہ دنیا کا بچانیوالا ہو۔ جو کوئی اقرار کرے کہ یسوع خدا کا بیٹا ہے۔ خدا اس میں اور وہ خدا میں رہتا ہے اور ہمنے خدا کی محبت کو جو ہم سے ہے جانا اور اسپر اعتقاد کیا خدا محبت ہے اور وہ جو محبت میں رہتا ہے خدا میں رہتا ہے اور خدا اس میں۔ اس سے محبت ہم میں کامل ہوتی ہے کہ ہم عدالت کے دن نڈر ہیں کیونکہ جیسا وہ ہے ویسے ہی ہم اس دنیا میں۔ محبت میں دہشت نہیں بلکہ کامل محبت دہشت کو نکالدیتی ہے کیونکہ دہشت میں عذاب ہے۔ وہ ڈرتا ہے محبت میں کامل نہیں ہوا۔ ہم اس سے محبت رکھتے ہیں اسلئے کہ پہلے اس نے ہم سے محبت رکھی۔ اگر کوئی کہے کہ میں خدا سے محبت رکھتا ہوں اور اپنے بھائی سے دشمنی رکھے تو جھوٹا ہے کیونکہ اگر وہ اپنے بھائی سے جسکو اس نے دیکھا محبت نہیں رکھتا ہے تو خدا سے جسکو اس نے نہیں دیکھا کیونکر محبت رکھ سکتا ہے اور ہم نے اس سے یہ حکم پایا ہے کہ جو کوئی خدا سے محبت رکھتا ہے سو اپنے بھائی سے بھی محبت رکھے۔" (اول یوحنا ۴ باب ۷ آیت سے ۲۱ تک)

انصاف سے کہئے اس ساری عبارت میں وہ زور ہے جو آیت قرانی میں ہے اول تو یہ سارا بیان بندوں کی آپس میں محبت کرنے کا ہے۔ دوئم اس میں محبت الٰہی کو لازم ایمان قرار نہیں دیا سوئم خدائی محبت کو تفضیل کے مرتبہ پر نہیں رکھا جسپر قران شریف نے اس کو رکھا ہے۔ غور سے سنئے۔ خدا کے ساتھ برابر کی محبت کرنیوالوں کو مشرک قرار دیکر کیسے زور سے فرمایا ہے۔ والذین اٰمنوا اشد حبا للہ یعنی جو لوگ ایماندار ہیں وہ سب چیزوں سے زیادہ اللہ کی محبت میں سرگرم ہیں یعنی ان کے ایمان کا لازمہ ہے کہ خدا کی محبت ان کو سب چیزوں سے زیادہ ہو جس کے عدم سے ایمان کا عدم لازم آئیگا۔

اب آپ کا ایک مقام رہگیا جو آپ نے لکھا ہے کہ

"اور جس شخص کو خداوند مسیح کا یہ فرمودہ یاد ہے کہ خداوند اپنے خدا کو اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے پیار کر۔ پہلا اور بڑا حکم یہی ہے اور دوسرا جو اس کی مانند ہے یہ ہے کہ اپنے پڑوسی کو ایسا پیار کر جیسا آپ کو۔ انہیں دو حکموں پر ساری شریعت اور نبی شامل ہیں (متی ۲۲ باب ۳۷ - ۴۰) اور پڑوسی کی تعریف سنائی جو نیک سامری کی تمثیل میں ہے (لوقا - باب ۱۰)

جواب ۱:- ہوسکتا ہے کہ ایک شخص اپنے دو بیٹوں کو نہایت درجہ کی محبت کرے ایسی کہ ان کی محبت میں کسی طرح کی کمی نہ ہو تو کیا یہ محال ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص کی محبوب کئی ایک چیزیں ہوتی ہیں اور وہ سب کو جان و دل سے چاہتا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ انجیل کے فقرہ میں جو درجہ محبت خداوند تعالٰے کے لئے تجویز ہوا ہے اس میں محبوبیت کے لئے تعدد ہوسکتا ہے مگر قران شریف میں جو تجویز ہے اس میں تعدد نہیں کیونکہ قران میں صیغہ تفضیل کا ہے جس کے معنی ہیں سب سے زیادہ محبت

ahmadmuslim.de

خدا کی رکھو یعنی مرتبہ محبوبیت میں خدا کو واحد لاشریک جانو۔ علاوہ اس کے جملہ اسمیہ سے یہ کمال لطیف اشارہ ہے کہ محبت نہ ہونے سے ایمان کی نفی لازم آئیگی۔

یہ ہے آیت قرآنی کی تفسیر جو نامہ نگار تجلی نے نہ پڑھی ہوگی نہ سنی۔ اس لئے آپ حیرانی سے لکھتے ہیں کہ۔

"ہم کو یہ سنکر کہ جناب مولوی صاحب کے گمان میں خدا کی محبت کا ذکر" قرآن سے بڑھکر تو کیا برابر بھی کسی کتاب میں نہیں، ہنسی آتی ہے اور اس پر یہ راز کھل جاتا ہے کہ جناب مولانا کو صیغہ امر کی مذمت میں اس قدر ارشاد فرمانے کی کیا مصیبت ہوئی تھی وہ یہ ہے کہ خدا کی محبت کا اشارہ بجز اس ایک آیت کے جو بڑی کاوش سے مولانا ممدوح نے نکالی قرآن میں کسی جگہ نہیں"

جواب:۔ آپ کو تو ہماری تقریر پر ہنسی آتی ہے مگر ہمیں دیسی عیسائیوں کا حال پر رونا آتا ہے۔ خصوصاً اُن عیسائیوں کے حال پر جوش سے معاش کا تعلق بھی نہیں رکھتے مگر پھر بھی قرآن شریف کی پاکیزہ تعلیم کی مخالفت کرتے ہیں۔ صیغہ امر کی مذمت نہ کسی نے کی نہ کوئی کریگا۔ البتہ لٹریچر کے قاعدہ سے جو اس صیغہ کا درجہ ہے وہ بتلایا ہے۔

خاص توجہ طلب گذارش ابھی باقی ہے کہ ہم نے تو اصل الفاظ قرآن مجید کے دکھا دئے۔ اور عربی قاعدہ سے بتلا دیا کہ یہ صیغہ اسم تفضیل ہے اور یہ جملہ اسمیہ ہے مگر نامہ نگار صاحب نے ہمارے سامنے بائبل کا صرف اردو ترجمہ کیا ہے جو مترجم کی رائے کا آئینہ ہے نہ کہ اصل الہام۔

ہم دیکھتے ہیں کہ مترجم اصل عبارت کو کچھ کا کچھ کر دیتا ہے خصوصاً عیسائی مترجم جنکے ترجموں کے اختلافات دنیا کو معلوم ہیں پس ہم ان اصل الفاظ کے مقابلہ پر ترجموں کے الفاظ کو کیونکر باور کر سکتے ہیں۔

شکریہ نامہ نگار صاحب کا شکریہ ہے کہ آپ نے اتنا تو تسلیم کیا کہ قرآن شریف میں محبت الٰہی کی آیت ہے۔ افسوس ہے رسالہ "عدم ضرورت" کے مصنف کو یہ واضح آیت چمکتی ہوئی نظر نہ آئی۔ آئی بھی کیسے؂

گل است سعدی در چشم دشمناں خار است

(باز زندہ صحبت باقی)

تقابل ثلاثہ:۔ توریت۔ انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ۔ قرآن شریف کی فضیلت۔ قیمت ۲؎ محصولڈاک۔ مینیجر

ایک اہل قرآن کا سوال

شحنہ ہند میں ایک منکر حدیث اہل قرآن نے سوال کیا ہے جو درج ذیل کرکے جواب دیا جاتا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"سوال تمام اسلامی مذاہب کے علماء دین سے | اگر کوئی شخص بجائے انسانی کلام سبحانک اللھم، سبحان ربی الاعلیٰ، اور التحیات اور درود وغیرہ کے نماز میں صرف آیات قرآنی پڑھے جنکی خدا تعالیٰ نے نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ خود رسول سلام علیہ کو حسب فحوائے آیہ الرحمن علم القرآن اور ولقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدکر ادا نماز میں تعلیم دی ہے تو کیا یہ ادنیٰ بلکہ عمل بحکم الٰہی نہیں اور کیا نماز میں صرف آیات قرآنی پڑھنے والے کی نماز نہ ہوگی کیا وہ گنہگار ہوگا۔ اور کیا رسول سلام علیہ قرآن کے خلاف نماز میں کچھ اور اپنی طرف سے پڑھ سکتے تھے۔ اور کیا آپ کو قرآن کے خلاف کچھ کرنے کی اجازت تھی یا آپ اُمت کو ایسی اجازت دے سکتے تھے۔ اس کا جواب صرف قرآن مجید سے دیں۔ مداہنت نہ کریں۔ نہ تقلید کو راہ دیں۔ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ بھی اپنے اخبار اہلحدیث میں مدلل جواب شائع فرمائیں کیونکہ یہ دین میں نہایت امر اہم ہے۔ سکوت اختیار نہ فرمائیں جو مذموم اور معصیت ہے۔ السائل م۔ ن از گجرات (شحنہ ہند ۸ نومبر)

جواب دینے سے پہلے ایک قاعدہ کا بیان کر دینا ضروری ہے وہ یہ ہے کہ الہامی کتاب ہو یا اخلاقی تعزیری ہو یا سیاسی۔ مکلف اور ماموریا ماتحت کے لئے صیغہ حکم کا جاننا اُن میں ضروری ہے مگر صیغہ تعمیل ضروری نہیں۔ صیغہ امر کی تعمیل جس طرح اُس زبان کے قاعدے سے ہوتی ہوگی کیجاوے گی۔ مثلاً قرآن مجید میں صیغہ امر کے موجود ہیں۔ سبح اسم ربک الاعلیٰ۔ فسبح باسم ربک [illegible] کبرہ تکبیرا۔ وغیرہ یہ تو ہیں صیغہ ارشاد جن کا مفہوم ہے کہ اُمت کو [illegible] اسعد کیا گیا ہے [illegible] ہونا تو ضروری تھا لیکن ان کی تعمیل کے الفاظ کا ہو[illegible] نہیں اُن کی تعمیل ہم عربی زبان کے قاعدہ سے کرینگے۔ چونکہ خدا نے [illegible] فرمایا ہے انما یسرناہ بلسانک لتبشر بہ المتقین وتنذر بہ قوما لدا [illegible] یعنی اے نبی ہم نے اس قرآن کو تمہارے محاورہ پر آسان کیا ہے تاکہ تم [illegible] کو خوشخبری سناؤ۔ اور مخالفوں کو ڈراؤ۔ اس آیت اور اس جیسی کئی ایک [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید کی تفسیر اور تعمیل کا عربی زبان کے محاورہ [illegible] ہونا پروردگار عالم کو منظور و مقبول ہے۔ پس اس قاعدے کے مواف[illegible] کرتے ہیں تو قرآن مجید کی آیات کی نہایت احسن تفسیر اُن احادیث [illegible] ہے کہ حضور مفسر قرآن صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اجعلو[illegible] رکوع ۱ و

پشمینہ کا

بچادر پشمینہ سف
بالکل سفید ہے یہ متمول
میں اسکو پہنتے ہیں اور
ہے اور سردی کو پاس
دیتی بیشک شاہانہ لبا
کے لئے زینت ہے۔

چادر نمبر ۱۔ تانا و با
طول ۴ گز عرض ۲ گز

چادر نمبر ۲۔ بانا کشمیر
عرض ۱ گز قیمت

چادر نمبر ۳۔ بانا ا
عرض ۱ گز قیمت

چادر نمبر ۴۔ بانا
عرض ۱ گز قیمت

چادر نمبر ۵۔ تانا ا
۲ گز عرض ۱ گز

چادر نمبر ۶۔ تانا
۲ گز۔ عرض ۱ گز قیمت

ہمارا مال چونکہ
اس لئے مشین کا
اور پائدار ہوتا ہے
پر یا بذریعہ وی
خریدار بنا پتہ خو
وغیرہ بذمہ خریدار

المشتہر
علیم الدین
سٹرو [illegible]

ahmadmuslim.de

اجعلوها فی السجود یعنی سبح اسم ربک العظیم کو حضور نے رکوع میں رکھوایا اور سبح اسم ربک الاعلیٰ کو سجدے میں اور قاعدہ عربیہ کے مطابق صیغہ امر کی تعمیل کرانے کو فرمایا سبحان ربی العظیم اور سبحان ربی الاعلیٰ

افسوس ہے یہ لوگ تدبر سے کام نہیں لیتے۔ نہ اون علوم سے کام لیتے ہیں جو قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے موضوع اور خادم ہیں۔ صیغہ امر کا مقتضیٰ احداث مصدر کا ہوتا ہے مثلاً اضرب کے معنی ہیں اوجد الضرب یعنی ضرب پیدا کر یعنی مار۔ اسی طرح سبح کے معنی ہیں تسبیح کر۔ سبحان اسم مصدر ہے تسبیح کا۔ اسی لئے منصوب ہے کیونکہ حقیقت میں مفعول بہ ہے صیغہ امر میں ک خطاب کا ہے صیغہ تعمیل میں اُس کو ی متکلم سے بدلا ہے جو بالکل ٹھیک ہے۔ الاعلیٰ اور العظیم میں چونکہ تبدیلی کی ضرورت نہیں تھی اسلئے اُن کو بحال خود رکھا۔ اسی طرح صیغہ کبر کی تعمیل اللہ اکبر سے کرائی گئی ہے۔ کس نے کرائی؟ اُس ذات ستودہ صفات نے کرائی جس کو منزل قرآن نے ایسا کرنے کا منصب دیا تھا فرمایا انزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیہم اے نبی ہم نے تیری طرف یہ نصیحت کی بات کتاب اس لئے اتاری ہے تاکہ تو لوگوں کو بیان کر کے بتلا دے جو اُن کی طرف آترا ہے۔

واللہ ہم حیران ہوتے ہیں اور اس حیرانی میں ڈوب جاتے ہیں کہ مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی نے تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کی جگہ ان کو بتلایا کہ یہ آیت پڑھا کرو وَاَنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ جو نہ تو سیاق قرآن سے موافق ہے نہ قاعدہ عربیہ سے نہ صیغہ تعمیل سے موافق ہے مگر ان اہل قرآنوں نے بلا سوچے سمجھے اس حکم کو حکم ربانی سمجھکر عمل کرنا شروع کر دیا۔ تھوڑے دنوں تک جب مولوی صاحب کو اس حرکت پر کسی قدر ندامت ہوئی کہ میں نے یہ کیا جاری کیا ہے کہ اَنَّ مفتوحہ ہے واو عطف کا سر پہ ہے نہ جملہ تامہ ہے نہ صیغہ تعمیل ہے تو انہوں نے مفصل رسالہ نماز میں اُس کی یوں ترمیم کی کہ آیت مذکورہ سے پہلے کے کچھ الفاظ ملا دئیے یعنی مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہِ الْبَاطِلُ وَ اَنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ یہ ترمیم پہلے سے زیادہ ناقابل عفو ہے۔ اس میں ما کے سر پر سے اَنَّ کو اڑایا گیا اور کلام کو اپنے سیاق سے نکالکر بالکل الگ کر دیا گیا انا للہ۔ جب یہ ترمیم شائع ہوئی تو ان اہل قرآنوں نے نہ یہ پوچھا کہ جناب پہلے حکم میں کیا نقص تھا نہ یہ پوچھا کہ پہلا حکم کس نے دیا تھا۔ نہ یہ پوچھا کہ اس کو منسوخ کس نے کیا۔ خیر یہ تو وہ جانیں مگر ہمیں اس میں حیران ہونے کی وجہ یہ ہے کہ مولوی عبداللہ کو قرآن آیات کے نکالنے بے ٹھکانے رکھنے یا بنانے کا اختیار ہو جس کو خدا نے نہ مفسر بنایا نہ مبین مگر خدا کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو اس تفسیر کا بھی اختیار نہ ہو جو بلحاظ علوم عربیہ بھی صحیح ہے۔ اے اللہ المشتکی ۔

گل چینیکے ہیں اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے خانہ برانداز چمن کچھ تو ادھر بھی

ہماری اس تقریر سے ثابت ہوا کہ جو کچھ بھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سکھایا وہ قرآن شریف کی کامل تعمیل ہے اب ذرا تفصیل سے سنئے۔

نماز مجموعہ افعال و اذکار ہے۔ اسمیں قیام۔ سجدہ۔ رکوع۔ قرأت۔ درود۔ دعا۔ وغیرہ بھی ہے۔ ان سب ارکان کا ثبوت قرآن شریف سے ہوتا ہے (جن کا ذکر ہم نے رسالہ دلیل الفرقان میں کیا ہے)۔ مگر بالتفصیل والتوضیح یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ان کی ترتیب کسطرح سے ہونی چاہئے لیکن جب اُسی مفسر اعظم (صلے اللہ علیہ وسلم) کی طرف رجوع کریں تو وہ ہم کو ان ارکان کی ترتیب بتلاتا ہے کہ تم بحکم فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔ قیام میں قرآن پڑھا کرو اور بحکم صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا التحیات اور درود پڑھا کرو۔ اور بحکم اِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ بعد درود کے دعا بھی مانگ لیا کرو۔ چونکہ رکوع اور سجود کو قرآن مجید کے دو حکموں کے لئے مخصوص کر دیا تھا اس لئے الفاظ قرآنی اُن میں پڑھنے سے منع کر دیا کیونکہ اُن میں احکام قرانی کی تعمیل اسی طریق سے انسب ہے جو بتلائی گئی۔ پس اس ترتیب میں مفسر اعظم علیہ السلام نے کوئی بات اپنی طرف سے نہیں نکالی بلکہ اپنے اوس خداداد منصب سے قرآن شریف کی تفسیر کردی ہے ہمارے سلف میں ایسے لوگ بھی گزرے ہیں جن کا فہم و ذکا یہاں تک پہونچا ہے کہ انہوں نے عام حکم لگا دیا ہے کہ کل حدیثیں قرآن سے ماخوذ ہیں۔ امام شافعی کا قول امام سیوطی نے اتقان میں نقل کیا ہے۔ قال الشافعی کل ما حکم بہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فھو مما فھمہ من القرآن (اتقان نوع ۶۸) یعنی جس جس امر میں آنحضرت نے حکم فرمایا ہے وہ قرآن ہی سے سمجھکر فرمایا ہے۔ پس جس جگہ مفسر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں قرآن پڑھنے سے منع فرما دیا ہے۔ وہاں نہ پڑھنا چاہئے اور جس جگہ پڑھنے کو فرمایا ہے وہاں پڑھا جاویگا۔ قطع نظر اس کے کہ اس ترتیب دینے کا مفسر اعظم کو خداداد منصب تھا۔ ایک دوسری آیت بھی ہمکو اس کا پابند بناتی ہے جیسے ارشاد ہے کہ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنْ کَانَ یَرْجُوا اللّٰہَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَکَرَ اللّٰہَ کَثِیْرًا یعنی جو لوگ اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہیں اور خدا کو بہت بہت یاد کرتے ہیں۔ اُن کے لئے خدا کا رسول نہایت عمدہ نمونہ ہے کہ اُس کے مطابق کام کریں اور اجر پاویں۔

پس ہمکو اس اسوۂ حسنہ کی طرف سپرد کیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جن لوگوں کو اُسوہ

ahmadimuslim.de

حسنہ نے نجویٰ (مجلس میں کانا پھوسی) کرنے سے منع فرمایا تھا اور انہوں نے اسپر عمل نہ کیا تو قرآن مجید میں انکو بڑی حقارت سے یاد کیا گیا۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ کیا تم نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جنکو کانا پھوسی کرنے سے منع کیا گیا تھا۔ مگر وہ پھر وہی کام کرتے ہیں جس سے اُن کو روکا گیا تھا۔
یہ آیت نجویٰ کرنے والوں کا بڑی حقارت سے ذکر کرتی ہے اور اُن کو بے فرمان قرار دیتی ہے حالانکہ اس سورت سے پہلے کسی آیت قرآنی میں نجویٰ کرنے سے منع نہیں ہے تو پھر وہ نہی جو نُهُوْا کے صیغے میں دو دفعہ آئی ہے کہاں سے آئی تھی اور کس نے کی تھی؟ اُسی مخبر اعظم اور اُسوہ حسنہ فداہ ابی و امی نے (صلوات اللہ علیہ وسلامہ)
میں امید کرتا ہوں کہ جناب آپکے سوال کا جواب آگیا ہوگا اگر کوئی بات رہ گئی ہو تو یار زندہ صحبت باقی۔
شحنۂ ہند کے بزرگ اڈیٹر سے توقع ہے کہ اس جواب کو اپنے پرچہ میں نقل فرماویں گے۔

واقعی مدینہ میں مرنے سے نجات ہے

آریہ مسافر جلد ۹ نمبر ۱۲ بابت ماہ ستمبر ۱۹۳۲ء میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جسکے مطالعہ سے اڈیٹر اخبار کے مبلغ علم کا اندازہ اور اُس کے اعتراضات دیکھنے سے اُس کی قابلیت کا صاف پتہ چلتا ہے۔ درحقیقت فی زمانہ لوگوں کو اپنی و نیز اپنے مضامین کی شہرت ہو جانا ہی پبلک میں دکھانی ہے بلا سے چاہے وہ باعث بدنامی کا ہو یا سبب نیکنامی بقول
ہم طالب شہرت ہیں ہمیں ننگ سے کیا کام ❊ بدنام اگر ہونگے تو کیا نام نہ ہوگا۔
چنانچہ وہ مضمون اعتراضات ذیل پر مبنی ہے جسکے جوابات بھی حسب ذیل ہونگے۔
(۱) جیسا جاتم ہندو کاشی کا مانتے ہیں۔ قریب قریب ویسا ہی ہمارے محمدی بھائی مدینہ کا مانتے ہیں۔ ہندو کاشی کو شیو پوری کہکر پکارتے ہیں محمدی مدینہ کو ارض اللہ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔
(۲) ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ کاشی میں مرنے سے مکتی ہو جاتی ہے بجنسہ یہی عقیدہ محمدیوں کا ہے۔

جواب اعتراض نمبر اوّل۔ اولاً تو ہم جمہور محمدی مدینہ طیبہ کو ارض اللہ کے نام سے یاد نہیں کرتے۔ یہ بعض لوگوں کی رائے ہے۔ قرآن پاک کی آیت کریمہ اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا میں ارض اللہ سے تعمیم مقصود ہے۔ اور اطلاق جس سے سارا عالم مراد ہے۔ مدینہ منورہ کی اس میں کوئی تخصیص نہیں کسی عام اور مطلق شے کو مخصوص اور مقید کر دینا اس طرح سے جائز نہیں المطلق یجری علی اطلاق اصولیوں کا مسلمہ مسئلہ ہے کہ مطلق مطلق ہی پر بولا جاتا ہے نہ مقید پر۔
بعض محمدیوں کی رائے و قیاس سے جوابات ظاہر ہوتی ہو اگرچہ وہ سرسری ہی کیوں نہ ہو ہم لوگ (محمدی) اس کی جوابدہی کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ اور مدینہ طیبہ کو ارض اللہ کہنے میں بھی کیا قباحت ہے وجہ تسمیہ کے لئے ادنےٰ مناسبت کافی ہے جس سرزمین میں اوّل اوّل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی ہو جس خطہ پاک کو نزول قرآن و ہبوط جبریل و قیام و تعیش سید المرسلین و قبولیت اسلام اور توحید ملک العلام کا سب سے پہلے کا حصہ اعزاز حاصل ہوا اور جسکو اللہ تعالیٰ نے اس طرح منتخب فرما لیا ہو اسکو ارض اللہ کہنے میں کیا مضائقہ ہے نیز ارض اللہ مدینہ طیبہ کا کوئی حقیقی و عرفی نام نہیں۔ عرف عام میں کسی عام شئے کو بول کر خاص مراد لیا کرتے ہیں۔ اگر مثلاً زید عمرو بکر وغیرہ کو ہم یہ کہیں کہ یہی انسان اکامل فرد آدمی کی ہیں تو کیا اوروں کی انسانیت سلب ہو جائیگی۔ کیا لکھنؤ کو ہندوستان اور طہران کو فارس اور کابل کو افغانستان نہیں کہہ سکتے؟ ضرور کہہ سکتے ہیں۔

جواب اعتراض نمبر ۲۔ آریہ مسافر نے جو کہ مضمون تمام سراج منددجہ اخبار الہادی سمرد ستہ پر اعتراض کیا ہے کہ ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ کاشی میں مرنے سے مکتی ہو جاتی ہے بجنسہ یہی عقیدہ محمدیوں کا ہے۔ اسکو پڑھکر مجھ سخت افسوس ہوا الہادی کیا کسی اسلامی کتاب عقائد سے نہیں ثابت ہے کہ مدینہ طیبہ میں مرنا ہی نجات ہو عام اس سے کہ وہ باایمان مرا ہو یا بے ایمان۔ محب رسول و موحد رہا ہو یا دشمن رسول اور مشرک منافق و فاسق رہا ہو خواہ متقی و مخلص عاشا وکلا کسی مسلمان کا یہ عقیدہ نہیں البتہ اگر کوئی شخص مدینہ طیبہ میں باایمان مرے تو اُس کی ضروری نجات ہوگی۔ مدینہ طیبہ پر کچھ منحصر نہیں۔ اسلام کا عام مسئلہ ہے کہ توحید و اقرار رسالت پر مرنا ہی باعث مکت و نجات جس مقام پر اور جہاں کہیں موت آجاوے حدیث شریف میں آیا ہے من کان اٰخر کلامہ لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ اور دوسری روایت میں ہے ان اولی الناس بی المتقون من کانوا حیث کانوا۔ یعنی ذات پات اور موت کی جگہ کی کوئی خصوصیت نہیں ہو کوئی ہو جس مقام پر ہو یقینی نجات پانیوالا وہی شخص ہوگا جو کہ پرہیزگار ہوگا اور دنیا سے باایمان اٹھا ہوگا۔ نہیں معلوم الہادی کے کن لفظوں سے آریہ مسافر نے مدینہ میں مرنے سے نجات کی سرخی گھڑ لی ہے چہ خوش ہے
بریں عقل و دانش بباید گریست۔
کیا آپ الہادی (چشم بددور) جو کہ ایک معزز ماہواری اصلاحی اخبار ہے۔ ناظرین کی دلچسپی کے لئے فی نفسہ کافی نہیں ہے جو خواہ مخواہ اس کے اقتباسات اور اخبارات کے ذریعہ سے

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

گورنمنٹ صوبجات متحدہ کے سرکاری گزٹ میں اعلان ہوا ہے کہ ان سرکاری ملازموں کو جن کی تنخواہ دس روپیہ ماہوار یا اس سے کم ہے یکم اکتوبر ۱۹۰۷ء سے ایک روپیہ ماہوار بطور الاؤنس دیا جائیگا۔

شعبہ گذشتہ کو شملہ کے آلات زلزلہ شناسی سے معلوم ہوا کہ رات کے ڈیڑھ بجے تین ہزار میل کے فاصلہ پر کہیں زلزلہ آیا ہے۔

چند روز ہوئے وزیر آباد لائلپور ریلوے لائن پر تصادم کا ایک حادثہ ہوا [illegible]

احمد آباد میں ۲۶ نومبر سے ایک زراعتی کانفرنس منعقد ہونیوالی ہے۔

[illegible] اب بہ یاد دہانی کی ہے اور مناسب سمجھکر ہندوستان کے دیگر بڑے بڑے مقامات کے سگنلرز سے بھی متفق ہوکر کام کرنے کی نسبت مشورہ کر لیا ہے۔ انہیں امید ہے کہ صاحب ڈائرکٹر جنرل محکمہ تار ہماری شکایات کے مناسب رفعداد کی کوشش سے دریغ نہ فرمائیں گے ورنہ اندیشہ ہے کہ نتائج ڈرائیوروں اور گارڈوں کی ہڑتال سے بدرجہا زیادہ مضر ثابت ہوں۔

ایک مستند روسی نامہ نگار کی زبانی بہ تحقیق معلوم ہوا ہے کہ صوبہ بخارا کے مقام قراتاغ میں گذشتہ اکتوبر میں جو زلزلہ آیا تھا۔ اس سے دس ہزار آدمی ہلاک ہوئے ہیں۔

ریاست حیدر آباد امسال چار سو پچاس آدمیوں کو اپنے خرچ سے حسب دستور حج کے لئے بھیجنے والی ہے۔

جنرل ڈروڈ کا پیام تار مظہر ہے کہ جنرل البغدادی سپہ سالار افواج سلطانی اور مولائے رشید لفٹنٹ مولائے حفیظ کے مابین رباط کے متصل خوب لڑائی ہوئی جس میں البغدادی کی دو توپیں چھن گئیں اور وہ پسپا ہوا۔ فریقین کا عظیم نقصان ہوا۔ سلطان نے مقام مغادر سے جو فوج اندرون ملک کی طرف روانہ کی ہے اسے بھی سخت مزاحمت پیش آرہی ہے۔

انجمن اسلامیہ مظفر نگر کا سالانہ جلسہ ۲۹-۳۰ نومبر اور یکم دسمبر کو بڑی رونق سے ہوا۔ امسال یہ زیادتی ہوئی کہ انجمن جعفریہ (شیعہ) کے معزز ارکان نے بھی شرکت سے پورا حصہ لیا۔ بلکہ سید مظفر علیخاں صاحب رئیس (شیعہ) نے علماء کی خاص دعوت بھی کی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی مفسد درمیان میں نہ آیا تو فریقین کا ملاپ ہوجانا ممکن ہے۔ ان سب خوشیوں کے ساتھ یہ رنج بھی ہوا کہ جناب مولوی شاہ سلیمان صاحب پھلواروی اور مولوی اسرار الحق ہنسکی شریک نہوئے۔ شاہ صاحب تو علالت طبع کی وجہ سے نہ آسکے مگر مولوی اسرار الحق باوجود وعدہ شرکت بدعہدی کرکے سہارنپور سے ہردوئی کے جلسہ میں چلے گئے جسکا اہالی جلسہ کو سخت صدمہ ہوا۔ جیسا کہ مکتوب تھا کہ واعظ جب خود صادق القول نہیں تو دوسروں کو صدق مقال کیا سکھا ئینگے۔

کمقول [illegible] ابھی حجاز ریلوے کی تیاری کا انتظام عملی طور پر شروع ہوگیا ہے [illegible] پہلے درج ہوچکی ہے کہ جلالتمآب سلطان المعظم نے اس بارے میں تاکیدی احکام صادر فرمائے ہیں کہ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ ہجری تک حجاز ریلوے مدینہ منورہ تک مکمل ہوجائے۔

سوموار گذشتہ کو بیشمار غریبوں نے بازار کوہاٹ کے حلوائیوں کی دوکانیں لوٹ لیں۔

ایک آریہ اخبار نے اعتراف کیا ہے کہ گذشتہ مفویانہ کارروائیاں جن کی بدولت لالہ لاجپت رائے اور اجیت سنگھ کو گھر سے بے گھر ہونا پڑا وہ سب ان کی قوم کے اختلال دماغی کا نتیجہ تھا۔ وہ لکھتا ہے کہ "ہمارے دماغ مختل ہوگئے تھے۔ اور ہم جوش جنوں میں جو کچھ چاہتے تھے کہتے تھے"۔ (ذوالقرنین)

میسور میں ایک کارخانہ دیا سلائی کا کھلنے والا ہے مسٹر مہاتا گنیش جوشی باشندہ پونہ نے گورنمنٹ میسور سے زمین اور لکڑی مفت حاصل کرلی ہے۔ اور چالیس ہزار سرمایہ کافی سمجھا جاتا ہے۔

دربار لندن کے روسی سفیر کونٹ بنکنڈارف نے روسی قیدیوں کی پرورش کا حساب جاپان کو ادا کر دیا ہے۔ انھوں نے ۴۸ لاکھ ۹۰ ہزار پونڈ کا چک جاپانی بیرن کاسمہ کے حوالہ کر دیا۔ ہمارے ملک کے حساب سے سات کروڑ ۴۹ لاکھ روپیہ جاپان نے پایا۔ جو قیدیوں کا معاوضہ ہے۔

دلیو راج لاہور نے مہاشہ دہرمپال (عبدالغفور) پر سرقہ کاغذات کا دعوے کیا ہے

ahmadimuslim.de

مومیائی

کے متعلق قیمتی اور زبردست شہادت

عالیجناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل)
امرتسری کی قابل قدر رائے

"یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کیوقت بہت مفید ہے" (اخبار اہلحدیث ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱ کالم ۱)

جناب عبدالصمد صاحب عبداللہ پور سے تحریر فرماتے ہیں۔

تسلیم۔ میں نے ۱۵ جون کو آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی اور وعدہ کیا تھا کہ اگر آپ کی دوائی حسب تحریر ثابت ہوئی۔ تو ہمیشہ آپ سے ہی ادویات منگوایا کرونگا۔ الحمدللہ کہ آپکی مومیائی بے نظیر ثابت ہوئی۔ اسلئے ایفاء وعدہ مجھ پر فرض ہو گیا ہے آٹھ روپیہ کی مندرجہ ذیل ادویات بھیجدیں۔

ایک صاحب متونا تھ بھنجن سے لکھتے ہیں۔ دو ڈبیہ مومیائی اور بھیجدیں میں آپکا پرانا خریدار ہوں

مومیائی کے مختصر فوائد۔ مقوی باہ۔ مولد خون۔ مقوی دماغ دیدہ و جگر۔ جریان منی۔ ابتدائی سل و دق کے دفعیہ کیلئے اکسیر ہے۔ نوجوان۔ بوڑھے بچے۔ عورت ہر ایک کیلئے یکساں مفید ہے قیمت فی چھٹانک عہ [illegible]

برقی سٹ اس میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن ہے جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے ایک شیشی روغن طلا کی ہے جسکی مالش سے عضو مخصوص میں پختگی پیدا ہو جاتی ہے اور خون کا دورہ ہو کر رگ ہمیشہ کیلئے قائم ہو جاتا ہے۔ اور ایک شیشی خوراکیہ دوائی کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا ہے اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے قیمت [illegible]

المشتہر
مینیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر کٹرہ قلعہ

کتب ثنائی

تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے نہایت دلپسند طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی کا ترجمہ بامحاورہ کیے صحیح ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کیگئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیے گئے ہیں۔ ایسے کہ باید و شاید۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایساکہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو۔ کل تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے پانچ سردست تیار ہیں جلد ششم زیر طبع ہے۔

جلد اول سورۃ فاتحہ و بقر قیمت عہ
جلد دوم سورۃ آل عمران و نساء عہ
جلد سوم سورۃ مائدہ سے تا اعراف عہ
جلد چہارم تا سورۃ نحل چودہ پارہ عہ
جلد پنجم تا سورۃ فرقان .. عہ

الہامی کتاب — وید اور قرآن کے الہامی ہونے پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث۔ تمام مباحث کا خاتمہ۔ قرآن شریف کو الہامی ہونے کا مکمل ثبوت قیمت ۱ر

تقلیب الاسلام مکمل — مہاشہ دھرمپال نو آریہ کی تہذیب الاسلام کی چاروں جلد کا نہایت معقول و مدلل جواب۔ چاروں جلد قیمت عہ

ترک اسلام — مہاشہ دھرمپال کے ترک اسلام کا نہایت مدلل و معقول جواب قیمت ۶ر

اسلام اور برٹش لا — قانون انگریزی اور آئین اسلامیہ کا مقابلہ کر کے قوانین اسلامیہ کی فضیلت ثابت کی گئی ہے قیمت ۳ر

المشتہر
مینیجر اہلحدیث امرتسر کٹرہ سفید

مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

(Registered L. No. 352.)

اخبار اہلحدیث امرتسر

ہے عجب نسخہ

بزبان حدیث محمد مصطفےٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار
ہر اہل حدیث ہے مسلماں
ہاں عمرو و خالد کا دیکھ کیا ہے

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	عہ
والیان ریاست سے	ہے
رؤسا و جاگیرداران سے	للعہ
عام خریداران سے	۴؍
" " ششماہی	عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ	
" ششماہی ۳ شلنگ	

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے +

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کو تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے +

(۲) بیرنگ خطوط و غیرہ واپس ہونگے +

[illegible] ہونگے نا پسند واپس کر [illegible] +

امرتسر - یوم جمعہ مورخہ ۱۴ ذی قعدہ سنہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۰۷ء

مسافر آگرہ کی کرکری

اگرچہ آریوں کے نزدیک اور مناظریوں تو سبھی سب ماشاء اللہ کوتاہ زبان اور شیریں لسان ہیں لیکن مہاشہ مسافر آگرہ جی تو اپنے مسٹی پنڈت لیکھرام کے روپ میں سب سے اول نمبر پر ہیں اہلحدیث میں مہاشہ جی کی روزمرہ کی لن ترانیاں سُن سُنکر ہم نے مباحثہ کا چیلنج دیا تھا گو اُس سے بعد اتفاقیہ وہ قصبہ پائل ریاست پٹیالہ میں قابو آ گئے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ابھی انکے تناسخ کے دن باقی ہیں آپنے اُس چیلنج کو نہایت شیریں کلامی میں منظور کیا ہے چونکہ آپکا کلام ماشاء اللہ نہایت شیریں ہے اس لئے ہم انکو حرف بحرف نقل کرتے ہیں ناظرین بغور سنیں - آپ فرماتے ہیں:-

یہ چیلنج مناظرہ منظور ہم نے ۲۳ ستمبر کے پرچہ میں متعصبین مسلمین ملازمین خفیہ پولیس کی ناجائز چھیان بین کا نوٹس لیتے ہوئے اپنی گورنمنٹ دوربین سے کچھ عرض کی تھی - مگر بقول کہ بیع عادت دہوئی دہوئے جائیگی علت دہوئی نہ جائیگی - ہمارے معزز فاضل اڈیٹر اہلحدیث امرتسر اپنی علت جبلی سے مجبور کیا مقصد ہو سکتے تھے مضامین دینی مسائل میں تو آپنے

کبھی نہ حصہ لیا اور نہ آئندہ امید ہے ہمیشہ مضامین واقعات پر ہی اپنی فضیلت کا خاتمہ کرتے رہے باوجود سخت سعی و کوشش کے ٹیڑہی میڑہی ہی پاؤں دہرتے رہے مگر جائے شکر ہے کہ آخر ہمارے تیکہا تیراؤں سے کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے - معزز بھائی کو پس از بسیار پریشانی و سرگردانی راہ منزل کا مرا[illegible] نظر آئی گو عرصہ تک ہم سے کتراتے رہے اپنے محور پر ہی چکر لگاتے رہے سے خوئے بد را بہانہ بسیار - کے مصداق بلکہ صدہا بہانے بناتے رہے - الا آخر کار ہمارا سحر حق - آپ کی گردن پر سوار ہو گیا اور میا آپکو ہمارے جذبہ صدق دل نے اپنی طرف کھینچ لیا سے

وصل کی دولت ملی جذبہ دل بیتاب سے + کیمیا ہم نے بنائی ہے گر سیماب سے

اب تو معزز بھائی بغرض تحقیق مسئلہ تناسخ[1] آگرہ تک آنے کی تکلیف برضا و رغبت قبول فرماتے ہیں اور ہماری مباحثہ جو دینے پر اپنے معزز پرچہ اہلحدیث مطبوعہ

[1] جواب کی توقع ہو تو مسائل بھی پیش ہوں کئی ایک دفعہ پوچھا کہ آپ کو جو مندر میں تکلیف ہوئی جرمانہ ہوا یہ تکلیف آپ اپنی جون کے کسی جرم کی سزا ہے یا کسی پچھلے جرم کی سزا ہے - [illegible] آپنے اسکا کوئی جواب نہ دیا تو پھر کس شیخی پر کہتے ہو کہ مسائل دینی پر سوال نہیں کرتے - اہلحدیث

اطلاع :- گم ہونے پر دوبارہ مفت تیسری ہفتہ قیمت اور بعد ازاں ہر فی پرچہ - اخبار گمشدہ کا نمبر اور خریدار کا نمبر ساتھ لکھنا ضروری ہے - سب سے دیانت ہو - منیجر

۲۵ اکتوبر میں مباحثہ دیوریا و نگینہ کے مُردے اکھاڑتے ہوئے اپنی حیلہ سازی چھپانی نیز جاہلوں پر خاک جہالت جھاڑتے ہوئے اس طرح توجہ مبذول فرماتے ہیں کہ اچھا اب بھی امرتسر آ سکے یا آگرہ میں جلسہ کر کے بلا سکے پھر دیکھیئے اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے)

نظر برآں ہم اپنے محصور بھائی کو صعوبت مسافت آگرہ سے سبکدوش کر کے (بشرطیکہ آپ مناظرہ کے لئے تیار ہوں) حسب عادت خود بخانہ شاعری میں پبلک کا وقت عزیز نہ کھودیں اس شرط کہ اول آپ تین روز تک ویدک مسائل پر معترض ہو کر خوب اپنی نفسیلت و علمیت کے جوہر دکھلائیں بعدش بلا چون و چرا تین روز تک ہماری اعتراضات سے زورق بوسیدہ اسلام کو بچائیں تاکہ مناظرہ ہر دو فریق کے لئے مفید ثابت ہو ہم تاریخ معینہ پر امرتسر حاضر ہونے کے لئے پابرکاب ہیں اور سخت بیقراری کے ساتھ منتظر جواب ہیں۔ باقی دیگر انتظام پبلک مکان وقت کی بابت بذریعہ خط و کتابت تصفیہ ہو سکتا ہے۔

چنانچہ امورات متذکرہ کی بابت ہم آج ہی سکرٹری صاحب آریہ سماج امرتسر کو تحریر کرتے ہیں کہ مناسب و معقول پیرایہ سے طے کر لیویں۔

علاوہ بریں [illegible] ہی ہیں جمہور کہلاتے تھے جنہوں نے علم سماوات سے کشتی ایمان بچاتے ہوئے بیشتر یہ کہ جمیع علماء اسلام صوبہ پنجاب ایڈیٹر صاحب موصوف کی حمایت کے لئے شریک مباحثہ ہو کر حصہ لیویں اور اس معرکہ عظیم کی شمولیت سے اپنی اپنی ایمانداری کا ثبوت دیویں۔ بنا بریں ہم جمیع علمائے اسلام پنجاب کو چیلنج دیتے ہیں کہ ہمارے میاں ثناء اللہ کی اس رزم بزم میں اعانت فرما دیں۔ وقت ضرورت بیکس کا ہاتھ بٹائیں۔ بوقت تمام ایک عرصہ دراز کی سعی سافرت بیچاری راہ راست پر آئے ہیں ایسا نہ کہیں مجبوری فرار اپنے پرانے سے پہلو نہ بچائیں بلکہ اس بے مہار شتر کو بڑی چستی سے میدان شیر گرہ میں لا دو پبلک دیکھے کہ یہ اعرابی اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔" (مسافر آگرہ ۱۵ نومبر ۰۸ء)

جواب ۔ ہم تو اس اعلان کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے تھے کہ مسافر مباحثہ کے بہت جلد ہمیں درشن ہونگے مگر افسوس ؎

جو آرزو ہے اسکا نتیجہ ہے انفعال + اب آرزو یہ ہے کہ کبھو آرزو نہو۔

مہاشہ جی نے آریہ سماج امرتسر کی وساطت سے گفتگو کرنے کی ٹھہرائی مگر معلوم ہوتا ہے

کہ امرتسر کی سماج کو مہاشہ جی پر بھروسہ یا اعتبار نہیں یا وہ جانتے ہیں کہ ؎

جو گرجتے ہیں وہ برستے ہیں کم۔ اسی لئے مسافر پنڈت کی چٹھی کی اس نے کوئی پرواہ بھی نہ ہمکو اس بارہ میں کوئی خط لکھا نہ کوئی آدمی بھیجا۔ گویا امرتسر کی سماج نے پنڈت جی کے ساتھ وہی برتاؤ کیا جو صدیوں سے ایک بزرگ کہہ گئے ہیں ؎

جواب آنچناں باشد خموشی۔

ہمیں اپنے دوست کی اس ذلت کا بہت افسوس ہے اسلئے ہم انکی اس امر میں ہمدردی کرتے ہیں کہ اگر آریہ سماج امرتسر آپ کو جگہ نہ دے تو آپ بسم اللہ کر کے دفتر اہلحدیث میں تشریف لاویں جتنے روز پکا جی چاہے رہیں۔ نان جویں بھی تناول فرما دیں اور گفتگو بھی کریں ورنہ سمجھا جائیگا ؎

بہانہ کرتا ہے ساقیا۔ کیا نہیں ہے شیشہ میں مے کا قطرہ؟
خدانے چاہا تو دیکھ لیں گے ترا سبو بھی نہیں رہیگا

میرے ناکردہ گناہ

قد اصبحت ام السلیم تدعی
علیّ ذنبا کلّہ لم اصنع

میرے مہربان مدت سے یہ کہتے ہیں اور بڑی شد و مد سے مجھے بدنام کرتے ہیں کہ میں نے امرتسر کے اتفاق میں نفاق ڈالا اہلحدیث اور حنفیوں میں میں ہی نے فساد ڈالا۔ پھر اہلحدیث میں بھی پھوٹ میں ہی نے ڈالی۔ اہل فقہ تو گویا اس بات کا ٹھیکہ دار ہیں چنانچہ بقول اونچی کی حمایتی کا بہانہ ۔ ۲۹ شوال کے پرچہ میں اس نے ایک مراسلہ کسی ابو الحسن امرتسری کا اس مضمون کا شائع کیا ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آج تمام سچے سچے واقعات پبلک کی روشنی میں لاؤں۔ دانا محض لسانی دعووں کو تو قابل پذیرائی نہیں جانتے بلکہ تحقیق ایکو جانتے ہیں کہ اصلی اور سچے سچے واقعات کو پبلک کے سامنے روشنی میں لایا جائے۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ آریوں اور ہندوؤں کی زبانوں پر عام طور سے جاری ہے کہ اورنگزیب نے جبراً ہندوؤں کو مسلمان بنایا۔ اورنگ زیب نے یہ کیا وہ کیا۔ مگر ایک محقق کی نگاہ جو تاریخی علم کو واقعات صحیحہ کا مجموعہ جانتا ہے نہ کہ کسی شخص یا قوم کے قیاسات کا وہ صرف آنا سننے سے متاثر اور بدگمان نہیں ہو سکتا بلکہ وہ کہیگا کہ بجائے دعوی کرنے کے واقعات پیش کرو بس میں آج صحیح صحیح واقعات پیش کرتا ہوں۔ ناظرین بغور سنیں ؎

وہ قصے اور ہونگے جنکو سنکر نیند آتی ہے + تڑپ جاؤ گے کانپ اٹھوگے سنکر داستاں میری

لہ ایسی شیخی کیوں بگھارتے ہو جبکہ میں اکیلا ہی تمہارا بلکہ ساری آریہ سماج کا پڑا نا چاہنے والا ہوں تو اوروں کو کیوں بلاتے ہو؟ ؎

نئے لوگوں کی کیجے آزمائش۔ + ضرورت کیا ہمارے امتحاں کی؟

(اہلحدیث)

شعبان ۱۳۱۲ھ ہجری کو کانپور میں میری دستاربندی ہوئی تو میں اپنے وطن امرتسر میں مدرسہ تائید الاسلام (اہلحدیث) میں اوّل مدرس کر کے بُلایا گیا میں نے آتے ہی حالت کا اندازہ کیا تو مدرسہ کے جلسہ میں اہلحدیث کا صرف ایک فریق جو حضرت مولانا غلام علی صاحب مرحوم کے معتقد تھے شریک ہوتے تھے میں نے کوشش کی کہ سب علماء کو شریک کیا جائے چنانچہ یہ کوشش کامیاب ہوئی کہ علماء اہلحدیث جناب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی مولوی عبدالرحیم صاحب غزنوی وغیرہ اور مولوی غلام رسول (رُسل بابا) صاحب مرحوم حنفی امرتسری۔ مولوی احمد بخش صاحب مرحوم حنفی امرتسری اور مولوی غلام مصطفےٰ صاحب حنفی امرتسری اور مولوی عبدالسبحان صاحب حنفی بلہوری اور مولوی صوفی صاحبزادہ ظہور الحسن صاحب حنفی بٹالوی وغیرہ بھی جلسہ سالانہ میں شریک ہوتے رہے۔ اس کے بعد میں نے علمائے شہر کی خدمت میں ایک تحریک کی کہ مثل ندوۃ العلماء کے امرتسر کے علماء کی ایک انجمن قائم ہو چنانچہ بہت سی کوشش سے ایک مختصر سی انجمن قائم ہوئی جس کے کئی ایک اجلاس ہوئے۔ ایک میاں محمد جان مرحوم کی مسجد میں ایک دفتر اخترِ ہند پریس میں ایک مکان خواجہ حبیب اللہ صاحب سوداگر شال امرتسر کٹرہ اہلووالیان میں۔

جن سب میں امرتسر کے فرشتہ سیرت مولوی غلام رسول (رُسل بابا) صاحب حنفی مرحوم برابر شریک ہوتے۔ مگر چونکہ دیگر حضرات نے توجہ نہ کی اس لئے وہ مجلس بھی قائم نہ رہ سکی۔ لیکن مولوی صاحب مرحوم چونکہ میری کوشش کی داد دیتے تھے اس لئے میں نے جب کبھی اُنکو کسی مشترک کام کی تحریک کی تو انہوں نے اُسے منظور فرمایا۔ ایک دفعہ امرتسر میں کشمیری نقالوں نے وہ اودھم مچائی کہ الاماں تمام کشمیری محلوں میں اُن کے تماشے ہونے لگے جنمیں وہ ہر طرح کی فحش اور توہین شریعت کی نقلیں بھی کرتے تھے میں نے مرحوم کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم دونوں چونکہ کشمیری ہیں اس لئے ہمارا مقدم فرض ہے کہ اس خرابی کو روکیں اگرچہ اُن کے بعض حاشیہ نشینوں نے محض میرے شریک ہونے کی وجہ سے اُنکو روکا لیکن آخر مرحوم کی اصلی طبعی کیفیت غالب آئی چنانچہ میں اور مرحوم دونوں نے ملکر تمام کشمیری محلوں میں کئی ایک راتوں کو وعظ کہے اور اس آئی بلا کو مسلمانوں خصوصاً کشمیریوں سے ٹلایا۔ مولوی صاحب مرحوم نے فتوےٰ دیا کہ نقالوں کی بعض نقلوں میں توہین شریعت بھی ہوتی تھی اس لئے جس جس نے وہ نقلیں دیکھی ہیں اُن کے نکاح فسخ ہو گئے چنانچہ بعض لوگوں کے نکاح پھر دوبارہ پڑھائے گئے جنمیں یہ خاکسار بھی شریک تھا۔ آجتک اس واقع کے گواہ بھی زندہ ہیں کٹڑہ کرم سنگھ میں حضور دین صاحب سے دریافت ہو۔

پھر میں نے مسلمانوں میں سب سے بُری رسم تعزیہ کی طرف توجہ کی تو سب علماء شہر سے ایک مشترک فتوےٰ لیکر بذریعہ اشتہار شائع کیا اور جناب مولانا ابوعبید احمد اللہ صاحب اہلحدیث وغیرہ کو ساتھ مسجد میاں محمد جان مرحوم میں جناب مولوی رُسل بابا صاحب مرحوم کے پاس پہونچا وہاں ملکر تعزیوں کے متعلق علماء کا مشورہ قرار پایا کہ تعزیہ داروں کے گھروں پر جاکر اُن کو سمجھایا جائے اس موقع کے الفاظ بھی مجھے یاد ہیں کہ جناب مولوی احمد اللہ صاحب نے فرمایا تہا کہ قُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًاۢ بَلِيْغًا اتنے میں شہر کے رؤسا کو خبر ہوئی اُنہوں نے پیغام دیا کہ آپ ذرہ صبر کریں ہم بھی اس میں شریک ہونگے چنانچہ خان بہادر شیخ غلام حسن صاحب مرحوم نے ایک عام جلسہ کیا اور تعزیہ کی خرابی کو محسوس کر کے اس کی بندش کے اسباب پر غور ہوا لیکن ناظرین سنکر حیران ہونگے کہ شہر کے علماء اور رؤسا آخر کار سب تھک کر بیٹھ گئے۔ مگر یہ خاکسار تن بتقدیر اس کوشش میں برابر لگا رہا آجتک ہے چنانچہ بفضلہ تعالیٰ امرتسر کے لوگ شہادت دے سکتے ہیں کہ اُس زمانے کی نسبت آج تعزیوں کا ہنگامہ زیادہ سے زیادہ ہے تو ربع ہے۔

اس سے بعد ندوۃ العلماء کے جلسہ کی آمد آمد ہوئی تو جناب مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری اور مولوی سید عبدالحی صاحب معتمد ندوہ جلسہ سے پہلے امرتسر میں تشریف لائے تو میں ہی نے اِن حضرات کی دعوت کی اور شہر کے تمام علماء اہلحدیث اور حنفیوں کو بھی ساتھ ہی مدعو کیا۔ مگر افسوس ہے کہ بجز اُسی فرشتہ صورت مرحوم کے اور کوئی بھی شریک نہوا۔ جناب مولوی احمد اللہ صاحب بوجہ علالت نہ آسکے۔ مگر میری کوشش اور اتفاق کی اُمنگ کو کوئی چیز بگاڑ سکتی تھی۔ یہانتک کہ ندوۃ العلماء کا جلسہ امرتسر میں ہونے کے دن بہت قریب آگئے تو میں نے بذریعہ تحریرات اور تقریرات ندوہ کی حمایت کی جمعہ کے دن خطبے میں سامعین کو شریک ہونے کی ترغیب دیتا تہا۔ کیوں؟ اس خیال سے کہ ندوہ ملکر کام کرنیکا مدعی ہے۔ اب یہاں پر پہونچکر مجھکو خون کے آنسو بہانے ہونگے کہ باوجود میری اس سعی کے ہمدردیوں کے میرے برادرانِ یوسف نے مجھ سے کیا سلوک کیا۔ یہ کہ پہلے تو ایک اشتہار شائع کیا۔ جسکا عنوان تہا۔ جعلی اہلحدیثوں کی چالبازیاں۔ یہ تو ہوا سب اہلحدیثوں پر حملہ۔ پھر میری ذات خاص پر یوں حملہ کیا کہ سادہ لوح ارکان ندوہ کو الگ گانٹھ کر خاص میرے برخلاف ایک اشتہار نکلوایا۔ پھر وہ اشتہار ایسے وقت میں تقسیم کرایا جس وقت میں ندوہ کے جلسہ میں تقریر کرنے کو کھڑا ہوا تھا۔ چنانچہ اُس اشتہار نے یہانتک گُل کھلائی کہ ندوہ کے اُن سادہ لوح ممبروں کو جنکے ایماء سے اشتہار مذکور شائع ہوا تہا حیران کر دیا۔ پنجاب کے معزز پیسہ اخبار نے بھی مجھکو مظلوم قرار دیکر لکھا کہ مولوی ثناء اللہ

صاحب کی متانت سے امید ہے کہ وہ اس بغض کو رفع دفع کر دینگے - اسی اشتہار کے اعتبار پر مرزائیوں نے لکھا کہ ندوہ نے مولوی ثناء اللہ کی تکذیب کر دی - ہماری الفقہ پارٹی کے ایک رکن خیر شاہ نے ایک رسالہ میں لکھا کہ ندوہ کے جلسہ میں مولوی ثناء اللہ کی وہ ذلت ہوئی کہ خدا دشمن کی نہ کرے - اس واقع کے زندہ گواہ جناب مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی ہیں جو اس وقت میرے خون کے آنسو الگ لیجا کر پونچھ رہے تھے

آہ! ؎

وقوفا بہا صحبی علی مطیہم
یقولون لا تہلک اسا وتجمل

یہ ہے برادران یوسف کے مظالم کی ابتدا لیکن ناظرین یہ سنکر کیسے متعجب ہونگے کہ میں بھی کیسا اپنی دھن کا پختہ ہوں کہ باوجودیکہ میرے برادران یوسف نے ندوہ کے کندھوں پر بندوق رکھکر مجھ ماری مگر میں پھر بھی یہی سمجھتا رہا کہ ؎

گرچہ تیر از کمان ہمی گذرد ۔ از کماندار داند اہل خرد

چنانچہ اس خیال کا بدیہی ثبوت یہ ہے کہ اسی ندوہ کے معزز ممبر مولانا شبلی اور مولانا شاہ سلیمان اور مولوی شاہ نظام الدین صاحب جو سال گذشتہ میں دورہ کرتے ہوئے امرتسر تشریف لائے ایک جلسہ ان کی تقریروں کا تو اسلامیہ سکول میں ہوا دوسرے روز دفتر اہلحدیث کے قریب میں نے جلسہ کرایا جس میں علماء اور معززین صاحب شریک تھے - کیا اس سے بھی زیادہ صلح کل پالسی کا کوئی ثبوت دے سکتا ہے - اس گو گذرے وقت میں جس کا نام ہمارے کرم جناب شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی اپنے ایک پرائیویٹ خط میں جہاں بہارت کا زمانہ فرماتے ہیں یعنی اخبار اہل فقہ کے جاری ہونے کے بعد بھی میں نے اپنی طرز کام کرنے کی پالسی کا ثبوت کئی ایک دفعہ دیا کہ دسمبر سال گذشتہ میں آریوں کا مسلمانوں سے مباحثہ ٹھیرا تو مجھے خطرہ ہوا کہ کہیں ہماری آپس کی پھوٹ سے اسلام کو نقصان نہ پہنچ جائے اس لئے میں نے اڈیٹر صاحب اہل فقہ اور مولوی احمد الدین صاحب مدرس اسلامیہ سکول امرتسر کو بلا کر یہ کہا کہ اگر یورپین قوموں کی طرح آپس میں کٹ کر مرنا ہے جن اختلافات سے سلطان صلاح الدین کو فائدہ پہنچا تھا تو تمہارا اختیار ہے ورنہ یہ وقت علیحدہ علیحدہ کارروائیوں کا نہیں ان دونوں نے متفق جواب دیا کہ جس طرح تم کہو ہم حاضر ہیں چنانچہ میں نے ایک مضمون اڈیٹر اہل فقہ کے قلم سے لکھوایا کہ ہم سب جنکے دستخط اس کاغذ پر ہیں اقرار کرتے ہیں کہ کفار کے مقابلہ پر سب یکدل رہینگے ان مقابلوں میں کبھی اپنی مذہبی اور ذاتی رنجشوں کو دخل نہ دینگے اس کاغذ پر سب کے دستخط ہوئے - اس سے بعد جب مولود کی ضرورت ہوئی تو اڈیٹر اہل فقہ نے کہا کہ میرے دوست دفتر اہلحدیث میں آنے سے رکتے ہیں تو انکار کرنا میں بے وجہ جانتا ہوں ہنوز وہ کہنے نہ پائے تھے کہ میں نے کہا میں خود ہی حاضر ہونگا چنانچہ گیا تھا اپنے احباب کے دفتر اہل فقہ میں

پہونچا - جہاں قرار پایا کہ آج کا مباحثہ صرف مولوی ثناء اللہ کریں اور بعد مباحثہ ایک عام جلسہ کیا جائے - یہاں پہنچ کر ناظرین حیران ہونگے کہ مباحثہ کے بعد جب جلسہ کا اشتہار دیا گیا جس پر میرے دوست حکیم محمد الدین اسد اڈیٹر اہل فقہ کے دستخط تھے وہ اشتہار چھاپ کر اڈیٹر صاحب کے پاس پہونچایا گیا کہ آپ حنفی مساجد میں تقسیم کرا دیں - سخت تعجب ہوگا - جو ناظرین یہ سنینگے کہ وہ اشتہار بھی تقسیم نہ ہوئے اور اڈیٹر صاحب باوجود متعدد آدمی بھیجنے کے بھی شریک جلسہ نہ ہوئے -

اب میں واقعات کا سلسلہ پھر اوپر لیجاتا ہوں - بانیہ یہ بات مخالف قلم سے شائع ہو چکی ہے کہ امرتسر کے علماء اہلحدیث اور حنفی سب کے سب متفق تھے مگر افسوس کہ واقعات پر پانی پھیر کر یہ سب کچھ کہا جاتا ہے ایک زمانہ وہ بھی آچکا ہے جب اخبار اہلحدیث بھی جاری نہ ہوا تھا کہ امرتسر کے برادران یوسف نے محفل میلاد کو یہاں تک ترقی دی تھی کہ جناب مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی کی مسجد کے سامنے کے مکان میں ایک مجلس بڑے زور و شور سے منعقد کی تو باقی شہر میں کیا کچھ نہ ہوا ہوگا - ناظرین خود ہی اندازہ لگا لیں انہی ایام میں امرتسر کے ایک معتبر بزرگ میر صلاح الدین صاحب حنفی امام مسجد کٹڑہ کرم سنگھ میرے پاس آئے کہ یہ فساد دن بدن ترقی کر رہا ہے تم سے اگر ہو سکے تو کوئی اتفاق کی صورت کر دیں میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے کیا سوچا ہے انہوں نے اپنا خیال ظاہر کیا کہ میرے خیال میں اگر کوئی صاحب وجاہت انکو سمجھائے تو حنفی لوگ مجلس میلاد میں قیام چھوڑ دیں صرف مناقب وغیرہ بیان کریں ادھر والے اس پر خاموشی کریں - میں نے کہا اچھا میں مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی کے پاس جاتا ہوں کیونکہ انکو ان دنوں زیادہ صدمہ تھا کہ ان کے محلہ میں انکی مسجد کے سامنے بھی مولود کی بڑی بھاری مجلس ہوئی تھی چنانچہ میں نے مولوی صاحب موصوف کی خدمت میں پہونچکر عرض کیا کہ اگر فریق ثانی قیام کرنا چھوڑ دیں تو صلح ہو سکتی ہے یا نہیں مولوی صاحب ممدوح نے صاف لفظوں میں فرمایا ما سالمناہم منذ حاربناہم یہ ایک حدیث ہے جسکا مطلب ہو کہ ؎

دشمنان کہن دوستان نو کردن ۔ بدست دیو بود عقل را گذر کردن

یہیں مولوی صاحب موصوف کے الفاظ جنکی طرف سے آج کہا جاتا ہے کہ ہم سب متفق تھے مگر ثناء اللہ نے ہم میں نفاق ڈلوایا جن دنوں میں نے رسالہ اہلحدیث کا مذہب شائع کیا جس میں کسی فریق کے حق میں دل آزار ایک لفظ بھی نہیں محض اپنے خیالات کا با دلائل اظہار ہے اس رسالہ کے شائع ہونے پر ہمارے برادران یوسف نے جس طرح مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی کے محلہ پر حملہ کیا تھا میرے محلہ پر بھی حملہ کرنا چاہا خاصی ایک جماعت ملکر نہ ایک دفعہ میرے مکان کے سامنے بازار میں وعظ کے جلسے کئے - ملا سے وعظ کرتے

ahmadimuslim.de

یقین جانتا کہ میری طفیل سے بندگان خدا کو ہدایت پہونچ رہی ہے۔ مگر افسوس وہ وعظ بھی اخبار اہل فقہ کی طرح خاص میرے نام کا ڈیڈیکیشن (نذر) تھا۔ تاہم لیکر مجھ پر حملے ہوتے رہے پس جب یہانتک نوبت پہونچی تو باجازت شریعت وقانون بسم اللہ کہکر میں نے بھی ہاتھ اُٹھایا جسکی نوبت یہانتک پہونچی کہ مباحثہ علم غیب پر مقرر ہوا اور جناب مولانا ابو محمد عبد الحق صاحب دہلوی منصف ہوکر تشریف لائے اور امرتسر سے جناب مولانا ابو عبید احمد اللہ صاحب اہلحدیث منصف ہوئے اور فیصلہ بحق اہلحدیث ہوا۔ فالحمد للہ جس کے ثبوت میں دونوں منصفوں کی تحریر کے علاوہ بڑا بھاری ثبوت یہ ہے کہ فریق ثانی نے جناب مولوی عبد الحق صاحب سے بمنت وخوش آمد ایک تحریر الگ حاصل کی جسپر دوسرے منصف کے دستخط نہ تھے اسمیں [illegible] نہ تھی [illegible] ایک معذرہ ہے فیصلہ نہیں پھر شور بھی وہ کہ فریق مخالف نے الگ ہوکر منت وخوش آمد آنسو پونچھنے کو لکھایا ہو۔ تاہم برادران یوسف نے غنیمت جانکر اسکو شائع کیا جس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ دونوں منصفوں کا [illegible]

[illegible] بعد کے حالات۔ اخبار اہلحدیث کی چار رسالہ زندگی میں جو ہم سے جرا گناہ اگر کوئی رکھا جاتا ہے تو دانا پوری سوالات ہیں جو ۶ ۔ اپریل سنہ کے پرچہ میں شائع ہوئے تھے چنانچہ انجمن حنفیہ کے جلسہ میں میر حبیب اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ نے اپنی رپورٹ میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ کیا تھا لیکن کوئی محقق اگر ٹھنڈے دل سے اسپر غور کرے تو یہ واقعہ بھی کسی کبیرہ گناہ کی حد تک نہیں پہونچتا۔ بلکہ وہ اتنا بھی نہیں کہ اہل فقہ اپنی فقہ کی حمایت میں مولانا اسماعیل شہید اور اُن کی متبرک کتاب مجموعہ قرآن وحدیث تقویۃ الایمان کی توہین کرکے اعلانیہ دشمن کرتا ہے۔ امام بخاری اور صحیح بخاری کی توہین تو اسی علاوہ ہے اس گناہ کو گناہ کی حد تک پہونچانے والے بھی ہمارے برادران یوسف ہیں۔ ورنہ اصل قصہ صرف اتنا ہے کہ دانا پور سے ایک شخص نے چند ایک سوالات کتب فقہ کے بعض مسائل پر لکھکر بھیجے جو مدت تک تو معرض التوا میں رہے آخر یہ سوچکر کہ سائل سوال کرتا ہے کوئی ایسی بڑی بات نہیں مذہبی اخبار میں ہر قسم کے موافق ومخالف سوالات کا شائع ہونا کسی طرح عیب نہیں اُن سوالات کو شائع کیا گیا اور ساتھ اسکے اخیر میں یہ بھی لکھدیا کہ اگر کوئی صاحبان کے جوابات دفتر ہذا میں بھیجینگے تو درج کئے جاوینگے چنانچہ بہاولپور سے جوابات آمدہ کو بھی درج کیا گیا۔ بس اصل بات تو صرف اتنی ہے۔ مگر برادران یوسف ہم کو موقع کی تاک میں تھے انہوں نے خواہ مخواہ کا شہر میں شور مچانا شروع کیا۔ بڑی بڑی دھمکیاں دیں۔ رؤسا شہر کے پاس محضر نامے بھیجے۔ نالش کی

ملیاریاں ہوئیں رؤسا شہر نے کئی روز تک خفیہ مشورے کئے آخر قانون پیشہ صاحبنے کہا کہ مقدمہ چلانے سے پہلے اُن کتابوں کو دیکھو جنکے حوالے ان سوالات میں دئے گئے ہیں چنانچہ وہ کتابیں دیکھی گئیں اور حوالے صحیح پائے گئے ایک خط مولانا شبلی کو لکھا گیا اُنہوں نے بھی تصدیق کی کہ یہ مسائل کتب فقہ میں ہیں مگر اِن کے جوابات بھی شائع ہوچکے ہیں اب غور کرنے کا مقام ہے کہ جس صورت میں جواب بھی شائع ہوچکے تھے تو فریق ثانی کو کیا تکلیف تھی وہی جوابات نقل کرکے اہلحدیث میں بھیجدیتے تو وہ چھپ جاتے۔ مگر ایسا کرنے سے تو ان حضرات برادران یوسف کا کام نہیں چل سکتا تھا۔ وہ کیوں ایسا کرتے پس انہوں نے شہر کے گلی کوچوں میں اپنے مواعظ حسنہ سے میرے برخلاف ایجیٹیشن وجوش بڑھانا شروع کردیا جس سے اشتہار بازی کا بازار گرم ہوگیا۔ میں مانتا ہوں کہ میرے دوستوں کی طرف سے بھی جو اشتہارات نکلے وہ بھی کسی قدر حد اعتدال سے متجاوز تھے مگر دیکھنا یہ ہے کہ ایک شخص جو ہاتھ اور زبان دونوں طرح سے کچلا جائے اسکا اتنا بھی حق نہیں کہ وہ بذریعہ قلم ہی اپنے درد کا اظہار کرے۔ کیا سچ ہے ۔

درمیان قعر دریا تختہ بندم کردہ ٔ ¤ باز میگوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش

خیر جب یہ شور وشغب انتہا کو پہونچ گیا اور رؤسا شہر نے بھی تحقیق کرلی کہ کتب فقہ میں یہ مسائل ہیں تو امرتسر کے معزز رئیس خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ نے اپنے طور پر مجھ سے فرمایا کہ آپ اب ایسا کریں کہ اخبار میں یہ مضمون شائع کردیں کہ ۶ ۔ اپریل کے اہلحدیث میں جو سوالات شائع ہوئے ہیں اور اُنسے ہمارے حنفی برادران کی دل شکنی ہوئی ہے مجھے اسکا افسوس ہے چنانچہ میں نے حسب مشورہ یہ اعلان بھی شائع کردیا۔ مگر یہ بھی کہدیا کہ آپ بطور صلح جو کچھ فرمادینگے میں کردونگا۔ کیونکہ میری نیت میں فساد نہیں لیکن اگر کوئی چاہے کہ مجھے قانونی دھمکی دے تو میں بڑی خوشی سے اسکو اجازت دیتا ہوں کہ بیشک مقدمہ کرے۔ شیخ صاحب نے نہایت معقول جواب دیا کہ مقدمات میں گو انجام کار کوئی تکلیف نہو لیکن ضمنی تکالیف جو ہوتی ہیں وہ بھی تو قابل حذر ہیں یہ بھی فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ یہ مقدمہ ایک نہوگا بلکہ کئی ایک اسکی شاخیں نکلینگی جس سے مسلمانوں کی سخت بدنامی ہوگی۔ خیر میری نیت چونکہ فساد پر نہ تھی لہذا جو کچھ شیخ صاحب نے مشورہ دیا میں نے چھاپ دیا۔ شیخ صاحب کی نیت بھی چونکہ بخیر تھی اُنہوں نے میرے اسی افسوس کو لیکر ایک اشتہار دیدیا۔ کہ اہلحدیث میں جو سوالات چھپے تھے جسپر شہر میں بہت بڑا شور اٹھا تھا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کو بھی اسپر افسوس ہے لہذا یہ معاملہ رفع دفع کردیا جائے۔ مگر برادران یوسف کو کہاں آرام۔ باوجود اس اشتہار کے انہوں نے دوسرے روز ہی ایک اشتہار خیر خواہ کے نام کا شائع کیا۔

ahmadimuslim.de

جسمیں خوب ہی کھر کھر گالیاں دیں۔ آخر کار یہانتک نوبت پہونچی کہ اخبار اہل فقہ کا جاری کرنا ہی سب سمجھا گیا۔ پھر اس کے بعد جو کچھ اہل فقہ نے اپنا رویہ رکھا وہ ناظرین سے پوشیدہ نہیں۔ بزرگان دین خصوصاً امام بخاری۔ مولانا اسمٰعیل شہید۔ مولانا رشید احمد گنگوہی علماء دیوبند وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم کی توہین اور سب و شتم اور اہل سنت سے خارج ہونیکا فتوےٰ دینا انکی زندگی کا لب لباب ہے سچ ہے ؎

دشنام بمذہب کہ عبادت باشد ٭ مذہب معلوم و اہل مذہب معلوم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

یاد ہے یوسف سے علاقی بھائیوں کا حال۔ اب میں اپنے اخیافی برادران (اہلحدیث) کا حال بھی مختصر سا سناؤں تاکہ ناظرین کو میری صلح جو پالیسی کا علم پورا ہو سکے۔

اسوقت اور اس سے پہلے بھی میرے اخیافی برادران (اہلحدیث) میں سے دو جناب مجھے رنجیدہ یا کشیدہ ہیں۔ ایک مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی دوئم مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی۔ مناسب ہے کہ میں ان حضرات کے متعلق بھی صحیح صحیح واقعات پیش کر کے ناظرین کو صحیح رائے قائم کرنیکا موقع دوں۔

میری ابتدا سے یہ عادت رہی کہ میں جو کام مذہبی یا قومی کرتا تھا مولوی عبد الجبار صاحب کے مشورہ سے کیا کرتا تھا۔ مرزا صاحب قادیانی کے متعلق جب کبھی کوئی تحریر ہوتی تو پہلے مولوی صاحب کو دکھائی جاتی۔ جب کبھی جلسہ کیا جاتا تو مولوی صاحب کو اس میں شریک ہونے کی تکلیف دی جاتی۔ یوں بھی ہفتہ میں دو ایک دفعہ انکی ملاقات کو جاتا۔ اور اچھی خاصی محبت ملاقات کرتا۔ ان واقعات سے مولوی صاحب موصوف کو بھی انکار نہ ہوگا۔ اور گواہ بھی کثرت موجود ہیں مگر جونہی میری عربی تفسیر نکلی تو ان برادران نے شور اٹھایا۔ الامان ہر جمعہ کے روز خطبوں اور وعظوں میں میرا ہی ذکر شروع ہو گیا۔ یہانتک کہ میں نے کئی ایک خطوط رجسٹری کرا کر بھیجے۔ اشتہارات شائع کئے کہ آپ حضرات کو میری عربی تفسیر کے جن جن مقامات پر اعتراض ہیں وہ مجھے بتلا دیں میں بھی غور کرونگا۔ اور بذریعہ اشتہارات بھی جواب طلب رہا کہ تم نہیں دکھاؤ گے علماء کرام کے پاس ہم نے بھیجے ہیں جو فتوے علماء کرام دینگے وہ سب پر ظاہر کیا جاویگا۔ ناظرین اندازہ کر سکتے ہیں کہ [illegible]

[illegible] المسلم اخو المسلم لا یخذلہ [illegible] مسلمان مسلمان کا بھائی ہے

نہ اسے ذلیل کرے نہ اسکی سلامتی میں خلل انداز ہو۔ کیا یہی وہ برادرانہ سلوک ہے جسکی تائید حدیث شریف میں ہے کہ المسلمون کالبنیان یشد بعضہ بعضاً یعنی مسلمان سب ملکر ایک دیوار کی طرح ہیں جسکی ایک اینٹ دوسری اینٹ سے ملکر مضبوط رہتی ہے۔ میرے التماس ناموں کو دیکھو اور مولانا کے عتاب ناموں پر غور کیجیو۔ آہ ؎

کیا نصیبا ہے ترا بلبل شیدا اُلٹا ٭ رحم کی جا اُنہیں آجاتا ہے غصہ اُلٹا

مجھ سے تو اخفا تہا ہی مقتدیوں کو بہی سخت تاکید تھی کہ خبردار کہیں شنا واللہ یا اس کے ملنے والوں کو خبر تک نہو جائے۔ کیا یہی برادرانہ سلوک ہے کیا یہی سلف کا طریق تہا کہ ایک بھائی کی غلطی پر اسکو تو مطلع نہ کیا جائے مگر تمام ملک میں اسکو بدنام کرنے کے لئے اسکی عبارات کو اس کے مطالب کو بگاڑ بگاڑ کر فتوےٰ حاصل کر کے دل کا غبار نکالا جائے۔ خیر خدا کرکے وہ فتوےٰ شائع ہوا اور ادہر سے اُسکا جواب بہی نکلا۔ خدا کے فضل سے جواب پر انہی علماء کے دستخط ہوئے جنکو دھوکہ دے کر میرے برخلاف کیا گیا تہا۔ ناظرین منکر حیران ہونگے کہ آدمی فقرہ [illegible] بلکہ کاش مولوی جناب مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے بہی جن کی تحریر اس فتوےٰ پر سب سے زیادہ تیز اور زہریلی تھی تصریح کر کہدیا کہ تم غزنویوں کے اعتراضات سے بیشک چھوٹ گئے۔ تاہم میں نے اس بریت کو کامل کرنے کے لئے بمقام آرہ منصف تجویز کرائے حضرات منصفین نے بہی حضرات غزنویہ کے خفیہ فتوےٰ کو غلط قرار دیا۔ ان واقعات کو ایک محقق مؤرخانہ نگاہ سے دیکھے تو اس نتیجہ پر پہونچ سکتا ہے کہ فساد میری طرف سے نہیں ہوا۔ بلکہ اُن لوگوں کیطرف سے ہوا ہے جنہوں نے اخوت اسلامی کا خلاف کر کے مجھے بدنام کرنے کی ناروائی کی۔ اس لئے کہ اپنی اپنی تحقیق کے شائع کرنیکا ہر ایک کو حق ہے کہ میں نے تفسیر میں جو معنے لکھے تہی کسی کی ذات خاص پر حملہ نہیں تہا۔ بلکہ جو کچھ میرے ناقص علم میں صحیح صحیح بات تہی میں نے لکھ دی تہی جس کے لکھنے کے وقت مجھے یہ بہی خیال نہ تہا کہ کون کون میرے کس کس کے مخالف ہونگے اور کون کون صاحب کن کن معنے پر الجھینگے بلکہ جو کچھ لکھا تھا اپنی تحقیق میں صحیح جانکر لکھا تھا اس کے مقابلہ میں فریق مخالف کا اوّل فرض یہ ہوتا کہ اُن اغلاط پر برادرانہ مجھے اطلاع دیتے اور نہایت نرمی سے مجھے دباؤ ڈالتے کہ تم ان مقامات پر نظر ثانی کرو اگر میں چار روز کی مہلت مانگتا تو ہفتہ کی دیتے جبتک کہ میں اُن کو صاف انکاری جواب دیتا میرے سمجھانے کے درپے رہتے۔ اگر اس طرح بہی کامیاب نہوتے تو ایک رسالہ عربی زبان میں ایسا لکھتے جسمیں مقامات متنازعہ کی صحیح تفسیر لکھکر میری تفسیر کی احسن طریق سے تردید کرتے۔ اگر وہ اس قسم کا رسالہ چھاپتے تو نہ فساد ہوتا نہ میں اسکا جواب دیتا بلکہ اگر وہ کہتے تو ان کا رسالہ بھی اپنی تفسیر کے ساتھ ساتھ خریداروں کے پاس بھیجتا جس سے انکا مدعا

ahmadimuslim.de

بھی پورا ہو جاتا اور دینی خدمت بھی ہو جاتی۔ مگر ایسا تو وہ کرتا جسے یہ غرض ہوتی کہ لوگوں کے غلط خیالات کی اصلاح ہو۔ لیکن جن کی غرض یہ ہو کہ ہم مصنف کو معتزلی نیچری وغیرہ کہکر بدنام کریں وہ ایسی سیدھی راہ پر کیوں آنے لگے تھے۔

مگر میری صلح جو پالیسی دیکھئے کہ جناب مولوی محمد حسین صاحب نے میرے برخلاف سب سے زیادہ تیز تحریر فتوی میں لکھی تاہم میں نے اُن سے کبھی علیحدگی نہیں کی۔ بلکہ یگانگت کا عملی ثبوت دیتا رہا اُنکی فرمائشات کی تعمیل کرتا رہا۔ اُن کے کاموں میں ہاتھ بٹاتا رہا۔ مثال کے لئے ایک واقعہ پیش کرتا ہوں۔ چند ہی روز ہوئے مولانا صاحب کو کاپیاں تصحیح کرانے کے لئے کاتب کی ضرورت تھی تو آپنے مرزا صاحب قادیانی کے کاتب منشی غلام محمد امرتسری کو قادیان خط لکھا کہ بٹالہ آ کر میری کاپیاں صحیح کر دو۔ اور مناسب سمجھو تو میرا یہ خط میرزا صاحب کی خدمت میں پیش کر کے اجازت لے آؤ۔ یہ بھی لکھا کہ کاپیوں میں مرزا صاحب کے برخلاف مضمون نہیں بلکہ ثناء اللہ اور اُس کے امرتسری اور ندوی حامیوں کی خبر لیگئی + ہے اس لئے مرزا صاحب بھی اجازت دیدینگے۔ یہ بھی لکھا کہ اگر تم نہ آسکو تو میں ہی قادیان میں آ جاؤنگا تم نے میرے لئے مکان الگ تجویز کر دینا۔ یہ خط جب مرزا صاحب کے ملاحظہ میں پیش ہوا تو انہوں نے اس موقع کو با غنیمت سمجھا جھٹ سے اڈیٹر الحکم سے بھی خط لکھوایا اور خود بھی لکھا کہ مولوی صاحب آپ ہمارے لئے اور ویسے۔ یہ آپکا گھر ہے آپ فوراً تشریف لاویں یہاں آپکا سب کام بنوا دیا جائیگا۔ کاپیاں کی تصحیح کیا چھاپ بھی دی جاینگی۔ آپ کا ہمارا اختلاف خدانخواستہ کوئی عناد سے نہیں۔ آپ کے والد صاحب بھی ہمارے دوست تھے دیکھئے مجھے یہ الہام ہوئے وہ ہوئے۔

مرزا صاحب نے اتنا تعلق دو وجہ سے کیا۔ ایک تو حضرت نے پیش گوئی کری ہوئی ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی آخر عمر میں میری طرف رجوع کر آئینگے اس الہام کی تمہید جمانے کی غرض تھی۔ دوئم مرزا صاحب اپنی سچائی کے دلائل میں یہ بھی لکھا کرتے ہیں کہ دیکھو میں ایک زمانہ میں تن تنہا تھا کوئی میرا قوت بازو نہ تھا۔ جب سے میں نے مسیح موعود ہونے کا دعوے کیا خدا کی تائید سے مجھے یہ ترقی ہوئی کہ آج قادیان میں ہر طرح کے علمی سامان موجود ہیں اُردو کے علاوہ انگریزی رسالہ بھی نکلتا ہے۔ یہ ہے وہ ترقی۔ اس کے مقابلہ پر مخالفین کے حق میں یہ الہام ہے انی مھین من اراد اہانتک (یعنی جو کوئی میری اہانت کریگا خدا اُس کی اہانت کریگا)

میں نے جو سنا کہ مولوی صاحب سے مرزا صاحب کی یہ خط و کتابت ہو رہی ہے تو میں خدا داد فراست سے قادیانی اسرار نہانی پر فوراً مطلع ہوا۔ میں نے اُسی وقت مولوی صاحب کو اطلاع دی کہ قادیان میں آپکا جانا ہماری لئے ڈوب مرنے کا مقام ہے آپ کچھ فکر نہ کریں میں اپنا کام چھوڑ کر آپکا کام کرا دونگا چنانچہ مولوی صاحب کاپیاں لیکر امرتسر تشریف لائے تو میں نے اپنا کاتب اُن کے پاس بٹالہ جناب مولوی احمد اللہ صاحب بھیجدیا جس نے انتخاب کام درست کر دیا۔ اس کے بعد مولوی صاحب نے اشاعۃ السنہ جلد ۲۱ کا سرورق لکھوانا تھا۔ امرتسر میں کسی کاتب نے ذمہ نہ لیا تو مجھے فرمایا کہ تم لکھوا دو میں نے قبول کیا مگر اس مضمون کو دیکھا تو بعض فقرات اس میں ایسے پائے کہ مرزا صاحب کی تائید اور مولوی صاحب کی تذلیل کے معلوم ہوئے۔ مولوی صاحب نے اپنے پرچہ کے خریداروں کو ترغیب دیتے ہوئے لکھا تھا کہ میرا رسالہ اس لئے دیر میں نکلتا ہے کہ تمام کام مضمون نگاری منیجری محرری۔ یہانتک کہ ڈسپیچری بھی میں خود ہی کرتا ہوں۔ ڈسپیچری کے معنے ہیں فرمے تہ کرنے۔ یہ کام عموماً دو تین روپیہ ماہوار پر پریسوں میں چھوٹے چھوٹے بچے کیا کرتے ہیں۔ یہ لفظ دیکھ کر میری غیر تمندانہ طبیعت نے نہ چاہا کہ یہ مضمون اس عبارت سے شائع ہو چنانچہ میں نے شیخ عبد العزیز صاحب سوداگر بوٹ سے (جو مولوی صاحب کے اخص دوستوں میں امرتسر میں ہیں) ابھی ذکر کیا کہ یہ مضمون مولوی صاحب کا بہت گرا ہوا ہے۔ آپ بھی انکو لکھئے کہ اس کو ترمیم کریں ورنہ دشمن کو کہیں مت۔ شیخ صاحب نے بھی میری رائے سے اتفاق کیا اور کہا کہ میں ضرور لکھونگا۔ آپ انکو سرورق ملتوی رکھیں۔

ان واقعات کو (جو بالکل صحیح ہیں جنکی صحت کا فریق ثانی کو بھی اقرار ہے اور گواہ بھی بکثرت موجود ہیں) ناظرین بغور سوچیں کہ کیا کوئی فتنہ انگیز یا بدنیت مخالف بھی ایسے کام کیا کرتا ہے شاید اب سوال یہ ہو کہ انکو ظاہر کیوں کیا؟ تو اسکا جواب یہ ہے کہ مولوی صاحب موصوف نے انکو اظہار پر مجھے مجبور کیا۔ کیونکہ کاپی مذکورہ کے دیر لگنے پر (جو محض نیک نیتی اور اصلاح کی غرض سے تھی) مولوی صاحب نے میری دیانت اور اخلاق پر حملہ کر کے ایک مضمون اشاعۃ السنہ جلد ۲۱ کے سرورق پر لکھ مارا اس میں بڑی وجہ یہ بھی لکھی کہ ہماری کاپی کو بلاوجہ دیر کر دی پھر لطف یہ ہوا کہ نیچے حاشیہ پر کاپی کی رسید بھی لکھی ہے تاہم مجھے بددیانت لکھا ہے اس طرفہ پر طرہ یہ ہے کہ کاپی مذکور کی اجرت میں تو کاتب کو ابھی روند دی تھی لیکن مولانا صاحب نے آجتک نہیں دی نہ دینے کا نام لیا صرف اتنا لکھ دیا کہ کاپی واپس کر دی حالانکہ واپس بھی ابتک پاس نہیں آئی اگرچہ کاپی واپس شدہ کی قیمت ایک کوڑی بھی نہیں۔ مزید لطف یہ ہے کہ میری ذات خاص پر حملہ کرتے کرتے محض میری وجہ سے اہلحدیث کانفرنس پر حملہ آور ہوئے حالانکہ اہلحدیث کانفرنس کوئی میرا ذاتی کام نہیں کرتی تھی بلکہ اشاعت توحید وسنت اُس کا کام ہے اگر اُس میں کوئی نقص ہے تو یہ کہ یہ بیچکارہ اُس کا محرک اور بزرگان دین انتخاب سے سکرٹری ہے۔ تو کیا کوئی کہسکتا ہے کہ مولانا ممدوح نے حکم قرآن کا یہ جنم

+ بیان تو میری ہی لاف تھا لیکن مرزا صاحب سے کام لینا چاہتے ہیں مگر اشاعۃ السنہ جلد ۲۱ کے صفحہ ۱۳۷ و صفحہ ۲۵۵ پر جسکو مرزائی لکھا ہے (اڈیٹر)

گرم مال
اڈیشن
بالکل سفید
...م سرما میں انکو پہنتے
...م ہیں اور سردی کو پاس
...بیشک نفیس تانہ بانہ
...زینت ہیں سفید پوش
...باعث ہیں۔
...تانہ و بانہ اعلی طول ۲ گز
قیمت ۳۱ روپے
...بانہ کشمیری طول ۲ گز
قیمت ۲۵ روپے
...طول ۲ گز
قیمت ۱۷ روپے
...بانہ اعلی طول ۲ گز
قیمت ۱۶ روپے
...تانہ و بانہ رفلی طول ۲ گز
قیمت ۱۴ روپے
...تانہ و بانہ رفلی طول ۲ گز
قیمت ۱۳ روپے
...چونکہ ہاتھ سے بنا جاتا ہے
...کے مال سے بدرجہا عمدہ اور
ہے۔ مال بذریعہ وی پی یا
آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ اپنا
دستخط لکھیں محصول بذمہ خریدار
مشتہر
منیجر انڈین شال ایجنسی
امرتسر (پنجاب)

فَذَاقَتْ لَوْمَ عَلَى أَنْ لَا تَعُولُوا پر عمل کیا ہے ۔ افسوس ہے

ذرہ برگ سبزم نہ درخت سایہ دارم + ہمہ حیرتم کہ دہقان بچہ کار کشت مارا

ناظرین! خدارا ان واقعات کو غور سے دیکھیں کہ کسی مفسد یا فتنہ انگیز کے ایسے ہی کام ہوا کرتے ہیں کہ اپنے مخالفوں اور سخت سے سخت بدنام کرنیوالوں کے کاموں پر بھی ہاتھ بٹانے کو طیار ہوتے

میری دلکو دیکھکر میری وفا کو دیکھکر + بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھکر

معذرت چونکہ مجھ کو بار بار بدنام کیا گیا ہے کہ میں تفرقہ انداز ہوں ۔ میں نے مسلمانوں کو شیرازہ کو منتشر کر دیا ہے ۔ اس لئے میں مدت سے سنتا سنتا تنگ آکر تمام واقعات کو مجمل لفظوں میں ظاہر کر دیا ہے ۔ تاہم یہ نہ سمجھیں کہ اب میں اپنے علاقی یا اخیافی برادران سے بالکل کشیدہ خاطر ہوں اور ان سے ملنے ملانے کا روادار نہیں ۔ ہرگز نہیں بلکہ دعا کرتا چلا جاؤں گا ہے

بشنو از من بیت سعدی کہ او داد خبر + خون خود ہیچ میں نہ تہا خون کا دعوےٰ کیا

میں جانتا ہوں کہ میرے اس مضمون کی تردید میں کوئی تحریر نکلیگی مگر یاد رہے کہ آریوں کی طرح مصنف بانی اور نمک زیب کو بدنام کیا جاویگا ۔ میری طرح واقعات کا سلسلہ نہیں لا سکیں گے پس وہ یاد رکھیں ہے

اولئک ابائی فجئنی بمثلہم + اذا جمعتنا یا جریر المجامع

کیا علماء مر گئے؟

از نامہ نگار

پیسہ اخبار ۱۹ نومبر کے حوالہ سے ایک خط آگرہ اخبار میں چھپا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ۲۷ مسلمان جو پہلے زمانہ میں راجپوت تھے آریہ سماجی ہو گئے اور اُن کے شدھی کی رسم آگرہ کے مشہور مقام میں بمقابلہ ۲۰۰ ہندو اصحاب کے ادا کی گئی اس واقعہ پر آریہ سماج والے جسقدر مسرت ظاہر کریں وہ بجا ہے ۔ لیکن افسوس مسلمانوں پر اور بالخصوص اُس فرقہ پر جو نائب رسول ہونیکا مدعی ہے ۔ دو تین برس سے کبھی کبھی اخبارات میں ایک خوش آیند چہچہا ہوتی رہتی ہے ۔ اور اکثر موقعوں پر یہ یقین دلایا جاتا ہے کہ جاپان مسلمان ہو گیا یا عنقریب ہونے والا ہے یہ بھی سُنا جاتا ہے کہ جاپان میں کچھ پرجوش مسلمان تبلیغ اسلام کے لئے جانے والے ہیں سچ ہے چراغ تلے اندھیرا ۔ مسلمانوں کو اپنے گھر کی تو خبر نہیں ہاں منصوبہ بازی بہت آتی ہے ۔ خیالی پلاؤ میں گھی کی کسر نہیں رکھتے ۔ عرصہ سے آریہ سماج والے جس استقلال سے کوشش کر رہے ہیں اُس سے کون ناواقف ہے ۔ یہ فرقہ یقینی اسلام کی بیخکنی پر آمادہ ہے ۔ اپنے زعم میں ہم جو کچھ چاہیں کہیں ۔ لیکن اگر یہ خبر سچ ہے جو پیسہ اخبار میں شائع ہوئی ہے تو مسلمانوں کے لئے ڈوب مرنے کی بات ہے اور یہی نہیں کہ جو باتیں آگرہ میں ظہور پذیر ہوئی ہیں وہ آئندہ کے لئے رک جائینگی بلکہ سچ تو یہ ہے کہ یہ باتیں ایک عظیم الشان واقعہ کی ابتدا ہیں ۔ دو برس ہوئے کہ ایک مسلمان گریجوایٹ آریہ سماج ہو گیا ۔ یہ بحث کہ وہ واقعی مسلمان تھا یا نہیں یا یہ کہ درحقیقت وہ آریہ سماج کا معتقد ہے یا نہیں بالکل فضول ہے ۔ اتنی بات کہ وہ نام کا مسلمان ہے آریہ سماج والوں کے فخر کے لئے کافی ہے ۔ اور اس بات کی یقینی دلیل ہے کہ ہمارے علماء اپنے فرائض سے بالکل غافل ہیں ۔ خدا بھلا کرے مولانا ثناء اللہ صاحب کا جنہوں نے اپنی بیش بہا کوششوں سے ملک میں اس طوفان بے تمیزی کو روکا ۔ کیا اور صاحبان بھی ہیں جنکے دلوں میں یہ جوش پیدا ہو کہ وہ آگرہ میں جائیں اور وہاں جا کر اس امر کی جستجو کریں کہ وہاں کے مسلمان آریہ کیوں ہو گئے اگر یہ واقعہ صحیح ہے تو اس کی وجہ صرف یہ ہو سکتی ہے کہ جو لوگ آریہ سماج میں داخل ہو گئے ہیں وہ اپنے عقاید سے بالکل نابلد ہیں اور اُن پر کوئی اثر پڑھے لکھے مسلمانوں کا نہیں ہوا ۔ یہ ضرور ہے کہ آریہ سماج والے بہت سے چٹخارے بھی دیا کرتے ہیں جن کے لالچ سے اُن کے دام تزویر میں آجانا کچھ مشکل امر نہیں مگر ایسا اثر اُسوقت ہو سکتا ہے جبکہ کوئی شخص اپنے عقاید سے ناواقف ہو ۔ غالباً اب بھی ایسا موقع باقی ہوگا کہ وہ لوگ جو آریہ سماجی ہو گئے ہیں پھر دائرہ اسلام میں آجائیں اگر کوئی صاحب اس کار خیر کو اپنے ہاتھ میں لیں تو اُس سے کہیں زیادہ مفید ہوگا کہ جاپان جانے کی کوشش کیجائے اور وہاں اسلام پھیلایا جائے ۔ آگرہ خاندان مغلیہ کے شہنشاہی کے بہترین زمانہ میں مسلمانوں کا دار الخلافہ رہ چکا ہے ۔ وہاں کے مسلمان اب بھی بکثرت تجارت پیشہ ہیں اور وہاں کے آس پاس بہت سے مشاہیر صوفیہ کے مزار بھی ہیں ایسے مقاموں کے مسلمان اگر اس بات کو روا رکھیں کہ جو لوگ اُن کے آباؤ اجداد کے پاکیزہ اثروں ہندو سے مسلمان ہو گئے ہوں وہ پھر گمراہی اور ضلالت میں پڑ جائیں تو اُن کے لئے باعث ننگ ہے ۔ مسلمانو! برائے خدا اب بھی آنکھیں کھولو اور اس بات پر کمر بستہ ہو جاؤ کہ جو بیچارے تمہاری غفلت کی وجہ سے فریب میں آگئے ہیں وہ پھر راہ راست پر آجائیں ۔ یہ کام خاص علماء کا ہے انہیں کو اسکی طرف زیادہ توجہ کرنا چاہئے ورنہ یہ سمجھا جائیگا کہ علماء مر گئے +

عبد الکریم
نارس چھاونی

اڈیٹر ۔ شیخ عبد الحق صاحب رشیدی ۔ نے اطلاع دی ہے کہ میں اُدھر کو جاتا ہوں ایسے ہے اور صاحب بھی توجہ کرینگے +

حق پرکاش بجواب ستیارتھ پرکاش ... بحث تاریخ نسخ ...

نصیحتِ حقانی

شیخ عبدالحق صاحب عرف پنڈت لچھمن داس نومسلم کی نصیحت اپنے نومسلموں کو جو انہوں نے

عرصہ تین سال سے رشی کیش اور اور سفروں میں نو مرید کئے تھے جب سخت مرض نے شیخ صاحب کے سفروں کو بند کیا اور نہایت ہی کمزوری نے گھیر لیا تو نومسلموں کو آزادگی دیکر روانہ کیا عجیب قسم کی نصیحت فرمائی سننے والوں کے دل چھدے جاتے تھے۔ اول آپ نے فرمایا اے بھائیو! تم میری تین سال کی کمائی ہوئی دولت ہو۔ تمہاری جدائی میں ہرگز نہیں چاہتا تھا چونکہ مرض اور کمزوری نے مجھکو گرا دیا۔ تمہاری جدائی کیونکر گوارا ہو۔ تم لوگوں میں بعض وہ بھائی ہو کہ جنہوں نے عمر بھر کام اور محنت نہیں کی اور آنند کے ساتھ سادھو ہونے میں بھوجن پا یا کئے۔ اب میرے ساتھ کھرپا اور درانتی چلا کر خوب خوشی کے ساتھ گذران کرتے ہو۔ اور ہر تنگی میں لوگوں کے طعن اور ان مسلمانوں کے جو پیٹو پیروں کی امت میں اپنا لقب وہابی رکھوانے میں دریغ نہ کیا۔ اور تھوڑی عرصہ میں دینی تعلیم حاصل کرلی۔ یہ تمہاری سچی ہلاہٹ ربانی کا ثبوت ہے اور عبدالقدیر جو میرا چہلہ اور پ[illegible] کا بیل ہے جسکا نام پہلے بلرام جی[illegible] تھا۔ عبدالقدیر کو خوب صبر اور [illegible] نہیں رہ سکتی۔ عبدالقدیر کو معلوم ہے کہ خرچہ کا دکوٹ برہمن کا لڑکا جب آکے مسلمان ہوا ہم لوگوں کے ساتھ دو چار روز تکلیف اٹھا سکا جب ہم ٹھاکر بھرت سنگھ ضلع مظفرنگر کے گاؤں سے سکندرآباد کی طرف روانہ ہوئے کیونکہ اللہ صاحب نے ہمکو پالا۔ سکندرآباد میں آکر برہمن کا لڑکا مذکور آریہ لوگوں کی آدھ سیر کچوری کھا کر پھر سکندرآباد کے گروکل میں شامل ہوگیا۔ اچھا ہوا کیونکہ دین اور پیٹ دونوں کو رکھنا محال ہے۔ پھر ہم لوگ غازی آباد ستو کھا کھا کر پہونچے اللہ صاحب نے کیسی بڑی مہربانی سے ہمکو اور تمکو رزق پہونچایا۔ بابو دولت رائے پوسٹ ماسٹر صاحب آریہ نے کتنی بڑی مدد ہم لوگوں کی کی جو بیان سے باہر ہے ایک ماہ تک ہماری اور تمہاری بابو صاحب موصوف نے مدد کی یہ سب اللہ ہی کی جانب سے تھا۔ یہ میں عبدالقدیر کو یاد دلاتا ہوں کہ اللہ صاحب جس کے ہم اب بندے بنے ہیں وہی ہمکو پالتا ہے۔ اے بھائیو! کوئی کسی آدمی پر بھروسہ نہ کرو کیونکہ جب میں نے کسی انسان پر بھروسہ کرکے کام کیا اسی کام میں ناکامیاب رہا جب ایک دفعہ ہمکو قاعدوں اور سیپاروں کی ضرورت تھی تو سہارنپور اس غرض سے گیا کہ فلاں فلاں شخص اسلام کے مددگار ہیں۔ قاعدوں اور سیپاروں کی مدد چاہی گئی ایک بچہ طالب علم نومرید کم عمر میں اپنے ساتھ لیگیا۔ ایک صاحب کی کوٹھی پر السلام علیکم وعلیکم السلام کے بڑے زور شور ہوئے۔ بعد اس کے لڑکے کو کچھ پڑھنے کیلئے کہا گیا۔ اول تو لڑکے کی مادری زبان بھی۔ دوسرے بچہ۔ تیسرے دیہاتی۔ چوتھے غریب ہال پڑھنے میں عین اور الف وغیرہ کی تمیز نہیں کرسکا۔ جیسے شہری [illegible] کا اور اپنے آپ کو بڑا سمجھنے کا قاعدہ ہوتا ہے بیچاری نومسلم بچہ کو ٹھٹھوں میں اڑانا شروع کیا۔ یہ اسی بات کا نتیجہ تھا کہ میں محض انسان کے بھروسہ پر چلا تھا۔ خبردار رہنا بھائیو! نمک کی ڈلی اور بینے کا ڈورا یہ ادنی چیز ہے اللہ ہی سے مانگئے اور مشقت و محنت کرکے اپنا پالن کیجیو اور خبردار خبردار موجودہ مسلمانوں کا لباس ہرگز اختیار نہ کرنا پرانے مسلمان جو گذر گئے انکا حال سنو پڑھو اور قرآن اور نبی جی مہاراج کی سنت پر چلو اور پیٹو پیروں کے جھگڑوں میں ہرگز نہ پھنسو دیکھتے ہو پیروں اور فقیروں نے گذرے محرم میں ہمارے ساتھ کیا سلوک کیا تھا۔ تھانہ تک نوبت پہونچی ان سے ہرگز کوئی امید نہ رکھنا دیکھو تمکو میرے ساتھ رہکر خوب تجربہ ہوگیا ہے۔ ہاں مقدسوں کی رفاقت ضرور بالضرور اختیار کرنا۔ بروں کی صحبت سے پرہیز کرو۔ دیکھو عبدالصمد ثانی کا حال نوجوان تعلیمیافتہ لڑکا مجدمہ باپ رشاد کے حوالہ کر دیا تھا وہ بھی اس کے ساتھ بگڑ گیا۔ اسلام سے وہی پیٹھ پھیریگا جسکو اسلام سے تجربہ نہیں جبتک آدمی توحید کے اور قرآن کے حکموں اور نبی صاحب کے بتائے ہوئے طریقہ کو کسوٹی نہیں کریگا۔ تب تک اسلامی تجربہ حاصل نہ ہوگا۔ بہت سے لوگ دعوٰی نبوت کا کرکے اپنی جماعت میں بلاتے ہیں جیسے مرزا قادیانی۔ ایسے لوگوں سے بچو۔ یہ کوئی مشکل بات نہیں۔ ہاں ایک لنگرخانہ اور دس آدمی ہاں ہاں کرنیوالے چاہئیں اسی جنگل میں ایک بڑی بھیڑ چیلے چانٹوں کی ہوجاویگی۔ قرآن مجید اور حدیث شریف کے خلاف کبھی نہ چلنا۔ مجھے کہنا تو بہت تھا۔ قیامت کو میں تمکو پیش خدا کھڑا کرونگا اور کہونگا کہ یہ میری دولت ہے پرانے مسلمانوں کے لئے نمونہ بنجاؤ تاکہ وہ تمکو دیکھکر اسلام کی طرف پھریں اور پیٹو پیروں کی دوکانداری سے نجات پاویں۔ فقط

راقم محمد صابر ساکن صفرپور ضلع سہارنپور

اہلحدیث:- ناظرین! یہ وہی صالح مرد شیخ عبدالحق (سابق پنڈت لچھمن داس) ہیں جو مباحثہ دیوریہ کے اثر سے اسلام لائے تھے۔ اب خدا نے ان کے ہاتھ پر بہت سے لوگوں کو قبول اسلام کی توفیق دی۔ آپ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ شیخ صاحب کو بیماری سے عافیت دے اور صحت کلی عطا فرماوے اور انکو ان کے ارادوں میں کامیاب کرے۔ کیونکہ شیخ صاحب کی ظاہری باطنی اور دلی آرزو یہی ہے جس کے متعلق وہ شب و روز کوشاں ہیں کہ ؎

ہند کو اس طرح اسلام سے بھر دیوے شاہ + کہ نہ آوے کوئی آواز جز اللہ اللہ

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س نمبر ۳۳ - دریائی جانور مثلاً گر - کچھوا - دریائی سانپ وغیرہ اور جو کچھ دریائی جانور ہیں حلال ہیں یا حرام؟ ایک صاحب ان کل دریائی جانوروں کو حلال کہتے ہیں اندروئے قرآن حدیث جو حلال حرام ہو بذریعہ اخبار مطلع فرما دیں -

(حاجی محمد سردار خاں محمد خاں سوداگران ضلع منڈلہ)

ج نمبر ۳۳ - قرآن مجید میں ارشاد ہے اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ یعنی دریائی شکار تمہارے لئے حلال ہے تمہاری گذارے کی صورت ہے - یہ آیت جمیع اقسام دریائی کو شامل ہے جبتک کوئی مخصص اسکا نہ آئے مگر مخصص کوئی نہیں -

س نمبر ۳۴ - ہمارے شہر کے قریب ایک موضع ہے وہاں پر ایک شخص مسلمان بکرا بکری خود ذبح کرکے گوشت فروخت کرتا ہے - اس سے نفع اٹھاتا ہے اسپر چند لوگوں نے اعتراض کیا کہ پیشہ ور کا ذبیحہ درست نہیں ہے بلکہ اس گوشت کا کھانا حرام ہے لہذا ازراہ کرم جواب دیں کہ کیا کوئی آیت یا حدیث اس پیشہ ور کے ذبیحہ کی ممانعت کی آئی ہے - اور اگر اس سے خرید کر گوشت کھایا جاوے یا کھایا گیا تو کیا وہ حرام تھا یا بجواب قرآن وحدیث سے دیا جاوے (ایضاً)

ج نمبر ۳۴ - ذبیحہ کے صحیح ہونے کے لئے یہ شرط نہیں کہ پیشہ ور کا کیا ہوا نہ ہو - یہ عامیانہ خیالات ہیں - انکی طرف خیال نہیں کرنا چاہئے - ار کے ٹکٹ داخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۳۵ - عید الفطر عید اضحیٰ کے صدقہ سے معلموں کو تنخواہ دینا جائز ہے - یا نہیں - اگر ان صدقات سے تنخواہ نہ دیا جاوے تو دینی علم تحصیل کرنا موقوف ہوتا ہے

(عبد المنان ڈاکخانہ چٹلائی ضلع رنگپور مدرسہ ہدایت الاسلام)

ج نمبر ۳۵ - عید الفطر وعید اضحیٰ کے صدقات اور چمڑوں کی آمدنی سے معلموں کی تنخواہ نہ دینی چاہئے - طالب علموں کے دوسرے اخراجات نان نفقہ لباس وغیرہ میں خرچ کیا جائے حدیث شریف میں آیا ہے کہ یہ صدقات وغیرہ سب فقرا کے لئے ہیں -

س نمبر ۳۶ - جماعت کے سامنے شب کو روشنی کے لئے چراغ رکھکر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں - بعضے لوگ اسکو شرک کی طرف منسوب کرتے ہیں (ایضاً)

ج نمبر ۳۶ - حدیث شریف میں آیا ہے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ یعنی اعمال کی بنا نیت پر ہی بس یہ عام قاعدہ ہے چراغ اگر اس نیت سے رکھا جائے کہ اسکو سجدہ کیا جائے تو شرک ہو اگر اس نیت سے رکھا جائے کہ روشنی حاصل ہو تو جائز ہے -

س نمبر ۳۷ - بعد نماز عشا کے تراویح کی نماز آٹھ رکعات باجماعت ادا کرنا جائز ہے یا نہیں اسکی کوئی حدیث آئی ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۳۷ - تراویح آٹھ رکعت سنت ہیں بیس بھی مستحب ہیں مگر آرام اور ترتیل سے پڑھی جائیں - حدیث شریف میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تراویح آٹھ رکعت ہی آئی ہیں -

س نمبر ۳۸ - اہل علم کے نزدیک جمعہ کی دو اذان یعنی حضرت عمر نے جو اذان قائم کیا وہ جائز ہے یا نہیں - اور اسکو عمل کرتے ہیں یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۳۸ - جمعہ کے روز بیشک دو اذانیں ہونی چاہئیں - حدیث شریف میں ہے کہ میری سنت کو مضبوط پکڑو اور میرے خلفاء کی سنت پر بھی عمل کرو پس جو طریقہ مسلوکہ خلفا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق سے مخالف نہو اسپر عمل کرنا چاہئے -

س نمبر ۳۹ - جامع مسجد جسمیں ہمیشہ جمعہ کی نماز ادا ہوتی ہے سوائے اسکو کبھی گھر میں بلا عذر جمعہ ادا کرنا کبھی مسجد میں جانا اور سوائے مسجد کے ہر جگہ جمعہ ادا کرنا جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۳۹ - بلا عذر جمعہ گھر میں پڑھنا منع ہے - قرآن مجید میں حکم ہے اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ یعنی جمعہ کی اذان سنکر نماز کو بہت جلد آیا کرو -

س نمبر ۴۰ - سود خور کے گھر میں دعوت کھانا جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۴۰ - سود خور اگر اور کوئی کام نہیں کرتا تو اس کے گھر کا کھانا منع ہے اور اگر اور کام بھی کرتا ہے جس سے اسکو آمدنی حلال ہے اور یہ معلوم ہے کہ اس نے اسی آمدنی سے خرچ کیا ہے - تو جائز ہے اور اگر معلوم نہیں تو مشتبہ ہے ترک اچھا ہے -

س نمبر ۴۱ - آل اولاد کو حالت تنگی میں چھوڑنا یعنے انکو کھانا کپڑا نہ دینا اور خود روپیہ جمع کرنا ایسے لوگوں کی شان میں اللہ و رسول کا کیا حکم ہے یہ ظلم ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۴۱ - اولاد اور متعلقین کو تنگ رکھنا سخت گناہ ہے - قرآن مجید میں حکم ہے اٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ (اپنے متعلقین کے حقوق ادا کیا کرو) -

س نمبر ۴۲ - زید نے عمر کے پاس ایک سو روپیہ لیکر چار بیگہ زمین تین برس کے وعدہ میں گیرو رکھا کہ عمر اس زمین کے خزانہ زمیندار کو دیکر اس کے منافع اٹھاتا جاوے زید تین برس کی مدت میں ایکسو روپیہ عمر کو دیکر زمین واپس کر دیگا - اب اس زمین کا منافع عمر کو لینا جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۴۲ - یہ سوال صاف نہیں سمجھا گیا - خزانہ سے مراد پیداوار ہے یا کیا؟ بہر صورت مذکورہ میں عمر اگر زمین کی پیداوار کا کچھ حصہ زید کو دیتا رہا ہے تو اسی قدر مالکانہ سمجھا جائیگا اور باقی منافع عمر کو اپنی کاشت کاری میں لینے جائز ہونگے - ۳ر کے ٹکٹ وصول - داخل غریب فنڈ۔

حدوث دنیا قیمت ۱ر - حدوث وید قیمت ۱ر - سوامی دیانند کا علم و عقل قیمت ۱ر

انتخاب الاخبار

اہلحدیث کانفرنس نے ایک ٹریکٹ ہندی ناگری کا چھپوایا ہے جس میں توحید و رسالت کا بیان ہے۔ اسکی اشاعت ہندوؤں میں ہونی ضروری ہے جو صاحب اس خدمت کو کر سکتے ہوں وہ اطلاع دیں کہ انکو بھیجے جائیں +

جسٹن چٹھی رساں نے دفتر اہلحدیث کے پچاس منی آرڈر دبی پی غبن کئے تھے اور اہلحدیث کے منی آرڈروں کے علاوہ تین اور منی آرڈروں کے غبن کا جرم کیا تھا ان تینوں کے غبن کے الزام میں نو ماہ قید اور پچاس روپے جرمانہ کا سزایاب ہوا اور ابھی اہلحدیث کے منی آرڈروں کا مقدمہ باقی ہے +

روسی اور مصری مسلمان اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ تمام دنیا کے مسلمانوں کی ایک عالمگیر کانفرنس ہوا کرے۔ سلطان المعظم اگر اجازت دیں تو مکہ شریف اس کے لئے بہت موزون ہے +

۱۶ دسمبر کو امرتسر میں دفتر اہلحدیث کے قریب ہی ایک گاڑی گھوڑا کے بے خود ہو کر بہا گنے سے دو تین بچے زخمی ہوگئے ایک مر گیا۔

جناب مولوی عبد العزیز صاحب رحیم آبادی ایام جلسہ آرہ میں بہت بیمار ہوگئے تھے۔ ایک تار سے معلوم ہوا کہ اب آرام ہے +

امسال جلسہ آرہ میں بہت سے علما بوجہ اپنی ضروریات یا علالت کے شامل نہیں ہو سکے جس سے جلسہ پر لطف نہ ہو سکا +

پچھامو۔ رائے بریلی۔ کانپور ریلوے کی پیمائش سرعت سے ہو رہی ہے۔ تاکہ قحط زدگان کی امداد کے لئے ریلوے لائن کی تعمیر کا کام جاری کر دیا جائے +

۱۵ دسمبر کو وکیل کمپنی امرتسر کا اجلاس ہو کر فیصلہ ہوا کہ کمپنی ہذا رجسٹری کرائی جائے اور ڈائرکٹروں کا انتخاب بھی ہوگیا +

گریووی کے متصل دو گاڑیوں کا گذشتہ ہفتہ کے روز تصادم ہوگیا۔ ایک جمعدار اور پائنٹ مین مرگیا اور ۲۰ مسافر زخمی ہوئے +

تار برقی کے ذریعہ سے خبر تو جاتی ہے۔ اب فوٹوگراف بھی لیا جانے لگا اسکی موجد پروفیسر فورم ہیں۔ اب کیا ہے ہزاروں کوس کے فاصلہ سے لوگ اپنے عزیزوں اور دوستوں کا حسب خواہش فوٹو لیا کریں گے حادثوں اور جرم کے گنہگاروں کے نام کی تحقیقات میں فضول وقت ضائع کرنے کے بجائے ان کی تصویریں بذریعہ تار برقی فوراً شائع کر کے انکا پتہ لگا لیا جایا کریگا +

وہ زمانہ بھی دور نہیں ہے جبکہ ہزاروں کوس سے ہم جس چیز یا جس شخص کو دیکھنا چاہینگے ٹھیک اسی طرح دیکھ لینگے جس طرح کہ اپنے کانوں سے ہم کوئی بات سنتے ہیں +

دولت عثمانیہ عنقریب جہازرانی کی ایک کمپنی قائم کرنیوالی ہے جو بصرہ اور عمان و بحر ابیض اور بحر احمر کے درمیان اپنا کام جاری کریگی۔ اسکا سرمایہ دو لاکھ پونڈ ہوگا اور پچاس پچاس پونڈ کے حصوں میں تقسیم کیا جائیگا۔ سالانہ منافع کم سے کم پانچ فیصدی خیال کیا گیا ہے +

طلاز مان ایسٹ انڈین ریلوے کی سٹرائک سے ریلوے مذکور کا پندرہ لاکھ روپے کا نقصان ہوا +

کلکتہ سے بارہ میل کے فاصلہ پر ایک ریلوے سٹیشن چنگیا پاٹس نامی پر ۲ دسمبر کو دو بجے شب کے ڈاکو آپڑے اور سٹیشن ماسٹر اور دو قلیوں کو مجروح کر کے بارہ ہزار روپیہ آہنی صندوقوں سے اڑا لے گئے۔ پولیس مصروف تحقیقات ہے +

پریزیڈنٹ روزویلٹ چین کو ہمدردی انسانی سے جنگ باکسران کے تاوان سے نجات دینا چاہتے ہیں کہ امریکہ کو زرتاوان کی معافی کے علاوہ اہل چین کی اعانت اور چینی طلبا کی امریکہ میں حوصلہ افزائی کرنی چاہئے۔ مسٹر موصوف نے جاپان سے امریکن تعلقات عمدہ بیان کئے اور ۱۹۱۲ء کی نمائش کا ذکر کیا جو جاپان منعقد کرنیوالا ہے اس میں اہل امریکہ کو شرکت کی طرف توجہ دلائی +

فصلوں کے متعلق حضور ویسرائے نے ۲ دسمبر کو بذریعہ تار سکرٹری آف سٹیٹ ہند کو جو رپورٹ بھیجی ہے وہ یہ ہے کہ مدراس میں اچھی بارش ہوگئی۔ برہما میں خفیف سا مینہ برسا۔ لیکن موسم بہار کی فصلوں کے لئے ہر جگہ مزید باران رحمت کی ضرورت ہے۔ ممالک متحدہ کے چار اضلاع میں چار ہزار آٹھ سو اشخاص قحط کے امتحانی کاموں پر لگے ہوئے ہیں اب تک تکالیف قحط کی صرف چند علامات نمودار ہوئی ہیں لیکن نرخ غلہ بدستور گراں ہے +

مارننگ پوسٹ کا نامہ نگار قسطنطنیہ سے اطلاع دیتا ہے کہ سلطان نے مکہ سے عرفات تک ریلوے طیار کرنیکا حکم صادر فرمایا ہے اور آئندہ موسم حج سے پیشتر ہی مکہ مدینہ ریلوے لائن مکمل کر دیجائیگی +

پنجاب میں ہفتہ مختتمہ ۷ دسمبر کو طاعون سے ۲۶۹ اموات حسب ذیل اضلاع میں واقع ہوئیں۔ رہتک ۲۲۔ گوڑگانوہ ۴۔ دہلی ۴۔ کرنال ۵۳۔ انبالہ ۹۔ ہوشیارپور ۱۷۔ لدہانہ ۹۔ فیروزپور ۳۔ منٹگمری ۲۔ لاہور ۱۱۔ گوجرانوالہ ۱۔ سیالکوٹ ۱۲۔ جہلم ۴۲۔ راولپنڈی جھنگ ۱۔ ملتان ۹۔ ریاست پٹیالہ ۱۔ جیند ۲۔ پچھلے سال اسی ہفتہ میں ۱۹۲ واقعہ ہوئی تھیں +

شیخ عبد الحق نو مسلم (پنڈت لشنداس) کے ہاتھ پر ۹ دسمبر کے روز ڈیڑھ دو دن میں چار گھرانے معہ اپنے بال بچوں کے مشرف باسلام ہوئے۔ خدا استقامت بخشے +

داغ دل۔ بیاہ شادی کے نشیب و فراز اور خاوند بیوی کے تعلقات کا نتیجہ خیز بیان اس کتاب میں درج ہے۔ قیمت مع محصولڈاک ۸؍ پتہ۔ علم الدین منیجر اہلحدیث شائع کنندہ بکجنسی کٹرہ ... امرتسر

مومیائی

کے متعلق قیمتی اور زبردست شہادت

عالیجناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب دہلوی فاضل امرتسری کی قابل قدر رائے

"یہ مومیائی جو آپ نے طبی اصول کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کی قوت بہت مفید ہے۔" (اخبار اہلحدیث ۱۰ جولائی ۱۹۱۵ء صفحہ کالم ۱)

جناب عبد الصمد صاحب عبد اللہ پور سے تحریر فرماتے ہیں

[illegible]

منگوایا کرونگا۔ الحمد للہ کہ آپکی مومیائی بے نظیر ثابت ہوئی اس لئے ایفاء وعدہ مجھپر فرض ہوا۔ آپ مہربانی کر کے آٹھ روپے کی مندرجہ ذیل ادویات بھیجئے

ایک صاحب منٹو ناتھ بھنجن سے لکھتے ہیں

ڈبیہ مومیائی آدھ ڈبیہ بھیجدیں میں آپکا پرانا خریدار ہوں

مومیائی کے مختصر فوائد

مقوی باہ۔ مولد خون۔ مقوی دماغ۔ دردِ کمر۔ جریان منی۔ ابتدائی سل ودق کے رفع کرنے کو اکسیر ہے۔ نوجوان۔ بوڑھے۔ بچے اور عورت سب کیلئے یکساں مفید ہے۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲؎ آدھ پاؤ ۲۴؎

برقی سٹ

اس میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک برقی روغن کی جسکو استعمال بارہ گھنٹے کے اندر نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے دوسری روغن طلا کی جسکی مالش سے عضو مخصوص میں بطری پیدا ہو جاتی ہے اور خون کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کیلئے قلع قمع ہو جاتا ہے اور تیسری شیشی خوراکیہ دوائی ہے

المشتہر

حکیم [illegible] ایجنسی امرتسر

کتبخانہ ثنائی امرتسر

تفسیر ثنائی

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہند کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ با محاورہ کے منقش ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے نیچے حاشیہ میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ ونقلیہ دیئے گئے ہیں۔ ایسے کہ بایدو شاید۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک براہین دلائل عقلی ونقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے [illegible]

[illegible]

جلد دوم سورہ آل عمران ونسا ۱؎

جلد سوم سورہ مائدہ سے تا اعراف ۱؎

جلد چہارم تا سورہ نحل ۱۴ پارہ ۱؎

جلد پنجم تا سورہ فرقان

الہامی کتاب

وید اور قرآن کے الہامی ہونے پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث۔ تمام مباحث کا خاتمہ [illegible] کے الہامی ہونیکا مکمل ثبوت۔ قیمت [illegible]

تعلیب الاسلام مکمل

مہاشہ دہرمپال آریہ کی تہذیب الاسلام کی چاروں جلدوں کا نہایت معقول ومدلل جواب۔ قیمت ۸؎

ترک اسلام

مہاشہ دہرمپال کے ترک اسلام کا نہایت معقول ومدلل جواب۔ قیمت ۶؎

المشتہر

منیجر اہلحدیث امرتسر۔ کٹڑہ سفید

ذی قال مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

SOHDRA

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

(Registered. L. № 352)

اہلحدیث

امرتسر

بیچ میں ہمارے مصطفیٰ کی گفتار مت دیکھ کسی کا قول و کردار
نبر ہے جو نقل کیا ہے یاں و ہم و خطا کی دخل ہے

جلد نمبر ۴ نمبر ۸

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ۔ ۔ للعہ
والیان ریاست سے ۔ ۔ للعہ
روسا و جاگیرداران سے ۔ ۔ للعہ
عام خریداروں سے ۔ ۔ ۲/۱۲
" " ششماہی عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے +

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئے +
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں +

امرتسر ۔ مورخہ ۲۱ ذی قعدہ سنہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۷ دسمبر سنہ ۱۹۰۷ء ۔ یوم الجمعہ

منکرین حدیث کے حملے اور جواب

لاہور کی اہلقرآن پارٹی نے آجکل احادیث پر بے طرح زہر اگلنا شروع کیا ہوا ہے ۔ کئی ایک پرچوں میں متواتر مضامین اسی قسم کے نکل رہے ہیں آئندہ ہم بھی آج سے سلسلہ وار ان کے جواب کی طرف توجہ کرتے ہیں ۔ بڑا پر زور مضمون انکا ہم پہلے لکھتے ہیں اس سے بعد علی الترتیب لکھینگے ۔ انشاءاللہ ۔ کیونکہ اہلحدیث کا پہلا فرض بے حدیثوں سے مقابلہ کرنا ہے ۔ حسب دستور انکی ساری عبارت نقل ہے آپ لکھتے ہیں :-

بزمانہ رسول اللہ کتب احادیث کو بھی غیر قرآن کے لکھنے کی ممانعت

قائلین احادیث اس بات کو تسلیم کرینگے اور کیوں نہ کریں جب انکی معتمد علیہ حدیثی کتابوں میں لکھا ہوا موجود ہے کہ پیغمبر خدا نے حکم دیدیا تھا لا تکتبوا عنی سوی القرآن کہ مجھ سے قرآن مجید کے سوا کچھ نہ لکھو اس ممانعت کی وجہ جو اہلحدیث بیان کرتے ہیں وہ کسی وجہ سے بھی سماعت کے قابل نہیں کہتے ہیں کہ اسوقت یہ خوف تھا کہ قرآن کے ساتھ حدیث رل نہ جاوے ۔ بھلا آجتک دوسری جسقدر کتابیں ہیں ان کے حاشیئے تشریح تفسیریں کبھی متنوں کے ساتھ ملگئی ہیں اور اس خوف سے کبھی کوئی شخص کسی کتاب کی تفسیر و تشریح کرنے سے رکا ہے ۔ پھر اگر یہی وجہ ہوتی تو جہاں آپنے نہیں کی تھی وہاں یہ امر بھی ضرور کرتے کہ میرے بعد جب اتنا زمانہ گذر جائے تو حدیثوں کو لکھنا لیکن جب آپنے ایسا نہیں فرمایا تو از روئے انصاف وایمان کہا جاوے کہ حدیث کے جمع و تالیف کرنے والوں نے خلاف پیغمبر کیا یا اطاعت ؟ خواہ انکی نیت کیسی ہی اطاعت و ہمدردی کی کیوں نہ ہو پس یہ وجہ تو سراسر غلط ہے ۔ البتہ ایسا کہیں تو قرین قیاس ہے کہ پیغمبر صاحب سلام علیہ کو چونکہ محض قرآن مجید کے پہنچانے کا خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم تھا جسکے بغیر ان پر کوئی وحی بھی نہیں ہوتی تھی اور انکو پاس سے کوئی مسئلہ گھڑ کر بنانے کے تو آپ مطلق مجاز تھے ہی نہیں ۔ اس لئے آپنے خیال کیا ہوگا کہ اگر لوگ مجھ سے قرآنی مضامین کو غیر قرآنی الفاظ میں لکھ لیجاویگے تو

اطلاع :- گم شدہ پرچہ پہلی اور دوسرے ہفتہ اطلاع آنے پر دوبارہ مفت ۔ مگر تیسری ہفتہ قیمت ارسال ۲ فی پرچہ ۔ اخبار گم شدہ کا نمبر اور خریدار کا نمبر ساتھ لکھنا چاہئے مینجر

کسی وقت یہ الزام لگایا جائیگا کہ پیغمبر خدا بعض باتیں قرآن مجید کے بغیر بھی بتا کرتے تھے جس سے میری بلاکم وکاست پیغام رسانی میں نقص وارد ہوگا۔ پس پیغمبر خدا کے زمانہ میں تو کتب احادیث کا وجود ایسا لئے موجود نہ ہوا کہ حدیث کی تالیف کرنیوالی کو اسوقت بحث منکر رسول اور منافق قرار دیا جاتا۔ اور اسکا اصل سبب یہی تھا کہ قرآن مجید جو دین میں ہرطرح کافی ووافی ہے۔ لوگوں کے پاس لکھا ہوا موجود تھا۔

زمانہ پیغمبر کے بعد صحابہ کے زمانہ میں بھی حکم پیغمبر کے مطابق تالیف کتب احادیث کی ممانعت رہی جیسا کہ کتب احادیث میں موجود ہے دخل زید بن ثابت علی معاویۃ فسالہ عن حدیث فامر انسانا یکتبہ فقال لہ زید ان رسول اللہ صلعم امرنا ان لا نکتب من حدیثہ فمحاہ رواہ ابوداؤد کتاب العلم یعنی زید بن ثابت معاویہ کے پاس آئے اور ان سے ایک حدیث پوچھی انہوں نے کسی کو حکم دیا کہ وہ اسکو لکھ لے۔ اس پر زید نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے ہمکو حکم دیا تھا کہ ہم آپکی حدیثوں میں سے کچھ نہ لکھیں اور جو لکھا تھا اسکو مٹا دیا۔ محب طبری نے ریاض النضرت میں اور ملا علی متقی نے کنز العمال میں اور حافظ عماد الدین نے مسند صدیق میں بروایت حاکم ابو عبد اللہ نیشاپوری کے عائشہ کی روایت سے یہ لکھا ہے کہ میرے والد یعنی ابوبکر صدیق نے پانچسو حدیثیں پیغمبر خدا صلعم کی جمع کی تھیں پس ایکرات وہ نہایت بے چین ہوئے اور پہلے سے زیادہ مغموم میں نے پوچھا کہ پریشانی کا سبب کیا ہے تو آپنے کہا کہ وہ حدیثیں جو میں نے جمع کی تھیں لے آ جب میں لے گئی تو آگ منگا کر انہیں جلا دیا۔ جب میں نے اسکا سبب پوچھا تو کہا کہ مجھے اندیشہ ہے کہ شاید میں مرجاؤں اور یہ حدیثیں میرے پاس رہجائیں اور شاید میں نے اعتبار ان آدمیوں کی روایت میں کیا ہو جو درحقیقت لائق اعتبار نہوں اور وثوق ان باتوں کا کر لیا ہو جو در اصل صحیح نہوں۔ (تہذیب الاخلاق صفحہ ۳۹-۳۸-۳۳)

ابوبکر صدیق کا ایسا خیال کرنا کہ مجھکو راویوں کی ثقاہت پر اعتبار نہیں نہ انکی روایتوں کی صحت کا یقین ہے۔ آیات ذیل کے عین موافق ہے۔

(۱) وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ سَنُعَذِّبُهُم مَّرَّتَيْنِ (پ ۱۱ - ع ۱۲)

(۲) وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ وَإِن يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ (پ ۲۸ - ع ۱۳)

ان آیات سے یہ بات بڑی صراحت سے ثابت ہے کہ اپنے زمانہ پھر اپنے شہر کے رہنے والے لوگوں میں جو لوگ منافق تھے انکی پیغمبر خدا سلام علیہ کو خبر نہ تھی کہ یہ منافق ہیں پس جب آپکا یہ حال تھا تو ابوبکر صدیق کیوں اپنے عجز کا اعتراف نہ کرتے کہ مجھکو راویوں کی ثقاہت اور انکی روایت کی صحت کا علم نہیں ہے اسوجہ کے علاوہ دوسری وجہ وہ ہو سکتی ہے جو زید بن ثابت نے معاویہ کو بتائی تھی۔ کہ حدیث کو لکھنے کی پیغمبر خدا سے ممانعت ہو چکی ہے (لا تکتبوا عنی سوی القرآن)۔

ان روایات سے اہلحدیث کے سامنے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے کہ پیغمبر خدا سلام علیہ اور آپکے مخلص اور مومن صحابہ اس بات کے سخت مخالف تھے۔ کہ حدیثیں (یعنی بعض وہ الفاظ جو شاذ ونادر کسی موقع پر پیغمبر خدا سے قرآنی مضامین بغیر قرآنی الفاظ میں صادر ہوئے) لکھی اور جمع کیجائیں۔ سو موجودہ زمانہ میں جو شخص کتب احادیث کو دیکھکر وہ خیال کرتا یا انکو جلا دینے کے قابل سمجھتا ہے وہ بلاشبہ پیغمبر خدا کے ارشاد کی تعمیل کرتا اور ابوبکر کی پیروی کرتا ہے پس جو لوگ ایسے شخص کو برا کہتے ہیں وہ خود برے ہیں۔ جو پیغمبر خدا اور صحابہ کا خلاف کرتے اور اپنی عاقبت خراب کرتے ہیں۔

(اشاعۃ القرآن بابت یکم نومبر و یکم دسمبر)

جواب۔ اہل قرآن سے تو ایسے مضامین کا شائع ہونا تعجب نہیں۔ تعجب بلکہ حیرانی تو یہ ہے کہ اہلحدیث کے مقابلہ پر اجناب اہل فقہ میں بھی کئی ایک مضامین اس عنوان سے نکل چکے ہیں گو ایسے مضامین لکھنے ان کے مذہب کے خلاف تھے تاہم انہوں نے محض اہلحدیث کے مقابلہ کے لئے اپنے مذہب کی بھی پرواہ نہ کی۔ (اف)

اس سارے مضمون کا لب لباب دو ہی باتیں ہیں ایک تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا حدیث لکھنے سے منع فرمانا۔ دوئم حضرت ابوبکر صدیق کا احادیث کو جلا دینا۔ امر اول کا جواب تو خود صحیح بخاری سے ملتا ہے امام بخاری نے ایک باب لکھا ہے۔ کتابۃ العلم اس میں کئی ایک حدیثیں اس مضمون کی لائے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے احادیث لکھنے کا حکم صادر فرمایا۔ ایک حدیث حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی لائے ہیں کہ ان کے پاس چند احکام حدیثیہ لکھے ہوئے تھے ایک حدیث مرفوع لائے ہیں جس میں مذکور ہے کہ آنحضرت نے فتح مکہ کے دنوں میں ایک خطبہ پڑھا جس میں بہت سے مسائل حدیثیہ بیان فرمائے اسپر ایک شخص یعنی ابوشاہ نے عرض کیا کہ اکتب لی یا رسول اللہ ای حضرت مجھکو یہ خطبہ لکھوا دیجئے حضور نے فرمایا اکتبوا لابی فلان اسکو لکھدو۔ ایک حدیث یہ بھی لائے ہیں کہ حضرت

ahmadimuslim.de

ابوہریرہ کہتے تھے کہ صحابہ میں سے کوئی بھی مجھ سے زیادہ حدیثیں نہیں جانتا سوائے عبداللہ بن عمر کے کیونکہ وہ حدیثوں کو لکھ لیا کرتے تھے اور میں نہیں لکھا کرتا تھا۔ ان روایات صحیحہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ صحابہ میں احادیث کے لکھنے کا دستور بھی تھا یاد کرنیکا عام تھا۔ پس معترض کا یہ کہنا صحیح نہ ہوا کہ ؎

"آپ (حضرت) یہ بھی فرماتے کہ میرے بعد جب اتنا زمانہ گذر جائے۔ تو حدیثوں کو لکھنا لیکن جب آپنے ایسا نہیں فرمایا تو کہا جائیگا کہ احادیث کے جمع کرنے والوں نے خلاف پیغمبر کام کیا"

کیا یہ نا واقفی پر مبنی ہے یا واقفی پر۔ زمانہ کی قید کیا ہوتی جبکہ خود حکم دیکر حدیثوں کو لکھوایا تو اس سے زیادہ کیا چاہیئے تھا ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ✱ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ والی روایت اگرچہ ان کتابوں میں ہے۔ لیکن اصول محدثین کے ساتھ غلط ہے کیونکہ حضرت صدیق نے جن روایتوں کو جلایا وہ دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو وہ آنحضرت کے زمانہ میں راویان کلام سے سنی ہونگی۔ یا بعد انتقال آنحضرت کے۔ اگر آنحضرت کے زمانہ میں سنی تھیں تو حضور کی زندگی میں حضور سے استفسار کیوں نہ فرمایا حالانکہ صدیق کی شان یہ تھی کہ ہمیشہ آپکے ساتھ رہتے تھے۔ ہر بات کو بچشم خود ملاحظہ کرتے۔ ہر بات کو بگوش خود سنتے تھے۔ پھر انکو کیا مشکل تھا کہ خود حضور سے تصدیق فرما لیتے۔ علاوہ اس کے دونوں صورتوں میں (خواہ آنحضرت کی زندگی میں خواہ بعد انتقال سنی تھیں) ضروری ہے کہ ان روایات کے راوی اصحاب رسول اللہ ہونگے کیونکہ صدیق اکبر بعد آنحضرت کے کل اڑہائی سال زندہ رہے تھے وہ زمانہ تو صحابہ کا تھا حالانکہ محدثین کا یہ ایک مسلمہ اصول بمنزلہ اصول موضوعہ کے ہے کہ الاصحاب کلھم عدول یعنی صحابی سب ثقہ و معتبر ہیں یہی وجہ ہے کہ مرسل حدیث کو جمہور محدثین سند نہیں مانتے مگر صحابی کی مرسل کو سب مانتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ صحابی نے جس سے سنا ہوگا وہ بھی تو صحابی ہوگا اور صحابہ تو سب عدول اور ثقہ ہیں پھر اس کے قبول کرنے میں کیا تردد ہے۔ پس حضرت صدیق اکبر نے ایسی روایات کو جو صحابہ سے انکو پہونچی تھیں نا معتبر کیوں سمجھا تھا۔ جو آیات آپنے پیش کی ہیں وہ منافقوں کے حق میں ہیں جنکا علم بعد میں آنحضرت کو حاصل ہو گیا تھا۔ قرآن مجید میں اسکا مجمل اشارہ ہے چنانچہ ارشاد ہے فَاحْذَرْهُمْ (منافقوں سے بچتے رہو) بچنے کا حکم بھی اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب انکا علم ہو۔ حدیثوں میں بالتصریح آتا ہے کہ حضور پیغمبر خدا نے منافقوں کے نام بھی بتلا دیئے تھے اور وہ

عام طور پر ممتاز تھی۔ پس ایسوں سے اگر صدیق نے روایت سنی ہوتی تو بحکم قرآنی إِذَا جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا (بے دینوں کی روایت سنکر تحقیق کر لیا کرو) ضرور تحقیق کرتے بے تحقیق کئے کیونکر جلا سکتے تھے؟ ان دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ روایت صحیح نہیں اگرچہ کتب حدیث میں ہے۔

واضح ہو کہ کتب حدیث دو قسم پر ہیں ایک ملتزم الصحت ہیں دوسری غیر ملتزم الصحت۔ ملتزم الصحت انکو کہتی ہیں جنکے جامعین اپنے ذمہ یہ بات لیں کہ اس کتاب میں کوئی روایت ایسی نہ درج کرینگے جو ہماری تحقیق سے صحیح نہو۔ اسکی مثال میں صرف صحیح بخاری اور مسلم ہی کو پیش کیا سکتا ہے۔ غیر ملتزم الصحت بھی دو قسم پر ہیں ایک وہ ہیں جنمیں ہر قسم کی روایات ہوں مگر ان کی تمیز کر دی گئی ہو کہ یہ صحیح ہے یہ ضعیف ہے۔ جیسے ترمذی ابوداؤد وغیرہ۔ دوسری قسم وہ ہیں جنمیں ہر قسم کی حدیثوں کو سند سے تو بیان کیا جاتا ہے مگر صاحب کتاب اپنی تحقیق کا اظہار نہیں کرتا بلکہ سند میں پیش کر کے اہل علم پبلک کی رائے پر چھوڑ دیتا ہے جیسے ابن ماجہ وغیرہ۔ تینوں قسم اعتبار اور عدم اعتبار میں بھی مختلف مراتب رکھتے ہیں۔ یعنی قسم اول۔ دوئم سے اقدم ہیں اور دوئم سوم سے۔ ہاں قسم سوم میں کسی حدیث کا ہونا مستلزم اس بات کا نہیں ہے کہ وہ حدیث ضرور صحیح ہی ہے۔ کیونکہ وہ احادیث صحیحہ ہی کا مجموعہ نہیں بلکہ انمیں ہر قسم کی روایات ہیں۔ صحیح۔ ضعیف۔ بلکہ موضوع بھی۔

یہ اقسام ثلاثہ بھی ان کتب احادیث کی ہیں جنمیں احادیث کو با سند بیان کیا ہو لیکن جن کتابوں میں احادیث کو بے سند بیان کیا گیا ہو جیسے مشکوٰۃ یا کنز العمال وغیرہ ان کی شان تو اور بھی بہت ادنےٰ ہے جبتک کسی معتبر مخرج (یا سند بیان کرنیوالے) مصنف کا نام نہ لیں۔ کسی حدیث کا محض ان کتب میں درج ہونا ہی کافی نہیں۔ علامہ ولی اللہ خطیب مقدمہ مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں:۔

وما سلک رضی اللہ عنہ طریق الاختصار وحذف الاسانید تکلم فیہ بعض النقاد وان کان نقلہ وانہ من الثقات کالاسناد لکن لیس فیہ اعلام کالاغفال۔

علامہ بغوی مصنف مصابیح نے جو احادیث کو بے سند بیان کیا تو علامہ خطیب ممدوح لکھتے ہیں کہ مصنف مصابیح نے چونکہ احادیث کی اسناد کو حذف کر دیا تھا۔ تو بعض محدثین نے ان احادیث پر اعتراضات کئے۔ پھر علامہ خطیب لکھتے ہیں اگرچہ مصنف کی علو شان کی وجہ سے یہ کہا جا سکتا کہ چونکہ مصنف بڑے پایہ کے ہیں کسی حدیث کو انکا نقل کرنا ہی بمنزلہ سند کے ہے۔ تاہم خطیب ممدوح بڑی صفائی سے تسلیم کرتے

ہیں کہ) بے سند کلام باسند کے برابر نہیں ہے۔

نتیجہ ضمنی - افسوس ہو کہ آجکل کے بعض اہلحدیث بھی باوجود اہلحدیث بلکہ محدث کہلانے کے بے سند کتب احادیث تو کیا کتب تفاسیر کی روایات پر بھی ایسے جم جاتے ہیں کہ انہی روایات پر مذہب کی تفریق قائم کر لیتے ہیں جو ان روایات کا خلاف کرے یا ان کو تسلیم نہ کرے یا انکی صحت کا قائل نہ ہو کر پرواہ نہ کرے اُن کی نسبت وہ وہی فتوے دیتے ہیں جو منکرین حدیث کے لئے ان کے ہاں تیار ہوتا ہے۔ حالانکہ روایات تفسیریہ کی نسبت محققین کی رائے وہی ہے جو علامہ ابن خلدون نے مقدمہ تاریخ میں ظاہر کی ہے کہ :-

ان التفاسیر مملوءۃ بالغث والثمین

اور ایسی مخلوط روایات کو بلا تنقید کبھی کسی محدث نے مدار فتوے نہیں بنایا۔ ہاں بنایا ہے تو آج کل کے مفتیوں نے جنکے فتووں کا بہت بڑا حصہ داخل خارج ہی کے متعلق ہے۔ آہ ؎

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا؟ ٭ یہ تیرے زمانہ میں دستور نکلا

خیر یہ تو ایک ضمنی نتیجہ تھا جو بیان ہوا۔ اصل بات یہ ہے کہ محدثین چونکہ ایک آزاد گروہ ہے جنکی تعریف میں قومی شاعر (حالی) نے بھی صاف اقرار کیا ہے کہ ؎

گروہ ایک جویا تھا علم نبی کا ٭ لگایا پتہ جس نے ہر مفتری کا
نہ چھوڑا کوئی رخنہ کذب خفی کا ٭ کیا قافیہ تنگ ہر مدعی کا

کئے جرح و تعدیل کے وضع قانوں
نہ چلنے دیا کوئی باطل کا افسوں

اسی دھن میں آساں کیا ہر سفر کو ٭ اسی شوق میں طے کیا بحر و بر کو
سنا خازن علم دین جس بشر کو ٭ لیا اس سے جا کر خبر اور اثر کو

پھر آپ اسکو پرکھا کسوٹی پہ رکھکر
دیا اور کو خود مزا اسکا چکھکر

کیا فاش راوی میں جو عیب پایا ٭ مناقب کو چھانا مثالب کو تایا
مشائخ میں جو قبح نکلا جتایا ٭ ائمہ میں جو داغ دیکھا بتایا

طلسم ورع ہر مقدس کا توڑا
نہ ملا کو چھوڑا نہ صوفی کو چھوڑا

ایسا آزاد گروہ جنکی شان یہ ہو کہ واقعات صحیحہ پبلک کی روشنی میں لاؤ تاکہ پبلک کو خود صحیح رائے قائم کرنیکا موقع حاصل ہو سکے کیونکر یہ باور کر سکتا ہے کہ ایک روایت

بلا سند کسی کتاب میں لکھی ہو خصوصاً ایسی روایت جو اصل مسئلہ کے بھی برخلاف ہو اُسپر تمام مذاہب کی بنیاد رکھی جائے۔ غور سے سنئے ثبت العرش ثم انقش (پہلے بنیاد رکھو پھر عمارت بناؤ)۔

میں امید کرتا ہوں کہ معترض کا جواب کافی ادا ہو گیا ہوگا۔ اگر کوئی کمی ہوگی تو یار زندہ صحبت باقی ٭

مرزا صاحب قادیانی اور آریہ سماج لاہور

ہم نے اہلحدیث مورخہ ۲ دسمبر میں لاہور کی مذہبی کانفرنس کی نسبت لکھا تھا کہ آریوں نے عام اشتہار دیکر مسلمانوں کے کسی عالم کو وقت نہیں دیا۔ بلکہ صرف مرزا صاحب کو منتخب کیا ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ آریوں نے مرزا صاحب کے انتخاب میں اپنا فائدہ یہ سمجھا ہے کہ چونکہ مرزا عموماً ہر ایک جگہ اسلامی ثبوت اور قرآنی الہام بتلانے کے موقع پر بھی اپنی ذات خاص کو بطور نمونہ اسلام کے پیش کیا کرتے ہیں اور آپ کی ذات خاص کا تمام سب لوگوں کو معلوم ہے اور جمہور انام اسپر متفق ہیں کہ ؎

رسول قادیانی کی رسالت ٭ جہالت ہے جہالت ہی جہالت

اس لئے جو لوگ اس سنہرے اصول سے واقف ہیں کہ یہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ انکو اس نمونہ (مرزا) سے اسلام کی حقیقت بھی ایسی ہی معلوم ہوگی اور وہ کہہ اٹھینگے کہ ؎

تا دیدہ ویوسف را شنیدہ ٭ شنیدہ کے بود مانند دیدہ

یہ تھا راز پنہانی جسکی وجہ سے آریہ سماج لاہور نے سخت بد دیانتی اور بد عہدی کی اور مسلمانوں کی حق تلفی کی بھی پرواہ نہ کی۔ الحمد للہ کہ ایک حد تک ہمارا خیال صحیح ثابت ہوا۔ الحکم قادیانی ۱۰ دسمبر میں مرزا جی کے مضمون کا خلاصہ دیتی ہوئی اڈیٹر الحکم بڑے فخر سے لکھتا ہے کہ :-

"کھلے کھلے الفاظ میں فرمایا کہ امتیازی نشان جو الہامی کتاب میں ہونا چاہئے وہ صرف قرآن مجید میں ہے اور اس کے ثبوت میں ظاہر فرمایا کہ قرآن مجید میں یہ طاقت ہے کہ اسکا سچا پیرو خدائی طاقت کے نمونہ معجزات کے رنگ میں دکھاتا ہے اور اس کے لئے اپنے باوجود وجود کو پیش کیا اور ان کثیر تعداد نشانات اور معجزات میں سے بعض کا ذکر فرمایا جو اللہ تعالے نے

آپ کے ہاتھ پر ظاہر فرمائے ہیں" (الحکم مذکور صفحہ کالم ۲)

اِس اقتباس سے ہمارا خیال بالکل صحیح ثابت ہُوا کہ آج سے پہلے ہم نے بھی کوئی الہامی بڑ ماری ہوتی تو کون تھا کہ ہماری اِس الہام کی تصدیق نہ کرتا۔

مرزائیو! ایسا صاف اور واقعات کا سچا کوئی الہام مرزا جی کا بھی دکھا سکتے ہو؟ بقیہ راؤ اس لیکچر پر لیکچر پہونچنے پر ظاہر کیجائیگی اور اُن معجزات کی بھی پوری پڑتال کرکے جو قادیانی کرشن اور پنجابی مہدی کے ہاتھ پر ظاہر ہوئے ہیں کلی کھول کر آریہ سماج کی بد دیانتی کا اظہار ایک دفعہ اور بھی کیا جاویگا۔

کیا کسی کو اب بھی آریہ سماج کی بد دیانتی اور بد عہدی میں شبہ ہو سکتا ہے کہ باوجودیکہ ۱۶ گھنٹوں میں صرف ۱۰ گھنٹے خرچ کئے تھے اور ۶ گھنٹے خالی پڑا تھا پھر بھی کسی مسلمان عالم کو موقع نہ دیا گیا۔ حالانکہ اشتہار میں عام دعوت دیکر سب کو بلایا تھا۔ ہاں دیا تو حضرت مرزا صاحب کو دیا۔ ہم کو مرزا صاحب پر رشک نہیں کہ کیوں آپکو دیا۔ البتہ رنج ہے تو آریہ سماج کی بد عہدی اور اسلام اور اہل اسلام کی حق تلفی کا ہے اور مرزا صاحب پر رنج ہے تو یہی کہ انہوں نے اسلام کی وکالت کرتے ہوئے اپنے آپکو کیوں نمونہ میں پیش کیا۔ کیا وہ جانتے نہ تھے کہ عام رائے میری نسبت اچھی نہیں۔ کیا وہ جانتے نہ تھے کہ میری بدظنی سے مخالفوں کو اسلام سے بھی بدظنی ہو جائیگی۔ پھر انکا کیا حرج تھا اگر وہ اسلام کو خدا کی طرف سے جانتے ہیں اور واقعی اسلام کی خدمت کے لئے انہوں نے مضمون لکھا تھا تو تھوڑی دیر کے لئے اپنے دوکانداری کا اشتہار بند رکھتے۔ کاش کہ وہ اتنا ہی جانتے کہ میں اگر خالص اسلام کی خدمت کرونگا۔ تو میرے اشتہار دینے سے زیادہ مجھے فائدہ ہو سکیگا۔ مگر یہ کام وہ کرتا ہے جسکے دل میں اسلام کی سچائی جاگزین ہو۔

اِس موقع پر حکیم نورالدین خلیفہ کرشن جی کے دعوئے علم و فضل پر بھی ہم افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ آپکی نسبت الحکم میں لکھا ہے:۔

"اخیر میں اس مضمون کے لکھنے کیوقت جو الہامات حضرت کو ہوئے تھے وہ سنائے گئے تھے ان کے ترجمہ کے متعلق عام لوگوں نے خواہش ظاہر کی جسپر حضرت حکیم الامت نے کھڑے ہوکر بیان فرمایا کہ جب ملہم نے ترجمہ نہیں دیا تو مجھکو کوئی حق نہیں کہ میں انکا ترجمہ کروں لیکن حاضرین کی پُرزور خواہش اور آرزو کی بھی میں قدر کرتا ہوں اس لئے میں اپنے فہم اور سمجھ کے موافق انکا ترجمہ سُنا دیتا ہوں مگر یاد رہے کہ ملہم جسپر وحی ہوئی ہے میرے اس ترجمہ کا پابند نہیں اور نہ اُسپر یہ ترجمہ حجت ہو سکتا ہے اصل وہی ہوگا جو وہ خود پیش کریگا جب چاہیگا یا یہ کہ جب خدا تعالیٰ اسپر کھولیگا۔ بہرحال ترجمہ حاصل بالمطلب کے طور پر یہ ہے:۔

کہ تیرے مخالفوں اور منکروں نے تیرے خلاف جو منصوبہ کیا ہے اور چاہتا ہے کہ تیری عظمت اور تیرے اقبال اور اُن سچائیوں کو جو تو پیش کرتا ہے۔ پامال کریں یاد رکھ وہ باریک در باریک تجویز اور منصوبے تیرے خلاف کرتے ہیں اور کرینگے مگر وہ یقیناً یقیناً ان میں بامراد نہیں ہونگے۔ خواہ وہ کسی رنگ میں حملہ کریں جس طرز سے حملہ کرینگے اسی رنگ میں نامراد رہینگے تو میرے حضور میری توحید کی طرح ہے تو مجھ سے بمنزلہ اس ستارہ کے ہے جو قوت اور روشنی کے ساتھ شیطان پر حملہ کرتا ہے گویا تیرے کلام اور بیان میں وہ اثر اور وہ روشنی ہے کہ شیطانی باتیں اس کے سامنے [illegible] سکتی ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ حق آگیا اور باطل اپنی نحوست [illegible]" (۱۰ دسمبر صفحہ ۶)

کس قدر باریک جتلائی ہے حالانکہ وہ الہام معمولی [illegible] لیتے ہیں کہ قادیانی مشین میں ہر سال بلکہ ہر ماہ بلکہ ہر ہفتہ بنتے جاتے ہیں [illegible] حکیم صاحب کے تکلف اور نازک مزاجی کی داد حاصل کرنے کے [illegible] ان کو اصل عربی میں بھی نقل کرتے ہیں۔ اسی الحکم ۱۰ دسمبر میں درج ہیں:۔

"انت منی بمنزلۃ النجم الثاقب۔ انہم [illegible] ولا یفلح الساحر حیث اتی۔ انت منی بمنزلۃ [illegible] انت منی بمنزلۃ النجم الثاقب۔ جاء الحق وزھق الباطل۔" (صفحہ ۶)

دیکھئے کیسی معمولی عربی ہے مگر ان حکیم صاحب بھی چونکہ مرزا صاحب کی ذات والا صفات سے تجربہ رکھتے ہیں کہ ایک ہی الہام ہوتا ہے کہ اس کے ایک موقع پر کچھ معنے لئے جاتے ہیں۔ پھر دوسرے موقع پر اسی سے کچھ اور کام بھی لینا کر عطار کی طرح ایک ہی بوتل سے ہر قسم کے شربت نکال دیا کرتے ہیں اسی لئے حکیم نے سوچا ہوگا کہ مبادا میں کوئی ایسی تفسیر کردوں جو ایک ہی معنی میں ان کو الہاموں کو بند کردے تو حضرت صاحب مجھ پر خفا ہو جائیں ؎

یار کا پاس نزاکت [illegible] تھا دل پر کانٹا سا چبھتی ہوئی آواز رہی

ہمارے ناظرین ہمارے [illegible] اس لئے ہم اس دعوے کی ایک [illegible] بھی سناتے ہیں۔

مرزا صاحب [illegible] اور نہایت ہی گول الہام ہے شاتان تذبحان [illegible] یہ بیچ [illegible]یگی۔ اس الہام کی تفسیر آپنے ضمیمہ انجام کے صفحہ [illegible] بکری سے مراد مرزا احمد بیگ (والد منکوحہ آسمانی)

ahmadimuslim.de

دوسری بکری سے مراد اُنکا داماد (خاوند منکوحہ آسمانی) ہے۔

باوجود اس تصریح کے جب مرزا صاحب کے دو مرید (بقول اُن کے) کابل میں مارے گئے اور آپکو ایسے واقعہ ہائلہ کی بابت کسی پیشگوئی کی تلاش ہوئی تو عیار عطار کی طرح اسی بوتل سے جس سے شربت بنفشہ نکالا تھا سکنجبین بھی نکال کر آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پورے مریدوں کے گلاس میں نہیں بلکہ حلق میں اُتار دی چنانچہ آپنے اپنے کامل مریدوں کے متعلق جو ایک کتاب "تذکرۃ الشہادتین" لکھی تو اُس کے صفحہ ۷۶ پر اسی الہام کو دو کامل مریدوں پر لگا دیا اور بڑی ہوشیاری سے لکھا کہ ہمنے براہین احمدیہ (الہامی قبالہ) میں پہلے سے لکھ دیا تھا کہ دو بکریاں ذبح کیجاویںگی اس سے یہی ہمارے دو مرید ہیں جو کابل میں مارے گئے۔ حاشیہ نشین ہیں کہ آنکھیں بند کرکے سر ہلاتے کہتے ہیں امنا وصدقنا فاکتبنا مع الشاھدین ۔

مرزائیو! الیس منکم رجل رشید (کیا تم میں کوئی بھلا آدمی سمجھدار نہیں)

تمہاری حالت زار پر افسوس!

اخیر میں ہم حکیم صاحب سے پوچھتے ہیں کہ جب یہ اصول آپ کے نزدیک بھی صحیح ہے کہ جو معنے ملہم کرے وہی صحیح ہونگے۔ تو آپکا یا مرزا صاحب کا کیا حق ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے الہامات کے معنے اپنی طرف سے حسب مراد خود کرتے ہیں۔ غور سے سنئے! حضور فرماتے ہیں۔ فینزل عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق (ترمذی) یعنی حدیث میں مذکور ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام دمشق کے مشرقی جانب میں سفید منارہ کے قریب اُترینگے۔ بتلایئے کس نے آپکو اجازت دی ہے کہ ملہم ربانی کے سچے الہام کو بگاڑ کر دمشق سے مراد قادیان اور مسیح سے مراد مرزا غلام احمد سمجھیں! ۔ حالانکہ آپ خود ہی لکھتے ہیں کہ:۔

"ظاہر معانی کے علاوہ اور معانی لینے کیواسطے اسباب قویہ اور موجبات حقہ کا ہونا ضروری ہے" (ملخط ملحقہ ازالہ اوہام صفحہ)

نسیم صاحب! انصاف سے کہنا۔ آپ کے اور آپ کے پیر مرشد کے تراشے ہوئے معنوں کے لئے بھی کوئی قرینہ قویہ اور موجبات حقہ ہیں؟ ایمان سے کہتے ہوئے شرم آئیگا۔ شرم مانع ہو تو آئینہ سامنے رکھکر اپنی سفید ڈاڑھی کو ملاحظہ فرما کر غور کیجئے کتنی باقی ہے ✦

رزیہ کا اشتہار ۔ اب کی دفعہ بڑی سائز پر شائع ہوگا۔ اعلیٰ قیمت فی صدر خوانی ہے۔ جن اصحاب نے جسقدر اشتہار منگوانے ہوں ابھی سے درخواستیں بھیجیں بعد میں شکایت بیجا ہے۔

اہل فقہ کا قول و فعل

اگرچہ ہمیں کسی کے ذاتی کاموں سے تعلق نہیں خصوصاً کسی ایسے شخص سے جو کسی قانون یا قاعدہ کا پابند نہو جیسے اڈیٹر اہل فقہ۔ تاہم حسب ضرورت اس لئے کہنا پڑتا ہے تاکہ عوام کو اُنکی نسبت صحیح رائے قائم کرنیکا موقع مل سکے۔

اہل فقہ کے مسطر پر ہمیشہ یہ اطلاع چھپی ہوتی ہے کہ "جس مراسلت پر فرستندہ کا نام لکھا ہوا نہ ہوگا خواہ وہ کس قدر ضروری ہو ہرگز درج اخبار نہوگی" باوجود اس ضروری اطلاع اور وعدہ کے ناظرین حیرت سے سُنیں گے کہ یہی حضرت ۱۳ دسمبر کے پرچہ میں ایک مراسلت کی بابت لکھتے ہیں:۔

"یہ مضمون چند ہفتے ہوئے دفتر میں موصول ہوا۔ افسوس ہے کہ اسپر راقم مضمون کا نام نہیں۔ مگر مُہر ڈاکخانہ کی تھی اور لفافہ کی طرز تحریر سے پایا جاتا ہے کہ یہ مضمون ضلع سیالکوٹ سے آیا ہے چونکہ یہ ایک عجیب مضمون ہے لہذا ہم بڑی خوشی سے اسکو درج کرتے ہیں (اڈیٹر)"

کیا کوئی صاحب عقل سلیم کہہ سکتا ہے کہ اس مراسلت کے درج کرنے سے اڈیٹر اہل فقہ اپنی بات کا پکا اور قول کا سچا ہے؟ اس سے بڑھکر حیرت افزا بات یہ سُنیں گے کہ میری ذات خاص کے برخلاف ایک مراسلت ۲۹ شوال کے اہل فقہ میں درج ہوئی جسکا جواب میں نے لکھکر بغرض درج کرانے کے بھیجا مگر اڈیٹر صاحب نے کمال ایمانداری سے اُسکو درج نہ کیا اور ایک بیہودہ سے عذر تراشا کہ لئے کا اُس مراسلت کا راقم اہلحدیث میں جواب مانگتا ہے۔ حالانکہ یہ بھی غلط۔ بلکہ جھوٹ۔ علاوہ اس کے اگر وہ اہلحدیث میں جواب مانگتا بھی تو آپ کہاں کے صاحب انصاف ہیں کہ اہل بہتان تو اپنے اخبار میں چھپوا کر اپنے ناظرین کے دل و دماغ میں غلط خیال جمائیں لیکن جب اُنکا جواب دیا جائے تو اُسکو اہلحدیث کی طرف سونپ دیں حالانکہ بحیثیت اڈیٹر بھی ایسا کرنا جائز نہیں۔ مگر یہ سب باتیں تو اُس کے لئے ہیں جو کسی قاعدہ مذہبی یا اخلاق کا پابند ہو لیکن جن لوگوں کا یہ اصول ہو کہ ما اتفل لطیب حرام وہ جو چاہیں کریں ✦

اہل فقہ کا فتوے

اڈیٹر اہل فقہ نے ایک دفعہ لکھا تھا کہ علماء دیوبند۔ گنگوہ اور مولوی عبد الشکور صاحب اڈیٹر النجم وغیرہ حنفی نہیں ہیں اسپر اہل فقہ سے سوال کیا گیا تھا جسکی تائید ہردوئی سے شیخ احمد اللہ صاحب نے بھی کی تھی کہ مہربانی کرکے حنفی کی تعریف بیان کریں مگر یہ تعریف کسی سابق معتبر کتاب میں بھی دکھانی ہوگی۔ مگر

پشمینہ کا

سفید الوان و

انکا رنگ بالکل سفید

سرما میں انکو پہنتے ہیں

ہیں اور سردی کو پا

دیتے۔ بیشک شالہائے

کی زینت اور سفید

باعث ہیں۔ بہت

الوان نمبر ۱۔ تا

عرض ۱ گز۔ قیمت

الوان نمبر ۲۔

عرض ۱ گز۔ قیمت

الوان نمبر ۳۔

عرض ۱ گز۔ قیمت

الوان نمبر ۴۔

عرض ۱ گز۔ قیمت

چادر نمبر ۵۔ تا

عرض ۱ گز۔ قیمت

چادر نمبر ۶۔ تا

عرض ۱ گز۔ قیمت

ہمارا مال ہر جگہ

مشین کا مال سستا

ہوتا ہے۔ اور نہایت

پیشگی قیمت آنے پر

جاتا ہے محصول بذمہ

المشتہر

علم الدین تاجر

شہر امرتسر

ahmadimuslim.de

افسوس صد افسوس کہ اہل فقہ پارٹی اس سہل اور آسان تر سوال کا جواب ابھی آجتک نہ دے سکی۔ الملفقہ کے حامیو! کیا یہی تمہارے مذہب کی حمایت کریگا جسکو اپنے مذہب کی تعریف بھی معلوم نہیں۔ کیا یہی اخبار اور یہی اڈیٹر تمہاری ڈیفنس (مدافعت) کریگا؟ واللہ اگر اسکو بھروسے پر رہوگے تو سے

شبے مانند شب دیگرے مانند

تقریظات (ریویو)

ریویو اس کتاب میں ہمارے کرم دوست قاضی غلام امیر صاحب رئیس بدایوں نے سوامی دیانند بانی آریہ سماج کی سوانح عمری پر ریویو کیا ہے۔ مگر کمال یہ کیا ہے کہ دکھایا تو ہے سوامی کی سوانح عمری کا سیاہ پہلو مگر خود آریوں ہی کی شائع کردہ کتابوں سے ترجیح ہے سے لکن عین الخط ابدء المساویا کتاب قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر پتہ قاضی صاحب موصوف۔

تعلیم الفرائض علم وراثت کی ضرورت جیسی کہ مسلمانوں کو ہے مخفی نہیں۔ آجتک اردو زبان میں اس کے متعلق مفصل کوئی کتاب نہ تھی شکر ہے کہ اس ضرورت کو مولانا سید محی الدین خانصاحب جج ہائی کورٹ سرکار نظام نے پورا کیا۔ ۲؍ ۸ر مطبع صدیقی لاہور سے ملسکتی ہے +

اوراد جمعہ مترجم اس رسالہ میں جمعہ کے روز کے اوراد با ترجمہ لکھے ہیں کیا اچھا ہوتا اگر صرف وہی اوراد ہوتے جو احادیث میں آئے ہیں ادہر ادہر اوراد سے کیا فائدہ تھا۔ قیمت ۲؍ ۸ر پتہ حاجی محمد محی الدین صاحب تاجر کتب اولڈ پریوزنٹ سکر بنگلور +

فتاویٰ سعیدیہ مولانا محمد سعید مرحوم بنارسی کے فتاویٰ اہلحدیثوں کے نہایت کارآمد ہیں حصہ اول و حصہ دوم۔ قیمت ہر دو حصے ۸ر پتہ مولوی محمد ابوالقاسم دارانگر بنارس +

التنقید فی رد التقلید مضمون نام سے ظاہر ہے۔ قیمت مع محصول ۸ر پتہ مولوی محمد ابوالقاسم دارانگر بنارس +

اعمالنامہ اہل بدعت رسوم قبیحہ و عادات ناپسندیدہ جو مسلمانوں میں مروج ہیں انکا بیان اور تردید ہے۔ قیمت ۸ر پتہ حاجی محمد محی الدین سوداگر موچی بازار بنگلور

مرزا قادیانی کے تبصرے کا خاکہ

تبصرے کے عنوان سے مرزا قادیانی صاحب نے جو لمبا چوڑا اشتہار دیا ہے وہ خاکسار کی نظر سے گذرا۔ اس میں مرزا صاحب نے اپنے مخالفوں پر اس بات کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ مولوی ابوالوفا ثناءاللہ صاحب فاضل امرتسری نے ذکر جس سے مرزا صاحب نے بزعم خود مباہلہ کیا تھا) مرزا صاحب کے فرزند دلبند مبارک احمد نامی کے فوت ہوجانے پر بذریعہ اپنی تحریروں کے اخباری دنیا میں جو اپنی فتحیابی پر بڑی خوشی ظاہر کی ہے اور مرزا صاحب کے مقابلہ و مباہلہ میں خود کو نصرت یاب ثابت کیا ہے۔ اس اشتہار کی طرز عبارت اور مرزا جی کے مندرجہ الہامات و دلائل سے (جیسا کہ بیان کیا جاویگا) معلوم ہوتا ہے کہ واقعی مرزا صاحب کی موجودہ زندگانی کے دنوں کو مبارک احمد کی موت و فوت نے سخت تلخ کردیا ہے اور مبارک احمد کی موت نے آپپر نہایت مصیبت ڈالدی ہے اور مخالفین سے انہیں جگ ہنسائی کرائی ہے۔ مگر تعجب ہے کہ مرزا جی نے ... کو خود بدولت تحریر کرتے ہوئے بھی نہ سمجھا ... کا اثر نہیں ہوا حالانکہ مرزا صاحب کو اپنے الہاموں میں اپنی خدا کی طرف سے بار بار تاکید ہو رہی ہے کہ یہ سخت رنج ہے تو جاری مگر خدائی امتحان کو قبول کر"

اس اشتہار کو مرزا صاحب نے عجیب و غریب تناقض اور غلط در غلط الہاموں سے لبریز کر رکھا ہے لہذا نیازمند نے محض ناظرین کی دلچسپی کی خاطر اس کے خاکہ کو کھینچکر حدیث شریف میں پیش کیا ہے۔ امید ہے کہ ناظرین بےلاگ و بے رو رعایت کے اسکو ملاحظہ فرماکر مرزا صاحب کے الہام اور آپ پر میری جرح کا انصاف فرماوینگے۔

مولوی ثناءاللہ صاحب کی ایک ذراسی زد میں آجانے سے ذکر جو کسی طرح سے اب ٹل نہیں سکتی، مرزا صاحب نے اپنے آپ کو اس سے صحیح و سلامت بچانے کی بے طرح کوشش کرتے ہوئے ایک ذراسی معمولی بات کا بتنگڑ بناکر اپنی اور جگ ہنسائی کرائی ہے۔

مرزا صاحب فرماتے ہیں "یہ واضح ہو کہ میں نے کسی سے ایسا مباہلہ نہیں کیا جس سے کسی دوسرے فریق کی اولاد کو اس طرح پر معیار صدق وکذب بنایا جاوے" بلکہ میں ہمیشہ یہی چاہتا ہوں کہ وہی شخص نابود ہو کہ جس کا گناہ ہے۔" حضور ذرا ہوش میں آئیے۔ سوائے آپ کے وجود پر عذاب ثابت کرنے کے کون کہتا ہے کہ مبارک احمد پر مباہلہ کا اثر جا پڑا؟ مخالف دلگفر تو یہ کہتا ہے کہ مبارک احمد کے جوانا مرگ جانے سے حضور اقدس نامراد ہوگئے اور اس کی بے وقت موت سے جو زبردست صدمہ کی چوٹ حضور فیضگنجور کے دل و دماغ پر خصوصًا اور آپکی جماعت پر عمومًا خاص خداوند کریم کی عنایت و مہربانی سے مبا...

ahmadimuslim.de

کا انصاف فرمانے سے حقیقی و قدرتی سزا کے طور پر مار گئی ہو اس سے آپکی زندگانی تلخ ہو چکی اور عاقبت برباد ہو چلی ہے۔ جلدی اپنی بے ایمانی افترا پردازی سے باز آکر توبہ کرو اور آئندہ خدا سے معافی مانگو۔ اور ہم بھی بھی آپکو دوستانہ طور پر کہتے ہیں اور تبصرہ بتلا رہا ہے کہ مبارک احمد مردود نہیں مرا بلکہ اُس کی موت سے خداوند کریم نے آپکو مردود و خاسر ثابت کر دیا ہے۔ اب آپکی وہی بات ہے کہ جیسے کسی دہقانی کو کسی نے اس زور سے لاٹھی ماری کہ جس سے لاٹھی بھی ٹوٹ گئی۔ مگر وہ ڈھیٹھ اور بے شرم حضور کی طرح یہی کہنے لگا کہ مجھ کو تو کچھ صدمہ نہیں ہوا بلکہ صدمہ تو لاٹھی کو پہونچا ہے۔ اب اسی طرح سے خداوند تعالیٰ نے تو بجائے دنیاوی سزاؤں کے (جو دنیاوی مجرموں کو اُس کے مقررہ بندوں کے عدالتی ہاتھوں سے دیجاتی ہیں) خود اپنے دست مبارک سے (جیسا کہ مباہلہ کی ذریعہ درخواست بھی اُسی کی عدالت میں لگ گئی تھی) مبارک احمد کو آپ کے سر پر ایسا دے مارا کہ آپ کا دل و دماغ چور کر جانے کے ساتھ ہی وہ بھی مر گیا۔ اب آپ ذرا مہربانی مبارک احمد کو تو چھوڑو کیونکہ وہ تو پیشگوئی یا باجان کی مر کے جھوٹی کر گیا۔ آپ ذرا اپنے دل کی کیفیت بتلائیے کہ آپکو اُس کی موت سے کیا کچھ تبعیض حاصل ہوا؟ آپ کو اگر اپنے فرزند دلبند معصوم و خوبصورت لخت جگر کے کٹ جانے سے کچھ بھی خوشی ہوئی ہے تو تمہیں خدا کی قسم ذرا ایک دفعہ اسی طرح پھر ہاتھ اٹھا کر اور گڑگڑا کر فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ پس اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو خدا سے اپنے سارے گھر لڑکے کیلئے مرجانے کی دعا مانگو تا کہ تمہیں کمال خوشی حاصل ہو اور ہمارے گلے سے بھی روز روز کا جھگڑا دور ہو۔ حضرت جی آپکی لیاقت اور مذہبی ناواقفیت کا تو یہ حال ہے کہ جو کچھ زبان پر آیا کہدیا اور جو لفظ قلم سے خود بخود نکل گیا سو وہی دھر گھسیٹا جیسا کہ آپ ذرا آگے چلکر فرماتے ہیں کہ ہاں اگر کسی کی اولاد مباہلہ کے وقت حاضر ہو تب وہ عذاب میں شریک ہوگی ورنہ بموجب حکم آیت لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى۔ خدا ایک کے گناہ کے بدلے دوسرے کو ہلاک نہیں کرتا" واہ حضرت جی واہ آپکے کیا کہنے ہیں ہم تو کہتے ہیں کہ مباہلہ کا عذاب اور قہر الٰہی حضور کی جان پر پڑا ہے۔ آپکے جگر کے ٹکڑے ہو رہے ہیں۔ اور آپکے الہام کے ذریعہ آپ ہی کو یہ خوش خبری آپکے دل و دماغ کو تازہ کر رہی [illegible] پیشگوئی دیگئی تھی کہ یہ وہ بالغ نہیں ہوگا جب وہ دوست ہوگا تو دشمن [illegible] گا اور تمہارے وہ دن تلخ زندگانی کے دن ہونگے" ہم تو یہ کہتے ہیں کہ جو کہ مبارک احمد [illegible] کی امید نہ تھی اس لئے وہ تو دنیا سے نامراد نہیں گیا۔ بلکہ حضور کے [illegible] کہ حضور ہزاروں امیدوں سے لبریز دیکھ رہے تھے جن سب پر اُس کے مرنے [illegible] اور آپ اپنی اُن کل مرادوں

سے نامراد ہو گئے۔ مرزا جی ذرا اتنا تو فرمائیے کہ اگر آپ کے پیش کردہ الہام واقعی سچے ہیں اور آپ کو مباہلہ کے وقت سے پیشتر ہو چکے ہوئے تھے (جیسا کہ لڑکے کی عمر سے ظاہر ہے) تو مباہلہ کے وقت یا اپنے خصم کو اپنے ہاتھ کا لکھ کر تحریر کر دیتے وقت ہی کیوں نہ آپ یا آپ کے خدا نے مبارک احمد کی ملت فوت کو عذاب مباہلہ سے مستثنٰے کر دیا تھا؟ تا کہ آپ کی رو سیاہی نہوتی۔ کاش آپکو یا آپکے ایسے فضول الہام کرنے والے کو اب اس تبصرہ لکھنے سے پیشتر ہی کچھ عقل ہوتی تو تم ان الہاموں کو ابھی مشتہر بعد از جنگ سمجھکر ہم سے اپنا سر نہ تڑوا لیتے۔ ذرا ہوشیار ہو کر آرد سنئے۔ اور بیشک کھلے دل سے سنئے کہ آپ کا یہ فرمانا بھی بالکل ٹھیک نہیں کہ مبارک احمد مباہلہ میں شامل نہیں تھا کیونکہ جو مباہلہ آپنے فاضل امرتسری سے کیا ہے وہ دو بدو یا رو برو میدان میں آکر (مطابق کلام الٰہی کے) نہیں کیا تھا بلکہ اسی منحوس گھر بیت الفکرات میں اپنے بال بچوں میں بیٹھے ہی فقط قلم سے دھر گھسیٹا تھا۔ لہذا فقط اکیلا مبارک احمد ہی نہیں گھسیٹا بلکہ آن خانہ ہمہ گھسیٹا شد است اسی لئے اُن کے بقایا لوگوں کی نسبت بھی خواہ وہ آپکے عزیز ہیں یا بہت قریبی رشتہ دار ایکدم سب کی موت کی ایک زبردست خوش خبری آپکو مل چکی ہے جیسا کہ حضور نے اپنی آئندہ رو سیاہی مٹانے کی خاطر ابھی سے اپنے خصم کو اس تبصرے میں لکھکر خوش خبری سُنا دی ہے کہ "ہمارے گھر کے عزیزوں میں سے یا ہماری بہت قریبی متعلقین میں سے بعض کی اجل قریب ہے"
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا۔
مرزا جی! بھلا یہ بھی کوئی عقل کی بات ہے کہ سان فرانسسکو (ملک امریکہ) کے لوگ کہ جنکو آپ جیسے کی کبھی (بد) ہوا بھی نہیں لگی اُنکو تو آپ یہ فرما دیں کہ وہ آپکے منکرین ہونے کے سبب زلزلوں سے تباہ کئے گئے اور جب اپنی مبارک احمد کی باری آئی تو وہ مباہلہ کرنیوالے کی گود میں بیٹھا ہوا بھی مباہلہ کے اثر سے الگ بتلانے لگ گئے؟ شاید حضور کے نا فقہ نا شدہ کیا "انی مع اللہ فی کل حال یعنی میں ہر ایک حال میں خدا کے ساتھ ہوں" لکھتے ہوئے اور برخلاف اسلام کے آریوں کے اصول کو قبول کرتے ہوئے شرم نہیں آئی؟ یا آپ نے اس غلط خواب و خیال کی بات کو حالت سکر میں لکھا ہے؟ کیا روح۔ مادہ اور خدا تینوں ابدی ہیں اور روح مادہ کے آپ جیسے پتلے کا خدا کے ساتھ ہر حال یا ہمیشہ ہونا یہ دونوں باتیں ایک ہی ہیں؟ پھر کیا وجہ ہے کہ خود تو آپ آریہ کہلانا پسند نہیں کرتے جبکہ اُنکے اصولوں کے مطابق آپکے ڈھکوسلے۔ دلی خیال یا الہام ہوتے ہیں۔ تف۔ پھر اس سے آگے چلکر

ahmadimuslim.de

یہ آپ کے الہام کیسے نقیض، غلط اور لغو ہیں کہ یہ بھی میرے گھر کے لوگوں کو خدا نے مخاطب
کرکے مجھے یہ الہام کیا تھا (بٹے تو در شکست) بیماری گو خدائی امتحان کو قبول کر، اور یہ بھی ان کی
نسبت الہام تھا کہ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ اس الہام میں
بھی اس مصیبت کی طرف اشارہ تھا۔ آپ کے اس پہلے الہام سے تو ظاہر ہے کہ آپ کے
خاندان کو (کہ جس میں خود بدولت سب سے پہلے شامل ہیں) اس مبارک احمد کی موت
والی مصیبت و امتحان الٰہی کو منظور و قبول کر لینے کا کہا گیا ہے مگر دوسرے الہام سے صاف
طور پر ثابت ہوتا ہے کہ حضور کا مبارک احمد حضور کے خاندان کی محض ایک گندگی تھا کیونکہ
الہامی آیت کا اصلی ترجمہ یہ ہے۔ "تحقیق اللہ چاہتا ہے کہ تم سے نجاست کو الگ نکال دیوے
اے گھر والو۔ سو جو کنبہ میں سے نکال دیا گیا وہی سارے گھر کی نجاست ہوا۔ لہٰذا اس میں
تو آپ کے گھر والوں کو مبارک احمد کے مرنے سے گھر کی گندگی نکل جانے کی جو بہجت
ہوئی ہے اس کے شکریہ کی ان کو تاکید ہے جیسا کہ ان کا گھر مبارک احمد کے مار دینے سے
خدا نے خس کم جہاں پاک کر دیا۔ پس کہاں اس پہلے الہام کی آتی امتحان کی مصیبت و زحمت
اور کہاں دوسرے الہام میں گھر کے گند ہو جانے کی رحمت۔ ببیں تفاوت رہ از کجا
تا بہ کجا۔ مگر حضور ہیں کہ اپنی پراگندہ دماغی سے لیے من گھڑت غلط الہاموں کو اپنے حاشیہ
دار ترجموں سے موم کی ناک کی طرح اپنی اور اپنی جماعت کی جھوٹی و کھوکھلی تسلی و دلجمعی کی خاطر
جدھر چاہیں مروڑ لیتے جا رہے ہیں۔ اس سے ذرا اور آگے بڑھ کر مرزا صاحب نے اپنے اس تبصرہ
میں ایک اور الہام دنیا میں اپنی روسیاہی کرنیوالا۔ اپنی عادت قدیمہ کے مطابق لکھا ہے کہ جب
مبارک احمد فوت ہوا ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے الہام کیا انا نبشرک بغلام حلیم ینزل
بمنزلۃ المبارک یعنی ایک حلیم لڑکے کی ہم تجھے خوشخبری دیتے ہیں جو بمنزلہ مبارک احمد کے ہوگا۔ مرزا
صاحب نے اپنے اس خوشخبری دینے والے الہام کو اپنی طرف سے تو ایسے لفظوں کو ترکیب
دیکر لکھا ہے کہ تا ایک سادہ لوح جاہل مرید کو یہ معلوم ہو کہ گویا مرزا صاحب کو اب مبارک احمد کے
غم سے بالکل بیفکری ہو گئی ہے اور اس الہام سے آپ بڑے ہشاش بشاش ہو گئے ہیں۔
مگر ایک میرے جیسا مرزا جی کی چالبازیوں۔ ابلہ فریبیوں۔ افترا پردازیوں سے ادنے سے ادنے
درجہ کا واقفکار بھی مرزا صاحب کے اس ڈھکوسلے کو بخوبی سمجھ گیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اول
تو مرزا صاحب اگرچہ بالفرض ایسا ہی ہو مگر مبارک احمد کا جو صدمہ آپ کے دل و دماغ پر پہونچ
چکا ہے سو ہر صورت میں پہونچ ہی چکا ہے۔ اب اگر بمنزلہ مبارک احمد کے دس ہزار عبد الحلیم کیوں
نہ پیدا ہو جاویں اور شیخ چلی سے بڑھ کر خواہ آپ ساری دنیا کے باوا آدم کیوں نہ بنجاویں نہ تو وہ
وقت ہی ہاتھ آسکتا ہے اور نہ وہ آپ کو دنیا میں روسیاہی دلانیوالا اور نامرادوں میں شامل کرنیوالا
مبارک احمد ہی پھر مل سکتا ہے ہاں سو صد سال میتواں بہمنا گریستن۔ جس طرح سے آن

اپنے ہاتھوں کی مباہلہ نا مطبوعہ لکیروں کو آپ چاٹ کر بھی واپس نہیں لے سکتے۔ اسی طرح
سے جو زبردست لعنتی صدمہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے مباہلہ کا آپ کے روح۔ دل۔ دماغ
بلکہ جناب کی کل امت پر پڑا ہے وہ ہرگز ہرگز آپ کے سر سے تا قیامت نہیں ٹل سکتا۔ ذرا ملاحظہ
فرمائیے میرے انصاف کو کہ میں آپ کا مخالف ہو کر بھی مانتا ہوں کہ اس تبصرے میں جناب
نے یہ بات بالکل بجا اور درست فرمائی ہے کہ "خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں" مگر افسوس ہے
کہ خدا کے عذاب مباہلہ نے آپکی عقل و ہوش کو کچھ ایسے چکر میں ڈالا ہے کہ آپ خود ہی اپنے
اس سچے اور سنہرے قانون کو کھٹک چھاپ کر مشتہر کر کے ناحق اور فضول بچنے کی خاطر جھٹلا رہے
ہیں۔ حالانکہ جو صدمہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے مباہلہ کا بذریعہ مبارک احمد کی موت کے
آپ کی جان و ایمان و مریداں پر خدا نے ڈالدیا ہے وہ ہرگز ہرگز اب ٹل نہیں سکتا کیونکہ "خدا
کی باتیں ٹل نہیں سکتیں"

میں آپ کے اس اشتہاری تبصرے کے لفظ لفظ پر جرح کر کے عامہ اہل اسلام کو
روبرو آپ کی جھوٹی نبوت کو طشت از بام کرتا مگر چونکہ کافہ اہل اسلام آپ جیسے جھوٹے
لغو و فضول آدمیوں کے ڈھکوسلوں سے آگاہ ہیں اور آپ کے اشتہاروں اور کاغذی
مسالوں کی ایک گورکھ دھندی [illegible] نہیں جانتے۔ علاوہ اس کے آپکی ریاکاری۔
لغو گوئی۔ دریدہ دہنی۔ دروغگوئی۔ افترا پردازی۔ غلط نویسی۔ [illegible] وسر کو ہندیت
ہٹ دھرمی سے میں خود اچھی طرح سے آگاہ ہوں اس لئے خواہ مخواہ اپنے عزیز و بزرگ
ناظرین کی زیادہ سمع خراشی پسند نہیں رکھتا۔ (مولوی محمد ابراہیم وکیل اسلام لاہور)

غربت فنڈ

میں مندرجہ ذیل رقوم امسال ہفتہ وصول ہوئیں۔
مستری غلام نبی از امرتسر عہ۔ مولوی عبد الرحیم صاحب از پٹنہ عہ
فنڈ فنڈ ۔ بقایا سابقہ ۔ کل [illegible] اور مندرجہ ذیل اصحاب کے نام اخبار جاری کیا گیا
(۱) مدرسہ باقیات الصالحات مسلمات کرنول (۲) محمد عبد الغفور موضع بھوجا گاؤں ڈاکخانہ [illegible]
ضلع پورنیہ (۳) محمد عبد الواحد قاضی پرگنہ تالیکوٹ ضلع بیجاپور۔
بابو عبد الحی صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس پشاور ایک ایسے صاحب کے نام اخبار ایک سال تک مفت جاری
کرانا چاہتے ہیں جو خود تو اخبار اہلحدیث کی قیمت بوجہ تنگدستی ادا نہ کر سکتے ہوں مگر شائق طلب ہوں اور
خریدار اخبار اہلحدیث کا بنکر اس کی قیمت دفتر اہلحدیث میں بھیجدیں۔
درخواست نمبر ۳۔ محمد عبد العزیز موضع [illegible] تحصیل شرقپور ضلع لاہور نمبر ۴ [illegible] حافظ
موضع کچی کوٹھی ڈاکخانہ نولکھا ضلع لاہور نمبر ۵۔ سیکرٹری انجمن معین الطلباء [illegible] ضلع سیالکوٹ
نمبر ۶۔ سید عبد الرحیم امام مسجد محلہ محی الدین پور پوسٹ صالحپور ضلع کٹک

ahmadimuslim.de

فتاوے

تصحیح:- اہلحدیث مورخہ ۵ ذی قعدہ ۱۳ سو مبسے کے فتوے نمبر ۲۹ میں غلطی ہو گئی جو وراثت کا مسئلہ ہے وہ اصل یوں ہے میت ۲۴

لڑکیاں - بیٹے پوتیاں

۱۶ ۳ ۵

س نمبر ۴۳- ٹوپی میں یسیس کی جس کا لیس دو انگل یا تین انگل یا چار انگل چوڑی ہو۔ اس کا پہننا کیسا ہے جائز یا ناجائز۔

س نمبر ۴۴- انگوٹھی چاندی کی مردوں کو پہنا کیسا ہے۔ جائز یا ناجائز۔ اور اگر جائز ہے تو کتنا وزن تک جائز ہے۔

س نمبر ۴۵- نماز میں رکوع میں امام کے ساتھ ملنے سے وہ رکعت ہوگی یا نہیں۔

س نمبر ۴۶- عورتوں کو جانور ذبح کرنا چاہیئے یا نہیں۔

س نمبر ۴۷- نماز جنازہ بعد نماز عصر کے پڑھنا چاہیئے یا نہیں۔ کیونکہ حدیث میں لا صلوٰۃ بعد العصر ہے اور نماز جنازہ میں رفع یدین کرنا چاہیئے یا نہیں۔

ج نمبر ۴۳- ریشمی ہے منع کی کوئی وجہ نہیں بشرطیکہ ریشمی نہ ہو۔

ج نمبر ۴۴- چاندی کی انگوٹھی مردوں کے لئے جائز ہے وزن ایک مثقال تک حدیث میں آیا ہے۔ **ج نمبر ۴۵**- اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے۔ صحیح یہ ہے کہ نہیں ہوتی۔

ج نمبر ۴۶- عورتوں کا ذبیحہ جائز ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔

ج نمبر ۴۷- نماز جنازہ صرف دعا ہے یہ وہ نماز نہیں جس میں رکوع اور سجود وغیرہ ہوتے ہیں اس لئے اس کی ممانعت کسی وقت نہیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے لا نقبر فیھن موتانا یعنی جن اوقات ثلاثہ (طلوع۔ غروب۔ اور زوال) میں نماز منع ہے ان اوقات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو قبروں میں داخل کرنے سے منع فرمایا ہے اس حدیث سے نماز جنازہ کی ممانعت ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ قبر میں مردے کو داخل کرنے کی ممانعت ہے۔ ذکرہ فی الحدیث وصول داخل غریب فتدبر۔

س نمبر ۴۸- ایک شخص ایک عورت کو نکاح کیا ایک لڑکا تولد ہوتے ہی وہ عورت مرگئی۔ بچہ ننہیال کے یہاں پرورش پاتا۔ وہ شخص دوسرا نکاح کر لیا اس سے دو لڑکے اور ایک لڑکی ہے۔ وہ شخص بھی مرگیا۔ اب اس کا لڑکا جو پرورش پاتا تھا جوان ہو کر اپنا نکاح بھی آپ کر لیا اور اپنی جائداد اپنی عورت کو بخش دیا۔ اس سے بھی دو لڑکیاں ہیں وہ شخص بھی مرگیا۔ اب جو اس کے دوسرے بھائیاں ہیں جو زندگی میں اس سے کچھ تعلق نہیں رکھتے تھے اب اس کی موت سے حقدار ہونے کا دعوے کرتے ہیں اس کا جواب عنایت فرماویں اجر اس کا اللہ تعالیٰ عطا فرماویگا۔ (محمد شریف سسکر بنگلور)

ج نمبر ۴۸- لڑکا جو الگ پرورش پا کر جوان ہوا اور نکاح کیا اس کی متروکہ جائداد میں اس کے بھائیوں کا حصہ ہے۔ دو لڑکیاں دو ثلث مال لینگی اور بیوی آٹھواں حصہ۔ باقی بھائی بہن۔ غرض ایک روپیہ میں سے ۲ بیوی کے ۱۰ لڑکیوں کے باقی برادران کا۔

س نمبر ۴۹- گائے کہانے کا حکم اور اس کی حلت قرآن مجید سے کس طرح ثبوت ہے اور ویسا ہی حدیث شریف سے اس بارہ میں رسول اللہ کا قول یا فعل کس طرح کیا ثبوت ہے ذرا تفصیلاً جواب فرماویں۔

س نمبر ۵۰- بغیر اذن باپ مزوجہ کے نکاح جو صحیح نہیں۔ نکاح خوان ملا اور اہل مجلس سب گناہگار اور نکاح مذکور نادرست تو اس کی صورت درستی کیا کچھ ہے۔ یا نہ اور وہ سب گناہگار کس سزا یا کفارہ سے پاک ہو سکتا ہے اور وہ دونو زن و مرد گناہگار کی پاکی کیسے ہوگی۔

س نمبر ۵۱- تعویذ بلا شرکیہ بھی کوئی منع کہتے ہیں کہ اس میں توکل علی اللہ چھوٹ جاکر تعویذ پر بھروسہ ہوتا ہے۔ اور تعویذ باندہنے کے ثبوت ہی قرآن حدیث سے نہیں ہے اگر ہے تو کوئی دکھلا دیویں اور حال یہ کہ بیدین و بدعتی وغیرہ سب تو بلاؤں میں شرک وغیرہ منتر و انت کتنا کچھ کرتے ہیں مگر دینداروں میں خصوصاً یہ دو تو فعل کہ دعا بلا شرکیہ اور صدقہ کی عمل بکثرت ہے یہ از تعلیم علماء و بزرگوار ان چلا آتا ہے۔ اس کے جواب بھی قدرے تفصیل وار فرماتے تو پورا شبہ چھوٹ سکتا ہے عند اللہ ماجور ہونگے۔ (راقم السید عبد الحمید از ممکچیرا)

ج نمبر ۴۹- قرآن مجید میں انعام کا لفظ ہے اور انعام گائے کو بھی شامل ہے۔

ج نمبر ۵۰- بغیر ولی کے نکاح نہیں ہوتا لیکن جنہوں نے پڑھایا ہے جب تک ان کی نیت کا حال انہی کے بیان سے ظاہر نہ ہو ان پر فتویٰ نہیں لگایا جا سکتا۔ البتہ کام ناجائز ہے۔ اگر انہوں نے ان علماء کی تحقیق کے موافق کر دیا ہے جو ولی کی ضرورت کو تسلیم نہیں کرتے تو گناہ بھی ان کو نہیں اور ان کے مذہب کے مطابق نکاح بھی صحیح ہے لیکن حدیث میں آیا ہے لا نکاح الا بولی۔ نکاح بغیر ولی کے نہیں ہوتا۔

ج نمبر ۵۱- حدیثوں میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض آیات قرآنی لکھوا کر بچوں کے گلے میں ڈلوا دیتے تھے۔ شرکیہ تو ہرگز جائز نہیں۔ توکل اور چیز ہے جواز اور چیز ہے۔ دوا کرنا کرانا۔ دم کرنا کرانا وغیرہ جائز ہیں مگر توکل اس سے اعلیٰ ہے لیکن اگر کوئی شخص یہ کام اس نیت سے کرے کہ خدا نے ان میں تاثیر رکھی ہے پس یہی

ahmadmuslim.de

انتخاب الاخبار

مرزائیوں اور آریوں کے اخباروں میں آریہ کانفرنس کے متعلق خوب لکھا جا رہا ہے ہے کہ مرزا صاحب نے جو اپنی نبوت کو پیش کیا تو آریہ اخبار لکھتے ہیں کہ آجکل جو سب سے زیادہ ڈھیٹھ ہوتا ہے وہ نبوت کا دعوی کرتا ہے (ڈھیٹھ اور بے شرم بھی دنیا میں ہوتے ہیں مگر۔ سب پہ سبقت لیگئی ہے بیحیائی آپ کی)

گورنر بمبئی نے بذات خود حاجیوں کا کیمپ ملاحظہ فرمایا ہے جس سے امید ہوتی ہے کہ حاجیوں کی تکالیف میں کمی ہو جائیگی۔

صوفی اخبار پرشاد عدم ثبوت جرم پر بری ہو گیا۔

مکہ شریف سے خبر آئی ہے کہ وہاں ایک حبشی قوم کی عورت وبائے ہیضہ سے ہلاک ہو گئی (خدا خیر کرے۔)

آگرہ میں اسسٹنٹ افسر حفظان صحت نے ایک یکہ والے کو اس کی مرضی کے خلاف طاعون کا ٹیکا لگانا چاہا تھا جس سے دونوں میں لڑائی ہوئی یکہ والے نے افسر کے زور سے ضرب رسید کی جس کے اثر سے افسر مر گیا۔

امیر صاحب سرحدی چوکیوں میں پہلے سے زیادہ سپاہ بڑھانا چاہتے ہیں کہ برٹش سرحد کے لٹیرے افغانی سرحد کے اندر نہ جانے پائے۔

نواب وقار الملک علیگڈھ کالج کے سیکرٹری مقرر ہو گئے۔ (مبارک باد)

مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے مابین بھی ریلوے کی تیاری کا انتظام عملی طور پر شروع ہو گیا ہے امید ہے کہ ایک سال یا کم وبیش مدت میں یہ حصہ بھی تکمیل کو پہنچ جائیگا

نواب محسن الملک مرحوم کی یادگار میں جس بورڈنگ ہوس کا تعمیر ہونا قرار پایا ہے اس میں پانچ کمرے اولڈ بائز کی طرف سے تعمیر کرائے جائینگے۔ جن کی لاگت چھ ہزار روپیہ ہوگی۔

مہاراجہ بڑودہ نے بیس ہزار روپیہ بڑودہ کی جامع مسجد کی مرمت کیواسطے منظور فرمایا ہے۔ (دیانند یو! کہاں ہو؟ جلد پہنچو۔)

کلکتہ میں بھی کانگرس کے ہر دو فریق میں کانگرس کے معاملات پر نزاع بڑھ رہی ہے۔ انتہائی خیالات کے بنگالی اخبارات بابو سریندرا ناتھ بنرجی کو سخت سست کہہ رہے ہیں

حال کی بارش سے بنگال کی فصل ربیع کو بہت فائدہ پہنچا۔ نیز پچھلے دنوں جو وہاں گرمی کی لہر محسوس ہو رہی تھی وہ رفع ہو کر اچھا خاصہ جاڑا شروع ہو گیا ہے۔

حضور سلطان روم نے تاکیدی حکم نافذ کیا کہ حجاز ریلوے جلدی تعمیر کیجائے تاخیر نہونے پائے۔

سرینگر کشمیر میں جمعرات کی شام کو سخت آتشزدگی سے کارخانہ ریشم کا دو لاکھ کا نقصان ہوا۔

خبر ہے کہ صوبہ بہار میں قسمت پٹنہ کو توڑ دینگے۔ اس کی بجائے ایک کے دو قسمتیں قائم کرنا چاہتے ہیں۔

تازہ رپورٹ فصلات پنجاب بابت ہفتہ مختتمہ ۱۰ دسمبر سے معلوم ہوا کہ حالت بدستور سابق چلی آتی ہے۔ اور بارش تمام پنجاب میں کہیں بھی نہیں ہوئی ہے۔ اس کا انتظار کرتے کرتے تھک گئے ہیں بعض ضلعوں میں نرخ اجناس اور بھی گراں ہوتے جاتے ہیں۔

جاپانی گورنمنٹ ملک کوریہ میں اپنی فوج اضافہ کرنی چاہتی ہے۔ اس کی ضرورت پائی گئی۔

ایک مصری رئیس مصطفی خالد نے ایک سو پونڈ کا چندہ حجاز ریلوے فنڈ میں دیا

دو نئی تارپیڈو کشتیاں جن کا نام پیک شوکت اور برق سطوت ہے حال میں یورپ سے تیار ہو کر قسطنطنیہ کو آرہی ہیں۔

سلطان المعظم نے مکہ سے عرفات ریلوے تیار کرنیکا حکم صادر فرمایا ہے۔ امید ہے کہ ۱۳۲۶ھ کے حج سے پیشتر مکہ اور مدینہ کے درمیان ریلوے مکمل ہو جائیگی۔

مقدونیہ میں آجکل مفسد ہنگامہ آرائی کر رہے ہیں۔ ترکی گورنمنٹ سرغنوں کی گرفتاری کی فکر میں ہے۔

قسطنطنیہ سے روئٹر کا جو برقی پیغام آیا ہے اس سے نہایت تشویش پیدا ہو گئی ہے۔ اس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ آجکل ترکی فوجوں کے حلقوں میں نہایت چستی اور سرگرمی پائی جاتی ہے۔ وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ ایرانی ترکی سرحد پر ایرانیوں کی کثیر التعداد فوج چڑھ آئی ہے۔ ممالک محروسہ عثمانیہ کی سرحدی چھاؤنیوں کو سپاہ بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ہتھیاروں کے بکس روانہ ہو رہے ہیں۔ بہت توپ خانہ بغداد کو روانہ ہو گئے ہیں۔

خشک سالی کی وجہ سے امسال بنگال کی فصل چاول کو بھی بہت نقصان پہنچا۔

مراکو کی خبروں سے پایا جاتا ہے کہ مولائے حفیظ سلطان عبد العزیز سے شکست کھا کر بھاگ گیا۔ اور اب اس کی طاقت کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ مشہور جنگجو قبائل سلطان عبد العزیز کو بادشاہ تسلیم کر گئے اس کی جمعیت سے مل گئے ہیں۔

سردار نصر اللہ خاں کو امسال حج کرنا بھی تھی مگر تازہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے ارادہ فسخ کر دیا ہے۔

ahmadimuslim.de

مومیائی

کے متعلق قیمتی اور زبردست شہادتیں

عالی جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری کی قابل قدر رائے

"یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف ...
(اہلحدیث ۱۹ جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ کالم ۱)

... زریں تحریر

"میں نے آپ ہی ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی اور وعدہ کیا تھا اگر آپ کی دوائی حسب تحریر ثابت ہوئی تو ہمیشہ آپ سے ہی ادویات منگوایا کرونگا۔ الحمد للہ کہ آپکی مومیائی بے نظیر ثابت ہوئی اس لئے ایفاء وعدہ مجھپر فرض ہوا۔ آپ آٹھ روپے کی مندرجہ ذیل ادویات بھیجدیں × × × ×

جناب احمد الدین صاحب از مقام لام ڈونگ ملک آسام لکھتے ہیں

"مہربانی کرکے آدہ پاؤ مومیائی اور بھیجدیں۔ تھوڑا عرصہ ہوا میں نے آدہ پاؤ بذریعہ وی پی آپسے منگوائی تھی۔ (۱۲ دسمبر ۱۹۰۶ء)"

مومیائی کے مختصر فوائد مقوی باہ۔ مولد خون۔ مقوی دماغ۔ درد کمر۔ جریان منی اور ابتدائی سل دق کے دفعیہ کے لئے اکسیر ہے۔ نوجوان بچے۔ بوڑہے اور عورت سب کے لئے یکساں مفید ہے۔ قیمت فی چھٹانک عہ آدہ پاؤ للعمر

برقی سٹ اس میں تین شیشیاں ہیں ایک برقی روغن کی جس کے استعمال سے بارہ گھنٹے کے اندر نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہوجاتا ہے۔ دوسری روغن طلا کی جس کی مالش سے عضو مخصوص میں سطبری پیدا ہوجاتی ہے اور اس روغن کا وعدہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع ہوجاتا ہے اور تیسری شیشی خوراکیہ دوائی کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہوکر بدن میں خون بڑھتا ہے۔

مینجر دی میڈیسن ایجنسی۔ کٹرہ قلعہ امرتسر

کتبخانہ ثنائی

تفسیر ثنائی پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہند کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے الفاظ کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئیے گئے ہیں۔ ایسے کہ بایدو شاید۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ... جسمیں ... زبردست عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو۔ کل تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے پانچ سردست تیار ہیں جلد ششم زیر طبع ہے۔

جلد اول۔ سورہ فاتحہ و بقر قیمت ۱۲/
جلد دوم۔ " آل عمران و نسا " ۱۲/
جلد سوم۔ " مائدہ سے تا اعراف " ۱۲/
جلد چہارم۔ " ... " ...
جلد پنجم۔ " ... تک

ترک اسلام مہاشہ دہرمپال کے ترک اسلام کا نہایت معقول و مدلل جواب۔ قیمت ۲/

تغلیب الاسلام ہر چہار جلد مکمل مہاشہ دہرمپال نو آریہ کی تہذیب الاسلام کی چاروں جلدوں کا نہایت معقول و مدلل جواب۔ یہ کتاب عمدہ طریق سے لکھی گئی ہے۔ مرغوب ہی ترکی بترکی جواب دیا گیا ہے۔

مناظرہ نگینہ یہی مباحثہ جسمیں آریوں کو ایسی شکست ہوئی کہ آج تک مباحثہ کی جرات نہیں ہوئی۔ قیمت ۲/

مینجر اہلحدیث۔ کٹرہ سفید۔ امرتسر

ahmadimuslim.de

حسب الحکم مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا